جلد ۳۴ ... اخبار اہلحدیث ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۱۹ — جلد ۳۴

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

تارکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنۃ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۱۰ہ
عام خریداران سے ۵
ششماہی ۳
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند حسب گنجائش درج ہونگے
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

امرتسر ۵ محرم الحرام ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۹ مارچ ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

"ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا"

(از مولوی عبدالصمد صاحب اختر جودھپوری)

اے مسلم بدحال کچھ اپنا بھی حال دیکھ
کوسوں ہے دور منزل علم و ہنر سے تو
اپنے کو مفلس اور غریب و کنگال دیکھ
کیوں صرف کر رہا ہے تو رسموں میں مال و زر
حاکم تھا اک زمانہ میں محکوم ہو گیا
باعث کیا ہے جب تھا اب محکوم غیر ہے
جب سے ہٹا تو راہ شریعت سے منحرف
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اغیار کا کمال اور اپنا زوال دیکھ
اغیار کا عروج وطن میں ... کمال دیکھ
اوروں کو ... بیان دیکھ
کرنے سے کام ... کمال دیکھ
دوری سے اپنا ... حال دیکھ
[illegible]
[illegible]
[illegible]

انتخاب الاخبار

—— امرتسر شہر میں ۴ تا ۹ مارچ محکمہ پیدائش اموات کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۱۹ بچے پیدا ہوئے اور ۹۷۔ اموات واقعہ ہوئیں۔

—— حکومت پنجاب نے امرتسر میونسپل کمیٹی کے انتخابات نومبر ۱۹۳۷ء کے پہلے ہفتہ تک ملتوی کرنے کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے کہ وزراء پنجاب کی تنخواہیں تین تین ہزار روپیہ ہونگی۔ اور وزیر اعظم کی پانچہزار ہوگی۔

—— قصور (ضلع لاہور) سب ڈویژن کی رپورٹ مظہر ہے کہ علاقہ ہذا میں ۱۹۳۶ء میں قتل کے کوئی (۹۰) کیس ہوئے۔ جن میں سے ۶۵ مقدمات میں سزائیں دی جاچکی ہیں۔ باقی زیر سماعت ہیں۔

—— پنجاب موٹر یونین نے فیصلہ کیا ہے کہ یکم اپریل کو مکمل ہڑتال کریں۔

—— سیالکوٹ اور سوچیت گڑھ کے درمیان دو موٹر لاریوں کا باہمی تصادم ہوجانے سے پانچ اشخاص ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

—— صوبہ سرحد کے لئے قانون انتقال اراضی گورنر جنرل نے منظور کر لیا ہے۔

—— صوبہ سرحد کے قانون امن عامہ کی متعدد دفعات ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء تک ضلع بنوں میں نافذ رہینگی۔

—— مولوی مرد ڈیرہ اسمٰعیل خان کے قریب ایک ایک چٹانک کے ژالے پڑے۔

—— سہارنپور کے ایک معزز وکیل نور محمد کو مرادآباد سے حلوے کا ایک پارسل موصول ہوا۔ جس کے کھانے سے وہ اور ان کے تین بچے مرگئے۔

—— کلکتہ میں ستر ہزار مزدور ہڑتال پر ہیں۔

—— سر آغاخاں مشرقی افریقہ میں سونے سے تولے گئے۔ جس کا وزن ۲۳۰ پونڈ ہوا۔ یہ تمام رقم آپ نے اسماعیلی جماعت کی ترقی و اصلاح کیلئے وقف کر دی۔

—— سکھر شہر میں چند مسلح ڈاکوؤں نے نقاب پوش ہوکر ایک ہندو سیٹھ کے کارخانہ میں ڈاکہ ڈالا۔ ڈاکو بہت سی نقدی لیکر فرار ہوگئے۔

—— ہسپانوی کینٹب لیگ کو اطلاع ملی ہے کہ میڈرڈ کے محاذ پر ۲۵ ہزار اطالوی میدان جنگ میں شریک ہیں۔

—— حکومت سپین اور باغیوں میں ابھی جنگ ختم نہیں ہوئی۔

ناظرین اہلحدیث مطلع رہیں کہ

آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا

اگر قیمت اخبار یا مہلت وغیرہ کی اطلاع بھیجدی ہو تو خیر ورنہ وی پی کو واپس ہرگز ہرگز نہ کریں اگر وقت پر مبلغات میسر نہ ہوں تو ایک ہفتہ تک وی پی کو ڈاک خانہ میں امانت رکھوالیں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

یاد رفتگان (۱) مولوی ابو محمد عبد اللہ صاحب امام و خطیب مسجد مبارک امرتسر ۱۱ مارچ کو سول ہسپتال امرتسر میں انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون! مرحوم کو پتھری کی شکایت تھی چند یوم ہسپتال میں زیر علاج رہے آخر ۱۰ مارچ کو دو بجے اپریشن ہوا جسکے دو گھنٹہ بعد ہی معدوم ہوئے۔ مرحوم ہمہ صفت موصوف عالم تھے۔

(۲) میری اہلیہ کچھ عرصہ علیل رہنے کے باعث انتقال کر گئی۔ انا للہ۔ (راقم عبد المجید ابن حاجی عبد الکریم صاحب لاہوری۔ جالو اور اٹاری ضلع امرتسر)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھم وارحمھم

اعلام بشارت

عزیزان و برادران اہل حدیث! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ میری امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہونگی اور جو اس سے تجاوز کرینگے وہ کم ہونگے۔ میری عمر اس وقت ساٹھ سے اوپر جانی شروع ہوگئی ہے۔ اور اس وقت تک بسبب مشاغل کثیرہ کے کوئی ٹھوس کام نہ اپنے لئے کرسکا اور نہ قوم کے لئے۔ میرے مشاغل دن بدن نئی نئی صورت میں بڑھتے جاتے ہیں۔ اور تفسیر کا کام پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔ اس فکرمندی میں یہ سوچا کہ اگر رسالہ الہادی کا سلسلہ پھر شروع کر دوں۔ اور تفسیر قرآن اس میں مسلسل شائع ہوتی جائے تو شائد کچھ کام ہوسکے۔ رسالہ ماہواری ہوگا یا پندرہ روزہ قیمت بہرحال تین روپے سالانہ ہوگی۔ ماہوار کی صورت میں حجم زیادہ ہوگا اور پندرہ روزہ ہونے میں حجم کم۔ اس لئے وہ صاحبان جو اس کا شوق رکھتے ہوں فرمائش بھیجدیں۔ (۵۰۰) پانچسو خریدار ہوجانے پر انشا اللہ جاری کر دیا جائیگا۔

نوٹ نمبر ۱۔ فی الحال صرف خریداری کی منظوری کا خط جوابی لکھ دیں۔ (۲) قیمت بہرحال پیشگی ہوگی۔ نمونہ ہرگز نہیں بھیجا جائیگا نہ مابعد کا حساب رہیگا۔ نمونہ کے لئے اس عاجز کو سمجھ لیں۔ اور بس۔ والسلام

پتہ صرف اس قدر کافی ہے:۔

محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔ شہر سیالکوٹ۔ پنجاب

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کلکتہ کا چھٹا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ ۱۹۳۷ء محمد علی پارک میں منعقد ہوگا۔ جسمیں ہندوستان کے مشہور علمائے کرام مولانا ابو الکلام صاحب آزاد۔ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ مولانا ابو القاسم صاحب بنارسی مولانا محمد اسد صاحب [illegible] مولانا عبد الوہاب صاحب غزنوی مولانا [illegible] ملکانی و دیگر علمائے کرام [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۵ محرم الحرام ۱۳۵۶ھ

شیخ بہاء اللہ ایرانی اور اُن کے اتباع

شیخ بہاء اللہ ایرانی اُن تاریخی اعیان میں سے ایک ہیں۔ جنہوں نے دعاوی تو بڑے بڑے کئے مگر ان کا ثبوت نہ دے سکے۔ لطف تو یہ ہے کہ ان کی مرتبہ شناسی میں خود ان کے اتباع بھی اسی طرح سرگرداں اور مختلف الاقوال ہیں جس طرح مرزا صاحب قادیانی کے اتباع اُن کے منصب کی تعیین میں مختلف ہیں۔ کیا شیخ بہاء اللہ مدعی رسالت تھے؟ بہائی جماعت اس سے منکر ہے۔ کیا آپ کسی پیش رو رسول کے متبع تھے؟ اس سے بھی انکار ہے۔ کیا آپ مدعی الوہیت تھے؟ جواب ملتا ہے کہ یہ بھی نہ تھے۔ پھر آپ تھے کیا؟

بہائیوں کے پے در پے انکاروں کی وجہ سے قادیانی جماعت اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی مدعی الوہیت تھے۔ لیکن ہم ایسا نہیں کہتے ہماری تحقیق میں شیخ بہاء اللہ مدعی رسالت تھے۔ جس کا ثبوت ہم چند سال سے بہاء اللہ اور مرزا [illegible] دے چکے ہیں۔

بہائی گروہ کہتا ہے کہ شیخ بہاء اللہ کا مرتبہ رسالت سے اوپر اور الوہیت سے نیچے (یعنی بین بین) ہے۔ جس کی تشریح وہ صاف الفاظ میں نہیں کرتے۔ کیونکہ سلسلہ تعلیم رسالت میں اس منصب کے لئے کوئی لفظ نہیں۔

آج ایک مضمون رسالہ "بہائی میگزین" (بابت جنوری ۱۹۳۷ء) میں ہماری نظر سے گزرا ہے۔ جس میں اڈیٹر صاحب رسالہ مذکور نے کتاب "لوح ابن ذئب" سے کئی ایک حوالہ جات شیخ بہاء اللہ کی تعریف میں نقل کئے ہیں۔ جن سے ہمارا یہ دعوے کہ "شیخ بہاء اللہ کھلے لفظوں میں مدعی رسالت تھے" پایۂ ثبوت کو پہنچتا ہے۔ پس اس رسالے میں سے چار اقتباسات (جو دراصل شیخ بہاء اللہ کا کلام ہیں) ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

پہلا اقتباس "خدا کی پایندہ زندگی کی قسم کہ بہاء اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتا اس کو جس نے [illegible] سخن آرا کیا ہے جس نے تمام اشیاء کو اپنے ذکر و ثنا میں گویائی بخشی ہے" (لوح ابن ذئب صک)

(بہائی میگزین جنوری ۱۹۳۷ء)

دوسرا اقتباس "اُسی کا حکم آیا جو کسی طرح ٹل نہیں سکتا اور اُسی نے مجھے [illegible] والوں میں اپنے ذکر کے ساتھ گویا کیا۔ [illegible] اُس کے حکم کے آگے بے اختیار ہوں۔"

(لوح ابن ذئب صلا)

تیسرا اقتباس "یہ مظلوم مدارس میں نہیں گیا۔ مباحث نہیں دیکھے مجھے اپنی زندگی کی قسم۔ میں نے اپنے آپ کو خود ظاہر نہیں کیا۔ بلکہ خدا نے جیسا چاہا مجھے ظاہر فرمایا" (لوح ابن ذئب صل)

چوتھا اقتباس "اے سلطان! میں اور بندوں کی طرح ایک معمولی بندہ تھا اور راحت کے بستر پر آرام سے سویا ہوا تھا۔ خدا کی نسیم لطیف مجھ پر ہو کر گزری اور جو کچھ ابتدائے آفرینش سے اب تک ظہور میں آیا اس کا اُس نے مجھے علم دیا۔ یہ بات میری طرف سے نہیں بلکہ اُسی غالب باخبر کی طرف سے ہے اُسی نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں دنیا میں اس کے نام کی منادی کروں۔ اس حکم کی بجا آوری میں مجھے وہ وہ مصیبتیں جھیلنی پڑی ہیں کہ انہیں دیکھ کر عارفوں کی آنکھیں آنسو بہاتی ہیں۔ میں نے وہ علوم نہیں پڑھے ہیں جو لوگوں میں مروج ہیں۔"

(لوح ابن ذئب صفحہ ۱۰)

(منقول از بہائی میگزین جنوری ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث چوتھا اقتباس بآواز بلند شیخ بہاء اللہ کے منصب کی تعیین کر رہا ہے۔ ناظرین نیز خط [illegible] الفاظ بغور ملاحظہ فرمائیں۔ ہمارے دعوے کا ثبوت بہائی میگزین کی وہ عبارت ہے جو [illegible] اخیر میں بطور نتیجہ کے لکھی گئی ہے جس کے [illegible] الفاظ یہ ہیں [illegible]

رسولوں کے بھیجنے اور کتابوں کے نازل کرنے کا مقصد

اس سرخی کو عنوان "طلوع بہاء اللہ" کے ذیل میں لکھنا شیخ بہاء اللہ کو رسولوں کے زمرے میں داخل سمجھنا ہے۔ مذکورہ سرخی کے تحت اڈیٹر صاحب نے اس "مقصد" کی جو تشریح کی ہے وہ بھی ہمارے دعوے پر واضح دلیل ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"اب بہتر یہ ہے کہ آنجناب اپنے آپ
اُس آب انقطاع کے ذریعے جو قلم اعلیٰ کے
سرچشمہ سے جاری ہے پاک کریں اور
محض خدا کے لئے جو کچھ پہلے اور بعد کو ظاہر
یا نازل ہُوا ہے اس پر غور کریں اور پھر
قوموں کے دلوں میں بغض و کینہ کی جو آگ
پوشیدہ ہے حکمت و بیان کے ساتھ
حتی المقدور اس کے بجھانے میں کوشش
اور جدوجہد کریں رسولوں کے بھیجنے اور
کتابوں کے نازل کرنے کا مقصد خدا کی
معرفت اور بندوں میں الفت و اتحاد ہے
اب دیکھا جاتا ہے کہ لوگوں نے شریعت الٰہی
کو بغض و عناد کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔
نہائت حسرت و ندامت کا مقام ہے کہ
اکثر لوگ اپنے اوہام و خیالات میں گرفتار
اور خدائی حقائق سے غافل و محجوب ہیں"
(بہائی میگزین علیگڈھ مئی جنوری ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث امید ہے کہ آیندہ کوئی بہائی گروہ شیخ بہاء اللہ کی رسالت سے انکار نہیں کریگا۔

مقابلہ شیخ بہاء اللہ اور اُن کے اتباع دعوے کرتے ہیں کہ شریعت بہائیہ شریعت اسلامیہ کی ناسخ ہے اور نہ صرف یہ کہ شیخ بہاء اللہ کل انبیاء کا [illegible] اور سب سے افضل ہے۔ بلکہ "لقاء اللہ" اور یوم القیامت سے مراد آپ ہی کی ذات گرامی ہے حضرت مسیح کا ایک قول انجیل میں مذکور ہے۔ جو سونے سے لکھنے کے قابل ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اس اصول کے ماتحت اگر ہم شیخ بہاء اللہ کے مدعیانہ دعوے کی جانچ پڑتال کریں تو آپ سراسر فیل نظر آتے ہیں۔ جس شخص کا دعویٰ اتنا بڑا ہو کہ وہ اپنے سے سابق رسول کی شریعت کو منسوخ کرنے آیا ہے اسکے لئے اپنے سے سابق رسول سے بڑھ کر ہونا ضروری ہے لیکن یہاں معاملہ بالکل برعکس ہے۔ جس کی مختصر تشریح یہ ہے کہ یہ دعوےٰ بالکل روشن اور بدیہی ہے کہ رسالت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ) اپنے مشن میں نہائت خوش اسلوبی سے کامیاب ہوئی جس کا مختصر سا نقشہ حالی مرحوم نے ایک ہی بند میں کھینچ دیا ہے ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلادی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگادی
اک آواز سے سوتی بستی جگادی
پڑا غل یہ ہر طرف پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

جس کا بیّن ثبوت تطہیر عرب اور دیگر عجمی ممالک پر اسلامی جھنڈے کا لہرانا ہے۔ برخلاف اس کے شیخ بہاء اللہ کی زندگی کامیاب تو کجا بلکہ مقہورانہ رنگ میں گزری ہے۔ چنانچہ اسی رسالہ "بہائی" میں آپ کی زندگی کو مظلومانہ زندگی کہا گیا ہے اگر کوئی ایسا نہ بھی کہے تو بھی یہ بات کچھ پوشیدہ نہیں کہ شیخ بہاء اللہ عمر بھر جلا وطنی میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے۔ حتیٰ کہ اسی حالت میں انتقال کر گئے۔

ہاں یہ بات جی [illegible] کرنے کو کافی ہے کہ بہائی آواز فلاں فلاں شہر میں پہنچ گئی۔ کسی آواز کا کہیں پہنچ جانا اور چیز ہے مگر کامیابی اور چیز ہے۔ کیا سوامی دیانند بانی آریہ سماج، مرزا صاحب قادیانی، اور بانی دیوسماج اور رادھا سوامی کی آوازیں ملک میں نہیں پہنچیں۔ ایسی آوازوں کے حق میں یہ مثل کہ "دور کے ڈھول سہاونے" بالکل صحیح ہے۔ شیخ سعدی مرحوم نے کیا ہی صحیح فرمایا ہے ؎

ہنر بنما گر داری نہ جوہر
گل از خار است ابراہیم از آزر

ہمارا مختصر سوال ہماری ذاتی تحقیق یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اور شیخ بہاء اللہ ایرانی ہر دو مدعیان دراصل ایک ہی سلسلہ کی دو کڑیاں ہیں ان دونوں کا آپس میں بڑا مضبوط رشتہ ہے۔ جس کا ثبوت ہم اپنے رسالہ "شیخ بہاء اللہ اور میرزا" میں دے چکے ہیں۔ اس لئے ہم ان دونوں کے اتباع سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے اپنے ہیرو کی کامیابی دکھائیں۔ اور ہم سے اُن کی ناکامی کا حال سنیں ؎

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

قادیانی مشن

قادیانی اور لاہوری جماعتوں میں فیصلہ کن مباحثہ کی تحریک

اور

ہمارا جملہ معترضہ

کوئی مانے یا نہ مانے ہم اس دعوے پر مضبوطی سے قائم ہیں کہ قادیان کی ہر ایک تحریک میں ہمارا حصہ ہے۔ کیونکہ ہم مرزا صاحب قادیانی کے مقابل اور صحیح مخاطب ہیں۔ اس لئے [illegible]

ساتھ ہمارا تعلق صحیح معنی میں ہے۔ آج کل ان دونوں پارٹیوں میں ایک فیصلہ کن مباحثے کی تحریک ہو رہی ہے۔ تاکہ دونوں جماعتیں آیندہ کو متحد ہو کر بلا اختلاف کام کریں۔ ستمبر ۱۹۳۶ء سے لیکر آج تک ان میں مضمون مباحثہ مقرر نہیں ہو سکا۔ دیکھیں آیندہ کب یہ بحث طے ہوگا۔ ہمارا خیال ہے کہ مسیح موعود جب اصلی روپ میں آئیں گے (جن کی آمد کا امکان مرزا صاحب نے ازالہ اوہام میں تسلیم کیا ہؤا ہے) تب ان کا مضمون بحث بھی مقرر فرما دیں گے۔ آج کے اس نوٹ میں ہمیں ان کی تمہیدی طوالت پر بحث کرنا منظور نہیں بلکہ ہمیں اپنا ایک جملہ معترضہ پیش کرنا مقصود ہے۔ قادیانی جماعت بار بار لکھتی ہے اور ہمارے خیال میں صحیح لکھتی ہے کہ کسی نبی کی نبوت کا انکار موجب کفر ہوتا ہے۔ اصولاً یہ بات صحیح ہے۔ اس کبریٰ کے ساتھ نبوت مرزا کا صغریٰ ملا کر گویا شکل اول یوں بناتے ہیں:۔

(۱) مرزا صاحب قادیانی نبی تھے (صغریٰ)
(۲) ہر نبی کی نبوت انکار کفر ہے (کبریٰ)

ہماری طرف سے اس شکل کا صغریٰ ممنوع (غیر صحیح) ہے۔ اس پر ہم ایک اصول بیان کرتے ہیں جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ

نبی کی نبوت کا انکار اس کے وصف نبوت کا انکار ہے خواہ اس کی ذات کو بلحاظ دیگر اعمال کے مرد صالح اور متقی ہی سمجھا جائے۔ بالفاظ دیگر نبی کا انکار اس کی نبوت اور رسالت کا انکار ہؤا کرتا ہے۔ اسی پر کفر مرتب ہوتا ہے۔ جس کی شہادت قرآن مجید سے بھی ملتی ہے۔ چنانچہ سورہ انعام میں ارشاد ہوتا ہے:۔

فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ۝

(تحقیق یہ ظالم تجھے نہیں جھٹلاتے بلکہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں)

اخبار الفضل مورخہ ۲۰ جنوری میں ص۶ پر لکھا گیا ہے کہ کفر نبوت کے انکار پر مرتب ہوتا ہے! بالکل ٹھیک ہے۔ اب ہمارا جملہ معترضہ بصورت سوال یہ ہے کہ جماعت لاہوریہ (مرزائیہ) یقیناً نبوت مرزا کی منکر ہے اور منکر نبوت کافر ہے۔ اور مرزا صاحب متوفی بزعم جماعت قادیانیہ نبی برحق ہیں۔ ان تینوں مقدموں سے جو نتیجہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جماعت لاہوریہ جماعت قادیانیہ کے نزدیک پکی کافر ہے۔ کیا یہ نتیجہ صحیح ہے؟

پس ہم بحکم فرمان خداوندی "اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى" قادیانیوں کی طرف سے صحیح جواب کے منتظر ہیں۔

خاتم النبیین کے معنی آخری نبی

(مولوی حبیب اللہ امرتسری کے قلم سے)

محمدی (ایک مرزائی سے مخاطب ہو کر) آپ اپنے مخالفوں کو کیا سمجھتے ہیں۔

قادیانی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (یعنی میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب قادیانی) نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں۔ (انوار خلافت ص۹۰)

محمدی آپ غیر مرزائیوں کو کافر کیوں سمجھتے ہیں؟

قادیانی اس لئے کہ وہ لوگ ہمارے نزدیک ایک نبی کے منکر ہیں۔ (انوار خلافت ص۹۰)

محمدی کیا آپ مرزا غلام احمد رئیس قادیان کو نبی اللہ اور رسول اللہ مانتے ہیں؟

قادیانی بے شک ہم حضرت مسیح موعود (مرزا) کو نبی اللہ اور رسول اللہ مانتے ہیں۔ آپ امتی بھی ہیں اور نبی بھی

محمدی کیا مرزا غلام احمد نے خود بھی فرمایا ہے کہ میں نبی ہوں اور رسول ہوں۔

قادیانی ہاں حضرت مسیح موعود (مرزا) نے نبوت و رسالت کا دعوے کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے

(الف) ہمارا دعوے ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں (اخبار بدر قادیان ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

(ب) نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱ کا خلاصہ)

(ج) میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

(د) بغیر شریعت کے نبی ہونے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ (رسالہ ایک غلطی کا ازالہ ص۳ کا خلاصہ)

محمدی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ الاحزاب پارہ ۲۲ کے رکوع دوم میں فرمایا ہے:۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما۝

(ترجمہ) حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے بالغ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور لیکن خدا کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ تمام چیزوں کو جاننے والا ہے؟

غرض یہ ہے کہ تفسیر ابن جریر جلد ۲۲ کے ص۱۱ تفسیر بحر المحیط جلد ۷ ص۲۳۶۔ تفسیر فتح البیان جلد ۷ ص۲۸۶۔ تفسیر در منثور جلد ۵ ص۲۰۴ بروایت عبد بن حمید و امام قتادۃ رح۔ تفسیر روح المعانی جلد [illegible]

ا؎ جب پورا انصاف [illegible] وہ شخص [illegible]

تفسیر [illegible] خاتم النبیین کے معنی آخری نبی لکھے ہیں یعنی حضور کے بعد کوئی شخص نبی [illegible] بنایا جائے گا

قادیانی | قرآن مجید کی آیت مبارکہ وخاتم النبیین میں خاتم (بفتح تا) کے معنی مہر کے ہیں۔ خاتم (بالکسر) کے معنے آخر کے ہوتے ہیں میں آپ کو چیلنج دیتا ہوں کہ لغت کی کسی معتبر کتاب سے خاتم (بفتح تا) کے معنی آخر اور خاتم النبیین کے معنی "آخری نبی" دکھاؤ۔

محمدی | مجھے آپ کا چیلنج منظور ہے۔ دیکھئے حضرت امام محمد طاہر محدث رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مجمع بحار الانوار (مطبوعہ ۱۲۸۳ھ مطبع منشی نولکشور لکھنؤ) کی جلد اول کے صفحہ ۳۲۱ پر ہے :-

الخاتم والخاتم من اسمائه صلی اللہ علیه وسلم شئ بالفتح ای آخرھم

اس کے علاوہ کتاب لسان العرب کی جلد ۱۵ کے صفحہ ۵ اور کتاب تاج العروس شرح قاموس کی جلد ۸ کے صفحہ ۲۶۵ پر بھی آیت خاتم النبیین کے معنی "آخری نبی" لکھے ہیں۔

قادیانی | ہمارے مرکز قادیان کے اخبار الفضل جلد ۲۵ نمبر ۳۴ مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۳۶ء میں محمد عمر صاحب احمدی نے ایک مضمون "خاتم (بفتح تا) کے معنوں کے متعلق تحقیق" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے :-

"یہ درست ہے کہ لغت کی کتابوں میں خاتم کے معنے آخرہم لکھے ہیں۔ لیکن محققانہ نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے اس کا استعمال آخر کے معنوں میں نہیں ہوتا۔ لغت والوں نے خاتم کے معنے آخر کرتے ہوئے کوئی سند پیش نہیں کی صرف خاتم النبیین کی آیت ہی پیش کی ہے جس سے یقینی غالب ہے کہ انہوں نے اپنے عقیدہ کے ماتحت ایسے معنے کئے ہیں۔ جیسا کہ منتہی الارب والے نے انه لعلم للساعة کے معنے ظہور عیسےٰ علیہ السلام لکھ دیئے۔ حالانکہ ان معنوں کا متحمل کوئی بھی لفظ نہیں۔ محققین اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ خاتم کے صحیح اور حقیقی معنے مُہر کے ہیں۔" (صفحہ ۴)

محمدی | اس کا جواب دینے سے پہلے میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں۔

احمدی | بڑی خوشی سے سوال کیجئے۔

محمدی | آپ خاتم النبیین کی کیا تفسیر کرتے ہیں؟

قادیانی | ہماری جماعت کے پُرجوش اور فاروق کے ایڈیٹر میر قاسم علی صاحب نے ۱۹۱۳ء میں ایک کتاب "النبوۃ فی خیر الامۃ" نامی لکھی تھی۔ اس میں جو کچھ لکھا اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے :-

"حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل پیروی (اتباع) سے آپ کا ایک امتی درجہ غیر تشریعی نبوت تک پہنچ جاتا ہے۔"
(ٹائیٹل پیج یعنی سرورق)

آپ کو اس تفسیر کے صحیح ماننے میں کیا عذر ہے

محمدی | قرآن شریف کی تفسیر بیان کرنے کے اصول کیا ہیں؟

قادیانی | آپ ہی بیان فرمائیے۔

محمدی | غور سے سنئے! ہم اہلسنت کے نزدیک فرقان حمید کی تفسیر کے لئے پانچ اصول ہیں

(۱) ایک آئت کی تفسیر دوسری آیت کے ساتھ کرنا
(۲) اگر کسی آیت مبارکہ کی تفسیر کسی صحیح حدیث نبوی سے ثابت ہو جائے تو اس کا ماننا واجب ہے۔
(۳) تفسیر صحابہ رضؓ کے ساتھ۔
(۴) تفسیر تابعین کے ساتھ۔
(۵) لغت عرب کے ساتھ۔

نوٹ :- مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اصول نمبر ۱و۲ و۳ و۵ کو تسلیم کیا ہے۔ دیکھو رسالہ برکات الدعا صفحہ ۱۳، ۱۴، ۱۵۔

قادیانی | یہ اصول اہلسنت کی کن معتبر تفسیروں میں لکھے ہوئے ہیں؟

محمدی | یہ اصول تفسیر ترجمان القرآن جلد اول کے صفحہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ اور تفسیر ابن کثیر کی جلد اول کے صفحہ ۶، ۷، ۸ پر درج ہیں۔

قادیانی | آپ کو جماعت احمدیہ کی بیان کردہ تفسیر کے صحیح ماننے میں کیا عذر ہے۔

محمدی | آپ میری گذارش کو غور سے سنئے!

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فرقان حمید نازل ہُوا تھا۔ اور سورۃ الاحزاب کی اس آیت مبارک میں آپ ہی کا ذکر خیر ہے۔ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت خاتم النبیین کی یہ تفسیر نہیں فرمائی کہ میرا امتی میری کامل پیروی سے غیر تشریعی نبی بن جائے گا۔ اگر ہمت ہے تو حدیث کی سند والی کتابوں سے کوئی ایسی صحیح مرفوع متصل حدیث پیش کیجئے۔ کسی صحابی اور کسی تابعی نے خاتم النبیین کی یہ تفسیر نہیں کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی سے آپ کا امتی غیر تشریعی نبی بن جائے گا۔ بلکہ اہل سنت مفسرین میں سے کسی مفسر نے بھی خاتم النبیین کی یہ تفسیر نہیں کی ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب، میاں محمود احمد صاحب اور ان کے مریدوں نے آیت خاتم النبیین کی جو تفسیر کی ہے اس کی نسبت عرض ہے کہ انہوں نے اپنے عقیدہ کے ماتحت ایسے معنے کئے ہیں۔

لسان العرب کی جلد ۱۵ کے صفحہ ۵۴-۵۵ پر خاتم کے لفظ کی بحث کرتے ہوئے خاتم الوادی اور خاتم القوم کی مثالیں دی گئی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ خواہ خاتم النبیین (بفتح تا) پڑھو خواہ خاتم النبیین (تا بالکسر) پڑھو۔ اس کے معنی "آخری نبی" کے ہیں۔

کتاب منتہی الارب والے نے جو آئت وانه لعلم للساعة سے مراد ظہور عیسےٰ علیہ السلام

لکھا ہے وہ صحیح ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت مبارک کا یہی مطلب بیان فرمایا ہے کہ یہ قیامت سے پہلے حضرت عیسٰے علیہ السلام کا تشریف لانا ہے۔ دیکھو مسند احمد جلد اول صفحہ ۳۱۸، ۳۱۷۔ مستدرک حاکم جلد ۲ صفحہ ۴۴۸۔ تفسیر ابن جریر جلد ۲۵ ص۹۰۔ ۵۰۔ تفسیر درمنثور جلد ۶ ص۲۰۔ ترجمان القرآن جلد ۱۴ ص ۶۰/۶۲)

غرض یہ ہے کہ حضرت نبی کریم علیہ السلام نے خود بھی فرمایا ہے کہ میں آخری نبی ہوں۔ (سنن ابن ماجہ ص۲۹۷۔ سنن نسائی ص۱۱۳۔ صحیح مسلم جلد ۱ ص۲۴۴)

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "وانه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

اور عنقریب میری امت میں تیس ۳۰ بہت جھوٹے ظاہر ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے آپ کو نبی گمان کریگا اور میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا"

(سنن ترمذی جلد ۲ ص۴۵ اور سنن ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۳۴)

(خادم:۔ حبیب اللہ امرتسری)
دروازہ نہال سنگھ

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبدالصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید ان عبارتوں کے نقل کرنے سے غرض یہ ہے کہ علماء اصول کی اصطلاح کے مطابق صحاح ستہ کی کل حدیثیں خبر واحد ہی ٹھہرتی ہیں۔ ایک حدیث بھی اس قسم کی متواتر نہیں ہے جس کی نسبت یقین کے ساتھ کہا جا سکے کہ وہ فرمودہ رسول ہے۔ اس لئے وہ تمام حدیثیں ظنی ہیں" (اہلحدیث ۱۰ محرم)

تائید مولوی اسلم صاحب نے متواتر کی تعریف نقل کی ہے اور لکھا کہ کوئی حدیث متواتر موجود نہیں ہے۔ بلکہ سب کی سب خبر آحاد ہیں۔ لیکن خبر آحاد میں تین قسمیں اور تین مدارج ہیں۔ اس کا ذکر نہیں کیا جو صریح مغالطہ دہی ہے پس سننا چاہئے کہ اخبار آحاد کے تین مراتب اور تین اقسام ہیں۔ عزیز۔ مشہور۔ غریب۔

ملا علی قاری شرح نخبہ میں لکھتے ہیں:۔

قال التلمیذ الذی یحصل ان الخبر ینقسم الی متواتر و احاد و ان الاحاد مشهور و عزیز و غریب و ان المشهور ما روی مع حصر عدد بما فوق الاثنین و ان العزیز هو الذی لا یرویه اقل من اثنین و ان الغریب هو الذی یتفرد به شخص واحد فی ای موضع وقع التفرد به (شرح نخبہ للقاری ص۲۷ مطبوعہ استانبول)

مصنف کے شاگرد نے کہا ہے کہ مصنف کے کلام کا حاصل یہ ہے کہ خبر منقسم ہوتی ہے۔ متواتر اور احاد کی طرف۔ اور یہ کہ خبر آحاد تین قسم پر ہوتی ہے۔ مشہور۔ عزیز۔ غریب۔ اور یہ کہ مشہور وہ حدیث ہے کہ جسکو دو سے زائد راوی روایت کریں (یا تین سے زائد لیکن محدود)

اور یہ کہ (حدیث) عزیز وہ ہے کہ جسکو دو راوی سے کمتر نہ روایت کریں اور یہ کہ (حدیث) غریب وہ ہے کہ اسکے روایت کرنے میں کوئی راوی کہیں پر ایک ہی تنہا و اکیلا روایت کرے"

شرح نخبہ میں حافظ ابن حجرؒ نے اور قواعد التحدیث میں علامہ سید جمال الدین نے بھی اخبار آحاد کی تین قسمیں لکھی ہیں اور دیگر کتب اصول میں بھی یہ مضمون بصراحت مذکور ہے۔ چنانچہ مسلم الثبوت میں ہے:۔

متواتر ان کان خبر جماعة یفید العلم بنفسه لا بالقرائن اللازمة من احوال المخبر والمخبر عنه ولذلك یتفاوت عدد التواتر والا فخبر الواحد فان رواه واحد فهو الغریب و ان رواه اثنان فهو العزیز و لیس شرطاً للصحیح و ان رواه ثلثة او اکثر و قیل الی الثلثة عزیز فما زاد فمشهور۔

یعنی جو حدیث ایک ایسی جماعت کی خبر ہو جو قطع نظر دوسرے قرائن کے بنات خود مفید یقین ہو وہ متواتر ہے۔ اور جو خبر ایسی نہیں وہ خبر واحد ہے۔ پھر اس خبر واحد کا راوی اگر ایک ہو تو وہ حدیث غریب ہے۔ اور اگر اسکے راوی دو ہوں تو وہ حدیث عزیز ہے۔ اور اگر اسکے راوی تین یا تین سے زائد ہوں تو وہ حدیث مشہور کہلاتی ہے اور بعض علماء اصول نے تین راوی تک کی حدیث کو عزیز کہا ہے

مولوی اسلم صاحب نے تنقید حدیث میں اب تک جو کچھ بے سب لے دے کے صرف اتنا ہے کہ حافظ ابن حجر کی کتاب شرح نخبہ سے متواتر کی تعریف نقل کی ہے۔ اور امام غزالی کی کتاب المستصفی سے خبر واحد کی تعریف نقل کرکے یہ بتایا ہے کہ خبر واحد مفید یقین نہیں ہوتی۔ بس اس سے زیادہ نہ کچھ لکھا ہے اور نہ ہی لکھ سکتے ہیں کسی ایک عالم یا امام فن کی تصریح بلکہ کوئی ضعیف قول بھی صحاح ستہ کے اخبار آحاد ہونے کے متعلق ایک بھی پیش نہیں کر سکے۔ اور نہ آئندہ پیش کر سکتے ہیں۔ البتہ علماء مصطلح فن کی تعریفات صحاح ستہ کے

متواتر ہونے کے ثبوت میں صدہا دکھلائی جا سکتی ہیں جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ نے شرح نخبہ میں ثابت کیا ہے اور دیگر محدثین نے اس پر کوئی کلام و اعتراض نہیں کیا ہے بلکہ اس کی تائید و تصدیق فرمائی ہے۔ تو ان علماء کے اقوال و بیانات اور دلائل و براہین کے مقابلہ میں اس دعوے بے بنیاد و بے اصل کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ وہ دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ اس دعوے کی صریح تردید و تغلیط کر رہے ہیں۔ میں یہاں پر چند تصریحات علماء محدثین کی متعلق مقبولیت اخبار آحاد اور چند واقعات صحابہ کرام پیش کر کے اس باطل ترین اور منحوس ترین دعوے کی حقیقت کو آشکارا اور واشگاف کرنا چاہتا ہوں اور زاں بعد مختصر طور پر احادیث صحاح ستہ کی کثرت اسانید و تعدد طرق پر روشنی ڈالوں گا جس سے یہ واضح ہوگا کہ علم حدیث پر اعتراض کرنے والے اور حدیث کا انکار کرنے والے علوم حدیث و فنون روایت سے کیسے بے خبر و بے بہرہ ہیں۔ ایسے لوگوں کا قول اُن محققین اور محدثین نقاد و ماہرین کے مقابل کیونکر قابل اعتبار و اعتماد ہو سکتا ہے۔ تمام مسلمانوں کو ان کی باتوں سے پُرحذر و مجتنب رہنا چاہئے۔ اور ان کی باتوں کا ہرگز ہرگز کبھی اعتبار نہ کرنا چاہئے۔ ہاں سب سے اول ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل سے خبر واحد کا مقبول و معتبر ہونا ثابت کرتے ہیں۔

نبی صلعم کے طرز عمل سے خبر واحد کی مقبولیت وحجیت کا ثبوت

امام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک باب باندھا ہے "باب ما کان بعث النبي صلی اللہ علیہ وسلم من الامراء والرسل واحدا بعد واحد" یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم حاکموں (گورنروں) اور ایلچیوں کو یکے بعد دیگرے روانہ فرماتے تھے۔ شراح صحیح بخاری نے اس عبارت کے دو معنے لکھے ہیں۔ بعض نے "واحدا بعد واحد" کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ ایک مقام کی طرف پہلے ایک امیر کو کچھ احکام و فرمان دیکر روانہ فرمایا۔ اس کی روانگی کے بعد ایک دن یا دو دن پیچھے ایک دوسرا امیر اسی مقام کی طرف روانہ فرمایا۔ چنانچہ ۹ھ میں آپ نے حضرت ابوبکر صدیق کو مکہ بھیجا تھا کہ لوگوں کو حج ادا کرائیں اور ان کی روانگی کے بعد حضرت علی کو بھیجا کہ ایام حج میں سورہ براءت کا اعلان کریں اور عہد والوں کے معاہدہ کو واپس کر دیں۔ اور بعض شراح نے اسکے یہ معنی لکھا ہے کہ ایک مقام میں ایک امیر یا ایک ایلچی کو روانہ کیا اور دوسرے مقام کی طرف دوسرے کو یعنی ہر مقام کی طرف ایک ایک امیر یا ایلچی کو روانہ فرمایا۔ تو ان دونوں صورتوں میں آنحضرت صلعم کے اس طرز عمل سے خبر واحد کا مقبول ہونا ثابت ہوا ورنہ ہر ہر مقام کے لئے متعدد امرا اور متعدد ایلچی بھیجے جاتے اور ایک کا بھیجنا صحیح نہ ہوتا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس طریق عمل سے امام شافعی نے بھی خبر واحد کی مقبولیت وحجیت پر استدلال کیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں باب مذکور کے تحت میں لکھتے ہیں۔

وقد سبق الی ذلك ایضا الشافعیؒ فقال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرایاہ وعلی کل سریة واحد وبعث رسله الی الملوك الی کل ملك واحد ولم تزل كتبه تنفذ الی ولاته بالامر والنهی فلم یكن احد من ولاته یترك انفاذ امره وكذا كان الخلفاء بعده

(فتح الباری ص۲۰۵ ج ۱۳ مطبوعہ میری مصر)

رسول اللہ صلعم کے اس طرز عمل سے خبر واحد کی مقبولیت پر استدلال کرنے میں امام شافعیؒ (امام بخاری سے بھی) سابق ہیں۔ چنانچہ امام شافعی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے سرایا (لشکر) بھیجے اور ہر ہر سریہ پر ایک ایک امیر ہوتا تھا۔ اور بادشاہوں کے پاس ایلچی بھیجے۔ ہر ہر بادشاہ کے پاس ایک ہی قاصد بھیجا۔ اور آپ کے خطوط ہمیشہ آپکے احکام امر و نہی کو والیوں (حاکموں) کے پاس پہنچاتے اور جاری و نافذ کرتے رہے اور کوئی والی آپ کے حکم نافذ کرنے کو ترک نہیں کرتا تھا۔ آپ کے بعد آپ کے خلفا کا بھی یہی دستور عمل رہا۔"

حافظ نے فتح الباری میں چند امرا کا نام ذکر کیا ہے جن کو رسول اللہ صلعم نے امیر بنا کر بھیجا تھا۔ چنانچہ لکھتے ہیں

واما امراء البلاد التی فتحت فانه صلی اللہ علیه وسلم امر علی مكة عتاب بن اسید وعلی الطائف عثمان بن ابی العاص وعلی البحرین العلاء بن الحضرمی وعلی عمان عمرو بن العاص وعلی نجران اباسفیان بن حرب وامر علی صنعاء وسائر جبال الیمن باذان ثم ابنه شهر وفیروز والمهاجر بن ابی امیة وابان بن سعید بن العاص وامر علی السواحل ابا موسیٰ۔

(فتح الباری ص۲۰۵ ج ۱۳)

بلاد مفتوحہ پر آنحضرت صلعم کے امر (احکام) یہ ہیں عتاب بن اسید کو مکہ پر امیر مقرر کیا تھا اور طائف پر عثمان بن ابی العاص کو اور بحرین پر علاء بن الحضرمی کو اور عمان پر عمرو بن العاص کو اور نجران پر ابوسفیان بن حرب کو اور صنعا پر اور تمام کوہستان یمن پر باذان کو پھر ان کے بیٹے شہر اور فیروز کو اور مہاجر بن ابی امیہ کو اور ابان بن سعید بن العاص کو اور سواحل پر ابوموسیٰ کو امیر بنایا۔"

اسی طرح ۹ھ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے موسم پر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو امیر بنا کر مکہ معظمہ بھیجا تھا کہ آپ وہاں جا کر لوگوں کو حج ادا کرائیں اور حضرت علیؓ کو مال غنیمت تقسیم کرنے اور مال خمس جمع کرنے کے لئے یمن کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ اور سورہ براءت کا مشرکین میں اعلان کرنے اور ان کو سنانے کے لئے اُسی سال حضرت علی کو بھیجا تھا جس سال کہ حضرت صدیق اکبر کو حج ادا کرانے کے لئے بھیجا تھا۔ اور حضرت معاذ بن جبل کو یمن بھیجا تھا کہ اہل یمن کو تبلیغ اسلام و مسائل دینیہ کی تعلیم و تلقین کریں۔ پس آنحضرت صلعم کے اس طرز عمل سے ثابت ہے کہ خبر واحد مقبول ہ

حجت ہے۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خبر واحد کے قبول کرنے کے لئے اس کی قطعیت یا اس کا تواتر شرط اور ضروری نہیں ہے۔

ہم حیران ہیں کہ ان صحیح واقعات کے موجود ہوتے ہوئے کس منہ سے دعوےٰ کیا جاتا ہے کہ خبر واحد حجت کے قابل نہیں اور خبر واحد ناقابل عمل ہے۔

خبر واحد کے حجت شرعیہ اور مقبول واجب العمل ہونے پر اس قدر کثرت و بسیاری کے ساتھ دلیلیں موجود ہیں کہ ان کا احصاء یقیناً دشوار ہے۔ اگر سب کو اکٹھا کیا جائے تو یقیناً ایک دفتر تیار ہو جائیگا

(باقی آئندہ)

(مولوی عبد الصمد مبارکپوری)

آنحضرت صلعم کا فوٹو؟

یکم مئی ۳۶ء کے اہلحدیث میں ایک مضمون متعلق فوٹو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نکلا تھا جس میں راقم مضمون نے لکھا تھا کہ حدیث شریف کی رو سے تصویر والے مکان میں ملائکہ کے عدم دخول سے مراد ملائکہ وحی یعنی حضرت جبرئیل ہیں اور مانعین کو الزام دیا تھا کہ جس حدیث میں تصاویر کی وجہ سے عدم دخول ملائکہ کا ذکر ہے اس میں "جنب" کا لفظ بھی آیا ہے نیز یہ کہ تصاویر کا اتروانا زہد کی بنا پر تھا ممانعت تصویر کے لحاظ سے نہ تھا۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کی انگوٹھیوں میں تصاویر تھیں۔ نامہ نگار نے یہ بھی لکھا تھا کہ عبادت کے خوف سے تصاویر منع نہیں۔ اب ایسا خدشہ نہیں۔ حضرت عائشہ کے پاس گھوڑے کی تصویر تھی۔ ہرقل (شاہ روم) کے پاس آنحضرتؐ کی تصویر تھی۔ حضرت عائشہ کی تصویر قبل نکاح آنحضرت کو دکھائی گئی۔ آج کل پوسٹ کارڈ، لفافہ اور روپیہ پیسہ وغیرہ سکوں پر تصاویر ہوتی ہیں۔

مذکورہ مضمون کے جواب پر اہل علم کو توجہ دلائی گئی تھی۔ اس سلسلے میں ایک مراسلہ آیا ہے جو کسی قدر طویل ہونے کی وجہ سے چند قسطوں میں شائع ہوگا آج پہلی قسط درج کی جاتی ہے۔ ناظرین بغور پڑھیں۔ (مدیر)

یکم مئی ۳۶ء کے اہلحدیث میں مولوی محمد داؤد صاحب الہ آبادی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے حرمتِ تصویر کو منسوخ قرار دیا ہے اور تصویر و فوٹو کو احادیث اور آثار سے ثابت کرنے کی کوشش بلیغ فرمائی ہے۔ حتیٰ کہ بقول ان کے خود تصویر سازی سے منع فرمانے والے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا فوٹو گھر میں موجود تھا۔ مضمون کی اشاعت کے بعد حضرت مولانا مدیر اہلحدیث نے معذرت ظاہر فرمائی کہ یہ مضمون میری لاعلمی میں شائع ہوا ہے اور قابل تنقید ہے۔ علماء اس پر تنقید لکھیں۔ پھر بعد میں بھی توجہ دلائی کہ اس کا جواب لکھیں۔ مگر آج تک کسی بزرگ نے توجہ نہ فرمائی مولانا کے ارشاد کے مطابق میرے خیال میں بھی اسکے جواب کی اشاعت ضروری ہے کیونکہ ایک تو یونہی فحش اور حیا سوز تصویروں کی گرم بازاری ہے پھر شرع سے جواز کا غلط مضمون پڑھ کر تو عوام غلط فہمی میں پڑ کر اور بھی بے باک ہو جائینگے۔ لہذا اس ناچیز خاکپائے علما و بزرگان نے باوجود قلتِ علم و فرصت حسب استطاعت جواب لکھ بھیجنا ضروری جانا۔ مضمون پڑھ کر پہلے تو نہایت تعجب ہوا۔ خاصکر موٹے حرفوں میں "آنحضرت کا فوٹو" دیکھ کر دل نے تو قبول نہیں کیا لیکن ساتھ ہی حوالہ کتاب اور مضمون نگار کی دیانت پر قدرے اعتماد کرتے ہوئے یہ خیال اور شوق پیدا ہوا کہ جب جاں نثار صحابہ کرام نعوذ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ادنےٰ چیزوں (تھوک کھکار مستعمل پانی، موئے مبارک وغیرہ) کو ضائع نہیں جانے دیتے تھے تو ایسی بیش بہا "فوٹوئے مبارک" کو کیونکر ضائع ہونے دیا ہوگا۔ ضرور اس کی بے حد حفاظت کی گئی ہوگی اور نہایت درجہ مشہور ہوگی اور بہت زمانے تک کہاں کہاں کے خوش نصیب لوگ کم از کم فوٹو ہی دیکھ کر زیارت سے مشرف ہوتے رہے ہونگے اور ممکن ہے کہ اب بھی وہ لعل بے بہا بحفاظت عرب یا عجم کے کسی حصے میں موجود ہو اور سراغ لگ جائے تو اس کی شہرت اطراف عالم میں کر دی جائے تاکہ بہت سے وہ لوگ آپ کی تصویری زیارت سے بہرہ اندوز ہو سکیں۔ جن کے بارے میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (میرے سب سے بڑے محب وہ ہونگے جو میرے بعد ہونگے اور تمنا کرینگے کہ کاش اپنا کل مال و عیال دیکر بھی وہ مجھے دیکھ لیتے (مسلم) آج کل تو بے سند "موئے مبارک" اور "قدم شریف" وغیرہ کی حفاظت اور زیارت کس شان و شوکت سے ہوتی ہے۔ پھر اگر اصلی فوٹو کا پتہ مل جائے تو بھلا کون ہندی مسلمان بیٹھا رہ جائیگا۔ اسی خیال پر ڈھونڈنا شروع کیا کہ دیکھیں وہ روئے روشن والا فوٹو "نامہ مبارک" اور "قدح مبارک" وغیرہ متاع نبوی کی طرح کہاں کہاں، کس کس کے پاس کب تک رہا۔ پھر کیا ہوا۔ لیکن کچھ پتہ نہ لگا۔ آخر مولوی محمد داؤد صاحب کا اصلی حوالہ بغور دیکھا تو معلوم ہوا کہ جڑ ہی ندارد ہے تو شاخیں کہاں ملیں۔ بہت افسوس ہوا۔ پھر ان کے دلائل کو ملاحظہ کر کے رنج و ملال ہوا۔ باتیں تو بہت ہیں لیکن صرف ضروری امور پر بالاختصار کچھ عرض کرتا ہوں۔

ناظرین اگر مضمون مذکورہ کو یکم مئی ۳۶ء کے پرچے میں ایک نظر پہلے دیکھ لیں تو بہتر ہو شروع میں مولوی محمد داؤد صاحب نے علماء کو الزام دیا ہے کہ آگے "ولا جنب" بھی تھا اسے کسی حضرت نے نہیں لکھا کیونکہ اس سے شادی شدہ [illegible]

تو عرض ہے کہ اس سے آگے مشکوٰۃ ہی میں اسی قسم کی حدیث ہے جس سے حیضۃ الکافر والمتضمخ بالخلوق بھی ہے تو آپ نے اسکو بھی لکھ کر پانچ کیوں نہیں گنا دیئے۔

ثانیاً بخاری شریف میں متعدد جگہ وہ حدیث ہے جس میں صرف تصویر اور کتا مذکور ہے جنبی نہیں۔ ویسا ہی مسلم میں بھی نہیں تو صحیحین سے نقل روائت کرنے والا جنب کا لفظ کیا گھر سے لکھے۔ اصل یہ ہے کہ جنب والی روائت امام بخاری کے نزدیک صحیح نہ تھی اس لئے درج نہیں کی۔ اس میں ایک راوی عبد اللہ ابن نجی ہے جس میں کلام ہے (عون المعبود ج ۱ صفحہ ۸۹)

ثالثاً۔ بہمہ وجوہ تساوی فی الحکم کیسے نکلی؟ اگر بقول آپ کے تساوی مان کر یہ نتیجہ نکالا جائے کہ تصویر منع تو جنبی ہونا بھی منع۔ تو آگے آپ نے مانا ہے کہ تصویر کی حرمت عہد نبوی کے ساتھ خاص ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ حضور کے لئے گھر میں کتا اور تصویر رکھنا منع تھا کیونکہ حضرت جبریل آپ کے پاس آتے تھے۔ پس فرمائیے کہ تب تو آپ کو زندگی میں جنبی ہونا بھی منع تھا۔ لیکن اس کے برعکس سینکڑوں دفعہ آپ کا جنبی ہونا مسلم ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ حضور باوجود ممانعت رب کی نافرمانی کرتے رہے (استغفر اللہ و اعوذ بہ) آہ آپ کہاں سے کہاں چلے گئے۔ پھر یہ کہ جنب ایک طرح مستثنیٰ بھی ہے۔ الا ان یتوضأ۔ غور فرمائیے کہ جنبی ہونا منع یا جنبی رہنا منع۔ آپ فرماتے ہیں کہ الملئکۃ تو عام ہے۔ اس سے رحمت کے فرشتے مراد لینے پر کیا دلیل ہے الخ۔ جواب یہ ہے کہ شراح حدیث ہی نے احادیث اور آیات کو مدنظر رکھ کر اقوال رسول ہی سے یہ معنی مستنبط فرمائے ہیں۔ جس طرح ولا ینظر الیھم یوم القیامۃ وغیرہا میں۔ آخر آیات اور احادیث میں تطبیق بھی کوئی چیز ہے یا نہیں؟ ہاں اس میں شک نہیں کہ کارڈ، نوٹ، درہم، دینار وغیرہ میں بھی تصویر بنانی حرام ہی ہے۔ امام نووی شارح مسلم ریاض الصالحین مصری ص ۶۳۸ میں باب منعقد فرماتے ہیں:۔

باب تحریم تصویر الحیوان فی بساط او حجر او ثوب او درھم او دینار او مخدۃ او وسادۃ وغیر ذلک وتحریم اتخاذ الصورۃ فی حائط وسقف و ستر و عمامۃ و ثوب ونحوھا۔

یعنی باب جاندار کی تصویر حرام ہونے کا بچھونے میں ہو یا پتھر میں، کپڑے میں ہو یا درہم، دینار، آرام تکیہ، بالش وغیرہ میں اور تصویر بنانی حرام ہے دیوار میں ہو یا چھت، پردہ، عمامہ، کپڑا وغیرہ میں"

لیکن کارڈ، روپے وغیرہ کی تصویر حسب حدیث اما ان یقطع رؤسھما مستثنیٰ قرار دی جاسکتی ہے۔ کیونکہ روپے پیسے میں عموماً صرف سر اور گردن ہی کی تصویر ہوتی ہے جو دراصل ناقص اور مقطوع ہونے کی وجہ سے تصویر میں داخل ہی نہیں۔ آدمی اور جانور فقط سر اور گردن کا نام نہیں۔[ف]

دوسرے اگر اس کو تصویر میں شمار بھی کریں تو اس کا وبال بنانے والوں کے سر ہے رکھنے والے معذور ہیں اور ضرورۃً رکھتے ہیں۔ جیسے ریشم مردوں کے لئے حرام ہے مگر سفر میں جوں اور خارش کے عذر سے حضرت زبیرؓ اور عبد الرحمٰن کو آنحضرت نے اجازت دیدی تھی (بخاری) لکھنے والے فرشتے جیسے جملہ حرکات سے خبر رکھتے ہیں ویسے ہی مجبوری کو بھی سمجھ لیں گے اور قریب ہی رہیں گے یا اگر نفرت بھی کریں گے تو بیت الخلا میں ناک بند کر کے جانے کی طرح ذرہ قریب ہو کر لکھ لیں گے۔ کسی قاتل کی گرفتاری کا حکم ہو اور وہ بدن کو غلاظت سے بھر لے تو کیا پولیس لوٹ جائیگی یا گھناتے ہوئے ہی آخر اسکو گرفتار کریگی۔ لاتدخل کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ جس طرح بلا تصویر والے گھر میں بخوشی داخل ہوتے ہیں ویسے تصویر والے میں نہیں بلکہ بکراہت یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بغیر داخل ہوئے دروازے ہی پر اللہ تعالیٰ بندوں کے افعال و اقوال سے انہیں مطلع کردے اور لکھ لیں (فتح پ ۲۴) پھر کارڈ، روپے، نوٹ پر چھوٹی تصویر ہوتی ہے اور اکثر جیب و بکس وغیرہ میں پوشیدہ رکھا جاتا ہے آخر کھلے اور چھپے، چھوٹے اور بڑے میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟ خدا کے نزدیک کھلا چھپا برابر ہے لیکن ننگے نماز ناجائز اور ستر چھپا کر جائز۔ بدبودار چیز بند رہے تو کچھ نہیں کھول دیں تو دماغ خراب ہو جائے آپ ہی فرمائیے کہ ایک گھر میں مہا دیو کی بڑی مورتی کھڑی کر دیں اور ایک میں کہیں طاق پر چھوٹی سی انگوٹھی پڑی ہو جس کے چھوٹے سے نگینے پر دائیں بائیں شیر اور بیچ میں لڑکے کا نقشہ ہو کیا دونوں گھر برابر ہیں؟ موت اور عذاب کے فرشتے بھی اپنے کام سے چوکنے والے نہیں ہر جگہ اور ہر موقع کے لئے الگ الگ فرشتے ہیں۔ جیسی روح ویسا فرشتہ۔ آپ الملئکۃ سے فرشتہ وحی (جبریل) مراد لیتے ہیں تو کیا ایسا کوئی قاعدہ بھی ہے یا صرف تحقیق کو صحیح کر لینا ہی کافی ہے۔ ان اکون دخلت سے آپ دلیل پکڑتے ہیں۔ تو یہ کوئی دلیل نہیں۔ خاص کے موقع پر خاص ہی کلام بولا جاتا ہے اور عام کے موقع پر عام۔ اگر خالد کہے کہ میں شراب نہیں پیتا تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ باقی سب پیتے ہیں۔ علاوہ ازیں متعدد مواقع پر خود زبان نبوی سے لاتدخل الملئکۃ ثابت ہے۔ بلکہ بخاری میں خود حضرت جبریل کا کلام بصیغہ جمع موجود ہے کہ انا لاندخل الخ۔ پس صرف جبریل ہی کیسے مراد ہو سکتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

[ف] آپ خیال فرمائیے کہ آپ کے اس فتوے کا نتیجہ کیا ہوگا۔ آج کل اکثر تصاویر صرف گردن تک ہوتی ہوتی ہیں پھر کیا جائز ہیں؟ (اہلحدیث)

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۸۳)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

پس مولوی نعیم الدین کا مولانا شہید مرحوم کو مخالفِ حدیث، بدنصیب، گستاخ بے ادب، خاک بدہن، ناپاکش، بے باک خذلہم اللہ تعالیٰ" کہنے اور تکفیر کے کلمات بکنے کی سب تعلّی وبیہودہ گوئی باقوال مسلمہ خود کے خاک میں مل کر اپنے بریلویوں کا ایمان سنبھالنا مشکل پڑ گیا۔

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں برد

قولہ:- ص۲۲۸ نغائث ص۲۳۱۔ اسی سلسلہ میں تقویۃ الایمان والے نے مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث لکھی کہ حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا یا فاطمۃ انقذی نفسک من النار سلینی ما شئت من مالی فانی لا اغنی من اللہ شیئا۔ اور اس کا یہ ترجمہ لکھا اے فاطمہ بچا تو اپنی جان کو آگ سے مانگ لے مجھ سے جتنا چاہے میرا مال نہ کام آؤں گا میں تیرے اللہ کے ہاں کچھ۔ تقویۃ الایمان ص۲۴۔ اور اس کا یہ نتیجہ نکالا کہ وہاں میں کسی کی حمائت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا اور قرابت کسی بندگ کی اللہ کے ہاں کام نہیں آتی۔ انکار شفاعت میں اس حدیث کو پیش کرنا اور یہ نتیجہ نکالنا فریب کاری ہے۔ حدیث میں کوئی لفظ بھی نہیں جس سے شفاعت کی نفی ہوتی ہو۔ بکثرت آیات اور احادیث سے اندھا بن جانا اور اس حدیث کو پیش کرکے عوام کو مغالطہ دینا بے دینی ہے۔ اور لا اغنی عنک من اللہ شیئا کا یہ ترجمہ کہ نہ کام آؤں گا میں تیرے اللہ کے ہاں کچھ بالکل غلط ترجمہ اور احادیث کے خلاف ہے۔ حضور کی طرف اسکو نسبت کر دینا افترا اور بکثرت احادیث صحیحہ کی مخالفت ہے۔ صواعق محرقہ ص۹۳ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے برسر منبر فرمایا ان قوموں کا کیا حال ہے جو کہتے ہیں کہ روز قیامت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قرابت ان کی قوم کو نفع نہ دیگی۔ ہاں خدا کی قسم میری قرابت دنیا و آخرت میں موصولہ ہے اور میں اے لوگو حوض کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں۔ ایک وہ لوگ تھے جن کا حضور نے قسم کھا کر رد فرمایا۔ مگر بہت بدتر یہ وہابی ہے جو حضور کی قسم کے بعد بھی پھر وہی بکواس کرتا ہے۔ صواعق محرقہ ص۹۵۔ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ صاحب عفت ہیں تو اللہ تعالیٰ نے انکی ذریت تک کو آتش دوزخ پر حرام کر دیا۔ وہابیہ سے پوچھو اب بھی کچھ خبر ہوئی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کیسے کام آئے۔ صواعق محرقہ ص۹۶ میں لکھتے ہیں آپ کا ارشاد ولا اغنی عنکم اس کے یہ معنی ہیں کہ میں تم کو محض اپنی ذات سے اللہ کے عذاب سے بے نیاز نہیں کر سکتا بغیر اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر یہ اکرام فرمائے اور شفاعت و مغفرت وغیرہ کرامت کرے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ مخاطبہ ان سے اس لئے فرمایا کہ آپ کو مقام تخویف کی رعائت اور عمل پر ترغیب منظور تھی اور یہ خواہش تھی کہ اہلبیت واقارب تقوے و خشیت الہٰی میں اوروں سے اعلےٰ و اولیٰ ہوں بعض علماء نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ حضور نے پہلے فرمایا تھا۔ اس کے بعد حضور کو اس کا علم دیا گیا کہ آپ کے ساتھ نسبت رکھنا آخرت میں نافع ہوگا اور یہ کہ آپ مقبول الشفاعت ہیں۔ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص۲۹۶ میں فرماتے ہیں:-

من مالک نیستم مر شما را از عذاب خدا چیزے را یعنی بے اذن او و امر او مرا قدرت تصرف و دخل دراں نباشد۔

مظاہر حق جلد ۴ ص۳۰۹ میں بھی لکھا ہے لہٰذا اب ثابت ہو گیا کہ حدیث لا اغنی عنک من اللہ شیئا کو انکار شفاعت کی دلیل بتانا باطل اور احادیث و شروح احادیث کے خلاف ہے"

اقول:- مولوی نعیم الدین نے اپنے جبلّی پیشہ و شیوہ سے جس قدر فریب کاری، افترا پردازی، بہتان بندی پر یہ تلبیس ابلیس لعین عوام کو مغالطہ میں ڈالا ہے حسب ذیل ہے:-

اولاً یہ کہ چار جگہ اسی مضمون کو بوجہ مغالطہ دہی عوام الناس کے بار بار الٹ پلٹ کرکے لوٹایا گیا جو محض جہل مرکب ہے۔ جس کے مفصل جوابات اپنے اپنے محل میں گزر چکے۔

ثانیاً یہ کہ مفتری خائن نے خود ص۲۲۲ سطر ۱۲ میں تقویۃ الایمان سے نقل کیا کہ نفقط قرابت کسی بزرگ کی اللہ کے ہاں کام نہیں آتی" اور یہاں پر اس مقام پر لفظ فقط کو اڑا دیا جس کے صریح الفاظ تقویۃ الایمان میں یہ ہیں کہ جبتک کہ حامی اللہ ہی سے معاف نہ کرے۔ فقط قرابت کام نہیں دیتی نہ کہ مطلقاً نفع نہ پہنچنا۔ چنانچہ تقویۃ الایمان کا پورا فائدہ اس حدیث کے متعلق ناظرین ملاحظہ فرمالیں

ف:- یعنی اور جو لوگ کسی بزرگ کے قرابتی ہوتے ہیں ان کو اس کی حمائت پر بھروسہ ہوتا ہے اور اس پر مغرور ہوکر اللہ کا خوف کم رکھتے ہیں۔ سو اسی لئے اللہ صاحب نے اپنے پیغمبر کو فرمایا کہ اپنے قرابتیوں کو ڈرا دیوے سو انہوں نے سب کو حتی کہ بیٹی تک کھول کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار میں ہو سو یہ میرا مال حاضر

ہے۔ اس میں مجھ کو کچھ دخل نہیں اور اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا۔ اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا۔ سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کرے اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط قرابت کسی بندگی کی اللہ کے ہاں کچھ کام نہیں آتی جب تک کچھ معاملہ اللہ ہی سے صاف نہ کرے تو کچھ کام نہیں نکلتا انتہی۔

اسی طرح مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ مولانا شہید مرحوم کے تایا ابا استاد و شیخ شفیق مسلمہ مولوی نعیم الدین سے دربارہ شفاعت قریب ہی گزر چکا ہے۔

ثالثاً یہ کہنا کہ انکار شفاعت میں اس حدیث کو پیش کرنا فریب کاری ہے حدیث میں کوئی لفظ بھی نہیں جس سے شفاعت کی نفی ہوتی ہو۔

یہ محض تقویۃ الایمان پر بہتان بندی ہے کیونکہ یہ حدیث رد شرک فی التصرف کے بیان میں واقع ہے ہرگز اس میں کوئی لفظ اور حرف شفاعت کا مذکور نہیں ہوا۔ بلکہ خود مولوی نعیم الدین نے دروغ گو را حافظہ نباشد صواعق اور اشعۃ اللمعات سے اس حدیث میں نفی و اثبات شفاعت باذن اللہ دونوں ہی نقل کئے ہیں۔ ؎

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

یا فاطمۃ لا اغنی عنک من اللہ شیئا کا اپنے کمال جہل سے حضرت راسخ فی العلوم مولانا شہید مرحوم کے ترجمہ کو غلط بتانا۔ اور صحیح صواعق کے غلط ترجمے لکھیں بخاری و مسلم کو معاذ اللہ کہو کہ بتانا جا لاکھ ... میں کوئی خلاف نہیں۔ دروغ گو را حافظہ نباشد و چاہ کندن را چاہ درپیش۔ خود صواعق سے یہی معنی نقل کئے کہ میں تم کو محض اپنی قوت سے اللہ کے عذاب سے بے نیاز نہیں کر سکتا تا اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر شفاعت کا اکرام فرمائے یہ خاطبہ برعایت مقام خوف فرمایا ملخصاً

علی ہذا فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۱۹ صفحہ ۴۸۹ میں یہی مرقوم ہے:-

او کان المقام مقام التخویف والتحذیر او انہ اراد المبالغۃ فی الحض علی العمل ویکون فی قولہ لا اغنی شیئا اضمار الا ان اذن اللہ لی بالشفاعۃ۔

اور اشعۃ اللمعات ج ۴ صفحہ ۲۷۵ میں ہے :-

اولاد شریف را ترسانید۔ فاطمہ زہرا کہ جگر گوشہ وسیدۂ نساء عالم ست و آتش دوزخ بروے حرام شدہ اورا داخل ایں انذار ساخت و فرمود زیرا کہ من مالک نیستم مر شمارا از عذاب خدا چیزے را یعنی بے اذن اورا و امر اورا قدرت تصرف و دخل دراں نباشد۔ و ایں غایت تخویف و انذار و مبالغہ درآنست۔ باوجود آں خوف لاابالی باقی ست۔ بالجملہ مامور شد از جانب پروردگار تعالیٰ بانذار پس امتثال کرد ایں امر را۔ اے فاطمہ جگر گوشہ محمد بطلب ہر چہ خواہی از مال من اما عذاب خدا وگرفت وے فائدہ نے کنم چیزے را۔ ملخصاً۔

چنانچہ مظاہر حق ج ۴ صفحہ ۳۰۹ میں جس کا مولوی نعیم الدین نے حوالہ دیا ہے اس کا ترجمہ مرقوم ہے کہ اولاد شریف کو بھی ڈرایا اور فاطمہ زہرا کہ جگر گوشہ حضرت کی اور سیدہ نساء عالم کی ہیں اور آگ دوزخ کی ان پر حرام ہوئی اون کو بھی داخل اس ڈرانے کے کیا اور میں نہیں مالک ہوں الخ یعنی میں نہیں قادر ہوں اسپر کہ دفعہ کروں تم سے اللہ کے عذاب میں سے کچھ بھی اگر ارادہ کرے عذاب دینا تمہارا اور یہ فرمایا آنحضرت نے اللہ تعالیٰ کی اس آیت سے قل فمن یملک لکم من اللہ شیئا ان اراد بکم ضرا او اراد بکم نفعا۔ کہہ پس کون مالک ہے واسطے تمہارے اللہ کے عذاب سے کسی چیز کا اگر ارادہ کرے ساتھ تمہارے ضرر کا یا ارادہ کرے ساتھ تمہارے نفع کا۔ بلکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ۔ کہہ نہیں مالک ہوں میں اپنی جان کے نفع اور نہ ضرر کا مگر جو کچھ چاہے اللہ۔ اور اس حدیث میں نہایت ڈر دلانا اور مبالغہ ہے اوس میں۔ اور باوجود اس کے خوف اوس کی بے پروائی کا باقی ہے۔ غرض کہ حکم ہوا حضرت کو ڈرانے کا پس بجالائے اوسکو۔ اور اے فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجھ سے جو چاہے میرے مال میں سے نہیں دور کر سکتا میں تجھ سے اللہ کا عذاب کچھ۔

پس ناظرین اہل انصاف و دیانت ان تینوں ترجموں تقویۃ الایمان، اشعۃ اللمعات، مظاہر حق مع معنے صواعق کو ملا کر دیکھیں۔ سوائے فرق الفاظ کے معنے واحد ہیں۔ اور مزید براں الفاظ تقویۃ الایمان سے تیز۔ معہذا خود مولانا شہید مرحوم دوسرے باب تقویۃ الایمان صفحہ ۱۶۱ میں بحکم وحی بشارت کے حدیث نقل فرماتے ہیں :-

"فاطمۃ سیدۃ النساء اھل الجنۃ وان الحسن والحسین سید اشباب اھل الجنۃ (یعنی فاطمہ رضی سردار ہیں اہل جنت کی عورتوں کی اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما سردار ہیں اہل جنت کے نوجوانوں کے")

مگر باوجود اس شرف عزت وجاہ کے اولوالعزم تن بلرزاں رہتے ہیں۔ نزدیکاں بیش بود حیرانی۔ سعدی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے ؎

گر بمحشر خطاب قہر کند ٭ انبیاء را چہ جائے معذرت ست

اب مولوی نعیم الدین ان اکابر علماء کو بھی فریب کار اندھا، بیدین، غلط ترجمہ احادیث کے خلاف افترا بکواس باطل کا مورد بنائے تب کہیں مولانا شہید مرحوم پر اپنی خباثت و شیطنت کہے اور سیاہ کاری کا پردہ خوب واضح ہو کر ناش ہو ورنہ ایں خیالست و محالست و جنوں ؎

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکاں برد

الحمد للہ کہ بحث شفاعت بتمام و کمال اہل حق متبعین توحید و سنت کے حق میں بشارت و فرحت عظیمہ اور مبتدعین گور پرستوں کے لئے باعث صد ہزار حسرت و ندامت و محرومیت، ختم ہوئی۔ والحمد للہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام علی سید الرسل والانبیاء خاتم النبیین شفیع الموحدین المذنبین رحمۃ للعالمین صاحب مقام المحمود ولواء الحمد محمد و آلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ المکرمین اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

فتاویٰ

س ع۱۱۳} وہاب خاں کے فرزند عبدالکریم خان کو شیخ رحمان صاحب کی دختر امینہ بی بی کے ساتھ نکاح کیا گیا۔ چند روز کے بعد ایک لڑکا پیدا ہؤا نام غفورخان۔ بعد دو سال کے امینہ بی بی کا انتقال ہوگیا۔ بعد تھوڑے دنوں کے غفورخان کا بھی انتقال ہوگیا۔ عبدالکریم خان زندہ ہے۔ اس وقت امینہ بی بی کے والدین مہر کے دعویدار ہیں۔ مہر سات سو پچیس روپیہ ہے اس مہر میں کتنے حصے تقسیم ہوگا۔ عبدالکریم خان کو کتنا حصہ، غفورخان کو کتنا حصہ غفورخان کے حصہ کے وارث کون ہیں۔ امینہ بی بی کے والدین اور بھائیوں کو کتنا حصہ اور کون کون لوگ حصہ کے حقدار ہیں۔ جواب مفصل و مدلل ہو

(شیخ رحمان خریدار اہلحدیث)

ج ع۱۱۳} صورت مسئولہ میں ترکہ اس طرح تقسیم ہوگا۔

مسئلہ ۱۲/۲۰

المیت

خاوند	ماں	باپ	لڑکا	بھائی
عبدالکریم	ہندہ	زید	غفورخان	م
۳/۱۸	۲/۱۲	۲/۱۲	۵	

مسئلہ ۵ معہ ۵ غفورخان

المیت

نانا	نانی	باپ عبدالکریم
زید	ہندہ	
۱/۵	۱/۵	۳/۲۰

بعد ادائے قرض وصیت وغیرہ کل سہام ۲۰ میں حسب تفصیل ذیل حصص تقسیم ہونگے۔

الاحیاء

عبدالکریم	ہندہ	زید
۳۸	۱۴	۱۴

س ع۱۱۴} ایک عورت حاملہ نو ماہ کے حمل کی حالت میں مرچکی ہے۔ اب زید کہتا ہے کہ معہ بچہ کے دفن ہو اور بکر کہتا ہے کہ بچہ زندہ ہونے کی علامت معلوم ہو تو پیٹ چیر کر بچہ کو نکال لیا جائے۔ کیا حکم ہے؟ (سید رمضان علی خریدار اہلحدیث از اڑیسہ)

ج ع۱۱۴} عورت حاملہ مرجائے تو بچہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے میت کو ظن کی بنا پر خراب کرنا ٹھیک نہیں۔ لحدیث ذبح الشاۃ۔

س ع۱۱۵} زید کہتا ہے کہ صدقہ فطر چاول سے دیدیں کیونکہ ہمارے یہاں پر سب چاول استعمال کرتے ہیں۔ بکر کہتا ہے کہ گیہوں کا دیدیں یا گیہوں کا قیمت نکال کر چاول خرید کر دیدیں۔ چاول فی سیر یہاں پر تین پیسہ۔ اور گیہوں فی سیر دو آنہ ہے کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۱۵} حدیث میں طعام کا لفظ آیا ہے جس میں چاول، گیہوں بھی شامل ہیں۔ جو جس کے پاس ہو دیدے۔ خاص چیز حاصل کرنے میں تکلیف نہ کرے۔ قرآن پاک میں ہے۔ ومن اوسط ما تطعمون اھلیکم۔

س ع۱۱۶} زید کہتا ہے کہ جمعرات کے دن بندوق کا شکار نہ کرے۔ کیونکہ جمعرات کو جب کبھی کسی شکاری نے شکار کیا ہے تو ہمیشہ نقصان ہی ہؤا ہے۔ برخلاف اسکے بکر کہتا ہے کہ اسلام میں سب دن اللہ کے برابر ہیں کوئی حرج نہیں ہے جمعرات کے دن شکار کرنے میں۔ کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۱۶} جمعرات کے دن شکار کرنے سے نقصان ہونا یہ صرف وہم ہے یا بدفالی۔ جو حدیث شریف کی رو سے منع ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ لا فال ولا طیرۃ۔

س ع۱۱۷} بندوق سے شکار بغیر ذبح کے مرجاویں تو یہ شکار حلال ہے یا حرام۔ کیونکہ شکار کے وقت شکاری بندوق اللہ کا نام لے کر چلاتا ہے۔ کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۱۷} اگر بندوق بسم اللہ پڑھ کر چلائی جائے اور جانور زخمی بھی ہوجائے تو وہ مرا ہوا بھی جائز ہے۔ بحکم اذا خزقتھا فکل (الحدیث)

س ع۱۱۸} سوال ع۳۰۰ مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۳۶ء اہلحدیث جس میں یہ تھا کہ شعبان کی پندرھویں شب کو جاگنا اور رات کو عبادت کرنا دن کو روزہ رکھنے کی بابت جواب یہ تحریر کیا گیا ہے۔ ایک ضعیف روائت میں ایسا آیا ہے۔ سائل کو کافی تسلی نہیں ہوئی۔ پھر آپ سے دوبارہ اسی سوال کا جواب قلمی طلب کیا گیا۔ ۱۷ اکتوبر کو آپ نے جواب یہ تحریر کیا۔ مگر انجمن اہل حدیث امرتسر کا اشتہار جس میں شب برات کی پندرھویں رات کو جاگنا اور روزہ رکھنے کی کوئی حدیث شریف درج نہیں ہے۔ صرف لکھا ہے کہ شعبان کی پندرھویں تاریخ روزہ رکھو پندرھویں شب کو عبادت کرو، ذکر الٰہی میں مشغول رہو۔ اس اشتہار کو کون مانتا ہے بغیر احادیث کے۔ شعبان کی ۱۵ویں شب جاگنا اور صبح کو روزہ رکھنے کی صحیح احادیث درج کریں۔

مولانا حمید اللہ صاحب محدث مرحوم اپنے خطبات التوحید میں لکھتے ہیں کہ شعبان کی پندرھویں کو روزہ رکھنا اور عبادت کرنا سنت۔ رسالہ محدث دہلی ۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء پر مولوی حکیم صاحب مبارکپوری مدرس مدرسہ میاں صاحب دہلی لکھتے ہیں کہ شعبان کی پندرھویں رات کو عبادت کرنا اور روزہ رکھنا بدعت بتلا رہے ہیں اور شب برات کا روزہ رکھنا بے دلیل ہے اور موضوع بتلاتے ہیں۔ میں آپکے فیصلہ کا منتظر ہوں۔ (سید پیر شہر پر اکھیڑی)

ج ع۱۱۸} بحوالہ عبدالرزاق وغیرہ امام ذہبی نے مرفوعاً حدیث نقل کی ہے۔ اذا کان لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلھا وصوموا نھارھا فان اللہ ینزل فیھا لغروب الشمس

متفرقات

معاونین اہلحدیث | کو توحید و سنت کی اشاعت میں ہمہ تن مصروف رہنا چاہئے۔ یہی ایک تحفہ ہے جو مقبول بارگاہ ایزدی ہے۔ جب آپ لوگ دنیاوی رسم و رواج کو ترک کر کے صرف قال اللہ و قال الرسول پر عمل پیرا ہونا چاہتے ہیں تو ان کے احکامات کو اوروں تک بھی پہنچائیں۔ تاکہ وہ بھی اسلام کے سچے پرستار بن جائیں "اخبار اہلحدیث" جو توحید و سنت کا علم بردار ہونے کے علاوہ اظہار حق کی نشر و اشاعت، انسداد رسوم قبیحہ، مخالفین اسلام کے دندان شکن مگر معقول اور مدلل جوابات دینے میں اسلامی پریس میں سب سے پیش پیش ہے۔ اس کی توسیع اشاعت میں حتی الامکان کوشش کرنا ہی حقیقی معنوں میں توحید و سنت کی خدمت کرنا ہے —— کچھ عرصہ سے اسکی اشاعت انقلاب زمانہ کے ہاتھوں بجائے ترقی کے رو بہ تنزل ہے۔ اگر اس کے ہزارہا ناظرین اور بہی خواہان اسکی اشاعت کی طرف توجہ کریں تو امید قوی ہے کہ بہت جلد تلافی مافات ہو جائے

تکمیل مسجد پونچھ | پونچھ ریاست کشمیر میں متصل عیدالبہا ایک مسجد عرصہ سے زیر تعمیر ہے جس کی چار دیواری تو مکمل ہو چکی ہے۔ صرف چھت کا تمام کام باقی ہے۔ جو روپیہ نہ ہونے کے باعث رکا ہوا ہے۔ چھت ٹین کی چادروں کی ڈالی جائے گی۔ نیچے لوہے کے گارڈ وغیرہ ڈالے جائینگے۔ مسجد مذکور کی بنیاد اشد ضرورت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ڈالی گئی ہے۔ اب بہت تھوڑا کام باقی ہے۔ اصحاب خیر اگر اس طرف توجہ فرمائیں تو مسجد کی تکمیل ہو جائے۔ خط و کتابت و ترسیل زر بہ پتہ ذیل پر ہو۔ مولوی محمد عمر بانی مسجد سکنہ کتوریاں۔ ڈاکخانہ پونچھ ریاست کشمیر

مذاکرہ علمیہ دربھنگہ | دارالعلوم احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے دربھنگہ کا گیارھواں سالانہ اجلاس بتاریخ ۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۳۷ء منعقد ہوگا۔ جس میں دیار و امصار کے اکابر علمائے کرام تشریف لا کر عوام کو مواعظ حسنہ سے مستفید فرمائینگے۔ اور قوم اپنے دارالعلوم کی گذشتہ کارروائیوں کو بچشم خود ملاحظہ کریگی اور اس کے ہونہار طلبہ کا معائنہ فرمائیگی

بیرونجات سے تشریف لانے والے حضرات کیلئے ان شاء اللہ قیام و طعام کا انتظام جلسہ کی جانب سے ہوگا امید ہے کہ شائقین حضرات شرکت فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ (المعلن ۔ ڈاکٹر سید محمد فرید عفی عنہ مہتمم دارالعلوم لہریا سرائے دربھنگہ)

(اشاعت بذمہ معلن)

۲۶ مارچ سے پہلے پہلے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر اور مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ ان خریداروں کی طرف سے دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔ جن کی قیمت اخبار ماہ مارچ میں ختم ہے ورنہ ۲۶ مارچ کا پرچہ وی پی کیا جائیگا۔

مہلت یافتگاں | کو بذریعہ خطوط علیحدہ اطلاع دی گئی ہے۔ ان کی طرف سے قیمت اخبار ہی وصول ہونی چاہئے۔ ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔ (منیجر)

مذہب کی اہمیت | از پروفیسر یوسف سلیم چشتی بی۔ اے۔ جس میں لفظ مذہب کی تشریح کر کے مذہب کی ضرورت پر مختلف عنوانات قائم کر کے مفصل روشنی ڈالی ہے۔

مذہبی خیالات میں تغیرات کے اسباب | از پروفیسر صاحب مذکور۔ اس ٹریکٹ میں بالتشریح ثابت کیا گیا ہے کہ مذہب میں تغیر تبدل کن وجوہات کی بنا پر ہوتا ہے۔

ہر دو ٹریکٹ انجمن اہل حدیث برانڈرتھ روڈ مسجد مبارک لاہور سے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر طلب کریں

فتح بریلی کا دلکش نظارہ | مولوی احمد رضا خان صاحب کے پیروؤں اور دیوبندیوں میں عرصہ سے مناظرہ کی ٹھن رہی تھی۔ آخرکار شہر بریلی میں ہی مولوی محمد منظور صاحب نعمانی دیوبندی اور مولوی سردار احمد صاحب مدرس منظر اسلام بریلی میں محرم ۱۳۵۴ھ میں مباحثہ ہوا۔ جس کی مفصل روئداد بصورت کتاب طبع کر دی گئی۔ جو قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

درس توحید | از مولوی سید محب الحق صاحب حسینی اس میں آیہ کریمہ الٰھکم الہ واحد کی مفصل تفسیر ہے۔ جو مشرکوں، بدعتیوں کیلئے مفید ہے۔ قیمت ۶ر

اسلام اور آریہ سماج کا مناظرہ | روح اور مادہ کی بحث پر آریوں سے بریلی میں اہل اسلام کا مناظرہ ہوا تھا۔ اس کی مکمل کارروائی درج ہے۔ قیمت ۱ر

معرکۃ القلم | شہر لاہور میں شوال ۱۳۵۳ھ میں دیوبندیوں اور رضاخانیوں کے مابین مسجد وزیر خان میں مناظرہ مقرر ہوا تھا۔ دیوبندیوں کی طرف سے مولوی محمد منظور صاحب نعمانی اور دوسری جانب سے مولوی حشمت علی صاحب مناظر مقرر ہوئے تھے۔ مگر وہ مناظرہ نہ ہوسکا۔ بالآخر اول الذکر نے اپنے خیالات کو اپنے رسالہ الفرقان میں طبع کر دیا۔ جسے بعد میں کتابی صورت میں شائع کر دیا گیا۔ قیمت ۸ر

جملہ ہر چہار رسائل دفتر الفرقان بریلی سے طلب کریں۔

تلاش پسر | میرا لڑکا مسمی عبدالحفیظ بعمر ۱۵ سال میانہ قد۔ چیچک رو۔ سانولہ رنگ۔ بھریرا جسم۔ مدرسہ مدہوبنی ضلع دربھنگہ میں پڑھتا تھا۔ دس ماہ سے گم ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو اطلاع دیں۔ راقم:۔ محمد الیاس موضع رانی پور۔ ڈاکخانہ بینی پٹی۔ ضلع دربھنگہ

مسائل متعلقہ محرم الحرام | شائع کردہ انجمن اہلحدیث پٹیالہ سے مفت طلب کریں۔ صرف محصول ڈاک کے لئے جوابی کارڈ بھیجدیں۔

مضامین آمدہ | مولوی نور محمد۔ فضل الرحمٰن۔ آئی۔ ایس۔ خان عبداللہ۔

(باقی متفرقات صفحہ ۲ کالم ۳ پر)

ملکی مطلع

ملک میں بدامنی

حکومت کے قابل توجہ

اس امر میں کسی کو کلام نہیں کہ خالق کائنات نے دنیا میں جو سلسلہ حکمرانی قائم کیا ہے۔ اس سے اصل غرض امن وامان کا حصول ہے۔ یعنی واحد غرض یہی ہے کہ کوئی شخص کسی پر ظلم نہ کرے۔ اگر کبھی کبھاً ایسا کرے تو حکومت کی طرف سے ایسی سزا پائے کہ آیندہ کسی اور شخص کو ایسا کام کرنے کی جرأت نہ ہو۔ مگر ہم علیٰ وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ مجرموں کا بار بار اسی جرم کا ارتکاب کرنا یہ معنی رکھتا ہے کہ موجودہ حکومت کی سزائیں کافی نہیں۔

لارڈ کرزن کے زمانے میں ہم نے ایک کتاب لکھی تھی۔ جس کا نام ہے "اسلام اور برٹش لاء"۔ اس میں ہم نے اپنے مذکورہ دعوے کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ آج جو واقعات ملک میں پیش آرہے ہیں وہی ہمارے دعوے کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں۔ ڈکیتیوں اور چوریوں کی وارداتیں دن بدن اس کثرت سے وقوع میں آرہی ہیں کہ پہلے ایسی حالت کبھی نہ ہوئی تھی۔ ہاں کبھی کبھی اس زمانے میں ایسا ہوتا تھا جب خانہ جنگیوں کی وجہ سے طوائف الملوکی کا دور دورہ ہو جایا کرتا تھا۔

آج کل ایک طاقتور اور منظم حکومت کے نظم ونسق میں جرائم کی کثرت اور جیل خانوں کی رونق حیرت واستعجاب کا باعث ہے۔ مزید تعجب یہ ہے کہ آج کل کسی ادنےٰ درجے کا آدمی امن میں ہے نہ اعلےٰ درجے کا۔ نہ دیہات میں امن ہے نہ شہروں میں۔ نہ شاہراہوں میں نہ تفریح گاہوں میں۔ نہ مقفول پرائیویٹ گاڑیوں میں۔ کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ مہاراجہ پٹیالہ کے وزیر اعظم کی صاحبزادی سیکنڈ کلاس کے ڈبہ میں سفر کر رہی ہیں۔ دن دہاڑے کوئی ڈاکو آتا ہے اور خاتون محترم سے نقدی کا بیگ چھین کر بھاگ جاتا ہے۔ خطرے کی زنجیر کھینچ کر گاڑی روک لی جاتی ہے۔ جائے وقوعہ پر پولیس بھی پہنچ جاتی ہے۔ مگر ڈاکو کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔

اس جگہ ہم ڈکیتی کے چند واقعات اخبارات سے لے کر نقل کرتے ہیں۔ حکومت کے ارکان ان کو غور سے پڑھیں:-

"ڈاکوؤں نے برات کو لوٹنا شروع کر دیا

پتوکی۔ ۹ مارچ۔ آج پتوکی کے نزدیک دوپہر کے ۱۱ بجے ڈکیتی کی ایک واردات ہوگئی۔ ایک لاری جس میں برات تھی۔ لاہور کی طرف سے آرہی تھی۔ بھائی پھیرو اور جمبر کلاں کے درمیان ۹-۱۰ مسلح ڈاکوؤں نے ہاتھ دیکر لاری کو روک لیا۔ اور براتیوں کو خوف زدہ کر کے تمام سامان اور نقدی کو لوٹنا شروع کر دیا۔ ابھی ڈاکو لوٹ ہی رہے تھے کہ پیچھے سے ایک اور لاری آگئی۔ اس لاری کے مسافر پہلی لاری کے براتیوں کی امداد کو پہنچ گئے اور چند ڈاکوؤں کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوگئے پولیس اس واقعہ کی تفتیش کر رہی ہے۔"

(پرتاپ لاہور صفحہ اول ۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء)

"مردان کے قریب مسلح ڈاکہ

راولپنڈی ۱۰ مارچ۔ مسلح ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے آدھی رات کے وقت موضع توریہ (متصل مردان) کے ایک متمول زمیندار کے گھر پر چھاپہ مارا۔ اہل خانہ کے شور مچانے سے پڑوسی بھی جمع ہوگئے۔ اور انہوں نے ڈاکوؤں کا مقابلہ شروع کر دیا فریقین نے ایک دوسرے پر فائر کئے جن کے نتیجہ میں ایک آدمی ہلاک اور دو مجروح ہوئے۔ اس کے بعد دیہاتیوں نے ڈاکوؤں کو بھگا دیا۔ پولیس مصروف تحقیق ہے۔ ابھی تک ڈاکوؤں کا سراغ نہیں ملا۔" (انقلاب لاہور ۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء)

اہلحدیث ڈکیتی کی مذکورہ وارداتیں صرف صوبہ پنجاب کی حدود میں واقع ہوئی ہیں۔ ملک کے باقی حصے کو اسی پر قیاس کر لینا چاہئے۔ اس قسم کے واقعات گورنمنٹ سے پوشیدہ نہیں اور نہ ہی ایسا ہونا چاہئے۔ کیونکہ ہماری نسبت اسکے ذرائع معلومات زیادہ ہیں۔ مگر یہ بھی ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ روز بروز یہ جرائم ترقی پذیر ہیں۔ اس کی وجہ بھی اعیان حکومت سے مخفی نہ ہوگی۔ ہمارے خیال میں سزاؤں کی خفت، عمال پولیس کی غفلت یا دیگر سیاسی مشاغل وغیرہ اس کے وجوہات ہو سکتے ہیں۔ بہرحال ہم گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اپنے فرض منصبی کو محسوس کر کے اپنی غریب رعایا کو امن وچین کی زندگی بسر کرنے کا موقع دے۔

سٹہ بازی

گورنمنٹ نے سٹے کو قمار بازی کے حکم میں رکھا ہے۔ مگر عملی طور پر لوگ برابر لگا رہے ہیں۔ سٹا امرتسر کے متعلق اخبار پرتاپ لاہور کے الفاظ یہ ہیں:-

"امرتسر شہر میں روزانہ ۵ ہزار سے زائد روپیہ سے سودا ہوتا ہے کھیلا جاتا ہے کئی گھرانے تباہ ہوگئے۔ اس غرض کے لئے سٹہ بازوں نے شہر میں باقاعدہ دوکانیں کھولی ہوئی ہیں۔" (اس قسم کی دوکانیں گلی کوچوں میں بھی ہیں) پرتاپ ۱۲ مارچ

سٹہ بازی اگر اسی رفتار سے جاری رہی تو نہ صرف رعایا ہی تباہ ہوگی بلکہ حکومت وقت کا قانون بھی کالعدم ہو جائیگا۔ اس لئے اعیان حکومت کا فرض ہے کہ خود بھی اپنے قانون کا احترام کریں اور رعایا سے بھی کرائیں۔

جناب ایگزیکٹو افسر صاحب بلدیہ امرتسر توجہ فرمائیں

"اہلحدیث" میں شہر امرتسر کی صفائی پر عموماً اور ایک چھوٹے سے نالے پر خصوصاً آپ کو بارہا توجہ دلائی گئی ہے۔ یہ نالہ برساتی نالے کے ساتھ قلعے کی زمین کے متصل بنایا گیا ہے۔ بارش کے بعد پانی سے بھر جاتا ہے اور مٹی سے اٹا رہنے کے سبب اس کا پانی خارج نہیں ہوتا۔ اپنے سنڈاس کی وجہ سے اہل شہر کے لئے بجائے مفید ہونے کے باعث تکلیف ہو رہا ہے۔ شکایات کرنے سے اتنا ہوا کہ گذشتہ ۴ فروری کو آپ (اگزیکٹو افسر صاحب) بذات خود، ہیلتھ افسر صاحب، انجینئر صاحب، وارڈ ممبر شیخ محمد صدیق صاحب اور آپ کے ایما پر خاکسار مدیر "اہلحدیث" بھی نالہ مذکور پر پہنچے۔ اسکو ملاحظہ کرنے کے بعد شکایت کو بجا سمجھا گیا۔ اور سب نے بالاتفاق رفع تکلیف کا وعدہ فرمایا۔ اب سوال یہ ہے کہ اتنے عرصے میں کیا کاروائی ہوئی اور آئندہ کیا ہوگی۔ امید ہے کہ موسم برسات شروع ہونے سے پہلے پہلے اس کا انتظام خاطر خواہ ہو جائیگا

کارکنان جمعیۃ تبلیغ کا تبلیغی دورہ

حسب دعوت جماعت اہل حدیث سرہند خاکسار اور مولوی محمد عمر صاحب و مولوی نور الہٰی صاحب ٹکر جاکی بغرض تبلیغ سرہند پہنچے۔ مولوی نور صاحب نے ردِّ تقلید اور فضائل رسول پر دو تقریریں کیں۔ مولوی محمد عمر صاحب اصلاح رسوم پر وعظ فرمایا۔ خاکسار نے مذہب اہل حدیث اور بریلوی عقائد کا مقابلہ کر کے عقائد اہل حدیث کو دلائل قرآنیہ و حدیثیہ سے مدلل کیا۔ بحمد اللہ کہ ہماری تقاریر کا مجموعی طور پر اچھا اثر ہوا۔ اور کارکنان جلسہ نے درخواست کی کہ آئندہ یہ جلسہ عرس سرہند کے موقع پر ہوا کرے گا۔ اور آپ سب شائقین توحید و سنت کی دعوت پر عوام کو تبلیغ کرنے کے لئے پہنچ جایا کریں۔"

(محمد عبد اللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب)

جمعیۃ علمائے سلفیہ لہریا سرائے دربھنگہ کا

سالانہ اجلاس بتاریخ ۲-۱ اپریل منعقد ہوگا

گذشتہ ۹ مارچ کو دار العلوم احمدیہ سلفیہ کے احاطہ میں جمعیۃ علمائے سلفیہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں حسب ذیل تجویزیں قرار پائیں:-

(۱) جمعیۃ علمائے سلفیہ کا سالانہ جلسہ مذاکرہ علمیہ کے جلسہ کے بعد بتاریخ ۲-۱ اپریل کو منعقد کیا جائے۔

(۲) سلفی علماء کرام کی خدمت میں دعوتی خطوط روانہ کئے جائیں اور انہیں شرکت کی ترغیب دیجائے۔

(۳) علمائے سلفیہ کی مہمان نوازی کا خاص انتظام کیا جائے۔

(۴) جلسہ مذاکرہ علمیہ کا سالانہ اجلاس ۳۱- مارچ اور یکم اپریل کو منعقد ہوگا۔ اس لئے علمائے سلفیہ ۳۰ مارچ تک دفتر جمعیۃ میں تشریف لے آئیں تاکہ پروگرام مرتب کرنے میں سہولت ہو۔

(۵) اخبارات میں اجلاس کی کاروائی بھیجی جائے تاکہ اگر بعض سلفی علما اپنے سابق پتہ پر موجود نہ ہوں تو وہ اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ (۶) انتخاب جدید ہوا۔ جس میں حسب ذیل عہدہ داران منتخب ہوئے

صدر:- مولانا عبد الجلیل صاحب سلفی۔
ناظم:- سید عبد الحفیظ سلفی گیاوی

خط و کتابت کا پتہ:- ناظم جمعیۃ علمائے سلفیہ لہریا سرائے دربھنگہ (مع بہائے اشاعت شکریہ وصول)

سکرٹری آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی کو شکریہ

ماہ گذشتہ میں منشی محبوب علی خان صاحب وفد جماعت اہل حدیث اڑیسہ دفتر صدر اہل حدیث کانفرنس دہلی میں حاضر ہو کر سکرٹری مذکور کو جماعت مذکور کی ناگفتہ بہ حالت سے واقف کرا کر کانفرنس ہذا کی طرف سے ملک اڑیسہ کے لئے ایک مبلغ کی درخواست کی تھی۔ سکرٹری ممدوح نے بتائید مولوی عبد الکریم صاحب متولی مسجد اہل حدیث کولو ٹولہ کلکتہ از روئے رافت جبلی و عاطفت فطری ملک اڑیسہ میں توحید و سنت کے بیخ و بن کو مضبوط کرنے کیلئے اس اطراف میں ایک مبلغ بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ متفرق جماعت اہل حدیث اڑیسہ اس گران بہا عطیہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کر رہی ہے۔ صاحب ممدوح نے اس غریب جماعت کی طرف نظر عنایت مبذول فرمائی۔ خداوند کریم کانفرنس کی روز افزوں ترقی کرے۔"

(سکرٹری جماعت اہل حدیث بھدرک و گوجیدہ پوسٹ دول ساہی ضلع بالیسر ملک اڑیسہ ۱۲ روصول)

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

یہ امر واقفیت عامہ کیلئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ ان دو ششماہی نصابوں کی بجائے جو پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور میں یکم اپریل سے ۳۰ ستمبر اور یکم اکتوبر سے ۳۱ مارچ تک ہر سال منعقد کیا جاتے تھے۔ حکومت پنجاب (وزارت زراعت) نے یک سالہ نصاب منظور فرمایا ہے تاکہ اس میں زراعتی کاموں کے متعلق سالم ایک سال تک تربیت دی جاسکے۔ لہذا ایک سالہ میعاد کی آئندہ ورنیکولر جماعت پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور میں یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے جاری کی جائیگی۔ نیز فیصلہ کیا گیا ہے کہ جو پنجابی طالب علم اس جماعت میں شامل ہو اس سے ایک روپیہ ماہوار فیس وصول کی جائے۔ پنجاب سے باہر کے طلبا کو ۵ روپیہ ماہوار فیس ادا کرنی پڑیگی۔ لیکن انہیں صرف اسی صورت میں داخل کیا جاسکیگا۔ جب پنجابی طلبا کافی تعداد میں داخل ہونے کی غرض سے نہ آئیں۔ داخلہ کے لئے درخواستیں صاحب پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور کی خدمت میں فوراً ارسال کر دینی چاہئیں۔ (لاہور ۱۲ مارچ)

بعدالت جناب شیخ عبدالحمید صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سب جج بہادر درجہ چہارم بھکر

غلام حبیب۔ سلطان احمد۔ نور محمد بالغان۔ فتح محمد نابالغ بسرپراہی غلام حبیب مدعی ع۱ پسران فیض احمد اقوام پادلی سکنائے غلاماں تحصیل بھکر۔ مدعیاں بنام لدھا و لدبسہ ذات تھلہ۔ غلام رسول ولد غلام محمد قوم جٹ خیر سکنائے غلاماں۔ غلام ولد جیندہ ذات جٹ لودہرا ساکن چاہ لودہراں والا شرقی۔ اکبر ولد احمد ذات چنگڑ سکنہ چاہ چنگڑاں والا۔ صاحب خان ولد شیر خان ذات پٹھان سکنہ روڑی۔ غلام احمد ولد الیاس ذات پادلی۔ تازہ ولد غلام رسول ذات دوکہان سکنائے غلاماں داخلی موضع غلاماں تحصیل بھکر۔ مدعا علیہم۔ مدعا علیہ ع۱ تا ۹ بذاتہ بطور نمائندگان دیگر مالکان موضع غلاماں مندرجہ فہرست شمولہ عرضی دعویٰ۔ مدعا علیہ ع۱۰ بطور خود

دعوے استقراریہ بدیں مضمون کہ مدعیان اراضی کھیوٹ ۵۰۰ کھتونی ۳۵۵۲ نمبر خسرہ ۲۸۵۱ کھتونی ۳۶۰۷ خسرہ ۲۸ تعدادی ۱۳ کنال ۱۹ مرلہ منجملہ تعدادی ۱۰۳ کنال ۱ مرلہ مندرجہ جمعبندی سال ۱۹۳۴-۳۵ء واقعہ موضع غلاماں تحصیل بھکر کے مالکان اراضی ہیں۔ اور اسکے حصہ شاملات بموجب حصص رسد کھیوٹ بننے کے مستحق ہیں۔ ورنہ بصورت تبادل دعوے دخلیابی معہ حصہ شاملات نسبت اراضی خسرہ ۲۸۸۰ تعدادی ۸ کنال ۱۲ مرلہ منجملہ تعدادی ۹۹ کنال ۲ مرلہ۔ (نمبر مقدمہ ۲۴۷ سال ۱۹۳۶ء)

ہرگاہ مدعیان نے دعوے استقراریہ برخلاف مدعا علیہم مندرجہ فہرست دائر کیا ہے۔ اور درخواست زیر آرڈر ۱ رول ۸ ضابطہ دیوانی بدیں مضمون دی ہے کہ مدعا علیہم مذکورہ بالا کو بذاتہ و بطور نمائندگان منجانب تمام دیگر مدعا علیہم [illegible] کی اجازت دی جاوے [illegible] بذریعہ اشتہار ہذا خبر کی جاتی ہے کہ اگر کسی شخص کو مدعا علیہم کے نمائندہ بنائے جانے میں اعتراض ہے تو تاریخ ۱۹ کو عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہوکر پیش کرے۔ تحریر ۔ دستخط حاکم ۔ مہر عدالت

امرت دھارا کے چھبیسویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں ۱۵ مارچ تک امرت دھارا اور اس کے شرکات کم قیمت پر اور باقی ادویات و کتب نصف قیمت پر ملیں گی!!

جناب کیوی نور دیہ بیوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما موجد امرت دھارا و ۱۰ شوگری کے تیار کردہ

چند نئے عجائبات

جن کو بعد تجربات کے اس ماہ میں مشتہر کیا گیا ہے اور ۳۱ مارچ تک وہ نصف قیمت پر مل سکتے ہیں! اشتہار میں اصل قیمتیں درج ہیں مارچ میں نصف قیمت ہوگی!

موتی ونی

یہ دوائی عورتوں کے واسطے ان کی تمام طاقتوں کو بڑھانے کو واسطے ہے مقوی رحم ہیں اور سفید طوبت اور حیض کی کثرت کو بھی فائدہ مند ہے۔ خاص اس کا فائدہ اسقاط حمل کو روکنا ہے جن عورتوں کا حمل گر جاتا ہے۔ حمل شروع ہونے پر اسکو شروع کر کے اسقاط کے وقت کے بعد تک یا کل حالت حمل میں استعمال کریں۔ اسقاط ان کی رک سکے گا اور بچہ تندرست و خوبصورت ہوگا۔ اس مطلب کے واسطے موتی پک مدتوں سے ہمارے ہاں تیار ہوتا ہے گرم مزاج عورتوں کو گرمی کرتا ہے۔ اس واسطے گرم مزاجوں کے واسطے اس کو تیار کیا ہے۔ قیمت۔ گولی چار روپے۔ ۲ گولی ایک روپیہ (۱۰ مقام)

دل آنند

آج کل بلڈ پریشر یا خون کی زیادتی کا مرض بڑھ رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب یہاں پریشر ناپنے والے جنتر سے بلڈ پریشر کی زیادتی کستی ہے خلاصہ ہیں مگر دوائی ابھی تک ان کے پاس نہیں ہے۔ آیورویدک سائنس میں یہ ذیل بکے کو ہرقسم کی دوائی بہترین تیار ہو سکتی ہے صرف تحقیقات کی ضرورت ہے یہ دوائی بلڈ پریشر کی زیادتی کو دور کرتی ہے۔ دل و دماغ کی گرمی خشکی کو دور کر کے خوشی و تسکین دیتی ہے۔ ایک دن ہی میں اس کا صحت بخش اثر معلوم ہوتا ہے نیند آتی ہے۔ وہم دور ہوتے ہیں۔ بھوک بڑھتی ہے۔ نیز اس سیسنی [illegible] بال بڑے انجانہ محسوس [illegible] دیکھئے [illegible] گولیاں [illegible] قیمت ۱ گولی ایک روپیہ

ھنسلاگ

یہ دوائی بڑا اکسیر ہر قسم کو دور کرتی ہے خون بڑھا کر کے جسم کو طاقت دیتی ہے چربی اور بلغم کو کم کر کے موٹاپا کو کم کرتی ہے اور قبض کو دور کرتی ہے۔ ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔ اور سفیدی خون کو نافع ہے دل بدن طاقت بڑھاتی ہے اور اس واسطے دُبلے پتلے شخص کو سڈول کرتی ہے قیمت ۸۰ گولی دو روپیہ ۴۰ گولی ایک روپیہ۔

جیسٹ رس ٹیبلٹ

یہ سستی کو دور کر کے پھرتی لانے اور سردی وغیرہ موسم کو ہٹانے کے واسطے اس قسم کی چیزیں ولایت سے آکر لاکھوں روپیہ کی بکتی ہیں اب ایسی ولایتی اشیاء کی ضرورت نہیں۔ یہ بکثرت چاہئے گرم دودھ یا پانی کے ساتھ ہی کھانے سے چند منٹوں کے اندر سردی اور دیگر درد ہاتے اعصابی درد ہو جاتی ہیں اور پھر جسم سست وہ ہوکر پھرتی اور طاقت جسم میں آتی ہے۔ جب کسی سبب سے طبیعت سست ہو۔ اس کی دو گولیاں کھا کر دیکھئے۔ کتنی جلدی کام پر پھر طبیعت لگتی ہے۔ درد شقیقہ کو بھی ان گولیوں سے تسکین ہوتی ہے۔ کمزوری اعصاب اور عام کمزوری۔ بے چینی۔ اپھارا وغیرہ کو بھی نافع ہیں:

قیمت ۴۰ گولی ایک روپیہ - ۲۰ گولیاں ۸ر

ڈبہ امساک

تجربہ سے پتہ لگا ہے کہ امساک کی ادویہ ہر ایک شخص پر یکساں اثر نہیں کرتی ہیں جن لوگوں کو سرعت کی بیماری ہے ان کو کبھی کبھی کسی اچھی دوائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر ان کے واسطے کون اچھی ہے۔ اس کا فیصلہ بڑا مشکل ہے اس لئے وہ سینکڑوں ایک کے بعد دوسری دوائی استعمال کر کے تکلیف اٹھاتے رہتے ہیں ہم نے ۱۰ مختلف ادویہ کا یہ ڈبہ تیار کیا ہے جس میں کھانے کی ادویات کے علاوہ صرف ۱ پاؤں پہ ملنے کی ادویہ بھی شامل ہیں جس میں ہر ایک چیز کا مکمل بیان اس کے کل اثرات اور ترکیب استعمال لکھا ہے۔ یہ مدتوں کام بھی آئے گا۔ اور باری باری ایک سے ایک کام لینے سے ہر شخص یہ بھی معلوم کرسکے گا۔ اس کو پھر منگا لے اور کام لیتے اس میں نرم و تیز ہر قسم کی ادویہ امساک ہیں۔ قیمت فی ڈبہ صرف دس روپے آٹھ آنہ (۱۰ روپیہ)

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ: - امرت دھارا ۲۳ لاہور المشتہر۔ منیجر امرت دھارا او شدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

تاریخ الحرمین الشریفین مجلد

مصنفہ مولانا عبد السلام صاحب ندوی۔ جس میں مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے تاریخی حالات۔ اہل مکہ و اہل مدینہ کے اخلاق، عادات، خانہ کعبہ، مسجد نبوی، حج، قربانی، حجر اسود وغیرہ کی مفصل تاریخ بیان کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ ٹائٹل پیج رنگین ۲۳۲ صفحات۔ قیمت صرف عہ۔ محصول ڈاک [illegible]

پتہ: منیجر المحدیث امرتسر

احسن المواعظ

مؤلفہ مولانا محمد ابراہیم دہلوی مرحوم۔ جو وعظ کے متعلق ایک لاجواب تصنیف ہے۔ اس میں آٹھ وعظ درج ہیں۔ ہر ایک میں مختلف مواعظ حسنہ بیان کی گئی ہیں بہت سے باریک نکات و معارف حل کئے گئے ہیں۔ اصل قیمت عہ۔ رعایتی قیمت عہ دو ایک روپیہ محصول ڈاک [illegible]

پتہ: منیجر المحدیث امرتسر

صد پارہ دل

یعنی تذکرہ مشاہیر عالم۔ مؤلفہ مولوی عبد الحلیم شرر مرحوم۔ جس میں خلیفہ ناصر الدین۔ ابن بطوطہ۔ عبد اللہ بن زبیر۔ قرۃ العین طاہرہ۔ حاتم۔ ابو دلامہ۔ اسکندر اعظم۔ [illegible] نامور ان جہان کے سوانح حیات درج ہیں [illegible] طرز بیان دلکش اور موثر ہونے کی وجہ سے [illegible] اصل قیمت [illegible] محصول ڈاک [illegible]

پتہ: منیجر المحدیث امرتسر

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی؟

اردو ترجمہ سر المکنون۔ مصنفہ حضرت امام غزالی جس میں ایسے ایسے مسائل بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل کرنے سے معمولی آدمی بھی ترقی کرکے معراج کمال تک پہنچ سکتا ہے علم کیمیا۔ کیمسٹری۔ کرامات پر مفصل روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت صرف عہ محصول ڈاک ۶ر

تحفہ تیموریہ

مصنفہ [illegible] خاندان تیموریہ کی ۴۶ بیگمات مثلاً [illegible] ارجمند بانو، رضیہ سلطانہ، روشن آرا بیگم، زیب النساء بیگم وغیرہ وغیرہ کے مفصل حالات درج ہیں۔ اصل قیمت ۶ر رعایتی عہ۔ محصول ڈاک ۶ر

اسلامی توحید

مصنفہ مولوی عبدالسلام صاحب بستوی۔ اس میں تعزیہ داری، نوحہ، ماتم، گریہ زاری وغیرہ بدعات محرم کی مفصل تردید کی ہے۔ مخالفین کے تمام استدلالات کا مفصل جواب ہے۔ نیز براہین و دلائل سے ثابت کیا ہے کہ حضرت امام حسینؓ کو جام شہادت پلانے والے حضرات شیعہ ہی تھے۔ قیمت صرف ۲؍ محصول ڈاک ۲ر۔ آج کل ضرور منگوا کر پڑھیں۔

خلافت محمدیہ

اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کرکے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر [illegible] استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

[illegible]

خلافت اصحاب ثلاثہ کو [illegible] اثبات [illegible] قیمت ار

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔

قیمت ایک تولہ عہ

پتہ:۔ [illegible]

معدہ کی جملہ امراض

"[illegible]" فنا کر دیتی ہے۔ تجربہ کریں۔ قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک۔

پتہ:۔ منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

اورنگ زیب عالمگیرؒ

مصنفہ شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی مرحوم جس میں ہندوستان [illegible] شاہ غازی محی الدین [illegible] کی مکمل سوانح عمری بیان کی [illegible] کے ان تمام باطل اعتراضات کا مفصل مدلل اور دندان شکن جواب ہے۔ جو وہ اکثر ان ممدوح کی ذات پر [illegible] قیمت [illegible]

حیات حافظؒ

مصنفہ مولانا شبلی رحمہ جس میں خواجہ حافظ شیرازیؒ مصنف دیوان حافظ کی مفصل سوانح عمری [illegible] انداز میں لکھی گئی ہے قیمت ۲ر محصول ڈاک عہ

پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ سہ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

پندرہ روزہ مُبلّغ امرتسر

چندہ سالانہ عہ

مبلّغ توحید و سنت کا علمبردار، شرک و بدعت کا جانی دشمن، مسئلہ ختم نبوت کا محافظ، فدایان سرکار مدینہ اور شمع محمدی کے پروانوں کے جذبات کا آئینہ اور صحیح ترجمان، گم کردہ راہ لوگوں کیلئے اصل راہ نجات کا سرچشمہ جاری ہے جسکے [illegible] سے از سر نو سلسلہ عشق کی عبودیت کے [illegible] کرنے، اوہام باطلہ، تعزیہ اور گور پرستی سے [illegible] [illegible] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کے شاہراہ پر چلنے اور عمل صالح پر گامزن ہونے کی ترغیب [illegible] پیدا ہوتی ہے۔ پتہ:۔ منیجر اخبار مبلّغ امرتسر

[illegible] شریف [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۴ — نمبر ۲۰

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عــ۸ــہ
رؤسا و جاگیرداران سے ” ۶ــہ
عام خریداران سے ” ۴ــہ
” ” ششماہی ۲/۱۴
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار ”اہلحدیث“ امرتسر ہونی چاہئے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

امرتسر ۱۲ محرم الحرام ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نعت شریف

(از مولوی عبدالرحیم شائق دریابادی مقیم حال رنگون)

تحریر کیا ہو وصف نبی کریم کا
یکساں تھے اسکے فیض و کرم خاص و عام پر
آدم سے تا مسیح کسی سے نہ ہو سکا
سر اپنا راہ حق میں جو دیتا ہے شوق سے
جو عاملین سنت نبوی کو خوف کیا
شائق گلا کروں میں مقدر کا اپنے کیا

عالم وہی ہے علم خدائے علیم کا
حامی تھا وہ غریب و امیر و یتیم کا
شق القمر تھا کام رسول کریم کا
ہے مستحق وہ حور و قصور و نعیم کا
میزاں کا پل صراط کا نار جحیم کا
ہر حال میں ہے شکر غفور الرحیم کا

ضروری اطلاع شاعرین عظام مختلف مضامین پر طبع آزمائی فرمایا کریں۔ کیونکہ عموماً ایک ہی موضوع پر نظمیں وصول ہو جاتی ہیں۔ آئندہ منسجہ ذیل امور زیر نظر رکھا کریں۔
توحید۔ سنت۔ رد شرک۔ اخلاق و معاشرتی اصلاح کی ضرورت۔ اسلاف و اخلاف کا تقابلہ۔ اسراف وغیرہ

انتخاب الاخبار

—— امرتسر شہر کے محکمہ پیدائش اموات کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۴ تا ۲۰ مارچ سنہ رواں میں ۱۳۳ بچے پیدا ہوئے اور ۹۰ اموات واقع ہوئیں۔

—— امرتسر شہر کا موسم اب تبدیل ہو رہا ہے۔ سردی روز بروز کم اور گرمی بڑھ رہی ہے۔ محرم اور ہولیوں کے سلسلہ میں شہر کے مختلف چوکوں میں پولیس مقرر کی گئی ہے ۲۳ مارچ کی شب کو بارش بھی ہوئی

—— بلدیہ امرتسر نے یکم اپریل کو نئے آئین کے نفاذ کی خوشی میں میونسپل دفاتر و سکولوں میں تعطیل منانے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— لاہور کے قریب نہر کی پٹری پر چند ٹھگوں نے ایک ہندو دوکاندار کو زہریلا سگرٹ پلا کر بیہوش کر کے اڑھائی ہزار روپیہ لوٹ لیا۔ پولیس مصروف تفتیش ہے۔

—— مسٹر سوبھاش چندر بوس کو گورنمنٹ ہند نے غیر مشروط طور پر رہا کر دیا ہے۔

—— امرتسر شہر۔ مسمی نذیر احمد ساکن کوچہ سعی کے قتل کے سلسلہ میں جن ملزموں کو سشن جج امرتسر نے سزائیں دی تھیں۔ انہوں نے ہائیکورٹ میں اپیل دائر کی تھی۔ جس میں دو ملزموں کو جن کو پھانسی کی سزا تھی۔ ایک کی سزا بحال رہی اور ایک کو کالے پانی کی سزا دی اور چار ملزموں میں سے (جن کو کالے پانی کی سزا تھی) دو بری کر دئیے اور دو کی سزا بحال رہی۔

—— موضع نظام پورہ کے ایک ستر سالہ خاکروب کو ایکٹ آبکاری کے ماتحت ۹ ماہ قید سخت کی سزا دی۔ جرم یہ تھا کہ ملزم شراب میں پیشاب ملا کر فروخت کرتا رہا۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ بنگال کی نئی وزارت میں دو اچھوت بھی ہونگے۔

—— پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کا پہلا اجلاس لاہور میں ۵۔ اپریل ۱۹۳۷ء سے شروع ہو جائیگا۔

—— رنگون کی اطلاع ہے کہ پیاپور کے تجارتی علاقہ میں آگ لگ جانے سے دس لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔

—— معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی میں پوسٹ کارڈ کی قیمت بجائے تین پیسہ کے دو پیسہ ہونے کی ترمیم کثرت آراء سے پاس ہو گئی ہے۔

—— نئی دہلی کی اطلاع ہے کہ فیڈرل کورٹ کے دو ججوں کے تقرر کا اعلان ایک ہفتہ تک ہو جائیگا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ایک جج شاہ محمد سلیمان جج ہائیکورٹ الہ آباد ہیں۔ دوسرے کی بابت افواہ ہے کہ مسٹر جیکر ہونگے۔

—— حیدرآباد دکن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ نواب کمال یار جنگ بہادر نے اپنی جاگیر میں حضور نظام کی سلور جوبلی کی یادگار قائم رکھنے کیلئے سات ہزار روپیہ کی لاگت سے ایک سکول قائم کیا ہے۔

—— ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حضور نظام کے جشن سیمیں کے موقع پر اعلیٰحضرت نے جوبلی فنڈ سے پچاس اداروں کو مجموعی طور پر ۶۵ ہزار روپیہ عطا فرمایا۔

—— جوہنس برگ (افریقہ) سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سونے کی ایک کان میں زہریلی گیس پھیلنے سے ۱۴ مزدور ہلاک ہو گئے۔

اعلام بشارت

عزیزان و برادران اہلحدیث! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ میری امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہونگی اور جو اس سے تجاوز کرینگے وہ کم ہونگے۔ میری عمر اس وقت ساٹھ سے اوپر جانی شروع ہو گئی ہے۔ اور اس وقت تک بسبب مشاغل کثیرہ کے کوئی ٹھوس کام نہ اپنے لئے کرسکا اور نہ قوم کے لئے۔ میرے مشاغل دن بدن نئی نئی صورت میں بڑھتے جاتے ہیں۔ اور تفسیر کا کام پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔ اس فکرمندی میں یہ سوچا کہ اگر رسالہ الہادی کا سلسلہ پھر شروع کردوں اور تفسیر قرآن اس میں مسلسل شائع ہوتی جائے تو شاید کچھ کام ہو سکے۔ رسالہ ماہواری ہوگا یا پندرہ روزہ قیمت بہرحال تین روپے سالانہ ہوگی۔ ماہوار کی صورت میں حجم زیادہ ہوگا اور پندرہ روزہ ہونے میں حجم کم۔ اس لئے وہ صاحبان جو اس کا شوق رکھتے ہوں فرمائشیں بھیجدیں۔ (۵۰۰) پانچسو خریدار ہو جانے پر انشاء اللہ جاری کر دیا جائیگا۔

نوٹ نمبر ۱:۔ فی الحال صرف خریداری کی منظوری کا خط جوابی لکھ دیں۔ (۲) قیمت بہرحال پیشگی ہوگی۔ نمونہ ہرگز نہیں بھیجا جائیگا۔ نہ مابعد کا حساب رہیگا۔ نمونہ کے لئے اس عاجز کو سمجھ لیں۔ اور بس۔ والسلام۔

پتہ صرف اس قدر کافی ہے:۔
محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔ شہر سیالکوٹ پنجاب

—— ٹانگز ۱۹ مارچ۔ لندن سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ایک سکول میں بوائلر پھٹ جانے سے ۷۰ طلباء ہلاک ہو گئے۔

—— میڈرڈ سرکاری کانوں میں ذریعہ بم دھماکا ہونے سے باغیوں کے قلعہ کے ہسپتال کا ایک حصہ تباہ ہو گیا۔ حکومت اور باغیوں میں لڑائی ابھی ختم نہیں ہوئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۲۔ محرم الحرام ۱۳۵۶ھ

علی گڈھ مُسلم یونیورسٹی کا جشن طلائی

اخبارات میں اعلان ہؤا تھا کہ کالج مذکور کا جشن طلائی مارچ کے آخری ہفتے ۲۶ تا ۲۹ تاریخوں میں منایا جائیگا۔ نیز یہ کہ اس جشن میں ہر قسم کے اہل علم اور شائقین علوم جمع ہونگے۔ مجھ سے دو باتوں کے متعلق استفسار کیا گیا:۔

(۱) نصاب تعلیم عربی کے متعلق میری رائے۔

(۲) جماعت اہل حدیث کی مذہبی خدمات کا تذکرہ۔

امر دوم کے متعلق میں نے مختصر نوٹ لکھ کر اہل حدیث کانفرنس دہلی کے دفتر میں بھیجدئیے تھے غالباً وہاں سے مضمون بعد تکمیل علیگڈھ بھیج دیا ہوگا پہلا استفسار چونکہ میری ذاتی رائے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا مختصر سا جواب بغرض آگاہی ناظرین ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ ارباب تعلیم میری ناقص رائے پر توجہ نہیں دینگے کیونکہ ان کے نزدیک پرانا نصاب تعلیم ہی اچھا ہے خواہ وہ زمانے کی ضروریات کا ساتھ نہ دیتا ہو۔ لیکن میری نظر آئندہ زمانے پر ہے جبکہ آئندہ نسلیں ضروریات زمانہ کو محسوس کرکے زمانہ شناس علماء کو طعنہ دینگی کہ اُن علماء نے ان ضروریات پر توجہ کیوں نہیں کی۔ جس طرح آج کل زمانہ شناس لوگ گذشتہ فقہاء پر حرف رکھتے ہیں کہ انہوں نے فلاں مسئلہ میں لب کشائی کیوں نہیں کی اور فلاں مسئلہ پر قلم کیوں نہیں اٹھایا۔ میں اس طعنہ زنی سے بچنے کی خاطر اپنے رائے کا اظہار پہلے بھی کرتا رہا ہوں اور آئندہ بھی کرتا رہونگا۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ اسی بنا پر میں نے اخبار "اہلحدیث" مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۲ء میں ایک مفید تجویز پیش کی تھی کہ اہل حدیث مدارس کے نمائندے ہر سال ایک جگہ جمع ہوکر اپنے علمی تجربے پیش کیا کریں۔ اس تجویز پر عمل کرنے سے تمام اہل حدیث مدارس ایک سلک میں منسلک ہوسکتے تھے۔ اُس وقت تو ارباب تعلیم نے اسپر توجہ قبولیت نہ فرمائی۔ حال ہی میں مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کی طرف سے جو سوال آیا کہ اہل حدیث کے مدارس کتنے ہیں تو سوائے لاعلمی کے جواب کے کچھ نہ بن پڑا۔ کیونکہ مجھے سب مدارس کا علم نہیں تھا۔ یہ کہہ دینا بہت آسان ہے کہ مدارس کی تعداد معلوم کرنے یا بتانے سے ہمیں کیا فائدہ؟ یہ جواب انہی لوگوں کے منہ سے پھبتا ہے جو زمانے کو دوربین نگاہ سے نہیں دیکھتے آج حکومت اور پبلک کی نگاہ میں اسی جماعت اور فرقے کی قدر ہے جو علمی خدمات کرتا ہو اور اس کی خدمات دنیا کی ظاہری سطح پر بھی آچکی ہوں۔

بہرحال میں دوربین نگاہ سے زمانے کو دیکھ کر ایسے معاملات میں اپنی رائے کا اظہار کر دیا کرتا ہوں۔ باوجودیکہ میں جانتا ہوں کہ پرانے قابضین اس کی پروا نہیں کریں گے۔ مگر اس بارے میں میرا اصول یہ ہے ؎

کس نشنود یا بشنود من گفتگوے مے کنم

میں اس بات کا اظہار کرنا مناسب نہیں جانتا تاہم بوجوہات معقولہ میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ میں نے اپنی عمر کا کافی حصہ علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل میں صرف کیا ہے ادنےٰ اور اعلےٰ امتحانات دئیے ہیں، سندات اور انعامات حاصل کئے ہیں۔ اس لئے میری رائے کو کوئی شخص ناواقفیت پر مبنی نہیں کہیگا۔ ہاں اگر کوئی شخص زمانے سے بے خبری کی بنا پر غلط کہہ دے تو اس کا اختیار ہے۔ پھر میں بھی اس کو معذور سمجھ کر کہہ دونگا ؎

چون ندیدند حقیقت رہِ افسانہ زدند

ناظرین باور کرینگے اگر میں یہ کہوں کہ میں نے بے شمار مناظرات کئے۔ جو پبلک کی نگاہ میں کامیاب ثابت ہوئے مگر ان مناظرات میں مجھے جن مشکلات کا سامنا ہوتا رہا ہے اُن سے میں ہی واقف ہوں۔ اس وسیع تجربے کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ میری رائے کی بنا محکم چٹان پر ہے۔ مَیں اپنے ناظرین سے اختلاف رائے کی معافی چاہتا ہوں اور اخلاص بھرے دل سے کہتا ہوں کہ میرا اور آپ کا تعلیمی اختلاف اگر کچھ ہے تو آئندہ زمانہ اس کا فیصلہ کر دیگا ؎

ستبدی لک الایام ما کنت جاھلا

اس تمہید کے بعد ناظرین میرا مسودہ خود سے پڑھیں۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

عربی نصاب تعلیم کے متعلق میری رائے

جناب مولانا ابوبکر شیث صاحب سکرٹری شعبہ مدارس اسلامی علیگڈھ۔ السلام علیکم!

جناب کا مکرمت نامہ شرف صدور لایا۔ شکریہ نصاب تعلیم عربی کی بابت جو سوال مجھ سے کیا گیا ہے۔ عرصہ سے اہل علم کے قابل غور چلا آرہا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ ابھی تک یہ مسئلہ صاف نہیں ہوا۔

عربی تعلیم کے دو حصے ہیں۔ ایک مخدوم۔ دوسرا خادم۔ بالفاظ دیگر ایک اصل دوسرا محافظ۔ اصل سے مراد دینی تعلیم ہے جس کے تین حصے ہیں۔ (۱) قرآن۔ (۲) حدیث۔ (۳) فقہ اصلیہ۔ محافظ سے مراد علوم آلیہ ہیں۔ یعنی صرف۔ نحو۔ معانی۔ بیان۔ اصول فقہ۔ اصول حدیث۔ منطق۔ فلسفہ اور ریاضی وغیرہ۔

کتب دینیہ کے سمجھنے میں صرف ونحو اور علم معانی و بیان کو بہت بڑا دخل تھا۔ اور اب بھی ہے۔ علم منطق اور فلسفہ وغیرہ کو فہم مطالب میں دخل نہیں۔ بلکہ دین کی تبلیغ و اشاعت اور حفاظت و صیانت میں ان علوم کو دخل تھا۔ جب تک یونان کا منطق و فلسفہ ترجمہ ہوکر مسلمانوں میں نہ آیا تھا۔ کوئی ان علوم کو جانتا بھی نہ تھا۔ خلافت عباسیہ کے زمانے میں جب یہ علوم مسلمانوں میں پھیلے اور ان کی وجہ سے بعض مسائل دینیہ پر خدشات وارد کئے گئے تو علماء اسلام نے ضروری سمجھا کہ ان علوم کو حاصل کرکے معترضین کو جواب دیا جاوے۔ اس بارے میں علمائے اسلام کی توجہ سے علم کلام ایجاد ہوا جس سے اس زمانہ میں بہت کچھ فائدہ ہوا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ علم منطق کی کتابیں جو آج کل مدارس عربیہ میں پڑھائی جاتی ہیں ایک قسم میں تو قواعد منطقیہ ہی مذکور ہوتے ہیں۔ دوسری قسم میں قواعد منطقیہ کے ساتھ مسائل فلسفہ کو بھی ملا دیا گیا ہے۔ جس سے طلباء کے اذہان مشوش ہو جاتے ہیں۔ پہلی قسم کی مثال قطبی تک کتب منطق ہیں۔ دوسری قسم کی مثال ملا حسن۔ قاضی مبارک اور حمد اللہ وغیرہ ہیں۔

میری رائے میں بڑا ضروری امر یہ ہے کہ منطق اور فلسفہ کو ایک دوسرے سے ممتاز کر دیا جاوے کتب منطق محض قواعد منطق تک محدود رہیں۔ اس میں فلسفے کو بالکل دخل نہ ہو۔

کتب فلسفہ بھی قابل ترمیم ہیں۔ قدیم فلسفہ یونان کے لئے کوئی جدید کتاب تصنیف کرائی جائے جس میں محض فلسفہ کے مسائل مذکور ہوں۔ جب تک کوئی جدید تصنیف دستیاب نہ ہو ہدیہ سعیدیہ اور جواہر غالیہ خیرآبادی پر کفائت کی جائے۔ کتب منطق قطبی تک کافی سمجھی جائیں۔ اگر زیادہ ضرورت ہو تو سلم کا سارا متن داخل کر لیا جاوے پرانے فلسفہ کی کثرت کو قلت میں لانے سے جو وقت بچیگا وہ تحصیل انگریزی وسنسکرت پر خرچ کیا جائے بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ غنیم اسلام اسوقت اسلحہ عربیت سے مسلح ہو رہا ہے۔ جا بجا عربی مدارس اس نے جاری کر رکھے ہیں جس کا نتیجہ معلوم۔ اسکو جواب دینے کے لئے آئندہ عربی نصاب میں انگریزی وسنسکرت کا عنصر نہائت ضروری ہے۔ ع

درخانہ اگر کس است یک حرف بس است

انگریزی اور سنسکرت ایک عالم دین کے لئے کتنی مقدار تک ضروری ہے۔ اس کا فیصلہ بعد منظوری کے ہو سکتا ہے۔

کتب ادب میں بھی اضافے کی ضرورت ہے میرے خیال میں کتاب جمہرۃ اشعار العرب ضرور داخل ہونی چاہئے۔

دینیات کی تعلیم میں سب سے مقدم قرآن فہمی ہے جس کی صورت رائے ناقص میں اس طرح ہے کہ پہلے سادہ ترجمہ قرآن بپابندی علوم آلیہ (صرف ونحو۔ معانی وبیان) پڑھایا جاوے۔ اسکے بعد تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن[1] پڑھائی جاوے اور بغرض اجراء قواعد علم معانی وبیان تبیان الفرقان علی علم البیان[2] اخیر سورہ بقر تک پڑھائی جاوے بطور یادگار سلف تفسیر بیضاوی کا ایک پارہ بھی رکھ لیا جاوے۔ کتب حدیث کے متعلق میری رائے جو پرانے تجربے پر مبنی ہے۔ یہ ہے کہ شیعہ و سنی ہر دو گروہ کی کتب فریقین کے طلباء کو پڑھائی جائیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے کہ کتب حدیث سنیہ میں سے (۱) مشکوٰۃ (۲) ترمذی (۳) ابوداؤد۔ (۴) بخاری۔ (۵) مسلم۔ اور کتب حدیث شیعہ میں سے (۱) من لا یحضرہ الفقیہ (۲) اصول کلینی (۳) تہذیب الاحکام۔

علم اصول فقہ بھی قابل اختصار ہے۔ میری رائے میں صرف توضیح بغیر تلویح کے ساری داخل نصاب کی جائے۔ کتب نحو میں شرح جامی کی بجائے مفصل سیبویہ مفید تر کتاب ہے۔ اسی اصلاح کے ساتھ طلبائے مدارس عربیہ کے لئے مڈل تک علم ریاضی کا ہونا بھی ضروری ہے۔ نیز ان کو اردو زبان میں تقریر و تحریر کی مشق کرائی جائے تو بہت اچھا ہے۔

انگریزی یونیورسٹی کا دینی شعبہ

انگریزی مدارس کا نصاب مذہبی بھی میرے نزدیک بہت توجہ طلب ہے۔ میں اختصار کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کرتا ہوں:۔

عربی زبان کی تعلیم جو سکولوں اور کالجوں میں ہوتی ہے یہ ایک بے بنیاد اور سطحی چیز ہے۔ اس کو عربی کی صرف ونحو سے تقویت دی جائے۔ انٹرنس تک بپابندی قواعد عربی قرآن مجید کا سادہ ترجمہ قسط وار ختم کرایا جاوے۔ کالج کی جماعتوں میں تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (عربی) ختم کرادی جائے

---

[1] جسکو رسالہ معارف کے فاضل اڈیٹر نے جلالین کا نعم البدل کہا تھا (معارف نمبر ۴ جلد ۴ صفحہ ۳۱۶) علیگڈھ کالج میں اس کا کوئی نسخہ رکھا ہوگا۔

[2] اس کا ایک نسخہ ہمراہ مکتوب ہذا ارسال ہے۔ ۱۲

تبیان الفرقان علی علم البیان (۳۸۴)

اور لیں۔ اس سے طلباء پر زیادہ بوجھ بھی نہ پڑیگا۔ اور نہ بھی واقفیت بھی کافی حاصل ہو جائے گی۔ کتب احادیث میں سے مشارق الانوار رکھ لی جائے تو بہتر ہے۔ عربی زبان میں تقریر و تحریر کی مشق بھی اسی طرح کرائی جائے جس طرح انگریزی مدارس میں انگریزی کی مشق کرائی جاتی ہے۔ اسلامی تاریخ و جغرافیہ کی اہمیت و ضرورت آپ لوگ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔

اس کے علاوہ علمائے متقدمین کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو کتب فتاوے میں نظر کر کے ایک مجموعہ فتاوے مرتب کرے جو حشو و زوائد سے خالی اور ضروریات سے پُر ہو۔ اس کمیٹی کے ممبروں میں تین علماء (ایک عالم اہلحدیث ایک عالم حنفی، ایک عالم شیعہ) ایسے ہونے چاہئیں جو کتب دینیہ میں مہارت تامہ رکھتے ہوں۔

هذا ما ظهر لي والله اعلم

جاگیردار ہیں اور اس وقت بفضل خدا کمال صحت کے ساتھ ہیں۔ بہتر ہو کہ اس وقت سے فائدہ اٹھایا جائے اور قادیان اور اخبار اہلحدیث کے دو نمائندے آکر تصدیق کرلیں تاکہ بعد میں کوئی شبہ نہ رہے۔ اس وقت جب کہ یہ خط لکھا جا رہا ہے۔ مجلس میں مرزا سلطان محمد صاحب بھی تشریف فرما ہیں والسلام۔ (خاکسار عبدالمجید قریشی۔ ایڈیٹر اخبار ایمان پٹی ضلع لاہور) ۱۴ ۳/۳۷

اہلحدیث: گو ہماری مقررہ مہلت گذشتہ ۸ فروری کو ختم ہو چکی ہے۔ تاہم حسب تجویز قاضی عبدالمجید صاحب ایک ہفتہ اور مہلت دیتے ہیں۔ پس قادیانی وکیل خلیفہ قادیان کا وکالت نامہ لیکر اسی ہفتہ کے اندر اندر امرتسر پہنچ کر ہمارے وکیل کے ساتھ قصبہ پٹی میں جاکر مرزا سلطان محمد صاحب سے دریافت کریں امرتسر پہنچنے سے ایک روز پہلے ہمیں اطلاع کردیں۔ درصورت عدم توجہ خط مذکور کی تصدیق صحیح سمجھی جائیگی۔

قادیانی مشن

مرزا سلطان محمد صاحب کا اعتراف

قابل توجہ اہل قادیان

اہلحدیث مورخہ ۸ فروری اور ۱۲ مارچ میں ذکر ہو چکا ہے کہ مرزا سلطان محمد صاحب ناکح محترمہ محمدی بیگم (منکوحہ آسمانی مرزا صاحب قادیانی) نے اپنے خط مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۲۴ء میں اظہار کیا ہوا ہے کہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیشگوئی سے کبھی نہیں ڈرا۔ قادیانیوں نے اس خط کا فوٹو شائع کرنے کی ہم سے درخواست کی تھی۔ ہم نے اس کے جواب میں (۱۲ مارچ کو) لکھا تھا کہ فوٹو شائع کرنے سے فیصلہ نہیں ہوگا۔ جس کی مثال احراری واقعہ ہمارے سامنے ہے کہ احرار کا نام لے کر ایک دو خطوط کا فوٹو شائع ہوا ہے۔ مگر احرار کہتے ہیں کہ یہ خط اور اس کا فوٹو جعلی ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ فریقین کے وکیل مرزا سلطان محمد صاحب کی خدمت میں جاکر بالمشافہ استفسار کریں۔ جو کچھ وہ جواب میں کہیں اسے شائع کردیں۔ یہ راہ کیسی صاف اور سیدھی ہے۔ مگر قادیانی اور راست روی اس سے قبل خدا نے اظہار حق کا ایک اور طریق پیدا کردیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

قاضی عبدالمجید صاحب قریشی اڈیٹر "ایمان" قصبہ پٹی ضلع لاہور نے ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعے مندرجہ ذیل اطلاع دی ہے:۔

"مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث! السلام علیکم۔ "اہلحدیث" میں مرزا سلطان محمد صاحب رسالدار ساکن پٹی کا مکتوب نظر سے گذرا۔ اتفاقاً اسی وقت مرزا صاحب موصوف دفتر اخبار ایمان میں تشریف لے آئے۔ میں نے پرچہ پیش کردیا۔ خط پڑھ کر بہت زور سے کھلکھلا کر ہنسے اور فرمانے لگے کہ یہ تو وہی خط ہے۔ میں نے عرض کیا کہ فلاں والی مسجد میں ہم سب مولوی مولا بخش، مستری محمد حسین، مولوی عبداللہ اور میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ تھے۔ مرزا صاحب نے تصدیق کی زیر بحث مکتوب کے چاروں گواہ اور خود مرزا سلطان محمد صاحب بفضل خدا حیات ہیں۔ مرزا صاحب موصوف یہاں میونسپل کمشنر ہیں۔ معقول پنشن پاتے ہیں۔ گورنمنٹ کے

مرزا غلام احمد قادیانی نبی نہ تھا

(مولوی حبیب اللہ امرتسری کے قلم سے)

واضح ہو کہ قادیانی اخبار الفضل مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۳۷ء میں ایک مرزائی مولوی نے لکھا ہے کہ:۔

"جماعت احمدیہ کے مشہور مخالف مولوی ثناء اللہ صاحب آئے دن جہاں اور بے سوچا فرما جا حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے خلاف کرتے رہتے ہیں وہاں اپنی تحریر و تقریر میں یہ بات بھی دہراتے رہتے ہیں کہ (معاذ اللہ) سیدنا حضرت مسیح موعود (مرزا) کو ہسٹیریا کی مرض لاحق تھی۔ اور آپ کو مراق کا مرض تھا۔" (رسالہ کالم علم

(۳۸۵)

اوّل مرزا غلام احمد قادیانی نے خود تسلیم کیا ہے کہ مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرت بول (اخبار بدر قادیان۔ ۷ جون ۱۹۰۶ء ص۵)

(۲) بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے۔ (ضمیمہ اربعین نمبر ۳ و ۴ ص۴)

(۳) سر درد اور دوران سر۔ کمی خواب۔ تشنج دل۔ (ضمیمہ اربعین نمبر ۳ و ۴ ص۴)

(۴) اسہال (اخبار الحکم ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۱ء ص۶۔ جلد ۵ نمبر ۴)

(۵) بدہضمی (ریویو جلد ۲۵۔ نمبر ۸۔ ص۶)

(۶) دائم المریض آدمی (ضمیمہ اربعین نمبر ۳ و ۴ ص۴)

(۷) حافظہ خراب تھا۔ (نسیم دعوت ص۶۷ کا حاشیہ اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ نمبر ۴ ص۱۵۳ کا حاشیہ)

(۸) مرض ہسٹریا کا دورہ پڑا تھا (مرزا بشیر احمد ایم۔اے قادیانی کی کتاب سیرت المہدی جلد اول ص۱۳)

(۹) مرض ضعف دماغ (فتح اسلام ص۲۷)

ذیل میں بلٹریچر مرزائیہ کی رو سے اس بات کو ثابت کیا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کو مرض مراق تھا۔ میں نے اپنے رسالوں مثلاً "مراق مرزا۔ مرزا قادیانی نبی نہ۔ مرزا غلام احمد کی کہانی۔ مرزا غلام احمد رئیس قادیان اور اس کے بارہ نشان" میں اسکو مفصل لکھا ہے۔ خدا کے کسی نبی و رسول نے کبھی خود اقرار نہیں کیا ہے کہ مجھے مراق کی مرض ہے۔

مراق اور مرزا قادیانی (۱) اخبار "بدر" قادیان جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء ص۵ کالم ۲ اور رسالہ "تشحیذ الاذہان" جلد ۱ نمبر ۲ بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء کے ص۵ پر لکھا ہے:۔

"فرمایا کہ دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپؐ نے فرمایا کہ مسیح آسمان سے جب اتریگا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔ تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرت بول"

(۲) اخبار "الحکم" قادیان جلد ۵ نمبر ۴ مورخہ ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۰۱ء کے ص۶ کالم ۱ پر ہے:۔

"میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں۔ تاہم آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ تاہم میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کام کو کئے جاتا ہوں" (نیز دیکھو محمد منظور الٰہی مرزائی کی کتاب "منظور الٰہی" ص۳۴۸)

(۳) رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۴ نمبر ۴ بابت اپریل ۱۹۲۵ء کے ص۶۴ پر ہے:۔

"حضرت اقدس نے فرمایا مجھے مراق کی بیماری ہے"

(۴) رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۵ نمبر ۸ بابت اگست ۱۹۲۶ء کے ص۶ پر ہے:۔

"حضرت صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے"

(۵) رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۶ نمبر ۵ بابت مئی ۱۹۲۷ء کے ص۔ پر ہے:۔

واضح ہو کہ حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر۔ درد سر۔ کمی خواب۔ تشنج دل۔ اور بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا۔ اور وہ بھی کمزوری تھا"

(۶) کتاب "اصل بیاض نور الدین" حصہ اول کے ص۲۱۱ پر لکھا ہے:۔

"اور مراق مالیخولیا کی ایک شاخ ہے"

(۷) رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت اگست ۱۹۲۶ء کے ص۱۱ پر ہے:۔

"بدہضمی اور اسہال بھی اس مرض[1] میں پائے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے۔ اور مرگی اور ہسٹریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا"

(۸) رسالہ ریویو بابت مئی ۱۹۲۷ء کے ص۳۰ پر ہے:۔

"نبی میں اجتماع توجہ بالارادہ ہوتا ہے۔ جذبات پر قابو ہوتا ہے"

حافظ اچھا نہیں کتاب "نسیم دعوت" کے ص۶۷ کے حاشیے اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ نمبر ۴ بابت اپریل ۱۹۰۳ء ص۱۵۳ کے حاشیے پر ہے:۔

"حافظ اچھا نہیں۔ یاد نہیں رہا"

مکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر ۳ ص۲۱ پر ہے:۔

"میرا حافظہ بہت خراب ہے۔ اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں۔ یاد دہانی عمدہ طریقہ ہے۔ حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کر سکتا"

اگر کوئی مرزائی کہے کہ قرآن شریف میں آیا ہے کہ خدا کے نبیوں اور رسولوں کو ان کے مخالفوں نے مجنون۔ ساحر، شاعر کہا تھا۔ تو جواب یہ ہے کہ:۔

"قرآن شریف یا کسی صحیح حدیث نبوی یا موقوف روایت میں یہ نہیں آیا کہ خدا کے کسی نبی و رسول نے خود اقرار کیا کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔ یا بادگولہ مرض کا دورہ پڑا تھا۔ یہ بات یاد رکھو کہ قرآن مجید میں ہے کہ خدا کے نبیوں اور رسولوں پر دشمنوں نے طعن کیا۔ لیکن کسی نبی اور رسول نے خود اقرار نہیں کیا۔ مرزا غلام احمد رئیس قادیان نے باوجود مدعی نبوت و رسالت ہونے کے خود تسلیم ہے کہ مجھے مراق کی بیماری ہے اور حافظہ اچھا نہیں ہے۔ اگر کوئی مرزائی کہے کہ مرض مراق اور ہسٹیریا نبوت اور رسالت کے کیوں منافی ہیں۔ تو جواب یہ ہے کہ خدا کے رسول اور

[1] یعنی مراق میں۔

نبی کا دماغ اعلیٰ ہوتا ہے۔ حافظہ عمدہ ہوتا ہے۔
خدا کے نبی اور رسول کو مرض جنون، مالیخولیا،
مرگی، سودا، مراق اور باؤ گولہ (ہسٹیریا) نہیں

ہوسکتا۔ نہ ہوتا ہے کیونکہ ان مرضوں میں مریض کو
اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا ہے۔
مریض کا حافظہ اچھا نہیں رہتا ہے۔

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبدالصمد صاحب مبارکپوری)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

امام نووی لکھتے ہیں:۔

اختلف العلماء فی حکمہ (ای خبر الواحد) فالذی علیہ جماھیر المسلمین من الصحابۃ والتابعین فمن بعدھم من المحدثین والفقھا واصحاب الاصول ان خبر الواحد الثقۃ حجۃ من حجج الشرع یلزم العمل بھا ویفید الظن (قواعد التحدیث)

خبر واحد کے حکم (یعنی مقبول و حجت ہونے یا نہ ہونے میں) علماء نے اختلاف کیا ہے۔ جمہور مسلمین (تمام اہل اسلام) صحابہ اور تابعین اور ان کے بعد محدثین اور فقہا اور اصحاب اصول اس بات پر (متفق) ہیں کہ شخص واحد ثقہ کی خبر شرعی حجتوں میں سے ایک حجت ہے اس پر عمل پیرا ہونا لازم ہے اور خبر واحد مفید ظن ہے"

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالےٰ لکھتے ہیں:۔

قد دل علی العمل بخبر الواحد الکتاب والسنۃ والاجماع ولم یات من خالف فی العمل بہ بشئ یصلح للتمسک بہ ومن تتبع عمل الصحابۃ من الخلفاء وغیرھم وعمل التابعین فتابعیھم باخبار الاحاد وجد ذلک فی غایۃ الکثرۃ بحیث لا یتسع لہ الا مصنف بسیط (حصول المامول) خبر واحد کے مطابق عمل کرنے پر کتاب اور سنت اور اجماع (تینوں چیزیں) دلالت کرتی ہیں۔ اور جن لوگوں نے اس کی مخالفت کی ہے وہ کوئی دلیل قابل تمسک نہیں پیش کرسکے ہیں۔ اور جو شخص صحابہ خلفاء وغیرہم اور تابعین پھر تبع تابعین کے اخبار آحاد پر عمل کرنے کو تتبع کریگا تو وہ اس کو اس کثرت سے پائیگا کہ ایک بڑی مبسوط تصنیف ہی اسکی متحمل ہوسکے گی۔"

امام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک باب منعقد کیا ہے "باب الحجۃ علی من قال ان احکام النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت ظاھرۃ الخ اور اس باب میں دو حدیثیں وارد کی ہیں۔ ایک حدیث ابوموسےٰ کی حضرت عمر فاروق رضہ سے اذن طلب کرنے کی اور دوسری حدیث ابوہریرہ کی ان کے کثیر الروایت ہونے کے سبب کی۔ حدیث ابوموسےٰ کے الفاظ یہ ہیں:۔ عن عبید بن عمیر قال استاذن ابوموسیٰ علی عمر فکانہ وجدہ مشغولا الحدیث وفیہ فقال عمر خَفِیَ عَلَیَّ ھٰذَا مِنْ اَمْرِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الھانی الصفق بالاسواق:

خلاصہ اس حدیث کا یہ ہے کہ ابوموسیٰ اشعری نے حضرت عمر رضہ کے دروازہ پر سے اندر جانے کی اجازت چاہی اور تین بار اذن طلب کرنے کے بعد اجازت نہ ملنے پر واپس لوٹ گئے۔ اسکے بعد حضرت عمر نے انہیں اندر آنے کی اجازت دی لیکن چونکہ وہ واپس چلے گئے تھے اس لئے ان کو بلا بھیجا۔ آپ نے پھر واپس لوٹ جانے کا سبب پوچھا ابوموسےٰ نے جواب میں کہا کہ رسول اللہ صلعم نے اسی طرح فرمایا ہے۔ اس پر حضرت عمر نے شاہد مانگا ابوموسےٰ نے صحابہ کے مجمع میں سے ایک صحابی کو پیش کیا۔ اس کے بعد حضرت عمر نے اعتراف کیا کہ مجھ پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ کی یہ بات (یہ حدیث) مخفی رہی تھی۔ مجھے بازار میں خرید و فروخت نے مشغول اور غافل کر دیا"

اس واقعہ سے حضرت عمر رضہ کا خبر واحد کو قبول کرنا ثابت ہے اور نہائت واضح طور پر ثابت ہے۔ اگرچہ حضرت عمر رضہ نے شہادت طلب کی اور راوی نے شاہد پیش کیا پھر بھی یہ خبر واحد ہی ہے۔ درجہ تواتر کو نہیں پہنچی ہے تو اب خبر واحد کے مقبول ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

حافظ ابن حجر نے اس حدیث کی نہائت مبسوط شرح لکھی ہے۔ اس شرح میں امام بیہقی کے حوالہ سے بروائت براء بن عازب یہ حدیث نقل کی ہے:۔

لیس کلنا کان یسمع الحدیث من النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت لنا ضیعۃ واشغال ولکن کان الناس لا یکذبون فیحدث الشاھد الغائب وسندہٗ عہ ضعیف وکذا حدیث انس ما کل ما نحدثکم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعناہ ولکن لم یکذب بعضنا (فتح)

ہم میں ہر شخص حدیث نبوی کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم (کی زبان مبارک) سے نہیں سنتا تھا ہمیں بہت سے کام اور شغل ہوا کرتے تھے لیکن لوگ جھوٹے نہیں سمجھے جاتے تھے تو جو لوگ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوتے تھے وہ (سن کر) غائب ہونیوالوں سے بیان کر دیتا تھا اور اس کی سند ضعیف ہے اور اسی طرح انس کی حدیث ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم جو کچھ رسول اللہ صلعم کی حدیث تم سے بیان کرتے ہیں وہ سب ہم آپ کی زبان مبارک سے سن کر

عہ قولہ وسندہ ضعیف فی نسخۃ وسندہ صحیح" کذا فی ھامش فتح الباری

ہی نہیں بیان کرتے۔ لیکن ہم میں کا کوئی آدمی جھوٹا نہیں سمجھا جاتا تھا"

امام بیہقی نے ان روایات کو ذکر کرکے فرمایا ہے:۔

"فی ھذا دلالۃ علی اتقانھم فی الروایۃ وفیہ ابین الحجۃ واوضح الدلالۃ علی تثبیت خبر الواحد وان بعض السنن کان یخفی من بعضھم وان الشاھد منھم کان یبلغ الغائب ما شھد وان الغائب کان یقبلہ ممن حدثہ ویعتمدہ ویعملہ"

ان مذکورہ روایتوں میں صحابہ کے روایت حدیث میں پختہ اور مضبوط ہونے کی دلیل ہے نیز اس میں خبر واحد کے ثابت ہونے پر روشن ترین حجت اور واضح ترین دلالت ہے۔ اور یہ کہ بعض حدیثیں بعض صحابہ سے مخفی رہتی تھیں اور یہ کہ جو کوئی ان میں سے (بارگاہ نبوی میں) حاضر ہوتا وہ غائب کو پہنچا دیتا اور غائب رہنے والا اسکو قبول کرتا اس پر اعتماد کرتا اور اسپر عمل پیرا ہوتا تھا"

اور صحیح بخاری میں عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے

قال بینا الناس بقباء فی صلوۃ الصبح اذ جاءھم آت فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انزل علیہ اللیلۃ قرآن وقد امر ان یستقبل الکعبۃ فاستقبلوھا وکانت وجوھھم الی الشام فاستداروا الی الکعبۃ (فتح الباری)۔ "عبداللہ بن عمر رضہ نے بیان کیا کہ قبا کے لوگ صبح کی نماز میں (مشغول) تھے۔ اسی حالت میں ایک شخص آنے والے نے آکر خبر دی کہ آج کی شب رسول اللہ صلعم پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ پس وہ لوگ (اہل قبا) قبلہ رو ہوگئے اور ان کے منہ (پہلے) شام کی جانب تھے پھر وہ قبلہ کی جانب گھوم گئے"

اس حدیث سے بھی خبر واحد کا حجت اور قابل عمل ہونا ثابت ہے۔ اسی طرح حضرت براء بن عازب کی حدیث سے بھی خبر واحد پر عمل کرنا ثابت ہے۔ اسکے الفاظ یہ ہیں:۔

عن البراء قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ صلی نحو بیت المقدس ستۃ عشر او سبعۃ عشر شھرا وکان یحب ان یوجہ الی الکعبۃ (الحدیث وفیہ) فوجہ نحو الکعبۃ وصلی معہ رجل العصر ثم خرج فمر علی قوم من الانصار فقال ھو یشھد انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانہ قد وجہ الی الکعبۃ فانحرفوا وھم رکوع فی صلوۃ العصر (بخاری باب اجازت خبر الواحد الخ)

براء بن عازب بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو سولہ مہینے یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے رہے اور آپ خواہش و شوق رکھتے تھے کہ کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم ہوجائے۔ پس اللہ نے آیت قد نری تقلب وجھک فی السماء الخ نازل کی پس کعبہ کی جانب منہ کرنے کا حکم ہوگیا اور آپ کے ساتھ ایک شخص نے عصر کی نماز پڑھی پھر باہر نکل گیا اور انصار کی ایک جماعت کے پاس گزرا پس کہا یہ (اپنی طرف اشارہ کرکے) گواہی دیتا ہے کہ اس نے صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور بیشک آپ کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پس وہ لوگ (کعبہ کی جانب) پھر گئے۔ حالانکہ وہ نماز عصر کے رکوع میں تھے"

نیز بخاری کے اسی باب میں انس بن مالک رضہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ:۔

کنت اسقی ابا طلحۃ الانصاری وابا عبیدۃ بن الجراح وابی بن کعب شرابا من فضیخ وھو تمر فجاءھم آت فقال ان الخمر قد حرمت فقال ابوطلحۃ یا انس قم الی ھذہ الجرار فاکسرھا الحدیث (بخاری)

میں ابوطلحہ انصاری اور ابوعبیدہ بن جراح اور ابی بن کعب کو شراب فضیح جو کھجور کی ہوتی ہے پلا رہا تھا اتنے میں ایک آنے والے نے آکر کہا کہ تحقیق شراب حرام ہوگئی پس ابوطلحہ نے کہا اے انس اٹھ اور ان مٹکوں کو (جن میں شراب بھری رکھی ہے) توڑ ڈال"

حافظ ابن حجر اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:۔ وقد تقدم شرحہ مستوفی فی کتاب الاشربۃ وان الاتی المذکور لم یسم وان من جملۃ ما ورد فی بعض طرقہ فواللہ ما سألوا عنھا ولا راجعوھا بعد خبر الرجل وھو حجۃ قویۃ فی قبول خبر الواحد لانھم اثبتوا بہ نسخ الشئ الذی کان مباحا حتی اقدموا من اجلہ علی تحریمہ والعمل بمقتضی ذلک (فتح)

اس حدیث کی پوری شرح کتاب الاشربہ میں گزر چکی ہے اور یہ بھی گذر چکا ہے کہ آنے والے کا نام کسی نے بیان نہیں کیا اور اس حدیث کے بعض طرق میں اتنا زائد آیا ہے کہ اس مرد کے خبر دینے کے بعد ان لوگوں نے شراب کی بابت نہ کچھ پوچھا اور نہ پھر دوبارہ شراب پی۔ اور یہ حدیث خبر واحد کے مقبول ہونے پر حجت قوی ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے اس حدیث سے ایک مباح چیز کا منسوخ ہونا ثابت کیا۔ حتی کہ اسی خبر کے سبب سے اسی مباح شے کے حرام ٹھہرانے اور ماننے پر اور اسکے مطابق عمل کرنے پر اقدام کیا"

نیز صحیح بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے وہ حضرت عمر رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ:۔

"قال وکان رجل من الانصار اذا غاب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشھدتہ اتیتہ بما یکون من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واذا غبت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشھد اتانی بما

یکون من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بخاری) " انصار میں سے ایک شخص تھا کہ جب وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (کی خدمت) سے غائب رہتا اور میں حاضر ہوتا تو اس انصاری کے پاس وہ تمام باتیں لے جاتا جو کہ رسول اللہ صلعم کے یہاں ہوتیں اور جس وقت میں غائب رہتا اور وہ انصاری حاضر ہوتا تو وہ میرے پاس تمام وہ باتیں پہنچاتا جو دربار نبوی میں وقوع پذیر ہوتیں "

حافظ نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے ویستفاد منہ ان عمر کان یقبل خبر الشخص الواحد یعنی اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت عمر خبر واحد کو قبول کیا کرتے تھے " (باقی)

ابراہیمی مواعظ حسنہ سکندرآباد دکن میں

کَشْفُ الْغَیْہَبِ عَنْ نِکَاحِ زَیْنَبَ رض

(۵)

بعد خطبہ مسنونہ کے بیان فرمایا کہ وَلَقَدْ ہَمَّتْ بِہٖ وَ ہَمَّ بِہَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰی بُرْہَانَ رَبِّہٖ (سورہ یوسف)۔ درس کے وقت جو بعد مغرب مسجد مارکیٹ میں ہوا کرتا ہے عصمت انبیاء کا مسئلہ آگیا تھا۔ جس میں بیان ہوتے ہوتے حضرت داؤد کی عصمت پر بھی الگ طور پر مفصل ومبسوط بیان ہوا۔

اب اس کے بعد آنحضرت ؐ کی پاک زندگی کا ایک بڑا اہم واقعہ بیان کرتا ہوں جس پر مخالفین محض ضد یا نادانی سے اعتراض کرتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ وَاتَّقِ اللّٰہَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِکَ مَا اللّٰہُ مُبْدِیْہِ وَتَخْشَی النَّاسَ وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰہُ ؕ فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْہَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَہَا لِکَیْ لَا یَکُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِہِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْہُنَّ وَطَرًا ؕ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا

(احزاب پ ۲۲)

اور (اے پیغمبر یاد کرو وہ وقت) جب آپ نے کہا اُسکو جس پر انعام کیا اللہ نے اور انعام کیا آپ نے بھی (یعنی زیدکو) کہ روک تو اپنی بیوی کو اور ڈر اللہ سے اور آپ چھپاتے تھے اپنے دل میں ایک چیز جسکو اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور آپ ڈرتے تھے لوگوں سے۔ اور اللہ کا بڑا حق ہے کہ آپ اس سے ڈریں۔ پھر جب زید کو اُس عورت سے سروکار نہ رہا تو ہم نے اس کو آپ کے نکاح میں دیدیا تاکہ مسلمانوں پر کوئی تنگی نہ رہے۔ اپنے لے پالکوں کی بیویوں سے نکاح کرنے میں جب وہ اُن سے بے تعلق ہوجائیں (یعنی اُن کو طلاق دیدیں) اور خدا کا حکم تو ہو چکا ہوا تھا۔" (سورہ احزاب پ ۲۲)

میں کسی بڑائی یا خود پسندی سے بیان نہیں کرتا کہ ان آیات کے معنی جو میرے ذہن ودماغ میں اللہ تعالےٰ کے فضل ومہربانی سے آئے ہیں وہ اس قدر صاف ہیں کہ ان میں کسی کو کسی قسم کے اعتراض کا موقع نہیں مل سکتا۔ کلام اللہ کی سمجھ اور اس کا فہم بھی اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے۔ اس کام کے لئے وہ کسی کسی کو نوازتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ اور لاکھوں لاکھ اُس کا احسان ہے کہ اُس نے اپنی اس نعمت بیش بہا اور عطیہ گرانقدر سے اس بندہ عاجز (محمد ابراہیم میر سیالکوٹی) کو نوازا۔ اور اپنے دین و قرآن کی کچھ سمجھ اپنے فضل ومہربانی سے عنایت فرمائی چنانچہ میں اللہ تعالےٰ کی توفیق و امداد کو چاہتے ہوئے یہ کہا کرتا ہوں۔ کہ اگر کوئی شخص میرے پاس آئے خواہ وہ کسی مذہب وملت کا ہو۔ کسی قسم کے عقائد و خیالات رکھتا ہو۔ لیکن دو چیزیں ضرور اس کے پاس ہوں۔ اول بیدار دماغ۔ دوم قلب سلیم۔

بیدار دماغ سے یہ مراد ہے کہ جو کچھ اُس سے بیان کیا جائے۔ اسکو اچھی طرح ذہن نشین کرکے سمجھ لے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ سیدھی عقل رکھتا ہو اس میں کجی اور ٹیڑھا پن نہ ہو کہ سمجھائیں کچھ اور وہ بنالے کچھ۔

اور قلب سلیم کی اس لئے ضرورت ہے کہ اگر عقل نے ایک بات کو پرکھ لیا ہے اور اس کو بخوبی سمجھ لیا ہے۔ تو پھر بلا ایچ پیچ بغیر تعصب وعناد اس کو قبول وتسلیم کرلے۔ تو جو شخص یہ دو چیزیں رکھتا ہو وہ میرے پاس آئے تو میں اسکو محض قرآن وحدیث سے بغیر کسی تاویل وایچ پیچ کے اسلامی اصول اس طرح سمجھا دونگا کہ بغیر قبول اسکو چارہ نہ ہوگا۔ اور اگر وہ نہ سمجھ سکے اور نہ مان سکے۔ بشرطیکہ وہ مذکورہ بالا دونوں چیزیں رکھتا ہو تو پھر میں تیار ہوں کہ وہ مجھ سے جو چاہے منوالے۔ آخر یہ بات میں کیوں کہہ رہا ہوں۔ محض اس وجہ سے کہ خدا کے فضل سے کلام اللہ کو اس طرح سمجھ چکا ہوں کہ مجھ کو اسکے مضامین ومطالب میں کسی قسم کا تردد نہیں ہوسکتا۔ جس طرح مجھ کو اس بات کا یقین ہے کہ آگ جلاتی ہے۔ اور زہر مار ڈالتا ہے۔ اسی طرح مجھ کو کلام اللہ کے معنی ومطالب کے سمجھنے میں یقین ہے۔ اور یہ سب فضل ایزدی اور عنایت ربانی ہے۔ (فللہ الحمد ولہ الشکر)

اب میں اپنے مضمون کی طرف واپس آتا ہوں اور قبل آیت کی تفسیر کرنے کے تھوڑی سی تمہید بیان کرتا ہوں۔ جس سے مضمون بالا کے سمجھنے میں بہت امداد ملے گی۔ حقیقت میں وہ آیات کی تفسیر ہی ہوگی۔ دو…

آیات قرآنیہ کا خلاصہ تو اتنا ہے کہ حضرت زینبؓ سے حضرت زیدؓ بن حارثہ کی شادی ہوئی اور بوجہ نا اتفاقی و بے اتفاقی کے حضرت زیدؓ نے اسے طلاق دیدی۔ بعد ازاں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عدت گزرنے کے بعد حضرت زینبؓ سے خود شادی کر لی۔ اور بس۔

اور یہ امر کہ حضرت زینب کی اس طرح حضرت زیدؓ سے شادی ہوئی اور پھر طلاق ملی اور پھر رسول اللہ صلعم کی رشتہ زوجیت میں آئیں گی۔ تاکہ زمانہ جاہلیت کی اس رسم کو کہ وہ اپنے لے پالکوں کی بیویوں سے بعد طلاق و عدت کے شادی کرنا روا نہیں سمجھتے۔ عملی طور پر زائل فرما دیں۔ تاکہ امت کو کسی قسم کی تنگی اور ضیق پیش نہ آئے۔ مقدر ہو چکا تھا لہذا اسی طرح ہوا۔ اب اس کی تفصیل ملاحظہ ہو:۔

اصل واقعہ یوں ہے کہ حضرت زید بن حارثہ خاص مکہ کے رہنے والے نہ تھے۔ بلکہ اطراف و جوانب کے تھے۔ آٹھ سال کی عمر تھی کہ اپنی ماں کے ساتھ اپنے ننھیال کو جا رہے تھے۔ راستے میں ڈاکوؤں نے اٹھا لیا اور شام میں لے جا کر بیچ ڈالا۔ وہاں سے حضرت خدیجہ کے بھتیجے حکیم بن حزام نے خرید کر اپنی پھوپھی کو دے دیا۔ حضرت خدیجہؓ نے آنحضرت صلعم کی خدمت میں دیدیا۔ اُس وقت سے آنحضرت صلعم کی خدمت میں رہنے لگے۔ اور فیض و برکات کے گرانمایہ لعل و جواہر اپنے دامن میں سمیٹنے لگے۔ جو ان کی قسمت میں لکھے جا چکے تھے۔ یہ واقعہ آنحضرت صلعم کو نبوت عطا ہونے سے پیشتر کا ہے۔[1] زید کے باپ حارثہ کو معلوم ہوا کہ میرا بیٹا مکہ میں ہے۔ تو وہ یہ بات سنتے ہی آنحضرت صلعم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور اصل واقعہ کی حقیقت سے اطلاع دی اور عرض مطلب اس طرح ادا کیا کہ اے اپنی قوم کے سردار (عبد المطلب کے فرزند (پوتے) آپ حرم بیت اللہ کے ہمسایہ ہیں۔ قیدیوں کو آزاد کرنا اور بھوکوں کو کھانا کھلانا آپ کا شعار ہے۔ ہم آپؐ کی خدمت میں اپنے بیٹے (زید) کی بابت عرض کرنے کو حاضر ہوئے ہیں کہ اسے آزاد کر کے ہمیں مرہون منت بنائیں۔ آپ نے فرمایا یہی یا کچھ اور بھی؟ انہوں نے جواب دیا اور کیا؟ (کیا یہ تھوڑا احسان ہے؟) آپ نے فرمایا اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں اسکو اختیار دیتا ہوں۔ اور اگر اُس نے انکار کر دیا تو میں ایسا نہیں ہوں کہ جو شخص مجھے سب پر پسند کرے۔ میں اس کے مقابلہ میں کسی دیگر کو پسند کروں۔ پس آپ نے زید کو بلا کر پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ اُس نے عرض کیا کہ یہ تو میرے والد ہیں اور یہ چچا ہیں۔ آپ نے کہا اچھا تو میں تم کو اختیار دیتا ہوں کہ اگر چاہو تو ان کے ساتھ چلے جاؤ۔ اور اگر چاہو تو میرے پاس اقامت رکھو۔ سعادت مند زید نے کہا بَلْ اُقِیْمُ مَعَكَ۔ "یعنی میں حضور ہی کی خدمت میں رہونگا۔" اِس پر اُس کے باپ نے کہا۔ اَتَخْتَارُ الْعُبُوْدِیَّةَ عَلیٰ اَبِیْكَ وَ اُمِّكَ وَ قَوْمِكَ۔ یعنی کیا تو اپنے باپ اور اپنی ماں اور اپنی قوم کے مقابلہ میں غلامی کو پسند کرتا ہے۔ حضرت زید نے جواب دیا اِنِّیْ رَاَیْتُ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ شَیْئًا وَ مَا اَنَا بِالَّذِیْ اُفَارِقُهٗ اَبَدًا۔ یعنی میں اس ذات گرامی سے کچھ مشاہدہ کر چکا ہوں اور اب ایسا نہیں رہا ہوں کہ اس ذات ستودہ صفات کی جدائی کو گوارا کر سکوں

؎ دل لیا ہے تو جان بھی لے لو
ہم سے بے دل رہا نہیں جاتا

اس پر آنحضرت صلعم نے زید کا ہاتھ پکڑا اور اپنی قوم قریش کے مجمع میں لے جا کر کہا اِشْهَدُوْا اَنَّ هٰذَا اِبْنِیْ وَارِثًا وَّ مَوْرُوْثًا یعنی تم گواہ رہو کہ یہ لڑکا زید میرا بیٹا ہے۔ جو میرا وارث بھی ہوگا اور موروث بھی"

سبحان اللہ! سبحان اللہ! زہے قسمت حضرت زید کی جس پر سردار دوجہاں ایسی شفقت فرمائیں۔ زید کے باپ حارثہ کا دل اس بات سے باغ باغ ہو گیا اور وہ اپنے بیٹے کو آنحضرتؐ کی خدمت میں چھوڑ کر اپنے وطن کو واپس چلا گیا۔ (باقی)

آنحضرت صلعم کا فوٹو؟

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

آگے فتح الباری کے حوالے سے داؤدی اور ابن وضاح وغیرہما کا قول آپ نے نقل کیا ہے کہ انہوں نے الملئکة سے صرف فرشتہ وحی مراد لیا ہے۔ افسوس آپ نے یہاں عجیب گڑبڑ مچائی ہے۔ ایک تو یہ عبارت آپ کی خود ساختہ ہے۔ کیا آپ کی نقل کردہ عبارت اسی طرح فتح الباری میں ہے؟ دوسرے عبارت ایسی تراشی ہے کہ حافظ ابن حجر رہ کے قول کو بھی داؤدی کے ساتھ ملا دیا ہے۔ آپ تردید کو بھی تائید ہی سمجھ رہے ہیں۔ حافظ رہ تو داؤدی وغیرہ پر اعتراض فرما رہے ہیں کہ ویلزم منه اختصاص النهی بعهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم لان الوحی الخ (فتح الباری انصاری صـــ پ ۲۴) یعنی حسب قول داؤدی وغیرہ اگر ملئکہ سے جبریل ہی مراد لئے جائیں تو اس سے لازم آتا ہے کہ یہ ممانعت عہد نبوی ہی کے ساتھ خاص ہو (حالانکہ ایسا نہیں) پھر آپ نے عبارت کا ترجمہ یوں کیا ہے کہ شراح حدیث نے کہا ہے الخ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عام شارحین نے ایسا ہی کہا ہے بلکہ حافظ ابن حجر کا بھی یہی خیال ہے۔ حالانکہ یہ صریح مغالطہ ہو جاتا ہے۔ حافظ رہ تو اُسی صفحے میں اوپر فرما رہے ہیں کہ وهو شاذ۔ یعنی یہ قول شاذ ہے۔ پھر یہی اُسی صفحے میں لکھا ہے کہ اغرب ابن حبان الخ یعنی عدم دخول ملائکہ کو عہد نبوی کے ساتھ خاص سمجھنا بالکل انوکھی بات ہے۔ پس ثابت

[1] یہ واقعہ حصول نبوت سے پہلے کا ہے۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

آگے آپ لکھتے ہیں :-

میں کہوں گا کہ یہ حکم اہل مدینہ ہی کے لئے تھا!

اچھا اگر اہل مکہ کے لئے بھی ثابت ہو جائے تب تو آپ مان جائیں گے۔ دیکھئے بخاری پ ۱۳ صا۲۳۱

اما ھم فقد سمعوا ان الملئکۃ لا تدخل الخ

یعنی فتح مکہ کے وقت جب حضور نے کعبہ شریف میں دیکھا کہ اگلے کفار نے اُس میں حضرت ابراہیمؑ وغیرہ انبیاء کی تصویریں بنا رکھی ہیں تو فرمایا کہ افسوس وہ لوگ سن چکے تھے کہ فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں (لیکن باوجود اس کے تصویریں بنائیں اور رکھیں) فرمائیے جب اہل مدینہ کے لئے ہے تو مکہ میں رکھنے والوں کا کیا گناہ۔ اور اگر عہد نبوی ہی کے لئے ہے تو قبل کے بنانے اور رکھنے والوں پر کیوں غصہ؟

اچھا اب عہد نبوی بھی نہیں اور حسب قول آپکے عبادت الاوثان کا ڈر بھی نہیں۔ پس اگر بیت اللہ کے اندر تصویردار پردے لٹکا دیئے جائیں یا نفیس کپڑے پر حاجیوں کا خوشنما فوٹو لیکر اُسی کو غلاف کعبہ بنایا جائے تو غالباً آپ تو اس میں کچھ حرج نہیں سمجھیں گے۔ جیسا کہ صاف فرماتے ہیں کہ اب نہ تصویر رکھنے میں حرج ہے نہ کتے پالنے میں! (جیسے انگریز پالتے ہیں؟) ہاں نہ جنبی ہونے میں۔ معلوم ہوا کہ عہد نبوی میں جنبی ہونا منع تھا۔ آپ کو تو یوں کہنا تھا کہ یہ حکم حضور ہی کے لئے تھا۔ کیونکہ جبریل آپ ہی کے پاس وحی لاتے تھے۔ آگے آپ ایک اشکال پیش فرماتے ہیں کہ

"لا تدخل الملئکۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے نہیں آتے۔ دوسری حدیث کا نتانی البیت یجلس علیھما سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے گھر میں تصویریں تھیں آپ اُس پر بخوشی بیٹھتے تھے اور جبریل بھی چلے آتے تھے۔ اس تعارض کو شرح صحیح سے رفع نہیں کیا گیا اور یہ کہنا کہ تصویروں کو نیچے رکھنے میں چونکہ وہ ذلیل ہوتی ہیں اس لئے کوئی حرج نہیں یہ علت مولویوں کی خود پیدا کی ہوئی ہے فرمان رسول نہیں" (ملخصاً)

تو عرض ہے کہ آپ کے اس اشکال اور تعارض کو علمائے حدیث نے بہت پہلے سے رفع کر دیا ہے۔ فتح الباری وغیرہ میں دیکھئے۔ اور ذلیل ہونے کی علت مولویوں کی ایجاد نہیں بلکہ وحی خداوندی ہے لیکن آپ کیوں خیال کرنے لگے۔ سنئے! آپ نے جو حدیث نقل کی ہے (قال جبریل انا لا ندخل الخ) اُسی میں آگے ہے کہ اما ان یقطع رؤسھما او یجعل بسطا توطأ (نسائی) یعنی حضرت جبریل نے فرمایا کہ یا تو تصویروں کو پھاڑ کر سر الگ کر کے اُن کی ہیئت کو تبدیل کرا دیں یا پھاڑ کر فرش بنا کر اُسکو پامال (اور ذلیل) کریں۔ اور یہ تو مسلم ہے کہ ؎

جبرئیلش ہم نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار

الا رقما فی ثوبا سے آپ نے کپڑوں پر تصویر بنوانے کو ثابت کیا ہے۔ لیکن لفظ رقم سے تصویر کے معنے آپ نے کیونکر معین کر لئے۔ حالانکہ رقم کے اصلی معنے نقش و نگار کے ہیں ملاحظہ ہوں کتب لغت و شروح احادیث۔ فتح الباری پ ۲۴ ص۱۸ میں ہے کہ حدیث میں رقم سے مراد غیر جاندار اشیاء کی تصویر اور بیل بوٹے ہیں۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ اجازت نہی سے قبل کی ہو۔ زید بن خالد کے پردے کو تصویروں والا جو آپ نے ثابت کیا ہے تو فیہ صور کے لفظ سے آپ کو دھوکہ لگا ہے۔ حالانکہ صورت کا لفظ کبھی خاص معنی (تصویر ذی روح) میں استعمال ہوتا ہے اور کبھی عام معنے (مطلق نقش و نگار) میں لغت کو چھوڑ کر خود صحیح بخاری پ ۳ ص۱۹۲ میں دیکھئے وصورۃ تماثیل۔ اگر صورت کے معنی تصویر جاندار ہی کے ہیں تو پھر تماثیل کی کیا حاجت ہے۔ پس آپ نے صورت سے تصویر ذی روح ہی کیوں معین کرلی حالانکہ آگے الا رقم فی ثوب ہے اور رقم کے مشہور معنے محض نقش کے ہیں۔ علاوہ ازیں خود حدیث میں بھی رقم کی تشریح وکان ستر امو شیا ثابت ہے۔ یعنی رقم کے معنے نقش (ابو داؤد ج ۲) پس حضرت زید کا پردہ تصویر والا نہیں بلکہ نقشین تھا۔ باقی رہا دوسرے راوی کا اُن پر اعتراض تو یہ اُن لوگوں کے زہد اور قلت تکلف کی بنا پر تھا نہ تصویر کی بنا پر۔ کانوا اقلھا تکلفا۔ آگے آپ نے بخاری کی روایت پیش کی ہے کہ :-

حضرت عائشہ رضہ نے پردار گھوڑوں کی تصویروں والے کپڑے کا پردہ لٹکایا تھا پھر بحکم نبوی اسے اتار دیا۔ اتارنے کی وجہ آپ یہ بتاتے ہیں کہ ایک تو پتھر مٹی کو لباس پہنانے کا حکم نہیں دوسرے نماز میں قبلے کے سامنے وہ تصویریں پڑتی تھیں تیسرے اُسے دیکھ کر دنیا یاد آتی تھی۔ پس زہد کے خیال سے اتروایا نہ تصویر کے لحاظ سے"

مولانا! حیرت ہے کہ آپ غریب مولویوں پر تو لا تقربوا الصلوٰۃ کی مثال بولتے ہیں اور خود آپ نے اپنے سارے مضمون میں اسی پر عمل کیا ہے۔ خدا جانے اتنی ملمع سازی کی آپ کو کیا ضرورت پیش آئی۔ لیکن آخر بحث میں پڑھنے سے تو ساری قلعی کھل جاتی ہے۔ سنئے! وہی روایت مسلم میں ہے۔ آخر میں ہے کہ فجذبہ حتی ھتکہ وقال ان اللہ لم یامرنا ان نکسو الحجارۃ والطین فقطعنا منہ وسادتین (ایسا ہی ابو داؤد میں بھی ہے) یعنی آنحضرت نے گھوڑوں کی تصویروں والے پردے کو پھاڑ ڈالا اور فرمایا کہ پتھر مٹی کو کپڑا اُڑھانے کا حکم نہیں۔ تو ہم نے اُسے کاٹ چھانٹ کر بچھونے بنا لئے بتائیے پردے کو اتارنے کی وجہ تو وہ تھی جو آپ نے بیان کی۔ اور پھاڑنے کی وجہ کیا تھی؟ کیا جس کپڑے سے دنیا یاد آئے یا نماز میں خلل آئے اُسے پھاڑ ڈالنا چاہئے؟ کیا جس چارخانے کی چادر سے آپ کو نماز میں مشغولی ہوگئی تھی اُسے بھی آپ نے پھاڑ ڈالا تھا؟ بلکہ اُس کی ہیئت بدل دی گئی تھی۔ جس سے اب تصویر نہ رہی تھی۔ اس پر بیٹھ کر فرش بنا کر اُس کو پامال کیا گیا جیسا کہ اس کی ایک مجلس دلستے ہیں کہ "جن کو گود پھاڑ کر

دیواروں پر لگا دیا گیا ہے۔ ہاں حضور کے اس فعل سے بھی ثابت ہؤا کہ تصویر منقش اگر تبدیل شدہ اور ذلیل معرف میں ہے تو مضائقہ نہیں۔ پس یہ مولویوں کی خود ساختہ علت نہیں بلکہ فعل نبوی ہے۔ دوسرا پردہ جو عکس خوشنما بیل بوٹے والا تھا جو نماز میں سامنے پڑتا تھا اور جسے دیکھ کر دنیا کی زینت یاد آکر توجہ الی اللہ میں فرق پڑتا تھا اُسے حضور نے صرف اتروا دیا تھا۔ جہاں قرام اور رقم وغیرہ آیا ہے۔ وہاں منقوش اور مزین کپڑا مراد ہے لیکن چونکہ آپ کی مقدس ہستی وہ تھی جسے حکم تھا کہ کہہ دو وما انا من المتکلفین۔ وہ جس نے بعثت کے بعد سے وصال تک چھلنی نہ دیکھی اور چھنے آٹے اور میدہ کی روٹی تک نہ کھائی جس کا تکیہ کھجور کی چھالوں سے بھرا ہؤا تھا۔ ہاں وہ شاہ کونین جو دنیا سے ایسے حال میں گیا کہ جسم اقدس پر پیوند در پیوند والے موٹے کپڑے تھے (مشکوٰۃ) اللھم صل وسلم و بارک علیہ۔ اس لئے خوبصورت نقشین کپڑے کو پسند نہ فرماتے۔

ابو داؤد ج ۴ ص۲۱۲ میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رض کے ہاں تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ دروازے پر منقش پردہ ہے پس اندر نہیں گئے لوٹ آئے۔ وجہ پوچھنے پر فرمایا ما انا والدنیا و ما انا والرقم۔ یعنی مجھ سے اور دنیا سے کیا علاقہ اور مجھ سے اور نقش و نگار سے کیا نسبت۔ مولانا! بھلا جو پیاری بیٹی کے گھر میں معمولی زینت والا کپڑا دیکھ کر ناراض ہو گئے وہ اپنے گھر میں تصویروں والا پردہ رکھیں گے؟ بھلا جو بیت اللہ الحرام میں بھی اُس وقت تک داخل نہ ہوئے جب تک بتوں اور تصویروں کو نکالا اور مٹایا نہیں گیا (بخاری پ ۱۸ ص۳۳ ابو داؤد جلد ۴ ص۱۳۳) وہ بقول آپ کے بخوشی اپنے گھر میں تصویریں رکھیں گے؟ یا للعجب!

آگے جناب نے فتح الباری کی عبارت نقل کی ہے کہ "بخاری کی حدیث سے تصویروں کا جواز ثابت ہے اور اس سے سلف صالحین نے دلیل پکڑی ہے اور حنبلیوں کا تو مذہب ہی جواز کا ہے..... اور جن تصویروں کا سایہ نہیں ہوتا اُن میں تو مطلق کوئی حرج نہیں"

یہاں بھی آپ نے ناجائز قطع و برید سے کام لیا ہے حالانکہ آگے یوں ہے۔ وھی مع ذلک یوطا الخ پ ۲۴ ص۱۵ یعنی جو لوگ جواز کے قائل ہوئے ہیں تو یوہی نہیں بلکہ اس طرح کہ تصویر کو پامال اور ذلیل رکھا جائے۔ لیکن آپ نے لاتقربوا الصلوٰۃ پر عمل کیا۔ پھر بعض السلف کا ترجمہ آپ نے سلف صالحین کیا یعنی بعض کو کل بنا کر دکھایا۔ پھر متصل ہی یہ بھی تھا کہ وھو مذھب باطل یعنی بعض سلف نے جو یہ کہا ہے کہ بے سایہ والی تصویروں میں مطلق کوئی حرج نہیں تو یہ مذہب باطل ہے۔ پھر آگے حافظ رح نے اسکو مذہب مرجوح کہا ہے۔ حنابلہ بھی مطلقاً قائل نہیں ہیں بلکہ مصور کپڑا دیوار پر لگانا اُن کے نزدیک بھی ممنوع ہے۔ ان سب پر آپ نے پردہ ڈال دیا۔ کیا یہی دیانتداری ہے؟

نواب صاحب رح فرماتے ہیں :-

" سواء صنعه بعمل الید او بذ ریعة الة له الخ (دین خالص جلد ۲ ص۱۹۰)

یعنی ہاتھ سے بنائے یا کسی آلہ کے ذریعے سے سب تصویر ہی میں شمار او حرام ہے "

بعد ازیں آپ نے عمل رسول دکھلایا ہے کہ "آنحضرت کی انگوٹھی میں شیر کی مورت تھی"

لیکن جہاں سے عبارت لی اُس کا پتہ نہ دیا۔ اس لئے کہ آگے یوں تھا فیہ مع ارساله ضعف (فتح پ ۲۴ ص۲۸۴) یعنی حافظ صاحب رح اسکو ردکرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک تو یہ روایت مرسل ہے۔ دوسرے ضعیف۔ واہ آپ نے لاتقربوا الصلوٰۃ کی خوب ہی مشق فرمائی۔ بھلا ممانعت کی بیسیوں صحیح روایات کے مقابلے میں ایسی مرسل، ضعیف اور طبقہ ثالثہ کی روایت کا کیا اعتبار۔ ایسی ہی روایتوں سے اگر کام لیا جائے تو سینکڑوں جائز کام ناجائز اور ناجائز کام جائز بنالئے جاسکتے ہیں۔ مجھ سے سنئے حضور کا نور تو ایسا تھا کہ آپ کو تحفۃً ایک ڈھال ملی تھی۔ اُس پر ایک تصویر تھی آپ نے اُسپر اپنا ید بیضا رکھا بس تصویر غائب ہو گئی (زاد المعاد مصری جلد اول ص۲۳۳) تو بھلا انگوٹھی کی تصویر کیا ٹھیر سکتی ہے۔ پھر آپ نے صحابہ کو پیش کیا ہے کہ ابوہریرہ رض کی انگوٹھی میں دو مکھیوں کی مورتیں تھیں اور ابو موسےٰ کی انگوٹھی میں دو شیر اور لڑکے کی تصویر تھی۔ تو اولاً یہ کہ آپ نے حوالہ عینی شرح ہدایہ کا دیا ہے۔ حالانکہ ملا علی قاری تذکرہ میں فرماتے ہیں :-

لا عبرة بنقل صاحب النهاية ولا بقية شراح الهداية فانهم ليسوا من المحدثين ولا اسندوا الحديث الى احد من المخرجين۔"

کہ صاحب ہدایہ اور دیگر شراح ہدایہ اگر حدیث نقل کریں تو اس کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ یہ لوگ محدثین میں سے نہیں ہیں اور نہ یہ لوگ حدیث نقل کرکے محدثین میں سے کسی کا حوالہ دیتے ہیں۔"

پس کتب فقہ میں مندرج احادیث اور آثار کی تخریج اور اسناد کی تصحیح جبتک ثابت نہ ہو کیونکر اُن سے استدلال کیا جا سکتا ہے۔ صحیح بات تو یہ ہے کہ انہی بزرگوں سے حرمت تصویر کی روایات منقول ہیں پھر وہ خود تصویر کا استعمال کس طرح کر سکتے ہیں۔

ثانیاً اگر خواہ مخواہ صحیح مان بھی لیں (فلا اثر للاثار اذا صحت الاحادیث) تو نبی کی روایت کے خلاف صحابی کا عمل معتبر نہیں۔ اسکے بعد آپنے حضرت عائشہ رض کی گڑیوں کو پیش کیا ہے تو اسکے لئے فتح الباری پ ۲۵ ص۲۸۵ دیکھ ڈالئے کہ بچوں کے لئے گڑیوں کو اکثر محدثین نے عموم تحریم صور سے مستثنیٰ مانا ہے اور خطابی فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ اُسوقت نابالغہ تھیں۔ دیہر عموماً پچیاں جیسی شکل والی گڑیاں بناتی ہیں وہ معلوم ہی ہے۔ کہاں دلکش فوٹو کہاں گڑیاں اور بعضوں نے اسکو مباح کہا ہے۔ بعضوں نے مکروہ۔ اور بیہقی، ابن جوزی، منذری وغیرہم نے اسکو حرمت تصویر سے

فتاویٰ

س ۱۱۹} بیت المال کی رقم سے زمین خریدی گئی ہے۔ اور اس زمین میں عیدگاہ بنوائی جاتی ہے۔ ایسی عیدگاہ میں نماز جائز ہوگی یا نہیں؟ اور تقریب کے موقعہ پر برات ٹھہرا سکتے ہیں یا نہیں؟

(حکیم عبدالرحیم انصاری ضلع چوبیس پرگنہ)

ج ۱۱۹} بیت المال قومی فنڈ کا نام ہے جو قومی کاموں کے لئے ہوتا ہے۔ عیدگاہ بھی قومی ضرورتوں میں سے ایک ضرورت ہے۔ لہٰذا اس زمین پر نماز جائز ہے۔ نکاح بھی ایک مذہبی کام ہے۔ اس کے مہمان بھی وہیں ٹھیر سکتے ہیں۔ لیکن حقہ نوشی اور دنیاوی بات چیت سے پرہیز کریں۔

س ۱۲۰} ہم اہل نصاب ہیں۔ ہم پر زکوٰۃ فرض ہے لیکن ادائیگی کے وقت ہمارا ہاتھ خالی ہے۔ یعنی روپیہ پیسہ سے سخت مجبوری ہے۔ ایسی حالت میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ کیا یہ کرسکتے ہیں کہ روپیہ کے عوض میں کوئی زیور وغیرہ کی قسم سے بطور امانت بیت المال میں اس شرط پر رکھ سکتے ہیں کہ جب روپیہ آئیگا اپنی امانت روپیہ دے کر واپس چھوڑا لیں گے۔ اور زیور مذکور ادائیگی مرقومہ سے بہت گنا زیادہ قیمت رکھتا ہے۔ نیز زیور مذکور ہم کو چھوڑانے کا حق ہوگا یا نہیں اور زکوٰۃ وصول کرنے کا شرع شریف میں کوئی مہینہ یا تاریخ معین مقرر ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کون یا تاریخ ہے۔ اگر نہیں تو کیا ہمیں اختیار ہے کہ جو ماہ یا تاریخ چاہیں مقرر کرلیں۔ تاکہ پابندی سے وصول ہوجایا کرے۔

(سائل مذکور)

ج ۱۲۰} زکوٰۃ واجب الادا ہوگی۔ جب رقم میسر ہو تو ادا کریں۔ اگر بیت المال کے عمل تقاضا کریں تو بطور ضمانت حسب منشاء آپ زیور بھی رکھ سکتے ہیں بطور زکوٰۃ کا روپیہ ادا کرکے زیور واپس لے سکتے ہیں۔ شرع میں ... ادائیگی زکوٰۃ کے لئے کوئی خاص مہینہ یا تاریخ مقرر نہیں کرتی۔ آپ اپنے حسب ضرورت کوئی مہینہ مقرر کرلیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ خواہ سال گزرنے سے پہلے ہی دے دیا کریں۔

س ۱۲۱} ہم لوگوں نے اپنی بستی میں ایک انجمن (نماز کمیٹی) قائم کی تھی۔ تاکہ باجماعت نماز پڑھنے کے لئے تاکید کی جاوے۔ اور سب کی رائے سے یہ قانون قائم کیا گیا تھا کہ جسکی جماعت یا نماز بلا عذر فوت ہوجائے اس پر پانچ پیسے جرمانہ قائم کیا جاوے۔ بہت دنوں تک یہ قانون قائم رہ چکا ہے۔ لیکن اب بعض شخص جرمانہ دینے میں حیلہ وحوالہ اور عذر پیش کرتے ہیں کہ یہ بدعت ہے تاوقتیکہ قرآن وحدیث سے پورا پورا ثبوت وحوالہ نہیں ملیگا۔ کہ زمانہ اولیٰ میں بھی ایسا ہوچکا ہے ہم جرمانہ نہیں دینگے۔ یہ بھی سوال ہے کہ انجمن کا قانون کیسا ہے۔ روا ہے یا نہیں۔ کسی قسم کا جرمانہ وصول کرنا کیسا ہے جائز ہے یا ناجائز؟ اگر جائز ہے تو یہ رقم کہاں اور کس مصرف میں خرچ کی جاوے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۲۱} ایسے امور کے لئے ایک ہی حدیث کافی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔ المسلمون علیٰ شروطھم یعنی مسلمانوں کو اپنی جائز شرطوں پر قائم رہنا چاہئے۔ نماز کی پابندی کرنا یا کرانا امر دینی ہے اور اس پر تاوان لگانا تعزیر ہے۔ جو زمانہ موجودہ میں بحکم حدیث جائز ہے۔ جرمانے کی رقم مذہبی ضروریات میں خرچ کی جائے۔

س ۱۲۲} وقت ضرورت بیت المال سے قرض لے سکتے ہیں یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۲۲} اگر منتظمین بیت المال اعتماد کریں تو بوقت ضرورت لے سکتے ہیں۔

(رحیم واصل غریب فنڈ)

س ۱۲۳} ایک جھگڑا کے تصفیہ کے ماتحت مسمی دین محمد اور رمضان نے بخوشی اپنے اپنے قصبہ کے زمیندار اعلیٰ (قوم چیتری) کو منصف مان کر بطور ضمانت مبلغ ایک ایک صد روپیہ نقد اور ایک ایک اسٹامپ قیمتی آٹھ آنہ کا دستخطی بپاس منصف مذکور رکھے۔ اتفاق وقت کہ قصبہ کے تمامی مسلمانوں اور قصبہ کے تمامی زمینداروں میں ایک مسجد کی زمین کے متعلق مقدمہ شروع ہوگیا۔ زمین نزاعی دراصل مسجد کی نہ تھی مگر تمام مسلمانان قصبہ نے اس امر پر اتفاق کرلیا کہ زمین نزاعی مسجد کی ہے۔ دوران مقدمہ دین محمد مذکور بخیال حصول زرو بشکنجہ اسٹامپ اٹھنیاں مذکور زمینداروں سے مرعوب ہوکر بخلاف مسلمانان قصبہ گواہی وغیرہ دی۔ آخر الامر مقدمہ بابت نزاعی زمین مسجد بعدالت منصفی بلیا مصالحت بشرط حسب ذیل مابین فریقین داخل ہوگیا۔

فریقین نزاعی زمین مسجد پر کسی قسم کی عمارت نہ بنا دیں گے۔ زمینداران زمین نزاعی کے بیٹھنے والے دکانداروں سے اپنا زمینداری کوڑی وصول کرینگے۔ اور مسلمان خرچہ عدالت مبلغ ... نقد زمینداروں کو دیدیتے ہیں۔ دین محمد مذکور کو بعد تصفیہ مقدمہ زمین نزاعی مسجد ضمانتی رقم و اسٹامپ واپس مل گیا۔ اب سوال ہے کہ دین محمد کا یہ فعل شرعاً کسی جرم کے قابل ہے یا نہیں؟ (محمد یار الرقصبہ بانسڈیہہ)

ج ۱۲۳} اگر یہ صحیح ہے کہ زمین متنازعہ مسجد کی نہ تھی کہ دین محمد کی شہادت (کہ زمین مسجد کی نہیں) بالکل درست اور جائز ہے۔ جسکے باعث وہ کسی جرم کا مرتکب نہیں ہوا۔ قرآن پاک میں ایسے موقع کے ... ہدایات کی گئی ہے۔ واذا قلتم فاعدلوا (الآیہ) تعجب ہے کہ مسلمان ایسی صاف باتوں میں بھی مفتیوں کو تکلیف دیتے ہیں۔ حدیث میں ہے الحرام بیّن والحلال بیّن۔ علاوہ اسکے جب فیصلہ عدالت منصفی کی کیا قدر وقیمت ہے منصفی صاحبان عدالت جانے سے قبل شریعت کی طرف رجوع کریں

متفرقات

بہی خواہان اہلحدیث اس کی توسیع اشاعت میں حتی الامکان کوشش کرکے نئے خریدار مہیا کریں۔

شکریہ معاونین جن احباب نے نئے خریدار بنائے ہیں ان کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اسماء گرامی آیندہ درج کئے جائیں گے۔ دیگر حضرات بھی اس نیک کام میں شمولیت فرمائیں۔

پتے درکار ہیں عنوان ہذا پر ایک نوٹ اہلحدیث میں شائع کیا گیا تھا کہ اشاعت اخبار کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ایسے حضرات کے مکمل پتے بھیجے جائیں جو اخباری شوق رکھتے ہوں چنانچہ بہت سے حضرات نے متعدد پتے ارسال فرمائے۔ جن کو نمونے بھی بھیجے گئے۔ ان میں ایک امر قابل ذکر یہ ہے کہ آئندہ جو صاحب پتے بھیجیں وہ خاص ان احباب کے بھیجا کریں جو موحد اہل حدیث ہوں یا توحید و سنت کی تبلیغ کا شوق رکھتے ہوں اور اخبار خریدنے کی استطاعت رکھتے ہوں۔ تاکہ ان کو نمونہ بھیجنے سے دفتر کو بھی فائدہ ہو۔

اہلحدیث بطور نمونہ جن حضرات کو بطور نمونہ بھیجا جا رہا ہے ان کو اگر خریداری منظور ہو تو قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر (فیس منی آرڈر اصل قیمت سے ہی مجرا کرکے) ارسال کردیں۔ اگر خریداری منظور نہ ہو تو بھی اطلاع دیکر مشکور فرمائیں۔

تنظیم اہل حدیثان ہند کے بارہ میں اہلحدیث ۱۲ مارچ میں ایک مقالہ تحریر کیا گیا تھا۔ جس کی تائید میں مندرجہ ذیل صاحب نے اپنی آراء کا اظہار فرمایا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزا۔ دیگر احباب سے بھی امید ہے کہ وہ بھی اس طرف توجہ فرماکر جلد اطلاع دیجئے۔

(۱) مولوی عبد الکریم صاحب جتوئی نوہری (۲) مولوی نور محمد میانوی۔ (۳) منشی محمد عالم کوٹلی لوہاراں مغربی (۴) سیکرٹری انجمن اہل حدیث لکھنؤ (۵) منجانب انجمن اہل حدیث مرزا پور (۶) منشی محمد منظور الحق صاحب از پٹیالہ۔

اطلاع عام مولوی اسماعیل صاحب مدرسہ محمدیہ چھپرہ کے سفیر نہیں ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ اب تک مدرسہ کے نام پر چندہ جمع کر رہے ہیں۔ لہذا احباب کرام مطلع رہیں کہ اگر مدرسہ مذکور کیلئے کوئی صاحب ان کو چندہ دیں گے تو میں ذمہ وار نہیں ہونگا۔

(مولوی علی مہتمم مدرسہ مذکور)

دعائے صحت

اخبار "اہلحدیث" کے مربی اور مشہور سخنور مولوی محمد یعقوب صاحب برق بیاپوری کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ہنوز صحت یاب نہیں ہوئے جملہ ناظرین کی خدمت میں استدعا ہے کہ موصوف کے حق میں دعائے صحت کریں۔ اللھم اشفہ بشفائک و داوہ بدوائک۔ نیازمند: منیجر اہلحدیث امرتسر

حساب دوستاں

آیندہ پرچہ میں درج ہوگا۔ ناظرین مطلع رہیں

(منیجر اہلحدیث)

مولانا غلام حسن مرحوم سیالکوٹی کے جو حالات اخبار اہلحدیث (بابت ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء و بابت ۱۰ جون ۱۹۲۱ء) میں چھپے تھے۔ اگر ان میں کوئی غلطی یا نقص ہو تو مرحوم کے تلامذہ و مسترشدین مطلع فرمائیں تاکہ کتاب (تراجم علمائے اہل حدیث ہند) میں چھپ جانے کے بعد گلہ نہ رہے۔ جو صاحب اس پر توجہ فرمانا چاہیں اور ان کی تحویل میں اخبار کے یہ پرچے نہ ہوں تو اصل مضمون من وعن ان کی خدمت میں بذریعہ رجسٹری بھیجا جا سکتا ہے۔

(پتہ) ابو یحیی امام خان نوشہروی علی گڑھ (یو۔پی)

مدرسہ مکہ معظمہ کے لئے ایک صاحب از چک نمبر ۱۳۲ نہر مراد ریاست بہاولپور ۵ روپے

مدرسہ مدینہ منورہ کے لئے معرفت حافظ عبد الکریم صاحب از بمبئی ۵ روپے

عید آنہ فنڈ حاجی محمد عباس صاحب متولی مسجد حنفیہ پرمبور بارکس مدراس ۱۲ روپے۔ مولوی ابو البشار عبد الستار صاحب آسنسول ۱۰ روپے۔ حاجی غلام رسول

اشاعت فنڈ سید عبد الحفیظ صاحب لہریا سرائے ۲ روپے۔ میاں غلام محمد صاحب گوٹھ حاجی نظام الدین (سندھ) ۵ روپے۔ متفرق ۲ روپے۔ از اشتہارات ۷ روپے جملہ ۹۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۔ بقایا فنڈ ۹ روپے

اشاعت فنڈ کی امداد کرنا ہر شائق توحید و سنت کا فرض ہے۔ مذہبی انجمنیں اور مدارس و مجالس جہاں اپنے اور کاموں پر سینکڑوں روپے خرچ کرتے ہیں وہاں اخبار ہذا کی معرفت کام لیتے وقت فنڈ ہذا میں حسب استطاعت ارسال کیا کریں۔

غریب فنڈ میں از فتوے فنڈ ۲ روپے۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۶ روپے۔ بقایا ۲ روپے۔ از سائل ۲۲۵ سردار محمد نوشہرہ بجا سنگھ ۶۔ میزان ۱۰ روپے۔ بذمہ فنڈ ۱۴ روپے

ساٹھ سائلین باقی ہیں جن کے نام غریب فنڈ سے اخبار جاری ہوتا ہے۔ احباب خیر اس فنڈ کی طرف خاص طور پر توجہ کریں۔ سائلین اخبار جاری کرانے کے لئے بے تاب ہو رہے ہیں۔

مضامین آمدہ عبد اللہ۔ فضل الرحمن۔ نور محمد۔ عبد الرحیم۔ پنڈت آتمانند۔

ضرورت ملازمت میرا بھائی انٹرنس پاس ہے اور بے کار ہے۔ اگر کسی صاحب کو کسی فرم یا دکان میں منشی یا محرر وغیرہ کی ضرورت ہو۔ یا کسی مدرسہ میں معلم کی ضرورت ہو تو خاکسار کو اطلاع دیں۔

(پتہ) منشی محمد عمر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

نوٹ اخبار ہذا کا صفحہ ۲ ضرور ملاحظہ فرمائیں (منیجر)

ملکی مطلع

ڈکیتیوں کی کثرت

قابل توجہ گورنمنٹ

ہم نے "اہلحدیث" کی گذشتہ اشاعت میں اس عنوان کے ماتحت ایک نوٹ لکھا تھا۔ اس کے بعد اس ہفتے بھی ڈکیتیوں سے متعلق بڑی خوفناک اطلاعات آئی ہیں۔ بجائے کمی کے روزافزوں ترقی ہے ایک ہی تاریخ کے پرچے میں کئی کئی ڈکیتیوں اور قتل وغیرہ کا ذکر ہوتا ہے۔ مثلاً پرتاپ لاہور ۲۰ مارچ میں یہ سرخیاں شائع ہوئی ہیں:-

(۱) رہتک میں قتل اور قاتلانہ حملوں کی سنسنی خیز وارداتیں
ایک راگی کی ہلاکت۔ بندوق سے مسلح پراسرار حملہ

(۲) چلتی ٹرین سے ایک لڑکے کو زیوروں کے ڈبے سمیت اٹھا لے گئے

(۳) لدھیانہ کے نزدیک برات پر رائفلوں سے مسلح ڈاکوؤں کا حملہ

(۴) ضلع حصار میں دن دہاڑے سنسنی خیز ڈاکہ
بندوقوں سے مسلح ڈاکوؤں نے دلہن اور اسکے ساتھیوں کو لوٹ لیا۔

(۵) گنا دینے سے انکار پر ایک دیہاتی کا سنسنی خیز قتل

پرتاپ ۲۲۔ مارچ میں یہ سرخیاں ملتی ہیں:-

(۱) جموں کے نزدیک بیس مسلح آدمیوں کا حملہ

(۲) کلاچی کے نزدیک سنسنی خیز ڈاکہ ساہوکار کو قتل کر دیا گیا"

اس قسم کی وارداتیں تو آئے دن سنتے ہی رہتے تھے مگر امرتسر کے "ڈاکہ" نے ان سب کو مات کر دیا۔ جس کی تفصیل سنانے کی نہ جرأت ہے نہ ناظرین میں سننے کی طاقت ہوگی۔ ہر عیال دار شخص اسے سن کر آہ آہ آنسو روئیگا اور حیرت زدہ ہو کر کہیگا ؎

آنچہ من بشنوم بیدار ست یارب یا بخواب

اس کا تذکرہ پنجاب کے اخباروں میں عموماً شائع ہو چکا ہے۔ جس کا اکثر حصہ صحیح ہے مگر اس کے ساتھ کچھ غلط بھی ہے۔ اس کا مختصر بیان یہ ہے کہ ۵ا مارچ کو صبح کے وقت ایک معزز خاندان کی لڑکی (جس کی عمر قریباً پندرہ سولہ سال ہوگی جو گورنمنٹ زنانہ کالج کی نویں جماعت میں پڑھتی ہے) ایک بوڑھی خادمہ کے ساتھ تانگے میں بیٹھ کر بیرون شہر اپنے کالج میں امتحان دینے گئی۔ کالج کے دروازے پر پہنچکر ابھی تانگے سے نیچے اترنے بھی نہ پائی تھی کہ ایک ڈاکو نے اُسے اٹھا کر اپنی موٹر میں ڈال لیا جو پہلے ہی سے اس مطلب کے لئے وہاں تیار کھڑی تھی۔ اُدھر تانگے کے کوچوان لڑکی کی خادمہ اور کالج کی بعض طالبات نے شور مچا دیا مگر دوسرے ڈاکوؤں نے تلواریں دکھا کر سب کو خوف زدہ کر دیا۔ اُس موٹر میں سات مسلح نقاب پوش نوجوان تھے۔ جو دن دہاڑے راہ گیروں کے سامنے اپنی تلواریں چمکاتے ہوئے اس عفیفہ کو لے بھاگے۔

جب لڑکی کے وارثوں کو اس واقعہ کی اطلاع پہنچی تو وہ فوراً ایک تیز رفتار موٹر لیکر حسب سراغ ڈاکوؤں کے تعاقب میں لاہور کی طرف روانہ ہوگئے اور سرحد تک آنے والے پولیس سٹیشنوں کو بذریعہ فون اطلاع دی گئی۔ جس میں موٹر کا رنگ اور نمبر وغیرہ بھی بتایا گیا، اس کے علاوہ ملزموں کے گرفتار کرنے والوں کو انعام دینے کا وعدہ بھی کیا گیا۔ ڈاکوؤں کی موٹر جہلم (پنجاب) میں پہنچکر گرفتار ہوگئی۔ گرفتاری سے تھوڑی دیر بعد لڑکی کے متعلقین بھی وہاں پہنچ گئے۔ پولیس والوں نے لڑکی کو ڈاکوؤں سے علیحدہ کر کے محفوظ کر لیا اور ڈاکوؤں کو گرفتار۔ لڑکی کے متعلقین پولیس کو تسلی دیکر لڑکی سمیت رات کے تین بجے اپنے گھر امرتسر پہنچ گئے۔ لڑکی کے متعلقین اور اُن کے احباب کو ایک گونہ خوشی حاصل ہوئی اور انہوں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ لڑکی بعزت و آبرو واپس گھر آگئی۔ ملزم بھی دوسرے روز بعد دوپہر امرتسر لائے گئے۔ پولیس نے بڑی پھرتی سے چالان مرتب کر کے ۱۸ مارچ کو مقدمہ عدالت میں پیش کر دیا۔ کچھ کاروائی ۱۸ مارچ کو ہوئی اور کچھ ۲۰ مارچ کو۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ملزموں کی طرف سے ایک درخواست دی گئی ہے کہ چونکہ امرتسر میں لڑکی کے معزز خاندان کا بڑا اثر ہے ہمیں کسی انصاف کی امید نہیں اس لئے ہمارا مقدمہ کسی دوسرے ضلع میں منتقل کر دیا جائے۔ آیندہ تاریخ سماعت ۲۔ اپریل مقرر ہوئی ہے۔ دیکھیں ہائی کورٹ کیا فیصلہ دیتا ہے۔ اہالی امرتسر اس واقعہ سے بڑے خوف زدہ ہیں۔ اور اس مقدمے کا نتیجہ سننے کے لئے بڑی دلچسپی سے انتظار کر رہے ہیں۔

بدقسمتی سے ان ڈاکوؤں میں ایک شخص مذکورہ لڑکی کا ماموں زاد اور پھوپھی زاد بھائی بھی ہے۔ اس کے متعلق اخباروں میں شائع ہوا ہے کہ اس کے ساتھ لڑکی کی سگائی ہو چکی تھی جسے بعد میں لڑکی کے والدین نے منسوخ کر دیا تھا اس لئے اُس لڑکے نے اس غصہ میں یہ کام کیا، یہ بات غلط ہے۔ بعض اخباروں میں یہ بھی شائع ہوا ہے کہ خاندانی جائداد کا جھگڑا تھا، یہ بھی غلط ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اُس لڑکے کو اپنے ماموں (لڑکی کے والد) سے کسی اور معاملے میں رنجش تھی یہ معاملہ محض از قسم تادیب و اصلاح تھا اور موجب رنج نہ تھا۔ مگر لڑکے کی آوارہ طبیعت نے اسکو انتقام لینے پر آمادہ کر دیا۔ اس لڑکے کے ددھیال اور ننھیال باوجود خوشحال ہونے کے مقدمے کی پیروی سے دست بردار ہیں بلکہ سخت بیزار۔

مقدمہ عدالت میں دائر ہے خدا کرے کہ نتیجہ

اس حال تک پہنچا سکے [illegible] نقصان کے [illegible] اس [illegible]

گزارش: ہمیں معلوم ہے کہ ڈکیتیوں کی جس قدر وارداتیں اخباروں میں شائع ہوتی ہیں، اصل تعداد اس سے بہت زیادہ ہے۔ جن کا علم حکومت کو بذریعہ پولیس ہوتا ہے۔ اس لئے ہم حکومت کو اس کے فرض منصبی پر توجہ دلاتے ہوئے بطور مشورہ عرض کرتے ہیں کہ سب سے پہلے وہ سب کاموں سے نظر ہٹا کر چوری، ڈاکہ اور قتل وغیرہ بدامنی کے اسباب پر توجہ فرمائے۔ ساتھ ہی اس کے ہم یہ کہنے سے بھی نہیں رک سکتے بلکہ نہایت دردمندانہ طریق پر عرض کرتے ہیں کہ چونکہ حکومت کے مروجہ قوانین ان خرابیوں کا سدباب کرنے کے لئے کافی نہیں اس لئے عارضی طور پر ہی ان جرائم کی سزائیں قرآنی قانون کے ماتحت کر دی جائیں۔ ہماری یہ رائے آج سے نہیں بلکہ لارڈ کرزن کے زمانے سے ہے جبکہ ہم نے "اسلام اور برٹش لا" کے نام سے ایک رسالہ شائع کر کے حکومت سے یہی درخواست کی تھی۔ اگر اُسی زمانے میں ہماری رائے کو قبولیت کا شرف بخشا جاتا تو آج یہ حالت نہ ہوتی جسے دیکھ کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ ایسا کرنے میں گورنمنٹ کے راستے میں جو قانونی مشکلات حائل ہیں ہمیں اُن کا علم ہے ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اگر گورنمنٹ مصمم ارادہ کر لے تو ان مشکلات پر عبور حاصل کر سکتی ہے۔ ان معروضات کے بعد ہم اپنے مضمون کو اس شعر پر ختم کرتے ہیں ؎

حافظا وظیفۂ تو دعا گفتن است و بس
در بند آں مباش کہ نشنید یا شنید

پوہلی کی تلفی

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پوہلی پنجاب میں فصلات ربیعہ کی عام اور تکلیف دہ بوٹی ہے۔ فیروزپور۔ کیمبل پور۔ لدھیانہ اور نہری آبادیوں کے کئی اضلاع مثلاً شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ وغیرہ میں وسیع رقبہ میں پائی جاتی ہے اسکی نشوونما بیج سے ہوتی ہے جو ہر سال پودوں کے پکنے پر کافی مقدار میں کھیتوں میں گر جاتا ہے۔ اس طرح ہر سال یہ زیادہ پھیلتی جاتی ہے۔ چنانچہ اس وقت پنجاب کے میدانی علاقوں میں بہت تھوڑی جگہیں ایسی ہیں۔ جہاں یہ موجود نہ ہو۔ زمیندار اسے بُرا جانتے ہیں۔ اور جو نقصان ان کی فصلوں کو پہنچتا ہے یا جو تکلیف انہیں دیگر طریقوں سے پہنچاتی ہے زمیندار اس سے بخوبی واقف ہیں اس کے پودے پرخار دار گھنے تنے ہوتے ہیں اس لئے اسے کھیت میں سے نکالنا مشکل ہے۔ ان وجوہ سے زمینداروں نے اس کا خیال چھوڑ دیا ہے اور وہ اُن پر غالب آگیا ہے۔ اس کا مقابلہ کسی منظم طریقہ سے کرنا چاہئے جس طرح کہ بعض اضلاع مثلاً شیخوپورہ، لدھیانہ وغیرہ میں کیا گیا ہے۔ جہاں اسے کھیتوں سے دور کرنے کیلئے ہفتہ پوہلی منایا جاتا ہے۔

اس کے دور کرنے کا یقینی اور کامیاب طریقہ یہ ہے کہ پودوں کو پھول نکلنے سے پہلے کاٹ دیا جائے تاکہ بیج نہ بن سکے۔ پوہلی دسمبر میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کا بیج مئی میں پکتا ہے۔ عام طور پر پوہلی دور کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ جب تک اس میں پھول نہ آجائیں اور بیج نہ بن جائے۔ جو لوگ چند مقامات پر مجموعی طور پر اس کی تلفی بھی کرتے ہیں وہ بھی گندم کاٹ چکنے کے بعد ایسا کرتے ہیں۔ ایسا کرنا بہت بعد از وقت ہے۔ کیونکہ اس وقت بیج کا بہت سا حصہ کھیت میں پک کر گر چکا ہوتا ہے سو یہی بیج اگلے سال اُگ آتا ہے۔ اور پوہلی پہلے کی نسبت بہت زیادہ مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔ وقت اور محنت جو پوہلی کے نکالنے پر خرچ کیا جاتا ہے اس کا پورا پورا فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔

پوہلی کی تلفی کا صحیح وقت اپریل ہے۔ جب کہ پودے سبز ہوتے ہیں اور ننھے پھول نکل آتے ہیں۔ حال ہی میں ایک ضلع میں پوہلی وسط جون میں نکالی گئی۔ یہ محض تضیع اوقات ہے۔

پنجاب کے مزروعہ اور غیر مزروعہ رقبے کے کثیر حصے پر پوہلی نے قبضہ کر لیا ہے اور یہ زراعت کیلئے بہت نقصان دہ ہے۔ لہٰذا اس سے بچنے کے لئے زمینداروں کو چاہئے کہ اُسے اکھاڑنے کیلئے بروقت متفقہ طور پر کوشش کریں۔

(لاہور ۱۵ مارچ ۱۹۳۸ء)

حالاتِ حج

چوہدری محمد امین صاحب امرتسری مکہ معظمہ سے ۲۴ فروری کو تحریر فرماتے ہیں کہ حج مبارک ۲ فروری کو بخیر و خوبی ختم ہؤا۔ حج کے ایام میں چار پانچ روز بالعموم بادل چھائے رہے، معمولی سی بارش بھی ہوئی موسم نہایت خوشگوار رہا بلکہ رات کو خاصی سردی ہو جاتی تھی۔ الحمد للہ کہ حجاج کی تعداد میں امسال پچاس فیصدی اضافہ ہؤا۔ مصری، جاوی اور ہندی حجاج میں خاصی ترقی ہوئی۔ محمل شریف مصر سے آیا مگر جدہ میں حکومت سعودیہ کے سپرد کر دیا گیا۔ کوئی ناخوشگوار حادثہ نہیں ہؤا۔ ہندوستانی بوہروں کے پیشوا ملا طاہر سیف الدین بھی امسال حج کو تشریف لائے۔ فقط۔

اشتہار بمقدمہ آرڈر ۲۱ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی
عدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب
سب جج بہادر درجہ اول قصور
نمبر مقدمہ ۱۲۳۰ سال ۱۹۳۶ء
پال سنگھ ولد گلاب سنگھ قوم جٹ ساکن ٹھٹھہ تحصیل قصور
بنام فضلدین ولد ولائت قوم جٹ مسلمان ساکن گھریالہ تحصیل قصور حال آباد چک ۲۶ متصل بنگلہ جوڑ کہانوالہ تحصیل خیرپور ضلع بہاول پور۔ مدیون

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں رپورٹ نفاذ سے ظاہر ہے کہ مدیون عدم پتہ ہے۔ اور اسپر تعیل بطریق معمولی ہونی مشکل ہے۔ لہذا اشتہار ہذا بنام فضلدین مدیون مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر وہ بتاریخ ۳۰ حاضر عدالت ہذا ہوکر پیروی اجرا نہ کریگا تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاکر جائیداد مقروقہ ذیل نیلام کی جاویگی۔ (تحریر ۱)

نصف حصہ ہر دو قطعہ مکانات سکنہ گھریالہ تحصیل قصور محدود ذیل:۔

(۱) حویلی

	شمال	جنوب
	راستہ شارع عام۔ زمین سفید۔ بوٹا دگاموں	عمرا جٹ
	مشرق	مغرب
	ہکہ ترکھان۔ فقیر ترکھان	بوٹا جٹ

(۲) مکان

	شمال	جنوب
	راستہ شارع عام۔	مکان جلال جٹ۔ مہندو جٹ
	مشرق	مغرب
	مکان گاموں جٹ	مکان جھنڈو سقہ۔ دت جٹ

دستخط حاکم — مہر عدالت

تفسیر موضح القرآن اردو

مولفہ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ جو اپنے حسن بیان، عقائد اہلسنت والجماعت کے مطابق شان نزول۔ رموز و نکات وضاحت کرنے میں مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ اردو ترجمہ سادہ تحت اللفظ ہے۔ معمولی لیاقت کا مسلمان بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت تمام تفاسیر سے کم یعنی صرف ے/۳ (تین روپیہ آٹھ آنہ) محصولڈاک ۸/۱۲

کیمیائے سعادت اردو

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ مشہور و معروف تصنیف ہے جس میں فلسفہ اور عقلی دلائل سے اسلامی احکام و مسائل کا ثبوت دیا گیا ہے۔ قیمت صرف تین روپے۔ محصولڈاک

کشف المحجوب اردو

مصنفہ عارف کامل حضرت علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ صاحب لاہوری جس میں علم تصوف کی مفصل تشریح کی گئی ہے۔ تصوف کی تعریف۔ تصوف کی حقیقت۔ رموز و نکات اور تمام پوشیدہ رازوں کو ظاہر کر دیا گیا ہے۔ جن پر عمل کرنے سے انسان اعلیٰ درجہ کا متقی اور کامل صوفی بن سکتا ہے۔ قیمت صرف

---

۲۰ مارچ میں امرت دھارا اور اس کے مرکبات کی قیمت پر اساتی روپیہ کا کتب تحفہ بھیجا جاوے گا

"امرت دھارا" کے چھتیسویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں

۳۱ مارچ تک چار روپے کی بجائے دو روپے آٹھ آنہ میں منگوا دیں!

جناب کوی راج وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید امرت دھارا لاہور کا تیار کردہ

حکیم

ایک انوکھا میڈیسن بکس یعنے

۳۱ مارچ تک رعایت

۳۱ مارچ تک رعایت

{دنیا میں کوئی ایسا میڈیسن بکس نہ ہوگا۔ یہ بکس جیب میں رکھا جا سکتا ہے جس میں صرف تین ادویات ہیں جن کی موجودگی میں کسی اور دوائی کی ضرورت نہیں!}

اول "امرت دھارا" جو لاکھوں مرد اور عورت مان چکے ہیں۔ کہ تقریباً کل امراض کا علاج ہے اندرونی و بیرونی استعمال ہو سکتی ہے۔ اس کی مدد کے واسطے دو ادویات اور رکھی ہیں۔ ایک امرت گولی جو دست آور ہیں اور ۳۰ امراض کو باثر مفید ہیں۔ اور ایک گندھا رس جو کہ قابض ہے اور ہر قسم دست سنگرہنی اور ہیضہ وغیرہ کو اکسیر ہے۔ قبض یا دست کی جیسے ضرورت ہو "امرت دھارا" کی مدد کے واسطے ان میں سے ایک کو رکھ کر کل امراض کا قلع قمع ہو سکتا ہے۔

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ "امرت دھارا" ۲۳ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سڑک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

مباہلہ پاکٹ بک (مجلد)

مصنفہ مولوی عبدالکریم (سابق مرزائی مبلغ) اس میں مرزائی مشن کی تردید میں مختلف عنوانات قائم کر کے ہر عنوان کے ماتحت اس مشن اور بانی مشن کی ... اور تردید میں دندان شکن دلائل دیئے ہیں۔ ... سائز ... قیمت ۸/ منیجر اہلحدیث امرتسر

حقیقت مرزائیت (مجلد)

مثل مشہور ہے کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ چنانچہ یہ کتاب مولوی عبدالکریم آف مباہلہ (سابق مرزائی مبلغ) کی تصنیف ہے۔ مصنف نے اپنے نئے انداز سے قادیانی مذہب کی اصل حقیقت کو آشکارا کر دیا ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۸/ منیجر اہلحدیث امرتسر

مجموعہ نظم شبلی

(... مولانا شبلی نعمانی مرحوم) جس میں ... دوران کے کلام کو یکجا جمع کیا گیا ہے ... مولانا ... مرحوم نے قلم بند فرمائے ... قیمت صرف ۱/ ... اہلحدیث امرتسر

اسرار العلوم یعنی ترجمہ خلاصہ احیاء العلوم

[illegible] غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب احیاء العلوم جو ایک [illegible] تصنیف ہے۔ اس میں چند ایک ابواب کو [illegible] قلم بند کیا گیا ہے۔ وزن اور بحر مثنوی مولانا روم کا ہے۔ عام شائقین اور واعظین کیلئے مفید ہے۔ بڑی ضخیم اور لاجواب کتاب ہے۔
قیمت صرف دو روپیہ (عہ)

تاریخ سلاطین آل عثمان

یعنی خاندان عثمانیہ کی [illegible] زمانہ عروج کے ابتدا و انتہا تک کے تمام سلاطین کے حالات درج ہیں۔ قسطنطنیہ کی فتح۔ فتح منگری۔ فتح تیونس، فتح ایران، جنگ آسٹریا [illegible] غازی انور پاشا، غازی مصطفیٰ کمال پاشا [illegible] حالات، جنگ یونان کے معرکے، [illegible] کے حالات مفصل درج ہیں۔ قیمت عہ

اسد اللہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مفصل سوانح حیات۔ قیمت عہ
پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

مبلغ امرتسر

چندہ سالانہ عہ

[illegible] توحید و سنت کا علمبردار، شرک و بدعت کا دشمن [illegible] کلام پاک و سنت [illegible] جاری ہے۔ جگہ جگہ [illegible] اہلحدیث کے اختیار کرنے [illegible] رسول اللہ صلعم [illegible] اور عمل صالح پر کار بند [illegible] پیدا ہوتی ہے۔
پتہ:- مینیجر اخبار مبلغ امرتسر

استاد روزگار

جس میں یونانی و ڈاکٹری مرکبات کے نسخے ہر قسم کے اچار، مربے، حلوے۔ بسکٹ۔ پلاؤ وغیرہ تیار کرنے کی ترکیبیں مختلف عرق۔ شربت۔ شربت تیار کرنے کے طریقے۔ صابن دیسی۔ انگریزی۔ خوشبودار بنانے کے نسخے۔ ہر قسم کی سیاہیاں بنانے کے قواعد کے علاوہ اور بہت سی کار آمد چیزیں درج ہیں جن پر عمل کرنے سے کوئی آدمی بیکار نہیں رہ سکتا۔ [illegible] ہے۔ قیمت صرف عہ

سوانح سلطان صلاح الدین ایوبی

سلطان صلاح الدین اعظم کے نام نامی و اسم گرامی سے کون شخص واقف نہیں۔ کتاب ہذا میں سلطان مرحوم کے تمام حالات۔ جنگیں۔ اسلامی فتوحات کا مکمل و مفصل خاکہ کھینچا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت صرف دو روپیہ (عہ)

علاج الغرباء

طب یونانی میں ایک مشہور و معروف کتاب ہے۔ جس میں مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ جو معمولی سی لاگت اور آسان ترکیبوں سے تیار ہو سکتے ہیں۔ قیمت صرف ۱۲ر

[illegible]

(مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب ست دھرمی)
اس کتاب میں وید منتروں سے ویدوں کا غیر الہامی ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ نیز ویدک تہذیب کے نمونے وید منتروں سے دکھلائے گئے ہیں۔ ویدک دھرم کی تردید میں اپنی طرز کی پہلی اور لاجواب کتاب ہے۔ [illegible] قیمت بجائے عہ کے ۱۰ر [illegible]

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

مؤلفہ حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری جو مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا پر لکھی گئی ہے۔ جسے ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث اہل علم حضرات نے پسند فرمائی ہے۔ ہندوستان کے بہت سے مدارس میں بطور نصاب پڑھائی جاتی ہے۔ ہر آیت کی تفسیر میں قرآن مجید کی کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ [illegible] کرائی گئی ہے۔ قیمت صرف للعہ (چار روپے) محصول ڈاک

تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان

(از حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری)
قرآن کریم کی یہ پہلی تفسیر ہے جو علم معانی و بیان کی روشنی میں عربی زبان میں لکھی گئی ہے۔ شروع میں علم معانی [illegible] اصطلاحات نمبروار درج کی گئی ہیں۔ [illegible] ان اصطلاحات کے نمبر [illegible] سورہ فاتحہ و بقرہ کی تفسیر کی گئی ہے۔ بہت سے اہل علم حضرات نے اس پر شاندار ریویو لکھے ہیں۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ سرورق آرٹ پیپر پر رنگین بنوایا گیا ہے۔
قیمت صرف ۱۰ر

سیف اللہ

حضرت خالد بن ولید سپہ سالار افواج اسلامیہ کی مفصل سوانح حیات۔ قیمت عہ

پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۴ — نمبر ۲۱

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عشہ

رؤسا و جاگیرداران سے ۵ للعہ

عام خریداران سے ۴ صہ

" " ششماہی ۲ عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۹ محرم الحرام ۱۳۵۶ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

اشد ضروری اطلاع

قابل توجہ اصحاب برما

چونکہ یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے برما ہندوستان سے علیحدہ کر دیا گیا ہے اس لئے اسکے محصول میں بھی اضافہ ہو گیا ہے یعنی پوسٹ کارڈ پر بجائے تین پیسہ کے دو آنہ اور لفافہ پر بجائے ۲ آنہ اخبار پر تین پیسہ محصول ڈاک [illegible] لہٰذا خریداران اخبار اہلحدیث جو رنگون - مانڈلے - پیگو - تھیمو وغیرہ وغیرہ مقامات یا ان کے قریب وجوار سکونت پذیر ہیں۔ ان کو خصوصاً اطلاع دی جاتی ہے کہ یکم اپریل سے جن اصحاب کے نام اخبار جاری ہوگا یا سابقہ قیمت جن کی قیمت ماہ اپریل سے شروع ہوگی وہ آئندہ قیمت اخبار پانچ روپیہ کی بجائے [illegible] منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر ارسال کر دیا کریں۔ وی پی اب نہیں کیا جائے گا ——— [illegible] میں ہی قیمت مع محصول ڈاک [illegible] ہرگز [illegible] بہت اضافہ ہو گیا ہے ——— جو حضرات [illegible] کے نمبر (۹) [illegible] قیمت [illegible]

[illegible]

ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر میں باہتمام ابو رضا عطاء اللہ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر اہلحدیث کوچہ [illegible] امرتسر سے شائع ہوا۔

انتخاب الاخبار

——امرتسر معلوم ہوا ہے کہ شیخ محمد صادق صاحب ڈاکٹر سیف الدین کچلو ممبر پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے خلاف طلبرداری کرنے والے ہیں۔

——امرتسر امسال محرم اور ہولی کے تیوہار متصل ہونے کی وجہ سے شہر کے مختلف چوکوں میں پولیس کی چوکیاں لگی رہیں۔ تعزیے وغیرہ حسب معمول نکلے۔ اور کسی قسم کا حادثہ نہیں ہوا۔

——شیخوپورہ و منٹگمری کے دیہات میں ژالہ باری سے فصلوں کو بہت نقصان پہنچا۔

——ڈیرہ غازی خان میں ۲۳ مارچ کو بارش اور آندھی کا غضبناک طوفان آیا۔ ژالہ باری بھی ہوئی۔ بہت سی فصلیں تباہ ہوگئیں۔ کئی درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔ بہت سے پرندے بھی مرگئے۔

——موضع گمٹوالا تھانہ کاموں کے ضلع شیخوپورہ میں پچاس مسلح ڈاکوؤں نے ایک پنڈت کے مکان پر چھاپہ مارا۔ گھر والوں نے بڑی دلیری سے مقابلہ کیا۔ ڈاکوؤں پر فائر کئے۔ دو ڈاکو ہلاک ہوگئے۔ باقی بھاگ گئے

قبول اسلام | انجمن تبلیغ الاسلام ٹانڈہ کے سالانہ جلسہ جو حال ہی میں ۱۲-۱۳-۱۴ مارچ کو ہوا۔ اسمیں مسٹر میلارام جو ایک انگریزی خواندہ نوجوان ہیں مشرف باسلام ہوئے ایک اور مرزائی نوجوان شیر محمد بھی مرزائیت سے تائب ہوا۔ (مولوی عبدالغنی ناظم انجمن تبلیغ الاسلام ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور)

رسالہ امارت پیر جماعت علیشاہ | جو حال ہی میں اشاعت فنڈ سے شائع کیا گیا ہے۔ اسمیں پیر صاحب کی امارت متعلقہ شہید گنج ایجی ٹیشن کا مفصل بیان ہے قیمت فی نسخہ ۹ پائی۔ محصول ڈاک فی نسخہ ۹ پائی۔ نوٹ۔ رسالہ ہذا وی پی نہیں بھیجا جائیگا۔ پتہ۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

——پانی پت میں ہولی کے موقعہ پر فساد ہوجانے سے پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ آٹھ آدمی ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے۔ کرفیو آرڈر جاری کردیا گیا ہے

——ماسکو ۲۳ مارچ۔ حکومت ترکی نے حکومت روس کی اس درخواست کو منظور کرلیا ہے جو اس نے درہ دانیال میں بحری بیڑے کی نقل و حرکت کے متعلق دی تھی

قابل توجہ خریداران اہلحدیث

ماہ اپریل ۱۹۳۸ء میں جن کی قیمت اخبار ختم ہے ان کے نمبر خریداری مع اسمائے گرامی اخبار ہذا کے صفحہ ۱۲ پر درج ہیں

اسے ضرور ملاحظہ فرمالیں۔

وی پی بھیجے گئے | سابقہ پرچہ مندرجہ ذیل حضرات کو وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا وی پی عدم پتہ کی وجہ سے واپس ہوجائے تو وہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔

۵۴۴۹ - ۶۳۸۱ - ۶۴۲۰ - ۶۳۲۹ - ۶۸۹۸ -
۹۶۲۱ - ۹۸۲۹ - ۹۸۹۳ - ۱۰۲۵۰ - ۱۰۵۷۷ -
۱۰۸۸۹ - ۱۱۰۷۸ - ۱۱۰۹۴ - ۱۱۱۳۲ - ۱۱۱۳۶ - ۱۱۱۳۷
۱۱۱۴۰ - ۱۱۳۶۴ - ۱۱۵۹۶ - ۱۱۶۲۰ - ۱۲۰۱۹ -
۱۲۰۲۱ - ۱۲۰۲۴ - ۱۲۰۲۷ - ۱۲۰۳۱ - ۱۲۰۴۰ -
۱۲۰۸۱ - ۱۲۰۸۴ - ۱۲۰۸۹ - ۱۲۰۹۰

تلاش گمشدہ | میرا پوتا محمد اسلم لاہور میں مستری عبدالغنی کی دوکان پر خراد کا کام سیکھتا تھا۔ ۲۴ ستمبر سے ناراض ہوکر کہیں چلا گیا ہے۔ کسی صاحب کو ملے تو مجھے اطلاع دیں پانچ روپیہ انعام دیا جائیگا۔ حلیہ یہ ہے :- عمر ۱۶ سال رنگ سفیدی مائل گندمی۔ جسم دبلا۔ قد درمیانہ دہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے دو سر ہیں۔ اور تعلیم پانچویں جماعت تک ہے۔ (راقم مستری عمرالدین اہلحدیث کوٹلی لوہاراں مغربی۔ ضلع سیالکوٹ)

(بقیہ متفرقات)

غریب فنڈ | از فنڈ بی فنڈ ۶ا۔ از چوہدری کریم بخش صاحب ہنڈیوالی ۲ ۔ جملہ ۸ ۔ بذمہ فنڈ ۱۴ ۔ بقایا ۸ ۔ از سائلین ۲۳ محمد اشرف سنڈو ۲۴ چندو وڈہ ملتان ۸ ۔ میزان ۸ ۔ ہردو سائلین کے نام اخبار ایک ایک سال کے لئے جاری کیا گیا۔ بقایا فنڈ ۲ ۔

وصولی داخلہ | ۹۳ شمس الدین ۹۴ سیکرٹری انجمن اشاعت السنت ۹۵ عبدالرحمن۔ ۹۶ حاجی ہاشم۔

جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب | کے لئے از ڈاکٹر محمد حسن صاحب موسے خیل ۸

مضامین آمدہ | محمد مقبول۔ فضل الرحمن۔ مولوی محمد عبداللہ عقیل ۲ عدد

تلاش نسخہ | خاکسار کی عمر تقریباً ۲۹ سال ہے۔ کچھ عرصہ سے شب کوری (اندھراتا) کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ روز افزوں ترقی پر ہے۔ کسی صاحب کے پاس کوئی مجرب نسخہ ہو تو مجھے اطلاع دیں۔ عزیز احمد ولد حاجی عبدالرحمن رنگریز محلہ نیاریاں متصل توپ خانہ۔ ریاست رامپور۔

یاد رفتگان | میری ہمشیرہ سات ماہ کی علالت کے بعد انتقال کرگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (حکیم اللہ بخش میرسیاں ضلع جالندھر) ناظرین مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں اور اسکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرھا

(۲) میری ۱½ سالہ لڑکی چند روز علیل رہ کر فوت ہوگئی انا للہ! اللہ تعالیٰ اسے میرے لئے شفیع بنائے اور مجھے نعم البدل عطا کرے (محمد اسمٰعیل ملازم دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر)

قبول اسلام | اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۴ کس (۵ مرد ۹ عورتیں) اقوام اچھوت اقوام خاکسار کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے۔ الحمدللہ! اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے۔ (محمد عبد [illegible] محمدی۔ [illegible])

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۹ محرم الحرام ۱۳۵۶ھ

اسلام کیا چاہتا ہے؟

کلکتہ کی جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث کے جلسہ منعقدہ بتواریخ ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ میں دعوت شرکت کے ساتھ یہ اطلاع بھی آئی ہے کہ آپ کی تقریر براڈ کاسٹ کرائی جائے گی۔ اس لئے آپ تقریر بصورت تحریر بھیجکر مشکور فرمائیں۔

براڈ کاسٹ ایک مشین ہوتی ہے جس میں بولنے سے سارے ہندوستان بلکہ ساری دنیا میں جہاں جہاں اس کا کونکشن (تعلق) ہو آواز پہنچ جاتی ہے۔ ہمارا براڈ کاسٹ اخبار "اہلحدیث" ہے۔ اس لئے جو تقریر میں نے کلکتے بھیجی ہے اُسے اپنے ناظرین کے حلقے تک پہنچانے کو درج اخبار کیا جاتا ہے۔

افسوس ہے کہ میں باوجود دعوت اور تقاضا شدید کے کلکتے کے جلسے میں شریک نہیں ہوسکا۔

(مدیر)

یہ سوال مذہبی حیثیت سے بہت معقول ہے جس کا مختصر جواب ازروئے قرآن شریف یہ ہے کہ اسلام انسان کو خالص انسان بنانا چاہتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ انسان پیدائشی طور سونے کی مانند ہے یعنی جس طرح سونا معدنیات میں سب سے اعلیٰ دھات ہے اسی طرح انسان تمام جانداروں میں سب سے اعلیٰ درجہ رکھتا ہے

آیہ کریمہ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ اس دعوے کا بیّن ثبوت ہے یعنی خدا نے انسان کو تمام جانداروں میں سب سے بڑی مکرم و معظم نوع پیدا کیا ہے۔ جس طرح سونا اپنی پیدائش کے لحاظ سے غیر جنس کے ساتھ مخلوط ہوتا ہے۔ بلکہ یوں کہئے کہ غیر جنس اُس میں اصل اجزا سے زیادہ ہوتی ہے یعنی مٹی، سنگ ریزے، ریت کے ذرات اور غیر جنس کی اور چیزیں اس کے ساتھ ملی جلی ہوتی ہیں بلکہ بلحاظ اکثریت اُس پر غالب ہوتی ہیں۔ اسی طرح انسان کی انسانیت کے ساتھ ایسی خواہشات مل جاتی ہیں جو اس کی نفسانیت کو مغلوب کر دیتی ہیں چنانچہ ارشاد ہے۔ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ یعنی انسان کا نفس خواہشات ردیہ میں گھرا ہوا ہے۔ جس طرح مخلوط سونے کو بڑی محنت سے صاف کر کے خالص سونا الگ کیا جاتا ہے تب جاکر وہ گرانقدر چیز بنتا ہے۔ اسی طرح انسان کے نفس کو جب خواہشات ردیہ سے پاک کیا جائے تب وہ دیگر انواع سے اعلیٰ و افضل قرار پاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:-

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ یعنی جو انسان ان خواہشات ردیہ سے اپنے نفس کو پاک صاف کرلے وہی کامیاب ہے اور

جو ایسا نہ کرے وہ ذلیل و خوار اور فیل۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا یعنی جس نے اپنے نفس کو پاک صاف کر لیا وہ خدا کے نزدیک کامیاب ہستی ہے اور جس کے نفس کو خواہشات نے مغلوب کر لیا وہ نامراد۔

اب سوال جواب طلب یہ ہے کہ وہ خواہشات ردیہ کیا ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ ایسی خواہشات کی متعدد قسمیں ہیں مگر اُن سب کا مرکز ایک ہی ہے جسکو ان لفظوں میں ادا کیا گیا ہے ؎

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

ان میں سے ایک قسم خدا سے تعلق رکھتی ہے۔ باقی مخلوقات سے۔ خدا سے تعلق رکھنے والی بڑی خواہش یہ ہے کہ انسان خدا سے ہٹ جائے یا اُس سے بے پرواہ ہو جائے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ انسان خدا کو اپنا خالق، مالک، رازق، معطی، محی اور ممیت جانے یعنی اُسی کو زندگی دینے والا اور زندگی چھین لینے والا سمجھے۔ اس کے علاوہ اس کو کل طاقتوں کا مالک جانے اس طرح کہ دنیا کے کل انسانوں کو ادنیٰ سے اعلیٰ تک رعایا سے شاہ معظم تک اس کے حضور میں ادنیٰ سا غلام سمجھے اسکے ساتھ ہی اپنی ہر حرکت اور سکون پر اس کو نگران جانے بلکہ اپنے آپ کو ہر آن اس کی حضوری میں حاضر سمجھے قرآن مجید میں اس کی بابت ارشاد ہے:-

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۔

ان سب متفرق صفات کو ایک جگہ یوں جمع کر دیا ہے

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۔ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ

اَلْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ؁

یعنی اللہ وہ ذات پاک ہے جو غائب اور حاضر سب کو جانتا ہے وہ بڑی بخشش والا مہربان ہے۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اللہ وہی ذات پاک ہے جو دنیا کا اصلی بادشاہ ہے وہ کمزوریوں اور عیبوں سے پاک ہے جو گھبراہٹ اور بے چینی میں امن دینے والا ہے۔ سب کے حال پر نگران، اپنے ارادے میں غالب، بگڑی کو بنانے والا، بڑی شان و شوکت والا، مشرکوں کے ہر قسم کے شرک سے پاک ہے تمہارا معبود وہی اللہ ہی ہے جو ہر اک چیز کا پیدا کرنے والا، ہر چیز کی شکل بنانے والا تمام مبارک نام اسی کی ذات کے لئے ہیں ہر چیز جو آسمان اور زمین میں ہے اسی کی پاکی کا اظہار کرتی ہے وہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے؁

خدا کی ہستی کا یہ مجمل سا نقشہ دکھا کر ارشاد ہوتا ہے:۔ وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَکِیْلًا ۝ یعنی اپنے رب کا نام یاد کرو اور اسی کے ہو رہو۔ مشرق و مغرب (کل دنیا) کا پروردگار وہی ہے۔ پس تم اسی کو اپنا کارساز سمجھو۔

سچ تو یہ ہے کہ جب کوئی انسان ان آیات پر عمل کرتا ہوا اسی کا ہو رہتا ہے تو اس کے منہ سے بے ساختہ نکلتا ہے ؎

کارساز ما بفکر کار ما
فکر ما در کار ما آزار ما

ایسا پاک نفس انسان نہ اپنی خوشحالی پر اتراتا ہے نہ تنگی و سختی میں گھبراتا ہے۔ بلکہ اس کے منہ پر ہر وقت جاری رہتا ہے:۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ یعنی ہم سب اللہ ہی کی ملک ہیں اور اللہ ہی کی طرف رجوع ہیں۔

اس تعلق میں جو چیز خلل انداز ہو خواہ باپ ہو یا بیٹا، دوست ہو یا بھائی، مالی طمع ہو یا عزت و جاہ کی خواہش، کسی ذلیل پر رحم کرنا ہو یا کسی زبردست کا ڈر ہو یہ سب چیزیں اس سونے کے ساتھ میل کچیل کی طرح ہیں۔ اس قسم کی ملاوٹ کو دور کرنا ایک کامل انسان کا فرض ہے۔ چنانچہ ایک عارف خدا کا ارشاد ہے ؎

موحد چہ در پائے ریزی زرش ؛ چہ تیغ ہندی نہی بر سرش
امید و ہراسش نباشد ز کس ؛ ہمین است بنیاد توحید و بس

یعنی موحد وہی ہے جو کسی سے ڈر کر یا کسی چیز کے لالچ میں پڑ کر خدا سے نہ ہٹے۔

اسلام نے اس مقصد کو ایسا ملحوظ رکھا ہے کہ کسی کام میں بھی اس سے چشم پوشی روا نہیں رکھی۔ روزانہ پنجوقتہ نماز بھی اسی مقصد کے لئے ہے جو ابتدا سے انتہا تک اسی مقصد کو قائم رکھنے اور مضبوط کرنے والی ہے۔ نماز کو دو اجزاء سے مرکب بنایا گیا ہے۔ ایک روحانی توجہ دوسرے جسم کی حرکات عاجزانہ چونکہ روحانی توجہ میں کمی واقع ہونے کا امکان تھا اس لئے اس کی تلافی کے لئے ظاہری ارکان کو بھی داخل نماز کیا گیا۔ تاکہ یہ دو چیزیں مل کر اصل مقصد کو پورا کریں۔ اس کی مثال آج کل ہمیں سرکاری مدارس میں ملتی ہے کہ مضامین ضروریہ کے ساتھ غیر ضروریہ کو بھی شامل کیا گیا ہے جو امتحان پاس کرنے میں معاون ہوتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح نماز کے اوراد و اذکار اور دلی توجہ جو روحانی حصہ ہے اصل مقصود ہے اور ظاہری اعضاء کی نقل و حرکت اس کی تکمیل ہے۔

آہ! کیسا لطف ہوتا ہے جب ایک انسان جس کے سر پر تاج شاہانہ ہے اور وہ مجلس میں سب سے اونچا تخت پر بیٹھتا ہے اذان سن کر تخت سے نیچے اترتا ہے اور اپنا سر نیاز زمین پر رکھ دیتا ہے اور اس کے منہ سے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی نکلتا ہے زبان کا اقرار، دل کا اعتراف، سر کی وضع یہ سب چیزیں مل کر انسان کے تزکیہ نفس کے لئے بڑی موثر ہیں۔ اس وقت بظاہر تو وہ خدائے پاک کے سامنے سجدہ کرتا ہے۔ مگر درحقیقت وہ اپنے نفس کو ہر قسم کے تکبر و غرور سے پاک کرتا اور زبان حال سے کہتا ہے ؎

خوشہ چوں سر برکشد تیغش زنند
دانہ چوں افتد زبر دستش کنند

بڑے غور و خوض سے دیکھا گیا ہے کہ دنیا کے کسی مذہب میں اتنی عبادت واجب نہیں کی گئی جتنی کہ اسلام میں۔ پنجوقتہ نماز ہی کو دیکھئے کوئی مذہب اتنی عبادت اپنے اتباع پر واجب نہیں ٹھیراتا۔ میں اس وقت نماز اور دیگر مذاہب کی عبادات کا مقابلہ نہیں کرنا چاہتا بلکہ صرف اندازہ بتاتا ہوں۔[1]

اسلام نے جو اتنی کثیر المقدار عبادت اپنے اتباع پر واجب گردانی ہے جو عام طور پر مزدور پیشہ اور کثیر الاشغال لوگوں پر ناگوار گزر سکتی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ صرف یہی وجہ ہے کہ اسلام انسان کو سونے کی طرح ہر قسم کے میل و کچیل سے پاک صاف کرنا چاہتا ہے۔ اسی لئے ارشاد ہوتا ہے:۔

اِنَّهَا لَکَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۔ یعنی نماز کو ادا کرنا بے شک مشکل کام ہے لیکن جو لوگ خدا سے ملنے کی خواہش رکھتے ہیں ان پر کچھ مشکل نہیں کیونکہ وہ ان کے اصل مقصد (تزکیہ نفس) میں مددگار ہے۔

رمضان شریف کے روزے | اسی اصول پر رمضان شریف کے روزے مقرر کئے گئے ہیں۔ روزہ دار سے پوچھئے کہ بھوک اور پیاس کی حالت میں اس کا دل کس طرف ہوتا ہے۔ اس کے سامنے اعلیٰ درجے کا کھانا اور میٹھا پانی بھی رکھ دیا جائے دروازہ بھی بند ہو، نہ کوئی سرکاری آدمی دیکھتا ہو نہ کوئی پرائیویٹ طور پر جھانکتا ہو۔ تاہم روزے دار ان نعمتوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھیگا۔ کیونکہ ایسا کرنا اس کے اصل مقصد (تزکیہ نفس) کے

[1] اسکے متعلق میرا رسالہ نماز اربعہ ملاحظہ کریں جس میں اسلامی نماز کا مقابلہ دیگر مذاہب کی عبادات سے کیا گیا ہے۔

خلاف ہے۔

فریضہ زکوٰۃ اسلام کا تیسرا حکم فریضہ زکوٰۃ ہے جو تزکیہ نفس میں اسی قدر مددگار ہے جس قدر درختوں کے حق میں ان کا چھانٹا جانا۔ جس کی بابت کسی عارف خدا نے کہا ہے۔

زکوٰۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رز را
چوں باغباں ببرد بیشتر دہد انگور

آہ! وہ نظارہ کیا عجیب ہوتا ہے جب ایک آدمی نعمتِ الٰہی کھاتا ہے اس کے سامنے ایک ایسا شخص آجاتا ہے جو نانِ شبینہ کا بھی محتاج ہے۔ اور وہ بزبانِ حال یا بلسان قال کہتا ہے

اے سیر ترا نانِ جویں خوش ننماید
معشوق من آنست کہ نزدیک تو زشت است

اسی آواز کی تائید میں شیخ سعدی مرحوم بھی آواز دیتے ہیں

نہ خواہندم بر در دیگراں
بشکرانہ خواہندہ از در مراں

قرآن شریف میں ایسے لوگوں کا ذکر نہایت تعریف کے ساتھ کیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

(۱) یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا۔ (۲) یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ۔

یعنی اللہ کے بندے غریبوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں، غرباء کی حاجات کو اپنی حاجات پر مقدم رکھتے ہیں۔ مالدار، متکبر انسان چونکہ مال کو اپنی ذاتی ملکیت سمجھتا ہے اور دل میں خیال کرتا ہے کہ جو کچھ مجھے ملا ہے یہ میری اپنی لیاقت کا نتیجہ ہے ایسے متکبر انسان کے کان اینٹھنے کو ارشاد ہوتا ہے وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْسُطُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ۔

اے متکبر انسان! تنگی اور فراخی خدا ہی کی طرف سے ہے اور اسی کی طرف تمہارا رجوع ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کا ادا کرنا بھی انسان کے تزکیہ نفس کے لئے بہت ضروری ہے۔ اسی لئے اس کا نام ہی زکوٰۃ رکھا گیا ہے۔

اس لفظ کے معنی ہی "پاکیزگی" کے ہیں۔ باوجود اسکے ایک مسلمان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے آپ کو پاک قرار دے بلکہ اس کام میں اپنی کوشش جاری رکھے۔ یہاں تک کہ موت کے وقت خدا کی طرف سے اس کو پاکیزگی کا سرٹیفکیٹ (سند) ملے۔ جو لوگ تھوڑا سا کام کر کے اپنے آپ کو عالی مقام اور پاک صاف جانتے ہیں۔ اور اپنے مقابلے میں دوسروں کو خطاکار اور بدنام سمجھتے ہیں۔ اُن کو اس متکبرانہ خیال سے روکنے کے لئے ارشاد فرمایا۔

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یُزَکُّوْنَ اَنْفُسَہُمْ بَلِ اللّٰہُ یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَآءُ۔ یعنی جو لوگ اپنے نفسوں کو خود ہی پاک سمجھ لیتے ہیں وہ بڑی غلطی کرتے ہیں۔ پاک وہی ہے جسے موت کے وقت خدا پاک قرار دے۔ اس مضمون کو عارف جامی نے یوں ادا کیا ہے

جامی چہ لاف مے زنی از پاک دامنی
بر خرقۂ تو ایں ہمہ داغ شراب چیست

حج بیت اللہ اسلام میں چوتھا حکم بیت اللہ کا حج ہے۔ یہ بھی دراصل تزکیہ نفس کے لئے ہے۔ اس کا اندازہ اس وقت خوب ہوتا ہے جب ایک تاجدار اور دوسرا اس کا تابعدار دونوں احرام کا لباس پہن کر لبیک لبیک کہتے ہوئے حرم شریف میں حاضر ہوتے ہیں اور بزبان حال کہتے ہیں

بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالب
تماشائے اہل کرم[1] دیکھتے ہیں

چاروں طرف سے اللہ ھو اللہ ھو کی آواز آتی ہے۔ ادھر قرآن شریف کا یہ حکم کانوں میں پہنچتا ہے اور دل میں اترتا ہے۔ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ ھٰذَا الْبَیْتِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَہُمْ مِّنْ جُوْعٍ۔ چاہئے کہ لوگ اس گھر کے مالک کی عبادت کریں جو بھوک کے وقت ان کو کھانا دیتا ہے۔ اس وقت عجیب قسم کی وحدت قومی نظر آتی ہے نہ کوئی ہندی ہے نہ سندھی نہ کوئی چینی ہے نہ جاپانی۔ بلکہ سب کے سب خدا کے بندے اور ایک ہی نبی کی امت ہیں۔ وہاں پہنچ کر عارف جامی کے اس شعر کا مطلب سمجھ میں آتا ہے

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

حاجی اپنا مال خرچ کرتا ہے، مسکینوں کو فائدہ پہنچاتا ہے اور اپنے آپ کو دربار خداوندی میں حاضر سمجھتا ہے۔ اگر تاریخی حیثیت سے نظر ڈالتا ہے تو اس کے منہ سے بے ساختہ نکل جاتا ہے

وہ دنیا میں گھر سب سے پہلا خدا کا
خلیل ایک معمار تھا جس بنا کا
ازل میں مشیت نے تھا جس کو تاکا
کہ اس گھر سے ابلیگا چشمہ ہدیٰ کا
وہ اک بت پرستوں کا تیرتھ بنا تھا
جہاں تین سو ساٹھ بت پج رہا تھا

چونکہ اسلام کے پیش نظر انسان کا تزکیہ کرنا ہے اسی لئے اس کو معاملات کی تعلیم بھی ایسی ہی دی گئی ہے جو اس کام میں اس کی معاون ثابت ہو۔ انسان کے روحانی تزکیہ میں سب سے پہلے زبان کو دخل ہے اسی لئے کفریہ کلمات نکلتے ہیں، گالی گلوچ بکتا ہے، جھوٹے وعدے کرتا ہے، جھوٹی گواہی دیتا ہے، کسی پاک انسان کی توہین کرتا ہے، بہتان طرازی کرتا ہے، عیب چینی کرتا ہے، غلط فیصلے کرتا ہے، ان سب معاصی کا علاج خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں اصلاح زبان کو ٹھیرایا ہے۔ اس نسخے کے الفاظ یہ ہیں۔ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی۔ یعنی جب بولو انصاف اور راستی سے بولو خواہ کوئی تمہارا قریبی ہی ہو اس کا بھی لحاظ نہ کرو انسان کی روحانی امراض میں سب سے بڑا مرض اور تزکیہ نفس میں بڑا مخل اندازہ مرد و عورت کا ناجائز تعلق ہے۔ کون نہیں جانتا کہ یہ فعل سب خرابیوں کی جڑ ہے۔ شراب نوشی، قمار بازی، ڈاکہ زنی سب اسی کے نتائج ہیں۔ اس ناجائز تعلق کو اسلام نے بڑی سختی سے بند کر دیا۔ مرتکب فعل پر سخت سے

[1] اہل کرم سے مراد اس جگہ خدا تعالےٰ کی ذات ہے۔

سے بچنے کی تاکید فرمائی۔ بلکہ اس کے مبادی ہی کا سدباب کرنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ؕ یعنی بدکاری کے نزدیک بھی نہ جاؤ خواہ ظاہری ہو خواہ چھپی ہوئی۔

ظاہری سے مراد دیدہ بازی ہے اور باطنی سے مراد اس فعل کا ارتکاب ہے۔ ان سب امور کی ناکہ بندی کردی مختصر یہ ہے کہ اسلام ہم سے یہی چاہتا ہے کہ ہم خدا کے خالص بندے اور ایک دوسرے کے ہمدرد دوست اور خیرخواہ حقیقی بن جائیں جس کا اظہار مولانا حالی مرحوم نے ذیل کے دو بندوں میں کردیا ہے۔ خدائی تعلق کے حصے میں یہ بند ہے سے

کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق
زباں اور دل کی شہادت کے لائق
اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق
اسی کے ہیں فرماں اطاعت کے لائق

لگاؤ تو لو اس سے اپنی لگاؤ
جھکاؤ تو سر اسکے آگے جھکاؤ

انسانی تعلقات کے متعلق یہ دوسرا بند ہے سے

یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا
کہ مخلوق ساری ہے کنبہ خدا کا
وہی دوست ہے خالق دوسرا کا
خلائق سے ہے جس کو رشتہ ولا کا

یہی ہے مروت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

قرآن مجید اس کے متعلق کئی ایک مقامات میں مفصل ہدایات دے چکا ہے۔ جن میں سے ایک مختصر سی آیت بیان کر کے میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ وہ آیہ مبارکہ یہ ہے :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ؕ یعنی اے ایمان والو! خدا کے سامنے رکوع سجدہ کیا کرو اور ہر قسم کی عبادت کیا کرو اور

لوگوں کے ساتھ ہر قسم کی بھلائی کیا کرو تاکہ تم تزکیہ نفس میں کامیاب ہو کر نجات پا جاؤ۔

اس کے متعلق ایک جامع حدیث بھی آئی ہے جس کے الفاظ دو طرح سے مروی ہیں :-

(۱) خیر الناس من ینفع الناس۔ یعنی سب لوگوں سے بہتر آدمی وہی ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے

(۲) خیرکم من یرجیٰ خیرہٗ یعنی تم میں سے بہتر وہی شخص ہے جس کی ذات سے ہر طرح کی بھلائی کی امید ہو۔

مولانا حالی مرحوم نے انہی حدیثوں سے یہ بند اخذ کیا ہے

سے ہندو سے لڑیں نہ گبر سے بیر کریں
شر سے بچیں اور شر کے عوض خیر کریں
جو کہتے ہیں یہ کہ ہے جہنم دنیا
وہ آئیں اور اس بہشت کی سیر کریں

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اہلحدیث

ارادہ ہے اس تقریر کو بصورت رسالہ چھاپ کر مفت شائع کیا جائے۔ انشاء اللہ!

(ابوالوفاء)

قادیانی مشن

”حقیقی آزادی کی علمبردار جماعت احمدیہ ہے“

(الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۳۷ء)

آج کل سیاسی نقطۂ نگاہ سے ہندوستان کی آزادی کے متعلق دو اصطلاحیں مستعمل ہیں۔ (۱) آزادی (سوراج) زیر سایہ برطانیہ (۲) کامل آزادی۔ کامل آزادی کے معنی ہیں حکومت برطانیہ سے علیحدہ ہو کر مستقل آزادی۔ جس طرح آزاد ملکوں (مثلاً افغانستان) کو حاصل ہے۔

ہم نے جب اخبار الفضل قادیان میں مرقومہ سرخی پڑھی تو ہماری حیرت کی حد نہ رہی۔ کیونکہ ہم نے ”حقیقی آزادی“ کو ”کامل آزادی“ کا مترادف (ہم معنی) سمجھا معاً دل میں خیال گزرا کہ قادیان سے کامل آزادی کی آواز کیا معنی رکھتی ہے۔ جس حال میں کہ قادیانی تحریک کے بانی مرزا صاحب قادیانی صاف لفظوں میں فرماتے ہیں کہ حکومت برطانیہ کی اطاعت کرنا نصف اسلام ہے۔ چنانچہ اس بارے میں آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں :-

”میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں۔ دوسری اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔“

(کشف الغطا صفحہ ج)

اس عبارت کا صریح مفہوم یہ ہے کہ بقول مرزا صاحب واجب الاطاعت حکومتیں دو ہیں۔ (۱) اللہ کی حکومت (۲) انگریزوں کی حکومت۔ کیا ایسے بزرگ (مرزا صاحب) کے اتباع حقیقی آزادی کے علمبردار ہو سکتے ہیں؟ (ہرگز نہیں)

عجیب فریب کاری ہے کہ عنوان میں تو حقیقی آزادی کے الفاظ لکھے گئے ہیں مگر مضمون میں آزادی کی جگہ ہمدردی کا ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ الفضل کے اپنے الفاظ یہ ہیں :-

”افراد احمدیہ کے دل حاکم و محکوم امیر و غریب گورے اور کالے، مسلم اور غیر مسلم تمام کی

خیر خواہی اور ہمدردی کے جذبات سے معمور ہیں قیام احمدیت کا مقصد اعظم ہی یہ ہے کہ وہ دنیا کو ایک طرف روحانیت دوسری طرف اتحاد صحیح مساوات وحریت کی جنت فردوس میں داخل کرے۔" (الفضل قادیان ۱۹ ہے)

اہلحدیث یہ مضمون قابل تحقیق ہے کہ افراد احمدیہ کو ہر ایک انسان سے ہمدردی ہے یا نہیں۔ میرے خیال میں اس کی شہادت کے لئے لاہور کی پیغامی جماعت سے اچھا گواہ اور کوئی نہیں مل سکتا۔ اس کا بیان ہے کہ خلیفہ قادیان اور ان کی جماعت بغض وکینہ رکھنے والی جماعت ہے۔" (پیغام صلح لاہور ۸ ہے)

اچھا ہم مانے لیتے ہیں کہ افراد احمدیہ کو سب کے ساتھ ہمدردی ہے۔ مگر "ہمدردی" کو "حقیقی آزادی" کہنا اپنی بے سمجھی کا ثبوت دینا ہے یا پبلک کو دھوکہ دینا ہے

کیا الفاظ قرآنی کی اصطلاح قرآنی کے خلاف لغوی معنے کرنا الحاد ہے؟

(لاہوری مرزائیوں سے سوال)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ازالہ اوہام ص۴۹ میں یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

"جن لفظوں کو قرآن شریف اصطلاحی طور پر بعض معانی کے لئے خاص کر لیتا ہے اور اپنے متواتر بیان سے بخوبی سمجھا دیتا ہے کہ فلاں معنے کے لئے اس نے فلاں لفظ خاص کر رکھا ہے اس معنے سے اس لفظ کو صرف اس خیال سے پھیرنا کہ کسی لغت کی کتاب میں اس کے اور معنے بھی آئے ہیں صریح الحاد ہے۔ مثلاً کتب لغت میں اندھیری رات کا نام بھی کافر ہے مگر تمام قرآن شریف میں کافر کا لفظ صرف کافر دین یا کافر نعمت پر بولا گیا ہے اب اگر کوئی شخص کفر کا لفظ الفاظ مروجہ قرآن سے پھیر کر اندھیری رات اس سے مراد لے اور یہ ثبوت دے کہ لغت کی کتابوں میں یہ معنے بھی لکھے ہیں تو سچ کہو کہ اس کا یہ ملحدانہ طریق ہے یا نہیں۔"

حمائل مترجمہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری اور قرآن مجید مرتبہ فخر الدین صاحب ملتانی کو دیکھا تو فی الحال ایک مقام ایسا نظر آیا جہاں اصطلاح مروجہ قرآن کے خلاف ترجمہ کیا گیا ہے۔ یا تو مرزا صاحب کا یہ اصول غلط ہے یا مترجم صاحبان بقول مرزا صاحب ملحد ہیں (گستاخی معاف) کمثل غیث اعجب الکفار نباتہ سورہ حدید۔ بارش کی مثال کی طرح جس کا سبزہ کسانوں کو خوش لگتا ہے ص۴۳ حمائل مذکور۔ مانند حالت مینہ کے کہ خوش کر دے کھیتی والوں کو اس کی روئیدگی۔ قرآن مجید مترجمہ روشن علی شاہ ومصحح مولوی ارجمند خان مرتبہ فخر الدین صاحب ملتانی مطبوعہ اللہ بخش سٹیم پریس قادیان ص۹۴۔

یہ لفظ قرآن مجید میں بہت سی جگہ آیا ہے بقول مرزا صاحب جہاں آیا ہے وہاں منکر دین کے واسطے آیا ہے۔ جب قرآن مجید کی اصطلاح مروجہ میں لفظ کفار یا کافر منکر دین اسلام کیلئے آیا ہے تو پھر یہاں کسان کے معنے کس طرح سے کئے گئے بقول مرزا صاحب اگر کسی لغت کی کتاب میں زمیندار کو بھی کہتے ہیں تو سچ بتاؤ کہ یہ ملحدانہ طریقہ ہے یا کیا؟

(محمد علی تارکش از بجے پور)

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

نیز حافظ ابن حجر نے خبر واحد کی مقبولیت وحجیت کے ثبوت میں لکھا ہے:۔

قد نقل بعض العلماء لقبول خبر الواحد ان کل صاحب وتابع سئل عن نازلة فی الدین فاخبر السائل بما عنده فیها من الحکم انه لم یشترطا علیه احد منهم ان لا یعمل بما اخبره به من ذلك حتی یسأل غیره فضلا عن ان یسأل الکواف بل کان کل منهم یخبره بما عنده فیعمل ولا ینکر علیه ذلك فدل علی اتفاقهم علی العمل بخبر الواحد۔ (فتح الباری ص۲۳۲ ج۱۳۔ مصر) بعض علماء نے خبر واحد کی مقبولیت کے ثبوت میں یہ نقل کیا ہے کہ ہر وہ صحابی یا تابعی کہ جس سے دین کے اندر کسی نازلہ (حادثہ) کی بابت مسئلہ پوچھا جاتا اور وہ اپنے علم کے موافق سائل کو حکم سے خبردار کرتا وہ سائل سے یہ شرط نہ لیتا کہ جو کچھ اس نے مسئلہ بتایا ہے اس پر عمل نہ کرنا تاوقتیکہ دوسرے سے بھی نہ پوچھ لینا۔ سب سے پوچھنے کی شرط تو درکنار۔ بلکہ وہ لوگ اپنے ذاتی علم کی خبر اسکو دیدیتے تھے اور پھر وہ اسی پر عمل درآمد کرتا اور اس کا انکار نہ کرتا۔ پس یہ طریق بتلاتا ہے کہ صحابہ اور تابعین کا خبر واحد کے مطابق عمل کرنے پر اتفاق ہے۔"

یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ خبر واحد کو حجت اور قابل عمل نہ ماننا شیعوں، رافضیوں اور خارجیوں کا عقیدہ ہے جو صحابہ وتابعین کے صحیح برحق طریقہ اور مسلک کے صریح متناقض ومخالف ہے۔ جیسا کہ کتب اصول میں اس کی تصریح موجود ہے۔ حافظ ابن حجر نے ابن بطال سے ان کے قول کی تردید نقل کی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

قال (ای ابن بطال) وقولهم مردود بما صح ان الصحابة کان یاخذ بعضهم عن بعض و

ترجع بعضهم الى ما رواه غيره وانعقد الاجماع على القول بالعمل باخبار الاحاد (فتح الباری)

ابن بطال کہتے ہیں کہ خوارج و روافض کا یہ قول کہ "احکام نبوی سب متواتر ہیں اور اخبار آحاد غیر مقبول ہیں" اس دلیل سے مردود ہے کہ بعض صحابہ بعض دوسرے صحابہ سے روائت حدیث واحد حدیث کرتے تھے۔ اور بعض صحابہ نے دوسرے کی روائت کی طرف رجوع فرمایا ہے۔ اور اخبار آحاد کے موافق عمل کرنے پر اجماع منعقد ہو چکا ہے"

غرض اس قسم کے شواہد اور واقعات اور اقوال بے انتہا ہیں جن کا احاطہ و استقصاء یقیناً دشوار ہے جن کے انکار یا تاویل کی کوئی مجال نہیں۔ یوں ہٹ دھرمی سے اپنی ضد پر کوئی اَڑا رہے اور حق و دیانت صداقت و حقانیت کے آگے سر نہ جھکائے تو یہ کوئی انصاف ہے نہ دیانت اور قوت دلیل ہے نہ زور حجت بہادری اور جوانمردی یہ ہے کہ دلیل و برہان کے ذریعہ فتح حاصل کی جائے نہ کہ مغالطہ دہی اور حق پوشی کے ذریعہ۔ امام بخاری نے باب وصاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفود العرب ان یبلغوا من وراءهم میں حضرت ابن عباس کی وہ روائت جس میں وفد عبد القیس کا ذکر ہے ذکر کی ہے۔ اس حدیث کے آخر میں ہے۔ قال احفظوهن وابلغوهن من وراءکم "ان مسائل و کلمات کو یاد رکھو اور ان لوگوں کو پہنچا دو جو تم سے پیچھے رہ گئے ہیں۔ حافظ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:۔

"والغرض منه قوله فی اخره احفظوهن وابلغوهن من وراءکم فان الامر بذلك يتناول كل فرد فلولا ان الحجة تقوم بتبليغ الواحد ما حضهم عليه (فتح الباری)

ترجمۂ باب سے اصل غرض حدیث کا آخری ٹکڑا "احفظوهن وابلغوهن من وراءكم" ہے اس لئے کہ تبلیغ کرنے کا حکم دینا ہر ہر فرد کو شامل ہے پس اگر ایک شخص کی تبلیغ سے حجت نہ قائم ہوتی تو آپ انہیں اس کی ترغیب (تبلیغ کا حکم) نہ دیتے"

ہم نے خبر واحد کے حجت و مقبول ہونے کے بیان کو امید سے زیادہ طول دیا اور ابھی اس کے دلائل اور نظائر و واقعات اس قدر کثرت کے ساتھ ہمارے سامنے موجود ہیں کہ ان کو یہاں پر لکھا جائے تو جتنا لکھا گیا ہے تو اس سے کہیں بڑھ جائیگا۔ لیکن اب ہم اسکو ختم کرتے ہیں۔ آخر میں یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ صحاح ستہ کے متعلق علماء متقدمین نے کیا فیصلہ فرمایا ہے اور ان کے قلوب میں ان کتابوں کا کیا پایہ اور کیا قدر و قیمت تھی۔ علامہ ابن الصلاح کا صحیحین کی نسبت یہ یقین ہے کہ اسکی کل حدیثیں قطعی ہیں۔ چنانچہ قواعد التحدیث میں ہے:۔

صحة الحديث توجب القطع به كما اختاره ابن الصلاح فی الصحيحين وجزم بانه هو القول الصحيح (قواعد التحدیث ص۹۲)

"حدیث کی صحت حدیث کے قطعی ہونے کو لازم کرتی ہے جیسا کہ (علامہ) ابن الصلاح نے صحیحین کی بابت اختیار فرمایا ہے اور اسی کو قول صحیح یقین کیا ہے"

علامہ سخاوی فتح المغیث شرح الفیہ میں لکھتے ہیں:۔

وسبقه الى القول بذلك فی الخبر المتلقی بالقبول الجمهور من المحدثين والاصوليين وعامة السلف بل وكذا [illegible] الصحيحين (قواعد التحدیث ص۹۲)

"جو حدیث کہ قبولیت کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ لی گئی ہے اس کے قطعی ہونے کے جمہور محدثین اور اصولیین اور عامہ سلف قائل ہیں بلکہ اسی طرح متعدد اہل علم صحیحین کے قطعی ہونے کے قائل ہیں اور یہ سب امام ابن الصلاح سے سابق ہیں"

ابو اسحٰق اسفرائینی فرماتے ہیں:۔

اهل الصنعة مجمعون على ان الاخبار التی اشتمل عليها الصحيحان مقطوع بصحة اصولها ومتونها ولا يحصل الخلاف فيها بحال وان حصل فذاك اختلاف فی طرقها ورواتها قال فمن خالف حكمه خبرا منها وليس له تاويل سائغ للخبر نقضنا حكمه لان هذه الاخبار تلقتها الامة بالقبول۔ (قواعد التحدیث ص۹۲)

"اہل فن اس امر پر متفق ہیں کہ صحیحین جن احادیث پر مشتمل ہیں ان کے اصول اور متون کی صحت قطعی (یقینی) ہے اور کسی حالت میں اسکا خلاف ثابت نہیں ہے۔ اور اگر کچھ اختلاف پایا جائے تو یہ اختلاف اُن کے طرق اور رُوات کے اندر ہوگا (نہ اصل اور متن حدیث میں) کہا انہوں نے پس جس شخص کا حکم ان حدیثوں میں سے کسی حدیث کے مخالف ہو اور اس کی کوئی صحیح تاویل حدیث کے موافق نہ ہو سکے تو ہم اس شخص کے حکم کو توڑ دیں گے اس لئے کہ ان احادیث کو تمام امت نے قبولیت کے ساتھ لیا ہے"

ان اقوال سے روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ صحیحین کی احادیث کے قطعی طور پر حدیث رسول ہونے پر تمام محدثین اور اہل اصول کا اتفاق ہے اور اسی طرح اُن احادیث کے متعلق بھی جو کہ صحیح سند سے ثابت ہوں۔ بعض علماء عدم قطعیت کے بھی قائل ہوئے ہیں لیکن ان کا قول رد کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ علامہ حافظ بلقینی نے امام نووی پر اعتراض کیا ہے:۔

"وناقش البلقينی النووی فيما اعتمده وذكر ان ما قاله ابن الصلاح محكی عن كثير من فضلاء المذاهب الاربعة وانه مذهب اهل الحديث قاطبة ومذهب السلف عامة بل بالغ ابن طاهر المقدسی فالحق به ما كان على شرطهما وان لم يخرجاه۔ (قواعد التحدیث) حافظ بلقینی نے امام نووی پر مناقشہ کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ ابن الصلاح نے جو کہا ہے یہی قول مذاہب اربعہ کے بہت سے فضلاء سے

منقول ہے اور یہی ہمیشہ اہل حدیث کا مذہب رہا ہے - اور عام طور پر سلف کا (بھی) یہی مذہب ہے بلکہ ابن طاہر مقدسی نے یہاں تک مبالغہ کیا ہے کہ اسی کے ساتھ اس حدیث کو بھی ملحق کر دیا ہے جو کہ صحیحین کی شرط پر ہو اگرچہ ان دونوں نے اس کی تخریج نہ کی ہو۔"

حافظ ابن حجر رح نے مقدمہ فتح الباری میں لکھا ہے۔

" لما صنف البخاری کتاب الصحیح عرضہ علی علی بن المدینی واحمد بن حنبل ویحیی بن معین وغیرھم فاستحسنوہ وشھدو الہ بالصحۃ الا اربعۃ احادیث قال العقیلی والقول فیھا قول البخاری۔

(مقدمۃ الفتح ص۵۷۵ و ۶)

یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ صحیح بخاری کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو اسکو (اپنے شیوخ) علی بن مدینی - امام احمد بن حنبل - یحییٰ بن معین وغیرہم کی خدمت میں پیش کیا ان سب لوگوں نے اس کو مستحسن کہا اور اس کے صحیح ہونے کی شہادت دی مگر چار احادیث (میں کچھ کلام کیا اور ضعیف کہا) عقیلی کہتے ہیں کہ ان چاروں حدیثوں کی بابت بھی امام بخاری ہی کا قول صحیح و معتبر ہے "

اسی کی بابت دوسری جگہ لکھتے ہیں :-

ذکر الفربری انہ سمعہ منہ تسعون الفا (مقدمہ الفتح ص۵۸۹) علامہ فربری نے بیان کیا کہ صحیح بخاری کو امام بخاری سے نوے ہزار اشخاص نے سنا ہے "

سبحان اللہ! جس کتاب کو اس کے مولف و مصنف سے نوے ہزار اشخاص نے بلا واسطہ سنا ہو اسکی صحت اور مقبولیت میں بھی کوئی شک و شبہ ہو سکتا ہے ؟ (باقی آیندہ)

اخبار "اہلحدیث" کی توسیع اشاعت میں کوشش کیجئے۔

آنحضرت صلعم کا فوٹو ؟

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

پھر آپ عروہ تابعی کا تصویر والا تکیہ لائے ہیں تو یہ بھی طبقہ ثالثہ کی روایت ہے اس کی سند اور صحت معلوم ہونی چاہیئے - علاوہ اس کے انہوں نے اُس کو ذلت کے مصرف میں رکھا تھا - پس آپ کا منشا ثابت نہ ہوا - پھر قول رسول کے سامنے فعل تابعی کی کیا حیثیت خیر یہ سب کچھ آپ کا مشتے نمونہ از خروارے تھا - لیکن جب نمونے کی یہ حالت ہے تو اور ذخیرے کا خدا ہی محافظ ہے - ایک چاول ٹٹولنے سے پوری دیگ کا پتہ لگ جاتا ہے - صحابہ و تابعین آپ کی منسوب کردہ باتوں سے پاک تھے - اس لئے ان کی بابت فتوے یہی ہے کہ رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ

اخیر میں آکر حرمت تصویر کی حدیث کو آپ نے منسوخ ہی کر دیا اور شرح بخاری کا حوالہ دیا - (صفحہ ندارد) لیکن نقل عبارت میں کمال ہی کر دیا سنئے پوری عبارت یوں ہے :-

وفی الحدیث دلیل علی تحریم الصور و حمل بعضھم الوعید علی من کان فی ذلک الزمان لقرب العھد بعبادۃ الاوثان و اما الآن فلا وقد اطنب ابن دقیق العید فی رد ذلک کما سیاتی فی کتاب اللباس پ۲ ص۱۶۲ - یعنی یہ حدیث تصویروں کی حرمت پر دلیل ہے - اور بعضوں نے کہا (جیسے آپ نے) کہ عہد نبوی میں چونکہ بت پرستی کا زمانہ قریب ہی گزرا تھا اس لئے تصویریں منع کر دیگئی تھیں - اب ممانعت منسوخ ہو چکی ہے - لیکن ابن دقیق العید نے اس کو خوب ہی رد کیا ہے جیسا کہ کتاب اللباس میں آ رہا ہے "

ناظرین دیکھیں کہ شرح بخاری سے کیا نکلا - مولانا نے اول آخر کاٹ کر اپنا مطلب پورا تو کیا لیکن یہ نہ سوچا کہ فتح الباری نایاب نہیں ہے - یہ تو وہی مثل ہوئی کہ کوئی تثلیث کا قائل کہے کہ قرآن میں ہے ان اللہ ثالث ثلثۃ - یعنی خدا تین میں کا تیسرا ہے اور اول (لقد کفر الذین قالوا) اور آخر (وما من الہ الا واحد) کو ہضم کر جائے - حالانکہ پوری بات یہ تھی کہ وہ کافر ہیں جو ایسا کہتے ہیں - خدا تو ایک ہی ہے - ہاں یہ منسوخ کس لفظ کا ترجمہ آپ نے کیا ہے ؟ فتح الباری کے تو اُسی صفحے میں اوپر لم ینسخ ہے - یعنی تصویر کی ممانعت منسوخ نہیں ہوئی - بھلا اس زبردستی کا کچھ ٹھکانا ہے -

اچھا جب بت پرستی کے خیال سے ممانعت ہوئی تھی تو کیا اب بت پرستی دنیا سے معدوم ہو گئی یا اب بت پرستی سے قریب العہد نو مسلم نہیں ہو سکتے ہیں ؟ مولانا ! حرمت تصویر کی علت صرف یہی نہیں کہ یہ بت پرستی کا ذریعہ ہے بلکہ ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ یضاھون بخلق اللہ (بخاری وغیرہ) یعنی اللہ تعالےٰ کی صفت خالقیت میں مشابہت اور منازعت - پس پہلی علت باقی نہ بھی رہے تاہم دوسری اہم علت کی وجہ سے حرمت بحال رہے گی۔ منسوخ کہنے کے لئے ثبوت مع الشرط کی ضرورت ہے۔ ہاں اگر بلا اصول زبردستی ہی منسوخ کہنا ہے تو کہئے حقیقت تو یہ ہے کہ حرمت منسوخ نہیں ہوئی بلکہ جو حدیثیں جواز کی آپ نے پیش کی ہیں (بالفرض اگر اُن سے جواز نکلتا ہو) وہی منسوخ ہیں کیونکہ وہ قبل کی ہیں اور ممانعت والی حدیث حضور نے مرض الموت میں ارشاد فرمائی تھی - مسلم میں ہے کہ وصال سے پانچ روز پیشتر زبان مبارک سے نکلی تھی اسی لئے شرح بخاری میں ہے :-

انہ من الامر الحکم الذی لم ینسخ ...

صدر فی آخر حیاته (فتح جلد ۲ ص۲۹۱)
یعنی ممانعت کی حدیث اپنی جگہ پر بالکل مضبوط اور قائم ہے منسوخ نہیں ہوئی۔ کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اخیر زندگی میں صادر ہوئی ہے۔

اس پر بھی اطمینان نہ ہو تو اپنے داودی کو ہی مان لیجئے۔ پس سنئے وادعی الداودی ان حدیث الباب ناسخ لجمیع الاحادیث الدالة علی الرخصة (فتح پ ۲۴ ص۵۱۶) یعنی داودی کا دعوےٰ یہ ہے کہ ممانعت تصویر والی حدیث نے ان تمام حدیثوں کو منسوخ کر دیا جن سے تصویر کا جواز نکلتا تھا۔ لیجئے قصہ ختم۔ پھر آپ نے آنحضرت کا فوٹو ثابت کیا ہے۔ یہاں تو غضب ہی ڈھایا ہے۔ دن کو رات بنا کر دکھایا ہے لیکن آنکھوں والے کیونکر دھوکہ کھا سکتے ہیں۔ نقل عبارت اور ترجمہ سب میں کمال ہوشیاری سے کام لیا ہے۔ حضرات علماء فتح پ ۲۸ ص۸۵۴ کتاب التعبیر میں حدیث "من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظة" کی شرح دیکھ کر تصدیق فرمائیں۔ کیونکہ سب کی نقل میں طوالت ہوگی جس کے متحمل اخبار اہلحدیث کے قیمتی صفحات نہیں ہو سکتے۔ عام قارئین کے لئے خلاصہ یہ ہے کہ اصل میں حافظ ابن حجرؒ نے حدیث مذکور (جس نے مجھے خواب میں دیکھا عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھ لیگا) کا مطلب بیان کرتے ہوئے اس کی چھ توجیہیں لکھی ہیں۔ ان میں سے ایک توجیہہ ابن ابو جمرہ سے نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو حضور کو خواب میں دیکھیگا وہ بطور کرامت کے آنحضرت کو آپ کے آئینے میں دیکھ لیگا اگر ممکن ہوا۔ جیسا کہ ابن عباس یا کسی دوسرے سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت کو خواب میں دیکھا۔ جاگے تو مذکورہ حدیث پر غور کرنے لگے پھر امہات المومنین میں سے کسی کے پاس گئے شاید میمونہ تھیں۔ تو ام المومنین نے ان کو حضرت والا آئینہ دیا۔ آئینے میں انہوں نے دیکھا تو حضور کی صورت اس میں اُن کو نظر آگئی (ترجمہ ملخصًا)

آگے صاف لکھا ہے:۔ فاحال به اقال علی کرامات الاولیاء۔ یعنی خود ابن ابو جمرہ نے اس کو کرامات اولیا میں شمار کیا ہے۔ آگے حافظؒ نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ هذا من ابعد المحامل یعنی ابن ابو جمرہ نے حدیث کا جو مطلب بیان کیا ہے وہ عقل سے نہایت بعید ہے۔

اب ناظرین انصاف فرمائیں کہ یہاں سے آنحضرت کا فوٹو کیونکر ثابت ہوا۔ محض لکیر کو سانپ بنایا گیا ہے۔ مولانا نے خدا جانے کس لفظ کا ترجمہ کیا ہے کہ اُس شیشے پر آنحضرت کی تصویر ثبت تھی۔ تو اگر واقعی اس پر فوٹو بنا ہوا تھا تو پھر کرامت کی کیا ضرورت اور امکان کا کیا مطلب؟ تب تو کافر بھی دیکھ سکتا ہے وہ فوٹو والا آئینہ مل جانا چاہئے۔ ایک تو واقعہ ہذا کی سند مجہول۔ پھر اس میں بھی شبہ کہ یہ واقعہ ابن عباس رضؓ کا ہے یا دوسرے کا۔ پھر ام المومنین میں بھی شک کہ میمونہ رضؓ تھیں یا کوئی دوسری۔ پھر ان کا دیکھنا بھی بطور کرامت۔ لیکن بایں ہمہ آپ نے سید الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کا فوٹو ثابت کر ہی دکھایا۔

ہاں یہ مضمون کہ "اس فوٹو کو دیکھ کر ابن عباس ہمیشہ اپنے کو تسلی دیتے رہے"۔ کس فتح الباری میں ہے؟ یہ اُلٹ پھیر اہل علم کی شان نہیں۔ آگے حضرت عائشہ کا فوٹو جو آپ نے پیش کیا ہے تو خیر فوٹو ہی مان لیتے ہیں لیکن معلوم ہے کہ وہ خواب کا واقعہ ہے (اریتك فی المنام) اور خدا کی طرف سے تھا پس خدا نے فوٹو بنا کر بذریعہ جبریل دکھایا تو مصور حقیقی پر کیا اعتراض؟ ہمارے لئے منع ہے یا خالق کل کے لئے بھی؟ یہ بھی کہیں ہے کہ حضرت جبرئیل نے کسی فوٹو گرافر سے تیار کرا کر دکھایا تھا؟ تعجب ہے کہ خواب اور بیداری سے کیا نسبت؟ زیادہ سے زیادہ یہ کہ آپ بھی خواب میں خوب فوٹو بنائیں دیکھیں اور دکھائیں۔ باقی ہرقل کے پاس آنحضرت کا فوٹو جو آپ نے ثابت کیا ہے اس میں بھی بڑی ہی دور اندیشی سے کام لیا ہے۔ ایک تو یہ روایت طبقہ رابعہ کی ہے جس میں ضعیف کیا موضوعات کی بھی کمی نہیں اور جس کے متعلق شاہ عبدالعزیز قدس سرہ عجالہ نافعہ میں فرماتے ہیں کہ ایں احادیث قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملے باآنہا تمسک کردہ شود۔ یعنی اس طبقہ کی حدیثیں قابل اعتماد نہیں کہ ان سے کسی عقیدہ یا عمل کو ثابت کرنے کے لئے دلیل پکڑ سکیں۔

دوسرے فتح میں لکھا ہے۔ باسناد ضعیف۔ اسکو بھی آپ نے ظاہر نہیں کیا۔ تیسرے کتاب میں یوں ہے حریرة مطویة فیها صور۔ اس کو بدل دیا۔ اور مطویة کو بھی ایک مطلب کے لئے کھا گئے۔ جناب من! وہاں صور الانبیاء کا ذکر ہے۔ آپ کو تو لکھنا تھا کہ کُل نبیوں کا فوٹو ثابت ہو گیا مگر کچھ رمز تھا اس لئے آپ نے ایسا نہ لکھا۔ خیر سب سے قطع نظر کر کے مان لیا کہ فوٹو تھا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کس کا بنوایا ہوا تھا۔ آیا حضور نے اپنے خط سے قبل ہی اپنا فوٹو اتروا کر بھیج دیا تھا۔ جن کا فرمان ہے کہ مصورین سخت معذب ہونگے۔ یا ہرقل ہی نے خط پانے اور آپ کی خبر ملنے سے پیشتر ہی فوٹو گرافر کو بھیج کر منگوا رکھا تھا؟ یا آسمان سے حضرت جبریل ہرقل کو دے گئے تھے؟ اگر حضور ہی کا بنوایا ہوا تھا تو اپنا تو خیر لیکن اور انبیاء کا فوٹو کس طرح بنوایا۔ ایسا ہی ہرقل حضور کی تصویر تو بنوا سکتا تھا مگر گذشتہ انبیاء کا فوٹو کس طرح لیا؟ پس مجبور ہو کر مجھ سے سنئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصویریں جو ہرقل نے اپنے گرجے میں دکھائیں، وہ اگلے کفار کی خود ساختہ اور مصنوعی تھیں۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح صحیح بخاری پ ۱۳ ص۲۳۱ میں ہے کہ

رای ابراهیم واسمعیل بایدیهما الازلام فقال قاتلهم الله والله ان استقسما بالازلام قط۔ یعنی کعبہ میں رکھی ہوئی تصویروں میں حضرت ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام کی تصویروں کو آپ نے اس حال میں پایا کہ دونوں کے ہاتھوں میں فال لینے کے تیر ہیں۔ فرمایا کہ خدا بنانے والوں کو برباد کرے

خدا کی قسم ان دونوں بزرگوں نے فال کے تیروں کو کبھی استعمال ہی نہیں فرمایا۔ لیجئے یہ ہے آپ کے زبردست دلائل کی حقیقت۔ آپ نے بہت سے نئے دلائل ایسے پیش کئے ہیں جن کی طرف نہ شراح حدیث کی رسائی ہو سکی نہ علمائے جامع ازہر مصر نہ پروفیسر مولوی عبید الرحمٰن صاحب کی پھر بھلا ان دقیق باتوں کو دقیانوسی خیال اور موٹی سمجھ والے "مولوی لوگ" کیا سمجھ سکتے ہیں۔ یہ تو آپ ہی جیسے نئی روشنی والے نوجوان کا کام ہے ؎

اندکے با تو بگفتم و بدل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

ولعل فیہ کفایۃ لمن لہ درایۃ

کمترین:- نجم الدین از مدرسہ اہل حدیث کا گنارہ

ابراہیمی مواعظ حسنہ سکندرآباد دکن میں

(۶)

گذشتہ پرچہ میں یہ مضمون یہاں تک پہنچا ہے کہ زیدبن حارثہ کا والد ان کو لینے کے لئے آیا۔ خدمت رسالت چھوڑ کر چلے جانا زید نے پسند نہ کیا۔ اس گہرے تعلق کی وجہ سنئے:-

اس نسبت پر لوگوں نے رسم ورواج ملکی کے مطابق زیدبن حارثہ رضہ کو زیدبن محمد کہہ کر پکارنا شروع کر دیا۔ اور پھر ان کا یہی نام پڑ گیا۔ اور اس وقت تک برابر اسی نام سے پکارے جاتے رہے۔ جب تک کہ یہ آیت نازل نہ ہوئی:-

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ

پکارو ان کو اُن کے باپوں کی طرف نسبت کر کے یہ بات خدا کے نزدیک نہائت عدل والی ہے"

جب یہ آیت نازل ہوئی تو پھر لوگوں نے اس نام سے پکارنا چھوڑ دیا۔ اور پہلے کی طرح زیدبن حارثہ کے نام سے پکارنے لگے۔ اور چونکہ حضور سرور عالم صلعم کے نام پاک کا شرف ان کے نام سے جدا کر لیا گیا۔ تو شائد اس کی تلافی کے لئے جناب باری سبحانہ نے ان کو اس شرف سے نوازا کہ اپنے کلام پاک میں تصریحاً ان کا نام لیا۔ جیسا کہ آیت مذکورہ بالا عنوان میں گزرا۔ (فلما قضیٰ زید منہا وطرا) حالانکہ قرآن شریف میں کسی دیگر صحابی کا نام بتصریح وارد نہیں ہوا۔ اسکے بعد آنحضرت صلعم نے اُن کے نکاح کی فکر کی۔ لہذا آنحضرت صلعم نے حضرت زید کے نکاح کے لئے اپنی پھپھی امیمہ کے ہاں ان کی بیٹی حضرت زینب رضہ سے رشتہ کا پیغام بھیجا۔ حضرت زید رضہ اوّل تو یہ کہ غلام تھے۔ جیسا کہ گزرا بعد میں آنحضرت صلعم نے آزاد فرمایا۔ دوسرے یہ کہ خاندان قریش قبیلہ بنی ہاشم کے نہ تھے۔ ادھر حضرت زینب رضہ خاندان قریش کے قبیلہ بنی اسد سے تھیں۔ پھر مزید برآں یہ کہ عبد المطلب کی نواسی تھیں جن سے زیادہ معزز اس وقت میں کوئی نہیں گزرا۔ لہذا ان وجوہ کی بنا پر آنحضرت صلعم کی پھوپھی کی نظر میں یہ رشتہ جچتا نظر نہ آیا۔ لیکن چونکہ خدائے تعالےٰ کے علم میں ایک نہائت عمیق حکمت تھی۔ اس لئے اُس نے عالم غیب سے یہ آیت نازل فرمائی:-

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (پ۲۲-احزاب)

اور کام نہیں کسی ایماندار مرد اور نہ ایماندار عورت کا جبکہ مقرر کر دے اللہ اور اس کا رسول کوئی کام کہ ان کو اختیار رہے اپنے کام کا"

اس آیت کو سُن کر آپ کی پھپھی بخوشی راضی ہو گئیں اور فرمایا کہ اگر اللہ ورسول کا حکم ہے تو پھر ہمارے لئے انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔ چنانچہ اس کے بعد حضرت زید کا نکاح حضرت زینب سے ہو گیا۔ لیکن چونکہ حضرت زینب حسین وجمیل وصاحب شرف خاندان سے تھیں جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ حضرت زید سے موافقت نہ ہو سکی اور رات دن کا جھگڑا اور باہم اَن بَن رہتی۔ اور یہ امر یہاں تک پہنچا کہ بجز جدائی اور طلاق کے چارہ نظر نہ آیا۔ اور حضرت زید نے آنحضرت صلعم سے اس کی شکائت کی کہ اب میرا اس سے نباہ نہیں ہو سکتا، میں نے عزم مصمم کر لیا ہے کہ طلاق دیدوں۔ آنحضرت صلعم حضرت زید کو بار بار یہی سمجھاتے رہے کہ انہیں طلاق مت دو۔ گویا یہ کہتے رہے کہ اللہ اور اسکے رسول کی خاطر اُس نے اور اس کے والدین نے تجھ کو نکاح میں لینا اختیار کیا ہے اب اگر تم چھوڑ دو گے تو اُن کے لئے یہ امر کس قدر موجب رنج اور تکلیف دہ ہوگا اور برادری میں کس قدر سبکی ہوگی۔ اِدھر اپنی عار اور شرمندگی کا خیال کہ خود پھپھی واعزہ نیز اہل خاندان وقوم میری نسبت کیا خیال کریں گے کہ بھلا نکاح کرایا۔ اس وجہ سے برابر آپ منع ہی فرماتے رہے۔ اور یہی کہتے رہے کہ جہاں تک ہو سکے بگاڑ مت کرو اور نباہ کی کوشش کرو۔

جب معاملہ سلجھتا نظر نہ آیا تو حضرت زید رضہ نے بمجبوری طلاق دیدی۔

آنحضرت صلعم کو حضرت زینب سے خود نکاح کرنے کی نہ ضرورت تھی اور نہ خواہش۔ اگر ہوتی تو جب زید کے لئے پیغام دیا تھا اپنے لئے دیتے۔ دیگر یہ کہ آپ زینب کی صورت شکل سے ناآشنا نہ تھے۔ وہ آپ کی پھوپھی کی بیٹی تھی جو دیکھی بھالی تھی۔ ان ایام میں عربوں میں حجاب کی رسم بھی نہ تھی۔ دل کی خواہش ہوتی تو ان کی پہلی عمر کے وقت ہوتی۔ اب تو حضرت زینب کی عمر پینتیس سال کی ہو چکی تھی۔ اب اس کا کیا موقع تھا۔ یہ نکاح محض الٰہی تاکید اور وحی سے ہوا۔ آنحضرت صلعم کا مطلقاً خیال نہیں تھا۔ بلکہ آپ تو اس سے بچنا چاہتے تھے۔ جیسا کہ قرآن کی شہادت سے ثابت ہے اسی وجہ سے حضرت زینب آنحضرت صلعم کی دیگر ازواج پر فخر کیا کرتی تھیں کہ تمہارے نکاح تمہارے رشتہ داروں نے کئے لیکن میرا نکاح خدائے تعالےٰ نے کیا [illegible]

اس نکاح کا خصوصی حکم بذریعہ وحی بھیجا۔ زمانہ حال کے بعض علماء نامدار نے یوں لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم نے حضرت زینب سے یہ نکاح ان کی دلجوئی اور تسلی خاطر کے لئے کیا۔ لیکن اس فقیر کے نزدیک یہ بھی درست نہیں۔ کیونکہ نبی اللہ کے دل میں اگر کسی امر کی نسبت شرعی حکمت ہو تو کوئی امر اس کے دل پر ایسا اثر نہیں کر سکتا کہ وہ اس کے کرنے سے ہچکچائے۔ لیکن قرآن شاہد ہے کہ آنحضرت صلعم اپنی ذات سے اس نکاح کو نہیں چاہتے تھے۔ اور سوائے اتباع وحی کے آپ کے دل سے اس اثر کو کسی شے نے دور نہ کیا۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے فرمایا:۔

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهُ (الآیہ) یعنی جس امر کو نبی کے لئے خود خدا تعالےٰ مقرر کرے اس میں نبی پر کوئی حرج نہیں۔

یعنی خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلعم کے قلب سے نکاح نہ کرنے کے خیال کو اس حکم سے زائل کیا کہ یہ خدا کا مقرر کردہ ہے۔ اس میں کوئی خوف اور کوئی حرج نہیں۔ بس اس امر کے سمجھ لینے کے بعد مطلب بالکل صاف ہے مخالفین نے اس نکاح کو خلاف رسم ملکی جان کر پہاڑ سر پر اٹھا لیا۔ اور ہر طرف سے اعتراضات کی بوچھاڑ چھوڑ دی۔

آیت مذکور بالا جو بعد خطبہ کے تلاوت ہوئی۔ اس میں اتنا جزو وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ کا جو مطلب اکثر مفسرین نے بیان کیا ہے مجھ عاجز کو اس میں کلام ہے۔ عام طور پر اس کی تفسیر یوں کی گئی ہے کہ آنحضرت صلعم حضرت زید کو تو یہی حکم فرماتے رہے کہ تو اپنی بیوی کو روک رکھ۔ اور طلاق مت دے اور اللہ سے ڈرتا رہ۔ اور خود اپنے دل میں یہ نیت چھپائے ہوئے تھے کہ اگر زید نے طلاق دیدی تو میں اس سے نکاح کر لوں گا۔ اسی تفسیر پر مخالفین نے اعتراضات کئے ہیں۔ اور اسی میں مجھے کلام ہے۔ اگر آیات مذکورہ کی تفسیر درست کی جاتی جو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و توفیق سے اس بندہ عاجز کو سمجھائی ہے* تو نہ اس پر کوئی اعتراض ہوتا نہ باہر سے کوئی چیز لینے کی ضرورت پڑتی۔ بلکہ خود آیات کے معانی سے وہ بات منقح ہو جاتی۔ اور وہ یہ ہے کہ

آپ حضرت زید کو بھی حکم و مشورہ دیتے رہے کہ تم اپنی بیوی کو اپنے پاس روکے رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور ساتھ ہی اس کے اپنے دل میں یہ بات بھی چھپائے ہوئے تھے کہ اگر زید نے خدا نخواستہ طلاق دیدی تو پھر بڑی شرم و عار کی بات ہوگی اور دنیا کیا کہے گی۔ نیز حضرت زینب اور اعزہ و اقربا عار دلائیں گے تو تخفی فی نفسك کا یہ مطلب ہے کہ اس عار کو دل میں چھپائے ہوئے تھے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ کو یہی منظور تھا کہ یہ امر اسی طرح ہو اور زید طلاق دے۔ خواہ اس سے عار لاحق ہو گا پس تم اے پیغمبر اس عار کی وجہ سے لوگوں سے مت ڈرو۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ وہ جو کرنا چاہتا ہے اسپر راضی رہو اس نے یہی چاہا ہے کہ زید طلاق دے۔ اور زینب تمہارے نکاح میں آئے۔ تاکہ آپ دنیا کو بتلا دیں کہ یہ جو رسم چلی آتی ہے وہ شریعت حقہ کے خلاف ہے۔ یعنی لے پالک اور اس کی بیوی کو وہی حقوق دیتے ہو جو حقیقی بیٹے کو اور اس کی بیوی کو دیتے ہو کہ بعد از طلاق عدت کے گزر جانے پر نکاح تک نہیں کرتے۔ یہ کسی شریعت کا حکم نہیں ہے۔ محض ملکی رسم و رواج ہے۔ اور خدائے حکیم نے آنحضرت صلعم سے محض قولاً و لساناً اس مسئلہ کی تبلیغ نہیں کرائی۔ بلکہ اس کے ساتھ عمل کر کے بھی لوگوں کو دکھلانے کا حکم دیا۔ تاکہ ان پر کسی قسم کی بھی تنگی اور دل میں ذرا سی بھی جھجک نہ رہے۔ چنانچہ اب آیات کے معانی بھی بالکل صاف اور ظاہر ہیں۔ نہ کسی قسم کا پیچ ہے نہ تاویل ہے نہ لب کشائی کا موقع۔ نہ خامہ فرسائی کا اندیشہ۔ موٹی سے موٹی سمجھ والا انسان بھی اس کو سمجھ سکتا ہے۔

(زَوَّجْنَاكَهَا) یعنی تمہارا نکاح حضرت زینب رض سے ہم نے کرایا۔ تمہارا اپنا ذاتی ارادہ نہیں تھا۔ یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ نکاح حکم خدا سے ہوا نہ کہ آنحضرت کی اپنی مصلحت بینی سے۔ لوگ اس جھگڑے میں پڑے ہوئے ہیں کہ حضور اس نکاح ہی کو دل ہی دل میں چھپائے ہوئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ اسی کو لوگوں پر ظاہر کرنے والا تھا۔ حالانکہ یہ درست نہیں ہے۔ ذوق سلیم تسلیم نہیں کر سکتا کہ آنحضرت صلعم ایک جائز امر کی خواہش کریں۔ اور کسی وجہ سے اسے اپنے جی میں رکھیں۔ اور اس پر خدا تعالےٰ بتاکید فرمائے کہ میں تو اسے ظاہر کر کے چھوڑوں گا۔ حالانکہ نکاح تو خود ظہور پکڑنے والا معاملہ ہے۔ اور بغیر اظہار کے یہ درست ہی نہیں ہے۔ پس ما اللہ مبدیہ کی تفسیر اس سے نہیں ہو سکتی۔ (باقی)

* کیونکہ اس کی تہ میں بڑی بھاری حکمت ہے۔ جو ظاہر ہو جائیگی۔

* والعمل علی تفردت بہ (منکم) (اہلحدیث)

چھوت چھات مٹانے کیلئے دستور العمل

جسم، کپڑے اور برتن اگر دھو کر صاف کر لئے گئے ہوں تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ ایسے اچھوت اقوام کے ہاتھ کا حلال کھانا۔ نیز پانی ضرور استعمال کیا کریں۔ تاکہ ان کی ذلت دور ہو اور جو لوگ مسلمانوں کے کھانے پانی سے پرہیز کریں مسلمان بھی ان کے ہاتھ کا کھانا پانی ہرگز استعمال نہ کریں تاکہ ان کا غرور ڈھیلا ہو اور ذلت و غرور کے وسط میں صفت خودداری قائم ہو جاوے اور اس طرح چھوت چھات بالکل دنیا سے مٹ جاوے جیسے بیمار انسان کا درجہ حرارت گھٹ جائے بمقابلہ صحیح المزاج انسان کے تو ایسے بیمار کے نسخہ میں ڈاکٹر کو ان ادویات کا استعمال کرانا چاہیئے جن سے درجہ حرارت زیادہ ہو۔ برخلاف اس کے جس بیمار انسان کا درجہ حرارت صحیح المزاج انسان کے درجہ حرارت ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ سے بڑھ جاوے تو اسکے مزاج کو صحیح کرنے کے لئے ان ادویات کا استعمال کرانا چاہیئے جن سے درجہ حرارت کم ہو جاوے۔

فتاویٰ

اصلاح | ۵ محرم الحرام سنہ رواں فتویٰ ۱۱۲ غلط چھپ گیا ہے۔ صحیح یوں ہے (رحمہ اللہ المغنی)

مسئلہ/۲، صورت مسئلہ

المیت — امینہ

خاوند	ماں	باپ	لڑکا غفور خان	بھائی
عبدالکریم	ہندہ	زید	۵	محروم
—	۲/۱۲	۲/۱۲		

مسئلہ

المیت — غفور خان

نانی	باپ عبدالکریم	نانا
ہندہ		زید
۱/۵	۵/۲۵	محروم

الاحیاء

عبدالکریم	ہندہ	زید
۴۳	۱۷	۱۲

س ۱۲۴} زید اپنے والد متوفی کی طرف سے حج بدل کرانا چاہتا ہے اور عمرو مبلغ تین سو روپیہ مانگتا ہے کہ مجھ کو روپیہ دو میں حج بدل کراؤں گا۔ حالانکہ مصارف حج کہیں تین سو روپیہ سے زائد قریباً چھ سو کے ہیں۔ اگر عمرو تین سو روپیہ زید سے لے کر اور باقی تین سو روپیہ اپنی طرف سے یا اور کسی دیگر شخص سے لے کر حج بدل کر آوے تو ایسی صورت میں زید کے والد کی طرف سے مکمل حج بدل ہو جاوے گا یا نہیں۔ یا کل مصارف حج قریب چھ سو کے زید کو دینا چاہئے؟ (عبدالرحمن خان خریدار اہلحدیث)

ج ۱۲۴} آج کل حج بیت اللہ کے لئے تین سو روپیہ کافی ہے۔ اس لئے وہ تین سو میں حج بدل کر سکتا ہے۔ باقی زیارت مسجد نبوی کے لئے عمرو اپنے پاس سے خرچ کرے۔ اگر عمرو ذی استطاعت ہے تو پہلے اپنا حج کرے پھر حج بدل کرے۔ غیر مستطیع ہے تو حج بدل کر سکتا ہے۔ (۲ ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۲۵} متولی مسجد بغرض تعمیر مسجد سابق مسجد کو توڑ کر فرش مسجد کو اوپر (دو منزلہ) لے جانا چاہتا ہے اور نیچے فرش مسجد کے چاروں طرف کرایہ کے لئے کوٹھڑی بنانا چاہتا ہے جو اس سے پہلے فرش مسجد تھا کیا یہ فعل متولی مسجد کا از روئے قرآن وحدیث جائز ہے؟ (محمد یار از قصبہ بانسڈیہہ)

ج ۱۲۵} (۱) جو جگہ بغرض نماز وقف کی جا چکی ہے اور اس میں نماز بھی پڑھی گئی ہے۔ اس پر مکان وغیرہ نہیں بنا سکتے۔ کیونکہ یہ فعل واقف کی نیت کے خلاف ہے۔

س ۱۲۶} قصبہ کے تمام مسلمانوں نے زید کو کسی جرم میں برادری سے خارج کر دیا۔ بعدہٗ اسی قصبہ کی ایک جماعت نے زید پر کفارہ لگا کر اپنی جماعت میں داخل کر لیا۔ پھر اس کے بعد دوسری جماعت نے جو در اصل زید کی جماعت ہے زید پر اپنا مجوزہ کفارہ عائد کیا مگر زید عذر دار ہے کہ مجھ پر ایک ہی جرم میں دو کفارہ لگنے کا کیا حق ہے؟ اب سوال ہے کہ زید کا کہنا صحیح ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۲۶} سوال میں یہ تفصیل نہیں کہ زید کا جرم کیا تھا اور دونوں جماعتوں نے اس پر کیا کیا کفارہ لگایا۔ نہ یہ معلوم ہے کہ وہ لوگ ایسا کرنے کے مجاز بھی تھے یا نہ۔ اس لئے صحیح جواب نہیں دیا جا سکتا۔

س ۱۲۷} مسمیان محمد شریف و محمد حسن و ولی محمد برادر حقیقی ہیں۔ مگر عرصہ سے الگ الگ ہیں۔ ساری چیزیں بجز کھیت کے منقسم ہو چکی ہیں ایک کھیت کے متعلق مسمی ولی محمد بغیر رائے و مشورہ اپنے بھائیوں کے اسامی سے قبضے کا مقدمہ لڑے ولی محمد ہار گئے اور اسامی جیت گیا۔ ولی محمد بعدہٗ گھر سے باہر اپنے سسرال چلے گئے۔ جہاں تقریباً ۱۴ برس رہے۔ ولی محمد نے سسرال پہنچ کر ایک معتبر شخص کی زبانی کہلا بھیجا کہ محمد حسن بھائی اگر اپنا کچھ فائدہ دیکھیں تو آگے مقدمہ لڑیں ہم کو اب اس کھیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بعدہ محمد حسن نے کھیت مذکور کا مقدمہ بعدالت کمشنری و ہائیکورٹ بعد خرچ زر کثیر کے جیت لیا اور کھیت پر قبضہ دخل حاصل کر لیا۔ ولی محمد اب اپنے سسرال سے بعد ۱۴ برس کے آئے ہیں اور دعویدار ہیں کہ ہمارے مقدمے کا خرچہ (جس کو ہار گئے تھے) دونوں بھائی دیں۔ مگر محمد حسن و محمد شریف عذر دار ہیں کہ تم مشترکہ کھیت کا مقدمہ دائر کرکے بلا ہم لوگوں کے مشورہ کے ہماری ملکیت کھو بیٹھے تھے اور بلا ہم لوگوں کی رائے کے تم کو مقدمہ داخل کرنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ ہم دونوں ہرگز خرچہ دینے کے ذمہ دار نہیں بلکہ بمطابق تمہارے کہلا بھیجنے کے اوس کھیت پر تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ولی محمد ہارے ہوئے مقدمے کا خرچہ پانے کا مستحق ہے یا نہیں۔ حالانکہ دوران مقدمہ میں بھی کبھی تذکرہ نہیں کیا۔ اور کھیت پر اس کا حق بحال رہا یا نہیں؟ (احمد ظہیر الحسن از قصبہ بانسڈیہہ)

ج ۱۲۷} شراکتوں میں دو قسم کا طریقہ رائج ہے۔ ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ایک شخص جو مختار ہو یا شرکاء میں سے بڑا ہو وہ جو کام کرے عدالتی اور عرفی طور پر دوسرے سب اس کے ذمہ دار سمجھے جاتے ہیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک شریک کوئی کام کرتا ہے دوسرے خاموش رہکر اپنی رضامندی ظاہر کر دیتے ہیں۔ ان تینوں بھائیوں کا برتاؤ اگر ایسا ہی ہے تو تینوں خرچ میں شریک سمجھے جائیں گے۔ اگر ان کا دستور العمل مشورے سے کام کرنے کا ہے تو اکیلا ولی محمد خرچے کا ذمہ دار ہے بہرحال ان کے سابقہ طرز عمل کو دیکھا جائیگا۔

متفرقات

گذارش احوال واقعی ناظرین اہلحدیث سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ اخبار بجائے ترقی کے روز افزوں رو بہ تنزل ہے۔ اس کی بابت بارہا آپ کی کچھ خراشی کی گئی مگر نتیجہ خاطر خواہ برآمد نہیں ہؤا۔ ہمیں معلوم ہے کہ موجودہ مسلمانان عالم میں سے خدا کے فضل وکرم سے لاکھوں نفوس ایسے بھی ہیں جو محض قال اللہ و قال الرسول پر فدا ہوکر اسکی تائید و تبلیغ میں کوشاں رہتے ہیں۔ ان کی انجمنیں بھی ہیں۔ لائبریریاں بھی ہیں مساجد بھی ہیں بلکہ مدارس ومکاتب بھی ہیں۔ جو تبلیغ توحید و سنت کا بہترین ذریعہ ہیں۔ لہٰذا ان تمام حضرات کی خدمت میں اپیل کی جاتی ہے کہ اخبار "اہلحدیث" جو جماعت اہلحدیث کا سب سے پرانا قومی خادم بلکہ آرگن ہے اس کی توسیع اشاعت میں کما حقہ کوشش کریں۔ ہر اہلحدیث گھر میں اخبار اہلحدیث کا ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح ہر اہلحدیث انجمن، ہر مسجد، ہر مکتب کے نام بھی ضرور جاری ہونا چاہئے۔ (مینجر)

حساب دوستاں مندرجہ ذیل خریداران کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ اپریل ۳۷ء میں ختم ہے۔ جو ۳۰ اپریل تک وصول ہونی لازمی ہے۔ اگر خریداری سے انکار ہو یا مہلت درکار ہو تو بھی ۳۰ تک اطلاع بھیجدیں ورنہ وی پی بھیجا جائیگا۔

۹۱ مولوی الٰہی بخش
۱۰۷ سی عبدالقادر
۱۱۵ مولوی احمد مختار
۲۸۵ سید عبدالغفار
۵۵۶ شیخ محمد شریف
۶۰۹ منشی محمد شفیع
۹۲۹ عین الحق
۱۳۲۵ مولوی محمد اسمٰعیل
۲۳۱۴ کے۔ ایم عبداللہ
۲۴۹۸ حافظ محمد عبداللہ
۲۹۸۸ سید وجاہت حسین
۳۱۹۱ منشی محمد عبدالعزیز
۳۴۸۷ حکیم عبدالغنی
۴۶۰۰ حافظ امام الدین
۴۶۱۱ وی کے عبدالرحمن
۴۷۵۳ مولوی محمد صاحب
۴۸۰۷ ڈاکٹر سید محمد فرید
۴۸۲۸ مولوی نجم الدین
۴۸۵۰ بابو عبدالرحمن
۵۴۱۹ مستری خدا بخش
۵۶۱۱ حاجی یار محمد
۵۸۹۵ شیخ عبدالسلام
۶۰۴۶ سیکرٹری انجمن محمدیہ
۶۳۹۴ حافظ احمد اللہ
۶۹۰۳ شیخ ظہور الحق
۶۹۲۴ حاجی شیخ عبدالعزیز
۶۹۳۲ ڈاکٹر ایم۔ اے رؤف خان
۷۳۷۹ ڈاکٹر محمد عبدالوہاب
۷۳۸۱ روشن عبیداللہ حسین
۷۳۹۲ مولوی عبدالعزیز
۷۵۳۴ منشی محمد یوسف
۷۵۳۶ ایم۔ اے۔ جی
۷۸۷۴ عبدالقدوس
۷۸۷۷ محمد عبدالغفور
۸۳۵۷ مولوی عبداللطیف
۸۳۷۲ سید محمد شاہ
۸۴۰۸ بابو حفیظ اللہ
۸۵۳۱ محمد یوسف
۸۶۷۵ سیٹھ یوسف
۸۷۹۹ مولوی ابوالخیر محمد عبدالرب
۸۹۵۴ عبدالقیوم
۹۲۲۴ مولوی محمد عبدالعلی
۹۲۳۴ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل
۹۲۵۴ مولوی ابومسعود خان قمر
۹۳۴۳ محبوب حسن
۹۳۹۸ مولوی محمد عبداللہ قریشی
۹۴۳۸ محمد ابراہیم احمد
۹۴۵۷ محمد اسحٰق
۹۴۶۳ ملک امام خان
۹۶۱۴ کے سید علوی تھانگل
۹۶۹۹ ایم۔ اے۔ ای پٹیل
۹۷۷۳ محمد محسن علی
۹۷۸۶ مولوی محمد محی الدین
۹۸۷۳ مولوی محمد صاحب
۱۰۰۴۲ ڈاکٹر محمد ذکاءاللہ
۱۰۱۳۸ قطب الدین
۱۰۱۴۸ منشی عبدالغفور
۱۰۱۸۵ مولوی نورالٰہی
۱۰۲۶۰ محمد معین محمد متین
۱۰۳۲۴ مولوی عبدالنور
۱۰۳۵۱ بابو محمد ذکریا
۱۰۳۹۶ ایم۔ ڈی لیتین
۱۰۴۰۹ قاضی سید محمد شفیع
۱۰۴۵۰ مرزا محمود علی بیگ
۱۰۵۵۵ منشی محمد شریف
۱۰۵۸۳ حکیم غلام علی عصمت اللہ
۱۰۶۲۲ مولانا محمد یونس خان
۱۰۶۲۸ مولوی کرم الٰہی
۱۰۶۵۹ مولوی الٰہی بخش
۱۰۶۶۰ مولوی عبداللہ
۱۰۶۸۰ منشی عبدالرحمن
۱۰۷۳۵ مولوی نور عالم
۱۰۷۸۴ مولوی ابوالحسن سنبلی
۱۰۸۰۴ عبدالغفار
۱۰۹۷۵ شیخ عبدالقادر
۱۱۰۱۷ شیخ عبدالرحمن
۱۱۰۳۶ چوہدری محمد اسحٰق
۱۱۱۳۵ مولوی حکیم عبدالخالق
۱۱۱۴۲ حاجی چراغ الدین نذیر حسین
۱۱۱۶۰ سکرٹری انجمن اہلحدیث
۱۱۱۶۳ مولوی الشہدیا
۱۱۱۷۷ شیخ نذیر احمد
۱۱۳۷۵ بابو عبدالعظیم
۱۱۳۷۶ منشی فضل محمد
۱۱۳۷۷ ایم محمد حنیف
۱۱۳۸۲ محمد اسمٰعیل
۱۱۳۸۷ خواجہ اسکلہ عبدالصمد
۱۱۳۸۹ ایم چراغ الدین
۱۱۴۹۵ شیخ عاشق رسول
۱۱۵۰۷ بابو برکت اللہ
۱۱۵۳۵ مولوی احمد کریم
۱۱۵۴۳ سردار امجد علی
۱۱۵۴۵ سکرٹری انجمن قاسم العلوم
۱۱۶۰۱ عزیز احمد
۱۱۶۳۳ صوفی محمد اسمٰعیل
۱۱۶۳۸ منشی فیض محمد
۱۱۶۴۸ مولوی حبیب اللہ
۱۱۶۵۹ محمد اسمٰعیل
۱۱۶۸۱ ڈاکٹر عنایت اللہ
۱۱۶۸۲ ملک عبدالحق سالک
۱۱۷۰۶ میاں کریم بخش اینڈ سنز
۱۱۷۰۹ مولوی ابوالنعمان عبدالرحمن
۱۱۷۵۴ چوہدری محمد علی
۱۱۷۹۴ حاجی غلام قادر احمد حسین
۱۱۸۲۹ شیخ نور محمد
۱۱۸۳۲ پروفیسر محمد عزیر
۱۱۸۳۴ مستری شیر محمد
۱۱۸۳۵ لقمان احمد
۱۱۸۴۶ لائبریرین جامعہ احمدیہ معین
۱۱۸۵۰ معتمد انجمن فیض عام
۱۱۸۵۳ بہادر علی
۱۱۸۵۴ منشی محمد منظور الحق
۱۱۸۵۶ ایم خدا بخش
۱۱۸۶۵ ایم محمد خان
۱۱۸۶۹ منشی عبدالحق
۱۱۹۳۵ حافظ عبدالسلام
۱۱۹۴۱ منشی شاہ محمد
۱۱۹۴۷ مولوی محمد یوسف
۱۱۹۷۳ علی محمد محمدی
۱۱۹۹۴ مسٹر محمود علی
۱۱۹۹۷ بابو محمد اسمٰعیل
۱۲۰۰۲ حاجی رد حل خان
۱۲۰۱۱ ایم خدا بخش
۱۲۰۱۲ مولوی شہاب الدین
۱۲۰۲۵ معتمد انجمن اہلحدیث حیدرآباد
۱۲۰۳۲ عبدالباسط
۱۲۰۳۴ ڈاکٹر احمد بخش
۱۲۰۳۵ محمد ابراہیم خان
۱۲۰۳۶ مستری عمر الدین
۱۲۰۳۷ شیخ عاشق محمد
۱۲۰۳۹ محمد رمضان
۱۲۰۴۱ نور محمد
۱۲۰۴۷ شیخ فتح محمد محمد رمضان
۱۲۰۵۷
۱۲۰۹۴ مولوی مہر الدین
۱۲۱۴۸ محمد رضوان الحق
غریب فنڈ
۵۱۰۰ محمد عبیداللہ ۔ ۲۹۸۰ نور محمد ۸۵۵۷ محمد اسماعیل ۱۰۸۶۴ محمد شفیع عالم ۱۰۶۳۷ میاں چیندوڈہ ۱۱۸۶۰ مولوی عبدالقادر ۱۱۸۶۱ حشمت علی

نوٹ:- جن نمبروں کے اوپر م کا نشان ڈالا گیا ہے وہ مزید مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔ (بقیہ متفرقات صفحہ ۱۳)

ملکی مطلع

عہدے قبول کئے جائیں

(کانگرس کا فیصلہ)

طویل مدت تک بحث وتمحیص کے بعد آخرکار کانگرس کی ورکنگ کمیٹی (مجلس عاملہ) نے فیصلہ کردیا جسے انتظامیہ کمیٹی نے بھی منظور کرلیا کہ صوبوں کی اسمبلیوں میں عہدے قبول کرلئے جاویں۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ نئے آئین کے مطابق ہرصوبے کی اسمبلی میں جس پارٹی کی اکثریت ہوگی اسی کا لیڈر وزیر اعظم ہوگا۔ کابینہ وزارت کو بھی وہی مرتب کریگا۔ ایسا کرنا دراصل انگلستان کا تتبع ہے۔ ہندوستان کے چھ صوبوں میں کانگرس پارٹی کی اکثریت رہی ہے۔ اس لئے لازمی ہے کہ ان صوبوں کی وزارت کانگرس پارٹی کے ہاتھ آئے۔ یہ تو آئین کا مقتضیٰ ہوا ادھر کانگرس کا نصب العین اس کے خلاف ہے۔

کانگرس اس آئین کو پسند نہیں کرتی۔ اس لئے اس کا فیصلہ ہے کہ اس کی راہ میں ہرقسم کے روڑے اٹکائے جائیں۔ عہدوں کا قبول کرنا کانگرس کے اس مقصد کے منافی ہے۔ اس لئے کانگرس کے ذمہ دار اراکین عہدوں کے قبول کرنے سے منکر رہے۔ ادھر دوسرا فریق جو قبولیت کا حامی ہے وہ روزافزوں ترقی کرتا گیا۔ حق تو یہ ہے کہ فریقین کے دلائل اپنی اپنی جگہ پر ایسے زبردست ہیں کہ ان میں فیصلہ کرنا اور کسی ایک کو مرجوح اور دوسرے کو راجح قرار دینا مشکل ہے۔ اسی لئے جب کبھی یہ مسئلہ کانگرس میں پیش ہوا تو بغرض مزید غوروخوض بہت عرصے تک ملتوی ہوتا رہا۔ اس طویل التواء کا باعث امکان کانگرس کی دور اندیشی تھی کہ جو کچھ بھی کیا جائے سب کے اتفاق سے عمل میں آئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپس میں نفاق پیدا ہوجائے۔ آخر دہلی کے اجلاس میں بشرکت گاندھی جی عہدوں کی قبولیت کا فیصلہ ہوگیا اس بات میں ہم کانگرس کی تعریف کرتے ہیں کہ جو کچھ وہ کرتی ہے پہلے ہی بندوں اس کا اظہار کردیتی ہے۔ کسی قسم کا دھوکہ فریب نہیں کرتی۔ اس معاملہ میں بھی اس نے اپنی رائے صاف لفظوں میں ظاہر کردی ہے کہ ہم نئے آئین کی ضرور مخالفت کریں گے۔ اس سلسلے کی پہلی کڑی یہ تجویز ہوئی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو جو آئین جدید کے اجراء کی پہلی تاریخ ہے سارے ملک میں ہڑتال کی جائے۔ یہ خیر مقدم اس فارسی مثل کے مشابہ ہے۔ ع

سالے کہ نکوست از بہارش پیدا ست

کانگرس کے مقصد کو ملحوظ رکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ فیصلہ دیرپا نہیں رہے گا۔ بلکہ اس کا نتیجہ وہی ہوگا جس کا اظہار گورنر پنجاب نے اپنی ایک تقریر میں کردیا تھا کہ وزارتیں جب نئے قوانین کی مخالفت کریں گی تو گورنمنٹ اس نظام کو اپنے ہاتھ میں لے لے گی۔ اس وقت بڑے انقلاب کا خطرہ ہے۔

کانگرس کا یہ مقصد ہے کہ ہم دم نہ لیں گے جب تک پورن سوراجیہ (مکمل آزادی) حاصل نہ کرینگے۔ اسکے مقابلے میں حکومت برطانیہ کا یہ مقصد ہے کہ ہم ہندوستان پر حکومت کریں گے! یہ دونو مقصد ایک دوسرے سے متضاد ہیں۔ جن کے تضاد میں کسی کو شبہ نہیں۔ بحیثیت ہندوستانی ہونے کے ہر ہندوستانی کانگرس کے مقصد کی تائید کریگا اور بلحاظ برطانوی نقطہ نگاہ کے گورنمنٹ کو بھی اپنی حکومت کی نگہداشت کرنے میں معذور سمجھے گا۔ اسی لئے شیخ سعدی نے ایک منصفانہ شعر لکھا ہے جو ٹھیک ایسے ہی موقع پر چسپاں ہوتا ہے ؎

ہمہ مادہ آں شوخ در کیسہ قند
کہ داند ہمہ خلق را کیسہ بر

ہم ان لوگوں کی رائے سے متفق نہیں ہوسکتے جو کہتے ہیں کہ کانگرس خاص ہندوؤں کی نمائندہ جماعت ہے کیونکہ نہ صرف ہم ہی دیکھتے ہیں بلکہ ہر صاحب بصیرت انسان دیکھتا ہے کہ آج ہندوستان میں جو آئینی انقلاب رونما ہوا ہے جس سے ہر قوم متمتع ہورہی ہے یہ سب کانگرس کی ان تھک محنت وکوشش کا نتیجہ ہے۔ یہاں تک کہ جو لوگ مسلمانوں کو کانگرس سے علیحدہ رکھنا چاہتے ہیں وہ بھی اس نتیجے سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ کیا پنجاب میں مسلمانوں کو تین وزارتیں ملنا اور آئندہ کو پچاس فیصدی ملازمتوں کی امید ہونا کانگرس کی محنت کا نتیجہ نہیں ہے۔ پھر یہ کیا انصاف ہے جو کہا جاتا ہے کہ کانگرس صرف ہندوؤں کی قائم مقام ہے۔ سچ ہے۔ ع

منکرے بودن وہم رنگ مستاں زیستن

پنجاب میں کانگرس پارٹی کو اکثریت حاصل نہیں ہوئی۔ اس لئے یہاں نظام حکومت کے متعلق کوئی خطرہ نہیں۔ مگر جن صوبوں میں کانگرس کو اکثریت حاصل ہوگئی ہے ان میں کانگرس اور حکومت کے مقاصد میں تصادم کا خطرہ ہے۔ ہماری دعا ہے اگر کہیں تصادم ہو تو انجام بخیر ہو۔ آمین۔ ع

خدا شرے بر انگیزد کہ در آں خیر ما باشد

برما اور ہندوستان کا محصول ڈاک

یکم اپریل سے برما ہندوستان سے علیحدہ کردیا جائیگا اس علیحدگی کا پہلا ثمر جو برمیوں اور ہندوستانیوں کو حکومت کی بارگاہ سے عطا ہوا ہے وہ ڈاک اور تار کی شرح میں اضافہ ہے۔ برما میں دس لاکھ سے زائد ہندوستانی آباد ہیں۔ مزید برآں برما اور ہندوستان تجارتی و تمدنی رشتہ میں منسلک ہیں۔ اس لئے مذکورہ اضافہ دونوں ممالک پر یکساں اثر انداز ہوگا بمبئی کلکتہ مدراس کے تجارتی ادارے اس اضافہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرچکے ہیں۔ برما میں آباد ہندوستانیوں نے بھی احتجاج کیا ہے۔ مرکزی

مجلس آئین ساز میں بھی حکومت کو توجہ دلائی گئی۔ لیکن یہ سب آوازیں صدا بصحرا ثابت ہوئیں۔ اور حکومت نے کوئی جواب دیا بھی تو قطعاً غیر اطمینان بخش۔ یعنی چونکہ برما کی حکومت نے بھی اضافہ کر دیا ہے اس لئے حکومت ہند مجبور ہے۔ حکومت یہ جانتی ہے کہ برطانی ویسٹ انڈیز سے ہندوستان آنے والے خط پر صرف ۲ پنس محصول لیا جاتا ہے۔ انگلستان سے ہندوستان آنے والے خط پر ۱½ پنس اور ہندوستان سے انگلستان جانے والے خط پر ۲½ آنہ محصول عائد ہے۔ اسی طرح ہوائی ڈاک کے ذریعہ انگلستان سے ہندوستان آنے والے نصف اونس وزن کے خط پر ۳ پنس اور ہندوستان سے بذریعہ ہوائی ڈاک انگلستان جانے والے نصف اونس وزنی خط پر ۵ر کا محصول ادا کرنا پڑتا ہے۔ درحالیکہ فاصلہ مساوی ہے۔ اس لئے حکومت کا یہ استدلال کہ چونکہ حکومت برما نے ایسا کیا ہے اس لئے ہم بھی ایسا کرنے پر مجبور ہیں بالکل غلط ہے۔ کیونکہ ہم نے جو مثالیں پیش کی ہیں اُن سے ثابت ہوتا ہے کہ اس باب میں حکومت ہند دوسروں کی تقلید پر مجبور نہیں۔ مسٹر فرینک نوائس نے یہ بھی فرمایا ہے کہ حکومت برما نے یہ اضافہ مالی حالات کے پیش نظر کیا ہے۔ لیکن یہ وجہ بھی درست نہیں کیونکہ محکمہ ڈاک و تار میں خسارہ کی رقم ۱۶ لاکھ روپیہ ہے اور یہ رقم کسی طرح بھی اس اضافہ سے پوری نہیں ہو سکتی۔ اگر حکومت یہ کہتی کہ برطانی مفاد کے پیش نظر ضروری ہے کہ برما اور ہندوستان کے تمام رشتوں کو منقطع کر دیا جائے تاکہ ہندوستان کی آزادی کے وقت برما کو بدستور غلام رکھا جا سکے تو صحیح ہوتا۔ کیا عوام کو یاد نہیں رہا کہ سائمن کمیشن سے پہلے برما سے ایک آواز بھی علیحدگی کے مسئلہ پر نہ اٹھی تھی۔ حکومت اس حد تک تو کامیاب ہو چکی ہے کہ اب وہاں علیحدگی کے حق میں ایک جماعت پیدا ہو گئی ہے۔ حکومت برما اور حکومت ہند دونوں برطانی ہیں۔ اس لئے وہ یقیناً ایسی کوششیں کریں گی کہ ہندوستان اور برما کے مابین ایک ناقابلِ رد خلیج حائل ہو جائے اور اُس کی صورت یہی ہے کہ برما اور ہندوستان کو آپس میں ٹکرا کر تجارتی تعلقات میں کشیدگی پیدا کر دی جائے اور تمدنی مسائل کو مختلف بنا دیا جائے۔ ڈاک و تار کے محصولوں میں اضافہ کی وجہ سے ہندوستانی اخبارات و رسائل برما نہ جا سکیں گے اور برمی لوگ ہندوستانی سیاسیات و جذبات سے آشنا نہ ہو سکیں گے۔ ہندوستان کا تمدن اور معاشرت ان پر اثر انداز نہ ہو سکیگا۔ اور وہ مواخذات جو اس وقت دونوں ممالک میں موجود ہے قائم نہ رہ سکیگی۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے حال ہی میں ایک بیان کے ذریعہ اس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے۔ اور نہ صرف ہندوستانیوں کو بلکہ برمیوں کو بھی مشورہ دیا ہے کہ وہ حکومت کے اس فریب سے بچیں۔ اہل برما کو اس سلسلہ میں ہندوستان کی تائید کرنی چاہئے اور یہ امر ذہن نشین رکھنا چاہئے۔ کہ ہندوستان سے تعلقات خراب کر کے وہ کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکیں گے۔ یو با ہلینگ نے حال ہی میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ بے حد خطرناک ہیں اور ہم نہیں چاہتے کہ ایسی خبروں کو عام طور پر شائع کیا جائے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ خیالات ایک سچے برمی کے نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اُس برمی کے ہو سکتے ہیں جس کا دل اور دماغ برطانی ہے۔ یو با ہلینگ جیسے حضرات سے ہم عرض کرینگے۔ کہ ہندوستان برما سے چاول، تیل اور دیگر پیداوار بہت بڑی مقدار میں خریدتا ہے۔ اس لئے تجارتی اغراض کے پیش نظر ہی ہندوستانیوں کے خلاف زہر نہ اگلیں۔ ورنہ ضرورت تو اس امر کی ہے کہ حکومت کی چالوں سے بچنے کی تدابیر اختیار کی جائیں۔

(ماخوذ از مدینہ بجنور ۲۵ ۳/۳۷)

آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس پٹیالہ

کا سالانہ اجلاس

آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس پٹیالہ کا چوتھا سالانہ اجلاس ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰ اپریل ۱۹۳۷ء کو زیر صدارت عالی جناب حکیم محمد احمد خان صاحب رئیس اعظم دہلی پٹیالہ میں منعقد ہوگا۔ ہندوستان بھر کے مشہور و معروف اور فاضل اطبا اس اجلاس میں شرکت فرمائیں گے۔ نامی گرامی اطبا کے بورڈ مایوس العلاج مریضوں کی تشخیص و تجویز فرمائیں گے۔ بے نظیر مجربات پیش ہوں گے۔ ہندوستانی جڑی بوٹیوں، کتب نادرہ، ہندوستانی طبی اوزار، ادویات کی اعلے پیمانہ پر نمائش کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ مایوس العلاج مریض اور نمائش میں اشیاء بھیجنے والے اور کانفرنس میں تشریف لانے والے حضرات کو حسب ذیل پتے پر خط و کتابت کرنی چاہئے۔ ڈیلی گیٹ حضرات کے لئے قیام و طعام کا انتظام مفت ہوگا۔

حکیم محمد اصغر شہید شروانی جنرل سیکرٹری
آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس پٹیالہ

مسجد اہل حدیث پونچھ

پونچھ ریاست کشمیر کا ایک کونہ ہے۔ اس میں افراد اہل حدیث بہت کم اور غریب ہیں۔ ان کو مسجد کی ضرورت تھی۔ ہماری جماعت کے مخیر شیخ عبدالعزیز صاحب گجراتی نے میری سفارش پر دو سو روپیہ زمین خریدنے کو دیا۔ زمین خریدی گئی۔ حسب ضرورت نیچے دکانیں بھی بنائی گئیں۔ ملک برفانی ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اس پر جستی چادروں کی چھت ڈالی جائے۔ اس کام کے لئے قریباً مبلغ تین سو روپیہ کی لاگت آئیگی اصحاب خیر سے امید ہے کہ اسکی تکمیل کرا دینگے۔ ایک صاحب کرائیں یا متعدد اصحاب۔ بہرحال کام ضروری ہے۔

بانی مسجد کا پتہ:۔ مولوی محمد عمر موضع کنویاں (پونچھ)

نوٹ:۔ مسجد ہذا کی بابت اہلحدیث ۱۹ ۳/۳۷ میں بھی ایک نوٹ لکھا گیا تھا۔

اخبار "اہلحدیث" کی توسیع اشاعت کے لئے ہر اہل حدیث کو کوشش کرنی چاہئے۔ (منیجر)

مومیائی

معدقہ علمائے اہل حدیث و ہزار ہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ۔ پاؤ بھر مع محصولڈاک ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب محمد جعفر خان صاحب جبلپور:۔ "دس برس ہوئے میرے شانوں میں درد تھا۔ مومیائی کی کئی ڈبیاں منگوا کر استعمال کیا۔ فائدہ ہوا۔ اب میرے نوجوان لڑکے کے لئے ایک چھٹانک بھیج دیں۔" (۹ فروری ۱۹۳۷ء)

بیگ صاحب اننت ناگ (کشمیر):۔ "ہم نے گذشتہ سال محمد یوسف کے ذریعے سے مومیائی منگوایا تھا۔ بہت مفید ثابت ہوا۔ اب ہمارے بھائی محمد حبیب کے نام ایک چھٹانک بھیجیں" (۱۲ فروری ۱۹۳۷ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔
حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی حیدر حسن ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بےمثل
غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے۔

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بےپرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ
پتہ:۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ پنجاب

معدہ کی جملہ امراض

کو کامل طور پر دفع کرنے کے واسطے ہماری تیار کردہ اکسیر ہاضمہ کا استعمال کریں مجرب چیز ہے۔ قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک
منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی
لاہوری گیٹ امرتسر (پنجاب)

اکرام محمدی (پنجابی)

مصنفہ مولوی محمد دلپذیر صاحب بھیروی۔ جو پنجابی اشعار میں وعظ کی کتاب ہے۔ قرآن کریم کی آیات اور احادیث مبارکہ کے تراجم بزرگان و صالحین کے احوال، واقعات و حکایات پنجابی اشعار میں لکھی گئی ہیں۔ واعظین و مبلغین اور اماماں مساجد دیگر شائقین کے لئے بہت مفید ہے۔ پنجابی خرافات و فرضی قصے جو دیہاتوں یا عام مجلسوں میں بصد شوق سنے جاتے ہیں ان کی بجائے اس کتاب کو پڑھنا، سننا یا سنانا موجب ثواب ہے۔ قیمت صرف ۱۲

قصص المحسنین پنجابی

یعنی سورہ یوسف کی تفسیر۔ از مولوی عبدالستار صاحب مرحوم۔ پنجابی اشعار میں نہایت عمدہ پیرایہ میں لکھی گئی ہے۔ جا بجا مناسب حکایات بھی درج ہیں۔ یہ کتاب مسلمانوں میں بہت مقبول ہے کئی بار شائع ہوئی ہے۔ قیمت صرف ۶

تاریخ الخلفاء کا ترجمہ بیان الامراء

تاریخ الخلفاء کے مصنف علامہ جلال الدین سیوطی کے اسم گرامی سے کون واقف نہیں۔ اصل کتاب کا اردو ترجمہ ناظرین کے فائدہ کے لئے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر تمام خلفاء اسلام یعنی خلفاء اربعہ۔ خلفائے عباسیہ۔ خلفائے بنو امیہ اور دیگر تمام خلفاء کے حالات و طرز و واقعات درج ہیں۔ اسلامی تاریخ سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے ایک مفید تحفہ ہے۔ قیمت صرف ۶

(منگوانے کا پتہ)
منیجر اہلحدیث امرتسر

کنز المجربات

مصنفہ حکیم حاجی محمد عبد اللہ صاحب روڑوی۔ مؤلف ممدوح نے اس میں وہی صدری و سنیاسی نسخے درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں۔ سب سے پہلے ہر عضو کی مختصر تشریح کر کے ان کے فائدے بتائے گئے ہیں۔ پھر ان سے پیدا ہونے والے امراض بتائے ہیں۔ اس کے بعد ہر مرض کا طبی، ویدک اور ڈاکٹری نام۔ پھر کیفیت مرض اور امراض کے علاج درج ہیں۔ اس کے بعد بیماری کے اسباب اور اسکے پہچاننے کے طریقے نہائت خوبی سے بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول ۵؍ حصہ دوم ۸؍

کنز المفردات

مؤلفہ حکیم صاحب ممدوح۔ جس میں مفردات تیار کرنے کی مختلف ترکیبیں درج ہیں۔ بے نظیر تحفہ ہے قیمت ۱۲؍

کلید حکمت

مصنفہ حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری اس میں سر سے پاؤں تک کی ہر ایک مرض کی علامات درج ہیں۔ اسی طرح علمی بحث، مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب، بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخہ جات، چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام نہائت آسانی سے مہیا ہو سکیں اور منٹوں میں فائدہ دکھائیں۔ درج کئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول عہ۔ حصہ دوم عہ

مجربات جیلانی

حکیم صاحب موصوف نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے بلا بخل شائع کر کے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دیکر دنیا کو مرہون منت کر لیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت جلد اول عہ۔ جلد دوم عہ۔

نشاط زندگی

مصنفہ حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری اس کتاب میں نوجوانوں کو تندرستی قائم رکھنے کے طریقے، بیوی کے ساتھ شادی کا سچا اور حقیقی لطف حاصل کرنے کے قواعد درج کر کے عمدہ عمدہ طبی نسخے بھی درج کئے ہیں۔ غرضیکہ بے نظیر کتاب ہے ضرور منگوائیں۔ قیمت عہ (ایکروپیہ)

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان

فرانس، انگلستان اور ہندوستان کی تین صد شہرہ آفاق پیٹنٹ دواؤں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے درج ہیں۔ اگر آپ سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو کتاب مذکورہ کی ایک جلد خرید کر دیکھیں اور تجربہ کریں۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت عہ

کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ

خواص بادام ۴ر	خواص پیاز ۵ر	خواص گھی ۴ر	خواص دودھ ۸ر	خواص لیموں ۸ر	خواص مولی ۵ر
خواص نمک ۲ر	خواص گھی کوار ۹ر	خواص تربوز ۲ر	خواص لہسن ۴ر	خواص گاجر ۳ر	خواص اندرائن ۴ر
خواص پھٹکڑی عہ	خواص برگد ۴ر			خواص ہلدی ۳ر	خواص مرچ ۴ر
خواص پیپل ۴ر	خواص آک عہ			خواص کشنیز ۳ر	خواص مہندی ۴ر
خواص انار ۴ر	خواص ریٹھا ۶ر			خواص کوڑی ۶ر	خواص سیب ۳ر
خواص سونف ۸ر	خواص کیکر ۴ر	خواص دھتورا ۶ر	خواص ارنڈ ۵ر	خواص سنگترہ ۳ر	خواص انگور ۵ر
خواص نیم ۹ر	خواص ستیاناسی ۶ر	منگوانے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر		کتب خانہ ثنائیہ کی فہرست کتب مفت منگوائیں	

حکیم محمد عبد اللہ صاحب روڑوی کی

بے مثل تصنیفات

ضرور منگوائیں

تصنیفات قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم

رحمۃ للعالمین

اس کتاب میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی مدرسہ دیوبند کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ نہایت اعلےٰ۔ قیمت جلد اول ۱۲؎ - جلد دوم ۱۲؎ - جلد سوم ۱۲؎

سفرنامہ حجاز

جس میں حرمین پاک کی ہر چیز اور ہر مقام کی صحیح تاریخ۔ مناسک حج کا دلچسپ بیان۔ فرضیت حج کے عقلی دلائل و نقشہ جات درج ہیں۔ قیمت ۱۲؎

کیا اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا؟

قاضی صاحب کا ایک عالمانہ لیکچر جو انہوں نے ۱۹۰۵ء میں انجمن نعمانیہ لاہور کے جلسہ میں دیا قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۴؎

تبلیغ الاسلام

اس کتاب میں تمام مذاہب پر تبصرہ کر کے صرف اسلام کو سچا ثابت کیا ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ طباعت عمدہ۔ قیمت ۴؎

تبیان الاسلام

[illegible] کے لئے علاوہ [illegible]
قیمت ۲؎

الجمال والکمال

سورہ یوسف کی عالمانہ و محققانہ تفسیر ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔ قیمت ۱۲؎

استقامت

اس رسالہ میں عیسائیت پر اسلام کی فضیلت بیان کی ہے۔ قیمت صرف ۳؎

معراج المومنین

اس کتاب میں امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیا ہے۔ ترجمہ عربی خط امام احمد؟۔ قیمت ۵؎

مہر نبوت

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مختصر سوانحعمری۔ ۴؎

غائت المرام

اس کتاب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا ثبوت دیا گیا ہے۔ قیمت ۶؎

تائید الاسلام

یہ غائت المرام کا دوسرا حصہ ہے۔ قیمت ۶؎

برہان

اس رسالہ میں ایک عیسائی پادری کے سوالات کا جواب ہے۔ قیمت ۲؎

نوٹ :- سب کتابوں کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ علاوہ اصل قیمتوں کے

پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

عربی کا معلم حصہ اول و دوم

میزان الصرف سے لیکر کافیہ تک کے تمام ضروری مسائل بالکل جدید اور نہایت سہل طریق پر لکھے گئے ہیں۔ سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ قواعد کی تعلیم کے ساتھ ساتھ زباندانی کی تعلیم بھی دی گئی ہے۔ متعدد علمائے فن کی رائے کا خلاصہ ہے کہ تسہیل عربی کے لئے جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں سب سے بہتر اور سب سے مفید یہ کتاب ہے۔ قیمت حصہ اول ۸؎ - حصہ دوم ۸؎ - مجلد حصہ اول حصہ دوم ۸؎ - مکمل ۱۲؎ روپے

جدید انگلش ٹیچر

اس میں انگریزی زبان کے بے شمار مفرد الفاظ محاورات، قواعد گرامر۔ اور اردو سے انگریزی ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کے
۱۹۱ واسطے بہت سی مشقیہ عبارات دی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ کرنے سے انسان تھوڑی سی مدت میں انگریزی زبان میں گفتگو کر سکتا ہے۔ اور خط و کتابت بھی کر سکتا ہے۔ شائع کردہ قمر برادرز شملہ۔ قیمت ۱۲؎

فارسی بول چال

اس کتاب کے مطالعہ سے ہر شخص فارسی زبان میں بخوبی گفتگو کر سکتا ہے۔ قیمت ۱۲؎

معلم خوشنویسی

ان لڑکوں کے لئے جو خوشنویسی یا کتابت سیکھنا چاہتے ہیں ان کے لئے ایک لاجواب [illegible] [illegible] قیمت ۱۲؎

پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

بیان

یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح، معجزات ابن مریم اور وفات و حیات عیسےٰ پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے۔ احبار و رہبان کے عقائد باطلہ کی تردید ہے۔ قیمت عہ

صراط المستقیم

اس میں سورہ انفال و توبہ کے حقائق و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۲؎

سبیل الرشاد

مجلس شورےٰ کی ترتیب، ارکان کے انتخاب اور صدر جمہوریہ اسلام کے شرائط و لوازمات پر بحث کی گئی ہے۔ خلفائے راشدین کا نظام حکومت بتایا گیا ہے۔ قیمت ۱۰ ر

حیات سعدی۔ سوانحمری شیخ سعدی مرحوم ۶ ر

مبلغ امرتسر

پندرہ روزہ — چندہ سالانہ عہ

مبلغ توحید و سنت کا علمبردار، شرک و بدعت کا جانی دشمن، [illegible] اور شرع محمدی کے پیرواؤں کے جذبات کا [illegible] ترجمان۔ گم کردہ راہ لوگوں کیلئے اصل راہ نجات کا سرچشمہ جاری ہے۔ جسکے مطالعہ سے [illegible] حقیقی کی جہدیت کے اختیار کرنے۔ اوہام باطلہ، تعزیہ اور گور پرستی کو چھوڑ کر حق پرستی اور صراط مستقیم [illegible] جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کے [illegible] پر گامزن ہونے کی ترغیب اور [illegible] پیدا ہوتی ہے۔

پتہ: منیجر اخبار مبلغ امرتسر

بصائر

اس میں بنی اسرائیل کے ان واقعات و حوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے۔ نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۶ ر

عبرت

سورہ یوسف کی تفسیر جو نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کا مرقع ہے۔ قیمت عہ

برہان

سورہ نور کی عالمانہ و محققانہ تفسیر۔ امت اسلامیہ کے لئے مکمل لائحہ عمل۔ قیمت عہ

ذکریٰ

یعنی پارہ عم کی عالمانہ و محققانہ تفسیر جس میں جزا و سزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے سینکڑوں علمی مسائل زیر بحث آگئے ہیں۔ قیمت صرف [illegible]

ہمارے رسول

آنحضرت صلعم کے مختصر حالات زندگی۔ خصوصاً بچوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔ قیمت ۵ ر

خلفائے اربعہ

آنحضرت صلعم کے چاروں خلیفوں کے حالات زندگی اور عہد حکومت کے ملکی واقعات بالکل آسان اور مختصر پیرائے میں بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۰ ر

سبل السلام

اٹھائیسویں پارے کی تفسیر جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ اور اہل ذوق حضرات میں بڑی مقبول ہو رہی ہے۔ کتابت [illegible] قیمت صرف ۱۲ ر

محمدیہ پاکٹ بک

مؤلفہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری۔ اس پاکٹ بک کی خوبی کے لئے اس کے مصنف کا نام ہی کافی ضمانت ہے۔ مختصر یہ کہ اسے پڑھ کر ایک معمولی اردو خوان بھی بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کے ساتھ تمام مباحث میں کامیاب مناظرہ کر سکتا ہے۔ پہلا اڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا۔ دوسرا اڈیشن مع اضافہ کے زیر طبع ہے۔ قیمت عہ

کفریات مرزا

از جناب اسرار احمد صاحب آزاد۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کی تحریرات سے ان کے متعلق عجیب غریب مواد جمع کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰ ر

حالات مرزا

مؤلفہ چودہری محمد اسحاق صاحب امرتسری۔ قرآن و حدیث کی روشنی کے بعد قادیانی [illegible] مرزا صاحب کے دعوے مجددیت، [illegible] نبوت کی تردید کی ہے۔ قیمت ۵ ر

مغالطات مرزا عرف الہامی بوتل

از منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے عجیب و غریب مغالطات، الہامات اور متناقض و متخالف بیانات کا انکشاف کر کے ان کی تردید کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ

(سب کتابوں کے منگوانے کا پتہ

منیجر اہلحدیث امر[تسر]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

جلد ۳۴ — نمبر ۲۲

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...

رؤسا و جاگیرداران سے ... ...

عام خریداران سے ... ...

" " ششماہی ...

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۶ محرم الحرام ۱۳۵۶ھ مطابق ۹۔ اپریل ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

مکرر یاد دہانی

خریداران اہلحدیث ملک برما غور سے سنیں

ماہ اپریل ۱۹۳۷ء سے برما ہندوستان سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ گویا اب وہ بھی غیر ممالک میں شامل ہوگیا ہے اس لئے ہندوستان سے برما جانے والے خطوط، اخبارات، پارسلوں اور پیکٹوں کا محصول ڈاک بڑھا دیا گیا ہے۔ لہٰذا رنگون، پیگو، مانڈلے، میمو، اکیاب اور دیگر اہل برما کے خریداران اہلحدیث کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ آیندہ قیمت اخبار بجائے پانچ روپیہ سالانہ کے چھ روپیہ دس آنہ روانہ کیا کریں۔ جو خریدار پانچ روپیہ کے حساب سے قیمت روانہ کر چکے ہیں ان کا باقاعدہ حساب کرکے علیحدہ اطلاع دی جائے گی۔

نوٹ قیمت اخبار و دیگر ہر قسم کی فرمائشات کے لئے تمام رقم بذریعہ منی آرڈر آنی چاہیے۔ اب وی پی نہیں بھیجا جائے گا۔

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

فہرست مضامین

انتخاب الاخبار

——— امرتسر میں ۳۔ اپریل کو دوپہر کے وقت خاصی بارش ہوئی۔ اور ژالہ باری بھی ہوئی۔ پھر رات کو زبردست بارش ہوئی۔ ۴۔ اپریل کو تمام دن بارش ہوتی رہی۔

——— امرتسر یکم اپریل کو چونکہ نئے آئین کے نافذ ہونے کا پہلا دن تھا۔ شہر میں مکمل ہڑتال رہی کانگرس کی طرف سے جلسہ بھی ہؤا اور جلوس بھی نکلا۔

——— معلوم ہؤا ہے گاندھی جی ماہ جون میں پنجاب کے دیہات کا دورہ کرنے والے ہیں۔

——— دیوان رام لال کو پنجاب کا ایڈوکیٹ جنرل مقرر کیا گیا ہے۔ (مسلمانوں کا مطالبہ تھا کہ اس عہدہ کے لئے کسی مسلمان کا تقرر عمل میں لایا جائے)

——— معلوم ہؤا ہے کہ علامہ عبداللہ یوسف علی پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور کا استعفا ۳۱ مارچ سے منظور ہو گیا ہے۔

مولوی حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی اور مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب امرتسری کی بابت اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۹۔ مارچ ۱۹۳۷ء میں بابو عبدالحق مرزائی مقیم دہلی نے جو مضمون لکھا یا تھا موصوف اسکی تکذیب کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ جو باتیں ہماری طرف منسوب کی ہیں۔ سب جھوٹ ہیں۔

امرتسر میں نبوت مرزا پر مناظرہ ۴۔ اپریل ۱۹۳۷ء کو انجمن اہل حدیث امرتسر و انجمن احمدیہ اشاعت اسلام امرتسر کے مابین نبوت مرزا بر بیرون دروازہ بھگتانوالہ کارخانہ شیخ اسمٰعیل صاحب میں ۴ بجے بعد دوپہر سے ۷ بجے شام تک دلچسپ مناظرہ ہؤا۔ انجمن اہل حدیث کی طرف سے منشی محمد عبداللہ معمار مصنف محمدیہ پاکٹ بک اور فریق ثانی کی طرف سے بابو عمرالدین صاحب شملوی مناظر تھے۔ اول الذکر نے حقیقۃ الوحی۔ اخبار بدر قادیان۔ اربعین اور کشتی نوح وغیرہ کتب مرزا سے انکے دعویٰ نبوت کا ثبوت دیا۔ جس کے جواب میں شملوی صاحب مرزا صاحب کو ظلی بروزی، مجازی نبی بتلاتے رہے۔ مگر آخیر وقت تک ان عبارات پیش کردہ کا مفصل و مکمل جواب ان سے نہ بن پڑا۔ پبلک پر اچھی طرح واضح ہو گیا کہ واقعی مرزا صاحب نے دعوٰے نبوت کیا ہے۔ عوام کو مغالطہ دینے کے لئے ظلی، بروزی نبی بتاتے ہیں۔ (نامہ نگار)

آخری فیصلہ پر مناظرہ اس مناظرہ کے بعد صاحب صدر نے اعلان کیا کہ ۱۱۔ اپریل کو مرزا صاحب کے آخری فیصلہ والے اشتہار پر مناظرہ ہوگا۔ پبلک کی خواہش ہے کہ یہ مباحثہ مولانا ثناء اللہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب لاہوری یا مرزا محمود احمد بہ نفس نفیس خود کریں۔

ناظرین اخبار "اہلحدیث"

نوٹ کرلیں

کہ

جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ اپریل میں ختم ہے۔ ان کے نمبر خریداری مع اسماء گرامی حساب دوستاں کے ذیل میں اہلحدیث ۲۔ اپریل ۱۹۳۷ء میں شائع کئے گئے ہیں۔ اسے ملاحظہ فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ جلد از جلد ارسال کردیں۔ ورنہ

۳۰۔ اپریل کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

نیازمند:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

——— شیر شاہ متصل کراچی میں ایک میونسپل سکول میں بم پھٹ جانے سے بہت سے طلباء ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

——— گورنمنٹ پنجاب نے پنجاب کے وزراء کی تنخواہوں کا بل شائع کر دیا ہے۔ یعنی وزیر اعظم کی سالانہ تنخواہ ۴۲ ہزار روپیہ اور باقی وزراء کی ۳۶۔ ۳۶ ہزار روپیہ سالانہ ہوگی۔ اسکے علاوہ ہر وزیر کو ایک خوشنما بنگلہ بھی رہائش کیلئے مفت دیا جائیگا۔

——— کوٹ بھائی تھان سنگھ ضلع راولپنڈی میں سکھ مسلم فساد ہونے سے متعدد آدمی زخمی ہوئے۔ دو درجن مسلمان گرفتار کئے گئے۔

(بقیہ مضمون از صفحہ ۳)

میں اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھنا چاہتا۔ بلکہ مسٹر ماڈس کے اپنے الفاظ سنئے:۔

"ہمیں اپنی آنکھیں بند نہیں کرلینی چاہئیں۔ اس کے متعلق مسلمانوں میں جو ایجی ٹیشن شروع ہوگی۔ اس کے مقابلے میں سول نافرمانی دھوبی گھاٹ پر دھوبیوں کی لڑائی معلوم ہوگی"

یہی مسٹر ماڈس ان انگریزوں کے خلاف جو اس کی سکیم کی مخالفت کرتے ہیں۔ سخت الفاظ استعمال کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ:۔

"سر سنڈیمن کی وفات کے بعد ہماری سرحد کی پالیسی عملی نہیں۔ بلکہ زبانی رہی ہے۔ ہم نے فارورڈ (پیشقدمی کی) پالیسی کو اس لئے منظور کر لیا کہ اس کے سوا اور کوئی سکیم نہیں تھی" لیکن اس پالیسی میں بھی وقتاً فوقتاً رکاوٹیں پیش آتی رہیں۔

ان الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ ماڈس فارورڈ (پیشقدمی کی) پالیسی سے مطمئن نہیں ہے۔ بلکہ وہ سرحدی قبائل کو غیر مسلح بھی کرنا چاہتا ہے۔ سر رابرٹ سنڈیمن کو تو ناظرین جانتے ہونگے۔ ان کو فارورڈ (پیشقدمی کی) پالیسی کا جنم داتا کہا جاتا ہے۔ ان کے نام پر بلوچستان میں ایک شہر آباد ہے اور کہا جاتا ہے کہ سر سنڈیمن کے وقت حکومت ہند کی پالیسی سرحدی قبائل میں مداخلت کے خلاف تھی۔ اس لئے سر سنڈیمن اور گورنمنٹ ہند کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہوگئے۔ پھر سر سنڈیمن نے کس طرح گورنمنٹ ہند کو اپنی پالیسی پر چلایا۔ یہ طویل داستان ہے۔ جس کیلئے ایک علیحدہ کتاب کی ضرورت ہے"

(انقلاب لاہور مؤرخہ ۳۱۔ مارچ ۱۹۳۷ء)

——— سکھ مسلم کی [illegible] کی سندات لیکر واپس آ [illegible] کی فضا میں اپنے کمال فن کا [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۶ محرم الحرام ۱۳۵۷ھ

فرقہ بہائی اور کلام الٰہی

سننے میں آیا ہے کہ کچھ عرصہ ہوا جبکہ لاہور میں ڈاکٹر اقبال کے مکان پر چند اہل علم میں یہ تذکرہ ہو رہا تھا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ بڑے مظلوم تھے۔ تو ڈاکٹر صاحب موصوف نے فرمایا کہ آج کل قرآن شریف امام ممدوح سے بھی زیادہ مظلوم ہے۔ جس کے ترجمے اور تفسیریں ایسی شائع ہو رہی ہیں جو سراسر اللہ تعالےٰ کے منشا کے خلاف ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کا یہ قول بالکل صحیح ہے۔ قرآن شریف کا غلط ترجمہ یا غلط تفسیر جو کسی نہ ماننے والے کی طرف سے اشاعت پذیر ہو اہل انصاف کے نزدیک بے شک وہ قابل شکائت چیز ہے لیکن ماننے والے اگر غلط تفسیر کریں تو ڈبل شکائت کے علاوہ یہ امر باعث افسوس بھی ہے۔

ایک دفعہ نواب محسن الملک مرحوم نے سرسید مرحوم کو چٹھی لکھی تھی (جو مطبوع ہو کر شائع ہو چکی ہے) اس کا مضمون تھا کہ آپ کو قرآن مجید کے وہ معانی سوجھتے ہیں جو خدا کو بھی معلوم نہیں۔

باوجودیکہ نواب صاحب اور سید صاحب کا باہمی تعلق نہایت مخلصانہ تھا تاہم ڈاکٹر اقبال کی طرح نواب صاحب نے مومنانہ اظہار کر ہی دیا۔

قادیان کے تراجم و تفاسیر دیکھو تو عجیب ہیں۔ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کا مترجم قرآن دیکھو تو عجیب تر ہے۔ امرتسری جماعت منکرین حدیث کی تفسیر دیکھو تو عجیب ترین ہے۔ بہائیوں نے قرآن کا ترجمہ اور تفسیر کرنے کا جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ تو بالکل اس شعر کا مصداق ہے ؎

بر تملق دشمن خود تکیہ کردن ابلہیست
پائے بوس سیل از پا افگند دیوار را

اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ دشمن خواہ کتنی ہی چاپلوسی کرے مگر وہ اپنے اصل مقصد (مخالفت) سے باز نہیں رہ سکتا۔ بہائی گروہ جس کی پیدائش ایران میں ہوئی ہے وہ شیخ بہاء اللہ کا منصب نبی و رسول سے بھی بڑھ کر بتاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی قرآن مجید کو منزل من اللہ مانتے ہوئے یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ شیخ بہاء اللہ نے قرآن مجید کو منسوخ قرار دیا ہے اسی لئے یہ لوگ بطور استدلال یا بطریق الزام وہی اپنے دعاوی پر مسلمانوں کے سامنے قرآن مجید پیش کرتے ہیں آج ہم اُن کے استدلال قرآنی کا ایک نمونہ دکھاتے ہیں جس سے نواب محسن الملک مرحوم اور ڈاکٹر اقبال کے مقولے بالکل صحیح ثابت ہونگے۔

بہائی میگزین بابت فروری سنہ رواں میں "موعود القرآن" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جو کہ قابل دید و شنید ہے۔ اس کی اصل عبارت درج ذیل ہے:

"**مالک موعود** | قرآن مجید میں آنے والے موعود مقدس کا وعدہ اور ذکر مختلف پیرایوں سے کیا گیا ہے گذشتہ نمبر میں ہم نے ان میں سے بعض چیزوں کا ذکر کیا تھا۔ آج بھی ایک آیت پیش کرتے ہیں۔ جس میں آنے والے موعود کو "مالک" کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔ سورۃ الزخرف آیت ۶۶ سے آیت ۷۸ تک ملاحظہ فرمائیے۔ جہاں حضرت عیسیٰ اور عیسائیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

هل ينظرون الا الساعة ان تاتيهم بغتةً وهم لا يشعرون۔

"یہ لوگ صرف اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ وہ گھڑی اچانک ان پر آجائیگی اور انہیں خبر تک نہ ہوگی کیونکہ انجیل میں ایسا ہی لکھا ہے "وہ دن (یعنی ظہور موعود کا دن) تم پر پھندے کی مانند اچانک آپڑے گا اور تمہیں خبر بھی نہ ہوگی اُس دن بھائی بھائی سے عداوت رکھیگا۔ چنانچہ قرآن مجید میں بھی اس آیت مذکورہ سے آگے یوں وارد ہے:۔

الاخلاء يومئذ بعضهم لبعض عدوا الا المتقين۔ بے تکلف دوست بھی اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہونگے ہاں صرف پرہیزگار لوگ سچے دوست ہونگے۔"

آج کل کی حالت ظاہر ہے۔ گھر گھر دشمنی پھیلی ہوئی ہے۔ دلوں میں نفاق و عداوت ہے۔ سچی محبت کرنے والے نایاب ہیں۔ کلام خدا کا بیان واقعہ بن کر آج ہمارے سامنے ہے۔

اس کے بعد مومنوں اور مجرموں کا ذکر فرمایا ہے پھر ارشاد ہے کہ

وما ظلمنٰهم ولكن كانوا هم الظلمين ونادوا يا مالك ليقض علينا ربك قال انكم ماكثون۔ ہم نے ان مجرموں پر ظلم نہیں کیا

…حقیقت میں وہ خود ہی ظالم تھے۔ یہ مجرم (جو گرفتار عذاب ہیں) کہیں گے کہ اے مالک تیرا پروردگار ہمارا فیصلہ کردے۔ مالک کہے گا تم ابھی اور ٹھہرو گے۔"

جیسا کہ سورہ نباء میں فرمایا ہے:۔

لابثین فیہا احقاباً کہ مجرم عذاب کی حالت میں کئی صدیوں تک رہیں گے۔

آیت یا مالك لیقض علینا ربك فرمایا ہے کہ مجرم مالک سے کہیں گے کہ اے مالک تیرا پروردگار ہمارا فیصلہ ہی کردے۔ یہاں مالک سے مراد خدا تو نہیں ہو سکتا کیونکہ لکھا ہے کہ اے مالک تیرا پروردگار ہمارا فیصلہ کردے تو خدا کا کون پروردگار ہو سکتا ہے وہ تو خود ہی پروردگار ہے۔ معلوم ہوا مالک سے مراد یہاں وہی انسان ہے جو یوم موعود میں حکمراں ہوگا وہ خداوند مالک کا قائم مقام ہو کر مالک ہوگا۔ اسی کو انجیل میں کہا گیا ہے۔ "مالک آئے گا"۔ اور آج افق ظہور سے ندا بلند ہے کہ

قد اتی المالك۔ مالک آگیا۔

پس قرآن میں صاف صاف "مالک" کا وعدہ ہے جو منصوص ہے کوئی مجاز واستعارہ نہیں ہے مگر بے خبر مسلمان کہتے ہیں کہ قرآن میں کسی آنے والے موعود کی خبر نہیں دی گئی۔

اسی آیت یا مالک سے یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ ایک بندے اور مخلوق کے لئے لفظ مالک استعمال ہوا ہے۔ یہی لفظ حضرت بہاء اللہ کی الواح میں ظہور کے لئے استعمال ہوا ہے۔ مگر حقائق الٰہی سے غافل لوگ ایسے الفاظ کو دیکھ کر اعتراض کر رہے ہیں کہ انسان نے خدائی کا دعوے کر دیا۔ کیونکہ مالک وغیرہ الفاظ جو اسمائے الٰہی میں سے ہیں اپنے لئے استعمال کرلئے حالانکہ خدا نے خود پہلے سے ہی آنے والے موعود کے متعلق یہ الفاظ ذکر کئے ہیں۔ انصاف کی ضرورت ہے۔ اسی غفلت کے متعلق خدا نے فرمایا ہے:۔

لقد جئناکم بالحق ولکن اکثرکم للحق کارھون۔ ہم تو حق لے کر تمہارے پاس آئے ہیں مگر تم میں سے اکثر حق کو ناپسند کرتے ہیں" (بہائی میگزین علیگڑھ ص ۲۱-۲۲ بابت فروری و مارچ ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث | ناظرین کرام راقم مضمون کا دعوے اور دلیل غور سے پڑھ کر فیصلہ کریں کہ نواب محسن الملک مرحوم نے سر سید مرحوم کو جو کچھ لکھا تھا وہ ان بہائیوں کے حق میں بھی صادق آتا ہے یا نہیں؟ اگر آیت قرآنی میں "مالک" سے مراد شیخ بہاء اللہ ہیں اور نَادَوْا کا فاعل وہ لوگ ہیں جو آپ کے زمانے میں آپ کے مخاطب تھے اور مَاکِثُوْنَ کے معنی ہیں گمراہی میں رہنے والے۔ تب آیت مذکورہ کا مطلب یہ ہوا کہ شیخ بہاء اللہ اپنے مخاطبین سے کہتے ہیں کہ تم لوگ ہمیشہ اسی ضلالت اور گمراہی میں رہو گے۔ اس کے برعکس اسی رسالے میں بعنوان "طلوع بہاء اللہ" آپ کی تشریف آوری کا سب سے بڑا مقصد جو بتایا گیا ہے۔ راقم مضمون کے اپنے الفاظ میں یہ ہے:۔

"اس پروگرام میں جو حضرت بہاء اللہ لائے ہیں سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ دنیا کے اختلافات اور جھگڑے مٹا دئیے جائیں اور وحدت کا دور شروع کر دیا جائے۔ اتحاد کی بنیاد مضبوط کی جائے۔ سب انسان بھائی بھائی بن کر رہنے لگیں۔ ہر قسم کے تعصبات مٹا دئیے جائیں نفرت وعداوت جاتی رہے۔ محبت والفت قائم ہو جائے۔ وحدت و یگانگت پھیل جائے۔" (بہائی میگزین ص ۶)

مذکورہ بالا دونوں عبارتوں میں جو نسبت تضاد ہے وہ اہل علم سے پوشیدہ نہیں۔ اگر واقعات زمانہ کو دیکھا جائے تو نتیجہ صاف سامنے آجاتا ہے کہ شیخ بہاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے۔ کیونکہ وہ شدید اختلافات جن کو مٹانے کے لئے آپ تشریف لائے تھے ابھی تک دنیا میں موجود ہیں بلکہ انہی کے موجود و قائم رکھے ہوئے ہیں۔

اسی آواز کی بازگشت قادیان سے بھی آئی تھی چنانچہ مرزا صاحب قادیانی نے اس سے بڑھ کر دعوے کیا تھا جو نہایت دل خوش کن تھا۔ یعنی آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود (مرزا صاحب) کے زمانے میں تمام ادیان مٹ کر ایک دین اسلام پر جمع ہو جائیں گے۔ کون مسلمان ایسا تھا جو یہ آواز سن کر خوش نہ ہوتا۔ مگر واقعات نے اس دعوے کی تصدیق نہیں کی۔ آج مذہبی اختلافات اور دین اسلام کی مخالفت جس قدر ترقی پر ہیں۔ عیاں را چہ بیاں۔

سب سے بڑی ناکامی جو مرزا صاحب قادیانی کے حصے میں آئی وہ عیسائیوں کے مقابلے میں ہے۔ جن کے مصنوعی معبود کو نیست و نابود کرنے کے لئے مرزا صاحب تشریف لائے تھے۔ براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانے میں حسب بیان مرزا صاحب عیسائیوں کا شمار چھ لاکھ تک تھا مگر مرزا صاحب کی مسیحیانہ برکت سے کمی ہوتے ہوتے آج عیسائیوں کی تعداد مسیحی جنتری ۱۹۳۷ء کے مطابق ۴۳ لاکھ تک پہنچ گئی ہے (واقعی بہت نمایاں کمی ہو گئی ہے)

مرزائی مبلغو! | کیا عیسائیوں کے مصنوعی معبود کی موت سے یہی معکوس ترقی مراد ہے؟

مختصر یہ ہے کہ پیرو پیرو (بہاء اللہ و میرزا) ہر دو مدعیان اپنے اپنے دعوے میں ناکام و نامراد رہ کر دنیا سے رخصت ہوئے۔ اسی لئے یہ دونو بزرگ عالم برزخ میں یہ شعر پڑھتے ہونگے ؎

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھو آرزو نہ ہو

امرتسری منکرین حدیث کی راست گوئی

مذاہب دنیا میں گو کتنا ہی اختلاف ہے۔ مگر یہ اصول کہ "راستی موجب رضائے خدا ست" سب میں متفق علیہ ہے۔ راست گوئی اور راست روی ایسی صفات ہیں کہ منکرین رسالت بلکہ منکرین الوہیت بھی ان کو پسند کرتے ہیں۔ جو لوگ اپنے مذہب کی حمایت میں دوسرے مذاہب پر بہتان لگاتے اور افترا کرتے ہیں حقیقت میں وہ اپنے مذہب کے بھی پابند نہیں۔ قرآن مجید نے ایسے لوگوں کے حق میں بڑا سخت فتویٰ لگایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:۔

بِئْسَ مَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ إِيمَانُكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

ہم بارہا یہ حقیقت واضح کر چکے ہیں کہ امرتسر کی جماعت منکرۂ حدیث اس وصف میں پیش پیش ہے۔ یہ لوگ اپنی ترقی اسی میں سمجھتے ہیں کہ ائمہ حدیث کو مطعون کریں، علمائے اہل حدیث کو بدنام کریں بلکہ اپنے منبع فیض (اساتذہ) پر بھی افترا کریں۔ جس کی مثالیں (امام بخاری سے لے کر مولوی غلام العلی مرحوم تک) ہم کئی دفعہ پیش کر چکے ہیں۔ آج ہم ان کا ایک جدید افترا ناظرین کے سامنے لاتے ہیں۔ یہ ایسا افترا ہے کہ ہر ایک سمجھ دار آدمی سن کر اس پر اظہار نفرت کریگا۔ رسالہ بلاغ امرتسر بابت ماہ مارچ سنہ رواں میں اسلام کے مختلف فرقوں کا طریق عمل بیان کرتے ہوئے جماعت اہل حدیث کے حق میں یہ الفاظ لکھے گئے ہیں:۔

"ایک اور قوم ہے جو گفتۂ خدا اور گفتۂ محمد کو قریباً ہم مرتبہ خیال کرتی ہے۔ اپنے خیالات سے جزئی اور فرعی اختلاف رکھنے والوں کے حق میں بھی مکروہ الفاظ استعمال کرتی ہے۔ آمین بالجہر اور رفع یدین وغیرہ مسائل پر جہاد کرتی ہے، اپنے آپ کو پیغمبر کا صحیح تابع سمجھتی ہے۔ اپنے ایسے خیالات کو ثابت کرنے کے لئے آیات کی تاویل کرتی ہے۔ اور شب و روز اسی بے روح و بے کیف مذہب کی تبلیغ میں کوشاں ہے۔

یہ لوگ اہل حدیث کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کے نزدیک مقصود حقیقی اشاعت صحاح ستہ ہے۔ اور تبلیغ قرآن ایک ضمنی چیز ہے"

(بلاغ امرتسر ص۳۰ مارچ ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث اس عبارت میں ایک ہی فقرہ سارے اقتباس کی جان ہے کہ مقصود حقیقی صحاح ستہ کی اشاعت ہے اور تبلیغ قرآن ایک ضمنی چیز ہے۔ اس بات کے سفید جھوٹ اور صریح افترا ہونے پر چودہ طبق گواہی دے رہے ہیں۔ کون شخص اس حقیقت سے انکار کر سکتا ہے کہ جہاں کہیں بھی جماعت اہل حدیث کے اہل علم افراد موجود ہیں وہاں ہر روز قرآن مجید کا درس ہوتا ہے۔ پھاٹک حبش خان دہلی میں یہ سلسلہ کس نے جاری کیا؟ کٹڑہ سفید امرتسر میں، مسجد چینیاں لاہور میں، میانہ پورہ سیالکوٹ میں۔ علیٰ ہذا القیاس جہاں جہاں علمائے اہل حدیث اور افراد اہل حدیث اقامت پذیر ہیں وہاں درس قرآن کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ حتیٰ کہ اس جماعت کے سرگروہ و خطیب اول مولوی احمد الدین صاحب اور خطیب الحال بھی اہل حدیث ہی کے درس قرآن سے مستفیض ہیں۔ اس کے علاوہ قرآن مجید کی اشاعت پر جن لوگوں نے توجہ کی ہے جماعت اہل حدیث ان سب میں مقدم ہے۔ اس تقدم کے پیش نظر جماعت بطور تحدیث بالنعمت (بغرض اظہار فضل خداوندی) کہہ سکتی ہے ؎

لے اڑی طرز فغاں بلبل نالاں ہم سے
گل نے سیکھی روش چاک گریباں ہم سے

باوجود اس بداہت اور ظہور واقعہ کے "بلاغ" امرتسر کا جماعت اہل حدیث کو الزام دینا مولانا حالی مرحوم کے اس شعر کا مصداق ہے ؎

اوروں کی برائی ہی پہ ہے فخر وہاں
خوبی کوئی باقی نہیں جس امت میں

سوال یہاں پہنچکر میں چاہتا ہوں کہ اس جماعت پر ایک سوال کروں۔ وہ یہ ہے کہ تم لوگ جو اپنے امام مولوی احمد الدین کی تفسیر شائع کر رہے ہو قرآن مجید اسکے ضمن میں ہے یا وہ قرآن کے ضمن میں ہے۔ قاعدہ تو یہی ہے کہ متن شرح کے ضمن میں ہوتا ہے نہ کہ شرح متن کے ضمن میں۔ پھر کیا یہ الزام بالقلب تم پر نہیں لوٹے گا کہ تم لوگ ضمناً قرآن کی اشاعت کرتے ہو تمہارا اصل مقصود اس تفسیر کی اشاعت کرنا ہے جسکو تفسیر کہنا بھی امر متنازع ہے۔ کیا ہی سچ ہے ؎ میں الزام ان کو دیتا تھا

قصور اپنا نکل آیا!

قادیانی مشن

فرع اصل کے مطابق

ناظرین کو یاد ہوگا کہ قادیانی جماعت میں ایک شخص مولوی فضل خان ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی الہام کے مدعی ہیں۔ ان کے الہامات وقتاً فوقتاً الحدیث میں درج ہوتے رہتے ہیں۔ یہ بزرگ اتنی بڑی شخصیت کے مالک ہیں کہ خلیفہ صاحب قادیان اور امیر صاحب پیغامی جماعت لاہور وغیرہ کو ہمیشہ تنبیہات فرمایا کرتے ہیں اور اپنے الہامات بکثرت شائع کرتے رہتے ہیں۔ بعض دفعہ یہ بھی

فرماتے ہیں کہ فلاں بات مجھ کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے۔ آپ کا دعوے یہی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی سے بھی میری ملاقات ہوتی ہے۔ آپ نے ۱۳ فروری سنہ حال کو ایک رسالہ شائع کیا ہے جس کا نام ہے "خادم المسلمین نمبر اول"۔ اس کے پہلے صفحے پر یہ عبارت درج ہے :-

"اے مسلمانانِ روئے زمین! سجدات شکر بجالاؤ میں رب العالمین کی قسم کھا کر حلفاً باللہ یہ شہادتِ حقہ ادا کرتا ہوں کہ قرآن کریم کی سورت نساء والے بیان کے مطابق نبی کریم محمد رسول اللہ علیہ السلام دوسری بار خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہو چکے ہیں میں نبی کریم کو معہ صحابہ کرام و انبیاء عظام دیکھتا اور ان کی باتیں سن رہا ہوں اور ان کے نشانات نبی کریم کے اذن سے ساری دنیا کو انشاء اللہ تعالےٰ دکھانے کو تیار رہوں۔ اب سخت زلازل اور سیلاب وطوفان آنا چاہتے ہیں۔ ماہ مارچ ۱۹۳۶ء میں ایک قطعہ پر نہایت خوفناک سیلاب آنا چاہتا ہے۔"

اس پیشگوئی کے متعلق ہمیں موصوف کی طرف سے ایک قلمی عنائت نامہ بغرض اشاعت موصول ہوا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :-

"عذاب ٹل گیا پیشگوئی پوری نہیں ہوئی میں نے رسالہ خادم المسلمین مجریہ ۲۶ ۱/۲ کے صفحہ اول ۱۹۳۶-۱۲ پر یہ اعلان کیا تھا کہ دنیا کے ایک مقام پر ۹ فروری ۱۹۳۶ء سے لے کر بیس یوم کے بعد آئندہ مارچ ۱۹۳۶ء میں سیلاب نمونہ قیامت آجائیگا۔ میں اس بات کا معترف ہوں کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی عذاب ٹل گیا۔ اس کی وجہ بتفصیل آنا چاہتی ہے۔ راقم خاکسار مولوی محمد فضل چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی"

اہلحدیث اس انذاری پیشگوئی کے ٹل جانے کی جو وجہ آپ بتائیں گے وہ اسی طرح کی ہوگی جس طرح آپ کے متبوع مرزا صاحب قادیانی فرمایا کرتے تھے (۱) ڈپٹی آتھم (عبداللہ عیسائی) سے عذاب موت اس لئے ٹل گیا کہ وہ بیماری کے باعث امرتسر چھوڑ کر اپنے خویش کے گھر فیروز پور چلا گیا۔ (۲) محترمہ محمدی بیگم کے نکاح کی پیشگوئی ٹل گئی کیونکہ اس کی نانی ڈر گئی تھی۔ (۳) مولوی ثناء اللہ کی موت ٹل گئی کیونکہ بقول مولوی محمد احسن امروہی یہ دعا کسی وجہ سے رد ہو گئی یا بقول میاں محمود صاحب وعید کی پیشگوئیاں ٹل جایا کرتی ہیں

بہرحال ہم مولوی صاحب موصوف کی حق گوئی کے معترف ہیں کہ آپ نے اس پیشگوئی کے پورا نہ ہونے کا صاف لفظوں میں اقرار کر لیا۔ قادیانی سلسلے میں موعودہ عذاب کا ٹل جانا کچھ عجیب بات نہیں۔

یس ھذا اول قارورۃ کسرت

ہاں یہ بات بڑی انوکھی ہے کہ صاحب الہام خود اپنی پیشگوئی کے پورا نہ ہونے کا اعتراف کرتے ہیں جس پر ہم ان کو شاباش کہتے ہوئے یہ مصرع پیش کرتے ہیں ؎

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبدالصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

اب حدیث کے غیر مقبول و ناقابل حجت ہونے کی دوسری دلیل جو مولوی صاحب نے لکھی ہے اس کو ملاحظہ فرمائیے۔ اور اس کا جواب بھی پڑھئے :-

تنقید اللہ نے خاتم النبیین پر قرآن کریم اتار کر اپنے دین کو مکمل کر دیا اور اعلان فرمادیا کہ "الیوم اکملت لکم دینکم" تکمیل کے بعد اب دین میں کوئی کمی باقی نہیں رہی جسکو روایات سے پورا کیا جائے۔ (اہلحدیث ۱۰ محرم)

تائید بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر کتاب برحق قرآن مجید اپنا کلام مقدس نازل فرمایا کہ آپ تمام لوگوں کو اس کی تعلیم و تبلیغ فرمائیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکمت و تبیان (یعنی حدیث وسنت) بھی عطا فرما کر دنیا کی طرف بھیجا کہ آپ اس کے ذریعہ سے قرآن کی تفسیر فرمائیں اور اپنے جوامع الکلم اور وحی ربانی سے اُن کو قرآن کے معانی و مطالب کھول کھول کر سمجھائیں اور انہیں حکمت وفہم اور دانش کی تعلیم سے مزین و آراستہ کریں۔ چنانچہ فرمایا :-

وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ (پ ۱۴-ع ۱۲) ہم نے تجھ پر ذکر (قرآن) کو اتارا۔ تاکہ تو لوگوں کو جو کچھ انکی طرف اتارا گیا ہے اسکو خوب اچھی طرح بیان کر دے۔"

اور دوسری جگہ فرمایا :-

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (پ ۲۹-س الجمعہ)

(وہ رسول) ان پر اللہ کی آیتوں کو پڑھتا ہے اور ان کو (شرک وکفر کی گندگیوں سے) پاک صاف کرتا ہے اور انہیں اللہ کی کتاب اور حکمت ودانائی سکھاتا ہے۔"

پس قرآن کی ان آیات سے اور متعدد دوسری آیات سے ثابت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم قرآنی مطالب و معانی کے مبین ومفسر اور اسکو پڑھ پڑھ کر لوگوں کو سنانے والے اور ساتھ ہی ساتھ اس کے

معلم بھی تھے اور یہ بھی ثابت ہے کہ آپ احکام الٰہی کو بندوں تک پہنچانے والے تھے۔ جیسا کہ لفظ نبی اور رسول کا مفہوم و معنے صاف طرح پر دلالت کرتا ہے۔ اب یہ بات محتاج ثبوت و دلیل نہیں ہے کہ قرآن کی طرح آپ کی اس تمام تبلیغ و تعلیم تفسیر و بیان حکمت و موعظت کا فی الواقع محفوظ رہنا ضروری ہے ورنہ آپ کی اصلی تعلیم آپ کی سیرت مبارک آپ کے اخلاق و عادات، آپ کا اسوۂ حسنہ اور آپ کے عام حالات کا پتہ چلنا دشوار بلکہ محال و ناممکن ہوگا۔ اور اس صورت میں نہ صرف آپ کی تبلیغ ہی بے سود ٹھیرے گی بلکہ جملہ انبیاء سابقین کی شریعت و تعلیمات کا جو انجام ہوا (یعنی صفحۂ دنیا سے معدوم و ناپید ہو جانا) وہی آپ کی شریعت کا انجام ہونا بھی لازم آئیگا۔ اور ماننا پڑے گا۔ حالانکہ واقعہ اس کے برعکس و مخالف ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ آپ کی تعلیم کا کوئی شوشہ اور کوئی حرف ضائع اور معدوم نہیں ہوا اور نہ ہی دین میں کوئی تحریف و تغیر واقع ہوا۔

خلاصہ یہ کہ دین اسلام کی بنیاد دو چیزوں پر ہے۔ ایک کتاب اللہ۔ دوسرے سنت رسول اللہ۔

یہ ہر دو چیزیں شریعت کا جزء ہیں۔ اور تمام مسائل دینیہ و احکام شرعیہ انہی سے ماخوذ و مستنبط ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ ۲۱- سورہ احزاب) اور فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (پ ۵- س نساء) اور مَآ اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (پ ۲۸- س الحشر)

وغیرہا متعدد و بکثرت آیات میں اسی امر کی طرف اشارہ و ارشاد فرمایا ہے۔ تو یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ شریعت کا دوسرا جزء (حدیث) بالکل معطل و مہمل کر کے دین سے خارج کر دیا جائے۔ آیت کریمہ "الیوم اکملت لکم دینکم الخ" تو حدیث کی حجیت کو اور زیادہ موکد و مہتم بالشان کر رہی ہے۔ چہ جائیکہ اسکی عدم احتیاج اور اس سے استغنا کا ثبوت دے۔ مَا لِهٰؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۔

اس آیت کریمہ سے حدیث کی نفی کسی طرح ثابت نہیں ہوتی۔ اس آیت میں دین کے مکمل ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ باقی یہ امر کہ احادیث نبویہ داخل دین اور جزء شریعت نہیں ہیں۔ اس کا ذکر اس میں نہیں ہے۔ پس یہ کہنا کہ "تکمیل کے بعد کوئی کمی نہیں رہی جس کو روایات سے پورا کیا جائے" سخت مغالطہ خوری اور کوتہ فہمی ہے۔ جب یہ امر ثابت اور محقق و مسلم ہے کہ ارشادات نبوی یعنی فرمان و احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش اور اپنے ارادہ سے نہیں ہیں بلکہ وہ وحی ربانی اور الہام الٰہی ہے جیسا کہ فرمایا "وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ" تو حدیث کو خارج از شریعت و ملت کس بنا پر کہا جاتا ہے۔ اور یہ قول کہاں تک قرین عقل و قیاس ہو سکتا ہے۔ بے شک تکمیل دین اس آیت کے نزول کے وقت ہو چکی تھی اور جملہ فرائض و احکام کی تعلیم و تلقین نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرما چکے تھے۔ لیکن اسکے یہ معنے سمجھنا کہ تمام حلال و حرام فرض و واجب وغیرہ امور و احکام اس قرآن ہی میں بیان کر دیئے گئے ہیں حدیث رسول اللہ میں ان کا کچھ حصہ نہیں ہے۔ یہ سراسر غلط فہمی اور سخت نادانی ہے۔ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں مستقل طور پر حلال و حرام اسی طرح بیان کیا گیا ہے جس طرح کتاب اللہ میں بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کی حلت و حرمت بھی وہی درجہ رکھتی ہے جو کہ کتاب اللہ کی حلت و حرمت کا ہے۔

چنانچہ حافظ ابن القیم رح فرماتے ہیں:۔

السنۃ مع القرآن علی ثلثۃ اوجہ احدھا ان توافق من کل وجہ فیکون من توارد الادلۃ ثانیھا ان تکون بیانا لما ارید بالقرآن ثالثھا ان تکون دالۃ علی حکم سکت عنہ القرآن وھذا الثالث حکما مبتدأ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتجب طاعتہ فیہ ولو کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یطاع الا فیما وافق القرآن لم تکن لہ طاعۃ خاصۃ وقد قال تعالی من یطع الرسول فقد اطاع اللہ وقد تناقض من قال انہ لا یقبل الحکم الزائد علی القرآن الا ان کان متواترا او مشہورا فقد قالوا بتحریم المرأۃ علی عمتہا وخالتہا وتحریم ما یحرم من النسب بالرضاعۃ وخیار الشرط والشفعۃ والرھن فی الحضر ومیراث الجدۃ وتخییر الامۃ اذا عتقت ومنع الحائض من الصوم والصلوۃ ووجوب الکفارۃ علی من جامع وھو صائم فی رمضان (فتح الباری)

سنت (حدیث) کی قرآن کے ساتھ تین صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ سنت قرآن کے ہر طرح موافق ہو تو یہ توافق ادلہ (دو دلیلوں کے باہم موافق ہونے) کی قبیل سے ہوگا۔ دوسری صورت یہ کہ سنت قرآن کی مراد کا بیان واقع ہو تیسری صورت یہ کہ سنت کسی ایسے حکم پر دلالت کرے جس سے قرآن ساکت ہے۔ اور یہ تیسری صورت (کا حکم) رسول اللہ صلعم کی طرف سے مستقل حکم ہوتا ہے اس حکم میں آپ کی اطاعت واجب ہے۔ اگر آپ کی اطاعت صرف اسی امر میں ضروری مانی جائے جو قرآن کے موافق ہو تو آپ کی کوئی خاص (و مستقل) اطاعت نہیں ثابت ہوگی۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جس نے رسول کی اطاعت (فرمانبرداری) کی اس نے خاص اللہ کی فرمانبرداری کی (گویا اس سے مستقل اطاعت کا ثبوت ہوتا ہے) اور جو لوگ قائل ہیں کہ قرآن پر جو حکم زائد ہو وہ اسی وقت مقبول ہوگا۔ جبکہ متواتر یا مشہور ہو ان کا یہ قول دوسرے لوگوں کے قول کے مخالف ہے اس لئے کہ لوگ قائل ہوئے ہیں کہ عورت اپنی پھوپھی اور خالہ پر حرام ہے اور جو عورتیں نسب سے حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہیں۔ اور خیار شرط کے اور شفعہ اور رہن کے حضر میں۔ اور دادی کو میراث دینے کے۔ اور

لونڈی ہی کے مختار (فسخ نکاح) ہونے کے آزاد ہونے کے وقت اور حیض والی کو روزہ و نماز سے منع کرنے کے اور روزہ کی حالت میں رمضان میں مجامعت کرنے والے پر کفارہ کے واجب ہونے کے اور بہت سے دیگر مسائل کے قائل ہیں۔ (حالانکہ یہ سب قرآن میں نہیں ہیں بلکہ احادیث سے ثابت ہیں اور احادیث بھی متواتر نہیں ہیں بلکہ اخبار آحاد ہیں)

اس آیت کریمہ سے احادیث کی نفی یا ان کی عدم احتیاج اسوقت ثابت ہو سکتی ہے جبکہ یہ ثابت کر دیا جائے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو احکام دین اور شریعت الہٰی صرف قرآن ہی کے ذریعہ پہنچائے گئے۔ اور دوسرے کسی طریقہ سے کوئی حکم اور کوئی مسئلہ تعلیم نہیں فرمایا گیا۔ لیکن اس کا ثبوت و اثبات احل المحالات ہے پس اچھی طرح روشن ہو گیا کہ احادیث نبویہ شریعت کا ایک رکن اور جزء ہیں بغیر ان کے ایمان اور دین واسلام مستقیم اور صحیح و درست نہیں ہو سکتا۔

(باقی باقی)

ابراہیمی مواعظ حسنہ سکندرآباد دکن میں

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

دوسری بات جو اس بارے میں قابل غور ہے۔ یہ ہے کہ جواز یا عدم جواز تین طرح پر ہوتا ہے ۔ اوّل شرعی طور پر۔ دوّم عقلی طور پر۔ سوّم برادری و خاندانی اور ملکی رسم و رواج کے رُو سے۔

عیسائی اور ان کی کاسہ لیسی سے آریہ آنحضرت صلعم کے اس نکاح پر اعتراض کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے بیٹے کی بیوی یعنی بہو سے نکاح کر لیا۔ تو ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ ان کا یہ اعتراض کس جہت سے ہے شریعت کی رُو سے یا عقل کی رو سے۔ اگر شریعت کی رو سے ہے تو بتانا چاہئے کہ سابقہ شرائع میں سے کس شریعت کے خلاف ہے۔ تورات کے یا انجیل کے یا زبور کے خلاف ہے؟ یا اُن کے انبیاء، موسےٰ، عیسےٰ اور داؤد علیہم السلام کی قائم کردہ سنت کے خلاف ہے؟ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کسی پہلی کتاب میں اس کی ممانعت نہیں ہے۔ اور نہ کسی نبی اللہ کی سنت کے خلاف ہے۔ جب کسی شریعت کے خلاف نہیں تو شرعی نقطۂ نگاہ سے کوئی اعتراض نہ رہا۔

اور اگر عقلی وجہ سے ہے تو ہم عقل کی رو سے بھی اس کو خلاف نہیں پاتے۔ کیونکہ محرمات جس قدر بھی ہیں اُن سب میں کوئی نہ کوئی امر ایسا ہے۔ جن سے کسی نہ کسی طرح جزویت کا تعلق مرد یا عورت کی طرف سے ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ

(النساء، پ ۴)

حرام ہوئی ہیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بیٹیاں بھائی کی (بھتیجیاں) اور بیٹیاں بہن کی (بھانجیاں) اور جن ماؤں نے تم کو دودھ پلایا اور دودھ شریک بہنیں اور مائیں تمہاری عورتوں کی اور تمہاری پروردہ لڑکیاں جو تمہاری کفالت میں ہیں تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو۔ اور عورتیں تمہارے ان بیٹوں کی جو تمہاری پشت سے ہیں اور یہ بھی حرام ہے کہ تم ایک نکاح میں دو بہنوں کو جمع کرو۔ مگر جو آگے ہو چکا

آپ ان سب میں غور فرما لیجئے کہ ان میں عورت یا مرد کی طرف سے جزویت موجود ہے۔ اوروں میں تو ظاہر ہے۔ رضاعی ماں بہن میں جزو مشترک دودھ ہے اور حقیقت میں یہ ماں کے بدن کا خون ہے جو دودھ کی صورت میں بدلا ہوتا ہے۔ اور خون انسان کے بدن کا جزو ہے۔ رہی لے پالک کی بیوی تو اس میں کسی قسم کا جزو مشترک موجود نہیں نہ اس لے پالک میں، نہ اس کی بیوی میں۔ جس کی وجہ سے وہ حرام ہو سکے۔ لہذا معلوم ہوا کہ یہ کام نہ تو امر شرعی کے خلاف ہے اور نہ عقل کے۔

اب باقی رہی وجہ ثالث۔ یعنی برادری کی رسم اور رواج ملکی۔ سو یہ امر قابل حجت و اقتدا نہیں بلکہ ایسی ہی خلاف شرع رسوم کی اصلاح کے لئے انبیاء پیدا ہوتے رہے ہیں۔

نبی کی بعثت کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ لوگوں کو ان کی عادات و اعتقادات اور رسمیات میں خدا کی شریعت کا راستہ دکھلائے اور اسکی تابعداری سکھلائے اور اُس کی تکمیل کی صورت یہی تھی کہ آنحضرت صلعم قولاً و عملاً دونوں طرح اس کو سمجھائیں اور کرکے دکھلا دیں۔ اگر محض زبانی وعظ و تذکیر پر اکتفا فرماتے اور خود اسپر عمل پیرا ہو کر اُسوہ قائم نہ کرتے۔ تو ہو سکتا تھا کہ کچھ زمانہ بعد یہ خیال قائم ہو جاتا کہ آپؐ نے بے شک اس رسم کی اصلاح فرما دی ہے۔ اور اجازت دی ہے کہ لے پالک کی بیوی سے اسکی وفات یا طلاق کے بعد عدت گزار کر نکاح کر لیا جائے۔ لیکن چونکہ ایسا معاملہ حضور سرورِ کائنات کے گھر میں واقع ہوا اور آپ نے نکاح نہیں کیا تھا اور لوگوں کی طعن سے بچے رہنے کی جانب کو ترجیح دی تھی۔ اس لئے اولیٰ و انسب یہی ہے کہ خود نکاح نہ کیا جائے۔ پس اس صورت میں

مسئلہ کتابوں ہی میں لکھا رہتا اور اسکی عملی اصلاح کبھی نہ ہوتی۔ سبحان اللہ! قربان جائیں اس حکیم مطلق کے کہ اسی نکتہ کو اس آیت میں کھولا ہے:۔

لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْ اَزْوَاجِ اَدْعِيَائِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا

یعنی تاکہ نہ رہے مومن مردوں پر کوئی تنگی، بابت نکاح کر لینے اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے جبکہ وہ اُن سے بے تعلق ہو جائیں۔

بلکہ آگے چل کر اس کو اس طرح بالکل صاف کر دیا کہ فرمایا:۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ

یعنی محمد صلعم تم میں سے کسی بالغ مرد کے باپ نہیں ہیں۔ (نہ زید کے نہ کسی اور کے) ہاں خدا کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں ؎

اس آیت میں صاف فرما دیا کہ آنحضرت صلعم کو زید بن حارثہ یا امت میں سے کسی دیگر مرد سے حقیقی پدری رشتہ نہیں ہے کہ اس کی مطلقہ بیوی سے آپکا نکاح ناجائز ہو۔ ہاں تعلق ہے تو صرف یہ ہے کہ آپ رسول اللہ ہیں۔ اور تم سب مرد عورت آپ کے امتی ہو۔ اور کسی رسول کا نکاح کسی امتی عورت سے محض امتی ہونے کی وجہ سے منع نہیں ہے۔ اور یہ بات کہ متبنٰی بیٹے کو صلبی بیٹے کے برابر جان کر اس کی مطلقہ بیوی سے نکاح ناجائز جانا جاتا ہے۔ اسکی اصلاح کا یہی وقت ہے۔ کیونکہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں بنایا جائیگا کہ اس اصلاح کو اُس پر ملتوی رکھا جائے۔ اور آپکی کامل و مکمل شریعت میں کسر باقی رکھنی گوارا کی جائے۔ کیونکہ یہ بات تکمیل دین اور آپ کی شان خاتمیت کے خلاف ہے۔ پس مخالفین کے جملہ اعتراضات جملہ پہلوؤں سے ناجائز و نادرست ہیں۔ واللہ الہادی

تتمہ مضمون بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلعم کا یہ نکاح قرآن شریف کی ان آیات کے نزول پر ہُوا۔ یہ سمجھ بالکل غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ نکاح وحی خفی کے حکم سے ہُوا۔ اور آیات اس کے بعد معترضین کا منہ بند کرنے کے لئے اُتریں۔ کیونکہ اِذْ تَقُوْلُ سے زَوَّجْنٰكَهَا تک سب صیغے جو حکایۃً ذکر کئے گئے ہیں فعل ماضی کے ہیں۔ اور فعل ماضی کی ماضویت زمانہ تکلم وحکایت سے پیشتر کی ہوتی ہے۔ یعنی جس وقت کسی امر گذشتہ کی حکایت ذکر کی جاتی ہے تو وہ امر اُس ذکر کے وقت سے پیشتر گذر چکا ہوتا ہے۔ پس جسطرح اِذْ تَقُوْلُ اور اَنْعَمَ اور اَنْعَمْتَ میں سب افعال یعنی آنحضرت صلعم کا زید کو سمجھانا اور خدا کا اُس پر انعام کہ آنحضرت م کی صحبت اور اسلام اسکی قسمت میں کیا۔ اور آنحضرت صلعم کا انعام کہ اُسے پالا اور آزاد کیا۔ یہ سب ان آیتوں کے نزول سے پیشتر واقع ہو چکے تھے۔ اسی طرح زَوَّجْنٰكَهَا جس فعل کی حکایت ہے یعنی آنحضرت صلعم کا حضرت زینب رض سے نکاح وہ بھی ان آیتوں کے نزول سے پیشتر ہو چکا تھا۔ اور یہ آیتیں اس نکاح کے متعلق مخالفین کے اعتراضات ہونے پر بطور مدافعت اور جواب کے نازل ہوئیں۔

اس کے سمجھنے کے لئے ایک اور واقعہ نظر میں رکھئے کہ جب بیت اللہ شریف قبلہ نماز مقرر ہُوا تو وہ بھی وحی خفی سے آیاتِ قرآنیہ نازل ہونے سے پیشتر مقرر ہُوا تھا۔ چنانچہ وہاں بھی ایسے ہی ماضی کے صیغے ہیں۔ یعنی

مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا

اس میں وَلّٰى اور كَانُوْا ہر دو ماضی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ قبلہ کی آیات مخالفین کے اعتراضات کرنے سے پیشتر بطور پیش بندی کے نازل ہوئیں۔ جیسا کہ سَيَقُوْلُ کے استقبال سے ظاہر ہے۔ اور یہاں نکاح کے متعلق اعتراضات ہونے کے بعد آیات نازل ہوئیں۔ جیسا کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ سے عیاں ہے۔ کیونکہ یہ جواب ہے اعتراض مقدر کا۔ اور وہ اعتراض یہ تھا کہ (معاذ اللہ) آنحضرت نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ پس جب تک یہ اعتراض نہ ہولے اس جواب کی کوئی صورت نہیں۔

تَمَّ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُلْهِمُ۔

(عبدہ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی)

آریہ سماجی تحریف

(از قلم پنڈت آتمانندجی۔ از بٹالہ)

"احمدیت" اور "آریہ سماج" آپس میں دونو بہنیں ہیں۔ احمدیت کی تحریف ناظرین اخبار اہلحدیث میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب ذرا بڑی بہن صاحبہ آریہ سماج کی تحریف بھی ملاحظہ فرمائیے:۔

بھگوان کرشن نے بقول مہابھارت سبھا پرب ادھیائے ۷۰ شلوک ۱۶ پوتنا نامی ڈائن کو مار کر عوام کو اُس سے نجات دلائی تھی۔ میں نے بھی تمام اوتاروں، پیغمبروں، بزرگوں اور پاکوں کو گالیاں نکالنے والی آریہ سماج ڈوبی کو مار کر اس کا خاتمہ کرنے کے بعد اس مرحومہ کے متعلق کچھ لکھنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ لیکن میرے دوستوں میں سے ایک بوڑھے بزرگ لالہ شام لعل جی آریہ سماجی بھی ہیں۔ انہوں نے میری تصنیف ویدارتھ پرکاشن بوف ویدک تہذیب مجھ سے اس وعدہ پر لی کہ وہ عرصہ ایک ماہ تک یا تو خود اُس کا جواب شائع کریںگے یا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے اس کا جواب شائع کرائیں گے ورنہ ست دھرمی بن جائیںگے۔ اگرچہ عرصہ تقریباً تین ماہ کا گزر چکا ہے۔ لیکن لالہ جی موصوف کوئی جواب نہیں دے سکے اور نہ ہی آئندہ زندگی میں کبھی دینگے۔ بلکہ ایک روز میرے سمجھانے پر

کہ آریہ سماج میں قدامت مادہ و ارواح کا مسئلہ نہ صرف پہلے درجے کا ناستک پن اور شرک ہے بلکہ وید کے بھی خلاف ہے۔ لالہ شام لال جی نے ویدوں کا تو کوئی حوالہ نہیں دیا۔ البتہ شویتا شوتر اپنشد کا حوالہ دیا۔ جس میں لکھا ہے کہ

ایشور قدیم اشیاء سے بھی قدیم اور مُدرک اشیاء سے بھی مدرک۔ کثرت میں واحد ہے جو مرادیں دیتا ہے،

یعنی لالہ جی نے "نِتیا نام" صیغہ جمع میں دکھلا کر یہ ثابت کرنا چاہا کہ خدا کے علاوہ بعض دیگر اشیا روح و مادہ بھی قدیم ہیں؛ اگرچہ "نتیو نتیا نام" ایسا پاٹھ ہونے سے بھی اس کا مطلب یہ ہے کہ ایشور قدیم اشیاء سے بھی زیادہ قدیم ہے۔ یعنی دیگر سب اشیاء زمین، سورج، چاند وغیرہ جو بظاہر قدیم دکھلائی دیتی ہیں۔ خدا ان سب سے بھی زیادہ قدیم ہے۔ یعنی یہ سب اشیاء خدا سے مابعد کی پیدا شدہ ہیں۔ لیکن ہمارا تو دعوےٰ یہ ہے کہ منتر میں لفظ دراصل "انِتیا نام" ہے نہ کہ "نِتیا نام" یعنی حادث اشیاء میں ایشور قدیم ہے۔ چنانچہ یہی منتر کٹھ اپنشد پانچویں وَلّی کا تیرھواں منتر بھی ہے۔ جہاں آریہ سماج سے پہلے سناتن دھرمی نسخوں میں "نتیو انیتا نام" یعنی حادث اشیاء میں قدیم لکھا ہے۔ آریہ سماجی پنڈتوں مثلاً پنڈت راجارام صاحب شاستری، پنڈت آریہ مُنی، سوامی درشنانند وغیرہ نے کٹھ اپنشد میں تحریف کرکے "نتیو انیتا نام" کی بجائے "نتیو نتیا نام" چھپوا دیا ہے۔ اور قرد یدی الف کو گرا کر حادثوں کو قدیم بنانے کی سعی کی ہے۔

حالانکہ سوامی دیانند سے قبل والے کٹھ اپنشد کے سارے نسخوں میں "نتیو انیتا نام" یعنی حادثوں میں قدیم ایسا پاٹھ لکھا پایا جاتا ہے۔ جسے بعض "ایماندار" آریہ سماجیوں نے "نتیو نتیا نام" بنا کر ضرب المثل آریہ سماجی ایمانداری کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ آریہ سماجی تحریف کو طشت ازبام کرنے کے لئے یہی کافی بلکہ وافی ثبوت ہے کہ بعض آریہ سماجی نسخوں میں بھی "نتیو انیتا نام" یعنی حادثوں میں قدیم ایسا پاٹھ درج ہے۔ مثلاً

(۱) مشہور آریہ سماجی سوامی ستیانند جی نے جو کٹھ اپنشد شائع کی ہے اُس میں بھی "نتیو انیتا نام" لکھ کر یوں ترجمہ کیا گیا ہے کہ

"اِنتیہ (حادث) پدارتھوں میں نتیہ (قدیم)"

(۲) مشہور آریہ سماجی سوامی تلسی رام جی مترجم سام وید اور اُن کے شاگرد پنڈت بدری دت آریہ اُپدیشک نے جو کٹھ اپنشد شائع کی ہے اُس میں بھی "نتیو انیتا نام" پاٹھ دیکر یوں ترجمہ لکھا ہے کہ:- "انتیہ پدارتھوں میں نتیہ"

یعنی حادث اشیاء میں قدیم۔

(۳) پنڈت بھیم سین شرما اٹاوی نے جب آریہ سماجی اور سوامی دیانند کے شاگرد تھے جو کٹھ اُپنشد کا ترجمہ کیا تھا جو چودھری اینڈ سنز بنارس شہر نے شائع کیا ہے۔ اُس میں بھی "نتیو انیتا نام" پاٹھ دیکر یوں ترجمہ کیا گیا ہے:-

"اَتیتی دھرمک (حادث) ہونے سے وِنشٹ (فنا) ہونے والے کاریہ روپ (بصورت معلول) گھٹ پٹ آدی (گھڑا۔ کپڑا وغیرہ) پدارتھوں کے بیچ (نتیہ) اوناشی (لافانی)"

میں نے جب آریہ سماجی تحریف کا یہ نمونہ اخبار جیون کے فاضل ایڈیٹر شری پنڈت دیوسروپ جی کو دکھلایا تو آپ نے فرمایا کہ:-

"چونکہ سناتن دھرمی ارواح و مادہ کو حادث مانتے ہیں اس لئے سناتن دھرمیوں کی پرانی کتابوں میں "انتیا نام" پاٹھ لکھا تھا۔ آریہ سماجیوں نے اپنے عقیدہ کے مطابق اُسے ٹھیک کرکے "نتیا نام" بنا لیا اور بعض آریہ سماجیوں نے سناتن دھرمیوں کی ہو بہو نقل کرکے "انتیا نام" ہی رہنے دیا"

بہرصورت اتنا صاف اور واضح ہے کہ کٹھ اپنشد والے آریہ سماجی نسخوں میں بھی اختلاف ہے۔ یعنی بعض میں "انتیا نام" پاٹھ درج ہے اور بعض میں "نتیا نام"۔ اب دیکھنا یہ مقصود ہے کہ دونو پاٹھوں میں کونسا پاٹھ قدیم اور اصلی ہے اور کونسا جدید اور محرف؟

چونکہ آریہ سماج جدید ہے اور سناتن دھرم قدیم (پرانا) اس لئے سناتن دھرم کی شائع کردہ پرانی قبل از سوامی دیانند کٹھ اپنشد میں جو پاٹھ دیا گیا ہے اور خصوصاً بھگوان شنکر آچاریہ جی کی جو سناتن دھرم میں شو جی کا اوتار مانے جاتے تھے اور سوامی دیانند جی کو بھی جن کا کچھ عرصہ پیرو رہنے کا فخر حاصل ہو چکا ہے شائع کردہ کٹھ اپنشد کا پاٹھ یقیناً صحیح اور پنڈت راجارام۔ پنڈت آریہ منی۔ سوامی درشتانند وغیرہ آریہ سماجیوں کا دیا ہوا پاٹھ یقیناً غلط اور آریہ سماجی "ایمانداری" اور تحریف کا بیّن ثبوت ہے۔

بھگوان شنکر آچاریہ جی نے بھی کٹھ اپنشد ۵-۱۳ میں "نتیو انیتا نام" یعنی حادث اشیاء میں قدیم مانا ہے،

پس جب بھگوان شنکر آچاریہ بلکہ سوامی ستیانند جی۔ سوامی تلسی رام جی۔ پنڈت بدری دت جی۔ پنڈت بھیم سین جی وغیرہ وغیرہ کئی آریہ سماجی بھی "نتیو انیتا نام" یعنی حادثوں میں خدا کو قدیم تسلیم کرتے ہیں تو صاف ثابت ہے کہ پنڈت راجارام۔ پنڈت آریہ منی۔ سوامی درشنانند وغیرہ آریہ سماجیوں نے تحریف کرکے اپنے مطلب کے مطابق پاٹھ بدل دیا ہے۔ ورنہ ہم چیلنج کرتے ہیں کہ سوامی دیانند جی سے قبل کی چھپی ہوئی کسی کٹھ اپنشد میں سے بعض آریہ سماجیوں کا محرف پاٹھ "نتیو نتیا نام" دکھلایا جاوے۔ میں نے تو مشہور عالم بھگوان شنکر آچاریہ کی شائع کردہ اپنشد میں سے "نتیو انتیا نام" پاٹھ دکھلا دیا ہے کہ کٹھ اپنشد میں سوائے خدائے وحدہٗ لاشریک کے باقی سب ارواح و مادہ وغیرہ اشیاء کو انتیہ یعنی حادث اور مخلوق لکھا ہے۔

اگر کوئی آریہ سماجی یہ کہے کہ شویتا شوتر اپنشد میں اسی منتر میں "نتیو نتیا نام" بھی لکھا ہے تو جواب

صاف یہ ہے کہ جب دو اپنشدوں یعنی کٹھ اور شوتیا شوتر میں ایک ہی منتر میں اختلاف ہے تو وہی پاٹھ صحیح مانا جا سکتا ہے جو اپنشد مستند ہے اور جو غیر مستند ہے اُس کا پاٹھ بھی غیر مستند اور مشکوک ہونے سے مردود سمجھنا چاہئے۔ سوامی دیانندجی نے جعلی ستیارتھ پرکاش سملاس ۳ دفعہ ۹۷ اردو صفحہ ۹۸ پر اور رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا گرنتھ پرمان اپرمان وشیہ صفحہ ۲۹۳ پر صرف ایش[۱]۔ کین[۲]۔ کٹھ[۳]۔ پرشن[۴]۔ منڈک[۵]۔ مانڈوکیہ[۶]۔ تیتری[۷]۔ ایترے[۸]۔ چھاندوگیہ[۹]۔ اور برہدارنیک[۱۰]۔ ان ہی دس اپنشدوں کو پرمانک (مستند) تسلیم کیا ہے۔ شوتیا شوتر کو نہیں۔ اور پنڈت شوشنکر کاویہ تیرتھ پروفیسر گوروکل کانگڑی نے بھی چھاندوگیہ اپنشد کی بھومکا صفحہ ۱۲ پر

"ایش[۱]۔ کین[۲]۔ کٹھ[۳]۔ پرشن[۴]۔ منڈک[۵]۔ مانڈوکیہ[۶]۔ تیتری[۷]۔ ایترے[۸]۔ چھاندوگیہ[۹] اور برہدارنیک[۱۰]۔ یہ دس اُپنشدیں ویدانوکول ہیں"

ایسا مانا ہے۔ اور مشہور آریہ سماجی پنڈت لیکھرام جی آنجہانی نے بھی کلیات آریہ مسافر صفحہ ۲۸۸ پر صداقت اصول آریہ سماج نامی کتاب میں بھی شوتیا شوتر اپنشد کو غیر مستند قرار دیکر اُس کی تردید کی ہے وغیرہ وغیرہ۔

پس صاف ثابت ہے کہ آریہ سماج نے ویدوں اپنشدوں وغیرہ وغیرہ پرانی کتابوں میں اپنے مطلب کے مطابق تحریف کر رکھی ہے۔ آریہ سماجی تو آریہ سماجی خود سوامی دیانندجی بانئے آریہ سماج نے ویدوں میں بھی تحریف کر رکھی ہے۔ مثلاً یجروید ادھیائے ۴۰ میں سوامی دیانندجی نے ۱۸ منتر لکھے ہیں۔ حالانکہ سوامی جی سے قبل والے سارے یجرویدوں میں ۱۷ منتر ہیں۔ سوامی جی والا اٹھتالیسواں منتر کسی بھی پرانے یجروید میں جیتوں کا تیتوں نہیں ہے۔

رگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۸۵ منتر ۴۱ و ۴۴ میں لفظ "دیوکاما" لکھا ہے (جسکے معنی دیوتاؤں کو چاہنے والی ہیں۔ لیکن آریہ سماجیوں نے "دیوری کاما" بنا ڈالا ہے۔ اور دیور کی خواہش کرنے والی ترجمہ لکھ مارا ہے۔

آریہ سماجیوں نے اور خصوصاً سوامی دیانندجی نے اجمیر میں چھاپے ہوئے ویدوں میں کس قدر تحریف کر رکھی ہے۔ وہ میں اپنی قلم سے نہ دکھلا کر مشہور آریہ سماجی مترجم ہر چہار وید شری پنڈت جے دیوجی شرما کی زبان و قلم سے دکھلانا ہی زیادہ مناسب سمجھتا ہوں۔ چنانچہ پنڈت جے دیو شرما مترجم ہر چہار وید اتھروید حصہ اول کی بھومکا (تمہید) صفحہ ۱۵ پر اقرار فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

"نرنے ساگر (سناتن دھرمی پریس) کا پرکاشت (شائع کردہ) اتھروید بہت شدھ (صحیح) ہے۔ اجمیر (آریہ سماجی پریس کا) مدرت (مطبوعہ) سنگھتا (وید پرکاشت سنگھتاؤں (طبع شدہ ویدوں) میں سب سے ادھک اشدھ (سب سے زیادہ محرف) ہے"

یہ ہے ایک آریہ سماجی مترجم ہر چہار وید کا اقرار اور تسلیم اسے کہتے ہیں کہ جادو وہ جو سر چڑھ بولے۔ یعنی پنڈت جے دیو شرما آریہ سماجی بھی اقرار فرماتے ہیں کہ اجمیر نیتر آلیہ کے مطبوعہ ویدوں میں سوامی دیانندجی نے خوفناک تحریف اور ردوبدل کر ڈالا ہے۔ یہاں تک کہ موجودہ زمانہ کے تمام مطبوعہ ویدوں میں سے اجمیر میں سوامی دیانندجی کا شائع کردہ وید سب سے زیادہ محرف ہے۔

سوامی جی کی اس سنت و طریقت پر عمل پیرا ہوکر آریہ سماجی چیلوں نے سب سے پہلا وار خود اپنے گورو جی پر ہی کیا یعنی سوامی جی کی شائع کردہ اصلی ہندی ستیارتھ پرکاش کو ہی معدوم کر کے اُس کی جگہ ایک بالکل جعلی اور دوسرا عالم ستیارتھ پرکاش شائع کر دی۔ جسکے دیباچہ میں لکھ مارا کہ پہلی ستیارتھ پرکاش کے مضمون کو تو زیادہ واضح کرنے کے لئے عبارت میں کمی بیشی تو بے شک کی گئی ہے۔ مگر مطلب میں کسی جگہ فرق نہیں کیا گیا۔"

حالانکہ پہلی اصلی اور موجودہ جعلی ستیارتھ پرکاشوں کے عقائد اور مطالب میں زمین و آسمان کا فرق کیا گیا ہے۔ مثلاً اصلی ہندی ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس سملاس ۳ صفحہ ۸۳ پر لکھا تھا کہ

"سب پرکرتی آدک بھوتوں (مادہ وغیرہ عناصر) کا ایک ادوتی انادی پرمیشور ہی کارن (علت موجدہ) ہے۔ اور پرمیشور سے بھن (ماسوائے) سب کاریہ (مخلوق) ہیں۔ کیونکہ پرمیشور ہی (نے) سب پرکرتی آدک شوکشم بھوت رچے (مادہ وغیرہ لطیف عناصر پیدا کئے) ہیں۔ سو پرمیشور کے سامنے تو سنسار سب آدی (حادث) ہے اور انیہ جیووں (دیگر جانداروں) کے سامنے انادی۔ پرمانو۔ پرکرتی (مادہ و اجزائے لایتجزیٰ) آدک بھوت بھی انتیہ (فانی اور حادث) ہیں۔ کیونکہ پرمانو اور پرکرتی ان کا گیان انومان سے ہوتا ہے ویسا ناش بھی انومان سے ہم لوگ جان سکتے ہیں۔ پرمیشور تو سب جگت کا رچنے والا ہے۔ انیہ (دیگر) برہما آدک دیو اور سب منشیہ (انسان) شلپی (کاریگر) ہیں کیونکہ نوین (نیا) پدارتھ رچنے کا کسی کا سامرتھیہ (حوصلہ) نہیں ہے۔ بنا پرمیشور کے جگت کا رچنے والا کوئی نہیں ہے" (بلفظہٖ)

یہاں نیز سملاس ۸ صفحہ ۲۵۶ پر سوامی جی قدامت مادہ و ارواح کی تردید یوں لکھتے ہیں کہ:-

"اور جو کوئی کیول نمت کارن (محض علت فاعلی) مانے تو (پرمیشور) جگت کا ساکشات کرتا (حقیقی خالق) نہیں ہوگا کنتو شلپی وت ہوگا۔ اتھوا اسکو مہا شلپی کہو اور اُس کے پاس سامگری (مادہ) بھی اوشیہ (لازمی) ماننی چاہئے پھر جو سامگری (مادہ) مانیں گے تو جگت بھی نتیہ ہوگا۔ کیونکہ جس سے جگت بنتا ہے وہ سامگری ایشور کے پاس

سدا رہتی ہی ہے۔ پھر ایک اادتی جگت کی اپتی سے پہلے پرمیشور تھا۔ جگت نیش ماتر بھی نہیں تھا۔ یہ وید آدک شاستروں کا پرمانوں (سندات) سے کہتا وہ ویرتھ ہوگا۔ اس سے اُن کو نمت کارن ماننے سے بھی وہ دوش آویگا۔"

ان دونوں جگہ اور بھی جابجا سوامی جی نے صرف خدا کو ہی ازلی و ابدی مانا ہے۔ مگر مادہ اور ارواح کو حادث اور فانی لکھا ہے۔ لیکن اس کے خلاف موجودہ جعلی ستیارتھ پرکاش سملاس ۸ دفعہ ۲ اردو صفحہ ۲۰۳ پر لکھا ہوا ملتا ہے کہ

" ایشور۔ جیو اور کائنات کی علت مادی (پرکرتی) یہ تینوں چیزیں ازلی ہیں۔"

ناظرین دو نو ستیارتھ پرکاشوں کے اس بیان میں زمین و آسمان کا فرق پائیں گے۔ اب آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ دو نو ستیارتھ پرکاشیں سوامی جی کی تصنیف نہیں ہوسکتیں۔ ان میں سے ضرور پہلی اصلی اور دوسری جعلی ہے۔ کیونکہ پہلی سوامی جی نے خود اپنی زندگی میں شائع کی تھی اور دوسری سوامی جی کی وفات کے بہت عرصہ بعد شائع کی گئی ہے۔ اور اُسے بھی تقریباً ہر سال جلاب دیکر صاف کیا جاتا رہاہے۔ تو کیا مہرشی دیانندجی شمشان سے نکل کر درست کرجایا کرتے ہیں؟

سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش کا حق تصنیف بھی راجہ جے کرشن داس سی۔ آئی۔ ای کو مبلغ نوسو روپے کے عوض دے رکھا تھا۔ اس لئے بھی اخلاقاً اور قانوناً سوامی جی دوبارہ ستیارتھ پرکاش کو شائع کرنے کے مجاز نہیں تھے۔ پس ثابت ہے کہ آریہ سماجیوں نے ہی موجودہ جعلی ستیارتھ پرکاش کو سوامی جی کے نام سے شائع کر دیا تھا۔ جس طرح کہ آجکل میرے اعتراضات سے تنگ آکر سوامی دیانندجی کی تصنیف سنسکار ودھی میں سے چند مخرب الاخلاق وید منتروں کو نکال کر سوامی سوتنترانندجی نے ایک جدید سنسکار ودھی سوامی دیانندجی کے ہی نام سے شائع کر رکھی ہے۔ جس میں میرے بتلائے ہوئے چند مخرب الاخلاق منتر نہیں ہیں۔ حالانکہ سوامی دیانندجی کی اصلی سنسکار ودھی میں موجود ہیں۔ موجودہ ستیارتھ پرکاش کے جعلی ہونے کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ میں نے سوامی دیانندجی کی کسی تصنیف میں بدزبانی نہیں پڑھی۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ سوامی جی بدزبان نہیں تھے بلکہ نہائت خوش خلق اور روادار تھے۔ اور بدزبانی سے پُر، اوتاروں، پیغمبروں، بانیانِ مذاہب کو گالیاں دینے والی موجودہ جعلی ستیارتھ پرکاش سوامی دیانندجی جیسے نیک شخص کی تصنیف نہیں ہے۔ بشرط زندگی میں آیندہ کسی مضمون میں ویدوں میں کی گئی تحریف پر روشنی ڈالوں گا۔ فی الحال ناظرین کرام سے اپنی تصنیف ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب کو پڑھنے کی پرزور سفارش کرتا ہوں قیمت اصلی ۸/ - رعائتی ۱۰/ (ملنے کا پتہ)

(۱) ست دھرم پرچارک منڈل۔ بٹالہ

(۲) دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

بنگلور کی جماعت اہل حدیث

(از ابراہیم بن حسن بنگلوری)

اس مراسلہ کے مضمون کی ہم نہ تصدیق کرسکتے ہیں نہ تکذیب۔ اسلئے اجازت دیتے ہیں کہ احبابِ فریق ثانی بھی اس کے متعلق لکھ سکتے ہیں۔ مضمون ہذا میں جو فقرے دل آزار ہم نے سمجھے تھے وہ حذف کردئیے (مدیر)

جماعت اہل حدیث بنگلور کی ناگفتہ بہ حالت کو دیکھ کر ایک سلیم الطبع اور عقلمند انسان کا دل پاش پاش ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان پر اس قدر جمود طاری ہوگیا ہے کہ آیندہ ترقی کی امید رکھنا بیکار معلوم ہورہا ہے۔ یہ کچھ ایسی غفلت کی نیند سو رہے ہیں کہ انہیں بار بار جھنجوڑ جھنجوڑ کر بیدار کیا جاتا ہے، لیکن ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ انھوں نے اس بات پر کبھی غور کرنے کی تکلیف گوارا نہ کی کہ کسی قوم یا جماعت میں تشتت و افتراق کا پیدا ہوجانا اسکے تنزل کا باعث ہے۔[1] اور ان کو یہ کبھی نہیں سوجھی کہ میدان کی مسجد اہل حدیث ویران پڑگئی ہے۔ اور کئی مہینوں سے اس میں ایک امام تک نہیں۔ یہ تمام باتیں ان کے خیال میں کیسے آسکتی ہیں جبکہ انہیں ہمیشہ آپس کے جھگڑوں کی لگی رہتی ہے۔ اگر ان کی یہ حالت بدستور ایسے ہی رہی تو یہ یقیناً کہا جاسکتا ہے کہ یہ مستقبل قریب میں کسی کام کے قابل نہ رہینگے۔

جماعت اہل حدیث بنگلور کی ایک انجمن بھی ہے جس سے بہت سارے کام کئے جاسکتے تھے۔ یہ انجمن کیسے ترقی کرسکتی ہے جبکہ اس کا سارا نظام ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہے جن کو ایک لمحہ تک کی فرصت نہیں۔ اور فرصت کے وقت سستی کی زندگی بسر کرتے ہوں۔

یہ بات جماعت اہل حدیث پر واضح ہوچکی ہے کہ تقریباً سات سال قبل اعلےٰ پیمانہ پر ایک مدرسہ اہل حدیث کی بنیاد ڈالنے کی تحریک ہوئی تھی۔ اسکے لئے کثیر رقم جمع کرنے کے لئے لوگوں نے حسب استطاعت چندہ دینے کے لئے اپنے اسماء بھی لکھوا دئیے تھے۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ یہ تحریک بھی مردہ ہوگئی۔ جب مولانا محمد صاحب سورتی نے چند ماہ قبل اس تحریک کو از سرِ نو زندہ کیا تو اس تاخیر کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سارا چندہ گھٹ گیا بہت سے عذر پیش ہوگئے۔ لوگ پورا پورا چندہ ادا کرنے پر آمادہ نہیں ہوئے۔ خیر مضیٰ ما مضیٰ۔ اب جبکہ تمام حالات موافق ہیں۔ مدرسہ کا سنگ بنیاد ڈالنے کیلئے اجازت بھی مل گئی ہے تو پھر تاخیر کیوں کی جارہی ہے۔ ہاں یہ بات بلاشبہ ٹھیک ہے اور اس حقیقت سے کوئی شخص انکار بھی نہیں کرسکتا کہ چندہ کافی نہیں۔ اخراجات زیادہ ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہ ہونا چاہئے کہ کام میں تاخیر کی جائے اور مخالفین کو ہنسی مذاق کا موقعہ دیا جائے۔ اگر ایسا ہی زمانہ گزرتا گیا، کام کچھ نہیں ہوا، تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پہلے سے بھی برا نتیجہ

[1] یہ تو بدیہی اولی ہے۔ اسے کون نہیں جانتا۔ (اہلحدیث)

فتاویٰ

س ۱۲۸} زید کا نکاح ہندہ بیوہ عورت سے حمل کی حالت میں (جس کا کسی کو بھی علم نہیں تھا) ہوا یعنی زید اور ولی نکاح خواں اور گواہ سب کے ہی سب اس خفیہ حمل سے نابلد تھے۔ ہندہ نے بخوف شماتت ہمسایہ اس حمل کا اختفا رکھا۔ لیکن ہندہ جب زید کے گھر آئی تو بوقت جماع دریافت پر ہندہ نے اپنی بریت ظاہر کرتے ہوئے اپنے جیٹھ کو اس بدکاری کا مجرم گردانا۔ تھوڑی مدت بعد لڑکا پیدا ہوا۔ جسکو زید نے مصلحتاً زندہ درگور کر دیا۔ اب بکر کہتا ہے کہ یہ نکاح حمل کی حالت میں جو ہوا ٹوٹ گیا۔ نکاح دوبارہ ہونا چاہئے۔ بلکہ نکاح خوان اور گواہوں کو بھی تجدید کرنی چاہئے زید کہتا ہے کہ جب ہمیں اس بات کا ہی علم نہیں تھا تو نکاح کیسے ٹوٹ گیا۔ دیگر نکاح ثانی بادی النظر میں بالکل ناممکن العمل ہے۔ اولاً ولی نکاح جو ہندہ کا حقیقی بھائی ہے مفقود الخبر ہے۔ ثانیاً۔ نکاح خواں اور گواہوں کا ملنا مشکل ہے۔ اب حل طلب یہ امر ہے کہ کیا تجدید نکاح لازمی امر ہے۔ کیا بیوہ کے نکاح کیلئے ولی کی ضرورت ہے۔ ایسی حالت میں جبکہ وہ اب مفقود الخبر ہے۔ راز افشا ہو جانے کے خوف سے پہلے گواہ بھی طلب نہیں کئے جا سکتے۔ زید اب مکان نکاح سے دوسری جگہ رہائش کرتا ہے جہاں زید کے نکاح کا علم ہو گیا ہے۔ اب اگر دوبارہ ظاہر نکاح کیا جائے تو موجب ندامت ہے۔ نہ پائے ماندن نہ جائے رفتن اب کیا کیا جائے؟ (یکے از خریدار اہلحدیث)

ج ۱۲۸} عند الحنفیہ یہ نکاح درست ہے مگر تاوضع حمل جماع سے پرہیز رکھے۔ سائل کی تسلی ہے تو حنفی مذہب پر عمل کر لے۔ اللہ اعلم!

س ۱۲۹} گھروں میں لپائی کرتے وقت بعض دفعہ عورتیں مٹی میں گوبر ملایا کرتی ہیں۔ ایسے فرش پر نماز پڑھنی جائز ہے یا نہ۔ اگرچہ وہ گیلا یا خشک ہو۔ (سائل مذکور)

ج ۱۲۹} گوبر کی لپائی خشک ہو جائے تو کپڑا بچھا کر نماز پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ حدیث جواز الصلوٰۃ فی مرابض الغنم کے بھی یہی معنے ہیں۔

س ۱۳۰} حیض اور نفاس کی اکثر اور اقل مدت کتنی ہے۔ کیا اس حالت میں عورت قرآن پڑھ پڑھا سکتی ہے یا نہ؟ (سائل مذکور)

ج ۱۳۰} نفاس کی اکثر مدت حدیث میں چالیس دن آئی ہے۔ اس سے کم جب خون بند ہو جاوے۔ حیض کی مدت کا ذکر نہیں۔ ہر عورت کی اپنی عادت ہے۔ حدیث میں آیا ہے :- وکذالك فافعلی کما تحیض النساء اس میں آپ نے عورت کی عادت پر چھوڑا ہے۔ فقہاء کے نزدیک اکثر مدت دس روز ہے۔

س ۱۳۱} کیا بیمار کی نماز میں مسافر کی نماز کی طرح قصر ہے؟

ج ۱۳۱} بیمار غیر مسافر کے لئے قصر نہیں۔

س ۱۳۲} قبلہ کی طرف چارپائی کی پائنتیں یا پاؤں پھیلانے کے متعلق کوئی حدیث صحیح موجود ہے یا نہ۔ اگر جواب مثبت میں ہو تو براہ کرم وہ حدیث بمعہ متن حوالہ باب و کتاب نقل فرمائی جائے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۳۲} ہمارے علم میں ایسی حدیث نہیں۔ کسی صاحب کو علم ہو تو بتائے۔ اللہ اعلم!

س ۱۳۳} نماز میں سہواً بجائے دو سجدوں کے ایک ہی سجدہ ہو جائے تو رکعت کا اعادہ کیا جائے یا سجدہ سہو کیا جائے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۳۳} رکعت کا اعادہ کیا جائے۔ (۲۰ رداخل غریب فنڈ)

س ۱۳۴} ایک آدمی نے اعتراض کیا تھا کہ پیر عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ جو مذہب امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو تھے۔ یعنی پیر صاحب جب حنبلی مذہب کے تھے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اہل حدیث تقلید نہیں کرتے۔ یا پیر صاحبؒ کو جھوٹا ثابت کرو یا تم تقلید کرو۔ اس کا جواب بندہ ادا کرنے سے قاصر رہا۔ لہذا آپ سے درخواست ہے کہ اس اعتراض کا کیا جواب ہے؟ (نور عالم مدرس۔ ضلع گجرات)

ج ۱۳۴} یہ بالکل غلط ہے کہ حضرت پیر صاحب مقلد تھے۔ مقلد ہونا جاہل کا کام ہے :-

انما التقلید وظیفۃ الجاھل

اس لئے حضرت پیر صاحب کو مقلد کہنا ان کی توہین ہے حضرت شیخ (پیر صاحب) جو کچھ فتوے دیتے تھے اپنی علمی تحقیق سے دیتے تھے۔ جس کے وہ موافق ہو جاوے۔ اللہ اعلم!

س ۱۳۵} ایک مولوی صاحب جن کو پیر بننے کا شوق دامن گیر ہے۔ بحالت امامت نماز فجر و عشا میں دعاء قنوت کے ساتھ اپنی خود ساختہ یہ دعا بھی پڑھا کرتے ہیں:۔ "اللھم اھدنی و لھن بالیعنی علی حسن المنیۃ" ایسی دعاء جائز ہے یا بدعت؟ (محمد عثمان مخی چشتی فرید کوٹی)

ج ۱۳۵} دعاء قنوت نماز فجر و عشا میں پڑھنے کا ثبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے اور عام مسلمانوں کے حق میں یا خاص کسی فرد کے واسطے دعا کرنا بھی ثابت ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ولید بن ولید کے حق میں دعا کی تھی۔ اللھم انج الولید ابن الولید۔ اس لئے دعا مذکورہ سوال بھی منع نہیں۔ البتہ بیعت کرنے کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ صاحب بیعت (پیر) صاحب رشد ہے یا نہیں۔ اگر صاحب رشد نہ ہو تو بیعت ناجائز ہے۔ اگر وہ صاحب رشد ہے تو بیعت ارشاد جائز ہے۔

(باقی فتوے آئندہ درج ہونگے)

متفرقات

بہی خواہان اہلحدیث اس کی توسیع اشاعت میں حتی الامکان کوشش فرماتے رہا کریں۔ انشاء اللہ ان کی دلی ہمدردی سے کی ہوئی کوشش رائیگاں نہیں جائے گی۔

اصلاح حوالہ اہلحدیث ۲-اپریل ۴۰ء صلا کالم ۳ میں مرزا صاحب قادیانی کی ایک عبارت کا حوالہ کشف الغطا غلط دیا گیا۔ دراصل یہ عبارت "گورنمنٹ کی توجہ کے لائق" ٹریکٹ کی ہے۔ ناظرین تصحیح کریں۔

تائید تنظیم اہل حدیث کے متعلق احباب مندرجہ ذیل نے اپنی رائے گرامی کا اظہار فرمایا ہے:۔

(۷) مولوی ابوالوحید محمد عبد اللہ صاحب عقیل مئوی۔

(۸) مولوی محمد صاحب کمیپا نوالی ضلع فیروز پور۔

(۹) مولوی محمد صاحب کوٹ بھائی ضلع فیروز پور۔

(۱۰) سید عبد الغفار صاحب لکھنؤ۔ (۱۱) حاجی عبد اللطیف حاجی پیلے متولیان جامع مسجد اہل حدیث کوچین مالا بار۔

(۱۲) بابو عبد الکریم صاحب میرٹھی لکھنؤ۔

امید ہے جماعت اہل حدیث کو منظم کرنے کیلئے باقی حضرات بھی اپنے خیالات سے جلد اطلاع دینگے تاکہ کوئی پروگرام بنایا جاسکے۔

ائمہ تلبیس مصنفہ جناب ابوالقاسم صاحب رفیق دلاوری۔ کتابت طباعت عمدہ۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ ضخامت ۵۳۶۔ قیمت دو روپیہ آٹھ آنہ محصولڈاک علاوہ۔ پتہ:۔ منیجر دار التصنیف نمبر ۵ فلیمنگ روڈ لاہور —— کتاب زیر تبصرہ میں مصنف ممدوح نے بہ نہایت محنت و عرقریزی سے ہ۵ غارتگران ایمان کے مفصل حالات قلم بند کئے ہیں۔ جنہوں نے عہد رسالت سے لے کر آج تک نبوت، رسالت، الوہیت، مہدویت و مسیحیت وغیرہ کے دعاوی کئے۔ ان کے شعبدات اور دیگر ایسے کارنامے بالتفصیل بیان کئے ہیں۔ جن کو پڑھ کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ سب سے اول "صاف ابن صیاد مدنی" کا تذکرہ ہے۔ اور سب سے آخر کردستان کے احمد نامی جس نے ۱۹۲۹ء میں مسیحیت کا دعوےٰ کیا تھا کا ذکر ہے۔ کتاب ہذا واقعی قابلدید ہے۔

تلاش روزگار خاکسار بیروزگاری کی وجہ سے پریشان ہے۔ کسی جگہ مسجد کی امامت یا کسی اسلامی مدرسہ میں بچوں کی تعلیم کے لئے ضرورت ہو تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔ قریشی رستم علی ساکن موضع جنونگل ڈاکخانہ سری ضلع امرتسر

جمع القرآن والاحادیث
چھپ گئی

کتاب ہذا مولانا محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ جس میں قرآن مجید و احادیث مبارکہ کا عہد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں جمع ہونا اور بصورت کتابت آنا مدلل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ منکرین احادیث کتابت حدیث پر بڑا اہم اعتراض کیا کرتے تھے۔ الحمد للہ کہ کتاب ہذا میں انکا مدلل و مسکت جواب دیا گیا ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنہ ۸/ محصول ڈاک ڈیڑھ آنہ ۱/۶ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ختم نبوت پر مباہلہ خاکسار اور جناب عبد الغنی صاحب احمدی ساکن موضع نتھو پور تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور کے مابین مباہلہ میعادی ایک سال ۲۷ فروری ۴۰ء کو قرار پایا۔ اول الذکر مرزا صاحب قادیانی کو نبی مانتے ہیں اور خاکسار حضور صلعم کے بعد کسی نبوت کا بھی قائل نہیں۔ ناظرین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اہل حق کی امداد کرے (خاکسار مولوی محبوب عالم محمدی امام مسجد موضع نتھو پور مذکور)

محبوب اندرا طبیہ کالج پٹیالہ کا گیارھواں سالانہ جلسہ ۱۸-اپریل ۴۰ء کو زیر صدارت جناب وزیر تعلیمات ریاست پٹیالہ منعقد ہوگا۔ جس میں کامیاب اور مستحق طلباء کو صاحب صدر سندات تمغہ جات و انعامات تقسیم فرمائیں گے۔ لہٰذا کالج کے کامیاب طلباء کو ۱۷۔ اپریل کو پٹیالہ پہنچ جانا چاہئے (پرنسپل کالج مذکور)

ضرورت کلرک ثنائی برقی پریس امرتسر میں ایک محنتی اور دیانت دار کلرک کی ضرورت ہے۔ جو اردو اور انگریزی پریس کے کاروبار سے بخوبی واقف ہو بارسوخ اور تجربہ کار کو ترجیح دی جائے گی۔ مذہب کا کوئی لحاظ نہیں۔ درخواست کے ہمراہ قابلیت اور نقول سندات وغیرہ آنی چاہئیں۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو:۔ منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

یاد رفتگان میری والدہ محترمہ ستر (۷۰) سال کی عمر پاکر ۱۰ محرم الحرام کو انتقال کرگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ناظرین مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں اور انکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرہا۔

راقم محمد عبد الخالق گدام دار دیودہا۔ دربھنگہ

غریب فنڈ ایک صاحب خیر مہ۔ بقایا فنڈ ۲/۔ از سائلین (۳۵) محمد شریف بوتالہ ۱۲/۱۴ (۳۶) جمعیۃ المتعلمین کیسر گڈھ ۱۲/ (۳۷) ولی الدین بدایوں ۱۲/۔ میزان ۱۰/۹ ہر سہ سائلین کے نام اخبار اہلحدیث ایک ایک سال کے لئے جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۳/

وصولی داخلہ (۹۷) عبد الغفار برہروا (۹۸) سید علوی پالکماٹ (۹۹) محمد شفیع سملی۔ (۱۰۰) عبد اللہ باقی پور۔

۹۳ سائلین اور ہیں جن کے نام غریب فنڈ سے اخبار جاری ہوگا۔ مگر فنڈ کی آمد کی جو موجودہ رفتار ہے اس سے تو شائد دو سال تک بھی سائل ۱۰۰ کی باری نہیں آسکے گی۔ اصحاب خیر کو عموماً اور دیگر شائقین توحید و سنت کو خصوصاً اس فنڈ کی امداد کرنی چاہئے۔ دنیادی تقریبوں پر جہاں سینکڑوں روپے بے دریغ خرچ کئے جاتے ہیں۔ وہاں دینی کام کے لئے بھی کچھ نہ کچھ ضرور خرچ کرنا چاہئے۔

ملکی مطلع

پنجاب اسمبلی کی پہلی تاریخ
اور
ملک میں ہڑتال

ملک ماہی دا وتے ÷ کوئی رووے تے کوئی ہسے

پنجابی زبان میں فلسفہ طبعیات. فلسفہ الہیات اور فلسفہ اخلاق کی بعض مثالیں ایسی ملتی ہیں جو اپنے مضمون میں پُرمعنی ہوتی ہیں۔ مذکورۃ الصدر مثال کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی مخلوق میں یہی قانون قدرت چلا آیا ہے کہ اگر کوئی ہنستا ہے تو کوئی روتا ہے۔

یکم اپریل کو اس مثال کی صداقت ہم نے بچشم خود دیکھی پنجاب اسمبلی کے ارکان اور وزراء کے لئے تو وہ دن عید کی طرح تھا۔ مگر ملک میں ہڑتال ہونے کے باعث پبلک کے لئے روز ماتم تھا۔ عرب کے شاعر متنبی نے بھی ایسے ہی واقعات کے متعلق ایک شعر لکھا ہے ؎

بذا قضت الایام ما بین اھلھا

مصائب قوم عند قوم فوائد

یعنی زمانے کا یہ پرانا فیصلہ ہے کہ ایک قوم کی مصیبت دوسری قوم کے لئے فائدے کا باعث ہوتی ہے۔

سالہا سال کی کھینچ کاؤ (تگ و دو) کے بعد آئین جدید جاری ہوا۔ مگر ملک میں وہی بے چینی اور بے اعتمادی موجود ہے۔ آخر اسکی کیا وجہ ہے؟ یکم اپریل بجائے خوشی کا دن ہونے کے کانگرس کی ترغیب سے یوم ماتم نظر آتا تھا۔ لوگ اپنا کاروبار چھوڑ کر بازاروں میں اس طرح گھوم رہے تھے گویا کہ وہ ماتم زدہ ہیں۔

سرکاری رپورٹ تو معلوم نہیں کیا ہوگی۔ مگر ہم نے جو دیکھا وہ یہ ہے کہ بغیر کسی جبر و اکراہ کے کانگرس کے معمولی اشارے پر ہڑتال کی گئی۔ "اہلحدیث" بارہا اس امر واقعہ کا اظہار کر چکا ہے کہ وہ کوئی ماہر سیاسیات نہیں اسلئے کسی باریک سیاسی مسئلے پر رائے زنی کرنا اس کا کام نہیں مگر چونکہ معنوی طور پر دفتر اہلحدیث میں شیخ سعدی مرحوم کی آمد و رفت رہتی ہے۔ اس لئے کبھی کبھار وہ کوئی سیاسی مسئلہ کان میں ڈال جاتے ہیں چنانچہ شیخ سعدی کا فلسفہ سیاست یہ ہے کہ راعی و رعایا نفع و نقصان کے لحاظ سے دو نوں ایک سے ہیں یعنی جس امر میں رعایا کا نقصان ہو راعی (حاکم) کو بھی اس پر زور نہیں ڈالنا چاہئے۔ چنانچہ شیخ صاحب مرحوم فرماتے ہیں ؎

رعیت درخت است اگر پروری

بکام دل دوستاں برخوری

کانگرس آئین جدید کو اس اصول کے ماتحت نہیں پاتی کیونکہ آئین جدید میں اسمبلی کے فیصلوں پر گورنروں کا پورا تصرف رکھا گیا ہے۔ اس لئے کانگرس نتیجے کے لحاظ سے اسکو کالعدم جانتی ہے۔ کیونکہ جس مسئلہ میں حاکم و محکوم کا تصادم ہوگا حکومت اپنے فوائد کو مقدم رکھتے ہوئے اسمبلی کے فیصلہ جات کو مسترد کر دیگی۔ یہ ہے اس نزاع کا حقیقی سبب۔ اسی لئے کانگرس نے عہدے قبول کرنے کے لئے یہ شرط پیش کی ہے کہ گورنر صاحبان ہمارے کام میں مداخلت نہ کیا کریں۔ مگر گورنروں نے اس شرط کو منظور نہیں کیا۔ حق تو یہ ہے کہ یہ شرط مان لینا ان کے اختیار سے باہر ہے۔ کیونکہ مرکز (لندن) سے انکو ایسی ہی ہدایت ہوئی ہے۔ جب تک مرکز خود ہی ایسی ترمیم نہ کرے گورنر صاحبان بااختیار خود ایسا نہیں کر سکتے۔ اسلئے ہماری دوربین نگاہ میں یہ آتا ہے کہ آیندہ کانگرس اور حکومت کے مابین آئینی جنگ بڑے زور شور سے ہونے والی ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ الْیَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰی

کانگرس کبھی اس آئین کو نہیں مانے گی۔ جب تک گورنروں کا تصرف نہیں اٹھایا جائیگا۔ اُدھر گورنمنٹ اس تصرف کو اٹھانا کبھی پسند نہیں کریگی۔ اس کش مکش میں رعایا کے منہ سے یہ شعر نکلتا رہیگا ؎

ملک الموت کو ضد ہے کہ میں جاں لیکے ٹلوں

سر بسجدہ ہے مسیحا کہ مری بات رہے

وزیرستان کی موجودہ شورش کا اصلی سبب

آج کل سرحد وزیرستان میں بڑے زور شور سے فوج کشی ہو رہی ہے۔ اسکے اسباب جو ہم ہندوستانیوں تک پہنچائے گئے ہیں وہ سرکاری ذریعے سے پہنچے ہیں۔ آج ہم ایک مضمون اخبار انقلاب سے نقل کرتے ہیں جس میں کچھ اور سبب بتایا گیا ہے۔ یہ سبب وہی ہے جس کی تائید شیخ سعدی علیہ الرحمۃ بھی کرتے ہیں۔ یعنی حکومت کی پیشقدمی۔ چنانچہ اس سلسلے میں شیخ صاحب مرحوم فرماتے ہیں ؎

ہفت اقلیمے بگیرد بادشاہ

ہمچناں دربند اقلیمے دگر

وزیرستان کے وزیری، مسعودی اور پشاوری سرحد کے مہمند ایسی قومیں ہیں جنہوں نے اکبر جلال الدین ایسے جلیل القدر بادشاہ کے سامنے بھی گردن نہیں جھکائی۔ سرحدی شورش کے متعلق مندرجہ ذیل مضمون ناظرین بغور پڑھیں۔ آیندہ جو کچھ ظہور پذیر ہوگا وہ پریس میں آجائیگا۔ (مدیر)

"اس وقت اخبارات میں سرحدی قبائل کے خلاف جو خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ وہ زیادہ تر غلط واقعات پر مبنی ہیں اور اب تک تصویر کا ایک ہی رخ پیش کیا گیا ہے۔ دوسرے پہلو سے ناظرین بالکل بے خبر ہیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے جو بیان شائع ہوتا ہے اسے درست سمجھ کر اخبارات تبصرہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ ہم کسی ایسے معاملہ پر رائے زنی نہ کریں جب تک ملزم کا بیان نہ سن لیں۔

اس وقت یہی کہا جاتا ہے کہ صوبہ سرحد میں جو شورش برپا ہے اس کی تہ میں مسجد شہید گنج اور ایک ہندو لڑکی کی واپسی کا مطالبہ کام کر رہا ہے۔

یہ الزامات بڑے شد و مد کے ساتھ سرحدی قبائل

[illegible]

کے خلاف لگائے جا رہے ہیں۔ سرحدی قبائل کا نقطۂ نگاہ ہمارے سامنے نہیں۔ ان حالات میں اگر ہم کوئی فیصلہ صادر کرتے ہیں تو اسے یک طرفہ فیصلہ ہی کہنا چاہئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمام سرحدی قبائل فرشتے ہیں۔ اور ان سے کوئی غلطی سرزد نہیں ہو سکتی۔ لیکن ایک شخص جو گورنمنٹ کی فارورڈ (پیشقدمی کی) پالیسی سے پورے طور پر واقف ہو۔ اسکے لئے یہ وجوہ کوئی معنی نہیں رکھتیں۔ یہ شورش کوئی نئی شورش نہیں۔ ہر سال ہم ایسے واقعات سنتے ہی رہتے ہیں۔ دلیل کے طور پر اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ اس وقت سرحدی قبائل شہید گنج اور ہندو لڑکی کی واپسی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ گزشتہ سالوں میں سرحد میں کیوں شورش ہوئی۔ ہر سال سرحد پر فوج کشی کیجاتی ہے۔ اور ہمیں نت نئے "فقیروں" کے نام سنائے جاتے ہیں۔ لیکن آج تک کسی نے حقیقی طور پر یہ جاننے کی کوشش نہیں کی کہ اصل واقعات کیا ہیں۔

کیا سرحدی قبائل کی بغاوت کو شورش کہنا چاہئے

اگر بالحقیقت شورش ہوتی تو برطانوی گورنمنٹ کے لئے ایسی شورش کو دبا لینا بائیں ہاتھ کا کرتب ہے

سرحدی قبائل کے علاقوں پر قبضہ

اسکے ثبوت میں ہمارے پاس کئی انگریز مصنفین کے اقتباسات موجود ہیں۔ جن کا دیانت داری سے یہ خیال ہے۔ کہ سرحدی قبائل کو غلام بنا لیا جائے۔ میں نے ان انگریزوں کے لئے جو سرحد میں فارورڈ (پیشقدمی کی) پالیسی کے حامی ہیں۔ جان بوجھ کر دیانت داری کا لفظ استعمال کیا ہے کیونکہ وہ صاف کہہ دیتے ہیں کہ برطانوی حکومت کو مستحکم کرنے کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے۔

ان انگریزوں کو جو فارورڈ (پیشقدمی کی) پالیسی کے شدید مخالف ہیں۔ یا جو نہیں چاہتے کہ گورنمنٹ سرحدی قبائل کے معاملات میں دخل دے۔ ایک فوجی جرنیل نے اس طرح پر مخاطب کیا ہے:-

"ہم نے آج تک جو نقصان اٹھایا ہے اس کی وجہ ہے کہ ہماری کوئی پالیسی نہیں۔ یا یہ کہنا چاہئے کہ وہ بالکل عنقا ہے۔ ہم نے کئی سرگرمیاں دکھائیں۔ لیکن نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ اس لئے ہمیں فارورڈ (پیشقدمی کی) پالیسی ہی کو زور کے ساتھ جاری رکھنا چاہئے۔ اور ہمارا اگلا قدم وانا پر قبضہ ہی ہونا چاہئے۔ جتنی جلدی اس پر قبضہ ہو جائے اتنا ہی اچھا ہے"

یہ الفاظ کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ اور کسی معمولی انگریز کے خیالات نہیں۔ بلکہ ایک ایسے انگریز فوجی افسر کے ہیں جس نے ہندوستانی فوج میں کافی عرصہ کام کیا ہے۔ یہ انگریز جنرل اے۔بی۔جی جیکب ہیں۔ اور یہ الفاظ اس نے کسی خفیہ جگہ پر نہیں۔ بلکہ سنٹرل ایشین سوسائٹی کے سامنے ۱۹۲۶ء میں اپنی تقریر کے دوران میں کہے۔ اس نے صاف طور پر کہا ہے کہ ہمیں کسی نہ کسی طرح وانا پر قبضہ کر لینا چاہئے۔ ناظرین کی واقفیت کے لئے میں عرض کر دوں کہ وانا وزیرستان میں ہے۔ اور شورش کی خبریں بھی وزیرستان سے ہی آ رہی ہیں۔ وانا پر قبضہ مدت دراز سے ہو چکا ہے۔ اس وقت وہاں ایک بہت بڑی چھاؤنی ہے۔ لیکن جنرل جیکب صرف وانا پر ہی قبضہ کرنے کا خواہشمند نہیں تھا۔ بلکہ اس نے اپنی پالیسی کی توضیح کی۔ اور کہا کہ ہمیں مندرجہ ذیل پروگرام پر فوری عملدرآمد کر لینا چاہئے۔

وہ پروگرام کیا ہے۔ میجر جیکب کے الفاظ میں سنئے:-

(ا) وانا پر قبضہ۔ (ب) رزمک سے لیکر وانا تک ملٹری موٹروں کے لئے پکی سڑک۔ (ج) سروکئی سے وانا تک ایک اور سڑک (د) سروکئی سے ایک اور سڑک کھجوری کچھ کی طرف۔ اس آخری سڑک کو فورٹ سنڈیمن کے ساتھ ملا دیا جائے"

یہ تمام پروگرام وزیرستان پر قبضہ ہی کا پروگرام ہے۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ سرحد میں جو کچھ اس وقت ہو رہا ہے وہ اسی پروگرام کی تعمیل میں ہے میجر جیکب کا پروگرام اس قدر وسیع پروگرام نہیں تھا بلکہ اسے قلیل عرصہ میں پورا کیا جا سکتا تھا۔

اس لئے اس پروگرام کو زیادہ وسیع کیا گیا۔ اور وہ وسیع پروگرام بست سالہ سکیم کے نام سے مشہور ہے۔ سکیم کا مصنف لکھتا ہے:-

"اس لئے میں نہائت عاجزی کے ساتھ ایک سکیم پیش کرتا ہوں۔ یہ سکیم بیس سال کی سکیم ہے اور چار حصوں میں منقسم ہے"

ناظرین یہ جاننے کے ضرور خواہشمند ہونگے کہ وہ بست سالہ سکیم کیا ہے۔ اور وہ کس طرح پر چار حصوں میں منقسم ہے اس کے لئے پھر مصنف ہی کے اقتباسات پیش کرتا ہوں جن کو اختصار کے ساتھ یوں بیان کیا جا سکتا ہے:-

"ہم افغانستان کو اپنے ارادوں سے مطلع کر دیں اور سرحدی قبائل کو آگاہ کر دیں کہ اگر انہوں نے ہماری پُرامن مداخلت کی مزاحمت کی۔ تو ہم ان کے خلاف سخت کاروائی کریں گے۔

دوسرا حصہ:- جو کچھ ہم نے وزیرستان میں کیا ہے وہی ہمیں تیراہ اور مہمند کے علاقہ میں کرنا چاہئے۔

تیسرا حصہ:- ہمیں بونیر۔ سوات اور چترال کی ریاستوں کو بھی اس امر کی ترغیب دینی چاہئے کہ وہ ہماری فارورڈ (پیشقدمی کی) پالیسی میں شریک ہو جائیں۔

چوتھا حصہ:- تمام صوبہ سرحد کو غیر مسلح کر دیا جائے"

ہمیں اس پروگرام کے حسن وقبح پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اس سے اُن لوگوں کے خیالات کی تردید ہو جاتی ہے جو یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ سرحدی قبائل کی بغاوت کی تہ میں شہید گنج کی واپسی یا کوئی اور ہندوستانی مسئلہ کام کر رہا ہے۔

مندرجہ بالا وسیع پروگرام ایک نہائت تجربہ کار انگریز کا پروگرام ہے۔ جس کا اصلی نام ہم سے پوشیدہ ہے لیکن وہ مسٹر ماؤس (MOUSE) کے نام کو اخبارات میں مضامین لکھتا ہے۔ مسٹر ماؤس کی تمام مندرجہ سکیم "نشینیں" ۲۱ اگست ۱۹۳۱ء کے پرچہ میں جلی عنوانوں کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔ مسٹر ماؤس تو یہاں تک کہتے ہیں کہ سول نافرمانی ہمارے لئے کوئی مہم نہیں بلکہ حقیقی مہم سرحد کی مہم ہے"

نوٹ: یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے برما بھی ممالک غیر میں شامل ہو گیا ہے۔ اس لئے [illegible] ایک چھٹانک سے [illegible] چھٹانک تک محصول بڑھ گیا ہے۔

امام ابن تیمیہؒ کی تصانیف کے اُردو تراجم

اصحابِ صُفّہ

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے اس کتاب میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی فدائی جماعت، شمع رسالت کے پروانے، مہاجرین و انصار جو اپنا گھربار چھوڑ مسجد نبوی کے ملحقہ چبوترہ میں قیام پذیر ہوئے۔ اُن کے مستند حالات لکھے ہیں۔ اور اسی لئے اصحاب صفہ کے نام سے موسوم ہوتے تھے۔ اور یہ جہلاء میں جو مشہور ہے کہ وہ تمام صحابہ رضہ سے افضل تھے۔ دف وغیرہ آلات موسیقی یا قوالی کی آواز پر وجد کرتے تھے۔ یا انہوں نے مشرکین کے ہمراہ ہوکر مومنین کے خلاف جنگ کی۔ تو ان روایات کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ نیز اولیاء اللہ، قطب، ابدال، قلندر، نذر، منت، رقص وسرود وغیرہ اہم مباحث پر باتفصیل روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۱۲؍

العُروة الوثقیٰ

اس رسالہ میں خالق ومخلوق کے درمیان واسطہ ووسیلہ کی ضرورت۔ کتاب وسنت سے واسطہ کی حقیقت کی تشریح، خالق ومخلوق اور بادشاہ ورعایا کے مابین واسطے کا فرق، فضیلت شفاعت، اسلوب دعا، توحید، کتاب وسنت پر مفصل بیان فرمایا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۶؍

ائمہ اسلام

اس میں مجتہدین اور بزرگان دین سے شرعی مسائل میں اگر غلطی سرزد ہو جائے تو اسپر قرآن وحدیث سے مدلل بحث کرکے بتلایا ہے کہ اُن پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا بلکہ شریعت نے اجتہادی غلطیوں کو قابل ثواب بتایا ہے ورنہ اجتہاد کا دروازہ بند ہو جاتا۔ قیمت ۱۲؍

تفسیر آیت کریمہ

حضرت یونس کی مشہور دعا لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی مفصل تفسیر بیان فرماکر بتلایا ہے کہ اس دعا میں یہ خاصیت رکھی ہے کہ اگر کوئی مصیبت زدہ ان الفاظ سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ یقیناً اس کی مصیبت دور کردیگا۔ ساتھ ہی عصمتِ انبیاء، توبہ اور مغفرت پر فاضلانہ بحث کی ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۱۲؍

تفسیر سورة الکوثر

شیخ الاسلام نے چند سطروں میں مفصل بیان کیا ہے کہ کوزہ میں دریا نظر آتا ہے۔ مشرکین قریش رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اولاد نرینہ نہ جینے کے باعث "ابتر" کہہ کر خوش ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سورہ نازل فرماکر آپ کی دلجوئی کی اور کفار قریش کی تکذیب کی۔ کیونکہ دنیا اور دنیا کی تمام نعمتیں مادیات پر نہیں معنویات پر قائم ہیں۔ قیمت ۴؍

ولی اللہ

اس رسالہ میں بتلایا ہے کہ ولی اللہ وہی ہو سکتا ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آوردہ شریعت کی پوری پوری پیروی کرے۔ عقل چونکہ ولایت کا ایک جزو لاینفک ہے۔ اس لئے جو شخص عقل و دانش سے بے بہرہ ہو وہ تو انسانیت کے درجہ سے بھی گرجاتا ہے۔ اور ایسا اسے ولی اللہ کے نام سے موسوم کرنا بڑا جرم ہے۔ قیمت ۵؍

پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

کتاب الوسیلہ

اس کتاب میں حقائق قرآن اور معارف حدیث کی رو سے "وسیلہ" کے مختلف پہلوؤں پر بحث کرکے شفاعت حقہ کا صحیح مطلب واضح کرکے بتلایا ہے کہ توحید کی شان کیا ہے؟ پیروں کی تعظیم، مردہ مخلوق سے استمداد، اولیاء اللہ کی کرامات اور خرق عادت واقعات کی حقیقت کیا ہے۔ روضہ اطہر کی حیثیت اور اس کی زیارت کے آداب کیا ہیں؟ علاوہ ازیں بے شمار مسائل پر بحث کرتے ہوئے قرآن وحدیث کے علاوہ صحابہ، تابعین اور ائمہ اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال و آراء سے بھی مشرکانہ افعال و اعمال کی بیخ کنی کا کام لے کر پہنچایا ہے۔ قیمت ۲؍

الفرقان

بین اولیاء الرحمٰن واولیاء الشیطان۔ ترجمہ اُردو مع متن عربی۔ اس کتاب میں کتاب وسنت کے حوالجات پیش کرکے صادق اور کاذب، اصلی اور نقلی اولیاء ومشائخ میں شناخت کردی گئی ہے جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں اور اصلی واصلین حق کی کرامات میں فرق بتلایا گیا ہے۔ قیمت ۸؍

حسین ویزید

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید بن معاویہ کے مسئلہ پر اسلام سے پوری تحقیق مطلوب ہے تو یہ رسالہ منگوائیے۔ اور پھر آپ صحیح راستہ قائم کرسکیں گے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۵؍

نوٹ:- ایک روپیہ سے کم قیمت کی فرمائش کے لئے ٹکٹ ارسال کریں۔ وی پی نہیں کیا جائیگا۔

اسلام اور تعدد ازواج

کتاب ہذا میں مسئلہ تعدد ازدواج کو عقلی و نقلی دلائل

تہذیب یورپ کے خیالات، تورات، انجیل اور وید کی تعلیم سے ثابت کیا گیا ہے۔ نیز مخالفین اسلام حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے نکاحوں پر جو اعتراضات کیا کرتے ہیں۔ ان کے مدلل جوابات دیئے گئے ہیں۔ قابل دید ہے۔ کتابت طباعت اعلےٰ۔ قیمت صرف ۲ ار علاوہ محصول ڈاک۔ پتہ منیجر اہلحدیث

مُبلّغ امرتسر

پندرہ روزہ — چندہ سالانہ ۹/ عہ

مبلغ توحید وسنت کا علمبردار شرک و بدعت کا جانی دشمن مسئلہ ختم نبوت کا محافظ، مرزائیت کی ہزار سالہ تاریخ کے پردہ فون کے جذبات کا آئینہ اور صحیح ترجمان سکھ کردہ راہ لوگوں کیلئے اصل راہ نجات کا سرچشمہ جاری ہے۔ جسکے مطالعہ سے از سر نو ساز حقیقی کی عبودیت کے اختیار کرنے۔ اوہام باطلہ تعزیہ اور گور پرستی سے بچکر حق پرستی اور صراط مستقیم آقائے تاجدار جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کے شاہراہ پر چلنے اور عمل صالح پر گامزن ہونے کی ترغیب اور آمادگی پیدا ہوتی ہے۔

منگوانے کا پتہ :- منیجر اخبار مبلغ امرت سر

مجربات نادرہ

۱/۱۲

سرمہ اکسیر العین — جو ضعف بصر، لکرے، خارش، دھند، پڑبال وغیرہ جملہ امراض چشم ... ہے۔ مسلسل استعمال سے عینک کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت ... نمونہ ۸/

ڈاؤنگ پلز — جو قوت مردمی کے مایوس مریضوں کو خصوصاً جملہ کمزوریوں کیلئے نہایت مفید ہے۔ اس کا استعمال جریان۔ احتلام۔ نامردی (پیدائشی نہ ہو) وغیرہ کیلئے نفع مند ہے۔ قبض کو دور اعضاء رئیسہ کو تقویت پہنچاتی ہیں ... قیمت ...

دوا بے ضرر — جو حضرات مستورات کی پیچیدہ شکایت کے دور کرنے کے لئے مفید ڈاؤنگ پلز کے ہمراہ اس کا استعمال سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے ... بالکل بے ضرر ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

مجربات — ... ضعف ... نزلہ زکام ... دانت درد وغیرہ جملہ امراض کیلئے اکسیر اعظم ہے ... قیمت فی شیشی ... نمونہ عہ

محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔ پتہ حسب ذیل ہے:-

... ڈاکخانہ ... ضلع گوجرانوالہ پنجاب

محمدیہ پاکٹ بک مجلد جدید ایڈیشن

(مؤلفہ منشی محمد عبداللہ صاحب امرتسری) جو اپنی حسن خوبی کے لحاظ سے کافی شہرت حاصل کر چکی ہے۔ گذشتہ سال جبکہ پہلی بار طبع ہوئی تھی تو ایک ہزار کاپی تین ماہ کے اندر اندر ختم ہوئی۔ اب دوسرا ایڈیشن شائع کر دیا گیا ہے۔ جس میں بہت سے اہم مضامین کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ مرزائی مشن کی تردید کے لئے بہترین کتاب ہے۔ ہر موضوع پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ مرزائی امت آج تک اس کا جواب شائع نہیں کر سکی۔ پاکٹ سائز۔ کتابت، طباعت اعلےٰ۔ جلد پارچہ۔ ضخامت ۷۲۰ صفحات۔ قیمت عہ۔ محصول ڈاک ۸/

تفسیر واضح البیان اردو

مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقت اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کتابت طباعت نہایت عمدہ۔ کاغذ اعلےٰ۔ سائز $\frac{20 \times 30}{8}$۔ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد عہ مجلد ... محصول ڈاک

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ آرڈر ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت ... سب جج صاحب بہادر منتظم جائیداد دیوالیان امرتسر

دعوی ... دیوالی ...

جانی ولد ... بالیکی امرتسر دروازہ گلوالی۔ دیوالیہ سائل

بنام (۱) پنڈت ہرنام داس ولد نہ معلوم امرتسر کماٹی والی گلی۔ (۲) ... نہ معلوم اروڑہ امرتسر (۳) پیردین حجام ولد نہ معلوم امرتسر دروازہ گلوالی ... ولد نہ معلوم امرتسر دروازہ ہکیاں چوک چڑھے والا۔ (۵) شانتی سنگھ ولد ... بازار رجتاں (۶) کشن چند ولد دیوی داس امرتسر باغ جھنڈا سنگھ۔ (۷) حاکم سنگھ ... ولد ... مسماۃ جیونی بیوہ شیرا ... ولد ... امرت سر قرضخواہان

...

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں قرضخواہان مذکور ... سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام قرضخواہان مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر قرضخواہان مذکور تاریخ ... کو مقام امرتسر حاضر عدالت ... نہ ہوں گے تو ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ... میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۴ — نمبر ۲۳

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

مسئول مدیر: ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ
رؤسا و جاگیرداران سے ۸ ـ
عام خریداران سے ۴ ـ
شش ماہی ۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۴ صفر المظفر ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۶۔ اپریل ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

قومی نظم

(از مولوی محمد سلیم خان صاحب داناپوری)

پیمبر نے یہ بات ہم کو بتائی — مسلماں ہیں آپس میں سب بھائی بھائی
مددگار جب تک ہے بھائی کا بھائی — نہیں اُس پہ آسکتی ہرگز تباہی
جو مل کر رہوگے تو پھولو پھلوگے — کرو گے ہر اک ملک میں بادشاہی
سبق ہم کو اسلام نے جو دیا تھا — اُسی نے ترقی کی صورت دکھائی
عرب چین ایران و ہندوستان میں — ہر اک ملک میں اپنی سکت جمائی
یورپ بچا اور [illegible] ہم سے — بہت [illegible] بادشاہی
کرشمہ اخوت بہت [illegible] — فرصت کے [illegible]
غرض ساری دنیا کی دولت [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں میلہ منڈی بساکھی کئی روز قائم رہا۔ اور کسی قسم کا حادثہ وغیرہ نہیں ہؤا۔

—— ۵۔ اپریل کو پنجاب اسمبلی کا پہلا اجلاس ہؤا۔ ممبران نے حلف وفاداری اٹھایا۔ گورنر کا پیغام سنائے جانے کے وقت قوم پرست ممبروں کے سوا باقی تمام ممبر کھڑے ہوئے۔ کانگرسی ممبوں نے گاندھی ٹوپیاں پہنی ہوئی تھیں۔ ۶۔ اپریل کو سپیکر (صدر) و نائب صدر کا انتخاب ہؤا۔ جسمیں کثرت رائے سے سر شہاب الدین صاحب صدر اور سردار دسوندھا سنگھ بلا مقابلہ نائب صدر ہوئے۔ ۷۔ اپریل کو گورنر پنجاب نے تقریر کی۔ کانگرس اور اکالی پارٹی کے ممبران نے بائیکاٹ کیا۔ ۸۔ اپریل کو وزراء پنجاب کی تنخواہوں کا بل کثرت آراء سے پاس ہؤا۔ یعنی وزیر اعظم کو ۴۲ ہزار اور دیگر وزراء و صدر کو ۳۶-۳۶ ہزار روپیہ سالانہ تنخواہ ملا کریگی اور آئندہ وزیر اعظم کو پرائم منسٹر کے نام سے پکارا جائیگا۔

—— امرتسر میونسپل کمیٹی نے کثرت آراء سے فیصلہ کیا ہے کہ ہر سال صدر بلدیہ علیحدہ علیحدہ قوموں سے ہؤا کرے۔ یعنی ایک سال مسلم، ایک سال ہندو ایک سال سکھ۔ سابق صدر سردار سنتوکھ سنگھ صاحب کی میعاد صدارت ختم ہوگئی ہے۔ اس لئے اب نیا انتخاب مذکورہ بالا طریق پر ہوگا۔ ابھی تک یہ فیصلہ نہیں ہؤا کہ پہلے کس قوم کی باری ہوگی۔

آخری فیصلہ پر مباحثہ حسب شرائط منعقدہ انجمن اہل حدیث امرتسر و انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کے مابین مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ پر ۴ اپریل ۱۹۳۷ء کو ساڑھے ۴ بجے سے ۸ بجے شام تک مباحثہ ہؤا۔ مناظرین حسب ذیل منشی عبد اللہ و بابو عمر الدین شملوی کے علاوہ لاہور سے بھی کئی احباب تشریف لائے تھے۔ [illegible] صاحب نے اپنی تمام تقریر میں [illegible]

برا زور اسی بات پر دیا کہ یہ اشتہار مباہلہ ہے۔ منشی عبد اللہ صاحب نے اپنی پہلی تقریر میں ہی تمام واقعات کو مفصل بیان کرکے ثابت کر دیا کہ یہ مرزا صاحب کی محض دعا تھی۔ جس کے قبول ہونے کی بابت ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام بھی ہو چکا تھا۔ نیز اس دعا کے مباہلہ کے نہ ہونے پر مستری صاحب نے متعدد دلائل پیش کئے۔ جن کا آخری وقت تک بابو صاحب جواب نہ دے سکے۔ حالانکہ آخری تقریر بھی ان کی تھی۔ الحمد للہ کہ اہل اسلام کو مبین فتح ہوئی۔ (نامہ نگار)

—— سلامانکاہ۔ ۵۔ اپریل کی اطلاع ہے کہ باسکے کے محاذ پر سرکاری فوج کے چھ سو سپاہی ہلاک ہوئے۔ باغیوں نے بہت سے جنگی سامان اور اولا گارڈ دل۔ بنجرے وغیرہ مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔

—— چینگ کنودا (افغانستان) میں ایک قلعہ گرنے سے ۱۵ اشخاص اور ۱۶ مویشی ہلاک ہوگئے۔

—— جالندھر کے ایک تیس سالہ نوجوان مسمی ریاض الحق کو جو چھ دفعہ سزایاب ہو کر گیارہ سال قید کاٹ چکا ہے۔ دھوکا دہی کے الزام میں ۵ سال قید سخت کی سزا ہوئی۔

—— لاہور ۸۔ اپریل۔ گورنمنٹ پنجاب نے سردار سرمول سنگھ کویشر کے خاندان کی جاگیر جو گذشتہ چار پشتوں سے ان کو ملی ہوئی تھی۔ کویشر صاحب کی پولیٹکل سرگرمیوں کے پیش نظر ضبط کر لی ہے۔

—— وزیرستان کی شورش کو دبانے کے لئے رزیڈنٹ وزیرستان نے قبائلی علاقہ میں دس یا دس سے زیادہ اشخاص کے اجتماع کی ممانعت کر دی ہے اور ہدایت کی ہے کہ کسی قسم کے انتباہ کے بغیر گولی چلا دی جائے۔

—— پچھلے دنوں کی اطلاع ہے کہ [illegible] کے دو بمبار ہوائی جہاز دن کا [illegible] تصادم [illegible] چار جہاز ہلاک ہوگئے۔

آخری فیصلہ پر مناظرہ کا چیلنج

۴۔ اپریل کو جو بحث مرزا پر مباحثہ ہؤا تھا۔ اس میں بابو عمر الدین صاحب نے مستری عبد اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ کاش میرے مقابل مولوی ثناء اللہ ہوتے۔ تو جواب میں مستری صاحب نے کہا کہ آپ اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب کو لائیں ہماری طرف سے مولانا ثناء اللہ پیش ہو جائیں گے۔ مناظرہ کے بعد مسلمانان امرتسر نے ایک اشتہار شائع کیا کہ آئندہ اتوار ۱۱۔ اپریل کو جو آخری فیصلہ پر مناظرہ ہونے والا ہے بہتر ہو کہ وہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری اور مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کے مابین ہو تاکہ حق و باطل کا فیصلہ ایک دفعہ ہو جائے۔ اس کے جواب میں احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن امرتسر نے اشتہار نکالا۔ اس میں لکھا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب اگر مولوی محمد علی صاحب سے مناظرہ کرنا چاہتے ہیں تو ان کو براہ راست چیلنج دیں۔ چنانچہ انکے ترغیب دلانے پر مندرجہ ذیل اشتہار شائع کرکے لاہور اور امرتسر میں بکثرت تقسیم کیا گیا۔ جو ناظرین کی آگاہی کے لئے یہاں بھی درج کیا جاتا ہے:۔

"چیلنج مناظرہ"

بخدمت مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور

مولوی صاحب! آپ جانتے ہیں کہ میں کئی سالوں سے آپکے سالانہ جلسے کے موقع پر آپ کو مرزا صاحب کے "آخری فیصلہ" پر مناظرہ کا چیلنج دیا کرتا ہوں مگر آپکی طرف سے ہاں نہیں ہوتی۔ اب جو امرتسر میں آپکی جماعت نے جماعت اہل حدیث کے ساتھ منشی عبد اللہ مستری کے ساتھ دو روز مباحثہ منظور کیا۔ [illegible] ینگ مسلم ایسوسی ایشن نے مجھے ترغیب دی [illegible] "آخری فیصلہ" پر مناظرہ کا چیلنج [illegible] احمدیہ ایسوسی ایشن کے [illegible] مضمون پر حسب سابق [illegible] آپ [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۴ صفر المظفر ۱۳۵۶ھ

جماعتی نظام کی ضرورت

علماء و اعیان جماعت توجہ کریں

ابھی تھوڑا ہی زمانہ گزرا ہے کہ جماعت اہل حدیث ایسی منظم تھی کہ غیر دیکھ کر رشک کرتے تھے۔ زمانہ کے انقلاب سے بحکم قرآن شریف "احضرت الانفس الشح" اور بحکم حدیث شریف "اذا رائت الشح مطاع و اعجاب کل ذی رای برایہ (الحدیث)" جماعت اہل حدیث میں جماعتی نظام نہ رہا۔ ۱۹۰۶ء میں اخبار اہلحدیث میں جماعتی نظام کی تحریک کی گئی۔ اس وقت صوبہ بہار اور بنگال میں چند اہل دل حضرات زندہ تھے رحمہم اللہ۔ ان کے پاک انفاس کی برکت سے اہل حدیث کانفرنس کی شکل میں نظام نمودار ہوا۔ جس کی قبولیت باوجود مخالفت کے ہندوستان کے طول عرض میں پھیلی۔ ہر صوبے سے اسکو دعوتیں آئیں اور جلسے ہوئے۔ اب بھی اس کا وجود دہلی میں نظر آتا ہے مگر ضعف کی حالت میں۔ ایسا کیوں ہوا؟ یہ ایک دکھے دل کی داستان ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے زبانی محمود کا فقرہ یاد آتا ہے۔ آج کل بہر

اس امر کا تذکرہ ہو رہا ہے کہ جماعت اہل حدیث جو دیگر فرقوں کی نسبت تحفظ اسلام پر زیادہ قدم زن ہے اس کا نظام جماعتی بنایا جائے۔ میں (خاکسار) اور بھائی ابراہیم سلمہٗ ہمیشہ اس فکر میں رہتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک دفعہ دفتر اہلحدیث میں عند الملاقات مولوی عبد القادر صاحب وکیل قصوری کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ ہمارا تفرق حد کو پہنچ گیا ہے۔ اتصال پیدا کرنے کے لئے ہمیں گذشتہ واقعات کو بالکل بھول کر استغفار اور توبہ اور انابت الی اللہ کرنی چاہیئے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم سب مل کر روئیں اور خدا سے توفیق مانگیں۔ موصوف نے میری رائے کی تائید کی اور فرمایا کہ میں اپنے دوستوں اور بھائیوں سے مشورہ کرکے آپ کو بتادوں گا اس کے بعد وہ کانگریسی کاموں میں مشغول ہو گئے اور بات رفت گذشت ہو گئی۔

میں اپنی ناقص سمجھ کے مطابق اہل حدیث جماعت کو ہمیشہ مشورے دیتا رہا۔ تبلیغی کاموں

میں تبلیغ کے متعلق بلکہ تعلیم کے متعلق بھی ناظرین بھولے نہ ہوں گے کہ میں نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ اہل حدیث کے بڑے بڑے مدارس مثلاً مدرسہ رحمانیہ دہلی، لہریا سرائے دربھنگہ، عمرآباد مدراس وغیرہ ہر قسم کے نمائندے سالانہ اجلاس کرکے اپنے تعلیمی تجربوں سے نتائج اخذ کیا کریں باقی مدارس اُن کے ماتحت ہو کر ایک سلسلہ میں منسلک ہو جائیں۔ جس کا نتیجہ عنقریب ہی اہل حدیث یونیورسٹی کی شکل میں متشکل ہوتا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ اعیان اہل حدیث نے اس میں کیا خرابی دیکھی۔ غالباً مقولہ مشہورہ

"کل امر مرھون بوقتہ"

کے ماتحت اس کا وقت نہ آیا ہوگا۔

اس سے پہلے میں نے ایک مرتبہ مدرسہ رحمانیہ دہلی کے مہتمم صاحب کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ آپ اعلان فرما دیں کہ چھوٹے چھوٹے مدارس اہل حدیث جو ہمارے مدرسے کے اساتذہ سے امتحان دلوانا چاہیں وہ ہمیں اطلاع دیں سفر خرچ اُن کے ذمہ ہوگا اور مدرس صاحبان یہاں کے امتحان سے فارغ ہو کر بھیجے جائیں گے۔ یہ بڑے سلسلہ کی ابتدائی تجویز بھی کسی مصلحت سے منظور نہ کی گئی۔

میں یہ واقعات اس لئے عرض کرتا ہوں کہ بعض اطراف سے آواز آتی ہے کہ اخبار اہلحدیث باوجود ایک پرانا اخبار اور ذمہ دار ہونے کے سوائے مناظرانہ مضامین کے کسی قومی مفید امر میں رہنمائی نہیں کرتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ آواز واقعات کے خلاف ہے۔

باوجود اس کے ہم دونوں اس کام سے غافل نہیں ہے۔ اسی سوچ و بچار کا نتیجہ ہے کہ جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث زیر صدارت مولانا سیالکوٹی قائم ہوئی جس کا پہلا جلسہ امرتسر میں باوجود سخت گرم موسم کے بڑی شان و شوکت سے ہوا۔

جلسے سے پہلے ہی اخبار اہلحدیث میں ذکر کیا گیا تھا کہ آئندہ الیکشن اسمبلی کے لئے جماعت اہل حدیث کو بھی کچھ فکر کرنا چاہئے۔ چنانچہ میری تجویز اور جناب صدر کی تائید سے حاضرین مجلس نے ایک بورڈ کا بنانا منظور کیا۔ اور یہ کام کسی خاص مصلحت سے انجمن اہل حدیث لاہور کے سپرد کر دیا گیا۔ جس نے مختلف عناصر کو بلا کر اپنا کام بخوبی انجام دیا۔ الیکشن کا کام ختم ہونے کے بعد بھی میں بذات خود اس سے غافل نہ رہا۔ میں نے فوراً انجمن لاہور کو لکھا کہ زمانہ شناسی کے ماتحت اس بورڈ کو اہل حدیث لیگ پنجاب کی شکل میں متشکل کر دیجئے۔ سیکرٹری نے میری رائے کی تائید کی بلکہ اور بھی ایک دو حضرات موئدین کا ذکر کیا۔ مگر ابھی تک یہ تجویز عملی صورت میں نہیں آئی۔ انشا اللہ آجائیگی۔

میں نے یہ واقعات مختصراً اس لئے ذکر کئے ہیں کہ یہ ظاہر ہوجائے کہ یہ خاکسار باوجود عوارض مشاغل اور کثرت عیال کے جماعتی نظام سے بے فکر نہیں ہے۔ بھائی ابراہیم سلمہٗ میرے موئد ہیں۔ اس لئے اخبار اہلحدیث میں یہ نوٹ لکھا گیا تھا کہ جن لوگوں کو ہم پر اعتماد ہے وہ اپنے اعتماد کا اظہار کریں۔ چنانچہ بہت سے حضرات نے اس امر کا اظہار کیا۔ یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ اعیان اہل حدیث چونکہ علماء کرام ہیں اس لئے ان میں تفرقہ جو پیدا ہوتا ہے وہ مذہبی بنا پر ہوتا ہے۔ میں کسی کی نیت پر حملہ نہیں کرتا مگر میں کہتا ہوں کہ ہم نے جماعتی نظام کی بنا کو نہیں سمجھا۔ جماعتی نظام کا سبق خدا تعالیٰ نے انسان کے وجود میں خود دیا ہے۔ چار عناصر مختلفہ سے جو ایک دوسرے کی ضد بلکہ دشمن صریح ہیں انسان کو مرکب کیا۔ وہ اس ترکیب کی حالت میں بڑے بڑے کام کرتا ہے۔ لیکن جونہی ان عناصر میں شکر رنجی سی پیدا ہوئی تو وہی ہوتا ہے جو شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے ؎

چوں یکے زیں چہار شد غالب
جان شیریں برآید از قالب

سبق یہ دیا ہے کہ مختلف خیالات کے اعیان ایک مقصد کو سامنے رکھ کر مل کر کام کریں۔ ایک دفعہ اہل حدیث کے مختلف اعیان بٹالہ میں جمع ہوئے تھے۔ انہوں نے وہاں ایک معاہدہ کیا جو اس اصول پر مبنی تھا کہ باوجود اپنے اختلافات کے ہم مل کر دینی کام کریں گے۔ مگر افسوس کہ اس کا انجام بھی کچھ اچھا نہ ہوا۔ میں اسکی تفصیل میں جاکر اپنا اور ناظرین کا دل دکھانا نہیں چاہتا۔ ہاں اتنا کہتا ہوں کہ وہ معاہدہ بھی میری ہی کوشش سے ہوا تھا۔ باوجود ان ناکامیوں کے بحکم خداوندی لَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ہمیں ناامید نہیں ہونا چاہئے۔

ناظرین مندرجہ ذیل مضمون بغور پڑھیں اور اس کے متعلق اپنی آراء سے اطلاع دیں۔ اس مضمون کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ ابتدائی ہے جو ضرورت اجتماع کے متعلق ہے دوسرا حصہ اس کے طریق کار کا ہے۔ میں سمجھتا ہوں قابل مضمون نگار کو ابھی طریق کار میں جانے کی ضرورت نہ تھی بلکہ بحکم "ثبت العرش ثم انقش" محض اجتماع پر زور دینا چاہئے۔ بہرحال جو کچھ انہوں نے لکھا ہے وہ ناظرین کے سامنے ہے جو حقیقت میں درد دل کا اظہار ہے یہ بھی بتادوں کہ لکھنے والا ایک نوجوان انگریزی تعلیم کا ایم۔ اے ہے۔ عربی جانتا ہے۔ اس کو اہل حدیث کے درد کا حصہ باپ اور جد سے بطور وراثت کے ملا ہے۔ اس لئے ناظرین اس مضمون کو معمولی نہ سمجھیں اور اپنی پرزور آراء سے اطلاع دیں۔ ہاں میں تقسیم اور تخفیف کار کے لحاظ سے یہ بات ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ ہمیں ابتدا ہی سے آل انڈیا تحریک نہیں بنانی چاہئے بلکہ صوبے صوبے کی الگ الگ اور ہر صوبے کے اضلاع کی الگ۔ کوئی دن آئیگا کہ ایک ہی مرکز تمام ہندوستان کا بن جائیگا۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز (مدیر)

" ایک مدت سے جماعت اہل حدیث کے نظام کے متعلق درد دل رکھنے والے احباب کے قیمتی خیالات کا مطالعہ کرتا رہا۔ اور ہمیشہ خوشگوار اور حوصلہ افزا نتائج کی توقع رکھی۔ "اہلحدیث" مورخہ ۱۲ کا افتتاحی مقالہ پڑھا تو پرامید ہوگیا کہ ہمارے بزرگ کثرت مشاغل اور کبرسن کے باوجود ایسے وقت میں جبکہ انہیں آرام کرنا چاہئے۔ آمادہ کار نظر آتے ہیں۔ ان پاکیزہ اور ہمت افزا خیالات کو پڑھ کر نوجوانوں کے دلوں میں نئی امنگیں پیدا ہوگئی ہیں۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جماعتی نظام کے سلسلے میں بہت سی غیر مکمل اور ناکام کوششیں کی گئیں۔ جس کا نتیجہ یہ ضرور ہوا کہ جماعت کے افراد میں جماعتی نظام کے لئے ایک روح پیدا ہوچکی ہے اور جماعتی زندگی کے لئے ایک ناقابل فنا جذبہ ہر شخص کے دل میں موجزن ہے۔ جماعتی نظام کی خوبیوں اور انفرادیت کی برائیوں نے ہر آدمی کے سینے میں بے پناہ تڑپ پیدا کر دی ہے۔

اب ہماری ضروریات کا اقتضا یہ ہے کہ ہم جماعت کی موت پر مرثیہ لکھنے اور بے حسی و بے عملی پر نوحہ خوانی کرنے کی بجائے مفید امور کی جانب توجہ کریں۔ یعنی جماعت کے سامنے ٹھوس لائحہ عمل رکھیں اور مفید تجاویز سے جماعت کی رہنمائی کریں۔

ہاں! یہ بھی ضروری نہیں کہ پہلی ناکامیاں یا غیر تسلی بخش نتائج ہماری ہمتوں کو پست کر دیں۔ یا پھر سے ایک مرتبہ اور عملی جدوجہد سے مانع ہوسکیں یہ بالکل ممکن ہے کہ ہماری ایک مرتبہ کی تگ و دو بار آور نہیں ہوسکی تو دوسری یا تیسری کوشش ضرور کامیابی۔ شاندار کامیابی کا منہ دیکھے۔ بلکہ یوں سمجھئے کہ کامرانی اور فتحمندی ہماری کوششوں کے پاؤں چومے۔

نظام کی تشکیل اس وقت صوبہ پنجاب میں

تین متعدد جماعتیں ہمارے سامنے ہیں:-
(۱) صدر انجمن اہل حدیث صوبہ پنجاب سرحد وکشمیر۔
(۲) جمعیتہ تنظیم اہل حدیث پنجاب۔
(۳) جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔

اول الذکر انجمن جو سب سے قدیم، مفید اور ٹھوس کام کرنے والی انجمن تھی۔ چند در چند وجوہات کی بنا پر بالکل خاموش بلکہ گوشہ گمنامی میں پڑی ہوئی ہے۔ باقی دونوں جمعیتیں کچھ نہ کچھ کام کر رہی ہیں۔ مگر جماعتی نظام کی شرائط اور جماعتی ضروریات کو پورا کرنے سے بہت حد تک قاصر ہیں۔

چونکہ ہماری جماعت مدتوں سے امیر سے محروم رہی۔ اس لئے لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ اب نہ تو جماعت میں جذبۂ اطاعت امیر موجود ہے اور نہ اس وقت جماعت آسانی کے ساتھ کوئی قابل، لائق اور اہل امیر منتخب کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ علماء کرام کی باہمی رقابتیں اکابر کی ذاتی اغراض ومقاصد اور ذاتی وجاہت و تفوق اس بات کا مقتضی ہے کہ فی الحال جماعت سے ایسے طریق پر کام لیا جائے کہ ایک تو جماعت بے نظمی کی وجہ سے تباہی وبربادی سے بچ جائے، اس کی قوتیں مفید کاموں میں صرف ہونے لگیں اور زندگی محفوظ ومصئون ہو جائے۔ دوسرے بیکاری اور تعطل کی چادر کو اتار پھینکے اور مردانہ وار میدان عمل میں اتر کر کارکن جماعتوں کی طرح ٹھوس کام کرے۔

اب بے نظمی اور فوضویت کی وجہ سے یہ حالت ہو رہی ہے کہ روز بروز حساس افراد دوسری کارکن جماعتوں میں جذب ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ یا مایوسی و قنوط کے عالم میں خود جماعتی زندگی نہیں بلکہ جماعت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دینے پر تلے ہوئے نظر آتے ہیں تعلیم یافتہ افراد جماعت جن کے نزدیک جماعتی زندگی نعمت کبرے ہے اور جس کا فقدان ذلت و رسوائی کی زندہ مثال ... نا امید ہو کر جماعتی زندگی کے جذبے کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دیتے ہیں۔ اور پھر کچھ عرصہ کے بعد جماعت سے اس حد تک نفور ہو جاتے ہیں کہ اہل حدیث کے نام تک سے انہیں گھن آنے لگتی ہے۔

موجودہ حالات میں امارت کا تخیل ہی اس امر کی دلیل ہے کہ اس خیال کا پالنے والا اور محرک جماعت کے رجحانات اور جذبات سے ابھی تک واقف نہیں ہوا۔ مقصود اور مطمح نظر بے شک امیر کا تقرر ہونا چاہئے۔ مگر اس کام کے لئے ضرورت ہے کہ پہلے طبائع کو تیار کیا جائے اور اس وقفے میں مفید کام بھی لیا جا سکے یہ چیز شرمناک حد تک رنجدہ ہے کہ ہم امیر تو مقرر کر لیں اور پھر اس کے احکام کو قابل اعتنا نہ سمجھیں یا یہ کہ امیر کو محض ایک آلہ کار اور کٹ پتلی کی حیثیت سے زیادہ اہمیت نہ دی جائے۔ جماعت کو اس چیز کے لئے تیار کیا جائے کہ پہلے تو اس میں اصابت رائے پیدا ہو۔ دوسرے اس میں جذبۂ اطاعت۔ جب تک یہ دو چیزیں طبیعتوں میں راسخ نہ ہو جائیں اس وقت تک امارت محض ایک کھیل اور تماشا سے زیادہ حیثیت حاصل نہیں کر سکتی۔

جماعتی نظام کی راہ میں جو مشکلات حائل ہیں ان کے حل کا صرف یہی طریق ہو سکتا ہے کہ انجمنوں کے طریق پر پھر سے جماعتی نظام کا بیڑا اٹھایا جائے۔

(۱) ہر صوبے میں ایک صوبجاتی انجمن ہو جس کا مرکز صوبے کا صدر مقام ہو۔ (۲) انتخاب عہدیداران زندگی بھر کے لئے ایک ہی مرتبہ نہ ہو جائے۔ بلکہ سال یا دو سال بعد ہوتا رہے تاکہ نا اہل لوگوں کو علیحدہ کیا جا سکے اور موزوں کارکنوں کو خدمت کا موقع مل سکے۔ یا بعض حالات میں ایک لائق کارکن کچھ دیر کے بعد وجوہات معلومہ کی بنا پر اپنے قومی فرائض میں تغافل برتنے لگتا ہے۔ جس کی وجہ سے جماعتوں کی زندگی معرض خطر میں پڑ جاتی ہے۔ (۳) ہر صوبے میں دفتری نظام ہو۔ یعنی جماعت کی زندگی چند افراد پر منحصر نہ رہے۔ بلکہ خود بخود نظام کے ماتحت چلے اور کسی فرد کی عدم موجودگی یا عدم توجہ باعث رکاوٹ نہ بن سکے۔ (۴) مرکزی دفتر کی ہدایات کے ماتحت ہر جگہ انجمنیں بنا کر کام کیا جائے۔

یہ چیز ملحوظ خاطر رکھنی چاہئے کہ بزرگ نوجوانوں کو ساتھ رکھیں۔ باہمی اعتماد و احترام اور وثوق و اعتبار نہایت ضروری امور ہیں۔

اس ضمن میں سابقہ کوششوں سے خاطر خواہ نتائج اور حصول مقاصد میں ناکامی کے اسباب وعلل بھی کارکنان کے پیش نظر رہنے چاہئیں۔ تاکہ اس قسم کے اقدامات اور غلطیوں کا اعادہ نہ ہونے پائے جو پہلی کوششوں کی ناکامی کا باعث ہوئیں۔

یہ تمام صوبجاتی انجمنیں اہل حدیث کانفرنس دہلی سے ملحق ہوں۔ آل انڈیا کانفرنس میں بھی باقاعدگی، نظم ونسق اور دفتری نظام کی ضرورت ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ کانفرنس کو زیادہ صاحب دل ودماغ لوگوں کی ضرورت ہے۔ مجلس منتظمہ اور مجلس عاملہ میں بہترین اشخاص کی نمائندگی ہونی چاہئے۔

اس سلسلے میں یہ بھی بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے نظام کے لئے پنجاب میں دقت محسوس ہوگی۔ لیکن اگر ہمارے اکابر اور علماء ایثار اور قربانی سے کام لیں۔ انفرادیت کو جماعت پر ترجیح نہ دیں۔ جماعتی ضروریات اور نزاکت وقت کا احساس ہو تو پھر تمام مشکلات بہت جلد حل ہو سکتی ہیں۔ جب مقصد ایک ہے یعنی جماعتی نظام۔ تو پھر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ کیوں حصول مقصد میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ کیا جائے۔ بہتر صورت یہ ہے کہ صدر انجمن اہل حدیث صوبہ پنجاب، سرحد و کشمیر کو از سر نو زندہ کیا جائے اور باقی دونوں جماعتیں روائتی قربانی اور ایثار کا ثبوت دیں۔ نظام جماعت کی خاطر تمام رنجشوں اور کدورتوں کو دلوں سے نکال کر ایک مرکز پر جمع ہو جائیں تاکہ حصول مقصد میں جلدی اور بآسانی کامیابی ہو سکے۔ صوبہ سرحد اور کشمیر کو اس لئے ساتھ رکھنا پڑتا ہے کہ یہ علاقے جماعتی تگ ودو کے اعتبار سے بہت بہت پیچھے ہیں۔ اور پنجاب کی اعانت اور تعاون بلکہ

(۴۴۵)

باہمی اتحاد کے بغیر ان کی تبلیغی کوششیں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔

میری رائے یہ ہے کہ اس چیز کو بہت جلد کرنا چاہئے تاکہ ہمیں بہت سے بزرگوں کی مفید آراء سے فائدہ اٹھانے کا موقع مل سکے۔ اور اس وقت لاہور میں حسن اتفاق سے بہترین کارکن نوجوانوں کی ایک عمدہ جماعت موجود ہے۔ اور مجھے تو یقین ہے کہ بزرگوں کی راہنمائی اور صوبے کے نوجوانوں کا تعاون ہماری کامیابی کا بہترین کفیل ہے۔ لاہور کی انجمن اگرچہ مقامی حیثیت سے کام کر رہی ہے مگر حسن کارگزاری باہمی تعاون اور خلوص کی وجہ سے کارکن جماعتوں کی صف اول میں ہے۔ سارے ہندوستان بلکہ بیرون ہند میں بھی اپنا لٹریچر اور تبلیغی رسائل و پمفلٹ بھیجتی ہے اور آج تک بیسیوں ضخیم رسائل لاکھوں کی تعداد میں مفت تقسیم کر چکی ہے۔ جماعت کو چاہئے کہ ایسے مخلص اور کارکن نوجوانوں کی خدمات سے فائدہ اٹھائے۔

ہماری ضروریات آج ہماری ضروریات بہت بڑھ گئی ہیں۔ آج کے حالات بیس سال پہلے کے حالات سے بہت مختلف ہیں۔ ہمیں ضرورت ہے کہ (۱) صوبہ بھر کے دینی مدارس کا نظام مرکزی ہدایات کے ماتحت ہو۔ مرکز کو معلوم ہو کہ صوبہ بھر میں کتنے مدارس ہیں ان کا معیار کیا ہے۔ کتنے اساتذہ کام کر رہے ہیں۔ کتنے طلبا پڑھتے ہیں۔ پھر اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ نصاب تعلیم پر چند اہل فن بیٹھ کر غور کریں اور ترمیم و اضافہ کے بعد نصاب تعلیم کو مفید اور کارآمد بنائیں۔ (۲) ہماری جماعت میں صحاح ستہ پڑھے ہوئے اصحاب بکثرت ملتے ہیں مگر ان کا وجود جماعت کے لئے چنداں مفید ثابت نہیں ہو رہا ہے۔ ان حضرات کے وجود کو مفید اور کارآمد بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ایک "تبلیغی ٹریننگ کلاس" ہو جہاں یہ لوگ آکر تحریر و تقریر اور فن مناظرہ میں مہارت پیدا کریں۔ چھ ماہ یا ایک برس کا نصاب ہو۔ طریق تبلیغ بحیثیت فن کے سکھایا جائے۔ ان طلبہ کو بتلایا جائے کہ اچھوتوں میں کس طرح تبلیغ کی جائے، عیسائی کیونکر متاثر ہو سکتے ہیں، ہندوؤں کے ہاں اسلام کس طرح مقبول ہو سکتا ہے۔ شرک و بدعت کے حلقوں میں کن امور کو پیش نظر رکھنا چاہئے وغیرہ۔ یہاں تفصیلات کی ضرورت نہیں صرف اشارات کافی ہیں۔ مقصد تو یہ ہے کہ اس معطل شدہ اور بیکار گروہ کو جماعت کے لئے کارآمد اور مفید بنایا جائے

(۳) صوبہ بھر میں ایک مرکزی دینی مدرسہ ہو۔ یہ ضروری نہیں کہ نئے مدرسہ کی بنیاد رکھی جائے۔ موجودہ مدارس میں سے کسی ایک کو مرکزیت کیلئے منتخب کیا جا سکتا ہے۔ صرف نصاب تعلیم میں اہم تبدیلیاں کرنی پڑیں گی۔ مثلاً عربی نثر کے لئے بہترین کتابوں کا انتخاب، اردو میں حساب، جغرافیہ، تاریخ و موجودہ فلسفہ اور انگریزی کا اضافہ۔ یعنی اس مدرسہ کا فارغ التحصیل طالب علم ایک طرف تو موجودہ علوم سے پوری طرح آگاہ ہو اور کالجوں کے طلبہ کی طرح انگریزی لکھ سکے اور بول سکے۔ دوسری جانب اسلامی علوم کا صحیح معنوں میں حامل ہو۔ یوں سمجھئے کہ طالب علم انگریزی، عربی اور اردو پر پوری قدرت رکھتا ہو۔

(۴) زنانہ مدارس کا رواج ڈال دیا جائے۔ جہاں مدرسۃ البنات جالندھر کی طرز پر تعلیم دلائی جائے۔

(۵) دار الکتب کا قیام۔ جہاں بہترین تبلیغی اور دینی کتابوں کا ذخیرہ فراہم کیا جائے تاکہ علماء و طلبا ہر فن پر بہترین کتابیں مطالعہ کر سکیں۔

(۶) مرکز میں دار الاقامہ کی بنیاد رکھی جائے۔ جہاں مختلف کالجوں میں پڑھنے والے طلبہ رہ کر دینی اور اسلامی زندگی بسر کرنے کے عادی بن سکیں۔

(۷) ہائی سکول کا قیام۔ اس سکول میں دینی تعلیم لازمی قرار دی جائے۔

(۸) جماعتی خیالات کی ترجمانی اور نشر و اشاعت کے لئے اردو اور انگریزی میں اخبارات کا اجراء۔

(۹) بیت المال کا قیام۔

اس کے علاوہ اچھوتوں میں منظم تبلیغ۔ بدعت و شرک کا انسداد، احیائے سنت۔ عیسائیت کا حدیث پر شدید ترین حملہ ایسی چیزیں ہیں جن کے لئے جماعت کو بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔

آج فضا سازگار ہے۔ تعلیم یافتہ طبقہ اہل حدیث عقائد کی جانب بہت زیادہ مائل ہے۔ ضرورت صرف کام کی ہے۔ آئیے ایک مرکز پر جمع ہو کر کام شروع کر دیں۔ پھر دیکھئے کہ جماعتی نظام کس طرح کامیاب ہوتا ہے۔

تنبیہ اب زمانہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ آؤ! میدان عمل میں نکل کر کام کرو۔ یاد رکھو! اگر آپ نے نزاکت وقت کا احساس نہ کیا اور اسی طرح خواب غفلت میں پڑے رہے تو پھر ہمارے اعاظم و اکابر جو عمر کی بہت سی منزلیں طے کر چکے ہیں ایک ایک کر کے بہت جلد ہم سے جدا ہو جائیں گے۔ اور جماعت کا یہ عالم ہوگا کہ رفع الیدین اور آمین ایسی سنتیں ادا کرنے والے تو کجا، پھر نمازیں پڑھنے والے بھی نظر نہ آئیں گے۔ اب کام کرنے کا وقت ہے۔ دوسری جماعتیں بہت آگے نکل چکی ہیں۔ اور جو کام ہمارے اولیں فرائض میں داخل تھے آج دوسری جماعتیں بڑی تیز رفتاری کے ساتھ کر رہی ہیں۔ آؤ! ایک مرکز پر جمع ہو کر کام شروع کر دیں۔ اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔ صرف کام اور عمل کی ہے۔ اب بھی اگر جماعت نے سستی اور تغافل سے کام لیا تو پھر یقین جانئے کہ ہمارا سنبھلنا ذرا مشکل ہو جائیگا۔

عبد القیوم ایم۔ اے۔ اسسٹنٹ سکرٹری
انجمن اہل حدیث لاہور۔ ۲۲ مارچ ۱۹۳۷ء

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی کی شجاعت

اخبار الفضل چونکہ قادیانی جماعت کا آرگن ہے اس لئے اس کا فرض منصبی ہے کہ وہ مرزا صاحب اور اُن کے جانشینوں کو ہر طرح بلند مرتبے پر دکھائے تاکہ "مریداں ہمے پرانند" کا مقولہ اپنا جلوہ دکھائے الفضل مؤرخہ ۴۔ اپریل میں مرزا صاحب کی بہادری و شجاعت کا جو تذکرہ کیا گیا ہے وہ ایسا ہے کہ اگر خود مرزا صاحب بھی زندہ ہوتے تو شرماتے ہوئے کہتے "من آنم کہ من دانم"

چنانچہ لکھا ہے کہ مرزا صاحب حوصلہ و شجاعت اور صبر و استقلال میں بہت بلند پایہ رکھتے تھے حتےٰ کہ انبیاء علیہم السلام کے مرتبے پر پہنچے ہوئے تھے۔

ہمارے خیال میں اس دعوے کا ماخذ مرزا صاحب کا وہ قول ہے جو آپ نے ازالہ اوہام میں لکھا ہے کہ میرا دادا گل محمد دو ہزار آدمیوں کا مقابلہ کیا کرتا تھا مگر انہوں نے اپنی نسبت ایسا دعوےٰ کبھی نہیں کیا۔ الفضل نے اس دعوے کا کوئی ثبوت نہیں دیا۔ صرف اتنا ہی کہا کہ مرزا صاحب باوجود ہر طرح کی مخالفت کے صحیح و سلامت رہے۔ علم مناظرہ کے قاعدے سے اس میں تقریب تام نہیں۔ کیونکہ کسی شخص کا دشمنوں کے گزند سے سلامت رہنا اس کی ہمت و جرأت پر دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ اسکی حفاظتی تدابیر کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔

مرزا صاحب کی شجاعت کے خلاف کئی اہم واقعات ہمارے پیش نظر ہیں۔ جن میں سے چند واقعات یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔

پہلا واقعہ دعوےٰ مسیحیت کے ابتدائی زمانے میں مرزا صاحب ۶۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو بغرض تبلیغ دہلی تشریف لے گئے۔ وہاں جا کر اُس زمانے کے سرکردہ عالم بلکہ استاد الاساتذہ حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب (قدس اللہ سرہٗ) کو آپ نے اپنے ساتھ مناظرہ کرنے کی دعوت دی۔ وہاں کیا دیر تھی دہلی کی جامع مسجد میں کھلے مناظرے کا اعلان کر دیا گیا۔ پولیس کی حفاظت اور معززین شہر کی شرکت غرضیکہ سب انتظامات مکمل کر دیئے گئے۔ مگر مرزا صاحب مارے خوف کے باہر نہ نکلے بلکہ برخلاف شرائط آپ نے اصرار کیا کہ مناظرہ میرے ڈیرے پر تحریری ہو۔ جس میں علاوہ مناظر کے صرف دس معزز اشخاص شریک ہوں۔ اس سے زیادہ نہ ہوں۔ ان سب شرطوں کو تسلیم کر لینے کے باوجود آپ مناظرہ کو ناتمام چھوڑ کر قادیان میں پہنچ گئے۔

دوسرا واقعہ ۱۹۰۰ء میں بمقام لاہور پیر مہر علی شاہ سجادہ نشین گولڑہ کے ساتھ مقابلہ تفسیر نویسی کے متعلق ہے۔ جس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ حسب دعوت مرزا صاحب، پیر مہر علی شاہ آپ کے ساتھ تفسیر نویسی میں مقابلہ کرنے کے لئے لاہور پہنچ گئے۔ مگر مرزا صاحب تشریف نہ لائے۔ چنانچہ آپ نے اس کی وجہ یہ بتائی کہ پیر صاحب اپنے ہمراہ سرحدی پٹھان لائے ہیں۔ حالانکہ اس سے پہلے آپ اپنا الہام وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ شائع کر چکے تھے۔

تیسرا واقعہ ایک دفعہ امرتسر میں جب آپ کی تقریر کے دوران میں کچھ شورش ہو گئی۔ تو آپ فوراً بحفاظت پولیس امرتسر چھوڑ کر سیدھے قادیان چلے گئے۔ اس واقعہ کا ذکر مرزا صاحب نے "حقیقت الوحی" میں بڑی شکایت کے ساتھ کیا ہوا ہے۔

مختصر یہ ہے کہ ہم نے مرزا صاحب کو حفاظتی تدابیر کی وجہ سے محفوظ پایا۔ مگر جری اور بہادر نہیں پایا آپ کی بہادری کا وہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے جب میں حسب دعوت مرزا صاحب بتاریخ ۱۲ جنوری ۱۹۰۳ء اُن کے مرکز قادیان میں پہنچا اور ان کی اپنی دعوت کے مطابق اُن کو مباحثے کے لئے بلایا تو آپ باوجود اپنے مرکز میں موجود ہونے کے گھر سے باہر بھی نہ نکلے۔ بلکہ میرے حق میں بڑی سختی اور گالی گلوچ کے ساتھ عتاب کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ

"نکل جا تو لعنتی ہے اور لعنت لیکر جائیگا
تیری نیت بد ہے۔"

یہ تحریر بدستخط مرزا صاحب، آج تک میرے پاس محفوظ ہے۔ ممکن ہے کہ کسی مذہبی نمائش میں پیش بھی کر دی جائے۔

ہاں یاد آیا کہ آپ کی بہادری اور توکل علے اللہ کی مثال میں وہ واقعہ بھی پیش کیا جا سکتا ہے کہ جب قادیان میں طاعون پڑا تو مرزا صاحب نے اپنے مکان کی بالائی چھت پر رہائش کے لئے سائبان لگا لیا۔ باوجودیکہ موسم گرم تھا۔ اس زمانے میں اگر کوئی شخص آپ کی ملاقات کے لئے کسی بیرونی مقام سے آتا تو پہلے آپ اس کا پتہ و نشان پوچھ لیتے۔ مقامات طاعون زدہ کی فہرست آپ کے پاس رہتی۔ اس فہرست کو دیکھتے۔ اگر وہ ملاقات کا خواہش مند ان مقامات میں سے کسی ایک مقام کا باشندہ ہوتا تو اس کے ساتھ ملاقات کرنے سے انکار کر دیتے۔

یہ ہیں اُس مقدس ہستی کے بروز کے مدعی جنہوں نے جذامی (کوڑھی) کے ساتھ کھانے سے بھی پرہیز نہیں کیا چنانچہ آپ نے فرمایا کل ثقۃ باللہ۔

صدر مجلس احرار اور صدر مجلس ہند جماعت احمدیہ لاہور

پیغام صلح لاہور ۱۹۔ مارچ ۱۹۳۷ء میں ایک مراسلہ کسی عبد الحق نامی لاہوری مرزائی نے شائع کرایا تھا جس میں ذکر تھا کہ دہلی میں مولوی حبیب الرحمٰن صدر مجلس احرار اسلام اور مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری امرتسری اھ

عبدالحق مذکور کے مابین تبادلہ خیالات ہوا تھا۔ ہم نے یہ مضمون پڑھ کر مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کو اصل حقیقت پر روشنی ڈالنے کے لئے خط لکھا۔ تو آپ نے جواب میں اپنا بیان (جو الجمعیۃ دہلی مورخہ ۲۴۔ مارچ ۱۹۳۷ء میں بھی شائع ہوچکا ہے) ارسال کیا۔ جو من وعن درج ذیل ہے:۔

"دہلی ۲۱۔ مارچ۔ کل اتفاق سے میں نے لاہوری مرزائی جماعت کا اخبار پیغام صلح دیکھا۔ اس کے صفحہ سات کالم تین پر شیخ عبدالحق سیکرٹری انجمن اشاعت اسلام دہلی (لاہوری مرزائی) کا ایک مراسلہ شائع ہوا ہے۔ جس میں اس نے میرے اور مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے متعلق ایسی باتیں منسوب کی ہیں جو سراسر کذب اور جھوٹ پر مبنی ہیں۔ اس مراسلہ کو پڑھ کر مجھے یقین ہوگیا ہے کہ اس نے جھوٹ بولنے اور غلط باتوں کو ہم سے منسوب کرنے میں کذب و افترا کی ان تمام روایات کو ملحوظ رکھا جو مرزا غلام احمد سے بہ تمام وکمال وابستہ رہی ہیں، اور یہ واقعی اس کا سچا مرید ہے۔ یہ شخص انجمن سیف الاسلام دہلی کے دفتر میں میرے اور شاہ صاحب کے پاس آیا۔ اور کہا کہ آپ قادیانی جماعت کے خلاف جو کچھ کر رہے ہیں یہ ہماری دعا کا نتیجہ ہے۔ ہم خوش ہیں کہ جماعت آپکے ہاتھوں تباہ ہوجائے۔ قادیانیوں کے خلاف تو آپ جو چاہیں کریں لیکن ہمارے پیچھے آپ کیوں پڑے ہیں، جس کے جواب میں ہم نے یہ کہا کہ ہم آپ کی یہ بات سُن کر خوش نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ جب تک آپ مرزا غلام احمد کو نہیں چھوڑتے اور اسکو دعوئے نبوت کی وجہ سے خارج از اسلام نہیں سمجھتے۔ اس وقت تک ہم آپ میں اور قادیانیوں میں کوئی فرق نہیں سمجھتے۔ باقی جو کچھ اس نے لکھا ہے وہ فریب اور دجل پر مبنی ہے۔ یہ نتیجہ ہے ہمارے حسن اخلاق کا کہ اسے اپنے پاس آنے دیا اور اس کی باتیں سنیں اور اگر ہم اس بدبخت کے ساتھ اچھی طرح پیش نہ آتے تو یہ کہتا کہ یہ لوگ بد اخلاق ہیں۔ میں عبدالحق کی اس تحریر کے بعد محسوس کرتا ہوں کہ مرزائی اپنی شکست پذیر اخلاقی حالت اور روایتی گمراہی کی وجہ سے کسی ذمہ دار شخص کی طرف سے حسن اخلاق کے کسی مظاہرہ کے مستحق نہیں ہیں۔ حبیب الرحمٰن لودیانوی صدر مجلس احرار ہند" (الجمعیۃ ۲۴ مارچ صفحہ ۲ کالم ۳)

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبدالصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے جملہ احکام مثلاً نماز روزہ حج زکوٰۃ نکاح طلاق جنگ وصلح وغیرہ پر عمل کر کے امت کو دکھلا دیا۔ یہ آپ کا اسوہ حسنہ تعامل متوارث کے ساتھ شروع سے آج تک نسلاً بعد نسلٍ امت میں محفوظ ومتواتر چلا آتا ہے اور بلاشک یقینی اور دینی ہے۔" (اہلحدیث ۱۰ محرم)

تائید سے

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

الحمد للہ بہت خوب! ناظرین کرام حقانیت وصداقت وہ زبردست اور مستحکم شے ہے کہ مخالف سے مخالف بھی کسی طرح اس کا انکار نہیں کرسکتا۔ چنانچہ مولوی اسلم صاحب نے بھی جو حدیث کی تردید کرتے آرہے ہیں یہاں آکر حدیث کی حجیت اور دلیل شرعی ہونے کو تسلیم کرلیا۔ جناب من! جس طرح آنحضرت صلعم کا اسوہ مبارکہ تعامل متوارث کے ساتھ آجتک محفوظ (بقول آپ کے) اور متواتر چلا آتا ہے۔ اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ محفوظ وموثوق طریقہ سے آنحضور صلعم کی جملہ احادیث متواتر اور محفوظ چلی آتی ہیں اور جن بزرگوں سے آپ کا تعامل امت میں پہنچا۔ انہیں بزرگوں کے مبارک ہاتھوں آنحضرت صلعم کی حدیثیں بھی ہم اور آپ تک نسلاً بعد نسلٍ شروع سے محفوظ چلی آتی ہیں۔ اور یہ بلاشک یقینی اور دینی ہیں ان سے اعراض اور انکار کی کوئی وجہ نہیں۔ جس طرح تعامل متوارث آپ کے نزدیک یقینی ہے۔ اسی طرح ان کے یقینی ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

یہ بات ظاہر ہے کہ قرآن کریم کے تمام احکام صرف عملی ہی نہیں ہیں کہ اُن پر عمل کرکے دکھا دینا کافی ہوجائے اور زبان سے کچھ بتانے اور سمجھانے کی ضرورت نہ ہو۔ بلکہ بہت سے احکام محض زبان سے بتانے کے ہیں۔ مثلاً تقسیم میراث اور نکاح وطلاق اور احکام حیض وعدت اور اصول تجارت ومعاملات اور نماز وحج وزکوٰۃ وحقوق والدین وغیرہ بے شمار مسائل و احکام کہ ان پر صرف عمل کرکے دکھا دینا کافی نہیں ہے بلکہ زبانی ہدایت وارشاد بالقول کی ضرورت ہے اگر ایسا نہ ہو تو قرآن مجید ایک معمہ اور موجب حیرانی واضطراب ثابت ہوگا۔ اور یہی احکام جن کو آپ نے عمل کرکے دکھایا اور زبان فیض ترجمان سے بتایا اور سمجھایا روایات کے ذریعہ سے اسناد متصل کے ساتھ محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں جمع کرکے ہم تک پہنچایا تو یہ روایتیں اور حدیثیں اس مذکورہ تعامل متوارث سے ہزار گنا بڑھ کر معتبر ومستند ہیں۔ کیونکہ روایات میں تو کوئی تغیر وتبدل نہیں پیدا ہوا بخلاف تعامل کے کہ اس کا اصلی وجود اور حقیقی صورت وہیئت کا ملنا آج بلا مدد روایات کے غیر ممکن ومحال ہے۔ کیا آج یہ رسمی مولود وتیجہ

اور چہلم وغیرہ بدعات وخرافات کرنے والے اور یہ تعزیہ پرست اور قبر پرست لوگ اپنے ان لغویات اور شرکیات کے ثبوت میں تعامل و تقلید آبائی کو پیش نہیں کرتے تو ان کا تعامل حجت و مستند و دینی اور یقینی تسلیم کرنے کے لئے مولوی اسلم صاحب تیار ہیں؟ ایسا تعامل ہرگز قابل التفات نہیں ہے۔ پس مولوی اسلم صاحب کا یہ دعوے کہ "جملہ احکام پر عمل کر کے امت کو دکھلا دیا"۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے کوئی قولی اور زبانی تعلیم نہیں چھوڑی یہ بات محض دروغ بے فروغ اور قطعاً غلط و باطل ہے۔ مولوی اسلم صاحب نے حدیثوں کو چھوڑ کر آنحضرت صلعم کے اسوہ حسنہ کو متواتر و محفوظ تسلیم کیا۔ جو درحقیقت اقرار حدیث سے بھی بڑھ کر مصیبت ہے۔ اس لئے کہ صحیح احادیث میں تو اختلاف اور تعارض اولاً پایا ہی نہیں جاتا اور اگر کہیں کسی حدیث میں اختلاف معلوم بھی ہوا تو اس کی تطبیق و توفیق ہو سکتی ہے۔ جس سے اختلاف رفع ہو جاتا ہے لیکن تعامل متوارث سے تو اسوہ حسنہ کا صحیح طور پر پتہ لگنا ہی دشوار بلکہ محال ہے۔ اگر میرا یہ دعوے یقینی نہیں ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ

(الف) یہ کیونکر یقین کیا جائے کہ مثلاً فی زمانا جس طریقہ سے اکثر لوگ نماز پڑھتے ہیں یہ وہی طریقہ ہے جو رسول اللہ صلعم کا تعلیم کردہ اور جو آپ نے پڑھ کر دکھایا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ زمانہ موجودہ کے لوگوں نے آپ کو نماز پڑھتے دیکھا نہیں ہے تو اس تعامل متوارث پر وہی سوالات اور اعتراضات وارد ہوتے ہیں جو کہ آپ حدیث نبوی پر وارد کرتے ہیں۔ فما هو جوابكم فهو جوابنا۔

(ب) اگر تعامل متوارث کافی تھا تو یہ اس قدر اختلاف کیوں پیدا ہو گئے۔ شیعوں کی نماز کا طریقہ جدا، حنفی کا جدا، شافعی کا الگ، مالکی کا مختلف۔ الی غیر ذالک اسی بہت سے مسائل میں اختلاف موجود ہے۔ گو معمولی ہی سہی لیکن بالجملہ اختلاف تو ہے اس اختلاف کا باعث کیا ہے اور ان میں حق و صحیح کونسا ہے۔ مع دلیل بیان کریں۔

اس سے صاف طور پر ثابت ہوا کہ محض عملی تعلیم کافی نہیں ہے۔

(ج) جو احکام مثلاً تعامل متواتر سے ثابت ہوں اگر ان کو بذریعہ تحریر و املا بھی قلم بند اور محفوظ کیا جائے تو کیا یہ شرعاً یا عقلاً ممنوع یا قابل مذمت و سرزنش ہے یقیناً نہیں ہے تو احادیث کے ضبط اور حفظ و تحفظ کو کیوں ناروا اور غیر معتبر کہا جاتا ہے۔

(د) جو اسوہ حسنہ آپ کا تعامل متوارث سے محفوظ اور متواتر چلا آتا ہے اس میں اور جو احکام اور آپ سے حدیثوں میں منقول و مروی ہیں۔ کیا ان دونوں میں مباینت و منافات ہے کہ جس کے باعث آپ اس کو مانتے ہیں اور اس کا انکار کرتے ہیں۔ اگر ان دونوں میں منافات ہے تو اس کا ثبوت آپ کے ذمہ ہے۔ اور اگر نہیں ہے تو ایک کے صحیح اور یقینی و لائق تسلیم ہونے اور دوسرے کے غلط اور ناقابل قبول ہونے کی کیا وجہ ہے۔ ہر دو کی وجہ تفریق کا ثبوت مع دلیل آپ کے ذمہ ہے۔ ان سوالات کے جواب معقول اور تشفی بخش مولوی صاحب سے مطلوب ہیں۔ مولوی صاحب پر لازم و فرض ہے کہ جواب سے مشکور فرمائیں گے۔ دیدہ باید۔

تنقید | لیکن اس کے لئے نہ ہم کسی روایت کے محتاج ہیں نہ کسی کتاب کے۔ کیونکہ روایتیں ظن سے آگے نہیں بڑھتیں اور امت میں اختلاف کا موجب ہوتی ہیں۔"

(اہلحدیث ۱۰ محرم ۵۶ھ)

تائید | لیکن مولوی صاحب کا یہ جملہ کہ "لیکن اس کے لئے نہ ہم کسی روایت کے محتاج ہیں نہ کسی کتاب کے" ایک زبردست دعوے ہے جو دلیل قوی اور ثبوت محکم کا محتاج ہے مگر مولوی صاحب نے اس دعوے پر کوئی دلیل نہیں تحریر فرمائی۔ اور کتب حدیث پر و نیز روایات حدیثیہ پر ایک جرح مبہم ظنی بیان کرتے ہوئے آگے نکل گئے۔ روایات کا (بقول ان کے) ظنی ہونا حدیث و کتاب کے عدم احتیاج کی دلیل ہرگز نہیں ہو سکتا۔ پس مولوی صاحب پر فرض ہے کہ اس کی قوی دلیل بیان کریں۔ اچھا بالفرض اگر آنحضرت صلعم کے اسوہ حسنہ کے معلوم کرنے کے لئے کسی روایت کی یا کسی کتاب کی ضرورت نہیں ہے۔ تو کتاب اللہ کی تبیین و ایضاح اور اس کی توضیح و تفسیر اور تفہیم کی تو بلاشبہ اور بے چون و چرا احتیاج و ضرورت ہے۔ اس کا انکار آفتاب کا انکار کرنا ہے۔ لامحالہ اقرار کرنا پڑے گا کہ قرآن کریم کی تبیین و توضیح اور اس کی تفسیر و تفہیم رسول اللہ صلعم نے ضرور فرمائی۔ اب ہم سوال کرتے ہیں کہ قرآن کریم کا وہ بیان و تبیان جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا آج کہاں ہے۔ اگر احادیث نبوی موجود نہیں ہیں تو پھر اور کونسی چیز ہے جو کتاب اللہ کے معانی و مطالب اور مقاصد و مرادات کو روشن طور پر کھول کر بیان کرے۔ اور نیز نبی صلعم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل قرآن کریم پر کس نہج اور کس طریق پر تھا کہ لوگ اس کو اسوہ حسنہ قرار دیں۔ آخر اسوہ حسنہ کا وجود اور ثبوت تو ضروری ہے تاکہ لوگ اسے دلیل راہ اور نمونہ عمل بنا کر اس کی پیروی کریں۔ اگر اس کو کتابت اور تحریر کے ذریعہ سے محفوظ اور مقید نہ مانا جائے تو بھی ہرگز قرآن پر عمل نصیب و میسر نہ ہوگا جیسا کہ منکرین حدیث میں گوناگوں اختلاف مسائل اور تضاد فی الآراء واقع ہو رہا ہے اور کسی مسئلہ پر ان کا اتفاق و اجماع نہیں ہے۔ الا شاذ و نادر پس اسوہ حسنہ کے دریافت کرنے کے لئے حدیثوں کا دامن مضبوطی سے ساتھ تھامنا ضروری ہے۔ کیا کتب احادیث اور احادیث نبویہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کا ہر ہر نقطہ اور خط و خال محفوظ و منضبط نہیں ہے؟ کیا احادیث نبویہ و سنن مطہرہ سے آپ کی حیات طیبہ کے تمام شعبے کے حالات شفاف آئینہ کی طرح روشن اور عیاں نہیں ہو جاتے۔ تو پھر ان مجموعوں کے اندر کونسی بات ہے جو کتاب اللہ کے خلاف ہے جس کی وجہ

یہ بھوسے اور ذخیرے جلا دینے کے قابل ہو گئے۔ باقی مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ "یہ روایتیں ظن سے آگے نہیں بڑھتیں" ان کا مکابرہ ہے یا عدم واقفیت پر مبنی ہے۔ اس کی تحقیق و تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

اور روایات و احادیث نبویہ کو اختلاف امت کا موجب قرار دینا نادانی ہے۔ روایات صحیحہ اور احادیث قویہ ہی درحقیقت قرآن کریم کے بعد وہ زبردست و مستحکم آہنی کڑیاں ہیں کہ جن کے ذریعہ سے امت کو اتحاد و اتفاق محبت و اخوت یکسوئی و یک جہتی کی روشن راہ پر لایا جا سکتا اور یگانگت و مودت کی مضبوط لڑی میں منسلک کیا جا سکتا ہے اور انہی کے تمسک و استوارگیری کے ذریعہ امت سے اختلاف و انتشار افتراق و تشتت نفاق و عداوت کے طوفان عظیم کو روکا جا سکتا اور تمام قلبی و روحانی علتوں اور بیماریوں کو ان سے دفع کیا جا سکتا ہے لیکن مولوی صاحب پر تعجب ہی نہیں بلکہ حیرت ہے کہ آپ پر عہد خیر القرون کا نقشہ ظاہر ہے۔ جس میں احادیث نبویہ پر عمل کرنے کی برکت سے اتفاق و اتحاد و عروج و ارتقاء اور غلبہ و تفوق غرض کہ تمام خوبیاں اور محاسن بلندی و برتری مسلمانوں میں جمع اور موجود تھیں۔ لیکن جب سے بدعتوں کا حدوث و ظہور ہوا۔ اور قرآن و حدیث کی طرف سے بے رغبتی و بے توجہی شروع ہوئی اسی وقت سے امت میں اختلاف شدید اور زوال پیدا ہونے لگا خارجی، معتزلی، رافضی اور مرجیہ و قدریہ وغیرہ فرقے پیدا ہوئے اور اسلام فرقوں میں بٹ کر کمزور ہو گیا۔ جس کی انتہا آج مسلمان دنیا میں تمام قوموں سے خوار و ذلیل سمجھے جانے لگے اور ایسے تباہ و برباد ہوئے کہ کہیں پناہ نہیں ملتی۔ ان حالات و واقعات کے باوجود کس منہ سے احادیث کو موجب اختلاف امت کہا جاتا ہے۔ جو واقعہ کے صریح خلاف ہے اسکو ذیل کے شعر کا مصداق کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ ؎

چشم بداندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش درنظر

اگر آج حدیثوں پر عمل پوری طور سے ہونے لگے۔ پھر دیکھئے دنیا میں کس قدر اختلاف رہ جاتا ہے۔ یقیناً تمام اختلافات و تنازعات مٹ مٹا کر اتحاد و اتفاق صلح و محبت سے دنیا معمور و آباد نظر آئیگی بہرکیف حدیثوں کو موجب اختلاف امت بتانا واقعات ماضیہ کی تکذیب کرنا اور انصاف و عدل کا خون کرنا ہے۔ جیسا کہ باخبر اصحاب پر ظاہر اور روشن ہے۔ (باقی دارد)

طعام اہل کتاب

(از جناب مولوی احمد الدین صاحب (پال) سیالکوٹی)

اہلحدیث ۲ ماکتوبر ۱۹۳۹ء کے صـ۹ پر ایک سوال ماسٹر اللہ دیا صاحب کی طرف سے مع جواب از مدیر شائع ہوا ہے۔ سوال کا مطلب یہ ہے کہ آئت وطعامکم حل لھم میں واؤ حالیہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب کا کھانا تم مسلمانوں کو اس وقت جائز ہے جس وقت اہل کتاب تمہارا کھانا جائز جانیں۔ اور اگر وہ تم مسلمانوں سے چھوت کریں تو تم بھی چھوت کرو۔ اسکا ایک جواب وہیں مذکور ہے۔ دوسرا جواب آج درج ہوتا ہے۔ اھ (مدیر)

پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲ میں اہل کتاب کے طعام کے متعلق کسی مستفسر صاحب نے کچھ استفسار کیا ہے۔ میرے خیال ناقص میں جتنی پیچیدگیاں کوئی شخص ڈالے گا اتنا ہی حقیقت سے وہ دور رہیگا۔ اس آئت میں کوئی پیچیدگی نہیں ہے۔ اس آئت میں اللہ تعالیٰ نے تین خدشے جو مومن متقی کے دل میں پیدا ہو سکتے ہیں دور کر دیئے ہیں۔

خدشہ اول:۔ آیا مومن کتابیہ سے نکاح کر سکتا ہے اور اسی طرح مسلمہ مومنہ کو کسی کتابی کے نکاح میں دے سکتا ہے۔ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ مومن کتابیہ کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔ مگر مومنہ مسلمہ کا نکاح اسکے ساتھ نہیں کر سکتا۔

خدشہ دوم:۔ آیا مومن کتابی کا کھانا کھا سکتا ہے اس کا جواب یہ دیا گیا کہ مسلم کتابی کا کھانا کھا سکتا ہے۔ اس پر کوئی گناہ لازم نہیں آتا۔

خدشہ سوم:۔ آیا مومن اپنا کھانا کسی کتابی کو کھلا سکتا ہے اور ایسا کرنے میں وہ شرعاً معتوب تو نہیں ہے اس کا جواب دیا گیا وطعامکم حل لھم۔ یعنی ان کو کھانا بلاشک و شبہ تم کھلا دو۔ دیدو تو یہ جائز ہے اور ایسا کرنے سے تم کو کوئی شرعی گرفت نہیں ہے۔

اہل کتاب کے اسلام کو۔ قرآن کو۔ رسول اللہ کو سچا ماننے یا نہ ماننے کا تو کوئی سوال ہی نہیں۔ نہ کتابی کو خطاب ہے۔ نہ کتابی سے اس خطاب کا جواب لینے یا سننے کا کوئی وہم و گمان ہے۔

جامع البیان میں ہے:۔

وطعامکم حل لھم یعنی حل وجاز لکم ان تطعموا ھم الخ۔ مسلم کو ایسا کرنے کی اجازت دینا احسان، حسن سلوک اور حسن اسلام پر مبنی ہے۔

قرآن مجید کا سیاق و سباق اس صاف، سہل اور بالکل قابل فہم مفہوم کا تقاضا کرتا ہے۔ اور اس پر کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اسلام کی بے شمار خوبیوں کا مجموعہ اس آیت میں موجود ہے۔ والعلم الکلی عند اللہ۔

ایک رئیس زادہ صحابی

(از یم-پی نورالدین صاحب ملیباری-جامعہ دارالسلام عمرآباد)

برادران ملت! تاریخ عالم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ زمانہ حوادث کا محل ہے۔ کبھی قتل وغارت اور فتنہ وفساد کا مرکز بنتا ہے اور کبھی امن وامان اور پرسکون زندگی کا گہوارہ۔ اسی اصول کے ماتحت وہ زمانہ بھی گزرا ہے جس میں ضلالت وگمراہی کی وجہ سے عالم میں چاروں طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ لوگ حیوانوں کی سی زندگی بسر کر رہے تھے۔ ان کو کھانے پینے اور بغاوت کرنے کے سوا اور کسی چیز کی خبر تک نہ تھی۔ تمام دنیا مبتلائے آلام ومصائب تھی۔ ایک خدا کی بجائے متعدد فرضی معبودوں کی پرستش ہوتی تھی اور بتوں کے سامنے جبین نیاز خم کی جاتی تھی۔ حتےٰ کہ اس دنیا میں خدائے برحق کا نام لینے والے کا وجود مثل عنقا تھا۔ یہ دیکھ کر خداوند تعالےٰ کی رحمت جوش میں آئی۔ لوگوں کی ہدایت کے لئے خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔

جن کے جلوہ افروز ہوتے ہی کفر وظلمت کی تاریکی چھٹنے لگی۔ جس وقت آپ نے لوگوں کو ایک خدا کی عبادت کی تلقین کی اور غیر اللہ کی عبادت سے روکنا شروع کیا تو ساری دنیا آپ کی مخالف ہوگئی۔ آپکے دوست واقربا جانی دشمن بن گئے۔ اور آپ کو ناموزوں الفاظ سے پکارنے لگے۔ کسی نے آپ کو ساحر کہا اور کسی نے مجنوں۔ رفتہ رفتہ تبلیغ اسلام نے اپنا اثر دکھایا اور خدائے قدوس نے آپ کی حمایت کے لئے چند پاک باز نفسوں کو منتخب کرلیا۔ جن کو عاشقان نبی کے ساتھ تعبیر کیا جائے تو نامناسب نہ ہوگا۔

انہیں میں سے ہمارے ہیرو مصعب بن عمیرؓ بھی ہیں۔ ان کا اصلی نام ابو محمد تھا۔ ان کے والد قریش کے حمول لوگوں میں سے تھے۔

مصعب بن عمیر کی پرورش ناز ونعمت کی گود میں ہوئی۔ ان کے بدن پر ہمیشہ نفیس اور قیمتی لباس رہتا جب کبھی تفریح کے لئے نکلتے تو نہائت ہی زرق برق لباس سواری پر نکلتے۔ چنانچہ ایک دن اپنے معمول کے مطابق تفریح کے لئے جا رہے تھے راستہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کی وحدانیت پر تقریر کرتے ہوئے دیکھا۔ کچھ دیر کے لئے وہاں رک گئے۔ قسمت کی بات آنحضور کی تقریر سے اس قدر متاثر ہوئے کہ فوراً کلمہ توحید پڑھ کر حلقہ اسلام میں داخل ہوگئے۔ ان سے پیشتر چند آدمی اسلام لاچکے تھے لیکن اُن کو قسم قسم کی تکلیفیں دی جاتی تھیں۔ اس وجہ سے مصعب بن عمیر کو چند دن تک اسلام پوشیدہ رکھنا پڑا۔ وہ ہر روز خفیہ طور پر آپ کے پاس آتے اور نماز ادا کرتے۔ چنانچہ ایک دن ان کے کسی عزیز نے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لیا اور فوراً ان کے باپ کو جاکر اطلاع دی۔ عمیر یہ سُن کر آگ بگولا ہوگئے۔ اسی وقت مصعب کو بلاکر حقیقت حال دریافت کی۔ مصعب نے بلا تامل اقرار کرلیا۔ ان کے والد نے ہر چند سمجھایا مگر آپ چونکہ صدق دل سے مسلمان ہوئے تھے۔ اور خدا اور رسول کے سچے فدائی تھے۔ ان کے نزدیک خدا اور رسول کے سامنے دنیا کی تمام زیب وزینت حقیر، والدین اور تمام رشتہ داروں کی محبت ہیچ تھی۔ اس لئے باپ کی باتوں کا ان پر کچھ اثر نہ ہُوا۔ آخر عمیر نے ان کو قیدخانہ میں بند کردیا۔ چوتھے دن ان کے والد نے قیدخانے سے نکال کر بہت کچھ سمجھایا۔ مگر جب مصعب کے عزم واستقلال میں کچھ کمی نہ دیکھی تو انہیں گھر سے نکال دیا۔ آہ! وہ لاڈلا بیٹا جو اپنے والدین کے زیر عاطفت خوش خرم زندگی بسر کر رہا تھا، اپنے رنج والم کی شکائتیں والدین سے کرتا تھا اور اپنے خویش واقربا کے ساتھ مل کر دل بہلایا کرتا تھا۔ گھر سے بے گھر کردیا جاتا ہے۔

آہ! وہ ناز پروردہ مصعب جو کبھی اکیلا گھر سے باہر نہیں نکلتا آج خدائے واحد کی پرستش کرنے کی وجہ سے اس کا کوئی پرسان حال نہیں وہ سیدھا اپنے گھر سے نکل کر پیغمبر اسلام کے پاس پہنچا اور تبلیغ اسلام میں سرگرم ہوگیا۔ ایک دن یہ خانماں برباد امیرزادہ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے خدمت نبوی میں حاضر ہُوا تو آپ نے فرمایا:-

"مصعب نے دنیوی حشمت کو اخروی زندگی پر جو بہترین نعمت ہے قربان کردیا"

اب تک بہت سے آدمی مسلمان ہوچکے تھے اور ہر جگہ آپ کی بعثت کی خبر پہنچ چکی تھی۔ چنانچہ مدینہ منورہ میں بھی چند لوگ مسلمان ہوچکے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس خبر بھیجی کہ آپ ہماری تعلیم وتربیت کے لئے کسی ایسے شخص کو روانہ کریں جو احکام اسلامی سے واقف ہو۔ اس بنا پر آپ نے حضرت مصعب بن عمیر کو مدینہ روانہ کیا۔ یہ مدینہ جاکر گلی کوچوں میں گھوم گھوم کر وعظ ونصیحت کرنے لگے اور اپنے فرائض کو اچھی طرح سے انجام دیا۔ ایک دن مقام شعب اسود میں ایک جماعت کے سامنے تقریر فرما رہے تھے۔ حاضرین میں سے ایک شخص غضبناک حالت میں ہاتھ میں تلوار لے کر سامنے آیا اور کہنے لگا کہ اے مصعب! اگر آج میں تجھے قتل کردوں تو مجھے کون روک سکتا ہے اور کس کو بدلہ لینے کی طاقت ہے۔ یہ سن کر مصعب نے نہائت صبر واستقلال کے ساتھ جواب دیا کہ تھوڑی دیر ٹھہرو میری باتوں کو سُن لو۔ اس کے بعد جو جی چاہے کرو۔ یہ کہہ کر مصعب نے قرآن کی چند آئتیں پڑھیں۔ وہ شخص اسقدر متاثر ہوا کہ اپنے ہاتھ سے تلوار پھینک کر مسلمان ہوگیا اور مصعب کے گلے مل گیا۔ یہ دیکھ کر حاضرین میں سے

بہت لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔

حضرت سعد ابن ابی وقاص جو مدینہ کے سردار تھے ایمان لانے سے قبل مصعب بن عمیر کو گلی کوچوں میں وعظ کرتے ہوئے دیکھ کر غصے ہوئے اور کہا اے بے وقوف نوجوان! کیوں ہمارے آباؤ اجداد کے دین کو برا کہتا ہے اور نئے دین کی اشاعت میں سرگرم ہے۔ اس برے فعل سے جلد باز آ۔ ورنہ میں تجھے قتل کر دوں گا، مصعب نے جواب دیا کہ مجھے کتنی ہی تکلیف دی جائے۔ حتیٰ کہ میری زندگی کا خاتمہ کر دیا جائے مجھے منظور ہے مگر اس کام سے باز نہیں آسکتا۔ یہ کہہ کر ان کے سامنے اسلام کی حقانیت اور صداقت کے متعلق کچھ کہا۔ اور چند آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ یہ سننے کی دیر تھی کہ سعد بن ابی وقاص کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ فوراً کلمہ توحید پڑھا اور مع اہل وعیال حلقۂ اسلام میں داخل ہو گئے۔ حضرت مصعب بن عمیر کی محنت سے مدینہ اور اس کے اطراف و اکناف کے بہت سے آدمی مشرف باسلام ہو گئے اور مسلمانوں کی ایک بڑی جمعیت تیار ہو گئی۔ جس سے دشمنان اسلام کا رعب و داب جاتا رہا اور احکام دین کو بلا خوف و خطر بجا لانے لگے۔

مصعب بن عمیر کو مکہ چھوڑے ہوئے ایک زمانہ ہو چکا تھا۔ وہ حج کے موسم میں مکہ آئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کر کے اپنی تمام کارروائیاں بیان کیں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور ان کے لئے دعا کی۔ حضرت مصعب بن عمیر آپ سے اجازت لیکر گھر گئے اور اپنی والدہ سے نہایت ادب و اخلاق کے ساتھ پیش آئے۔ ان کو دیکھ کر ان کی ماں نے غضبناک ہو کر کہا اب بھی تو اپنے آباؤ اجداد کے دین پر نہیں آئیگا؟ یہ سن کر انہوں نے جواب دیا کہ اسلام سچا مذہب ہے، اسی کی تعلیم پھیلانے کے لئے تمام پہلے انبیاء آئے اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس سلسلہ کی آخری کڑی ہیں، یہ سن کر ان کی والدہ کا غصہ بہت بڑھ گیا۔ اس نے ان تمام آفتوں اور مصیبتوں کو گنایا۔ جن سے مصعب بن عمیر کو حلقۂ اسلام میں داخل ہونے کے بعد دوچار ہونا پڑا۔ لیکن مصعب نے کہا یہ مصیبتیں کیا اگر تکالیف کے پہاڑ بھی مجھ پر ٹوٹ پڑیں جب بھی دامن اسلام کو ہاتھ سے نہیں چھوڑ سکتا۔ اس کے بعد اپنی والدہ کے سامنے اسلام کی حقانیت اور صداقت پر پُر جوش تقریر کی :-

"اے مادر مہربان! سارے عالم کا خدا ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں وہ تمام مخلوق کا پالنے والا ہے۔ دنیا کی ساری چیزیں اسی کی قدرت و تصرف کے ماتحت ہیں۔ تمام انسانوں کو ایک اللہ کے سوا باطل خداؤں کی پرستش کرتے ہوئے دیکھ کر اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنا کر بھیجا۔ آپ اسکے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ انسان کی بہبودی اور فائدہ اگر کسی مذہب میں ہے تو صرف دین اسلام میں ہے یہ تمام بنی نوع انسان کا نجات دلانے والا ہے۔ چونکہ یہ سچا مذہب ہے اس لئے میں نے بھی اسکو قبول کر لیا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ بھی اس سچے اور اچھے مذہب کو قبول کر کے اپنی اخروی زندگی کو بہتر بنائیں گی۔ لیکن مصعب کی تقریر نے ان کی والدہ پر کچھ اثر نہ کیا وہ بدستور کفر پر اڑی رہی۔

حضرت مصعب بن عمیر کے کارناموں سے کتابیں بھری پڑی ہیں کہ انہوں نے کس طرح اپنی جان و مال اور عیش و عشرت کو اسلام کی حمائت میں قربان کر کے سچے مسلمان ہونے کا ثبوت دیا۔ جوں جوں اسلام کی ترقی ہوتی جاتی کافر چیں بہ جبیں ہوتے جاتے اور مسلمانوں کے خلاف ہر ممکن کارروائی کرتے آخر مسلمانوں کو بھی جنگی اسباب تیار کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور سنہ ہجری میں مسلمانوں نے کفار کے مقابلہ میں معرکہ آرائی کی۔ حضرت مصعب بن عمیر نے اس معرکہ میں وہ جوانمردی دکھائی کہ جس کی نظیر نہیں مل سکتی جس طرح ان کی تقریر میں فصاحت و بلاغت تھی اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ ان کے بازوؤں میں قوت و طاقت تھی۔ چنانچہ جنگ بدر میں لشکر اسلام کے علمبردار آپ ہی تھے۔ اور جنگ احد میں بھی لشکر اسلام کا علم مصعب کے مقدس ہاتھوں میں تھا۔ مسلمانوں کے اختلاف کی وجہ سے کافروں کا زبردست حملہ ہوا۔ جس کی وجہ سے تمام مسلمان متفرق ہو گئے اور سمجھنے لگے کہ کافروں کی فتح ہو گی۔ لیکن جوان مصعب نے اپنے ہاتھ سے جھنڈا نہ جانے دیا۔ یہ دیکھ کر کفار نے ان پر حملہ کیا۔ ان کے سرغنہ ابن قمیہ نے لپک کر تلوار کا وار کیا۔ جس سے مصعب کے ہاتھ زخمی ہو گئے۔ پھر بھی انہوں نے جھنڈے کو گرنے نہ دیا۔ انہیں ٹوٹے ہوئے ہاتھوں سے سینے میں دبائے مقابلے میں اڑے رہے۔ آخر کفار نے انہیں جام شہادت پلا دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

لڑائی ختم ہونے کے بعد آنحضورؐ نے جب شہداء میں مصعب کو دیکھا تو نہایت حسرت بھرے لہجہ میں کہا۔ یہ وہ شخص ہے جس نے اپنا بچپن امیرانہ[1] حیثیت سے گزارا ہے۔ یہ سن کر آپ کے اصحاب نے درد بھرے لہجہ میں کہا۔ یا رسول اللہ! جب یہ تفریح کو نکلتے تو ان کے ساتھ ہمیشہ ایک جماعت رہتی مگر انہوں نے تمام آرام و آسائش کو قربان کر دیا اور آج راہ حق میں اپنی جان سونپ دیتے ہیں کہ ان کے پاس کفن کے لئے کپڑا تک نہیں ہے۔

---

[1] ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ کر فرمایا تھا کہ یہی وہ شخص ہے جس کو دو سَو کا حلّہ پہنے ہوئے میں نے دیکھا ہے۔ واہ رے محبت! الفت دین الٰہی میں شہادت کا جام پی کر فرش زمین پر خاک و خون میں آلودہ بے کفن پڑا نہیں ملتا سر ڈھانکتے ہیں تو پاؤں ننگے ہو جاتے ہیں۔ پاؤں کو کفن سے ڈھانپتے ہیں تو سر ننگا ہو جاتا ہے۔ آخر بحکم پیغمبر اسلام سر ڈھانپ کر پاؤں پر گھاس ڈال دیا جاتا ہے للہ!

فتاویٰ

نوٹ } اہلحدیث مورخہ ۹-اپریل میں فتویٰ ۱۳۵ کے سوال میں مشار الیہ مولوی صاحب جو دعا پڑھتے ہیں اس میں لحن بایعنی میں لاّم غلط ہے۔ اگر شروع میں اللّٰھم اغفرلی پڑھتے ہوں تو عبارت صحیح ہوجائے گی ۔

مسئلہ } ایک حنفی مولوی صاحب نے اعتراض کیا تھا کہ شاہ اسماعیل شہیدؒ نے جو عبارت صراط مستقیم[1] میں لکھی ہے کہ نماز میں اگر رسول پاک کا خیال آجاوے تو بدتر ہے اور بیل گدھے کا خیال آجاوے تو حرج نہیں ہے۔ شہیدؒ نے کیسی غلطی کی ہے۔ میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ غالبًا وہ پڑھ لیں گے یا قارئین ان کو سنا دیں گے۔ جواب یہ ہے کہ

ولو نظر المصلی الی المصحف و قرء منہ فسدت صلوتہ لا الی فرج امرءۃ بشھوۃ لان فی الاولی تعلیم وتعلم لا الثانی اشباہ والنظائر ص۶۳۳ مع شرح حمدی * سور الغارۃ نجس لا بولھا للضرورۃ اشباہ ص۶۳۳ (مولوی ولی محمد فیض پوری)

س ۱۳۶ } ایک مولوی صاحب اپنے مواعظ میں بکثرت فرمایا کرتے ہیں کہ باکمال لوگوں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بحالت کشف میں احادیث وغیرہ کی تفسیر و تشریح بیان فرما دیا کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ایسے باکمال علماء کی کشف شدہ احادیث و معانی قرآن کو تسلیم کرنا چاہئے یا نہیں ؟

(محمد عثمان غنی چشتی از فرید کوٹ)

ج ۱۳۶ } کشفی باتیں اس قدر معتمد نہیں ہوتیں کہ ان پر احکام شرعیہ کی بنا رکھی جاوے۔ کشف میں احادیث کی تشریح و آیات کی تفسیر اگر اصول شرعیہ کے مخالف نہ ہو تو استادی تعلیم کی مانند ہے ۔

س ۱۳۷ } پاک پٹن۔ اجمیر۔ سرہند و کلبرگہ و بہار ان مقامات کے ساتھ "شریف" کا لفظ لگا کر پکارنا جائز ہے یا نہیں ؟ (سائل مذکور)

ج ۱۳۷ } مقامات کی شرافت ذاتی اور نسبتی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ذاتی سے مراد جس کو خدا محترم کہے جیسے حرمین شریفین (جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام) شرافت نسبتی سے مراد جو صلحاء کی طرف منسوب ہونے سے حاصل ہو۔ ایسے مقامات کو شریف کہنا نہ سنت ہے نہ مستحب اور نہ حرام ہے۔ جیسے بغداد شریف ۔ (۳۰۲ داخل غریب فنڈ)

س ۱۳۸ } پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۹۔ فروری ۱۹۳۶ء میں ایصال ثواب کے متعلق شائع ہوا تھا جس میں مولوی شرف الدین صاحب دہلوی نے ایصال ثواب (قرأۃ قرآن سے) بہت سے دلائل سے ثابت کیا ہے۔ چنانچہ آخر میں دو حدیثیں بھی لکھی ہیں جن میں صراحۃً لفظ ایصال ثواب موجود ہے۔ کیا یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ اور ان پر عمل کرنا درست ہے یا نہیں کیونکہ آپ کے سابقہ مضمون سے بالکلیہ نفی ثابت ہوتی ہے اور اس مذکورہ بالا پرچہ میں آپ نے لکھا ہے کہ ناظرین جسکو چاہیں پسند کریں ۔

میاں عبدالکریم عبدالحکیم دوکانداران فتحگڑھ چوڑیاں

ج ۱۳۹ } میرے نزدیک وہ حدیثیں نچلے طبقہ کی ہیں۔ اور وہ اصل کتابیں بھی نہیں ملتیں جن کو دیکھ کر صحیح فیصلہ کیا جا سکے۔ اس لئے یہی مسلک اختیار ہے کہ جسکو جو پسند ہو اسپر عمل کرے۔

س ۱۴۰ } زید کہتا ہے کہ صدقۃ الفطر اور چرم قربانی کا دام و صدقہ و ولیمہ کے روپیہ و عقیقہ ان چیزوں سے مسجد و تالاب و کنواں بنا سکتے ہیں آیا زید کا دعوےٰ بلحاظ قرآن و حدیث کے صحیح ہے یا نہیں۔ اگر بفرض محال کسی نے یا زید مذکور نے بنا لیا تو اس کا استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں۔ مثلًا مسجد میں نماز ادا ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اور کنواں و تالاب کا پانی استعمال میں لا سکتے ہیں یا نہیں۔ اس کا خلاصہ جواب مع دلائل قرآن و حدیث ارشاد فرماویں

(سائل محمد ثناء اللہ خریدار اہلحدیث)

ج ۱۴۰ } ہر چیز اپنے محل پر ہے۔ عقیقہ قربانی و چرم قربانی غرباء و مساکین کا حق ہے۔ مسجد کی تعمیر کے لئے دیگر ذرائع سے چندہ کریں ۔

نوٹ } سائل کی درخواست ہے کہ مولانا صاحب سیالکوٹی اور مولانا سیف بنارسی بھی اس سوال کا جواب دیں ۔

س ۱۴۱ } میاں سلطان محمد کمہار نے اپنا زیور و دیگر جائداد اپنے تین بیٹوں موسیٰ۔ عبداللہ اور رمضان پر تقسیم کر دی۔ مگر ایک آوی (جس میں برتن وغیرہ پکائے جاتے ہیں) تقسیم نہ کی اسکو مشترک طور پر رکھا۔ تینوں بیٹے اس میں اپنے اپنے برتن وغیرہ پکاتے رہے چھ سات سال بعد موسےٰ فوت ہوگیا۔ تو اسکے بیٹے حسب معمول اسی آوی سے کام لیتے رہے۔ کچھ عرصہ کے بعد میاں سلطان بھی فوت ہو گئے۔ مگر کام حسب معمول ہوتا رہا۔ اب عبداللہ اور رمضان موسیٰ کے بیٹوں کو اس آوی میں برتن پکانے نہیں دیتے اور کہتے ہیں کہ ان کا کوئی حق نہیں۔ کیونکہ ان کا والد اپنے والد سے پہلے فوت ہو چکا ہے ۔ (۳۵۳)

اب سوال یہ ہے کہ کیا اس آوی میں موسےٰ کے بیٹے حقدار ہیں یا نہیں ؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۴۱ } میاں سلطان نے کل جائیداد تقسیم کر کے آوی بھی تمام بیٹوں کو دیدی ہے۔ اس لئے موسےٰ بھی غیر ممیز حصہ کا حقدار ہے اور تا زندگی رہا اور مرنے کے بعد اس کے بیٹے اپنے باپ کے اس غیر مقسم حصہ کے وارث ہیں۔

مستفتی صاحبان ہر سوال کے جواب کے لئے ۲ پیسے کا ٹکٹ ضرور ارسال کیا کریں۔ تاکید ہے۔ (مفتی)

---

[1] شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کی اصل عبارت کا مطلب یہ ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور نماز میں خود لاوے اس کی نماز فاسد ہوگی ۔

متفرقات

غلط اعلان بعض اہالی جلسہ نے یہ طریق اختیار کر رکھا ہے کہ بغیر منظوری بلکہ بغیر دریافت کئے میرا نام اشتہارات میں لکھ دیتے ہیں۔ چنانچہ اس دفعہ بھی موضع علاؤ الدین ضلع بستی والوں نے ایسا ہی کیا ہے۔ جس پر اس علاقہ کے احباب نے دریافت کیا ہے۔ ان اصحاب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مجھے اس جلسے سے نہ دعوت ہے نہ اجابت نہ ارادہ شرکت۔ (ابوالوفاء)

خیر خواہی کے بدلے نقصان خریداران اہلحدیث کی خدمت میں دردبھرے دل سے یہ عرض کیا جاتا ہے کہ اخبار روز بروز بجائے ترقی کے روبہ تنزل ہے۔ گو یہ اپیلیں یہ اعلانات "صدا بصحرا" ثابت تو نہیں ہوئے مگر ان کا اثر کما حقہ نہیں ہوتا۔

سب سے بڑھ کر تکلیف دہ امر اخباری وی پی پیکٹوں کی واپسی ہے۔ ہر خریدار کو قیمت اخبار ختم ہونے کی اطلاع کم از کم ایک ماہ پہلے کر دی جاتی ہے۔ کافی انتظار کے بعد جب وی پی کیا جاتا ہے تو نہایت بے دردی اور لاپرواہی سے واپس کر دیا جاتا ہے۔ جس سے دفتر کو خواہ مخواہ نقصان پہنچتا ہے۔

اہلحدیث پر جرمانہ گویا وی پی کی واپسی اور پھر یاددہانی کرانے کے لئے جو پوسٹ کارڈ وغیرہ پر محصول خرچ ہوتا ہے وہ خواہ مخواہ ایک قسم کا جرمانہ ہوتا ہے۔

ایسے ہمدرد حضرات کی خدمت میں ادب سے التماس ہے کہ آپ کی یہ ہمدردی ہمیں اس شعر کے مصداق ٹھہراتی ہے۔ ؎

ہم پہ احساں جو نہ کرتے تو یہ احساں ہوتا

اسلئے ہر خریدار اگر "اہلحدیث" کی اور کوئی ہمدردی نہیں کر سکتا تو کم از کم نقصان تو نہ پہنچائے۔

معذرت دفتر کو پے بہ پے نقصانات پہنچنے کے بعد یہ چند سطور نہ بطور شکایت بلکہ حقیقت حال سے آگاہ کرنے کو تحریر کی گئی ہے۔ اس لئے اس گستاخی پر ہمیں معاف رکھا جائے۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

تنظیم اہل حدیث کے متعلق میاں عبداللہ ساکن احمدپور و حکیم عبدالخالق صاحب پتوکی ضلع لاہور نے تائید فرمائی ہے۔

بھول نہ جائیں

اگر آپ کی قیمت ماہ اپریل میں ختم ہے تو مہربانی فرما کر بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ

۲۹۔ اپریل تک

دفتر ہذا میں اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ ۳۰۔ اپریل کا پرچہ وی پی کیا جائیگا۔ (منیجر)

مولانا حاجی یونس خان صاحب رئیس دتاؤلی ہمارے پرانے دوست ہیں۔ ہمارا مضمون مندرجہ اہلحدیث "ڈکیتیوں کی کثرت" پڑھکر لکھتے ہیں کہ دیسی حکومتوں میں (مراد غالباً ریاستی حکومتیں ہیں) ڈاکے بہت کم پڑتے ہیں۔ بخلاف اس کے برٹش انڈیا میں یہ حوادثات کثرت سے سنے جاتے ہیں۔ نامعلوم اس کا سبب کیا ہے۔ لکھتے ہیں میں حیدرآباد اور بھوپال سے آرہا ہوں اور راستہ میں گوالیار بھی ہے۔ راستہ پُرامن پایا۔ اس کے بعد بطور نصیحت فرماتے ہیں کہ ہمارے رؤسا کی شریف زادیاں بلا پاسبان اور بغیر ہتھیار سفر کرتی ہیں۔ ایسا نہ ہونا چاہئے۔ یہ قرآن کے خلاف ہے۔ خذوا حذرکم (الآیہ) یعنی اپنی حفاظت کا سامان اپنے ساتھ رکھا کرو۔

امرائے اہل حدیث سے درخواست خاکسار موزہ دوزی کا عمدہ کام بخوبی جانتا ہے۔ اس لئے دلی تمنا ہے کہ کسی اہل حدیث رئیس کی ملازمت مل جائے تو بہت بہتر ہو۔ تاکہ مذہبی فریضوں کی ادائیگی میں کوئی مزاحمت نہ ہوا کرے۔

خاکسار نعیم اللہ معرفت عبدالغفور درزی نمبر ۱۳ کرایہ روڈ کلکتہ

یاد رفتگاں مولوی ابوالخیر صاحب واعظ کانفرنس کے والد مولوی ابوبکر صاحب ۱۵ محرم کو انتقال کر گئے۔ اناللہ! مرحوم متبع سنت، موحد اور خوش الحان واعظ تھے۔ (قبیل اللہ از پرپونرائن ضلع پرتاب گڈھ) (۲) مولانا محمد منیر خان صاحب صدر مجلس جامعہ رحمانیہ مدن پورہ بنارس کی بڑی صاحبزادی جن کی شادی حال ہی میں ہوئی تھی دو یوم علیل رہ کر فوت ہوگئی۔ اناللہ! (قاری احمد سعید از بنارس) (۳) حاجی محمد اسماعیل صاحب مدن پورہ کے بڑے پرجوش دیندار بزرگ تھے فوت ہوگئے (۔۔۔) (۴) میرے والد محترم جو نہایت متقی دیندار بزرگ تھے فوت ہوگئے۔ اناللہ! (عبدالواحد از کوٹلی لوہاران مغربی)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

آٹھ آنہ نہیں چھ آنہ سابقہ پرچہ میں "جمع القرآن والاحادیث" کی قیمت ۸ غلط شائع ہوئی ہے دراصل ۶ ہے۔ محصول ڈاک ۱ /

ملک برما کے خریداران اہلحدیث کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ برما اب ہندوستان سے علیحدہ ہوگیا ہے اسکے محصول ڈاک میں بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ یعنی پوسٹ کارڈ پر بجائے تین پیسہ کے دو آنہ اور لفافہ پر ۲ ½ آنے۔ اخبار پر بجائے ایک پیسہ کے تین پیسے لگا کرینگے۔ ملک برما کے اصحاب مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھیں :۔

(۱) خط و کتابت کرتے وقت جواب کیلئے واپسی محصول ارسال کریں۔ ورنہ جواب نہ ملنے کی شکایت معاف۔ لفافہ کیلئے ۲ ½ آنہ اور کارڈ کیلئے دو آنہ ہونگے۔

(۲) قیمت اخبار بجائے پانچ روپیہ کے ۶ روپیہ دس آنہ

ملکی مطلع

حکومت اور کانگرس میں رسہ کشی

خدا شرے برانگیزد کہ دراں خیر ما باشد

جب سے کانگرس قائم ہوئی ہے اس کا آج کا قدم کل سے مختلف رہا ہے۔ شروع میں اس کا اصول حکومت کی خدمت میں گزارشات پیش کرنا تھا۔ اس کے بعد عدم خطاب کی پالیسی کو اختیار کرکے اپنے مطالبات کو فضائے آسمانی میں اڑانے کا طریق اختیار کیا گیا۔ ہندوستان کی اصلاحی سکیم (نہرو رپورٹ) تک اسکی یہی پالیسی رہی۔ اب جبکہ کئی سال کی ان تھک محنت و کوشش کے بعد آئین جدید مرتب ہوا اور مرتب ہوکر نافذ بھی ہوگیا تو کانگرسی مطالبات نے ایک نئی صورت اختیار کرلی۔ جو کھلم کھلا تصادم کی صورت ہے۔ آئین جدید میں یہ بات بالتصریح مذکور ہے کہ اسمبلی میں جس گروہ کو بلحاظ تعداد ممبران اکثریت حاصل ہوگی وزارت اسی کے ہاتھ میں آئے گی۔ جیسا کہ انگلستان میں دستور ہے۔ ہمارے خیال میں ایسا تجویز کرتے ہوئے مدبران برطانیہ کو کانگرس کی اس کمزور حالت نے دھوکہ دیا جو اُس زمانے میں کانگرس پر وارد تھی۔

واقعی اُس زمانے میں کانگرس اتنی ہی کمزور تھی جتنا کہ ٹائیفائیڈ (میعادی) بخار کا مریض ہوتا ہے۔

پارلیمنٹ کو کیا خبر تھی کہ اسمبلی کے انتخابات کے موقع پر کانگرس کو اس قدر قوت حاصل ہوجائیگی جس سے وہ چھ صوبوں میں اکثریت حاصل کریگی آج اسی غلطی کا نتیجہ پیش آرہا ہے کہ کانگرس گورنروں کو مجبور کرتی ہے کہ وہ ہمارے کاموں میں عدم مداخلت کا وعدہ کریں۔ مگر گورنر آئین کے ماتحت بس وپیش کر رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آئین جدید جو بڑی محنت وکاوش کے ساتھ مرتب ہوا ہے وہ آیہ کریمہ سلہ وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا کے ماتحت آکر رہ جائیگا۔

پانی پت کا حادثہ فاجعہ

ہمارے ملک کی بڑی بدقسمتی ہے کہ معمولی باتوں پر آئے دن فسادات ہوتے رہتے ہیں۔ جنکے نتیجے میں کشت وخون، لوٹ مار اور گرفتاریاں ہوتی ہیں جن میں بہت سے بے گناہ مصائب وآلام کا شکار ہوجاتے ہیں۔ کہیں محرم کے موقع پر فساد ہوتا ہے تو کہیں ہولی کے جلوس میں۔ کہیں مسجد اور باجے کے سوال پر جھگڑا ہے تو کہیں آرتی اور نماز کا مسئلہ موجب نزاع بن رہا ہے۔ غرض ملک کی حالت پر یہ شعر چسپاں ہے۔

ع ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی ہی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

اس سلسلہ میں پانی پت کا حادثہ قابل ذکر ہے۔ جو ناظرین کی آگاہی کے لئے اخبار مدینہ بجنور سے نقل کیا جاتا ہے:۔

"انجمن اسلامیہ پانی پت کے سکرٹری کا بیان

پانی پت یکم اپریل۔ پانی پت کے خونیں حادثہ کے متعلق مسٹر اظہار الاسلام عثمانی سکرٹری انجمن اسلامیہ پانی پت نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

۲۷ مارچ کو پانی پت میں بے گناہوں کو جس بے دردی کے ساتھ موت کے گھاٹ اتارا گیا ہے۔ اس کی دلخراش یاد کو عورتوں کی گریہ وزاری یا مردوں کا صبر واستقلال ہرگز نہیں مٹا سکتا۔ پولیس نے ایک نہتے مجمع پر گولی چلائی جس کی وجہ سے سات مسلمان شہید اور ۵۰ سے زیادہ مجروح ہوئے۔ اسوقت تک جن حقائق کی تصدیق ہوچکی ہے ان سے پایا جاتا ہے کہ کسی قسم کا انتباہ کئے بغیر اور کسی مجسٹریٹ کے حکم کے بغیر صبح ۱/۲ ۷ بجے گولی چلانے کا آغاز کیا گیا۔ مجمع غیر مسلح تھا اور اس کی طرف سے کسی قسم کی اشتعال انگیزی نہیں ہوئی تھی۔

مسٹر اظہار الاسلام عثمانی کے قول کے مطابق جن حقائق کی تصدیق ہوچکی ہے وہ حسب ذیل ہیں:۔

حضرت قلندر صاحبؒ کا مزار ہندوستان بھر میں مقدس اور متبرک مقام مانا جاتا ہے۔ مزار کے سامنے ایک چوک ہے اور مسلمانوں کا دعویٰ ہے کہ چوک جو مزار کے قریب ہے وہ مزار کی جائداد ہے۔ حکام نے ہندوؤں کو چوک کے اس حصہ سے ہولی کا جلوس نکالنے کی اجازت دیدی۔ مسلمانوں نے اسکو ناجائز قرار دیا اور پرامن طریق پر مزاحمت کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق مسلمانوں کا ایک دستہ اپنے ہاتھ پیٹھ پر باندھے ہوئے آگے بڑھا اور زمین پر لیٹ گیا۔ ہندوؤں کا ایک جلوس باجا بجاتا ہوا پولیس کی نگرانی میں ان زمین پر لیٹے ہوئے مسلمانوں کو روندتا ہوا گزر گیا۔ ان پرامن مزاحمت کرنے والوں کو گرفتار نہیں کیا گیا۔

انتباہ کے بغیر گولی چلائی گئی (۵۵)

اس پر مسلمانوں کا ایک اور دستہ اپنے ہاتھ پیٹھ پر باندھے ہوئے پہلے مسلم دستہ اور مزار کی درمیانی جگہ لینے کے لئے آگے بڑھا۔ جس وقت یہ دستہ قریب آیا تو انتباہ کئے بغیر گولی چلادی گئی۔ اسپر زمین پر لیٹے ہوئے رضاکار اٹھ کر بھاگ کھڑے ہوئے اور باقی ماندہ مجمع بھی بھاگ گیا۔ لیکن فائرنگ بدستور جاری رہا اور صرف چوک ہی میں نہیں بلکہ قرب وجوار اور دور کی سڑکوں پر بھی وقتاً فوقتاً دو گھنٹے تک گولیاں چلتی رہیں۔ مزید براں بیان کیا جاتا ہے کہ جس وقت فائرنگ شروع کیا گیا کوئی مجسٹریٹ موجود نہ تھا نہ مجمع کو منتشر ہوجانے کا حکم دیا گیا اور نہ یہ اطلاع دی گئی کہ اگر مجمع منتشر نہ ہوا تو گولی چلادی جائیگی۔ اس امر کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ مجمع کی طرف سے کسی موقعہ پر بھی تشدد کا اظہار کیا گیا یا جو حکام یا کانسٹیبل وہاں موجود تھے انکو دھکا دیا گیا یا ان پر حملہ کیا گیا۔

حکام کی غفلت

شام تک زخمیوں کے لئے طبی امداد کا انتظام نہیں کیا گیا۔ مگر اس کا انتظام جلد کیا جاتا

سلہ آیہ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی کام کو مکمل کرکے خراب نہ کرو۔ منہ

تو کئی قیمتی جانیں بچ جاتیں۔ بیانات اس سے بھی زیر بعد عمل بند کئے گئے۔ اس طرح بعض مرنے والوں کی قیمتی شہادتیں ضابطہ تحریر میں لائی نہ جاسکیں حالانکہ لاشیں نقار خانہ میں جمع ہو چکی تھیں۔ اور مجسٹریٹ وہاں قریب ہی پھر رہے تھے۔ سورج کے غروب ہونے تک زخمیوں کو اسپتال نہیں پہنچایا گیا۔ پوسٹ مارٹم اگلے دن نہیں کیا گیا اور اس طرح رشتہ داروں کو لاشیں لے جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے سوا جو مجسٹریٹ حکام اور پولیس والے اس حادثہ کے ذمہ دار ہیں وہ خود ابھی تک تحقیقات کرنے میں مشغول ہیں۔ لہذا نہایت آسانی سے تصور کیا جاسکتا ہے کہ یہ کس قسم کی تحقیقات ہوگی۔

مسلمانوں کے مطالبات ۳۰ مارچ کو مسلمانوں کے ایک عظیم الشان اجتماع میں حسب ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں:۔ (۱) تحقیقات کیلئے ایک غیر جانب دار کمیشن مقرر کیا جائے۔ اور جس قدر حکام اور اشخاص اس فائرنگ کے ذمہ دار ہیں ان کے خلاف باقاعدہ کاروائی کی جائے اور انہیں فوراً معطل کر دیا جائے۔ تاکہ وہ تحقیقات کے دوران میں اثر نہ ڈال سکیں۔ (۲) مسلمانوں اور اخبارات سے اپیل کی جائے کہ اس سلسلہ میں پوری پوری امداد کریں۔ (۳) پسماندگان اور زخمیوں کی امداد کا مطالبہ کیا جائے (۴) مسلمانوں کی شکایات رفع کرنے کی کوشش کی جائے۔

شہر کی مسلم آبادی میں حد سے سوا ابتری اور بےچینی پھیلی ہوئی ہے۔ کرفیو آرڈر نافذ ہے۔ جس کی رو سے کوئی شخص غروب آفتاب کے بعد یا طلوع آفتاب سے پہلے گھر سے نہیں نکل سکتا۔ اس کی وجہ سے تکالیف بڑھ گئی ہیں اور لوگ نماز پڑھنے کے لئے مساجد میں بھی نہیں جاسکتے۔ مسلمانوں کی طرف سے ہڑتال کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے"

(مدینہ بجنور ملا ۹۔ اپریل ۱۹۳۷ء)

حنفی اہل حدیث مکسڈ ٹرین

امرتسر کی عدالت سب جج میں ایک مقدمہ کسی مرتدہ کے فسخ نکاح کے متعلق عرصے سے دائر ہے۔ اس میں چند علمائے اہل حدیث کی شہادتیں گذریں جنہوں نے بحالات موجودہ نکاح مرتدہ کے فسخ ہونے سے انکار کیا۔ گواہوں کی فہرست میں ہمارے شہر کے زندہ دل حکیم ابوتراب صاحب کا نام نامی بھی قابل ذکر ہے۔ حسب دستور عدالت میں آپ کا نام پوچھا گیا تو آپ نے اپنا نام مولوی حاجی حافظ حکیم مفتی ابوتراب محمد عبدالحق لکھوایا۔ ہم ان کی شہادت کے وقت عدالت میں کرسی نشین تھے۔ آپ کی ساری شہادت ہم نے بغور سنی۔ ہمیں اس موقع پر بہت ملال ہوا کہ آپ نے اپنے نام سے مشہور جزء "اعظم" "فاتح کانگرس" چھوڑ دیا۔ بلکہ جدید لقب "امام وقت و امیر شریعت" کا بھی ذکر نہ کیا۔ آخر ہمیں خیال ہوا کہ ان "القاب" کا غلط ہونا آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ اسی لئے ان کو چھوڑ دیا۔ آئندہ شائد آپ اپنے تئیں ان سے ملقب نہ کریں۔ کیونکہ یہ ایسے القاب ہیں کہ گویا استاد صائب انہی کے حق میں فرما گئے ہیں ؎

ثنائے خود بخود گفتن نہ زیبد مرد دانا را

ہاں عدالت کے سوال پر آپ نے اپنا مذہب "حنفی اہل حدیث" بتایا۔ گذشتہ زمانے میں بعض لوگ اصولاً معتزلی اور فروعاً حنفی ہوا کرتے تھے ان کو حنفزلی کہا جاتا تھا۔ ہم حکیم صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ بھی اپنے مرکب لقب کو بغرض تخفیف "حنفلدیث" لکھا کریں۔ یا اور کوئی مختصر صورت جو آپ کے ذہن میں آئے اختیار کریں۔ جماعت اہل حدیث میں اس "لقب" پر کچھ مضحکہ اڑایا جاتا ہے کیونکہ اس میں اصول منطق کے خلاف نقیضین کو جمع کر دیا گیا ہے۔ ہم اس کو مضحکہ خیز نہیں سمجھتے۔ کیونکہ قانون ریلوے کے مطابق ایسی گاڑیاں بھی چلتی ہیں جو مال اور سواری دونوں کی حامل ہوتی ہیں۔ ان کو مکسڈ ٹرین کہا جاتا ہے۔ جہاں مال ملتا ہے وہاں اُن پر مال لاد دیا جاتا ہے جہاں سواری ملتی ہے وہاں سواری چڑھا دی جاتی ہے۔ اسی طرح حنفی اہل حدیث بننے میں بھی دوگونہ فائدہ ہے۔ جہاں اہل حدیث کا کوئی کیس پیش آیا وہاں اہل حدیث کی طرف سے شہادت دے کر خرچہ وصول کر لیا۔ جہاں کوئی حنفی مجلس پائی وہاں بھی جا شریک ہوئے اسی معنی میں یہ شعر ہے ؎

معشوق ما بمذہب ہر کس برابر است
با ما شراب خورد و با زاہد نماز کرد

ہاں ایک اور بات ہماری حیرت میں اضافہ کر رہی ہے وہ یہ ہے کہ آج تک حکیم صاحب اپنی قومیت "سندھو جٹ" لکھوایا کرتے تھے مگر بعدالت سردار گورچرن سنگھ سب جج امرتسر بتاریخ ۶۔ ۱ اپریل بمقدمہ مذکورہ آپ نے اپنی قومیت "پٹھان" لکھوائی ہم اس ترقی پر مبارک باد دیں اپنے دوست کو یہ شعر سناتے ہیں ؎

یار ما امسال دعویٰ رسالت کردہ است
سال دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شدن

ہاں آپ نے اپنی عمر ۵۷ سال لکھوائی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ کی عمر ۷۰ سال سے چند ایام زیادہ ہوگی۔ لطف یہ ہے کہ آج سے دو سال پہلے اخبار "مدینہ" کے جواب میں آپ نے اپنی عمر ۶۷ سال لکھی تھی۔ یہ ترقیٔ معکوس ہماری سمجھ سے بالاتر ہے

بہرحال ہم اخیر میں حکیم صاحب کو جدید القاب پر مبارک باد دیتے ہوئے ایک حدیث نبوی پر توجہ دلاتے ہیں جس میں قومیت تبدیل کرنے والے کے حق میں آنحضرت صلعم نے "الجنة علیه حرام" کے الفاظ میں خبر دی ہے۔

تصنیفات مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

تعلیم القرآن
اس رسالہ میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ چند ورقوں میں جمع کیا گیا ہے۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۱ر

کلمہ طیبہ
کلمہ شریف لا الٰہ کی تفسیر کرتے ہوئے مسئلہ توحید پر عالمانہ دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۱ر

الفوز العظیم
قرآن مجید میں جو مختلف چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں۔ ان کی حکمتوں کا بیان لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۳ر

خلافت محمدیہ
مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن سے انکا مومن و متقی ہونا ثابت کیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر روشنی ڈالی ہے۔ ۳ر

قرآن اور دیگر کتب
قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا بالاختصار مقابلہ کر کے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے۔ ۱ر

ہدائت الزوجین
نکاح۔ طلاق اور خلع وغیرہ احکام کے علاوہ بیوی کے خاوند پر اور خاوند کے بیوی پر جو حقوق ہیں انکا بیان۔ ۱ر

دلیل القرآن
بجواب "صلوٰۃ القرآن" مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی۔ اس میں اہلقرآن کے طریقہ نماز کو مدلل طور پر رد کیا ہے۔ قیمت ۳ر

خلافت رسالت
خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہائت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۱ر

اسلامی تاریخ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختصر حالات بالکل آسان پیرایہ میں۔ بچوں کیلئے نہائت مفید ہے۔ قیمت ۱ر

شریعت اور طریقت
دونوں مضامین پر بحث۔ قیمت ۱ر

اسلام اور برٹش لاء
سیاسیات محمدیہ کو انگریزی قوانین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور افضل ثابت کیا ہے۔ قیمت ۳ر

اہلحدیث کا مذہب
اہلحدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ قیمت ۶ر

خصائل النبی (۳۵)
ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پرنور کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان۔ لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱ر

تقلید شخصی و سلفی
ثابت کیا ہے کہ سلف صالحین اخذ مسائل میں صرف قرآن وحدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ ۵ر

حیات مسنونہ
مسلمانوں کا معراج کمال یہ ہے کہ ان کی عملی زندگی سنت نبوی کے مطابق ہو۔ اسی مقصد کو ملحوظ رکھ کر یہ رسالہ تصنیف کیا ہے۔ جو اس قابل ہے کہ مخیر حضرات اور انجمن ہائے اہلحدیث اسکو عوام میں مفت تقسیم کرائیں۔ قیمت فی نسخہ ۲ر بغرض تقسیم فی سینکڑہ ۱۰؎ روپے

اتباع الرسول
امرتسری منکر حدیث پارٹی کے لیڈر مولوی احمد الدین صاحب اور مولنا ثناء اللہ صاحب کے مابین حجیت حدیث اور اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا۔ قابل مطالعہ ہے ضرور منگوائیں۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ اعلیٰ۔ قیمت صرف ۴ر

ثنائی پاکٹ بک مجلد
اس مختصر کتاب میں تمام مذاہب (آریہ عیسائی۔ بہائی۔ مرزائی۔ شیعہ۔ نیچری۔ دہریہ منکرین نبوت۔ سکھ اور بت پرست وغیرہ) پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے۔ اور ہر ایک مذہب کی تردید میں دو دو دلیلیں بھی دی گئی ہیں۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ پاکٹ سائز۔ قیمت ۶ر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی
پہلے حصہ میں حجیت حدیث پر دلائل دیکر فرقہ اہلقرآن کو لاجواب کیا ہے دوسرے حصہ میں ثابت کیا ہے کہ اہلحدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے۔ دراصل دونوں کا نصب العین ایک ہے۔ آخر میں تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل نقل کر کے انکی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

السلام علیکم
مسئلہ سلام کی فضیلت بمقابلہ دیگر مذاہب کے۔ قیمت ۱ر

رسوم اسلامیہ
رسوم مروجہ بدعیہ کو خلاف شریعت ثابت کیا ہے۔ قیمت ۱ر

قرآنی قاعدہ ثنائیہ
بچوں کی ابتدائی تعلیم کیلئے بہت مفید ہے فی عدد ۱ر فی سینکڑہ ۶ر

منگوانے کا پتہ
منیجر اہلحدیث امرتسر

بعدالت جناب شیخ عبدالمجید صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی سب جج بہادر درجہ چہارم بھکر

اسماعیل ولد باجہ ذات جٹ سوہا ساکن چاہ سوہا والا داخلی موضع غلاماں تحصیل بھکر

بنام گلزار ولد زیب خان ذات پٹھان سکنہ چاہ اشرف والا۔ میٹھا ولد کامو ذات جٹ سکنہ چاہ نور والا۔ احمد ولد تاسہ ذات پادلی سکنہ چاہ احمد والا۔ محمد ولد میر ذات پٹھان سکنہ چاہ اشرف والا۔ غلام حسین ولد شاہ عالم ذات جٹ سوہا سکنہ چاہ سوہا نوالا داخلی غلاماں بذاتہ ونیز بطور نمائندگان دیگر مالکان موضع غلاماں مندرجہ فہرست

دعوے استقراریہ بدیں مضمون کہ مدعی اراضی کھیوٹ کھتونی $\frac{۵۹۰}{۳۱۱۱}$ نمبر خسرہ ۹۵۷۹ تعدادی ۱۲ کنال ۸ مرلہ۔ بعینہٖ تعدادی ۴۰ کنال ۱۷ مرلہ مندرجہ جمعبندی سال ۳۵-۱۹۳۴ء واقع موضع غلاماں تحصیل بھکر کا مالک ہے۔ اور اس کے حصہ شاملات بموجب حصص حسب رسد کھیوٹ لینے کا مستحق ہے۔ اندریں مقدمہ مدعی نے دعوے استقراریہ برخلاف مدعاعلیہم مندرجہ فہرست عرضی دعویٰ دائر کر دیا ہے۔ اور درخواست زیر آرڈر ا رول ۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی بدیں مضمون دی ہے کہ ۵ مدعاعلیہم مذکورہ کو بذاتہ ونیز بطور نمائندگان منجانب تمام دیگر مدعاعلیہ مندرجہ فہرست پیروی مقدمہ کرنے کی اجازت دی جاوے۔ لہذا بذریعہ اشتہار زیر آرڈر ا رول ۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی بذریعہ اشتہار مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر کسی مالک مندرجہ فہرست منسلکہ عرضی دعوے کو مدعاعلیہ کے نمائندہ بنائے جانے میں کسی قسم کا اعتراض ہے تو بتاریخ ۲۲ کو عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر پیش کر سکتا ہے۔ اور فہرست عدالت ہذا میں ملاحظہ کر سکتا ہے۔

تحریر ۲ ۔ دستخط حاکم ۔ مہر عدالت

آمین رفع یدین مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام

(مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری)

[illegible] مسائل [illegible] ثابت ہیں [illegible]

قیمت [illegible] محصول [illegible]

[illegible] اہلحدیث امرتسر

تصانیف مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

علم الفقہ

اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ عین قرآن و حدیث ہے۔ اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ قیمت ۲

فقہ اور فقیہ

علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول پر کیا گیا ہے۔ لکھائی۔ چھپائی، کاغذ عمدہ قیمت ۳

تنقید تقلید

یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولوی کرم حق صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتا رہا جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں۔ اس کے علاوہ جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تقلید پر بےنظیر ہے۔ قیمت ۵

اجتہاد و تقلید

اس رسالہ میں مسئلہ تقلید شخصی پر علمی بحث کی گئی ہے۔ اور مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق انیق کی گئی ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا۔ قابل دید۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ تقلید شخصی کی تردید میں اپنے طرز کا نہایت اعلیٰ رسالہ ہے۔ قیمت ۹

فتوحات اہل حدیث

اُن مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے۔ ہندوستان کی ہائی کورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہجات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت ۴

الہامات مرزا

اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا منجانب اللہ نہ ہونے کی قطعی نشانی ہے۔ قابل دید۔ قیمت صرف ۴

تاریخ مرزا

مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں [illegible] قیمت [illegible]

عقائد مرزا

مرزا صاحب قادیانی کے [illegible] [illegible] کی گئی ہے [illegible]

[illegible]

نکاح مرزا [illegible]

جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ جدید ایڈیشن ہے۔ ضرور منگا کر اپنے پاس رکھیں۔ قیمت ۳ر پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

مبلغ امرتسر

چندہ ہفتہ وار · چندہ سالانہ عہ

مبلغ زبردست کا علمبردار، شرک و بدعت کا جانی دشمن، مسئلہ ختم نبوت کا محافظ۔ [illegible] کے جذبات کا آئینہ [illegible] [illegible] [illegible] کی جبروت کے اختیار کرنے۔ اوہام باطلہ، تعزیہ اور گور پرستی سے بچکر حق پرستی اور صراط مستقیم آقائے نامدار جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کے شاہراہ پر چلنے اور عمل صالح پر گامزن ہونے کی ترغیب اور آمادگی پیدا ہوتی ہے۔

منگوانے کا پتہ:- منیجر اخبار مبلغ امرتسر

مجربات نادرہ

۲/۱۲

سرمہ اکسیر العین جو ضعف بصر، ککروں، خارش، دھند، پڑبال وغیرہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ مسلسل استعمال سے عینک کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت فی تولہ ۲/، نمونہ ۸ر

[illegible] ٹانک پلز جو قوت مردی کے مایوس مریضوں کو خصوصاً جملہ کمزوروں کیلئے عموماً بے حد مفید ہے۔ اس کا استعمال جریان، احتلام، نامردی، پیدائشی نسیان وغیرہ کے لئے نفع مند ہے۔ قبض کو دور، اعضاء رئیسہ کو تقویت پہنچاتی ہیں۔ [illegible] روپے [illegible]

[illegible]

[illegible] قیمت فی شیشی [illegible]

[illegible] پیٹ درد، اسہال، نزلہ زکام، کھانسی، سر درد، دانت درد [illegible] کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ [illegible] قیمت [illegible]

[illegible]

فاتح قادیان

(جدید ایڈیشن) جس میں لودھیانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعا مرزا قادیانی بابت وفات مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ منصفان و سرپنچ کی روئداد درج ہے۔ اور کتاب "آیتہ اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے امیر جماعت احمدیہ لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ [illegible] قیمت [illegible]

فتح ربانی

ایک زبردست تحریری مباحثہ دربارہ حیات مسیح مابین مولانا ابوالوفا صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکی جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ قیمت ۶ر

نکات مرزا

چونکہ مرزا صاحب قادیانی کو معارف اور نکات قرآنیہ دکھانے کا بڑا دعویٰ تھا۔ اس کے موجودہ خلیفہ صاحب کو بھی یہی دعویٰ ہے۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف و نکات [illegible] ہیں۔ اور ساتھ ہی مولوی محمد [illegible] کے معارف و نکات بھی دکھائے ہیں۔ قیمت ۳ر

شہادات مرزا

ملقب بہ عشرہ مرزائیہ

جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ اور اقوال و الہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوے مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس کو خوش قسمت آج تک وصول [illegible] قیمت صرف [illegible]

فسخ نکاح مرزائیاں

مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتوے۔ [illegible] مرزائی [illegible] قیمت [illegible]

تعلیمات [illegible]

قادیانی مشن کی تردید [illegible] جامع رسالہ تعلیمات مرزا [illegible] قادیان سے اس کا جواب [illegible] جواب الجواب [illegible] [illegible] اپنے پاس [illegible] قیمت [illegible]

منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً مذہبی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت شائع ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

جلد ۳۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۲۴

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفٰے بجان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...

رؤسا و جاگیرداران سے ۱۰ ...

عام خریداران سے ...

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۱ صفر المظفر ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نعت شریف

(از جناب ایم۔ آر۔ صاحب نواب دہلوی)

اللّٰھم صل علیٰ محمد

دل اور نظر ہی نہیں شیدائے محمد
رگ رگ میں سمائی ہے تمنائے محمد

وہ خاک نہیں خاک مگر خاک شفا ہے
جس خاک پہ ہو نقش کف پائے محمد

دن رات یہی ایک لگن دل کو لگی ہے
آ جائے نظر چہرۂ زیبائے محمد

بیمار محمد ہوں مری بس یہ دوا ہے
مل جائے مجھے خاک کف پائے محمد

جنت کا ہوں جنت کا یہ دعوے نہیں بیجا

جب جان سے ہوں نواب میں شیدائے محمد

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں معمولی سی بارش ہو جانے سے پھر سردی ہو گئی۔

—— امرتسر خان بہادر ڈاکٹر میر ہدایت اللہ بلدیہ امرتسر کے بلا مقابلہ پریزیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں ایک سال کے بعد دوسرا پریزیڈنٹ ہندو ہوگا۔ پھر تیسرے سال سکھ ہوگا۔

—— معلوم ہوا ہے کہ مقدمہ مسجد شہید گنج کی اپیل جو ہائیکورٹ میں دائر کی ہوئی ہے۔ اس کی تاریخ سماعت کا عنقریب اعلان ہو جائیگا۔

—— ریاست مالیرکوٹلہ کے حالات پھر کچھ مخدوش ہو گئے ہیں۔ کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا ہے۔ مسلم حلقوں میں پولیس کی چوکیاں مقرر کی گئی ہیں۔ مفتی محمد شفیق صاحب اور چند دیگر مسلمان گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ بنا فساد ایک مسلم سکول ہے۔ (اصل حالات معلوم کر کے تمام کیفیت آیندہ شائع کی جائے گی)

—— لاہور میں آگ لگ جانے سے ایک مکان جس میں فلمیں تقسیم کرنے کا دفتر تھا جل گیا بہت سی فلمیں بھی جل گئیں۔

—— جالندھر میں ۱۸۔ اپریل کو زبردست بارش اور ژالہ باری ہوئی۔

—— دو پنجابی نوجوان شیخوپورہ سے ایک حساب دان بیل کو انگلستان ملک معظم کی تاجپوشی کے موقع پر نمائش میں لے جا رہے ہیں۔ یہ بیل جمع، تفریق، ضرب، تقسیم وغیرہ کے سوالات حل کر سکتا ہے۔

—— سری نگر ۱۴۔ اپریل ڈاک لاری جس میں چھ مسافر بھی تھے دریائے جہلم میں گر گئی ڈرائیور کے سوا تمام مسافر و ڈاک غرق ہو گئی۔

—— بمبئی ۱۷۔ اپریل کو ہندوستان سے ۹۴ لاکھ ۸۹ ہزار ۷۳۸ روپے کا سونا غیر ممالک کو بھیجا گیا۔

—— صوبہ سرحد کی اسمبلی میں ملک خدا بخش سپیکر مقرر ہوئے ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے ڈیوک آف ونڈسر (سابق شاہ ایڈورڈ) مسز سمپسن سے ۲۷۔ اپریل کے بعد شادی کر سکیں گے۔ کیونکہ مسز سمپسن نے جو طلاق حاصل کی ہے وہ ۲۷۔ اپریل کو مکمل ہوگی۔

—— حکومت پنجاب نے صوبہ اور اسکے ماتحت ملازمین کی تنخواہوں کا نیا معیار مقرر کیا ہے۔ جس میں ۱۵ سے ۲۵ فیصدی تک تخفیف کی جائیگی۔ یہ معیار ان ملازمین کے لئے ہوگا جو آیندہ بھرتی ہونگے یا جو جنوری ۱۹۳۱ء سے عارضی طور پر مقرر ہیں۔

ایک نظر ادھر بھی

جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ اپریل ۱۹۳۷ء میں ختم ہے۔ ان کے نمبر خریداری اہلحدیث ۲۔ اپریل ۱۹۳۷ء میں درج کئے گئے ہیں۔ ان کی طرف سے اگر ۲۹۔ اپریل تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر، یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ وصول نہ ہوگی تو حسب دستور سابق آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ ناظرین و خریداران مطلع رہیں۔ (منیجر)

—— حکومت ایران نے غیر ملکی عورتوں سے شادی کرنے پر قیود عائد کر دی ہیں۔

—— کشن گنج (جو ریاست نیپال کی سرحد پر واقع ہے) میں آگ لگ جانے سے بہت سی جھونپڑیاں اور فصلیں تباہ ہو گئیں۔

غریب فنڈ | از فتوی فنڈ عہ۔ جہار الہدی صاحب ۸؍ مدرسہ دار العلوم میرٹھ ۸؍۔ میزان ۵۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۳؍۔ بقایا فنڈ عہ۔

وصولی داخلہ | ۱۔ محمد بخش شلپور۔ ۲۔ نور محمد میاں ...

یاد رفتگان | میرے والد حکیم حافظ مولوی عبد اللہ صاحب تھا طبیب شاہی ریاست کپورتھلہ ۱۴ مارچ ۱۹۳۷ء کو علی الصبح بعارضہ درد گردہ انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (احمد خان از کپورتھلہ)

مدیر:۔ موصوف میرے احباب میں سے تھے ناظرین ان کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت بھی کریں۔ اللھم اغفرہ وارحمہ۔

غریبوں کا کیا بنیگا | ناظرین اخبار سے مخفی نہیں کہ غریب فنڈ کے سائلین میں روز افزوں جس قدر ترقی ہو رہی ہے اسی قدر آمد بند ہے۔ صرف فتوے فنڈ ہی مستقل آمد تھی سو مستفتی حضرات اب اسکی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ بیرونی امداد عرصہ سے بند ہے۔ آج ۱۹ تک ۶۵ سائلین ایسے ہیں جن کے نام اخبار جاری ہونا ہے۔ انکے داخلہ کی مجموعی رقم ۱۵۸ روپیہ ہے۔ اگر ۱۳۵ روپیہ مزید آجائیں تو ان سب کے نام اخبار جاری ہو سکتا ہے۔ اہلحدیث کے ہزارہا ناظرین میں سے حسب توفیق ایک ایک روپیہ۔ آٹھ آٹھ آنہ یا چار چار آنہ بھی قیمت اخبار بھیجتے وقت ارسال کر دیا کریں تو یہ سابقہ حساب بے باق ہونے کے علاوہ فنڈ میں ایک کافی رقم محفوظ رہا کرے۔ کیا غربا کا حق محسوس کرتے ہوئے مذکورہ بالا تجویز پر عمل کیا جائیگا۔

چندہ کانفرنس | از جناب جہار الہدی صاحب راجبارڈی عہ۔

اشاعت فنڈ | از سید عبد الحفیظ ناظم جمعیۃ علماء سلفیہ دربھنگہ ۶۔ ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب ہریا سرائے ۶۔ میزان ۱۲۔

دار الحدیث مکہ مکرمہ | کے لئے از جہار الہدی صاحب مذکور ۵؍۔

مضامین آمدہ | مولوی عبد الصمد صاحب ... عبد الحفیظ۔ جعفر خان۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۱-صفر المظفر ۱۳۵۶ھ

دہلوی امامت اور اس کے ثمرات

دہلوی امامت سے ہماری مراد مولوی عبدالوہاب صاحب متوفی ساکن صدر بازار دہلی کی جاری کردہ امامت ہے۔ مرحوم نے ہمارے سامنے بزبان خود بیان کیا تھا کہ میری امامت خاص شہر دہلی کے لئے ہے مگر آج کل اُن کے صاحبزادے مولوی عبدالستار نے اپنی امامت کو وسعت دینے کے لئے اِدھر اُدھر مبلغ بھیج رکھے ہیں۔ ان میں سے ایک مبلغ مولوی عبدالغفار مقیم الحال بریلی ہیں۔ جنہوں نے ایک اشتہار شائع کیا ہے۔ جس میں وہی مشہور حدیث موت جاہلیت والی پیش کر کے عوام اہلحدیث کو اپنے امام کی بیعت میں داخل ہونے کی ترغیب دی ہے۔ ہم شروع ہی سے سلسلۂ امامت کو بغور دیکھ رہے ہیں اور اسے دیکھ کر ہماری حیرت میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے کہ مدعیان و حامیان امامت اشتراک لفظی سے یا خود غلطی کھاتے ہیں یا دوسروں کو غلطی میں ڈال رہے ہیں۔ اشتراک لفظی سے مغالطہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ کسی لفظ کے متعدد معانی میں سے کوئی خاص معنی متعین کئے بغیر ایک قسم کا حکم دوسری قسم پر چسپاں کر کے خواہ اسکی مختلف اقسام کے احکام مختلف ہی ہوں۔ یہ بات داب محصلین سے بعید ہے۔ اس لئے ہم نے شروع ہی میں اس لفظ "امام" کے اقسام اور ان کے احکام بتا کر حامیان امامت کو مشورہ دیا تھا کہ وہ پہلے لفظ "امام" کے معنی کی تعیین کریں پھر اس پر حکم لگائیں۔ ۱۷-جون ۱۹۳۶ء کے پرچے میں ہم نے اس "امامت" کے متعلق ایک مضمون لکھا تھا۔ اس میں سے ایک اقتباس آج ہم مکرر بلکہ سہ کرر نقل کرتے ہیں۔ ناظرین کرام خصوصاً جدید خریداران "اہلحدیث" اس کو دیکھیں۔

قرآن و حدیث کی رو سے امامت کی تقسیم اور احکام

"**قسم اوّل** یعنی امامت انبیاء کا حکم یہ ہے کہ بلا چون و چرا اُن کی پیروی کی جائے۔ انکار کرنے والے پر کفر عائد ہو۔ جیسا کہ مسلّم فریقین بلکہ مسلّمہ کل اہل اسلام ہے۔

قسم دوم یعنی ائمہ ہدیٰ کی امامت کا حکم یہ ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے بشرط موافقت تعلیم انبیاء۔ والا۔ لا۔

قسم سوم امام صلوٰۃ کا حکم یہ ہے کہ خاص حالت صلوٰۃ میں امام کی پیروی فرض ہے۔ چنانچہ فرمایا اِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وغیرہ۔ مگر سوائے نماز کے باقی اوقات میں امام کی اطاعت فرض واجب نہیں۔

چوتھی قسم کا حکم یہ ہے کہ ہر حال میں اُس کی اطاعت کی جائے۔ ملکی انتظام اُس کے حکم کے ماتحت ہو۔ جہاد اُسی کے حکم سے ہو۔ مظلوم اُس سے فریاد کرے۔ وہ ظالم سے مظلوم کا انتقام لے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی العسر والیسر والمنشط والمکرہ۔ وعلیٰ اثرۃ علینا۔ الحدیث

"یعنی (ہم) صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ امام وقت کی بات سنا کرینگے اور تابعداری کیا کریں گے۔ تنگی۔ آسانی۔ خوشی اور ناخوشی سب میں"

اسی امام کی بابت ارشاد ہے کہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج من الطاعۃ وفارق الجماعۃ فمات میتۃ جاھلیۃ۔ الحدیث

یعنی جو شخص امام کی اطاعت سے نکل جائے اور جماعت سے جدا ہو جائے وہ جاہلیت کی موت مرے گا"

ان سب مراتب کی جامع قرآن مجید کی یہ آیت ہے:۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔

یعنی اللہ کا کہا مانو۔ رسول کا حکم مانو۔ اور اپنے میں سے حکومت والوں کی اطاعت کرو"

(اہلحدیث صفحہ ۳۔ ۱۷ جون ۱۹۳۶ء)

یہ تقسیم بتا کر ہم نے متبعین اور داعیان امامت دہلوی کو ان لفظوں میں مشورہ دیا تھا:۔

"**پس اب** مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی کے

دعوے کی تنقید بہت آسان ہے۔ موصوف سے استفسار ہو کہ آپ ان چار اقسام کی امامت میں سے کونسی امامت کے قائل ہیں۔ (۱) امامت نبوت؟ (ہمارا گمان بلکہ یقین ہے کہ نہیں)۔ (۲) امامت ہدایت؟ اپنی حد میں کوئی حرج نہیں۔ (۳) امامت صلوٰۃ؟ کوئی حرج نہیں۔ (۴) امامت حکومت؟ (بشرط تحقق) چشم ما روشن دل ما شاد۔ مگر یہ یاد رہے ؎

ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند

یاد رہے کہ امامت قسم چہارم ہی وہ امامت ہے جس پر اسلام کی ترقی کا دارمدار ہے۔ اسی کے ایک فعل کی بابت ارشاد ہے۔ ذروۃ سنامہ الجہاد (اسلام کی بلندی اور برتری جہاد میں ہے) یہ وہی عالی قدر فعل ہے جس کی بابت ارشاد ہے اَلاِمام جنّۃ یقاتل من وراءہٖ (امام مثل ڈھال کے ہے جس کے حکم سے جہاد کیا جاتا ہے) یہی وہ امامت ہے جس کی بابت ارشاد ہے۔

الجہاد ماضٍ مع بروفاجر (جہاد جاری رہیگا چاہے امام نیک ہو یا برا)۔"

(اہلحدیث ۱۰ جون ۱۹۲۷ء صفحہ ۲و۳)

اہلحدیث مذکورہ بالا اقتباس کو ہم نے اہلحدیث مورخہ ۲۶۔ اپریل ۳۵ء مطابق ۲۲ محرم ۱۳۵۴ھ میں دوبارہ نقل کر کے اس کے ذیل میں یہ نوٹ بھی لکھا تھا کہ

"ایک امامت یا امارت سفری بھی ہے جو عارضی اور محدود الوقت ہوتی ہے۔ اس لئے ہم نے اس کو ان چار اقسام میں داخل نہیں کیا"۔

اس مضمون کو شائع ہوئے قریباً نو سال کا طویل عرصہ گزر گیا مگر آج تک کسی صاحب نے اس کا باقاعدہ جواب نہیں دیا۔ یعنی ان شقوق اربعہ میں سے کوئی خاص شق اختیار نہیں کی مگر غلط مبحث کے طور پر صرف لفظ امام کو لے کر ایک قسم کے احکام دوسری قسم پر چسپاں کرتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ رسالہ صحیفہ اہل حدیث دہلی میں جو گروہ امامیہ کا آرگن ہے۔ خود مولوی عبدالستار صاحب "امام وقت" کی طرف سے مندرجہ ذیل نوٹ شائع ہوا ہے:۔

"ہاں میرا اور میری جماعت کا جو عقیدہ ہے وہ مندرجہ ذیل ہے:۔

(۱) ہر زمانہ میں ایک امام ہونا چاہئے۔ جو لوگوں کی حتی الامکان کتاب و سنت کی روشنی میں صحیح رہنمائی کرے تاکہ مسلمان آپس میں متحد و متفق ہو کر زندگی بسر کریں۔ (امام زید ہو یا محمود)

(۲) آنحضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص امام کی بیعت بغیر کئے مریگا وہ جاہلیت کی موت مریگا۔ میرا اور میری جماعت کا اس فرمان نبوی پر ایمان ہے اور نہ صرف میرا اور میری جماعت کا بلکہ ہر مسلمان کا اس پر یقیناً ایمان ہوگا۔ مَنْ مَاتَ وَلَیْسَ فِیْ عُنُقِہٖ بَیْعَۃٌ مَاتَ مِیْتَۃً جَاہِلِیَّۃً (صحیح مسلم)

(۳) بموجب حدیث نبوی تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِہِمْ وَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِہِمْ۔ امام مالداروں سے زکوٰۃ وصول کر کے غریبوں پر تقسیم کرے"۔ آنحضرت کے زمانہ خیر میں نکاح ہوتے تھے۔ بعض نکاح کی آپ کو خبر تک نہیں ہوتی تھی۔ کیا یہ سمجھ میں آسکتا ہے؟ کہ امام جو خادم سنت نبوی ہے اس کی اجازت کے بغیر نکاح و طلاق نہ ہو؟ ہاں نکاح و طلاق اور وراثت وغیرہ کے جھگڑے کے وقت امام کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے تاکہ وہ شریعت کے مطابق فیصلہ دے۔ نیز مسلمانوں کی عورتوں سے بلا طلاق نکاح کرنا حرام ہے"۔

(صحیفہ اہلحدیث صفحہ ۱۰۔ بابت محرم ۱۳۵۶ھ)

مرقومہ عقائد مولوی عبدالستار ہی کی ذات سے مخصوص نہیں بلکہ بقول مولوی عبدالستار آپ کے والد ماجد نے بھی ایسا ہی اظہار کیا ہوا ہے۔ اس نوٹ میں بھی وہی غلط مبحث کیا گیا ہے جس کی ہمیں شکایت ہے یعنی "امام" کی تعیین نہیں کی کہ اس سے مراد امام نبوت ہے یا امام سیاست۔

ہاں آپ کے پہلے نمبر سے اگر کوئی استنباط کرنا چاہے تو کرسکتا ہے کہ دہلوی امامت امامت ہدایت کی مدعی ہے۔ کیونکہ اس کے یہ الفاظ کہ "ہر زمانے میں ایک امام ہونا چاہئے جو لوگوں کو کتاب و سنت کی روشنی میں صحیح رہنمائی کرے"۔ اسی مفہوم پر دلالت کرتے ہیں۔ ہم اس فقرے کو اپنے معنے میں صحیح جانتے ہیں۔ لیکن اس سے وحدت شخصی مراد نہیں بلکہ وحدت نوعی اور تعدد افرادی مراد ہے۔ ایسی امامت سلف سے لے کر خلف تک برابر ہوتی چلی آئی ہے۔ ائمہ فقہ، ائمہ حدیث، ائمہ تفسیر دیگر بے شمار صلحاء و اتقیاء اسی نوع کے افراد تھے۔ قرآن مجید کی آیت

وَجَعَلْنَا مِنْہُمْ اَئِمَّۃً یَّہْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا[1]

اسی حقیقت کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ اس تشریح کے ماتحت مدرسہ رحمانیہ دہلی کے جملہ اساتذہ اور دیگر علمائے کرام اپنی اپنی جگہ پر سب امام ہیں۔ مگر اس اصل کی یہ فرع ہرگز نہیں ہوسکتی کہ جو شخص ان علماء کی بیعت سے الگ رہے وہ جاہلیت کی موت مریگا اتنی بڑی سخت سزا کی دھمکی کسی خاص قسم کی امامت کے منکر کے حق میں وارد ہوئی ہے۔

میں اپنے ان عزیز دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ان احادیث کی ایسی تشریح کر کے منکرین حدیث کو جرأت نہ دلائیں کہ وہ خواہ مخواہ حدیث شریف پر ایسے حملے کریں جن کی مدافعت انکی طاقت سے باہر ہو۔ ناظرین غور کریں کہ کتنے غضب کی بات ہے کہ "امامت" کی تعیین کئے بغیر جاہلیت کی موت کا فتوےٰ لگایا جاتا ہے۔

[1] بنی اسرائیل میں ہم نے کئی امام بنائے جو لوگوں کو ہمارے حکم کے ساتھ ہدایت کرتے تھے۔

فتح البیان ازمولانا سیالکوٹی (۱۹۴۴)

ہاں تیسرے نمبر میں آپ فرماتے ہیں کہ امام، مالداروں سے زکوٰۃ وصول کرکے غریبوں پر تقسیم کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انفرادی طور پر زکوٰۃ کی ادائیگی جائز نہ ہوگی بلکہ بقول آپ کے نماز، روزہ، حج اور وعظ و تبلیغ حتیٰ کہ کوئی دینی کام جائز نہ ہوگا۔ (ملاحظہ ہو خطبہ صدارت از مولوی عبدالستار صاحب بتقریب جلسہ امامت ۱۳۵۳ھ)

کیا آپ تاریخ اسلامی کی شہادت سے ہمیں بتا سکتے ہیں کہ ائمہ ہدیٰ میں سے کسی امام نے زکوٰۃ فراہم کرکے غرباء میں تقسیم فرمائی؟ اگر نہیں بتا سکتے تو اپنے غلط فتوے سے رجوع کریں۔

ہاں یہ بھی بتائیں کہ اگر کوئی مسلمان اپنی زکوٰۃ آپ کے حوالے نہ کرے تو کیا آپ اس سے زبردستی زکوٰۃ وصول کر سکتے ہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو پھر آپ کی امامت کس قسم کی ہے؟

ایک علمی مثال | طالب علم جانتے ہیں کہ مصنف "کافیہ" نے کلمے کی تقسیم کرکے ہر ایک قسم کے احکام الگ الگ بیان کئے ہیں۔ اگر تقسیم کے بغیر ہی مصنف کلمے کے احکام بیان کر دیتا تو طلباء کو بڑی پریشانی ہوتی۔ نہ صرف پریشانی ہوتی بلکہ ہمیشہ ایک گونہ گمراہی میں رہتے۔ مثلاً اسم کا خاصہ حرف میں سمجھا جاتا۔ کبھی فعل پر تنوین پڑھی جاتی اور جواب میں کہا جاتا کہ تنوین کلمے پر آیا ہی کرتی ہے اور مثال میں جملہ زَیدٌ رَجُلٌ پیش کیا جا سکتا۔ جس طرح گرامر میں ایسا کرنا غلط روی ہوتی اسی طرح یہ چال بھی غلط ہے کہ بغیر تعیین قسم کے حکم لگایا جاتا ہے۔ جماعت صدریہ دہلی اگر معقولات کی اصطلاحات سے ناواقف ہے تو کوئی حرج نہیں۔ صرفی نحوی اصطلاحات تو اُن کو یاد ہونگی پس وہ آئندہ ایسی غلطی کا ارتکاب نہ کریں۔

(نوٹ) پنجاب کی جدید امارت شریفیہ کے حامیوں نے بھی ابتدا میں یہی غلطی کی تھی لیکن جب اُن سے دعوے کے ثبوت کا مطالبہ کیا گیا تو انہوں نے ہمارے مطالبے کی صحت کو سمجھ کر اپنی امارت کو سفری امارت کے مشابہ قرار دیا۔ اسی طرح صدری امارت بھی ازراہ مہربانی "جماعت" کے حال پر رحم فرمائے اور جماعت کے اعیان ہماری درخواست سُن کر اُن سے قسم امامت کی تعیین کرائیں۔ تاکہ بحکم وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا اس بحث پر باقاعدہ گفتگو چل سکے فریقین ہمیں معاف فرمائیں۔ ہم ان کو اس غلطی کا مرتکب پاتے ہیں کہ بغیر تعیین بحث کے وہ اس بحث کو جاری کئے ہوئے ہیں۔

ناظرین کرام! | اس غلو کی انتہا ملاحظہ ہو کہ دہلی کا ایک نوجوان تمام اسلامی دنیا کو للکارتا ہوا کہتا ہے کہ جلد سے جلد امام وقت کی (یعنی اسکی) ماتحتی اختیار کرو۔ ورنہ ایسا نہ ہو کہ جہنم میں داخل کئے جاؤ۔

(خطبہ صدارت مذکور)

اُف رے! کس حد تک قادیانیت کے ساتھ مشابہت ہے (العیاذ باللہ!)

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ط

مولوی عبدالغفار (مشتہر اشتہار مذکور) مقیم بریلی نے ہم پر بہت کچھ اظہار غیظ و غضب کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم سے وہ قصور سرزد ہوا ہے تو ہم اس غیظ و غضب کے پورے بلکہ سو درجہ بلکہ ہزار درجہ زیادہ مستحق ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:-

"مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بھی اپنا امام و سردار سید شریف حسین صاحب کو مان لیا ہے اور دستخط بھی کر دیئے ہیں ۱۹۳۱ء میں دیکھو اظہار حقیقت کو اور مولانا ثناء اللہ صاحب نے تو ایسا غضب ڈھایا ہے آپ لکھتے ہیں

من خرج من الطاعة وفارق الجماعة مات ميتة جاهلية۔ یعنی جو کوئی اس امیر (شاہ محمد شریف) کی تابعداری سے نکل جاویگا (جماعت) سے جدا ہوگا وہ کفر کی موت مریگا

(اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۳۱ء)

اللہ اکبر! کس قدر مولانا صاحب نے اپنے سوار کی یعنی امام کی تعریف کی ہے کہ حدیث شریف کو بھی ان کی ذات کے لئے مخصوص کر دیا۔

(منقول از اشتہار بریلی)

اہلحدیث | ہم اس موقع پر کن لفظوں میں اظہار افسوس کریں۔ ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم دیکھتے ہیں کہ مذہبی گفتگو کرتے ہوئے حامیان مذہب خود مذہب کے خلاف حرکت کر جاتے ہیں۔ یہ فقرات جو اوپر نقل ہوئے ہیں ہمارے نہیں بلکہ حامیان امارت شریفیہ کے رسالے سے بغرض تردید منقول ہیں۔ ہم اپنی تصدیق کے لئے اہلحدیث ۲۷ فروری سے پوری عبارت نقل کرتے ہیں جو یہ ہے:-

"**آئندہ خطرہ** | دہلی میں مسئلہ امارت سے جو تفریق قائم ہو چکی ہے اس کی بنا محض دعوے امارت نہیں بلکہ دعوے کے ساتھ یہ فتویٰ بھی ہے کہ جو کوئی اس امارت کو تسلیم نہ کریگا وہ ایسا ویسا ہوگا۔ اسی طرح پنجابی امارت سے بھی خطرہ ہے جس کا ظہور بھی ہو گیا ہے۔ اسکی تفصیل یہ ہے کہ ان کی طرف سے ایک ٹریکٹ چو ورقہ شائع ہوا ہے۔ جس کا نام ہے "تنظیم اہل حدیث"۔ اسکی پیشانی پر ایک حدیث لکھی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:- من خرج عن الطاعة وفارق الجماعة مات ميتة الجاهلية۔ یعنی جو کوئی (اس امیر کی) تابعداری سے نکل جائیگا اور جماعت سے جدا ہوگا وہ کفر کی موت مریگا۔

بغیر تسلیم امارت داخلہ بند کرنے اور اس حدیث کو پیشانی پر لکھنے سے بقول سے

سالیکہ نکو است از بہارش پیدا است

ہے۔ آئندہ کے تفرق انفصال کا جو اندیشہ ہے اہل علم و اہل دانش خود ہی سوچ لیں۔"

(۲۷- فروری ۱۹۳۱ء)

ناظرین کرام! | اس اقتباس کو بغور ملاحظہ کرکے فیصلہ فرمائیں کہ آج کل اگر اسماء الرجال لکھے

جائیں تو مولوی عبد الغفار کو کس طبقے میں لکھا جائیگا؟ طبقہ ثقات میں یا طبقہ واضعین میں۔ اگرچہ ان حضرت کی تردید کرنے کو ہماری مرقومہ بالا عبارت کافی ہے۔ تاہم امارت شریعیہ کے ایک مبلغ (مولوی محمد یوسف) کا تازہ بیان ہم سناتے ہیں وہ لکھتا ہے کہ

مولانا ثناء اللہ صاحب نے اختلاف رائے رکھتے ہوئے امارت کو تسلیم نہ کیا (زرد اشتہار بعنوان اعلان عام اور اعیان اسلام مشتہرہ در کلکتہ بماہ مارچ ۱۹۳۶ء)

انعام ہم اعلان کرتے ہیں کہ مولوی عبد الغفار صاحب نے ۲۷ فروری کے اہلحدیث کے حوالہ سے جو عبارت ہمارے ذمے لگائی ہے۔ اگر یہ واقعی ہمارے ذمے لگتی ہے تو ہم ان کو ایک سو روپیہ انعام دینگے۔

اگر ثابت نہ ہو تو موصوف اپنی مسجد میں جمعہ کے روز صرف اپنے افترا کا اعتراف کر کے معافی مانگیں ہماری طرف سے ساری کارروائی کے لئے شیخ عبد الحکیم صاحب سوداگر ہڈی بریلی وکیل ہونگے۔

پس مختصر یہ ہے کہ حامیان امامت جب تک اقسام امامت میں سے کسی خاص قسم کی تعیین نہ کرینگے۔ یہ ساری بحث اس شعر کی مصداق رہیگی

چہ خوش گفت است سعدی درزرادی
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا

(باقی باقی)

شفاء العلیل اردو ترجمہ القول الجمیل

مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رح

کتاب ہذا میں اقسام و شرائط بیعت اور اس کے جواز و عدم جواز پر بحث ہے۔ ساتھ ہی بعض اعمال اور وظائف برائے حل مشکلات و قضاء حاجات مندرج ہیں۔ بہت سے مسائل تصوف بھی زیر بحث آگئے ہیں۔ قیمت ۸/ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی منصب نبوت سے معزول کئے گئے

ایک مرید مرزا کا بیان

ہمارے ناظرین مولوی فضل خان ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی کو جانتے ہیں۔ آپ مرزا صاحب قادیانی سے پرانے فیض یاب ہونے کے علاوہ مدعی الہامات ہیں۔ گاہے ماہے آپ کے الہامات اہلحدیث میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ آپ نے اپنے الہامات کا جو نیا ٹریکٹ مطبوعہ ۱۲۔ اپریل ۱۹۳۷ء بھیجا ہے۔ اس میں ایک اعلان حسب ذیل بھی ہے:-

"**مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنے دعویٰ نبوت سے معزولی کا اعلان بحکم نبی کریم**

مورخہ ۶۔ مارچ ۱۹۳۷ء کو مرزا غلام احمد قادیانی نے بحکم نبی کریم خاکسار کے پاس آکر اپنا یہ بیان لکھوایا۔ (۱) اب میں سیدھا سادہ مسلمان ہوں۔ (۲) یہ ہمارے استاذ ہیں۔ میں ان کا شاگرد ہوں۔ میں حلفاً باللہ کہتا ہوں کہ مذکورہ بالا تینوں فقرے مرزا غلام احمد قادیانی کے ہیں۔ اے قادیانی دوستو! اب بتلاؤ کس کو نبی کہو گے اور کس کی مسند خلافت پر بٹھاؤ گے۔ اے لاہوری ساکنان احمدیہ بلڈنگز دوستو! اب تم بولو کس کو مجدد اور مسیح موعود مانو گے تم ہر دو فریقوں کا یہ حال ہے نہ دیکھا نہ بھالا قربان گئی خالہ۔" (ٹریکٹ خادم المسلمین عث صفحہ ۳)

اہلحدیث نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مرزا صاحب قادیانی سے معزولی کا اعلان کرائیں اور مرزا صاحب اعلان کریں اور مرزا صاحب کے خاص مرید، صاحب الہام مولوی فضل خان اس اعلان کی تبلیغ کریں ہم کون ہیں جو اس اعلان میں دخل دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے بس کی بات بھی نہیں۔ ہاں افسوس ضرور ہے کہ ہمارے ملک پنجاب میں ایک ہی نبی ہؤا تھا سو وہ بھی معزول کیا گیا۔ ہمارے قادیانی دوستوں کو اس سے ملول خاطر نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ مرزا صاحب کے فیض سے آج بھی قادیان میں ایک نبی موجود ہے۔ جس کا نام ہے "احمد نور رسول اللہ" جس کی وجہ سے قادیان میں نور نبوت چمکارے مارتا رہے گا۔

بعد مجنوں داغ سے آباد ہے دشت جنوں
اس خرابہ کے لئے بے خانماں ہو کوئی ہو

قادیانی اور لاہوری سلسلہ تباہ کیا جائیگا

ایک الہامی احمدی کا الہام

مولوی فضل خان صاحب (جن کا تذکرہ مندرجہ بالا سطور میں ہؤا ہے) نے اپنے مجموعہ الہامات شائع شدہ ۱۷۔ اپریل ۱۹۳۷ء میں ذیل کے دو الہام بھی لکھے ہیں۔ بقول مولوی صاحب موصوف خدا انکو اطلاع دیتا ہے کہ:-

پہلا الہام ہم قادیانی اور لاہوری سلسلہ احمدیہ کا پہلا نظام توڑ دیں گے۔

قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بنائے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پائے

دوسرا الہام غلام احمد قادیانی سے بڑھی

غلط فہمیاں پیدا ہوئیں ان کی اصلاح کی جائیگی (ذاتی)

اہلحدیث | مقابلہ تو بڑا زبردست ہے۔ کیا قصر خلافت قادیان کی ڈیوڑھی کا ...... اس پر کچھ بولے گا؟ دیدہ باید!

خدا خیر کرے!

اہل دہلی خبردار!

قصبہ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب) سے ایک آواز اٹھی تھی کہ مجھے کشف ہوتا ہے۔ اپنے کشف کا نمونہ اس مدعی نے یہ بتایا تھا کہ میں نے اپنے بھائی کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا تو اس کی تلاوت میں قادیان کا نام بھی سننے میں آیا، میں نے اس کشفی حالت میں قرآن پر نظر ڈالی تو قادیان کا نام لکھا ہوا پایا (ازالہ اوہام)

آج کل دہلی سے بھی اسی قسم کے ایک کشف کی آواز شائع ہوئی ہے۔ اس کشف کو دیکھنے والے دہلی کے مشہور اہل تصوف خواجہ حسن نظامی صاحب ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:-

"مکاشفہ | مجھے خدا نے مکاشفہ کی نعمت دی ہے اور میں بعض اوقات لوگوں کے دلوں اور گھروں کی خفیہ حالتوں کو اپنے خداداد کشف کے ذریعہ معلوم کر لیتا ہوں۔ اور جب مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض مرد اپنی عورتوں پر ظلم کرتے ہیں اور ان کی خدمات کی قدر نہیں کرتے اور غیر عورتوں پر بری نگاہیں ڈالتے ہیں تو مجھے بہت صدمہ ہوتا ہے۔ اور جو عورتیں اپنے شوہروں کی پردہ داری نہیں کرتیں اور گھر کے کام سے غافل رہتی ہیں۔ اور اپنے شوہر کو اپنا حاکم نہیں مانتیں۔ تو اس کا صدمہ بھی مجھے بہت ہوتا ہے۔ مگر میں اپنے کشف کو ظاہر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کا اظہار گناہ اور طریقت میں ناجائز ہے۔ اس لئے میں نے خوش حال برادری کے ذریعہ ایسے اصول تجویز کئے ہیں کہ ہر گھر میں میاں بیوی کے تعلقات خوش گوار ہو جائیں اور مجھے اپنے آئینہ قلب میں کسی مرید کی مکروہ صورت نظر نہ آئے۔ جس سے مجھے اذیت ہوتی ہے۔"

(منادی دہلی صٓ ۱۹ مارچ ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث | یہ تو ہوئی ابتدا۔ اس کی انتہا کہاں پہنچیگی اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس خط کو قادیانی خط کے ساتھ ساتھ متوازی چلانے کی تمہید رکھی گئی ہے۔ اسی لئے ہم نے عنوان میں تنبیہ کی ہے کہ

اہل دہلی خبردار!

علمائے اناجیل سے ایک علمی سوال

مسیحی علماء جو عہد قدیم اور عہد جدید کی اشاعت کرنے میں آسمانی بادشاہت (نجات) کی امید رکھتے ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ وہ ان کتابوں کے مضمون کو صحیح طور پر لوگوں کو سمجھائیں۔ سائل جس رنگ میں سوال کرے اسی رنگ میں اس کو جواب دیں۔ خاصکر عبارت سے متعلق سوالات کو حل کرنا ان کا فرض اولین ہے۔ حق تو یہ ہے کہ یہ قاعدہ کچھ مسیحیوں کے ساتھ ہی مختص نہیں بلکہ ہر ایک مذہبی گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس معقول قاعدے کے پیش نظر ہم یہاں ایک عبارت پیش کر کے اسپر نحوی ترکیب سے متعلق ایک سوال کرتے ہیں۔ امید ہے کہ مسیحی اہل قلم جواب دینے میں سستی نہ کریں گے۔ تحقیق طلب عبارت درج ذیل ہے:-

(۱) پس توبہ کرو اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آویں اور یسوع مسیح کو پھر بھیجے۔ جس کی منادی تم لوگوں کے درمیان آگے سے ہوئی۔ (۲) ضرور ہے کہ آسمان اُسے لئے رہے اس وقت تک کہ سب چیزیں جن کا ذکر خدا نے اپنے سب پاک نبیوں کی زبانی شروع سے کیا اپنی حالت پر آویں (۳) کیونکہ موسےٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اٹھائیگا جو کچھ وہ تمہیں کہے اس کی سب سنو اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اُس نبی کی نہ سنے وہ قوم میں سے نیست کیا جائیگا۔

(کتاب اعمال باب ۳۰ فقرہ $\frac{19}{23}$)

سوال | ہمارا استفسار اس عبارت پر یہ ہے کہ لفظ کیونکہ جس پر ہم نے نمبر ۳ ڈالا ہے۔ مذکورہ عبارت میں یہ کس فقرے کی دلیل ہے۔ اس کے بعد اصل بحث چلے گی۔ (ابوالوفا ثناء اللہ)

جواب استفسار

اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۲۔ رجب سنہ رواں میں ایک استفسار پڑھا۔ آج اسکے جواب میں تحریر ہذا پیش کرتا ہوں۔ امید کہ مستفسر صاحب کی بےچینی زائل ہو کر ان کے دل کو کافی تسلی و تسکین حاصل ہوگی۔ وہ استفسار یہ ہے:-

"میاں صاحب کا ایک فتوےٰ میری نظر سے گزرا جس میں تحریر ہے کہ جس کتاب وغیرہ میں تصویر زندہ چیزوں کی ہوگی میں اس کو نہ چھاپوں گا اس لئے کہ میں تصویر کو قرآن و حدیث کے دلائل سے حرام سمجھتا ہوں (الیٰ قولہ) جب سے میں نے میاں صاحب کا فتوےٰ حرام کا دیکھا بہت بےچین ہوں اور اسی فکر میں ہوں کہ روزی حلال ہے یا حرام۔ (اہلحدیث ۲۲ رجب ۱۳۵۵ھ)

الجواب۔ پہلے اس بات کو معلوم کرنا اور اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ دین اسلام بہت

سہل اور آسان ہے۔ اور اسلام نے کوئی حکم طاقت بشری سے بالا نہیں دیا ہے۔ ارشاد باری ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (پ ۲۸ سورہ تغابن)

بقدر استطاعت و قدرت اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا :-

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا

(پ ۳- سورہ بقرہ) اللہ (تعالیٰ) کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ کوئی کام نہیں دیتا۔

حدیث شریف میں آیا ہے اَلدِّيْنُ يُسْرٌ

دین اسلام (نہایت) آسان ہے

(مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلعم کے واسطے سے جو دین اور شریعت مقرر فرمایا ہے اسپر ایمان لاکر اس کے مطابق عمل کرنا طاقت انسانی سے باہر نہیں ہے بلکہ ہر انسان کو اس پر قدرت وقوت حاصل ہے خواہ کوئی ہو اور کہیں کا ہو)۔ اب اگر خارجی طور پر کوئی دشواری اور مشکل پیدا ہو جائے تو اس کی وجہ سے شریعت اور دین کو دشوار و مشکل نہیں کہا جائیگا۔ جیسا کہ مثلاً کسی مقام میں اعداء اسلام نماز سے یا کسی دوسرے اسلامی حکم سے مسلمانوں کو منع کریں۔ اور اگر کوئی شخص زبردستی وہ حکم بجا لائے تو اسکو قتل کر ڈالیں یا اور کوئی سخت ایذا پہنچائیں تو اس کی وجہ سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسلام کا یہ حکم طاقت انسانی سے باہر ہے۔ بلکہ یہی کہا جائیگا کہ یہ دشمنوں کی شرارت و تعدی ہے۔ اسلام پر کوئی حرف نہیں آئیگا۔ اسی طرح اسلام کے جمیع احکام و مسائل فی نفسہا اور بذات خود آسان ہیں۔ ہر انسان کو ان کے بجا لانے کی قدرت اور طاقت مرحمت ہوئی گئی ہے۔ دشواری اور اشکال اگر کہیں نظر آئے تو خارجی اور عارضی ہوگا جو کسی وجہ سے پیدا ہوا ہوگا۔ اسی قبیل سے مسئلہ مستفسرہ بھی ہے۔ یعنی تصاویر اور فوٹو وغیرہ منہیات سے بچنا اور پرہیز کرنا۔ بذات خود تو آسان ہے۔ مسلمان آدمی کو نہ بنانا چاہئے اور نہ غیر کا بنایا ہوا استعمال کرنا چاہئے اور یہ بذات خود کچھ مشکل نہیں ہے۔ اگر فرمان رسول پر ایمان اور یقین ہے اور حدیث رسول کی توقیر و عزت و عظمت دل میں ہے۔ پس اب سننا چاہئے کہ جن میاں صاحب نے زندہ اشیاء کی تصویر کی حرمت و عدم جواز کا فتوےٰ صادر فرمایا ہے میری تحقیق میں انہوں نے بالکل صحیح اور درست اور قرآن و حدیث کے مطابق فرمایا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ بلا شبہ حیوان و ذی روح کی تصویروں اور فوٹو اور مجسمہ وغیرہا کا استعمال ممنوع و حرام ہے۔ لیکن بمقتضائے ان مذکورہ بالا آیات کے ہر ایک منہی عنہ اور ممنوع و محرم سے اسی حد تک اجتناب و احتراز واجب اور لازم ہے جہاں تک انسان کے بس اور اختیار میں ہے۔

دیکھئے بعض چیزیں قطعاً حرام ہیں۔ لیکن سخت ضرورت یعنی شدت گرسنگی کے وقت جان بچانے کے لئے وہ مباح کر دی گئی ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس استعمال تصاویر وغیرہ شرعاً حرام ہے مگر جبکہ اسکے کثرت شیوع اور عام رواج کے سبب سے اس سے اجتناب کلی سخت و متعذر مشکل ہو گیا ہے تو اس حد تک اس سے پرہیز لازم ہے جہاں تک کہ اپنے اختیار و قدرت میں ہو اور جہاں اور جس صورت میں مجبوری و لاچاری ہے وہاں اور اس صورت میں بقدر ضرورت و حاجت استعمال کرنا معاف ہوگا۔ ایسا کرنے سے انشاء اللہ عفو و مغفرت کی امید ہے کیونکہ اس میں وہ بے اختیار اور بے بس و لاچار ہے۔ ہاں اپنے اختیار و مرضی سے بلا ضرورت ملجئہ کے کوئی شخص تصویر کو برتے اور اسکے استعمال کو روا سمجھے تو بلا شک مواخذہ کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ احادیث میں تصویر سے مطلقاً ممانعت اور وعید آئی ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ :- رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے اور میں نے اپنے ایک طاق کو تصویر دار پردہ سے ڈھانک (کر پردہ کر) رکھا تھا۔ پس جب آپ نے اسکو دیکھا تو آپ کا چہرہ (مارے غصہ کے) متغیر ہو گیا۔ اور فرمایا عائشہ! اللہ کے نزدیک قیامت میں سخت ترین عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو کہ اللہ کی بنائی ہوئی چیز کے ساتھ مشابہت کرتے ہیں۔ عائشہ رضہ کہتی ہیں (اس وعید کو سن کر) ہم نے اس (پردہ) کو قطع کر ڈالا اور اس کا ایک یا دو تکیہ بنا لیا گیا۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور گھر کے اندر ایک پردہ تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ پس آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ پھر اس پردہ کو لے کر چاک کر ڈالا اور فرمایا کہ قیامت کے دن سخت ترین عذاب والوں میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو کہ یہ تصویریں بناتے ہیں۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ انہوں (عائشہ صدیقہ) نے ایک چادر خریدی جس میں تصویریں تھیں۔ پس جب آپ نے اسکو دیکھا تو دروازہ پر ٹھہر گئے اور اندر نہیں تشریف لائے۔ پس میں نے آپ کے چہرہ مبارک پر کراہیت دیکھی۔ صدیقہ فرماتی ہیں تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں اللہ کی طرف اور اس کے رسول کی طرف رجوع ہوتی ہوں۔ مجھ سے کونسا گناہ صادر ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یہ چادر کیسی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے اسکو آپ کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے واسطے خریدا ہے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ان تصویروں کے بنانے والے قیامت کے دن عذاب میں ڈالے جائیں گے اور ان سے کہا جائیگا کہ جن کو تم نے پیدا کیا تھا ان میں روح ڈالکر ان کو زندہ کرو۔ اور فرمایا کہ جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اس میں فرشتے نہیں آتے ۔

(روایت بخاری و مسلم (الترغیب والترہیب)

(فتاویٰ علمائے اہلحدیث ... (۴۶۸) ...)

"ان احادیث سے تصویر اور فوٹو کے بنانے اور ان کے استعمال کا جو حکم نکلتا ہے ارباب علم وفہم پر ظاہر وعیاں ہے۔ تشریح و توضیح کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ایک قول یہاں پر درج کیا جاتا ہے۔ نواب صدیق حسن صاحب لکھتے ہیں:۔

قال الزهری النهی فی الصورة علی العموم

امام زہری رح کہتے ہیں کہ تصویر بنانے کی ممانعت عام طور پر ہے اور اسی طرح اس چیز کا استعمال بھی حرام ہے جس میں تصویر بنی ہو اور تصویر والے مکان میں داخل ہونا بھی (آخر میں کہا ہے کہ) یہی مذہب قوی ہے (شرح مسلم نواب صدیق حسن صاحب ص۲۳ ج ۲) واللہ تعالیٰ اعلم!

(راقم:۔ خاکسار ابوطیب عبدالصمد مبارکپوری)

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبدالصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید | یہی وجہ ہے کہ خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روایات کو لکھنے سے منع فرمایا (الیٰ قولہ) "لاتکتبوا عنی غیرالقرآن الخ (اہلحدیث ص۱۰ محرم)

تائید | مولوی اسلم صاحب کے تعجب پر تعجب ہے کہ احادیث کو ناقابل عمل بھی ٹھہراتے ہیں اور اپنا اُلو سیدھا کرنے کے لئے حدیث سے سند اور دلیل بھی لاتے ہیں۔ دل میں تو آتا ہے کہ یہاں پر صرف اتنا لکھ دیا جائے کہ عدم حجیت حدیث پر قرآن مجید سے ثبوت پیش کرو، حدیث سے استدلال و احتجاج کا کوئی حق کسی طرح پر آپ کو نہیں ہے مگر ہماری بلند حوصلگی اور علو ہمت اور حق گوئی و صدق بیانی ملاحظہ فرمائیے کہ مولانا کی اس پیش کردہ حدیث کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے جواب دیتے ہیں۔ اگر مولانا مرد میدان ہوں تو اس کی تردید مدلل کریں۔

ناظرین کرام! اس حدیث صحیح کا لفظ ذہن میں حاضر کریں۔ فرمان نبوی ہے کہ

"لاتکتبوا عنی غیرالقرآن ومن کتب عنی شیئا غیرہ فلیمحہ وحدثوا عنی ولا حرج ومن کذب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار (رواہ مسلم عن ابی سعید الخدری)

مجھ سے سوا قرآن کے اور کچھ نہ لکھا کرو اور جس کسی نے قرآن کے ماسوا کچھ اور مجھ سے لکھا ہو اس کو چاہیئے کہ اُسے مٹا ڈالے۔ اور تم لوگ مجھ سے حدیث بیان کرو (اس میں) کوئی حرج نہیں ہاں جو شخص مجھ پر دیدہ دانستہ جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے"

اس حدیث سے مولوی صاحب کے تمام بیان اور قیاسات کا کافی وشافی رد و ابطال ہوجاتا ہے اور آپ کی تمام دلیلیں اور من گھڑت باتیں جن کو فولاد سے بھی سخت یقین کر رکھی ہیں اول سے آخر تک تار عنکبوت ثابت ہوتی ہیں۔ اس حدیث میں بیش از بیش کتابت حدیث (حدیثوں کے لکھنے) کی ممانعت ہے اور بس۔ روائت حدیث کی ممانعت میں اس حدیث کو پیش کرنا تحکم اور مکابرہ ہے۔ اس حدیث کے اندر یہ فقرہ "حدثوا عنی ولا حرج" موجود ہے جو روائت حدیث کو واجب اور فرض ثابت کر رہا ہے۔ حدیث کے آخری جملہ کو چھپا کر جس میں حدیث کی روائت کرنے کا صراحتہً حکم ہے۔ اس حدیث کو تردید حدیث میں پیش کرنا کیا یہی اصل حقیقت حدیث کو واضح کرنا ہے۔ جس کا مولوی صاحب نے وعدہ کیا ہے۔ یہ صریح ظلم اور حدیث نبوی کے ساتھ سخت بے انصافی وخیانت بلکہ چوری اور سینہ زوری ہے۔ ع

چہ دلاور ست دزدے کہ بکف چراغ دارد

سن لینا چاہیئے کہ اس حدیث میں "لاتکتبوا عنی" فرمایا ہے۔ یعنی مجھ سے کچھ نہ لکھو۔ کتابت حدیث سے منع کیا گیا ہے۔ روائت حدیث اور نقل سنن سے منع نہیں کیا گیا ہے بلکہ اس کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی منقولہ روائت میں "حدثوا عنی" یعنی مجھ سے حدیث سن کر لوگوں کو سنایا کرو موجود ہے اور "لاتحدثوا عنی" یا "لاتروواعنی" نہیں فرمایا۔ پس روائت حدیث کی ممانعت پر اس سے دلیل لانا یا انکار حدیث پر اس سے تمسک کرنا عقل وفہم کے کمال وخوبی کی دلیل ہے۔ جس طرح اس حدیث میں "حدثوا عنی" فرماکر تبلیغ حدیث کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی طرح دوسری حدیث میں تبلیغ علم کا تاکیدی حکم صادر فرمایا گیا ہے ارشاد فرمایا "بلغوا عنی ولو اٰیة" اس آیت میں اگرچہ آیت کا ذکر ہے لیکن تبلیغ حدیث کا حکم بدرجہ اولیٰ ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ تبلیغ سے منع نہیں کیا گیا ہے۔ اور "بلغوا عنی" حدیث اور قرآن ہردو کے پہنچانے کو شامل ہے اور قرآن تو نہائت سہل و عام ہے۔ باوجود اس کے اس کی تبلیغ واشاعت کا حکم دیا گیا تو حدیث نبوی جو شریعت کا دوسرا رکن اور جزء ہے اور جو قرآن کی طرح عام ومشہور نہیں ہے اس کی اشاعت وتبلیغ کا حکم کیوں نہ ضروری ہوگا اس کی ممانعت یا حرمت کی کوئی وجہ نہیں پس ان روایات سے حدیث کا مستند اور حجت شرعیہ ہونا ثابت ہے۔ ورنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسکی تبلیغ کو ضروری اور فرض نہ قرار دیتے۔ اور مولوی اسلم صاحب کا یہ کہنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کتابت حدیث سے منع فرمادیا ہے صریح حق پوشی اور غلط بیانی ہے۔ جیسا کہ عنقریب معلوم ہوگا۔

(باقی آئندہ)

قرأت فاتحہ خلف الامام پر محققانہ نظر

(از قلم مولوی محمد یعقوب صاحب رنگونی ۔ رحمانی)

آج کل مسلمانوں کو جس قدر اتفاق کی ضرورت ہے وہ کسی متنفس سے مخفی نہیں ۔ حالانکہ اختلاف کی بنا بعض دفعہ اٹھ سکتی ہے ۔ مثال کے طور پر میں مسئلہ قرأت خلف الامام پیش کرتا ہوں ۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنے ناظرین کو اس نشست میں یہ بتلا دوں کہ محقق علماء حنفیہ اور مذہب حنفی کی معتبر کتابوں کا صرف امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنے کا کیا کیا فیصلہ ہے ۔ اگر وہ بھی اہل حدیث کے ساتھ اس مسئلہ میں متفق ہوں تو پھر لڑائی وغیرہ بے فائدہ ہے ۔ اب میں بتاؤں کہ اس مسئلہ کی بابت اہل حدیث کا کیا مسلک ہے ۔ حدیث میں کیا ہے اور فقہ حنفیہ کی کتابوں اور علمائے احناف کی کیا تحقیق ہے ۔

امام کے پیچھے الحمد پڑھنے کی تحقیق

بخاری، مسلم اور قریب قریب حدیث کی کل کتابوں میں یہ حدیث مختلف الفاظ سے مروی ہے کہ لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب یعنی بغیر الحمد شریف پڑھنے کے کوئی نماز نہیں ہوتی ۔ چاہے وہ فرض نماز ہو یا نفل وغیرہ اور چاہے اس نماز میں نمازی امام ہو یا مقتدی ۔ یا مقتدی ہو یا اکیلا ہو اس حدیث کی صحت میں چاروں مذہب والوں کو کوئی کلام نہیں ۔ اس سے بھی بڑھ کر وضاحت اور صراحت والی وہ حدیث ہے جو مختلف الفاظ سے ابوداؤد ۔ ترمذی ۔ نسائی ۔ ابن ماجہ ۔ مؤطا مالک، مسند احمد وغیرہ وغیرہ میں مروی ہے ۔ جس میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صبح کی نماز پڑھائی فارغ ہو کر مقتدیوں سے دریافت فرمایا ۔ کیا تم امام کے پیچھے پڑھا کرتے ہو ۔ مقتدیوں نے عرض کیا ہاں حضور پڑھا کرتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا

لا تفعلوا الا بفاتحۃ الکتاب فانہ لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بھا (مشکوٰۃ ص۹۴) یعنی الحمد شریف کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو ۔ کیونکہ بغیر الحمد شریف کے پڑھے نماز نہیں ہوتی ۔ یہ حدیث بالکل صاف ہے مقتدیوں کو خدا کے نبی حکم فرماتے ہیں کہ جب تم میرے پیچھے نماز پڑھو اور میں بلند آواز سے قرأت کروں تو پھر بھی تم الحمد پڑھنا نہ چھوڑنا ۔ اگر تم الحمد نہ پڑھو گے تو نماز تم لوگوں کی نہیں ہوگی ۔ اس کے علاوہ بہت سی احادیث ہیں ۔

ان حدیثوں کے مطابق اہل حدیث کا مذہب ہے کہ جب تک مقتدی امام کے پیچھے الحمد شریف پوری ہر ہر رکعت میں نہ پڑھ لے اس کی نماز نہ ہوگی ۔ اب دیکھئے کتب حنفیہ میں اس مسئلہ کی بابت کیا لکھا ہے ہدایہ جو حنفی مذہب کی بہت بڑی کتاب ہے ۔ اس کی جلد اول ص۱۰۱ میں لکھا ہے ۔

ویستحسن علی سبیل الاحتیاط ۔

یعنی احتیاطاً الحمد شریف کا پڑھنا امام کے پیچھے بہتر ہے ۔

حنفی مذہب کے بہت بڑے امام علامہ عینی رح شرح صحیح بخاری میں تحریر فرماتے ہیں ۔

بعض اصحابنا یستحسنون علی سبیل الاحتیاط فی جمیع الصلوٰۃ ۔ یعنی ہمارے حنفی مذہب کے بعض پیشواؤں نے ہر نماز میں الحمد شریف کا پڑھنا ہی بہت بہتر سمجھا ہے ۔

اسی طرح مولانا عبدالحی صاحب حنفی لکھنوی عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ مجتبائی کے ص۱۶۱ پر حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ

امام محمد رح فرماتے ہیں جن نمازوں میں امام قرأت آہستہ پڑھتا ہے مقتدی کو بھی الحمد شریف پڑھ لینی چاہئے ۔ امام ابوحنیفہ رح کا قول بھی یہی ہے ہدایہ اور مجتبیٰ وغیرہ میں مروی ہے اور ہمارے حنفی اکثر مشائخ نے بھی اسی کو پسند فرمایا ہے ۔ اور جب یہ ہے تو جن نمازوں میں اونچی آواز سے امام پڑھے ان میں بھی مقتدی کا الحمد پڑھنا کچھ برا نہیں ۔

ملا جیون صاحب تفسیر احمدی میں لکھتے ہیں

(ترجمہ) صوفیائے کرام کی جماعت اور حنفی مذہب کے بڑے بڑے امام سب کے سب سورہ فاتحہ کا امام کے پیچھے پڑھنا بہتر جانتے تھے ۔

ناظرین کرام! ذرا غور سے سنئے یہ تو ظاہر ہے اور مشہور ہے کہ مقتدی کو امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنے کا حکم تینوں مذہبوں میں ہے ۔ یعنی امام شافعی امام مالک، امام احمد بن حنبل ۔ تینوں کے نزدیک سورہ فاتحہ پڑھنی چاہئے ۔ ملاحظہ ہو جامع ترمذی جلد اول ص۴۱ وغیرہ وغیرہ ۔ اب اگر یہ بھی ثابت ہو جائے کہ ہمارے امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک بھی مقتدی کو امام کے پیچھے الحمد پڑھنی چاہئے ۔ تو میرے نزدیک یہ مسئلہ بالکل طے ہو گیا ۔ اور پھر کسی برائے نام مسلمان کو بھی اس میں لڑنے بھڑنے کی گنجائش نہیں رہے گی ۔ دیکھئے مولانا عبدالحی لکھنوی اپنی کتاب غیث الغمام مطبوعہ یوسفی کے ص۱۵۶ میں لکھتے ہیں ۔

(ترجمہ) یعنی امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک اور آپ کے شاگرد رشید امام محمد رح کے اس مسئلہ میں دو قول ہیں ۔ ایک تو یہ ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے الحمد نہ پڑھے ان دونوں بزرگوں کا پہلے یہی فتوےٰ تھا جو بہت مشہور ہو گیا اور اسی قول کو امام محمد نے اپنی اگلی کتابوں میں داخل کیا ۔ مگر دوسرا قول ان بزرگوں کا یہ ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھ لے ۔ کیونکہ امام اعظم کے استاد امام عطا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کا فتویٰ یہی ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھ لے خواہ

امام نے بلند آواز سے قرأت پڑھی ہو یا آہستہ پڑھی ہو تو بھی اسی طرح مرفوع حدیث میں آچکا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کو (فرمایا) کہ تم الحمد کے سوا کچھ اور نہ پڑھا کرو امام کے پیچھے غرض ان دلائل کی وجہ امام ابو حنیفہ اور امام محمد دونوں نے رجوع کیا اور اپنے فتوے کو چھوڑ کر یہ فتویٰ دیا کہ مقتدی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھ لے۔

ناظرین اگر اس کی مدلل اور مفصل بحث دیکھنا چاہتے ہوں تو حجت الاسلام مولانا عبد الرحمٰن صاحب مبارک پوری کی کتاب "فاتحہ خلف الامام" ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ یہ کتاب بہت جامع و مانع ہے۔ اسپر بہت بڑے بڑے جلیل القدر علماء مثلاً امام المناظرین حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب مدت فیوضہ و دیگر اکابرین کی تقریظیں ہیں۔ ایسی ایسی کارآمد کتابیں اہل ثروت حضرات کو چاہئے کہ طبع کرا کر اور خرید کر یا اشاعت بنات خود کرا کر تبلیغی سلسلہ جاری رکھیں۔ اور دین قیم کے صحیح ترجمان بننے کی سعی کرتے رہیں۔ لہٰذا میں اس بات کی درخواست کروں گا خصوصاً اہل حدیث کانفرنس اور عموماً اہل ثروت حضرات سے کہ اس کی طرف توجہ مبذول فرمائیں اور بتعداد کثیر خرید کر نادار طلباء و علماء میں خصوصاً تقسیم فرمائیں۔

(راقم :- محمد یعقوب رنگونی رحمانی)

استفتاء

بخدمت جید علمائے اسلام

مکرمی مدیر شہیر اخبار اہلحدیث۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ ! اخبار "اہلحدیث" مورخہ ۱۴ ذالحجہ ۱۳۵۴ھ میں جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کا مراسلہ نظر سے گذرا۔ میں بھی ممدوح کی اس رائے سے متفق ہوں کہ یہ سوال جید علماء کی مجلس مشاورت میں پیش ہونا چاہئے۔ لہٰذا اخبار اہلحدیث ہی کے ذریعہ استفتاء جید علماء کی خدمت اقدس میں پیش کرتا ہوں۔ فرداً فرداً اکثر علماء کی خدمت میں پیشتر ارسال کر چکا ہوں تو استفتاء ذیل اہلحدیث میں شائع فرما کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔ امید ہے کہ جید علماء جلد فتاویٰ ارسال کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں گے۔ کہ یہ ایک دینی اور اہم خدمت و فرض ہے۔

نیاز مند :- ایم مظفر حسین لاہور انارکلی ۔

استفتاء (۱) اس مسئلہ میں شریعت اسلامیہ کا کیا حکم ہے کہ شاتم رسول کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے یعنی (۱) کیا شریعت حکم دیتی ہے کہ کوئی فرد مسلم مفروضہ شاتم رسول کو بلے تحقیق ہی خاموشی سے قتل کر دے۔ (خواہ مسلم محض ناخواندہ اور اصول دین سے ناواقف ہی ہو۔ (۲) یا یہ کہ موجودہ حکومت کی عدالت سے رجوع کرے۔ اور اگر جرم ثابت ہو تو عدالت کی مجوزہ سزا کافی سمجھے۔ (۳) اگر توہین مسلم کرے تو اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ اور (۴) غیر مسلم (ہندو انگریز وغیرہ) شاتم رسول کے ساتھ کیا سلوک ہو۔ (۵) شتم رسول کی حدود کیا ہیں؟ یعنی اسلامی کتب کے بیانات و سندات کی بنا پر آنحضرت کے متعلق کچھ لکھنا یا تقریر کرنا بھی کیا توہین رسول ہے؟ یا تحقیقات ضروری ہے۔

اس مسئلے کے حل میں قرآن و حدیث۔ فقہ، روایات اور اسلامی تاریخ کے حوالے دیئے جائیں اور یہ بھی تحریر ہو کہ اس بارے میں عہد آنحضرت، عہد خلفاء راشدین اور اسلامی حکومت کے زمانوں میں شاتم رسول کے ساتھ کیا ہوا؟ اور آج مسلمان حکمران کیا کر رہے ہیں؟ (۶) یہ بھی ارشاد ہو کہ اگر ایک ہندوستانی مسلم (بزعم خود بے تحقیق ہی) یہ خیال کر کے کہ فلاں ہندو نے آنحضرت کی توہین کی ہے۔ اس ہندو کو قتل کر دے تو کیا یہ فعل از روئے شریعت اسلامیہ جائز و مستحسن ہے؟ یا کیا؟ اور (۷) کیا ایسا قاتل جنتی، شہید اور مغازی ہے یا گنہگار؟ اور (۸) کیا مسلم رہنماؤں (لیڈروں) علماء، مسلم اخباروں اور عام مسلمانوں کو ایسے قاتل کے اس فعل کی تعریف کرنا چاہئے یا اس سے اظہار نفرت و بے زاری؟ (۹) اگر کوئی نام نہاد (مسلم ملا مولوی) کسی مسلم کو (علیحدگی) میں ایسے قتل کی ترغیب یا حکم دے تو کیا اس کا یہ فعل قابل تعریف ہے یا گناہ؟

بینوا و توجروا ۔ (ایم مظفر حسین انارکلی ۱۵۵ لاہور)

اہلحدیث | اس مسئلہ کے متعلق شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب "الصارم المسلول علی شاتم الرسول" شائع شدہ ہے۔ پس وہی دیکھ لیں۔ کتاب کا پتہ :- حافظ محمد شریف عبد الغنی۔ تاجران کتب کشمیری بازار لاہور (پنجاب)

مذاکرہ سود بنک

(رقمہ مولوی عبد اللہ خطیب جامع اہل حدیث مانک تلا بلاؤ)

جب سے ہندوستان میں بنکوں کا رواج پیدا ہوا ہے اسی وقت سے علماء ہند میں اسکی حصہ داری شرکت اور منافع وغیرہ کے جواز و عدم جواز میں گفتگو چلی آ رہی ہے۔ علماء کرام کی ایک جماعت اسکو منافع سمجھ کر حلال اور مباح سمجھ رہی ہے اور ایک جواز مع الکراہت یعنی بوجہ عذر کے جائز کہہ رہی ہے اور ایک معتد بہ جماعت اس سے کلی اجتناب کی تلقین کرتی ہے اور اس کے منافع وغیرہ کو ناجائز حرام بتلاتی ہے۔

اخبار اہلحدیث میں بھی متعدد بار اس کا استفتا کیا گیا۔ جواب میں کبھی کوئی تسلی بخش چیز خاکسار کو

نظر سے نہیں گزری۔ بجز اس کے کہ علماء کرام کا حوالہ دیا گیا ہو۔ فلاں مولوی صاحب جواز کا فتوے دیتے تھے۔ مثلاً مولوی عبدالواحد صاحب مرحوم جواز کے قائل تھے۔

کہا جاتا ہے کہ بنک کا سود منافع کہلاتا ہے سود نہیں کیونکہ نقصان کی صورت میں حصہ دار کو نقصان بھی پہنچتا ہے۔

جواب مذکور میں اس سود کو منافع سے تعبیر کرکے وجہ حلت حصہ دار کا نقصان میں شریک ہونا بتایا گیا ہے اور اسی نکتہ میں مدار جواب ٹھیرایا ہے۔ (اس مسئلہ پر آیندہ کچھ انشاء اللہ مفصل عرض کیا جاویگا۔ سردست اس جواب پر مختصر طور پر کچھ عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے وباللہ التوفیق)

اس میں تو کوئی تنازعہ نہیں کہ اس کا نام سود ہو یا منافع۔ یہ تو بحث لفظی ہے اور نہ ہی اس کو منافع کہہ دینے سے یہ جائز ہوسکتا ہے۔

تحقیق طلب امر یہ ہے کہ آیا یہ منافع جائز ہے یا (۴۷)
ناجائز منافع کا اطلاق عام طور پر اسی جگہ ہوتا ہے کہ انسان کو مالی تصرفات از قسم عقود وغیرہ میں اصل مال سے کوئی چیز زائد حاصل ہو جو بعض صورتوں میں جائز اور بعض میں ناجائز۔ چنانچہ قرآن مجید نے اسکو یوں واضح فرمایا ہے۔ فرمان الٰہی یہ ہے:۔ احل البیع وحرم الربوا

امام راغب رحمہ اللہ نے مفردات میں بیع کے معنے میں لکھا ہے:۔

البیع اعطاء المثمن واخذ الثمن والشراء اعطاء الثمن واخذ المثمن اور لفظ "ربا" الزیادۃ تعلق بنفس المال لکن خص فی الشرع بالزیادۃ علی وجہ دون وجہ الخ

یعنی بیع کا معنے چیز کو حوالے کرنا اور قیمت کو وصول کرنا اور شراء کا معنے قیمت کا ادا کرنا اور شے کو قبضہ میں لینا اور ربا کا معنے اصل مال پر زیادتی کا وصول کرنا۔ لیکن شرع نے اس مطلق زیادتی یا منافع کو بیع کی صورت میں جائز اور دیگر صورتوں میں ناجائز کردیا یا یہ کہ بعض صورتوں میں مباح اور بعض صورتوں میں مذموم قرار دیا۔

یعنی لفظ ربا اپنے عموم معنے کے اعتبار سے جملہ منافع کو حاوی تھا۔ یہی وجہ ہے کہ نزول قرآن کے وقت سودخواروں نے کہا تھا کہ انما البیع مثل الربا اور اسی عموم معنے کی وجہ سے ان کو ربا اور بیع میں التباس پڑ گیا تھا یا انہوں نے التباس ڈالنا چاہا تھا۔ جس کو قرآن مجید نے اپنی خصوصیت فرقانی سے واضح کردیا کہ مطلق حصول منافع وجہ حلت یا حرمت نہیں بلکہ وجہ حلت بیع ہے اور جہاں بیع نہیں وہاں ربا ہے۔ جو ناجائز ہے اور جو بیوع کہ ربا کی صورت اختیار کرلیں وہ پھر بیوع میں داخل نہیں بلکہ حرم الربا کے ماتحت حرام ہیں۔

سبحان اللہ! قرآن شریف کا فیصلہ کیسا صاف اور واضح اور کیا ہی عمدہ دو لفظوں میں تقسیم اور فیصلہ کن تشریح جو سب جھگڑوں کے لئے خاتمہ کن ہے۔ پس اب معاملہ صاف ہے۔ زیادہ ردّ وکد کی ضرورت نہیں۔ اگر بنک کا منافع صراحۃً بیع کی صورت میں ہے تو جائز۔ اور اگر بیع کی صورت صراحۃً نہیں تو ناجائز۔ بیع کے مذکورہ بالا معنے کا لحاظ کرتے ہوئے یہ منافع بیع کے منافع میں نہیں کیونکہ اس میں اعطاء المثمن یا اخذ المثمن نہیں یعنی یہ منافع قیمت شے کی صورت میں نہیں جو اصل بیع کی صورت ہے۔ دوسرے لفظوں میں خرید وفروخت کی صورت نہیں۔ افسوس کہ بیوع کی اقسام پر غور کرنے سے بھی سمجھ نہیں آتا کہ اسکو بیع سلم کہیں یا بیع مضاربۃ۔ چہ جائیکہ صراحت بیع کی صورت ہو

اسی طرح جواز کی علت جو شرکت نقصانی بتائی گئی ہے وہ علت مطلق جواز منافع نہیں بن سکتی البتہ منافع بیوع کی علت بن سکتی ہے جن کا جواز بوجہ بیع ثابت ہوچکا ہے اور بیع مضاربۃ وغیرہ کے منافع اور سودی منافع میں ما بہ الامتیاز ہوسکتی ہے۔ یہ نہیں کہ اصل وجہ حلت شرکت نقصان ہو۔ بلکہ اصل وجہ حلت وہاں بھی بیع ہی ہوگی اور جہاں سرے سے بیع ہی نہیں اور انعقاد ہی خلاف شرع نہ ثمن اور نہ مثمن وہاں اسکو کیا دخل؟ فیہا للعجب!

حدیث فرمان نبوی الخراج بالضمان صرف بیوع کے متعلق وارد ہوا ہے نہ غیر بیوع کیلئے بس ساری بحث کی جان یہی نکتہ ہے جو تقسیم منافع مجوزہ وغیر مجوزہ کے بعد پیدا ہوا کہ جملہ منافع جو از قسم بیع ہوں وہ جائز اور جو بیع کے علاوہ وہ ناجائز اور جواز منافع بیع کی یہ علت ہے کہ اس میں ضمان پایا جاتا ہے۔ لہٰذا واضح ہوگیا کہ پہلے انعقاد بیع ہو پھر شرکت نقصانی کو دخل ہے اور اگر محض شرکت نقصانی ہی باعث حلت بن سکتی ہے تو پھر ساہوکارانہ سود کی حلت میں کیا کلام۔ خصوصاً آج کل جبکہ بسا اوقات مقروض بآسانی دیوالہ نکال کر بیٹھ جاتا ہے اور بنئے اس کا منہ تکتے رہ جاتے ہیں۔ اور اس طرح تو پھر ہر جگہ چند متمول مسلمان بھی ایک دکان اسی کاروبار کی کھول سکتے ہیں۔ جہاں سود مع اصل رقم وصول ہوگیا وہاں وہ سب شریک۔ اور جہاں مقروض نادہند ہو یا وہ مرجائے یا دیوالیہ ہوگیا ہے وہاں سب نقصان میں شریک۔ پھر چاہے وہ اسی موہوم شرکت نقصانی کو مدنظر رکھ کر نی روپیہ آٹھ آنہ یا ایک کے دو وصول کریں۔ جیسا کہ دہلی کلکتہ وغیرہ میں اکثر پٹھانوں نے اسی کاروبار کی دکانیں کھول رکھی ہیں۔ نیز شرکت نقصانی امکان بعید کا درجہ رکھتی ہے۔ مثلاً ڈاکخانہ کا سود جو سیونگ بنک کہلاتا ہے۔ جس کے معنے ہی محفوظ رقم ہے اور اسی قسم سے دوسرے بنک ہیں وہاں نقصان کہاں۔ یہی حال بیمہ کمپنیوں کا ہے کہ جہاں کبھی اتفاق سے نقصان اٹھانا پڑتا ہے جو از قسم ممکنات میں ہے دیگر بیع۔ یہ جملہ اقسام بجز توضیح

(تمام ...)

* امرتسری منکرین حدیث کا بزرگان دین پر افترا

جھوٹ اتنا بڑا اخلاقی جرم ہے کہ اسپر قرآن مجید میں بدیں الفاظ اظہار ناراضگی کیا گیا ہے :-

انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون -

یعنی جھوٹ وہی لوگ بنایا کرتے ہیں جو ایمان نہیں لاتے - مگر منکرین حدیث پارٹی جو عامل با لقرآن ہونے کی دعویدار ہے حدیث رسول کی عداوت میں جھوٹ بولنے اور افترا کرنے سے بھی نہیں رکتی۔ ہماری جماعت کی طرف سے بارہا ان لوگوں کے کذب و بہتان شائع کئے گئے۔ جن کا آج تک کوئی جواب نہیں آیا - (۱) حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ پر بہتان لگایا کہ انہوں نے مقدمہ صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ قرآن سے باہر وحی ماننے والا بدمذہب ہے۔ (رسالہ عقائد صـ۱۴) (۲) مولانا ثناء اللہ صاحب پر کئی جھوٹ بولے افترا کئے - حضرت مولانا غلام العلی صاحب مرحوم پر اتہامات بے بنیاد لگائے - آج ہم ایک نئی تحریر کے حوالے سے وہ جھوٹ لکھتے ہیں جو انہوں نے بزرگان دین حضرت شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالقادر وغیرہما پر لگائے ہیں۔ جنکی تفصیل یہ ہے کہ حال ہی میں محمد حسین متخلص عرشی صاحب نے ایک رسالہ لکھا ہے۔ جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ رسالہ ہذا تحقیق قربانی کے لئے لکھا گیا ہے۔ اس تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ قربانی جو دنیا بھر کے مسلمان کرتے ہیں عام بلاد و امصار میں جائز نہیں مگر شریعت میں خاص حالات کے ماتحت کی جاسکتی ہے۔

یوں تو ہر ایک شخص اپنے خیالات کا اظہار کر سکتا ہے مگر سب سے بری بات یہ ہے کہ کوئی انسان اپنے خیالات کو کسی مستند بزرگ کے ذمہ تھوپ کر مخلوق خدا کو دھوکہ دے کہ یہ خیالات میرے ہی نہیں بلکہ فلاں مستند ہستی کے بھی ہیں۔ اس رسالہ (تحقیق قربانی) کے جوابات مختلف جگہ سے دوستوں نے دئیے ہیں۔ اور شائد ہماری انجمن کی طرف سے بھی ضرورت محسوس ہونے پر جواب دیا جائے۔ مگر سب سے بری بات جو رسالہ ہذا میں ہمیں نظر آئی ہے وہ یہ ہے کہ صاحب رسالہ نے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ مصنف مذکور کے ہم خیال اسلاف میں سے بڑے بڑے بزرگ ہوگذرے ہیں۔ چنانچہ عرشی صاحب نے اپنے مضمون کا ماخذ تحریر کرتے ہوئے حضرت استاد الہند شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالقادر، شاہ رفیع الدین اور امام رازی، بیضاوی، ابو مسعود، نواب صدیق حسن وغیرہم رحمہم اللہ کے اسماء گرامی درج کئے ہیں۔ جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ حضرات بھی عرشی صاحب کے ہم خیال تھے - اور یہ مضمون (عدم جواز قربانی) انہوں نے ان بزرگوں کی تحریروں سے اخذ کیا ہے۔

یہ امر جو اس رسالہ کے شروع میں لکھا گیا ہے کہ ان بزرگوں کی تحریروں میں یہ خیالات ملتے ہیں۔ اس اشتہار میں کھلے طور پر لکھا گیا ہے جو عیدالبقر سے چند روز قبل امرتسر کی جماعت منکرین حدیث کے ناظم کی طرف سے رسالہ مذکورہ کی اشاعت کے لئے دیا گیا تھا۔ اس میں رسالہ کا تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے :-

" رسالہ تحقیق قربانی جس میں قرآن کریم، توراۃ شریف اور شاہ ولی اللہ رح۔ شاہ عبدالقادر، شاہ رفیع الدینؒ، مولانا ابوالکلام احمد۔ مولانا فتح محمد جالندھری۔ مولانا وحید الزمان صاحبان وغیرہم کے تراجم اور مستند یہ تفاسیر و احادیث اور اکثر جرائد و اخبارات۔ لغت عربی وغیرہ کتب سے واضح کیا گیا ہے کہ ہرسال حج کے موقعہ پر مسلمانوں میں قربانی کا جو رواج ہو چکا ہے وہ قدیم زمانہ جاہلیت کی یادگار ہے "

ہم کھلے لفظوں میں عرشی صاحب کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ان بزرگوں شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالقادر، شاہ رفیع الدین رحمہم اللہ کی کوئی ایک تحریر پیش کریں۔ جس میں انہوں نے لکھا ہو کہ ہرسال حج کے موقع پر مسلمانوں میں قربانی کا جو رواج ہو چکا ہے وہ قدیم زمانہ جاہلیت کی یادگار ہے -

اگر ہمت ہے تو عرشی صاحب مع اعوان و انصار میدان میں آئیں اور اس کا ثبوت دیں۔ ورنہ افترا پردازی اور کذب بیانی سے توبہ کریں۔ ایسا نہ ہو کہ بارگاہ ایزدی میں عرشی جی کا گریبان ہو اور ان بزرگوں کا ہاتھ سے

عجب مزہ ہو کہ محشر میں وہ کریں شکوہ
یہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کیلئے

مولانا ابوالکلام آزاد زندہ ہیں مرحومین کی طرف سے تو ہم نے بطور مدافعت لکھ دیا۔ یہی بات مولانا ابوالکلام آزاد کی طرف بھی منسوب کی گئی ہے جیسا کہ عبارت منقولہ از اشتہار سے ظاہر ہوتا ہے (۳)
چونکہ مولانا صاحب حیات ہیں۔ اس لئے بہتر ہوگا کہ وہ خود ہی اس کا جواب دیں کہ انہوں نے کہیں اپنی کسی تصنیف میں یہ وضاحت کی ہے کہ ہرسال حج کے موقع پر قربانی کرنا قدیم زمانہ جاہلیت کی یادگار ہے۔

مولانا موصوف اگر اپنا جواب دفتر اہلحدیث میں ارسال فرمائیں گے تو آپ کی طرف سے اخبار میں شائع ہو سکتا ہے۔ ہمارا گمان ہے کہ دیگر بزرگوں کی طرح آپ پر بھی افترا ہی ہوگا۔ (محمد عبداللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب)

ضرورت دعا ایک مہربان نے ہمارے مکان پر غاصبانہ قبضہ کر لیا ہے۔ باوجود انتہائی عجز و انکسار و کوشش کے واپس نہیں دیا۔ مجبوراً دعویٰ دیوانی دائر کیا ہے۔ ناظرین دعا کریں کہ فیصلہ حقدار کے حق میں صادر ہو (عبدالخالق ڈیروی)

بقیہ فتاویٰ آئندہ اشاعت میں درج ہونگے - (مینیجر)

متفرقات

اخبار اہلحدیث جو عرصہ ۳۴ سال سے توحید و سنت کی تبلیغ کر رہا ہے۔ اب حوادث زمانہ کا شکار ہو رہا ہے اس کے اعوان و انصار کو ابھی سے اس کی بقا کا فکر کرنا چاہیئے۔ سابقہ خریداران خود مستقل طور پر خریدار رہنے کے علاوہ اپنے دیگر احباب کو بھی اس کی خریداری کی ترغیب دیں۔ تاکہ کتاب و سنت کی صدا ہر کہ و مہ کے کانوں تک پہنچ جائے۔

آٹھ سالہ لڑکی کو بچہ اخبار "پرتاپ" لاہور مجریہ ۱۶- اپریل ۱۹۳۷ء میں اجمیر کی خبر لکھی ہے کہ وکٹوریہ ہسپتال میں آٹھ سالہ کنواری لڑکی کو بچہ پیدا ہوا۔

ناظرین "اہلحدیث" خصوصاً اہالیان اجمیر تحقیق کر کے اس کی بابت اطلاع دیں تاکید ہے۔

پنجاب طبی کانفرنس کا اجلاس ملتان میں ۲۳-۲۴-۲۵- اپریل کو ہوگا۔ جس میں نامی گرامی اطباء کرام مختلف موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں گے۔ مایوس العلاج مریضوں کی تشخیص طبی بورڈ کریگا۔ طبی مرکبات و مؤلفات کی نمائش بھی ہوگی۔ شائقین عموماً اور بیکار و اطباء خصوصاً کانفرنس میں شریک ہو کر محظوظ ہوں۔

حکیم محبوب عالم نائب صدر پنجاب طبی کانفرنس امرتسر

جزیرہ سماٹرہ میں دار الحدیث کا قیام جزیرہ سماٹرہ میں یہ پہلا مدرسہ ہے جو ۱۳۵۵ھ ذیقعد سے جاری کیا گیا ہے۔ جس میں ساٹھ ستر طلبا فیض حاصل کر رہے ہیں۔ اس وقت کتب احادیث و شروحات کتب احادیث کی سخت ضرورت ہے لہذا برادران اہل حدیث کی خدمت میں اپیل کی جاتی ہے کہ اس مدرسہ کی صرف کتابوں سے ہی امداد کریں۔ پتہ انگریزی میں ہونا چاہیئے۔

راقم مولوی یونس حضیری مقام تمبون الجوہ۔ ضلع شمولنج پوسٹ پیا کمبوہ (ملک سماٹرہ انڈونیشیا)

M. YUNUS HOZIRIE
TOMBUNEJOH, Distt. Simolonjonj. P.O. Poya KumBoh
Somatra (Endnesia)

سیّد البشر

مصنفہ جناب ابو سعید عبد الرحمن صاحب فرید کوٹی

جس میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اناجیل سے

۵۰ پچاس پیشگوئیاں

ظاہر کر کے بہت سے دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ ان کے مصداق آنحضرت صلعم ہی ہیں۔ کتاب اپنے موضوع پر نئی اور اچھوتی ہے۔ بہت سے اہل قلم حضرات مثلاً جناب نواب ناظر یار جنگ بہادر جج ہائیکورٹ ریاست حیدر آباد دکن، مولانا محمد الیاس صاحب برنی۔ سید محمد اسماعیل صاحب سلفی رائیدرگ وغیرہم اصحاب نے اس پر ریویو کئے ہیں۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت صرف ۴/ علاوہ محصول ڈاک

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی ہی بھیجیں خاکسار کے سوال تفسیر ثنائی کی ضرورت مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۲۶ فروری پر ایک صاحب خیر نے مجھ سے دریافت فرمایا ہے کہ روپیہ بھیجا جائے یا تفسیر۔ جواباً عرض ہے کہ آپ قیمت و محصول ڈاک منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر کے نام منی آرڈر کر دیں۔ وہاں سے مجھے بذریعہ رجسٹری پیکٹ تفسیر پہنچ جائے گی۔ ان کا کارڈ پر پتہ تحریر نہ ہونے کے باعث بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے۔ نیاز مند:۔ منشی محمد یوسف شہزاد پور ڈاکخانہ کالج ضلع مالدہ

نوٹ:۔ تفسیر ثنائی اردو مکمل کی قیمت مبلغ بارہ روپیہ (۱۲) اور محصول ڈاک دو روپیہ ہے (منیجر)

جلسہ انجمن اہل حدیث کھیوہ ضلع گجرات

۲۲-۲۳ مارچ کو ہوا۔ مولوی احمد الدین صاحب گکھڑ اور مولوی فیروز الدین صاحب مانگٹ ضلع گجرات نے توحید و سنت کی تبلیغ، اسوہ حسنہ اور فضائل صحابہ وغیرہ مضامین پر تقریریں کیں۔

(سیکرٹری)

مدرسہ دار الحدیث میرٹھ جماعت کی سب سے پہلی درس گاہ ہے۔ جس نے ابنائے وطن کو اپنے چشمہ حیات سے سیرابی بخشی اور اطراف ہند میں توحید و سنت کی اشاعت کا فریضہ انجام دیا اور اعلاء کلمۃ الحق کا ولولہ فرزندان توحید کے قلوب میں پیدا کیا۔ مگر واقعات کی موجودہ صورت ایک دلسوز داستان ہے۔ یہاں کی جماعت نے مدرسہ کو ایسی حالت میں میرے سپرد کیا۔ جبکہ اس کے خزانہ میں کل مبلغ ۲۰ روپیہ تھے۔ چنانچہ بتوکل علی اللہ خود میں نے جناب مولانا ظفر عالم صاحب و جناب مولانا عبد الولی صاحب نے کام شروع کیا۔ اب حالات ایسے ہیں کہ مدرسہ کی آمد اخراجات کے لئے بالکل ناکافی ہے اگر جماعت نے اس طرف توجہ سے کام لیا تو فبہا ورنہ کم از کم ہم اپنے فرائض سے سبکدوش ہو جائیںگے۔ امید کہ ہمدردان ملت مدرسہ کی موجودہ ناگفتہ بہ حالت کی درستی و اصلاح کی طرف خاص توجہ فرمائینگے اور اسکو اپنے پیروں پر کھڑے کرنے کی کوشش سے دریغ نہ کرینگے۔ محمد عثمان خان مدرس اعلیٰ و ناظم مدرسہ

(۸ر داخل غریب فنڈ)

ضرورت حقیقۃ الفقہ مجھ کو حقیقۃ الفقہ مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب جے پوری کی ضرورت ہے جس صاحب کے پاس بغرض فروخت ہو قیمتاً لینے کے لئے خواہشمند ہوں۔ محمد اسحاق خطیب جامع

ملکی مطلع

جاپان سے انقلاب برپا ہونے کا امکان

اخبار مدینہ بجنور موٴرخہ ۱۷ اپریل میں جاپان کی سیاسی پالیسی کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جو کسی قدر آسان پیرائے میں تبدیل کرکے ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ (مدیر)

مارچ سنہ حال میں جاپان نے اپنی سلطنت کی ۲۵۹۷ ویں سالگرہ منائی ہے۔ جاپانیوں نے اس موقع پر اپنے قومی گیت میں فخریہ بیان کیا کہ اتنے طویل عرصے میں ہمارا کوئی دشمن ہمیں مغلوب نہیں کرسکا۔ جاپان کی ترقی کا اندازہ لگانے کے لئے اتنی ہی بات کافی ہے کہ دنیا کی تمام تجارتی منڈیوں میں جاپانی مال نمایاں حیثیت میں نظر آتا ہے۔ تمام ملکوں نے مجبور ہو کر جاپانی مال کے خلاف تجارتی پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔

جاپان کی فوجی طاقت بھی بڑی کافی ہے چنانچہ اسکے فوجی بجٹ کا اندازہ ۱۷ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ تک کیا گیا ہے۔ گذشتہ چند سال سے جاپان کی فوجی طاقت روز افزوں ترقی پر ہے۔ کوریا اور منچوریا فتح ہو کر سلطنت جاپان میں شامل ہو جانے کے بعد اسکا سیاسی بازو اور زیادہ مضبوط ہو گیا ہے۔ چونکہ جاپان کی آبادی بھی اندازاً دس لاکھ سالانہ شرح سے بڑھ رہی ہے۔ اس لئے قدرةً جاپان کو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے مزید اراضی حاصل کرنی پڑے گی۔ چنانچہ جاپانی پبلک میں عام طور پر جنگی ذہنیت پائی جاتی ہے۔ جاپانی فوج میں ایسے افراد کی بہتات ہے جو ملک میں جرمنی و اٹلی کی طرح مطلق العنان ڈکٹیٹر (حاکم) کا تقرر چاہتے ہیں۔ کیونکہ جاپانی اُن فوائد و برکات کو بچشم خود دیکھ رہے ہیں جو ایسے حاکموں کے زیر اثر غیر ملکوں کو حاصل ہو چکے ہیں۔ وہ ۱۸۱ بین الاقوامی معاہدے بھی جاپان کے سامنے ہیں جو مختلف اوقات میں دنیا میں قیام امن کی خاطر کئے گئے۔ جن کے پرزے آج اسپین کی فضا میں اڑائے جا رہے ہیں۔

جاپانی فوج کی نگاہ میں چین کو ہڑپ کر جانا یقینی بات ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ عام رعایا میں جمہوری طرز حکومت سے نفرت پیدا ہو کر مطلق العنان حاکم کے تقرر کا اشتیاق بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ کئی دفعہ حکومت وقت کے خلاف بغاوت برپا کی گئی جسے حکومت نے طاقت استعمال کر کے دبا دیا۔ تاہم یہ شوق دلوں میں موجزن ہے۔ تازہ حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی پارلیمنٹ توڑ دی گئی ہے اور جدید انتخابات کی طیاریاں ہو رہی ہیں۔ اگر نئے الیکشن میں انقلاب پسند طبقہ غالب آگیا تو جاپان سے جمہوریت رخصت ہو جائے گی۔ پھر اپنے ڈکٹیٹر کی ماتحتی میں جاپان چین پر حملہ کرنے کی جرأت کریگا۔ مگر روس نہیں چاہتا کہ جاپان پر چین یا کسی اور ملک کا قبضہ ہو کیونکہ اس سے خود روس خطرے کی زد میں آجاتا ہے۔ پس چین کی پشت پر روس کا ہاتھ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جاپان کئی دفعہ چین پر حملہ آور ہونے کے باوجود اپنے ارادے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔

روس کی فوجی طاقت بھی غیر معمولی ہے چنانچہ اسکے پاس ۱۷ لاکھ ۵۰ ہزار سپاہی موجود ہیں۔ ریزرو فوج کا اندازہ بھی ۱۵ لاکھ تک ہے۔ اس کے علاوہ اسکی فوج میں ۲۰ لاکھ زنانہ سپاہی بھی ہیں۔

روس کی ہوائی طاقت بھی حیرت انگیز ہے۔ چنانچہ جب منچوریا کا جھگڑا اٹھا تو روس نے اپنی سرحد پر جو ہوائی جہاز بھیج کئے وہ دو رویہ قطاروں میں چار میل تک پھیلے ہوئے تھے۔ ایک فوجی تجربہ کار کا بیان ہے کہ دنیا کی تمام ہوائی طاقت مل کر بھی روس کی ہوائی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

الغرض جاپان اور روس کی جنگ میں خطرہ ہے کہ جاپان کو شکست ہو جائیگی (العلم عند اللہ)

حال میں جاپان نے جرمنی کے ساتھ جو معاہدہ کیا ہے اس سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ جاپان روس کو جنگ میں مغلوب کریگا۔ کیونکہ جرمنی کی جنگی طاقت میں بھی بہت کچھ اضافہ ہو گیا ہے۔ مگر روس نے بھی فرانس کے ساتھ اسی قسم کا معاہدہ کر کے جاپان کے مقابلے میں اپنی طاقت کو اور زیادہ مضبوط کر لیا ہے۔ جس کا معنے دوسرے الفاظ میں یہ ہے کہ اگر مشرق میں جاپان کے چین پر حملہ آور ہونے کی صورت میں جاپان اور روس کے مابین جنگ چھڑ گئی تو جرمن جاپان کی امداد کریگا۔ اس کے ساتھ ہی مغرب میں فرانس بوجہ روس کا حلیف ہونے کے جرمن پر حملہ کر دیگا (اس جنگ میں شائد برطانیہ فرانس کی حمایت کرے اور اٹلی جرمنی کا مددگار ثابت ہو) بہرحال جاپان میں ڈکٹیٹر کے تقرر سے ایشیا و یورپ دونوں براعظموں میں جنگ عظیم کا خطرہ ہے۔ (وَاَنَّا لَا نَدْرِیْ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا) (۴۶۵)

ضلع گوردا سپور کے اچھوتوں میں بیداری

لالہ ہنسراج کے جلوس کا سیاہ جھنڈیوں سے استقبال

عرصہ ۲۵ سال کا ہوا کہ چوہدری رام بھجت وکیل آنجہانی نے ضلع گورداسپور کے قوموں کی شدھی کی انہیں بہت کچھ سبز باغ دکھلائے۔ آریہ سماج کے گذشتہ مردم شماری میں ان کی تعداد آریہ ہی لکھوائی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گورنمنٹ نے جو مراعات پست اقوام کو دی تھیں یہ ان سے محروم رہ گئے ادھر آریوں نے ان کو مساویانہ حقوق دینے سے انکار کر دیا۔ مسٹر ساگک رام جی سے

اچھوت لیڈر نے آریہ سماج کی اس چال سے باخبر ہوکر اپنے علاقہ کے تمام اچھوتوں کو حقیقت حال سے آگاہ کردیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو قصبہ دینا نگر میں آریہ سماج کی سلور جوبلی کے موقعہ پر آریہ لیڈر لالہ ہنسراج جی آئے۔ تو مسٹر حکمت رام جتھے دار کے ماتحت تقریباً پانچ سو ۵۰۰ اچھوتوں نے لالہ جی کا پرامن طریق سے سیاہ جھنڈیوں سے استقبال کیا۔

افسران ضلع کا انتظام بے حد قابل تعریف تھا۔ اس لئے کوئی بدامنی وغیرہ نہیں ہوئی۔

میلا رام مدرس پرائمری سکول نمک منڈی امرتسر

مذاکرہ علمیہ کا شاندار جلسہ

دارالعلوم احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے دربھنگہ تقریباً ہر سال مذاکرہ علمیہ کے نام سے عام سالانہ جلسہ منعقد کیا جاتا ہے۔ جس میں ہندوستان کے مشاہیر علماء و واعظین کو دعوت دی جاتی ہے۔ جس کے باعث نہ صرف شہر بلکہ ضلع اور نواحی ضلع کے اہل حدیث اور احناف بھی مواعظ حسنہ سے مستفیض ہوتے ہیں۔

مذاکرہ علمیہ کے جلسہ میں بیرونجات سے آنے والے تمام حضرات کے لئے قیام و طعام کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔ مذاکرہ علمیہ کی خصوصیت یہ ہے کہ دارالعلوم کے طلباء ابتدائے جلسہ سے انتہا تک تمام خدمات خود انجام دیتے ہیں۔ وہی مجلس استقبالیہ مرتب کرتے ہیں۔ مہمانوں کے استقبال کے لئے اسٹیشن پر حاضر رہتے ہیں۔ جلسہ گاہ، قیام گاہ اور مطبخ کا انتظام کرتے ہیں۔ مہمانوں کی خاطر و مدارات میں شب و روز حاضر باش رہتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ علماء کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہوکر مجمع عام میں تقریریں بھی کرتے ہیں چنانچہ اس سال حسب ایمائے اراکین دارالعلوم جلسہ مذاکرہ علمیہ کی تاریخیں ۳۱۔ مارچ و یکم اپریل ۱۹۳۷ء مطابق ۱۷۔۱۸ المحرم ۱۳۵۶ھ بروز بدھ و جمعرات مقرر کی گئی تھیں۔ جس میں دارالعلوم کے طلباء، اساتذہ، اراکین، علمائے سلفی اور مقامی علماء میں مولانا محمد قمر صاحب مدرس مدرسہ حمیدیہ مولانا عبدالرحیم صاحب و مولانا عبدالحفیظ صاحب مدرس مدرسہ امدادیہ اور بیرونی علماء میں مولانا عبدالتواب صاحب علیگڈھی، مولانا عبیدالرحمٰن صاحب دہلوی، مولانا ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی اور مولانا عبدالغفار صاحب عظیم آبادی خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

اس سال کے جلسے کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس میں ایک فاضل ادیب اور جریدہ العمران کے ایڈیٹر جناب فتح اللہ آفندی انطاکی نے بھی شرکت کی اور عربی زبان میں تقریر فرمائی جس کا ترجمہ مولانا سید محمد عثمان صاحب فاضل مصر و مہتمم تعلیم دارالعلوم مذکور نے کیا۔

گذشتہ تمام جلسوں سے یہ جلسہ زیادہ کامیاب رہا۔ اس لئے کہ شہر کے عام مسلمانوں کے علاوہ رؤسا اور امراء نے بھی اس میں کافی حصہ لیا۔ اور اطراف و جوانب اور بیرون شہر سے بھی شرکت کرنے والوں کی تعداد پچھلے تمام جلسوں سے نمایاں تھی۔ جلسہ میں ایک ضروری ریزولیوشن پاس کیا گیا جو یہ ہے :-

"مسلمانان دربھنگہ کا یہ عام جلسہ تجویز کرتا ہے کہ صوبہ بہار کی یونیورسٹی میں جو تجویز قرار پائی ہے کہ تعلیم "ہندوستانی" زبان میں دی جائے اس میں ہندوستانی کا لفظ مبہم ہے۔ اس لئے اسکی وضاحت کردی جائے کہ مسلمانوں کیلئے تعلیم اردو زبان میں دی جائے جو ہندوستان کی مشترکہ زبان ہے"

سکرٹری دارالعلوم احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے دربھنگہ۔ (۲ دافل اشاعت فنڈ)

پنجاب میں مرض جذام کا انسداد و علاج

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

۱۹۳۶ء میں صوبہ ہذا میں مرض جذام کے متعلق "دریافت" اور اس کی تشخیص اور معالجے کا کام ڈاکٹروں کو سکھایا گیا۔ علاج کے نئے مراکز قائم کئے گئے۔ اضلاع ہوشیارپور، گجرات، انبالہ، راولپنڈی اور گورداسپور میں جذام کے ۱۰۸۶ دیہات کے حالات جمع کئے گئے۔ ۹۹ دیہات میں جذام کے ۱۹۵ مریضوں کا پتہ لگایا گیا۔ جن میں ۱۵۲ مرد اور ۴۳ عورتیں تھیں۔ علاج کے لئے نئے ۲۸ مراکز قائم کئے گئے۔ جس سے صوبہ بھر میں ایسے مراکز کی تعداد ۸۰ تک پہنچ گئی۔ پنجاب برانچ کے سرمایہ میں سے ۱۴۹۳۰ روپیہ کی رقم اصلاحی کاموں کے لئے خرچ ہوئی۔

جذام کے مریضوں کی مجموعی تعداد ۱۸۲۸ تھی۔ جس میں سے سال مذکور کے دوران میں ۱۰۸۶ مریض زیر علاج رہے۔ جو مریض شفایاب ہوئے ان کی تعداد ۴۰۲ تھی۔ اور جن کو فائدہ پہنچا اور بہت فائدہ پہنچا ان کی تعداد بالترتیب ۲۴۰ اور ۲۴۸ تھی۔ ۲۹۲ مریضوں کی بیماری رک گئی۔ اور ان کی حالت بوجہ علاج خراب نہ ہوئی اور ۲۲ مریضوں کی حالت بدتر ہوگئی سال مذکور میں اموات کی مجموعی تعداد ۹۲ تھی۔ لاہور ۱۰ مارچ ۱۹۳۷ء

ہماری بھی خبر لیں علماء اہل حدیث عموماً و جناب شیخ عطاء الرحمٰن صاحب دہلوی، مہتمم صاحب مدرسہ اہل حدیث عمرآباد و مدراس و اہل حدیث کانفرنس دہلی کی خدمت میں گذارش ہے کہ ہمارے اس علاقہ میسور میں نہ تو کوئی مدرسہ دینی ہے اور نہ ہم بوجہ افلاس کے مدرسہ قائم کرسکتے ہیں اور نہ ہی کوئی عالم فاضل موجود ہے کہ جس کے ذریعہ دین سیکھ سکیں۔ اس لئے آپ حضرات سے گذارش ہے کہ ایک عالم اس جگہ اپنی طرف سے یہاں روانہ کریں جو کہ ہم لوگوں کو درس تدریس دینی سکھاسکے۔ راقم :- محمد دین پنجابی۔ نزیل چام راج نگر۔ ریاست میسور

مومیائی

۲۳/۱۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان پاکی اور وجع جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنےٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲/۔ آدھ پاؤ ۳/۔ پاؤ بھر ۵/ مع محصول ڈاک۔

ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

ضروری نوٹ:۔ یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے برما بھی ممالک غیر میں شامل ہوگیا ہے۔ اس کا محصول ڈاک ایک چھٹانک سے ۱۲ چھٹانک تک ۱۲/ کر دیا گیا ہے۔

تازہ ترین شہادات

دور دراز سمندر پار سے

جناب سید عبدالرحیم صاحب مواضع فجی:۔ "چند سال ہوئے آپ سے مومیائی منگوائی تھی۔ واقعی بہت اچھی تھی۔ اللہ نے اس سے چھ سات مریضوں کو تندرستی بخشی۔ اب ایک پونڈ ۱۵ شلنگ ارسال ہیں۔ مومیائی ارسال فرمائیں۔ یہ ملک بہت دور دراز ہے۔ وہ سوا دو ماہ میں پارسل پہنچتا ہے" (موصولہ ۲۷ مارچ ۱۹۳۶ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان

پیپلز انڈسٹریز کی میڈیسن ایجنسی امرتسر

قراءۃ خلف الامام کی ثبوت میں

۲۳/۱۵

مولانا عبدالرحمن صاحب مبارکپوری کی معرکۃ الآرا تصنیف تحقیق الکلام۔ اس کتاب کے حصہ اول میں بزبان سلیس اردو وجوب قرات فاتحہ خلف الامام کے دلائل حقہ و براہین قاطعہ لکھے گئے ہیں اور ان دلائل کے متعلق مانعین کے تمام شکوک وشبہات اور اوہام وخدشات سوال وجواب کے پیرایہ میں اور تنبیہ کے عنوان سے بہت تفصیل اور وضاحت کے ساتھ دفع کئے گئے ہیں۔ اور حصہ دوم میں مانعین قرأت خلف الامام کے تمام دلائل جدیدہ وقدیمہ کو نقل کرکے ہر ایک کا مدلل ومفصل جواب دیا گیا ہے۔ اور اس کتاب کے حصہ اول ودوم میں مانعین کے تمام رسائل وتحریرات مثلاً دلیل قوی۔ ہدایۃ المعتدی۔ خاتمۃ الخطاب۔ اسکات المعتدی۔ ظل الغمام۔ ابواب قراءت آثار السنن۔ الفرقان وغیرہا کا خاص طور سے جواب لکھا گیا ہے۔ کتابت وطباعت نہایت عمدہ قیمت حصہ اول ۸/۔ حصہ دوم جدید ایڈیشن ۱۲/۔ ہر دو حصہ ۱/۴

تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی

جلد اول (قریب الختم ہے) قیمت فی الحال ۱۲/۔ جلد ثانی ۱۲/۔ جلد ثالث ۱۲/۔ جلد رابع (مع شرح کتاب العلل) ۱۲/۔ مکمل سٹ ۴۵/۔ محصول بہرحال بذمہ خریدار۔ تاجرانہ نرخ خط کے ذریعہ معلوم کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ حکیم ابوالفضل عبدالسمیع ناظم دواخانہ مفید عام۔ مبارکپور۔ صوفی پورہ۔ ضلع اعظم گڈھ

مباہلہ پاکٹ بک

مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب آف مباہلہ (سابق مرزائی مبلغ) اس کتاب میں مرزائیت کا تار پود بکھیر کر رکھ دیا ہے۔ مرزائیت کی تردید میں یہ بہت مفید ہے۔ پاکٹ سائز کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۸/ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں بےمثل

۲۳/۱۵

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے۔

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

(۷۷)

سرمہ نور العین

۲۴/۱۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بےپرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱/۸

پتہ:۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ پنجاب

معدہ کی جملہ امراض

کو کامل طور پر دفع کرنے کے واسطے ہماری تیار کردہ اکسیر ہاضمہ کا استعمال کریں مجرب چیز ہے۔ قیمت ۱۲/ [illegible]

[illegible]

منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی [illegible] امرتسر پنجاب

تصانیف حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

نکاح مرزا

(مع اضافات جدیدہ) جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ جدید اڈیشن ہے۔ قیمت ۳؍

چیستان مرزا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا گیا ہے قابلدید ہے۔ قیمت ؍

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان

جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا قیمت ا؍

محمد قادیانی

مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا میں مثیل ہوں۔ جو ان کی زندگی کا پروگرام تھا وہی میرا ہے۔ ان کے اپنے اقوال سے ان کے اس دعوے محمدیت ثانیہ کی کما حقہ تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲؍

عقائد مرزا

مرزا صاحب کے عقائد کا بیان۔ انکی اپنی عبارات کے حوالجات۔ قیمت ؍

فیصلہ مرزا عربی و اُردو

اس رسالہ میں مرزا صاحب کے "آخری فیصلہ" والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے جسکی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے۔ اور "آخری فیصلہ" کے متعلق اُن تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفہ عربی بالمقابل اُردو ہے۔ قادیانیوں کی تردید کے لئے زبردست حربہ ہے۔ قیمت ۴؍

علم کلام مرزا

اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے۔ آجتک مرزائیوں کی تردید میں جسقدر کتابیں شائع ہوئی ہیں یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نگزرا ہوگا۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۸؍

عجائبات مرزا

یہ رسالہ علم کلام مرزا کا حصہ دوم ہے اس میں مرزا صاحب کے اقوال سے ان کی عمر صرف گیارہ سال ثابت کی گئی ہے۔ قابلدید ہے۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ۔ قیمت ۳؍

بہاء اللہ اور میرزا

اس رسالہ میں ہر دو مدعیان (شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی) کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب شیخ ایرانی سے مستفیض تھے۔ کتابت طباعت اور کاغذ اعلےٰ۔ قیمت ۶؍

تقابل ثلاثہ

اس میں توریت، انجیل اور قرآن کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی ہر فرع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی ووافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اسکا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت ۴؍

جوابات نصاریٰ

اس رسالہ میں عیسائیوں کی تین مشہور و معروف کتب (حقائق قرآن۔ "اثبات التثلیث" اور "میں مسیحی کیوں ہوا؟") کا جواب مفصل و مدلل دیا گیا ہے۔ جن میں انہوں نے اہل اسلام پر اعتراض کئے ہیں۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت ۸؍

توحید و تثلیث

تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کر کے توحید اسلامی کو دلائل اور براہین سے ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۲؍

حق پرکاش

اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ ۱۵۹ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے۔ جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ ان کا واحد جواب یہی حق پرکاش ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔ قیمت ۱۲؍

الہامی کتاب

وہ قابلدید تحریری مباحثہ جو مابین مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب و ماسٹر آتما رام صاحب ہوا۔ جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ضخامت ۱۹۲ صفحات۔ قیمت ۱۲؍

ترک اسلام

بجواب "ترک اسلام"۔ اس رسالہ میں اُن اعتراضوں کا قابلقدر جواب دیا گیا ہے جو دھرم پال نے اسلام چھوڑ کر قرآن پر کئے تھے۔ اس رسالہ کو دیکھ کر خود موصوف نے جوابات کی معقولیت کا اعتراف کیا اور داخل اسلام ہو کر غازی محمود نام رکھا۔ جدید اڈیشن ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۹؍

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

نوٹ:- ایک روپیہ سے کم قیمت کا وی پی نہیں بھیجا جائیگا اس کے لئے ٹکٹ بھیجیں۔ محصول ڈاک بہرحال بذمہ خریدار ہوگا۔

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲

مقام غور ہے کہ شریعت بیضا نے بیوع کی بھی ان صورتوں کو کہ جن میں دھوکہ یا تنازع یا ربا کا شائبہ تھا ان کو حرام قرار دیا۔ حالانکہ بظاہر صورت ان کی بیع کی تھی۔ تو پھر یہ کس طرح باور کر لیا جاوے کہ جہاں کھینچ تان کرنے کے بعد بمشکل شائبہ جواز ہو اور باقی شکل اس کی رباکی ہو۔ وہاں اس ادنےٰ اشتباہ کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کو مباح قرار دے لیا جاوے جو قطعاً مقصد شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برعکس ہے۔ فرمان نبوی تو یہ ہے الحلال بین والحرام بین وبینھما مشتبھات الخ یعنی جملہ محرمات و محللات بیان ہو چکے ہیں اور وہ اپنے بیان میں واضح و لائح ہیں بعض امور دو رخے ہیں جن کی حلت و حرمت واضح نہیں پر وہ بھی قابل صیانت ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشتبہ صور ربا الربا میں فرمایا تھا دعوا الربا والریبہ یعنی صراحۃً ربا اور مشتبہ بالربا ہر دو کو ترک کر دو۔

اہل حدیث کے مسلک کا لحاظ رکھتے ہوئے ایسے صریح مسئلہ خوکہ بعذاب اخروی و فرمان نبوی میں علماء کرام کا اختلاف بغیر کسی بینہ و صراحۃ دینیہ کے اتنا وقیع بن جانا مقام حیرت و استعجاب ہے ہم اہل حدیث کے نزدیک محض علماء کرام کا کسی مسئلہ میں تجویز یا تحریم کا فتوےٰ کوئی حقیقت نہیں رکھتا تنقیح مقصد مذکورہ بالا تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ آیا یہ منافع از قسم بیع ہیں یا نہیں اور اگر بیع کی قسم ہے تو چونکہ شریعت کی طرف سے بیوع کی مقام مجوزہ و غیر مجوزہ کا اصول احاطہ و انضباط ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس کی تعیین ہونی چاہئے کہ بیع کی کس صنف میں داخل ہے۔ اور اگر بیع نہیں تو منافع [illegible] کے ماتحت ہونے سے ناجائز ہونا چاہئے [illegible] نے [illegible] منافع کو [illegible]

میں بانٹ دیا ہے یا بیع یا ربا لاثالث لہما۔ خاکسار کے نزدیک اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے اور یہ دقیقہ کھل جائے تو مسئلہ سہل ترین ہو جائیگا۔ لہٰذا یہی تحقیق ہونی چاہئے کہ یہ منافع کس قسم میں داخل ہے زیادہ الجھاؤ اور قیاس بعید کی گہرائیوں میں جانے کی ضرورت نہیں۔ واللہ الموفق!

خاکسار:- عبد اللہ غازیپوری حال خطیب جامع اہل حدیث حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

[illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۴ — نمبر ۲۵

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار۔

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤساو جاگیرداران سے ...
عام خریداران سے ...
... ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ... شلنگ
فی پرچہ ...

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسالی زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

(۸۱)

امرتسر ۱۸ صفر المظفر ۱۳۵۶ھ مطابق ۳۰۔ اپریل ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

در مدح "اخبار اہلحدیث"

(از منشی ریاض الحسن صاحب کامل رائے بریلوی)

تری تعریف اے اخبار کس منہ سے نہیں نکلی
تری تبلیغ تجھ سے بھی سوا ناز آفریں نکلی
ایڈیٹر نے کیا جب پارہ پارہ شرک و بدعت کو
زبان تیغ وحدت سے صدائے آفریں نکلی
جہاں تھے بدعتی سارے جگر پانی کئے اونکے
اشاعت کچھ تیری ایسی نصیحت آفریں نکلی
اسی تقلید کو تو رہبر ہم نے اپنا جانا تھا
تری سمجھے تھے ہم جس کو وہ مار آستیں نکلی
ہے اس تقلید و سنت میں تصادم وجہ ناکامی
جو سنت اصل سمجھا پھر نہ اس منہ سے نہیں نکلی
ایڈیٹر نے کچھ ایسی رونمائی کی حدیثوں کی
کہ قرآن خوش ہوا جس سے فقہ چیں بر جبیں نکلی
رواں رکھتا ہے اپنا فیض یہ "اہلحدیث" اپنا
کہ کوئی جوئے وحدت سے جگہ خالی نہیں نکلی
انڈیلے جا تو اے اہلحدیث اپنی مئے وحدت
پلائے جا کہ مستوں کی ابھی حسرت نہیں نکلی

قدم رکھا ثناء اللہ نے توحید و سنت پر
وہی تحریک اے کامل ستائش آفریں نکلی

انتخاب الاخبار

——— امرتسر میں دن کو کڑی سخت پڑتی ہے بلکہ گرم لو بھی چلتی ہے۔ رات کو خاصی ٹھنڈک ہوتی ہے

——— دو احراری لیڈر مولوی عنائت اللہ قادیانی اور سید فیض الحسن آلو مہاروی اپنی اپنی سزا کاٹ کر رہا ہو گئے ہیں۔

——— ہندوستان سے ۲۴-اپریل کو ۲۶ لاکھ ۳۸ ہزار ۸۰۶ روپے کا سونا ممالک غیر کو بمبئی سے روانہ کیا گیا ہے۔

——— صوبہ سرحد کی شورش ابھی پورے طور پر ختم نہیں ہوئی۔ بنوں، ڈیرہ اسماعیل خاں وغیرہ شہروں کے گرد و نواح میں کوئی نہ کوئی واردات ہوتی رہتی ہے۔ گورکھا فوجیں سرحد پر جا رہی ہیں۔

——— گورنمنٹ یوپی نے ضلع رائے بریلی میں ژالہ باری سے فصلوں کا نقصان ہونے کی وجہ سے مالیہ سے ایک لاکھ چار ہزار روپیہ معاف کر دیا ہے۔

——— گورنمنٹ مدراس کے وزراء نے اپنا پروگرام شائع کر دیا ہے کہ زر مالیہ میں ۷۵ لاکھ تخفیف زراعت پیشہ اشخاص کو قرضہ دینے کے لئے ایک کروڑ روپیہ دینا۔ شراب کی دکانوں کو کم کرنا۔ زراعت کو ترقی۔ بیکاری کا خاتمہ اور صنعت و حرفت کو فروغ دیا جائیگا۔

——— ایروڈ۔ مدراس میں ایک شیڈ گر پڑنے سے بیس اشخاص ہلاک اور ۱۵۰ زخمی ہوئے۔

——— لاہور ۲۲-اپریل۔ ہائیکورٹ میں پیپلز بنک کے رسیور نے بنک مذکور کے ۲۹ ڈائرکٹروں کے خلاف درخواست دی ہے کہ ان سے بنک کا نقصان وصول ہو۔ ان میں سر سکندر حیات خان، مسٹر دیا کشن کول اور سر عبدالحمید بھی ہیں۔

——— بلدیہ دہلی کی طرف سے ملک معظم کی تاجپوشی کے موقع پر دہلی کے سکولوں میں طالب علموں کو پانچ ہزار روپے کی مٹھائی تقسیم کی جائیگی۔

——— ملتان میں پولیس نے ایک جعلی سکے بنانے والی ٹکسال پر چھاپہ مارا۔ اس کے انچارج کو زیر حراست کر لیا۔ مزید تلاشی لینے پر ۲۴۵ سانچے اور چند نقد روپے برآمد ہوئے۔

——— بغداد کی اطلاع ہے کہ وزیر عراق نے اعلان کیا ہے کہ پیرس اور برلن کے دو عراقی سفیروں کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ ان پر ہسپانیہ میں اسلحہ بھیجنے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ ان کے عراق واپس آنے پر مقدمہ چلایا جائیگا۔

——— ژالہ باری سے ضلع لدھیانہ میں نوے فیصدی فصلیں تباہ ہو گئیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بعض اولے تقریباً بارہ بارہ چھٹانک وزنی تھے۔

ناظرین کرام

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر حساب دوستاں

اور

صفحہ ۲۰ پر سالانہ رعائت کا اعلان

ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ (منیجر)

——— افواہ ہے کہ آئندہ سال سے حکومت پنجاب کے دفاتر شملہ نہیں جایا کریں گے۔ بلکہ لاہور میں ہی رہا کریں گے۔

——— سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ریاست الور میں فرقہ وارانہ فساد ہو جانے سے چودہ اشخاص ہلاک اور ۲۴ مجروح ہوئے۔ (تفاصیل ہنوز موصول نہیں ہوئیں)

غریب فنڈ | از قتوے فنڈ عہ۔ از حاجی مولوی یونس خان صاحب طالقی ملک پور ۵۔ جملہ ۶۔ سابقہ بذمہ فنڈ عہ۔ بقایا عہ

وصولی داخلہ | (۱۰۳) حشمت علی۔ (۱۰۴) عبدالغفار

امامیہ مولوی روپوش

اہلحدیث مورخہ ۲۳-اپریل ۱۹۳۷ء میں مولوی عبدالغفار مقیم بریلی کو ایک سَو روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنا دعوے "اہلحدیث" ۲۷ فروری ۱۹۳۱ء سے دکھا دیں۔ اس کام کے لئے شیخ عبدالحکیم صاحب بریلوی کو ہم نے وکیل بنایا تھا۔ شیخ صاحب موصوف کا خط آیا ہے کہ

میں مولوی عبدالغفار (جو امامیہ ہے) کے پاس ایک سو روپیہ لیکر گیا کہ آپ نے جو مولانا ثناء اللہ صاحب پر بربناء "اہلحدیث" ۲۷ فروری ۱۹۳۱ء بہتان لگایا ہے وہ ثابت کر دو تو یہ سَو روپیہ لے لو۔ پہلے تو وہ بہت ست پٹایا۔ مگر جواب نہ دے سکا۔ آخرکار اسی روز مسجد سے چلا گیا۔"

(عبدالحکیم از بریلی)

اہلحدیث | ہمارے حلقۂ اشاعت میں جس کسی صاحب کو بھی مولوی عبدالغفار امامی ملے۔ اُس کے سامنے ہمارا تقاضا پیش کر کے اُس سے ثبوت طلب کریں۔ اگر ثبوت نہ دیسکے تو اس ارشاد الٰہی سے اس کو ڈرائیں:-

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝

(پ ۲۲-ع ۴)

مضامین آمدہ | مولوی عبدالعزیز صاحب۔ مولوی ابو حامد محمد عثمان۔ مولوی محمد عبدالحنان صاحب خوشگیری۔ مولوی محمد شفیع عبدالحمید۔ رحمت اللہ خان۔ سید عبدالغفار۔

مضامین غیر مقبولہ | آرزو (نظم) مباحثات علم فاتحہ خلف الامام۔ مسلمان اور پردہ۔ اسلام پر ظلم درد مند کی اپیل۔

حق پرکاش۔ سوامی دیانند کے اعتراضوں (۱۴۲) کا جواب۔ قیمت ۱۲ر (منیجر اہلحدیث)

امسال حج | میں یہ واقعہ مسرت انگیز ہوا۔ کہ سفر مدینہ طیبہ ہوائی جہاز کے ذریعہ سے ہوا ہے۔ ایک گھنٹہ دس منٹ میں سفر مدینہ طے ہوا۔ لراعلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۸ صفر المظفر ۱۳۵۷ھ

بہائی اور قادیانی ادعاء

تشابہت قلوبہم

آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ تحریکات جدیدہ کے حامیوں نے ایک اصول بنا رکھا ہے کہ بجائے استدلال بالبرہان کے محض لفاظی سے کام لیا جائے اور اپنے جدید مذہب کو ساری خوبیوں کا مجموعہ دکھایا جائے مگر نہ دلیل وبرہان سے بلکہ محض لفاظی سے۔ مندرجہ عنوان دونوں مذاہب اس بارے میں اوّل دوم نمبر پر ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میرے آنے سے جملہ مذاہب ایک ہو جائیں گے اس کی تفصیل دیکھنے کے لئے کتاب "چشمۂ معرفت" مصنفہ مرزا صاحب کا ص۸۲ ملاحظہ کریں۔ جس میں سے ایک فقرہ درج ذیل ہے:-

خدا کی تقدیر ہے کہ مسیح موعود کے زمانے میں تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں۔ ص۸۲

یہی دعویٰ آج بہائیوں کا ہے جسے ہم سالہ بہائی میگزین سے دکھاتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"دورِ قوت" پکار پکار کر کہہ رہا تھا کہ یوم آخر آ رہا ہے۔ وہ "یوم موعود" آ گیا۔ تمام اولیاء اور انبیاء مژدہ سنا رہے تھے کہ محبوب کائنات جلوہ گر ہوگا۔ وہ محبوب جلوہ آرا ہو گیا۔ سب مقدس کتابیں بشارت دے رہی تھیں کہ ام الکتاب کا ظہور ہونے والا ہے۔ وہ ظہور ہو گیا۔ کوہ طور پر ندائے غیب بلند ہوئی تھی کہ وہ ساعت مبارک جسے میں پردۂ راز میں چھپا رہا ہوں عنقریب بے نقاب ہو جائے گی۔ وہ ساعت موعود اب عالم آشکار ہو گئی۔ وہ قیامت کبریٰ جس کی خبریں ہر ولی و نبی نے دی تھیں نمودار ہو گئی۔ محبوب بے مثال عرش جلال پر جلوس فرما ہے۔ تمام کائنات پرتو جمال سے روشن ہے۔ انسان کا دل اور دماغ پُر نور ہو رہا ہے۔ نئی نئی ایجادات ظہور میں آ رہی ہیں۔ نئے نئے انکشافات ہوتے جا رہے ہیں۔ پرانی پوشیدہ چیزیں بھی اپنے پردوں کو پھاڑ کر نکل رہی ہیں۔ ہر ظاہری اور باطنی چیز پر ایک نئی رونق دکھائی دیتی ہے۔ یہ سب کچھ جمال غیب کی تجلیات ظہور کا اثر ہے اور سب اس اثر سے متاثر ہیں۔ آفتاب حقیقت اپنی کرنوں سے سب کو منور کر رہا ہے۔ اپنے دلوں کے دریچے کھول دیجئے اور روشنی کو اندر آنے دیجئے۔

پرتو نور بہاء تافتہ در خانۂ ما
جائے در خلوتِ جاں ساختہ جانانۂ ما

جلوہ بہا نمودار ہوا۔ ہمارے تخت دل پر متمکن ہوا۔ اس تجلی سے آئینہ دل چمک اٹھا۔ اس نور پاک نے قلب کو معطر و منور کر دیا۔ اہل بہاء کے سینے تقدیس کے آئینے ہو گئے۔ بغض و حسد کا گرد و غبار دور ہو گیا۔ محبت و اتحاد کی روشنی چمکنے لگی۔ تفرقوں کا میل کچیل اڑ گیا۔ وحدت و یگانگت کی لطافت و پاکیزگی سے روح معطر ہے۔ قمیص محبوب کی خوشبو سے دماغ سرشار ہے۔ اہل بہاء کی زندگی سراسر جنت ہے۔"

(بہائی میگزین ص۳ اپریل ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث اس حوالے سے جو بہائی میگزین سے ہم نے اوپر نقل کیا ہے۔ کمال خوش عقیدگی کا اظہار ہوتا ہے۔ دلیل سے نہیں بلکہ محض الفاظ سے۔ ناظرین یہ دل خوش کن فقرہ ملاحظہ کیجئے جو حوالہ مذکور میں آیا ہے کہ

بغض و حسد کا غبار دور ہو گیا، تفرقوں کا میل کچیل اڑ گیا وغیرہ۔

کیسا دل خوش کن نظارہ ہے جو واقعات کے مقابلے میں اس مصرع کا مصداق ہے۔ ع

آنچہ مے شنوم بہ بیداریست یارب یا بخواب

لطیفہ ایک روز کا واقعہ ہے کہ دفتر اہلحدیث میں تین مرزائی آئے وہ قادیان سے فیض پا کر واپس ہوئے تھے۔ انہوں نے سوال کیا کہ مسیح موعود کی علامت کیا ہے؟ میں نے کہا میں اپنا خیال بتاؤں یا حدیث کی تصریح سناؤں۔ بولے حدیث کی۔ میں نے کہا حدیث میں یہ ارشاد ہے کہ مسیح موعود کے آنے سے بغض و کینہ اور حسد وغیرہ سب دور ہو جائیں گے۔ کہنے لگے نبوت کیلئے کیا قانون ہے؟ میں نے کہا قانون نبوت کا کچھ بھی ہو یہ بتاؤ جو کچھ میں نے بتایا ہے یہ حدیث کا مضمون ہے یا نہیں؟ بولے کہ ہے، مگر یہ کبھی کسی نبی کے زمانے میں

(۳۸۳)

نہیں ہوا کہ ساری دنیا کے رہنے والوں سے بغض و کینہ دور ہو جائے۔ میں نے کہا اچھا تم ہی اس حدیث کا معنی کرو۔ جھگڑتے تو دیر تک رہے مگر معنی حدیث کا کچھ نہیں کیا۔ میں منتظر تھا کہ بہائیوں کی طرح وہ بھی اپنے دعوے کو محدود کرنے کے لئے اس حدیث کا مصداق اتباع مرزا کو بتائیں گے۔ لیکن انہوں نے ایسا کرنے کی بھی جرأت نہ کی۔ شاید وہ جانتے ہونگے کہ جس سے ہم بول رہے ہیں وہ ہماری اندرونی تفرقی سے بھی واقف ہے۔ اسی طرح بہائی میگزین کے ایڈیٹر صاحب نے بھی اس دریائے رحمت (وحدت و محبت) کو محدود کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ دنیا میں حسد و عداوت یوماً فیوماً آناً فاناً ترقی پذیر ہیں۔ اس لئے ایڈیٹر صاحب بہائی میگزین نے دعوی محدود کرنے کو لکھا فرمایا ہے :-

"آفتاب نکلتا ہے تو یہی ہوتا ہے کہ مناسب استعداد رکھنے والے پودے اس کی کرنوں سے نشوونما پاتے ہیں۔ اور جو مناسبت نہیں رکھتے وہ انہی کرنوں سے جل جاتے ہیں۔ یہی قانون قسمت روحانی آفتاب کے طلوع کے وقت کام کرتا ہے۔ جو لوگ دل کو پاک نہیں کرتے تعصب اور کینہ پروری میں مبتلا رہتے ہیں۔ بداعمالی کو ترک نہیں کرتے۔ ان کی فطرت تاریک ہو جاتی ہے۔ وہ آفتاب حقیقت سے اسی طرح گھبراتے ہیں جیسے آشوب چشم کا مریض دھوپ سے گھبراتا ہے۔"

(بہائی میگزین مذکور صہ)

اہلحدیث اس طرح ہر فریق مدعی اصلاح کر سکتا ہے کہ جو میری مانیں گے وہی پاک صاف ہونگے۔ ایسے مدعیان دعوے کرنے سے پہلے سوچ لیا کریں کہ ہمارے دعوے کی وسعت کہاں تک ہے۔ بعد اشاعت دعوی قیودات لگانی قرین دانشمندی نہیں ہے۔ قادیان سے بالخصوص آواز اٹھی تھی کہ میں عیسی مذہب کو ملیامیٹ کرنے آیا ہوں۔ حال یہ ہے

خاص ملک پنجاب میں جہاں کہ مرزا صاحب پیدا ہوئے ۱۸۸۱ء کی مردم شماری میں جو مرزا صاحب کے دعوے کا ابتدائی زمانہ ہے۔ عیسائیوں کی مردم شماری ۳۳۵۱ تھی۔ ۱۹۳۱ء میں ۳۹۵۶۲۹ ہوئی۔ تعجب تو یہ ہے کہ خاص ضلع گورداسپور میں جو قادیان کا

ضلع ہے۔ اس میں عیسائیوں کا شمار ضلع امرتسر سے بھی زیادہ ہے۔ امرتسر کے سارے ضلع میں ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے لحاظ سے ۱۶۶۱۹ عیسائی ہیں اور ضلع گورداسپور میں ۴۳۳۴۳ ہیں۔

ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

حضرت علی کا قرآن

اور

خواجہ حسن نظامی کا ایمان

خواجہ صاحب دہلوی بڑے عجائب پسند واقع ہوئے ہیں۔ چند دنوں سے آپ کی تحریرات کسی خاص مصلحت سے تشیع کی طرف رُخ کر رہی ہیں۔ چنانچہ ایک مضمون ان کے روزنامچہ مورخہ ۲۔ اپریل میں حضرت علی کے مرتبہ قرآن کی بابت نکلا ہے۔ جو ناظرین کے لئے درج ذیل ہے :-

"آج میں ملا واحدی صاحب کے ساتھ حکیم محمد احمد خان صاحب کے مکان پر گیا تھا۔ کیونکہ کل جمعرات کو حکیم صاحب ممدوح جب مجھ سے ملنے آئے تو انہوں نے ذکر کیا تھا کہ ان کے ہاں حضرت علی کی ترتیب کا قرآن مجید موجود ہے۔ مجھے اس کی زیارت کا بہت شوق ہو گیا تھا چنانچہ آج جا کر میں نے اسکو دیکھا۔ قلمی ہے سب سے پہلے سورہ فاتحہ ہے پھر اقرء ہے۔ پھر سورہ نون ہے۔ غرض قرآن مجید کے نازل ہونے کی ترتیب اس قرآن میں ہے اور یہ بہت موزوں ترتیب معلوم ہوتی ہے۔ حضرت عثمان کی مروجہ ترتیب میں کوئی نقص تو نہیں ہے اور نہ حضرت علی کی ترتیب میں کوئی زیادتی ہے لیکن بلحاظ لیاقت ترتیب حضرت علی حضرت عثمان سے افضل تھے۔ حضرت عثمان نے جس طرح قرآن مجید کو مرتب کیا ہے۔ اس میں اڈیٹری کا آرٹ نہیں پایا جاتا۔ اور حضرت علی کی ترتیب میں یہ آرٹ موجود ہے۔ حضرت عثمان نے مکی اور مدنی سورتوں کو خلط ملط کر دیا ہے۔ لیکن حضرت علی نے بہت عمدگی اور سلیقہ کے ساتھ سورتیں مرتب کی ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ علی بہت اچھے ایڈیٹر تھے۔ ایڈیٹر انگریزی زبان میں ترتیب دینے والے کو کہتے ہیں۔ مگر میں اب ایسی چیز میں تبدیلی نہیں چاہتا جس پر ساری امت جمع ہو گئی ہے۔ ورنہ حضرت علی کی یہ ترتیب قرآن کی خوش نمائی کو چار چاند لگانے والی ثابت ہوتی۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ حضرت علی کی خلافت کے زمانہ میں یہ قرآن کیوں مروج نہیں ہوا۔"

(منقول از رسالہ بہائی میگزین اپریل ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث اس بیان میں خواجہ صاحب کا یہ فقرہ قابل غور ہے کہ "حضرت علی کا قرآن خلافت علی میں کیوں مروج نہ ہوا۔" اس کا جواب بھی قابل توجہ ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ (اہلحدیث) جیسا خواجہ صاحب کا قدردان ہی جواب دے سکتا ہے۔ دوسرا کوئی کیا دے پس خواجہ صاحب توجہ سے سنیں۔ ہمارا جواب خواجہ صاحب کی طرح خیالی نہ ہوگا۔ جب آپ نے

اپنے ایک لیکچر میں بنی امیہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں محض خیالی باتوں سے شیعہ احباب کو خوش کردیا۔ حق تو یہ ہے کہ ایسا کرنا آپ کے دائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ پس خواجہ صاحب ہمارا معروضہ غور سے سنیں۔

آپ کے جدید دوست (شیعہ) کی مستند اور معتبر کتاب اصول کلینی میں مذکور ہے کہ حضرت علی رضؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال سے متصل ہی قرآن مجید جمع کیا۔ اسکو اس وقت کے مسلمانوں نے پسند نہ کیا بلکہ حضرت ممدوح کے سامنے کہا۔

وقالوا هو ذا عندنا مصحف جامع فيه القران لا حاجة لنا فيه فقال والله ما ترونه بعد يومكم هذا ابدا۔

(ص۱۷۱ مطبع کشوری)

ہمارے پاس جامع قرآن موجود ہے تمہارے مرتبہ قرآن کی ہم کو حاجت نہیں ہے۔ حضرت علی نے فرمایا قسم ہے اللہ کی تم آج کے بعد میرے اس قرآن کو کبھی نہیں دیکھو گے۔

خواجہ صاحب! حضرت علی تو اپنے قرآن کے رودانست کی ابدی نفی فرماتے ہیں۔ آپ نے کہاں سے دیکھ لیا۔ جو دیکھا ہے وہ علوی قرآن نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ باعتقاد شیعہ اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہونگے۔ چنانچہ یہ واقعہ بھی اسی اصول کلینی میں مذکور ہے کہ امام ابو عبداللہ زین العابدینؒ نے ایک شخص کو علوی قرآن کی قرأت پڑھتے سنا جو عام اہل اسلام کے خلاف تھی۔ تو فرمایا:۔

كُفَّ عن هذه القرأت اقرأ كما يقرء الناس حتى يقوم القائم فاذا قام القائم قرء كتاب الله عزوجل على حده۔

(صفحہ مذکور)

اس قرأت کو چھوڑو۔ اور جو لوگ پڑھتے ہیں وہی پڑھو جب تک کہ امام مہدی آجائیں۔ وہ کتاب اللہ کو اصلی شکل پر پڑھیں گے یعنی جس ترتیب سے حضرت علی نے مرتب کی ہے۔

ان حوالجات صحیحہ سے ثابت ہوا کہ قرآن مجید جو بقول شیعہ حضرت علی نے مرتب کیا تھا اور جس کی بابت بقول مصنف احتجاج طبرسی بعد انتقال آنحضرت کے حضرت ممدوح نے قسم کھائی تھی کہ میں گھر سے بھی نہیں نکلونگا جب تک کہ قرآن جمع نہ کر لوں۔ لیکن جب کر لیا تو اس کی نسبت اسلامی پبلک اوپنین خلاف دیکھ کر کہیں ایسا غائب کیا کہ امام مہدی کے زمانہ تک کسی شیعہ کو بھی اس کی زیارت نصیب نہ ہو۔

خواجہ صاحب! آپ کے سوال کا جواب تو ہم نے دیدیا کہ حضرت علی نے اپنے زمانہ خلافت میں کیوں اپنے مرتبہ قرآن کو مروج نہ کیا۔ اس لئے نہ کیا کہ آپ خبر دے چکے تھے کہ اسکو تم کبھی نہ دیکھو۔

اب ہمارے سوال کا جواب دیجئے اس ابدی نفی سے جو جناب علی مرتضیٰ کے ارشاد میں ہے لاترونه ابداً۔ آپ مستثنیٰ کیسے ہو گئے کہ آپ نے اسے دیکھ لیا۔ یقین جانئے جو کچھ آپ نے دیکھا وہ شیر قالین ہوگا شیر نیستاں نہ ہوگا۔ کسی اپنے شیعہ دوست سے مشورہ کر کے ہمیں جواب دیجئے اور اپنے دل میں ٹھان لیجئے کہ ہم عرصہ سے آپ کا رجحان تشیع کی طرف دیکھ کر اس فراق پر صبر کئے ہوئے ہیں۔ مگر اب ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہے۔ اس لئے آپ کی محبت اور قدرت سے مجبور ہو کر اہلحدیث لب کشائی کریگا۔ کیونکہ اہلحدیث کو آپ سے خاص تعلق ہے۔ اسی محبت کی بنا پر اہلحدیث بزبان حال کہتا ہے ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

نوٹ: بہائی میگزین نے خواجہ صاحب کا یہ مضمون نقل کیا ہے۔ اگر وہ ایرانی تعلق کی وجہ سے نہیں ہے تو امید ہے کہ اہلحدیث کے جواب کو بھی نقل کر دیگا۔ دیدہ باید!

قادیانی مشن

اسبابِ مرض علاماتِ صحت ہیں

(قادیانی اصطلاح)

جماعت مرزائیہ (بہر دو صنف) مرزا صاحب قادیانی کی تصدیق کے باعث راہ راست سے اسی قدر دور چلی گئی ہے جس قدر وہ اونٹنی جس کی چال کو خبط العشوا کہتے ہیں۔ افسوس ہے کہ ہم اپنا درد دل کہنے سے نہیں رک سکتے کہ اس بے ڈھنگی چال کا نتیجہ یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ اتباع مرزا صاحب میں اتنی بھی تمیز نہیں رہی کہ اسباب مرض علامات صحت نہیں ہوتے۔ ایسا کہنے والے کو خود اتباع مرزا ہی ضلُّوا فاضلُّوا کا مصداق ٹھہرائیں گے کچھ ہم ناظرین کو اس کی تفصیل سناتے ہیں:۔

قادیانی اخبار الفضل مورخہ ۱۸۔اپریل میں ایک بڑا زبردست مضمون مرزا صاحب کے دعوے کے اثبات میں شائع ہوا ہے۔ جسکی سرخی یہ ہے:۔

"موجودہ دور کا عظیم الشان نبض شناس"

اس سرخی کے ذیل میں مرزا صاحب کا حسب ذیل لطیف شعر لکھا ہوا ہے ؎

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

اس مضمون میں راقم مضمون موجودہ زمانے کی بُری حالت، دین سے بیزاری، اخلاقی سستی کا دور دورہ، راستبازی سے دوری اور بغض و کینہ وغیرہ کا تذکرہ کرتا ہوا لکھتا ہے کہ:۔

"کسی مدعی ماموریت کی صداقت معلوم کرنے کا ایک طریق یہ ہوا کرتا ہے کہ تم زمانہ پر نگاہ دوڑاؤ۔ اور دیکھو کہ آیا زمانہ بزبان حال کسی مدعی کی آمد کا تقاضا کر رہا ہے یا نہیں۔ اگر زمانہ العطش پکار رہا ہو تو آسمانی پانی سے انکار بالکل لغویات اور اس قانون قدرت کے خلاف ہوگی جو ساری دنیا میں جاری ہے۔ جس طرح پیاسا پانی کا اور بھوکا کھانے کا، مصیبت زدہ آرام کا اور بیمار صحت کا طالب ہوتا ہے۔ اور اپنی مطلوبہ چیز کے مل جانے پر اللہ تعالےٰ کے احسان کا شکر بجا لاتا ہے۔ نہ یہ کہ خدا تعالےٰ کی نعمت کو رد کر دے۔ اور کہے کہ مجھے میرا فقر و فاقہ ہی اچھا تھا۔ اسی طرح جب کوئی زمانہ کسی روحانی مصلح کا نہایت بے تابی سے انتظار کر رہا ہو۔ تو اس وقت مصلح آسمانی کا نازل ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اور اس مصلح کا انکار کرنے والے اللہ تعالیٰ کی سزا کے مستوجب ہوتے ہیں۔"

(الفضل قادیان صہ ۸۔ اپریل ۳۷ء)

اس اقتباس کا خلاصۂ مطلب بطور تشبیہ یہ ہے کہ زمانے کی بری حالت جو مرض کی طرح ہے آسمانی مصلح کے آنے کا سبب ہے جو بحیثیت ایک معالج کے آتا ہے چنانچہ مرزا صاحب اہل زمانہ کے علاج کے لئے تشریف لائے۔ (بہت خوب!) اب دیکھنا یہ ہے کہ اس آسمانی معالج و نبض شناس کے آنے اور مدت العمر علاج کرنے کے بعد بیمار کا کیا حال ہے؟ اس سوال کا جواب کہ صحت میں ترقی ہوئی یا مرض میں۔ ناظرین موجودہ زمانے کے حالات پر نظر کر کے خود ہی دے سکتے ہیں۔ ہم ناظرین کو اتنی تکلیف دینے کی ضرورت نہیں سمجھتے کہ وہ تھوڑی دیر کے لئے کچہریوں کی گراؤنڈ میں جا کر دیکھیں کہ وہاں کسی کتاب میں ایمان، دھرم، صداقت اور دیانت کا ثبوت بھی ملتا ہے یا نہیں؟ بلکہ اس کی بجائے ہم قادیانی مضمون نگار کے اسی مضمون سے علاج مسیح کے بعد کے چند حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔ پس ناظرین ان کو بغور سنیں:-

(۱) ہم مسلمان ہیں مگر ہم میں مسلمانی نہیں۔ (رسالہ صوفی بابت جولائی ۲۵ء)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مسلمانان ہند کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ تم کہلاتے تو میری امت ہو مگر کام یہودیوں اور بت پرستوں کے کرتے ہو۔" (زمیندار ۱۸ ستمبر ۲۵ء)

(۳) آج کل کے علماء یہود و نصاریٰ کے علماء جیسے ہیں۔ (البشیر اٹاوہ بابت دسمبر ۲۵ء)

(۴) مسلمان چند بھٹکی ہوئی بھیڑیں ہیں جن کا نہ کوئی ریوڑ ہے نہ کوئی گلہ بان۔" (الجمعیۃ ۱۴۔ اپریل ۲۶ء)

(۵) مسلمان اپنے مذہب سے دور اور بیگانہ ہو گئے ہیں۔" (اخبار وطن لاہور ۱۳ جون ۳۰ء)

(۶) مسلمان تعلیم نبوی، اخلاق حمیدہ، اسوہ حسنہ سے بے بہرہ، بدعت و شرک، کفر و نفاق، مظالم و معاصی میں گرفتار ہیں۔" (مدینہ ۱۲۔ ستمبر ۲۶ء)

قادیانی نامہ نگار کا خبط العشوا ملاحظہ ہو کہ وہ اسباب مرض کو علامات صحت قرار دے رہا ہے۔ اہل دنیا کی گمراہی آسمانی نباض (نبض شناس) کے آنے کا باعث ہوئی تھی چنانچہ اس نے دنیا میں آ کر مریضوں کا علاج کیا اور مئی ۱۹۰۸ء میں واپس چلا گیا۔ تاہم حوالہ جات مذکورہ میں مسلمانوں کی بری حالت کا جو نقشہ دکھایا گیا ہے وہ اس آسمانی معالج کے چلے جانے کے بعد کا ہے۔ یعنی آسمانی معالج کے آنے سے پہلے جو برے حالات موجود تھے وہ اسکے چلے جانے کے بعد بد سے بدتر ہو گئے۔ اس سے ثابت ہوا کہ معالج مذکور اپنے فرض منصبی میں فیل ہو کر گیا ہے۔ اس کے ناکام رہنے کا اثر اسکی جماعت پر بھی ایسا برا پڑا ہے کہ وہ اسباب مرض اور علامات صحت میں فرق نہیں کر سکتی۔ سچ ہے ؎

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما

قیامت میں عجیب شہادت

(مرقومہ مولوی محمد عبدالرحیم جامعہ فضل حسن خان (بہاولپور)

اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن میں اپنے دشمنوں کا حال قرآن مجید و فرقان حمید یعنی برہان رشید میں یوں بیان فرمایا ہے:-

وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللّٰهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ حَتّٰى إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۔ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۔

(ترجمہ) اور جس دن اکٹھے کئے جاوینگے دشمن اللہ کے طرف آگ کے۔ پس وہ قسم قسم جدا کئے جاوینگے یہاں تلک کہ جب جاویں گے اوس کے پاس گواہی دیویں گے اوپر اُن کے کان اون کے۔ اور آنکھیں ان کی اور چمڑے اُن کے بسبب اسکے کہ تھے کرتے۔ اور کہیں گے واسطے چمڑے اپنے کے۔ کہ کیوں گواہی دی تم نے اوپر ہمارے کہیں گے کہ بولایا ہم کو اللہ نے جس نے بولایا ہر چیز کو اور اُسی نے پیدا کیا تم کو پہلی بار اور طرف اُسی کے پھیرے جاؤ گے۔"

ف ۱۔ کافر کے اعمال جب فرشتے لاوینگے لکھے ہوئے وہ منکر ہونگے کہ یہ ہمارے دشمن ہیں دشمنی سے ہم پر جھوٹ لکھ دیا۔ تب زمین و آسمان سے گواہی دلوادینگے کہیں گے یہ بھی دشمن ہیں یا رب تیرے ہاں ظلم نہیں کوئی ہمارا دوست گواہی دے سو سند ہے تب انکے ہاتھ پاؤں وغیرہ گواہی دیں گے اور بولیں گے۔

فیصلہ مرزا۔ مرزا کے آخری فیصلہ والے (۲۹ نمبر) اشتہار کی عمدہ تشریح۔ بحث [illegible]

آگے ارشاد ہے:۔

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَاۤ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

(ترجمہ) اور نہیں تھے تم چھپ سکتے اس بات سے کہ گواہی دیویں اوپر تمہارے کان تمہارے نہ آنکھیں تمہاری اور نہ چمڑے تمہارے۔ ولیکن گمان کیا تم نے یہ کہ اللہ نہیں جانتا بہت اس چیز سے کہ کرتے ہو تم۔

ف ۲ے۔ یعنی غیر سے چھپ کر گناہ کرتے تھے۔ یہ خبر نہ تھی کہ ہاتھ پاؤں وغیرہ بتادیں گے ان سے بھی پردہ کریں۔ پھر فرمایا:۔

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۝

(ترجمہ) اور یہ ہے گمان تمہارا جو گمان کیا تھا تم نے ساتھ رب اپنے کے۔ پس ہلاک کیا تم کو پس ہوگئے تم زیان پانے والوں میں سے پس اگر صبر کریں۔ پس آگ ہے جگہ رہنے ان کے کی۔ اور اگر توبہ کریں۔ پس نہیں وہ توبہ قبول کئے جاویں گے۔

ف ۳ے۔ یعنی دنیا میں بعض بلا صبر سے آسان ہوتی ہے وہاں صبر کریں یا نہ کریں دوزخ گھر ہو چکا اور بعض بلا ٹلتی ہے منت کرنے سے۔ وہاں بہترا چاہیں کہ منت کریں کوئی قبول نہیں کرتا۔

اور فرمایا ہے:۔

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاۤءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ۝

(ترجمہ) اور مقرر کئے ہیں ہم نے واسطے ان کے ہمنشیں۔ پس زینت دلاتے ہیں واسطے ان کے جو کچھ آگے ان کے اور جو کچھ پیچھے ان کے ہے اور ثابت ہوئی اوپر ان کے بات عذاب کی بیچ امتوں کے تحقیق گزرے تھے پہلے ان سے جنوں سے اور آدمیوں سے تحقیق وہ تھے زیان پانے والے۔

ف ۴ے۔ یعنی ان پر شیطان تعینات تھے کہ ان کو برے برے کام بھلے دکھائے۔ پہلے کئے اور آگے کرنے اور ٹھیک پڑی بات لَاَمْلَئَنَّ کی۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ محمد و الہ و اصحابہ اجمعین والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔ فقط۔

(کمترین۔ عبد الرحیم جامعہ فضل حسن خان)

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از مولانا عبد الصمد صاحب مبارک پوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید | یہ روائت چونکہ (کتابت) حدیث کو بیخ و بنیاد سے اکھیڑنے والی ہے اس وجہ سے محدثین نے حدیثوں کو بچانے کی خاطر اس کی تاویل یہ کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ممانعت اس لئے فرمائی کہ آیات قرانی کے ساتھ روایات نہ مخلوط ہو جائیں۔"

(اہلحدیث ۱۰ محرم)

تائید | اس روائت کا جملہ "حدثوا عنی" مجھ سے حدیثیں اور روائتیں سن کر دوسروں کو پہنچایا اور سنا دیا کرو حدیث کی بیخ و بنیاد کو مضبوط و مستحکم کر رہا ہے نہ کہ بیخ کنی۔ اس صاف اور واضح جملہ کا معنے مولوی صاحب نے کچھ کا کچھ سمجھا۔ یا دیدہ دانستہ بدل دیا۔ علاوہ اور احادیث کو کیا سمجھیں گے۔ اوپر ایک اور روائت حدیث کی تبلیغ و اشاعت کے فرض ہونے کے ثبوت میں جو صیغہ امر وارد ہوئی ہے نقل ہو چکی ہے۔ پس یہ دو حدیثیں مذکور ہوئیں۔ پہلی روائت میں صیغہ امر "حدثوا" وارد ہوا ہے جو مصدر تحدیث سے مشتق ہے۔ اور دوسری روائت میں "بلغوا" آیا ہے جس کا مصدر تبلیغ ہے اب مزید ثبوت ملاحظہ کیجئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔ نضر اللہ امرأ سمع منا حدیثا فبلغہ غیرہ۔ الحدیث (رواہ ابن حبان فی صحیحہ والبیہقی بتقدیم و تاخیر عن زید بن ثابت ترغیب منذری)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ اس آدمی کو ترو تازہ اور خوش عیش و با رونق رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسکو دوسروں تک پہنچا دیا۔"

اس مضمون کی روایت الفاظ مذکورہ بالا کے ساتھ عبد اللہ بن مسعودؓ سے بھی سنن ابو داؤد و ترمذی و صحیح ابن حبان میں مروی ہے بعض لفظ کا فرق ہے دیکھو ترغیب حافظ منذری۔ اور نیز انس بن مالکؓ سے طبرانی نے معجم اوسط میں اور جبیر بن مطعم سے امام احمد اور ابن ماجہ اور طبرانی نے معجم کبیر میں اسی مضمون کی حدیث روائت کی ہے اور ان کے ماسوا بھی متعدد روائتیں آئی ہیں۔ کیا ان حدیثوں سے روائت و تبلیغ حدیث کی فرضیت و فضیلت نہیں ثابت ہوتی؟ پھر ممانعت کیسی اور بیخ و بنیاد اکھیڑنے کے کیا معنے۔ ایک طویل حدیث میں رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا ہے:۔

ان العلماء ورثۃ الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما انما ورثوا العلم فمن اخذہ اخذ بحظ وافر رواہ ابو داؤد

والترمذی وابن ماجه وابن حبان فی صحیحه والبیهقی (ترغیب ترہیب صفحہ ۳۷ مصری)

یعنی بے شک علما پیغمبروں کے وارث ہیں اور نبیوں نے اشرفی اور درہم ترکہ میں نہیں چھوڑا ہے۔ انبیاء نے (امت کو) فقط علم دینی کا وارث بنایا ہے۔ پس جس نے علم دین کو حاصل کیا اس نے بڑا حصہ حاصل کیا۔"

معلوم ہوا کہ ہر نبی نے اپنی اپنی امت کو دینی علم کا وارث بنایا اور ان میں علم کو چھوڑا تاکہ اسکے ذریعہ سے امت ہدایت پر قائم رہے یہ علم عام ہے اس سے کہ کلام الہیٰ ہو یا ارشاد نبی۔ اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے علم دین قرآن وحدیث کو چھوڑا ہے تاکہ آپ کے بعد اسی علم کے مطابق شریعت کا نظام قائم اور ہدایت و تبلیغ کا کام جاری رہے۔ پس اس روائت سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے قرآن مجید کے ماسوا اور علم بھی چھوڑا ہے اس کا سیکھنا اور حاصل کرنا بڑی سعادت و فضیلت اور بہت بڑے حصہ کو حاصل کرنا ہے۔ اگر احادیث نبویہ کو بے نبیاد و بے اصل مان لیا جائے تو علم نبی کے ایک حصہ کا ضائع کرنا لازم آئے گا اور شریعت الہیٰ میں بہت بڑا خلل پیدا ہوگا دین ناقص رہیگا۔

اب چند روائتیں ایسی درج کی جاتی ہیں جن سے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کتابت حدیث کا بین ثبوت ہوتا ہے[1]۔ صحیح بخاری وغیرہ میں روائت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک خطبہ دیا جب آپ خطبہ ختم کر چکے تو ایک صحابی "ابوشاہ" نے اٹھ کر درخواست کی کہ حضور یہ خطبہ میرے لئے لکھوا دیجئے۔ اسپر آپ نے حکم فرمایا اکتبوا لابی شاہ۔ یعنی ابوشاہ کے لئے لکھ دو۔ اور ایک روائت ہے کہ

حضرت علی مرتضیٰ کے پاس ایک صحیفہ تھا جس میں انہوں نے کچھ حدیثیں اور قرآن کی تفسیر وغیرہ لکھ رکھی تھی۔ اور حضرت عمرو بن حزم کے پاس ایک مکتوب تھا جس میں فرائض اور سنن اور دیت کے احکام لکھے ہوئے تھے۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رض کے پاس ایک مکتوب تھا جس میں زکوٰۃ و صدقات کے احکام و نصاب مذکور تھے۔ اور حضرت صدیق اکبر نے وہ کتاب انس رضی اللہ عنہ کو نقل کر کے دی تھی جبکہ اُن کو بحرین کا عامل بنا کر بھیجا تھا۔ اور حضرت عمرو بن عاص رض کے پاس حدیثوں کا مجموعہ خود اُن کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر اسکو لکھا تھا۔ اور حضرت ابوہریرہ رض کے پاس حدیثوں کا مجموعہ لکھا ہوا تھا۔ یہ تمام روایات اور واقعات کتب حدیث اور شروح حدیث میں متفرق طور پر اپنے اپنے محل میں مذکور ہیں۔ ان مذکورہ روایات کے علاوہ اور بھی بکثرت روایات سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام حدیثوں کو لکھ لیا کرتے تھے اور کتابت حدیث کا سلسلہ عہد نبوت میں ہی قائم ہوگیا تھا۔ اور آنحضرت صلعم نے کتابت حدیث کا حکم و اذن صادر فرمادیا تھا۔ ان ہی روایات اور واقعات کی بنا پر ائمہ محدثین اور علماء اصولیین نے "لا تکتبوا عنی غیر القرآن" والی روایت اور ان مذکورہ بالا روایات میں مختلف وجوہ سے تطبیق دی ہے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے لکھا ہے:۔

قیل ان حدیث النهی منسوخ بهذه الاحادیث وکان النهی حین خیف اختلاطه بالقرآن فلما امن من ذلك اذن فی الکتابة و قیل انما نهی عن کتابة الحدیث مع القرآن فی صحیفة واحدة لئلا یختلط فیشتبه علی القاری فی صحیفة واحدة۔ (السراج الوہاج صفحہ ۶۱۶ ج ۲)

یعنی علماء نے بیان کیا ہے کہ کتابت حدیث سے منع والی روائت جواز کتابت کی روائتوں سے منسوخ ہے۔ اور یہ ممانعت اس وقت تک رہی جبکہ قرآن کے ساتھ حدیثوں کے مخلوط ہو جانے کا اندیشہ تھا۔ لیکن جب اس کا خوف جاتا رہا تو پھر کتابت حدیث کی اجازت دیدی گئی اور کچھ علماء نے کہا ہے کہ حدیث کو قرآن کے ساتھ ایک صحیفہ میں لکھنے سے منع کیا گیا تھا۔ تاکہ ایک صحیفہ میں ہونے کی وجہ سے پڑھنے والے پر مشتبہ نہ ہو۔"

اور امام ابن قتیبہ دینوری اپنی کتاب "تاویل مختلف الحدیث" میں حدیث ابوسعید خدری اور حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاص تطبیق و توفیق بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

نحن نقول ان فی هذا معنیین احدهما ان یکون من منسوخ السنة بالسنة کانه نهی فی اول الامر عن ان یکتب قوله ثم رأی بعد لما علم ان السنن تکثر وتفوت الحفظ ان تکتب وتقید والمعنی الآخر ان یکون خص بهذا عبد الله بن عمرو لانه کان قارئا للکتب المتقدمة ویکتب بالسریانیة والعربیة و کان غیره من الصحابة امیین لا یکتب منهم الا الواحد والاثنان واذا کتب لم یتقن ولم یصب التهجی فلما خشی علیهم الغلط فیما یکتبون نهاهم ولما امن علی عبد الله بن عمرو ذلك اذن له۔

ہم کہتے ہیں کہ اسکے اندر دو معنی ہیں (دو صورتیں ہیں) ایک یہ کہ حدیث کا نسخ حدیث سے ہو۔ گویا ابتداء اسلام میں آپ نے اپنی حدیثوں کے لکھنے سے ممانعت فرما دی تھی۔ پھر بعد میں جب آپکو معلوم ہوا کہ سنتیں زیادہ ہونگی اور حفظ سے رہ جائیں گی تو آپ کی رائے ہوئی کہ ان کو لکھنا چاہئے اور قید کتابت میں لانا چاہئے۔ اور دوسرا معنی یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اذن کتابت کے ساتھ عبداللہ بن عمرو کو مخصوص کیا تھا اس لئے کہ وہ کتب سابقہ کے عالم تھے

[1] ناظرین اس مضمون پر مفصل بحث دیکھنا چاہیں تو کتاب "جمع القرآن والحدیث" ملاحظہ کریں۔ قیمت ۶ر (منیجر اہلحدیث)

اورسریانی وعربی میں لکھتے تھے۔ اور ان کے سوا دوسرے صحابہ ناخواندہ تھے۔ ان میں سے ایک دو (بہت تھوڑے لوگ) لکھ سکتے تھے۔ اور لکھتے بھی تھے تو اس کی پختگی نہیں کرسکتے تھے۔ اور نہ ہجے درست کرسکتے تھے۔ پس چونکہ جو کچھ وہ لکھتے اس میں غلطی کے واقع ہونے کا اندیشہ تھا۔ اس لئے ان کو کتابت سے منع کر دیا۔ اور عبداللہ بن عمرو کی نسبت یہ بات نہیں تھی۔ لہذا ان کو اس کی اجازت دیدی۔"

اس توجیہہ کے علاوہ اور بعض توجیہیں بھی بیان کی گئی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کو ماننا ضروری ہے ورنہ ایک حدیث کی دوسری حدیث پر بلاوجہ ترجیح لازم آئے گی۔ اور یہ جائز نہیں ہے۔

میں کہتا ہوں ایک حدیث کا نسخ دوسری حدیث سے بصورت وجود شرائط و اصول نسخ جائز ہے اور واقع بھی ہوا ہے۔ چنانچہ زیارت قبر سے لوگوں کو منع کیا گیا تھا۔ پھر رخصت دی گئی اور مزفت اور حَنْتَم اور دُبّاء و نقیر کو جو شراب رکھنے کے ظروف تھے وفد عبدالقیس پر آپ نے حرام فرمادیا تھا۔ پھر ان ظروف کی حرمت منسوخ ہوگئی اور ان کے استعمال کی اجازت مل گئی۔ اور اس قسم کی بہت سی مثالیں ہیں۔ الغرض ان روایات اور واقعات سے بالوضاحت ثابت ہوتا ہے کہ یہ ممانعت دائمی و ابدی نہیں تھی۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا بعض اور صحابہ سے بھی لکھوانے اور ان کے لکھنے کا روشن ثبوت ملتا ہے۔ پس ان تمام واقعات اور روایات کو نظرانداز کرنا اور ان کو یک قلم رد کر دینا اور منع کتابت والی ایک روائت قابل تاویل کی تاویل و توجیہہ کو تسلیم نہ کرنا اور دو باہم متفق غیر متعارض روائتوں میں خواہ مخواہ تعارض و تخالف پیدا کرنا بلکہ ان میں سے اپنے مطلب کی روائت کو لے لینا اور دوسری کو چھوڑ دینا اور چھپا رکھنا دیانت و انصاف سے بعید اور عوام کو دھوکا دینا ہے۔ جو مذہب اور دین کو سراسر معلم بن کر دنیا میں آیا۔ اور جس نے کتابت کا حکم فرمایا۔ جس نے تحریر و تسطیر کی اہمیت جتائی۔

اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْہُ (پ ۳۔ سورہ بقرہ)

اے ایمان والو! جب تم معاملہ کرو ادھار کا ایک وقت مقرر تک (کیلئے) تو اسکو لکھ لیا کرو۔

اِنَّ رُسُلَنَا یَکْتُبُوْنَ مَا تَمْکُرُوْنَ (پ ۱۱۔ سورہ یونس) بتحقیق ہمارے ایلچی (فرشتہ گماشتے) لکھ لیتے ہیں جو کچھ تم داؤ اور تدبیر کرتے ہو۔"

اور ارشاد فرمایا:-

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ (پ ۲۹۔ سورہ ن)

قسم ہے قلم کی اور جکو وہ (فرشتے) لکھتے ہیں۔"

اور آیتیں اس مضمون کی بہت ہیں۔ تو اس کامل تر اور جامع مذہب کا لوگوں کو کتابت و تحریر سے قطعاً منع کر دینا کیونکر متصور ہوسکتا ہے۔ خصوصاً اس حال میں جبکہ ثبوت کتابت کے بہت سے واقعات و شہادات و شواہد موجود ہیں۔ نواب صدیق حسن صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"وثبوت الکتابۃ لغیر القرآن قد صح فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بعدہ فی القرون المشہود لہا بالخیر بلا نکیر صحۃ لایجحدہا الا مکابر لا علم لہ باحوال الشرع (السراج الوہاج صفحہ ۱۶۵ ج ۲) یعنی غیر قرآن کے لکھنے کا ثبوت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں صحت کو پہنچ چکا ہے اور آپکے بعد زمانہائے مشہود لہا بالخیر میں بھی بغیر کسی انکار کے اس طرح پایہ صحت کو پہنچا ہے کہ اس کا انکار وہی شخص کرسکتا ہے جو معاند (حق و صواب سے دور) اور احوال و واقعات شریعت سے بالکل ناواقف ہو۔"

پس ان دلائل کے ہوتے ہوئے مولوی اسلم صاحب کا یہ لکھنا کہ "محدثین نے حدیثوں کو بچانے کی خاطر اس کی تاویل کی ہے۔" کیسا صریح جھوٹ اور کھلا بہتان وافترا ہے۔ مولوی صاحب نے اصل حقیقت حدیث واضح کرنے کا حق پورا پورا ادا کر دیا ہے۔

اگر مولوی صاحب کو ان واقعات کا علم تھا تو انہوں نے دیدہ و دانستہ ان کو چھپانے کی ناکام کوشش کی۔ اور اگر یہ واقعات معلوم نہیں تھے تو ان کی غلطی اور نادانی ہے کہ انہوں نے محدثین پر الزام لگایا ؎

فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ
و ان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

(باقی دارد)

مالکان مدارس عربیہ سے اپیل

(بقلم محمد موسیٰ زین العابدین پرپوا ازراش پور ضلع پرتابگڈھ)

عزیزان ملت! اس میں کوئی شک نہیں کہ آج علم کی دن بدن زیادتی ہوتی جارہی ہے اور آئے دن جدید طور پر مکاتب و مدارس قائم کئے جارہے ہیں۔ دیہاتی علاقہ میں بھی اگر کوئی جاکر دیکھے تو علمائے کرام کی ایک بڑی تعداد نظر آتی ہے۔ ہر گاؤں میں کوئی نہ کوئی مدرسہ جاری ہے۔ اگرچہ یہ امر مسلم ہے کہ علم اک لازوال دولت ہے۔ اور ہر ایک شخص کو لازم ہے کہ علم کو سیکھے اور اپنے مذہب سے آشنا و واقف ہو۔ یہی وجہ ہے کہ مذہب اسلام نے جس قدر علم پر زور دیا ہے ادیان عالم اس کی نظیر پیش کرنے سے یکسر قاصر مجبور ہیں لیکن علم کے ساتھ ساتھ ضرورت ہے اس بات کی کہ صنعت و حرفت کو بھی سیکھا جائے۔ آج بے کاری کی اس قدر کثرت ہوگئی ہے کہ آئے دن اخبارات میں یہ سنسنی خیز خبریں آتی رہتی ہیں کہ فلاں

شخص جو کہ ایم۔ اے تھا بوجہ بیکاری و مفلسی اپنی حیات مستعار کے درخشندہ چراغ کو خود اپنے ہاتھوں سے گل کر دیا۔ اگر کہیں ایک پولیس کانسٹبل کی جگہ خالی ہوتی ہے اور اس کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے تو ہزاروں گریجوایٹ حضرات وہاں حاضر ہوتے ہیں۔ یہ تو بیکاری کا عالم ہے۔ اسی طرح ہمارے مدارس عربیہ کے جو فارغ التحصیل طلبا نکلتے ہیں تو ان کے اندر اتنی استعداد جسمیہ ہوتی نہیں کہ کوئی دنیاوی کام انجام دے سکیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنی عمر عزیز کا ایک معتد بہ حصہ مناطقہ و فلاسفہ کے لغو تخیلات میں صرف کئے ہوئے ہوتا ہے اس لئے ان کے اندر اتنی نزاکت اور کمزوری پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ کوئی ایسا کام جس کا تعلق جسم سے ہو وہ اس کے متحمل اور برداشت کی طاقت و قوت نہیں رکھتے۔ حالانکہ اس وقت یہ جتنی کتابیں منطق و فلسفہ کی اس وقت مدارس میں پڑھائی جا رہی ہیں یہ اکثر بے کار ہیں۔ کیونکہ عصر حاضرہ میں اس کی چنداں ضرورت نہیں رہی۔ یہ سامان قدیم ہو چکا ہے۔ اس تعلیم ناقص کے یہ تلخ ترین نتائج ہوتے ہیں کہ جب کوئی ادھر مدرسہ سے فارغ ہوا تو چونکہ اب تو جگہ مشکل سے ملتی ہے اس لئے ایک رسید بک تیار کرائی گئی اور ایک مدرسہ جاری کر دیا گیا اور اسکے نام سے چندہ مانگنا شروع کر دیا کر دیا گیا۔ اگرچہ وہاں مدرسہ کی ضرورت نہ ہو۔ کسی نے ایک آدھ انجمن قائم کر لی۔ اور اس کے نام سے قوم کا جیب کترا جانے لگا۔ اسی طرح جسکو جو سوجھی اس نے ایک مصنوعی کام جاری کر دیا اور قوم کیلئے بار گراں ثابت ہوا۔ اللہ اللہ! یہ رہبر قوم یہ ہادی جماعت کی حالت ہے ان کی تعلیم کا مقصد تو یہ تھا کہ یہ قوم کی خرابیوں کو دور کر کے آسمان ترقی پر پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ لیکن کس قدر افسوس ہوتا ہے کہ آج یہ خود قوم کے لئے بار عظیم ثابت ہو رہے ہیں۔ پس ضرورت تھی اس بات کی کہ مالکان مدارس و جمعیت حالات کا اندازہ کرتے ہوئے صنعت و حرفت کا بھی ایک شعبہ کھولا جاتا۔ آج جو جدید طلباء فارغ ہو رہے ہیں اور وہ نہایت ہی ذلت اور بے بسی کے عالم میں اپنی زندگی کو بسر کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ان کے اندر ہنر کا فقدان ہے۔

مدرسہ احمدیہ لہریا سرائے دربھنگہ کے متعلق سننے میں آیا ہے کہ اس نے مستحسن اقدام کیا ہے اور وہاں کے لڑکوں کو علم کے ساتھ ہنر کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مدرسہ احمدیہ قابل مبارک باد ہے اور اس کا یہ طرز قابل تقلید ہے اگر آج اس چیز کا خیال نہ کیا گیا تو وہ وقت آ رہا ہے کہ خود مجبور ہو کر اسکو کرنا پڑیگا۔

میں اڈیٹر اخبار اہلحدیث (سردار جماعت اہل حدیث) سے پُرزور درخواست کرونگا کہ وہ اس پر زور دیں اور اس پر کم از کم دو ایک دفعہ ضرور مقالہ افتتاحیہ لکھا جائے۔ تاکہ وہ لوگ جن کے دماغ میں خودی کا مادہ نہیں ہے جن کی عقل سلیم واقع ہوئی ہے اس پر وہ توجہ کریں۔ لیکن میری اس اپیل کا یہ مقصد نہیں ہے کہ میں تعلیم کی مخالفت میں علم بلند کرنا چاہتا ہوں بلکہ محض قوم کا مفاد سمجھ کر خداوند قیوم سے امید اقوی ہے کہ اگر اس بات پر قوم نے عمل کیا تو وہ وقت قریب ہے ہماری یہ خرابی بہت جلدی دور ہو جائیگی رحمت ربانی سے یہ کوئی مستبعد امر نہیں ہے۔ اکابرین جماعت و زعمائے قوم سے امید واثق ہے کہ اپنی توجہ اس طرف مبذول فرمائیں گے ؎

آفتاب تازہ پیدا بطن گیتی سے ہُوا
آسماں ڈوبے ہوئے تاروں کا ماتم کب تلک

ان ارید الا الاصلاح وما توفیقی الا باللہ

برادران اہل حدیث کو چاہئے کہ اخبار "اہلحدیث" امرتسر کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرتے رہا کریں۔ تاکہ توحید و سنت کی صدا زیادہ بلند ہو (منیجر اہلحدیث امرتسر)

گلہائے بوقلموں

(از محمد ابوالخیر بدر پرتاب گڈھی واعظ کانفرنس اہل حدیث دہلی)

کانفرنس اہل حدیث کا دورہ کرتا ہوا خاکسار کانپور پہنچا۔ وہاں پر ایک محلہ میں جلسہ تھا۔ وہاں مجھ کو بھی مدعو کیا گیا۔ چنانچہ جب میں جلسہ گاہ میں پہنچا۔ پہلے مجھ کو تقریر کا موقع دیا گیا۔ میں نے میلاد مروجہ کی تردید کرتے ہوئے اسراف اور فضول خرچی پر روشنی ڈالی۔ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں بتلایا کہ زمانہ حاضرہ کے مسلمانوں کو ہندوانہ اور جاہلانہ رسوم نے تباہ و برباد کیا۔ اس کے بعد ایک جاہل حنفی کھڑا ہوا اس نے اس قدر ہرزہ سرائی کی کہ الامان والحفیظ۔ دوران تقریر میں اس نے کہا کہ جب آنحضرت معراج میں آسمان پر گئے اور عرش معلی پر پہنچے تو آپ نے جوتا اتارنا شروع کیا تو اللہ پاک نے کہا کہ آپ جوتا کیوں اتار رہے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر آپ سے کلام کیا تھا تو بوقت گفتگو جوتا اتار ڈالا تھا۔ اللہ پاک نے کہا کہ آپ جوتی کیوں اتارتے ہیں آپ مع نعلین تشریف لائیے تاکہ آپ کے نعلین سے عرش معلی کو کچھ شرف و برکت حاصل ہو جائے۔ اس کے بعد اللہ پاک نے کہا کہ آپ خوف نہ کھائیں اور ذرا اوپر آ کر ایک آئینہ ہے اس میں ذرا دیکھئے آپ خوف کھا رہے تھے۔ اللہ پاک نے کہا کہ آپ گھبرائیں نہ۔ بلکہ بے خوف اور بے خطر ہو کر آئیے۔ جب آپ نے آئینہ میں دیکھا تو اس میں ایک تصویر نظر آئی جو کہ آپ کی شکل کے بالکل مطابق تھی۔ اس کے بعد ندا آئی کہ دیکھئے جو آپ ہیں وہی تصویر بھی ہے۔ لیکن جو تصویر میں ہے وہ اللہ پاک ہے اور جو آئینہ سے باہر ہے وہ محمد صلعم یعنی آپ ہیں۔ اور آئینہ میں جو شکل نظر آ رہی ہے دونوں ایک ہیں کچھ بھی فرق نہیں ہے۔

(باقی دیکھو بر صفحہ ۱۲ کالم ۳)

رسول اللہ کا سلوک کفار عرب کے ساتھ

(مرقومہ مرزا فیاض علی بیگ از سکندرآباد دکن)

رسول کے مبعوث کرنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو راہ راست پر لگائے جو اپنی کم علمی کی وجہ سے صراط مستقیم سے ہٹ گئے ہوں۔ اور یہ اس وقت تک دنیا میں نہیں بھیجا جاتا جب تک ملک کی پوری سرزمین ظلم وستم ، بدکاری اور عیاشی سے لبریز نہ ہوجائے۔ جب رسول ایسے لوگوں کی ہدایت کیلئے مبعوث کیا جاتا ہے۔ تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایسے شخص کی عنان تربیت خدائے تعالیٰ اپنے ہاتھوں میں نہ لے لے۔ اسی لئے نبی یا رسول کو معصوم کہتے ہیں نہ کہ عاصم۔ خدائے تعالیٰ نے رسول اللہ کے اخلاق کریمانہ کو ان لفظوں میں بیان کیا ہے :-

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۔ اے پیغمبر! یہ بھی اللہ کا بڑا ہی فضل ہؤا کہ تم ان کو نرم دل سردار ملے ہو۔ اگر کہیں تم سخت مزاج اور تنگ دل ہوتے تو یہ لوگ کبھی کے تمہارے پاس سے تتر بتر ہوگئے ہوتے،

دوسری جگہ ارشاد باری ہوتا ہے :-

وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ۝ اے رسول ہم (خدا) نے تجھ کو سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے "

کیا قرآن کا یہ دعوےٰ حقیقت میں صحیح تھا۔ یہ صرف دعوےٰ ہی دعوےٰ تھا؟ آئیے۔ آج کی صحبت میں تاریخ کی ورق گردانی کریں اور دیکھیں کہ قرآن کے اس دعوے کا تاریخ اسلام میں کہیں ثبوت بھی مل سکتا ہے یا نہیں؟

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس راستہ سے روزانہ فریضہ نماز ادا کرنے کے لئے جایا کرتے اسی راہ میں ایک یہودن کا مکان تھا جو روزانہ آپ پر کیچڑ اور غلاظت ڈالا کرتی۔ ایک دن وہ اتفاقاً بیمار ہوگئی۔ اور آپ حسب معمول اسی راہ سے گزرے لیکن آپ پر کیچڑ نہیں ڈالا گیا۔ دوسرے دن پھر آپ اسی دیوار کے نیچے سے گزرے لیکن کیچڑ نہیں گرا۔ آپ نے صحابہ سے دریافت فرمایا کہ یہودن کو کیا ہؤا ہے کہ آج کل وہ مذہبی تعصب کے فریضہ کی انجام دہی سے سبکدوش ہوگئی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یہودن بیمار ہے۔ آپ نے سب کو حکم دیا کہ یہودن کی تیمارداری کے لئے چلیں۔ جب رسول اللہ نے یہودن کے مکان پر پہنچ کر دستک دی تو آواز آئی "کون ہے"؟ آپ نے جواب دیا "محمد"۔ یہودن کانپ گئی اور ڈرتی ہوئی کہنے لگی۔ تم کس لئے آئے ہو اگر مجھے بیمار دیکھ کر بدلہ لینے کے لئے آئے ہو تو تم حق بجانب ہو اس لئے کہ میں نے تم پر بہت ظلم کیا ہے۔ لیکن یہودن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے اس بہتے ہوئے سیلاب سے ناواقف تھی جو بلا قید مذہب وملت ہر ایک کو اپنے آغوش میں لے لیا کرتا تھا۔ آپ نے جواب دیا "معاف کرنا مجھے تمہاری بیماری کی آج ہی خبر ہوئی ورنہ کل ہی تیمارداری کے لئے حاضر ہوجاتا "

کیا دنیا کی کوئی تاریخ انسانی ہمدردی اور رحیمانہ سلوک کی ایسی مثال پیش کرسکتی ہے۔ حال ہی کا واقعہ ہے کہ شمالی ہند میں کسی مجرم نے جج پر برسر اجلاس غلاظت پھینک دی تھی جج اس قوم کا ایک فرد تھا جو آج کل اخلاق کی منبع اور تہذیب و تمدن کی مخزن قرار دی جارہی ہے۔ اور اس مذہب کا متوالا تھا جس میں بدلہ لینا حرام ہے۔ وہاں تو یہ حکم ہے کہ اگر ایک گال پر کوئی طمانچہ مار دے تو دوسرا بھی پھیر دو۔ لیکن پھر بھی اس مجرم کی اس حرکت نے جج کے منصفانہ قلم سے سزائے جرم میں ایک طویل مدت کا اضافہ کردیا۔

تاریخ نے رسول اللہ کے سلوک کو یہیں تک ثابت کرکے نہیں چھوڑا بلکہ یہ بھی ظاہر کردیا کہ آپ کا سلوک کفار ہی کے ساتھ نہیں بلکہ پاگلوں کے ساتھ بھی رحیمانہ اور کریمانہ تھا۔ ایک وقت آپ صحابہ کرام کی صحبت میں بیٹھے درس دے رہے تھے۔ ایک پاگل عورت نے آکر آپ کی انگشت مبارک پکڑی اور اپنے ساتھ چلنے کی خواہش ظاہر کی۔ آپ اٹھے اور ساتھ ہولئے۔ وہ تمام دن مدینہ کی گلی کوچوں میں آپ کو ساتھ لے گشت لگاتی رہی۔ اور آپ بھی بے چون وچرا اسکے ساتھ پھرتے رہے۔ جب نماز کا وقت آجاتا تو آپ اس کی اجازت سے نماز پڑھ لیتے۔ اور پھر اس کے ساتھ ہولیتے۔ آخر اس نے سر شام آپ کو رخصت کیا۔ صحابہ نے عرض کیا۔ "رسول اللہ! وہ تو پاگل ہے آپ نے اسکے ساتھ تکلیف کیوں فرمائی"؟ آپ نے جواب دیا مجھے اس کا علم تھا کہ وہ پاگل ہے اور تم کو یہ بھی معلوم ہے کہ پاگلوں کا کوئی ساتھ نہیں دیا کرتا۔ اس کی یہ خواہش تھی کہ خدا کا رسول اسکا ساتھ دے۔ چنانچہ میں نے اس کے ساتھ گشت لگاکر اس کی یہ دلی آرزو پوری کردی اس میں میرا کچھ نہیں بگڑا بلکہ اس پاگل کی ایک تمنا جو شاید کبھی بھی پایہ تکمیل کو نہ پہنچتی پوری ہوگئی "

سبحان اللہ! کیا اخلاق کریمانہ ہیں۔ رحمت اور کرم کے فیوض صرف مسلمانوں اور کافروں ہی تک نہیں بلکہ پاگلوں کو بھی اپنے دامن میں لے لیا کرتے ہیں۔ کیوں نہ ہو تمام دنیا کے لئے رحمت کرکے بھیجے گئے تھے اور پاگل بھی دنیا ہی میں موجود ہیں۔ اگر آپ اس پاگل عورت کی درخواست کو محض پاگل سمجھ کر رد کردیتے تو آپ حقیقی معنوں میں رحمۃ للعالمین کہلانے کے حقدار نہ ٹھہرتے۔

دوسرا واقعہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

رحیمانہ سلوک کو روز روشن کی طرح ظاہر کر رہا ہے وہ یہ ہے :-

ایک دفعہ آپ طائف کے کفار کو تبلیغ اسلام کے لئے تشریف لے گئے اور انہیں پیغام خدا پہنچایا لیکن بجائے اسکے کہ وہ ایمان لے آتے اور اسلام قبول کرتے آپ کے ساتھ وہ بدسلوکی کی جس کو سُن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کفار طائف نے لڑکوں کو حکم دیا کہ آپ پر پتھر برسائیں۔ پتھر آپ پر اس قدر برسے کہ سر مبارک سے خون بہہ کر جوتیوں میں آ منجمد ہوگیا۔ ایک صحابی جو اس وقت آپ کے ساتھ تھے آپ کو اپنی پیٹھ پر اٹھا کر پناہ کے مقام پر لے آئے اور ہوش آنے پر کہنے لگے :-

رسول اللہ ! آپ ان کیلئے بددعا کیجئے"

آپ کو جو تکلیف دی گئی تھی وہ اتنی سخت تھی کہ جبریل کو خود ترس آنے لگا اور وہ بحکم خدا ملک الجبال کو لئے ہوئے دربار رسالت میں حاضر ہوئے۔ اور کہنے لگے اگر حکم ہو تو طائف کے دونوں پہاڑوں کو ٹکرا دوں اور ان کے درمیان اہل طائف کو پیس کر رکھ دوں۔ لیکن آپ نے جواب دیا کہ یہ بے سمجھ ہیں انہیں معلوم نہیں کہ میں مامور من اللہ ہوں۔ کیا عجب ہے کہ ان کی اولاد میں کوئی ایمان لے آئے"

میں پہلے ہی لکھ آیا ہوں کہ آپ کی رحمت ہر ایک انسان کے لئے بلاقید مذہب وملت تھی۔ کیوں نہ ہو آخر رحمۃ للعالمین تھے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کریمانہ سلوک کا سب سے زیادہ حیرت ناک واقعہ فتح مکہ کے بعد اپنے دشمنوں کو رہائی دینا اور ان کی خطاؤں کو معاف کر دینا تھا۔ فتح مکہ کے بعد جب کفار عرب آپ کے سامنے بحیثیت قیدی کے لائے گئے تو آپ ان سے مخاطب ہوکر پوچھنے لگے کہ

"تم کو مجھ سے کیا امید ہے"

سب نے جواب دیا کہ آپ کریم ہیں اور کریم صفت باپ کے بیٹے ہیں" رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا:- میں تم سب کو معاف کرتا ہوں اور تمہیں رہائی دیتا ہوں"

کتنا حیرت ناک واقعہ ہے۔ ان لوگوں کو آج رہائی دی جا رہی ہے اور معاف کیا جا رہا ہے جن کے ہاتھوں نے گلزار حب وطن پر اک خزاں برپا کر دیا تھا۔ جنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک طویل مدت تک مکہ کی دیواروں سے دور رکھا تھا۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے آپ کے قتل کا منصوبہ کیا تھا۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے آپ کے چچا کا کلیجہ چبایا تھا۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے جنگ احد میں آپ کے خوبصورت ومنور چہرہ پر ایک داغ لگایا تھا۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے امہات المومنین پر بہتان عظیم باندھا تھا۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے غزوہ خندق میں آپ کو بھوکے رکھ کر زمین کھدوائی تھی۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کھانے میں زہر دے کر آفتاب رسالت کو غروب کر دینا چاہا تھا۔ لیکن پھر بھی دریائے رحم کا بہتا ہُوا سیلاب جو باد کرم کے جھونکوں سے موجزن ہوگیا تھا۔ ان رکاوٹوں سے رُک نہ سکا۔ ارشاد ہُوا :-

"میں نے تمہاری تمام خطائیں معاف کر دی ہیں"

اللہ اکبر! رحمۃ للعالمین ہونے کا کیا بیّن اور جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ ان لوگوں کے ساتھ احسان کیا جا رہا ہے جو جانی دشمن تھے۔

یورپ اور مغربی ممالک کے مدبروں اور اہل الرائے کی نظریں جب تاریخ دنیا کے ان صفحات پر آتی ہیں تو حیرت کے عالم میں پھٹ کر رہ جاتی ہیں۔ اور زبان سے بے ساختہ یہ الفاظ نکل کر ہوا میں گونج اٹھتے ہیں کہ :-

"محمدؐ کوئی معمولی انسان نہیں تھا۔ بلکہ وہ خدا کا سچا رسول تھا"

اخبار اہلحدیث کی اشاعت بڑھایئے (منیجر)

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۰

میں یہ سُن کر حیران ہُوا کہ اللہ اللہ یہ جھوٹ، یہ کذب۔ نہایت افسوس ہے مسلمانوں کی حالت پر کہ جو عقیدہ عیسائیوں کا تھا آج وہی عقیدہ مسلمانوں کا ہو رہا ہے۔ اس کے بعد جلسہ ختم ہُوا۔ اور ایک شور غوغا مچا کہ یہ جلسہ تو حنفیوں کا تھا اس میں وہابی مولوی کو تقریر کا موقع کیوں دیا گیا اور وہابی مولوی نے ہمارے خلاف کام کیا۔ اس کے بعد معلوم ہُوا کہ اب قوالی شروع ہوگی اور باجا وغیرہ بجے گا۔ جب میں نے یہ سنا تو میرے شدت استعجاب کی انتہا نہ رہی کہ ابھی تو یہاں وعظ ہو رہا تھا اور اب ٹھیک اسی جگہ جہاں جس تخت پر وعظ ہو رہا تھا وہیں پر ناچ قوالی ہوگی۔ ایک شخص سے بات چیت ہونے لگی تو میں نے کہا کہ یہ ڈھولک وغیرہ یہ تمام کام شریعت کے خلاف ہیں۔ اس نے کہا کہ یہ آپ کیا فرما رہے ہیں یہ تو علماء کے حکم سے ہو رہا ہے۔ کیا وہ عالم نہیں ہیں جو ایسا کرنے کو کہتے ہیں، میں نے کہا وہ عالم نہیں بلکہ بدمعاش ہیں، مکار ہیں۔ دنیا کے بندے ہیں ؛ اس نے کہا کہ واہ واہ مولوی صاحب نے فرمایا ہے کہ اس سے مسلمانوں کا رعب بڑھتا ہے، مسلمانوں میں شجاعت اور بہادری کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ میں نے کہا کہ واہ کیا تم صحابہ کرام سے بڑھ کر بہادر ہو سکتے ہو۔ جن کی تعداد مٹھی بھر تھی۔ لیکن انہوں نے شجاعت اور بہادری سے تمام اکناف عالم میں مذہب اسلام کی روشنی پھیلا دی۔ اس کے بعد وہ خاموش ہوگیا۔ اور میرے جانے کا وقت ہوگیا تھا۔ میں اسٹیشن پر آیا اور الہ آباد روانہ ہوگیا۔

فتاویٰ

تعاقب } جریدہ اہلحدیث مجریہ ۱۹ مارچ ۳۶ء میں بسلسلہ فتاوے جواب ۱۱۸ میں حدیث مرفوع اذا کان لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلھا وصوموا نھارھا الحدیث سے جناب کا استدلال کرنا کم از کم زبردست تسامح ضرور ہے اولاً اس لئے کہ کوئی حدیث محض مرفوع ہونے سے قابل احتجاج نہیں ہوتی تاوقتیکہ اور شرائط معتبرہ بھی نہ پائی جائیں۔ ورنہ یوں تو ہزاروں موضوعات مرفوعہ ہیں جن سے استدلال تو کجا بغیر اظہار موضوعیت ان کو بیان کرنا بھی محدثین اچھا نہیں سمجھتے۔

ثانیاً۔ میزان الاعتدال میں جس مقام پر حدیث مذکور ہے وہیں اسکے راوی ابوبکر بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن ابی سبرۃ بن رہم العامری پر بڑی سے بڑی جرحوں کا بھی تذکرہ ہے۔ جنہیں نظر انداز کرنا کسی طرح بھی جائز نہ تھا مثلاً ضعفہ البخاری وغیرہ وروی عبد اللہ وصالح ابنا احمد عن ابیھما قال کان یضع الحدیث وقال النسائی متروک وقال ابن معین لیس حدیثہ بشئ انتہی ملخصاً تقریب ص۴۱۴ میں ہے۔ رموہ بالوضع

ثالثاً۔ ان سخت جرحوں کے باوجود حدیث مذکور کو قابل استدلال سمجھنا بھی ہرگز درست نہیں، چہ جائیکہ اس سے استدلال کیا جائے۔

حکیم محمد بشیر مبارکپوری۔ مدرس مدرسہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ

اہلحدیث } تنقید صحیح ہے ہمارے ناقص علم میں یہ حدیث موجد حکم نہیں مؤید عمل صالح ہے۔ اللہ اعلم

س ۱۴۷ } زکوٰۃ کا پیسہ اور قربانی کی کھال کا پیسہ مسجد بنوانے میں لگایا جاسکتا ہے یا نہیں؟

(محمد اسحاق از اوجیانی)

ج ۱۴۷ } زکوٰۃ کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ فی سبیل اللہ میں زکوٰۃ بھی داخل ہے۔ اس لئے زکوٰۃ کا مال مسجد پر لگایا جاسکتا ہے۔ اور قربانی کی کھال غرباء و مساکین کا حق ہے۔ اس لئے وہ مسجد کی اغراض میں نہ دیں مسجد کے لئے الگ چندہ دیں۔

س ۱۴۸ } عید اضحیٰ کے دن روزہ رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴۸ } عید کے دن کا روزہ نہ رکھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے

س ۱۴۹ } زکوٰۃ کا مال اگر ظاہر کرکے نہ دیا جاوے تو جائز ہے یا نہیں۔ یا زکوٰۃ کا ظاہر کر دینا اوپر سائل کے لازمی ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۴۹ } زکوٰۃ کا اظہار ضروری نہیں۔ اگر اس نیت سے ظاہر کر دے کہ لینے والے کو پتہ چل جائے کہ مال زکوٰۃ کا وصول کرنا میرے لئے مضر ہے تو جائز ہے۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۵۰ } ہماری جماعت کے لوگ قربانی کی کھال اور فطرہ کی قیمت مقدمہ میں جو ہمارے اور حنفیہ کے مابین چل رہا ہے خرچ کرتے ہیں۔ آیا یہ جائز ہے یا نہیں؟

(محمد داؤد احمد از کیندرا پارہ)

ج ۱۵۰ } قربانی کی کھال فطرہ غرباء کا حق ہے۔ اس لئے اور کسی جگہ ان کو نہ دینا چاہئے

س ۱۵۱ } یہاں ایک قسم کا تمباکو دانت صاف کرنے کے لئے مسواک کے عوض استعمال کرتے ہیں۔ جس میں برگ تمباکو وغیرہ کی آمیزش ہوتی ہے۔ کیا روزہ دار اسکو استعمال کرسکتا ہے؟

(سائل مذکور)

ج ۱۵۱ } تمباکو مفتر ہے۔ جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ اس لئے اس کا استعمال اچھا نہیں۔

(ایک آنہ داخل غریب فنڈ)

س ۱۵۲ } ایک بھائی جس کا مسلک اہلحدیث ہے۔ وہ ایک غیر اہلحدیث کو اپنا پیر بنانا چاہتے ہیں اور اُن کی بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا قرآن اور حدیث کی رو سے یہ بیعت جائز ہے یا کہ نہیں؟ پیر دیوبندی خیال کے ہیں۔

(محمد حسین (جہانگیر رقسم) کا لکا)

ج ۱۵۲ } بیعت ارشاد شرعاً منع نہیں۔ مگر پیر متبع سنت اور صاحب رشد ہو۔ پیر مقلد جو تقلید شخصی کو شرعاً واجب سمجھتا ہو وہ صاحب علم و صاحب رشد نہیں۔ فقہاء کی تصریحات بھی اس بارے میں یہی ہیں۔ لیس علی الانسان التزام مذھب

توضیح فتویٰ

۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ کے پرچہ میں استفتاء ۱۹۸ کے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لڑکے ابوشحمہ کو حد شراب کے دُرّے والے مصرنے لگوائے تھے وہ اسی حالت میں مرگیا۔

(۹۳م) مولوی عبدالصمد صاحب مبارکپوری نے اسکے متعلق مزید تحقیق کے طور پر ایک مبسوط مضمون ۴ اکتوبر ۳۵ء کو لکھا تھا۔ مضمون کسی طرح استفتاء سے الگ کہیں پڑ رہا۔ اس لئے درج نہ ہوسکا۔ آج ملنے پر اس کا خلاصہ تحریر ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

حضرت عمر رضی کے فرزند پر زنا کا گمان کرنا یا الزام لگانا محض بے اصل و بے ثبوت ہے اور انکی قبر پر کوڑے لگانا بھی بے سروپا ہے۔ اسکی کوئی دلیل و سند نہیں۔ نیز دُرّے لگانے کی حالت میں ان کا انتقال لکھنا بھی صحیح نہیں بلکہ موت اتفاقیہ بیماری سے واقع ہوئی۔ اور ان پر شراب خوری کا الزام بھی درست نہیں۔ انہوں نے اجتہادی غلطی کے باعث دیرینہ نبیذ لی لی۔ جس میں سکر آگیا تھا۔ چنانچہ اس فعل میں ان کے ساتھ ابوسروعہ صحابی بدری بھی شریک تھے۔ اس غلطی کی صفائی کے لئے انہوں نے خود ہی اپنے آپ کو پیش کر دیا تھا بہتمام مضمون تاریخ عمر بن الخطاب ابن جوزی اور اسد الغابہ ابن الاثیر جزری مترجم ص۱۸۸ ج ۲ اور

متفرقات

حساب دوستاں | مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ مئی ۱۹۳۹ء میں ختم ہو جائیگی اس لئے ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اپنا اپنا نمبر خریداری ملاحظہ فرمانے کے بعد اگر ان کا منشا مبارک "اہلحدیث" کو بدستور جاری رکھنے کا ہو تو قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد از جلد ارسال کر دیں۔ اگر خدانخواستہ خریداری سے بالکل ہی انکار ہو یا مہلت درکار ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ حتی الامکان جلد اطلاع بھیجدیں

یاد رہے | کہ ہر قسم کی اطلاعات ۲۰ مئی ۱۹۳۹ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں ورنہ یہ خیال کرتے ہوئے کہ آپ کو اہلحدیث کی آئندہ خریداری منظور ہے۔ ۲۸ مئی کا پرچہ وی پی بھیجا جاویگا۔

خریداران بیرون ہند | مثلاً برما، افریقہ، نیروبی، آبادان، فجی، ہانگ کانگ وغیرہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ صاحبان بھی بہت جلد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ پوسٹل آرڈر ارسال کر دیں۔

۲۷۰ - ۵۵۶ - ۸۸۷ - ۹۲۹ - ۱۱۲۸ - ۱۳۲۵

۱۹۵۴ - ۲۴۰۲ - ۲۴۹۸ - ۲۷۸۲ - ۲۷۹۰ -

۴۶۱۱ - ۴۷۱۵ - ۶۰۲۵ - ۶۳۳۶ - ۷۴۲۰ -

۷۴۲۵ - ۷۴۲۶ - ۷۴۴۹ - ۷۴۶۲ - ۷۴۶۴ -

۷۴۶۹ - ۷۵۳۶ - ۷۸۸۱ - ۸۲۲۴ - ۸۳۵۷ -

۸۴۰۸ - ۸۴۶۹ - ۸۴۷۱ - ۸۴۷۷ - ۸۵۳۱ -

۸۸۹۲ - ۸۹۳۳ - ۹۰۱۹ - ۹۰۲۰ - ۹۲۴۲ -

۹۳۹۸ - ۹۴۳۱ - ۹۴۴۸ - ۹۴۵۷ - ۹۶۶۳

۹۴۷۳ - ۹۴۸۶ - ۹۵۱۱ - ۹۶۹۹ - ۹۹۰۸ -

۹۹۷۱ - ۹۹۲۸ - ۹۹۹۱ - ۱۰۰۴۲ - ۱۰۱۳۸ -

۱۰۱۷۰ - ۱۰۱۸۵ - ۱۰۲۱۶ - ۱۰۲۵۰ - ۱۰۲۸۶ -

۱۰۳۵۱ - ۱۰۳۹۶ - ۱۰۵۵۵ - ۱۰۵۷۷ -

۱۰۵۸۳ - ۱۰۷۸۴ - ۱۰۹۳۳ - ۱۰۹۴۴ -

۱۱۰۱۷ - ۱۱۰۳۶ - ۱۱۰۹۳ - ۱۱۱۳۵ - ۱۱۱۶۷ -

۱۱۱۴۹ - ۱۱۱۷۱ - ۱۱۱۷۷ - ۱۱۱۷۹ - ۱۱۲۳۲ - ۱۱۲۶۴

۱۱۲۷۵ - ۱۱۳۹۴ - ۱۱۳۹۶ - ۱۱۵۰۲ - ۱۱۶۰۱ -

۱۱۶۲۰ - ۱۱۶۳۳ - ۱۱۶۶۳ - ۱۱۶۷۲ - ۱۱۷۰۶ -

۱۱۷۳۴ - ۱۱۸۲۹ - ۱۱۸۳۲ - ۱۱۸۳۴ - ۱۱۸۵۳ -

۱۱۸۵۴ - ۱۱۸۵۶ - ۱۱۸۶۸ - ۱۱۸۷۲ - ۱۱۸۷۴ -

۱۱۸۷۵ - ۱۱۸۷۷ - ۱۱۹۴۱ - ۱۱۹۹۱ - ۱۲۰۰۱ - ۱۲۰۲۱ -

۱۲۰۲۴ - ۱۲۰۴۲ - ۱۲۰۴۳ - ۱۲۰۴۵ - ۱۲۰۴۶ -

۱۲۰۵۰ - ۱۲۰۵۴ - ۱۲۰۵۵ - ۱۲۰۵۷ - ۱۲۰۸۱ -

۱۲۰۹۸ - ۱۲۰۹۹ - ۱۲۱۰۳ - ۱۲۱۱۳ - ۱۲۱۱۷ -

۱۲۱۲۱ - ۱۲۱۲۴ - ۱۲۱۲۸ - ۱۲۱۳۹ - ۱۲۱۶۱ -

غریب فنڈ | ۱۱۵۴۴ -

ہوا کرتا تھا۔ جو شیعہ جماعت کا زبردست آرگن تھا اگر کسی دوست کو اس کی اشاعت یا التوا کا صحیح علم ہو تو اطلاع دیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ضرورت داماد | ایک ۱۳ سالہ لڑکی کے لئے جو مذہباً اہل حدیث ہے۔ نیک سیرت ۲۰ سالہ لڑکے کی جو مذہباً اہل حدیث، متبع سنت ہو ضرورت ہے۔ شادی بطریق سنت ہوگی۔ کسی رسم کا ذکر تک نہ ہوگا۔ صرف لڑکے کو سسرال میں رہنا پڑیگا۔ مزید دریافت حال کے لئے صاحب ضرورت خط و کتابت کریں۔ واپسی لفافہ یا ٹکٹ کا ہمراہ آنا ضروری ہے۔

(عبد الخالق خطیب جامع اہل حدیث۔ منڈی پتوکی ضلع لاہور)

تنظیم اہلحدیثان ہند | اس موضوع پر ہمارے دوست مولوی عبد الرحمٰن فرید کوٹی نے ایک مبسوط مضمون لکھا تھا۔ جس کا خلاصہ اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہو چکا ہے اسکو انہوں نے ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا ہے اس مضمون میں ضرورت تنظیم اور عملی نظام کے متعلق تجاویز تحریر ہیں۔ (عبد اللہ ثانی۔ امرتسری)

پتہ ذیل سے محصول ڈاک بھیجنے پر مفت ملتا ہے۔

ابو سعید عبد الرحمٰن خان فرید کوٹ سٹیٹ (پنجاب)

احباب و اصحاب جلسہ کو اطلاع | میں بسلسلہ تعطیل گرما ۱۵ مئی ۱۹۳۹ء سے ۹ جولائی ۱۹۳۹ء تک مکان بنارس پر رہوں گا۔ پس احباب و اصحاب جلسہ مجھے بنارس کے ذیل کے پتہ سے یاد فرما سکتے ہیں:۔

"سعید منزل۔ محلہ دارا نگر۔ بنارس سٹی"

(ابو مسعود خان قمر بنارسی۔ چندوسی کالج چندوسی (یوپی)

علاج بالماء | کے متعلق اردو زبان میں کسی مکمل کتاب میں بالتفصیل ذکر ہو تو خاکسار کو اس کی جائے فروخت سے اطلاع دیں۔ (راقم محمد عبد الکبیر موضع رشیداں ڈاکخانہ دھمتان ریاست پٹیالہ)

تائید تنظیم اہلحدیثان ہند | کے متعلق منشی عبد الرحمٰن صاحب سکنہ بانے وال و حاجی محمد سعید۔ حاجی امیر الدین حاجی محمد یٰسین ساکنان چیوا ضلع منٹگمری کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔

ملکی مطلع

ہماری زبان کا نام

(از مولانا سید سلیمان صاحب ندوی)

یہ تقریر آپ نے آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس علی گڑھ کے شعبہ اردو میں ۲۹ مارچ ۱۹۳۷ء کو فرمائی تھی۔ جو ناظرین کے فائدے کیلئے "اہلحدیث" میں درج کی جاتی ہے۔ بوجہ قلت گنجائش متعدد قسطوں میں ختم ہوگی۔ (مدیر)

حضرات! قوموں اور زبانوں کی تاریخ ایک دن میں نہیں بنتی۔ ان کا خمیر اٹھتے، مزاج بنتے اور ایک صورت پکڑتے صدیاں لگتی ہیں۔

آج ہم جس ملک کو اس آسانی سے "ہندوستان" کہہ دیتے ہیں اور اس سے ہمالیہ کے دامن سے بحر شور کے ساحل تک کا علاقہ ہمارے ذہن میں آجاتا ہے۔ مسلمانوں کی آمد سے پہلے اس کا نہ یہ نام تھا اور نہ یہ اس کی وسعت تھی۔ اور نہ مسلمانوں سے پہلے اس ملک کا کوئی ایک ایسا نام تھا جو اس پورے ملک کو بتا سکے جو پنجاب کی سرحد سے شروع ہو کر بنگال۔ مدراس اور بمبئی کے کناروں پر جاکر ختم ہوتا ہے۔ بلکہ انتہا یہ ہے کہ اس پوری قوم کے لئے بھی جس نے آج اپنے کو "ہندو" کے نام سے ایک قوم بنالیا ہے کوئی ایک نام نہ تھا کہتے ہیں کہ اس ملک کے ایرانی ہمسایوں کی زبان میں اس ملک کا نام "سندھو" تھا۔ اور قدیم ایرانی اور سنسکرت زبانوں میں ہ اور س کا باہم مبادلہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح سندھو ہندو بنا۔ اس ملک کے دوسرے بحری ہمسایہ کی زبان میں دو لفظ تھے۔ سندھ اور ہند۔ کشمیر کی ترائی سے لے کر موجودہ سندھ کے کناروں تک کو وہ سندھ اور گجرات اور ادھر سے باقی آئندہ ملک کو وہ "ہند" کہتے تھے۔ اس ہند نے یورپ جاکر انڈ کی اور انڈ نے انڈیا کی صورت اختیار کر لی۔ ہند والوں کو عرب "ہندی" اور خراسانی "ہندو" کہتے تھے۔ اور عرب ہندی کی جمع "ہنود" اور خراسانی "ہندوان" بناتے تھے۔

مسلمان جب اس ملک میں آئے تو ان میں سے اہل عرب نے اس ملک کو "ہند" کا اور اہل خراسان نے "ہندوستان" کا نام دیا۔ لفظ "ستان" جگہ یا زمین کے لئے فارسی اور سنسکرت دونوں میں بولتے ہیں۔ اس لئے ہندوستان ہندو استھان بھی ہو سکتا تھا۔

اس ملک میں جو بولی بولی جاتی تھی وہ بھی ایک نہ تھی۔ ہر صوبہ کی بولی الگ الگ تھی۔ لیکن مسلمانوں نے یہاں کی ہر بولی کا ایک ہی نام رکھا۔ یعنی ہندی یا ہندیہ

اس تفصیل سے معلوم ہوگا کہ اس سرزمین کے ایک ملک کا ایک نام ہند یا ہندوستان اور یہاں کی رہنے والی قوموں کا ایک نام ہندو اور یہاں کی مختلف زبانوں کا ایک نام ہندی مسلمانوں نے رکھا۔ اور حقیقت میں یہ مسلمانوں ہی کی ذہنیت اور ذہانت تھی جس نے اس پوری سرزمین کو ایک ملک، اور یہاں کے رہنے والوں کو ایک قوم اور یہاں کی بولیوں کو ایک زبان سمجھنے کا تصور پیش کیا۔

اس ملک میں عرب عربی، ایرانی، فارسی اور ترک ترکی بولتے ہوئے آئے مگر کچھ ہی دنوں کے بعد یہاں کے اصلی باشندوں سے گھل مل کر تتلا تتلا کر یہیں کی سی کوئی زبان بولنے لگے۔ جسکا نام انہوں نے ہندی یا ہندوی رکھا۔ ورنہ ہندی نام کی کوئی زبان اس ملک میں ان کے آنے سے پہلے نہیں بولی جاتی تھی۔ اس زبان نے ترقی شروع کی تو گجرات میں اسکو گوجری۔ دکن میں دکھنی اور ادھر میں اودھی کہنے لگے۔ لیکن صوبہ وار ناموں کو چھوڑ کر پورے ملک کی اس ملی جلی بولی کا نام ہندوستان کی نسبت سے ہندوستانی بھی پکارا جانے لگا۔ میں نے آج سے چند سال پہلے یہاں ہندوستان میں "ہندوستانی" کے نام سے جو مقالہ پڑھا تھا اس میں ہندوستانی نام کے حوالے تاریخی حوالے پیش کئے ہیں۔

شاہجہان کے زمانہ میں جب دہلی شاہجہان آباد بنی تو شاہی قلعہ یا بازار کے لئے ترکی لفظ "اردو" اردوئے معلیٰ کی توصیفی ترکیب سے رواج پایا۔ اور صوبہ وار نئی دیسی بولیوں کے لئے اس اردوئے معلیٰ کی شاہی بولی کا ڈھنگ اس زبان کی صحت اور صفائی کا معیار بنا اور اس طرح اس نئی معیاری بولی کو اضافت کے ساتھ "زبانِ اردوئے معلیٰ" کہنے لگے۔ اور آج سے کوئی سو ڈیڑھ سو برس پہلے زبانِ اردوئے معلیٰ کی لمبی ترکیب کے بجائے "زبانِ اردو" یعنی اردو کی زبان بنی اور پھر اس سے بھی مختصر ہو کر "اردو" ہوئی۔

جب انگریزوں کے اقبال کا ستارہ چمکا تو فورٹ ولیم میں سیاست کے کھلاڑیوں نے علم و دانش کے پانسے پھینکے۔ دوربینی سے ملک کی دو قوموں کو جو ایک ہزار سال کی محنت اور جدوجہد کے بعد ایک قوم بنی تھی۔ جس کا تمدن، جس کی زبان اور جس کی سیاست ایک ہو رہی تھی اسکو پھر دو قوموں میں بانٹ کر علیحدہ علیحدہ کئے جانے کے لئے کوششیں شروع کیں۔ اور ہندی اور ہندوستانی یا اردو دو زبانیں بنا کر ایک کیلئے پنڈت اور دوسری کے لئے منشی اور مولوی نوکر رکھ کر دو زبانوں کے لئے سامان درست کر لیا۔ ابھی ۱۹ویں صدی ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ جادوگروں کے منتر سے اردو اور ہندی کے دو خاکی پتلے فولادی سپاہی بن کر ملک کے طول و عرض میں مرنے کٹنے لگے۔

ہندو بھائیوں کے دلوں میں یہ خیال زور پکڑنے لگا کہ اب جب مسلمانوں کی سلطنت کے دباؤ سے وہ آزاد ہو چکے ہیں تو ہم کو اسلامی اثر کی ہر چیز سے آزاد ہونا چاہیئے۔ اس بنا پر تفریق کی سیاسی تحریک بہت کارآمد ثابت ہوئی۔ اور سب سے پہلے اس کا اثر زبان کے معاملہ میں ظاہر ہوا۔ اور ہندی کے نام سے ایک زبان کی تبلیغ شروع ہوئی۔ اور بعض صوبوں میں یہاں تک کہا گیا کہ اردو خط تک عدالتوں سے خارج کر دیا گیا۔ اور اب حالت یہاں تک نوبت پہنچی ہے کہ یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ اس صوبہ کے چند

شاعروں نے جس بھاشا میں کچھ مذہبی نظمیں لکھی ہیں وہی پورے ملک کی زبان بنادی جائے۔

لیکن اس کے برخلاف ملک کے بہت سے سمجھدار ہندو اور مسلمان یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں نے ایک ہزار سال کی محنت میں جس زبان کو پیدا کیا اور بڑھایا اور یہاں تک پہنچایا وہی ہمارے دیس کی زبان ہو۔ اور جو ہندو مسلمان دونوں قوموں کے میل ملاپ کی پہچان ہو۔

بہرحال اب صورت یہ ہے کہ ملک کی اس زبان کی جگہ جس کو ہم بولتے ہیں۔ اور جس کو ہمارے بزرگ ہندی یا ہندوی کہتے تھے۔ ہندو بھائی زبردستی اپنی ایک خاص زبان اور خاص رسم الخط کو ہندی کہنے لگے۔ اور اس نام کو اس زبان کے معنی میں اتنا انہوں نے برتا کہ وہ انہی کی چیز ہوگئی۔ اور مسلمانوں نے بھی غیرت کے مارے علیحدگی برتی۔ اور خوشی سے یہ نام ان کے حوالہ کردیا۔ اور اپنی زبان کو پہچان کیلئے ہندی یا ہندوی کے بجائے اردو کہنے لگے۔ اور اس طرح سارے ہندوستان کے میدان کو چھوڑ کر صرف اردوئے معلی کی چار دیواری میں سمٹ کر رہ گئے۔

یہ حالت دیکھ کر آج سے چند سال پہلے اسی یونیورسٹی کے یونین ہال میں سب سے پہلے یہ تحریک پیش کی گئی کہ اس زبان کا نام "اردو" کے بجائے جو اٹھارہویں صدی کے خاتمہ کی ایجاد ہے۔ جب واقعی ہندوستان کی شاہی سمٹ کر اردوئے معلی کے صحن دایوان میں محدود ہوگئی تھی۔ اسکو واقعی طور سے اس کے پرانے نام ہندوستانی سے یاد کیا جائے جو اس وقت کا نام ہے۔ جب ہندوستان کی شہنشاہی سارے ملک ہندوستان میں پھیلی ہوئی تھی۔ تاکہ یہ زبان پورے ملک کی ملکیت کا دعویٰ کر سکے۔

مسلمانوں کا یہ سمجھنا کہ یہ تجویز ہندوؤں کی خوشنودی کے لئے ہے یا ہندوؤں کا یہ سمجھنا کہ یہ ان کو دھوکا دینے کے لئے سازش کی جارہی ہے بدگمانی کی انتہا ہے

(باقی)

سالانہ جلسہ جمعیۃ علمائے سلفیہ

لہریا سرائے دربھنگہ

۲۔ اپریل کو دارالعلوم احمدیہ سلفیہ کے طلبائے قدیم کی جمعیۃ کا عظیم الشان اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالغفار صاحب صادق پوری دارالعلوم کے وسیع صحن میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا افتتاح تلاوت کلام مجید سے کیا گیا۔ اس کے بعد سکرٹری کی جانب سے رپورٹ پیش کی گئی۔ نیز مولانا عبدالمالک صاحب سلفی نے مسئلہ بیکاری پر تقریر کی۔ آخر میں مندرجہ ذیل تجاویز قرار پائیں:۔

(۱) صوبہ بہار کی یونیورسٹی میں جو تجویز قرار پائی ہے کہ تعلیم ہندوستانی زبان میں دی جائے۔ اس میں ہندوستانی کا لفظ مبہم ہے اس لئے اسکی وضاحت کردی جائے کہ تعلیم اردو زبان میں دی جائے جو ہندوستان کی مشترکہ زبان ہے۔

(۲) مدارس عربیہ کے طلبہ کو بی۔این۔ڈبلیو ریلوے میں وہی مراعات حاصل ہوں جو انگریزی مدارس یا ملحقہ مذہبی مدارس کو دوسری ریلوں میں حاصل ہیں۔

(۳) جس طرح انگریزی مدارس کے فارغ التحصیل طلباء کو کونسل اور اسمبلی میں رائے دہندگی کا حق حاصل ہوتا ہے اسی طرح مدارس عربیہ کے سندیافتوں کو بھی حق ہو خواہ وہ گورنمنٹ کے ملحقہ مدارس کے تعلیم یافتہ ہوں یا ہندوستان کے کسی مشہور مدرسہ کی سند ان کو حاصل ہو۔

(۴) دارالعلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ کی مجلس عاملہ میں جمعیۃ ہذا کا بھی نمائندہ ہو۔

(۵) دارالعلوم کا مطبوعہ نصاب تمام علمائے سلفیہ کی خدمت میں بھیجا جائے تاکہ وہ اسکے متعلق اپنی رائے سے جمعیۃ کو مطلع کر سکیں اور ایک کمیٹی بنائی جائے جو مدارس عربیہ کے نصاب تعلیم پر غور وخوض کرکے جمعیۃ کو اسکے نتائج سے مطلع کرے۔

(۶) اضلاع ترہت کے مدارس اہل حدیث کو منظم کیا جائے اور اس کا مرکز دارالعلوم احمدیہ سلفیہ قرار دیا جائے۔ تمام مدارس اہل حدیث میں جو اضلاع ترہت میں واقع ہیں ایک ہی نصاب جاری کیا جائے۔

(۷) ایسے فارغ التحصیل علماء سلفی جو بیکار ہیں انکے وسائل معاش کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

راقم:۔ سید عبدالحفیظ سلفی گیاوی۔ ناظم جمعیۃ علمائے سلفیہ۔ لہریا سرائے دربھنگہ

(۶ داخل اشاعت فنڈ)

سرکاری اعلان

صاحب ہائی کمشنر ہند نے حکومت ہند کو مطلع کیا ہے کہ سلور جوبلی کے یادگاری تمغہ کی طرح حضور شہنشاہ معظم کی رسم تاجپوشی کی یاد میں ایک تمغہ جاری کرنے کا انتظام کیا ہے۔ جس کے ایک رخ پر ہز میجسٹی ملک معظم اور دوسرے رخ پر ہر میجسٹی ملکہ معظمہ کی تصاویر منقوش ہونگی۔ یہ تمغہ بلحاظ حجم دو طرح کا ہوگا۔ بڑے تمغے کا قطر ۱½۔ انچ ہوگا اور بڑھیا چاندی میں ڈھالا جائیگا۔ عوام اسے چمڑے کے کیس میں ۱۵ روپیہ فی تمغہ کے حساب سے حاصل کرسکیں گے۔ چھوٹے تمغے کا قطر ۱¼ انچ ہوگا اور چاندی اور برنج میں ڈھالا جائیگا اور عوام کو گتہ کے کیس میں نقرئی تمغہ دو روپیہ میں اور برنجی تمغہ ایک روپیہ میں مل سکیگا۔ انتظام کیا گیا ہے کہ بڑے حجم کے تمغے شاہی ٹکسال سے بنے بنائے کلکتہ کی ٹکسال کو بہم پہنچا دئیے جائیں۔ اور چھوٹے حجم کے تمغوں کو ہندوستان میں کلکتہ کی ٹکسال میں ڈھالا جائے۔

ضروری ہے کہ انفرادی خریدار یا تاجر لوگ اپنی فرمائشیں براہ راست ماسٹر آف دی منٹ کلکتہ کے نام ارسال کریں۔ جو خریداروں کو تمغے بذریعہ وی پی براہ راست بھیجدیگا۔

نیز تاجپوشی کے یادگاری تمغہ کا نمونہ جو سونے میں ڈھالا جائیگا۔ عوام کو چمڑے کے کیس میں بڑے تمغے کی صورت میں ۲۰ گنی اور چھوٹے تمغے کی صورت میں ۱۰ گنی کی قیمت پر مل سکیگا۔ ان تمغہ جات کیلئے

رحمۃ للعالمین

مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی
جس میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے۔ جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی، مدرسہ دیوبند کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت جلد اول [illegible] - جلد دوم [illegible] جلد سوم [illegible]

سیرت ابن ہشام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبد الملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی جس کا سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قیمت [illegible]

خاتم الانبیاء

مسمی بہ اوجز السیر لخیر البشر۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانح ہے۔ اور ان مشہور اوہام کا بھی جواب دیا گیا ہے جو مخالفین اپنی کور باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ مصنفہ مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی۔ ۱۰ / ر

اسد اللہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مفصل سوانح [illegible] قیمت [illegible]

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی تصنیف۔ آنحضرت صلعم کے کل حالات و واقعات از پیدائش تا وفات درج کئے ہیں۔ قیمت [illegible]

پیارے نبی کے پیارے حالات

مؤلفہ مولانا فیروز الدین صاحب ڈسکوی
جو قرآن مجید اور تمام آسمانی کتابوں کا لب لباب ہے۔ زبور، توریت، انجیل میں جس قدر پیشگوئیاں پیغمبر اسلام کے متعلق موجود ہیں۔ ان میں سے اکثر کتاب ہذا میں درج کی گئی ہیں۔ جسکی وجہ سے یہ کتاب بھی بے حد مقبول ہے اس کی تین جلدیں ہیں۔ قیمت فی جلد ۱۲/ر - ہرسہ جلد [illegible]

پیارے نبی کے پیارے اخلاق

حضرت محمد صلعم کے اخلاق وصفات
قیمت صرف ۶/ر

شمائل ترمذی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ کا مفصل بیان۔ حدیث کی عربی عبارات کا ترجمہ بین السطور دیا گیا ہے۔ قابل دید تحفہ ہے قیمت [illegible]

صدیق اکبرؓ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات اور عہد صدیق کے شاندار واقعات کا بیان از خواجہ عباد اللہ صاحب اختر۔ قیمت [illegible]
ایضاً خورد - قیمت [illegible]

الفاروق

از مولانا شبلی مرحوم۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانحعمری اور ان کی سیاسی، انتظامی تدابیر، فتوحات اسلامی کا سیلاب، مسلمانوں کی عظمت و شجاعت، غیر قوموں سے حسن سلوک کا بیان ہے۔ قیمت [illegible]

ذوالنورین

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی زندگی اور عثمانی عہد کے واقعات کا مفصل حال۔ قیمت [illegible]

سیف اللہ

حضرت خالد بن ولید سپہ سالار اعظم (افواج اسلامیہ) کی سوانحعمری۔ قابل دید ہے۔ قیمت [illegible]

خاتون جنت

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے حالات زندگی۔ ایک جامع و مکمل کتاب۔
قیمت [illegible]

سیرت الکبریٰ

ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی مفصل سوانح حیات۔ مع فوٹو مزار۔ قیمت [illegible]

سیرت الصدیقہ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حالات زندگی۔ مسلمان بچیوں کیلئے قابل مطالعہ اور قابل تقلید ہے۔
قیمت [illegible] (دو روپے دس آنے)

حضرت ابو ایوب انصاری

میزبان رسول صلعم ابو ایوب انصاری کے ایثار و قربانی کے حالات۔ مع فوٹو مزار۔ قیمت صرف ۶/ر

سیر الصحابہ

صحابہ کرام جیسی مقدس ہستیوں کے عقائد، عبادات، معاملات، حسن معاشرت، علوم و فنون اور زندگی کے مفصل حالات درج ہیں۔ قیمت [illegible]

فقرائے اسلام

اس کتاب میں ان پیشوایان دین کے سبق آموز حالات درج ہیں جنہوں نے فقر و فاقہ کے باوجود اسلام کے اصول و احکام کو استوار رکھا۔ اپنے اوپر تکالیف برداشت کرکے تبلیغ اسلام کی۔ مصنفہ مولوی [illegible] ندوی۔ قیمت [illegible]

نوٹ: جملہ کتابوں کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا

منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر پنجاب

نوٹ: ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتب کے لئے وی پی نہیں بھیجا جاتا۔ اس لئے ٹکٹ بھیجیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر [illegible]

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین [illegible]

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مدیر مسئول — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳ - نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

[illegible]ت سے سالانہ [illegible]
[illegible] خریداران سے ״ ״
تمام خریداران سے ״ ״
״ ״ ״ ششماہی
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۵ صفر المظفر ۱۳۵۶ھ مطابق ۷ مئی ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

مسلم برخیز و عمل کن

(از محمد عبد الصمد صاحب اختر جودھپوری)

عشق کی آگ ہر اک دل میں لگا دے مسلم
شرک و بدعت کا بے نام تہ دنیا میں کہیں
ہو جبیں سائی خدا ایک کے آگے سب کی
بس ہر اک سمت ہو اللہ اکبر کی آواز
جن کی پیشانیاں جھکتی ہیں بتوں کے آگے
تیری تکبیر کے نعروں سے جہاں گونج اٹھے
آج اچھوتوں میں ہے تبدیلی مذہب کا سوال
آج ترجیح ہے نظر تیرے شگفتہ کی تجھے
کر کے تبلیغ کے ہر جا پہ ادارے قائم
[illegible] قرآن [illegible]

شمع توحید کا پروانہ بنا دے مسلم
سب کو متوالہ توحید بنا دے مسلم
حق کا پیغام یہ دنیا کو سنا دے مسلم
نام تثلیث کا دنیا سے مٹا دے مسلم
در پہ خالق کے وہ ہیں ان کے جھکا دے مسلم
ایک آواز میں سوتوں کو جگا دے مسلم
ان کو اسلام کے [illegible] بتا دے مسلم
[illegible]
[illegible]
[illegible]

انتخاب الاخبار

——— امرتسر شہر میں ۲۳ اپریل سے ۳۰ اپریل تک ۱۴۹ بچے پیدا ہوئے اور ۱۲۰ اموات واقع ہوئیں۔

——— امرتسر میونسپل کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۲ مئی کو جشن تاجپوشی ملک معظم کے موقع پر ۲ ہزار روپیہ کی مٹھائی میونسپل سکولوں کے طلباء کو تقسیم کی جائے گی اور غرباء کو کھانا بھی کھلایا جائیگا۔

——— یکم مئی کو آنریبل میاں عبدالحی صاحب وزیر تعلیم پنجاب امرتسر تشریف لائے۔ آپ نے اسلامیہ کالج و ہندو سبھا کالج کا معائنہ فرمایا۔ انجمن اسلامیہ کی طرف سے ایڈریس بھی دیا گیا۔

——— لاہور میں مورڈ یونین کا اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر خان صاحب ممبر اسمبلی صوبہ سرحد منعقد ہوا۔

——— ہندوستان کے مشہور لیڈر مسٹر سوبھاش بوس ڈلہوزی جاتے ہوئے لاہور تین یوم ٹھہرے۔

——— حکومت پنجاب نے ژالہ باری ہونے کی وجہ سے مالیہ میں تقریبًا ۲۲ لاکھ کی معافی دی ہے جس میں رقم تقاوی بھی شامل ہے۔

——— مدراس میں ہندو مسلم فساد ہونے سے دو ہفتہ تک یکم مئی سے دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی ہے۔

——— حکومت صوبہ یو پی کے وزراء نے فیصلہ کیا تھا کہ آئندہ سرکاری دفتر موسم گرما میں نینی تال نہیں جایا کریں گے۔ مگر گورنر یو پی نے اسے مسترد کر دیا ہے۔

——— برلن۔ ۲ مئی ایک پبلک جلسہ میں ہر ہٹلر نے پادریوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تمہیں حکومت کے کام میں دخل دینا چاہئے۔ ورنہ تمہیں گرجوں میں بند کر دونگا۔

——— تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ ریاست ناہن (جو ہندوستان کی ایک ریاست ہے) میں سونا برآمد ہونے کی کانیں دریافت ہوئی ہیں۔ جہاں سے لاکھوں من سونا برآمد ہوگا۔

——— فسادات پانی پت کی رپورٹ مکمل ہوگئی ہے۔ معلوم ہوا ہے وزیر اعظم پنجاب خود وہاں کے حالات کا معائنہ فرمائیں گے۔

——— اخبارات راوی ہیں کہ سرحدیوں نے ڈیرہ اسمٰعیل خان کے دو چار دیہاتوں میں ڈاکے ڈالے ہیں۔ ہنوز شورش ختم نہیں ہوئی۔

خریداران اہلحدیث مطلع رہیں

کہ جن اصحاب کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ مئی ۱۹۳۷ء میں ختم ہے۔ ان کے نمبر خریداری گذشتہ پرچہ میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ ۲۷ مئی تک جن احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ وصول نہ ہوگی ان کے نام ۲۸ مئی کا پرچہ وی پی کیا جائیگا۔

نوٹ: سابقہ مہلت یافتگان مزید مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔ بلکہ قیمت اخبار بھیجدیں۔ ورنہ ۲۸ مئی کے بعد اخبار بند کر دیا جائیگا۔

(مینجر اہلحدیث امرتسر)

اشاعت فنڈ بھول گئے؟

جملہ ناظرین بخوبی واقف ہیں کہ دفتر ہذا کے ماتحت شعبہ اشاعت فنڈ جاری ہے جس سے تبلیغی ٹریکٹ و اشتہارات بکثرت طبع کرا کر مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ مگر اب فنڈ ناکافی ہونے کے باعث بہت سے کام رُکے پڑے ہیں۔

اس لئے جملہ ناظرین و شائقین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد اس طرف متوجہ ہوں اور حتی الامکان امداد سے دریغ نہ فرمائیں۔

(سیکرٹری)

جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث کی تبلیغی مساعی

حضرت مولانا سیالکوٹی صدر جمعیتہ ہذا و کارکنان جمعیتہ تبلیغی کوششوں میں مصروف ہیں۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں جمعیتہ کے ماتحت ۲۰-۲۱-۲۲ اپریل ۱۹۳۷ء کو موضع کوٹلی لوہاراں مغربی اور موضع مراکی وال میں جلسے ہوئے۔ جن میں مولانا موصوف کے علاوہ مولوی احمد الدین گکھڑوی، مولوی فضل الرحمٰن گوندلانوالہ وغیرہم نے شرکت کی اور توحید و سنت و دیگر مسائل ضروریہ پر تقریریں کیں۔ دونوں جلسے بارونق ہوئے ہر دو مقامی انجمنوں نے جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے فنڈ میں پانچ پانچ روپے جمع کرائے جزاہم اللہ!

خاکسار عبداللہ ثانی ناظم جمعیتہ مذکور

اعلان ابراہیمی | ناظرین اہلحدیث و دیگر شائقین و سیکرٹریان انجمن ہائے کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آج کل گرمی کے موسم میں کوئی صاحب جلسہ کی دعوت نہ بھیجیں۔ اس قسم کی خط و کتابت محض بیکار ہوگی۔ فقط

محمد ابراہیم میر از سیالکوٹ شہر محلہ میانہ پورہ

غریب فنڈ | میں از متوسط فنڈ ؏ ۔ از جناب پروفیسر محمد عزیر صاحب علیگڈھ عہ۔ جملہ ؏ ار از سائل عہ۲۸ محی الدین داناپور ؏ ۔ میزان ؏ سائل مذکور کے نام "اہلحدیث" ایک سال کے لئے غریب فنڈ سے جاری کیا گیا۔ بقایا فنڈ ۲ ر

صرف دو اصحاب | نے غریب فنڈ کی امداد فرمائی ہے۔ حالانکہ اہل حدیث کے جملہ ناظرین کی خدمت میں اپیل کی گئی تھی کہ وہ اس فنڈ کی بہت جلد امداد کریں۔ تاکہ وہ غرباء جو عرصہ سے اہلحدیث کے مطالعہ کے منتظر ہیں اسے باقاعدہ پڑھ سکیں۔

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی طرف سے

رعائتی اعلان صفحہ ۲۰ پر ضرور ملاحظہ فرمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۵ صفر المظفر ۱۳۵۶ھ

انتظام جماعت اہل حدیث

کوئی زمانہ تھا کہ افراد اہل حدیث پر صادق آتا تھا "کَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ"۔ مگر اب اس امر کے تسلیم کرنے سے انکار نہیں ہوسکتا کہ (نصیب اعداء) اکثر حالت یہ ہے۔ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى

اس لئے عرصہ سے "اہلحدیث" میں انتظام جماعت کے متعلق سلسلہ مضامین جاری ہے۔ اللہ کا فضل اور احسان ہے کہ اس سلسلے میں بہت سے مضامین درج ہو چکے اور کئی ایک ابھی باقی ہیں۔ بہت سے اصحاب نے از راہ حسن ظن ہم دونوں (ثناء اللہ۔ ابراہیم) پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ جس کے لئے ہم دست بدعا ہیں کہ خدا کرے ان کا حسن ظن صحیح نکلے۔

یہ بات حقیقت اصلیہ ہے کہ انتظام جماعت ہونا چاہئے۔ اور یہ امر بھی ایک ناقابل انکار صداقت ہے کہ افراد اہل حدیث میں جماعتی نظام مشکل ہی نہیں بلکہ مشکل ترین کام ہے۔ جب تک اس کی وجہ کا علم حاصل کر کے اس کا ازالہ نہ کیا جائے صحیح راستہ قائم نہیں ہوسکتی۔

جماعت اہل حدیث ایک مذہبی جماعت ہے۔ اس کے رہنما عموماً مذہبی خیال کے علماء ہیں۔ علماء کا یہ حال ہے کہ جہاں ذرا سا اختلاف ہوا فوراً بھڑک گئے لگے ایک دوسرے پر فتوے لگانے۔ ان فتووں میں پہلا فتویٰ یہ ہوتا ہے کہ ؎

ہم اور غیر دونوں یک جا بہم نہ ہونگے
ہم ہونگے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہ ہونگے

پھر ایسے بگڑے کہ جو کوئی ان کو منانے کی کوشش کرے اس سے بھی ملنا جلنا حرام۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں ہوسکتا۔ خواہ مخواہ بات بنانے کو پردہ ڈالنے سے حقیقت فنا نہیں ہوسکتی۔

جن لوگوں نے (ہندو ہوں یا مسلمان) امر مشترک اور امر منفرد کی حقیقت کو سمجھا ہے وہ کامیاب ہیں۔ میں تو اپنے اندر اتنی طاقت نہیں پاتا کہ ان حضرات کو ایسا کرنے سے روک سکوں۔ جن ناظرین کو تفریق جماعت سے صدمہ ہے اور وہ نظام جماعت چاہتے ہیں وہ اس امر پر آزادی سے بحث کریں کہ اس (تفریق) کا جو سبب آج تک ثابت ہوا ہے یعنی اختلاف رائے کو وجہ مخالفت بنا لینا اُسے کس طرح دور کیا جاسکتا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ہمارے بیان کی صداقت تسلیم کرنے میں تردد ہو تو ہم واقعات گذشتہ سے اس کا کافی ثبوت دے سکتے ہیں۔

ہمارے معروضہ موضوع پر اہل قلم مضامین لکھیں اہلحدیث کے صفحات ان کا استقبال کرنے کو تیار ہیں۔

اعیان اہل حدیث توجہ فرمائیں

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

برادران! اب بہت لڑائیاں اور جھگڑے ہو چکے۔ قوم کافی بدنام اور اغیار کی نظر میں ذلیل ہو چکی۔ ضرورت ہے کہ اپنے اعمال و افعال پر غور فرمائیں اور سلف صالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سے اوصاف حسنہ باہمی ہمدردی اور محبت پیدا کریں۔ کیونکہ ہندوستان بھر میں ہماری جماعت کثیر التعداد ہے۔ لیکن بدنظمی نے کمر توڑ رکھی ہے۔ قیامت کا نمونہ ہے، نفسا نفسی اور اعجاب کل ذی رای برایہ کا دور دورہ ہے۔

فی الحال کم از کم پنجاب کی تمام انجمنیں باہمی الحاق کریں اور ایک دوسرے سے تعلقات و روابط استوار کریں۔ تاکہ پھر وہی رنگ ہو، وہی جوش عمل ہو، وہی روحانیت کی برکتیں جاری و ساری ہوں اور پھر اسی سابقہ ہمدردی اور محبت و اخوت کا دریا موجزن نظر آئے۔ یہ زمانہ باتیں بنانے اور لمبے چوڑے مضامین لکھنے کا نہیں بلکہ عمل کی ضرورت ہے۔ تاکہ منتشر جماعت پھر اپنے اصل رنگ میں آجائے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ؕ

کون ہے جو میری درد بھری صدا پر لبیک کہے۔

(عبد الرحمٰن خلیل فریطی نظام آبادی از قلعہ دیدار سنگھ)

قادیانی مشن

پیغام صلح پکا مرزائی ہے

کسی مرید یا امتی کے لئے یہ درجہ کمال رکھتا ہے کہ وہ اپنے پیر یا نبی کا کامل پیرو ہو۔ امت مرزائیہ کا بڑا گروہ قادیانی تو عقائد کے لحاظ سے مرزا صاحب کا پکا متبع ہے۔ لاہوری پارٹی کا آرگن (اخبار پیغام صلح) عملی حیثیت سے پکا مرزائی ہے۔ وہ برائے نام منائے مرزائی کا لفظ اس کے لئے باعث عزت ہے جس کا ثبوت شعر مندرجہ حاشیہ سے ہوتا ہے۔

آج اس نوٹ میں ہم اس دعوے کی تفصیل کرتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی متوفی میں ایک عادت قبیحہ بھی جو بحیثیت مصنف کے سیاہ داغ سے کم نہیں۔ خواہ کسی میں ہو۔ وہ یہ کہ اپنے اثبات دعویٰ کیلئے یا فریق مخالف کی توہین کے لئے جھوٹے الزام لگانا اور جھوٹے حوالے دینا، مخالف کی عبارت کو بگاڑنا اور اس کو اصل وضع سے نکال کر اپنی منشا کی بنانا یہ بانی گروہ کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ مرزا صاحب کے ایسے کارنامے بحیثیت مصنف اور بحیثیت فن روایت ان کو ثقہ راویوں میں جگہ نہ دے سکتے تھے بلکہ واضعین میں ان کا درجہ اول تھا۔ یہ ہمارا دعوےٰ ہے اس کا ثبوت بھی سنئے :۔

پیغام صلح میں ایک سرخی ہے جس کے الفاظ ہیں "نکات وہابیہ"۔ اس سرخی کے نیچے اس نے افراد اہل حدیث کے باہمی اصولی اختلافات کو رنگ آمیزی سے بیان کیا ہے۔ خیر یہ تو اس کا کام ہے مگر کمال یہ کیا کہ اس بیان میں اتباع مرزا کا پورا ثبوت دیا۔ مثلاً اخبار تنظیم سے ایک عبارت نقل کی ہے جس پر یوں " " کوے ڈال کر یہ ظاہر کیا ہے کہ یہ روایت نقلی ہے۔ حالانکہ یہ محض جھوٹ ہے۔ پیغام کی عبارت یہ ہے :۔

"روپڑ کا وہابی اخبار تنظیم لکھتا ہے کہ جماعت اہل حدیث کا آج تک یہی عقیدہ چلا آیا ہے کہ خدا کی ذات عرش پر ہے۔ لیکن آج اہل حدیث کہلانے والا مولوی ثناء اللہ احمدیوں کے نقش قدم پر چل کر یہ عقیدہ شائع کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ عرش اور فرش پر ہر جگہ اپنی ذات سے موجود ہے"

(پیغام صلح لاہور صـ۵ ۔ ۱۵ اپریل)

اہلحدیث | یہ عبارت محض جھوٹ اور روپڑی اخبار پر افترا ہے۔ نہ صرف افترا بلکہ انساد فی مابین ہے۔ پیغام صلح کا ایڈیٹر اور اس کی جماعت کا کوئی فرد یہ عبارت جس پر ہم نے خط کھینچا ہے۔ اسی طرح روپڑی اخبار میں دکھائے تو لدھیانہ کے تین سو روپیہ میں سے تین روپے انعام لے۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ یہ روش دراصل مرزا صاحب نے ان کو سکھائی ہے۔ مرزا صاحب کی تصنیفات میں ایسے غلط حوالے بکثرت ملتے ہیں۔ مثال کے طور پر آج ہم چند حوالے پیش کرتے ہیں۔

(۱) ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم میں لکھتے ہیں کہ تفسیر ثنائی کا مصنف لکھتا ہے ابوہریرہ (صحابی رضی اللہ عنہ) فہم قرآن میں ناقص ہے۔ اور اس کی درایت پر محدثین کو اعتراض ہے۔ ابوہریرہ میں نقل کرنے کا مادہ تھا اور درایت اور فہم میں بہت ہی کم حصہ رکھتا تھا۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ۲۴۳)

مرزا صاحب کی جماعت والو تفسیر ثنائی سے یہ دکھاؤ تو انعام لو۔ تفسیر ثنائی سے مراد اگر امرتسری تفسیر ثنائی ہے تو بھی۔ اگر تفسیر مظہری مصنفہ قاضی ثناء اللہ مرحوم ہے تو بھی کسی ایک سے دکھا دو اگر نہ دکھا سکو تو اتنا تو بتاؤ کہ مجدد اور نبی کے لئے جھوٹ بولنا جائز ہے ؟

(۲) تتمہ حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں :۔

سید عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں قد یوعد ولا یوفی یعنی کبھی خدا تعالیٰ وعدہ کرتا ہے اور اس کو پورا نہیں کرتا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صـ۱۳۴)

قادیانی مسیح کے حواریو! | یہ دو گواہ نصاب شرعی کے مطابق تمہارے مسیح کے حوالوں کی صداقت جانچنے کو کافی ہیں۔ اگر تم لاہور میں جلسہ کر کے دکھانا چاہو تو ہم وہاں آ کر بھی دیکھنے کو تیار ہیں۔

(۳) اعجاز احمدی میں لکھتے ہیں :۔

مردوں کے کفن یا وعظ پر مولوی ثناء اللہ کا گزارہ ہے۔ (اعجاز احمدی صـ۲۳)

امرتسر میں آؤ اور اپنی ساری جماعت کو ہمارے سامنے جمع کر کے ان سے شہادت لو کہ مرزا صاحب کا یہ بیان صحیح ہے ؟

اس کے بعد بتانا ہوگا کہ کوئی شخص کامل اتباع مرزا کا دعوےٰ بغیر جھوٹ بولنے اور افترا کرنے کے کس طرح کر سکتا ہے۔ اسی لئے ہم نے کہا ہے کہ پیغام صلح پکا مرزائی ہے۔

یہ ہمیشہ اہلحدیث کے حق میں بہتان طرازی اور افترا پردازی سے اسی طرح کام لیتا ہے۔ جس طرح مرزا صاحب لیا کرتے تھے۔

کیا ہی سچ ہے ؎

ما مریدان رو بسوئے کعبہ چون آریم چون
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

✱ مرزا صاحب کی زندگی میں قادیان کے جلسہ میں مولوی محمد علی کو مخاطب کر کے منشی قاسم علی سہسوانی نے یہ شعر پڑھا تھا ؎

کیا ہے راز مشت انہام جس نے عیسویت کا
یہ حاشیہ ہیں وہ ہیں ہم ہیں پکے مرزائی

امرتسری مباحثات پر ایک نظر

(از قلم قاضی منظور حسین صاحب شریک مناظرہ امرتسر)

ناظرین کرام! آپ اہلحدیث ۹ و ۱۶ - اپریل ۱۹۳۶ء میں امرتسر کے دو مناظروں کی مختصر سی کیفیت ملاحظہ فرما چکے ہونگے۔ آج ان کی مفصل روئداد حسب ذیل عرض کی جاتی ہے:۔

ابتدا ان مباحثات کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ امرتسر بیرون دروازہ بھگتاں والہ شیشوں کا کارخانہ ہے۔ جس کے مالکان احمدیہ اشاعت اسلام لاہور (لاہوری مرزائی) سے تعلق رکھتے ہیں۔ کارخانہ مذکور میں ایک کلرک مسٹر محمد اکبر صاحب (جو چوک کڑہ کرم سنگھ میں سکونت رکھتے ہیں) نے وہاں اپنی تبلیغ کرنی شروع کی۔ جب اس کی اطلاع منشی محمد عبداللہ صاحب معمار کو ملی تو آپ نے بابو محمد اکبر صاحب سے تبادلہ خیالات کے لئے وقت طلب کیا۔ چنانچہ ان سے دو مناظرے (اول مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت اور دوسرا نکاح محمدی بیگم) ۲۸ و ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء کو مقرر ہوئے۔

۲۸ مارچ کو خاکسار، منشی صاحب اور چند احباب کے ہمراہ بابو صاحب کے ہاں پہنچ گئے۔ وہاں انکے احباب (جن میں قادیانی حضرات بھی تھے) تشریف فرما تھے۔ ۸½ بجے شب مناظرہ شروع ہوا۔ مدعی بابو محمد اکبر صاحب نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ عام مسلمانوں کا خیال ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے دعوے نبوت کیا ہے حالانکہ ایسا نہیں۔ آپ ظلی یا بروزی نبی ہی تھے۔ جس کے جواب میں منشی محمد عبداللہ صاحب نے حقیقۃ الوحی، اخبار بدر اور ریویو آف ریلیجنز وغیرہ سے ثابت کیا کہ مرزا صاحب نے دعوے نبوت کیا ہے۔ اگر بقول بابو صاحب ظلی اور بروزی نبی ہیں تو مرزا صاحب نے جہاں لکھا ہے کہ نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ یہاں لفظ نبی سے پہلے بروزی یا ظلی لفظ کو رکھ کر عبارت کا مطلب ادا کر دیں تو مبلغ پچاس روپیہ انعام دونگا۔ جس کا جواب ان سے آخری تقریر تک نہ ہو سکا۔ اس مختصر سے مناظرہ کا اثر یہ ہوا کہ ان کے اعوان و انصار نے دوسرے روز کے مناظرہ سے انکار کر دیا اور قرار پایا کہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام امرتسر اور انجمن اہل حدیث امرتسر کے مابین ایک مستقل مناظرہ ہو۔ چنانچہ انجمن اہل حدیث امرتسر نے اس چیلنج کو منظور کر لیا۔ اور دو مناظرے "دعوے نبوت مرزا" و "مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" پر ۴ و ۱۱ - اپریل کو مقرر ہوئے۔ اور جائے مناظرہ کارخانہ شیشیاں تجویز ہوئی۔

پہلا مناظرہ ۴½ بجے شام سے شروع ہو کر ۷½ بجے ختم ہوا۔ انجمن اہل حدیث کی طرف سے مستری عبداللہ صاحب اور فریق ثانی کی طرف سے بابو عمر الدین صاحب شملوی مناظر تھے۔ اس کی رپورٹ جو الفضل ۹ - اپریل ۱۹۳۶ء میں شائع ہوئی اس کا ملخص درج ذیل ہے:۔

جب فریق مخالف (مستری عبداللہ) نے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی نبوت کے ثبوت میں "حقیقۃ الوحی" کا حوالہ پیش کیا۔ جس میں آپ نے یہ فرمایا ہے کہ

نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔

تو اس کے جواب میں مولوی عمر الدین صاحب نے صرف یہ کہا کہ یہ حوالہ مستقل بحث ہے۔ آپ اسپر قائم رہیں تو میں آپ کو سمجھاؤں۔ مولوی عبداللہ معمار نے نبوت کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود کی یہ تحریر پیش کی کہ

جس قدر مجھ سے پہلے اولیا اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت (مکالمہ و مخاطبہ الہیہ) کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔

عمر الدین صاحب شملوی نے جواب دیا یہاں نبی سے مراد مجازی نبی ہے۔ تو اس (عبداللہ) نے پھر چیلنج دیا کہ اگر عمر الدین صاحب نبی کی بجائے لفظ مجازی نبی یا بروزی نبی رکھ کر اس عبارت کے معنے صحیح ثابت کر سکیں تو میں پچاس روپیہ انعام دونگا۔ شملوی صاحب نے اس مطالبہ کا کوئی جواب نہ دیا۔

پھر مولوی عبداللہ نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹-۱۵۰ کی عبارت سے ثابت کیا کہ مرزا صاحب نے تسلیم فرمایا ہے کہ آپ تریاق القلوب اور اس سے پہلے جبکہ آپ بروزی اور ظلی نبی ہو چکے تھے۔ یہ خیال کرتے تھے کہ چونکہ مسیح ابن مریم نبی ہے اور میں نبی نہیں اس لئے میری فضیلت اس پر جزئی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے۔ مگر بعد میں خدا نے آپ کو اس خیال پر قائم نہ رہنے دیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نبی ہیں۔

شملوی صاحب نے کہا کہ اوائل سے مراد دعوے مسیحیت سے قبل کا زمانہ ہے ذکر نفس تریاق القلوب کا تھا۔ جس کے جواب میں فریق ثانی نے کہا کہ سوال یہاں تریاق القلوب سے ہو رہا ہے اس لئے ماننا پڑیگا کہ [illegible] کا زمانہ تریاق القلوب اور [illegible] کا ہے۔ اسکے جواب میں مولوی عمر الدین [illegible]

صاحب نے دم سادھ لیا۔ پھر عبد اللہ صاحب نے اظہار بدرہ۔ مارچ ۱۹۰۸ء سے حضرت مرزا صاحب کی یہ عبارت پیش کی کہ

"ہمارا دعوے ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں"

اس کا بھی مولوی عمر الدین صاحب نے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا۔

(الفضل قادیان ۹۔ اپریل ۱۹۳۲ء)

دوسرا مناظرہ ۱۰۔ اپریل کو ۱/۲ ۴ بجے سے ۱/۲ ۷ بجے شام تک کارخانہ مذکور میں جاری رہا۔ آج کے موز میز بانوں (مالکان کارخانہ احمدیوں) نے مہانی کا حق خوب ادا کیا۔ کڑکتی دھوپ میں مناظرین و سامعین کو بٹھایا۔ جزاہم اللہ!

موضوع "آخری فیصلہ" تھا۔ مناظر وہی سابقہ ہی تھے۔ مگر بابو عمر الدین صاحب تھے۔ جنہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ مضمون "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" مرزا صاحب نے دعائے مباہلہ کے طور پر شائع کیا تھا۔ جسے مولوی صاحب نے نامنظور کر دیا۔ اب جھگڑا ہی کیا رہا؟ انجمن اہل حدیث کی طرف سے آخری فیصلہ والا مضمون بصورت اشتہار سینکڑوں کی تعداد میں جلسہ میں بٹ چکا تھا۔ تاکہ سامعین کو مضمون مستحضر ہو جائے۔ مستری صاحب نے اس اشتہار کو باواز بلند پڑھ کر سنایا اور اس امر کی پوری طرح تشریح کر دی کہ مرزا صاحب نے اس مضمون ہی کو فیصلہ کن قرار دیا ہے۔ کیونکہ خود مرزا صاحب خدا تعالےٰ کے حضور میں ملتجی ہیں کہ سچے کی زندگی میں جھوٹے کو ہلاک کر دے۔ اور آخر میں تحریر فرماتے ہیں۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ اس مضمون کو اپنے پرچے میں شائع کر دیں اور جو چاہیں اسکے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ ہے۔

نیز آپ اس دعا کی تصدیق بھی فرماتے ہیں کہ خدا نے دعا قبول کرنیکا الہام بھی فرما دیا۔ تو اب کس کی مجال ہے کہ اس دعا کو مباہلہ کہے۔ فیصلہ جو ہونا تھا ہو چکا۔ دنیا نے سب کچھ دیکھ لیا یعنی ؎

کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

اور اگر اس اشتہار میں بابو عمر الدین صاحب لفظ مباہلہ دکھا دیں تو جو چاہیں انعام دینے کو تیار ہوں مرزا صاحب تو مباہلہ کی رسم کو مضمون ہذا شائع کرنے سے بہت پہلے بند کر چکے ہیں۔ اور حکومت سے بھی معاہدہ کر چکے ہیں کہ آیندہ کسی کو مباہلے کا چیلنج نہ دونگا اور نہ کسی کی موت وغیرہ کی پیشگوئی شائع کرونگا اس لئے یہ اشتہار مباہلہ کیسے ہو سکتا ہے؟ بلکہ مرزا صاحب خود مباہلہ کے لئے جماعت کا ہونا لازم قرار دیتے ہیں۔ اور مضمون مباہلہ میں جمع کے صیغے ضروری بیان فرماتے ہیں۔ مگر اشتہار ہذا میں وہ خود اپنے آپ کو بصیغہ واحد متکلم "میں" "میں" کئی مرتبہ فرما رہے ہیں۔ کون عقلمند اسے مباہلہ کہہ سکتا ہے۔

غرضیکہ اس مناظرہ میں بابو صاحب مستری صاحب کی گرفت سے ہرگز ہرگز نہ نکل سکے۔ حالانکہ آخری تقریر ان کی ہی تھی

الحمد للہ! کہ ہر سہ مناظروں میں اللہ تعالےٰ نے اہل اسلام کو مکمل فتح نصیب کی۔

لطیفہ مناظرہ ۴۔ اپریل کی رپورٹ تو الفضل ۹۔ اپریل اور پیغام صلح ۱۵۔ اپریل میں شائع ہو گئی مگر ۱۱۔ اپریل والے مناظرہ کا کسی اخبار نے آج ۴ مئی ۱۹۳۲ء تک ذکر نہیں کیا۔ کیوں؟ وجہ ظاہر ہے۔

انجمن اہل حدیث کی ناز برداری مسئلہ آخری فیصلہ کا عنوان دیکھ اور سن کر ہی ہر ایک عالم اور جاہل بآسانی کہہ سکتا ہے کہ اس مضمون میں مدعی وہ گروہ ہونا چاہیئے جو اس فیصلہ کو اپنے لئے نشان فتح سمجھتا ہے۔ یعنی فریق اہل اسلام۔ مگر امرتسری مناظرے میں فریق مرزائی نے یہ ضد کی کہ اس میں مدعی ہم ہیں۔ انجمن اہل حدیث نے باتباع حضرت موسےٰ علیہ السلام

القوا ما انتم ملقون

اس کو بھی منظور کر لیا۔ ہوا آخر وہی جو میدان مصر میں ہوا تھا۔ ہم انجمن اہل حدیث کے اس فعل کو ناز برداری سمجھتے ہیں۔ ورنہ فریق مرزائیہ کا یہ حق نہ تھا۔

اہلحدیث یہ بحث (آخری فیصلہ) اس قدر اہم ہے کہ فریقین (مریدین اور مخالفین مرزا) اس پر فوری توجہ کر کے اس کو ایسی حد پر پہنچا دیں کہ پھر اس پر مزید گفتگو کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لودہانہ انعامی مباحثہ ہوا جو واقعی مکمل تھا۔ مگر کج اداؤں نے اس کو قاسم علی اور اس کے ہمراہوں کا انفرادی فعل بتا کر اُسے ٹالنے کی کوشش کی۔ اس لئے ہم سال بسال ایک دو دفعہ دونوں پارٹیوں کے امیروں کو جو آج کل ترقی کر کے امیر المومنین بنے بیٹھے ہیں چیلنج دیتے رہتے ہیں کہ اس موضوع پر مکمل بحث کر کے آئے دن کے نفاق و شقاق کو دور کر دیں۔ مگر آپ ہیں کہ کروٹ نہیں لیتے کیوں؟ اس لئے کہ ارشاد خداوندی ہے:۔

بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝

فاتح قادیان - مباحثہ لودیانہ کی روداد (۳-۵) (اہلحدیث ... ۳ / ...)

انگریزی تعلیم

اہلحدیث ۲۶ فروری ۱۹۳۵ء میں ایک مضمون "انگریزی تعلیم پر ایک نظر" شائع ہوا ہے۔ جس کا ملخص حسب ذیل ہے:-

مسلمان انگریزی تعلیم و مغربی تہذیب سے متاثر ہوکر اپنی مذہبی تعلیم اور اسلامی معاشرت سے بالکل بیگانہ ہو رہے ہیں۔ یونیورسٹی کے سند یافتہ تو ہو جاتے ہیں مگر مذہبی ناواقفیت کے باعث قرآن مجید ناظرہ بھی صحیح طور پر نہیں پڑھ سکتے۔ مستورات میں بے پردگی اور آزادی کا باعث بھی ایک حد تک انگریزی تعلیم و تہذیب ہی ہیں۔

اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ جہاں وہ اپنے دنیاوی فوائد کی خاطر انگریزی تعلیم حاصل کرتے ہیں مذہبی تعلیم کا بھی ضرور لحاظ رکھیں،

اس مضمون کا جواب ایک نوجوان انگریزی خوان نے دیا ہے جو اس کی حوصلہ افزائی کی خاطر درج کیا جاتا ہے۔ ورنہ ایسے ناصحانہ مضمون کا جواب ایسے تلخ الفاظ میں زیبا نہیں۔ (مدیر)

"کیا یہ حقیقت قابل تسلیم نہیں کہ آج انگریزی تعلیم کی وجہ سے مسلمانوں میں دہریت کا سیلاب کس سرعت سے امڈتا چلا آرہا ہے۔"

(۱) یہ بعید از حقیقت ہے کہ انگریزی تعلیم مسلمانوں کو دہریت کا سبق دے۔ پرائمری سے لے کر ایم۔ اے تک کسی ایک کتاب میں یہ مضمون میری نگاہوں سے نہیں گزرا جو خدا کے نہ ہونے کے دلائل پیش کرے۔ معلوم یوں ہوتا ہے کہ آپ کو کسی انگریزی خواں دہریہ سے واسطہ پڑا۔ اور جس سے آپ نے یہ نتیجہ نکالا کہ وہ انگریزی تعلیم کی وجہ سے دہریہ بن گیا اب فرض کر لو کہ مجھے ایک عربی خواں دہریہ سے واسطہ پڑتا ہے۔ کیا میں اسے یہ سمجھوں کہ وہ عربی تعلیم کی وجہ سے دہریہ بن گیا؟

(۲) بہت عرصہ نہیں گزرا کہ ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت ہوئی اور ہندوستانی انگریزی تعلیم حاصل کرنے لگے۔ اس وقت ملک میں جو دہریت کی وبا ہے وہ انگریزی تعلیم کی بدولت ہے۔ مگر اس سے پہلے اس ملک میں جو دہریہ خیالات کے لوگ پائے جاتے تھے ان کی نسبت آپ کا خیال کیا ہے؟ اور ان لوگوں کی تعلیم بھی عربی، فارسی، ہندی یا سنسکرت میں ہوا کرتی تھی؟

(۳) جن ملکوں میں انگریزی حکومت ہے۔ اور انگریزی تعلیم رائج ہے وہاں دہریت اس کی وجہ سے سہی مگر جن ممالک میں دوسری زبانیں پڑھائی جاتی ہیں کیا وہاں دہریہ خیالات کے لوگ نہیں پائے جاتے؟ روس، جرمنی، فرانس اور اطالیہ میں ہندوستان سے زیادہ دہریہ لوگ پائے جاتے ہیں[1]

(۴) کیا آپ براہ کرم تاریخ کی رو سے ثابت کریں گے کہ پہلا دہریہ دنیا میں ایک انگریزی خواں ہوا۔ اور لفظ "دہریہ" انگریزی زبان سے دوسری زبانوں میں آیا؟

(۵) اگر انگریزی زبان میں یہ اثر اور یہ طاقت ہوتی کہ جس نے اس کی تعلیم حاصل کی وہ دہریہ بن گیا تو آج تمام انگریزی خواندہ مسلمان مسلمان نہ رہتے۔ کیا مجھے آپ بتا سکتے ہیں کہ کتنے بی۔ اے اور ایم۔ اے کرنے کے بعد دہریہ ہوئے۔ اور انہوں نے آپ کے قول کے مطابق اسلام کے خوشنما دامن کو داغدار بنایا؟ میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ جن ہستیوں پر مسلمانوں کو فخر ہونا چاہئے اور جنہوں نے اسلام کی گراں بہا خدمات سرانجام دیں وہ سب کے سب، انگریزی خواں تھے اور ہیں۔ محمد علی۔ شوکت علی۔ سر محمد اقبال۔ سر محمد شفیع۔ محمد علی جناح اور ظفر علی خان وغیرہ وغیرہ۔ بخلاف اس کے جن ناپاک ہستیوں نے اسلامی سلطنتوں کی بنیادیں ہلائیں وہ بھی مسلمانوں کو خوب یاد ہیں۔

(۶) انگریزی انگریزوں کی زبان ہے جن کی تعلیم اسی زبان میں ہوتی ہے، کیا آپ عیسائیوں کو دہریہ سمجھتے ہیں اور کیا انجیل کو ایسی کتاب تصور کرتے ہیں جو دہریت کا پرچار کرتی ہے؟ اگر آپ کا یہ خیال ہو تو آپ کو دہریت کا معنی نہیں آتا۔

(۷) حقیقت ہر وقت قابل تسلیم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ نہیں سمجھتے کہ کوئی زبان اور کوئی تعلیم بذات خود ایسی نہیں ہے کہ جس کے حاصل کرنے کی وجہ سے انسان دہریہ یا خدا شناس بن جائے۔ عربی زبان جس کے ادب میں آپ کے نزدیک کتب اسلام ہیں رسول اللہ کے آنے سے پہلے کفار عرب کی زبان تھی اور کافر عربی زبان میں رسول خدا کی توہین کیا کرتے تھے۔ بتوں کو عربی زبان میں پوجتے تھے اور ان کی تعلیم عربی زبان میں ہوا کرتی تھی۔ پس معلوم ہوا کہ دہریہ یا کافر کی زبان اگر عربی ہو تو وہ مسلمان نہیں ہو سکتا اور اگر مسلمان کی زبان اور تعلیم انگریزی ہو تو وہ دہریہ یا کافر نہیں بن سکتا۔

اس کے بعد فرماتے ہیں کہ:-

"ان سطور سے یہ نہ سمجھا جائے کہ میں انگریزی تعلیم کے مخالف ہوں بلکہ میں اس علم کو اس زمانے میں ضروری خیال کرتا ہوں۔"

(۸) چہ خوب! یعنی ان سطور سے ہم یہ نہ سمجھیں کہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں سچ کہہ رہے ہیں۔ واقعی ہم نے بھی ایسا ہی سمجھ لیا کہ آپ بالکل جھوٹ بول رہے ہیں۔ ورنہ تو یہ نعوذ باللہ آپ جیسے ایک مسلمان اس علم کو جو مسلمانوں کو دہریت کا درس دے اس زمانے میں

---

[1] قائل کی مراد انگریزی تعلیم سے یورپی تعلیم ہے (اہلحدیث)

مسلمانوں کے لئے ضروری خیال فرمادیں۔

(۹) ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"اس علم کا اثر مسلمانوں پر بہت بُرا پڑا۔" سب پر نہیں بلکہ ان پر جنہوں نے اس کی تعلیم حاصل کی۔ کیا آپ نہیں دیکھتے ہیں کہ سر محمد اقبال، سر سکندر حیات خان، ملک فیروز خان نون، سر ظفر اللہ خان وغیرہ وغیرہ کیسی ذلت کی زندگیاں بسر کر رہے ہیں؟ اور ان کی زندگی اور ان کا چال چلن عام مسلمانوں کے لئے کس حد تک شرم کا باعث بنا ہے؟ دوسری طرف ملا حلوا، ملا ککڑا و، ملا پلاؤ کی پارٹی کس عزت کی زندگیاں گزار رہی ہے اور کیسی کیسی خدمات اسلام کے لئے سرانجام دے رہی ہے [1]

بریں عقل و دانش تو باید گریست

(۱۰) آپ کو شکایت ہے کہ آج کل ایف۔اے اور بی۔اے کے طالب علم صحیح قرآن شریف نہیں پڑھ سکتے۔ بہت ہی افسوس کا مقام ہے۔" اور اگر ایک شخص قرآن شریف کو پڑھ کر قرآن کو نہ سمجھے تو رونے کا مقام ہے۔ کیونکہ جو قرآن شریف نہیں پڑھ سکتا وہ مسلمانوں کو گمراہ بھی نہیں کر سکتا۔ اور جس نے قرآن شریف کو غلط سمجھا وہ مسلمانوں کو گمراہ کر سکتا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ آپ کالج کی تعلیم سے محروم رہے ورنہ کبھی یہ نہ کہتے کہ سب کے سب ایف۔اے اور بی۔اے صحیح قرآن شریف نہیں پڑھ سکتے۔ کیونکہ بہت سارے لڑکے کالجوں میں انگریزی کے ساتھ عربی لازمی مضمون سیکھتے ہیں اور یہ لڑکے قرآن شریف صحیح پڑھ سکتے ہیں۔ اسکے علاوہ قرآن شریف انگریزی میں ترجمہ ہوچکا ہے۔ اور ایف۔اے۔بی۔اے کے لڑکے خوب سمجھ کر پڑھ سکتے ہیں۔

ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ:۔

"ابھی حال ہی کا واقعہ ہے مگر آپ کے قلب سے محو ہوچکا ہے کہ علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے ایک لڑکے کو محض اس وجہ سے خارج کیا گیا کہ اس نے ادائیگی نماز پر نہایت گستاخانہ طریقہ پر انکار کیا!

(۱۱) ایک ہی لڑکے نے نماز کی مخالفت کی۔ ورنہ یونیورسٹی کے تمام تر لڑکے اور معلم صاحبان صلوٰۃ کے پابند رہے۔ پھر بتائیے کیا اُس ایک ہی لڑکے کو انگریزی تعلیم دی گئی تھی؟ اور باقیوں کو عربی اور فارسی؟ اور انہوں نے انگریزی نہ جاننے کی وجہ سے نماز کی مخالفت نہ کی؟ اور کیا جن معلموں نے اس لڑکے کو یونیورسٹی سے خارج کردیا وہ انگریزی خوان نہ تھے؟ یہ واقعہ اس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ مسلمان باوجود انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے مسلمان ہی رہتے ہیں۔ دہریہ نہیں بن جاتے۔ ورنہ ایک لڑکا بھی نماز کے نزدیک نہ جاتا۔ اور نہ ہی پروفیسروں کو لڑکوں سے نماز نہ پڑھنے سے شکایت رہتی۔

آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"ایسے بہت کم انگریزی خوان ملیں گے جو صحیح نمونہ پر ملک اور مذہب کے خادم ہوں اور جن کی رگوں میں حریت کا خون موجزن ہو۔"

(۱۲) آپ کا مطلب ہے کہ جس صحیح نمونہ پر ملک اور مذہب کی خدمات ملا شور باز ادا نے سرانجام دیں؟ بے شک ایسے بہت کم انگریزی خوان ملیں گے بلکہ ایک بھی نہیں ملیگا۔ اب اگر آپ انگریزی تعلیم سے آشنا ہوتے تو ایسا کبھی نہ لکھتے کہ انگریزی خوان کی رگوں میں حریت کا خون موجزن نہیں۔ انگریزی تعلیم ہی صرف نہیں بلکہ تمام تر مغربی تعلیم کا خلاصہ خودداری اور حریت ہے۔ اس ثبوت میں مغربی اقوام کو لیجئے گا اب اگر یہ سمجھا جائے کہ حریت کا خون ان کی رگوں میں ان کی زبان اور تعلیم کی بدولت موجزن ہے تو پھر یقیناً وہ لوگ جو مغربی زبانوں اور تعلیم کو حاصل کریں گے ان کی رگوں میں بھی حریت کا خون موجزن ہوگا۔ انگریزوں کی سب سے زبردست سیاسی غلطی ہندوستان میں یہ ہوئی کہ انہوں نے ہندوستانیوں کو انگریزی تعلیم دی۔ ورنہ یقین جانئے کہ اس زہد دی سے آپ ان سے سوراج طلب نہ کرتے۔ کیا آپ کو پتہ بھی ہے کہ مسٹر گاندھی، جواہر لعل نہرو، کچلو، جناح، حریت کے دیوانے سب کے سب انگریزی خوان ہیں۔

اس کے بعد میں آپ کو ایک مخلصانہ مشورہ دیتا ہوں، یہ کہ اگر آپ واقعات زمانہ سمجھنا چاہتے ہیں اور ملک اور مذہب کے صحیح معنوں میں خادم بننا چاہتے ہیں اور حریت کا خون اپنی رگوں میں بڑھانا چاہتے ہیں تو صبح کی نماز سے فارغ ہوتے ہی داڑھی کو کنگی کئے بغیر انگریزی پڑھنا شروع کیجئے گا۔ آزما کر دیکھئے کہ آپ دہریہ نہیں بنیں گے۔

[2] من آنچہ شرط بلاغ است با تو مے گویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

والسلام!

آپ کا خیر اندیش:۔ دیوان زادہ آئی۔ ایس۔ خاں عبداللہ بدخشانی متعلم ایم۔اے۔

اہلحدیث | آپ کا مشورہ صحیح، الفاظ طنز آمیز ہیں۔ ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ آپ تعلیم یافتہ سوسائٹی میں خاموشی کے ساتھ حالات دیکھیں اور مقالات سنیں۔ اگر آپ کو علم و اخلاق حسنہ کی خوشبو آئے تو ہمیں اطلاع دیں۔ بدکلامی، اپنے مذہبی بزرگوں کی غیبت، باہمی تمسخر بلکہ گالی گلوچ انکے معمولی اشغال ہیں۔ ہمارا گلہ یہ ہے کہ انگریزی تعلیم کا اثر بالعموم کتاب گلستان جتنا بھی نہیں یہ گفتگو بحث طلب نہیں بلکہ مشاہدہ طلب ہے۔

خون کے آنسو۔ اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت اور موجودہ روش ان کیلئے تباہ کن ہوگی۔ اگر وہ اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں تو ان کو فوراً اپنی روش بدل دینا چاہیے۔ وہ تدابیر درج کی ہیں جو مسلمانوں کی ترقی و کامیابی کی ضامن ہیں۔ قیمت صرف ۴؎ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

---

[1] یہ فقرہ غضب قابل توجہ ہے۔ آئندہ اس کا خیال رہے۔ (اہلحدیث)

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از مولانا عبدالصمد صاحب مبارک پوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید لیکن یہ توجیہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ قرآن میں اللہ نے تصریح کے ساتھ کہہ دیا ہے کہ میں نے اسکو اتارا ہے اور میں ہی اس کا محافظ ہوں۔" (اہلحدیث ۱۰ محرم)

تائید میں کہتا ہوں محدثین کی یہ توجیہ و تطبیق بالکل صحیح ہے۔ اس کے غلط ہونے کا ذرا بھی امکان و احتمال نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مولوی صاحب نے انکار حدیث میں اس قدر غلو اور زیادتی کی ہے کہ حق و باطل، صحیح و غلط، صدق و کذب کا کوئی امتیاز نہیں کرتے۔ اور بے باکی و لاپروائی کے ساتھ جو کچھ ان کے فہم عالی میں آتا ہے اسکو لکھ مارتے ہیں۔ خواہ وہ حقیقت و اصلیت سے کتنا ہی دور کیوں نہ ہو۔ اب اسی بات کو دیکھئے کہ وہ قرآن مجید کے لکھائے جانے اور لکھے جانے کو صحیح اور جائز مانتے ہیں۔ اور احادیث نبویہ کے لکھے جانے کا انکار کرتے ہیں جس کا بین ثبوت بیان کیا جا چکا ہے۔ حالانکہ یہ ایک موٹی بات ہے کہ جب قرآن کریم کی حفاظت و نگہداشت کا خود اللہ تعالیٰ کفیل اور ضامن ہے تو اسکے لکھنے اور لکھوانے کی کوئی ضرورت ہی نہیں تھی۔ مگر بایں ہمہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے لکھوانے کا زبردست انتظام اور کتابت کے لئے خاص خاص کاتبوں کا تقرر فرمایا تو حدیثوں کی کتابت سے کس طرح روک سکتے ہیں۔

مولوی صاحب نے محدثین کی توجیہ کے غلط ثابت کرنے کے لئے آیت کریمہ انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون اور آیت مبارکہ و ما اوحی الیک من کتاب ربك لا مبدل لکلماته کو پیش کیا ہے۔ لیکن یہ استدلال قطعاً غلط ہے اس لئے کہ باوجود وعدہ الہی کے آنحضرت صلعم نے قرآن مجید کی محافظت کے وسائل و ذرائع اختیار کرنے اور اسکے اسباب کو استعمال کرنے میں کوتاہی اور غفلت کو ذرا بھی راہ نہ دی اور مختلف طرق سے اس کا اہتمام فرمایا منجملہ ان اسباب و ذرائع کے ایک سبب کتابت حدیث بھی تھا اس لئے اس سے بھی منع فرما دیا تھا۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد اس کی اجازت دیدی۔ کیونکہ یہ ممانعت بطور حزم و احتیاط اور محض سد باب فساد کے لئے تھی۔ جب اس کا عدم افساد ظاہر و متیقن ہوا۔ اس حکم کو منسوخ کر دیا۔ جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کو یہ خطرہ تھا کہ قرآن مجید کو غیر مکتوب رہنے دیا جائیگا تو اس کا کچھ حصہ ضائع ہو جائیگا اور قرآن غیر محفوظ ہو جائیگا۔ اور یہ آیت کریمہ وعدۂ حفاظت کے منافی نہیں ہے۔ اسی طرح کتابت سے بخوف اختلاط منع کر دینا بھی اسکے منافی اور مخالف نہیں ہے۔ اور کتابت قرآن کا اہتمام اس کے لئے کاتبوں کا تقرر یہ ایسے امور ہیں کہ جن کا مولوی اسلم صاحب کسی طرح انکار نہیں کر سکتے۔ پس مولوی صاحب اس کا جو جواب دیں وہی جواب ہماری طرف سے بھی تصور فرمائیں۔ ورنہ لازم آئیگا اور ماننا پڑیگا کہ ان کھلے ہوئے وعدوں کے باوجود نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اور مسلمانوں کو قرآن کے غیر محفوظ ہو جانے کا خطرہ و خوف تھا اور اسی لئے اس کی کتابت کا التزام کیا اور یہ وعدہ خداوندی کے منافی ہے۔ فما هو جوابكم فهو جوابنا۔

میں اس موقعہ پر یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ جس طرح قرآن مجید نجماً نجماً حسب ضرورت و موقع نازل ہوا ہے اسی طرح حدیثوں کو بھی اللہ تعالےٰ نے بذریعہ وحی خفی نازل فرمایا ہے۔ اسی بناء پر علماء نے وحی کی دو قسم قرار دی ہے:۔

وحی متلو اور وحی غیر متلو

وحی متلو یہی قرآن کریم ہے جو رات دن تلاوت کیا جاتا ہے۔ اور وحی غیر متلو احادیث نبویہ ہیں۔ امام شافعی نے طاؤس کے طریق سے اخراج کیا ہے کہ انکے (یعنی طاؤس کے) پاس عقول یعنی دیت کے بارے میں ایک کتاب تھی جو بذریعہ وحی کے نازل ہوئی تھی۔ حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں:۔

واخرج الشافعی من طریق طاؤس ان عنده کتابا فی العقول نزل به الوحی واخرج البیهقی بسند صحیح عن حسان بن عطیة احد التابعین من ثقات الشامیین کان جبرئیل ینزل علی النبی صلی الله علیه وسلم بالسنة کما ینزل بالقران ویجمع ذلك کله وما ینطق عن الهوی الایة ثم ذکر الشافعی ان من وجوه الوحی ما یراه فی المنام وما یلقیه روح القدس فی روعه ثم قال وکل تعد والسنن کلها واحد من هذه المعانی التی وصفت۔ (فتح الباری ص۱۳ ج ۱۳۔ مطبوعہ مصر)

امام شافعی نے طاؤس کی سند سے روایت کیا ہے کہ ان کے (طاؤس کے) پاس احکام دیت کی بابت ایک کتاب تھی جو وحی کی صورت میں نازل ہوئی تھی (اسکو لکھ کر بصورت کتاب جمع کر لیا تھا) اور امام بیہقی نے بسند صحیح حسان بن عطیہ سے جو ایک ثقہ تابعی شامی ہیں روایت کیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سنت (حدیث) لیکر اترتے تھے جس طرح قرآن لیکر نازل ہوتے تھے اور آیت کریمہ وما ینطق عن الهوی الخ

ہر ایک کی دلیل جامع ہے۔ پھر امام شافعی نے بیان فرمایا کہ وحی کے اقسام سے ایک قسم وہ ہے کہ جسکو نبی صلعم خواب میں دیکھتے تھے اور وہ ہے جسکو جبریل علیہ السلام آکر آپ کے دل میں القا کر جاتے تھے پھر فرمایا کہ حدیثیں ان اقسام مذکورہ سے خارج نہیں ہیں کسی نہ کسی قسم میں ضرور داخل ہیں"

اور امام مکول سے روایت ہے :۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی اللہ القرآن ومن الحکمۃ مثلیہ اخرجہ ابو داؤد فی مراسیلہ (قواعد التحدیث ص۳۳)

وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے قرآن عطا فرمایا ہے اور قرآن سے دوچند حکمت عنائت فرمائی ہے اسکو امام ابوداؤد نے اپنے مراسیل میں روایت کیا ہے"

امام شافعی فرماتے ہیں :۔

ان جمۃ من قال انہ لم یسن شیئا الا بامر وھو علی وجھین اما بوحی یتلی علی الناس و اما برسالۃ من اللہ ان افعل کذا قولُ اللہ تعالیٰ وانزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ الایۃ فالکتاب مایتلی والحکمۃ السنۃ وھو ماجاء بہ عن اللہ بغیر تلاوۃ ویوید ذلک قولہ فی قصۃ العسیف لاقضین بینکما بکتاب اللہ ای بوحیہ و مثلہ حدیث یعلی بن امیۃ فی قصۃ الذی سأل عن العُمرۃ و ھو لابس الجبۃ فسکت حتی جاءہ الوحی فلما سُرّی عنہ اجابہ۔

(فتح الباری ص۲۴۲ ج ۱۳۔ مصری)

جو لوگ اسکے قائل ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات بدون حکم اللہ کے مسنون نہیں فرمائی ہے اور وہ حکم دو طرح پر ہے یا تو اس وحی کے ذریعہ سے ہو جو کہ لوگوں پر تلاوت کی جاتی ہے۔ اور یا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی رسول (فرشتہ) کی معرفت کہ فلاں کام کرو۔ ان لوگوں کی دلیل اللہ تعالیٰ کا قول "وانزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ" ہے۔ کتاب تو تلاوت کی جاتی ہے اور حکمت یہی سنت نبویہ ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے کہ جسے آپ من جانب اللہ بغیر تلاوت کے لائے ہیں۔ اس حجت و دلیل کی تائید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ قول کرتا ہے جو آپ نے مزدوری کرنے والے کے متعلق فرمایا تھا (جس نے مزدور رکھنے والے کی بی بی سے زنا کیا تھا اور اس کا مقدمہ آپ کے دربار میں گیا تھا) کہ میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے ذریعہ سے فیصلہ کرونگا (یعنی اللہ کی وحی کے ذریعہ) اور اسی کی مانند یعلی بن امیہ کی حدیث میں اس شخص کے قصہ میں ہے جس نے جُبّہ پہنے ہوئے حالت میں عمرہ کرنے کی بابت سوال کیا تھا اور آپ نے اس وقت سکوت فرمایا جب وحی اتری تو اس سائل کو جواب دیا"

ان تمام واقعات اور شواہد و دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی طرح حدیثیں بھی اللہ تعالیٰ کے پاس سے نازل ہوئی ہیں اور اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔　　　(باقی باقی)

آرین غپ شپ

(از قلم پنڈت آتمانندجی بال ست دہرم بٹالہ)

آریہ سماجی اخبارین شروع میں "ویدامرت" کے عنوان سے وید منتروں کا غلط سلط ترجمہ شائع کر کے عوام کے گلے میں ویدوں کا جوا ڈالنے کی کوشش کرتی رہتی ہیں۔ اور تقریبًا تمام تر اخباروں میں "غپ شپ" کے کالموں میں ناظرین کی تفریح طبع کے مضامین یا چٹکلے لکھے جاتے ہیں۔ ہم نے ارادہ کیا ہے کہ آریہ سماجی اخباروں کے فرضی اور مصنوعی "ویدامرت" کے جواب میں اخبار "اہلحدیث" کے ایک کالم میں "آرین غپ شپ" دکھلایا کریں۔ تاکہ جہاں لوگوں کی تفریح طبع بھی ہوتی رہے وہاں ویدک دھرم اور ویدوں کی ناممکن تعلیم سے بھی ناظرین اہلحدیث واقف ہوتے رہیں

سوامی دیانندجی مہاراج بانی آریہ سماج ستیارتھ پرکاش سملاس ۱۲ کے دیباچہ ص۵۱ پہ لکھتے ہیں کہ :۔

" بہت سے آدمی ایسے ہیں کہ جن کو اپنے عیب تو دکھائی نہیں دیتے مگر دوسروں کی عیب جوئی میں ازحد کمربستہ رہتے ہیں۔ یہ انصاف نہیں ہے"

سوامی جی مہاراج کی یہ تحریر خود آریہ سماجیوں پر صادق آتی ہے۔ قادیانی نبی کے اس قول پر تو آریہ سماجی تمسخر اڑاتے اور اسے ناممکن سمجھتے ہیں کہ :۔

" خدا تعالیٰ کی طرف سے اسی لڑکے کی مجھ میں روح بولی اور الہام کے طور پر یہ کلام اُس کا میں نے سنا۔ انی اسقط من اللہ واصیبہ یعنی اب میرا وقت آگیا اور میں اب خدا کی طرف سے اور خدا کے ہاتھوں سے زمین پہ گرونگا اور پھر اُسی کی طرف جاؤں گا اور اسی لڑکے نے اسی طرح پیدائش سے پہلے یکم جنوری ۱۸۹۷ء میں بطور الہام یہ کلام مجھ سے کیا اور مخاطب بھائی تھے کہ مجھ میں اور تم میں ایک دن کی میعاد ہے۔ یعنی اے میرے بھائیو! میں پورے ایک دن کے بعد تمہیں ملوں گا۔ اسی جگہ ایک دن سے مراد دو برس تھے اور

تیسرا برس وہ ہے جس میں پیدائش ہوئی۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں اور پھر بعد اس کے ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو وہ پیدا ہوا۔"

آریہ سماجی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کا قول بوجوہات ذیل ناممکن ہے:۔

(۱) مرزا صاحب مانتے تھے کہ

"ہر ایک انسان کا بچہ جو پیٹ میں ہو نو ماہ او دس دن تک ضرور پیدا ہو جاتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۹)

لیکن مرزا صاحب کا فرزند ارجمند یکم جنوری ۱۸۹۷ء سے لے کر ۱۴ جون ۱۸۹۹ء تک پیٹ میں رہا۔ اور پیٹ میں سے ہی مرزا صاحب کو الہام بھیجتا رہا۔ یعنی پورے دو برس پانچ ماہ اور تیرہ دن پیٹ میں رہا۔ جو قانون قدرت اور خود مرزا صاحب کے مندرجہ بالا قول کے خلاف ہے۔

(۲) اگر یہ کہا جائے کہ حمل سے قبل عالم ارواح میں بولا تھا تو یہ بھی ممکن نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مرزا صاحب بسند قرآن شریف لکھتے ہیں کہ:۔

"قرآن شریف کہتا ہے کہ روح دو نطفوں کی ایک خاص ترکیب سے پیدا ہوتی ہے۔"

(چشمہ معرفت ص۱۵۰)

مگر آریہ سماجی اس بات کو نظر انداز کر جاتے ہیں کہ مرزا صاحب کے ساتھ خدا کی خاص رعایت تھی۔ اس لئے مرزا صاحب کا بچہ خواہ اڑھائی برس سے بھی زیادہ عرصہ تک پیٹ میں رہتا۔

(۳) اس لئے کہ پیٹ کے اندر بچہ کا بولنا مشاہدہ اور تجربہ کے خلاف اور ناممکن ہے۔ اور اس لئے بھی کہ ستیارتھ پرکاش سملاس ۹ ص۳۲۹ پر لکھا ہے کہ:۔

"اس جسم میں جب جیو حمل میں تھا جہاں جسم تیار ہوا اور پھر متولد ہوا نیز پانچ سال کی عمر سے پہلے جو جو باتیں ہوئی ہیں ان کو کیوں یاد نہیں کر سکتا۔"

تنبیہہ آریہ سماجیو! مرزا غلام احمد صاحب پکے اور تم سے بھی زیادہ کٹر ویدک دھرمی تھے۔ جیسا کہ اُن کی آخری تصنیف کتاب "پیغام صلح" ص۱۱ پر لکھا ہے کہ:۔

"ہم (مرزا صاحب) وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں۔...... ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ وید انسان کا افترا نہیں ہے۔"

اس لئے اپنے ویدک دھرمی قادیانی نبی کے مندرجہ بالا قول کو بلا چون چرا کئے صحیح اور وید کا منتر سمجھ کر قبول کرو۔ ورنہ ہم مرزا صاحب کے قول کی سند میں تمہارا اس سے بھی بڑا عجوبہ پیش کر دیں گے۔ جو رگ وید ۴-۲۶-۱ میں یوں درج ہے:۔

ترجمہ از آریہ سماجی مہا مہوپادھیائے شری پنڈت آریہ منی جی)

"وام دیو گربھ میں ہی کہتا ہے کہ پرماتم گیان سے پرتھم میں نے سب جنموں کو دیکھتے ہوئے یہ بھی انوبھو کیا کہ سینکڑوں لوہ کی شلاکاوت دڑھ بندھن روپ شریر (جسم) سے میں بندھا ہوا تھا جب میں نے پرماتم گیان کو پراپت کیا تو باز کے سمان مکت جال روپ شریروں کو توڑ کر مکت ہوا ہوں۔" (بلفظہٖ)

وید منتر میں "گربھے" لفظ درج ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ وام دیو رشی نے مرزا صاحب کے بچے کی طرح ایام حمل میں ہی کہا تھا کہ علم معرفت سے قبل والے سارے جنموں کو میں نے پیٹ میں ہی جان لیا تھا۔

اگر آریہ سماجی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نبی کے بیٹے کے فرستادہ الہام کو گپ سمجھتے ہیں تو وہ کرپا کر کے بتلا دیں کہ دونوں میں سے کونسی گپ بڑھیا ہے؟ اس کا انصاف آریہ سماجیوں کے ذمہ رہا۔ شاید آریہ سماجی جو ہم سے جانتے ہیں کچھ جواب نہ دیں اسی لئے ناظرین ہی انصاف فرما دیں کہ مرزا صاحب کے نونہال نے جو ٹیلیفون پیٹ کے اندر سے بھیجا تھا اُس الہام کو تو مرزا صاحب نے بوجہ نبی ہونے کے سُن لیا۔ لیکن برخوردار وام دیو رشی کے پیٹ میں سے کہے ہوئے اس ٹیلیفون کو کس نبی نے سنا تھا جبکہ مفروضہ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ انگرہ نامی رشیوں کے بعد آریہ سماج نبوت یا الہام کی قائل ہی نہیں۔ اور جب سوامی دیانند جی بھی تسلیم کرتے ہیں کہ پیٹ کی باتیں کسی کو یاد نہیں رہتیں تو وامدیو کو کس طرح یاد رہ گئیں؟ پھر جبکہ وید ازلی یا کم از کم دنیا کی پیدائش کے وقت کے ہیں تو ان میں وام دیو کا یہ قول کس طرح درج ہو گیا؟ کیا اس قول کے پائے جانے سے یہ صاف ثابت نہیں کہ یہ منتر وام دیو رشی کے بعد کی یا خود وام دیو کی تصنیف ہے؟

اسی طرح تمام وید رشیوں کے کلام اور تصانیف ہیں نہ کہ خدائی الہام۔

نیز سوامی دیانند جی مہاراج ستیارتھ پرکاش سملاس ۹ دفعہ (۳۲) صفحہ اردو ۳۲۹ پر لکھتے ہیں کہ

"نیز کوئی شخص پچھلے اور اگلے جنم کے حالات کو جاننا چاہے تو جان بھی نہیں سکتا کیونکہ جیو (روح) کا علم اور وجود محدود ہے۔ یہ بات ایشور کے جاننے کی ہے نہ کہ جیو کی۔"

سوامی جی کی اس تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی روح خواہ کسی کی بھی ہو پچھلے اور اگلے جنم کے حالات کو کبھی بھی نہیں جان سکتی۔ صرف خدا ہی جانتا ہے نہ کہ روح۔ اب آریہ سماجی ہمیں بتلا دیں کہ وید منتر جھوٹ کہتا ہے یا سوامی دیانند جی مہاراج؟ ہماری رائے میں تو سوامی جی مہاراج سچے ہیں اور وید جھوٹا۔ جو حمل میں پڑے ہوئے بچے وامدیو کا پچھلے جنموں کا حال جاننا بتلاتا ہے۔ اب انصاف آریہ سماجیوں پر رہا خواہ وہ وید کو جھوٹا مانیں خواہ سوامی جی کو۔ ہمیں اس سے سروکار نہیں۔ لیکن دو متضاد بیانوں میں سے ایک کو ضرور جھوٹا ماننا ہی پڑیگا۔

ویدوں کی تعلیم اور تہذیب کو جاننے کے خواہشمند

برکات الاسلام

(از مولوی عبدالکریم جتوئی نوہری)

ــــ مذہب اسلام جو دنیا میں نہ آتا
ہر اک شخص جہنم میں چلا جاتا

ارباب نظر پر یہ امر مخفی نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے جواہر نفوس بشریہ اپنے اپنے ڈھنگ میں نرالی طرز کے پیدا کئے ہیں۔ بعض ان میں نیک بخت نورانی شریف خدا پرست روحانیات کی طرف مائل ہو کر میل جول حاصل کرنے والے ہیں۔ دیگر اس قسم کے بنائے گئے جو نیچ، چنڈال، ذلیل، خسیس، میلے کچیلے ہیں اور ان کا میلان و رجحان سوائے جسمانیات کے اور کسی طرف نہیں۔ پس اچھی باتوں کو منظور کرنا اور برے فعلوں کو دل سے دور کرنا فطرت نفس کا تقاضا ہے۔

دنیا میں جتنے مذاہب و ادیان ہیں ان کو ماننے والے دل و جان سے خدا کی بندگی کا اقبال اور دنیا سے کنارہ کشی کرنے کی ان تھک کوششیں کر کے حیات ابدی حاصل کرنے کے دعویدار بن کر خوب ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔

لیکن یہ نفع اور مقصود سوائے شرح صدور و وجدان کسی بھی ذریعہ سے ہاتھ نہیں آ سکتا اور اس استعداد کو حاصل کر لینا سوائے اسلام کے ناممکن ہے۔ قرآن مجید اس امر کی وعید شدید بیان کرتا ہے۔ قال تعالےٰ :-

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۔ کیا پس جو شخص کہ کھولا ہے اللہ نے سینہ اس کا واسطے اسلام کے پس وہ اوپر نور کے ہے پروردگار اپنے سے پس وائے ہے واسطے ان لوگوں کے کہ سخت ہیں دل ان کے اللہ کی یاد سے ایسے لوگوں کے گمراہ ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

مکہ شریف جو تمام نواحی زمین کا افضل ترین ہے اور جس کے کئی نام ہیں جیسے مکہ۔ بکہ۔ ام رحم۔ کوثیا۔ مبشاشہ حاطمہ۔ ام القریٰ۔ جہاں سے ہدایت کا چشمہ ابلا اور یہی مبارک جگہ معدن اسلام ہے۔

اسلام کی بدولت ہی اس جگہ بندگی کرنے سے اتنا زیادہ ثواب ہوتا ہے جس کو میں ناچیز کیا بتاؤں خود خاتم النبیین افضل العالمین کے ارشادات ملاحظہ فرمائیے :-

قال صلی اللہ علیہ وسلم تفضل المسجد الحرام علی مسجدی کفضل مسجدی علی سائر المساجد۔ مسجد حرام میری مسجد سے اتنی ہی افضل ہے جیسے میری مسجد دیگر تمام مساجد سے فوقیت رکھتی ہے۔

صلاۃ فی مسجدی ھذا افضل من الف صلوٰۃ فیما سواہ۔ میری اس مسجد میں نماز پڑھنا دوسری جگہ کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔

من حج ولم یرفث ولم یفسق خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ۔ جو حاجی دنیاداری اور گناہ کی بات نہ کرے اس کو حج کرنا گناہوں سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے آج ماں کے شکم سے پیدا ہوا۔

الحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ
مقبول اور پاک حج جس نے کر لیا وہ ٹھیک جنتی ہو گیا۔ جس شخص کو بخشش اور مغفرت حاصل ہو گئی اس سے اوپر اور برکت کیا ہوگی۔

قبل از اسلام اسی شہر مکہ کی یہ حالت تھی کہ جہالت، کفر، شرک، دغابازی، بدکرداری اور بت پرستی کے سوائے توحید، انصاف، صالح اعمال، حسن مقال کا نام و نشان نہیں پایا جاتا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت اس مبارک جگہ کی یہ حالت تھی۔ ــــ

چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ
ہر اک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بے باک جیسے

اللہ تعالےٰ نے شرک کی نجاست سے کعبۃ اللہ کو پاک کرنے کے لئے ایسے ہادی برحق کو بھیجا جس نے ان کے شہر میں جنم لیا اور انہیں کے اندر بود و باش رکھ کر گذر اوقات کی۔ اور تمام عمر میں کبھی آپ سے کوئی گناہ نہ ہوا۔ آپ راست بازی، امانت داری میں یکتائے زمان تھے۔ آپ کا ہر وقت لوگوں کو خدا کی طرف بلانا ہی نصب العین تھا۔ بلکہ آپ کی ذات بابرکات ان کے لئے خدا کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت تھی۔ کیونکہ باطل پرست لوگوں کو آپ نے صراط مستقیم کی طرف بلایا۔ شرک و کفر، بداخلاقی و بے انصافی اہل دھرم سے ہٹا کر کنن کرا بتا دیا تھا۔ اور ان کو دینی و دنیاوی علوم سکھا کر شہرہ آفاق صناع و ہنرمند بنایا۔ برخلاف اسکے کہ پست اور اچھوتوں کو علم سے محروم کر دیا جائے اور ایک من گھڑت اعلیٰ ذات قرار دیکر اسکو علم کا اہل سمجھا جائے۔ اس شخص سے زیادہ صاحب خسران و نقصان دنیا میں کون نادان ہوگا۔ جو

فتاویٰ

س ع۱۴۸ } سجدہ تلاوت میں کیا دعاء پڑھنی چاہئے؟ (خریدار اہلحدیث ۱۱۰۳۶ - از ہانگ کانگ)

ج ع۱۴۸ } حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ آپ سجدہ میں یہ الفاظ کہا کرتے تھے :۔

سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت کو سجدہ تلاوت میں یہ پڑھتے سنا :۔ اللھم اکتب لی بھا اجراً و حط عنی بھا وزراً واجعلھا لی عندک ذخراً تقبلھا منی کما تقبلتھا من عبدک داؤد (ترمذی)

س ع۱۴۹ } اگر ظہر اور مغرب کی نماز عصر اور عشاء کے ساتھ جمع نہ کرے، بھول جائے تو کب پڑھے؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۴۹ } نماز کو وقت پر ادا کرنا چاہئے۔ اگر وقت سے رہ جائے تو قضا کرے۔ جیسے جنگ خندق میں آنحضرت نے کی تھی۔ بھول جائے تو جب یاد آئے اسی وقت پڑھے۔ لقولہ تعالیٰ اقم الصلوٰۃ لذکری ولقولہ علیہ السلام فلیصل اذا ذکرھا۔ اللہ اعلم!

س ع۱۵۰ } نماز عید کے بعد یا خطبہ کے پیچھے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کے متعلق کوئی حدیث آئی ہے یا نہیں؟ اور حدیث امرنا ان نخرج العواتق والحیض فی العیدین یشھدن الخیر ودعوۃ المسلمین میں کس دعا کا ذکر ہے۔ اور یہ حیض والی عورتیں کس طرح اور کس دعا میں حاضر ہوں۔ دوسری حدیث میں آیا ہے فیکن خلف الناس یکبرن مع الناس۔ (خریدار نمبر ۱۱۳۹۰)

ج ع۱۵۰ } ہمارے علم میں ایسی حدیث صریح الفاظ سے نہیں۔ مگر قانون کلی کے ماتحت جائز ہے جس میں ہاتھ اٹھانے کو آداب دعا قرار دیا ہے۔ حائضہ کی شمولیت اس دعا میں ہے۔ جس کے لئے عامۃ المسلمین عیدگاہ میں حاضر ہوئے ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

س ع۱۵۱ } لفظ (ض) کو مشابہ دال پڑھنا صحیح ہے یا (ظ) کے مشابہ پڑھا جاوے۔ کس طرح پڑھنا درست ہے؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ع۱۵۱ } فن قرأت کے ائمہ نے تصریح کردی ہے کہ حرف (ض) کا مخرج (ظ) سے ملتا ہے۔ حافظ ابن کثیر و امام رازیؒ سے صراحت ملتی ہے۔ حنفی علماء سے مولانا عبدالحی لکھنویؒ نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ (فتاویٰ جلد اوّل)

س ع۱۵۲ } ایک عورت کا شوہر کوڑھی ہوگیا۔ اس کے والدین مرگئے۔ وہ ایک دم محتاج ہے۔ کوئی کام بھی نہیں کرسکتا ہے کہ خود اپنا پیٹ ہی پالے۔ دوسرے کا کہاں تک۔ چونکہ وہ نشہ باز ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ بغیر طلاق دئیے اس کا نکاح ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے وہ طلاق دینے سے انکار کرتا ہے اور لڑکی کو بلاتا ہے۔ لڑکی اور اسکے والدین اپنی لڑکی کو زندہ درگور کرنا نہیں چاہتے اور آج سات سال سے یہ حال ہے۔ اب جبکہ لڑکی کا والد مزدوری کرتا ہے اور اپنی جوان لڑکی کو اس طرح رنڈاپے میں زندگی گزارتے دیکھ کر پریشان ہو رہا ہے اور نکاح ثانی کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے میری گذارش ہے کہ اب جبکہ لڑکی کا شوہر جذامی ہے محتاج ہے۔ لڑکی کا نباہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ (سائل شکر پوری)

ج ع۱۵۲ } خاوند جو کہ بوجہ جذام ناکارہ ہوگیا ہے۔ نان نفقہ ادا نہ کرسکے تو عورت کو نکاح فسخ کرانے کا حق حاصل ہے۔ قرآن پاک میں نان نفقہ مرد کے ذمہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔ وعاشروھن بالمعروف ولینفق ذو سعۃ من سعتہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ فی الرجل الذی لا یجد ماینفق علی امراتہ قال علیہ السلام یفرق بینھما (دارقطنی) اللہ اعلم!

بقیہ متفرقات از صہ ۱۳

تصحیح اہلحدیث ۲۳۔اپریل صہ کالم ۳ یادرفتگان کے ضمن میں عربی دعا اللھم اغفرۃ غلط شائع ہوگئی ہے۔ دراصل اللھم اغفرلہٗ ہے۔

آٹھ سالہ لڑکی کو لڑکا جس کی بابت "اہلحدیث" میں اہالیان اجمیر سے دریافت کیا گیا تھا۔ ایک صاحب نے کولوینہ سے دریافت کرکے اس خبر کی تردید کی ہے کہ اس قسم کا واقعہ ہسپتال مذکور میں بالکل نہیں ہوا۔

ضرورت مجھے باغبانی کے متعلق اردو زبان میں ایک ایسی مفید کتاب کی ضرورت ہے جس میں مشہور پھل دار درختوں کی پرورش اور ان کی شناخت کے صحیح طریق درج ہوں۔ خصوصاً سنگترہ، مالٹا اور لیموں کے قلم تراشنے اور پیوند کرنے کا ذکر ہو۔ جائے فروخت یا جس صاحب کے پاس ایسی کتاب ہو اس کی قیمت سے مطلع فرمائیں۔ مہربانی ہوگی۔
پتہ :۔ محمد عمر خان دفتر "اہلحدیث" امرتسر

متفرقات

تلاش کتب حافظ ابن حجر رحمہ نے ایک کتاب "تقریب المنہج" لکھی ہے۔ جس میں انہوں نے احادیث مدرجہ کو جمع کیا ہے۔ اسی طرح امام خطیب نے اس مضمون پر ایک کتاب "الفصل" لکھی ہے۔ ہر دو کتابوں کا ذکر حافظ صاحب موصوف نے شرح نخبہ بحث مدرج میں کیا ہے۔ دونوں کتابوں اور اس مضمون کی کسی اور کتاب کا کسی صاحب کو علم ہو تو اطلاع دیں بہت ضروری علمی خدمت ہوگی۔ (ابوالوفا)

مولوی عمر الدین وزیرآبادی جو وزیرآباد میں مسجد حافظ عبد المنان صاحب مرحوم میں درس تدریس دیتے ہیں۔ چند یوم سے بیار ہیں۔ اور ڈسکہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ناظرین ان کی صحت کے لئے صمیم قلب سے دعا کریں۔ اللھم اشفہ بشفائك وداوہ بدوائك۔

اہلحدیث کے وی پی مندرجہ ذیل خریداروں کو بھیجے گئے ہیں۔ اگر خدانخواستہ کسی صاحب کا وی پی کسی وجہ سے واپس آجائے اور وہ اخبار کو جاری رکھنا چاہتے ہوں تو ازراہ کرم قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ ورنہ وی پی واپس وصول ہونے کے ایک ہفتہ بعد اخبار بند کردیا جائیگا۔

۸۱ - ۷۹۹ - ۲۲۱۴ - ۳۱۹۱ - ۴۶۰۰ - ۴۶۱۱ - ۴۷۵۳ - ۴۸۰۵ - ۴۸۲۸ - ۶۰۴۶ - ۶۹۲۴ - ۷۳۸۱ - ۷۸۷۷ - ۸۹۵۴ - ۹۲۲۴ - ۹۷۸۶ - ۱۰۲۴۳ - ۱۰۳۲۴ - ۱۰۷۳۵ - ۱۱۱۶۰ - ۱۱۲۷۷ - ۱۱۳۸۳ - ۱۱۳۸۷ - ۱۱۳۸۹ - ۱۱۶۴۸ - ۱۱۶۵۹ - ۱۱۸۸۹ - ۱۲۰۰۳ - ۱۲۰۲۲ - ۱۲۰۳۴ - ۱۲۰۳۶ - ۱۲۰۳۹ - ۱۲۰۴۱ -

حساب دوستاں سابقہ پرچہ میں شائع کیا جاچکا ہے۔ اسے ایک بار پھر ملاحظہ فرماکر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر، مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ جلد از جلد ارسال کردیں۔

ضرورت پتہ مجھے حکیم و ڈاکٹر علی کوثر چاندپوری (مصنف کتاب "الدق" وغیرہ) کا پتہ مطلوب ہے۔ کوئی صاحب ان کے پتہ سے واقف ہوں تو مطلع فرمادیں۔ (ابوسالم محمد ہاشم مقام کھریانواں۔ پوسٹ آفس مدن پور ضلع گیا)

آہ! مولوی محمد یعقوب برق

انا للہ وانا الیہ راجعون

ناظرین "اہلحدیث" مولوی محمد یعقوب صاحب برق بیاپوری کے نام نامی سے بخوبی واقف ہونگے۔ کیونکہ آپ کی نظمیں، نعتیں، رباعیاں اور قصیدے عموماً "اہلحدیث" کے صفحات کی زینت ہوتی تھیں۔ کچھ عرصہ بیمار رہے۔ آخرکار بحکم کل نفس ذائقۃ الموت ۲۴ اپریل ۱۹۳۷ء کو عالم فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے۔ مرحوم خوش اخلاق اور موحد پابند صوم و صلوٰۃ ہونے کے علاوہ شیریں بیان شاعر بھی تھے۔

ع خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

آپ دو لڑکے، ایک لڑکی اور بیوی چھوڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا کفیل و حافظ و ناصر ہو۔

(منشی قربان علی۔ محمد شفیع از بہپورہ)

اہلحدیث مرحوم کے انتقال کا از حد صدمہ ہے مگر بحکم "لکل اجل کتاب" سوائے صبر کے چارہ نہیں "اہلحدیث" کا جملہ سٹاف مرحوم کی وفات پر اظہار افسوس کرتا ہے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔

اللھم اغفرلہ وارحمہ

مولوی کی ضرورت جامع مسجد اہلحدیث سکندرآباد دکن کو ایک فارغ التحصیل، خوش بیان، تجربہ کار واعظ، خطیب، حافظ قرآن، اہلحدیث مولوی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کم از کم پچیس یا زیادہ سے زیادہ تیس روپیہ دی جائے گی۔ فقط

المعلن: سیٹھ قاسم علی علاؤ الدین (معتمد) جامع مسجد اہلحدیث مارکیٹ سکندرآباد دکن

بھوپندرا طبیہ کالج پٹیالہ کا سالانہ امتحان ۲۴ مئی سے شروع ہوکر ۳ جون کو ختم ہوگا۔ جو اصحاب پرائیویٹ امتحان دینا چاہیں وہ اپنی درخواست مع فیس ۱۵ مئی تک بھیجدیں۔ اور ۲۲ مئی کو پٹیالہ پہنچ جائیں۔ اور کالج کے نئے داخلہ کی تاریخ ۱۶ جون ہے۔ (پرنسپل)

مولوی عبد الحنان اڈیٹر "مسلم اہلحدیث گزٹ" دہلی جہاں کہیں ہوں بہت جلد اپنے پتہ سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ (منشی محمود انصاری۔ آنریری سیکرٹری انجمن احیاء السنت۔ مومن پورہ بمبئی ۱۱)

مضامین آمدہ عبد العزیز۔ حاجی عبد القادر۔ مرزا محمد خیر الدین۔ محمد اشرف۔ عبد الغفار۔ رابعہ خاتون۔

یاد رفتگان میرا بھتیجا محمد ایوب ولد بابو عبد الرحمن قریبن ۶ سال کی عمر میں فوت ہوگیا۔ انا للہ!

(مولوی عبد العزیز از کوٹلی لوہاراں)

(۲) ہمارے مدرسہ کا ایک لائق اور ہونہار طالب علم نورحسن انتقال کرگیا۔ انا للہ! (مولوی عبد اللہ از کھیپانوالی ضلع فیروزپور)

(۳) میرے والد بزرگوار میاں دل محمد صاحب جو متقی اور پرہیزگار تھے فوت ہوگئے۔ انا للہ! (عبد الکریم از بانسڈیہہ ضلع بلیا)

(۴) میری چھوٹی بہو فوت ہوگئی۔ انا للہ! (مولوی عبد العزیز قلعہ میہاں سنگھ)

(۵) میری اہلیہ جو عرصہ سے بیمار تھی ۹۔ اپریل کو رحلت کرگئی۔ انا للہ! مرحومہ پکی موحدہ اور پابند صوم و صلوٰۃ تھی۔ (کفایت اللہ خاں سوداگر صدر بازار بریلی)

ناظرین جملہ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفرلھم وارحمھم

(باقی متفرقات صفحہ تتاوی کالم ۳ پر)

ملکی مطلع

کانگرس اور حکومت

آج کل کوئی سا اخبار اٹھا کر دیکھو۔ اس میں یہی ذکر ہوتا ہے کہ کانگرس یہ کہتی ہے اور حکومت یہ فرماتی ہے۔ گذشتہ واقعات ہمارے سامنے ہیں ناظرین "اہلحدیث" کا پرانا فائل اپنے سامنے رکھیں ہم ابتداہی سے اس نزاع کو ناقابل تصفیہ قرار دے چکے ہیں۔ جن دنوں انگلستان میں گول میز کانفرنس ہورہی تھی ہم نے یہی رائے ظاہر کی تھی کہ یہ کانفرنس آخری تصفیہ نہیں بلکہ ابتدائے نزاع ثابت ہوگی۔ کیونکہ جہاں متنازعین کا نقطۂ نگاہ الگ الگ ہو اور ہر ایک اپنے نصب العین پر اصرار کرے تو وہ نزاع اس شعر کی مصداق ہو جاتی ہے ؎

نہ وہ میری مانے نہ میں ناصحوں کی
نہیں مانتا کوئی کہنا کسی کا

خانگی طور پر اگر ہم اس نزاع کی مثال دینا چاہیں تو ساس اور بہو کی مثال ہو سکتی ہے۔ ساس اپنے اقتدار کو قائم رکھنا چاہتی ہے۔ بہو اس سے آزادی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ دونوں کے خاوندوں کی کوشش سے اگر کبھی مصالحت ہو جاتی ہے تو وہ محض عارضی ثابت ہوتی ہے اور معمولی بہانے سے ٹوٹ جاتی ہے۔ پھر دونوں فریق آمادہ جنگ ہو جاتے ہیں یہی حال ہندوستان میں حکومت اور کانگرس کا ہے حکومت اپنا حاکمانہ اقتدار بڑی مضبوطی سے قائم رکھنا چاہتی ہے۔ جو حکومت کے نقطۂ نگاہ سے اس کا منصبی حق ہے۔ مگر کانگرس اس اقتدار کو تسلیم کرنے میں ملک کا نقصان جانتی ہے۔

پچاس سال تک تگ ودو کرنے کے بعد جو حقوق کانگرس کو ملے ہیں ان کا وجود دیسی وزارتوں کی شکل میں نظر آرہا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ ہر صوبے میں چند ہندوستانی وزراء ہونگے۔ جن میں وزیر اعظم بھی ہندوستانی ہوگا۔ ظاہر بین نگاہوں میں ان وزارتوں سے کانگرس اور ملک کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ مگر ایک سیاسی دوربین نگاہ میں اس کامیابی کی مثال بالکل اس طرح ہے کہ نہر سویز میں سے انگریزی جہاز گزرتے ہیں جن کو کوئی نہیں روک سکتا۔ کیونکہ ایک خاص عرصے کے لئے اسپر معاہدہ ہو چکا ہوا ہے۔ سابقہ معاہدے کی میعاد گزرنے پر اگر مصری حکومت جدید معاہدے میں یہ دفعہ بڑھانا چاہے کہ انگریزوں کے جس جہاز کو جس وقت مصری حکومت روکنا چاہے گی تو روک سکے گی۔ ایسی حالت میں یہ دفعہ سارے معاہدے کو کالعدم ٹھیرانے کے لئے کافی ہوگی۔ ایسے معاہدے کو انگریزی حکومت ہرگز تسلیم نہیں کریگی۔ کیونکہ ایسا کرنے سے انگریزی حکومت مصری حکومت کے رحم پر موقوف ٹھیریگی۔ ٹھیک اسی طرح جدید آئین میں گورنروں کو یہ اختیار دیا جانا کہ وہ وزراء کے تمام اقوال وافعال پر خط تنسیخ کھینچ سکتے ہیں۔ کانگرس کی نگاہ میں یہ اختیار بالکل آزادی کے منافی ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ یہ آئین تصفیہ مسائل سیاسی کا ذریعہ نہیں بلکہ یہ آیندہ نزاع کا نقطۂ آغاز ہے۔

ہم نے ناظرین کو "ساس اور بہو" والی مثال سے اس نزاع کی حقیقت سمجھا دی ہے۔ خدا کرے یہ نزاع جلد ختم ہو۔

سرحدی جنگ

پنجاب کی سرحد وزیرستان میں کئی ہفتوں سے انگریزی حکومت کے ساتھ آزاد قبائل برسرجنگ ہیں۔ یہ جنگ بہت عرصے کے بعد شروع ہوئی ہے اس کے متعلق اصحاب بصیرت کی رائیں مختلف ہیں۔ ہندو خصوصاً آریہ اخبارات اگر ان قوموں کے متعلق کوئی بات سُن لیتے ہیں تو فوراً یہی رائے ظاہر کرتے ہیں کہ اس میں مذہب کا رنگ پایا جاتا ہے اور کھینچ تان کر اس واقعہ کو مسجد شہید گنج سے وابستہ قرار دیتے ہیں۔ ہم اس امر کے تسلیم کرنے میں ذرہ نہیں جھجکتے کہ مسجد مذکور کی شہادت کا صدمہ جس طرح لاہوری مسلمانوں کو ہوا ہے جنکے سامنے یہ انہدام ہوا اسی طرح چینی، جاپانی، عربی اور ترکی مسلمانوں کو بھی ہوا ہوگا۔ کیونکہ اسلام کی بنیادی تعلیم ہی یہ ہے :-

المسلمون کرجل واحد ان اشتکی عینہٗ اشتکی کلہ ان اشتکی رجلہٗ اشتکی کلہٗ

یعنی دنیا بھر کے مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں اگر اس کی آنکھ دکھے تو سارا دکھتا ہے۔ اگر پیر دکھے تو سارا دکھتا ہے۔

لیکن اسکے یہ معنی نہیں کہ ہر واقعہ کو بزور اسی اصول کا نتیجہ قرار دیا جائے۔ حتیٰ کہ اگر کوئی مسلمان کسی غیر مسلم پر لین دین کا دیوانی دعویٰ کر دے تو اسکو بھی مسجد شہید گنج کی فرع بنا لیا جائے۔

ہم اپنی سیاسی ہزاست سے بزور اس بات کی تردید کرتے ہیں کہ وزیرستان کی جنگ مسجد شہید گنج کا شاخسانہ نہیں بلکہ کسی سیاسی کملاڑی کا بچھایا ہوا کھیل ہے۔ جس کا ذکر آج کل تو اشاروں میں ہوتا ہے مگر عنقریب صاف لفظوں میں بھی آجائیگا۔

پہلے ہم بھی اس شورش کو معمولی سمجھتے تھے۔ مگر اس کا اثر یہاں تک پہنچا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ اخبار "پرتاپ" لاہور مورخہ ۲ مئی صٰ پر یہ سرخی قائم کرتا ہے

"فقیر ایپی بڑے بھاری حملے کی طیاریوں میں حملے سے پہلے گورنمنٹ کو باقاعدہ الٹی میٹم دیا جائیگا"

اس کے بعد ۳ مئی کے پرچے میں اس جنگ کی تمام ذمہ داری پنجاب کے مسلمان لیڈروں کے سر تھوپتا

ہوا لکھتا ہے :-

ڈیرہ اسماعیل خان - ۳۰ - اپریل شورش کی آگ کے شعلے بڑھتے بڑھتے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں بھی آپہنچے ہیں جو یہاں کے خرمن امن کو نا کستر کر رہے ہیں - سچ پوچھو تو یہ آگ پنجاب کے فرقہ پرست مسلم ایجی ٹیٹروں کی لگائی ہوئی ہے پنجاب کے مذہبی ایجی ٹیٹروں نے اپنی دکانداری کو چلانے کے لئے یہاں امن سوزی کا بیج بویا ہے - اس سے پہلے جنڈولہ اور گل امام کے حالات ناظرین پڑھ چکے ہیں - اب موضع حامہ کی اطلاع ملی ہے کہ وہاں بھی لوٹ کا بازار گرم کیا گیا ہے - موضع شور میں بھی خطرے کا الارم بجا ہے - موضع ہمت سے ۱۶۰ اونٹ اور ملانے سے ۲۰ اونٹ بھگالے گئے ہیں - مگر یہ بیوندگان کی کارستانی بیان کی جاتی ہے - چھوٹے چھوٹے دیہاتوں کی اطلاعات ظاہر کرتی ہیں کہ موجودہ شورش کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آس پاس کے کئی مسلمان بھی کھڑے ہو گئے ہیں - جو کہ ڈاکوؤں کے رازدار بن کر ان کی امداد کر رہے ہیں -

وانہ کیمپ کی شیشہ چوکی پر قبائل نے رات کے وقت فائر کئے تاکہ خبر دینے والے شیشے کو توڑ دیا جائے - مگر بروقت ان کی طرف بم پھینکا گیا - جس سے وہ رفو چکر ہو گئے - وانا کیمپ میں جو جنڈولہ کے حادثہ کے زخمی سپاہی ہسپتال میں پڑے ہیں - افسر کمانڈنگ خود ان کی تیمارداری کے لئے گئے - آپ نے ان زخمی سپاہیوں کی ڈھارس بندھاتے ہوئے اور کہا کہ تمہارے خون کا بدلہ ہم ان سرکش لوگوں کو نیست و نابود کر کے لیں گے "

(پرتاپ لاہور ص ۳ - ۳ مئی ۱۹۳۷ء)

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

وزیر تعلیم پنجاب امرتسر میں

میاں عبدالحی صاحب یکم مئی کو امرتسر میں تشریف لائے - انجمن اسلامیہ کی طرف سے آپ کو ایڈریس دیا گیا جس کے جواب میں موصوف نے محض دل خوش کن وعدہ ہی نہیں کیا بلکہ صاف الفاظ میں واقعات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ حالات کے ماتحت گورنمنٹ کسی سکول یا کالج کی بلڈنگ کی تعمیر کے سلسلے میں امداد نہیں کر سکتی - کیونکہ ژالہ باری کی وجہ سے بیس پچیس ۲۰-۲۵ لاکھ روپیہ کا مالیہ و آبیانہ معاف کرنا پڑیگا - ہاں جہاں تک ممکن ہوگا میں صرف اسلامیہ کالج امرتسر ہی نہیں بلکہ اپنے تئیں سب کا خادم تصور کرتے ہوئے خدمت کرنے کی کوشش کروں گا - مگر میں ایسا وعدہ نہیں کر سکتا جسے پورا نہ کر سکوں - کیونکہ قرآن شریف میں ارشاد ہے :- لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۔ فہمیدہ حضرات میاں صاحب کی اس صاف گوئی سے بہت خوش ہوئے ۔

ہماری زبان کا نام

(گذشتہ سے پیوستہ)

یہ تحریک خالص لسانی اصول و مبادی کی بنا پر اٹھائی گئی ہے - جس کے بہت سے سبب ہیں ان میں سے ایک ایک کو بہت ہی اختصار کے ساتھ بیان کرتا ہوں ۔

(۱) اس زبان کے دو پرانے نام تاریخوں میں ملتے ہیں - زیادہ تر ہندی یا ہندوی یا ہندی اور اس کے بعد ہندوستانی - اب چونکہ ہندی کا نام ایک خاص زبان اور رسم الخط کے لئے بولا جانے لگا ہے - اس لئے دوسرے پرانے نام ہندوستانی کو اس زبان کے لئے خاص کرنا چاہیئے جسکو اب غلطی سے عام طور سے "اردو" کہنے لگے ہیں ۔

(۲) دنیا کی ساری یا اکثر زبانوں کے نام کا قاعدہ یہ ہے کہ وہ اس قوم کی نسبت سے مشہور ہوتی ہے جو اسکو بولتی ہے - یا اس ملک کی نسبت سے موسوم ہوتی ہے جس میں وہ بولی جاتی ہے - اسی اصول کی بنا پر عرب کی زبان عربی، فارس کی زبان فارسی، ترکستان کی زبان ترکی - انگلستان کی انگلش، فرانس کی فرنچ - جرمن قوم کی جرمن، ترکی قوم کی ترکی وغیرہ کہی جاتی ہے - اسی اصول کے مطابق اس زبان کو جو ہندوستان کے طول و عرض میں بولی جاتی ہے - ہندوستانی کا نام دینا چاہیئے ۔

(۳) ایک شستہ اور مہذب زبان کا خاصہ یہ ہے کہ اس کے نام لینے کے ساتھ وہ قوم یا ملک سننے والے کی سمجھ میں آجائے - جس کو اس زبان سے نسبت ہے - نہ یہ کہ زبان کا نام لینے کے بعد اس کے ساتھ ایک تاریخی یا تعریفی فقرہ اضافہ کیا جائے جس سے اس کے جنم بھوم کی کہانی معلوم ہو - لفظ "اردو" سے اس قسم کی کوئی مدد ذہن انسانی کو نہیں ملتی - اس لئے اس کی جگہ اس کے اصلی نام ہندوستانی کو رواج دینا چاہیئے ۔

(۴) ہم کو اپنی بولی کا ایک ایسا نام رکھنا چاہیئے جس کے سننے کے ساتھ یہ معلوم ہو جائے کہ یہ اس پورے ملک کی بولی ہے - لفظ اردو کے ساتھ اس قسم کا کوئی تصور ذہن میں نہیں آتا - برخلاف اس کے ہندوستانی نام بولنے کے ساتھ پورے ملک کا نقشہ ہمارے ذہن میں آجاتا ہے اور اس کے پورے ملک کی بولی ہونے کا یقین منطق کی آمیزش کے بغیر صرف نفسیاتی اثر سے ہمارے اندر اور ہر سننے والے کے دل کے اندر پیدا ہو جاتا ہے ۔

(۵) اس زبان کو ایک غیر متعلق بدیسی لفظ سے موسوم کرنے سے ہر اجنبی کے ذہن میں یہ خیال آتا ہے کہ یہ جیسا بدیسی نام ہے ویسی ہی بدیسی زبان بھی ہوگی اور ہم کو اس کی اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے ایک لمبی تقریر کی ہمیشہ ضرورت ہوتی ہے - یہ نقص ہندوستانی نام قبول کرنے سے فوراً دور ہو جاتا ہے

(باقی باقی)

(۵۱۶)

بعدالت جناب شیخ عبدالحمید صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔
سب جج بہادر درجہ چہارم بھکر

مسمات جہراں بیوہ غلام محمد۔ اکبر ولد حسن ذات اوان سکنائے چاہ روڑی۔ رب نواز خان ولد اسماعیل خان ذات پٹھان ساکن چاہ خان گل خان والہ داخلی موضع غلاماں۔ مدعیان

بنام صاحب داد خان ولد شیر خان ذات پٹھان۔ منگو رام ولد نیناں رام ذات چھابڑہ جینڈہ ولد لنگر ذات کوٹانہ سکنائے چاہ روڑی۔ سردارہ ولد چوہڑ ذات اوان سکنہ چاہ اواناں والہ شرقی بوتیاں والا۔ محمد علی ولد زفر جٹ لودہراں سکنہ چاہ لودہراں والہ۔ گوہر ولد علی۔ ولیہ۔ زاہد پسران چراغ اقوام اعوان۔ چنہ رام ولد کھلا رام ذات چھابڑہ سکنائے چاہ روڑی داخلی موضع غلاماں تحصیل بھکر۔ مدعاعلیہم۔

مدعیان بذاتہ ونیز بطور نمائندگان دیگر مالکان موضع غلاماں مندرجہ فہرست مشمولہ دعوےٰ استقراریہ بدیں مضمون کہ مدعیان اراضی تعدادی ۱۲ کنال ۵ مرلہ منجملہ تعدادی ۴۸ کنال ۹ مرلہ مندرجہ کھاتہ ۵۹۰ کھتونی ہائے ۲۹۳۱۔ ۲۹۳۷۔ ۳۴۲۱ خسرہ ہائے ۲۳۰۵۔ ۲۳۰۴۔ ۱۵۱۶ مندرجہ جمعبندی سال ۳۵-۱۹۳۴ء واقع موضع غلاماں تحصیل بھکر کے مالکان اراضی ہیں اور اس کے حصہ شاملات بموجب حصص حسب رسد کھیوٹ لینے کے مستحق ہیں۔ بصورت متبادل دعوےٰ دخلیابی معہ حصہ شاملات اراضی تعدادی للعہ کنال۔ مندرجہ خسرہ ۲۳۰۴ واراضی تعدادی ۴ کنال ۵ مرلہ مندرجہ خسرہ ۱۵۱۶ منجملہ تعدادی ۱۰ کنال ۵ مرلہ (۵۱۸)

اندریں مقدمہ مدعیان نے دعوےٰ استقراریہ برخلاف مدعاعلیہم مندرجہ نمبر وضع دعوےٰ دائر کر دیا ہے۔ اور درخواست زیر آرڈر ا رول ۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی بدیں مضمون دی ہے کہ مدعاعلیہم مذکورہ کو بذاتہ ونیز بطور نمائندگان منجانب تمام دیگر مدعاعلیہم مندرجہ فہرست پیروی مقدمہ کرنے کی اجازت دی جاوے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر کسی مالک مندرجہ فہرست منسلکہ عرضی دعوےٰ کو مدعاعلیہم کے نمائندہ بنائے جانے میں کسی قسم کا اعتراض ہے تو ۲۷ ۔ ۳ ۔ ۴۰ کو عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر پیش کر سکتا ہے اور فہرست عدالت ہذا میں ملاحظہ کر سکتا ہے۔ (تحریر ۲۰ ۔ ۲)

دستخط حاکم　　مہر عدالت

الارشاد الیٰ سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا ابویحییٰ محمد صاحب شاہجہانپوری۔ موضوع تقلید و اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ جس کے مطالعہ کے بعد دوسری کسی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت ۱۲ر

الآثار المتبوعہ لرد اعلام المرفوعہ

مؤلفہ مولانا محمد عبد اللہ مئوی۔ اہلحدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی ہوتی ہے۔ رسالہ ہذا میں مخالفین کے تمام دلائل کا قلع قمع کر کے ثابت کر دیا ہے کہ طلاق زیر بحث ایک ہی ہوگی۔ قیمت ۸ر

القول المبین

مصنفہ مولوی غلام علی صاحب امرتسری اس رسالہ میں تقلید شخصی کا بطلان آیات بینات و احادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ کے ذریعہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ قیمت آٹھ آنے (۸ر) محصول ڈاک علیحدہ۔

المرقات فی احکام الصلوٰۃ

مصنفہ مولوی محمد جمال صاحب امرتسری جس میں نماز کے اقسام شرائط فرائض اور دیگر ضروری مسائل نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۲ر

ہدایۃ المعتدی فی القراۃ للمقتدی

مصنفہ مولانا عبد العزیز رحیم آبادی اس رسالہ میں الحمد کی فرضیت کو بدلائل عقلی ونقلی ثابت کیا ہے۔ مانعین کے جوابات بھی کافی طور پر دئیے گئے ہیں۔ چونکہ یہ کتاب نایاب ہو چکی تھی اب دوبارہ چھپوائی گئی ہے زبان اردو ہے۔ قیمت ۸ر

فقہ محمدیہ کلاں

کتاب ہذا چھ سات جلدوں تک طبع ہو چکی ہے۔ مذہب اہل حدیث کے فقہی مسائل کی جزئیات پر حاوی ہے قیمت فی جلد ۸ر

خیر الکلام

فاتحہ خلف الامام کی فرضیت ثابت کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲ر

جریدۂ اہلحدیث ہر ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۴ — نمبر ۲۷

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ... کتاب اللہ وسنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداران سے ۵ ...
عام خریداران سے ...
" " ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ...

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

امرتسر ۳ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۴ مئی ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

دعا بدرگاہ مجیب الدعوات

(از جناب محمد شفیع صاحب دیناگری)

جہاں ہے تیرہ و تاریک ابر کفر و عصیاں سے — خدایا! پھر مسلماں کو گذشتہ شان و شوکت دے
بھلا بیٹھا ہے مسلم سر بسر دیرینہ رفعت کو — مرے اللہ پھر سے از سر نو سلطانی و خلافت دے
ہر اک شعبے میں مسلماں مبتلا سیل حوادث ہیں — دلوں میں پھر ابھرنے کا خروش موج غیرت دے
کری شان سے اپنی تو اس کے دست و بازو میں — مثال طارق و خالد تہور غیر ہمت دے
رہ حق سے مخالف ہے شعار اس کا وقار اس کا — صحابہ کے زمانے کی جو تھی پر لو صفت وہ دے

تیری درگاہ میں مولا ہے ہر دم یہ دعا میری
[illegible]

[illegible]

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں دن کو خاصی گرمی اور رات کو کافی سردی ہوتی ہے۔

—— امرتسر ۱۲ مئی کو ملک معظم کی تاجپوشی کی تقریب کے سلسلہ میں میونسپل بورڈ کی طرف سے میونسپل سکولوں کے طالب علموں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ ۱۲ مئی کو میونسپل عمارات پر چراغاں بھی کیا گیا۔ دیگر مدارس میں بھی بچوں کو مٹھائی تقسیم کی گئی۔ ۱۲ مئی کو تعطیل بھی رہی۔

—— لاہور مال روڈ پر آگ لگنے سے تین دکانیں جل کر خاکستر ہوگئیں۔ اسی طرح اور بھی کئی محلوں میں آتشزدگی کی وارداتیں ہوئیں۔ ہزارہا روپے کا نقصان ہوا۔

—— مالیرکوٹلہ میں ۲۲-۲۳ اپریل ۳۷ء کو جن لوگوں کو گرفتار کیا تھا رہا کر دیا گیا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ریڈیو سٹ لگوائے جائینگے۔ دربار صاحب امرتسر کی کمیٹی بھی دربار صاحب میں ریڈیو سٹ لگائیگی

—— اندور میں ایک شخص نے قرضہ سے مجبور ہو کر اپنی بیوی کسی دوسرے کے پاس رہن رکھ دی۔

—— پانی پت میں ہندو مسلم اصحاب کا ایک مصالحتی بورڈ قائم کیا گیا ہے جو باہمی اتفاق و محبت پیدا کرنے کے وسائل سوچیگا۔

—— حکومت ترکیہ نے قانون نافذ کر دیا ہے کہ کوئی عمارت پانچ منزل سے زیادہ بلند تعمیر نہ کی جائے

—— اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس وقت کل دنیا میں ۳ کروڑ ۷۰ لاکھ موٹریں ہیں۔

—— روم ۴ مئی۔ اطالوی حکومت نے ڈیلی میل کے سوا باقی تمام برطانوی اخبارات کا داخلہ ان کے مخالفانہ رویہ کے باعث بند کر دیا ہے۔

—— نیو یارک کی خبر ہے کہ ہوائی جہاز ہینڈنبرگ کو آگ لگنے سے ۳۰ اشخاص ہلاک اور ۴۴ زخمی ہوگئے۔

—— حکومت ترکیہ نے سات نئے ہوائی جہاز خرید نے کا فیصلہ کیا ہے۔

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس

کا

بیسواں سالانہ جلسہ

۲۲-۲۳-۲۴ مئی بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار کو بمقام شکراوہ ضلع گوڑگانوہ (پنجاب) میں نہایت شان و شوکت سے منعقد ہوگا۔ علماء کرام اپنے مواعظ حسنہ سے تشنگان توحید و سنت کو سیراب کرینگے

اعیان کانفرنس کو چاہئے کہ شریک جلسہ ہو کر ثواب حاصل کریں۔ طعام و قیام کا انتظام بذمہ مدعوین جلسہ ہوگا۔

حافظ حمید اللہ ناظم صدر دفتر کانفرنس دہلی

—— برطانیہ کی کل آبادی ۴ کروڑ ۶ لاکھ ۵۴ ہزار ہے جن میں تقریباً ۲ کروڑ مرد ہیں۔

یاد رکھنے کی بات

یہ ہے کہ جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ مئی میں ختم ہے۔ ان کو اطلاع کر دی گئی ہے۔ اگر ۲۷ مئی تک قیمت بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں وصول نہ ہوئی تو ۲۸ مئی کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— اخبارات کا بیان ہے کہ سرحدی شورش اب ختم ہو رہی ہے۔ سرحدی قبائل گورنمنٹ ہند سے صلح کرنی چاہتے ہیں۔

(بقیہ متفرقات)

یاد رفتگان | میرا قریبی ہمسایہ اور عزیز دوست مستری اللہ بخش ۶ مئی کو صبح ۷½ بجے کام کرتے وقت ایک دیوار سے گر کر فوراً رحلت کر گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم موحد، متبع سنت اور خوش اخلاق تھا۔ فن تعمیر میں اعلیٰ درجہ کی قابلیت رکھتا تھا۔ مرحوم کے پسماندگان میں سے تین خورد سال بچے ایک بڑا لڑکا ایک بیوہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا کفیل و حامی ہو۔ (قاضی منظور حسین بازار ٹوکریاں امرتسر) (۲) مولوی حکیم حافظ عبد المجید صاحب مدرس دوم مدرسہ سعیدیہ دارانگر کا انتقال ہوگیا۔ (سیف بنارسی) (۳) حاجی حافظ ممتاز احمد صاحب دہلوی سوداگر بنارس کا دہلی میں انتقال ہوگیا۔ (ایضاً) (۴) ہماری مسجد کے نمازی حاجی حمید اللہ کا انتقال ہوگیا (ایضاً) (۵) ایک اور پرانے اہل حدیث مخدوم کا انتقال ہوگیا۔ (سیف بنارسی) (۶) میرا لڑکا عبد اللہ ۱۰ برس کی عمر میں بعارضہ نمونیا جنگل میں بیمار پڑ کر ۱۴ اپریل کو انتقال کر گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (راقم مسکین خاکسار عبد العزیز مقیم موضع بنولا ترائی نیپال)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھم وارحمھم

مضامین آمدہ | محمد گلزار۔ ریاست علی۔ محمد داؤد ارشد۔ مولوی محمد شفیع۔ جناب شجاع الدین خان صاحب۔

غریب فنڈ اور اشاعت فنڈ

اصحاب خیر کے دست کرم کے منتظر ہیں۔ ہر دو فنڈوں کی اعانت کرنا ہر شیدائی توحید و سنت کا اخلاقی فرض ہے۔

اس لئے آپ ہر ممکن امداد جو کر سکتے ہیں بہت جلد کریں۔ (منیجر)

—— پنجاب یونیورسٹی نے دسویں جماعت کا نتیجہ شائع کر دیا ہے۔ ۲۴ ہزار طلباء میں سے ۱۷ ہزار طلبا کامیاب ہوئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۳- ربیع الاول ۱۳۵۶ھ

دردِ دل کا اظہار

قابل توجہ جماعت اہل حدیث

آج ہم اپنی پریشانی خاطر اُن سے
کہنے جاتے تو ہیں پر دیکھیے کیا کہتے ہیں

آج کل ہندوستان میں تبلیغ اسلام کی تحریک کا چرچا ہے۔ کوئی جماعت تو اس کام کو اپنا اصل مقصد قرار دے کر اُسے عمل میں لارہی ہے۔ اور کوئی نمونے کے طور پر کام کر رہی ہے۔ غور کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس قسم کی تبلیغ سے اسلام کا مقصد پورا نہیں ہوتا یہ جماعتیں (جن کے کام کی ہم تحسین ضرور کرتے ہیں) بہت ادنیٰ مقصد کو سامنے رکھے ہوئے ہیں۔ ان کے نزدیک کسی ہیرالال کا نام عبد اللہ رکھ لینا تبلیغ اسلام کے مقصد کو پورا کر دیتا ہے۔ ہم بھی اس کوشش کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مگر جماعت اہل حدیث کے نزدیک تبلیغ اسلام سے مقصود صرف اتنا ہی نہیں بلکہ حقیقی مقصود یہ ہے کہ جو لوگ داخل اسلام ہوں وہ [illegible] اور متبع سنت ہو جائیں باعث نا دیگر [illegible] کہ آج کل اسلام کی تبلیغی انجمنوں کا مقصد [illegible] کا صرف [illegible] مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ کرنا ہے۔ اس کے برعکس جماعت اہل حدیث کا مقصد خدائی دفتر میں غیر مسلموں کو مسلمانوں کی جماعت میں داخل کرانا ہے۔ جماعت اہل حدیث تبلیغ اسلام کے بعد کسی نو مسلم کو بت پرستی میں مبتلا ہونے کی بجائے قبر پرستی اور تعزیہ پرستی میں مشغول دیکھ کر خاموش نہیں رہ سکتی۔ اسی لئے جماعت اہل حدیث کا دائرہ عمل دوسری جماعتوں کے دائرۂ عمل سے بہت زیادہ وسیع ہے۔ کیونکہ یہ جماعت اگر بنارس کے مندروں میں جا کر تبلیغ اسلام کرنا ضروری جانتی ہے تو اجمیر اور لاہور کے عرسوں میں اشاعت توحید و سنت کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ یہاں تک پہنچ کر بھی اس کا کام ختم نہیں ہو جاتا بلکہ وہ ایک موحد مسلمان متبع اسلام کو اعلیٰ تعلیم (ایم۔ اے) کی ڈگری دلانے کے لئے اعمال عبادت مطابق سنت نبی علیہ السلام سکھا کر اس کو سنن نبویہ کا پابند دیکھنا اپنے فرض میں داخل جانتی ہے۔ اس پر بھی [illegible] یہ کہ جماعت اہل حدیث نئے اور پرانے مسلمانوں کو سیرت و صورت

ہر دو میں نمونہ محمدی دیکھنا چاہتی ہے۔ ان مراتب میں خفیف سی کمی بھی گوارا نہیں کر سکتی۔

ایمان اہل حدیث میں نے مذکورہ بالا عبارت میں آپ کا جو عقیدہ اور مقصد بیان کیا ہے۔ کیا اس میں کچھ کمی کی بھی گنجائش ہے۔ میں علیٰ وجہ البصیرت جانتا ہوں کہ آپ لوگ اس میں کسی قدر کمی تجویز کرنے کی بجائے کچھ اضافہ ہی فرمائیں گے۔ کیونکہ آپ لوگ اپنے مواعظ میں اکثر یہ آیہ کریمہ بیان کیا کرتے ہیں:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ؕ

یعنی اے ایمان والو! اسلام کے جملہ احکام کی پیروی کرو اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔

نیز اپنے مواعظ میں یہ شعر پڑھا کرتے ہوئے

چندار سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز در پئے مصطفےٰ

بلکہ یہ بھی کہا کرتے ہوئے

میں عاشق ہوں اس اپنی پوری صدا کا
مخالف نبی کا ہے دشمن خدا کا

ایک سوال اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ جس کا جواب دینا جماعت کے ارکان کا فرض ہے۔ (امید ہے کہ جواب باصواب سے مسرور فرمائیں گے) اس بڑے عالیشان کام کو سر انجام دینے کے لئے جماعت اہل حدیث نے کیا انتظام کر رکھا ہے؟ ہندوستان میں کتنے تبلیغی مراکز قائم کئے؟ کتنے مبلغین تیار کر کے ملک کے مختلف حصوں میں بھیجے؟

اسی مقصد کے پیش نظر اہل حدیث کانفرنس کا سنگ بنیاد رکھا گیا جس نے ملک میں ایک غلغلہ بلند کر دیا۔ جن لوگوں نے اس میں امداد دی یا دے رہے ہیں خدا اسے قبول کرے۔ مگر تجربہ سے ثابت ہوا کہ اتنی دھیمی رفتار ایسے عظیم الشان مقصد کے حصول کے لئے کافی نہیں۔ آج میں کھلے الفاظ میں جماعت سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ اپنی اپنی زبانیں جس قدر بھی

چاہئیں بتائیں۔ میں اس کام میں خارج نہیں ہونا چاہتا۔ ہاں آپ لوگ غور سے سنیں کہ میں کیا کہتا ہوں! میں یہ کہتا ہوں کہ زمانہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ آج تبلیغ اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت میں جو آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں وہ پہلے کبھی نہ تھیں۔ اے شائقین سنت اٹھو اور (منطقی اصطلاح میں) صنفی خصوصیات کو نظر انداز کر کے نوعیت کے مرکز پر جمع ہو جاؤ۔ ورنہ یاد رکھو کہ

وَلَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ○

کے ماتحت ان آسانیوں سے بھی سوال کئے جاؤ گے

میری دلی خواہش ہے کہ جماعت اہل حدیث نیشنل کانگرس کی طرح کام کرے۔ فرق صرف اتنا ہو کہ وہ دنیاوی کام کرتی ہے اور یہ دینی کام کرے یعنی ہر صوبے میں جماعت کا ایک مرکز ہو جو دہلی سے تعلق رکھتا ہو۔ ہر صوبہ اپنے اپنے حدود میں تبلیغ اسلام اور اشاعت سنت کا انتظام کرے۔

میری دلی تمنا ہے کہ میں اُس نظارے کو دیکھوں کہ اہل حدیث کا ایک مرکز بنارس میں ہو جہاں مبلغین کی ایک معتدبہ جماعت کفر و شرک (بت پرستی وغیرہ) کی تردید میں ان تھک کوشش کرے۔ دوسری طرف اجمیر میں بھی ایک مرکز ہو یہاں بھی ایک اچھی خاصی جماعت توحید و سنت کی تبلیغ میں پوری سرگرمی کا اظہار کرے۔ اسی طرح پیران کلیر، لاہور، ملتان، پاک پٹن، گونڈہ بستی وغیرہ مقامات میں توحید و سنت کی اشاعت کے مراکز قائم کئے جائیں اس موقع پر ہمیں ان تبلیغی جماعتوں کا گلہ کرنے کی ضرورت نہیں جو دعوے تو تبلیغ اسلام کا کرتی ہیں مگر وہ ان مراکز شرکیہ (مزارات بزرگان) کی طرف کچھ توجہ نہیں دیتیں۔ ان کا گلہ کیوں نہیں؟ اس لئے نہیں کہ ان کا مقصد صرف اسلامی مردم شماری میں اضافہ کرنا ہے جسے وہ کر رہی ہیں۔ ہاں گلہ جماعت اہل حدیث کا ہونا چاہئے جو اپنا مقصد تو عالی بتاتی ہے مگر عملی کام کچھ نہیں کرتی۔

اسی بلند پایہ مقصد کو ملحوظ رکھ کر پنجاب میں "جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث" قائم کی گئی۔ جس کے صدر مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی مقرر ہوئے۔

پنجاب کے اہل حدیث اگر اس جماعت کو دامے درمے قدمے امداد دے کر قوت پہنچائیں تو انشاءاللہ یہ جمعیت دوسرے صوبوں کے لئے نمونہ عمل بن سکتی ہے

میں اس انتظامی سلسلے میں کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا۔ مگر اپنی علالت کی وجہ سے معذور ہوں۔ یہ مضمون بھی لیٹے لیٹے محرر سے لکھوایا ہے۔ مزید تفصیل آئندہ آئے گی۔ انشاءاللہ!

آخری درخواست میرے برادران اہل حدیث خاص کر وہ جن کو میرے اس درد دل کے ساتھ ہمدردی ہے۔ اپنے اپنے مقام پر اپنے دوستوں کو جمع کر کے میری یہ درد بھری داستان ان کو سنائیں۔ پھر بالاتفاق یا کثرت آراء سے جو تجویز پاس ہو اُس سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

میں احباب کی طرف سے خوشخبری سننے کا مشتاق ہوں۔

اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ○

انعام بھیج دیجئے

ایک شیعہ مومن سے روئے سخن

مرزا صاحب قادیانی نے کچھ ایسی طرح ڈالی ہے کہ انعام کا لفظ زبان زد عوام ہو گیا ہے۔ ہر شخص اپنے دعاوی کے خلاف ثابت کرنے والے کو انعام کا وعدہ دیتا ہے۔

حال ہی میں شیعہ گروہ کے ہفتہ وار اخبار "شیعہ" کے محرم نمبر میں ایک انعامی مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں جواز تعزیہ پر زور دیا گیا ہے۔ مضمون نگار ایک مولانا حاجی صاحب ہیں۔ حاجی صاحب موصوف نے ایک روایت سے استدلال کیا ہے۔ جو ان کے زعم میں سنی اور شیعہ کی تاریخی کتابوں میں مشہور ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

"مگر جو واقعہ سنی اور شیعہ کی تواریخی کتابوں میں مشہور ہے اور اس کو کسی نے بھی جھوٹ اور من گھڑت نہیں کہا ہے وہ یہ ہے کہ تاریخ کامل کی جلد دوم اور تاریخ خمیس کی جلد اول۔ نیز مدارج النبوت کی دوسری جلد میں لکھا ہے کہ جب غزوہ احد میں جناب حمزہؓ شہید ہو گئے اور آنحضرت صلعم مدینہ میں واپس آگئے۔ اس وقت کی حالت لکھی ہے مر رسول اللہ بدار من دور الانصار فسمع البکاء والنوائح علی قتلاھم فذرفت عیناہ رسول اللہ ثم قال لکن حمزۃ لا بواکی لہ۔ یعنی آنحضرت صلعم نے سنا کہ لوگ اپنے مقتولین پر نوحہ زاری کر رہے ہیں تو فرمایا۔ ہائے میرے چچا حمزہؓ پر کوئی نہیں روتا۔ یہ خبر مدینہ والوں کو ہو گئی تو ان لوگوں نے اپنی عورتوں کو حکم دیا کہ حضرت حمزہ پر جا کر روؤ۔ وہ نوحہ و ماتم کرنے لگیں۔ فلما سمع رسول اللہ بکاءھن علی حمزۃ خرج علیھن وھن علی باب مسجدہ یبکین علیہ فقال ارجعن رحمکن اللہ فقد واسیتن بانفسکن۔ یعنی جب حضرت نے سنا کہ انصار کی عورتیں جناب حمزہ پر رو رہی ہیں تو ان سب کے پاس جو آنحضرت کی مسجد کے پاس ہی نوحہ و ماتم کر رہی تھیں تشریف لے گئے اور فرمایا اب اپنے گھروں کو

جاؤ۔ خدا تم پر رحم کرے کہ تم نے حق اخوت ادا کر دیا۔"

(شیعہ لاہور ص ۹ ۱۵ مارچ ۱۹۳۷ء)

اس روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چچا کے غم میں چلا چلا کر روئے اور بیہوش ہوگئے اور عورتوں کو رونے کا حکم فرمایا اور وہ روئیں اور آپ نے ان کے حق میں دعا کی۔ تو پھر حضرت حسین کے غم میں رونا حرام کیونکر ہوا بلکہ حضرت (رسول اللہ) کی خوشی کا باعث ہے۔

حاجی صاحب موصوف کے حوالہ کے مطابق ہم نے تاریخ کامل جلد دوم و معارج النبوت جلد دوم میں ہر چند یہ حدیث تلاش کی مگر ہمیں اس مضمون کی حدیث نہیں ملی جو حاجی صاحب موصوف نے لکھی۔ جو حدیث ہمیں ملی وہ درج ذیل ہے۔ تاریخ کامل میں بہ الفاظ ذیل مرقوم ہے:-

"مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدار من دور الانصار فسمع البکاء والنوائح فذرفت عیناہ بالبکاء وقال لکن حمزۃ لا بواکی لہ فرجع سعد بن معاذ الی دار ابن عبد الاشہل فامر نساء ھم ان یذھبن ویبکین علی حمزۃ (ص ۵۳۔ ج ۲)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انصار کے ایک گھر کے پاس سے گزرے تو رونے اور بین کرنے والی عورتوں کی آواز سنی اور آپ کے آنسو نکل پڑے اور فرمایا لیکن حمزہ پر کوئی رونے والا نہیں پس سعد بن معاذ بنی عبد الاشہل کے گھر کی طرف لوٹے تو اپنی عورتوں کو کہا کہ وہ جائیں اور حمزہ پر روئیں

معارج النبوت میں جس کا حوالہ بھی حاجی صاحب نے دیا ہے۔ یوں مرقوم ہے:-

آنحضرت از مکرر خانہائے انصار آواز گریہ زنان شنید مگر از خانہ حمزہ فرمود لکن حمزۃ لا بواکی لہ یعنی حمزہ زنان کہ بروے گریہ کنند ندارد انصار چوں ایں سخن شنیدند زنان خویش را گفتند کہ نخست بخانہ حمزہ روند و بروے بگریند آنگاہ بخانہ خویش گریہ کنند زنان انصار میان شام و خفتن بخانہ حمزہ آمدند و تا نیم شب بروے می گریستند۔ آنحضرت بخواب بود چوں بیدار شد آواز گریہ زنان از خانہ حمزہ شنید پرسید ایں چہ آواز ست۔ گفتند زنان انصار بر عم تو مے گریند۔ پس دعا کہ آنحضرت فرمود رضی اللہ عنکن وعن اولادکن۔ ایں چنیں است در معارج النبوت و در روضۃ الاحباب ایں زیادہ کردہ کہ در روایتے آمدہ کہ فرمود مقصود من ایں نہ بود کہ زناں بیایند و بر حمزہ گریہ کنند (ص ۱۵۳)

آنحضرت صلعم نے انصار کے گھروں سے عورتوں کے رونے کی آواز سنی مگر حضرت حمزہ کے گھر سے (نہ سنی) تو فرمایا لیکن حمزہ کے لئے رونے والی نہیں ہیں۔ انصار نے اپنی عورتوں کو کہا کہ حمزہ کے گھر جاویں اور ان پر روئیں۔ چنانچہ وہ شام اور عشا کے درمیان حضرت حمزہ کے گھر گئیں اور آدھی رات تک روئیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سوئے ہوئے تھے جب جاگے تو عورتوں کے رونے کی آواز حمزہ کے گھر سے سنی اور لوگوں سے پوچھا یہ کیسی آواز ہے؟ لوگوں نے کہا آپ کے چچا پر انصار کی عورتیں رو رہی ہیں۔ پس آپ نے فرمایا خدا تم اور تمہارے بال بچے سے خوش رہے۔ معارج النبوت میں اسی طرح ہے۔ اور روضۃ الاحباب میں اسی روایت پر یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا میرا مقصود یہ نہ تھا کہ عورتیں آکر حمزہ پر روئیں۔"

ہر دو کتابوں میں وہ الفاظ نہیں جن کا ترجمہ حاجی صاحب نے (تم نے حق اخوت ادا کر دیا) کیا ہے۔ اور جو روایت ہم نے دونوں کتابوں سے نقل کی ہے اس کا مطلب بالکل صاف ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو (پرانی رسم کے مطابق) شہداء احد پر آہ و بکا کرتے سنا۔ اور شہداء احد کی شہادت پر دل تو رقیق ہوا اور آنسو نکل آئے مگر ساتھ ہی اپنے چچا کی شہادت یاد کرکے فرمایا (ذکر شکر ہے) حمزہ شہید پر رونے والی کوئی عورت نہیں ہے۔ کیونکہ آپ کی شہادت پر اگر رونا اولاً مقصود ہوتا تو آپ (حمزہ) کی بہن صفیہ موجود تھیں وہ اپنے بھائی پر خوب روتیں اور دوسری روتیں اور خاندان بنو ہاشم کے مراسم ایام جاہلیت میں لوگوں سے کیا کم تھے جو ان کے موتی پر رونے والی بھی جمع نہ ہوتیں مگر یہ مصالح شرعیہ کے خلاف تھا۔ اس لئے نہ کسی نے یہ مجلس قائم کی اور نہ رونے والی عورتیں آئیں۔ اور آنحضرت نے اپنے خاندان کے افراد کو سلجھے ہوئے دیکھ کر شکر کیا۔ نیز یہ بھی اشارہ کیا کہ لوگو خیال کرو کہ حمزہ پر رونے والی عورتیں نہیں روتیں حالانکہ وہ افضل الشہداء تھے۔ تاکہ لوگ یہ اشارہ پاکر خود ہی آہ و بکا سے باز آجائیں۔

ہاں ان الفاظ کو پرانی رسم کے اثر سے ایک صاحب نے انہیں معنوں میں خیال کر لیا۔ جو معنے آج شیعہ حاجی صاحب مراد لے رہے ہیں۔ اور اسی اپنے خیال کے مطابق انصار کی عورتوں کو رونے کے لئے بھیج بھی دیا۔ مگر اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے وہ روتیں رہیں۔ جب آپ جاگے تو آپ نے فرمایا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ میرا ہرگز یہ مطلب نہ تھا۔ پھر آپ نے سختی سے منع فرمایا کہ آئندہ کوئی میت پر آہ و بکا نہ کیا کرے۔

چنانچہ جو مطلب ہم نے بیان کیا ہے حدیث کی کتاب ابن ماجہ میں اس کی توضیح موجود ہے:-

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بنساء عبد الاشہل یبکین علی ھلکاھن یوم احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکن حمزۃ لا بواکی لہ فجاء نساء الانصار یبکین علی حمزۃ فاستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ویحھن ما انقلبن بعد

عن ذھن فلینقلبن ولا یبکین علیٰ ھالک بعد الیوم ؛

حضرت ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبد الاشہل کی عورتوں کے پاس سے گزرے وہ شہداء احد پر رو رہی تھیں۔ آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) نے کہا (شکر ہے) کہ حمزہ پر رونے والی کوئی نہیں۔ یہ سن کر انصار کی عورتیں رونے کو آگئیں۔ آپ جب نیند سے جاگے پھر آنحضرت نے فرمایا ابھی واپس نہیں گئیں ان کو کہہ دو چلی جاویں اور آج کے بعد کبھی کسی فوت شدہ پر نہ رویا کریں۔

(ابن ماجہ ص۱۱۵)

روضۃ الاحباب کی روایت مندرجہ مدارج النبوت میں صاف الفاظ ہیں۔ جن کا ترجمہ صاحب مدارج نے کیا ہے :-

مقصود من این نہ بود کہ زنان بیایند و برحمزہ گریہ کنند۔

کہ میرا مقصود "لا بواکی" کہنے سے یہ نہ تھا کہ عورتیں آکر حمزہ پر روئیں۔

اس کے بعد آپ نے اس رسم جاہلیت کو حکماً بند کر دیا جیسا کہ گزر چکا ہے۔ ابن ماجہ کے حاشیہ پر مولانا عبد الغنی دہلوی والد شاہ اسماعیل شہید فرماتے ہیں

بکاء ھن علیٰ موتاھن کان قبل النہی واما بعد واقعۃ احد فقد حرم فلا ینبغی بعد ھذا الواقعۃ

کہ عورتیں اپنے مردوں پر پہلے رویا کرتی تھیں جب رسول خدا نے واقعہ احد کے بعد منع کر دیا تو (آہ و بکا) حرام ہو گیا۔"

حاجی صاحب کا انعام ان تصریحات کے ہوتے ہوئے بھی حاجی صاحب چراغ بکف تحریر فرماتے ہیں

لہٰذا جو صاحب بھی یہ ثابت کر دیں کہ سنت والجماعت کے محدث جناب شیخ عبد الحق صاحب دہلوی کی مدارج النبوت وغیرہ میں جو حضرت حمزہ پر جناب رسول خدا کے رونے کی روایت غلط ہے تو ان کو پانچ سو روپیہ انعام دیا جائیگا۔"

(شیعہ لاہور ص۹۶ ۱۵ مارچ ۱۹۴۰ء)

حاجی صاحب ہم ثابت کر چکے ہیں کہ آپ کی نقل کردہ روایت کے وہ الفاظ جن کا آپ نے ترجمہ کیا ہے آپکی محولہ کتب مدارج و کامل میں نہیں ہیں۔ اس لئے مہربانی کر کے مبلغ پانصد روپیہ بذریعہ بیمہ بھیج دیجئے۔

مدیر اخبار شیعہ ہم مدیر اخبار "شیعہ" سے عرض کریں گے کہ وہ ہمارا جائز مطالبہ پورا کرانے کے لئے حاجی صاحب کو مجبور کریں۔ وصولی پر ہم "دفتر شیعہ" میں فیس داخل کریں گے

اگر حاجی صاحب نہ مانیں تو وہ روایت تاریخ کامل و مدارج سے انہیں لفظوں کے ساتھ دکھا دیں جن کا حاجی صاحب نے ترجمہ کیا ہے۔ دیکھیں کیا جواب ملتا ہے۔ ؎

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

قادیانی مشن

تکذیب مرزا کی آواز قادیان سے

خدا کی شان ہے کہ قادیان سے ہمیشہ مرزا صاحب کے حق میں تائیدی مضامین نکلا کرتے ہیں۔ چاہے ان کا تعلق ہو یا نہ ہو۔ جاپان میں آگ لگے تو مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت ہو گیا۔ امریکہ میں زلزلہ آئے تو مرزا صاحب سچے ٹھیرے۔ لیکن کبھی کبھی قادیانی اخباروں میں بتصرف الٰہی ایسے مضامین یا خبریں بھی شائع ہو جاتی ہیں جو مرزا صاحب کے دعوے کی صریح نقیض ہوتی ہیں۔ ایسے مضامین یا خبروں کے شائع ہونے پر ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ جن اخباروں کا اصول ہی یہ ہے کہ رات کے بارہ بجے ہوں تو مرزا صاحب سچے۔ دن کے بارہ بجے ہوں تو مرزا صاحب سچے۔ علم منطق کے مغالطات عامۃ الورود کا ثبوت قادیان ہی میں ملتا ہے۔ پھر ایسی خبریں یا ایسے مضامین کیوں درج ہوتے ہیں جو ان کے مقصد کے صریح خلاف ہیں۔ ہمارے دل میں اس کا جواب یہ آتا ہے کہ قدرت اپنا رنگ دکھاتی ہے۔ اس تمہید کے بعد ہم ایک واقعہ بتاتے ہیں جو اخبار "الفضل" میں درج ہوا ہے۔ جس کی سرخی یہ ہے :-

"مسلمانوں کی نہایت ہی عبرتناک حالت

شہر ڈیرہ غازی خان سے چوبیس میل بجانب غرب ایک پہاڑی پر سخی سرور نامی ایک مسلمان بزرگ کا مزار ہے۔ جہاں اس بزرگ کے نام پر قصبہ سخی سرور آباد ہے۔

ہر سال میلہ لگتا ہے۔ جس میں اضلاع ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، ملتان وغیرہ کے لوگ بھاری تعداد میں جمع ہوتے ہیں۔ اس دفعہ کہا جاتا ہے کہ پچیس تیس ہزار تماشائی جمع تھے جن میں سے نوے فیصدی سے زیادہ مسلمان تھے نہایت رنج و افسوس کی بات ہے کہ کھلم کھلا شراب نوشی، طوائف کے ناچ و گانے و بدکاری و بد معاشی اس میلہ کی اہم خصوصیات تھیں۔ ہر طبقہ و درجہ کے مسلمانوں نے اس موقعہ پر اپنے الگ الگ مغلوں کے دائرے بنائے ہوئے تھے۔ جہاں شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر خوب رنگ رلیوں میں وہ مصروف رہے اور اپنے دولت ایمان اور اخلاق کو تباہ و

الہامی جوتش - مرزا قادیانی کی الہام بازی (ص۲۴) ... ذوالفقار علی ... ج ۲

برباد کیا۔
زیادہ تر افسوس اس بات کا ہے کہ مسلمانوں میں سے اعلےٰ تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگ فسق و فجور میں پیش پیش تھے۔ اور بجائے دوسروں کو منع کرنے کے خود اس معاملہ میں اُن کے لیڈر بنے ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی جو اپنے تئیں فرزانہ روزگار سمجھتے ہیں۔"

(الفضل قادیان ۲۳۔ اپریل ۱۹۳۶ء)

ناظرین کرام! اس مضمون میں جو ڈیرہ غازیخان کے قصبے "سخی سرور" کا حال لکھا گیا ہے۔ یہ کچھ اسی مقام سے مخصوص نہیں ہے بلکہ پنجاب، سندھ، کشمیر، ہندوستان، افغانستان اور ایران وغیرہ ممالک بلکہ کل دنیائے اسلام اس مرض میں مبتلا ہے چند مقامات بطور مثال سنیں:۔

پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں حضرت علی ہجویری (معروف داتا گنج بخش) کا مزار۔ رڑکی میں مخدوم علی صابر کا مزار۔ اجمیر میں خواجہ معین الدین کا مزار سندھ میں تو بے شمار مزار اسی قسم کے ہیں جہاں بجائے خالق برحق وحدہٗ لاشریک کے ان بزرگوں کی تربتوں کو پوجا جاتا ہے۔

ناظرین ان خلاف شریعت اور ناپسندیدہ واقعات کو ملحوظ رکھ کر مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ متعلقہ فرض منصبی سنیں۔ آپ فرماتے ہیں اور کیسی صفائی سے فرماتے ہیں:۔

میرے (مرزا کے) آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو۔ اور ان کا مصنوعی خدا (عیسیٰ مسیح) نظر نہ آوے۔ دنیا اسکو بھول جائے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔ (اخبار الحکم مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء)

لاہوری اور قادیانی دوستو! باتیں کرنے میں تو تم لوگ بڑے مشتاق ہو۔ تو بتاؤ کہ مرزا صاحب ان دونوں مقصدوں میں کامیاب ہو گئے۔ اگر ہو گئے تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ لیکن واقعات اس کی شہادت نہیں دیتے۔ واقعات حاضرہ اصل گواہ ہیں۔ ان کی گواہی کے برخلاف کسی کا قول و فعل قابل قبول نہیں۔ آہ! جب ہم دنیا میں شرک بدعت بغض عناد، جور و ستم، مظالم و معاصی کی کثرت دیکھتے ہیں اور سنتے ہیں کہ مسیح موعود اور مہدی آ گیا ہے بلکہ آ کر چلا بھی گیا ہے۔ تو ہمارے منہ سے بے ساختہ نکل جاتا ہے ؎

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسیٰ سے سوا ہو
جب جانیں دردِ دل عاشق کی دوا ہو

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از مولانا عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید کیا ان کھلے ہوئے وعدوں کے ہوتے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خطرہ ہو سکتا تھا کہ روایات کے لکھنے سے قرآن غیر محفوظ ہو جائیگا۔ بلکہ یہ خطرہ تھا کہ روایات کے ذریعہ سے لوگ جھوٹی باتیں میری طرف منسوب کر کے دین میں شامل کر دیں گے اور اس کو بدل ڈالیںگے (اہلحدیث ۱۰ محرم)

تائید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابت حدیث سے خواہ کسی سبب سے بھی منع کیا ہو جبکہ اس کے خلاف کتابت حدیث کے ثبوت میں صدہا روایات صحیح اور واقعات و شواہد معتبرہ موجود ہیں جیسا کہ ہم نے بطور نمونہ مشتے از خروارے اوپر نقل کیا تو ایک روایت کے مقابلہ میں وہ کیوں قبول نہیں کئے جاتے اور کیوں اسی ایک روایت پر اصرار کیا جاتا ہے۔ اگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا خطرہ ہوتا کہ میرے بعد لوگ جھوٹی روایتیں میری طرف منسوب کر کے دین میں شامل کر دیں گے تو آپ ضرور بالضرور اپنی تمام حدیثیں لکھا دیتے اور خوب تاکید کر دیتے کہ ان حدیثوں کی حفاظت کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ آئندہ لوگ جھوٹی روایتیں ان میں داخل کر کے دین کو بگاڑ ڈالیں۔ بلکہ آپ کو معلوم تھا اور اپنی چشم مبارک سے روزانہ دیکھتے تھے کہ میرے صحابہ دین الہیٰ کی حفاظت و نصرت کے لئے کتاب اللہ کے سیکھنے اور یاد کرنے اور میری سنت اور میری حدیث کے سننے اور ضبط کرنے میں روز و شب مشغول رہتے ہیں یہ لوگ دین کے محافظ اور پاسبان ہیں گے۔ اور اپنے بعد کے لئے اپنی پاکیزہ تعلیم سے ایک ایسی مقدس جماعت پیدا کریں گے کہ جو دین کی حامی و ناصر ہوگی اور قرآن و حدیث کی پوری پوری حامل، یہ جماعت حدیث رسول کی ایسی ماہر اور ناقد ہوگی کہ کسی مفتری، بے دین، کذاب کی یہ مجال نہ ہوگی کہ کلام رسول کے ساتھ کسی اور بشر کے کلام کو مخلوط اور شامل کر سکے۔ جیسا کہ حدیث "یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ الخ" میں اسکی طرف بطور پیشین گوئی اشارہ فرمایا گیا ہے البتہ آپ کو یہ قوی خطرہ تھا کہ میری امت میں آئندہ ایسے لوگ ہوں گے جو کہ میری حدیثوں کو پس پشت ڈال دیں گے اور صرف قرآن کے اتباع کا دعوےٰ کریں گے جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ "لا الفین احدکم متکئا علی اریکتہ یاتیہ الامر من امری مما امرت بہ او نہیت عنہ

مجموعہ القرآن والحدیث۔ قرآن اور حدیث کی حفاظت کے ... (۵۲۶)

فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ والبیہقی فی دلائل النبوت) (مشکوٰۃ صفحہ)

یعنی میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ دیکھوں کہ وہ اپنے تخت پر مسند لگائے (با اطمینان) بیٹھا ہو اور اس کے پاس میری کوئی حدیث جس میں میں نے کسی کام کا حکم دیا ہے یا کسی کام سے منع کیا ہے پہنچے پس وہ یہ کہنے لگے کہ میں (حدیث کو) نہیں جانتا۔ ہم تو جو کچھ کتاب اللہ میں پائیں گے اسی پر چلیں گے۔"

آپ کی یہ پیشین گوئی پوری پوری صادق آئی۔ اہلقرآن ومنکرین حدیث نے ہمارے ایمان اور اعتقاد کو اور پختہ کردیا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور آپ کی صداقت کا ہمیں اور زیادہ یقین ہوگیا۔ بہرحال اگر بقول آپ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو "یہ خطرہ تھا کہ لوگ جھوٹی روائتیں دین میں داخل کرکے دین کو بدل ڈالیں گے" تو کیا آپ کے نزدیک کتب صحاح ستہ اور دیگر کتب حدیث جو اہلسنت والجماعت میں معتبر ومقبول ہیں سب کی سب جھوٹی ہیں اور ان کو دین میں داخل کرنے سے دین متغیر اور مبدل ہوگیا۔ آپ کے کلام کا تو یہی مطلب ہے۔ پس آپ پر لازم ہے کہ ان دونوں باتوں کا مدلل ثبوت پیش کریں۔ یعنی یہ ثابت کریں کہ کتب حدیث سب جھوٹی ہیں اور ان کے داخل دین قرار دینے سے دین میں تغیر ہوگیا اور اصلی دین باقی نہ رہا۔ یہ دونوں ایسے دعوے ہیں کہ جن کا ثبوت تا قیامت آپ کیا دنیا بھر کے منکرین حدیث پیش نہیں کرسکتے۔

پس ماننا پڑیگا کہ کتب احادیث جو بالاتفاق داخل دین ہیں سب سچی اور معتبر ہیں اور ان کے ذریعہ سے دین اسلام میں کوئی تغیر اور رد وبدل نہیں واقع ہوا۔ اور اگر احادیث کے لکھنے سے یہ خطرہ تھا تو روایت حدیث سے بھی یہی خطرہ موجود تھا۔ پس چاہیئے تھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم حدیث کی روایت سے بھی لوگوں کو منع فرما دیتے۔ حالانکہ آپ نے روایت حدیث کا حکم دیا اور فرمایا "حدثوا عنی" (میری حدیثیں لوگوں سے بیان کیا کرو)

اور خلفاء راشدین کے عہد میں بڑے بڑے صحابہ خصوصیت کے ساتھ علانیہ طور پر حدیثیں روایت کرتے رہے۔ جیسے کہ حضرت ابوہریرہ۔ عبداللہ بن عباس۔ عبداللہ بن عمر۔ عبداللہ بن مسعود۔ عبداللہ بن الزبیر۔ حضرت عائشہ صدیقہ۔ ام سلمہ۔ جابر بن عبداللہ۔ معاذ بن جبل۔ علی مرتضیٰ۔ عثمان ذوالنورین۔ انس بن مالک۔ ابوسعید خدری۔ ابو موسےٰ اشعری۔ ابوذر غفاری اور جمیع صحابہ رضی اللہ عنہم عموماً۔ کیا ان مقدس صحابہ رضؓ کی روایت حدیث کا کوئی انکار کرسکتا ہے۔ ہرگز نہیں پس ثابت ہوا کہ مولوی صاحب نے جو وجہ منع کتابت حدیث کی بیان کی ہے بے سروپا اور غلط ہے۔

اگر کتابت حدیث جھوٹی روائتوں کے دین میں شامل ودا خل کئے جانے اور دین کے بدل دیئے جانے کا موجب اور سبب ہے تو خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رحؒ نے کیوں علماء امصار وبلاد کو حکم بھیج کر حدیثوں کو لکھوایا اور جمع کرایا۔ وہ تو آپ کے نزدیک بہت بڑے مجرم اور مفسد ہونگے کہ بے شمار حدیثیں جمع کراکر دین میں شامل کردیں (نعوذ باللہ منہم)

یہ مولوی صاحب کا حملہ صرف حدیث نبوی پر ہی نہیں ہے بلکہ اس کا اثر بہت دور تک پہنچا ہے اور بڑے بڑے صحابہ اور اجلہ تابعین وائمہ دین تک پھیلتا ہے۔ اور مولوی صاحب کے قلم رنگین نے درپردہ اور خفیۃً ان تمام مقدس وما یہ ناز فخر اسلام ہستیوں کو کاذب ودروغ باف اور جھوٹی روائتوں کا دین میں شامل کرنے والا بنادیا۔ (معاذ اللہ والعیاذ باللہ (کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم۔ ؎

ناوک نے ترے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

ہم مولوی اسلم صاحب سے پوچھتے ہیں کہ محدثین عظام نے احادیث نبویہ کو جمع کرکے دین کا کونسا مسئلہ یا کونسا حکم بدل ڈالا۔ قرآن کی کس آیت کا خلاف انہوں نے لکھا ذرا مہربانی کرکے مولوی صاحب یا کوئی اور منکر حدیث ایک ہی صحیح مرفوع متصل حدیث قرآن کے خلاف دکھادیں تو واقعی ثابت ہو کہ حدیثیں فی الحقیقت قرآن کے مخالف اور دین کے بدل دیئے جانے کا سبب ہیں۔ لیکن ہم بآواز دہل کہتے ہیں کہ خواہ تمام دنیا متفق اور مجتمع ہوکر ایک بھی حدیث خلاف قرآن ثابت کرنا چاہے مگر تا قیامت ثابت نہ کرسکے گی۔ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

(باقی آیندہ)

جمع القرآن والاحادیث

کتاب ہذا مولانا محمد ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ جس میں قرآن مجید واحادیث مبارکہ کا عہد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں جمع ہونا اور بصورت کتابت آنا مدلل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ منکرین احادیث کتابت حدیث پر بڑا اہم اعتراض کیا کرتے تھے۔ الحمد للہ کہ کتاب ہذا میں ان کا مدلل ومسکت جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۶ر محصول ڈاک ۱ر کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔

اتباع الرسول } "حجیت حدیث اور اتباع رسول" پر تحریری مباحثہ مابین مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب وخواجہ احمد الدین صاحب امرتسری (منکر حدیث) قیمت صرف ۴ر محصول علیحدہ منگوانے کا پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

برکات الاسلام

(از مولوی عبدالکریم جتوئی)

گزشتہ سے پیوستہ

وہ لوگ کیسے کم نصیب اور بڑی تقدیر کے آدمی تھے جنہوں نے اپنے تعلیدی دین کی طرفداری کرکے آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی طرف قبائح کی نسبت کی - ان کا یہ رویہ بالکل خلاف عقل تھا -

وہ ذات بابرکات جو انہیں میں سے تھے اور اسی ایک شہر کے رہنے والے قرابت میں بالکل نزدیک اور ان لوگوں کی یہ حالت کہ وہ اپنی غربت کی وجہ سے جن پر ذلت چھائی ہوئی تھی اطراف عالم میں کسی شمار و قطار میں نہیں تھے -

جب اللہ تعالے نے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کو شرف عطا کیا اور فضیلتوں سے مخصوص فرمایا تمام جہان سے ہر اک وصف میں برگزیدہ کیا تو وہ لوگ بھی ایک عظیم شرف سے مشرف ہوئے پھر ایسے رتبہ اور منصب بڑھانے والے کے سامنے آبائی بے بنیاد خیالات پر اڑے رہنا پرلے درجے کی حماقت و سفاہت ہے -

اسلام کی دنیا پر بہت مہربانیاں ہیں لیکن تمام الطاف و کرام میں آنحضور کا مبعوث ہونا ایک بڑا بھاری احسان من جانب اللہ ہے -

کوئی شخص یہ خیال نہ کرے کہ آنحضور کی ذات گرامی محض مکہ اور اردگرد کے لئے ہی باعث رحمت و برکت تھی باقی جہان کے لئے نہیں -

واقعی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا آنا تمام جہان پر احسان ذی شان تھا - کیونکہ آپ ہر ایک شخص کو خدا کی طرف بلا کر اس کی گرفت سے بچانے اور ثواب و مراتب علیا دلانے کے داعی تھے - خدا کے عذاب سے بچایا جانا اور اسکی خوشنودی حاصل کر لینا کون نہیں چاہتا -

ہرگونہ یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ آنحضور کل دنیا کے لئے ہادی بن کر آئے - جیسا کہ اللہ تعالے نے خود ارشاد فرمایا ہے :-

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ط (پ ۲۲ - ۹)

اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو مگر واسطے سب لوگوں کے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے -

لیکن یہ نفع جب سوائے اہل اسلام کے دوسروں کو نہیں مل سکتا تو یہیں وجہ خداوند کریم جل جلالہ نے یہ احسان مخصوص مومنین کر دیا - قرآن مجید میں ایسے نظائر بکثرت ملتے ہیں -

ہر ایک ذی علم جانتا ہے کہ قرآن پاک تمام دنیا کے لئے ہادی و راہ نما ہے مگر اس ہدایت کو مومنوں متقیوں کے ساتھ مخصوص کیا ہے - کیونکہ اس سے وہی فیضیاب ہوتے ہیں -

قبل از اسلام عرب و عجم جہالت کے نشے میں مدہوش تھے خصوصاً عرب لوگوں کا دین نہایت ردی تھا - بتوں کی پوجا کرنا اور ہر قسم کے کفریہ اور شرکیہ اعمال بجا لانا ، اخلاقی حالت گئی گذری بلکہ ان کو ارذال الاخلاق کہا جائے تو بھی صحیح ہے -

لوٹ مار ، غارتگری ، ڈکیتی ، کشت و خون ، گندی اور ردی غذائیں کھانا وغیرہ وغیرہ غرضیکہ ان کی حالت ناگفتہ بہ تھی - اسلام کی برکت کے سبب ان رذیل خصائل کے دھنی ، علم زہد عبادت و دنیائے دول کی بے رغبتی کے سبب افضل الامم بن گئے - اللھم ثبت اقدامنا علی الاسلام ووفق للناس بالاستسلام یا ذوالجلال والاکرام -

مسجد کی فریاد !

معزز ناظرین ! خوشنیگری ضلع بیربھوم کے اندر ایک بہت ہی مشہور بستی ہے - قبل ازیں علمائے کرام و صوفی درویش حکیموں کا یہاں مرکز تھا - یکے بعد دیگرے سب کے سب موت کا شربت پی کر ہمیشہ کے لئے رحمت کے شفق میں غروب ہو گئے - انا للہ وانا الیہ راجعون -

ملک بنگال کی جہالت کو مٹانے کی غرض سے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب مرحوم مٹنوی یہاں ایک مدرسہ انوار العلوم کے نام سے جاری کیا تھا اور آپ ہی اس مدرسہ کے مدرس اعلےٰ تھے - جس سے متعدد طلباء فارغ التحصیل ہو کر دین اسلام کی خدمت میں مصروف ہوتے تھے - اس وقت بھی آپ حضرات کو بہت سے طلباء ایسے ملیں گے کہ اس مدرسہ سے مستفیض و مستفید ہو کر بنگال کے ہر گوشہ میں فرائض اسلام کی انجام دہی میں مصروف ہیں -

مگر سخت افسوس کہ بوجہ قحط سالی لوگوں کی مالی حالت خراب ہو جانے کے سبب سے وہ شمع محمدی بجھ گئی - یہاں تک کہ اس بستی میں جو پختہ جامع مسجد تھی اس کی چھت بالکل ٹوٹ گئی ہے - مصلیوں کو نماز پڑھنے میں بہت ہی مشکل اور دقت پیش آتی ہے بارش کے وقت مجبوراً اپنے اپنے گھروں میں لوگ نماز ادا کرتے ہیں - مسجد کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ بارگاہ خداوندی میں رو رو کر فریاد کر کے اپنی حالت بیان کر رہی ہے - اس بستی میں کوئی ایسا متمول شخص نہیں ہے کہ اس کی تعمیر کرکے مصلیوں کو آرام پہنچا دے - لہٰذا یہ خیر خواہ مسجد و خادم اسلام ہر اصحاب دولت و ثروت سے خدا کے لئے یہ اپیل پیش کرتا ہے کہ کوئی خدا کا بندہ بنظر خود مسجد کی حالت معائنہ فرما کر اسکی تعمیر کی طرف ضرور بالضرور بہت جلد توجہ فرما کر

جس کا افسوس مصر سے افراد جماعت اہلحدیث بالخصوص محسوس کرتے ہونگے -

عند اللہ اجر عظیم کے مستحق ہوں گے۔

مَنْ بَنیٰ لِلّٰہِ مسجدًا بنی اللّٰہ لَہٗ قصرًا فی الجنۃ۔ جو شخص اللہ کے واسطے مسجد بنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہشت میں نہایت ہی عالیشان بالاخانہ طیار کرتا ہے۔

باوجود اطلاع پانے کے اگر کوئی شخص مالدار اس طرف توجہ نہ کریں تو ضرور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی پرسش ہوگی۔ اللہ کا مال جو آپ کے پاس جمع ہے اور آپ اس کے محافظ ہیں۔ اللہ کے گھر میں لگا کر ثواب دارین حاصل کر کے ہم غریب جماعت اہل حدیث کو مرہون منت و شکرگزاری کا موقع دینگے۔

پختہ نہ ہوسکے تو کرگٹ ہی کی بنادیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ تقریباً تین سو روپیہ وصول ہونے سے کرگٹ کی چھت مکمل تیار ہو جائیگی۔ دیکھیں کون حضرت بہشت کے قصر کی طرف سبقت لے جاتے ہیں۔ زیادہ والسلام

خادم الاسلام:- محمد یوسف عفی عنہ خوشنگری ڈاک خانہ پورندرپور ضلع بیربھوم

مذاکرہ علمیہ

اخبار اہلحدیث ۸ ذیقعد ۱۳۵۵ھ ۲۲ جنوری ۱۹۳۷ء کے فتاویٰ میں جو حضرت محترم مولانا ابوالوفا صاحب اعزہ اللہ نے فتوے فرمایا ہے کہ امامت نماز پر تنخواہ اجرت لینا جائز ہے۔ اس پر بہت سے حضرات کا اعتراض ہے لہذا جمیع حضرات علماء ربانیین کی خدمت میں التماس ہے کہ جلد سے جلد اس اجرت کے جواز یا عدم جواز کو صحیح اور مفصل بیان فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ تاکہ لوگوں کی نمازیں سنت کے موافق ادا ہوں۔

اس بندہ خادم خلق اللہ کی تحقیق تو واللہ یہی ہے کہ پر امامت کی اجرت قطعاً جائز نہیں ہے۔ امام اور مقتدی دونوں کی نماز نہایت خطرہ میں ہے۔ اب اسی عنوان یعنی عدم جواز پر تھوڑا سا مضمون پیش خدمت کرتا ہوں۔ واللہ ہو الموفق!

نماز کے پہلے اذان ہے جو کہ نمازی کے لئے اطلاع ہے۔ پہلے اس کی اجرت پر منع دیکھئے۔

بلوغ المرام کے باب الاذان میں ہے کہ حضرت عثمان بن ابی العاص صحابی رضؓ نے عرض کی کہ

یارسول اللہ اجعلنی امام قومی فقال انت امامہم ...... واتخذ مؤذنا لا یاخذ علی اذانہ اجرا۔ اخرجہ الخمسۃ وحسنہ الترمذی وصححہ الحاکم۔

یعنی صحابی حضرت عثمان بن ابی العاص رضؓ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول مجھے میری قوم کے لئے امام مقرر فرما دو جس پر آپ نے اجازت فرمائی اور اسکو امام مقرر فرما دیا اور اسلوب حکیم کے ماتحت آپؐ نے یہ بھی اس صحابی کو امر فرمایا کہ مؤذن ایسا بنانا جو اذان کی اجرت نہ لے۔

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم اور ابو داؤد (ص۸۶) اور ابن ماجہ (ص۵۳) اور نسائی (ص۱۰۹) اور ترمذی (ص۳۶) نے بیان فرمایا ہے۔ مشکوٰۃ کے ص۶۵ میں بھی موجود ہے۔ امام ابن ماجہؒ نے باب السنۃ فی الاذان کا باب باندھا ہے یعنی سنت کے موافق وہی اذان ہے جس کی اجرت نہ ہو۔

امام نسائیؒ نے اتخاذ المؤذن الذی لا یاخذ علی اذانہ اجرا کا باب باندھا ہے۔ یعنی مؤذن وہی ہو جو اجرت نہ مانگے۔ امام ترمذی نے تو بالکل واضح کر کے باب ما جاء فی کراھیۃ ان یاخذ المؤذن علی الاذان اجرا کا باب باندھا ہے۔ یعنی مؤذن کو اجرت لینا مکروہ و ممنوع ہے۔ اس حدیث کے بعد امام ترمذیؒ نے یہ لکھا ہے کہ والعمل علی ھذا عند اھل العلم کرھوا ان یاخذ علی الاذان اجرا

یعنی اہل علم کا اسی پر فتوے و عمل ہے کہ مؤذن اجرت نہ لے اور مکروہ جانتے ہیں اجرت لینے کو

امام ترمذیؒ کا اپنا یہی طریقہ ہے کہ مختلف فیہ مسئلہ میں ہر جانب کے قائلین کو بیان فرما دیتے ہیں۔ مگر اس باب میں کوئی اختلاف بیان نہیں فرمایا بلکہ مطلقاً فرما دیا ہے کہ اہل علم کے ہاں اجرت لینا مکروہ ہے۔ یہ ۱۳۰۰ کے علماء کرام و محدثین عظام کا فتویٰ ہے جو سلف صالحین کے افراد ہیں۔ یہاں ترمذی کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ

قال الخطابی اخذ المؤذن علی اذانہ مکروہ بحسب اکثر العلماء قال الحسن اخشی ان لا یکون صلوتہ خالصۃ وکرھہ الشافعی انتہی۔ وغیرہ وغیرہ۔

اگرچہ اس اذان کی اجرت سے نماز کی اجرت کا مسئلہ بھی حل ہو گیا ہے مگر تھوڑا سا تخصیص کے ساتھ بھی بیان کر دینا لازم ہے۔

پہلا نمبر۔ یاد رہے کہ نماز ایک ایسا رکن اسلام ہے کہ ہر ایک فرد مسلم پر علیحدہ علیحدہ فرض ہے۔ اگر تمام دنیا بھی نمازی شخص کو نماز سے روکنا چاہے تو نمازی شخص نماز کو ترک نہیں کر سکتا۔ خواہ طمع دلایا جاوے خواہ خوف۔ اگر ان کے روکنے سے ترک کر دیگا تو نہایت مجرم قرار دیا جاویگا۔ پس معلوم ہوا کہ اجرت کے ساتھ نماز کو ادا کرنا کرانا نامقبول ہے کیونکہ اجرت و تنخواہ و ملازمت والے کام کسی پر فرض نہیں ہوتے۔ جو شخص چاہے کسی کی مزدوری و ملازمت کر کے اجرت تنخواہ لے ورنہ نہ بلکہ اگر تمام دنیا اسکو کہے کہ تھوڑا سا کام کر دو تم کو ہزار روپیہ دیا جائیگا تب بھی وہ نوکری کرنے سے انکار کر دے تو مجرم نہیں ہے کیونکہ یہ کام مزدوری والے اسکے اختیار میں ہیں۔ اگر ایک مسکین سے مسکین کسی کی ملازمت نہ کرے تو مجرم نہیں۔ اور ایک دولتمند سے دولتمند مزدوری کرتا پھرے تو مجرم نہیں ہے۔ پس جب نماز مزدوری و دولتمندی سے بڑھ

کو بھوں دور ہے بلکہ محض اپنے ہی سر سے قرض کی ادائیگی ہے تو مہینہ یا سال گزرنے کے بعد امام نماز کو کہاں سے یہ حق حاصل ہے کہ وہ دس روپیہ مقتدیوں سے اجرت کے مانگے یا پہلے سے ہی مقرر کرالے۔

دوسرا۔ اجیر کو اختیار ہے کہ ہر دن مختلف محلوں میں مزدوری کرے بایں طور کہ ہر دوسرا شخص اس کو پہلے شخص سے زیادہ مزدوری دے۔ پس اسی بنا پر کیا غیر معین امام نماز کو اختیار شرعی ہے کہ ہر دن نئے نئے محلوں میں امامت کرائے اور اجرت تازہ حاصل کرے۔ بشرطیکہ دوسری جگہ اسکو پہلی جگہ سے زیادہ پیسے حاصل ہوں۔

تیسرا۔ ایک شخص دولت مند، عالم، فاضل، زاہد ایک مسجد کے متصل رہتا ہے۔ دوسرے لوگ احکام دین سے پورے واقف نہیں ہیں جب نماز کا وقت آتا ہے تو وہ عالم بدوں رقم لینے کے امامت نہیں کراتا۔ لوگ بدون جماعت کے نماز پڑھتے ہیں۔ کیا شرعاً وہ عالم دین مجرم ہے۔ اگر مجرم ہے تو کیوں مزدور مزدوری نہ کرے تو مجرم کیسے۔ پس معلوم ہوا کہ نماز میں مزدوریت کا کوئی دخل نہیں ہے۔

چوتھا۔ ایک بستی میں سب لوگ متشرع ہیں اور امامت کرانا اچھی طرح جانتے ہیں مگر نماز بدون رقم کے کوئی بھی نہیں پڑھاتا اکیلے اکیلے پڑھتے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کے ہاں ماخوذ ہیں یا نہ۔ اگر ماخوذ ہیں تو کیوں۔ مزدوری کا کام نہ کرنے میں کہاں مواخذہ لکھا ہے۔

پانچواں۔ اگر ایک بلوغ المرام تک پڑھے ہوئے کو اجرت دے کر امام نماز بنایا جاوے اور بخاری شریف تک پڑھے ہوئے عالم زاہد کو ہمیشہ کے لئے مقتدی بنایا جاوے تو کیا خلیہومہم اقرأهم وغیرہ کے خلاف ہے یا نہ۔ اگر خلاف ہے تو کیوں۔ مزدوری والے کاموں میں کہاں یہ شروط لکھی ہیں کہ تھوڑا پڑھا ہوا زیادہ پڑھے ہوئے کی مزدوری نہیں کر سکتا یا ... شخص ... کی نوکری ... کرے بلکہ ...

کہ جو شخص بھی جس کی مزدوری کرے جائز ہے۔ پس معلوم ہوا کہ امامت نماز اجرت والے افعال میں سے قطعاً نہیں ہے۔

چھٹا۔ مزدور جب مزدوری حاصل کر لیتا ہے تو اُس کو اُس کئے ہوئے کام (مثلاً دیوار) سے کوئی تعلق باقی نہیں رہتا۔ پس اس بنا پر امام بھی اگر نماز کی اجرت حاصل کرے تو محض انہی دس روپوں کا مالک ٹھیرے گا۔ نمازوں کے ساتھ اس کا کوئی تعلق باقی نہ رہے گا۔ پس سوال اب یہ ہوگا کہ اس امام کو اپنی فرضی نمازیں جو ادا کرنی تھیں وہ کہاں ہیں۔ کیا دوسروں کی خیر خواہی کرنے سے معاف ہو گئی ہیں۔

ساتواں۔ یہ اجرت امام حدیث مسلم مشکوٰۃ صـ۱۱۱ میں من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه کے صاف خلاف ہے کیونکہ رئیس الانبیاءؐ کا اس حدیث میں یہ فرمان ہے کہ نماز محض اس غرض سے پڑھے کہ اس کی اجرت و صواب فقط اللہ تعالیٰ ہی سے لوں گا نہ کہ غیروں سے۔ چنانچہ نسائی شریف ج ۱ صـ۲۳۸ میں اس حدیث کے حاشیہ پر علامہ ابوالحسن سندھی رحؒ نے یوں لکھا ہے کہ

ای یحمله علیه ارادة وجه الله وطلب الاجر منه لا الریاء وغیرہ۔ یعنی نماز پڑھتے وقت یہی نیت ہو کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو اور وہی مجھے اجرت مزدوری عطا فرماویگا۔

نہ یہ کہ مقتدیوں کی جیبوں کی طرف توجہ کئے رہے کہ مہینہ جلد ختم ہوتا کہ دس روپیہ حاصل ہوں۔

آٹھواں۔ یہ اجرت حدیث قدسی مسلم شریف مشکوٰۃ صـ۷۸ قسمت الصلوٰة بینی وبین عبدی نصفین کے خلاف ہے۔ کیونکہ اجرت لینے سے بینی کا لفظ صادق نہیں آسکتا۔ بلکہ یہ تو قسمت الصلوٰة بین الامام وبین المقتدین صادق آئے گا۔ یا اس طرح کہ بینی وبین الامام وبین المقتدین ... کیونکہ اجرت لیتے وقت ...

کی طرف نہیں رہتا۔ بلکہ حضرات مقتدیوں کی طرف بھی متوجہ رہتا ہے۔

نواں۔ یہ اجرت لینا ایاک نعبد کے برخلاف ہے۔ کیونکہ اس میں تو امام اپنے خدا سے یہ اقرار کر رہا ہے کہ یہ نماز خاص اور محض تیرے ہی لئے ادا کر رہا ہوں۔ اس میں کوئی اور ارادہ نہیں ہے کسی سے طمع یا خوف نہیں (کیونکہ تقدیم ما حقه التاخیر یفید الحصر کا قانون یہاں موجود ہے) پس جب اجرت لوگوں سے طلب کرے گا تو اس اقرار بالا میں قطعاً صادق تصور نہ کیا جائیگا۔

دسواں۔ یہ اجرت لینے آیت فویل للمصلین ...... الذین هم یراؤن کے خطرے میں آجاتا ہے کیونکہ ریاء میں بھی لوگوں کی طرف توجہ ہوتی ہے اور اجرت لینے میں بھی لوگوں کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ پس نہایت خطرہ میں آجائیگا بلکہ اجیر نماز کو عموماً خود ریاکاری سے بچنا محال ہو جاتا ہے مقتدیوں کو خوش کرنے کی کرتا ہے۔ ان کی طبع کے موافق نماز پڑھاتا ہے۔ اگر وہ لمبی نماز کو پسند کریں تو لمبی پڑھاتا ہے۔ اگر جلد ہی کہیں تو جلدی کرتا ہے۔ تاکہ ناراض ہو کر مجھے نکال نہ دیں۔ یہ خیال اُس کو بہت مشکل آتا ہے کہ سنت کے موافق ادا کروں۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ کیا اب بھی کوئی غبار اس اجرت کے عدم جواز پر باقی ہے۔

گیارھواں۔ یہ کہ امام الوقت علامہ و محدث ابوعبد اللہ محمد بن نصر مروزی رحؒ نے (جو کہ ۲۹۴ھ میں فوت ہوئے) اپنی کتاب قیام اللیل کے صـ۱۰۰ میں اسی مسئلہ کو بالکل واضح فرما دیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ :-

سئل احمدؒ عن امام قال لقوم اصلی بکم رمضان بکذا وکذا درهما قال اسأل الله العافیة من یصلی خلف هذا

یعنی امام احمد بن حنبل رحؒ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا کہ جو امام یہ کہے کہ میں تمہیں رمضان میں ...

اتنی تنخواہ پر نماز پڑھاؤں گا۔ کیا اس کے پیچھے ہم نماز پڑھیں تو امام صاحب نے تعجب میں آکر فرمایا کہ کون شخص ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھے گا"

نیز اسی ص۱۰۱ میں ہے کہ :-

عن بن المبارک اکرہ ان یصلی باجر و قال اخشی ان تجب علیھم الاعادۃ

یعنی امام عبد اللہ بن مبارکؒ نے فرمایا کہ میں ناجائز جانتا ہوں اجرت سے نماز کو اور ڈرتا ہوں کہ ان تمام امام ومقتدیوں کو دوسری دفعہ نماز کو ادا کرنا فرض ہو جائیگا۔

نیز اسی ص۱۰۱ میں ہے کہ :-

سئل الحسن رح عن القوم یستاجرون الا جیر فیصلی بھم قال لیس لہ صلواۃ ولا لھم

یعنی امام حسن بصری تابعیؒ سے پوچھا گیا کہ جو لوگ اجرت دیکر امام سے نماز پڑھائیں تو ان کا کیا حال ہے۔ امام حسن بصریؒ نے صاف جواب فرمادیا کہ نہ امام کی نماز ہے اور نہ مقتدیوں کی نماز ہے۔

حاصل یہ کہ دونوں بے نماز ہیں۔ پس جب سلف صالحینؒ و قرون اولیٰ والے حضراتؒ کے ایسے صاف و اظہر من الشمس فتاویٰ موجود ہیں تو اب ہم کو عبرت پکڑنی چاہئے اور نماز کو اس طریق سے ادا کرنا کرانا چاہئے کہ جس سے ہمارا خدا تعالےٰ راضی ہو جاوے۔ اور یہ نماز ہمارے لئے زاد آخرت بن جاوے۔ نماز وہ چیز ہے کہ قیامت کو پہلے اسی کا حساب دینا پڑیگا۔ اگر یہ صحیح اتری تو باقی حساب بھی انشاء اللہ سہل ہو جائیگا۔ اور اگر خدا نخواستہ اس میں نقصان آگیا تو باقی حساب کا بھی خطرہ ہے (اللھم حاسبنا حسابا یسیرا) چنانچہ ابو داؤد و مسند امام احمدؒ کی حدیث مشکوٰۃ شریف کے ص۱۱۶ میں یوں مرقوم ہے کہ ان اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیمۃ من عملہ صلاتہ فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب و خسر الحدیث۔ و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

عاجز عبد المتین جھنگی۔ مدرس جامع اہل حدیث احمد پور شرقیہ۔ ریاست بہاول پور

مرزا قادیانی کی تصانیف پر منصفانہ نظر

(از مولوی عبد العزیز صاحب قلعہ میہاں سنگھ۔ گوجرانوالہ)

حمد و صلوٰۃ و سلام کے بعد جمیع اہل اسلام کی خدمت میں گذارش ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تمام تصنیفات میں نے مطالعہ کیں۔ ان میں بجز افترا پردازی اور جدت طرازی کے کچھ نہ پایا۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں سے جو کچھ اپنی تصانیف میں آپ نے درج فرمایا خوب دل کھول کر اس کی تحریف کی۔ نمونۃً کچھ تحریف ذکر کی جاتی ہے۔ باقی تحریفات کو اسی پر قیاس کر لینا۔

"اعجاز المسیح" میں فرماتے ہیں کہ یوم دین سے مراد وہ دن ہے جس میں مَیں ہوں اور دین زندہ ہو رہا ہے اور الہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ کا یہ معنی ہے کہ اس اللہ کے لئے دو احمد ہیں (ایک احمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دوسرا غلام احمد ہے) پہلے زمانہ میں اور پچھلے زمانہ میں۔

یہ تو نمونہ قرآن کی تحریف کا ہے۔ اب حدیث نبوی کا بھی سُن لو۔ "حمامۃ البشریٰ" میں فرماتے ہیں کہ یاجوج ماجوج سے مراد برطانیہ اور روس ہیں اور "ازالہ" میں لکھتے ہیں کہ دجال سے مراد باقبال قومیں ہیں۔ اور دجال کے گدھے سے مراد ریل ہے اور جس عیسےٰ بن مریم کے نزول کی پیشگوئی آنحضرت نے فرمائی وہ میں ہوں عیسےٰ بن مریم نہیں۔ اور یہ جو لکھا ہے کہ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر آسمان سے اترے گا اس سے مراد میرے دو حواری ہیں۔ اور دو زرد کپڑوں سے مراد میری دو بیماریاں ہیں ایک مراق کا خلل اور دوسرا کثرت سے پیشاب آنا۔ —— الغرض آپ نے جہاں جہاں آیت اور حدیث اپنی کتابوں میں لکھی اس کی خوب تحریف کی اور یحرفون الکلم عن مواضعہ کا مصداق آپ کو خوب ثابت کیا۔ اور یہود محرفین کی جماعت میں شمول فرمایا۔

احمدی فرقہ کہتا ہے کہ مرزا صاحب مصلح تھے ہاں جو قرآن میں آیا ہے انما نحن مصلحون ان مصلحین کے افراد میں سے ایک فرد تھے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مجدد تھے۔ ہاں مجدد یعنے نیا دین گھڑنے والا تھا۔ یہ شخص تو اسلام کو بگاڑنے والا تھا نہ سنوارنے والا۔ بھلا احمدی لوگ ایک ہی بات کام کی مرزا کی تصانیف سے دکھا دیں۔ افسوس زیادہ تر مجھے مولوی محمد علی صاحب لاہوری پر ہے کہ باوجود انگریزی دان ہونے کے اتنا نہیں سمجھتے کہ جو کچھ مرزا صاحب نے اپنی تصانیف میں تحریر کیا ہے وہ سب کا سب بلا حجت و برہان ہے اس پر کوئی سند شرعی نہیں

مولوی صاحب! مرزا صاحب وہ شخص تھے کہ جن کے دل میں ذرہ بھر بھی خشیت الہٰی نہ تھی۔ ایسا بے ڈر ہو کر اسلام کو بگاڑا کہ الامان والحفیظ۔ پیغمبروں کے معجزات کو مسمریزم قرار دیا خصوصاً عیسیٰ بن مریم پر تو خوب ہاتھ صاف کیا۔ اور آپ مرسل ما مور بن بیٹھے۔ اور اپنی وحی کو قرآن کی وحی کی طرح خطا سے منزہ اور پاک فرمایا۔ قال فی الدرثمین ؎

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا
بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں است ایمانم

مرزا صاحب تو فوت ہو گئے اب جماعت قادیانی نبوت کے بارہ میں میری مخاطب ہے۔ (باقی ص۱۳ کالم نمبر ۱)

فتاویٰ

تعاقب } اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۴ جولائی ۱۹۳۴ء ع ۳۵ سوال ع۱۲ ۲۔ مسجد میں دوسری جماعت کھڑی ہونے کے وقت تکبیر بھی الگ کہے یا نہ؟ کا جواب دیا گیا ہے کہ "دوسری تکبیر کہنے کی ضرورت میں کوئی حدیث مجھے یاد نہیں۔"

اطلاعاً عرض ہے کہ صحیح بخاری میں آیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے اور جماعت ہو چکی تھی۔ پس اذان کہی اور تکبیر کہی اور جماعت سے نماز پڑھی۔ وجاء انس بن مالک الی مسجد قد صلی فیہ فاذن واقام وصلی جماعۃ رواہ البخاری یہ فعل صحابی حضرت انس رضی اللہ عنہ کا موجود ہے۔

دیگر قضا فوائت کی جماعت کے لئے اذان کا ہونا حدیث مرفوع سے ثابت ہے۔ چنانچہ حدیث لیلۃ التعریس وحدیث یوم الخندق میں مصرح ہے۔ فامر بلالا فاذن واقام نیل الاوطار میں ہے استدل بالحدیث علی مشروعیۃ الاذان والاقامۃ فی الصلوۃ المقضیۃ وقد ذھب الی استحبابھا فی القضاء الھادی والقاسم والناصر وابو حنیفۃ واحمد بن حنبل وابوثور عالمگیریہ میں ہے من فاتتہ صلوۃ فی وقتھا فقضاھا اذن لھا واقام واحدا کان او جماعۃ کذا فی المحیط اور یہ حکم عام ہے اس سے کہ جس مسجد میں قضا فوائت ہوتی ہے اذان ہو چکی ہو یا نہ ہوئی ہو تاکہ یہ نماز قضا موافق ادا کے ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ نذیریہ ص۲۴۶ ج ۱)

مفتی اہل علم حضرات خود غور فرمالیں کہ عبارات مرقومہ سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ ایک بجے نماز ظہر ختم ہوئی پیدا بجے ایک دو آدمی آویں وہ بھی اذان کہیں اور تکبیر کہیں۔ اسکے بعد نصف گھنٹہ اور دو تین آدمی آویں تو وہ بھی اذان اور تکبیر کہیں پھر تین بجے اور آویں وہ بھی اذان اور تکبیر کہیں۔ علےٰ ہذا القیاس آج کل کے حساب سے پانچ بجے تک اذانیں اور تکبیریں ہوتی رہیں۔ کیا یہ کسی کا مذہب ہے۔ اگر ہے تو مبارک۔ اگر نہیں تو متعاقب صاحب یہ تفوض رفع کریں۔ اگر نہ کریں تو ہمیں اجازت دیں۔ ہم ان اقوال کا مطلب بیان کریں۔ یہ مذاکرہ دینی ہے۔ ذاتی گفتگو نہیں۔

س ع۱۵۳ } میں قوم فقیر کی اصلاح میں کوشش کر رہا ہوں جو کہ مختلف اقوام سے جدا ہو کر فقیری اختیار کرکے پیشہ گداگری میں پھنس چکے ہیں اور خیرات لینے کا اپنے آپ کو مستحق سمجھ کر اپنے بچوں کو علم و ہنر سکھلانے میں کوشش نہیں کرتے اس طرح نسل تباہ ہو رہی ہے۔ میں نے آپ سے لفظ فقیر ترک کرنے کو دریافت کیا تھا۔ آپ نے لکھا تھا کہ اگر قوم فقیر تاریخی نوشتوں میں نہ ملے تو شیخ نومسلم قوم اختیار کرلیں۔ لیکن میرے خاندان کے لوگ جو کہ اپنے بزرگوں سے سننے کی وجہ سے اپنے آپکو سید یقین کرتے ہیں وہ شیخ نومسلم کو ہرگز ہرگز گوارا نہیں کرتے۔ اسلئے میں نے آپ سے بذریعہ "اہلحدیث" استفتاء کا جواب چاہا تھا۔ تاکہ تحقیق نسب شرعی ہو۔ اہلحدیث ۲۴ مئی ۱۹۳۴ء میں ع۱۹ پر جواب دیا گیا ہے کہ اگر مورث اعلیٰ کے سید ہونے کا ثبوت یقینی ہے تو سید کہلوائیں ورنہ نہیں۔ پھر میں نے دوبارہ پوچھا تھا کہ اپنے بزرگوں سے علی التواتر سننا ثبوت یقینی ہے یا نہیں۔ "اہلحدیث"، اگست ۱۹۳۴ء میں ع۲ پر جواب دیا گیا ہے کہ یہ ثبوت یقینی نہیں اور جھوٹے نسب میں وعید کی حدیث یاد دلائی گئی۔ پس جواب مطلوب ہے کہ نسب کے بارہ میں شرعی ثبوت یقینی کیا ہے اور ہم موجودہ لوگ جو اپنے بزرگوں سے علی التواتر سننے کی وجہ سے اپنے آپ کو سید یقین کرتے ہیں اور افترا نہیں کرتے تو اس حدیث کی وعید میں شامل ہیں یا نہیں؟ (رشید دیا ہیڈماسٹر ٹون اسکول۔ ضلع سہارن پور)

ج ع۱۵۳ تواتر ثبوت یقینی ہے۔ مگر آپکے سوال مندرجہ۔ اگست ۱۹۳۴ء میں یہ بھی درج تھا کہ ہمیں اور گردو کے لوگ فقیر کہتے ہیں اور ہمارے رشتے بھی قوم فقیر سے ہوتے ہیں۔ اس بات نے آپ کے تواتر کو یقینی نہیں رہنے دیا۔ کیونکہ فقیر قوم سید نہیں۔ ہم آپکو آخری بات (بطور مشورہ) یہ کہتے ہیں کہ آپ بحکم حدیث دع مایریبک الی مالا یریبک سید نہ کہلوائیں۔ کیونکہ اس میں احتمال وعید ہے۔ اور ترک ادعا میں کوئی وعید نہیں۔ کلکم بنو آدم وآدم من طین الحدیث۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ قوم فقیر کے لئے گداگری ضروری نہیں۔ اور نہ

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲

اس لئے میں حق رکھتا ہوں کہ قادیانی پارٹی سے پوچھوں کہ مرزا صاحب نے جو بعد نبوت محمد صلے اللہ علیہ وسلم دعوے نبوت کا کیا۔ اس پر دلیل قرآن اور حدیث سے کیا ہے۔ حالانکہ قرآن شریف میں بالتصریح کلام الہٰی یہ ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث میں آپ نے فرمایا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ اور یہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی اور یہ بھی فرمایا انا العاقب۔ باوجود اتنی تصریحات کے پھر دعویٰ نبوت کرنا کونسی عقل ہے۔ کیا دعوے اسلام ایسے شخص سے زیبا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون۔ بعد اس کے میں دونوں جماعتوں (لاہوری اور قادیانی) کو مخاطب کرتا ہوں کہ آپ دونوں جماعتیں مرزا صاحب کے دعاوی مخترعہ پر کوئی دلیل شرعی پیش کریں۔ مگر آپ سنت مرزا کے خلاف کیسے کریں گے چنانچہ مرزا صاحب بھی میدان میں نہ آئے تھے جب پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی نے مباحثہ کے لئے لاہور بلایا تو نہ آئے اور جب مولوی ثناء اللہ صاحب جنوری ۱۹۰۳ء میں قادیان پہنچے تو آپ باہر نہ نکلے۔ آج اسی سنت پر دونوں جماعتوں کے امیر بھی قائم ہیں۔ محمد علی صاحب اور میاں محمود احمد صاحب دونوں کو بار بار مولوی ثناء اللہ صاحب بلاتے ہیں مگر وہ دونوں سامنے نہیں آتے اور نہ آئیں گے۔ انشاء اللہ

متفرقات

اشاعت اخبار میں کمی ناظرین اخبار کو بارہا اس کی کمی اشاعت کی طرف توجہ دلائی گئی۔ جس کا نتیجہ کماحقہ برآمد نہ ہوا۔ ماہ اپریل میں جب محرر دفتر نے ماہواری رپورٹ پیش کی تو اس سے معلوم ہوا کہ شروع جلد سے لے کر ماہ اپریل تک یعنی پانچ مہینوں میں خریداروں میں بجائے ترقی کے الٹا تنزل ہوا خدانخواستہ اگر آئندہ بھی ایسی حالت رہی تو کسی دن اخبار کو اپنا خرچ بھی اٹھانا مشکل ہو جائے گا۔ کاغذ کی بے حد گرانی کے باعث تمام اخبار و رسائل کاغذ معمولی لگا رہے ہیں۔ کسی نے سائز چھوٹا کر دیا مگر ایک "اہلحدیث" ہی ہے جو اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے حوادث و آلام سے دوچار ہونے کے بعد بھی برابر اسی کاغذ، سابقہ صفحات و سائز پر جاری ہے۔

خریداروں کی کمی اور اخراجات کی زیادتی یہ دو ناگفتہ بہ امور ہیں۔ جن کا اندازہ صاحب حال ہی کر سکتے ہیں۔ ایسی حالت میں اخبار کو زندہ رکھنا، اس کی شان و شوکت کو برقرار رکھنا بہی خواہوں کے ہاتھ میں ہے۔

اب غفلت کا وقت نہیں اخبار اس صورت میں جاری رہ سکتا ہے۔ جب اپنا خرچ بخوبی اٹھا سکے اس لئے ہر خریدار کو کم از کم ایک ایک نیا خریدار ضرور بنانا چاہئے۔

دیکھیں سب سے پہلے اس آواز پر کون لبیک کہتا ہے۔

ضرورت شادی ایک ڈاکٹر صاحب جو کہ بمبئی کے قریب پریکٹس کرتے ہیں۔ کسی شریف خاندان کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ لیڈی ڈاکٹر یا مڈوائف وغیرہ کی تعلیم حاصل کردہ ہو یا اسکی خواہاں ہو تو بہتر ہے۔ فضول رسومات کے خواہشمند اصحاب تکلیف خط و کتابت نہ کریں۔ مکمل حالات ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیے۔

(محمد عبداللہ معرفت پوسٹ ماسٹر آگرہ یو۔پی)

ضروری تردید اخبار اہلحدیث مورخہ ۹۔ اپریل نظر سے گزرا۔ جماعت اہل حدیث بنگلور پر ابراہیم بن حسن نے جو تبصرہ کیا ہے وہ عموماً مضمون نگار کی بدفہمی پر مبنی ہے۔ نیز اسکو ہماری جماعت میں کوئی نہیں پہچانتا۔ البتہ سیٹھ حاجی ابراہیم بن حسن صاحب جو سر برآوردہ تاجر ہیں وہ اس مضمون سے بالکل بری ہیں الحمد للہ یہاں جماعت میں کافی اتفاق اور اتحاد ہے۔ اور آپس کے باہمی اتفاق سے امور دینیہ و دنیویہ اور قومیہ انجام پاتے ہیں۔ مزید دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ برکت اور استقامت بخشے۔ آمین الراقمین:۔ (حاجی) وی۔ کے عبداللہ صدر انجمن اہل حدیث بنگلور۔ بی عبدالمجیب وغیرہ

ایک نادر موقع

جملہ خریداران کو معلوم ہوگا کہ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی طرف سے یکم جون تک عظیم الشان رعایت کی گئی ہے۔ جس کی تفصیل اخبار ہذا کے صفحہ ۲ پر مرقوم ہے۔ شائقین اس موقع سے فائدہ حاصل کریں۔ کیونکہ ایسا موقع بار بار نہیں آتا۔ (منیجر)

طبی سوال مجھے آغاز شباب میں جلق کی بدعادت پڑ گئی تھی۔ جس کی وجہ سے کمزوری باہ۔ جریان۔ سرعت۔ کجی۔ لاغری۔ کوتاہی کی صورت نمودار ہوئی۔ بعد شادی کثرت جماع کے باعث اب ضعف معدہ، قبض۔ نزلہ زکام اکثر رہتا ہے۔ ضعف بصارت بھی شروع ہو گیا ہے۔ کمزوری بڑھ رہی ہے۔ بال سرعت کے ساتھ سفید ہو رہے ہیں۔ اولاد چند لڑکے لڑکیاں ہوئیں۔ کچھ زندہ ہیں اور کچھ فوت ہو گئے۔ عام جسمانی صحت اچھی ہے۔ ایک دو دفعہ دوائی شروع کی۔ ابتداً دوائی میں ہفتہ تک فائدہ معلوم ہوتا ہے پھر نہیں۔ ناظرین میں سے اگر کوئی صاحب بذریعہ اخبار کم قیمت مجرب نسخہ سے مطلع فرمادیں یا بذریعہ اخبار صرف اپنا پورا پتہ تحریر کر دیں تاکہ ان سے خط و کتابت کروں یا اسکے پاس جا کر علاج کراؤں۔ بعد صحت کامل علاوہ شکریہ و دعا کے مبلغ عنہ روپے حق الخدمت حقیر تحفہ پیش کئے جائیں گے۔

(یکے از خریداران اہلحدیث)

مدرسہ حمیدیہ موضع جبووال ضلع شاہ پور میں زیر نگرانی مولوی عبدالغفور صاحب پانچ چھ سال کے عرصہ سے جاری ہے۔ جس میں تفسیر، حدیث، فقہ، منطق وغیرہ ہر قسم کے علوم مروجہ دینیہ کی تعلیم کا نہایت اچھا انتظام ہے۔ دور دور سے کافی تعداد میں طلباء آکر پڑھتے ہیں۔ ۳۰ و ۳۱ مارچ کو مدرسہ کا پہلا جلسہ ہوا جس میں علاقہ ہذا کے چیدہ علماء نے شرکت فرمائی۔ اور جلسہ کے موقعہ پر علماکرام نے علاوہ اسلامی تبلیغ کے قوم کو دینی تعلیم کے فوائد سے آگاہ فرماتے ہوئے مدرسہ کو ترقی دینے کی طرف توجہ دلائی۔ اور جلسہ بہمہ وجوہ نہایت کامیابی کی حالت میں برخاست ہوا۔

(عبدالحمید حمیدی)

دارالعلوم دیوبند دارالعلوم دیوبند میں کتب درسیہ کی قلت اور طلباء کی مشکلات کا تذکرہ بذریعہ اخبارات کیا گیا تھا۔ الحمدللہ کہ جناب محترم حکیم امیر علی صاحب صدر انجمن اطبائے راولپنڈی نے یکصد روپیہ کتب درسیہ کے لئے دارالعلوم کو مرحمت فرمائے۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔

ہمیں توقع ہے کہ غریب ہندوستان کے مخلص اور با ایثار ہمدردان ملت بہت جلد مبلغ دو ہزار روپیہ کی رقم پوری فرما کر تشنگان علوم نبویہ کو سیرابی کا موقع دیں گے۔ وما علینا الا البلاغ۔

(محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ضروری نوٹ خط و کتابت کرتے وقت خریدار اپنا چٹ نمبر اور دیگر حضرات مفصل پتہ ضرور لکھا کریں

ملکی مطلع

ایک ضروری گذارش

بخدمت وزیر تعلیم پنجاب

جناب والا آپ سے مخفی نہ ہوگا کہ آج کل امرتسر کی عدالت میں اغوا کا ایک ہیبت ناک مقدمہ چل رہا ہے۔ جس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ ایک لڑکی جو تانگے پر سوار ہو کر گورنمنٹ زنانہ کالج میں پڑھنے جا رہی تھی۔ بدمعاشوں نے اسے تانگے سے اترتے ہی جھپٹ کر موٹر میں ڈال لیا۔ اس کے بعد جو واقعات رونما ہوئے وہ اخبارات میں آچکے ہیں۔ یہاں انکو بیان کرنا ہمارے مقصد میں داخل نہیں۔ ہاں ہمیں آپکی خدمت میں اتنا عرض کرنا ہے کہ یہ واقعہ گو اپنی نوعیت میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ مگر ہمیں تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ ایسے ہی حیا سوز واقعات گاہ بگاہ ہوتے رہتے ہیں۔ اس سلسلے میں جہاں تک پبلک کی خواہشات کا ہمیں اندازہ ہوا ہے وہ یہ ہے کہ لوگ اسکول یا کالج کا شہر سے باہر رہنا پسند نہیں کرتے۔ ہم آپ جیسے معاملہ فہم، باریک بین اور شرافت پسند وزیر سے التماس کرتے ہیں کہ آپ بہت جلد پبلک کی آرزو کے پورا کرنے پر توجہ فرمائیں۔ اور شہر کے کسی آباد اور بارونق محلے میں زنانہ تعلیم کا انتظام فرما کر پبلک کو شکریہ کا موقع دیں۔ ورنہ آیندہ مزید مکروہات کا احتمال ہے۔

شورش وزیرستان

وزیرستان کے آزاد قبائل کی شورش کی خبریں خصوصاً جو اخبارات کے ذریعے آرہی ہیں۔ اُن سے بڑی جسارت کا اظہار ہوتا ہے۔ ایک تازہ خبر جو "پرتاپ" لاہور کے حوالے سے درج ذیل کی جاتی ہے۔ یہ خبر اسلامی حیثیت سے دلچسپی نہیں بلکہ تذکرے کے لائق ہے۔

"ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ ۷ مئی۔ یہاں اس بات کا بڑا چرچا ہو رہا ہے کہ فقیر اپی نے اپنے آپ کو امام مہدی، پیغمبر اور مسیح موعود کہلانا شروع کر دیا ہے اور اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ وہ تمام دنیا کو اپنے زیرنگیں کرلے گا۔ یہی نہیں بلکہ وہ تمام غیر مسلموں (جنہیں وہ "کافر" قرار دیتا ہے) کو دائرہ اسلام میں لے آئیگا۔ اور جو خود بخود مسلمان نہ ہونگے انہیں مسلمان ہو جانے پر مجبور کر دیگا۔ متعدد قبائل اس کے معتقد بن گئے ہیں۔ ہندو اس کی نظروں میں کافر ہیں اس لئے اس نے اپنے معتقد پٹھانوں کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائی ہے کہ وہ ہندوؤں کا اغوا کریں اور انہیں مسلمان ہونے پر مجبور کریں۔ یہ دعاوی پورے ہوں یا نہ۔ بہرحال عوام کی دلچسپی کا باعث ضرور ہیں۔" (پرتاپ لاہور ص۳۔ ۱۰ مئی ۳۷ء)

اہلحدیث اسلامی دلچسپی کی ہم نے جو نفی کی ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ کتب احادیث میں امام مہدی اور آپ کے والدین کے اسماء گرامی بالصراحت مذکور ہیں۔ یعنی آپ کا نام "محمد"۔ آپ کے والد کا نام عبداللہ اور آپ کی والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔ اس لئے جو کوئی مذکورہ نام اور ولدیت سے موصوف نہ ہوگا مسلمان اس کی طرف متوجہ نہیں ہو سکتے۔ خواہ وہ غلام احمد ہو یا فقیر اپی۔

رہا مسیح موعود کا لقب سو احادیث صحیحہ کی رو سے اس کا نزول دمشق میں ہونا چاہئے۔ وزیرستان یا قادیان اس کی جائے نزول نہیں۔ ہاں یہ خبر قابل تذکرہ ضرور ہے۔ اس لئے کہ پنجابی مہدی اور مسیح موعود نے باوجود بلند دعاوی کے یہ دعوےٰ نہیں کیا جو فقیر اپی نے کیا ہے کہ "میں تمام دنیا کو زیرنگیں کر لوں گا اور تمام کافروں کو بالرضا یا بالجبر مسلمان بنا لوں گا" یہ دعویٰ باوجود غیر صحیح ہونے کے اپنے اندر کشش اور ہیبت رکھتا ہے۔

سرسید مرحوم نے ایک دفعہ اپنے لیکچر میں بنگالیوں کی بہادری کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا کہ کھانے کی میز پر اگر چھری جھکے تو وہ میز کے نیچے چھپ جاتے ہیں۔ بنگالیوں کے حق میں یہ بات مبالغہ ہو یا صحیح مگر مدیران ہندو اخبارات کے حق میں بالکل ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ ایسی بے پرکی اڑاتے ہیں۔ جس پر یہ شعر بالکل صادق آتا ہے ؎

پر کتر کر میرے کہتا ہے کہ گلشن سے نکل
ایسی بے پر کی اڑاتا نہ تھا صیاد کبھی

اس شورش کی رفتار دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ باقاعدہ جنگ کی صورت اختیار کر رہی ہے ہر چند حکومت کی طرف سے اس بات کا اعلان کیا گیا ہے کہ اس ہنگامہ میں کسی غیر طاقت کا ہاتھ نہیں ہے۔ تاہم کہنے والے یہی کہے جاتے ہیں ؎

کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

ہماری زبان کا نام

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۶) ہم کو اپنی زبان کے لئے ایک ایسا نام چاہئے جس سے ملک کے ہر صوبہ کو برابر کی نسبت ہو تاکہ ہر صوبہ اسکو اپنے وطن کی بولی سمجھنے اور قرار دینے کا برابر کا دعویٰ کر سکے۔ لفظ اردو میں یہ بات نہیں۔ یہ بات ہندوستانی کو حاصل ہے۔ جس کی بنا پر صرف لکھنؤ اور دہلی ہی نہیں بلکہ بمبئی، مدراس، لاہور، کلکتہ، پٹنہ، پشاور سب کو اس کی ملکیت کا حق پہنچتا ہے۔ اور سب کو اس سے یکساں ملکی اور وطنی محبت معلوم ہوتی ہے اور کسی صوبہ میں وہ اجنبی اور بیگانہ نہیں قرار دی جا سکتی ہے۔

(۷) لفظ اردو میں ایک فوجی تسلط اور شخصی شہنشاہی کی تاریخ چھپی ہوئی ہے جس سے مرکزیت کے سوا کوئی

کا جذبہ نمایاں نہیں ہوتا۔ اگر ہم اپنے پیارے ملک کی نسبت سے اس زبان کو پکاریں گو اس نام سے ہر ہندستانی کے دل میں وطنی محبت کا جذبہ ابھریگا۔

(۸) اس ملک کا نام ہندوستان مسلمانوں کے آنے کے بعد پڑا۔ اسی طرح یہ بولی بھی مسلمانوں کے اس ملک میں آنے اور اس ملک کے لوگوں سے میل جول پیدا ہونے کے بعد نکلی۔ اس لئے اس بولی کا نام ہندوستانی رکھنا مناسب ہے تاکہ تاریخی مناسبت کے ساتھ ہندو مسلمانوں کے برابر کے میل جول کی کہانی بھی ہم کو ہمیشہ یاد رہے۔

(۹) لفظ اردو سے یہ دھوکا ہوتا ہے کہ مسلمان ترکستان و خراسان سے کوئی بولی لے کر یہاں آئے تھے۔ جس کو وہ ترکی میں اردو کہتے ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ باہر سے آنے والے مسلمانوں کی زبانیں اور تھیں۔ اور یہ وہ بولی ہے۔ جس کو انہوں نے ہندوستان آکر اختیار کر لیا۔ یہ واقعہ اس بولی کو ہندوستانی کے اصلی اور صحیح نام سے پکارنے سے ساری دنیا کے سامنے روشن ہو جاتا ہے اور اسکے بدیسی پن کا بے وجہ شبہ دور ہو جاتا ہے۔

(۱۰) اس زبان کو اردو کہنے کا نتیجہ یہ ہے کہ ناواقف گرامیریوں اس کی صرف و نحو کو عربی و فارسی کی صرف نحو سے جانچکر اسکے اصول بنانے لگے۔ اور انہوں نے اس غلط طریق و روش کی بنا پر بہت سی غلطیاں کیں اور اس کے جوڑوں کو عربی و فارسی قاعدوں سے جوڑنے لگے۔ گو اب ہماری زبان کے نئے نحویوں نے اس غلطی کو ہر طرح سے دور کرنے کی کوشش کی مگر اب تک بات حلق سے نیچے نہیں اتری ہے۔ اب اسکو عام طور سے ہندوستانی کہہ کر پکارنے سے اس زبان کی صرفی و نحوی اور لغوی تحقیقات کا رُخ ایران و خراسان و ترکستان کی طرف سے مڑ کر ہندوستان کے صحیح قبلہ کی طرف ہو جائیگا۔ اور اس سے زبان کی اصولی و لغوی تحقیقات کی بہت سی راہیں کھلیں گی۔

(۱۱) اگر ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ یہ پورے ملک کی مشترک زبان ہے تو اس دعویٰ کی اس سے زیادہ مضبوط دلیل کوئی اور نہیں ہو سکتی کہ اسکا نام ہندوستانی ہے۔ اسکے اس پرانے نام کو رفتہ رفتہ بھلا دینے سے غلط طور کی ہمدردی کرکے ہم نادانستہ اسکے دعویٰ کی بنیاد کھوکھلی کر رہے ہیں۔

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا بیسواں سالانہ جلسہ

نہایت خوشی و مسرت کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے کہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا بیسواں سالانہ جلسہ نہایت شان و شوکت کے ساتھ دار العلوم عربیہ اسلامیہ شکر اوہ ضلع گوڑگانوہ (پنجاب) میں بتواریخ ۱۰و۱۱و۱۲ ربیع الاول مطابق ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ مئی ۱۹۳۶ء بروز ہفتہ و اتوار و پیر منعقد ہوگا۔ مشاہیر علمائے اسلام کو دعوت نامے ارسال کئے جا چکے ہیں۔ اضلاع پنجاب و یوپی سے تشریف لانے والے حضرات دہلی سے بذریعہ لاری الور روڈ پر بمقام بھادس تشریف لائیں۔ راجپوتانہ سے براستہ الور تشریف لانے والے حضرات بھی اسی مقام پر تشریف لائیں۔ یہاں جلسہ کے رضا کار رہنمائی کے لئے موجود ہوں گے۔ قیام و طعام کا انتظام بذمہ مجلس استقبالیہ ہوگا۔ تشریف لانیوالے حضرات فوراً بذریعہ خط پتہ ذیل پر اطلاع دیں اور بستر وغیرہ موسم کی مناسبت سے اپنے ساتھ لاویں۔

المشتہر۔ (حکیم) عبد الشکور صدر مجلس استقبالیہ جلسہ اہل حدیث کانفرنس شکراوہ ضلع گوڑگانوہ پنجاب

(۵ر داخل اشاعت فنڈ)

(۱۲) چونکہ شروع شروع میں جو پرتگالی یا اسپینی یا اور اگلے یورپین یہاں آئے۔ بلکہ خود انگریزوں نے بھی اس زبان کو صحیح طور سے ہندوستانی کہا تو ہم میں سے اکثروں کو یہ دھوکا ہوا کہ یہ نام انگریزوں کا بخشا ہوا ہے۔ حالانکہ اس زبان کا یہ نام ہم اپنے ہندوستانی کے مقالہ میں بتا چکے ہیں کہ "بادشاہ نامہ" اور "تاریخ فرشتہ" تک میں موجود ہے۔ فرشتہ میں عادل شاہ ثانی والی بیجاپور کے متعلق ہے کہ "تا یہ ہندوستانی متکلم نمی شد"۔ شاہجہان کی درباری تاریخ "بادشاہ نامہ" میں ہے "نغمہ سرایان ہندوستانی زبان" تلاش سے اور بھی مثالیں مل سکتی ہیں۔ اس لئے یہ شبہ دور ہو جانا چاہیئے کہ اس زبان کا یہ نام فرنگیوں نے رکھا ہے۔ بلکہ یقین کرنا چاہیئے کہ ہندی کے بعد ہماری زبان کا یہ وہ نام ہے جو ہمارے بزرگوں نے رکھا تھا۔ اور ہمیں بھی اس نام کو باقی رکھنا چاہیئے۔ (باقی)

رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر

پنجاب میڈیکل کونسل کی توجہ ان تعریفی بیانات کی طرف منعطف کرائی گئی ہے جو صوبہ ہذا کے بعض رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنروں کے ذاتی ہنر اور قابلیت کے متعلق اخباروں میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں پنجاب میڈیکل کونسل نے اخلاقی اور پیشہ ورانہ وضعداری کا جو ضابطہ مقرر کر رکھا ہے۔ اسکے پیش نظر اس قسم کے تعریفی بیانات کی اشاعت قطعاً ممنوع ہے لہٰذا یہ امر واقفیت عامہ کیلئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ اس طریق کو کونسل مذکور سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے اور اگر کسی رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ وہ بالواسطہ یا بلاواسطہ اپنے متعلق تعریفی بیان شائع کرانے کے خواہشمند ہیں تو ان کے خلاف تعزیری کارروائی اختیار کی جا سکتی ہے۔

اخبارات کو اس بارہ میں مشورہ دیا جاتا ہے کہ ان میں اس قسم کے تعریفی بیانات کی اشاعت متعلقہ میڈیکل پریکٹیشنرز کے حق میں فائدہ بخش ہونے کی بجائے الٹا اس کے مفاد کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگی

محکمہ اطلاعات پنجاب

لاہور مورخہ ۷۔ مئی ۱۹۳۶ء

مجربات نادرہ

سرما اکسیر العین جو ضعف بصر، ککروں، خارش، دھند، پڑبال وغیرہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ مسلسل استعمال سے عینک کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت فی تولہ ۲ نمونہ ۸ر

ڈار ٹانک پلز جو قوت مردمی کے مایوس مریضوں کو خصوصاً جملہ کمزوریوں کیلئے عموماً بے حد مفید ہے۔ اس کا استعمال جریان۔ احتلام۔ نامردی۔ دپیدائشی نہ ہو) وغیرہ کیلئے نفع مند ہے۔ قبض کو دور۔ اعضاء رئیسہ کو تقویت پہنچاتی ہیں۔ قیمت ۱۲۰ گولیاں جو چالیس روز کے لئے کافی ہیں۔ تین روپے

طلاء بے ضرر جو عضو مخصوص کی بیرونی تکالیف کے دور کرنے کے لئے مفید ہے۔ ڈار ٹانک پلز کے ہمراہ اس کا استعمال سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے۔ نعوذ اشاور بالکل بے ضرر ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر

جوہر حیات جو پیٹ درد۔ قے۔ اسہال۔ نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ سر درد۔ دانت درد وغیرہ جملہ امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ داخلی اور خارجی ہر دو طرح سے استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸/ نمونہ ۸ر محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

پتہ حسب ذیل ہے:۔
ڈاکٹر برکت علی ڈاکخانہ کنجاہ ضلع گجرات (پنجاب)

سرمہ نور العین

(مصنفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱۲ر

پتہ۔ منیجر دواخانہ نور العین ملیر کوٹلہ (پنجاب)

مبلغ امرتسر

چندہ سالانہ ۱۲ر چندہ روزانہ

مبلغ توحید و سنت کا علم بردار۔ شرک و بدعت کا بانی دشمن۔ مسئلہ ختم نبوت کا محافظ۔ فدایان سرکار مدینہ اور شمع محمدی کے پروانوں کے جذبات کا آئینہ اور صحیح ترجمان گم کردہ راہ لوگوں کے لئے اصل روحانیات کا سرچشمہ جاری ہے۔ جس کے مطالعہ سے از سر نو ساز حقیقی کی عبودیت کے اختیار کرنے۔ اوہام باطلہ۔ تعزیہ اور گور پرستی سے بچکر حق پرستی اور صراط مستقیم آقائے نامدار جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کے شاہراہ پر چلنے اور عمل صالح پر گامزن ہونے کی ترغیب اور آمادگی پیدا ہوتی ہے۔ پتہ۔ منیجر اخبار مبلغ امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

ثنائی برقی پریس امرتسر میں ہر قسم کی چھپائی اور لکھائی کا تمام نہایت اچھا کیا جاتا ہے۔ تجربہ شرط ہے۔ (منیجر پریس ہذا)

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزار ہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ سیلان۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ و مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنے کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/ ۔ آدھ پاؤ ۳ ۔ پاؤ بھر ۶ مع محصول ڈاک ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی محمد عبد اللہ احمد صاحب شاہزادہ لکھتے ہیں "قبل اس کے میں نے آپ کی مومیائی بنام ..... منگوایا تھا۔ بفضلہ تعالیٰ بہت اچھا فائدہ کیا۔ اس زمانہ کے لئے اگر اسکو مسیحا کہا جائے تو بجا ہوگا۔ جو حضرات اور ادویہ استعمال کرکے مایوس ہو چکے ہوں۔ میں ان سے مومیائی کے استعمال کی پرزور سفارش کرتا ہوں۔ دو چھٹانک اور بھیجدیں" (۱۸ مارچ ۱۹۳۰ء)

جناب عبد الرحیم صاحب ریونیو انسپکٹر کوہاٹ "آپ نے اس سے پیشتر جو مومیائی روانہ کی تھی۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا بیماری میں افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ آدھ پاؤ اور بھیجدیں" (۲۰ مارچ ۱۹۳۰ء)

مومیائی ملنے کا پتہ۔ حکیم محمد مسعود لقمان مہر پر اسٹرو ..... ایجنسی امرتسر

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کی عربی کتابوں کے اُردو ترجمے

امام ابن تیمیہؒ علم کا ایک بحرذخار ہیں۔ جس کے کناروں کا کچھ پتہ نہیں لگتا۔ وہ مجتہد مطلق ہیں بلکہ خود مختار شہنشاہ ہیں اور علم کی وسیع مملکت میں جس طرح چاہتے ہیں حکمرانی کرتے ہیں۔ متقدمین میں کم اور متاخرین میں ایک بھی اُن جیسا صاحب علم پیدا نہیں ہوا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی ہیں۔

سیدالانبیاء صلعم کی امت میں ایک باکمال ہستی ہیں۔

پہاڑ کی چوٹی پر روشن مینار ہیں۔ تاریک سمندر میں ہدایت کا ستارہ ہیں۔ امت محمدیہ کا فخر ہیں۔ گمراہوں کیلئے تازیانہ ہیں۔ مبتدعین پر شمشیر برہنہ ہیں۔ اہل بدعت و تقلید پر برق و صاعقہ ہیں۔ ظالم بادشاہ جس طرح قیدخانہ کی اندھیری کوٹھڑی میں اُنہیں بند کرکے اُس آفتاب عالمتاب کی روشنی پھیلنے سے روک نہ سکے۔ اسی طرح موت کا بے پناہ ہاتھ بھی انہیں قبر میں چھپا کر ان کی نورافشانی بند نہ کر سکا۔ ابن تیمیہؒ زندہ ہیں۔ کیونکہ اُن کی زندہ جواہر سے لبریز کتابیں زندہ اور طلب گاروں کے لئے آب حیات کا سرچشمہ جاری کئے ہوئے ہیں ہم نے عوام کے فائدہ کی خاطر ان کتابوں کے اردو ترجمے بصرف زرکثیر شائع کئے ہیں۔ امید کہ آپ اُن سے مستفیض ہو کر سعادت دارین حاصل کریں گے۔

اصحاب صفہ ۳/ ۔ العروۃ الوثقیٰ ۶/ ۔ امر اسلام ۱۲/ ۔ کتاب الوسیلہ ۸/ مجلد سنہری ۱۲/ ۔ خلاف الامہ ۵/ تفسیر آیت کریمہ ۱۲/ ۔ ولی اللہ ۵/ ۔ فتویٰ شرک شکن ۶/ ۔ تفسیر سورہ کوثر ۴/ ۔ سیرت امام ابن تیمیہ ۹/ اسوہ حسنہ بلا جلد ۸/ ۔ مجلد سنہری ۱۲/ ۔ اسلامی تصوف ۱۲/ ۔ تفسیر المعوذتین (قرآن کی آخری دو سورتوں کی تفسیر) ۱۲/ ۔ نجد و حجاز ۱۲/ صراط مستقیم ۸/ ۔ کرامات ۳/ ۔ گمراہ صوفی ۷/ ۔ مناظرہ ابن تیمیہ ۵/ ۔ صداقت رسول ۴/ ۔ حسین و یزید ۵/ ۔ تفسیر سورہ اخلاص ۸/ ۔ زیارت القبور ۹/ ۔ مفصل فہرست مفت طلب کریں۔ (منگوانے کا پتہ)

مینیجر الہلال بک ایجنسی فاروق گنج روڈ۔ بیرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

(۵۳۸)

مغالطات مرزا
عرف
الہامی بوتل

از مفتی محمد عبداللہ صاحب امرتسری مصنف محمدیہ پاکٹ بک۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے عجیب و غریب مغالطات، الہامات اور متناقض و متخالف بیانات کا انکشاف کرکے ان کی تردید کی گئی ہے۔ ہر مسلمان کو اس کا پاس رکھنا ضروری ہے۔ قیمت صرف ۲/ محصول علیحدہ۔ ملنے کا پتہ: مینیجر اہلحدیث امرتسر

معدہ کی جملہ امراض

کو کامل طور پر دفع کرنے کے لئے ''اکسیر ہاضمہ'' سے بہتر اور زیادہ مفید اور کوئی دوا نہیں۔ قیمت ۱۲/ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

(منگوانے کا پتہ)

مینیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

حقیقت مرزائیت۔ مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب آف مباہلہ (سابق مرزائی مبلغ) قیمت ۲/ محصول علیحدہ۔ پتہ: مینیجر اہلحدیث امرتسر

تفسیر واضح البیان

مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی

کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اسمیں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت نہایت عمدہ۔ کاغذ ولایتی۔ سائز ۲۰×۳۰/۸۔ ضخامت ۴۸۸ صفحات قیمت بے جلد ۲/ ۔ مجلد ۳/ ۔

تبویب القرآن

مصنفہ مولانا وحید الزماں صاحب حیدرآبادی

ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک میں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں۔ تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (۱) اعتقادیات۔ (۲) فقہ القرآن (۳) قصص القرآن (۴) المتفرقات۔ ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ قیمت بے جلد ۲/ ۔ مجلد ۳/

تفسیر فاتحۃ الکتاب

مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب جے پوری۔

یہ تفسیر لباب التاویل کا ایک حصہ ہے جو مضامین عقلیہ و نقلیہ کے اعتبار سے مجمع البحرین ہے۔ علاوہ ذاتی استنباط کے ۵ کتب کی عبارات سے مرتب کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲/

تفسیر سورہ یوسف

سورہ یوسف میں جو عجیب و دلچسپ حالات اور معرفت حق اور صبر و استقامت کے نکات ہیں قیمت ۴/ ۔ محصول ڈاک سب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ پتہ: مینیجر اہلحدیث امرتسر

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی چند نئی تصنیفات

سید البشر

مصنفہ مولوی ابوسعید عبدالرحمٰن صاحب فریدکوٹی جس میں انجیل، تورات، زبور وغیرہ سے تقریباً پچاس پیشگوئیوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ مخالفین کو بھی بجز تسلیم کے چارہ نہیں ہوسکتا۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت صرف ۴ر۔ قابل دید ہے۔ ضرور منگوا رکھیں۔

پیارے نبی کی پیاری باتیں

مصنفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ جس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ آپ کی عادات مبارکہ۔ اخلاق کریمہ دوست دشمن کے سلوک۔ ادعیہ منونہ۔ عبادات۔ معاملات۔ غرضیکہ سب حالات مقدسہ کا ذکر ہے۔ عاشقان رسول کے لئے ایک نایاب تحفہ ہے۔ مکمل تین جلدوں میں ہے قیمت فی جلد ۱۲ر۔ مکمل ۸ا۔

جمع القرآن والحدیث

مصنفہ مولانا محمد ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی جس میں دلائل و براہین سے ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید واحادیث مبارکہ کی کتابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہوئی تھی۔ منکرین حدیث بڑا اعتراض کتابت حدیث کے ثبوت کا ہی کیا کرتے ہیں۔ سو الحمد للہ کہ اس کتاب میں ان کے اعتراضات کو بھی رفع کر دیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۶ر

بلوغ المرام عن ادلۃ الاحکام عربی

مصنفہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ مع حاشیہ مولانا احمد حسن صاحب دہلوی۔ جو کہ عرصہ سے نایاب تھی۔ اب ثنائی برقی پریس امرتسر میں مکرر احتیاط کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے۔ مکمل کتاب دو جلدوں میں ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲ر۔ مکمل ۱۴ر

اگر آپ

پیغمبر آخر الزماں کی سیرت مبارکہ

ایک غیر مسلم کی زبان سے

سننا چاہتے ہیں تو حقیقت نگار سوامی لکشمن جی مہاراج کی مشہور و معروف تصنیف

"عرب کا چاند"

ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مفصل سوانحعمری درج ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ سائز ۲۲×۱۸/۸ کے ۳۲۴ صفحات۔ قیمت دو روپیہ (۲)

پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

آداب الاستاد والوالدین

(۵۲۹) قرآن مجید میں اللہ اور رسول کی اطاعت کے بعد والدین کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ کتاب ہذا میں قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور دیگر بزرگان کے اقوال سے اطاعت والدین و اطاعت استاد کا ثبوت دیا گیا ہے۔ قیمت ۵ر

چودھویں صدی ہجری کے

مدعیان نبوت کے حالات

(مصنفہ مولانا محمد عالم صاحب آسی۔ مدرس مدرسۃ المسلمین امرتسر) جس میں ان غارتگران ایمان کے تاریخی حالات صحیح طور پر درج ہیں۔ جنہوں نے مسیح زمان، امام وقت، مہدی اور نبی اللہ ہونے [illegible] سے انہوں نے [illegible] اغراض و مقاصد کے [illegible] طباعت اعلیٰ۔ کاغذ [illegible]

محمدیہ پاکٹ بک

مؤلفہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری اس پاکٹ بک کی خوبی کے لئے اس کے مصنف کا نام ہی کافی ضمانت ہے۔ مختصر یہ کہ اسے پڑھ کر ایک معمولی اردو خوان بھی بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کے ساتھ تمام مباحث میں کامیاب مناظرہ کر سکتا ہے۔ پہلا اڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا۔ موجودہ ایڈیشن میں بہت اضافہ کیا گیا ہے۔ کتابت طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۴ر

جملہ کتب منگوانے کا پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

مغلطات مرزا

مصنفہ مولوی حافظ نور محمد خان صاحب سہارنپوری جس میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصنیفات سے ان کی بیشمار گالیاں جو عوام الناس کے علاوہ علماء کو دی گئی ہیں یکجا جمع کر دی گئی ہیں۔ قیمت ۵ر

[illegible] ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتب طلب کرنے کیلئے وی پی نہیں بھیجا جائیگا۔ ایسے لئے ٹکٹ بھیجیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۴ — نمبر ۲۸

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اخبار اہلحدیث امرتسر

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]

رؤسا و جاگیرداران سے [illegible]

عام خریداران سے [illegible]

شش ماہی [illegible]

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ [illegible]

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر ۱۰ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۱ مئی ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

دیکھتے ہیں صاحب علم و ہنر اہل حدیث

(از شکر فشاں حضرت شاکر صدیقی سرسی گیاوی)

کلمہ حق ہے سناتا سربسر اہلحدیث
ہے مناسب کہ کہیں اسکو ہنر اہل حدیث
دشمنوں سے بھی یہ چھپے کرتا ہے احسن خطاب
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کاغذی مضموں کا ہے اک ماہر اہلحدیث
دین اور دنیا کی دیتا ہے خبر اہلحدیث
پالسی رکھتا ہے اپنی [illegible] اہلحدیث
محسن اسلام کا ہے اک [illegible] اہلحدیث
[illegible] اسلام کا ہے [illegible] اہلحدیث
دین کی تبلیغ میں [illegible] اہلحدیث
تیغ حق سے [illegible] ہے سر [illegible] اہلحدیث
دیکھتے ہیں صاحب علم و ہنر اہلحدیث

[illegible]

انتخاب الاخبار

— امرتسر میں ۱۲ مئی سے گرمی خوب زوروں پر ہے۔ تمام دن گرم لو چلتی رہتی ہے اور رات کو کسی وقت سرد ہوا چلتی ہے۔

— لاہور شہر کے میونسپل ایڈمنسٹریٹر کی تجویز ہے کہ شہر لاہور میں ہاؤس ٹیکس لگایا جائے۔ جو ۱۲½ فیصدی ہوگا۔ شہر میں اس کے خلاف خیالات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

— شملہ ۱۶ مئی۔ گورنمنٹ ہند نے گزٹ میں ایک تجویز شائع کی ہے کہ سرکاری ملازمین کو پیشگی تنخواہ لے کر مکانات یا موٹر خریدنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ چونکہ ملازمین اس قاعدہ کا ناجائز استعمال کر رہے ہیں۔ اس لئے اس قاعدہ کو منسوخ کر دیا جائے۔

— شملہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو اس سال رخصت پر انگلستان جانے والے ہیں۔ ان کی عدم موجودگی میں سر این۔ این سرکار سینئر ممبر ایگزیکٹو کونسل قائمقام وائسرائے ہونگے

— شیخ خالد لطیف گابا نے مرکزی اسمبلی سے استعفا دیدیا ہے۔ ان کی جگہ ضمنی انتخاب ہوگا۔ جس کے لئے امیدواروں نے درخواستیں وغیرہ بھیجدی ہیں۔ جن میں مولوی ظفر علی خان، شیخ عبدالعزیز مزنگ لاہور کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

— ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۱۲ مئی کو جشن تاجپوشی کی خوشی میں وائسرائے ہند نے شملہ میں ایک ہزار روپیہ خرچ کر کے تقریباً چار ہزار ہندو مسلم غرباء کو کھانا کھلایا۔

— بھوپال میں بھوپال سٹیٹ ہندو کانفرنس کا اجلاس باوجود حکم امتناعی کے منعقد ہوا۔ چند ہندو گرفتار کئے گئے۔ اور ہجوم پر لاٹھی چارج کیا گیا۔

— کابل میں نوجوانوں کو موٹر ڈرائیوری سکھانے کا سکول کھولا گیا۔

— برلن ۱۶ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہر ہٹلر پر بم پھینک کر اسے ہلاک کرنے کے الزام میں ایک امریکن کو گرفتار کیا ہے۔ جسے سزائے موت کا حکم دیا گیا۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ امریکن گورنمنٹ اس میں مداخلت کر کے اس کی جان بخشی کرانے کی کوشش کر رہی ہے۔

۲۶ مئی کو یادگار مرزا

ہمارے ناظرین آگاہ ہونگے کہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو پنجاب میں تائید اور صداقت اسلام کا ایک بڑا واقعہ ظہور میں آیا تھا۔ یعنی پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی اپنی متحدیانہ پیشگوئی کے ماتحت حضرت مولانا ثناء اللہ کے سامنے فوت ہوکر اپنے دعوئ نبوت کی خود تکذیب کر گئے۔ اس لئے جہاں جہاں قادیانیت کا چرچا ہو وہاں کے مسلمان ۲۶ مئی کے روز جلسے کر کے آخری فیصلہ پر تقریریں کرائیں۔ اور اظہار خوشی کرتے ہوئے خدا کی حمد و ستائش بجا لائیں۔

امرتسر میں بھی انجمن اہل حدیث کے زیر اہتمام جلسہ ہوگا۔ انشاء اللہ!

(منیجر اہلحدیث)

— معلوم ہوا ہے کہ ایبے سینیا میں جو ہندوستانی عرصہ سے آباد ہیں اور وہاں کاروبار کر رہے ہیں انہیں ملک سے نکل جانے کے احکام مل رہے ہیں نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ تمام غیر ملکی باشندوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اٹلی کی بنی ہوئی چیزیں ہی خریدیں۔ خلاف ورزی کرنے والے کو سزائے قید دی جائے گی۔

جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث کا جلسہ سیالکوٹ میں

مولانا سیالکوٹی کے بڑے بھائی مولوی محمد ابراہیم صاحب بیمار ہیں۔ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب نے ان کی عیادت کے لئے ۱۵ مئی ۱۹۳۶ء کو سیالکوٹ تشریف لے جانے کا خیال ظاہر فرمایا۔ اسکی اطلاع پاکر اہالیان سیالکوٹ نے جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث کی طرف سے ایک روزہ جلسہ کا فوراً انتظام کرلیا۔ تقدیر الہٰی کہ مولانا ثناء اللہ صاحب کی طبیعت عین وقت پر بہت ناساز ہوگئی اور تشریف نہ لے جا سکے۔ مگر جلسہ ہوا جسکی تفصیل آئندہ درج کی جائے گی۔ اس تقریب پر جماعت اہل حدیث سیالکوٹ نے مبلغ پچاس روپے جمعیتہ کے خزانہ میں جمع کرائے۔ جزاہم اللہ!

(عبداللہ ثانی ناظم جمعیتہ ہذا)

آخری اطلاع جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ مئی میں ختم ہے اور ۲۷ مئی تک وصول نہیں ہوگی۔ ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ جملہ ناظرین مطلع رہیں۔

مہلت یافتگاں کو مزید مہلت نہیں دی جائیگی۔ نہ ہی اخبار آئندہ جاری رہے گا۔ اگر وہ اخبار جاری رکھنا چاہیں تو قیمت اخبار بھیجدیں۔ ورنہ محض خط و کتابت بیکار ہوگی۔

صرف ۱۲ دن باقی ہیں کتب خانہ ثنائیہ مرکزی کی طرف سے یکم مئی سے یکم جون تک تمام تصانیف بشمول تفسیر ثنائی اردو و تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن کے مندرجہ ذیل رعایت کی گئی ہے۔ [illegible]

(۱) تصانیف مولانا ثناء اللہ صاحب [illegible] عرفی روپیہ۔ اس سے [illegible]

(۲) تصانیف دیگر مصنفین [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۰ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ

عقد ام کلثوم اور جماعت شیعہ

اطلاع گذشتہ پرچے میں بعنوان "درد دل کا اظہار" ایک نمبر لکھ کر آئندہ کے لئے وعدہ کیا گیا تھا مگر خیال آیا کہ اس نمبر میں ایک تجویز لکھی گئی تھی کہ ناظرین اپنے اپنے حلقہ احباب میں یہ مضمون سنا کر فیصلہ سے اطلاع دیں۔ اس لئے ایک ہفتہ انتظار کر کے دوسرا نمبر لکھا جائیگا۔ انشاء اللہ!

مذہب اور دین کا یہ سبق بالاتفاق ہے کہ حق کو قبول کرنے میں دیر نہ کی جائے۔ شیخ سعدی مرحوم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ ؎

مرد باید کہ گیرد اندر گوش
ورنبشت است پند بر دیوار

یہ مقولہ دراصل جناب اسد اللہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کلام ہدایت التیام سے ماخوذ ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

لاتنظر الی من قال وانظر الی ما قال

اس علوی مقولے کا ماخذ دراصل حدیث نبوی ہے جس کے الفاظ بابرکات یہ ہیں:۔

الحکمۃ ضالۃ الحکیم حیث وجدھا فھو احق بہا

مولانا حالی مرحوم نے اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے ؎

کہ حکمت کو اک گم شدہ لعل سمجھو
جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو

صحیح بات یہ ہے کہ حق بات کو قبول نہ کرنا حق گوئی سے عداوت رکھنا نہیں بلکہ اپنی ذات کے ساتھ بھی دشمنی کرنا ہے۔ مگر مذہبی تعصب کمزور دل انسان کو اس وصف سے محروم کر دیتا ہے۔ وہ ہمیشہ یہی کوشش کرتا ہے کہ میری بات کی لاج رہے۔ خواہ فریق ثانی کتنی ہی صحیح بات کیوں نہ کہے۔ میرا فرض ہوگا کہ میں اسکی تغلیط کرتا جاؤں۔ ایسے ہی لوگوں کا مقولہ مولانا حالی مرحوم نے اس بیت میں پیش فرمایا ہے ؎

جو نکلے جہاز ان کا بچ کر بھنور سے
تو تم ڈال دو ناؤ اندر بھنور کے

مذہبی مناظرات میں اس کی تازہ مثال دیکھنا چاہیں تو ناظرین مضمون ہذا (عقد ام کلثوم اور شیعہ گروہ) میں دیکھ سکتے ہیں۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ہم نے اہلحدیث مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۶ء میں مسئلہ قرطاس صاف کرنے کے بعد شیعہ دوستوں کو امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں بدگوئی سے باز رکھنے کے لئے عجیب انداز میں ایک نصیحت کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ؎

یہ بات فریقین میں مسلم ہے کہ حضرت عمر جناب علی کرم اللہ وجہہ کے داماد تھے۔ جس پر صحیح بخاری اور اصول کلینی کی متفقہ شہادت موجود ہے۔ اس رشتے کی وجہ سے روز قیامت اگر خاتون جنت رضی اللہ عنہا خفگی کے لہجے میں فرمائیں گی کہ ظالمو! میرے داماد کو برا کہتے ہوئے اور منافق بتاتے ہوئے تمہیں میرا لحاظ بھی مانع نہ ہوا تو (اس وقت) شیعہ دوستو کیا جواب دو گے؟

اس مضمون کا جواب اخبار "شیعہ" لاہور مورخہ ۴ مئی ۱۹۳۷ء حال میں شائع ہوا ہے۔ جس کے ابتدائی فقرات یہ ہیں:۔

دراصل اصول کافی کی تمام احادیث کو علمائے شیعہ ایسی صحیح نہیں مانتے ہیں جیسے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب احادیث صحیح بخاری کو بلا چون وچرا صحیح مانتے ہیں۔ دوم حضرت علی کے گھر میں دو ام کلثوم تھیں۔ ایک اپنی دختر دوسری دختر حضرت ابوبکر۔ کیونکہ حضرت علی نے بعد انتقال حضرت ابوبکر ان کی بیوہ اسما بنت عمیس سے نکاح کر لیا تھا۔ اس کے ساتھ ایک لڑکا محمد اور ایک لڑکی ام کلثوم دودھ پیتی ہوئی آئی تھی۔ اصول کافی میں ام کلثوم کی ولدیت نہیں لکھی ہے جس کا نکاح ہونا حضرت عمر کے ساتھ لکھا ہے جب کہ یہ صورت ہے تو متفقہ شہادت نہیں رہی۔ کیونکہ جب ام کلثوم کی ولدیت نہیں لکھی تو کہا جاسکتا ہے کہ وہ کم سن لڑکی ام کلثوم بنت ابوبکر تھی

(شیعہ لاہور صفحہ ۴ مئی ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث اس شیعی کلام کی بنا دراصل رسالہ اہلحدیث کیمبلپور بابت رمضان ۱۳۵۵ھ کے مضمون پر ہے۔ بظاہر تو یہ جواب معقول معلوم ہوتا ہے مگر حقیقت میں تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہے۔ نامہ نگار مذکور کا یہ قول کہ اصول کافی کی تمام احادیث کو علمائے شیعہ صحیح نہیں مانتے تشریح طلب ہے۔ کیا علمائے شیعہ ان روایات کو صحیح نہیں مانتے جن میں از روئے روایت کوئی واقعی سقم ہے یا ہر اس حدیث کو صحیح نہیں مانتے جو اہل سنت کی طرف سے ان کے مزعومہ عقیدے کے خلاف پیش کی جائے۔ اگر

شق اول مراد ہے تو نامہ نگار مذکور مہربانی کر کے ہماری پیش کردہ متفقہ حدیث پر مفصل جرح پیش کر کے ہمیں مشکور فرمائیں۔ اگر شق ثانی مراد ہے تو ہمیں بتایا جائے کہ کیا یہ اصول قرآن شریف کے بارے میں بھی جاری ہوگا کہ اگر کوئی مسلم یا غیر مسلم شیعہ کے سامنے آیت قرآنی پیش کرے تو شیعہ حضرات اسکو الحاقی کہہ کر ٹال دیں۔

باقی رہا یہ اعتراض کہ اصول کافی میں ام کلثوم کی ولدیت نہیں لکھی۔ ایسا کہنے والے حضرات امام ابوعبداللہ اہل بیت کا مقولہ دربارہ عقد ام کلثوم دیکھ لیتے تو انکو ام کلثوم کی ولدیت سے سوال کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔ امام ممدوح سے عقد ام کلثوم با میرالمومنین حضرت عمر فاروق کی بابت سوال ہوا تو آپ نے صاف الفاظ میں فرمایا کہ:۔

ذالك فرج غصبناه

اس فقرے کا ترجمہ ہم نہیں کرتے بلکہ مدیر صاحب "اصلاح" کھجوا سے پوچھ لیجئے جو اس پر بہت کھسیانے نظر آتے ہیں۔ ہم تو آپ کو فعل ماضی مجہول کی ضمیر جمع متکلم کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ اگر یہ روایت منظور نہیں تو اسے چھوڑ کر اور سنئے:۔

ولدیت ام کلثوم کا ثبوت ہم اہلحدیث مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۳۶ء میں بحوالہ کتاب تہذیب الاحکام مطبوعہ لکھنؤ دے چکے ہیں۔ جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

ماتت ام کلثوم بنت علی و ابنها زید ابن عمر بن خطاب فی ساعة واحدة۔ *

کہئے صاحب اب تو ام کلثوم کی ولدیت (بنتیت علیؓ) ثابت ہو گئی یا نہیں!

کیا شیعوں کی کتب کلامیہ میں کوئی دلیل اس سے اصرح یا اسکے مساوی مل سکتی ہے؟

تعجب یہ ہے کہ حوالہ مذکور اہلحدیث مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۳۶ء میں ہماری طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ مگر اخبار "شیعہ" کا نامہ نگار ۸ مئی کے شیعہ میں ہم سے ام کلثوم کی ولدیت کا ثبوت مانگتا ہے۔

شیعہ کے نامہ نگار پر اتنا تعجب نہیں جتنا تعجب قبلہ کعبہ حاجی صاحب اڈیٹر اصلاح کھجوا پر ہے جو لکھتے ہیں:۔

روایت میں ام کلثوم بنت علی درج نہ ہونا اس امر کا ثبوت ہے کہ یہ ام کلثوم بنت ابوبکر تھیں۔ (رسالہ اصلاح کھجوا بابت رمضان ۱۳۵۵ھ)

مزید حیرت یہ ہے کہ تہذیب الاحکام سے بعض دوسری روائتیں نقل کرنے کے باوجود یہ روائت آپ کی نظر سے اوجھل رہ گئی۔ ہمیں امید ہے کہ آپ اگر مزید غور کریں گے تو اس روائت کو پالیں گے۔ جس کو ہم نے دو دفعہ شائع کر دیا ہے۔ اگر پھر بھی آپ کو نہ ملے تو کسی امرتسری شیعہ کو مامور کر کے دفتر اہلحدیث میں بھیجدیں۔ وہ تہذیب الاحکام میں دیکھ جائے۔

صحابی بننے کا آسان طریقہ

مجوزہ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی

صحابہ کرام کی عزت اسلام میں تمام افراد امت سے بڑھ کر ہے۔ اسی لئے مرزا صاحب قادیانی نے کسی زمانے میں اپنے اتباع کو ترقی دینے کے لئے نسخہ ذیل تجویز کیا تھا:۔

من دخل فی جماعتی دخل فی صحابة محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ (خطبہ الہامیہ)

یعنی جو شخص میری جماعت میں داخل ہو جائے وہ آنحضرت صلعم کے اصحاب میں داخل ہو جائیگا۔

یہ نسخہ تو مجازی رنگ میں ہوگا۔ مگر خواجہ حسن نظامی صاحب نے جو نسخہ بتلایا ہے وہ اصلی صحابی بننے والا ہے۔ چنانچہ آپ اپنے اخبار "منادی" میں کسی حکیم صاحب کے سفر حجاز کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"حکیم صاحب کو گنبد خضرا کے اندر داخل ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی تھی میں نے اُن سے پوچھا کہ روضہ کے اندر کتنی جگہ ہے اور مزارات کیسے بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا مزارات کے آس پاس جالی لگی ہوئی ہے۔ اس لئے معلوم نہیں ہو سکتا کہ اندر کتنی جگہ ہے۔ جس حد تک میں اندر گیا وہاں بس اتنی جگہ ہے کہ میں نے جھک کر جالی کو بوسہ دیا تھا۔

رسول اللہ سامنے آ گئے۔ حکیم صاحب نے ایک عجیب بات یہ بھی سنائی کہ ایک دفعہ کسی حبشی مسلمان کو بوسہ دینے کے سبب سعودی سپاہیوں نے مارنا شروع کیا اور اُس حبشی نے یا رسول اللہ کہہ کر فریاد کی۔ یکایک سب نے دیکھا جو وہاں موجود تھے کہ رسول اللہ گنبد سے باہر تشریف لے آئے۔ ماننے والوں اور منکروں سب ہی نے حضور کی زیارت کی۔ مگر پلک جھپکاتے حضورؐ کی شبیہ غائب ہو گئی"

(منادی دہلی صفحہ ۹۔ ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء)

اہلحدیث جو لوگ اس طرح حضور علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے وہ یقیناً صحابی بن گئے۔ اس لئے ہم خواجہ صاحب کو مشورہ دیتے ہیں کہ آپ آئندہ حج کے موقع پر ضرور تشریف لے جائیں اور حبشی مذکور کی طرح روضہ عالی کی جالی کو بوسہ دیکر دانستہ سعودی سپاہی سے پٹیں پھر "یا رسول اللہ" کا نعرہ لگا کر زیارت انور سے شرف یاب ہو کر صحابی بن جائیں خیر یہ تو ہوا صحابی بننے کا نسخہ جسکو استعمال کرنے کا ہم آپ کو مشورہ دیا ہے۔

اب سوال آپ سے یہ ہے کہ ذات رسالت نے گنبد خضرا سے نکل کر جھوٹا کس کو قرار دیا؟ نجدی سپاہی کو یا حبشی کو؟ آنحضرت صلعم نے اتنی تکلیف فرما کر بھی فیصلہ کچھ نہ دیا۔ ہماری طرف سے دوسرا مشورہ یہ ہے کہ آپ اس بات کا فیصلہ بھی ضرور کرا کر آئیں۔ اور یہاں آ کر اسکو شائع کریں۔

لطیفہ ناظرین جانتے ہیں کہ پہلے تو سفر حج، مرحلہ حج کی ادائیگی کے لئے سمجھا جاتا تھا مگر اب بقول خواجہ صاحب

* حضرت علی کی بیٹی ام کلثوم اور اس کا بیٹا زید ابن عمر ایک ہی وقت میں فوت ہو گئے (۔ ۔ ۔ ترجمہ)

دیلوی حج صحابی بننے کے لئے بھی مفید ہے۔ پس ہمارے ناظرین خواجہ صاحب سے التماس کریں کہ آپ آئندہ سال ضرور حج کو جائیں اور وہاں جاکر خود بھی وہی نسخہ استعمال کریں جو آپ نے دوسروں کے لئے تجویز فرمایا ہے۔

قادیانی مشن

کیا قادیانی منطق علم منطق ہے یا منطق الطیر؟

ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک علوم آلیہ میں علم منطق کا درجہ سب سے عالی ہے۔ ہمیں بہت خوشی ہوتی ہے جب ہم کسی فریق کو منطقی اصطلاحات استعمال کرتے ہوئے سنتے ہیں خصوصاً قادیانی مباحث میں جب ہم علم منطق کا استعمال دیکھتے ہیں تو ہمیں بعد مسرت ہوتی ہے کیونکہ قادیانی مباحث کا خلاصہ منطقی اصطلاح میں بالکل آسان پیرائے میں سامنے آجاتا ہے۔ مثلاً شکل اول کی صورت میں یوں سمجھئے:۔

مرزا قادیانی نبی اللہ .... (صغریٰ)

کل نبی یجب ان یکون صادقاً فیما اخبر من اللہ (کبریٰ)

یہ قیاس مرزا صاحب کے اتباع کی طرف سے بصورت شکل اول پیش کیا جا سکتا ہے۔ پس علماء اور طلبائے منطق جس طرح چاہیں اسپر طبع آزمائی کریں ان کو ہر طرح حق حاصل ہے۔ آئندہ مضمون کیلئے ہماری طرف سے یہ تمہید ہے۔ اب ہم اصل مضمون کی طرف رخ کرتے ہیں:۔

قادیان کے اخبار الفضل مورخہ ۸ مئی سنہ حال میں منطقی اصطلاحات کے رنگ ایک مضمون مرزا صاحب کی تصدیق کے لئے شائع ہوا ہے۔ ہمیں گمان ہے کہ مضمون لکھتے وقت راقم مضمون کو "اہلحدیث" کا تصور ضرور آیا ہوگا۔ کیونکہ "اہلحدیث" ہی ان کے ایسے مضامین کا قدردان ہے۔ اس لئے کہ اہلحدیث کا قول ہے:۔

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے
بلایہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

قرآن مجید میں ایک آیت ہے جسکے الفاظ یہ ہیں:۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ[1]

اس آیت کو مرزا صاحب قادیانی نے اپنی صداقت پر بطور دلیل کے پیش کیا ہے۔ آپ نے اسکی تفصیل اس طرح کی ہے کہ یہ آیت صداقت نبوت پر دلیل ہے کیونکہ اس میں خدائی قانون کا اظہار کیا گیا ہے کہ جھوٹا مدعی نبوت زمانہ رسالت محمدیہ جتنی عمر نہیں پا سکتا۔ یعنی دعوائے نبوت کرنے کے بعد ۲۳ سال تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس دلیل پر معقولی رنگ میں ہماری طرف سے کئی دفعہ اظہار خیال کیا جا چکا ہے۔ آج ہماری توجہ اس مضمون کے جواب کی طرف ہے جو منطقی اصطلاح میں لکھا گیا ہے۔ ہمارے خیال میں مضمون مذکور طلبائے مدارس عربیہ کے لئے ایک اچھا خاصہ دل بہلاوا ہے۔ ممکن ہے کہ کھانے کے وقت یا مجلس مذاکرہ میں طلباء کے دو فریق باہم بحث کرکے اس سے اپنا دل بہلائیں۔ مضمون مذکور کا ابتدائی حصہ یہ ہے:۔

"جب حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے مامور اور ملہم ہونے کے متعلق آیت کریمہ لو تقول علینا بعض الاقاویل۔ لاخذنا منہ بالیمین۔ ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احد عنہ حاجزین۔ (سورہ الحاقہ رکوع ۲)

سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے نہ ہوتے بلکہ اپنی طرف سے باتیں بنا کر خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کرتے اور لوگوں کو سناتے کہ خدا تعالےٰ نے اس اس طرح کہا ہے تو آپ دعوئے الہام کے بعد ۲۳ سال تک زندہ نہ رہتے تو اس کے خلاف مندرجہ ذیل اعتراضات پیش کئے جاتے ہیں۔

اول۔ اس آیت سے ازروئے منطق کونسا قیاس بنتا ہے؟

دوم۔ اس آیت میں قضیہ شخصیہ ہے۔ اور یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ یہ معیار ہر مدعی الہام کے لئے نہیں ہو سکتا؟

پہلے سوال کا جواب | ازروئے قوانین منطق یہ دلیل بصورت قیاس شرطی اتصالی یوں بنیگی:

(کبریٰ) اگر آپ تقول کرتے
مقدم موجبہ

تو قطع الوتین کی سزا پاتے
تالی موجبہ

(صغریٰ) لیکن آپ نے قطع الوتین
نقیض تالی

کی سزا نہ پائی۔

(نتیجہ) پس آپ نے تقول نہیں کیا
نقیض مقدم

(یعنی آپ صادق ہیں)

کبریٰ اس قیاس کا آیت مندرجہ بالا میں درج ہے۔ اور نتیجہ اس قیاس کا خود اس آیت اور اس کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے۔ اہل علم کو قیاس کا مقدمہ اولےٰ اور نتیجہ معلوم ہے۔ ان دونوں کو ملانے سے دوسرا مقدمہ قیاس کا خود بخود معلوم ہو جائیگا"

اہلحدیث | آیت مذکورہ باصطلاح علم منطق قیاس استثنائی ہے جسکو قیاس شرطی اتصالی کہا جاتا ہے [illegible]

---

[1] اس آیہ کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ اگر محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم پر از خود کوئی بات کہدیتے (جسکے کہنے کا ہم نے حکم نہ دیا ہوتا) تو ہم ان کو بڑی قوت کے ساتھ پکڑ کر ان کی شہ رگ کاٹ دیتے۔ منہ

منطقی اصطلاح نہیں بلکہ قیاس استثنائی میں اتصال کا داخل ہوتا ہے۔ اگر اتصال نہ ہو تو نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ اس کے علاوہ یہ کہنا بھی ایجاد بندہ ہے کہ قیاس کا مقدمہ اولیٰ اور نتیجہ معدوم ہے الخ

قیاس استثنائی کا قانون ہے کہ

"وضع المقدم ینتج وضع التالی۔ رفع التالی ینتج رفع المقدم"

راقم مذکور نے کمال سادگی سے نہ وضع مقدم کیا نہ رفع تالی کیا بغیر اس کے نتیجہ کا اظہار کرنے بیٹھ گئے۔

اس پر طرفہ یہ کہ آپ لکھتے ہیں کہ اس قیاس میں کبریٰ اور نتیجہ مذکور ہیں لیکن صغریٰ موجود نہیں۔ اگر صغریٰ موجود نہیں تو قیاس کی تعریف بھی اس پر صادق نہیں آسکتی۔ کیونکہ قیاس کی تعریف یہ ہے۔

قول مرکب من قضایا یلزم لذاتہ قول آخر

جو کلام قضایا سے مرکب نہیں وہ قیاس نہیں۔ اگر راقم مضمون اور اسکے ہم نوا علم منطق کا صحیح استعمال کرتے تو پہلے آیت مذکورہ کو قیاس کی صورت میں یوں پیش کرتے۔

لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ (کبریٰ) اور رفع تالی کی صورت میں صغریٰ یوں لکھتے لکن لم نأخذہ۔ اس کا نتیجہ نکلتا انہ لم یتقول۔

دوسرا اعتراض | معترض کی طرف سے یہ ہے کہ اس آیت میں قضیہ شخصیہ ہے اور یہ آنحضرت صلعم کی صداقت کے لئے پیش کیا گیا ہے یہ معیار ہر مدعی الہام کے لئے نہیں ہوسکتا۔

اس اعتراض کی تشریح یوں ہے کہ آیہ کریمہ میں صیغہ واحد مذکر غائب (تقول) ہے۔ اس میں ضمیر آنحضرت صلعم کی طرف راجع ہے اور جس قضیہ میں باسم صریح یا باشارہ کسی خاص شخص کا ذکر ہو وہ قضیہ بلحاظ محکوم علیہ قضیہ شخصیہ ہوتا ہے۔ اس کا جواب قادیانی مجیب نے دیا ہے اس میں کمال صداقت و دیانت سے کام لیا ہے۔ چنانچہ مجیب لکھتا ہے۔

دوسرے اعتراض کا جواب | "یہ اعتراض قضیہ شرطیہ متصلہ کی کلیت و جزئیت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا۔ معترض نے یہ دیکھ کر کہ اس آیت کریمہ میں اسم خاص یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے۔ غلطی سے سمجھ لیا کہ یہ قضیہ شخصیہ ہے۔ اور مطلقاً آپ ہی کیلئے مخصوص ہے۔ حالانکہ یہ قضیہ شرطیہ شخصیہ نہیں کیونکہ قضیہ شرطیہ شخصیہ وہ قضیہ ہے جس میں حکم مقدم کی خاص تقدیر پر ہو۔

قضیہ شرطیہ متصلہ میں دیکھا یہ جاتا ہے کہ اس قضیہ میں مقدم پر حکم کس طرح لگایا گیا ہے کیونکہ کلیت و جزئیت اس قضیہ کے مقدم کی تقدیر و حالات پر موقوف ہوتی ہے۔ اگر مقدم کی خاص تقدیر پر تالی کا حکم ہو تو وہ قضیہ شخصیہ کہلائے گا۔ لیکن اگر قضیہ شرطیہ متصلہ میں مقدم اور تالی کے درمیان لزوم بین ہو اور تالی کا حکم مقدم کی جمیع تقادیر و اوضاع پر ہو تو وہ قضیہ کلیہ ہوتا ہے۔ ایسے قضیہ کے مقدم میں اگر اسم خاص کا ذکر ہو تو وہ شخصیہ نہیں بن جاتا۔"

(الفضل ص۶ ۳ مئی ۱۹۴۰ء)

اہلحدیث | یہ ساری منطقی تقریر ایسی ہے کہ اسکے حق میں یہ کہنا چاہئے کہ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي

معترض کا مطلب ہم شروع سوال میں بتا آئے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ آیت مرقومہ میں بلحاظ محکوم علیہ قضیہ شخصیہ ہے۔ اس کی مثال یہ آیت ہوسکتی ہے۔ لَوْ أَرَدْنَا أَنْ نَتَّخِذَ لَهْوًا لَاتَّخَذْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا۔ یہ آیت بعینہا آیت زیر بحث کی طرح ہے بلحاظ اوضاع کے قضیہ کلیہ ہے اور بلحاظ محکوم علیہ قضیہ شخصیہ۔ کیونکہ اس کا مآل یہ ہے کہ ھذا ملزوم لذا مجیب کو اس بات کا خود خیال ہوگا اس لئے اس نے کمال چالاکی دکھائی کہ اس قیاس استثنائی کو بذاتہ ناکافی قرار دیکر بیرونی تائید سے کام لیا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔

"اس تشریح و توضیح کے بعد ہم آیت لو تقول پر غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ قضیہ کلیہ ہے۔ کیونکہ یہ بھی قضیہ شرطیہ متصلہ لزومیہ ہے۔ جس کے مقدم اور تالی میں اتصال لازم ہے اور نوع مدعیان نبوت جس کے ایک فرد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی۔ ہر فرد پر اسی طرح صادق آتا ہے جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر صادق آتا ہے۔" (الفضل ص۹ ۳ مئی ۱۹۴۰ء)

اہلحدیث | بس یہ ہے اس بحث کی اصل جان۔ اہل علم توجہ فرمائیں کہ آیت کریمہ کو قیاس استثنائی اور برہان قطعی کہہ کر بیرونی تائید کا محتاج ہونا قیاس مذکور کو برہان سے موصوف کرسکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔

اب ہم آپ کے لزوم کی حقیقت کھولتے ہیں پس غور سے سنئے! آپ کا یہ دعویٰ کہ یہ آیت مدعیان دعوے کاذبہ کی تمام نوع کو شامل ہے بے دلیل ہے قرآن شریف سے اس دعویٰ کی نقیض ثابت ہوتی ہے۔ غور سے سنئے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ۝ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝[1] (سورہ یونس)

اس آیت میں مفتریان علی اللہ کی سزا قتل یا ہلاکت نہیں بتائی گئی بلکہ دنیاوی زندگی کے بعد عذاب شدید کے وعید سے ڈرایا گیا ہے۔ اس آیت سے تمسک کرکے ہم کہہ سکتے ہیں کہ آیت زیر بحث کا شمول سب مدعیان کاذبین کو نہیں بلکہ بلحاظ محکوم علیہ یہ قضیہ شخصیہ ہے۔

تنبیہ | قادیانی متکلم بار بار آیت میں لزوم بین کا ذکر کرتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو وہ لزوم بین کی

---

[1] بے شک جو لوگ خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پائیں گے دنیا میں تھوڑا سا فائدہ ہے پھر انہوں نے ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے تب ہم ان کے کفر کی سزا میں ان کو سخت عذاب چکھائیں گے۔

حقیقت نہیں جانتا۔ یا اس کو قادیانی نبی کی تصریحات کا علم نہیں۔ پس وہ یاد رکھے کہ لزوم بیّن میں انفکاک نہیں ہوسکتا۔ جیسے اربعہ اور ستہ سے زوجیت منفک نہیں ہوسکتی۔ کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی عدد اربعہ یا ستہ تو ہو مگر زوجیت اس سے تھوڑی دیر کے لئے علیحدہ ہو جائے۔ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ ورنہ بیّن تو کجا لزوم ہی نہ رہے گا۔ اب سنئے قادیانی نبی سلطان القلم رئیس المتکلمین بالقابہ لکھتے ہیں کہ دعوے کا ذبہ کا مدعی دعوے کرنے کے بعد ۲۳ سال تک عمر نہیں پاسکتا۔ (اربعین نمبر ۴)

فرض کرو کہ کسی کاذب مدعی نے جنوری ۱۹۳۰ء میں جھوٹا دعوے کیا۔ اب اس کی ہلاکت کا ہونے تئیس سال تک مؤخر یا ملتوی رہنا قادیانی نبی کے نزدیک جائز ہے۔ اتنی مدت دراز تک انفکاک رہنے پر بھی دعویٰ اور ہلاکت میں لزوم بیّن کہنا علم منطق ہے یا منطق الطیر؟

قادیانی دوستو!

ما ھٰکذا یا سعد تورد الابل

تیسرا اعتراض اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ جھوٹے مدعیان الہام قتل کئے جاتے ہیں تو اس پر یہ استحالہ وارد ہوتا ہے کہ بعض سچے نبی بھی قتل کئے گئے۔ جیسے حضرت زکریا۔ حضرت یحییٰ لہٰذا یہ قاعدہ باطل ٹھہرتا ہے۔

(الفضل ۷ مئی ۳۷ء)

تیسرے اعتراض کا جواب تیسرا اعتراض یہ پیش کیا جاتا ہے کہ بعض صادق نبی قتل کئے گئے لہٰذا یہ کلیہ باطل ہوگیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ معترض نے یہ استحالہ اس مقصد کے لئے پیش کیا ہے کہ ہمارا کلیہ باطل ثابت ہو جائے۔ لیکن معترض کا پیش کردہ استحالہ ہر طور سے باطل ہے۔ چنانچہ ہم استحالہ کو اپنے کلیہ کے ساتھ ملائیں تو قیاس یہ بنیگا۔

کبریٰ: جھوٹا نبی قتل کیا جاتا ہے۔
(موجبہ کلیہ)

(صغریٰ) یوحنا قتل کیا گیا۔
(موجبہ جزئیہ)

(نتیجہ) یوحنا جھوٹا مدعی نبوت تھا۔

از روئے منطق یہ قیاس باطل ہے۔ کیونکہ اس میں حدا وسط "قتل کیا جانا" جو دونوں مقدمات میں محمول پڑا ہے۔ اور یہ شکل دوم ہے۔ اور اس شکل میں جو قیاس ہوتا ہے۔ اس میں دونوں مقدمات میں سے ایک کا سالبہ ہونا ضروری ہے اور نتیجہ بھی سالبہ نکلتا ہے۔ ورنہ وہ قیاس باطل ہوگا۔ قیاس مذکورہ بالا میں کوئی مقدمہ بھی سالبہ نہیں پس یہ قیاس باطل ہے۔ اور صاف ظاہر ہے کہ ہمارا کلیہ قائم رہا۔ لیکن مخالف کا پیش کردہ استحالہ باطل ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے قیاس باطل ٹھہرا۔

اگر فریق مخالف قضیہ کلیہ کا عکس کر کے اسکو اپنے پیش کردہ استحالہ سے ملائے۔ تو عکس کی صورت میں بھی اس کا استحالہ باطل ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ یہ قضیہ کہ "جھوٹا مدعی نبوت قتل کیا جاتا ہے" موجبہ کلیہ ہے۔ اور اس کا عکس صحیح ناممکن ہے۔ کیونکہ عکس صحیح کرنے سے قضیہ معکوسہ کاذبہ ہوگا۔ البتہ عکس مستوی ہوسکتا ہے۔ اور موجبہ کلیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ عکس مستوی یہ ہوگا۔

قضیہ غیر معکوسہ:۔ جھوٹا نبی قتل کیا جاتا ہے۔
(موجبہ کلیہ)

قضیہ معکوسہ:۔ بعض قتل کئے جانے والے جھوٹے نبی ہیں۔ (موجبہ جزئیہ)

اب مخالف کے پیش کردہ استحالہ کو مدنظر رکھ کر قیاس یوں بنے گا۔

کبریٰ:۔ بعض قتل کئے جانے والے جھوٹے نبی ہیں۔

صغریٰ:۔ یوحنا قتل کیا گیا۔ (مخالف کا پیشکردہ استحالہ) قضیہ موجبہ جزئیہ

نتیجہ:۔ کچھ نہیں۔

اس قیاس میں دوسرا مقدمہ ضرور جزئی ہوگا۔ اور قیاس باطل ٹھہریگا۔ کیونکہ ارسطو کے قانون کے مطابق دونوں مقدمات میں سے ایک کا کلی ہونا ضروری ہے۔ اور اگر دونوں مقدمات جزئی ہوں تو نتیجہ کچھ نہ نکلے گا۔ لیکن اوپر والے قیاس میں کوئی مقدمہ بھی کلی نہیں۔ اس لئے کوئی نتیجہ نہ نکل سکا۔ پس بصورت عکس بھی یہ استحالہ باطل ہے اور قضیہ کلیہ کا رد اس سے نہ ہوا"

(الفضل ۷ مئی ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث قادیانی مجیب اگر علم منطق میں تبحر رکھتا یا اس کو استعمال کرتا تو اس اعتراض کا جواب بہت آسان تھا۔ قادیانی دوستوں کی خاطر ہم خود ہی اس کا جواب دیدیتے ہیں۔ پس وہ غور سے سنیں:۔

قیاس استثنائی میں قانون ہے کہ

وضع التالی لا ینتج لجواز عموم التالی فاندفع ما توھم۔

اس جواب کی تفصیل تفسیر ثنائی[1] جلد اول کے مقدمہ میں دیکھئے۔

× عکس صحیح کیا ہوتا ہے۔ شاید عکس نقیض کو قادیان میں عکس صحیح کہتے ہیں۔ (اہلحدیث)

تعلیمات مرزا

(مع جواب الجواب) قادیانی مشن کی تردید کے لئے ایک مختصر مگر جامع رسالہ "تعلیمات مرزا" شائع ہوا تھا۔ جسکو ناظرین نے بہت پسند کیا۔ اور بہت جلد پہلا اڈیشن ختم ہوگیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا۔ جس کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی جامع کتاب ہوگئی ہے کہ اسکو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۶/ محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ (منگوانے کا پتہ)

مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

[1] تفسیر ثنائی جلد ۱ تا ۸ آٹھ جلدوں کا مکمل سٹ عہ (مینجر اہلحدیث)

صفات خداوندی میں تاویل وتفویض

(از مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

ذات خداوندی میں انسانی عقل اگر عاجز ہے تو صفات باری میں بھی تخیل کی جولانی کام نہیں دیتی۔ اس واسطے خدا کے سچے مذہب اسلام نے اس بحث کو چند لفظوں میں ختم کر دیا ہے۔ فرمایا۔ لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر۔ یعنی وہ خدا سمیع (سنتا) بصیر (دیکھتا) ضرور ہے۔ مگر اس کا سننا اور دیکھنا کسی انسان کی طرح نہیں بلکہ بے مثل ہے۔ کوئی مثل بہ نہیں جس سے مثال دیکر اسکی سماعت وبصارت کو سمجھا دیا جاوے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ وہ ان صفات سے موصوف ضرور ہے۔ قرآن مجید واحادیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ان جیسی اور صفات کا ذکر بھی آیا ہے۔ ان کو سمجھانے اور سمجھنے کے لئے گذشتہ علمائے اسلام نے دو طریق اختیار کئے ہیں۔ جن کو ان کی اصطلاح میں تفویض اور تاویل کہا جاتا ہے۔ موخر الذکر گروہ ان صفات کے معانی اہل زبان کے محاورات کے مطابق کر کے آیات صفات کا مطلب عوام کے ذہن نشین کراتے ہیں۔ مگر اصل کنہ وکیفیت تک پہنچنے کے مدعی وہ بھی نہیں۔ اول الذکر حضرات الفاظ ماثورہ کے سادہ تراجم کے بعد تمام کیفیت وحقیقت نامعلوم ہونے کے قائل ہیں۔ ہر دو فریق باہمد گر جنگ وجدل نہ کرتے بلکہ ہر ایک کو اسکے مسلک کے مطابق صحیح خیال کر کے اپنے مسلک کو ترجیح دیتے

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ خاکسار نے درس قرآن میں صفات باری کے متعلق مؤلین ومفوضین کا مسلک بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ مفوضین جیسے آیت استویٰ علی العرش میں تاویل نہیں کرتے ویسے ہی ھو معکم (والآیہ) میں معیت کی تاویل علم وغیرہ سے نہیں کرتے۔ مگر بعض معاصرین نے اس تقریر کو مسلک سلف کے خلاف سمجھا۔ پھر چند ہی نے بعض رسائل میں بزرگان سلف کے اقوال دکھائے۔ مگر پھر بھی آواز آتی رہی کہ یہ مسلک سلف کے خلاف ہے۔ تب میں نے مزید تحقیق کے لئے بیرونی علماء کی خدمت میں ایک سوال لکھ کر جواب طلب کیا۔ چنانچہ ان کے جوابات جو حسب منشا موصول ہوئے بغرض افادہ عام بذریعہ اخبار "اہلحدیث" احباب تک پہنچاتا ہوں تاکہ ذوی فہم حضرات فائدہ اٹھائیں۔ نیز ان مرحومین کے اقوال بھی بصورت فتوے درج ہیں جو ان کی مطبوعہ کتب میں مرقوم ہیں:-

فتویٰ امام شوکانی

کما نقول ھذا فی الاستول والکون فی تلک الجھۃ فکذا نقول فی مثل قولہ تعالیٰ معکم اینما کنتم وقولہ سبحانہ مایکون من نجوی ثلثۃ (الآیہ) الیٰ مایشابہ ذالک ویماثلہ ویقاربہ ویضارعہ نقول فی مثل ھذہ الآیات ھکذا جاء القرآن ان اللہ سبحانہ مع ھؤلاء ولا نتکلف بتاویل ذالک کما یتکلف غیرہ بان المراد بکون ھذا نکون وھذا المعیۃ ھو کون العلم فان ھذہ شعبۃ من شعب التاویل مخالف مذھب السلف وتیھا بین ما کان علیہ الصحابۃ (التحف)

(خلاصہ ترجمہ) یعنی جیسے استواء علی العرش میں تاویل حکومت وغیرہ سے نہیں کرتے اسی طرح ھو معکم وغیرہ آیات میں معیت کی تاویل علم سے نہیں کرتے۔ کیونکہ یہ مسلک صحابہ وتابعین کے مسلک کے خلاف ہے۔

فتویٰ نواب صدیق حسن مرحوم

الراجح عندنا القول باستوی اللہ علی العرش وان القرب والمعیۃ علیٰ ظاھرھا من دون تکیف ولا تاویل بالعلم والقدرۃ (انجاز الحوار والصلات)

وہ استفتا جو علماء کرام کی خدمت میں ارسال کیا گیا تھا مع جوابات درج ذیل ہے:-

سوال) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس شخص کے حق میں جو کہے کہ میں آیت ثم استویٰ علی العرش کی تاویل حکومت وغیرہ سے نہیں کرتا۔ اللہ کو بلا کیف عرش پر مانتا ہوں۔ اسی طرح آیت ھو معکم اینما کنتم کی تاویل علم وتصرف وقدرت سے نہیں کرتا۔ اس معیت کو بھی بلا کیف تسلیم کرتا ہوں اور ایسے ہی ید، وجہ، اور نزول جو صفات باری قرآن وحدیث صحیح میں وارد ہیں ان کی تاویل قدرت رضا نزول رحمت وغیرہ سے نہیں کرتا ہر ایک کو بلا کیف مانتا ہوں اور وہ کہتا ہے کہ یہ سلف کا مسلک ہے اور امام شوکانی وغیرہ کا نام لیتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایسا کہنے والا شخص سچا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو ملحد، زندیق، کافر کہلانے کا حقدار ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو جو شخص اس کے حق میں ایسے الفاظ استعمال کرے وہ کس جرم کا حقدار ہے؟ بینوا وتوجروا۔

الجواب

شرح فقہ اکبر میں ملا علی قاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:-

وقال الامام الاعظم فی کتاب الوصیۃ نقر بان اللہ علی العرش استوی من غیر ان یکون لہ حاجۃ الیہ الی ونعم ما قال الامام مالک رحمہ اللہ حیث سئل من ذلک الاستواء معلوم والکیف مجھول والسوال عنہ بدعۃ والایمان بہ واجب الخ ملخص۔

اسی طرح ید، وجہ وغیرہا جو آیات واحادیث میں ان پر اسی طرح ایمان لانا چاہئے کہ ید ووجہ ثابت ہے لیکن کیفیت معلوم نہیں ہے۔ یہ اصل مذہب ہے اور تاویلات بوجہ بچانے عوام کے فساد عقیدہ سے کی گئی ہیں اور اس میں اختلاف بھی ہے اور ایسے مسائل میں بحث وتفتیش نہ کی جاوے۔ کما قال الامام مالک رحمہ اللہ فی الاستواء علی العرش ان السوال عنہ بدعۃ فقط واللہ اعلم بالصواب

عزیز الرحمن عفی عنہ مفتی دار العلوم دیوبند
۱۴ صفر ۱۳۵۶ھ

فتویٰ

مولانا ابو القاسم صاحب سیف بنارسی

الجواب

شخص مذکور مفوضین سے ہے اور تفویض مذہب تمام اجلۂ سلف صالحین کا رہا ہے۔ جیسا کہ امام بغوی تفسیر معالم التنزیل میں لکھتے ہیں:-

روی عن سفیان الثوری والاوزاعی واللیث بن سعد وسفیان بن عیینۃ وابن المبارک وغیرھم من علماء السنۃ فی ھذہ الایات التی جاءت فی الصفات المتشابہات امروھا کما جاءت بلا کیف (سورہ اعراف)

امام ابن تیمیہؒ شرح حدیث النزول میں لکھتے ہیں:- کان السلف کربیعۃ ومالک بن انس وغیرھما یقولون الاستواء معلوم والکیف مجھول وھذا قول سائر السلف (ص۱۲)

پس جو مذہب تمام سلف کا رہا ہو اسکو الحاد و زندقہ و کفر کیسے کہہ سکتے ہیں؟ بلکہ ایسا کہنے والا خود دائرۂ کفر و الحاد کی طرف اقدام کرتا ہے۔ پس جیسے تفویض مذہب تمام سلف کا رہا ہے اسی طرح تاویل بھی بعض سلف جیسے امام بخاری امام رازی امام نووی وغیرہ کا مذہب رہا ہے۔ پس یہ کہنا التاویل تخالف مذھب السلف بھی غلط ہے۔ جیسا کہ امام ابن تیمیہ نے کتاب مذکور میں صراحت کی ہے کہ کلا القولین ماثور عن السلف من الصحابۃ والتابعین۔ یعنی سلف صحابہ و تابعین سے دونوں اقوال (تفویض و تاویل کا) منقول ہیں۔ لہٰذا دونوں راہیں سلف صالحین کی ہیں۔ واللہ اعلم

کتبہ محمد ابو القاسم المحمدی البنارسی
۲۹ محرم ۱۳۵۶ھ

فتویٰ مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی

الجواب ـــــــ شخص مذکور متبع سنت اور سچا پکا مسلم سلفی ہے۔ اور اسکو برے القاب سے یاد کرنے والے کو توبہ لازم ہے ورنہ کیا عجب کہ اسکے یہ الفاظ اسی پر لوٹیں۔ واللہ اعلم۔
(محمد۔ مدرسہ محمدیہ۔ دہلی)

فتویٰ مولانا ابو سعید شرف الدین مدرس مدرسہ میاں صاحب دہلی

الجواب

شخص مذکور ملحد نہیں ہے۔ اسکے ملحد و زندیق کہنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ شاید ملحد کہنے والے نے یہ وجہ سوچی ہو کہ استویٰ علی العرش کی تفسیر علی العرش بعض علما نے کی ہے اور ھو معکم اینما کنتم کی تفسیر صحابہ میں سے ابن عباس نے اور بعض تابعین مثل الضحاک و مقاتل و ثوری نے علم سے کی ہے اور بعض نے قدرت و سلطان و نصرت بھی لکھا ہے۔ یہ اقوال تفسیر ابن کثیر و فتح البیان و جامع البیان و درمنثور و جلالین وغیرہ میں منقول ہیں۔ خصوصاً علامہ ابن تیمیہ نے رسالہ نزول میں بڑے بسط سے لکھا ہے۔ جامع البیان کے حاشیہ پر یہی نقل کیا ہے۔ اور اسکو اجماع سے تعبیر کیا ہے:-

حیث قال وقد ثبت عن السلف انھم قالوا ھو معھم بعلمہ وقد ذکر ابن عبد البر وغیرہ ان ھذا اجماع من الصحابۃ والتابعین لھم باحسان ولم یخالفھم فیہ احد یعتد و ھو ماثور عن ابن عباس والضحاک ومقاتل بن حیان والثوری واحمد بن حنبل وغیرھم انتہی

خلاف اجماع سمجھ کر ملحد کہہ دیا حالانکہ اجماع نہیں صرف عدم ذکر خلاف سے اجماع سمجھ لیا گیا ہے ورنہ ایک صحابی اور تین تابعی ہیں۔ اور شاید انکا دکا اور بھی نکل آوے اور بعد کے علماء میں سے بہت اسی طرف ہیں جن کو جمہور کہا جاتا ہے۔ کما سیاتی اور کتاب الجوائز والصلات من جمع الاسامی والصفات میں ہے:-

واقول الراجح عندنا القول باستواء اللہ علیٰ عرشہ وکونہ علی السماء وفوق الخلق مبائنا عنہ وان القرب والمعیۃ وما یقاربہ من الصفات علیٰ ظاھرھا من دون تکییف ولا تاویل بالعلم والقدرۃ والسلطان ونحوھا فان التاویل لم یرد بوجوبہ ولا استحبابہ دلیل من الشرع و یکفی فی الایمان باللہ وحدہ وصفاتہ الحسنیٰ انہ العلی الاعلی المبائن من المخلوقات باسرھا لا یحل فی شیء ولا یحل فیہ شیء من الممکنات ونعلم انہ معنا وھو قریب منا کما وصف بہ نفسہ المقدس وورد بہ النص ولا نقول کیف ھذا القرب والمعیۃ ام بالعلم والعون والنصرۃ والسلطان ام بغیر ذلک وانما اول القرب والمعیۃ من اول من السلف والخلف وھم جمھور المفسرین للکتاب العزیز لنفی کونہ سبحانہ فی الارض وحلولہ فی المکان فرارا عن عقائد الاتحادیۃ والجھمیۃ القائلۃ بکونہ سبحانہ فی کل مکان من الامکنۃ بذاتہ تعالی اللہ عما یصفون وھذہ التاویلات وان کانت صحیحۃ فی نفسھا لما تدل علیہ بدلالۃ تضمنیۃ او التزامیۃ لکنھا لیست منصوصۃ ولا مدلولۃ علیھا مطابقیۃ حتی یتعین القول بھا فالاولی تفویض معانی ھذہ الایات الی من انزلھا علی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم وتفسیرھا ھی السکوت عن بیان کیفھا مع الاقرار بالظاھر المتبادر من الفاظھا المحکمۃ من غیر تعطیل ولا تشبیہ وھذا ھو طریقۃ السلف الصالحین المشھود لھم بالخیر وباللہ التوفیق انتہی ص۲۶۲۔ ص۲۶۳

جامع الترمذی میں ایسی صفات کے بارہ میں ہے امروھا بلا کیف وھکذا قول اھل العلم من اھل السنۃ والجماعۃ انتہی وقال ابن عبد البر اھل السنۃ مجمعون علی الاقرار بھذہ الصفات الواردۃ فی الکتاب والسنۃ ولم

ـــــــ
[1] ای من المتاخرین

یکیفوا شیأ منہا واما الجہمیۃ والمعتزلۃ والخوارج فقالوا من اقرہا فہو مشبہ فما ہم من اقربہا معطلۃ وقال امام الحرمین فی الرسالۃ النظامیۃ اختلف مسالک العلماء فی ہذہ الظواہر فرأی بعضہم تاویلہا والتزم ذلک فی ای الکتاب وما یصح من السنن وذہب ائمۃ السلف الی الانکفاف عن التاویل واجراء الظواہر علی مواردھا وتفویض معانیہا الی اللہ عزوجل الخ (الجوائز والصلات ص ۲)

خلاصہ یہ کہ بعض سلف وخلف نے بعض مقام صفات میں مناسب وصحیح تاویل کی ہے اور بعض نے نہیں کی۔ لہذا قول زید صحیح ہے۔ یہ بھی سلف کی اتباع ہے اور بعض تاویل جو سلف سے منقول ہو وہ بھی صحیح ہے۔ اور بلا دلیل مسلم کو ملحد کافر کہنا خود کافر ملحد بنتا ہے۔ فقط

ابوسعید محمد شرف الدین صدر مدرس۔ مدرسہ میاں صاحب مرحوم دہلوی

فتویٰ مولوی احمد الدین صاحب خطیب مسجد مولانا محمد حسین مرحوم بٹالوی

الجواب

جو شخص استویٰ علی العرش کی تاویل حکومت وغیرہ سے نہیں کرتا اور اللہ کو بلاکیف عرش پر مانتا ہے اور اسی طرح وھو معکم اینما کنتم کی تاویل علم اور نصرت و قدرت سے نہیں کرتا اس معیت کو بھی بلاکیف تسلیم کرتا ہے۔ یدوجہ نزول جو صفات باری قرآن وحدیث صحیح میں وارد ہیں ان کی تاویل قدرت رضا نزول رحمت وغیرہ سے نہیں کرتا۔ ہر ایک کو بلاکیف مانتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ یہ سلف کا طریقہ ہے۔ یہ شخص درست کہتا ہے۔ واقعی یہی طریقہ متقدمین کا ہے۔ وہ صفات باری کی تاویل نہیں کرتے ان کو بلاکیف مانتے ہیں۔ ایسا شخص ملحد یا زندیق کہلانے کا حقدار نہیں ہے بلکہ اہل سنت والجماعت کہلانے کا حقدار ہے۔ اور جو شخص اسکو ملحد یا زندیق کہتا ہے وہ بہت بڑا مجرم ہے۔ خدا اس کو ہدایت کرے۔ اس کو ایسا کہنے سے توبہ کرنی چاہئے ورنہ ڈر ہے کہ یہی فتوے خود اس پر عود نہ کرے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی کو کافر کہہ دے وہ شخص خود کافر ہو جاتا ہے۔ اگر وہ شخص جسکو اس نے کافر کہا ہے وہ ایسا نہ ہو اور صفات باری کی تاویل کرنا طریقہ متاخرین کا ہے ان پر بھی کفر لازم نہیں آتا۔ لیکن طریقہ متقدمین اچھا ہے۔ کیونکہ اس میں سلامتی ہے۔

شرح عقائد نسفی میں علامہ سعد الدین تفتازانی نے طریقہ متقدمین کو اسلم اور طریقہ متاخرین کو احکم فرمایا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دونوں مسلک علما کے ہیں۔ مگر سلف کا طریقہ افضل ہے۔

ھذا ما عندی من الجواب واللہ اعلم بالصواب۔

(العاجز احمد الدین امام مسجد شیخ رحیم بخش مرحوم از بٹالہ محلہ پوریاں)

احناف سے ایک سوال

علماء احناف با انصاف کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ یہ تو مسلمہ فریقین بات ہے کہ نماز پنجگانہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم پر معراج کی شب میں فرض ہوئی اور معراج شریف کے بعد پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں صرف آٹھ ماہ رہے۔ بعدہ ہجرت مدینہ منورہ کا حکم درگاہ باری سے صادر ہوا۔ اس عرصہ آٹھ ماہ میں سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف میں اپنے صحابہ کے ساتھ نماز باجماعت کب ادا فرمائی۔ حالانکہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا مدینہ منورہ میں ثابت شدہ بات ہے۔ مکہ شریف میں باجماعت نماز پڑھنا اور اذان کا ہونا معلوم تک نہیں۔ حالانکہ فرداً فرداً اپنے اپنے گھروں میں صحابہ نماز ادا کیا کرتے تھے۔ تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سورہ اعراف کے آخر میں جو آئت و اذا قرئ القرآن۔ فاتحہ خلف الامام کے عدم جواز میں پیش کی جاتی ہے یہ آیت مکی ہے اور مکہ شریف میں نماز پنجگانہ باجماعت ثابت نہیں ہے۔ تو پھر ہمارے دوست احناف اس آئت کو فاتحہ خلف الامام کی تردید میں کیوں پیش کیا کرتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ شریف میں تشریف لے جاکر کے باجماعت نماز صحابہ کو پڑھائی۔ تو جب مکہ میں جماعت فریضہ ہمراہ صحابہ ادا نہیں فرمائی تھی تو آئت موصوفہ اس بارے میں کس طرح سے چسپاں ہوسکتی ہے۔ کیا حق تعالےٰ نے مکہ ہی میں فاتحہ خلف الامام سے صحابہ کو منع کر دیا تھا۔ حالانکہ آنحضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف میں جماعت پنجگانہ کرائی ہی نہ تھی۔ جب بات کا ابھی وجود ہی نہ تھا تو پھر اس سے منع کرنے کا کیا مطلب۔

ذرا ٹھنڈے دل سے سوچ کر جواب لکھیں۔ جلدی کی ضرورت نہیں۔ اور نہ میں کوئی مناظرانہ گفتگو کرنا پسند کرتا ہوں۔ صرف اس خدشہ کو پیش کر کے جواب کا منتظر ہوں۔ زیادہ والسلام خیر الختام

(مولوی نور محمد میانوی جہلمی خادم اہل حدیث)

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از مولانا عبدالصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید | اسی خوف سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین رضہ نے حدیثوں کو مدون نہیں ہونے دیا۔

(اہلحدیث ۱۰ محرم)

تائید | یہاں پر مولوی صاحب نے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم پر بڑا بھاری بہتان لگایا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر خلفاء راشدین سے خلفاء اربعہ کو مراد لیا ہے تو ان کی بابت یہ کہنا کہ حدیثوں کو مدون نہیں ہونے دیا سراسر غلط اور جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ کسی دلیل سے ان خلفاء کا کتابت حدیث یا روائت و تبلیغ حدیث سے منع کرنا ثابت نہیں ہے۔ یہاں پر تفصیل کے ساتھ ہر چہار خلیفہ کے حالات وکیفیات وخیالات متعلقہ حدیث نبوی کو ذکر کیا جاتا ہے۔ اس سے صاف طور پر ثابت ہوگا کہ خلفاء اربعہ رضہ احادیث نبویہ کو بہت اہمیت دیتے تھے اور کتاب اللہ کے بعد سنت نبویہ (حدیث) کی طرف رجوع کرتے تھے۔

چنانچہ میراث جدہ کی بابت حضرت صدیق اکبر رضہ کا حدیث نبوی کی جانب رجوع کرنا بیان کیا جاچکا ہے اور آنحضرت صلعم کے انتقال کے بعد آپ کے موقع دفن کی بابت صحابہ کو علم نہ ہونے کے سبب تردد لاحق ہؤا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے یا کسی اور صحابی نے اس حدیث کو بیان کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کی روح کو اللہ تعالیٰ جس جگہ قبض کرتا ہے اسی مقام پر وہ دفن کیا جاتا ہے۔ اس پر سب نے اتفاق کیا اور آپ کو اسی حجرہ مبارک میں دفن کیا جہاں پر آپ فوت ہوئے۔ اسی طرح آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد حضرت فاطمہ سیدۃ النساء باپ کی میراث کا مطالبہ کرنے حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آئیں۔ آپ نے فرمان نبوی پڑھ کر سنایا کہ آنحضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ انبیا کی میراث تقسیم نہیں ہوتی۔ وہ جو کچھ چھوڑتے ہیں سب صدقہ ہوتا ہے۔ حضرت سیدہ اس حدیث کو سن کر چپ ہوکر واپس چلی گئیں اور پھر کبھی مطالبہ نہیں کیا۔ علاوہ ازیں حضرت ابوبکر صدیق نہ صرف احادیث نبویہ کو حجت شرعیہ اور دلیل دینی مانتے تھے بلکہ صحابہ میں سب سے زیادہ حدیث نبوی کے عالم اور سنت نبویہ کے حافظ تھے۔ چنانچہ علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفا میں لکھا ہے:۔

وکان مع ذلک اعلمہم بالسنۃ کما رجع الیہ الصحابۃ فی غیر موضع یبرز علیہم بنقل سنن من النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحفظھا ھو ویستحضرھا عند الحاجۃ الیھا لیست عندھم وکیف لاتکون کذلک وقد واظب صحبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اول البعثۃ الی الوفاۃ و مع ذلک من اذکی عباد اللہ واعقلھم و انما لم یرو عنہ من الاحادیث المسندۃ الا القلیل لقصر مدتہ وسرعۃ وفاتہ بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم والا فلو طالت مدتہ لکثرت ذلک عنہ جدا ولم یترک الناقلون عنہ حدیثا الا نقلوہ ولکن کان الذین فی زمانہ من الصحابۃ لایحتاج احد منھم ان ینقل عنہ ماقد شارکہ ھو فی روایتہ فکانوا ینقلون عنہ مالیس عندھم (تاریخ الخلفا)

اسی باوجود ان اوصاف اور محاسن کے ابوبکر صدیق تمام صحابہ سے زیادہ حدیث کے جاننے والے تھے جیسا کہ جیشتر باتوں میں صحابہ نے ان کی طرف رجوع کیا اور وہ اپنے حفظ اور یاد سے حاجت کے وقت صحابہ سے وہ حدیثیں بیان کرتے تھے جو ان کے پاس نہ تھیں اور کیوں نہ ہوتیں۔ وہ شروع نبوت سے وفات تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمیشہ ساتھ رہے اور ان خوبیوں کے ساتھ وہ اللہ کے بندوں میں سب سے زیادہ ذہین اور عاقل تھے مگر ان سے احادیث تھوڑی مروی ہیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ انکی مدت کم تھی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تھوڑے ہی دن (دو برس چھ ماہ) بعد وفات پائی ورنہ اگر ان کا زمانہ دراز ہوتا تو ان سے بکثرت حدیثیں مروی ہوتیں اور محدثین ان کی کسی حدیث کو بلا نقل کئے نہ چھوڑتے۔ لیکن بات یہ تھی کہ انکے زمانہ میں جس قدر لوگ تھے صحابہ رضہ تھے اور جن حدیثوں میں وہ خود ابوبکر کے ساتھ شریک تھے ان کی روائت میں وہ ان کے محتاج نہ تھے۔ وہ لوگ ابوبکر صدیق سے فقط وہی حدیثیں روائت کرتے تھے جو ان کو خود معلوم نہ تھیں"

اور امام ابن سعد نے طبقات میں امام محمد بن عمر اسلمی کا قول نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:۔

انما قلت الروایۃ عن الاکابر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانھم ماتوا قبل ان یحتاج الیھم۔ (قواعد التحدیث)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے صحابہ رضہ سے احادیث کم روایت ہونے کا سبب یہ ہے کہ وہ لوگ رحلت کر گئے۔ قبل اسکے کہ لوگ ان کی روائتوں کی طرف محتاج ہوں"

اور علامہ سیوطی نے امام نووی کا قول نقل کیا ہے:۔

قال النووی فی تھذیبہ روی الصدیق عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مائۃ حدیث واثنین واربعین حدیثا وسبب قلۃ روایتہ انہ تقدمت وفاتہ قبل انتشار الحدیث

وا عتناء التابعین بسماعتها و تحصیلها وحفظها (حسن البیان ص۳۷)

امام نووی نے اپنی کتاب "تہذیب الاسماء" میں لکھا ہے کہ ابوبکر صدیق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سو بیالیس ۱۴۲ حدیثیں روایت کی ہیں۔ اور ان کے قلت روایت کا سبب یہ ہے کہ ان کی وفات حدیث کے پھیلنے اور تابعین کے حدیث کی سماعت اور اس کی تحصیل اور حفظ کے لئے اہتمام و توجہ کرنے سے پہلے ہوئی "

امام محمد بن عمر اسلمی نے حضرت ابوبکر صدیق کو حفاظ صحابہ اور مکثرین روایت میں شمار کیا ہے۔ اسی طرح علامہ شمس الدین ذہبی رح نے بھی تذکرۃ الحفاظ میں ان کا ذکر کیا ہے اور کہیں یہ نہیں لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق حدیث نبوی کے مخالف تھے یا کسی کو جمع حدیث یا کتابت و روایت حدیث سے منع کرتے تھے۔ بلکہ امام ذہبی نے خود ایک مرسل روایت ذکر کر کے لکھا ہے "فهذه المراسيل يدل ان مراد الصديق التثبت فى الاخبار والتحرى لا سد باب الرواية

یعنی یہ مذکورہ مرسل روایات تمہیں بتا رہی ہیں کہ حضرت صدیق اکبر کی غرض احادیث کی تحقیق اور جانچ کرنا ہے اور اس سے مقصود باب روایت کا بند کرنا نہیں ہے "

یہ بھی واضح رہے کہ خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر مسلمانوں کا شغل زیادہ تر جہاد کے ساتھ رہا اور جو نیا ملک ہوتا اس میں تعلیم اسلام اور قضا وغیرہ امور کے لئے صحابہ مقیم ہو جاتے اور لوگوں کو قرآن و حدیث کی تعلیم دینے لگتے۔ اس عرصہ میں صحابہ کی تعداد بکثرت موجود تھی اور وہ لوگ خود حدیث سے واقف تھے اس لئے ان کی توجہ تدوین حدیث کی جانب نہ ہوئی نہ ان کو اس کی ضرورت تھی اس وجہ سے ان کو حدیث کی تدوین و تالیف کا اتفاق اور موقع نہیں ملا۔ پس مولوی اسلم صاحب کا یہ کہنا کہ "خلفاء راشدین نے حدیث کو مدون نہیں ہونے دیا" جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان خلفاء رضی اللہ عنہم نے لوگوں کو حدیثوں کے جمع اور مدون کرنے سے قصداً منع کر دیا اور روک دیا۔ حالانکہ یہ بات قطعاً غلط ہے۔

اس زمانہ میں حدیثوں کی تدوین کرنے والے ظاہر ہی نہیں ہوئے تھے۔ حضرت علی مرتضیٰ کی شہادت ۴۰ھ ماہ رمضان میں واقع ہوئی ہے۔ یہ کوئی ثبوت کے بعد ممتد زمانہ نہیں ہے کہ احادیث نبویہ کے ساتھ لوگ جھوٹی روایتیں شامل کرنے لگیں۔ علاوہ بریں تدوین حدیث نہ ہونے سے احادیث کا غیر مکتوب ہونا لازم نہیں ہے۔ متعدد صحابہ اور تابعین احادیث کی قرأت و حفظ کے ساتھ کتابت کا التزام و اہتمام رکھتے تھے۔ پس ایسی صورت میں یہ امر یقیناً محال و ناممکن ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ کے نام ذکر کر دیئے جائیں جو احادیث اور علوم کے لکھنے کا اہتمام و اعتنا رکھتے تھے۔

حضرت سعید بن جبیر شاگرد حضرت عبداللہ بن عباس (دارمی) امام زہری (دیکھو تذکرۃ الحفاظ) رجاء بن حیوہ (مسند دارمی) ابو قلابہ جرمی (تذکرۃ الحفاظ ص۸۴ ج ۱) خالد بن معدان (تذکرۃ الحفاظ) بشیر بن نہیک (مسند دارمی) عطاء بن ابی رباح (تہذیب التہذیب) حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے شاگردوں کو لکھواتے تھے (مسند دارمی) نیز حضرت انس رض اپنے لڑکوں کو حکم دیتے تھے کہ اس علم کو لکھ کر مقید کر لو۔ (مسند دارمی) اور تبع تابعین کے عصر میں تو کتابت کا اس کثرت سے رواج ہوا کہ کوئی محدث اور کوئی امام ایسا نہ تھا جو حدیثوں کو لکھتا اور قلم بند کرتا نہ ہو۔ اور خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رح نے جو کہ بڑے جلیل القدر تابعی تھے تمام دنیائے اسلام کے علمی مقامات سے حدیثوں کو جمع کرایا۔

اور اگر خلفاء راشدین سے مراد خلفاء اربعہ کے ماسوا بھی ہیں تو ان میں سے حضرت عمر بن عبدالعزیز رح بھی ہیں ان کے عہد میں بہت سے محدثین نے حدیثیں جمع کیں اور لکھیں۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ پس مولوی صاحب کا دعویٰ باطل و بے ثبوت ہے۔ (باقی)

حنفی علماء کرام سے سوال

ناظرین آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ حضرات احناف ہمیشہ یہ فرمایا کرتے ہیں کہ مروجہ کتب فقہ قرآن و حدیث کا نچوڑ ہیں، حالانکہ مروجہ کتب فقہ کے صدہا مسائل خلاف قرآن و حدیث ہیں۔ جو ناظرین سے پوشیدہ نہیں۔ یہ ناچیز صرف ایک مسئلہ کتب فقہ کا حنفی دوستوں سے پوچھتا ہے جو فقہ مروجہ کی مشہور کتاب شامی جلد اول میں یوں مسطور ہے :-

ویجدد نکاح امرأته عند شاهدين فى كل شهر مرة او مرتين۔

یعنی ہر ماہ میں دو بار ورنہ ایک بار احتیاطاً اپنی عورت سے اپنا نکاح دو گواہوں کے روبرو از سر نو پڑھوا لیا کرے۔

اب میں احناف سے اس قدر دریافت کرتا ہوں کہ یہ مسئلہ مندرجہ شامی کون سی آیت یا حدیث کا نچوڑ ہے۔ مہربانی فرما کر ذرا سوچ کر جواب تحریر میں لادیں اور جس پرچہ میں جواب لکھیں اس کی ایک کاپی ناچیز راقم کو بھی بھیج دیویں۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

(مولوی نور محمد میانوی جہلمی خادم اہل حدیث)

حسن البیان بجواب سیرۃ النعمان

مصنفہ مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی مرحوم

"سیرت النعمان" کے مصنف نے ائمہ حدیث مثلاً امام بخاری و دیگر محدثین پر خوب رد و قدح کی ہے اور فقہ حنفیہ کو حدیث رسول کے ہم پلہ قرار دیا ہے۔ مولانا موصوف نے تمام اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے۔ جسکو معترض نے تسلیم کیا۔ قیمت ۸/ محصول ڈاک علیحدہ۔

ملنے کا پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

فتاویٰ

س ۱۵۴ } ساراں بی بی کا نکاح عبدالشکور کے ساتھ تین سو پچیس ۳۲۵ روپیہ مہر پر باندھا گیا۔ ۳ سال کے اندر ایک لڑکا اور لڑکی پیدا ہو کر گزر گئی۔ مگر ایک بچہ پانچ یا چھ ماہ رہ کر فوت ہو گیا۔ بعدہ لڑکی گزر جانے کے ۵ یوم بعد ساراں بی بی کا انتقال ہو گیا۔ مرحومہ ساراں بی بی کی والدہ صاحبہ اور دو ہمشیرہ موجود ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ مہر کے حقدار کون کون لوگ ہونگے اور مہر کا ترکہ کس طرح تقسیم ہونا چاہیئے۔ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۵۴ } ساراں بی بی کا مہر اس کا ترکہ ہے جو اس کے باقی ماندہ ورثاء پر تقسیم ہوگا۔

چونکہ عبدالشکور خاوند کی حیات ممات کا ذکر سوال میں نہیں ہے۔ اس لئے مفصل جواب نہیں دیا جا سکتا

س ۱۵۵ } تین آمین کی بابت یہاں پر چند اشخاص زور دیتے ہیں کہ تین آمین بھی صحیح حدیث سے ثابت ہیں۔ بعض علمائے اہل حدیث ضعیف بتلاتے ہیں تین آمین کو۔ لہذا برائے مہربانی اس مسئلہ پر بذریعہ اخبار اہلحدیث روشنی ڈالیں تاکہ مسئلہ صاف ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اجر عظیم دیگا۔

(خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۰۴۹)

ج ۱۵۵ } تین آمین کہنے کی کوئی حدیث بسند صحیح ثابت نہیں۔ اگر کوئی صاحب دعوےٰ کرتے ہیں تو پیش کریں۔ مگر مع سند ہو تو غور کیا جاوے گا۔ مجمع الزوائد ہیثمی میں ایک یادداشت کر کے لکھا ہے جس پر نہ سند ہے نہ جرح۔

س ۱۵۶ } مسجد کے بنانے کے لئے ہنود کفار وغیرہ سے چندہ مانگنا یا خود وہ لوگ اپنی خوشی سے چندہ میں شریک ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے روپیہ لے کر مسجد میں لگا سکتے ہیں یا نہیں؟ (عبدالقادر کوڈگی۔ ضلع بلہاری)

ج ۱۵۶ } مسجد کی امداد میں مشرکین کی امداد قبول کرنا منع نہیں۔ بناء کعبہ قبل از اسلام جس میں آنحضرتؐ بھی شریک تھے۔ مشرکین نے کی تھی اور بعد اسلام پیغمبر اسلام علیہ السلام اسی میں نماز پڑھتے رہے۔

س ۱۵۷ } عقیقہ، قربانی، فطرہ، زکوٰۃ، وغیرہ کے روپے مسجد کے لئے خرچ کر سکتے ہیں یا نہیں (سائل مذکور)

ج ۱۵۷ } عقیقہ، قربانی وغیرہ کی کھالیں غرباء کا حق ہے۔ مسجد پر نہ لگاویں۔ مسجد کے لئے الگ چندہ کریں۔

س ۱۵۸ } نماز صبح کے فرض کے بعد دعاء قنوت جو رکوع کے بعد مانگی جاتی ہے وہ ہمیشہ مانگ سکتے ہیں یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۵۸ } کوئی حرج نہیں۔ جو فعل نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر میں ایک دفعہ کیا ہو بشرط عدم مانع و عدم خصوص امتی تمام عمر کرے تو کوئی حرج نہیں

س ۱۵۹ } بانجھ عورت سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں۔ حدیث میں آیا ہے بچے جننے والی عورت سے نکاح کریں۔ کنواری لڑکیوں کو بانجھ اور بچہ جننے والی کیونکر پہچان سکتے ہیں۔ بانجھ کو کون کر سکتے ہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۵۹ } جائز ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم کی بعض بیویاں بانجھ تھیں۔ بچے جننے والی سے نکاح کرنا مرغوب من الشرع ہے۔ یہ بات عام خاندانی حالات سے اندازہ کر سکتے ہیں (ماں نانی وغیرہ کے حالات سے)

س ۱۶۰ } خواب میں پاخانہ یا پیشاب کرنا معلوم ہوتا ہے۔ بیدار ہوتے ہی کچھ بھی ظاہر نہیں نہ پیشاب ہے نہ پاخانہ۔ اسی طرح عورت سے ہم بستر ہونا معلوم ہوتا ہے۔ مگر بیداری میں تراوت ظاہر ہے۔ تو اس کا سبب کیا ہے پاخانہ اور پیشاب کیوں ظاہر نہیں ہوتا ہے اور منی کیوں خارج ہوتی ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۶۰ } ذکر آلہ میں جو مادہ ہے وہ بیداری میں دب جاتا ہے جس کے باعث ہیجان پیدا ہو جاتا ہے پاخانہ کے لئے ہیجان کی کوئی صورت نہیں۔ اس لئے پاخانہ یا پیشاب نہیں نکلتا۔

س ۱۶۱ } امانت کس کو کہتے ہیں۔ ایک شخص نے ۲۰ یا ۲۵ روپیہ امانت رکھا۔ امانت رکھنے والے شخص نے اپنی ضرورت کے واسطے خرچ کر لیا۔ پھر امانت رکھوانے والے نے امانت طلب کی تو وہ رقم پوری کی پوری دیدی۔ یہ امانت میں خیانت ہوئی یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۶۱ } امین امانت کو صاحب امانت کی اجازت کے بغیر خرچ نہیں کر سکتا۔ کرے تو غصب ہے اور قرض رہے گا جو عند الطلب ادا کرنا ہوگا۔

س ۱۶۲ } تجرید البخاری میں ایک حدیث صلہ میں بیان اس طرح ہو رہی ہے:۔

ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو ظرف علم کے یاد کرلئے تھے چنانچہ ان میں سے ایک کو تو میں نے ظاہر کر دیا۔ اور اگر دوسرے کو ظاہر کروں تو یہ گلا کاٹ ڈالا جائے۔

اس حدیث کا مطلب پوری طرح تفصیل وار بیان کر کے معلوم کرائیں۔ (سائل مذکور)

ج ۱۶۲ } یہ علم سیاسیات کے متعلق تھا کہ اگر میں اس حدیث کو حکومت پر چسپاں کر دوں، جیسا کہ میرا خیال ہے تو مجھے ضرور سزا ملے۔ اللہ اعلم

غریب لنڈ

ضروری اطلاع

جملہ ناظرین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ہر سوال کا جواب طلب کرنے کے لئے ۲ پیسے کے ٹکٹ جواب مختصر کے لئے بھیجا کریں۔ مختصر جواب نہیں چھپتے۔ خوب یاد رکھیں۔ (مفتی)

پیر مہر علی شاہ گولڑوی مرحوم | دنیا کو کسی نے بھی دار البقا نہیں سمجھا۔ مگر عملی طور پر دار البقا سے کم بھی نہیں جانا گیا۔ واقعات دنیا شب وروز اہل دنیا کو ہوشیار کرتے ہیں کہ ؎

یاں رہنے کی مہلت کوئی کب پاتا ہے
آتا ہے اگر آج تو کل جاتا ہے

پیر صاحب مرحوم گولڑہ ضلع راولپنڈی کے رہنے والے تھے۔ آپ صوفی منش اور وحدت الوجود کے معتقد تھے۔ مگر صوفیوں میں ایک ذی علم بزرگ تھے جن کی علالت کی خبریں عرصہ سے آرہی تھیں۔ آخر علالت طویلہ کے بعد آپ اس جہان سے رخصت ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کو پنجاب میں زیادہ شہرت کا آغاز ۱۹۰۰ء سے حاصل ہوئی۔ جب آپ مرزا صاحب قادیانی کی مخالفت کے میدان میں کھڑے ہوئے اور "سیف چشتیائی" وغیرہ کتابیں لکھیں مرزا صاحب کی دعوت پر مقابلے میں تفسیر نویسی کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ مگر مرزا صاحب نہ پہنچے۔ میں بذات خود اس جلسہ میں شریک تھا جو ان کے آنے پر لاہور میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں احناف واہل حدیث کے اکابر علما شریک تھے۔ جو باری باری سب رخصت ہوگئے۔ حتیٰ کہ پیر صاحب موصوف بھی تقریباً ستر سال کی عمر پاکر چل بسے۔ غفر اللہ لہٗ۔ ع

واحسرتا یاران من تنہا مرا بگذاشتند

درخواست دعا | خاکسار ایک امتحان دینے والا ہے۔ ناظرین اس میں میری کامیابی حاصل کرنے کی دعا فرمائیں۔ (محمد داؤد طالب علم کیندرا پارہ کٹک

مادر فگار | محترمہ مولوی حیات بی بی صاحبہ بیوہ حاجی محمد فرید صاحب قصوری چند یوم بیمار رہ کر انتقال کرگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حاجی صاحب مرحوم ومرحومہ کے ایثار وہمت سے قصور میں جماعت اہل حدیث قائم ہوئی تھی۔ حاجی صاحب کی وفات کے بعد تمام جائداد کو مرحومہ نے خیراتی کاموں میں صرف کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ (سیکرٹری انجمن اہل حدیث قصور)

ایضاً | میری رفیقہ حیات ۸ یوم بخار میں مبتلا رہ کر عالم آخرت کو سدھار گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی موحدہ، پابند صوم وصلوٰۃ خوش خلق تھیں (مولوی ابو الطیب عبد الصمد از کرلا بمبئی)

ادھر بھی توجہ فرمائیں

گذشتہ پرچہ میں بہی خواہان اہلحدیث کو اسکی کمی اشاعت پر متوجہ کیا گیا تھا اب

مکرر یاد دہانی

کرائی جاتی ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہوسکے سابقہ کمی کو پورا کریں۔

(نیازمند:۔ منیجر اہلحدیث)

غریب فنڈ | میں از فتوے فنڈ ۱۰/- از میاں دوست محمد محمد صادق صاحب مدراس ۴/-۔ سابقہ بقایا ۲/- از سائل ۳۹؁ محمد سلیم گھر دہ جملہ ۱۲/- ہے۔ بذمہ فنڈ ۱۰/-

وصولی داخلہ | ۱۰۵ عبد القادر الہ آباد۔

ابھی ۶۶ سائلین اور ہیں | جن کے نام غریب فنڈ سے اخبار جاری ہونا ہے۔ اگر آمد کی موجودہ رفتار رہی تو پھر دو سال تک بھی آخری نمبر کو اخبار نہیں مل سکے گا۔

اصحاب کرم سے خصوصاً اور دیگر حضرات سے عموماً اپیل کی جاتی ہے کہ یہ کام بالکل تھوڑے سے ایثار سے ہوسکتا ہے۔ ذرا آپ کی نظر کرم کی دیر ہے جلد توجہ فرمائیں۔ تاکہ یہ تشنگان اہلحدیث جلد سیراب ہوں۔

اشاعت فنڈ | میں از مولوی عبد [illegible] شکور صاحب ۵/-۔ میزان ۹/-۔ خرچ:۔ ٹرکٹ نامہ تقسیم کنانہ مکلیہ مسدفت بر موقع عرس حضرت علی ہجویریؒ لاہور ۵/-۔ بقایا ۴/-

قابل توجہ شعرا اہل حدیث | مولوی برق مرحوم نے اشعار ورباعیات کے ذریعہ جو تبلیغی خدمات انجام دیں وہ ناظرین سے مخفی نہیں۔ ان کے انتقال کے بعد یہ سلسلہ بند نہیں ہونا چاہیئے۔ دیگر شعرا کرام بدستور اپنی توجہ اس طرف مرکوز رکھیں۔ اور اصلاح شرک وبدعت توحید سنت ودیگر اخلاقی اقتصادی موضوعات پر طبع آزمائی فرماتے رہا کریں۔

مضامین آمدہ | مولوی عبد الحق۔ نسیم آہی۔ منشی محمد عالم عبد الغفار رضوی۔ ابو محمد عثمان۔ محمد فخر الدین۔

اخبار ہذا کا صفحہ ۲ اور صفحہ ۲ ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

نامہ نگار حضرات | مضامین پختہ سیاہی سے سفید کاغذ پر ایک طرف خوشخط کرکے لکھا کریں۔ ضروری تاکید ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

ضرورت | مجھے باغبانی کے متعلق کسی مفید کتاب (بزبان اردو) کی ضرورت ہے۔ واقف حضرات اس کی قیمت اور جائے فروخت سے مطلع فرمائیں۔ پتہ محمد عمر۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

ملکی مطلع

شاہ معظم کی تاجپوشی

گذشتہ ہفتہ ملک کے طول و عرض میں تاجپوشی کی خوشی کی لہریں جاری رہیں۔ کئی ایک جگہ غرباء کو کھانا دیا گیا۔ سکولوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ شاہی تقریر بھی ہوئی۔ بہت سے لوگوں کو خطابات بھی دیئے گئے۔ تجویز ہوا کہ آئندہ کو وائسرائے کے فرائض دو شخص انجام دیا کریں۔ جن کا عہدہ جداگانہ ہو۔ مگر کوئی ایسی تجویز ہم نے نہیں پڑھی جس سے ملک کی تباہ حالی اور بیکاری اور فرقہ داری فسادات کی اصلاح مقصود ہو۔ اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے جدید ملک معظم رعایا کے مشفق باپ کی حیثیت سے ان سب مصائب پر غور فرمائیں گے جو ملک کو دیمک کی طرح کھا رہے ہیں۔ ممکن ہے بہت سے اشتہارات بہت سی تقریریں بہت سے اخبارات حضور کے سمع مبارک تک ایسے پہنچیں جن سے حضور کو بڑی مسرت ہو۔ مگر حقیقی مسرت اس وقت ہوگی جب رعایا اپنے موجودہ مصائب سے نجات حاصل کرے گی۔

اس لئے ہم حضور کی توجہ حضور کی ذمہ داری پر شیخ سعدیؒ کے الفاظ میں منعطف کراتے ہیں۔ شیخ سعدی مرحوم فرماتے ہیں ؎

رعیت درخت است گر پروری
بکام دل دوستاں بر خوری

آج کل ملک میں قسمتی مصائب کے علاوہ قانونی مصائب بھی بکثرت موجود ہیں جو سمجھدار ملک کے دلوں کو زخمی کر رہے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک تکلیف قانون مطابع ہے۔ جس پر حضور کو توجہ دلانا ہمارا فرض اولین ہے۔

اس قانون کے تین حصے ہیں (۱) ابتدائی ضمانت یعنی کوئی شخص حصول روزگار کے لئے پریس جاری کرے تو اس سے مجسٹریٹ ضمانت طلب کرسکتا ہے (دوم) اگر کسی بے ضمانت پریس میں کوئی تحریر (بزعم حکومت) خلاف قانون شائع ہوجائے۔ تو پریس مذکور سے ضمانت طلب کی جاسکتی ہے۔

(سوم) ضمانت کے بعد کوئی غلطی ہوجائے تو گورنمنٹ پہلی ضمانت ضبط کرکے نئی ضمانت طلب کرسکتی ہے جو مقدار میں پہلی سے زیادہ ہوتی ہے۔

اپیل کا حق ان تینوں صورتوں میں سے صرف تیسری صورت میں ہے۔ پہلی اور دوسری صورتوں میں بالکل نہیں۔ حالانکہ دوسری صورت میں بھی ضمانت کی طلبی ارتکاب جرم کی وجہ سے ہے۔ ممکن ہے اس میں گورنمنٹ کو غلط فہمی ہوئی ہو۔ پھر کیوں اس میں اپیل کا حق نہیں دیا گیا۔ صورت اول خاص قابل توجہ ہے جس میں نہ کوئی جرم ہے نہ غلطی۔ صرف طلب معاش کے واسطے ایک شخص پریس یا اخبار کا کام کرنا چاہتا ہے اس نے کوئی جرم نہیں کیا۔ پھر اس سے ضمانت طلب کرنا کس جرم کی سزا ہے جب اس کا کچھ جرم ہی نہیں تو وہ اپیل کیسے کرے۔

حالت یہ ہے کہ وہ اپنی غریبی کے باعث بمشکل سو پچاس روپیہ قرض دام کرکے پریس جاری کرنے کا انتظام کرتا ہے۔ مگر اس سے ضمانت ہزار پانسو تک طلب کی جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بوجہ ثقل ضمانت پریس یا اخبار کا کام نہیں کرسکتا اور بیکار پھرتا ہے ایسی حالت میں جو کام (جائز یا ناجائز) اس سے ہوسکے وہ کرگذرتا ہے۔

خاص خاص اشخاص کے حق میں تحقیق کرنا کہ اس نے کسی جرم کا ارتکاب کیا ہے یا نہیں۔ یہ تو اجراء قانون کے بعد کا کام ہے۔ ہم تو اس قانون کی ظاہری سطح (ابتدائی مراتب) کو دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔ کہ یہ کس بنا پر وضع کیا گیا ہے۔ قانون کا مقصد جرم کی سزا دیکر جرائم کا سد باب کرنا ہے۔ اسی لئے جرم قوانین کو تعزیرات کہتے ہیں۔ ہر تعزیر میں مجرم کو اپیل کا حق ملتا ہے مگر قانون مطابع میں یہ دونوں باتیں نہیں۔ مزید علت یہ ہے کہ کسی ایسے پریس میں جس کی ضمانت نہیں ہوئی کوئی ناجائز تحریر چھپ جائے (بزعم حکومت)...

...اس قانون کو جس غرض کے لئے بنایا گیا تھا وہ تو قانون ساز ہی کو معلوم ہوگی مگر اس کو سمجھنے کے بعد کوئی قانون دان اس کو قانون نہیں کہہ سکتا۔ بلکہ ہمارا ذاتی خیال ہے کہ اس کو قانون کہنا قانون کی ہتک ہے۔ آج ہم بڑی دلسوزی سے اس کے متعلق چند الفاظ حضور کی سمع مبارک تک پہنچانے کی اجازت چاہتے ہیں۔

۲۲-۲۳-۲۴ مئی ۳۶ء کو

شکراوہ ضلع گوڑگانوہ

میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا بیسواں سالانہ اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں جماعت اہل حدیث کے مقتدر رہنما، علماء کرام و مشاہیر عظام اور واعظین شیریں بیان تشریف لاکر اپنے اپنے مواعظ حسنہ و پاکیزہ اور گراں قدر خیالات سے سامعین کو محظوظ و مسرور فرمائیں گے۔

توحید و سنت کی صدا کو بلند کرنے اور شرک و بدعت کی جڑ اکھیڑنے کے متعلق تدابیر سوچی جائینگی قوم کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو ایک سلک میں منسلک کرنے کی تجاویز پر غور کیا جائیگا۔ شائقین ایسے بابرکت مجمع میں شریک ہوکر ثواب حاصل کریں۔

نوٹ) قیام و طعام کا انتظام بذمہ داعیان ہوگا تشریف لانے والے حضرات دہلی سے الور روڈ پر بذریعہ لاری سوار ہوں۔ اور بمقام نجادس اتریں۔ جہاں رضاکار موجود ہونگے۔

راقم :۔ عبدالشکور سیکرٹری مجلس استقبالیہ جلسہ مذکور۔ شکراوہ۔ ضلع گوڑگانوہ

(جسکو گورنمنٹ ناجائز سمجھے) تو گورنمنٹ اس تحریر کو ضبط کر لیتی اور پریس سے ضمانت طلب کرتی ہے اس تحریر کی ضبطی پر مالک تحریر کو اپیل کا حق حاصل ہے لیکن پریس کو نہیں۔ حالانکہ دونوں کا فعل ایک ہی ہے۔ مالک تحریر کو اپیل کا حق اس لئے دیا گیا ہے کہ اپیل میں تحقیق ہو جانے کے بعد شائد اسکے فعل کو جائز قرار دیا جائے۔ اور کتاب ضبطی سے نکل جائے یہی فائدہ پریس کو بھی پہنچ سکتا ہے۔ جس طرح کتاب ضبطی کے حکم سے نکل کر جرم سے پاک ہو جاتی ہے، اسی طرح پریس کا دامن بھی پاک ہو سکتا ہے۔

اس لئے ملک معظم کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے اختیارات خصوصی کو استعمال کر کے اس قانون کو منسوخ فرمائیں یا کوئی معقول ترمیم کر کے ایسے قانون کو معقول صورت پر لائیں۔ تاکہ حضور کی حکومت کا زمانہ رعایا کے لئے خوشی اور مسرت کا باعث ہو۔

ممبران اسمبلی صوبہ پنجاب سب سے پہلے اپنے کار مفوضہ میں مشغول ہوئے ہیں۔ وزراء کا انتخاب بھی ہو چکا ہے اور انہوں نے اپنا اپنا کام بھی سنبھال لیا ہے۔ اس لئے ممبران اسمبلی خصوصاً وزرائے پنجاب سے ہم درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنی تشکیل و ترتیب کی طرح طریق کار میں بھی ہندوستان کے دیگر صوبوں کے لئے نمونہ بنیں۔ یعنی اس قانون مطابع پر نظر کر کے اسکو منسوخ کرائیں۔ یا کم ازکم اسکو اسقام سے خالی کرائیں۔ تاکہ انتخاب اسمبلی کا مقصود حاصل ہو۔ اور ملک فراواں ترقی حاصل کرے۔

امید ہے ہماری یہ درخواست صدا بصحرا ثابت نہ ہوگی۔

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاوڈرٹ کی انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ۔ خوبی نام سے ظاہر ہے۔ قیمت عہ ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

شہنشاہ معظم کی تقریر

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

۱۲ مئی ۱۹۳۷ء کی شام کو شہنشاہ معظم نے قصر بکنگھم سے آلہ نشر الصوت پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا

"میں آج دلی جذبات کے ساتھ آپ سے مخاطب ہو رہا ہوں۔ اس سے پیشتر کسی بادشاہ کو جسکی رسم تاجپوشی ابھی ابھی ادا ہوئی ہو اپنی تقریب تاجپوشی کے دن اپنی رعایا کے لوگوں کو جب وہ اپنے اپنے گھروں میں ہوں خطاب کرنے کا موقع نہیں ملا۔ اور کبھی رسم تاجپوشی کو اس قدر اہمیت حاصل نہیں ہوئی۔ کیونکہ اب نو آبادیات آزاد ہیں اور اس قدیم مملکت کے ساتھ مساوی حیثیت سے شریک ہیں اور آج صبح میں نے محسوس کیا کہ ساری سلطنت درحقیقت کلیسائے ویسٹ منسٹر کی چار دیواری کے اندر جمع ہو گئی ہے۔ مجھے مسرت ہے کہ میں آپ سب سے مخاطب ہو رہا ہوں۔ اور دور دراز سرزمینوں میں رہنے والے پرانے دوستوں اور ان حصوں میں جہاں مجھے جانے کا اتفاق نہیں ہوا۔ نئے دوستوں کو ہدیہ تبریک پیش کر سکتا ہوں۔ اس طرح ذاتی طور پر ملکہ معظمہ اور میں آپ کی صحت و شادمانی کیلئے دعاگو ہیں۔ اور ہمارے دلوں سے ان لوگوں کی یاد فراموش نہیں ہوئی۔ جو اس موقع شادمانی پر بیماری یا مصیبت میں مبتلا ہیں۔ ہم انہیں ہمدردی اور مسرت کا خاص پیغام بھیجتے ہیں۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں اس محبت اور وفا شعاری کے جذبات کا شکریہ ادا کر سکوں۔ جن کا آپ نے ملکہ معظمہ اور میرے متعلق اظہار کیا ہے۔ آج بازاروں میں آپ نے جن نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ اور ماوراء البحر ممالک اور ان جزائر کے ہر حصہ سے آپ نے جو بے شمار پیغامات بھیجے ہیں۔ ان کی وجہ سے ہمارے دلی جذبات تشکر سے لبریز ہو گئے ہیں۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آئندہ سالوں میں میں اپنے جذبہ تشکر کو آپ کی خدمتگزاری میں مبدل کر سکا۔ تو میرے نزدیک یہ طریقہ کار بہترین ہوگا۔ کروڑوں انسانوں کے لئے تاج اتحاد و یگانگت کا نشان ہے۔ بفضل تعالےٰ اور برطانوی دولت مشترکہ کے آزاد لوگوں کے حسب منشا میں نے اس تاج کو زیب سر کر لیا ہے۔ آپ کے بادشاہ کی حیثیت میں اس تاج کی عزت اور سلامتی کو برقرار رکھنے کا فرض ایک مدت کیلئے مجھ پر عائد آتا ہے۔ فی الحقیقت یہ ایک اہم اور مسلسل ذمہ داری ہے۔ لیکن اس ایسے میں آپ کے نمائندوں کو اپنے گردو پیش دیکھ کر اور یہ معلوم کر کے کہ آپ اس بے حد دل پذیر تقریب میں شریک ہیں مجھ میں حوصلہ و اعتماد پیدا ہو گیا۔ اس تقریب کی ظاہری رسوم قدیم الایام سے چلی آتی ہیں۔ لیکن اسکا اندرونی مفہوم و منشا ہمیشہ تازہ رہتا ہے۔ کیونکہ طغرائے امتیاز دوسروں کی خدمت گزاری ہے۔ اور ملوکیت کے فرائض کیلئے میں نے اور میرے ساتھ میری ملکہ نے نہائت سنجیدہ و متین الفاظ میں اپنے آپ کو وقف کر دیا ہے۔

تائید ایزدی سے ہم اپنی امانت کے بار گراں سے باسلوب احسن سبکدوش ہونگے۔ آپ میں سے بعض کو دولت مشترکہ میں ایک ہی خاندان کے حلقہ کے اندر ان لوگوں سے میل جول کا موقع ملیگا۔ جن کے خیالات ایک ہی یاد میں محو ہیں۔ اور جن کے دل ہماری مشترکہ وراثت کے لئے وفا شعاری کے جذبات سے ہم آہنگ ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ ہماری آزادانہ مفاقت کس درجہ اہم ہے۔ اور آپس میں ہمارے اور کرۂ ارض کی دیگر اقوام کے ساتھ دوستانہ تعلقات امن ترقی کے لئے ممد و معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ ملکہ معظمہ اور میں آج کے دن کے جذبات کو اپنے دلوں میں محفوظ رکھیں گے۔ خدا کرے ہم ان نیک تمناؤں کے اہل ثابت ہوں۔ جن کے متعلق میں فخر کے ساتھ محسوس کرتا ہوں کہ وہ میری حکومت کے آغاز میں ہمارے گردو پیش موجزن ہیں۔ میں بہ خلوص تمام آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعاگو ہوں کہ خداوند تعالیٰ کی برکات آپ پر نازل ہوں۔"

مغالطات مرزا

عرف

الہامی بوتل

مؤلفہ منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری۔ مصنف "محمدیہ پاکٹ بک"۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے عجیب و غریب مغالطات و الہامات اور تناقض و تحکم الغیبیات کا انکشاف کرکے ان کی تصحیح کی گئی ہے۔ ہر مسلمان کو اس کا پاس رکھنا ضروری ہے۔ بتلایا گیا ہے کہ مرزا جی کس طرح الہام بنایا کرتے تھے۔ قیمت ۴/ محصول علیحدہ

نشان حج اور مرزا

مؤلفہ حکیم عبد الرحمن صاحب ساکن تحصیل کلانور۔ مرزا صاحب کے حج نہ کرنے کے متعلق مرزائی لوگ جو رکیک تاویلات سے کام لیا کرتے ہیں اس کا مفصل جواب دے کر ثابت کیا گیا ہے کہ مسیح موعود کے لئے حج کرنا ضروری ہے۔ قیمت ۲/ محصول علیحدہ۔

سودائے مرزا

مؤلفہ حکیم محمد علی صاحب امرتسری۔ جس میں مرزا صاحب کی اپنی تحریرات سے ثابت کیا گیا ہے کہ وہ مالیخولیا کے مریض تھے۔ قیمت ۴/

ملنے کا پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

رعائتی اعلان

کتب مندرجہ نصف قیمت پر خریدیں

فلسفہ معجزہ

وہ شاندار قابل دید مباحثہ جو فلسفہ اور معجزہ کے موضوع پر مولوی ہدایت اللہ سوہدروی اور مولوی عبدالعزیز کے مابین ہؤا تھا۔ آخر میں مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کا منصفانہ فیصلہ بھی درج ہے۔ اصل قیمت ۱۲ار۔ رعائتی ۶ر

سوانح بخاری

شیخ الاسلام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحعمری۔ قیمت ار رعائتی ۔ر

سفینہ نجات

جس میں اسلامی تعلیم، اخلاق، عبادات اور معاملات پر عمدہ پیرایہ میں قلم اٹھایا گیا ہے۔ مسلمانوں میں جو بد رسوم مروج ہیں ان کا بھی قلع قمع کیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قابل [illegible] ہے۔ قیمت ۴ر رعائتی ۲ر

مولانا ابوالکلام آزاد کی تصانیف

ایک روپیہ کی بجائے صرف چار آنہ میں

الحریت فی الاسلام:۔ جس میں اسلامی حریت و مساوات اور جمہوریت کے علاوہ دیگر چند اہم مباحث پر ایک پرلطف اور بصیرت افروز بحث ہے۔

دعوت عمل:۔ مسلم قوم کو خواب خرگوش سے بیدار [illegible] سستی اور کاہلی کو دور کرکے سرگرم عمل ہونے کی دعوت دی ہے۔

خطبہ عید الضحیٰ:۔ جس میں قربانی کی حقیقت [illegible] تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

توضیحہ شہادت:۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سانحہ ہوشربا سے امت مسلمہ کے لئے ایک بصیرت افروز سبق بتایا گیا ہے۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

چشمہ ہدائت

جس میں مرزا صاحب قادیانی کے تقریباً ۱۷ مختلف متضاد بیانات سے ان کا مفتری ہونا ثابت کیا ہے۔ اصل قیمت ۴ر رعائتی ۲ر

مزارات حجاز

جس میں مکہ معظمہ کے قبوں اور مقبروں کے گرانے کی مفصل تحقیق کرکے احادیث سے ثابت کیا ہے کہ پختہ قبروں اور قبوں کا بنانا شرعاً ناجائز ہے۔ قیمت ار رعائتی ۔ر

صحیفہ رحمانیہ ۲۲

جس میں مرزا صاحب قادیانی کا آیات قرآن مجید، احادیث اور خود ان کی تحریرات سے ان کا غیر صادق ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۲ر رعائتی ار (ایک آنہ)

خورشید صداقت

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق وہ پیشگوئیاں درج کی گئی ہیں جو حضور کی بعثت کے متعلق توریت، زبور، انجیل وغیرہ کتب میں ہیں۔ نیز آنحضرت صلعم کے متعلق غیر مسلم محققین و مورخین کے وہ خیالات بھی تحریر کئے ہیں جو انہوں نے بڑی تحقیق و تدقیق کے بعد قائم کئے۔ قیمت ۸ر۔ رعائتی ۴ر

صحیفہ رحمانیہ ۱۷

جس میں مرزا صاحب کے مختلف دعاوی پر مفصل بحث کرکے مولوی محمد علی لاہوری کے رسالہ "النبوت فی الاسلام" کا مفصل و مکمل جواب دیا ہے۔ قیمت ۴ر رعائتی ۲ر

ازواج النبی مجلد

جس میں حضور صلعم کی ازواج مطہرات کے مفصل حالات درج ہیں نیز [illegible] ثابت کرکے [illegible]

ضروری نوٹ

یہاں پر صرف اصل قیمتیں درج کی گئی ہیں۔ محصول ڈاک ان کے علاوہ اور بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ

منیجر اہلحدیث امرتسر

تائید محمد والقرآن

[illegible]

شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی اور دیگر مصنفین کی تصانیف نصف قیمت پر

مجموعہ نظم شبلی مع سوانحعمری

جس میں علامہ مرحوم کی تمام اردو نظمیں یکجا جمع کردی گئی ہیں۔ اخیر میں ان کی سوانحعمری ہے جو ... مرحوم نے لکھی تھی۔ قیمت عمر رعائتی ۸ر

سیرت النعمان

امام ابو حنیفہ کوفی رح کے حالات اور فن فقہ پر تفصیلی ریویو۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۸ر۔ رعائتی صرف ۱۲ر

حیات خسرو

طوطی ہند حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے مفصل حالات از پیدائش تا وفات۔ ان کی شاعری کے آغاز کا بیان اور اس پر تبصرہ بھی کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر۔ رعائتی ۴ر

رسائل شبلی

وہ علمی اور تاریخی مضامین جو وقتاً فوقتاً مرحوم کے قلم سے شائع ہوتے رہے۔ خصوصاً اسلامی شفاخانہ، قدیم تعلیم اسلامی مدارس اور اسلامی کتب خانے وغیرہ مضامین تو بے حد دلچسپ اور مفید ہیں۔ قیمت عہ۔ رعائتی ۱۲ر

الغزالی

حضرت امام غزالی رح کے حالات زندگی۔ امام غزالی کی ولادت۔ غزالی کی وجہ تسمیہ۔ امام صاحب پر ایک قزاق کے طعنہ کا فوری اثر قابل دید ہے۔ قیمت عہ۔ رعائتی ۱۲ر

حیات حافظ

حضرت حافظ شیرازی کے حالات زندگی۔ قیمت ۸ر۔ رعائتی ۴ر

سوانح مولانا روم

... تفصیل سے تعریف اور ... مولانا کی پیدائش سے وفات تک کے مفصل حالات۔ شمس تبریز کا قتل یا گم ہو جانا۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ۔ رعائتی ۸ر

المامون

... روایان اسلام کا پہلا اور ... رشید کی ... سوانحعمری۔ قیمت عہ

مقالات شبلی

اس میں متعدد ذیل مضامین پر ... مسلمانوں کی علمی بے تعصبی ... الفاروق ... ہندوستان میں اسلامی حکومت ... عبدالرحیم خانخاناں ... ابن رشد ... [illegible]

حیات سعدی

سوانحعمری شیخ سعدی ... رعائتی ۸ر

ترکان احرار

غازی مصطفیٰ کمال پاشا، غازی انور پاشا، طلعت پاشا، غازی محمود شوکت پاشا، غازی احمد مختار پاشا، غازی ... مختار پاشا، غازی شکری پاشا، حسین حلمی پاشا ... [illegible] ... کارنامے درج ہیں ... اصل قیمت عہ رعائتی ...

عالمگیر کا ایک ورق

... مرزا صاحب ... امام ... کتاب ... بحث کر کے ثابت کیا ہے کہ ... بھی غلط تھی۔ مضمون ... قیمت صرف ... [illegible]

سفرنامہ مصر و روم و شام

... سفر سے واپس آکر ... [illegible] ... گیا ہے۔ ...

منیجر الحدیث ...

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۴ — نمبر ۳۰

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند درج ہونگے

(۴) جو مراسلہ لوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ... [illegible]

رؤسا وجاگیرداران سے ... ۔ ۔

عام خریداران سے ... ۔ ... ۔

۔ ۔ ۔ ششماہی ۔ [illegible]

ممالک غیر سے سالانہ ۔ [illegible] شلنگ

فی پرچہ ۔ ۔ ۔ [illegible]

اجرت اشتہارات کا تصفیہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر ۲۴ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ مطابق ۴ جون ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

رسول اللہ کی تعلیم

(از جناب بابو ضیاء صاحب ایم۔ اے فتح آبادی)

خدا ہے ایک نہیں ہے کوئی شریک اس کا
نجات مذہب وملت کی اتحاد میں ہے
غلط رووں کو رہ مستقیم پر لاؤ
ستم کا نام مٹا دو جہان ہستی سے
پیام ملت ودیں کل جہاں کو پہنچاؤ
خدا کے نام کو سارے جہاں میں عام کرو
بصد شکوہ وبصد شان واحترام اٹھو
جہاں کی آنچ ہیں سب قومیں جہاں تم ہو

کہاں روا ہے بت خانہ ساز کی پوجا
نوید عشرت باقی خدا کی یاد میں ہے
مقابلہ ہو اگر موت کا نہ گھبراؤ
کرو دلوں کو منور سرور ومستی سے
مثال ابر بہاراں فضا پہ چھا جاؤ
دلوں کو بادۂ وحدت سے شاد کام کرو
خدا کے کام کو لے کر خدا کا نام اٹھو
زمیں پہ مستی بنائے آسمان تم ہو

چلو تو ذوق عبادت کی مستیاں لے کر
بڑھو تو عزم شجاعت کی آندھیاں لے کر
(باقی)

انتخاب الاخبار

——— امرتسر میں آج کل دن کو سخت گرمی پڑتی اور لو چلتی ہے۔ مگر رات کو نہایت خوشگوار خنکی ہوجاتی ہے۔ ۲۹ مئی کو سن سٹروک سے ایک موت واقع ہوگئی۔

——— امرتسر شہر میں ۲۰ مئی سے ۲۸ تک ۱۸۶ بچے پیدا ہوئے اور ۲۴۰ اموات واقع ہوئیں۔ جن میں سے ۱۰ مسلمان پیدا اور ۱۳۱ فوت ہوئے۔ ہندو ۲۰۵ پیدا اور ۱۰۲ فوت ہوئے۔

——— مسٹر خالد لطیف گابا کے مرکزی اسمبلی سے استعفیٰ دینے کی وجہ سے مولانا ظفر علی خان اتحاد ملت و اتحاد پارٹی کی طرف سے۔ اور میاں عبدالعزیز احرار و کانگرس پارٹی کی طرف سے کھڑے ہوئے ہیں۔ دونوں کا پروپیگنڈا خوب ہو رہا ہے۔ انتخاب غالباً ۵ جون کو ہوگا۔

——— معلوم ہوا ہے کہ میاں نسیم حسین (خلف میاں فضل حسین مرحوم) سر فیروز خاں نون ہائی کمشنر لندن کے پرسنل مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ عنقریب ہندوستان سے لندن تشریف لے جائیں گے۔

——— لندن ۲۸ مئی۔ مسٹر سٹینلے بالڈون وزیر اعظم انگلستان اپنے عہدے سے سبکدوش ہوگئے ہیں۔ آپ کی جگہ مسٹر نیول چیمبرلین وزیر اعظم بنائے جائیں گے۔ مسٹر بالڈون کو ارل بنا دیا گیا ہے۔

——— شنگھائی۔ ڈاکٹر وانگ نے ایک تقریر کے درمیان پیشگوئی کی ہے کہ ۱۹۴۰ء میں حکومت چین دنیا کی سب سے بڑی حکومت ہوجائیگی۔ نیز یہ بھی بیان کیا کہ ۱۹۴۰ء میں شنگھائی سے بذریعہ موٹر پیرس و یورپ ... تک کی سیر کی جاسکیگی۔

——— [illegible] سبب [illegible] کی وجہ سے [illegible] اشخاص غرق ہوگئے

——— [illegible] کے نئے وزیر اعظم نے [illegible]

نئی کیبنٹ مرتب کی ہے۔ اسکے ۲۱ ممبر ہیں۔ وزیر خزانہ سر جان سائمن ہوم سیکرٹری سر سموئیل ہور وزیر خارجہ مسٹر ایڈن، وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ اور لارڈ سٹینلے نائب وزیر ہند مقرر ہوئے ہیں۔

——— معلوم ہوا ہے سر شادی لال پریوی کونسل سے واپس ہندوستان آرہے ہیں۔

——— لندن معلوم ہوا ہے کہ ملک معظم اور ملکہ معظمہ آیندہ سال دربار دہلی میں شرکت نہیں فرمائیں گے۔ آپ کی جگہ ڈیوک آف گلوسٹر شمولیت کرینگے۔

——— معلوم ہوا ہے کہ سر وزیر حسن بیرسٹر ایٹ لاء سابق چیف جسٹس اودھ چیفکورٹ نے بلامعاوضہ مسجد شہید گنج کی اپیل کی پیروی کرنی منظور کرلی ہے۔

سب سے پہلے

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر

حساب دوستاں

ملاحظہ کریں

ابتدائی اخراجات کے لئے نواب شاہ نواز خاں آف ممدوٹ نے ایک ہزار روپیہ مرحمت فرمایا ہے

غریب فنڈ | میں از فتوی فنڈ ۸؍ ۔

اصحاب خیر دست کرم کشادہ کرتے وقت اس فنڈ کا خاص خیال رکھا کریں۔

اشاعت فنڈ | میں از مدرسہ احمدیہ آرہ ۸؍۔

از مدرسہ محمدیہ رائیدرگ ۸؍

مدرسہ علوم القرآن والحدیث مدینہ منورہ | کی رقوم جو دفتر ہذا میں جمع تھیں ان میں سے ۲۶ کو مبلغ یک صد ڈالر روپیہ حوالہ مولوی عبدالرحمن صاحب آزاد ساکن گوجرانوالہ سفیر مدرسہ مذکور کیا گیا۔ (اہلحدیث امرتسر)

طلباء عربیہ کو اطلاع | زلزلہ بہار کی وجہ سے مدرسہ دار العلوم انوار احمدیہ آرہ کرایہ کے جس مکان میں تھا وہ بری طرح منہدم ہوگیا۔ اور مدرسہ کی جدید عمارت میں زیادہ طلباء کی رہائش کی گنجائش نہیں تھی۔ اور ادھر مدرسہ کی مالی حالت بھی ابتر ہوگئی تھی۔ اس لئے کارکنان مدرسہ نے طلباء کی تعداد عارضی طور پر کم کر دی۔ خدا کا شکر ہے کہ دو تین سال کے صبر آزما ابتلا ومحن کے بعد مدرسہ اب پھر اس قابل ہوگیا کہ طلباء کو زیادہ تعداد میں رکھے۔ بفضلہ تعالیٰ اس وقت بھی مدرسہ میں پانچ مدرس ہیں اور تقریباً اسی طلباء تعلیم پا رہے ہیں۔ بناءً علیہ طلباء عربیہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ علوم عربیہ کی تحصیل کے لئے جو لوگ اس مدرسہ میں آنا چاہیں وہ بشوق تشریف لاویں یا داخلہ کی درخواست بھیجیں۔ تعلیم کے ساتھ قیام وطعام کی کفالت بھی مدرسہ کریگا۔ گرمیوں کی تعطیل کے بعد یکم ربیع الثانی سے مدرسہ کھل جائیگا۔ نوٹ:۔ جملہ خط وکتابت بنام سکرٹری مدرسہ دار العلوم انوار احمدیہ حکیم محلہ آرہ ہونی چاہئے۔ راقم ناظم شعبہ اشاعت دار العلوم انوار احمدیہ آرہ

(۸؍ داخل اشاعت فنڈ)

مدرسہ محمدیہ رائیدرگ کا معائنہ | مولانا حافظ محمد صدیق صاحب بہاری نے کیا مدرسہ کے متعلق ان کی رائے مختصراً درج ذیل ہے۔

طلبا کی کل تعداد ۸۰ ہے۔ جن لڑکوں کا میں نے امتحان لیا وہ بہت اچھے ثابت ہوئے [illegible] میں مدرسہ کے نصاب تعلیم کے مطابق قرآن مجید حفظ و ناظرہ، دینی رسائل، فارسی، اردو [illegible] ہوتی ہے۔ مدرسہ کا معائنہ کرکے [illegible] ہوئی۔ مدرسہ کے لڑکے نماز کے [illegible] کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں [illegible] مدرسہ کی ترقی کا [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۴ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ

دردِ دل کا اظہار

قابل توجہ اعیان اہل حدیث

(۲)

یہ کیا ضرور ہے کہ ملے ایک ہی جواب
آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہِ طور کی

۱۴ مئی کے اہلحدیث میں میں نے دردِ دل کا اظہار کرکے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ جہاں جہاں اخبار اہلحدیث پہنچے۔ وہاں کے دوست جمع ہوکر دردِ دل کی داستان پر غور کریں اور اطلاع دیں کہ اُن کے نزدیک تنظیم جماعت کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ ہمدردانہ اور مخلصانہ رائے وہی ہوتی ہے جو واقعات صحیحہ کو پیش نظر رکھ کر ظاہر کی جائے۔ اگر واقعات کو سامنے نہ رکھا جائے۔ اور یونہی ایک حکم لگا دیا جائے۔ چاہے اُس حکم کا جواب کوئی نہ دے سکے۔ تاہم حقیقت میں مؤثر نہیں ہو سکتا آج تک تنظیم میں جو موانع ظہور پذیر ہوئے ہیں یا ہو رہے ہیں اُن سب کو ملحوظ رکھ کر رائے قائم کرنی چاہئے دردِ دل کا نمبر اول دیکھ کر بعض دوستوں نے ناامیدی کا اظہار کیا ہے۔ ان میں سے ایک خط کا خلاصہ بطور نمونہ درج ذیل ہے:۔

بابو عبدالکریم صاحب میرٹھی لکھتے ہیں:۔

اہل حدیث کی تنظیم ناممکن نظر آتی ہے۔ کیونکہ اکثر افراد جبہ پوش نے اپنی اپنی ٹولیاں قائم کر رکھی ہیں اور وہ نہیں چاہتے کہ ان کی آمد میں ایک پیسہ بھی کمی آئے۔ جماعت کا شیرازہ منتشر ہو مگر انہیں مطلق پرواہ نہیں۔

من جملہ وجوہات مانعہ کے یہ بھی ایک وجہ ہوگی۔ پھر کیا اس وجہ کو ملحوظ نہ رکھا جائے۔ بے شک رکھا جائے۔ حکومت برطانیہ نے آئین جدید بناتے ہوئے ہندوستان کی فرقہ وارانہ خواہشات کو ضرور ملحوظ رکھا ہوگا۔ مگر اُن مختلف تقاضاؤں کی وجہ سے آئین جدید کو چھوڑا نہیں۔ ٹھیک اسی طرح ان جملہ موانع کو مدنظر رکھ کر کوئی صورت پیش کرنی چاہئے بعض اطراف سے آواز آتی ہے کہ تنظیم کے لئے ایک شخص کو امیر بنا لیا جائے۔ ہم اس رائے کی بھی قدر کرتے ہیں۔ مگر واقعات کو سامنے رکھیں تو یہ رائے مقبولِ عام نہیں ہو سکتی بلکہ موجب تفرقہ ہے۔

میں پہلے ظاہر کر چکا ہوں کہ اہل حدیث کا گروہ ایک مذہبی گروہ ہے۔ اس لئے اس کا تفرق اور اتصال مذہبی پیشواؤں پر موقوف ہے۔ جہاں انہوں نے کسی سبب (صحیح یا غیر صحیح) سے میل جول منع کر دیا۔ بس تفرق آ گیا۔ اسکو بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

یہ ہیں واقعات صحیحہ۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان سب مشکلات کو سامنے رکھ کر قدم اٹھائیں۔

بعض احباب کا حسن ظن ہے کہ اگر ہم دونوں (ابو الوفاء۔ ابراہیم) دورہ کرکے تحریک کو قوت دیں تو کامیابی جلدی ہو سکتی ہے۔ میں کہتا ہوں خدا ان کا حسن ظن صحیح ثابت کرے۔ ہمارے متخیلہ مبادی طے ہو جانے کے بعد دورہ بھی ممکن ہے۔

اب میں جماعت اہل حدیث کو ترغیب دینے کے لئے واقعات صحیحہ دکھاتا ہوں کہ غیر مسلم قومیں اشاعت کفر میں کہاں تک کوشش کر رہی ہیں۔ اس وقت سوا تین لاکھ عیسائی مبلغین اشاعت و تبلیغ الوہیت مسیح میں مصروف ہیں۔ صرف پنجاب میں عیسائی مشن کی جائداد غیر منقولہ ۹۰ لاکھ روپے کی ہے جس کی آمدنی سے سارا کارخانہ چل رہا ہے۔

اس کے ساتھ ہی اُس مٹھی بھر جماعت (قادیانی) کو بھی دیکھ لیجئے۔ جن کے چالیس مبلغ اس وقت پھر رہے ہیں۔ لاہوری جماعت کے مبلغین ان کے علاوہ ہیں۔

برادران توحید ان لوگوں کی کوششیں آپ کے خیال میں کچھ مضر اسلام ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو [illegible] اگر مضر ہیں تو تلافی کی کیا صورت ہے، میں اس کی بابت آئندہ نمبر میں کچھ اور بھی عرض کروں گا۔ ذی فہم اصحاب اپنی آراء سے بہت جلد اطلاع دیں۔ (باقی)

مرزا صاحب قادیانی اور خواجہ صاحب دہلوی

؎ خوب گذریگی جو مل بیٹھیں گے فرزانے دو

خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی نے اپنے اخبار "منادی" مورخہ ۱۴ مئی سنہ ۱۹۳۷ء میں ایک دل خوشکن واقعہ یا افسانہ لکھا ہے جس پر معاصر "مدینہ" نے بڑی خفگی کے لہجے میں خواجہ صاحب کو بڑے بڑے القاب (مثلاً کاہن، نجومی اور زنانہ سادھو صوفی وغیرہ) سے یاد کیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر یہ خفگی کسی معقول وجہ سے پیدا ہوئی ہے تو پہلے مرزا صاحب قادیانی پر ہونی چاہئے کیونکہ خواجہ صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ دراصل مرزا صاحب کے قول کی نقل یا تشریح ہے۔ ان دونوں صاحبوں کے اقوال سامنے رکھ کر ہم معاصر موصوف سے انصاف کی درخواست کرتے ہیں۔ خواجہ صاحب نے ملکہ وکٹوریا کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

ملکہ آنجہانی آخر مسلمان ہو گئی تھیں اور چپکے چپکے نماز بھی پڑھتی تھیں[1] اور کبھی کبھی روزہ بھی رکھتی تھیں۔

اس حکایت سے معاصر مدینہ خواجہ صاحب پر بہت خفا ہوئے ہیں۔ مگر ہم اس حکایت کا محکی عنہ یا اس شرح کا متن یا اس افسانہ کا ماخذ مرزا صاحب قادیانی کی تحریر میں دکھاتے ہیں جو درج ذیل ہے:-

الملکۃ المکرمۃ التی نحن رعایا لھا ترجح الاسلام فی باطنھا علی ملل اخری بل سمعنا ازید من ھذا ولکن لا نری ان نذکر ھا فالحاصل انھا کریمۃ والقی اللہ فی قلبھا حب الاسلام فلھذا السبب جعلھا اللہ مواسیۃ للمسلمین حتی انھا تحب ان یشاع الاسلام فی بلادھا وتقرءا بعض کتب دیاننا

(حمامۃ البشریٰ صفحہ ۱۵)

یعنی ملکہ وکٹوریا جس کی ہم رعایا ہیں اسلام کو باقی ادیان پر اپنے دل میں راجح سمجھتی ہے۔ بلکہ ہم نے اس سے بھی زیادہ سنا ہے جس کا ذکر کرنا ہم مناسب نہیں سمجھتے[1]۔ حاصل یہ کہ وہ بڑی معزز عورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسکے دل میں اسلام کی محبت داخل کی ہے۔ اسی لئے خدا نے اسکو مسلمانوں کا ہمدرد بنایا ہے۔ یہاں تک کہ وہ پسند کرتی ہے کہ اسلام اسکے ممالک میں پھیلے۔ الخ

ناظرین کرام! ان دونوں عبارتوں کا مفہوم دراصل ایک ہی ہے۔ یعنی جو کچھ مرزا صاحب نے کہا تھا وہی خواجہ صاحب نے کہہ دیا ہے۔ اس میں خفگی کی کیا بات ہے۔ یہ کوئی خواب و خیال نہیں بلکہ ایک معقول شاعرانہ تخیل ہے۔ عرب کے شاعروں نے ایسے تخیل کو حقیقت کے رنگ میں دکھایا ہے۔ چنانچہ عرب کا ایک شاعر دھوپ میں بیٹھا تھا اس کی چہیتی بیوی اسکو سایہ کرنے کے لئے سورج کے رخ کھڑی ہو گئی۔ اسپر وہ کہنے لگا ؎

قامت تظللنی ومن عجب
تظللنی شمس من الشمس

یعنی میری پیاری بیوی کھڑی ہو کر مجھے سایہ کرنے لگی ہے۔ یہ تعجب کی بات ہے کہ (ایک) سورج (دوسرے) سورج سے سایہ کرتا ہے۔

شیخ سعدیؒ نے اس استعارے کو کمال تک پہنچا دیا ہے۔ کہ محبوب کے قد کو سرو سے اور اسکی ٹھوڑی کو سیب سے تشبیہ دیکر اس پر بڑے تعجب کا اظہار کیا ہے ؎

عجب در زنخدان آں دلفریب
کہ ہرگز نہ بوداست بر سرو سیب

یعنی محبوب سرو شمشاد قد تو ہے مگر یہ عجیب بات ہے کہ اس سرو کو سیب بھی لگے ہوئے ہیں ایسا کبھی نہیں دیکھا گیا۔

کیا معاصر "مدینہ" ان دو شاعروں پر بھی خفا ہوں گے اگر نہیں ہونگے جیسا کہ ہمارا گمان ہے تو پھر آپ خواجہ صاحب پر کیوں ناراض ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ نظم میں استعارہ ہے اور یہ نثر میں افسانہ لہذا دونوں قابل معافی بلکہ قابل تحسین ہیں۔ ؎

تیغ تو اونچی پڑی تھی گر پڑے ہم آپ ہی
دل کو قاتل کو بڑھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

قادیانی مشن

ایک الہامی احمدی کا عتاب

دونوں جماعتوں کے امیروں پر

ناظرین اہلحدیث مولوی فضل خان صاحب ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی سے تعارف رکھتے ہونگے۔ آپ مرزا صاحب کے پرانے مریدوں میں سے ایک باکمال بزرگ ہیں۔ جس طرح مرزا صاحب بقول خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے مستفیض ہیں اسی طرح مولوی فضل خان صاحب مرزا صاحب کے

[1] یہی وہ امر ہے جسکو خواجہ صاحب نے نماز پڑھنے سے تعبیر کیا ہے۔ ۱۲ منہ

بزرگوں کی دنیا۔ علاوہ مضامین مندرجہ (صفحہ ۵) ... حضرت ... (بقیہ)

مستفیض ہوکر الہام کے درجہ پر پہنچے ہوئے ہیں۔ آپ اپنے الہامات ٹریکٹوں کی صورت میں شائع کرتے رہتے ہیں۔ ہم آپ کی اس بات کے قائل ہیں کہ آپ حق گوئی میں جھجکتے نہیں۔ چاہے آپ کی بات قادیانیوں کے خلاف ہو یا لاہوریوں کے۔ اس دفعہ آپ نے نئے ٹریکٹ موسومہ خادم المسلمین مطبوعہ ۱۸ مئی ۱۹۳۷ء میں جو اظہار کیا ہے۔ وہ بہت ہی قابل غور ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"میں خدا کو حاضر ناظر جان کر اس صداقت کا علی رؤس الاشہاد اظہار حق کرتا ہوں کہ مجھے نبی کریم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کی طرف سے بارہا مندرجہ ذیل پیغامات ارشاد فرمائے ہیں۔ یعنی موجودہ قادیانی پیشوا اور اسکے پیرو اور موجودہ لاہوری جماعت احمدیہ کا پیشوا مولوی محمد علی اور اسکے اطاعت پذیرو مددگار گمراہی میں گرفتار ہیں اُن سے جدا ہو جاؤ۔ فرمایا انہوں نے شرک کیا ہے۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء۔ فرمایا بغیر خدا کے کسی کی عبادت مت کرو اور حق نہ چھپاؤ ورنہ انجام اچھا نہ ہوگا ** اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ ط

میں خدا کو حاضر ناظر جان کر حلفاً باللہ واضح کرتا ہوں کہ مجھے نبی کریم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کی طرف سے یہ پیغام سنایا ہے کہ مذکورہ بالا آیت میں عجل سے مراد مرزا محمود احمد قادیانی ہیں اور جن کو ذلت پہنچنے والی ہے۔ وہ ان کو پیشوا پکڑنے پر اصرار کرنے والے ہیں اس لئے میں نے خدا سے مدد کر ان سے کنارہ کر لیا ہے۔ مجھے نبی کریم نے مکرر خدا کی اطلاع فرمائی کہ مرزا محمود احمد صاحب کے قرآن میں کئی لقب ہیں۔ فرمایا آیت ص میں فرعون سے مراد مرزا محمود احمد ہامان سے مراد مولوی محمد علی صاحب ساکن لاہور ہیں اور ان کے جنود سے مراد ان کے مریدین ہیں۔

مرزا محمود احمد کی عمر ۱۹۳۴ء سے لے کر آئندہ چودہ سال ذلت اور رسوائی کی موت کے لئے لوح محفوظ میں ط۔ ہ دو حروف لکھے گئے ہیں۔ قادیان میں طوفان آنا چاہتا ہے جیسا کہ کوئی دریا ٹوٹ گیا۔ قادیان میں زبردست زلزلہ آنا چاہتا ہے۔ طوفان آئیگا اے زمین قادیان۔ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ سَیْلَ الْعَرِمِ قادیان چھوڑ کر لوگ چنگا بنگیال (بستی مولوی فضل خان) میں چلے آئیں جہاں نبی کریم محمد رسول اللہ کے پیغام آتے ہیں۔ (ٹریکٹ خادم المسلمین مطبوعہ ۱۸ مئی ۱۹۳۷ء صفحات ۹-۱۰-۱۵-۱۶ وغیرہ)

اہلحدیث | ہم تو اس بارہ میں کچھ نہیں کہتے یہ احمدیوں کی باہمی گفتگو اور ایک دوسرے کی خیرخواہی اور نصحت ہے ہاں اتنا کہے بغیر نہیں رک سکتے کہ مرزا صاحب متوفی نے لکھا ہوا ہے:-

جو کوئی الہام کا دعوی کرکے بات کرے اس کو رد نہ کیا جائے۔ (ازالہ اوہام)

اس ارشاد کے ماتحت قادیانی اور لاہوری مولوی صاحب موصوف کی نصیحت پر عمل کریں جو انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:-

حکم سنا دو اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ یعنی نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو نماز پڑھنے والوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھو جو مل کر نماز نہ پڑھیں گے ان کے لئے خطرہ ہے جو مل کر نماز نہ پڑھیں گے وہ نقصان اٹھائیں گے۔ (ٹریکٹ مذکور ص ۶)

دیکھئے | قادیان اور لاہور سے کیا آواز نکلتی ہے اگر ایسے بزرگ کو سرپھرا کہہ کر ٹال دیجئے تو پبلک کی طرف سے کسی اور (بجز مرزا صاحب) کے حق میں بھی لقب سرپھرا تسلیم کرنا نہ ہوں۔ کیونکہ سے

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

بابو عمر الدین جالندھری کہاں ہیں؟

(از مستری محمد عبداللہ معمار امرتسری)

بابو صاحب! آپ نے اخبار پیغام صلح ۳-مئی میں ایک نوٹ شائع کرایا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"اس موقع پر جناب مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک چیلنج بھی شائع کیا تھا۔ اس میں حضرت امیر کو آخری فیصلہ پر مباحثہ کی دعوت دی گئی ہے۔ میں نے حضرت امیر کی خدمت میں اسکے متعلق لکھ بھیجا ہے کہ اگر تحقیق حق کی خاطر معقول شرائط کے ساتھ مولوی صاحب سے مناظرہ ہو جائے تو یہ بہت مفید ہوگا۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس پر حضرت امیر کیا فیصلہ کریں" (پیغام صلح لاہور ص ۵ ۳ مئی ۱۹۳۷ء)

اب سوال | آپ سے یہ ہے کہ آپ کے امیر صاحب (مولوی محمد علی لاہوری) نے آپ کے پیش کردہ ثنائی چیلنج کا کیا جواب دیا؟ کیا وہی جواب دیا جو میاں محمود نے جلسہ قادیان میں آپ کو دیا تھا۔ جب آپ نے ان سے مولانا ثناء اللہ صاحب کے ساتھ تفسیر نویسی کے متعلق پوچھا تھا۔ اگر وہی جواب دیا ہے جو فارسی میں بطور مثال کے کہا جاتا ہے سے ..... پاشنہ کوشی تو خیر آپ جانیں اور وہ جانیں۔

رہا آپ کا خود آخری فیصلہ پر مباحثہ کرنے کے لئے تیار ہونا اور انعام مقرر کرنا۔ میں نے اس کی بابت مولانا موصوف سے دریافت کیا تو آپ نے بالفاظ ذیل قبول فرمایا ہے:-

بابو عمر الدین مضمون آخری فیصلہ پر مجھ سے بحث کرنا چاہیں تو بشرائط ذیل مجھے منظور ہے:- (۱) اپنے امیر مولوی محمد علی سے نیابت کی سند حاصل کریں (۲) مباحثہ لدھیانہ جو آخری فیصلہ پر

ونری فرعون وہامان وجنودہما (القصص)

ہوا تھا۔ اس کی بجلد شر ائط منظور کریں۔ یکے بابو صاحب اب تو کوئی عذر نہیں رہا۔ بہتر تو یہ ہے کہ آپ اپنے امیر کو تکلیف دیکر اپنی مذکورہ درخواست کا جواب حاصل کرکے شائع کردیں۔ اگر وہ انکاری جواب دیں تو آپ بشرائط مذکورہ (جو عین انصاف پر مبنی ہے) خود پیش ہو جائیں امید ہے کہ اب آپ اس میں حیلے بہانے تلاش نہ کریں گے۔

(خادم محمد عبد اللہ معمار)

سوالات

(۱) کیا آپکے پاس اس تقریب کے منانے کے لئے کوئی نص قرآنی یا حدیث نبوی ہے۔ اگر ہے تو نقل فرمائیں یا اس کا حوالہ درج فرمائیں۔ (۲) کیا قرون اولیٰ میں یہ تقریب کسی زمانے میں منائی گئی تھی اگر منائی گئی تھی تو کسطرح (۳) اس تقریب سے مسلمانوں کے اندر جذبہ پیدا کرنا مقصود ہو تو کیا جناب شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں کوئی طریقہ تنظیم کا اپنی زبان مبارک سے یا اپنے کسی فعل مبارک سے بتایا ہے یا نہیں (۴) کیا پنجگانہ نمازیں اور نماز عیدین اور حج مسلمانوں کی تنظیم کے لئے کافی نہیں ہیں (۵) کیا ان کی پابندی سے توجہ ہٹا کر اسلام کے اندر نئی نئی باتوں کا مروج کرنا بدعت میں داخل نہیں۔

خادم حبیب احمد خان سول کوارٹرز ڈلہوزی (۱)

حضرت مولانا کا جواب

جس وقت یہ تقریب شروع کی گئی تھی تو اس کی اشاعت کو سیرت مقدسہ کے نام سے شروع کیا تھا۔ یہ سیدھا سادہ عنوان ہر مسلمان کے لئے جاذب توجہ تھا۔ اس وقت نہ کسی خاص مبتدع کیفیت کا نہ جلوس نکالنے کا تصور تھا اور نہ باجوں اور تماشوں کا تخیل۔ اس سیدھے سادے عنوان کو ہم نے بھی تبلیغ وتذکیر کا ایک طریقہ اور مؤثر ذریعہ سمجھ کر انعقاد مجالس سیرت کی اجازت دیدی تھی اور یہ سمجھا تھا کہ خدا تعالےٰ کے آخری رسول خاتم الانبیاء سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ صحیح اور مستند روایات کے ساتھ جب مخلوق کے سامنے پیش کی جائیگی تو غیر مسلموں کے لئے ایک اچھا ذریعہ تبلیغ وتذکیر ہوگا اور ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے رسمی محافل میلاد کے شائقین تبلیغ سیرت کے صحیح طریقے پر کاربند ہو جائیں۔ مگر افسوس ہے کہ خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم کا معاملہ ہوگیا۔ مسلمانوں نے بہت جلد جلسہائے سیرت کی اصلی غرض وغایت کو نظر انداز کرکے انہیں رسمی محافل میلاد میں مدغم کر دیا۔ پہلے تو یہاں جلسہ سیرت

سیرت النبیؐ کے جلسے اور جلوس

(ایک مطبوعہ اشتہار)

برادران اسلام! ہم مسلمانوں کو وہ کام کرنا چاہئے جس کی ہمیں اسلامی روایات اجازت دیں۔ قرآن پاک میں ہدایت ہے مَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا یعنی جو کچھ رسول صلعم دیں اسے لے لو۔ جس سے روکیں اس سے رُک جاؤ۔ مگر آج کل اہل اسلام کی روش اس اصول سے بہت دور چلی گئی ہے دیگر ہمسایہ اقوام کو جو کچھ کرتے دیکھتے ہیں۔ اسی کام کو اپنا صحیح مسلک سمجھتے ہیں۔ آج ہندوستان کی اسلامی دنیا میں ایک دن منایا جا رہا ہے جس کی اتنی اہمیت قرار دی گئی ہے کہ سرکاری طور پر عید الفطر کی تعطیل منسوخ کرکے اس کی جگہ عید میلاد کی تعطیل رکھی گئی ہے۔ آج ہم شرعی نکتہ نگاہ سے اس پر روشنی ڈالتے ہیں۔ امید ہے کہ اہل اسلام غور کریں گے۔ ہندوستان کے وہ مسلمان جو مذہبی خیال سے اصولاً متحد ہیں حنفی اور اہل حدیث کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ موخر الذکر گروہ کے علماء تو اس تحریک میں یکسر شامل نہیں ہیں۔ اول الذکر گروہ کے علماء میں سے اہل انصاف ذی علم حضرات بھی شرعی حیثیت سے اس دن کے منانے کو اچھا نہیں سمجھتے۔ چنانچہ علمائے دیوبند میں سے چوٹی کے عالم مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم تحریر فرماتے ہیں۔

فتویٰ مولانا رشید احمد صاحب مرحوم

"مجلس مولود مروجہ بدعت ہے اور بسبب خلط امور مکروہہ کے مکروہ تحریمہ ہے اور قیام بھی بوجہ خصوصیت کے بدعت ہے مجلس مولود مروج خود بدعت ہے اور فخر عالم علیہ السلام کو مجلس مولود میں حاضر جاننا بدعت ہے۔ مجلس مروجہ مولود کہ جس کو سائل نے لکھا ہے بدعت ومکروہ ہے۔ اگرچہ نفس ذکر ولادت فخر عالم علیہ الصلوٰۃ کا مندوب ہے مگر بسبب انضمام بدعت اور قیود کے یہ مجلس ممنوع ہوگئی۔ بوجہ الحاق امور نامشروع جیسا مروج زمانہ حال ہے۔ بدعت وحرام ہے۔ عقد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر متشرع نہ ہو۔ مگر اہتمام وتداعی اس میں بھی موجود ہے۔ لہٰذا اس زمانہ میں درست نہیں۔"

(فتاویٰ رشیدیہ صلا، ۴۲، ۵۰، ۹۰، ۱۵۱، ۱۴۱، ۱۴۸، ۱۴۹، جلد اول)

زمانہ حال میں مجلس جمعیت العلماء ایک مذہبی جماعت ہے۔ اس کے صدر مولانا کفایت اللہ صاحب ہیں۔ جن کا فتوے عید میلاد کے متعلق اخبار حمایت اسلام لاہور میں شائع ہوا ہے۔ اخبار چونکہ عام لوگ نہیں پڑھتے۔ اس لئے اشتہار کی صورت میں شائع کیا جاتا ہے تاکہ سلیم الطبع کی رہنمائی کا باعث ہو۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز

کہ ان اجتماعات کا نام ہی عید میلاد کر دیا جو قرون اولیٰ کے خلاف ایک نئی ایجاد تھی اور اسلام کی دو ہی ثابت شدہ عیدوں (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) پر ایک جدید عید کا اضافہ تھا۔ اور جو ایک متبع سنت مسلمان کی اسلامی واقفیت میں ناقابل قبول ہے۔ پھر ان جلسوں کے لئے ایک معین تاریخ ۱۲ ربیع الاول لازم کر دی گئی ہے اس کے بعد جلوسوں کا اور اضافہ کیا گیا ہے۔ اور نچلے لوگوں نے باجوں، اکھاڑوں، کھیلوں، تماشوں کو شامل کر کے اسے اچھا خاصہ مجموعہ لہو ولعب بنا دیا ہے۔ فالی اللہ المشتکی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس تمہید کے بعد آپ کے سوالات کے نمبروار جوابات یہ ہیں:-

(۱) اس تقریب کو بہ ہیئت کذائی منانے کے لئے (یعنی عید میلاد یا جشن میلاد کے نام سے مخصوص تاریخ ولادت میں یا کسی تاریخ کے منانے کے واسطے) نہ قرآن پاک میں کوئی نص ہے نہ حدیث نہ صحابہ کرام یا تابعین عظام یا مجتہدین امت خیر الانام کی قولی و فعلی ہدایات میں کہیں اس کا وجود ہے۔

(۲) قرون اولیٰ میں اس تقریب کا وجود نہ تھا۔ حالانکہ اس زمانے کے لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے ساتھ تعلق اور محبت اور فداکاری میں اعلےٰ درجہ پر فائز تھے اور دوسری قوموں کو اپنے پیشواؤں کے یوم ولادت پر خوشی کی تقریبیں مناتے ہوئے دیکھتے تھے مگر ان کو کبھی اس ایجاد کی طرف توجہ نہ ہوئی۔

(۳) اگر تنظیم مسلمین کا جذبہ پیدا کرنا ہو تو وہ ان بدعادات و مخترعات کے ارتکاب پر موقوف نہیں بلکہ وہ نہایت سادے طور پر تبلیغ سیرت مقدسہ کے جلسے سے بھی ہو سکتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ تنظیم مسلمین ایک صحیح اور شرعی مقصد ہے۔ لیکن کسی صحیح اور شرعی مقصد کے لئے غیر شرعی مبتدع صورتیں اختیار نہیں کی جا سکتیں اور کی جائیں تو جائز اور مستحسن نہیں ہو سکتیں۔

(۴) بلاشبہ نماز پنجگانہ جماعت اور جمعہ کی ہفتہ وار جماعت اور عیدین کی جماعتیں اور حج کا اجتماع عظیم مسلمانوں کی صحیح تنظیم کے لئے مقرر تھے مگر مسلمان ان اجتماعات کی اصل روح کو بھول گئے اور ان تمام چیزوں کو بھی انہوں نے ایک عادی اور رسمی امور کی حیثیت دیدی مگر چونکہ یہ ثابت شدہ اور مامور بہا اعمال شرعیہ ہیں۔ اس لئے ان کو عمل میں لانا ضروری ہے۔ اور یہ بھی لازمی ہے کہ ان کی اصل روح کے ساتھ ان کو ادا کیا جائے اور ان سے ہی تنظیم ملت اجتماع امت کا فائدہ حاصل کیا جائے۔

(۵) اگر کوئی نئی چیز ان امور شرعیہ کی اہمیت کی طرف سے مسلمانوں کی توجہ ہٹانے کا موجب ہو تو اسکے حرام ہونے میں شبہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر یہ مان جائے کہ وہ ان فرائض اور شعائر اسلامیہ سے توجہ ہٹانے کی موجب نہیں بلکہ ایک جدید صورت تنظیم ہے تو اسکی اباحت کا اس شرط سے حکم دیا جا سکتا ہے کہ اسکی اصل شریعت مقدسہ میں موجود ہو اور اشاعت مقدسہ کیلئے سادے طریق پر جلسہ سیرت کے نام سے اجتماع کیا جائے تو وہ تبلیغ و تذکیر کی شرعی ثابت شدہ اصل کے ماتحت آسکتا ہے۔ لیکن عید میلاد کے نام سے اور اس مقصد سے کیا جائے تو اسکی شریعت مقدسہ میں اصل نہیں ہے۔"

المشتہر:- (بابو) عبدالمجید سکرٹری انجمن اہل حدیث امرتسر

منکرین حدیث نہیں تو اور کیا ہیں؟

امرتسر کی منکرہ حدیث پارٹی سے خطاب

(از مولوی عبداللہ ثانی امرتسری)

امرتسر میں ایک جماعت ایسی ہے جو احادیث رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو حجت شرعیہ نہیں مانتی بلکہ احادیث نبوی پر پھبتیاں بھی اڑایا کرتی ہے۔ ان کی طرف سے متعدد رسائل اور اشتہارات دربارہ انکار حدیث شائع ہوئے جن کے جوابات لکھے گئے۔ مگر جواب لکھتے وقت مضمون نویس کو ایک دقت پیش آیا کرتی تھی کہ جواب میں فریق ثانی کو کن الفاظ سے یاد کرے۔ اس لئے حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب نے ایک دفعہ اہلحدیث میں مندرجہ ذیل نوٹ لکھا تھا۔

"آیندہ کو ہماری اصطلاح ہوگی کہ ہم قرآن کے منکر کو کافر لکھا کریں گے اور حدیث کو حجت شرعیہ ماننے والے کو منکر حدیث لکھا کریں گے اس میں اُن کو بُرا منانے کی کوئی بات نہیں۔ یہ محض ہماری اصطلاح ہے۔ توہین یا ہتک منظور نہیں۔ باوجود اسکے اگر وہ انکار کی نسبت کو اپنے حق میں بُرا جانتے ہیں تو قائل ہو کر ہمیں اطلاع دیں۔ ہم بھی اُن کو قائل لکھا کریں گے۔

(اہلحدیث امرتسر یکم مئی ۱۹۳۶ء)

ثانی اس سے مقصود ناظرین اخبار کو آگاہ کرنا تھا کہ جب کبھی ہم اس گروہ کا ذکر کریں گے تو ان کو "منکر حدیث" لکھا کریں گے۔ ایسا کہنا خلاف واقعہ بھی نہ تھا۔ کیونکہ اس گروہ کے ذمہ دار اصحاب انکار حدیث کی نسبت اپنی طرف ہی نہیں بلکہ حضور کی صاحبزادی فاطمۃ الزہراؓ کی طرف بھی کر چکے ہیں۔ چنانچہ ایک اشتہار (مشہورہ ۲۶ ...) پر عنوان "بنت رسول کا انکار حدیث" لکھا گیا۔ اسکے علاوہ بعض دیگر صحابہ کی طرف بھی انکار حدیث کی نسبت کی گئی۔ ان واقعات کی موجودگی میں صراحتًہ ثابت ہوتا ہے کہ انکار حدیث کو وہ کسی مسلمان کے لئے بُرا نہیں سمجھتے بلکہ اُسے اعتقادی اصلاح خیال کرتے

ہیں۔ اس پر طرہ یہ کہ حدیث رسول کو سنت کی ہیولی کہا کرتے ہیں۔ (بلاغ)

مزید براں جو شخص احکام رسالت کو واجب العمل جانے اس کے فعل کو زنا سے بدتر خیال کرتے ہیں۔ (تفسیر بیان مصنفہ مولوی احمد الدین امرتسری)

بلکہ اس مضمون پر حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب سے مباحثہ بھی کر چکے ہیں۔ باوجود ان تمام باتوں کے حضرت مولانا کا مرقومہ بالا نوٹ ان کے آرگن بلاغ کو نہایت برا معلوم ہوا یہاں تک کہ وہ انتقامی رنگ میں ہم (قائلین حدیث) کو منکر قرآن کہنے پر آمادہ ہوگیا۔ اس کے خیال میں اس کی پارٹی کو منکر حدیث کہنا تنابز بالالقاب (برا لقب دینا) ہے۔ چنانچہ اس بارے میں اسکے الفاظ یہ ہیں:۔

"قرآن کریم نے فرمایا ہے جزاء سیئة سیئة مثلها اسی اصول پر ہم بھی لکھتے ہیں کہ آئندہ کو ہماری اصطلاح ہوگی کہ ہم قرآن کے منکر کو کافر لکھا کریں گے اور قرآن کو کامل نہ ماننے والے کو منکر قرآن لکھا کریں گے۔ اس میں اُن کو برا ماننے کی کوئی بات نہیں۔ یہ محض ہماری اصطلاح ہے۔ توہین یا ہتک منظور نہیں۔ باوجود اس کے اگر وہ انکار کی نسبت کو اپنے حق میں برا جانتے ہیں تو قائل ہوکر ہمیں اطلاع دیں۔ ہم بھی اُن کو قائل لکھا کریں گے۔" (بلاغ امرتسر ۲ بابت مئی ۱۹۳۷ء)

ثانی ہم بلاغ سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ اگر وہ اپنے گروہ کے حق میں لقب "منکر حدیث" پسند نہیں کرتا تو اعلان کر دے کہ وہ حدیث کو حجت شرعیہ مانتے ہیں۔ سا تھ ہم مولانا کی خدمت میں درخواست کریں گے کہ آپ حسب وعدہ ان کو قائل حدیث لکھا کریں۔ اگر وہ حدیث کو اس طرح ملتے ہیں کہ جو اچھی بات ہو اُسے لے لیں۔ تو یہ ماننا دیسا ہی ہے جیسے آریہ سماجی قرآن مجید کی بہت سی بات کے متعلق جسے وہ اچھی خیال کریں کہہ دیا کرتے ہیں کہ چونکہ یہ ویدوں سے اخذ کی گئی ہے اس لئے ہم بھی اُسے مانتے ہیں۔ ایسا کہنے والے کو کوئی مومن بالقرآن نہیں کہہ سکتا۔ پھر آپ حدیث کو اس طریق سے مان کر قائل حدیث کس طرح بن سکتے ہیں۔

ہاں "بلاغ" کا یہ لکھنا کہ ہم قرآن کو کامل نہ ماننے والے کو منکر قرآن لکھا کریں گے۔ بالکل صحیح ہے۔ بیشک وہ ایسا لکھا کریں۔ مگر پہلے یہ بتائیں کہ قرآن کو کامل ماننے والے کون لوگ ہیں۔ ان کا پتہ بتانے سے پہلے "کامل" کی جامع مانع تعریف ضرور کریں۔

دیکھیں کون جرأت کرتا ہے کہ اس آئے دن کے جھگڑے کو معقول رنگ میں طے کرے۔

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از مولانا عبدالصمد صاحب مبارک پوری)

(گزشتہ سے پیوستہ)

تنقید چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق نے خود پانسو احادیث کا مجموعہ لکھ رکھا۔ اس کو جلا دیا۔ (اہلحدیث ۱۰ محرم)

تائید ناظرین کرام! یہاں پر مولوی صاحب کا مضمون کس طرح متضاد و متخالف واقع ہوا ہے۔ قابل غور ہے۔ ابھی اوپر "لا تکتبوا عنی" والی حدیث کو نقل کرکے لکھ آئے ہیں کہ "یہ روایت کتابت حدیث کو بیخ و بنیاد سے اکھیڑ دینے والی ہے"۔ پس جب اس حدیث نے علی العموم کتابت حدیث سے روک دیا تھا۔ تو پھر حضرت ابوبکر صدیق کے پاس پانسو احادیث کا مجموعہ کہاں سے نکل آیا اور کب لکھا گیا اور کس تاریخ کو تندر آتش کیا گیا۔ مولوی صاحب کی پیش کردہ خود اسی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ کتابت حدیث کی ممانعت علی الدوام نہ تھی بلکہ ایک مدت قلیل تک رہی جو کسی مصلحت اور حکمت کی غرض سے تھی۔ جب وہ غایت پوری ہوگئی تو کتابت حدیث کی اجازت دیدی گئی۔ یا یہ کہا جائے کہ یہ نہی علےٰ سبیل التحریم نہیں تھی بلکہ علیٰ سبیل التنزیہ تھی۔ ورنہ لازم آئے گا کہ ابو صدیق امر نبوی کی مخالفت کرتے تھے اور آپ کے فرمان کی اطاعت نہیں کرتے تھے (معاذ اللہ) علاوہ بریں اسی روایت میں اس مجموعہ کے جلانے کا سبب بھی مذکور ہے جس سے ثابت ہے کہ حضرت صدیق نے حدیث نبوی کی مخالفت کی بنا پر اس مجموعہ کو نہیں جلایا تھا۔ اور نہ اس بناء پر کہ حدیثیں ان کے نزدیک حجت شرعیہ نہیں تھیں بلکہ اس کی وجہ خود صدیق اکبر نے دوسری بیان کی ہے۔ چنانچہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رض کہتی ہیں:۔

فقلت لم احرقتها قال خشیت ان اموت وهی عندی فیکون فیها احادیث عن رجل قد ائتمنته ووثقت ولم یکن کما حدثنی فاکون قد نقلت ذاك فهذا لا یصح (تذکرۃ الحفاظ جلد ا) تو میں نے عرض کی (کہ اے پدر مہربان) آپ نے اس مجموعہ کو جلا دیا یہ کس سبب سے؟ فرمایا میں اس بات سے خوف کرتا ہوں کہ اس حال میں مرجاؤں کہ وہ مجموعہ میرے پاس موجود ہو پس اس میں ایسے شخص سے کچھ حدیثیں باقی رہ جائیں جسکو میں نے امانت دار خیال کیا تھا اور اس پر اعتماد کیا تھا اور واقع میں حدیث اس طرح پر نہ ہو جس طرح پر اس نے مجھ سے بیان کی ہے تو میں اس کا روایت کرنے والا ہونگا پس ایسا لائق نہیں ہے "

حضرت ناظرین اہل کرام ذرا دیکھیں مولوی صاحب نے کتنی زبردست خیانت کی ہے اس روایت کو کس طرح کھینچ تان کر غلط معنی پر محمول کیا ہے اور اپنے مدعا کے موافق ظاہر کیا ہے۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضہ پر افترا و بہتان نہیں ہے؟ اس روایت کے ذکر کرنے میں مولوی صاحب نے ایک اور بھی گل کھلایا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ:-

تذکرۃ الحفاظ میں جو اس روایت کے آخر میں ہے (فلا یصح واللہ اعلم بالصواب) امام ذہبی کا قول نہیں ہوسکتا" (الی قولہ) میرے نزدیک یہ اضافہ اس کتاب کے مصحح کا ہے جو کوئی اہل حدیث تھا"

ناظرین کو معلوم ہونا چاہئے کہ تذکرۃ الحفاظ میں یہ عبارت اس طرح پر نہیں ہے جس طرح مولوی صاحب نے لکھا ہے بلکہ اس طرح پر جس طرح ہم نے لکھا ہے یعنی فھذا لا یصح ذکر فلا یصح اور صرف "واللہ اعلم" لکھا ہے۔ بالصواب کا لفظ مولوی صاحب نے معلوم نہیں کہاں سے بڑھایا ہے۔ اور یہ لفظ "فھذا لا یصح" بالکل ظاہر المعنی ہے۔ یعنی یہ حضرت ابوبکر صدیق کا کلام منقولہ ہے آپ کہتے ہیں کہ مجموعہ میں ایسی احادیث کو چھوڑ دوں جن پر مجھے پورا وثوق اور اعتماد نہیں ہے۔ یہ کام جائز اور روا نہیں ہے۔ اسکو مصحح کتاب کا قول بتانا کیسی الٹی سمجھ ہے اور کس قدر حیرت افزا و تعجب خیز بات ہے۔ ہاں البتہ اس کتاب کے مصحح نے اس لفظ لا یصح پر حاشیہ لکھا ہے جو اس طرح ہے:-

ھکذا فی الاصل ولعلہ لا یسلم

(تذکرۃ الحفاظ ص۵ جلد اول مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد طبع ثانیہ)

لفظ لا یصح کے معنے خوب واضح نہیں ہیں۔ اس بنا پر محشی نے اپنے خیال اور فہم کے مطابق حاشیہ لکھا جو بہت درست اور ٹھیک صحیح اور موقع و محل کے مناسب ہے مگر مصحح کو اتنا اختیار رہتا یا ایسی جرأت ہوتی کہ نفس کتاب کے کسی لفظ میں تصرف کرے تو لا یصح کو لا یسلم کر سکتا تھا۔ مگر اس نے اس کو ناجائز سمجھتے ہوئے حاشیہ پر اپنے خیال ناقص کا اظہار کر دیا۔ پھر یہ کیونکر باور کیا جا سکتا ہے کہ فلا یصح مصحح کتاب نے لکھ دیا ہے۔ اور اس پر واللہ اعلم بالصواب کا لفظ بھی اضافہ کر دیا ہے یہ عقلاً و اصولاً اور عادۃً و دیانۃً ہر طرح سے باطل و مردود ہے۔ اور محض خبط دماغ فاسد ہے۔

اب یہ بات اچھی طرح واضح ہوگئی کہ حضرت ابوبکر صدیق نے جو مجموعہ جلایا تھا (اگر روایت مذکورہ صحیح ثابت ہو) وہ محض اس سبب سے جلایا تھا کہ ان کے علم میں اس میں بعض حدیثیں ناقابل اعتماد تھیں۔ اس سبب سے نہیں کہ وہ حدیث کو حجت شرعیہ نہیں سمجھتے تھے۔ ورنہ وہ جواب میں یوں کہتے کہ چونکہ حدیث کوئی حجت شرعی نہیں ہے۔ اس لئے میں نے اس مجموعہ کو جلا دیا۔ حالانکہ آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ بلکہ یہ فرمایا کہ بعض حدیثیں قابل اطمینان نہیں ہیں۔ اس لئے میں ان کا نقل کرنا جائز نہیں خیال کرتا۔

بہرحال اس روایت سے بخوبی پتہ چلتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس مجموعہ و مکتوب حدیثیں تھیں اور ان لوگوں میں حدیثوں کے جمع کرنے اور لکھنے کا دستور تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان واجب الاذعان "لا تکتبوا عنی" سنتے ہوئے اور اس کا علم رکھتے ہوئے احادیث کو قلم بند کیا تو یقینی ہے کہ نہی عن الکتابت کے بعد کتابت حدیث کی رخصت و اجازت دیدی گئی تھی ورنہ حدیثوں کے مٹا ڈالنے اور کتابت سے باز آ جانے کے بعد پانچ پانچ سو کا مجموعہ کہاں سے برآمد ہو سکتا تھا۔ باقی اس مجموعہ کے بلا وجہ جلا دینے کا واقعہ بعید از عقل و قیاس معلوم ہوتا ہے۔ جو چیز اہم اور ضروری سمجھ کر قلم بند کی جاوے اسکو بلا وجہ ضائع نہیں کیا جا سکتا۔ الا آنکہ اسکو نقل کر لیا جاوے یا یہ کہ غیر ضروری یا کوئی اور خرابی و نقص پیدا ہو جاوے۔

یہ تمام اعتراضات اور بحث اس صورت میں ہیں کہ اس روایت کو صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ لیکن اگر یہ روایت ضعیف ہو۔ جیسا کہ مولوی عبد اللہ صاحب امرتسری نے لکھا ہے کہ اس کے راوی محمد بن موسے بربری کے متعلق امام دارقطنی فرماتے ہیں۔ لیس بالقوی۔ قوی نہیں ہے۔ اور دوسرے راوی موسے بن عبد اللہ بن حسن ہیں۔ ان کے متعلق امام بخاری فرماتے ہیں:- "فیہ نظر" (اہلحدیث مختصراً ۱۰ محرم ۵۵ھ)

اور یہ لفظ امام موصوف متروک راوی کے حق میں بولتے ہیں۔ پس یہ روایت بالکل ساقط اور ناقابل حجت ہے۔ اور مولوی صاحب کا اس روایت کو صحیح کہنا عدم واقفیت و جہالت پر مبنی ہے۔ اور اس کو محل استدلال میں پیش کرنا خلق خدا کو دھوکا دینا ہے۔ دگر ہیچ۔ (باقی)

شاتم الرسول

(از مولوی محمد گلزار صاحب شاہزادپوری)

اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳۔اپریل سنہ رواں ۳۶ء کی اشاعت میں ہمارے مولانا مکرم ایم مظفر حسین صاحب لاہوری نے ایک استفتاء بابت "شاتم رسول" شائع کیا ہے۔ اور اس کے نوٹ قائم کرکے حضرت مولانا فضیلت اسلام مدیر اہلحدیث سے جواب طلب کیا۔ جسکے جواب میں کتاب "الصارم المسلول علی شاتم الرسول" کا پتہ بتا دیا گیا ہے اور ارشاد ہوا ہے کہ اسکو منگا کر دیکھئے اور بس۔

ناظرین کرام! میرے خیال میں اس استفتاء کا ایک بہت بڑا حصہ رہ جاتا ہے۔ کیونکہ اہلحدیث کے خریداروں میں کثرت سے ایسے ہیں کہ کتاب مذکورہ ان کے پاس نہیں ہے۔ اور بہت سے خریدار ایسے ہیں جو صرف اردو ہی جانتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ کتاب مذکورہ عربی میں ہے۔ جسکو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اس لئے

میں کتاب مذکور سے بالاختصار نقل کرتا ہوں۔
(۱) اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ (قرآن)
یعنی بے شک جو لوگ کہ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اُس کے رسول کو لعنت کریگا اُن کو اللہ دنیا اور آخرت میں۔

حضرت امام ابن تیمیہؒ اس آیت سے یوں مطلب نکالتے ہیں :-

وھذہ الآیۃ توجب قتل من اذی اللہ ورسولہ - یعنی یہ آیت واجب کر دیتی ہے قتل اللہ اور رسول کے موذی کو (صـ۳۲)

امام ممدوح نے قرآن کی چند آیات اور بھی نقل کر کے اپنا مدعا ثابت کیا ہے۔ مگر میں نے ایک ہی آیت کو نقل کرنا مناسب سمجھا۔ کیونکہ اخباری صفحات طول نویسی کے متحمل نہیں۔ اب احادیث کی طرف توجہ فرمائیے جو امام ممدوح بیان فرما رہے ہیں :-

(۲) عن الشعبی قال کان رجل من المسلمین (۵۹۰)
اعمی یاوی الی امرأۃ یھودیۃ فکانت تطعمہ وتحسن الیہ فکانت لاتزال تشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتوذیہ فلما کان لیلۃ من اللیالی خنقھا فلما اصبح ذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فنشد الناس فی امرھا فقام الاعمی فذکر لہ امرھا فابطل النبی صلی اللہ علیہ وسلم دمھا وھذا الحدیث جید فان الشعبی رأی علیاً (صـ۶۱)

یعنی روایت ہے حضرت شعبی تابعی سے کہ کہا تھا ایک شخص مسلمان میں مراد لیتا ہوں ایک نابینا ایک یہودیہ عورت کے ہاں پناہ گزیں ہوا۔ پس وہ اس کے طعام وقیام کا حق پورا کرتی تھی اور حسن سلوک سے پیش آتی تھی مگر وہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے حق میں ناشائستہ کلام اور گالیاں ہمیشہ بکا کرتی تھی (بھلا حضور کے صحابی سے کہاں برداشت ہوسکتا تھا) کوئی ایک رات موقع پاکر گلا دبایا اور فوراً موت کے گھاٹ اتار دیا پس صبح کو دربار رسالت میں واقعہ رات کا ذکر کیا گیا۔ آپ چونکہ شاہ دوجہان تھے۔ فوراً تدارک میں نکلے۔ اور لوگوں کو قسم دلانے لگے۔ وہ نابینا مجلس میں حاضر تھا۔ اُس نے مارنے کی وجہ بیان کی اور خود اقرار کیا کہ میں نے مارا ہے۔ آپ نے اس کا خون معاف کیا۔ یہ حدیث جید ہے (مرسل نہیں ہے) کیونکہ شعبی نے حضرت علی رضؓ کو دیکھا ہے۔"
میرے کرم ایم مظفر حسین صاحب غور فرماویں اور اس حدیث سے اپنے استفتاء کا جواب لیں۔

(۳) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان اعمی کانت لہ ام ولد تشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقع فیہ فینھاھا فلا تنتھی ویزجرھا فلا تنزجر فلما کان ذات لیلۃ جعلت تقع فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتشتمہ فاخذ المغول فوضعہ فی بطنھا واتکأ علیھا فقتلھا فلما اصبح ذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فجمع الناس فقال انشد رجلاً فعل ما فعل لی علیہ حق الا قام قال فقام الاعمی یتخطی الناس وھو یتدلدل حتی قعد بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا صاحبھا کانت تشتمک وتقع فیک فانھاھا فلا تنتھی وازجرھا فلا تنزجر ولی منھا ابنان مثل اللؤلؤتین وکانت بی رفیقۃ فلما کان البارحۃ جعلت تشتمک وتقع فیک فاخذت المغول فوضعتہ فی بطنھا واتکأت علیہ حتی قتلتھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا اشھدوا ان دمھا ھدر رواہ ابوداؤد ونسائی

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک ایک اندھے کی لونڈی تھی جو گالیاں بکتی تھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے حق میں ناشائستہ کلام بھی استعمال کرتی تھی۔ پس وہ نابینا منع کرتا تھا اُس کو مگر وہ باز نہیں رہتی تھی۔ اور ڈانٹ ڈپٹ بھی کرتا مگر وہ نہیں رکتی تھی۔ پس جب اُس نے ایک رات ناشائستہ کلام کیا اور گالی بکنی شروع کی۔ پس لیا اُس نابینا نے ایک نیزہ پس رکھا اُس کے پیٹ میں اور زور سے دبایا۔ پس وہ فوراً موت کے گھاٹ اُتر گئی پس جب صبح ہوئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار میں یہ معاملہ پیش کیا گیا۔ پس حضورؐ نے تمام لوگوں کو جمع کر کے قسم دے کر فرمایا کہ جو اس فعل کا مرتکب ہے چاہئے کہ وہ کھڑا ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ نابینا حاضرین کی بھیڑ کو چیرتا پھاڑتا ہو اور کانپتا ہوا حضور کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔ پس کہا یا رسول اللہ میں اس فعل کا مرتکب ہوں (میرا اس فعل کا مرتکب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ) آپ کی شان والا شان میں گالی اور ناشائستہ کلام استعمال کرتی تھی۔ میرا منع کرنا ایسے کلام سے بیکار ہوتا تھا۔ اور میرا جھڑکنا بھی کوئی کام نہ آتا۔ حضور! اور بھی سنئے۔ میرے اس سے کئی بیٹے بھی مثل موتی کے ہیں اور وہ میری بڑی پیاری تھی (کوئی دوسرا سبب دشمنی وغیرہ کا نہ تھا۔ فقط گالی کی وجہ سے میں نے اسکو قتل کیا) حضور! ایک رات ایسا ہی واقعہ ہوا کہ آپ کو گالی دینا اور بُرا بھلا کہنا شروع کیا۔ پس میں نے ایک نیزہ لیکر اسکے پیٹ میں دیکر دبا دیا یہاں تک قتل کر دیا میں نے اسکو۔ حضور پرنور فداہ ابی وامی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان تمام باتوں کو سن کر ارشاد فرمایا۔ خبردار گواہ رہو اس کا دم یعنی خون معاف ہے۔"

مستفتی صاحب اس حدیث پر غور فرماویں۔ اور اپنے دل میں تسلی و تشفی حاصل کریں۔ کیونکہ یہ حدیث تمام استفتاء کی شقوق کو حاوی ہے۔

(۴) حدیث کعب بن اشرف کا جس کو محمد بن مسلمہ نے اسکے قتل کا ذمہ لیا چونکہ حضورؐ نے فرمایا:۔

من لکعب بن اشرف فانه قد آذی الله و رسوله۔ یعنی کون کعب بن اشرف کو موت کا پیالہ پلا سکتا ہے۔ اس لئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتا ہے (شعر بنا بنا کر ہجو کرتا تھا) آخرکار محمد بن مسلمہ نے بڑے حیلے سے اس کا کام تمام کیا۔ یہ حدیث متفق علیہ میں مشہور ہونے کی وجہ اس کی عربی عبارت نقل نہیں کی گئی۔

(۵) عن ابن عباس قال هجت امرأة من خطمة النبي صلى الله عليه وسلم فقال من لي بها فقال رجل من قومها انا يا رسول الله فنهض فقتلها فاخبر النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا ينتطح فيها عنزان (ص۹۲)

یعنی حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا ایک عورت قبیلہ بنی خطمہ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو برابر طعن تشنیع کرتی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کون ہے جو میرا بدلہ اس سے لے۔ پس کہا ایک شخص (جس کا نام عمیر تھا) اسی عورت کے قبیلہ سے میں ہوں اس کو قتل کرنے والا یا رسول اللہ۔ پس تیار ہو کر گیا اور اسکو فوراً قتل کر دیا۔ پس خبر دیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس آپ نے (بطور دعا اور شاباش کے) فرمایا نہیں ماری جائے گی اس میں دو بکریاں۔ یعنی یہ امر قوم کو مواخذہ اس بارے میں نہیں ہے۔

یہ حدیث اور بھی زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہے جو کہ دیکھنے والوں کے لئے بصیرت کا باعث ہے مگر میری منقولہ عبارت کافی ہے۔

(۶) ایک واقعہ ابی رافع یہودی کا ہے جس کو عبد اللہ بن عتیک نے بڑی حکمت سے قتل کیا بسبب اس یہودی کے رئیس ہونے کے یہ بھی حضور کو ایذا دیتا تھا (ص۹۴) بسبب بہت طویل ہونے کے حدیث نقل نہیں کی گئی۔ صاحب بصیرت کے لئے اتنی ہی کافی ہے۔ جس کو زیادہ دیکھنا ہو وہ کتاب مذکور کو دیکھ لے۔

اہلحدیث ساری عبارت کا مفہوم دو فقروں میں ہے:۔

(۱) سب و شتم سن کر اشتعال میں قتل کر دے تو قتل معاف ہے۔ انگریزی قانون اشتعال کا مضمون بھی یہی ہے۔

(۲) حکومت حقہ کی طرف سے کسی کو قتل کرنے کی اجازت ہو تو اس کا قتل جائز ہے۔ ان دونوں صورتوں میں کسی کو کلام نہیں۔ قانون وقت بھی ان کا موئید ہے۔

دیہات میں نماز جمعہ

(ماخوذ از رسالہ ترجمان القرآن حیدر آباد دکن)

پنجاب سے ایک دین دار بزرگ اپنے ایک عنایت نامہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"علماء احناف جمعہ کے لئے شہر کی شرط ابھی تک لگائے جاتے ہیں۔ حالانکہ شہروں کی حالت اب ایسی ہو گئی ہے کہ وہاں دیہاتی مسلمانوں کو (جو تمدن جدید کے مکروہات سے ابھی بہت کچھ محفوظ ہیں) جانے سے جس قدر روکا جائے اتنا ہی بہتر ہے۔ میں ایک موضع کا مالک ہوں جس میں مسجد تعمیر کی ہے۔ اور ایک مکتب دینیات کا جاری کیا ہے۔ ارد گرد کے دیہات میں تھوڑی تھوڑی اسلامی آبادی ہے۔ وہ جمعہ کے جمعہ یہاں نماز کو آ جاتے ہیں۔ اور قرآن شریف کا درس، جمعہ کا خطبہ اور کچھ وعظ سن جاتے ہیں مدرس مکتب نماز یاد کراتا ہے۔ اور جنکو صحیح یاد نہیں ان کی نماز صحیح کراتا ہے۔ رمضان شریف میں مجمع بہت زیادہ ہو جاتا ہے مگر علماء اس جگہ کے جمعہ کو جائز نہیں بتاتے۔ میں جمعہ کی نماز بند کر دوں تو یہ لوگ ہرگز شہر کو نہ جائیں گے اگر ان کو کہا جائے کہ یہاں جمعہ نہیں ہو سکتا۔ جمعہ کے روز ظہر کی نماز پڑھا جایا کرو تو اسے کوئی نہیں مانتا۔ جمعہ کی عظمت اور قدر ہی کا اثر ہے جس کے باعث یہ لوگ آٹھویں روز نماز پڑھنے آ جاتے ہیں۔ مجھے فکر ہے کہ اگر یہاں جمعہ کی نماز نہ ہوئی تو دیہات کے لوگ اس تعلیم اور وعظ سے بھی محروم ہو جائیں گے۔ یہاں سے قریب چند میل کے فاصلہ پر ایک شہر ہے جہاں کئی مسجدوں میں جمعہ ہوتا ہے۔ مگر وہاں کوئی عالم صحیح خیالات کا نہیں۔ جس سے کسی مفید تحریک کی امید ہو۔ اور شہر کے بازاروں میں سب کچھ وہی ہے جو آج کل سب جگہ ہے۔ اور کچھ نہیں تو جو دیہاتی وہاں جائیگا وہ کچھ نہ کچھ فضول خرچی تو کر ہی آئیگا۔ میری خواہش ہے کہ جناب اس کے متعلق ضرور کچھ نہ کچھ تحریر فرمائیں۔"

ترجمان القرآن جمعہ کے متعلق فقہائے متاخرین جس قسم کے فتوے دے رہے ہیں۔ وہ اُس جمود کی روشن مثالوں میں سے ہیں جو کتاب و سنت سے براہ راست علم حاصل کرنے کی بجائے مجتہدین سلف کے اقوال پر کلی اعتماد کر لینے کی بدولت پیدا ہوا ہے۔ مجتہدین سلف نے کتاب و سنت سے اکتساب علم کیا اور اپنے زمانہ کے حالات پر ان کو منطبق کرنے کی کوشش کی۔ جس کو بعد مسلمانوں پر جو حالات آنے والے تھے ان کو ان کو بھی وہ دیکھتے اور جانتے۔ در حقیقت ان کے

پیدا ہوں کے لئے جن کی اجتہاد کرنے کی کوئی ذمہ داری شرعاً یا حقیقۃً عائد ہوتی ہی نہ تھی۔ اب جو لوگ آنکھیں بند کر کے ہر جزئیہ میں ان پر اعتماد کرتے ہیں۔ اور ان کے اقوال سے سند لے کر اسقاط فرائض اور تحلیل حرام و تحریم حلال تک کا ارتکاب کر جاتے ہیں وہ دراصل ایک بہت بڑی ذمہ داری اپنے سر لیتے ہیں جس سے خدا کے سامنے وہ سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ خدا نے ان کو قرآن و اسوہ رسول کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ نہ کہ سلف کی پیروی کا۔ اور سلف کی پیروی میں اگر وہ غلطی کرتے ہیں تو اس کی ذمہ داری خود ان پر ہے نہ کہ سلف پر۔ سلف نے جو کچھ اجتہادات کئے تھے وہ بلاشبہ ہماری بہترین رہنمائی کرتے ہیں اور وہ شخص بھی غلطی کرتا ہے جو ان کے علم اور ان کی بصیرت کے ثمرات کو بے کار سمجھ کر پھینک دیتا ہے۔ لیکن ان بزرگوں کی رہنمائی سے ٹھیک ٹھیک فائدہ کے لئے ضروری ہے کہ ہماری نگاہوں کے سامنے بھی کتاب اللہ اور اسوہ رسول کی شمع اسی طرح روشن رہے جس طرح سلف کے سامنے تھی اور ہم بھی اسی روشنی میں خدا کی دی ہوئی عقل و بصیرت سے اسی طرح کام لیں جس طرح ان بزرگوں نے لیا۔ ورنہ اگر ہم شمع کتاب و سنت کو اپنے سامنے سے ہٹا دیں اور عقل و فہم سے بھی کام نہ لیں اور صرف اقوال سلف کی حرف بحرف پیروی کرتے چلے جائیں۔ تو ہم سے ایسی غلطیاں سرزد ہوں گی جو دنیا اور آخرت دونوں میں ہم کو رسوا کر دیں گی۔

اسی نماز جمعہ کے مسئلہ میں جو فقہی غلطیاں ہمارے مذہبی رہنماؤں سے زمانہ حال میں سرزد ہوئی ہیں ان کو ملاحظہ فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی اقامت کا فرض عمومیت کے ساتھ مسلمانوں پر عائد کیا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمل کر کے ہم کو بتایا کہ اس فرض کو کس طرح ادا کیا جائے کون ادا کرے، کہاں ادا کرے، کون سے اشخاص اس سے مستثنیٰ ہیں۔ کن حالات میں یہ فرض ساقط ہوتا ہے وغیرہ ذالک۔

حضورؐ کے اس عمل کو دیکھ کر فقہائے امت نے مختلف احکام مستنبط کئے جن میں ایک طرف ان کی نگاہ ارشاد الٰہی اور عمل رسول پر تھی اور دوسری طرف ان حالات پر تھی جن میں وہ زندگی بسر کر رہے تھے۔ اور جن میں انہیں ان احکام کو نافذ کرنا تھا۔ من جملہ ان جزئی احکام کے جو انہوں نے اس طور پر مستنبط کئے۔ ایک یہ بھی تھا کہ "جمعہ ویرانوں اور جنگلوں اور عارضی قیامگاہوں میں نہ پڑھا جائے بلکہ مستقل بستیوں میں قائم کیا جائے"۔ یہ ایک عام ہدایت تھی جو ان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل اور بعض مجمل ارشادات سے حاصل ہوئی۔ اس کے بعد انہوں نے غور کیا کہ بستی کی قید لگانے سے شارع کا مقصود کیا ہے اور اس کے لئے کس قسم کی بستی ہونی چاہئے۔ اس سوال کے تصفیہ کا انحصار سراسر ان کے اپنے اجتہاد پر تھا۔ کیونکہ اس کے متعلق کوئی صریح ہدایت ان کو نہ ملی تھی۔ نیز اس کے تصفیہ میں اس زمانہ کے تمدنی حالات کو بھی بہت کچھ دخل تھا۔ فطری طور پر ان کے درمیان اختلاف واقع ہوا۔ کسی نے کہا کہ چھوٹی سے چھوٹی بستی میں بھی جمعہ پڑھا جائے جہاں کے باشندوں سے کم از کم ۱۲ مصلی بہم پہنچ سکتے ہوں۔ کسی نے کہا کہ ایسی بستی میں جمعہ قائم کیا جائے جہاں کم از کم چالیس ایسے آدمیوں کی مستقل سکونت ہو جن پر فریضہ جمعہ عائد ہوتا ہے۔ حنفیہ نے کہا کہ جمعہ کے لئے گاؤں کی بجائے شہر ہونا چاہئے۔ اور شہر کی تعریف میں خود حنفیہ کے درمیان بکثرت اختلافات ہوئے کیونکہ ہر عالم مجتہد کے ذہن میں مقصود شارع کے لحاظ سے بستی کا ایک علیحدہ تصور تھا اور ہر ایک نے اپنے مخصوص تصور کے مطابق شہر کی تعریف کی تھی پھر اس امر میں بھی اختلاف ہوا کہ جو لوگ بستی سے دور ہوں ان کے لئے نماز جمعہ کی منادی پر لبیک کہنا کس حد تک فرض ہے۔ کسی نے کہا کہ جس تک منادی کی آواز پہنچتی ہو اسے آنا چاہئے۔ کسی نے کہا کہ جو دو میل کے فاصلہ پر ہو وہ آئے۔ کسی نے چار میل کہا۔ کسی نے چھ میل کہا۔ کسی نے کہا کہ جو شخص جمعہ کی نماز پڑھ کر رات سے پہلے تک اپنے گھر پہنچ سکتا ہو اس پر جمعہ میں شریک ہونا فرض ہے۔ اس باب میں ہر گروہ نے ایک طرف شریعت کے اصول تیسیر کی رعایت اور دوسری طرف فرضیت جمعہ کے مصالح اور تیسری طرف اپنے زمانہ کے وسائل حمل و نقل کی حالت پر نظر کر کے اپنی اپنی فہم کے مطابق رائے قائم کی تھی اور یہ جملہ امور ان بزرگوں کے اجتہاد پر مبنی تھے۔ ان میں سے کوئی چیز بھی منصوص نہ تھی۔ مگر آج ہم سے کہا جاتا ہے کہ آپ سے ہزار برس پہلے شہریت کے تصور اور وسائل حمل و نقل کی حالت اور اقامت جمعہ کے تمدنی پہلو کو پیش نظر رکھ کر فقہاء کے ایک خاص گروہ نے جو جزئیات مستنبط کئے تھے ان کو بالکل منصوص احکام کی طرح مان لو۔ بلکہ ان غیر منصوص اجتہادی احکام کی بنیاد پر سرے سے اس فرض کو ساقط کر دو۔ جو نہ صرف منصوص ہے بلکہ غایت درجہ تاکید کے ساتھ عائد کیا گیا ہے۔

ایسی ہی غلطی ہندوستان پر انگریزی تسلط کی ابتدا میں کی جا رہی تھی۔ فقہائے اسلام میں سے حنفیہ کے گروہ نے ایک دوسرا اجتہادی مسئلہ یہ بھی مستنبط کیا تھا کہ اقامت جمعہ کے لئے منجملہ اور شرائط کے ایک سلطان کا وجود بھی ہے۔ یعنی جمعہ یا تو خود سلطان اسلام قائم کرے یا اس کا مقرر کیا ہوا حاکم۔ اس شرط کے مصالح پر کلام کرنے کا یہ موقع نہیں۔ یہاں ذکر صرف یہ ہے کہ یہ شرط خواہ کیسی ہی [illegible] مبنی بر حکمت ہو بہرحال تھی ایک اجتہادی چیز کیونکہ کوئی [illegible] قطعی حکم اس کی تائید میں نہ تھا۔ مگر بہت [illegible] اسلام نے اسکو ویسی ہی قطعی شرط سمجھا جیسی کہ ایک منصوص شرط ہو سکتی تھی۔ [illegible] جب ہندوستان میں اسلامی

حکومت کی جگہ کفار کی حکومت قائم ہوئی۔ تو یہ حضرات تمام مسلمانان ہند پر سے فریضہ جمعہ کو ساقط کر دینے پر آمادہ ہوگئے۔ وہ تو خدا کا شکر ادا کیجئے کہ ہندوستان میں کچھ ایسے علماء بھی موجود تھے جن کے سینوں کو اللہ نے علم صحیح کے لئے کھول دیا تھا۔ ورنہ قریب تھا کہ ہندوستان سے ہمیشہ کیلئے اقامت جمعہ کا خاتمہ ہو جاتا۔ اور آج آپ صرف پرانے بڈھوں سے سنا کرتے کہ یہاں کبھی جمعہ کی نماز بھی ہوا کرتی تھی۔ آپ اندازہ نہیں کرسکتے کہ اگر اس غلطی کا ارتکاب ہوگیا ہوتا تو مسلمانان ہند کی جمعیت کو کتنا عظیم الشان نقصان پہنچتا۔ اور کیسے سخت وبال میں یہ قوم مبتلا ہو جاتی۔ مگر ہمارے فقہاء اتنا بڑا مظلمہ اپنے سر لینے پر تیار ہوگئے۔ محض اس اعتماد پر کہ جب خدا پوچھے گا کہ تم نے میرے مقرر کئے ہوئے فرض کو مسلمانوں کی ایک قوم پر سے کیوں ساقط کر دیا تو ہم کہہ دینگے کہ صاحب ہدایہ نے لا یجوز اقامتھا الا للسلطان او لمن امرہ السلطان لکھ دیا تھا۔

اس بحث سے ہمارا مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ فقہائے مجتہدین نے اپنے زمانہ میں کتاب وسنت سے شریعت کے جو احکام مستنبط کئے تھے۔ وہ بلاشبہ آج بھی ہمارے لئے نہایت مفید ہیں۔ اور آیندہ بھی مفید رہیں گے۔ مگر یہ سمجھنا کہ ان کے تمام جزئیات تمام زمانوں کے لئے اٹل قانون ہیں۔ اور یہ خیال کرنا کہ ان کے اجتہادات بھی ویسے ہی ناقابل تغیر ہیں۔ جیسے الٰہی احکام ؟ اور یہ گمان کرنا کہ وہ قانون شرع کو مدون کرکے بعد آنے والی تمام نسلوں کو ہمیشہ کیلئے فکر ونظر کے استعمال اور تدبر فی الکتاب والسنہ سے بے نیاز کر گئے ہیں۔ ایک ایسی غلطی ہے جو ہم کو اتباع شریعت سے بہت دور لے جانے والی ہے۔ شریعت کا صحیح اتباع کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اجتہادی احکام اور منصوص احکام کے فرق کو ہمیشہ ملحوظ رکھا جائے۔ اور اجتہادی احکام کو نافذ کرتے وقت یہ دیکھ لیا جائے کہ جس خاص حالت یا خاص زمانہ میں ہم کسی حکم کو نافذ کر رہے ہیں اس میں یہ حکم شارع کے مقصود کو پورا کر رہا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں کرتا تو ہمیں شارع کے مقصد کو اچھی طرح ملحوظ رکھ کر اس حکم میں حسب ضرورت ترمیم کرنی چاہئے۔ خواہ وہ ترمیم دوسرے ائمہ مجتہدین سے ماخوذ ہو یا بالکل جدید اجتہاد پر مبنی ہو۔

یہ مقدمہ ذہن نشین کرنے کے بعد اب مسئلہ زیر بحث کی طرف رجوع کیجئے۔ یہ سوال کہ جمعہ کی نماز دیہات میں قائم کی جائے یا نہیں۔ بظاہر ایک بہت ہی جزئی سوال ہے۔ اور علماء کرام عموماً اس کے جواب میں صرف اتنا کہہ دینا کافی سمجھتے ہیں کہ لایجوز کما فی الھدایہ یا یجوز کما فی المدونۃ مگر درحقیقت اس کو ٹھیک ٹھیک حل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے جمعہ کی شرعی حیثیت اور اقامت جمعہ سے شارع کے مقصود کو سمجھا جائے۔ پھر یہ دیکھا جائے کہ کتاب اللہ وسنت رسول میں اقامت جمعہ کے متعلق کیا ہدایات دی گئی ہیں اور ان ہدایات میں کیا مصالح پوشیدہ ہیں۔ نیز اس امر کی تحقیق کی جائے کہ ان ہدایات کی بنا پر اقامت جمعہ فی القریٰ کے جواز وعدم جواز میں ائمہ مجتہدین کے درمیان جو اختلافات ہوئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک گروہ نے شارع کے پیش نظر مقاصد ومصالح کو کس حد تک ملحوظ رکھا ہے۔ اب انہی مقاصد ومصالح کے لحاظ سے یجوز اور لایجوز میں سے کونسا پہلو اختیار کرنا چاہیے۔

شریعت اسلامی کے احکام میں تدبر کرنے سے یہ بات ہم کو واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ یہ شریعت دراصل متقین وصالحین کی ایک ایسی جماعت بنانا چاہتی ہے جو زمین میں خلافت الٰہی کے فرض کو ادا کرے۔ اور ایک ایسا تمدن وجود میں لائے جس میں انسانی فطرت کی بھلائیوں کو نشوونما دینے اور برائیوں کو دبا دینے کی قوت ہو۔ اس بنیادی مقصد کی وجہ سے شریعت کے تمام احکام کا رجحان اجتماعیت کی طرف ہے۔ وہ اگرچہ اپنی پوری قوت افراد کے تزکیہ وتصفیہ پر صرف کرتی ہے۔ مگر اس کا مطمح نظر محض فرد کو بحیثیت فرد پاک کرنا نہیں ہوتا بلکہ اسے پاک کرکے ایک بہترین سوسائٹی کی رکنیت کے لئے تیار کرنا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے افراد کے تزکیہ کے لئے جتنی تدبیریں اختیار کی ہیں وہ کم وبیش سب کی سب ایسی ہیں جو فرداً فرداً تزکیہ بھی کرتی ہیں۔ اور اس کے ساتھ ان کو باہم جوڑ کر ایک اعلیٰ درجہ کی جماعت بھی بناتی ہیں۔ یہ مثال کے طور پر روزے کو لیجئے۔ یہ بجائے خود صرف فرد کے تزکیہ نفس کا ذریعہ ہے۔ لیکن شارع نے ایک ہی زمانہ میں تیس دن کے روزے تمام مسلمانوں پر فرض کئے۔ تاکہ وہ اسی مزکی ومطہر حالت میں ایک اجتماعی عبادت کے ذریعہ صالحین ومتقین کی ایک جماعت بن جائیں۔ زکوٰۃ کو دیکھئے اس کی تو بنیاد ہی اجتماعیت پر ہے وہ ایک نفس کا تزکیہ ہی اسطرح کرتی ہے کہ وہ دوسرے نفس یا نفوس کی امداد واعانت کرے۔ حج کو دیکھئے۔ اسمیں اجتماع کا پہلو اسقدر نمایاں ہے کہ اسکو نمایاں کرنے کی حاجت ہی نہیں۔ ان سب کے بعد نماز کو لیجئے جو ان سب سے زیادہ اہم ہے اور افراد کو صلاح وتقویٰ کی تربیت دینے کے لئے سب سے زیادہ کارگر ہے۔ کہ ہر روز پانچ مرتبہ وہ کام کرتی ہے جو سال میں تیس مرتبہ روزہ، اور سال میں ایک مرتبہ صدقہ اور عمر بھر میں ایک مرتبہ حج کرتا ہے۔ اس عبادت میں بھی شارع نے تربیت افراد کے ساتھ اپنے اصل مقصد یعنی مدنیت صالحہ کی تاسیس اور جماعت متقین کی تنظیم کو پیش نظر رکھا ہے وہ روزانہ پانچ مرتبہ نماز کو باجماعت ادا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ تاکہ کم یا زیادہ جتنے بھی مسلمان کہیں جمع ہوں یا جمع ہوسکتے ہوں وہ سب مل کر فریضہ ادا کریں۔ پھر وہ ہفتہ میں ایک مرتبہ ایک خاص وقت اس غرض کیلئے مقرر کرتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ مسلمان یکجا جمع ہوں اور مکمل باقاعدگی کے ساتھ خدا کا ذکر کریں اور عبادت بجا لائیں۔ اس ہفتہ وار اجتماع کے بعد وہ ہر سال

انتظام واسباب ... بڑا ... ایسے اہم قضیاتی مواقع پر ان کو ومکاع عام کی دعوت دیتا ہے۔ تاکہ اسی عمارت کی تکمیل ہو جس کی نماز پنجگانہ تاسیس کرتی ہے اور نماز جمعہ توسیع وترصیص۔ (باقی)

{اطلاع} قلت کی ناکافی ہونے کی وجہ سے صفحہ ۱۷ پر مضمون کو جگہ دی گئی۔ ایڈیٹر

متفرقات

حساب دوستان | مندرجہ ذیل خریداران اہلحدیث کی قیمت اخبار ماہ جون ۱۹۳۷ء میں ختم ہوجائے گی اس لئے ان حضرات کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر وہ اہلحدیث کو حسب دستور سابق آئندہ بھی اپنے مطالعہ گرامی میں لانا چاہتے ہیں تو قیمت سالانہ للعہ/ باششماہی ۲؍ بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ (وی پی بھیجنے کی دفتر کو ناحق تکلیف نہ دیں کیونکہ وی پی سے نقصان کا احتمال رہتا ہے) اگر مہلت درکار ہو یا خدانخواستہ خریداری سے ہی انکار ہو تو از راہ عنایت بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجیئے۔ تاکہ دفتر کو اطمینان ہو جائے۔ ایسا نہ ہو کہ غلط فہمی میں ہی آپ کے نام اخبار جاری رہے اور طرفین کا ناحق نقصان ہو۔

۵۹۶ - ۱۳۷۵ - ۲۴۰۲ - ۲۶۸۲ -
۳۵۴۷ - ۴۳۰۶ - ۴۳۹۸ - ۵۵۳۷ -
۵۸۳۸ - ۶۰۹۶ - ۶۴۹۳ - ۷۰۳۸ - ۷۰۷۷ -
۷۲۹۹ - ۷۷۴۹ - ۷۹۴۸ - ۷۹۷۳ - ۸۶۶۳ -
۹۱۵۴ - ۹۲۴۲ - ۹۳۰۸ - ۹۳۳۱ - ۹۴۳۹ -
۹۴۸۶ - ۹۴۹۴ - ۹۵۱۱ - ۹۸۹۹ -
۹۹۴۹ - ۱۰۱۶۰ - ۱۰۱۸۵ - ۱۰۳۰۷ - ۱۰۳۰۹ -
۱۰۴۴۷ - ۱۰۴۴۸ - ۱۰۹۳۲ - ۱۰۹۶۱ -
۱۱۱۸۶ - ۱۱۱۸۷ - ۱۱۲۷۵ - ۱۱۳۱۰ - ۱۱۳۱۶ -
۱۱۴۰۳ - ۱۱۴۰۷ - ۱۱۴۱۶ - ۱۱۴۳۲ - ۱۱۴۶۳ -
۱۱۵۰۲ - ۱۱۶۶۳ - ۱۱۶۷۹ - ۱۱۷۰۶ -
۱۱۷۳۴ - ۱۱۷۸۴ - ۱۱۷۸۷ - ۱۱۸۷۴ -
۱۱۸۸۹ - ۱۱۸۹۰ - ۱۱۹۰۸ - ۱۱۹۱۱ -
۱۱۹۶۶ - ۱۱۹۷۹ - ۱۱۹۸۶ - ۱۲۰۴۵ -
۱۲۰۴۰ - ۱۲۰۵۰ - ۱۲۰۵۴ - ۱۲۰۵۶ -
۱۲۰۵۸ - ۱۲۰۵۹ - ۱۲۰۷۳ - ۱۲۱۲۴ -

۱۲۱۳۴ - ۱۲۱۴۴ - ۱۲۱۵۸ - ۱۲۱۶۹ -

مہلت ختم | مندرجہ ذیل خریداروں کی میعاد مہلت ماہ جون میں ختم ہوجائے گی۔ اس لئے ان حضرات کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جس طرح آپ کے ارشاد کی تعمیل کما حقہ دفتر نے کی ہے آپ صاحبان بھی فرمان خداوندی علیٰ عَهْدِهِمْ رَاعُونَ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ۱۵ جون تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد از جلد ارسال کردیں (مکرر مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں) ورنہ اسکے بعد اخبار نہیں بھیجا جائیگا۔

۲۴۹۸ - ۵۴۱۹ - ۷۳۸۱ - ۷۵۳۶ -
۷۷۸۷ - ۷۸۷۴ - ۸۳۵۷ - ۸۴۰۸ - ۹۲۲۴۰ -
۹۳۹۸ - ۹۴۳۸ - ۹۴۵۷ - ۹۴۶۳ -
۹۸۳۰ - ۹۹۹۱ - ..... - ۱۰۱۸۵ - ۱۰۳۵۱ -
۱۰۳۹۶ - ۱۰۵۸۳ - ۱۰۶۳۵ - ۱۰۷۸۴ -
۱۱۰۳۶ - ۱۱۱۷۷ - ۱۱۲۳۲ - ۱۱۳۷۹ - ۱۱۳۸۲ -
۱۱۶۰۱ - ۱۱۶۳۳ - ۱۱۷۰۶ - ۱۱۸۲۹ - ۱۱۸۳۴ -
۱۱۸۵۳ - ۱۱۸۵۴ - ۱۱۸۵۶ - ۱۱۸۶۵ -
۱۱۹۲۱ - ۱۲۰۲۱ - ۱۲۰۲۴ - ۱۲۰۲۵ -
۱۲۰۳۱ - ۱۲۰۳۲ - ۱۲۰۴۱ - ۱۲۰۴۲ -
۱۲۰۵۷ - ۱۲۰۹۰ - ۱۲۰۹۲ - ۱۲۰۹۴ - ۱۲۱۵۰ -

نوٹ | اگر کسی صاحب کو آئندہ اخبار جاری رکھنا منظور نہ ہو تو سابقہ بقایا ہی ارسال کردیں۔

غریب فنڈ | مندرجہ ذیل خریداروں کے نام غریب فنڈ سے اخبار جاری تھا۔ ان کی میعاد بھی جون ۱۹۳۷ء میں ختم ہوجائے گی۔ اگر وہ اخبار بدستور جاری رکھنا چاہتے ہوں تو حسب قواعد غریب فنڈ داخلہ غریب فنڈ ارسال کردیں۔ دیگر کسی قسم کی خط و کتابت نہ کریں۔ عدم وصولی داخلہ کی صورت میں اخبار بند کردیا جائیگا۔

نوٹ } داخلہ بھیجنے والے حضرات یہ خیال ضرور رکھیں کہ سائلین کی تعداد پہلے سے ہی کافی ہے۔ مبلغ تین روپیہ ارسال کرنے والے کو ترجیح دی جائیگی۔

اس سے کم بھیجنے والوں کے نام اخبار نمبروار جاری ہوگا۔ ۹۸۳۹ - ۹۹۲۲ - ۱۰۶۱۹ -
۱۱۸۹۱ - ۱۲۰۴۴ - ۱۲۰۵۱ - ۱۲۰۵۳ - ۱۲۳۹۱ -

مضامین آمدہ | قریشی عبدالرحیم۔ محمد خان۔ مولوی نور عالم۔ مولوی محمد عباس ودیارتھی۔ محمد عالم۔

یاد رفتگان | میرے بھائی مولوی محمد سلیمان صاحب سوداگر چکر دھر پور انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (عبدالرحمٰن از چکردھرپور) (۲) میری رفیقہ حیات جو صالح اور نیکی موحدہ تھی انتقال کر گئی۔ (محمد ایوب از کان پور)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھم وارحمھم۔

بجواب طبی سوال | مندرجہ اہلحدیث ۱۴ مئی ۱۹۳۷ء۔ آپ حکیم محمد عبیداللہ عبیدی طبیب افسر معتبر دواخانہ کچھا۔ آر۔ کے۔ آر ضلع نینی تال سے خط و کتابت کریں۔ (حبیب احمد از بریلی)

تلاش نسخہ | عرصہ ڈیڑھ سال سے میرے چہرہ پر بوجہ خرابی خون پھنسیاں، کیل اور داغ نکلے ہوئے ہیں پہلے تمام بدن پر نکلے ہوئے تھے۔ مگر علاج کے باعث باقی بدن کے چلے گئے۔ اب صرف چہرہ پر رہ گئے ہیں۔ بہت سے علاج کرا چکا ہوں۔ مگر یہ دور نہیں ہوئے۔ ایسے نسخہ کی تلاش ہے جو اس مرض کہنہ کو دور کردے۔ راقم۔ منشی محمد خان گوندل سیٹھ گجراتی مقام مونگ ضلع گجرات)

چکر دھر پور میں تبلیغی وعظ | مولوی عبداللہ صاحب برادر مولانا محمد خان ابوالقاسم صاحب بنارسی اتفاق سے چکردھرپور میں تشریف لائے۔ شائقین توحید و سنت نے آپ کا وعظ کرایا جس میں آپ نے توحید و سنت اور اسلامی ارکان کی پابندی پر پُر اثر وعظ فرمایا۔ احناف حضرات نے بھی شرکت فرمائی اور بے حد مسرور ہوئے۔ (حاجی عبدالقادر از چکردھرپور)

ملکی مطلع

امرتسر کی تکلیفات

قابل توجہ

جناب اگزکٹو افسر صاحب بلدیہ امرتسر

امرتسر باوجود اپنی وسعت اور کثرت آبادی کے صفائی کے لحاظ سے ایک بدنام شہر ہے۔ ہم نے اپنے سفر ہندوستان میں کوئی شہر ایسا بدبودار نہیں دیکھا کہ اُس کے گندے نالوں نے شہر کو گھیرا ہوا ہو۔ "اہلحدیث" کے ذریعہ پبلک شکایات افسران بلدیہ تک ہمیشہ پہنچتی رہتی ہیں۔ خصوصاً آج کا یہ نوٹ اس غرض سے لکھا جاتا ہے کہ چونکہ موسم برسات سر پر ہے۔ اس لئے وہ نالہ جسکو بتاریخ ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء بوقت ۴ بجے شام ذمہ دار ارکان بلدیہ (اگزکٹو افسر، ہیلتھ افسر، انجینئر صاحب اور شیخ محمد صدیق صاحب ممبر علاقہ) نے ہمراہی ایڈیٹر اہلحدیث ملاحظہ کرکے اس کی اصلاح کر دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اس کی بابت اہلحدیث مورخہ ۱۹ مارچ سنہ حال میں بلدیہ کو وعدہ کی یاد دہانی کرائی گئی تھی کہ موسم برسات میں نالہ مذکور بھر پور ہو کر اہل شہر کے لئے موجب تکلیف شدید ہوگا۔ حالانکہ اب بھی اس کی بدبو کم نہیں ہے صاحب موصوف اہل شہر کی تکلیف پر توجہ مبذول کرکے اہل شہر کو مشکور فرمائیں۔ دیگر تکلیفات کا ذکر بھی سلسلہ وار ہم عنقریب شروع کرنے والے ہیں۔

ناظرین خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

قبیلہ شیرانی زندہ باد

میں نے ایک دفعہ جمیعۃ العلماء کے جلسہ دہلی میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ جب ہم کو سوراج (حکومت اختیاری) حاصل ہو جائے تو مسلمانوں کو اختیار ہونا چاہئے کہ اپنے مابین اسلامی قوانین جاری کریں۔ جس پر بعض ممبران نے مخالفت کی۔ مخالفت کی وجہ ہندوؤں کی ناراضگی بتائی۔ اس لئے دہلی کے جلسہ میں یہ تجویز پاس نہ ہوسکی۔ میں نے جلسے سے آتے ہی گاندھی جی کو ایک خط لکھا جس میں اُن کی رائے دریافت کی۔ انہوں نے بڑی دریا دلی سے صاف لکھ دیا کہ جب ہمیں سوراج حاصل ہو جائیگا تو مسلمانوں کو اپنے انتظام کا پورا اختیار ہوگا۔ اس کے بعد جلسہ لاہور میں میں نے پھر یہ تجویز پیش کی۔ جلسہ کے صدر مولانا ابوالکلام آزاد تھے۔ ان کی ہمدردی سے یہ تجویز پاس ہوگئی۔ اور دو تین ممبر (حکیم اجمل خان مرحوم وغیرہ) کانگرس سے گفتگو کرنے کے لئے مقرر کئے گئے۔ یہاں تو ابھی باتیں ہی ہو رہی ہیں (جو ہم ہندوستانیوں کا حصہ ہے) مگر حال ہی میں اطلاع آئی ہے کہ

سرحد میں ڈیرہ اسمٰعیل خان کے علاقہ شیرانی کے علماء، خوانین، ملکوں اور عام پبلک کی طرف سے گورنر صوبہ سرحد کو عرضداشت موصول ہوئی تھی کہ ان پر رواج کی بجائے شریعت اسلام کا نفاذ کیا جائے۔ اس عرضداشت کے پیش نظر ہز ایکسیلنسی گورنر صوبہ سرحد نے فرنٹیر کانسٹیبلری کے حاکم ضلع کو ہدایت کی کہ وہ ۲۰ مئی کو ایک جرگہ طلب کرکے اس میں اس سوال کا فیصلہ کریں اس ہدایت کے مطابق قبیلہ شیرانی کا جرگہ طلب کیا گیا۔ اہل جرگہ نے متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی کہ وہ قانون رواج کے بجائے شریعت اسلامیہ کے پابند رہنا چاہتے ہیں مسٹر پاس حاکم ضلع نے انہیں یقین دلایا کہ وہ حکومت سے سفارش کریں گے کہ ان کے علاقے میں شریعت اسلامیہ کا نفاذ کیا جائے۔

(انقلاب لاہور ۲۹ مئی ۱۹۳۶ء)

ہم ان مسلمانوں کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں اور اسلامیان ہند کو غیرت دلاتے ہیں کہ وہ بھی ایسی آواز اٹھائیں۔

سیالکوٹ میں جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کا

روح پرور نظارہ

اس سے پہلے اس جلسہ کے متعلق ایک مختصر سا نوٹ درج ہوچکا ہے۔ اس جلسہ کا انتظام جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں فوری طور پر عمل میں لایا گیا مولانا امرتسری مدظلہ العالی کا اطلاع دینا ہی تھا کہ میں سیالکوٹ میں مولوی احمد دین صاحب کی عیادت کو آؤنگا، فوراً مولانا سیالکوٹی کی تحریک سے جلسہ کی ٹھن گئی۔ جلسہ کا فوری انعقاد اور اس کا عظیم الشان حسن انتظام کسی قابل دماغ کی قابلیت اور صاحب اثر کے کمال کا پتہ دے رہا تھا حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کی قبولیت جو عوام میں دیکھی گئی۔ بعض پر نظر کرکے خدا یاد آتا تھا شدت کی گرمی سے دماغ اُبل رہے تھے۔ مگر شوق دیدار نے لوگوں کو کچھ ایسا دیوانہ کر رکھا تھا کہ انہیں وہ گرمی بھی راحت معلوم ہوتی تھی باوجودیکہ مولانا کا تار متعلقہ عدم شرکت بوجہ علالت ٹھیک بارہ بجے پہنچ چکا تھا۔ اور مولانا سیالکوٹی نے احباب کو مطلع کر دیا تھا۔ مگر عام لوگ سٹیشن پر اور احاطہ سٹیشن کے باہر تک دیوانہ وار پھر رہے تھے ہر ایک کی

نظر کا دمی کی طرف لگی ہوئی تھی۔

میرا دل میرا دل اس وقت یہ نظارہ دیکھ کر بہت رقیق ہوا۔ اور آنکھوں کے سامنے وہ روح فرسا ساعت آ گیا۔ جس کے جلے سے کوئی نہیں بچ سکا۔

خیال آیا اے دنیا کے سچے مالک وہ دن بھی آنے والا ہے اور دنیا اس خبر کو کس بیقراری سے سنے گی۔ پھر منہ سے دعائیں نکلتی تھیں کہ اے خدا مولانا ثناء اللہ کو تا دیر سلامت رکھ۔ تاکہ تیرے بندے ان کے فیض سے بہرہ ور ہوتے رہیں۔

بہرحال مولانا کے تشریف نہ لے جانے کے باعث دل تو شکستہ ہوئے مگر جلسہ پھر بھی بڑی شان سے ہوا۔

محلہ میانہ پورہ جامع اہل حدیث میں عصر کے بعد سے رات کے ایک بجے تک تقریریں ہوئیں۔ دوسرے روز اہل شہر کی درخواست پر محلہ کشمیریاں میں بڑی رونق سے جلسہ ہوا۔ جو ½ ۱۲ بجے رات کو ختم ہوا۔ بحمداللہ موافق مخالف سب نے تقریریں سنیں اور متاثر ہوئے۔

جمعیۃ تبلیغ کا کام اسکے خاص ارکان جس سرگرمی سے کر رہے ہیں اعیان اہل حدیث کو بھی اس مفید کام میں شرکت کرنی چاہئے۔ جماعت اہل حدیث کا ہر فرد جو سالانہ ۸/ چندہ ادا کرے اس کا ممبر بن سکتا ہے۔

(عبداللہ ثانی ناظم جمعیۃ ہذا)

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے تبلیغی جلسے

موضع مراکیوالی و کوٹلی لوہاراں میں جمعیۃ کی طرف سے جلسے ہوئے۔ جن کی اجمالی کیفیت پہلے شائع کی گئی تھی اور تفصیل کا وعدہ تھا تو ح ایک نامہ نگار کے قلم سے جو جلسہ میں شامل تھے پوری کیفیت درج کی جاتی ہے۔

ان ہردو گاؤں میں اہل حدیث اچھی حالت میں آباد ہیں۔ اردگرد کے دیہات میں بھی اہل حدیث کی مجموعی تعداد اچھی ہے۔ ان لوگوں کو مولانا سیالکوٹی سے قدیمی خلوص و انس ہے۔ تبلیغ کے کام میں خصوصیت سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ ضرورت سمجھ کر مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۳۷ء کو موضع مراکیوال میں اور اکیس اپریل کو موضع کوٹلی لوہاراں مغربی میں جلسے مقرر کئے گئے۔ مولانا سیالکوٹی کے علاوہ مولوی احمدالدین از گکھڑ اور مولوی فضل الرحمٰن صاحب از گوندلانوالہ اور مولوی محمدالدین صاحب خوشنویس سیالکوٹی اور مولوی حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی شریک جلسہ ہوئے۔ مختلف عنوانات توحید، اتباع سنت، حقیقت تقلید، تبلیغ میں اسلام کی نرالی شان، فضائل صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین، فضائل اہل بیت، اصلاح رسوم شرکیہ و بدعیہ پر تقریریں ہوئیں جو نہایت مؤثر ثابت ہوئیں۔

موضع مراکیوال میں سابقاً حنفی، اہل حدیث اور اہل تشیع میں اتفاق نہیں تھا۔ لیکن جب سے اس موضع میں اہل حدیث کا گذشتہ جلسہ جو غالباً ۱۹۳۳ء میں ہوا تھا۔ منعقد ہوا۔ اور سب لوگوں نے علمائے اہل حدیث کی تقریریں سنیں۔ ان کو معلوم ہو گیا کہ مسلمانوں کا آپس میں تفرقہ موجب بربادی ہے اور اپنی اپنی حدود پر رہتے ہوئے بھی مشترکہ امور میں اتفاق کر سکتے ہیں۔ نیز یہ معلوم ہو گیا کہ جماعت اہل حدیث کو جو اس نظر سے بدنام کیا جاتا ہے کہ یہ اہل بیت کے دشمن ہیں اور ائمہ دین کے حق میں بے ادب ہیں۔ یہ الزامات اتہام سے زیادہ درجہ نہیں رکھتے۔ اور یہ بھی روشن ہو گیا کہ جماعت اہل حدیث ایک امن پسند اور حالات زمانہ کو سمجھ کر چلنے والی جماعت ہے۔ اس لئے اس جماعت سے عداوت رکھنا اسلام سے دشمنی کرنا ہے۔ چنانچہ حنفیہ اور اہل تشیع نے عملی طور پر اسی جلسہ میں حصہ لینا شروع کر دیا اور علمائے اہل حدیث کی دعوت کی۔ خدا کا شکر ہے کہ امسال بھی سب نے نہایت خوشی سے ہر طرح سے اعانت کی اور جلسہ نہایت کامیابی سے ختم ہوا۔

ایک بریلوی مولوی کی برکت کوٹلی لوہاراں مغربی میں جماعت حنفیہ کو جماعت اہل حدیث سے ابو یوسف مولوی محمد شریف صاحب کے دم قدم کی برکت سے ایسی نفرت پیدا ہوئی ہے کہ وہ ان سے رشتہ ناطہ سلام، کلام اور اسلامی حقوق کا اکثر حصہ ترک کئے ہوئے ہیں۔ اس جلسہ کے موقع پر بھی مولوی صاحب موصوف (باوجودیکہ جلسے محض تبلیغی تھے جیسا کہ اشتہار میں لکھ دیا گیا تھا) خاموش نہ رہ سکے اور سامعین کو روکنے کے لئے اپنا اڈا الگ جما لیا۔ اور اپنے ہی طائفہ کے ایک ہزاروی مولوی صاحب کو بلا کر اہل حدیث جماعت کے حق میں ایسی بدزبانی کی جو انہی کے دہن مبارک کو زیبا ہے۔ ہمارے جلسہ میں دیگر اقوام (مثلاً آریہ و سکھ) صاحبان میں سے کئی ایک لوگ شامل رہتے تھے۔ سماعت کے وقت ان کے چہرے ان کی دلی مسرت کی شہادت دیتے تھے الحمدللہ کہ ہمارے کسی مقرر نے کسی کے حق میں کوئی گالی نہیں دی اور طعن و تشنیع نہیں کی کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ آنحضرت صلعم کی حدیث ہے کہ "کسی مسلمان کو گالی دینا فسق کا کام ہے" (صحیح مسلم) ہردو جلسوں میں غرض و غائت اور بیان مضامین کے لحاظ سے بیّن فرق تھا۔ اہل حدیث کا جلسہ۔ اشاعت و تبلیغ اسلام کیلئے تھا۔ مولوی محمد شریف کا جلسہ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللہِ کی حد میں تھا۔

اہل حدیث کے جلسہ میں قرآن و حدیث کی پاک تعلیم، اخلاق حسنہ، اتباع سنت، ترک بدعات و رسوم شرکیہ اور مناقب ائمہ و فضائل اہل بیت کا بیان تھا۔ مولوی محمد شریف کے جلسہ میں اہل حدیث کے حق میں بہتان طرازی، بدعات کی تائید، شرک کی اشاعت اور علمائے اسلام پر زبان درازی تھی۔

ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بکجا

نوٹ) ہردو موضع کے احباب نے باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کی مدارات فراخدلی سے کی۔ اور آپس میں ہردو مواضع اور دیگر اطراف کے اہل حدیث اخوان آپس کے اتحاد و تعاون سے نہایت مسرور ہوئے۔

مجربات نادرہ

۹/۱۲

سرمہ اکسیر العین | جو ضعف بصر، ککرے، خارش، دُھند، پڑبال وغیرہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ مسلسل استعمال سے عینک کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت فی تولہ عا/۔ نمونہ ۸/

ڈارٹانک پلز | جو قوت مردمی کے مایوس مریضوں کو خصوصاً جملہ کمزوریوں کیلئے عموماً بے حد مفید ہے۔ اس کا استعمال جریان۔ احتلام۔ نامردی (پیدائشی نہ ہو) وغیرہ کے لئے نفع مند ہے۔ قبض کو دور، اعضاء رئیسہ کو تقویت پہنچاتی ہیں۔ قیمت ۱۲۰ گولیاں جو چالیس روز کے لئے کافی ہیں۔ تین روپے۔

طلائے ضرر | جو عضو مخصوص کی بیرونی تکالیف کے دور کرنے کے لئے مفید ہے ڈارٹانک پلز کے ہمراہ اسکا استعمال سونے پر سوہاگہ کا کام دیتا ہے زود اثر اور بالکل بے ضرر ہے۔ قیمت فی شیشی عہ/

جوہر حیات | جو پیٹ درد، قے۔ اسہال۔ نزلہ۔ زکام کھانسی۔ کر درد۔ دانت درد وغیرہ جملہ امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ داخلی اور خارجی ہر دو طریق سے استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲/۔ نمونہ ۸/۔ محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

پتہ حسب ذیل ہے:-
ڈاکٹر برکت علی ڈارہ کنجاہ۔ ضلع گجرات (پنجاب)

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ/

پتہ۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیرکوٹلہ

مومیائی

۲۹/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ درد، کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/۔ آدھ پاؤ ۲ روپے۔ پاؤ بھر ۴ روپے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

تازہ شہادات

جناب عبدالرحیم صاحب ریونیو انسپکٹر کولار "آپ نے اس سے پیشتر جو مومیائی روانہ کی تھی اسکے استعمال سے بفضل خدا بیماری میں افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ آدھ پاؤ اور بھیجدیں"۔ (۱۲ مارچ ۳۶ء)

میاں جی عبید اللہ صاحب مالیرکوٹلہ "ایک چھٹانک مومیائی آپ سے منگوائی تھی اور مریض کو استعمال کرائی گئی۔ جسکو بندش بول کی مرض گاہے بگاہے ہوجاتی ہے۔ ایام استعمال میں کوئی دورہ نہیں ہوا۔ فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ ایک چھٹانک اور بھیجدیں"۔

(۲۰ مارچ ۳۶ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)
حکیم محمد سعید اللہ خان
پبلسٹی ڈیپارٹمنٹ شرقی میڈیکل ایجنسی امرتسر

ایک سوال

کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی تیار کردہ امرت دھارا کا اشتہار پڑھکر لوگ پوچھتے ہیں کہ کس طرح ایک ہی دوائی اتنی مختلف امراض کا علاج ہوسکتی ہے کھانے ولگانے دونو کام آتی ہے اور فائدہ بھی اس قدر جلدی کرتی ہے مہینوں کی امراض دنوں میں اور دنوں کی امراض گھنٹوں میں اور گھنٹوں کی منٹوں میں دور ہوتی ہیں اسکا مختصر

جواب

ہے کہ ہر مرض در اصل مواد فاسد سے پیدا ہوتی ہے اور مختلف جائے و نوع کے باعث مختلف نام ہیں۔ امرت دھارا مرض نام کی دشمن ہے اور جہاں سبب ہو وہاں جا پہنچتی ہے۔ اور اسکی جڑھ کو دور کرتی ہے و بدک میں ایسی دوائی کو یگ واہی کہتے ہیں ہمارے اس دعوے کے ثبوت میں

۳۶ ہزار

بے مانگی سندات موجود ہیں۔ مفصل حالات کیواسطے رسالہ امرت مفت حاصل کر کر پڑھئے اور بہترین تحفہ یہ ہے کہ آپ ایک بار امرت دھارا کر شامل ہوں۔ قیمت فی شیشی عہ/ نصف شیشی ... ۸/



پتہ:- امرت دھارا لاہور

کنز المجربات

(مصنفہ حکیم حاجی محمد عبداللہ صاحب روڑوی)

مؤلف ممدوح نے اس میں وہی صدری دیسی نسخے درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں۔ سب سے پہلے ہر عضو کی مختصر تشریح کر کے ان کے فائدے بتائے گئے ہیں پھر ان سے پیدا ہونے والے امراض بتائے گئے ہیں۔ اس کے بعد ہر مرض کا طبی، ویدک اور ڈاکٹری نام۔ پھر کیفیت مرض اور امراض کے علاج درج ہیں۔ اس کے بعد بیماری کے اسباب اور اسکے پہچاننے کے طریقے نہایت خوبی سے بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول ۲ حصہ دوم ۶ر۔

کنز المفردات

مؤلفہ حکیم صاحب ممدوح جس میں مفردات تیار کرنے کی مختلف ترکیبیں درج ہیں۔ بے نظیر تحفہ ہے۔ قیمت عہ

کلید حکمت

مصنفہ حکیم غلام جیلانی صاحب امرتسری

اس میں سر سے پاؤں تک کی ہر ایک مرض کی علامات درج ہیں۔ اسی طرح علمی بحث مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب۔ بعد میں سینکڑوں خوشبودار تعویذات، چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام نہایت آسانی سے مہیا ہو سکیں اور منقول میں فائدہ دکھائیں، درج کئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم عہ

مجربات جیلانی

حکیم صاحب موصوف نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے۔ بلا بخل شائع کر کے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دیکر دنیا کو مرہون منت کر لیا۔ قیمت جلد اول عہ جلد دوم عہ

نشاط زندگی

(مصنفہ حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری)

اس کتاب میں نوجوانوں کو تندرستی قائم رکھنے کے طریقے، بیوی کے ساتھ شادی کا پورا اور حقیقی لطف حاصل کرنے کے قواعد درج کر کے عمدہ عمدہ طبی نسخے بھی درج کئے ہیں سو ٹھیک بے نظیر کتاب ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان

فرانس، انگلستان اور ہندوستان کی تین صد شہرہ آفاق پیٹنٹ دواؤں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے درج ہیں۔ اگر آپ سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو کتاب مذکورہ کی ایک جلد خرید کر دیکھیں اور تجربہ کریں۔ ضرور منگائیں۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔

قیمت ایک روپیہ (عہ)

خواص بادام ۴ر	خواص پیازہ ۵ر	خواص گھی ۴ر، خواص دودھ ۵ر	خواص لیموں ۵ر	خواص مولی ۴ر
خواص نمک ۴ر	خواص گھی کوار ۹ر	خواص تربوز ۲ر، خواص لہسن ۴ر	خواص گاجر ۳ر	خواص انناس ۴ر
خواص پھٹکڑی عہ	خواص برگد ۴ر	حکیم محمد عبداللہ صاحب روڑوی کی **بےمثل تصنیفات** ہر گھر میں موجود رہنی ضروری ہیں۔	خواص ہلدی ۳ر	خواص مرچ ۴ر
خواص پیپل ۴ر	خواص آک عہ		خواص کشنیز ۳ر	خواص مہندی ۴ر
خواص انار ۴ر	خواص ریٹھا ۴ر		خواص کوڑی ۴ر	خواص سیب ۳ر
[illegible]	خواص کیکر ۴ر	خواص دھتورا ۴ر، خواص انڈے ۲ر	خواص سنگھاڑہ ۳ر	خواص انگور ۴ر
[illegible]	خواص ستیاناسی ۲ر	منگوانے کا پتہ: مینیجر المجربات امرتسر	[illegible]	

[illegible]

نمونہ منگا کر پہلے تجربہ کر لیجئے

آزمائش شرط ہے

قوت مردمی کا تشرطیہ علاج

اگرچہ اشتہاری دواؤں نے آپ کو بالکل بدظن کر دیا ہے۔ لیکن ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلاء مقوی [illegible] صرف دس روز کے لئے بطور نمونہ طلب کیجئے۔ ان شاء اللہ اس قلیل مدت میں آپکو [illegible] ہو جاویگا اور اسکا جیت انگیز اثر کہ آپ خود قائل ہو جائیں گے۔ پھر اُس وقت [illegible] استعمال کریں مگر نمونہ کیساتھ پیشتر اطلاع آنا ضروری ہے۔ [illegible] استعمال [illegible] [illegible] خاک [illegible] ذکریں۔ کیونکہ ہمارے پاس قاصدوں کا خزانہ نہیں ہے۔ قیمت نمونہ ایک روپیہ چودہ آنہ (رجسٹرڈ) نصف بکس تین روپیہ آٹھ آنہ۔ پورا بکس سات روپیہ مع محصول ڈاک۔ غیر ملکی احباب کو قیمت و محصول ڈاک [illegible] ادا کریں۔ [illegible] فہرست دواخانہ مفت طلب کیجئے۔

دوا مروارید نمبر ۳

قوت باہ کے مریضوں کیلئے آب حیات کا کام دینے والی ایک بے نظیر دوا ہے جو مقوی باہ اور دافع سرعت انزال ہے۔ پوری خوراک ایک مرتبہ متقل پرہیز کے ساتھ استعمال کر کے قدرت خداوندی کا کرشمہ دیکھئے [illegible] خوبی یہ ہے کہ کشتہ جات اور مضر اشیاء سے [illegible] ہے۔ قیمت [illegible] ایک چار روپیہ

[illegible] اور [illegible] عضو مخصوص کی [illegible] سستی وغیرہ سب اس سے دور ہو جاتی ہے [illegible] چند روزہ استعمال سے بالکل ناکارہ اور مایوس مریض شاد اور بامراد ہو جاتے ہیں۔ ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے قیمت [illegible]

پتہ۔ حکیم انصاری دواخانہ رجسٹرڈ مقام [illegible] آباد۔ یوپی

رد اکاذیب لہابیہ

مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب فیض آبادی

مذہب اہل حدیث پر اہل بدعت اور بعض دیگر ناواقف حضرات مختلف قسم کے اعتراضات کیا کرتے ہیں جن کا مدلل اور مفصل جواب مصنف ممدوح نے دیا ہے۔ جو گویا مخالفین کے تا [illegible] کے لئے ایک علمی ہتھیار ہے۔ ہر موحد اہل حدیث کو اس کا مطالعہ ازحد ضروری ہے [illegible] [illegible]

اصل قیمت عمر۔ رعایتی ۸/

براہین شمسیہ

یہ رد اکاذیب لہابیہ کا حصہ دوم ہے جسمیں مقلدین کے تمام اعتراضات کا مدلل و مسکت جواب دیا گیا ہے۔ خصوصیت یہ ہے کہ حنفی مذہب کے بعض مسائل معہ کی تردید کتب حنفیہ سے کی گئی ہے۔ اصل قیمت ۱۲/۔ رعایتی ۸/

سراج منیر

یہ کتاب بھی مصنف ممدوح کی تصنیف ہے جس میں چند علمی مسائل مثلاً [illegible] اثبات [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] وسلم کا مختصر بیان [illegible] دیکھنے ہے۔ قیمت [illegible]۔ رعایتی قیمت ۴/

منیجر اہلحدیث [illegible]

چودھویں صدی ہجری کے مدعیان نبوت کے

[illegible]

از مولوی [illegible] صاحب [illegible]

جنہوں نے امام الرسلی ہونے کی دعوت، محمد ثانی اور [illegible] دعویٰ [illegible] جو کہ قرآن مجید کو بدلنے ہوئے الگ ایک اپنا دستور العمل مسلمانوں کے سامنے پیش کر کے اپنی تعلیم کو مدار نجات قرار دیا ہے۔ [illegible] [illegible]

قیمت [illegible]

پتہ۔ منیجر [illegible]

عالم کہاب مرزا

[illegible] صاحب قادیانی [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] اہلحدیث امرتسر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۲

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۴

بسم الله الرحمن الرحیم

نمبر ۳۱

اہلحدیث

قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب الله وسنتی

اخبار امرتسر

اصل دین آمد کلام الله معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مسئول مدیر

ابو الوفاء ثناء الله

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔
رؤسا وجاگیرداروں سے ۔۔
عام خریداران سے ۔۔ ششماہی ۔۔
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء الله (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر یکم ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۱ جون ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

وجدانیات

درمدح پیغمبر اسلام صلی الله علیہ وسلم

بہت برتر ہے شان اے رحمۃ للعٰلمین تیری
تجھے حق نے بنایا سربلند ایسا زمانے میں
تجھے مرغوب تھا گو بوریا "الفخر فقری" کا
تجھے حق نے بنایا پیکر صدق وصفا ایسا
ادائیں لاجواب ایسی! دعائیں مستجاب ایسی
شمیم خلق سے تیرے معطر گلشن عالم
کیا تسخیر اک عالم کو الطاف ومروت سے
بنایا گھر ہر اک دل میں ترے اخلاق حسنہ نے
ترا عشق حق شیدا تھا ترا معشوق عاشق تھا
بوصفت برو سے گم تیرا زقلم کوتاہ شد

خدا کا ہاتھ رکھتی ہے بغل میں آستیں تیری
کہ وقف آستان حق رہی ہر دم جبیں تیری
کمربستہ رہا خدمت میں ہر دم نشیں تیری
اتر جاتی تھی ہر دل میں نگاہ اولیں تیری
خدائی میں مثال اصلاً نظر آتی نہیں تیری
نسیم لطف چلتی ہے جہاں میں ہر کہیں تیری
نہ تھی ہر چند تیغ آلود تیغ آہنیں تیری
ہر آئینے میں کیا تصویر اتری دلنشیں تیری
خدا کیا ناز برداری ہوئی اے نازنیں تیری
بشاعت پہچاندر تو بیادم کا احدم باشد

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں گرمی کافی پڑ رہی ہے۔ گویا موسم گرما اپنے شباب میں ہے۔

—— امرتسر خالصہ کالج کے طلباء نے چند مطالبات کی بنا پر ہڑتال کر رکھی تھی۔ کئی روز کے بعد بابا کھڑک سنگھ اکالی لیڈر کے سمجھوتہ کرانے سے ختم ہو گئی ہے۔

—— مولانا ظفر علی و میاں عبد العزیز اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں امیدوار تھے۔ دونو نے باہمی سمجھوتہ سے معاملہ ثالثوں کے سپرد کر دیا۔ جنہوں نے قرعہ اندازی کی۔ جس پر مولانا ظفر علی کا نام نکلا میاں صاحب دست بردار ہو گئے۔ تاہم ۵ جون کو پولنگ ہؤا۔

—— لاہور میں گرمی بڑی شدت کی پڑ رہی ہے سن سٹروک سے ایک موت واقع ہو گئی۔

—— بنوں ۱۰ جون کی اطلاع ہے کہ گورنمنٹ نے توری خیل کے پٹھانوں سے صلح کرنے کی یہ شرط پیش کی ہے کہ وہ فقیر اپی کو اپنے علاقہ میں داخل نہ ہونے دیں۔ پٹھانوں نے اس شرط کو منظور کر لیا۔

—— معلوم ہؤا ہے کہ لاہور کے ایک پانفروش کی ڈربی لاٹری ۱½ لاکھ روپیہ کی نکلی ہے۔ ایک اور غریب آدمی کی ایک لاکھ کی۔

—— معلوم ہؤا ہے پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی طرف سے دوصد پونڈ ہسپانوی گورنمنٹ کو ارسال کئے ہیں۔

—— سابق شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم نے مسز سمپسن سے شادی کے لئے برطانوی تخت و تاج علیحدگی اختیار کی تھی۔ آخر کار ۳ جون کو دونوں کی شادی ہو گئی ہے۔ آج کل آسٹریا میں قیام پذیر ہیں۔

—— اٹلی اور جرمنی میں ایک نیا معاہدہ ہؤا ہے۔ جس کی رو سے دونوں ممالک حملہ کی صورت میں ایک دوسرے کی امداد کریں گے۔

—— لاہور ریلوے اسٹیشن پر لاہور سے بڑودہ جانے والی گاڑی میں پولیس نے چھاپہ مار کر ۴ من افیون برآمد کی۔

—— احمد آباد میں آندھی کا قیامت خیز طوفان آنے سے بہت سے مکانات کی چھتیں اڑ گئیں کئی درخت گر پڑے۔

—— خطرہ ہے کہ سپین کے بعد رومانیہ میں خانہ جنگی نہ شروع ہو جائے۔

یاد رکھنے کی بات یہ ہے

کہ

جن خریداروں کی قیمت ماہ جون میں ختم ہے اور ان کو اہلحدیث ۳ جون میں اطلاع بھی دی جا چکی ہے۔ وہ اگر آئندہ اخبار جاری رکھنا چاہتے ہوں تو ۲۴ جون سے پہلے پہلے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں درصورت مہلت یا انکار بذریعہ پوسٹ کارڈ بہت جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

—— بمبئی کی اطلاع ہے کہ شہر راجولی جو مغربی بحر الکاہل پر واقع ہے۔ دو آتش فشاں پہاڑوں کے پھٹنے سے تباہ ہو گیا۔ مگر نقصان جان کوئی نہیں ہؤا۔ کیونکہ پیشتر اطلاع ملنے پر شہر خالی کر دیا گیا تھا۔

—— لندن میں ایک نئی مسجد تعمیر کرنے کیلئے حضور نظام حیدر آباد دکن نے ساٹھ ہزار پونڈ عطا فرمائے ہیں۔ ۲۰ ہزار پونڈ کی زمین خریدی گئی ہے۔ کل تعمیر پر ایک لاکھ پونڈ خرچ ہوگا۔ مسجد کا سنگ بنیاد حضور عالی پرنس آف برار نے رکھا۔

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ایسے امیدوار جو اضلاع لاہور، امرتسر، گورداسپور، شیخوپورہ، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، لائلپور اور منٹگمری کے رہنے والے ہوں۔ اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کے عہدہ پر تقرر کے لئے درخواستیں بھیج سکتے ہیں۔ یہ تقرر اپریل ۱۹۳۸ء میں عمل میں آئیگا۔ ان درخواستوں پر صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس سنٹرل رینج لاہور اطلاع ہذا کی تاریخ اشاعت سے لیکر ۱۵ دسمبر ۳۷ء تک غور فرمائیں گے۔ درخواست دینے والوں کی عمر ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان ہونی چاہئے یہ ضروری ہے کہ وہ نیک چلن جسمانی طور پر مضبوط اور چست اور چالاک ہوں۔ اس آسامی کے لئے کم سے کم تعلیمی معیار ایف۔ اے یا دیگر مضامین میں اس کے مساوی کوئی سند یا انجینئرنگ کالج کا ڈپلومہ ہے۔ بلاواسطہ یا بالواسطہ سفارش پہنچانے والے امیدوار کی درخواست پر غور نہیں کیا جائیگا۔

لاہور۔ ۳۱ مئی ۱۹۳۷ء

—— ضلع کانگڑہ کے چند دیہات میں ژالہ باری اور بارش نے تمام فصلوں کو تباہ کر دیا ہے۔ گو گورنمنٹ نے لگان معاف کر دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ مگر عوام بڑی تکلیف کی زندگی بسر کر رہے ہیں بعض آدمیوں نے تنگدستی کی وجہ سے اپنی بیویوں کو فروخت کر دیا ہے۔

—— قاہرہ (بذریعہ ڈاک) مصری حکام بہت جلد اعلان کرنے والے ہیں کہ تمام بالغ نوجوان فوج میں بھرتی کئے جائیں۔ تاکہ مصری فوج کی قوت میں اضافہ ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

یکم ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ

دردِ دل کا اظہار
قابل توجہ جماعت اہل حدیث

(۳)

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

آج اس سلسلے کا تیسرا نمبر ہے۔ اس سے پہلے دو نمبروں میں جو کچھ میں نے عرض کیا تھا۔ ناظرین اہلحدیث نے اُسے پڑھ کر سمجھ لیا ہوگا۔ آج اس نمبر میں اس کا خلاصہ بتا کر واقعات کو روشنی میں لاتا ہوں۔ پہلے نمبر کا خلاصہ یہ ہے کہ جماعت اہل حدیث کا تبلیغی مشن بڑا وسیع الذیل ہے۔ کمزہ شرک (جلی و خفی) بدعات و رسومات غیر مسنونہ کی اصلاح کرنا۔ بت پرستی اور قبر پرستی کا چھڑانا، اخلاق فاضلہ کا سکھانا، کفار اور دشمنان اسلام کے حملوں کو رد کرنا وغیرہ وغیرہ یہ سب کام جماعت اہل حدیث کے فرائض میں داخل ہیں۔ اہل حدیث کانفرنس نے جو کچھ کیا وہ [illegible] میں آچکا ہے۔ [illegible] میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے ذاتی طور پر کچھ کیا؟ یہ اس لئے بتانا چاہتا ہوں کہ [illegible] جماعت اہل حدیث کا جو [illegible] تو اس میں شامل ہو۔ پھر تم نے کیا کیا؟ اس اعتراض کا جواب دینا میری دینی خدمات کی تفصیل پر موقوف ہے۔ بطور تمہید یہ سمجھ لینا چاہئے کہ فن نقشہ کشی کے اصول سے ان ذاتی خدمات سے جماعتی خدمات کا اندازہ کیا جائے۔ یعنی جس طرح نقشہ کشوں کا دستور ہے کہ نقشہ پر ایک انچ جگہ کو مثلاً سو میل کے برابر سمجھتے ہیں اسی طرح میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ میری خدمات جو انفرادی حیثیت رکھتی ہیں۔ اگر جماعتی حیثیت میں ہوتیں تو کتنی وسیع ہوتیں۔ میری دلی تمنا ہے کہ میں اُس وسعت کو بچشم خود دیکھوں۔

میں نے (دیو بہ وقرتہ) ہر دین اور مذہب کے متعلق کتابیں لکھیں اور ہر دشمن کا حملہ دفع کیا عیسائیوں نے ایک کتاب "عدم ضرورت قرآن" لکھی تو میں نے اس کے جواب میں "تقابل ثلاثہ" لکھا۔ عیسائیوں کے چند متفرق رسائل کے جواب میں "توجیہات نصاریٰ" شائع کیا۔ آریوں کے گرو نے "ستیارتھ پرکاش" میں قرآن مجید پر ۱۵۹ اعتراضات کئے۔ میں نے ان کے جوابات کتاب "حق پرکاش" میں دیئے۔ اس کتاب کو بڑی قبولیت حاصل ہوئی۔

آریوں نے ایک رسالہ "ترک اسلام" شائع کیا۔ جس سے مسلمانان ہندوستان بہت گھبرائے۔ مگر سب سے پہلے میں نے رسالہ "ترک اسلام بجواب ترک اسلام" شائع کیا۔ پھر آریوں نے ایک رسالہ "رنگیلا رسول" شائع کیا جس پر ہندوستان کے ہر صوبے میں ایک قیامت صغریٰ برپا ہوگئی۔ اس کے جواب میں میں نے رسالہ "مقدس رسول" لکھا۔ اس کے بعد آریوں کی ایک اور کتاب (الہامی کتاب وید ہے یا قرآن) کا بڑا چرچا ہوا۔ جس کے جواب میں میں نے کتاب "الرحمن" تصنیف کی۔ اسی طرح مختلف فرقوں کے متعلق اور بہت سے رسائل لکھ کر شائع کئے۔

افراد اہل حدیث سے سوال | برادران اہل حدیث! یہ سوال بھائی بندی کے طور پر ہے نہ کہ کسی مناظرے کے رنگ میں کہ اگر کوئی اسلامی جلسہ ایسا ہو جسکے بانیان کی طرف سے یہ اعلان ہو کہ ہر اسلامی فرقہ اپنی وہ خدمات بیان کرے جو اس نے مدافعت و حفاظت اسلام کے پیش نظر کی ہوں۔ آپ لوگ (دیانت و صداقت سے) بتائیں کہ اس ناچیز خدمت کے علاوہ اور کیا پیش کر سکتے ہیں۔ ہاں میں سچ کہتا ہوں کہ آپ ان خدمات کو پیش کر کے جملہ فرقہ ہائے اسلام پر سبقت لے جا سکتے ہیں۔ اور اس مقابلے کے بعد آپ کی زبان پہ شعر موزوں ہوگا ؎

کامل اُس فرقہ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
جو ہوئے کچھ تو یہی رند قدح باز ہوئے

انسدادی خدمات | ان میں سب سے پہلے قادیانی خدمت ہے۔ اس سلسلے میں جو کچھ خدا نے مجھ سے کرایا سب نے دیکھ لیا کہ اس کا انجام آیہ کریمہ

قَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ

کی عملی تمثیل پر پہنچا۔

اسلامی فرقوں کے کسی مشترکہ جلسے میں اگر یہ سوال ہو کہ قادیانی فتنے کے انسداد کرنے میں اسلام کے کس

فرقے نے زیادہ خدمت کی ہے تو جماعت اہل حدیث خدمات شائیہ پیش کر کے مذہبی فرقوں پر سبقت لے جائے گی۔

اندرونی خدمات کا دوسرا درجہ جماعت اہل حدیث کی بڑی خدمت بحیثیت جماعت اہل حدیث کے یہ ہے کہ اسکے مسائل مخصوصہ کو مدلل و مبرہن کر کے نہایت اچھی شکل میں پیش کیا جائے۔ اسکے متعلق میری متعدد تصانیف شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں۔ رسالہ "اہل حدیث کا مذہب" بالخصوص قابل فخر و مباہات ہے دیگر کئی ایک رسائل اس موضوع پر شائع شدہ ہیں۔ سارے ہندوستان کے اضلاع سے نہیں صرف پنجاب کے مختلف اضلاع سے افراد اہل حدیث جمع ہو کر یہ سوال پیش کریں کہ کس ضلع کی جماعت نے توحید و سنت کی اشاعت میں خدمت زیادہ کی ہے۔ پھر ضلع امرتسر کے سبقت لے جانے میں کسی کو شبہ ہو سکتا ہے؟

خدمت قرآن ان سب خدمات مخصوصہ کے علاوہ خدمت قرآن بھی ایک خاص خدمت ہے۔ اس کے متعلق بھی ناظرین کو کافی علم ہے۔ کہ میری دو تفسیریں (ایک اردو میں دوسری عربی) تو بہت عرصہ سے شائع ہو چکی ہیں اور دو تفسیریں ابھی زیر تالیف ہیں۔

بیان سے مقصود میں جانتا ہوں کہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے۔ ناظرین اہلحدیث کو اس کا پورا علم ہے پھر کیوں ان باتوں کا ذکر کر کے ان کی سمع خراشی کی گئی۔ ناظرین باور کریں کہ اس بیان سے میرا مقصد ذاتی تعریف یا خود ستائی نہیں بلکہ یہ بتانا منظور ہے کہ اس شخصی خدمت کو جماعت اہل حدیث جماعتی رنگ میں کرے تو یہ کس قدر مفید اور وسیع ہو سکتی ہے جس کی صورت مثلاً یہ ہو کہ دفتر ہذا کی طرف سے اعلان عام ہو جائے کہ جو کتاب بھی اسلام کی تکذیب میں یا توحید و سنت کی تردید میں یا مذہب اہل حدیث کی مخالفت میں شائع ہو وہ کتاب (خواہ کسی زبان میں ہو) بھیجدی جائے۔ اس کا جواب فوراً لکھ دیا جائے گا۔ اور صرف دفتر میں مختلف شعبے ہوں اس کتاب کو اسکے متعلقہ شعبے میں بھیجکر جواب شائع کرایا جائے۔ اسکے علاوہ تائید اسلام و اشاعت سنت نبی علیہ السلام کے متعلق تالیف کر کے رسائل شائع کئے جائیں۔ اور کافی معاوضہ دیکر مؤلفین کی قدر افزائی کی جائے۔

دوسرا شعبہ اس جماعت کا دوسرا شعبہ تبلیغ بذریعہ مبلغین ہو۔ یہ ہے مختصر سکیم اس کام کی جسکے لئے جماعت اہل حدیث کا نظام ہونا ضروری ہے۔

پنجاب کے اعیان اہل حدیث سے امید ہے کہ وہ اس سکیم کو بہت جلد منظور کر کے جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کو قوت پہنچائینگے اور دوسرے صوبوں کے لئے نمونہ قائم کریں گے۔ (باقی آئندہ)

خواجہ صاحب دہلوی سے مناظرہ

خواجہ حسن نظامی دہلوی کے ساتھ میرا تعلق عرصہ بعید سے ہے۔ اس لئے میں ان کو اور وہ مجھ کو خوب جانتے ہیں۔ خواجہ صاحب نے ازراہ مہربانی مجھے باحوصلہ اہل حدیث مان کر دعوت مباحثہ دی ہے مگر عبارت کے لفظوں میں دعوت ہے اور معنے میں انکار۔ دعوت کیا ہے؟ متنبی شاعر کے اس شعر کی مثال ہے ؎

اذا غدرت حسناءُ اوفت بعهدها
ومن عهدها ان لا يدوم لها عهدُ

یعنی محبوبہ وعدہ خلافی کرے تو سمجھو کہ اس نے وعدہ پورا کیا۔ کیونکہ اس کے وعدہ میں یہ بھی داخل ہے کہ اُس کو پورا نہ کریگی۔

محبوبہ معشوقہ کی شان تو ایسی ہو سکتی ہے مگر خواجہ صاحب جیسے صوفی صافی سے تو یہ بعید ہے کہ لفظوں میں دعوت دیں اور معنوں میں انکار کریں ناظرین اس کی تفصیل سننے کے مشتاق ہونگے

پس وہ غور سے سنیں کہ خواجہ صاحب فرماتے ہیں:۔ "اب سنا ہے کہ مولانا (ثناء اللہ) ضلع گوجرانوالہ میں اہل حدیث کانفرنس کی شرکت کے لئے تشریف لانے والے ہیں۔ جہاں سب اُن ہی کے ہم خیال ہونگے۔ کیا مولانا پسند فرمائینگے کہ مجھ کم علم اور بد اعتقاد بدعتی سے دو دو باتیں کانفرنس مذکور میں کر لیں۔ میں وہاں اکیلا آجاؤں گا۔ اور کسی ہم عقیدہ کو ساتھ نہیں لاؤں گا۔ اور مولانا یہ بھی جانتے ہیں کہ ان کو مناظرہ کے فن میں اتنی بڑی مہارت ہے کہ ہندوستان میں بہت کم مولوی اتنی لیاقت رکھتے ہیں۔ اور میں اس فن سے قطعی ناواقف ہوں۔ لیکن چاہتا ہوں کہ اہل حدیث فروعی اختلافات کو ترک کر دے جن سے حنفیوں اور غیر مقلدوں میں جھگڑے رہتے ہیں۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ ایک نمایندہ جلسہ میں مولانا شیر پنجاب سے گفتگو کروں۔ اگر میں نے مولانا کو لاجواب کر دیا تو مولانا کو فرقہ بازی سے توبہ کرنی پڑیگی۔ اور اگر مولانا نے مجھے لاجواب کر دیا تو میں بھی ایک مستند فرقہ بازی میں شامل ہو جاؤنگا

جماعت اہل حدیث میں مولانا ہی ایسے نظر آتے ہیں جن میں برداشت کی قوت ہے۔ اور جو اس میدان کے بڑے مرد ہیں۔ لہذا امید ہے کہ وہ جواب عنایت فرمائیں گے۔ حسن نظامی"

(منادی دہلی ۲۸ مئی [illegible])

اہلحدیث ناظرین یہ عبارت اپنے معنی میں کیسی صاف ہے۔ پھر اسکے معنے میں انکار کیسے ہوا؟ انکار یہ ہے کہ آپ ۲۸ مئی کے منادی میں دعوت دیتے ہیں حالانکہ جلسہ اہل حدیث بمقام کامونکے ضلع گوجرانوالہ ۲۵ مئی کو ختم ہو چکا۔ اب میری طرف سے اسکی

قبولیت ہو تو کیسے تو اس کا حل خواجہ صاحب ہی فرما سکتے ہیں۔ چونکہ خواجہ صاحب ہی نے اس مناظرہ کا وقت کھو دیا ہے اس لئے وہی اس کی قضا کر سکتے ہیں۔ میں مناسب وقت پر حاضر ہو سکتا ہوں۔ ؎

بولا تا تو اگر ہم کو قسم ہے میرے مولا کی
کوئی تو آتا پیروں سے ہم آتے اپنی آنکھوں سے

تتمہ اہلحدیث مورخہ ۱۴ مئی میں ایک نوٹ بعنوان "صحابی بننے کا نسخہ" خواجہ صاحب کے متعلق نکلا تھا۔ اس کا جواب موصوف نے دیا ہے کہ

آپ (اہلحدیث) مدینہ میں جا کر روضہ کی جالی کو بوسہ دیں اور پھر صحابی بن جائیں

جواب عرض ہے کہ ایسا کام کرنا میرا تو مذہب ہی نہیں۔ یہ تو ایسی مثال ہے جیسے کوئی بت پرست اپنی وجدانی محبت کا حال کسی موحد کو سنائے۔ موحد اس کا مذاق اڑائے۔ تو بت پرست کہے آؤ تم بھی میری طرح بت پرستی کر کے دیکھ لو۔ اور آپ جیسے صوفی صافی کا یہ مصرعہ بھی پڑھ دے۔

قدر ایں بادہ نہ دانی بخدا تا نہ چشی

مراد لینے والا کون ہوگا۔ جواب دیتے ہوئے جھجکنا نہیں۔ دیکھا نہ علمائے اسلام کی توہین کا بدلہ کیسے ملا کہ مرزا صاحب اپنے ہی قلم سے اور اپنے ہی منہ سے تینوں القاب اپنے اوپر چسپاں کر رہے ہیں۔ کیا ہی سچ ہے ؎

کہتا ہے کون نالۂ بلبل ہے بے اثر
پردے میں گل کے لاکھ جگر چاک ہوگئے

قادیانی مشن

دابۃ الارض کی تفسیر

محرف، ملحد اور دجال کون ہے؟

اخبار الفضل مورخہ ۳۰ مئی میں دابۃ الارض کے خروج کو صداقت احمدیت کی دلیل بتایا گیا ہے اور مرزا صاحب کی کتابوں سے دابۃ الارض کے دو معنے لکھے گئے ہیں۔ (۱) علمائے متکلمین یعنی وہ علماء جو بغیر احمدیت (مرزائیت) قبول کرنے کے مذہبی مناظرات کرتے ہیں۔ یہ لوگ قادیانی اصطلاح میں علمائے سوء کہلاتے ہیں۔ (۲) اس لفظ کے دوسرے معنے طاعونی کیڑے کے کئے ہیں۔

مرزا صاحب کی تحریرات میں تعدد معنی کی وجہ یہ پیش آئی تھی کہ جب آپ نے دابۃ الارض کا مصداق علماء کو ٹھیرایا تو علماء کی طرف سے کہا گیا کہ جب ہم خدا کی طرف سے مامور ہیں اور قرآن مجید کی اس آیت کے مصداق ہیں تو ہمارا فتویٰ دوبارہ تکفیر صحیح ہوگا کیونکہ قرآن مجید میں ہماری نسبت [illegible] کہ دابۃ الارض کہے گی۔

اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ

مرزا صاحب اور آپ کے مریدین اس اعتراض سے بہت گھبرائے۔ ادھر اتفاق سے طاعون پھوٹ پڑا تب مرزا صاحب نے رخ بدل کر یہ کہنا شروع کیا کہ دابۃ الارض سے مراد طاعونی کیڑا ہے اور قرآن مجید سے دوسری آیت بطور دلیل پیش کر کے ان معنی پر اتنا یقین ظاہر کیا کہ یہ الفاظ بھی آپ کے قلم سے نکل گئے کہ

خود قرآن شریف کے دوسرے مقام میں دابۃ الارض سے مراد یقیناً کیڑا ہی ہے اور قرآن کے برخلاف اسکے اور معنی کرنا یہی تحریف، الحاد اور دجل ہے۔ (نزول المسیح صفحہ ۔۔)

احمدی دوستو! جب حال یہ ہے دابۃ الارض کے معنی طاعونی کیڑے کے سوا [illegible]
[illegible]

مرزا صاحب کا آخری فیصلہ

آخری فیصلے والے مضمون نے امت مرزائیہ پر اندر ہی اندر وہ اثر کیا ہے جو بجلی دسہ [illegible] پر کوہ طور میں ہوا تھا۔ باوجود اسکے وہ کبھی کبھی کچھ بولتے اور لکھتے رہتے ہیں۔ اس بات پر حیرت نہیں کہ بالکل خاموش کیوں نہیں ہوتے کیونکہ مقولہ مشہور ہے ؎

مرزائی تا کجا باشد کہ چپ نشود

ہاں تعجب یہ ہے کہ اخبار فاروق میں بھی آخری فیصلے پر مضمون لکھا جاتا ہے جس کا اڈیٹر لدھیانہ کے مباحثہ میں خود مناظر تھا جس نے مضمون آخری فیصلے کے متعلق کہا تھا کہ

اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ڈائری مندرجہ اخبار بدر مورخہ ۲۵-اپریل ۱۹۰۷ء مرزا صاحب کے اشتہار مشتہرہ ۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء سے متعلق ہے تو بے شک مولوی صاحب اپنے دعوے میں سچے ہو گئے اور میں جھوٹا ہونگا۔ کیونکہ جیت [illegible]

ؔ اشاعت کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے وہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ [illegible] کی طرف سے [illegible] اور سنت کا [illegible] جیسے [illegible] [illegible] [illegible] ہائی سب اس کی اشاعت [illegible]
[illegible]

ہی نے یہ اشتہار اپنے حکم سے دلوایا اور پھر اس کے متعلق منظوری کا الہام بھی کر دیا تو ایسی صورت میں مرزا صاحب ہی کا جھوٹا ہونا لازم آتا ہے۔ (جواب دعویٰ منشی قاسم علی پرچہ اول مندرجہ رسالہ فاتح قادیان ص۱۱)

اس دعویٰ کے ثبوت میں کہ ۲۵۔ اپریل کی ڈائری میں مندرجہ الہام اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اس دعائے آخری فیصلہ کے متعلق ہے۔ ہم ایک زبردست گواہ پیش کرتے ہیں یعنی طائفہ قادیانیہ امام واجب الاطاعت سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) مرزا محمود احمد صاحب قادیانی (عاملہ اللہ بما ھو اھلہ) کی شہادت حقہ ہے۔ جو آپ نے صاف الفاظ میں ادا کی ہوئی ہے کہ

مولوی ثناء اللہ کی ہلاکت کی خبر دینے سے یہ دعا پیشگوئی کی شکل میں آگئی۔

(رسالہ تشحیذ الاذہان بابت جون وجولائی ۱۹۰۸ء)

قادیانی ممبرو! | اتنی زبردست شہادت کی موجودگی میں منشی قاسم علی اڈیٹر فاروق" کو ایسے مضامین شائع کرتے ہوئے شرم مانع ہونی چاہئے تھی۔ کیونکہ انہوں نے جو جملہ شرطیہ لکھا ہے اسکا ثبوت (جیسا کہ ہم نے ابھی دیا ہے) پہلے بھی کئی دفعہ دے چکے ہیں۔ پھر وہ کیوں خاموش نہیں ہوتے بس اسلئے کہ اصول "مرزائی آں باشد کہ چپ نشود" بالکل صحیح ہے۔

(نوٹ) یہ مضمون ہم ابھی لکھ ہی رہے تھے کہ قادیان کے اخبار الفضل مورخہ ... میں ایک مستقل خبر دیکھنے میں آئی کہ

"حضور (خلیفہ) کو اس وقت تک کہ رات کے دس بجے ہیں پندرہ سولہ اسہال آچکے ہیں اور طبیعت بہت کمزور ہوگئی ہے۔ احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔"

اہلحدیث | خدا خیر کرے ماہ مئی قادیان کے حق میں محرم سے کم اندوہگیں نہیں:

قادیانی طب

(۲)

اہلحدیث ۲۸ مئی میں ایک نوٹ بعنوان "قادیانی طب" لکھا گیا تھا۔ اس میں باقوال مرزا صاحب افیون خوری کا جواز بتایا گیا تھا۔ اسی میں شراب کا بھی ذکر آیا تھا۔ ہم چاہتے تو مرزا صاحب کی پہلی تحریروں سے شراب نوشی کا حوالہ بھی پیش کر دیتے لیکن ہم نے ذرا خاموشی اختیار کی کہ دیکھیں قادیان سے کیا آواز اٹھتی ہے۔ خدا بھلا کرے اڈیٹر الفضل کا جس نے مرزا صاحب کا قول تازہ اشاعت ۲۸ مئی میں نقل کر کے ہم کو سبکدوش کر دیا۔ چنانچہ اسکے الفاظ یہ ہیں:۔

بیماری میں برانڈی کے استعمال کا جواز | بابو شاہ دین صاحب مرحوم جب سخت بیمار ہوئے اور حالت تشویشناک ہوگئی تو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو جو ان کے معالج تھے لکھا۔ اگر ایسے وقت میں قائمی قوت کیلئے تھوڑی تھوڑی برانڈی دی جائے تو کیا مضائقہ ہے۔ یہ دوا قادیان سے مل سکتی ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ اسی کے ذریعے سے فضل کرے۔

مکتوبات بنام ڈاکٹر رشید الدین صاحب ص۱۱

اہلحدیث | یہ فتویٰ مرزا صاحب کا مرزائیوں کے نزدیک تو واجب العمل ہوگا مگر دیگر مسلمانوں کے نزدیک واجب الترک ہے۔ کیونکہ حدیث میں حرام کے ساتھ علاج کرنے سے منع آیا ہے۔

احمدی ممبرو! | ایسی کرو۔ قوت کے لئے برانڈی اور امساک کے لئے افیون۔ دونوں مرزائی کی چیزیں ہیں۔ حافظ شیرازی کو تو ایک ہی کا شائق تھی۔ جو وہ

پیتے ہوئے گذر گئے۔ ع

شراب دو سالہ و محبوب چہاردہ سالہ
بس است ہمیں مراصحبت صغیر و کبیر

کیا اب بھی کسی کو شک ہے | کہ قادیانی مذہب مذہب اسلام سے بالکل الگ مستقل زمانہ چند نبی ہے۔ نہ اس کو قرآن کی پرواہ نہ حدیث کی۔ بلکہ زمانے سے موافقت کا نام ان کے ہاں مذہب ہے۔

اسی لئے باوجود ممانعت تصویر کشی کے مرزا صاحب نے اپنی تصویریں اتروائیں اور فروخت کیں۔ باوجود ممانعت کل مسکر و مفتر حرام" افیون اور برانڈی کے جواز کا فتویٰ دیدیا۔

اسی لئے اہل دل کی دعا اس شعر میں بہت موزوں ہے

ع خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

مرزائی انعاموں کی حقیقت

مرزا صاحب قادیانی نے اپنی کتابوں کے جواب پر انعامات دینے کا اعلان کیا مگر بدیں دانائی کہ انعام ادا کرنے کی نوبت ہی نہ آئے۔ مثلاً براہین احمدیہ کا جواب دینے والے کے لئے دس ہزار روپیہ کا اعلان کیا۔ مگر کتاب کو اختتام تک نہ پہنچایا۔ ۵۰ حصے لکھنے کا وعدہ تھا۔ چوتھی جلد کے آخر میں اصل کتاب کو شروع کیا۔ چند صفحات لکھ کر جلد ختم کر دی۔ ۲۳ برس زندہ رہے مگر کتاب کو مکمل نہ کیا۔ جن لوگوں سے کتاب کی قیمت پیشگی وصول کر لی تھی ان کے تقاضوں کے جواب میں انہیں بہت سی جلی کٹی سنائیں۔ اختتام مذہب ختم کر کے ملاحظہ ہو اشتہار مرزا مندرجہ آخر کتاب ایام الصلح مصنفہ مرزا صاحب۔

مرزا صاحب کے بعد ان کے مریدوں نے بھی اسی روش کو اختیار کیا۔ مگر بعض دفعہ بری طرح پھنسے۔ مثلاً ۱۹۱۲ء میں بمقام ... پر مولوی ثناء اللہ فاتح قادیان

کو دینا ہی پڑا۔ اب ہوشیار ہو گئے ہیں۔ لاہوری احمدیوں کے ایک مشہور مناظر بابو عمر الدین صاحب جالندھری مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء کو امرتسر میں ہمارے مقابل بحث "دعوے نبوت مرزا" اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ "آخری فیصلہ" پر مناظرہ کے لئے کھڑے ہوئے۔ بالآخر اپنی شکست کو مٹانے کے لئے آپ نے ہمیں چیلنج دیا کہ دونوں مضمونوں پر کسی منصف کے سامنے ہمارے ساتھ دوبارہ مناظرہ کر لو اگر فیصلہ آپ کے حق میں ہوا تو مبلغ دوصد روپیہ انعام دیا جائیگا۔ ہم نے فوراً جواب دیا کہ منظور ہے۔ ۱۲۔ اپریل کو ہمارے اصرار پر بابو صاحب برائے تصفیہ شرائط دفتر اہلحدیث میں تشریف لائے بابو صاحب نے شرائط کا ذکر چھیڑا اور فرمایا۔

(۱) مباحثہ تحریری ہوگا۔ (۲) منصف تین شخص غیر مسلم ہوں گے۔ ہر مبحث پر سات پرچے چار آپ کے تین ہمارے۔ ہر ایک پرچہ فلکیپ سائز کے صفحات کا جسے ہم دہلی سے ہر ماہ یا پندرہ دن کے بعد تحریر کر کے بھجا کریں گے۔ آپ اسی مدت میں جواب لکھ کر بھیجدیا کریں۔ ایک مباحثہ ختم ہونے کے بعد۔ تمام پرچے منصفوں کے پاس بھیجدیں گے اور دوسرا مباحثہ بشرائط مذکورہ شروع ہوگا۔

میں نے عرض کیا آپ کا چیلنج بالمقابل تقریری مناظرہ کا تھا۔ آپ کو یہ منظور نہیں تو دوسری صورت یہ ہے کہ تقریر کے ساتھ تحریر بھی جاری رہے۔ ہم تقریر کریں کاتب لکھتے جائیں۔ بہرحال مباحثہ بالمشافہ ہو۔ میں آپ کی طرح پنشن نہیں پاتا کہ تمام کاروبار چھوڑ کر اس طرح کا مناظرہ کر سکوں۔ اگر آپ اس پر بالکل ہی رضامند نہ ہوں تو پھر مجھے آپ کا پیش کردہ طریق ہی منظور ہے۔ مگر اتنی ترمیم فرمائیے کہ ہر پرچہ دو تین صفحات سے زائد نہ ہو۔ بعد دوسرے تیسرے دن پرچہ آیا جایا کرے۔

اس پر کافی گفتگو کے بعد بابو صاحب نے پرچہ دو صفحات تک پہنچے لیکن کیا رہ تک سب معاملہ طے ہی ہونے والا تھا کہ بابو صاحب خطرہ سے خبردار ہو کر اپنے پیشوا کی سنت پر اترآئے اور آپ نے بحث ایک نیا شگوفہ چھوڑ کر اپنے فرار کی ایک اور راہ اختیار کی کہنے لگے :۔

یہ مناظرہ یوں نہیں ہوگا۔ میں تو ہر ایک بحث کی ایک جزو پر مستقل مناظرہ کرونگا۔ مثلاً آپ نے ابتدائی پرچہ میں مرزا صاحب کی تحریرات نقل کیں کہ ان کا نبوت کا دعوی تھا میں اسکے جواب میں صرف یہ لکھونگا کہ نبی کسے کہتے ہیں۔ آپ پر لازم ہوگا کہ سابقہ بحث کو بند کر کے اس سوال پر مثل سابق سات پرچوں میں بحث کریں۔ پھر پہلی بحث شروع ہو۔

میں نے کہا کہ دوسری دفعہ آپ سوال اٹھائینگے کہ مرزا صاحب کے دعوی نبوت سے مراد مجازی نبوت ہے۔ کیا اس پر بھی مثل سابق ایک جدید مباحثہ ہوگا؟ کہنے لگے ضرور۔

عرض کیا۔ بابو صاحب عقل کی بات کرو۔ اس طرح تو اس بحث کا قیامت تک بھی خاتمہ نہ ہوگا۔ مجازی کے بعد ظلی پر بحث۔ پھر بروزی، پھر مثالی۔ پھر ناقص نبوت پھر جزوی نبوت۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہمیں چیلنج دیکر پچھتا رہے ہیں۔ بھئی میں تو ایک غریب عیال دار آدمی ہوں۔ اور یہ مباحثہ قیامت تک ختم ہونے میں نہیں آسکتا۔ کہنے لگے گھبراؤ مت۔ ہم تمہیں تمہاری "دہاڑیاں" بھی دیدیں گے۔ بہرحال آپ اس قسم کے مباحثہ کو ہماری شکست سمجھیں یا جو کچھ تمہاری مرضی۔ ہم تو اسی مناظرہ پر تیار ہیں۔ اسکے سوا نہیں۔ ؎

بس ہو چکی نماز مصلی اٹھائیے

ناظرین کرام! یہ ہے مرزائی انعاموں کی حقیقت۔

لاہوری احمدیو! اگر تم اشر تعالیٰ علیہم اللعین کے مقام پر پہنچکر جھوٹے بت پرست نہیں ہو اور تمہارے قلوب میں رائی کے دانہ کا ہزارواں حصہ بھی ایمان و دیانت کا موجود ہے تو اپنے چیلنج پر قائم رہو۔ اور کسی ایک منصف تعین منصف کے روبرو ہمارے ساتھ بالمشافہ تحریری مناظرہ کر لو۔ نیز ہمارا بصد ہزار تکرار دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوے کر کے مجددیت و محدثیت تو بڑا بلند درجہ ہے۔ معمولی متقی کلمہ گو مسلم کے درجات سے بھی اپنے آپ کو گرا دیا ہے۔

نیز اشتہار آخری فیصلہ غیر از مباہلہ محض دعا ہے۔ جس کی رو سے مرزا صاحب وہی کہلانے کے حقدار ہیں جو انہوں نے خود لکھا ہے۔ یعنی ک ا ذ ب

(خادم محمد عبد اللہ معمار امرتسری)

کھلی چٹھی

خواجہ حسن نظامی کی خدمت میں

حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب! اللہ آپ کو سلامت رکھے۔ السلام علیکم! مزاج شریف! آپ (۶۰۷)
اخبارات میں جو حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کی سیادت کے متعلق اعلان کرتے رہتے ہیں جنہیں کہ اعلان کیا کریں موصوف سادات ہی خاندان سے تھے ہیں۔ یہ ایک راز ہے جس کی کہ خبر آپ کو نہیں معلوم میں اس راز کو شروع سے ہی جانتا ہوں۔ اس کی تردید بھی کی جاتی رہی۔ مگر خاموش تھا۔ ع

خاموشی معنی دارد کہ در گفتن نمے آید

وہ راز یہ ہے:۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کو اس لئے سید بنایا جا رہا ہے۔ اور بڑے بڑے شیعوں اور سیدوں نے کوشش کر کے ان کی سیادت کی تحقیق کرائی جا رہی ہے تاکہ چلتے ہی کو سید بنا کر پھر حکیم نور الدین خلیفہ مسیح القادیانی غلام احمد قادیانی کی نبوت و رسالت کو سید بنایا جاوے۔ پھر ہر ایک کو امام مہدی موعود ثابت کیا جاوے۔ اور ان میں کسی سید امام مہدی کو مہدی کہا کر سکی کی تحقیق

...ہے حضرت بابا فرید غیر قریش ہیں یعنی قریشی بھی نہیں ہیں۔ اگر آپ کو ابراہیم بن ادہم کی اولاد تسلیم کیا جاوے تو آپ ذات کے بلخی تمیمی ہیں (جواہر فریدی) اور اگر آپ کو سیر الاولیاء اور جواہر فریدی کی تحریروں پر شیخ احمد المعروف فرخ شاہ بادشاہ کابل کی اولاد تسلیم کیا جائے تو آپ نسب کے ترک تاتاری ہیں۔ حضرت امیر خسرو نے بھی آپ کو ترک ہی لکھا ہے ؎

عرز بہر ترک ترک آزہ برتار کم نہند
ترک تارک گیرم آما نہ گیرم ترک ترک

اور اب تک حضرت بابا کی اصلی موجودہ اولاد اپنی ذات چشتی کہلاتی بھی ہے اور لکھاتی بھی ہے۔

(نیازمند۔ مخلص رازدان)

عرس کی سیر

(از نسیم آثمی جامعہ قاسمیہ مرادآباد)

زمانہ کی مزاجی سے آج طرح طرح کی بد دینی پھیلی ہوئی ہے اور قسم قسم کی مشرکانہ حرکات دیکھنے میں آئی ہیں اور اہل دنیا گمراہی کے عمیق گڑھے میں جا پڑے ہیں۔ انہیں اپنی بربادی کا ذرا بھی احساس نہیں ہوتا اور نہ انہیں حشر کا خیال دامن گیر ہے۔ نہ دوزخ کا خوف ان کے دلوں میں ہے۔ غرض یہ اپنے آپ کو بالکل برباد کر چکے ہیں اور آنے والی نسلوں کے لئے بھی بربادی کا سامان فراہم کر چکے ہیں۔ ایک روز کا واقعہ ناظرین اہلحدیث کی تفنن طبع کی غرض سے پیش کر رہا ہوں۔ میں چند احباب کی معیت میں تفریح کے لئے جا رہا تھا۔ اتفاق ہمارا گذر ایسے مقام سے ہوا جہاں پر آدمیوں کا ہجوم تھا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ عرس ہو رہا ہے۔ چونکہ میں نے اپنی عمر میں کبھی عرس نہیں دیکھا تھا۔ اسلئے قدرے اصرار کے بعد احباب کے ہمراہ عرس گاہ پر پہنچ گیا۔ وہاں دیکھتا ہوں کہ مزار نہایت قیمتی چادروں سے مزین ہے۔ سامنے کے مقابل طبلہ سارنگی و دیگر سامان رقص سرود موجود ہیں اور ناچ گانا ہو رہا ہے۔ شہر کی بڑی بڑی بیسیاں زینت محفل بنی ہوئی تھیں۔ الامان والحفیظ

میں اس واقعہ کو نہایت مضطربانہ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا کہ ابھی امت محمدیہ میں ہونے کا یہ لوگ دعوے کرتے ہیں۔ وہاں مزید ٹھہرنے کا خیال نہ تھا مگر ساتھیوں کی مجبوری تھی۔ نیز یہ خیال باطل ذہن میں تھا کہ طالب علموں کے لئے جائز ہے۔ اس وقت میں اپنے اس فعل پر سخت نادم ہوں۔

ہمارے پہنچنے کے کچھ دیر بعد ایک شخص گانے سے مست ہو کر کھڑا ہو گیا اور ایک مصرعہ کو جو قوال گا رہا تھا اسکو بار بار گانے اور ناچنے لگا۔ اس کو اہل عرس کی اصطلاح میں حال کہتے ہیں۔ بسا اوقات کئی ایک شخص اس حال میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور جس کو حال آتا ہے وہ اپنی حالت ایسی بنا لیتا ہے کہ گرا چاہتا ہے۔ لوگ اسے پکڑ کر قبر کے سامنے لٹا دیتے ہیں اور وہ بچوں کی طرح لوٹتا ہوا جو اس کی مکاری کی دلیل ہے قبر کے قریب پہنچ کر ہمارے گرتا ہے۔ کچھ دیر بعد ہوش آتا ہے۔ وہ بھی دو ایک گھنٹہ بعد۔ جس وقت یہ منظر میری نظر سے گزرا اس وقت میری زبان پر ظفر علی خان کا یہ شعر تھا ؎

ہائے اسلام ترے چاہنے والے نہ رہے
جن کا تو چاند تھا افسوس وہ ہالے نہ رہے

وہاں پر وہ مشرکانہ حرکات دیکھنے میں آتی ہیں جو قابل بیان نہیں اللہ اس قوم کو ہدایت دے۔ آمین!

اہلحدیث: اشاعت فنڈ کی طرف سے عرس نامہ منظوم بغرض تقسیم طبع کیا ہوا ہے۔ عرسوں کے موقعوں پر بغرض تبلیغ دفتر ہذا سے طلب کر کے تقسیم کریں۔ عطیہ وغیرہ اگر کوئی صاحب بھیجیں گے تو شکریہ سے قبول کیا جائیگا۔ ورنہ محصول ڈاک بھیجکر منگالیں۔

تائید درد دل

(از مولوی ابو البیان محمد عبد اللہ صاحب خطیب جامع اہل حدیث حافظ آباد)

اخبار اہلحدیث اشاعت ۳۔ ربیع الاول مطابق ۱۴ مئی [illegible] بعنوان "درد دل کا اظہار" سے جو مضمون حضرت مولانا مدظلہ العالی کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ مضمون پڑھنے کے بعد دل میں بار بار خیال آیا کہ یہ درد دل کا اظہار حضرت مولانا دامت برکاتہم اپنی طرف سے فرما رہے ہیں یا خاک رکی طرح لوح دل سے نقوش اتار رہے ہیں واللہ یہ وہ درد دل ہے کہ جس نے عرصہ سے دل میں سوز و گداز پیدا کر رکھا ہے۔ جس نے ایک مدت طویل سے گھنٹوں سرد آہیں کھچوائیں۔ یہ وہ درد دل ہے جس کے تخیل نے کتنی کتنی دیر تک بدن پر خنکی پیدا کی اور کئی دفعہ بدن کو پسینہ پسینہ کر دیا۔ یہ وہ درد دل ہے کہ غالباً [illegible] میں خاکسار دہلی پہنچا تھا کہ اسی تخیل نے کتنے ہفتوں تک رات کی نیند اور دن کا اطمینان دور کر دیا تھا حتیٰ کہ اتنی پریشانی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ اتنی پریشانی سے نجات دیجئے۔ آج وہی درد دل حضرت مولانا بارک اللہ فی عمرہ کی زبان و قلم سے جاری ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ خاکسار نے [illegible] لفظوں میں اظہار کر سکا [illegible] حضرت مولانا نے اپنی مخصوص قابلیت کی بنا پر [illegible] میں پیش کر دیا۔ حضرت مولانا نے [illegible] جماعت اہل حدیث کا بیان فرمایا ہے وہ خود حضرت مولانا موصوف کا تجربہ کردہ نہیں بلکہ [illegible]

الفاروق، حضرت خلیفہ دوم کی سوانح (۴۰۸) [illegible]

مسلم اور مابہ الامتیاز پروگرام ہے۔ جس میں حسب ارشاد حضرت مولانا صاحب جماعت خفیف سی کمی بھی گوارا نہیں کرتی بالکل ٹھیک ہے۔ الغرض حضرت مولانا صاحب نے جماعت کا صحیح عندیہ پیش فرما دیا۔ جو اب محتاج تشریح نہیں۔ اس عندیہ کے پیش کرنے کے بعد جو سوال کیا گیا ہے وہ ضروری اور بجا ہے۔ اس کا جواب سوائے اسکے کیا ہو سکتا ہے کہ جماعت اہل حدیث جو اتنا اہم اور وسیع پروگرام رکھنے پر بھی اس قدر بے حس ہے اس پروگرام کی تکمیل تو کیا البتہ شیخ چلی کی روایات کو جاری رکھنے کی کوشش کر رہی ہے انا للہ! کیا اونچی دکان اور پھیکا پکوان اسی کو نہیں کہتے۔

اہل حدیث بھائیو! سچ جانو میں جب اہل حدیث کے فرائض پر غور کرتا ہوں تو خدا شاہد ہے کہ روح کانپتی ہے۔ بھائیو وہ کوئی نئے فرائض نہیں بلکہ وہی جو بلغ ما انزل الیک کے ارشاد نے ہم پر عائد کر دیئے ہیں۔ دوستو دنیا کی موجودہ گمراہی اور بربادی کی سوائے تمہارے اور کوئی مصلح جماعت ذمہ دار نہیں۔ اس لئے کہ ساری دنیا سے پیشقدمی کرتے ہوئے لا تزال طائفۃ من امتی کا مصداق تم ہی نے اپنے آپ کو ٹھیرایا ہوا ہے۔ دنیا میں صرف تمہاری ہی ایک جماعت ہے کہ جس کا یہ دعوےٰ ہے کہ ما انا علیہ واصحابی کے صحیح مصداق ہم ہی ہیں۔ اللہ اکبر! کس قدر بھاری بے حسی ہے کہ جہاں عدم تبلیغ ما انزل اللہ پر منصب رسالت کے چھن جانے کا خطرہ بلکہ یقین ہے۔ تم اسی جھنڈے کے نیچے بیٹھ کر ہمیں عدم تعمیل پر کوئی کھٹکا نہیں۔ یاد رکھو آپ نے فرض تبلیغ رسالت جو باتباع نبی صلے اللہ علیہ وسلم تم پر فرض ہوتا تھا ضائع کر رکھا ہے۔ الغرض حضرت مولانا صاحب کے سوال کا جواب اعیان جماعت کے پاس کچھ نہیں۔ اور ایک بات یہ بھی ہے کہ اس کا جواب دے کون اس سوال کا تو مخاطب ہی کوئی نہیں۔ اس لئے کہ جن امور کا جواب طلب کیا گیا ہے وہ جماعتی ہیں شخصی نہیں اور جماعت کا وجود ہی ندارد ہے۔

ہاں اگر کوئی شخص مخاطب ہو سکتا ہے تو وہ سب سے اول خود حضرت مولانا صاحب کی ذات گرامی ہی مسئول ہے جناب مولانا صاحب آپ کی قومی ہمدردی مسلم ہے اور آپ کی گراں قدر دینی خدمت کا قریباً سب کو اعتراف ہے۔ آپ کی علمی اور دماغی قابلیت بھی نا قابل انکار ہے اور قوم کے عام افراد کو آپ پر اعتماد بھی ہے۔ بایں ہمہ آپ کا قومی بے حسی کا گلہ اور شکایت بھی بجا ہے۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ اہل حدیث کانفرنس جو آپ جیسے دور رس دماغوں کی تجویز تھی باوجود از حد مفید ہونے کے قومی بے حسی کا شکار ہو رہی ہے۔ جس پر آپ اور دیگر دردمند حضرات کئی دفعہ درد انگیز لہجہ میں اظہار فرما چکے ہیں۔ تو جہاں اس سے قوم کی بے حسی کا ثبوت ملتا ہے وہاں اس حقیقت کا بھی اظہار ہو رہا ہے کہ دردمندان قوم قومی کشتی اپنی آنکھوں سے غرق ہوتے دیکھ رہے ہیں اور صرف زبانی کنارے پر کھڑے غل مچا کر کہ دیکھو کشتی غرق ہوئی جاتی ہے سے ہی سبکدوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

ہمارے سامنے اس وقت کانگرس ملکی انجمن موجود ہے جو ہر لحاظ سے اس وقت تمام قومی و مذہبی جماعتوں سے زیادہ سرگرم اور مستحکم ہے۔ جس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اراکین کانگرس بڑے حساس واقع ہوئے ہیں۔ وہ اس راہ میں پوری قوت سے گامزن ہیں۔ اس کا صدر اور دیگر ارکان ملک میں رات دن دورے کرتے ہیں۔ تقریر، تحریر جس طرح بن آئے کام چلاتے ہیں۔ جو آپ سب حضرات کے سامنے ہے۔ اس لئے خاکسار کی نظر میں جو تجویز حضرت مولانا صاحب کی ہے اس کی مقبولیت جب ہی ہو سکتی ہے کہ اعیان خود دورہ کریں اور ہر جگہ جائیں خواہ ان کو کامیابی کی ولی امید ہو یا نہ ہو اپنا عملی پروگرام پیش کریں اور پھر دیکھیں کہ کامیابی فضل اللہ ہوئی ہے یا نہیں۔ لیکن اگر ایک جگہ جمعیۃ یا انجمن قائم کر کے فقط اشتہار ہی دے دیا جائے اور قوم سے امید رکھی جاوے کہ وہ جلسہ کی دعوت بھیجیں تو وہاں جائیں گے تو پھر جو حشر ہے وہ اب بھی ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ اگر کوئی پروگرام تیار ہوا اور اس کی اشاعت کے لئے بصورت وفد دورہ کی تجویز کی گئی تو خاکسار اس خدمت کیلئے ایک ماہ تک انشاء اللہ اپنے آپ کو حاضر خدمت کرنے کے لئے تیار ہے۔

تائید حدیث

بجواب

تنقید حدیث

(از مولانا عبدالصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید پھر اسکے بعد امام موصوف نے دوسری روایت درج کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے لوگوں کو روایت کرنے سے قطعاً روک دیا میں پوچھتا ہوں کیا یہ روایت بھی صحیح نہیں ہے؟ (اہلحدیث ۱۰ محرم)

تائید ناظرین کرام! تذکرۃ الحفاظ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت مذکورہ کے بعد کوئی روایت درج نہیں ہے بلکہ اسکے بعد یہ عبارت درج ہے توفی الصدیق رضی اللہ عنہ لثمان بقین من جمادی الآخرۃ من ثلث عشرۃ ولہ ثلث وستون یعنی حضرت صدیق نے ۲۲ جمادی الآخر ۱۳ھ کو بعمر تریسٹھ سال انتقال فرمایا۔

اور اس کے بعد حضرت عمر فاروق کا ترجمہ شروع ہو گیا ہے۔ پس مولوی صاحب کا اس روایت کے بعد دوسری روایت کا درج ہونا بیان کرنا

ہاں اس مضمون کی ایک مرسل روایت اس سے ایک ورق پہلے صفحہ تین پر درج ہے۔ اس کے الفاظ اس طرح ہیں:۔

ومن مراسیل ابن ابی ملیکۃ ان الصدیق جمع الناس بعد وفاۃ نبیھم فقال انکم تحدثون عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احادیث تختلفون فیھا والناس بعدکم اشد اختلافا فلا تحدثوا عن رسول اللہ شیئا فمن سألکم فقولوا بیننا وبینکم کتاب اللہ فاستحلوا حلالہ وحرموا حرامہ (تذکرۃ الحفاظ جلد ا ص۳)

مگر اس روایت میں کلام و اعتراض ہے۔

پہلا اعتراض یہ ہے کہ امام ذہبی نے اسکی سند نہیں بیان کی اور نہ حوالہ دیا کہ فلاں محدث نے فلاں کتاب میں اسکو روایت کیا ہے۔ پس جب تک مولوی اسلم صاحب اس کی سند نہ بیان کریں اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

دوسرا اعتراض۔ اگرچہ امام ابن ابی ملیکہ تابعی ہیں اور متعدد صحابہ سے لقاء اور روایت حدیث کی ہے۔ لیکن انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق کا زمانہ نہیں پایا ہے۔ اس لئے کہ یہ طبقہ ثالثہ سے ہیں اور طبقہ ثالثہ کی نسبت امام ذہبی تحریر فرماتے ہیں

الطبقۃ الثالثۃ وھی الطبقۃ الوسطی من التابعین ورأسھا ھو الحسن البصری و غالب ذلک کان فی دولۃ یزید و ھشام (تذکرۃ الحفاظ ص ج ا)

یعنی طبقہ ثالثہ اوساط تابعین کا ہے اور اس کا آغاز حسن بصری (سے) ہے۔ اور اس طبقہ کے اکثر افراد یزید بن معاویہ اور ہشام بن عبدالملک کی سلطنت میں ہوئے۔ یعنی تابعین کا طبقہ وسطیٰ تقریباً سنہ سے شروع ہوتا ہے اور سنہ ۱۳ یا کچھ پیشتر ختم ہوتا ہے۔ اس حساب سے حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ کا زمانہ خلافت راشدہ کے بہت بعد ہے۔ غرضکہ یہ روایت مرسل ہے اور مرسل روایت قابل احتجاج نہیں۔ چنانچہ الفقہ عراقی میں ہے سہ

وا حتج مالک کذا النعمان
وتابعوھا بہ ودانوا
ورد جماھر النقاد
للجھل بالساقط فی الاسناد

یعنی امام مالک اور امام ابوحنیفہ اور ان کے اتباع مرسل روایت سے حجت پکڑتے ہیں مگر تمام نقاد حدیث اسکو رد کرتے ہیں اسلئے کہ اسناد کے ساقط شدہ راوی کا حال معلوم نہیں کہ کیا ہے ثقہ یا غیر ثقہ؟

تیسرا اعتراض۔ یہ ہے کہ یہ روایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے معارض ہے:۔

عن المقدام بن معد یکرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ الا لا یحل لکم الحمار الاھلی ولا کل ذی ناب من السباع ولا لقطۃ معاھد الا ان یستغنی عنھا صاحبھا الحدیث رواہ ابوداؤد وروی الدارمی نحوہ وکذا ابن ماجہ الی قولہ کما حرم اللہ (مشکوٰۃ)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھ کو قرآن دیا گیا ہے اور اسکے ساتھ اسی کا مثل کچھ اور بھی سن رکھو قریب ہے کہ ایک آسودہ شخص اپنے تخت پر ٹیک لگائے ہوگا جو کہیگا تم اس قرآن کو اختیار کرو پس اسمیں جس چیز کو حلال پاؤ اسی کو حلال سمجھو اور اس میں جس چیز کو حرام پاؤ اسکو حرام مانو۔ حالانکہ رسول اللہ (صلعم) نے جو کچھ حرام کیا ہے اسکا حکم ایسا ہی ہے جسکو اللہ نے حرام کیا ہے۔ آگاہ رہو تمہارے لئے گھریلو گدھا حلال نہیں ہے۔ اور نہ ناب والا درندہ اور نہ معاہد کا لقطہ مگر یہ کہ اس کا مالک اس سے بے پرواہ ہوجائے۔"

اور جب حضرت ابوبکر کا وہ قول یعنی ابن ابی ملیکہ والی روایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے معارض و مخالف ہوا تو آپ کی حدیث کے مقابل وہ روایت کیونکر مقبول اور حجت ہوسکتی ہے۔

دعوا کل قول عند قول محمد سہ

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار　　　(باقی)

دیہات میں نماز جمعہ

یہ مضمون رسالہ ترجمان حیدرآباد دکن سے ماخوذ ہے۔ اس کا نمبر اول اہلحدیث مورخہ ۴ جون میں شائع ہوچکا ہے۔ آج دوسرا نمبر درج ہے (مدیر)

اس بیان سے یہ بات واضح ہوگئی کہ تمام عبادات میں شارع کا رجحان اجتماعیت کی جانب ہے۔ اور وہ ہر عبادات میں موقع و محل کی مناسبت کے لحاظ سے انفرادیت اور انتشار کو زیادہ سے زیادہ گھٹانے اور اجتماعیت کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔ نماز پنجگانہ میں اس کا موقع نہ تھا کہ جماعت کو فرض کردیا جاتا۔ کیونکہ ہر روز ہر شخص کے لئے پانچ مرتبہ جماعت کے التزام کو فرض کردینے میں بہت زیادہ حرج تھا۔ اس لئے صرف جماعت کی تاکید کرکے چھوڑ دیا گیا اور اجازت دیدی گئی کہ جو شخص باجماعت ادا نہ کرسکے وہ تنہا پڑھ لے۔ یہ ڈھیل جو شخصی حالات و ضروریات کے لحاظ سے دی گئی تھی اس کی تلافی کے لئے ہفتہ میں ایک مرتبہ ایک ایسی نماز فرض کی گئی جو بغیر جماعت کے ادا ہی نہیں ہوتی۔ یعنی نماز جمعہ ہے۔ اور یہ فرض چونکہ اس رعایت کے نقصان کو پورا کرنے کے لئے عائد

کیا گیا ہے جو نماز پنجگانہ میں انفرادیت اور انتشار کو بڑی حد تک راہ دیتی ہے۔ اس لئے شارع کا منشا یہ ہے کہ اس فرض کو ادا کرنے میں زیادہ سے زیادہ اجتماع ہو اور جہاں تک ہوسکے تفرق اور انتشار کو دور کیا جائے۔

اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ جمعہ کی فرضیت پر کتاب و سنت میں اس قدر زور کیوں دیا گیا ہے اور اس کی اقامت کو اتنی اہمیت کس لئے دی گئی ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (الجمعہ: ۲)

اے ایمان والو! جب جمعہ کے روز نماز کے لئے ندا کی جائے تو دوڑو خدا کی یاد کی طرف اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لقد هممت ان آمر رجلا يصلي بالناس ثم احرق على رجال يتخلفون عن الجمعة بيوتهم۔ (مسلم)

میرا جی چاہتا ہے کہ اپنی جگہ کسی کو نماز پڑھانے کے لئے کھڑا کر جاؤں اور ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگادوں جو جمعہ کی نماز کے لئے نہیں آتے

من ترك الجمعة من غير ضرورة كتب منافقا في كتاب لا يمحى ولا يبدل (رواه الشافعی)

جو شخص بلا ضرورت جمعہ چھوڑ دے اس کا نام منافق کی حیثیت سے اُس کتاب میں لکھا جائیگا جس کا لکھا نہ مٹایا جاسکتا ہے نہ بدلا جاسکتا ہے۔

من كان يومن بالله واليوم الآخر فعليه الجمعة ... فمن استغنى بلهو وتجارة استغنى الله عنه والله غني حميد۔ (دارقطنی)

جو کوئی اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ لازم ہے ....

پھر جو کسی کھیل تماشے یا کاروبار کی خاطر اس سے بے پروائی برتے اللہ اس سے بے نیازی برتیگا اور وہ پاک بے نیاز ہے۔

لينتهين اقوام عن ودعهم الجمعات او ليختمن الله على قلوبهم ثم ليكونن من الغافلين (مسلم)

لوگ جمعہ کی نمازیں ترک کرنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ ان کے دلوں پر مہر لگادیگا۔ پھر وہ غفلت میں مبتلا ہوجائیں گے۔

من ترك ثلث جمعات من غير عذر كتب من المنافقين۔

جو شخص بغیر کسی عذر کے تین جمعے چھوڑ دے اس کا نام منافقین میں لکھا جائیگا۔

یہ جمعہ کے لئے دوڑنے اور کاروبار چھوڑنے کی تاکید کیوں ہے؟ یہ نبی کریم جیسے رؤف و رحیم آقا کے دل میں تارکین جمعہ کے گھروں کو آگ لگادینے کا جذبہ کس لئے پیدا ہو رہا ہے؟ آخر جمعہ میں کیا ہے جس کی وجہ سے ترک جمعہ اور نفاق کو ہم معنے قرار دیا گیا اور اس پر اتنی سخت وعیدیں بیان فرمائی گئیں؟ اس کی علت بجز اسکے اور کچھ نہیں کہ جمعہ ہی کی اقامت امت مسلمہ کا قوام ہے اور اسی نماز سے نماز پنجگانہ کے مقصد کی تکمیل ہوتی ہے اور یہی وہ چیز ہے جس سے اسلام کا اصل مقصد حاصل ہوتا ہے یعنی مدنیت فاضلہ و جمعیت صالحہ کی تشکیل۔ اس کا ضائع ہونا گویا اسلام کے مقصد کا ضائع ہونا ہے۔ اور اس کی بنا کو منہدم کرنا اسلام کی عمارت کو ڈھا دینا ہے۔

یہاں تک جو کچھ عرض کیا گیا اس سے دو باتیں معلوم ہوگئیں:۔

ایک یہ کہ جمعہ کی فرضیت عام نمازوں کی فرضیت سے زیادہ موکد ہے اور اس کی اقامت اسلام کے مقاصد اصلیہ کی تکمیل کے لئے غائت درجہ اہمیت رکھتی ہے۔ لہذا فروعی و اجتہادی مسائل میں ان پہلوؤں سے بچنا چاہئے جن سے جمعہ ضائع ہوتا ہو اور ان پہلوؤں کو اختیار کرنا چاہئے جن سے جمعہ قائم ہوتا ہو۔

دوسرے یہ کہ اقامت جمعہ میں شارع کے پیش نظر مدنیت و اجتماعیت ہے۔ اور وہ اس ذریعہ سے وحشت اور انتشار کو دور کرکے اہل ایمان کو اجتماع اور ائتلاف کی طرف لانا چاہتا ہے۔ لہذا جمعہ کو قائم کرنے میں اس امر کو خاص طور پر ملحوظ رکھنا چاہئے کہ جماعتیں منتشر نہ ہوں بلکہ زیادہ سے زیادہ اجتماع ہو۔

اب آگے بڑھئے۔ کتاب اللہ میں جمعہ کی فرضیت اور اس کی تاکید تو اس قوت کے ساتھ بیان کی گئی ہے کہ اس کی طرف دوڑنے اور اس کیلئے سب کاروبار چھوڑ دینے کا حکم ہے:۔

فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ

مگر ان سوالات پر کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی کہ یہ نماز کب پڑھی جائے۔ کہاں پڑھی جائے اور کہاں نہ پڑھی جائے۔ کون پڑھے اور کون نہ پڑھے۔ کن حالات میں پڑھی جائے اور کن میں نہ پڑھی جائے۔ ان سب سوالات کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر چھوڑ دیا گیا۔ اور اہل ایمان سے صرف اس قدر کہنے پر اکتفا کیا گیا کہ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔ جب پکارا جائے جمعہ کی نماز کیلئے۔

مذکورہ بالا سوالات کے متعلق تفصیلی ہدایات ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کے متواتر عمل سے ملتی ہیں۔ اور مزید روشنی ان بزرگوں کے اقوال و اعمال سے حاصل ہوتی ہے جنہوں نے براہ راست حضور سے تعلیم پائی تھی۔ ان ذرائع سے ہم کو قطعی طور پر جو باتیں معلوم ہوتی ہیں وہ یہ ہیں:۔

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے جمعہ کی نماز ہمیشہ ظہر کے وقت پڑھی ہے۔ لہذا جمعہ کا وقت ظہر کا وقت ہے۔

(۲) آپ نے اور آپ کے صحابہ نے کبھی خطبہ کے بغیر

جمعہ نہیں پڑھا۔ لہذا جمعہ کی نماز کے ساتھ خطبہ ضروری ہے۔

(۲) جمعہ کی فرضیت سے غلام عورتیں بچے، مسافر اور مریض مستثنیٰ ہیں۔ فرض جن پر عائد ہوتا ہے وہ صرف ایسے عاقل و بالغ مرد ہیں جو آزاد ہوں اور صحیح و تندرست ہوں۔

(۳) عہد نبوی اور عہد صحابہ میں جمعہ کبھی ویرانوں اور جنگلوں اور عارضی فرودگاہوں (خیام) وغیرہ میں نہیں پڑھا گیا۔ لہذا اقامت جمعہ کے لئے ایسی جگہ ہونی چاہئے۔ جہاں مستقل آبادی ہو۔

(۵) جمعہ کبھی پرائیویٹ مکانوں میں نہیں پڑھا گیا بلکہ ہمیشہ ایسی جگہ پڑھا گیا ہے جہاں ہر مسلمان کو حاضر ہونے کی آزادی ہو۔ لہذا جمعہ کے لئے اذن عام ضروری ہے۔

یہ وہ امور ہیں جن پر تمام امت کا اتفاق ہے کیونکہ یہ قطعی طور پر ثابت ہیں۔ جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا۔ ان کے علاوہ جتنے جزئی امور ہیں ان میں سے کوئی بھی قطعی طور پر ثابت نہیں ہے۔ اس لئے ان میں فقہاء کے درمیان بکثرت اختلافات ہوئے ہیں مثلاً یہ کہ نصاب جماعت کیا ہو؟ جمعہ کون قائم کرے؟ خطبے دو ہونے چاہئیں یا ایک کافی ہے؟ وعلیٰ ہذا۔ اسی قبیل سے ایک سوال یہ بھی ہے کہ جمعہ کے لئے کس قسم کی بستی ہونی چاہئے اور اس بستی سے کتنے فاصلے تک کے لوگوں کو نماز کے لئے آنا چاہئے۔

امام شافعی کی رائے یہ ہے کہ ایسے قریوں میں جمعہ ناجائز ہے۔ جن کے باشندے گرمی یا جاڑے میں کہیں اور منتقل ہو جاتے ہوں۔ ان کے سوا ایسے تمام قریوں میں جمعہ کی نماز ہو سکتی ہے۔ جن میں چالیس یا اس سے زیادہ عاقل و بالغ آزاد مرد موجود ہوں۔ اس کی تائید میں وہ اس روایت سے استدلال کرتے ہیں جو ابن عباس سے مروی ہے کہ مدینہ کے بعد پہلا جمعہ جو پڑھا گیا وہ بحرین کے ایک قریہ جواثی میں تھا۔ نیز وہ روایت بھی ان کیلئے دلیل ہے کہ حضرت عمر نے اہل بحرین کے استفسار کا جواب دیتے ہوئے لکھا کہ جمعہ ادا کرو جہاں کہیں بھی ہو۔ مگر ان میں سے پہلی روایت میں محض قریہ کا لفظ ہے۔ جس کا کوئی مفہوم متعین نہیں۔ کم از کم اس سے چالیس مردوں کی قید تو کسی طرح نہیں نکلتی اور ہم کچھ نہیں جانتے کہ امام صاحب کے نزدیک اس قید کا ماخذ کیا ہے۔ رہی دوسری روایت تو وہ جس قدر امام صاحب کی تائید میں ہے اسی قدر ان کے خلاف بھی ہے۔ اس سے تو جنگل اور ویرانے میں بھی اقامت جمعہ کا جواز نکالا جا سکتا ہے۔ حالانکہ امام صاحب اس کے ناجائز ہونے کو تسلیم کرتے ہیں۔

امام احمد کا مسلک، امام شافعی سے ملتا جلتا ہے اور ان کے دلائل بھی وہی ہیں۔

امام مالک کے نزدیک جمعہ کی نماز ہر ایسے قریہ میں ہو سکتی ہے۔ جس کی آبادی مستقل ہو خواہ اُس کی آبادی چالیس مردوں سے بھی کم ہو۔

امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ جمعہ صرف مصر یعنی شہر میں قائم کیا جا سکتا ہے۔ دیہات میں قائم کرنا جائز نہیں۔ ان کا استدلال ایک تو اس روایت سے ہے جو حضرت علی سے منقول ہے کہ لا جمعۃ ولا تشریق ولا فطر ولا اضحیٰ الا فی مصر جامع۔ نیز وہ اس بات سے بھی دلیل لاتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب ممالک فتح کئے تو دیہات میں کہیں بھی منبر نصب نہیں کئے۔ یہ گویا جمعہ کے لئے مصر کے شرط ہونے پر صحابہ کا اجماع ہے۔ لیکن مصر کی تعریف میں خود حنفیہ کے درمیان بہت اختلافات ہیں حتیٰ کہ خود امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے بھی دو مختلف قول ہیں مثال کے طور پر چند اقوال ملاحظہ ہوں:

(۱) مصر جامع وہ ہے جہاں امیر اور قاضی ہو جو احکام نافذ کرے اور حدود جاری کرے۔ (۲) جہاں کی سب سے بڑی مسجد میں اگر سب باشندے جمع ہوں تو سما نہ سکیں۔ (۳) جہاں بازار اور شوارع اور محلے ہوں اور کوئی حاکم ایسا ہو جو ظالم سے مظلوم کا انصاف لے، اور کوئی عالم ایسا ہو جس کی طرف مسائل میں رجوع کیا جا سکے۔ (۴) امام جس مقام کو مصر قرار دے اور اقامت جمعہ کا حکم کرے۔ (۵) جہاں ہر پیشے کا آدمی اپنے پیشے سے بسر اوقات کر سکتا ہو۔ (۶) جس کی آبادی دس ہزار ہو۔ (۸) جس کی آبادی تین ہزار سے کم نہ ہو۔

اس قسم کی بیسیوں تعریفیں اور بھی ہیں جو فقہاء نے بیان کی ہیں۔

اب یہ امر غور طلب ہے کہ اول تو "مصر" کے شرط ہونے پر امت کا اجماع نہیں بلکہ محدثین اور فقہاء کی ایک کثیر جماعت اس سے اختلاف رکھتی ہے دوسرے یہ شرط اگر ثابت بھی ہو تو واضح طور پر یہ معلوم نہیں کہ مصر کہتے کس کو ہیں۔ ایسی حالت میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس قسم کی مختلف فیہ اور مبہم شرط کے فقدان پر کیا نماز جمعہ جیسے موکد اور اہم فریضہ کو مسلمانوں پر سے ساقط کر دینا درست ہے؟ جو لوگ صرف فقہائے متقدمین کی عبارات پر اعتماد کرتے ہیں۔ اور جن کی نظر کتب فقہیہ کے الفاظ سے آگے نہیں جاتی ان کے لئے یہ فتوے دینا بہت آسان ہے کہ فلاں مقام چونکہ "مصر" نہیں ہے لہذا وہاں کے باشندوں پر سے جمعہ کا فرض ساقط ہے۔ لیکن ایک طرف تقوے اور دوسری طرف تفقہ اس کا مقتضی ہے کہ اسقاط فرض کی جرأت کرنے سے پہلے یہ دیکھا جائے کہ ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ کے اختلافات کا منشا کیا ہے۔ اور انہوں نے شارع کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے جو مختلف صورتیں اختیار کی ہیں۔ ان کی اصلی روح کیا ہے۔

(باقی آیندہ)

فتاویٰ

س ۱۶۸ } ہمارے ہاں عیدگاہ صرف ایک ہے۔ جس میں احناف نماز عید پڑھاتے ہیں۔ اور عیدین کی نماز گیارہ بجے پڑھتے ہیں۔ اہل حدیث خیال کے لوگ مسجد میں نماز عید ادا کرتے چلے آئے ہیں اب بعض احباب نے رائے دی کہ اہل حدیث بھی شہر سے باہر عیدگاہ بنوا کر نماز پڑھیں۔ امام مسجد نے مخالفت کی۔ چند لوگ جنگل میں نماز کے لئے چلے گئے عورتیں بھی گئیں۔ اس پر اختلاف ہو گیا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے اہل حدیث عیدگاہ الگ بنوائی جائے اور بعض کہتے ہیں الگ عیدگاہ بنوانا مسجد ضرار کا حکم رکھتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ

(۱) کیا اہل حدیث ایسی عیدگاہ الگ بنوا کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

(۲) بلا عذر شرعی عید کی نماز مسجد میں پڑھ سکتے ہیں۔ شرعی حکم کیا ہے۔

(۳) عورتیں عید کی نماز عیدگاہ میں ادا کر سکتی ہیں یا نہیں؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۶۸ } عید کی نماز کے لئے عیدگاہ بنوانا ممنوع امر نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز کھلے میدان میں پڑھا کرتے تھے۔ سنت طریق یہی ہے کہ شہر سے باہر عید میدان میں پڑھی جائے اس لئے اہل حدیث اگر صحیح وقت پر نماز احناف کے ساتھ ادا نہیں کر سکتے تو الگ پڑھ لیں۔ جیسا کہ حدیث میں ان مسلمانوں کو حکم ہوا ہے جن کے امراء نمازیں دیر سے پڑھیں گے ان کے حق میں فرمایا کہ اپنی نماز الگ پڑھ لیا کریں۔

(۲) بلا عذر شرعی نماز عید مسجد میں نہیں ہوتی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بلا عذر مسجد میں نہیں پڑھی۔

(۳) عورتوں کا عیدگاہ میں جانا سنت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کنواریاں اور حیض والی سب نکلیں۔

س ۱۶۹ } خالد کہتا ہے کہ عروس کی طرف سے قاضی وکیل مطلق بن کر نوشہ کے پاس آوے اور وکیل مطلق ہونے پر کم از کم دو گواہ مقرر ہوں اگرچہ مجمع عام میں عروس کے ولی نے اجازت دی ہو اور وکیل مذکور نوشہ سے مخاطب ہو کر یہ الفاظ کہے کہ میں عروس کی طرف سے وکیل مطلق بن کر آیا ہوں تم پہچانتے ہو۔ نوشہ اگر بالغ ہے تو خود جواب دے ورنہ وارث نوشہ کو سکھلا دے کہ میں نہیں پہچانتا تب وکیل مذکور گواہ پیش کرے۔ تب نوشہ جواب دے کہ ہاں میں پہچانتا ہوں۔ بعد ازیں خطبہ مسنونہ پڑھے اور ایجاب قبول کرائے اور چینی یا شکر نوشہ کو تھوڑا تھوڑا کر کے پھنکائے۔ ورنہ دوسری صورت یہ ہے عروس کا ولی خود مجمع برات میں آ کر اعلان کر دے کہ میں فلاں کو وکیل مطلق بناتا ہوں تاکہ نوشہ کے طرف داروں کو معلوم ہو جائے اور عمر کہتا ہے کہ یہ سب صورتیں طول ہیں اور فضول ہیں۔ بس اتنا ہی کافی ہے کہ قاضی عروس کے ولی سے ۲ یا ۳ یا ۱۰ آدمیوں کے مابین نکاح پڑھانے کے لئے اجازت لے کر مجمع برات میں جائے۔ اور لڑکی والے کی طرف کے کچھ لوگ جو اجازت لیتے وقت موجود رہتے ہیں وہ قاضی کے ہمراہ ضرور جاتے ہیں خطبہ مسنونہ پڑھ کر ایجاب قبول کراوے اور ایک شخص غیر معین عروس کی طرف سے اٹھ کر اعلان کرے کہ فلاں کی لڑکی کا نکاح فلاں کے لڑکے سے اس وقت ہوا ہے۔ بمصداق حدیث اعلنوا هذا النکاح اب دریافت یہ ہے کہ نبی کریم صلعم و صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ کے زمانے میں [illegible]

[illegible]

ج ۱۶۹ } مسنون طریق [illegible] باپ خود نکاح کرتے۔ جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمۃ الزہرا کا کیا یا اپنی طرف سے اجازت دے اور کوئی اور نکاح پڑھا دے۔ اگر باپ خود مجلس میں نہ آوے تو کسی کو وکیل مقرر کر دے لیکن وکالت کے ثبوت میں دو گواہ ہونے چاہئیں۔ اللہ اعلم!

س ۱۷۰ } میں آسنسول ضلع بردوان کی رہنے والی ہوں میری شادی نابالغی میں ہو گئی۔ جس کو آج عرصہ تیرہ سال کا ہو گیا ہے۔ اتنے عرصہ میں صرف دو مرتبہ سسرال گئی ہوں۔ پہلی مرتبہ بوجہ کم سنی خاوند کے ملاقات نہ ہو سکی۔ دوسری مرتبہ مجھے معلوم ہوا کہ میں جہنم کی ایندھن بنا دی گئی ہوں۔ بات بات میں زدو کوب، گالی گلوچ۔ نہ ہمارے خورد و نوش کا انتظام نہ ہماری تکالیف میں کوئی پرسان حال۔ یہ روز و شب لہو و لعب تاش، نوشی، قمار بازی میں مصروف رہتے ہیں۔ جب یہ حالت ہمارے والد صاحب کو معلوم ہوئی تو وہ مجھے گھر لے آئے اور میں عرصہ تین سال کو والد کے پاس ہوں۔ اتنی مدت میں میرے سسرال سے کوئی لینے نہیں آیا۔ میرے والد غریب آدمی ہیں کہاں اور کب تک وہ میرے اخراجات برداشت کر سکتے ہیں۔ بہر کیف ان لوگوں کی یہ سرد مہری دیکھ کر ہمارے والد نے ہمارے خاوند کے پاس چند معززین کو بھیجا۔ ان لوگوں نے ہر طرح سمجھایا مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوئے۔ لہٰذا میری گذارش ہے کہ میرے اور ان کے مابین ہمیشہ کے لئے فیصلہ کر دیا جائے میں اب انکے ہاں جانا نہیں چاہتی میری بیکسی پر رحم فرما کر طلاق یا جو صورت ہو سکے میری رہائی کی کی جائے۔ درخواست کنندہ بنت اکبر علی مرحوم محلہ

پورہ آسنسول)

ج ۱۷۰ } اپنے علاقہ کے سب [illegible] کے پاس درخواست کریں اور معقول وجوہات پیش کر کے نکاح فسخ کرا دیں۔ اس کے بعد نکاح ثانی کر لیں خاوند کو مجبور کرنا ہمارے بس کی بات نہیں [illegible]

متفرقات

وی پی واپس آتے ہیں اہلحدیث ۲۸ مئی جن خریداروں کو وی پی کیا گیا تھا۔ ان میں کچھ وی پی واپس موصول ہو رہے ہیں۔ ہم ایسے حضرات سے دریافت کرتے ہیں کہ آخر دفتر پر یہ ناحق تاوان کس جرم کی پاداش میں ڈالا جا رہا ہے۔ دفتر کی طرف سے ان کے ساتھ کسی قسم کی بے مروتی نہیں برتی گئی۔ ہر قسم کے ارشاد کی تعمیل کی جاتی ہے۔ پھر ایسے ناحق نقصانات خواہ مخواہ پہنچا کر کیوں دل آزاری کی جاتی ہے۔ اگر خریداری سے مطلقاً انکار ہی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ بصد شوق خریداری سے دست بردار ہو جائیے مگر کم از کم اس دیرینہ تعلق کو منقطع کرتے وقت بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع تو دیدینی چاہئے۔ تاکہ اطمینان ہو جایا کرے۔

حساب دوستاں سابقہ پرچہ میں شائع کیا گیا ہے۔ ایک بار اسے ضرور ملاحظ فرمالیں۔ اگر خدا نخواستہ وہ پرچہ نہ ملا ہو تو مکرر طلب کرلیں۔

یاد رفتگان میرا لڑکا محمد داؤد تین یوم بیمار رہ کر فوت ہو گیا۔ انا للہ! (عبدالواحد از کوٹلی لوہاراں مغربی) (۲) میری چھوٹی دختر ۳۵ سال کی عمر میں انتقال کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (حاجی محمد صدیق پھاٹک حبش خان دہلی)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفر لہم وارحمہم۔

مضامین آمدہ مولوی نور محمد سیالکوی۔ محمد عالم۔ مولوی ابو سعید عبدالرحمن فرید کوٹی۔ مفتی شیخ عبدالرحیم

غیر مقبول محسن اعظم سرور عالم صلعم اہل حدیث سے ایک ضروری سوال۔ از حکیم محمد صادق۔

غربا کا خیال رکھیں سائلین غریب فنڈ کی تعداد یوماً فیوماً بڑھ رہی ہے۔ مگر آمد بالکل بند ہے۔ اگر یہی حالت رہی تو آئندہ نئے سائلین کے داخلے وصول نہیں کئے جائیں گے۔ بلکہ خدا نخواستہ سابقہ سائلین کے داخلے بھی واپس نہ کرنے پڑیں ایسا کرنے سے غرباء کی ازحد دل شکنی ہوگی۔

اصحاب خیر و دیگر شائقین تبلیغ جلد از جلد غریب فنڈ کی طرف متوجہ ہوں۔

گذارش احوال واقعی

بہی خواہوں کی خدمت میں بارہا اطلاع دی جا چکی ہے کہ "اہلحدیث" عرصہ سے مصائب و آلام میں گھرا ہوا ہے۔ اندرونی و بیرونی حوادثات اس کی راہ میں سد راہ ہو رہے ہیں۔ تاہم درد دل رکھنے والوں کی دعاؤں سے بفضلہ آج تک تمام ظلم و ستم، جور و جفا سہتا ہوا قال اللہ اور قال الرسول کی صدا کو ہر کوہ و در تک پہنچا رہا ہے۔ مگر مثل مشہور ہے

بغیر تیل کے چراغ بھی نہیں جلتا

اسلئے جب تک اخبار اپنے اخراجات ہی کا متحمل نہ ہو سکے تب تک اسکی اشاعت کس طرح جاری رہ سکتی ہے

نہ قیمت بڑھیگی نہ ضخامت گھٹیگی! کاغذ کی گرانی سے تمام اخبار و رسائل نالاں ہیں۔ بہت سے اخبار کاغذ ہلکا لگاتے ہیں۔ کئی ایک نے ضخامت کم کر دی۔ مگر بفضلہ تعالیٰ اہلحدیث اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتا ہوا موجودہ کاغذ اور ضخامت اور اسی قیمت پر شائع ہوتا رہیگا۔ انشاء اللہ!

بہی خواہان کا فرض اس وقت یہ ہے کہ اسکی اشاعت کو حتی الامکان وسعت دیں۔ تاکہ توحید و سنت کی تبلیغ میں بدستور جاری رہے۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

عالم کباب مرزا مصنفہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار کوچہ کرم سنگھ امرتسر جس میں مرزا صاحب کی ایک مشہور پیشگوئی "عالم کباب" پر مفصل بحث کر کے مرزا صاحب کو ان کے بلند دعاوی میں غیر صادق ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت فی نسخہ ۳ر تبلیغی انجمنوں کو بغرض تبلیغ ایک روپیہ کے ۱۶ عدد۔ دفتر اہلحدیث امرتسر یا مؤلف مذکور سے طلب کریں۔

رسالہ میلاد شریف مفت انجمن ہذا کی طرف سے مفت شائع کیا گیا ہے۔ مگر شائقین طلب کرتے وقت محصول ڈاک نہیں بھیجتے۔ اس لئے جملہ احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آئندہ فرمائش بھیجتے وقت ار بغرض محصول ڈاک بھیجنا چاہئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

سیکرٹری انجمن اہل حدیث برانڈرتھ روڈ لاہور

مولانا ابو القاسم بنارسی دار العلوم آرہ میں آج ۲۰ مئی ۱۹۳۸ء کو پٹنہ سے واپسی کے وقت اپنی شہرت کے قدیم مرکز آرہ پہنچا۔ اور جامعہ محمدیہ دار العلوم انوار احمدیہ کی عمارت جدیدہ میں ٹھہرا۔ مدرسہ احمدیہ مرحوم اور اس کے سالانہ جلسہ کا سماں نگاہوں میں پھر گیا۔ اور بے ساختہ زباں سے نکلا ہے

فصرنا احادیث وکنا بغبطة

كذلك غشتنا السنون الغوابر

لیکن یہ رنج بہت جلد دور ہو گیا جبکہ اس کا نعم البدل مدرسہ انوار احمدیہ کو پایا۔ مدرسہ اور مسجد کی عمارت گو ناتمام ہے۔ تاہم دل کو تسلی دینے والی اور آئندہ کیلئے اچھی امید دلانے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب کی سعی مشکور فرمائے اور انکے نیک ارادوں میں برکت دے اور مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ اپنی مساعی سے بقیہ عمارت کی تکمیل فرما دیں کہ پھر آرہ کا نام زندہ ہو اور ہماری دلی تمنائیں بر آئیں۔ وما ذلك على الله بعزيز۔

وانا العبد الاثم الآسی محمد ابو القاسم البنارسی

ملکی مطلع

دنیا میں دو بڑے خطرے

ایک سپین (یورپ) میں دوسرا سرحد ہند پر

ویل للعرب من شر قد اقترب

یہ نبوی جملہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ آنحضرت صلعم کو کشفی حالت میں عرب کے آئندہ پیش آنے والے حالات دکھائے گئے تو حضور نے فرمایا کہ افسوس ہے عرب کے لئے اس شر کی بنا پر جو قریب آ گئی ہے۔ یہ جملہ مبارکہ ہم نے اس فتنہ عام کے حق میں لکھا ہے جو عنقریب دنیا میں نمودار ہونے والا ہے۔

اس ہفتہ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فتنہ عظیم (جنگ عظیم) جس کی مدت سے پیشگوئی کی جا رہی ہے بہت قریب آ گیا ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ بین الاقوامی پیچیدگیاں بڑھ جانے سے صورت حالات خطرناک ہو رہی ہے۔ جرمنی جہاز پر ۲ سپینی جہازوں کی بمباری نے جرمنی میں عام ناراضگی پیدا کر دی ہے۔ جرمنی کو یقین ہو گیا ہے کہ اس میں روس کا ہاتھ ہے۔ بدلہ لینے کے لئے جرمنی کے پانچ جنگی جہازوں نے سپین کے بندرگاہ المیریا پر بمباری کی جس سے بہت سے اشخاص ہلاک و زخمی ہوئے۔ ان دونوں ملکوں سے ہمدردی رکھنے والے دوسرے ممالک بھی اپنی جگہ پر پیچ و تاب کھا رہے ہیں۔ چنانچہ اس وقت یورپ کی ہر ایک سلطنت کیل کانٹے سے لیس ہو رہی ہے خطرہ ہے کہ عنقریب یورپین ممالک دو حصوں میں منقسم ہو کر ایک بڑی ہولناک جنگ کے شعلوں میں کود پڑیں گے۔ اس کا اثر یورپ تک ہی محدود نہیں رہے گا بلکہ حسب فرمان خداوندی

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً ۖ

ساری دنیا میں پھیل جائیگا۔ اس کے بعد کیا ہوگا؟ یورپ کے مدبرین اس سے جو چاہیں نتیجہ اخذ کریں مگر ہمارا قول تو ارشاد خداوندی کے مطابق یہی ہے

وَأَنَّا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَن فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا

سرحدی شورش

آج تک تو ہم اس کا نام شورش ہی رکھتے آئے ہیں جو وقتاً فوقتاً ہندوستان کی سرحد پر نمودار ہوتی رہی ہے۔ جس کا نتیجہ ہمیشہ سینکڑوں انسانوں کے خون اور کروڑ دو کروڑ روپے کے نقصان کی صورت میں نکلا۔ موجودہ شورش کے متعلق ہمارا خیال تھا کہ یہ جلدی ختم ہو جائیگی کیونکہ معمولی ہو کے نئے پٹھانوں نے لئے جاری کر رکھا ہے۔ مگر کلکتہ کے اخبار آنند بازار پترکا نے ایک عجیب راز کا انکشاف کیا ہے۔ جو معاصر مدینہ کے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"کلکتہ۔ بذریعہ ڈاک۔ بنگالی اخبار "آنند بازار پترکا" کا نامہ نگار مقیم سرحد وہاں کی بغاوت کے متعلق ایک نہایت ہی سنسنی خیز اطلاع دیتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ہندوستان کی سرحد کے پار برطانوی اقتدار کے خلاف ایپی کے فقیر نے جو طوفان بپا کر رکھا ہے۔ اس کی پشت پر کسی یورپین سلطنت کا ہاتھ ہے۔ یہ بات روز بروز نمایاں ہوتی جا رہی ہے۔ اور اسی شورش کی خطرناک اہمیت کو برطانوی حلقے ابھی تک محسوس کر رہے ہیں۔ اور اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ وزیرستان میں اس وقت ۔۔ ہزار انگریزی اور ہندوستانی فوج پہنچ چکی ہے اور قبائل کی سرکوبی میں مصروف ہے۔ اور مہمات میں مشغول ہے فوج کے علاوہ پولیس کی بھاری تعداد بھی مہمات کے متعلقہ اضلاع سے منگوائی گئی ہے۔

حال ہی میں کابل سے لنڈی کوتل کے راستہ ہوتے ہوئے چند شروانی تاجر پشاور میں پہنچے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ سرحد پار کے قبائل میں برطانوی اقتدار کے خلاف جذبات روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ اور ان کے پاس جو سامان جنگ ہے اس میں یورپی ساخت کی بندوقوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ قبائل کے پاس توپ گولہ بم وغیرہ سامان جنگ کی کمی نہیں ہے۔ جدید طرز کے بم کے گولے ان کی طاقت کو دوگنا کر دیتے ہیں۔

ان شروانی تاجروں کا یہ کہنا ہے کہ راستہ میں فقیر ایپی کے لشکر کے ایک فوجی سپاہی سے ان کی ملاقات ہوئی جس نے بتلایا کہ کچھ دن گذرے فقیر ایپی دربار لگائے بیٹھا تھا کہ دس باہمی قامت سفید فام فرنگی فوجی اس کے خیمہ میں پہنچے۔ علاوہ ازیں اس کے پاس یورپی ساخت کے بہت سے بم کے گولے اور ہاتھ نمبیں وغیرہ سامان جنگ تھا۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے فرنگی سپاہی افغانستان کی شمال مغربی سرحد پر فقیر ایپی کے لشکر کے سپاہیوں کو نئے ڈھنگ کی مغربی فوجی قواعد اور جنگ کرنے کے طریقے سکھا رہے ہیں۔ انہوں نے قبائل کو گوریلا لڑائی کے کام میں ماہر بنا دیا ہے۔

[illegible]

جب ان کی تعمیر مکمل ہو جائے گی تو یورپ سے نئے ڈھنگ کے بمبار ہوائی جہاز لانے چاہئیے قبائلی لشکر ہوائی بیڑہ کے نظم و نسق کا جملہ بار فرنگی ہوابازوں کے کندھوں پر ہوگا۔

ان فرنگیوں کی آمد سے پہلے قبائلی لشکر کے پاس زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے کا کوئی انتظام نہ تھا جس کی وجہ سے بہت سے مجروح بغیر مرہم پٹی ہی کے مرجاتے تھے۔ اب ان لوگوں نے مجروحین کی طبی امداد کا انتظام بھی کر دیا ہے۔ اور ایک باقاعدہ ہسپتال کھل گیا ہے۔ جس میں فرنگی ڈاکٹر کام کرتے ہیں۔ اس ہسپتال کے لئے بہت سی ادویہ یورپ سے منگوائی جا چکی ہیں۔ اور بہت سی منگوائی جا رہی ہیں۔

لیکن یہاں یہ بات فراموش نہ کرنی چاہئے کہ یہ اور اسی قسم کی اور تمام خبریں صرف افواہ کا درجہ رکھتی ہیں۔ ہندوستان میں افواہ جس قدر جلد گھڑی جاتی ہے اور پھر جس سرعت و تیزی کے ساتھ اس کے پر لگتے ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔ بنابریں اس خبر کو بھی من کل الوجوہ قابل اعتماد قرار نہیں دیا جا سکتا۔"

(مدینہ بجنور ۵ جون ۱۹۴۰ء)

ہمارا مشورہ ہم اعتراف کرتے ہیں کہ ہم نہ کوئی جنگی مبصر ہیں نہ سیاسی مدبر۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ شیخ سعدی اور دیگر مدبرین کے کلام کو ہمیشہ سامنے رکھتے ہیں۔ اس کے ماتحت ہم مشورہ دیتے ہیں کہ اگر یہ خبر صحیح ہے تو ہندوستان میں بھی اس کا اثر پہنچنے والا ہے۔ اُدھر حکومت برطانیہ کو چونکہ یورپ میں بڑا اہم کام درپیش ہے۔ اس لئے کمال دوراندیشی اسی میں ہے کہ فقیر اور مولوی اسماعیل خان وغیرہ سے تنگ جتنا علاقہ ہے (جس میں کچھ دیہات ہیں اور باقی حصہ ویران زمین پڑی ہے) سب چھوڑ کر سرحد پر واقع شہروں میں اپنی تمام طاقت جمع کر لے۔ کیونکہ سرحدی پٹھان میدان کے لڑاکے نہیں۔ صرف غاروں میں چھپ کر حملہ آور ہو سکتے ہیں۔ اگر وہ میدان میں اتر کر لڑیں گے تو نقصان اٹھائیں گے۔ اس طریق سے برطانوی فوج بھی محفوظ رہیگی اور روپیہ بھی زیادہ خرچ نہ ہوگا۔ اور بڑی بات یہ ہوگی کہ کانگرس کا اعتراض بھی رفع ہو جائیگا۔ جو کہتی ہے کہ سرحدی شورش گورنمنٹ کی جارحانہ پالیسی (پیشقدمی) کا نتیجہ ہے۔ آیندہ اختیار بدست مختار۔

کاغذ کی گرانی

آج کل کاغذ بڑا گراں ہو رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ لکڑی کا گودا جس سے کاغذ بنتا ہے جنگی سامان کی طیاری میں اس کی مانگ بہت بڑھ گئی ہے اس کے علاوہ کاغذ کے محصول درآمد میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ بنابریں کئی اخباروں کے سائز کم کر دئیے گئے ہیں۔ بعض کی قیمت میں اضافہ کیا گیا ہے، اکثر اخبارات گھٹیا کاغذ پر شائع کئے جاتے ہیں۔ مگر ایک "اہلحدیث" ہے جو (بحولہ و قوتہ) اسی نفیس (ڈ مئی) کاغذ پر شائع ہوتا ہے۔ نہ اس کی ضخامت میں کمی کی گئی ہے نہ اس کی قیمت میں اضافہ۔ صرف اسکے ناظرین سے اتنی استدعا کی جاتی ہے کہ اگر وہ اپنے تبلیغی آرگن سے محبت رکھتے ہیں تو اسکی اشاعت میں کوشش کریں (جکی صورت یہ ہے کہ ہر خریدار کم سے کم ایک جدید خریدار بہم پہنچائے) تاکہ اس نازک وقت میں توحید و سنت کی یہ آواز مغلوب نہ ہو سکے۔ مدینہ بجنور میں کاغذ کی گرانی کے متعلق ایک نوٹ شائع ہوا ہے۔ جو ناظرین کی آگاہی کے لئے درج ذیل ہے:۔

"ہفتہ گذشتہ میں ہندوستان کے ۲۳ اخباروں نے ایک یادداشت متفقہ طور پر حکومت ہند کے دفتر مالیات کو روانہ کی اور اخباری کاغذ کی ناقابل برداشت گرانی کا افسانہ سنا کر درخواست کی ہے کہ وہ کاغذ پر یا تو محصول درآمد کلیۃً اٹھالے یا خوشگوار کمی کردے ان اخباروں نے مطالبہ کی محض اسی کاغذ میں کیا ہے جو اخباروں کے کام آتا ہے اور جسکو انگریزی زبان میں نیوز پرنٹ کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ وہ کاغذ ہے جس کے اندر لکڑی کا گیارہ فی صد جس سے اخباری کاغذ طیار ہوتا ہے بقدر ۸۵ فیصدی ہے۔ ہندوستان میں اس مقدار کے اندر نہ طیار ہو سکتا ہے اور نہ مل سکتا ہے۔ اسلئے اسکی صنعت بھی ہندوستان کے اندر نہ زیادہ کامیاب ہو سکتی ہے اور نہ جملہ ضروریات اخباری کی کفیل۔ اسلئے ہندوستان بڑی حد تک غیر ملکی درآمد کا محتاج ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس گرانی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ دول عالم اپنی فوجی طیاریوں کے لئے لکڑی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور دنیا کی پیداوار جوانی زیادہ تر اسی فوجی طیاری میں صرف ہو رہی ہے۔ کاغذ بنانے کے لئے گودا کم ہو رہا ہے۔ اس لئے کاغذ بھی کم بنایا جا رہا ہے اخبار اسٹیٹسمین کے قول کے مطابق جنگی طیاریوں نے لکڑی کے گودے کی قیمت بقدر ۸۰ فیصدی کے زیادہ کر دی ہے۔ اس لئے تمام یورپ اور امریکہ میں اخباروں کی اشاعت پر اثر پڑ رہا ہے۔ بہت سے ممالک نے اخباری کاغذ پر محصول اڑا دیا ہے۔ بعض نے کم کر دیا ہے۔ بعض جگہ اخباروں کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ اور بعض سلطنتوں نے جدید اخبارات کی اشاعت بند کر دی ہے۔ ان دیں حالات ۲۳۔ اخباروں کی یادداشت میں حکومت سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے المضاعف محصول درآمد کو منسوخ کر دے۔ حکومت ہند کے محصول درآمد میں ایک اور امر بھی قابل توجہ ہے اور وہ یہ کہ محصول درآمد پر قیمت ۵ بڑھایا جاتا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ۹۰ فیصدی قیمت بڑھ جانے سے ۹۰ فیصدی محصول میں بھی اضافہ حسب تناسب ہوگا۔ اور اس طرح اخباری دنیا ایک ناقابل برداشت بوجھ میں دب کر فنا ہو جائیگی۔ اس دور دستوری میں جبکہ اخبارات کی خدمات کو کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ایک زبردست کمی مصیبت ہوگی۔"

(مدینہ بجنور ۲۵ مئی ۱۹۴۰ء)

محکمہ صنعت وحرفت پنجاب

داخلہ کا اعلان

گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر کا نیا سشن یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء سے شروع ہوگا۔

اعلیٰ (اے) کلاس اور آرٹیزن (بی) کلاس اور کمخواب (سی) کلاس کے داخلہ کی درخواستیں ذیل کے پتے پر ۱۵ جولائی ۱۹۳۷ء کو یا اس سے پیشتر پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستیں اس مقررہ فارم پر لکھی جانی چاہئیں جو درخواست دینے پر مل سکتا ہے۔ درخواست کے ساتھ، یونیورسٹی کا یا سکول لیونگ سرٹیفکیٹ چال چلن کی سندات اور عمر اور صحت کے سرٹیفکیٹ بھی بھیجے چاہئیں۔

چند وظیفے جن کی مقدار اوسطاً آٹھ روپے ماہوار ہے۔ قواعد وضوابط کی شرطوں کے ماتحت جو پراسپکٹس میں دی گئی ہیں بہترین مستحق امیدواروں کو دئیے جاتے ہیں۔ بافندوں کو ترجیح دی جائیگی۔

منتخب شدہ امیدواروں کو مندرجہ ذیل رقوم بطور امانت داخل کرنی پڑیں گی۔ یہ ضمانتیں کورس پورا ہو جانے پر واپس کی جائیں گی۔

۱۔ ضمانت	اعلیٰ کلاس (اے) کے لئے	دس روپے
۲۔ ضمانت	آرٹیزن وکمخواب کی کلاسز کے لئے	پانچ روپے
۳۔ ضمانت	برائے کتب لائبریری	پانچ روپے
۴۔ ضمانت	برائے ہوسٹل	دو روپے

۵۔ کھیلوں کے لئے سالانہ چندہ برائے (اے) کلاس دو روپے۔ برائے (بی وسی کلاسز) ایک روپیہ۔

۶۔ ماہوار ٹیوشن فیس ایک روپیہ برائے (اے) کلاس و ۴ر برائے بی وسی کلاسز۔

ہوسٹل میں بیرونی امیدواروں کے لئے چار آنے ماہوار ادا کرنے پر جگہ مہیا کر دی جاتی ہے۔

کھڈیوں اور ترقی یافتہ طریق ہائے پارچہ بافی پر نظری اور عملی ٹکنیکل تعلیم کے ساتھ ساتھ رنگریزی۔ فنشنگ اور بلیچنگ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ آخری سال کے طالب علموں کو کمرشل ٹریننگ کلاس میں بھی کام کرنا پڑتا ہے جو تجارتی پیمانے پر پارچہ بافی کی پوری پوری مشق کرانے کے لئے جاری کی گئی ہے۔

قواعد کی پوری تفصیلات پراسپکٹس میں درج ہیں جو ذیل کے پتے سے مل سکتے ہیں۔

دستخط

پرنسپل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر

اشتہار بذیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت شہزادہ وجیہ الدین صاحب نائب تحصیلدار اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم ہوشیارپور

مثل ۱۵۹ تحصیل

حکیم ہولیارام ولد روڑا رام ذات برہمن سکنہ ہوشیارپور مدعی بنام جگتو ولد لچھمن۔ رلا مخوانا ینی نند پسران نہالا ذات راجپوت۔ کرپا ولد مل چند شنکر منسراج۔ بنتا عرف اننت رام۔ شادی پسران کانشی رام۔ بابو رام امرناتھ عرف بھانا۔ سلامت پسران راجو۔ محمد رام ولد شبدیال ذات برہمن۔ مسمات ستی بیوہ دہرت رام ٹھاکرداس۔ دگا۔ پسران بہادر چند ذات برہمن۔ دیوان چند ولد میا۔ منشی ولد صوبا۔ بھگتا۔ پرتی ولد دو ہاوا بلو پسران سرجن۔ چھجکن ولد سوہنو۔ دہرت رام ولد لچھمن ذات راجپوت۔ گنشا رام ولد چجو رام ذات برہمن۔ چند عرف چندا سنگھ ولد نہالا ذات ترکھان متھرا ولد حکمی ذات براہمن سکنائے جو جہار چھپیاں تھانہ ہریانہ پرگنہ ہوشیارپور۔ مسئول علیہم

درخواست تقسیم اراضی سالم ۳ کنال اراضی کھیوٹ نمبر و کھتونی ۳۵ [illegible] رقبہ موجہار چھپیاں پرگنہ ہوشیارپور

مثل مندرجہ عنوان میں مدعی ہولیارام نے بیان کیا ہے کہ جو شخص گاؤں میں موجود ہیں اور سکنہ موجود ہیں اُن میں سے چند ایک کی اصالتاً تعمیل ہو چکی ہے باقی انکاری ہیں اور بعض ملک غیر کو چلے گئے ہیں اور لاپتہ ہیں۔ اس لئے اُن کی بذریعہ [illegible] تعمیل ہو سکتی ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا [illegible] متعلقہ تقسیم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بروز [illegible] مورخہ ۲۱ [illegible] کو عدالت ہذا میں حاضر ہوں [illegible] عدم حاضری کا نتیجہ یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۲۶ [illegible] ثبت مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۴ — نمبر ۳۲

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی — اخبار — امرتسر — اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے " " ہـــہ
عام خریداران سے " " صہ
" " ششماہی ۲ـ۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۸ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۸ جون ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نعت پیغمبر
(از وجدانی)

مسلم ہے زمانے میں صداقت اے امیں تیری
ترے فیض و کرم کی حد نہیں اے ساقی وحدت
خدا شاہد ہے ہر فتنہ کو پل میں مقام لیتی تھیں
چڑھا رکھے ہیں تیرے دیں پہ اب تو برگ بار اپنے
شتربانوں کو دنیا بھر کا آقا کر دیا تو نے
زمانہ آج ٹھکراتا ہے ہر اک جنس کاسد کو
الٰہی امت مرحومہ کا اب حشر کیا ہوگا؟
مری عرض تمنا کیا چلے دل کے پھپھولے ہیں
عنایت کس کو تھے وہ انتم الاعلون کے وعدے
بایں عالم تو نے ہے عنایہ تسلیم ساقی

کہ ہر اک بات ہے گویا حقیقت آفریں تیری
سدا جرعہ کشی کرتے ہیں سارے اہل دیں تیری
دعائیں پُر اثر تیری نگاہیں دور بیں تیری
نہ پہچانے ہمیں شائد نگاہ اولیں تیری
یہ کیوں ہم پر عنایات کی نظر وہ اب نہیں تیری
یہ ساری امت عاصی ہے امت بالیقیں تیری
یہ اس پر تنگ کیوں ہو آسماں تیرا زمیں تیری
کدھر ہیں رحمتیں اب رحمۃ للعالمیں تیری
کرے کیا قوم ادھر مغلوب امت ہر کہیں تیری
بایں عالم تو باقی کر تو تسلیم ما ساقی

انتخاب الاخبار

— امرتسر مسلم طالبہ کے اغوا کے سلسلہ میں جن سات ملزمین پر مقدمہ دائر تھا ان کا فیصلہ ۱۴ جون کو سنایا گیا۔ دو کو دو دو سال اور پانچ کو پانچ پانچ سال قید کی سزا ہوئی۔

— امرتسر میں اس ہفتہ ایک دو بار رات کو آندھیاں آئیں۔ معمولی سی بارش بھی ہوئی۔ فضا میں خنکی پیدا ہو گئی ہے۔

— لاہور مولوی ظفر علی خان آف زمیندار مرکزی اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں کامیاب ہو گئے میاں عبدالعزیز چونکہ پہلے ہی دست بردار ہو چکے تھے۔ تاہم ان کو بھی ۱۰ ووٹ ملے۔ مگر آپ کی ضمانت ضبط ہو گئی۔

— لاہور میں ہاؤس ٹیکس کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ۱۳ جون کو ۱۲ بجے دوپہر تک ہڑتال رہی۔ شہر کی بعض ایسوسی ایشنوں نے رزولیوشن پاس کئے ہیں کہ ہاؤس ٹیکس نہ لگایا جائے۔ اسکی بجائے لاہور سے باہر جانے والے مسافروں سے ایک آنہ بطور ٹیکس لیا جائے۔ یا ٹرمینل ٹیکس اڑا دیا جاوے

— لاہور محکمہ ریلوے نے بلا ٹکٹ مسافروں کی گرفتاری کے لئے ایسے ملازم رکھے ہیں جو سادہ لباسوں میں ہر ٹرین پر سفر کیا کریں گے۔ وہاں سے خفیہ طور پر بلا ٹکٹ مسافروں کو معلوم کر لیا کرینگے۔

— امید کی جاتی ہے کہ کاغذ پر محصول کے متعلق حکومت کے فیصلے کا جلد اعلان ہو جائیگا۔

— سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ صوبہ سرحد کی وزارت نے مالیہ اور آبیانہ میں ۷۰ ہزار روپیہ کی معافی دی ہے۔

— سر ہنری کریک ہوم ممبر حکومت ہند چار ماہ کی رخصت پر انگلستان تشریف لے جا رہے ہیں۔

— معلوم ہوا ہے چوہدری ظفر اللہ خان تعلیمی

کو وائسرائے ہند کی ایگزکٹو کونسل کی بجائے فیڈرل جج مقرر کیا جائے گا۔

— ماسکو ۱۱ جون۔ آٹھ فوجی لیڈروں کے خلاف غداری کے الزام میں سپریم کورٹ میں مقدمات دائر تھے۔ جن کے متعلق عدالت نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کو گولی سے اڑا دیا جائے۔

— لندن۔ جشن تاجپوشی کی تقریب پر ملک معظم نے ڈیوک آف ونڈسر (سابق شاہ ایڈورڈ ہشتم) کو ہز رائل ہائی نس کا خطاب دیا تھا۔ لیکن ڈیوک نے اسے منظور نہیں کیا۔ کیونکہ اس خطاب میں ڈچس آف ونڈسر شریک نہیں ہو سکتیں۔

قابل توجہ خریداران اہلحدیث

جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ جون میں ختم ہے۔ ان کی طرف سے ۲ جولائی ۱۹۳۷ء تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع دفتر ہذا میں وصول نہ ہوئی۔ تو ان کے نام ۲ جولائی کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

(مینجر اہلحدیث)

— شملہ ۱۳ جون۔ وزیر ہند کے تازہ اعلان کے بعد مفاہمت کی تمام امیدیں ختم ہو گئی ہیں۔ کانگرسی حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اب گورنمنٹ اور کانگرس میں چھڑ جائیگی جن صوبوں میں کانگرس کو اکثریت حاصل ہے وہاں وزارتوں کو ختم کر دینے کی کوشش کی جائیگی۔ پنڈت جواہرلال نہرو دورہ برہما سے واپس آ گئے ہیں۔ آپ گاندھی جی سے عنقریب ملاقات کرینگے۔ اسکے بعد کانگرسی لیڈروں کی ایک کانفرنس بمبئی میں بلائی جائیگی۔ تاکہ اس صورت حالات پر غور کیا جائے کہ جو وزیر ہند کے اعلان کے بعد پیدا ہو گئی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی ملک میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لئے ایک بار پھر سول نافرمانی شروع کریں گے۔

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس

کا بیسواں سالانہ اجلاس بمقام شکراوہ ۲۲-۲۳-۲۴ مئی ۱۹۳۷ء کو بصدارت حضرت مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی نہایت شان و شوکت کے ساتھ ختم ہوا۔ حضرت مولانا شرف الدین صاحب محدث دہلوی، حضرت مولانا عبید الرحمن صاحب عمرپوری حضرت مولانا محمد صاحب جوناگڈھی، حضرت مولانا قمر بنارسی۔ حضرت مولانا عبدالجبار محدث کھنڈیلوی حضرت مولانا محمد حسین میرٹھی۔ جناب شیخ حاجی فیاض الدین صاحب دہلوی، جناب شیخ حاجی بشیرالدین صاحب دہلوی کے علاوہ اور بھی بہت سے علماء و زعمائے اہلحدیث رونق افروز ہوئے۔ تقریبًا پانچ صد نمائندگان اہلحدیث اطراف ملک سے شامل اجلاس ہوئے۔ حاضرین جلسہ کی تعداد ۴۔۵ ہزار کے درمیان ہوتی تھی۔ موسم اگرچہ بالکل غیر مناسب تھا مگر پھر بھی خلاف توقع حاضری کافی رہی شیر پنجاب حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب دام لطفہ باوجود عزم مصمم کے تکلیف چشم کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ آخر حضرت مولانا قمر بنارسی نے آپ کی آمدہ چٹھی سنا کر حاضرین جلسہ کو آپ کی عدم تشریف آوری سے آگاہ کیا۔ اسی طرح سے رئیس القوم جناب شیخ حافظ حمید اللہ صاحب بھی آشوب چشم کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ جس کا حاضرین کو بے حد قلق رہا۔

الحمد للہ کہ کتاب و سنت کے پیغام کو ہزاروں مسلمانوں نے نہایت توجہ و دلجمی کے ساتھ سنا اور دلوں میں نئی زندگی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اختتام جلسہ پر منجانب صدارت حضرت مولانا قمر بنارسی نے آرہ کی دعوت کی قبولیت کا اعلان فرمایا اور آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کا بیسواں سالانہ عظیم الشان اجلاس تکبیر کے پرجوش نعروں کے ساتھ ختم ہو کر اس علاقے کی تاریخ اسلام میں ایک غیر فانی یادگار رہ گیا۔ اللہ تعالے کانفرنس کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے اور اراکین کانفرنس کی دونوں جہان میں نصرت فرمائے آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۸۔ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ

درد دل کا اظہار

قابل توجہ اعیان اہل حدیث

(۴)

گذشتہ نمبر میں میں نے بطور تمثیل اپنی تصنیفات کا ذکر کر کے جماعت اہل حدیث کو اجتماعی کام کرنے کی ترغیب دی تھی۔ اور اسکو نقشہ کشی کی اصطلاح میں بطور نمونہ پیش کیا تھا۔ آج بھی اسی اصطلاح کے مطابق بڑے نقشے کو چھوٹے نقشے کی صورت میں دکھاتا ہوں دفتر اہلحدیث میں ایک صیغہ اشاعت فنڈ جاری کیا گیا، جو ناظرین اہل حدیث سے مخفی نہیں۔ اس میں اہل ہمت نے شرکت فرمائی۔ جزاہم اللہ خیرا۔ اس سے مقصود بھی عام دینی خدمات تھیں۔ چنانچہ اس صیغہ سے ہر قسم کے اشتہارات و رسائل شائع ہوتے رہے جو ہزاروں کی تعداد میں پبلک تک پہنچائے گئے۔ آج کل بھی ایک اشتہار (عرس نامہ) بانٹا جا رہا ہے ناظرین اہلحدیث میں جو حضرات اس کی ضرورت سمجھیں محصول ڈاک (۶ر فی سینکڑہ) بھیجکر طلب کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک رسالہ پیر جماعت علی شاہ علی پوری کے متعلق ہے اور ایک رسالہ اثبات حدیث کے مضمون پر ہے یہ دونوں رسائل بھی مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔[1] اس صیغہ (اشاعت فنڈ) نے جو دینی خدمت کی ہے وہ بھی ایک چھوٹے سے سکیل پر ان مقصودات کا نمونہ ہے جو جماعت اہل حدیث کے پیش نظر ہیں۔ مجھے شرم دامن گیر ہوتی ہے جب میں اغیار کی زبان سے سنتا ہوں کہ تحریک اہل حدیث جو بڑے زور شور سے اٹھی تھی افسوس ہے کہ وہ اپنی جوانی ہی میں کمزور ہو کر رہ گئی۔

میرا یقین ہے کہ مذاہب اسلام میں مذہب اہل حدیث جس قدر مضبوط چٹان پر قائم ہے اس قدر کوئی اور مذہب نہیں۔ اس مذہب کا خلاصہ صرف ایک ہی بیت میں آسکتا ہے۔ ؎

ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہے
قرآن و حدیث تجھ کو بس ہے

اسی مذہب کا خاکہ مولانا حالی مرحوم نے ایک بند میں مرثیہ اسلام کی شکل میں پیش کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

صلا اہل تحقیق کے دل میں بلا ہے
حدیثوں پہ چلنے میں دیں کا خلل ہے
فتاووں پہ بالکل مدار عمل ہے
ہر اک رائے قرآن کا نعم البدل ہے
کتاب اور سنت کا ہے نام باقی
خدا اور نبی سے نہیں کام باقی

اسی مرثیے کو مدنظر رکھ کر بزرگان اہل حدیث اٹھے تھے اور اس کا مضمون انہوں نے اپنے الفاظ میں یوں ادا کیا تھا ؎

ہوتے ہوئے مصطفے کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار
جب اصل ملے تو نقل کیا ہے
یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے

یہ سکیم اہل اسلام میں ایسی مقبول ہوئی کہ بہت جلد اہل حدیث ملک کی معزز مذہبی جماعتوں میں شمار ہونے لگے۔ نواب محسن الملک سکرٹری علی گڑھ کالج، مولوی ڈپٹی نذیر احمد اور مولانا حالی وغیرہ اس جماعت کے ارکان میں داخل ہو کر شرک و بدعت کی تردید اور توحید و سنت کی تائید میں مشغول ہو گئے۔ یہاں میں حالی مرحوم کی ایک رباعی پیش کرتا ہوں جو نہایت دلچسپ پیرائے میں مذہب اہل حدیث کا مخبر ہے۔

اک گور پرست نے یہ دہری سے کہا
ہوگا نہ شقی کوئی جہاں میں تجھ سا
دہری نے کہا کہا حنفی کا حکم
اس سے بھی گیا جسکے لاکھوں ہیں خدا

جماعت اہل حدیث نے ہندوستان میں صرف مذہبی تحریک ہی جاری نہیں کی بلکہ سیاسی تحریکوں میں بھی اسکے افراد جائز طور پر حصہ لیتے رہے۔ اگر کبھی تفصیل کا وقت آیا تو ہم بتائیں گے کہ آج سیاسی تحریک جو اتنی بلندی پر پہنچ گئی ہے جماعت اہل حدیث ہی نے اس کی بنیاد رکھی تھی۔ تحریک اہل حدیث کے ابتدائی زمانے میں ڈاکٹر ہنٹر (انگریز) نے ایک کتاب لکھی تھی جو تحریک اہل حدیث کے حق میں گویا زہر ہلاہل تھی۔ اس کے جواب میں حضرت محمد حسین بٹالوی مرحوم نے بھی ایک کتاب لکھ کر گورنمنٹ میں مشتہر کرائی۔ اس میں مرحوم اہل حدیث کی طرف

[1] ۱ر فی رسالہ ٹکٹ بھیجکر شائقین طلب کر سکتے ہیں۔ (منیجر اہلحدیث)

سینہ سپر ہو کر کھڑے ہو گئے۔ اور یہاں تک کہہ گئے کہ میں وہابی اور میرا باپ وہابی۔ اس کا دوسرا جواب مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم نے لکھا تھا۔ تیسرا جواب مرزا سلطان احمد (ولد اکبر) مرزا غلام احمد قادیانی نے اہل حدیث کی حمایت میں لکھا تھا۔ میں گذشتہ نصف صدی کے واقعات کو سامنے رکھ کر جماعت اہل حدیث کا یہ شعر اپنے معنوں میں صحیح سمجھتا ہوں ؎

لے اڑی طرز فغاں جبل نالاں ہم سے
گل نے سیکھی روش چاک گریباں ہم سے

والتفصیل مقام آخر۔

برادران اہل حدیث اپنے ماضی کے ساتھ اپنے حال کا مقابلہ کریں۔ پھر حال سے استقبال کا نتیجہ نکالیں تو وہ اس حقیقت پر پہنچیں گے۔ جو حالی مرحوم کے الفاظ میں یوں ہے ؎

تن آسانیاں چاہیں اور آبرو بھی
وہ قوم آج ڈوبے گی اگر کل نہ ڈوبی

(باقی آئندہ)

تائید درد دل کا اظہار

ہر صاحب بصیرت اور صاحب قلم اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔ آج ہم ایک معزز سرکاری عہدہ دار عہدہ دار اہل حدیث کی تحریر درج کرتے ہیں۔ یعنی جناب شجاع الدین خان صاحب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل پنشنر (جالندھری) فرماتے ہیں :-

مکرم و معظم جناب مولانا ثناء اللہ صاحب السلام علیکم گذارش ہے کہ مضمون بعنوان درد دل کا اظہار نہایت قابل قدر ہے اور آپ کے دل کی کیفیت کا اظہار ہے۔ میں عرصہ تیس سال سے اوپر اہلحدیث اخبار کا خریدار رہا ہوں۔ اور آپ کے درد دل کی کیفیت سمجھتا ہوں کہ ہر خریدار کے قلب پر کیسے چوٹ لگی ہوگی۔ مگر واسے بحال ما۔ ہم ویسے کورے کے کورے ہی رہے۔ خدا سے دعا ہے کہ ہم آپکے فرمودہ اور خیالات مقدس پر عمل کریں۔ اپنی ذات سے میں حاضر ہوں۔ جو میرے لائق خدمت قرار دیں اس کی بجا آوری میں کوشش کروں گا۔ مگر اس مرض کا علاج بصورت تجویز میری لیاقت اور خیال سے باہر ہے۔ اور شاید سوائے مولانا ثنا اللہ صاحب کی ذات بابرکات کے سب اہل حدیث اس مرض کے علاج سے عاجز ہیں۔ میرا صدق دل سے مشورہ ہے کہ خاموشی سے جملہ اہل حدیث مولانا موصوف کی ہدایت پر عمل کریں تو بیڑا پار ہوگا۔ کیونکہ مولانا موصوف جو کچھ فرماتے ہیں قرآن و حدیث کو سمجھ کر اور اس میں کما حقہ تدبر و تفکر کے بعد فرماتے ہیں۔ لہذا ان کی تابعداری لازمی ہے۔ میں سب سے پہلا تابعدار بننے کی آرزو رکھتا ہوں اور مالی امداد بھی مطابق توفیق کے ضرور کروں گا۔ (خاکسار شجاع الدین خان)

(از منشی محمد عالم صاحب از کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ)

جناب سید ناصر و ار اہل حدیث سلمک الرحمٰن۔ مندرجہ ذیل سطور کو اپنے اخبار میں درج فرمائیں :-

ناظرین اخبار اہلحدیث و جماعت اہل حدیث بذریعہ عریضہ ہذا دکھ، درد بھری آواز آپ کے گوش گذار کرتا ہوں کہ جس حالت میں جماعت اہل حدیث کا دعوےٰ ہے کہ توحید و سنت کی اشاعت کے ہم ہی علم بردار ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ایک مرکز پر آجتک جمع نہیں ہوئے۔ آج خطہ ہندوستان میں مذہب اسلام کو مٹانے کے لئے منظم اور غیر محسوس کوششیں عمل میں لائی جارہی ہیں۔ گذشتہ تاریخ ہند میں اسکی مثال ملنا مشکل ہے۔ ملک میں بے شمار درسگاہیں دینی اور مدرسے ہیں۔ بڑے بڑے بھی ابتدائی بھی۔ مگر آج تک نتیجہ کیا ہوا؟

جماعت اہل حدیث پنجاب کیوں اس میں جلدی سے جلدی بذریعہ خطوط جناب مولانا سیالکوٹی جیسی مجسم عملی ہستیوں کو پیدا یقین نہیں دلا دیتی کہ ہم اللہ اور رسول کے حکم کے سامنے آپ کے بتائے ہوئے عملی طریق کو عملی جامہ پہنائیں گے۔

عاجز احکام اسلام کی بنا پر جماعت اہل حدیث کو دعوت دیتا ہے کہ آپ کا پہلا کام قیام جماعت ہے جو تبلیغی کام کا مکمل انتظام کرے۔ (اللہ توفیق بخشے)

میرے محترم بزرگوار بھائیو! اگر دنیا میں زندہ رہنے کی خواہش ہے اور زندہ قوموں میں دوش بدوش کھڑا ہونے کی امنگ ہے تو سب سے پہلے صوبہ پنجاب کے اہل حدیثوں کو دعوت دیتا ہوں کیونکہ ہمارے وہ بزرگ قرآن و حدیث اور سیاست اسلامی سے خوب واقف ہیں۔ جماعت کا نظام بہت جلد قائم کر کے قومی بیت المال کو پر کردو اور خود ان کے دست و بازو بن جاؤ۔ حرکت میں برکت ہے۔ جناب گورنر اسلامی (مولانا ثنا اللہ صاحب) کی زندگی میں ہی مرکز قائم کرلو۔ ایسا نہ ہو ؎

پھر پچتائے کیا ہو جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہر دو بزرگوں کو تادیر ہمارے سروں پر سلامت باکرامت رکھے۔ آمین!

سب سے پہلے گورنر اسلام کے تحت اپنی جان مال سے اپنی خدمت کو پیش کرتا ہوں۔ جو کام بھی عاجز کے سپرد فرماویں گے کرونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ہم دونوں میاں بیوی نے خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دیا ہوا ہے۔ اور اسی غرض کے لئے مدرسہ تعلیم القرآن کی بنیاد رکھ دی ہوئی ہے۔ دیگر سب احباب کو السلام علیکم۔

قادیانی مشن

میں حلف مسنون اٹھانے کو تیار ہوں

سچے ہو تو میدان میں آؤ

مرزا صاحب کے اعلان آخری فیصلہ نے امت مرزائیہ پر وہ بجلی گرائی ہے کہ جب کبھی بولتے ہیں۔ بدحواسی کی حالت میں بولتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ اُن اخباروں کے اڈیٹر بھی بولتے ہیں جو مباحثہ لدھیانہ میں تین سو (۳۰۰) روپیہ بطور تاوان دے چکے ہیں۔ خیر ان کی مرضی۔ جتنا جی چاہے بولیں مگر اتنا یاد رکھیں ؎

انا صخرۃ الوادی اذا ما زوحمت
واذا نطقت فانی الجوزاء

ہمارے دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے تنگ آکر بحث کا رخ دوسری طرف پھیرنا چاہتے ہیں۔ اخبار "فاروق" میں لکھا ہے۔ مولوی ثناء اللہ حلف اٹھائے اور ایک سال تک انتظار کرے پھر دیکھے کیا ہوتا ہے، چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں :-

"مولوی ثناء اللہ صاحب کھلے اور واضح الفاظ میں خدائے علیم وخبیر کو حاضر ناظر جان کر مندرجہ ذیل حلف اٹھائیں۔ یعنی :-

"اے علیم خدا میں تجھے حاضر ناظر جان کر تیرے نام کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اشتہار ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء بعنوان "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" کو کبھی بھی نہ اب نہ اس سے پہلے اشتہار مباہلہ اور دعائے مباہلہ سمجھا۔ بلکہ میں پہلے سے ہی اسکو یکطرفہ قطعی دعا سمجھتا ہوں جس میں میری منظوری یا عدم منظوری کا کوئی دخل نہ تھا اے شدید البطش اور قہار انتقام لینے والا اگر میں اس قسم میں جھوٹا ہوں اور حق کو چھپانے والا۔ تو تُو مجھے ایک سال کے اندر اندر سخت عذاب میں مبتلا کر۔ آمین "

میں یقین رکھتا ہوں کہ مولوی صاحب اس حلف کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ لیکن اگر وہ ایسا کرلیں اور سال بھر عذاب الٰہی کی گرفت سے بچ جائیں تو ہم مان لیں گے کہ بے شک انہوں نے اس اشتہار کو دعائے یکطرفہ ہی سمجھا تھا"

(فاروق قادیان صفحہ ۹ کالم ۳ ۲۸ مئی ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث یہ دعوت ہمارے لئے نئی نہیں ہے۔ سالہا سال سے یہی حجت بازی کی جاتی ہے اور موجودہ قادیانی پارٹی ہی نہیں بلکہ مرزا صاحب متوفی بھی سادہ لوحوں کو ایسی ہی بھول بھلیوں میں مبتلا رکھا کرتے تھے۔ خیر وہ تو میدان چھوڑ گئے۔ اب ان کی نئی پود ہمارے سامنے آئی ہے۔ اگر ان میں کچھ سچائی ہو تو ہمارے سوالوں کا جواب دیں۔ تب ہم بھی میدان میں حلف اٹھانے کو آجائیں گے۔

سوال نمبر ۱ اس قسم کی حلف کا نام شرعی اصطلاح میں کیا ہے ؟

نمبر ۲ :- اس حلف کے جھوٹ ہونے کی حالت میں سال بھر کی مدت کا شرع میں کیا ثبوت ہے ؟

نمبر ۳۔ درصورت میری حلف جھوٹی ہونے کے عذاب کی نوعیت کیا ہوگی ؟ کیا نزلہ زکام یا مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کی طرح سرکار کی طرف سے مربعہ جات (اراضی) کا ملنا بھی عذاب میں داخل ہوگا ؟

ان سوالات کے جوابات ملنے پر ہم مطالب حلف کو کیونکہ وہ اس کام کے لئے اپنے خلیفہ میاں محمود احمد کو ہمارے سامنے لائے جو باپ کے قائم مقام ہونے کی وجہ سے فریق مقدمہ ہے۔ اور اگر وہ خود کسی وجہ سے نہ آئیں تو جو آئے ان کی نیابت کی سند لیکر آئے جیسے لاہوریوں سے مباحثہ کے متعلق انکی تحریریں اخبارات میں آچکی ہیں۔ پس اب دیر نہ کریں جلدی میدان میں آئیں۔

ہم دعوے سے پیشین گوئی کرتے ہیں کہ نہ ہمارے سوالات کے جوابات دیں گے نہ خلیفہ قادیان خود ہمارے سامنے آئے گا نہ کسی کو اجازت دیکر اپنا نائب بنائیگا۔ کیوں ؎

نہ خنجر اٹھیگا نہ تلوار اُن سے
وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

ایک مطالبے کا جواب

اسی اخبار فاروق میں ہم سے ایک مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ جس میں ہمارے الفاظ یوں نقل کئے گئے ہیں۔ یعنی "اہلحدیث" کہتا ہے کہ :-

"مرزا صاحب نے قسم کھا کر فرمایا :-
مولوی ثناء اللہ مجھ سے پہلے مرے گا۔
مگر وہ آج تک زندہ ہے۔ نہ صرف زندہ ہے
بلکہ یہ سطور لکھ رہا ہے "

(اہلحدیث ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء صفحہ ۸)

اس عبارت میں جس قدر غلط بیانی مولوی صاحب کی ہے وہ عیاں ہے۔ لکھتے ہیں کہ قسم کھا کر فرمایا کہ مولوی ثناء اللہ مجھ سے پہلے مریگا۔ یہ جھوٹ دروغ بےفروغ داردگی زندہ مثال آنو "مدینہ منورہ کی ایک شریف قوم کی سی حرکت ہے۔ یہ ذلیل حرکت اور پھر بغیر فرد مستجار اہل حدیث کرے۔ میں اس پر کچھ تبصرہ نہیں کرنا چاہتا۔ صرف یہی کہتا ہوں کہ حضرت اقدس کی کسی تحریر سے یہ الفاظ نکال کر دکھلا

اشتہار میں شائع کریں۔ ورنہ مارے شرم کے ڈوب کر مریں.............

(فاروق قادیان ۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء ص۴)

اہلحدیث بے شک یہ مطالبہ صحیح ہے اگر ہم اسکا ثبوت اعلان مرزا سے نہ دیں تو ہم جھوٹ کے مرتکب ہیں۔ اور اگر ہم ثبوت دیدیں اور قادیانی نہ مانیں تو وہ کیا ہونگے۔ اس کا جواب وہ خود دیں۔ پس وہ سنیں۔ اس عبارت میں ہم سے جو مطالبہ کیا گیا ہے اس کے دو اجزا ہیں۔ (۱) قسم کھا کر فرمایا۔

(۲) مولوی ثناء اللہ ہم سے پہلے مریگا۔

جزء اول کا ثبوت یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اس اشتہار کی پیشانی پر یہ آیت لکھی ہے:۔

یَسْتَنْبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؕ

یہ قرآن مجید کی آیت ہے۔ اس کا مضمون یہ ہے کہ پیغمبر اسلام علیہ السلام کو ارشاد الہی ہوتا ہے۔ تم حلفیہ کہہ دو کہ میں جو کچھ تم کو بتاتا ہوں وہ حق ہے۔

مرزا صاحب نے اس آیت کو عنوان میں لکھ کر اسکے ذیل میں مضمون کو مؤکد بالحلف بیان کیا۔ وہ مضمون جس پر حلف اٹھائی وہ یہ ہے:۔

اگر میں مسیح موعود ہوں تو آپ (ثناء اللہ) سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں۔ تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔

قادیانی ممبرو اور طالب علمو! بتاؤ یہ جملہ خبریہ ہے یا نہیں؟ اور اس خبریہ شرطیہ میں جو جزء مقدم (شرط) ہے وہ .... ہے نہ محض امکان ہے بلکہ حسب اعتقاد متکلم فی الواقع ثابت ہے۔ قرآن کی آیات میں اس کی بکثرت مثالیں ملتی ہیں۔ منجملہ ان کے ایک آیت یہ ہے:۔

قُلْ اِنِ اهْتَدَیْتُ فَبِمَا یُوْحِیْ اِلَیَّ رَبِّیْ (سورہ سبا)

جیسے اس آیت میں شرط (ان اهتدیت یقینی الوقوع) ہے۔ اسی طرح مرزا صاحب کے کلام میں شرط (اگر میں مسیح موعود ہوں) ان کے زعم میں یقینی الوقوع ہے۔ کیونکہ بقول ان کے وہ مسیح موعود ہیں۔ پس مرزا صاحب کے مقولے کی صحیح تعبیر یوں ہوگی:۔

چونکہ میں مسیح موعود ہوں اس لئے واللہ باللہ مولوی ثناء اللہ میرے سامنے ہیضہ یا طاعون وغیرہ سے مریگا۔

قادیانی اور لاہوری مرزائیو! اللہ سے ڈر کر اس جملہ مؤکدہ بالحلف کو غور سے پڑھو۔ اس سے پہلے کہ کہا جائے:۔ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ؕ

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کیلئے

خدائی فیصلے کے خلاف اپیل

وہابیوں کو حکومت کیوں ملی

(از مولوی عبداللہ ثانی امرتسری)

خدا کی شان ہے کہ جب سے ملک الملک نے کعبۃ اللہ کی خدمت وہابیوں کے سپرد کی ہے۔ ملک ہند کی مذہبی دنیا کے بعض طبقوں میں بے چینی و اضطراب کی لہر دوڑ رہی ہے۔ اخبارات میں جلالۃ الملک سلطان ابن سعود (ایدہ اللہ بنصرہ) کے خلاف بہتان تراشی و بدگوئی کا سلسلہ جاری ہے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ اپنے اپنے زعم میں ہر ایک نے اس فیصلہ کے خلاف اپنے مزعومہ معبودوں کے پاس اپیلیں بھی دائر کی ہیں۔ جن کی تاریخ سماعت کا آج تک پتہ نہیں چلا۔

چنانچہ ۱۹۲۶ء میں بمبئی کے اخبار غالب نے خواجہ صاحب اجمیری کو مخاطب کر کے ایک نظم شائع کی تھی۔ جس کے تین آخری اشعار یہ تھے:۔

نجدیوں کے ہاتھ میں اسلام کا مرکز دیا
اور حق سمجھے ہوئے ہیں اسکو گرا ہان ہند
سب عجب بدعت کی چوٹی پر چڑھے ہیں کر راتدن
محرقہ ایمان کرتے ہیں وہابیان ہند
آپ کے در پر مجھ ندی کی یہی فریاد ہے
المدد اے خواجہ چشتی المدد سلطان ہند

جنوری ۱۹۳۰ء میں پھر ایک اپیل دربار رسول میں شیعہ مومنوں کی طرف سے دائر کی گئی ہے چنانچہ اس میں ایک شعر لکھا گیا ہے:

یا رسول اللہ مدد کن تا بتیغ نصرتت
در مصاف دشمناں کار توانائی کنیم

اس شعر کے بعد درخواست اپیل میں اس فیصلہ کے متعلق اظہار ناراضگی ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔ چنانچہ شیعہ مومن لکھتا ہے:۔

انقلاب زمانہ نے صفحہ ہستی پر جس قدر مظالم برپا کئے ہیں ان کا شمار کرنا بہت دشوار ہے مگر سب سے نرالا، جگر کو ریزہ ریزہ کرنے والا ستم ایجاد یہ کیا ہے کہ بیت اللہ شریف کو ایسے شخص کی حکومت میں دیدیا ہے جسے اسکے احترام و عزت کا ذرا بھر بھی خیال و احساس قطعاً نہیں ہے۔

(اخبار شیعہ لاہور ۱۴ جنوری ۱۹۳۰ء)

ہم شیعہ مومنوں اور ان کے ہم نوا بریلوی حضرات کو مشورہ دیتے ہیں کہ آپ اپنے تمام ہم خیال حضرات کو جمع کر کے ایک کمیٹی بنادیں۔ جس کا نام ہو اپیل کمیٹی بنا راضگی فرمان ملک الملک جل جلالہٗ اور آپ تمام مل کر ایک دربار میں اپیل گزاریں خواجہ چشتی

(۹۳۶)

کی سرکار میں یا گنبد خضرا میں حضرت علی ؓ کو مشکل کشا سمجھ کر مشکل کشائی طلب کریں۔ درخواست کا مضمون بھی سوچنے کی ضرورت نہیں وہ تجویز ہوچکا ہے

اپیل بنار اضگی حکم الحاکمین بدربار سید المرسلین یا خواجہ معین الدین اجمیری

(۱) ہم متظلمین شیعہ مومنین اور بریلوی حنفین بصد التجا درخواست کرتے ہیں کہ ہم پر نہایت درجہ کا ستم (ظلم) ایجاد ہوا ہے کہ مالک الملک نے اسلام کا مرکز بیت اللہ شریف نجدیوں کے ہاتھ میں دیدیا ہے۔ اور ہندوستان کے وہابی اس فیصلہ پر خوش اور اسکو حق جانتے ہیں۔

(۲) عالی جاہا! ہم پر نہایت ظلم ہوا ہے۔ ہائے جنت المعلٰے و جنت البقیع کو ابن سعود نے نہایت بے دردی سے مسمار کر دیا ہے۔ اور ایسی حقارت کی نگاہ سے پائمال کیا ہے کہ اس المناک منظر کو دیکھتے ہی جان بے قرار ہو جاتی ہے۔ (اخبار شیعہ لاہور)

(۳) سرکار والا! آپ کے مولد (مولد النبی) کو بھی انہدام کیا گیا۔ سلطنت سعودیہ نے اس کی عمارت کا نام ونشان و بنیاد تک باقی نہیں چھوڑا۔ بس حضور والا اب زیادہ لکھنے کی طاقت نہیں۔ آنکھوں سے آنسو نکل پڑے ہیں۔ (دیکھو اخبار شیعہ لاہور ۱۶ جنوری ۱۹۲۶ء)

ہائے حسرت لٹ گئے ہمارے ہاتھوں میں کچھ نہیں رہا۔ اولیائے قبہ (بزرگان دین) کو تو پہلے ہی ہم چھوڑ بیٹھے تھے قبے ہی ہمارے ہاتھوں میں تھے۔ اے سرکار دوعالم اب اس خدا کی بھیجی ہوئی آفت (ابن سعود) نے وہ بھی مسمار کر دیئے۔ رہا کعبہ شریف جو بیت اللہ ہے سو وہ بھی بقول مولانا ظفر علی آف زمیندار ع

ہمارا کعبہ وہابیوں نے لوٹ لیا

(۴) ہاں حضور ایک اور عرض بھی سن لیجئے۔ ہمارے دوست جب حضور کے شہر میں داخل ہوتے ہیں تو ان کو صرف دس روز کی مہلت ہوتی ہے اس کے بعد ان کو فوراً نکال دیا جاتا ہے۔ اگر کوئی وہاں رہنا چاہے تو ٹیکس ادا کر کے رہ سکتا ہے ایسے ایسے مظالم حرمین شریفین میں ہو رہے ہیں اور خدا نے حاکم ابن سعود کو بنا رکھا ہے۔ جو یہ ستم ڈھا رہا ہے۔ ہماری دادرسی کیجیو۔

ایسی اپیل کرنے والوں کو دربار رسالت یا درگاہ چشتی سے کیا جواب ملیگا۔ وہ بھی ہم ہی بتائے دیتے ہیں کہ

اے خدا کے فیصلہ سے ناراض ہونے والے مشرکو! ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ہم تو اس دربار کے ادنیٰ غلام ہیں۔ اور اسی کے محتاج ہیں۔

واللہ الغنی وانتم الفقراء

لوگو تم سب فقیر اور اللہ بے پرواہ ہے۔

ہم تو ایک چھلکے کے بھی مالک نہیں (ما یملکون من قطمیر (الآیہ) وہ سچا مالک ہے اگر چاہے تو سب کو فنا کر دے۔

اوست سلطان ہرچہ خواہد آں کند
عالمے را در دمے ویراں کند

ہم تو خود اس کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے ہراساں ہیں۔ جاؤ درخواست مسترد۔ ہم میں جرأت نہیں کہ ہم چون وچرا کر سکیں۔

ہاں سنو! آپ کی درخواست بھی ہمارے قانون کے مطابق نہیں ہے تم تو ہمارے بھی باغی ہو۔ تفصیل وار جواب سنو:۔

(۱) اے بدنصیب لوگو تم نے ہمارا جنرل لاء (قرآن مجید) بھی نہیں پڑھا۔ جہاں لکھا ہے:۔

واللہ یؤتی ملکہ من یشاء واللہ واسع علیم (پ ۳)

عرض ۲ و ۳ کا جواب بھی صاف ہے۔ اگر بالفرض سلطان ابن سعود (ایدہ اللہ) نے بزرگوں کی توہین کی ہے تو کیا وہ وعید تمہیں نہیں جس کا اعلان ہو چکا ہے۔ ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم مگر یہ یاد رکھنا اگر صرف قبے دریختہ عمارتیں گرانا ہی اس کا جرم خیال کرتے ہو تو یہ حکم ہم نے ہی دیا تھا۔ حیدر کرار علی رضی اللہ عنہ کو ہاتھ میں نشان دیکر بھیجا تھا کہ جو اونچی قبر دیکھو اسے گرا کر زمین کے ساتھ ملادو۔ بس جاؤ آپ کی درخواست قابل سماعت نہیں۔

آخری گذارش | ہم شیعہ مومنوں وغیرہ دیگر حضرات وہابی سلطنت پر ناراضگی کرنے والوں سے عرض کرینگے کہ اگر آپ کی اپیل کا جواب ہمارے مزعومہ جواب کے سوا کچھ اور ملے تو اطلاع بخشیں۔ تاکہ ہم بھی اس جواب سے مسرور ہوں۔

تائید حدیث
بجواب
تنقید حدیث

(از مولانا عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید | اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب سنا کہ لوگوں نے حدیثیں لکھ رکھی ہیں۔ تو ان سب کو منگا کر جلا دیا" (اہلحدیث ۱۰ محرم ۱۳۴۵ھ)

تائید | اس روایت میں بھی کلام و بحث ہے۔ اول تو یہ کہ مولوی صاحب نے اس روایت کی سند نہیں بیان کی۔ تاکہ اس کا حال معلوم ہو کہ کیسی روایت ہے طبقات ابن سعد صفحہ ۱۴۰ کا حوالہ دیا ہے مگر مولوی صاحب نقل روایت اور تفسیر روایت دونوں امر میں خیانت کرتے ہیں جیسا کہ متعدد مواضع میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اس وجہ سے ان کے لکھنے پر ہمیں اعتماد نہیں ہوتا نیز مولوی صاحب ضعیف روایت کو بھی مفید مطلب پا کر صحیح لکھ دیتے ہیں۔ طبقات ابن سعد ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ اس وجہ سے ہم اس روایت پر اپنی رائے کچھ نہیں لکھ سکتے تاوقتیکہ اس کو دیکھ نہ لیں۔ ہاں مولوی محمد شریف صاحب

ف جو بیت اللہ کے انتظام میں الحاد وظلم سے کام لے اسکو ہم (خدا) عذاب الیم چکھا دیں گے۔ — راہنما۔

...نے اس کا جواب یوں دیا ہے:-

"یہ روائت بھی صحیح نہیں ہے قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق نے حضرت عمر کا زمانہ نہیں پایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ۲۳ھ میں شہید ہوئے اور ۳۵ھ کے قریب حضرت قاسم کی پیدائش ہے کتب اسماء الرجال پر نظر کریں۔"

(اہلحدیث ۱۰ محرم برحاشیہ)

غرضیکہ یہ روائت منقطع ٹھیری اور منقطع روائت قابل حجت نہیں ہوتی۔ تو مولوی صاحب کا یہ استدلال کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔ ساتھ اسکے یہ بھی واضح رہے کہ طبقات ابن سعد میں بیسیوں روایات احادیث نبویہ کے لکھے جانے کے ثبوت میں موجود ہیں۔ ان سب کو مولوی صاحب نے قلم انداز کر دیا۔ کیونکہ ان کے مقصد کے منافی تھیں۔ علاوہ بریں خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت امر بکتابت علم کی منقول ہے۔ جو سنن دارمی میں موجود ہے وہ روائت طبقات ابن سعد کی اس روائت اقلوا الحدیث و انا شریککم کے معارض ہے جو پہلے لکھی جا چکی ہے۔ اور خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اور ایک انصاری میرے پڑوسی نے احادیث رسول سننے کے لئے باہم باری مقرر کر رکھی تھی۔ اس کے مقابل میں اس ایک روائت کی کوئی وقعت اور کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی۔ اور وہ بھی مجروح اور ضعیف اور صحیح روائت کے مخالف۔

دوم یہ کہ مولوی صاحب نے یہ نہیں بیان کیا کہ جنہوں نے حدیثیں لکھ رکھی تھیں وہ کون لوگ تھے آیا صحابہ تھے یا تابعین؟ اور وہ کیسی حدیثیں تھیں غالباً ان لوگوں کی یہ حدیثیں بھی ویسی ہی ہونگی جیسی کہ حضرت ابوبکر صدیق کے صحیفہ مجموعہ میں تھیں۔ پس ایسی حدیثوں کے ضائع کرنے اور جلانے سے یقینی اور قطعی اور شک و شبہ سے منزہ حدیثوں کا جلانا کس طرح ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر ایسی ہی ظنی اور [illegible] حدیثوں کو جلایا تو انہوں نے بالکل درست

[illegible] (۴۲۸ھ) [illegible]

اور بجا کام کیا۔ باقی اس واقعہ سے یہ نتیجہ نکالنا کہ وہ حدیث کے مخالف تھے ان کا برتاؤ حدیث کے ساتھ سخت تھا۔ یہ اسی قصہ کے ہوبہو مطابق ہے کہ ایک گندہ طالب علم جو میلے کچیلے کپڑے پہن کر اپنے استاد کے پاس پڑھنے گیا اس پر اس کے استاد نے ڈانٹ کر کہا کہ آئندہ ایسے میلے کچیلے کپڑے پہن کر پڑھنے کبھی نہ آنا۔ تو اس لڑکے نے اپنے باپ سے جا کر کہا کہ ابا جان! اب تو میں مدرسہ پڑھنے نہ جاؤں گا۔ اس لئے کہ ماسٹر صاحب نے پڑھنے سے منع کر دیا ہے۔ مولوی صاحب کے لکھنے سے تو معلوم ہوتا ہے کہ واقعی خلفاء اور دیگر صحابہ حدیث کے مخالف تھے۔ لیکن جب مولوی صاحب کی پیش کردہ دلائل کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے تو آشکارا ہو جاتا ہے کہ مولوی صاحب حدیث کی حجیت کے باطل کرنے میں روایات میں کس قدر تراش و خراش کرتے ہیں اور اصل حالات و واقعات پر کس طرح پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیا قرآن مجید کی تعلیم یہی ہے اور عامل بر قرآن کے ایسے ہی گن ہوتے ہیں۔ یہ کس کی عادت تھی؟ یحرفون الکلم عن مواضعہ (پ ۵ ع ۲) کس کی شان میں وارد ہوا؟

حضرت عمرؓ کی تاکید برائے عمل بالحدیث

حضرت عمرؓ نے فرمایا:- "ایاکم و اصحاب الرای فانہم اعداء السنن اعیتہم الاحادیث ان یحفظوھا فقالوا بالرای فضلوا و اضلوا" اخرجه البیہقی (فتح الباری ص۲۴۵ ج ۱۳ مصر) "اصحاب رائے سے بچتے رہو وہ احادیث کے دشمن ہیں حدیثوں کے یاد کرنے سے عاجز آ گئے تو انہوں نے اپنی رائے سے فتویٰ دینا شروع کر دیا۔ پس وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہی میں ڈالا"

ان روایات سے روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث و سنن کی حفاظت و صیانت اور اصلی حدیثوں سے نقلی اور بناوٹی حدیثوں کی تمیز کا اہتمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے ابتدا ہی سے فرمایا۔ لیکن اگر کسی کو اس روشنی نیم روز میں بھی نہ دکھائی دے تو اس کا کیا علاج؟

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب را چہ گناہ

(باقی)

دیہات میں نماز جمعہ

(۳)

یہ سلسلہ مضمون جو رسالہ ترجمان حیدرآباد (دکن) سے ماخوذ ہے اسکے دو نمبر ناظرین مطالعہ کر چکے ہیں۔ آج تیسرا نمبر درج ذیل ہے۔ (مدیر)

جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں۔ اقامت جمعہ میں دو امور بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ ایک جمعہ کی فرضیت جو عام نمازوں سے بھی زیادہ موکد ہے۔ اور ہر عاقل، بالغ، آزاد اور تندرست مرد پر عائد ہوتی ہے۔ دوسرے اجتماعیت جس کا مقصد انتشار کو دور کرنا اور مسلمانوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ اجتماع اور تالف پیدا کرنا ہے۔ ائمہ مجتہدین میں سے ہر ایک نے ان دونوں پہلوؤں پر نظر رکھی ہے۔ اور دونوں کو مرعی رکھنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اس معاملہ میں اشکال یہ واقع ہوتا ہے کہ بعض حالات میں یہ دونوں پہلو جمع نہیں ہو سکتے۔ اگر فرضیت پر زیادہ زور دیا جاتا ہے تو اجتماعیت کا پہلو چھوٹ جاتا ہے۔ کیونکہ فرضیت کا تقاضا یہ ہے کہ دو چار آدمی بھی جہاں موجود ہوں وہیں فرض

ادا کر دیا جائے۔ اور اگر اجتماعیت پر زیادہ زور دیا جاتا ہے تو فرضیت کا پہلو کمزور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا تقاضا یہ ہے کہ جہاں کافی اجتماع نہ ہو وہاں افراد پر سے فرض ساقط کر دیا جائے۔ ائمہ مجتہدین نے اس اشکال کو دور کرنے کے لئے دونوں پہلوؤں میں توازن پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ امام شافعی اور امام احمد نے چالیس کو شارع کا دوسرا مقصد پورا کرنے کے لئے کافی سمجھا۔ چنانچہ ہر ایسے قریہ میں اقامت جمعہ کا حکم دیدیا جہاں اجتماع کا یہ نصاب پورا ہوتا ہو۔ اور فتویٰ دیا کہ اس قریہ سے جہاں جہاں تک اذان کی آواز پہنچتی ہو وہاں کے ہر بالغ اور آزاد مرد پر نماز کے لئے آنا فرض ہے۔ امام مالک اجتماع کے لئے کم سے کم ۱۲ آدمیوں کی موجودگی کو کافی سمجھتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے اور بھی زیادہ چھوٹے قریوں میں اقامت جمعہ کا حکم دیا اور ان سب لوگوں پر جمعہ کی حاضری لازمی قرار دی جو مقام جمعہ سے چھ میل کی حد میں ہوں۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے محسوس کیا کہ اس طرح قریہ قریہ میں اقامت جمعہ کی اجازت دینے سے انتشار پیدا ہوتا ہے۔ اور اجتماع سے شارع کا جو مقصد ہے وہ پوری طرح حاصل نہیں ہوتا انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ عراق و شام وغیرہ ممالک میں جہاں عہد صحابہ کے آثار اس وقت تک بالکل تازہ تھے۔ کہیں دیہات میں منابر اور جوامع نہیں پائے جاتے۔ ان تک حضرت علی کا وہ اثر بھی پہنچا جس میں تصریح ہے کہ جمعہ صرف امصار (شہروں) میں قائم کیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی سنا کہ جب حجاج نے اھواز میں جمعہ قائم کیا تو امام حسن بصری نے فرمایا:۔

لعن اللہ الحجاج یترک الجمعۃ فی الامصار ویقیمھا فی علاقیم البلاد۔

خدا کی لعنت ہو حجاج پر یہ کم بخت شہروں کو چھوڑ کر ملک کے گوشوں میں جمعہ قائم کرتا ہے۔"

ان سب باتوں پر نظر کر کے انہوں نے فتویٰ دیا کہ ہر علاقہ کے صدر مقام میں جمعہ قائم کیا جائے اور جہاں جن لوگوں پر جمعہ کا فرض عائد ہوتا ہے وہ سب مضافات سے صدر مقام پر اکٹھے ہو جایا کریں

اب ہمیں ایک نظر اس زمانہ کے حالات پر بھی ڈالنی چاہئے۔ وہ اسلامی حکومت کا زمانہ تھا جگہ جگہ پرگنوں اور قصبوں میں قاضی اور اصحاب شرط (کوتوال) مقرر تھے جو خصومات کے فیصلے کرتے اور مظالم کی دادرسی کرتے تھے۔ ایک کثیر جماعت کے مجتمع ہونے میں چونکہ فتنہ و فساد پیدا ہونے کا بھی احتمال ہے۔ اس لئے اجتماع کی غرض سے ایسی ہی جگہ زیادہ مناسب تھی جہاں امن قائم کرنے والے موجود ہوں پھر اکابر احناف کا زمانہ وہ تھا جب عراق اور الجزیرہ اور فارس وغیرہ ممالک کی آبادی بہت زیادہ اور گھنی تھی۔ قصبات اور دیہات کثرت آبادی کے سبب سے باہم پیوستہ ہو گئے تھے۔ تمدن بھی انتہائی عروج پر تھا۔ صنعت و حرفت اور تجارت کے فروغ نے قصبوں کو بھی شہر بنا دیا تھا۔ انہی وجوہ سے "شہر" کی وہ تعریفیں کی گئیں جو آپ نے اوپر دیکھی ہیں۔ ورنہ فی نفسہٖ قاضی اور کوتوال، یا بازار اور شوارع یا دس ہزار اور تین ہزار کی آبادی کو فرضیت جمعہ کے اشتراط میں کوئی بھی دخل نہیں اصل شرط "مصر" ہے۔ اور اس کے مدلول کو متعین کرنے کے لئے ہر فقیہ مجتہد نے دو خصوصیات بیان کی ہیں جو اس کے پیش نظر امصار میں پائی جاتی تھیں۔ ان خصوصیات سے قطع نظر کر کے اگر دیکھا جائے کہ وہ چیز کیا ہے جس کی بنا پر "مصر" کو شرط جمعہ قرار دیا گیا ہے۔ تو معلوم ہوگا کہ وہ "مرکزیت" اور صرف مرکزیت ہے۔ جو مقام کسی علاقہ کا صدر مقام ہو یا جمعہ کی غرض کے لئے صدر مقام بنا لیا جائے وہ "مصر" ہے اور اس کے سوا دوسرے مقامات پر اقامت جمعہ کا ناجائز ہونا ان معانی میں نہیں ہے کہ ان مقامات کے لوگوں سے جمعہ کا فرض ساقط ہے۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ ان کو جمعہ کیلئے صدر مقام پر آنا چاہئے۔ اگر بغیر عذر شرعی کے وہ نہ آئیں گے تو گنہگار رہیں گے۔

اس باب میں فقہاء حنفیہ کے اقوال کی چھان بین کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مصر کی شرط عائد کرنے اور دیہات میں اقامت جمعہ کو ناجائز قرار دینے سے ان کا منشا بھی وہی تھا جو ہم نے سمجھا ہے۔ علامہ ابن ہمام لکھتے ہیں:۔

ولو مصر الامام موضعاً وامرھم بالاقامۃ فیہ جاز (فتح القدیر ج ۱ ص ۴۰۹)

"اگر امام کسی مقام کو مصر قرار دے لے اور لوگوں کو جمعہ پڑھنے کا حکم دے تو جائز ہوگا"

یہاں "مصر قرار دینے کا" مجاز امام کو ٹھیرایا گیا ہے۔ اس لئے کہ صحیح معنوں میں اسلامی زندگی بغیر امام اور امیر کے ہو نہیں سکتی۔ لیکن جہاں بدقسمتی سے مسلمانوں کی اجتماعی زندگی میں امامت و امارت کا منصب باقی نہ رہا ہو۔ وہاں امام مالک رحمہ اللہ کے اصول پر مسلمانوں کی جماعت باہمی اتفاق سے وہ سب کام کر سکتی ہے جو شرع میں امام سے متعلق کئے گئے ہیں۔ یعنی بالفاظ دیگر ایسے حالات میں مسلمانوں کا اتفاق رائے امام کا قائم مقام ہو جاتا ہے۔ پس اگر ایک دیہاتی علاقہ کے مسلمان باہمی اتفاق سے اپنے علاقہ کے کسی بڑے گاؤں یا قصبہ کو جہاں مسلمانوں کی آبادی نسبتہً زیادہ ہو اور جہاں کوئی بڑی مسجد بھی موجود ہو۔ جمعہ کی اغراض کے لئے "مصر" قرار دے لیں تو وہ مقام "مصر" ہی ہوگا۔ خواہ اس پر مصر کی ان تعریفات میں سے کوئی تعریف صادق نہ آئے جو کتب فقہیہ میں مذکور ہیں آگے چل کر علامہ موصوف لکھتے ہیں:۔

ومن کان فی توابع المصر فحکمہ حکم اھل المصر فی وجوب الجمعۃ علیہ بان یاتی المصر فلیصلیھا فیہ واختلفوا فیہ فعن ابی یوسف ..... انھا تجب فی ثلثۃ فراسخ وقال بعضھم قدر میل وقیل قدر میلین وقیل ستۃ امیال عن مالک ستۃ وقیل الی امکنۃ من حضر الجمعۃ

وبیت باھلہ من غیر تکلف تجب علیہ الجمعۃ والا فلا قال فی البدائع و ھذا احسن (فتح القدیر ج ۱ ص ۴۱۱)

اور جو شخص مصر کے مضافات کا رہنے والا ہو اس پر بھی اہل مصر کی طرح جمعہ فرض ہے۔ اور لازم ہے کہ وہ وہاں جا کر نماز پڑھے۔ مضافات کی حد میں فقہا کے درمیان اختلاف ہے ابو یوسف کہتے ہیں ...... کہ وہ تین کوس کی حد میں واجب ہے۔ بعض نے ایک میل۔ بعض نے دو میل۔ بعض نے چھ میل کی حد قرار دی ہے۔ امام مالک نے بھی ۶ میل کہا ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جمعہ میں شریک ہونے کے بعد رات آنے سے پہلے بلا کسی زحمت و تکلیف کے اپنے گھر پہنچ سکتا ہو۔ اس پر جمعہ کی حاضری واجب ہے ورنہ نہیں۔ صاحب بدائع نے اسی قول کو پسند کیا ہے"

بعض احادیث سے بھی اس موخر الذکر قول کی تائید نکلتی ہے۔ چنانچہ ترمذی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے :-

عن النبی صلعم قال الجمعۃ علی من اٰواہ اللیل الی اھلہ ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ اس پر فرض ہے جو رات تک اپنے بال بچوں میں پہنچ سکتا ہو۔

بخاری میں ہے :-

عن عائشۃ زوج النبی قالت کان الناس ینتابون الجمعۃ من منازلھم والعوالی فیاتون فی الغبار فیصیبھم الغبار والعرق فیخرج منھم العرق فاتی رسول اللہ صلعم انسان منھم وھو عندی فقال لو انکم تطھرتم لیومکم ھذا ۔

حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ لوگ اپنی فرودگاہوں اور عوالی سے نماز جمعہ کے لئے آیا کرتے تھے اور ان پر گرد اور پسینہ کی تہیں چڑھ جاتی تھیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف رکھتے تھے کہ ان لوگوں میں سے ایک شخص آپ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا بہتر ہو اگر تم اس دن غسل کر لیا کرو

پہلی حدیث تو صاف ہے۔ رہی دوسری حدیث تو اس میں یہ ذکر ہے کہ لوگ شرکت جمعہ کے لئے عوالی سے آیا کرتے تھے۔ عوالی ان دیہات کا نام ہے جو مدینہ طیبہ کے مضافات میں واقع تھے۔ اور علامہ ابن حجر نے لکھا ہے کہ یہ دیہات مدینہ سے چار میل اور اس سے زیادہ مختلف فاصلوں پر تھے۔ ظاہر ہے کہ جو لوگ عوالی سے اونٹ پر یا پیدل جمعہ کے لئے آتے ہوں گے وہ اس ریگ زار میں شام کے لگ بھگ ہی اپنے گھروں کو واپس پہنچتے ہوں گے۔ یہ اس زمانہ کی کیفیت ہے جب بسیں اور لاریاں چلتی تھیں سائیکلیں اور موٹر سائیکلیں بھی نہ تھیں۔ ریل کا بھی وجود نہ تھا۔ پختہ سڑکیں تک نہ تھیں۔ اس زمانہ میں جب لوگوں کو چھ چھ میل کے فاصلوں سے آنے کے لئے کہا گیا تو آج جبکہ حمل و نقل کی آسانیاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ لوگوں کے لئے بیس بیس میل سے بھی جمعہ کے لئے آنا کچھ مشکل نہیں۔ تاہم اختلاف احوال کو پیش نظر رکھ کر یہ

مناسب نہیں کہ فاصلہ کی مقدار میلوں کے حساب سے تعین کی جائے بلکہ وہی قید بہتر ہے جو شارح نے بیان فرمائی ہے یعنی جو شخص نماز کے بعد مغرب تک اپنے گھر باآسانی پہنچ سکتا ہو وہ اپنے علاقہ کے صدر مقام میں جا کر جمعہ پڑھے اور جو نہ پہنچ سکتا ہو وہ اپنے ہی گاؤں میں ظہر پڑھ لیا کرے۔

اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنا چاہئے کہ فقہائے کرام نے مصر کی جو خصوصیات بیان کی ہیں وہ بالکل ناقابل لحاظ نہیں ہیں کسی دیہاتی علاقہ کے مسلمان جب اپنے علاقہ کے کسی قصبہ کو جمعہ کی اغراض کے لئے "مصر" قرار دینا چاہیں تو انہیں انتخاب میں حسب ذیل امور کا لحاظ رکھنا چاہئے۔

(۱) وہاں مسلمانوں کی آبادی زیادہ سے زیادہ ہو۔

(۲) کوئی بڑی مسجد موجود ہو جس میں زیادہ سے زیادہ اجتماع ہو سکتا ہو۔ (۳) کوئی ایسا عالم موجود ہو جو مسائل شرعیہ کی تعلیم دے سکے اور وعظ و تذکیر کی اچھی قابلیت رکھتا ہو۔ (۴) جہاں سرکاری حکام میں سے کوئی ایسا حاکم موجود ہو جو امن قائم رکھنے کا ذمہ دار ہو۔

یہ امور اقامت جمعہ کے شرائط میں سے نہیں ہیں۔ بلکہ مقام جمعہ کے انتخاب میں انکو ملحوظ رکھنا انسب اور اولیٰ ہے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

جماعت اہل حدیث کے اکابر

باز گو از نجد و یاران نجد

(۱)

مولوی حافظ اسلم صاحب (خلف مولٰنا سلامت اللہ صاحب مرحوم جیراجپوری) گو بلحاظ اعتقاد جماعت اہل حدیث سے کسی قدر ہٹ گئے ہیں۔ مگر ہم ان کے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے علمائے اہل حدیث کے حالات (گو مختصر ہی سہی) لکھ کر افراد اہل حدیث کو ان سے تعارف کرایا ہے۔ مناسب ہے کہ ہم ان کے لکھے ہوئے حالات اپنے ناظرین تک پہنچائیں۔ حافظ صاحب موصوف لکھتے ہیں :-

" علمائے اہل حدیث

یوں تو کون دن ناغہ جاتا تھا جس میں ہمارے یہاں کوئی مولوی یا عالم نہ آتا ہو مگر میں صرف انہیں حضرات کا ذکر کروں گا جو علم و فضل میں نمایاں شہرت رکھتے تھے اور اپنے زمانہ میں ممتاز تھے "

نواب صدیق حسن خان صاحب میں جب بھوپال آیا ہوں اس وقت نواب صاحب زندہ اور خطاب و سلامی کے انتزاع کے بعد سے ہمہ تن علمی اور دینی شغل میں معروف تھے۔ شہر میں ان کی بدولت علوم دینیہ بالخصوص حدیث کا بہت چرچا تھا۔ انہوں نے اندھوں کے لئے وظائف مقرر کئے تھے تاکہ وہ قرآن اور ہو سکے تو حدیث بھی حفظ کریں چنانچہ اس زمانہ میں بھوپال کے اکثر نابینا حافظ تھے۔ یہاں تک کہ وہاں اندھوں کو بالعموم حافظ جی کہتے تھے۔ اور بہت سے ایسے بھی تھے جنہوں نے قرآن کے ساتھ بلوغ المرام یا مشکوٰۃ بھی یاد کر رکھی تھی۔

کتب حدیث مثلاً فتح الباری اور نیل الاوطار وغیرہ نیز اپنی تصنیفات کی اشاعت میں وہ بیدریغ روپے صرف کرتے تھے اور اُن کو اکثر مفت تقسیم کراتے تھے۔ انہوں نے اپنی جاگیر میں سے پانسو روپیہ ماہوار شاہجہان بیگم صاحبہ کے نفقۂ زوجیت کیلئے منظور کئے تھے۔ لیکن وہ اس کی محتاج نہ تھیں۔ اس وجہ سے اس رقم کو کتاب و سنت کی اشاعت میں صرف کرتی تھیں اور اُن علماء کو وظائف دیتی تھیں جو اقطاع ہند میں جابجا حدیث پڑھاتے یا مقلدوں سے مناظرے کرتے تھے۔ یہ سلسلہ نواب صاحب کے انتقال کے بعد بھی ۱۳۱۹ھ تک جاری رہا جب تک کہ بیگم صاحبہ زندہ رہیں۔ اس کے علاوہ بھی بیگم صاحبہ نے اپنی فیاضی سے علماء کیلئے تنخواہیں اور طلباء کے لئے مختلف قسم کے وظائف اور مدارس مقرر کر رکھے تھے جن کی بدولت لوگ فارغ البالی کے ساتھ پڑھتے پڑھاتے تھے۔

۱۳۰۶ھ (اندازاً ۱۸۸۹ء) میں بقرعید کے دن جب والد[1] نواب صاحب سے ملنے گئے۔ میں بھی ساتھ تھا۔ تاج محل کے صدر دروازہ کے اوپر والے کمرہ میں بیٹھے تھے۔ اُن سے زیادہ حسین بڈھا آجتک میری آنکھوں نے نہیں دیکھا۔ کبھی میں اُن کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی باہر دروازہ کے سامنے۔ جہاں اونٹ بکری کے جارہے تھے۔ اور جو میرے لئے ایک نیا اور دلچسپ نظارہ تھا۔ انہوں نے ایک رکوع مجھ سے پڑھوایا اور سُن کر خوش ہوئے۔

واپسی میں میں نے والد سے کہا کہ نواب صاحب تو مرد ہیں پھر گلے میں موتیوں کی مالا کیوں پہن رکھی ہے۔ کہنے لگے مالا نہیں ہے بلکہ تسبیح ہے۔ میں نے کہا تو کیا یہ اہل حدیث کے نزدیک بدعت نہیں ہے؟ بولے کہ کیوں نہیں، مگر انہوں نے عید کی وجہ سے گلے میں ڈال لی ہوگی پڑھنے کے لئے نہیں۔

دوسرے سال رجب میں ان کا انتقال ہوگیا۔

مولوی ذو الفقار احمد صاحب تصنیف کے صیغہ میں نواب صاحب کے رفیق تھے۔ قد چھوٹا تھا اور رنگ سانولا مگر نیکی اور خوش خلقی کا مجسمہ تھے عربی جس قدر پختہ لکھتے تھے اردو اسی قدر خام۔ والد کے ساتھ مخلصانہ محبت رکھتے تھے اور کبھی کبھی ملنے کے لئے آتے تھے۔ جب ۱۹۱۰ء میں میں بھوپال گیا تھا تو زندہ تھے۔ مجھے دیکھ کر والد کو یاد کرکے بہت روئے۔ زہد و عبادت کے علاوہ ان میں تواضع کی صفت ایسی تھی جو ہر انسان پر اثر ڈالتی تھی۔

شیخ حسین عرب یمنی انصاری۔ حدیث کے مسلم استاد۔ نواب صدیق حسن خان نے بھی انہیں سے حدیث پڑھی تھی۔ اُن کا مشغلہ رات دن حدیث کا پڑھنا اور پڑھانا۔ کوئی حدیث ایسی نہ تھی جسکو یہ نہ جانتے ہوں یا اُس کے طُرقِ روایت سے واقف نہ ہوں کتب حدیث کا بڑا ذخیرہ اپنے پاس رکھتے تھے۔

اُن کا مکان ہم سے قریب تھا۔ اکثر آتے رہتے تھے۔ بشاشت بے تکلف، مخلص اور محبتی۔ اُن کو معلوم تھا کہ نیچے کا مکان مردانہ ہے مگر جب آتے اسلامی دستور کے مطابق اجازت کے لئے کنڈی کھٹکاتے۔ میں پوچھتا کون؟ کہتے بدو۔ فوراً لپک کر استقبال کے لئے بڑھتا اور سلام کرتا۔ جواب میں فرماتے اسلم سالمہ اللہ۔[2]

ان کا لباس اور ان کی گفتگو سب عربی تھی۔ اتنا دراز تک بھوپال میں رہنے کے بعد بھی اردو کم سیکھی تھی۔ اسکو بھی عربی لہجے میں بولتے تھے۔

لطیفہ) ایک دفعہ دہلی سے میاں صاحب کے پوتے مولوی عبدالسلام صاحب بھوپال میں آئے تھے۔ والد نے شام کے وقت مجھ سے کہا کہ جا کر شیخ صاحب کے یہاں سے اُن کو ساتھ لاؤ۔ میں گیا۔ دیکھا کہ شیخ صاحب اکیلے اپنی بیٹھک میں ہیں۔ پوچھا کہ مولوی عبدالسلام کہاں ہیں؟ بولے۔ قل پر۔ میں نہیں سمجھ سکا۔ پھر کہا۔ قل قر۔ اب بھی سمجھ میں نہ آیا۔ پھر انہوں نے اسی کو دہرایا۔ میں نے گھبرا کر کہا۔

باللہ یا شیخ قل بالعربیہ

بولے:۔ علی الجسر (پُل پر)

یہ سُن کر میں ہنستا ہوا پل کی طرف گیا جو اُن کے مکان سے ایک فرلانگ سے زیادہ دور نہیں ہے اور جہاں مخلوق کھڑی ہوئی تال کے سیلاب کا تماشہ دیکھ رہی تھی۔ مولوی صاحب وہاں ملے۔ اُن کو یہ لطیفہ سنایا اور اپنے ساتھ لایا۔

ایک بار والد کی آنت میں تکلیف لاحق ہوئی حکیم نور الحسن صاحب افسر الاطباء نے جو ہمارے گھر کے معالج تھے منضج پلایا۔ پھر المناس کا بڑا مسہل دیا۔ لیکن کوئی اجابت نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ یکے بعد دیگرے تین مسہل دئیے اور سب ہضم۔ گرمی کی وجہ سے دماغ بے چین رہنے لگا۔ اور نیند نہیں آتی تھی۔ تین ہفتوں سے زیادہ اسی حالت میں گزر گئے پلنگ پر پڑے پڑے پشت اور پہلو کی کھال ادھڑ گئی۔ آنکھیں حلقوں میں گھس گئیں اور فاقہ ہونے کی وجہ سے سخت کمزوری آگئی۔ ایک دن صبح کو شیخ صاحب آئے۔ والد کے پاس جا کر اُن کی حالت

---

[1] مولانا سلامت اللہ مرحوم

[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبیلوں اسلم اور غفار کے متعلق فرمایا تھا کہ
اسلم سالمہا اللہ وغفار غفر اللہ لہا۔

بھی تو پلنگ کے پاس بیٹھ گئے اور اپنا سر اُن کی بغل میں ڈال کر رونے لگے۔ والد کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو گئے۔ یہ دیکھ کر میرا دل بھر آیا اور میں اپنے کمرہ میں آگیا۔ تھوڑی دیر کے بعد گیا۔ شیخ صاحب نے پوچھا۔ دوا پلائی ہے؟ میں نے کہا کہ ابھی نہیں اور میرا تو خیال یہ ہے کہ حکیم کی دوا سے کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔ ڈاکٹر کا علاج ہونا چاہئے۔ شیخ صاحب نے کہا بیشک علاج بدلنا چاہئے۔ والد بھی اُن کے کہنے سے راضی ہو گئے۔ ورنہ وہ ڈاکٹری علاج کو پسند نہیں کرتے تھے۔

میں اُسی وقت ڈاکٹر ولی محمد کے پاس گیا۔ جو سلطان جہاں بیگم ولی عہد کے معالج تھے جن کا محل ہم سے بہت قریب تھا۔ ڈاکٹر صاحب فوراً آئے انہوں نے اچھی طرح دیکھا۔ پھر مجھے ساتھ لے کر چلے۔ راستہ میں کہنے لگے کہ جب حکیم نے مار ڈالا۔ اس وقت مجھے اطلاع دی۔ منضج پر منضج، مسہل پر مسہل اور بیماری کی خبر ہی نہیں۔ میں نے پوچھا کیا بیماری ہے؟ کہنے لگے کہ آنت میں سدہ ہے۔ جب تک وہ نہیں ٹوٹیگا کچھ معدہ سے خارج نہ ہو سکے گا۔ انہوں نے پارے کا مرہم دیا کہ اسکو شکم پر ملو۔ اور بلا ڈونا، کہ اُس کو پانی میں اُبال کر فلالین کے ٹکڑوں کو تر کر کے سنکائی کرو۔ یہی میں نے کیا۔ گھنٹہ بھر کے بعد ہی چوک لگائی گئی۔ معدہ بالکل صاف ہو گیا اور مرض جاتا رہا[شہ]۔

شاہجہان بیگم صاحبہ جب مرض الموت میں گرفتار ہوئیں تو اُن کی شفا کے لئے شیخ صاحب نے بخاری کا ختم تجویز کیا جو انہیں کے مکان پر شروع کیا گیا۔ ہر مہینہ میں ختم خوانوں کیلئے جو روپیہ آتا تھا اس میں سے والد کا حصہ جو منتظمین میں سے تھے میں جا کر لاتا تھا۔ اچھی خاصی رقم مل جاتی تھی۔ عام اہلحدیث کی طرح اسوقت میں بھی یہی سمجھتا تھا کہ یہ مال طیب اور حلال ہے۔

بیگم صاحبہ کی علالت نے زیادہ طول کھینچا۔ اور اس ختم کا سلسلہ تقریباً سال بھر جاری رہا۔ پڑھنے والے بہت خوش تھے۔ اس تمام مدت میں صرف ایک دن میں نے اُن کو افسردہ خاطر دیکھا جس دن کہ انہوں نے یہ سنا تھا کہ فلاں پیر صاحب کو بیگم نے دعا کے لئے بیس ہزار روپے بھیجے ہیں۔

شیخ صاحب کے چھ بیٹے تھے۔ سب سے بڑے شیخ محمد عرب تھے جو والد کے خاص انیس وجلیس تھے۔ وہ رات دن کے ۲۴ گھنٹوں میں سے کم سے کم چھ گھنٹے روزانہ والد ہی کے پاس گزارتے تھے۔ آخر میں دارالعلوم ندوہ میں ادیب ہو کر چلے گئے تھے۔

ہمارا جو تعلق اس خاندان کے ساتھ تھا بحمد اللہ کہ اب تک باقی ہے اور شیخ محمد کے بیٹے شیخ خلیل عرب جو لکھنؤ یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر ہیں مجھے اسی قدر عزیز ہیں جس قدر ان کے والد میرے والد کو عزیز تھے۔

مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی علم وفضل میں وحید عصر تھے۔ والد فرمایا کرتے تھے کہ "مولوی محمد بشیر صاحب کی قوت مطالعہ بے مثل ہے۔ عبارات واشارات کا صحیح مفہوم سمجھنے والا ان سے بہتر میں نے کسی کو نہیں پایا۔" نواب صدیق حسن خان مدرسہ سلیمانیہ کی مہتممی سے جب میر دبیر کے عہدے پر گئے تو اُن کی جگہ یہ مہتمم مدارس ہوئے۔ مگر ان کو انتظامی امور سے دلچسپی نہ تھی۔ اس لئے شاہجہان بیگم نے جو بڑی مردم شناس تھیں ان کی تنخواہ مناصب میں منتقل کر دی۔ اور خدمات مہتممی والد کے سپرد کر کے ان کو سبکدوش کر دیا۔ ہر دوشنبہ کو تاج محل میں بلا کر ان کا وعظ سنا کرتی تھیں۔ مناظرہ میں بے نظیر تھے۔ حج کے لئے گئے تو وہاں شیخ دحلان سے مقابلہ ہوا۔ اسکے رد میں صیانۃ الانسان ایسی کتاب لکھی کہ وہ جواب نہ دے سکا۔ عربی نہایت عمدہ لکھتے تھے۔ ایک بار میرے ساتھیوں میں سے ایک شخص ان کے یہاں سے میرزاہد رسالہ قطبیہ پڑھنے کے لئے لائے۔ اس میں مولانا عبدالحی لکھنوی کا ایک خط ملاجوان کے نام تھا۔ باوجود اس کے کہ اس وقت مولانا عبدالحی ان کے ساتھ اس مسئلہ کے خلاف رسالہ بازی کر رہے تھے کہ حج میں مدینہ کی زیارت لازم نہیں ہے پھر بھی اس طرح انکو خطاب کیا تھا جیسے کوئی شاگرد اپنے استاد کو لکھتا ہے۔ اور ان کی عربیت کی فوقیت کو تسلیم کیا تھا۔

مرزا غلام احمد قادیانی جب دہلی میں میاں صاحب سے بحث کرنے آئے تھے اس وقت ان کے مشورہ سے یہی مقابلہ کے لئے بھوپال سے بلائے گئے تھے۔ انکی تقریر جذبات سے خالی اور تمامتر دلائل سے لبریز ہوتی تھی۔ ہمارے محل کے سامنے میر مسجد ہے اس میں ہر جمعہ کو وعظ فرماتے تھے۔ کبھی کبھی میں بھی سننے کو چلا جاتا تھا۔ سامعین کی تعداد تھوڑی ہوتی تھی۔ وعظ کیا کہتے تھے اچھا خاصہ سبق پڑھاتے تھے۔

یہ ہم سے فاصلہ پر رہتے تھے تاہم مہینے میں ایک دو بار ضرور والد کے پاس آتے تھے۔ میں انکی بڑی تکریم کرتا تھا اور مجھ پر شفقت بھی بہت فرماتے تھے۔ تقویٰ اور عبادت میں ان کا درجہ بلند تھا۔ مگر دنیا میں رہنے کا ڈھنگ نہیں جانتے تھے۔ کبھی کبھی بے تدبیر مصاحبوں کے اغوا سے بے قرینہ شادیاں کر بیٹھتے تھے جو نہ صرف ان کے لئے بلکہ ان کے خیرخواہوں کے لئے بھی پریشانی کا موجب ہوتی تھیں اکثر والد کو یہ جھگڑے سلجھانے پڑتے تھے۔

ان کی بیٹی کو بیاہنے کے لئے سہسوان کے ایک معزز اور دولت مند رئیس آئے۔ جماعت اہلحدیث میں اس شادی کی بڑی دھوم تھی۔ میں بھی والد کے ساتھ مدار المہام صاحب کی مسجد میں گیا۔ جہاں نکاح تھا۔ مجھے تعجب ہوا کہ مہر پچاس ہزار اشرفی مقرر ہوا۔ (باقی آیندہ)

شہ میرا دل گواہی دے رہا ہے کہ یہ شفائے عاجل شیخ صاحب کی مخلصانہ دعا کا نتیجہ تھی۔

شہ وہ عرصے سے بیمار ہیں۔ ناظرین دعائے صحت کریں۔

فتاویٰ

س ۱۷۱ } کیا فرماتے ہیں علماء کرام شریعت محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام درجواب صورت مسئلہ زیر بالتفصیل کہ شخص نے اپنی دختر نابالغہ کا نکاح کر دیا ہو۔ جب لڑکی مذکورہ بلوغت کو پہنچے اور وہ باپ کے نکاح سے انکار کرے کہ میں وہ نکاح نہیں جائز رکھتی۔ لہذا درخواست ہے کہ لڑکی مذکورہ نکاح مذکور فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟ ساتھ تشریح و دلائل قرآن وحدیث کے جواب تحریر فرمائیں۔

(سائل مسمی بہادر ولد عمر قوم امان سکنہ کبہر کہ ڈاک خانہ پنڈی بھٹیاں تحصیل حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ)

ج ۱۷۱ } جس لڑکی کا والد نابالغی میں نکاح کر دے۔ بلوغت کے بعد اُسے فسخ کرانے کا اختیار ہے حدیث میں آیا ہے ۔ الیکر تستامر فی نفسها۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے یستاذنها ابوها ان سے معلوم ہوتا ہے کہ استیذان لڑکی کا حق ہے جس کی نابالغی میں وہ محل نہیں۔ یہی حق اس کو بعد بلوغت دیا ہے۔ یہی مفہوم اس روایت سے نکلتا ہے۔ ان جارية بكرا اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان اباها زوجها وهی كارهة فخيرها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ابوداؤد) اس موقع پر بھی آنحضرت صلعم نے محض لڑکی کی کراہت کو فسخ نکاح کی علت ٹھرایا ہے۔ چنانچہ علامہ محمد بن اسماعیل امیر یمانی صاحب سبل السلام لکھتے ہیں۔ فالعلة كراهتها فعليها علق التخيير لانها المذكورة فكانه صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا كنت كارهة فانت بالخيار۔ ایک روایت میں آیا ہے۔ ان رجلا زوج ابنته وهی بكر من غيرا مرها ففرق بينهما النبی صلی اللہ علیہ وسلم (دارقطنی)

۱۹۰۹ء میں لاہور کی چیف کورٹ میں میاں شاہ دین چیف جج نے ایک فیصلہ کیا تھا۔ وہ بھی فسخ نکاح کی تائید کرتا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۷۲ } سکینہ کا نکاح زید سے ہوا۔ اور اس نے بیان کیا کہ میرا خاوند فوت ہو چکا ہے عرصہ تک وہ زید کے گھر آباد رہی۔ پھر ایک شخص کسی جگہ سے آیا اور اس نے بیان کیا کہ میرا نکاح سکینہ سے پڑھا ہوا ہے۔ جب گاؤں کے سرکردہ لوگوں نے اس سے اس امر پر گواہ طلب کئے تو وہ گاؤں سے چلا گیا۔ پھر واپس نہیں آیا۔ کیا شرعاً سکینہ کا نکاح زید سے صحیح ہے۔ عورت حلفیہ بیان کرتی ہے کہ اس کا پہلا خاوند فوت ہو چکا ہے۔

(ایک خریدار "اہلحدیث")

ج ۱۷۲ } مسمات سکینہ کا نکاح صحیح ہے جبکہ اس کے بیان کے خلاف کوئی معتبر گواہ شہادت نہیں دے سکا۔ اور وہ عورت حلفیہ بیان دے چکی ہے کہ اس کا خاوند فوت ہو گیا ہے۔ ایسے معاملہ میں جہاں معلومات کا ذریعہ محض عورت کی ذات ہو اللہ تعالیٰ نے عورت کا اقرار معتبر رکھا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ (الایہ۔ البقر) اور مدعی نکاح اول کا دعوےٰ بے ثبوت ہے۔ اس واسطے صحیح نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۱۷۳ } پولیس کی نوکری جائز ہے یا نہیں؟

ج ۱۷۳ } پولیس کی نوکری جائز ہے۔ بشرطیکہ فرائض حفاظت رعایا اچھی طرح ادا کرے۔ اللہ اعلم!

س ۱۷۴ } پولیس میں جو لباس پہنا جاتا ہے وہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

ج ۱۷۴ } جو منع کپڑے کا نہ ہو۔ اور مشابہ کفار بھی نہ ہو۔ پائجامہ ٹخنوں سے نیچے نہ ہو۔ تو جائز ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۷۵ } کیا حکم ہے جبکہ ایک مصنف لکھتا ہے کہ قرآن مجید میں بعض مواقع پر قافیہ اور بندش کے لئے غیر انسب الفاظ مستعمل ہیں جیسے اور قافیہ کے لحاظ سے تو وہی انسب واحسن ہوتا ہے مگر اصول زبان کی حیثیت سے وہ یقیناً غیر انسب اور غیر احسن ہوتا ہے۔

۲ - یہ بھی لکھتا ہے کہ کچھ نہیں معلوم کہ کونسی سورۃ کس مقصد پر نازل ہوئی ہے۔ اسمائے سور سے بجائے رہبری کے غلط خیال ہوتا ہے۔ یہ نام بے شک عرب کے مذاق کے مطابق رکھے گئے ہیں جیسا کریما۔ مقیما۔ اللہ خدائی۔ گلستان۔ بوستان وغیرہ کے نام سے مضمون کی طرف کچھ رہبری نہیں۔ اسی طرح نمل، عنکبوت۔ بقرہ۔ واللیل والضحیٰ وغیرہ سے کچھ پتہ نہیں لگتا کہ اس سورت میں کیا ذکر ہوگا۔

سوال یہ ہے کہ جو شخص قرآن مجید کے متعلق ایسا لکھے یا اعتقاد رکھے۔ شرعاً اس کا اعتقاد صحیح ہے یا غلط۔ اور اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے۔ بینوا۔

ج ۱۷۵ } متکلم نے علم بیان کی اصطلاح پر کلام کیا ہے۔ گو الفاظ غیر موزون ہیں۔ لیکن نیت نیک ہے۔ لہذا قابل عفو ہے۔

(۲) مصنف کے فقرے سے عدم تفکر کا نتیجہ ہے۔ نیت نیک ہے۔ لہذا فتویٰ کفر فسق نہیں لگ سکتا۔ مگر علمی غلطی ضرور ہے۔ عفا اللہ عنہ۔

متفرقات

خطرے کا الارم | اہلحدیث کی اشاعت میں روز افزوں کمی واقع ہو رہی ہے۔ اس کی بابت اس کے ناظرین کو عموماً اور بہی خواہاں کو خصوصاً کئی دفعہ توجہ دلائی جا چکی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس امر کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ اگر خدانخواستہ اہلحدیث کی اشاعت میں کوئی رکاوٹ پیدا ہو گئی تو ہم بری الذمہ ہونگے۔ کیونکہ موجودہ حالت میں اخبار اپنا خرچ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

بہی خواہاں کا فرض | ہے کہ وہ توحید و سنت کے منادکو حتی الامکان بام ترقی پر پہنچائیں۔ تاکہ تبلیغ و اشاعت کا کام بدستور جاری رہے۔

رسید زر مدرسہ مدینہ منورہ | عالی جناب سیٹھ ابراہیم حسن و جناب عبدالشکور احمد سیٹھ صاحبان نے مرحوم مغفور عبداللہ یونس سیٹھ کی طرف سے مبلغ ماہ ضـ۲۵ روپیہ کی گراں قدر امداد بنام مدرسہ دار الحدیث مدنی روانہ فرمائی ہے جو مدرسہ ہذا میں پہنچی۔ خداوند کریم ان حضرات پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ اور مال و جان میں برکت کرے اور دیگر حضرات کو جیراں رسول اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس دینی، ملی، تبلیغی جہاد "دار الحدیث مدنی" میں حصہ لینے اور امداد کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

(احمد دہلوی۔ ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ)

دفتر اہلحدیث امرتسر | کی معرفت شوال ۱۳۵۵ھ میں مبلغ تین صد روپیہ نقد (بنام مدرسہ علوم القرآن والحدیث واقع مدینہ منورہ) جو حافظ مولانا عبدالرحمن صاحب آزاد دہلوی نمایندہ مدرسہ مذکور کے ہاتھ بھیجے گئے۔ وہ مدرسہ ہذا میں پہنچے۔ جزاہم اللہ خیرا۔ خداوند کریم ان تمام حضرات کے مال و جان اور اولاد میں برکت دے۔ آمین! اور انصار مدینہ کی شمولیت کے شرف سے اُن کو مشرف فرمائے۔

شیخ احمد الدہلوی مہتمم مدرسہ دار علوم القرآن والحدیث مدینہ منورہ۔ ۱۵۔ محرم ۱۳۵۶ھ

اشاعت فنڈ | کل میزان ۹ ۱۵-۹-۰۰

غریب فنڈ | میں از فتویٰ فنڈ ۱ ؍ سابقہ ۸ جملہ ۲ ۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۱ ؍ بقایا ۸۔ از سائل عنایت عبدالستار کا سٹیج ۸؍۔ میزان ۵۔ بقایا فنڈ ۸؍

وصولی داخلہ | ۱۰۶ خیر الدین کیلہ۔ ۱۰۷ سردار احمد نوشہرہ مجاسنگہ۔

کیا وی پی نہ بھیجے جایا کریں

خریداران اہلحدیث سے ایک سوال

جیسا ہے کہ جملہ ناظرین کو معلوم ہے کہ دفتر ہذا سے قیمتہً اخبار جاری کروانے کے دو ہی طریق ہیں۔ (۱) قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجکر۔ (۲) دفتر سے وی پی طلب کی جائے۔ لیکن منی آرڈر بھیجنے کی صورت میں طرفین کو فائدہ رہتا ہے۔ اور وی پی کی صورت میں نقصان کا احتمال ہوتا ہے۔ اس لئے ناظرین کو بار بار تاکید کی جاتی ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی ارسال کیا کریں۔

ماہ مئی کے وی پی | جو سابقہ خریداروں کو بھیجے گئے۔ ان میں سے اس دفعہ بہت سے وی پی واپس آئے ہیں۔ جس کی وجہ سے دفتر کو ناقابل برداشت نقصان پہنچا ہے۔ اس لئے جملہ ناظرین سے استفسار کیا جاتا ہے کہ اگر وی پی واپس ہی کرنے ہوتے ہیں تو کیا آیندہ وی پی نہ بھیجے جایا کریں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

ناظرین اہلحدیث خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں۔ (منیجر)

انجمن اہل حدیث فیض آباد کا وقف خطرے میں | یہ وقف ایک معقول جائیداد پانچ ہزار روپے کا ہے۔ جس پر اہل بدعت نے قبضہ جما رکھا ہے۔ ان پر انجمن اہل حدیث نے کرایہ کا دعویٰ کیا منصفی میں ڈگری ملی۔ ایک سو چالیس روپیہ کی ڈگری اور مکان پر قبضہ دلایا گیا۔ مگر اہل بدعت نے اپنی متفقہ قوت اور اپنی جماعت کی کثرت کے زور پر جج میں اپیل دائر کر کے ہر طرح کی جائز و ناجائز کوشش کو کام میں لا کر اپیل منظور کرائی۔ جس میں وقف سے انکار اور اپنی ملکیت کا اظہار کیا گیا۔ یہاں نہ میرا کوئی ساتھ دینے والا ہے نہ مدد۔ مصارف کا بار گراں ہے۔ اب یہ وقف برباد ہوتا ہے۔ اور ایک اچھی خاصی جائداد ہاتھ سے جاتی ہے۔ خیر جس طرح بڑے بھلے بن پڑا لکھنؤ کے چیف کورٹ میں اپیل دائر کر دیگئی مگر مصارف کے لئے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے۔ خطرہ ہے کہ خرچ نہ ہونے سے کام بگڑ نہ جائے۔ اگر ہماری حالت ایسی بے حس ولاخیر ہے تو نہایت افسوس کے ساتھ اس مکان اور اس وقف سے ہاتھ دھونا پڑیگا۔ جس کی آمدنی سے ایک مدرسہ ۲۲ سال سے چل رہا تھا جو اب بند ہو گیا ہے۔ ہمیں اپنی جماعت کے صاحبان خیر سے یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ مکان اور وقف برباد ہو جائے اور مجھے آپ کی نسبت کسی ایسی رائے کے قائم کرنے کا حق ہو جائے جس کا اس وقت اظہار مناسب نہیں۔ لہذا سخاوت کے میدان میں قدم رکھئے اور اپنے ایک مصیبت زدہ بھائی کی مدد کر کے ثواب دارین حاصل فرمائیے۔ جملہ رقوم امدادی میرے نام روانہ فرمائیں۔

(مولوی محمد یوسف شمس محمدی کالج معہ فیض آباد)

کتب خانہ نذیریہ دہلی | کے منیجر مولوی عبدالرؤف صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت سلطان معظم نے ان کو ایک چوغہ ارسال فرمایا ہے۔ نیز کتب خانہ کے لئے اپنی مطبوعات کا ایک ایک نسخہ فرمایا ہے۔ (مبارکباد)

ملکی مطلع

سرحدی ڈاکو وزیری یا فراری؟

جب سے وزیرستان میں لڑائی شروع ہوئی ہے۔ اکثر ہندو اخباروں میں ہندو لڑکیوں اور لڑکوں بلکہ مردوں کے اغوا کرنے کا ذکر ہوتا چلا آرہا ہے۔ جس سے یہی متبادر ہوتا ہے (اور ان لوگوں کا مقصد بھی یہی ہے) کہ ڈاکوؤں سے مراد وزیری لوگ ہیں جو گورنمنٹ سے برسرپیکار ہیں۔ ہم تو ان ڈاکوؤں کی حقیقت عرصے سے جانتے ہیں۔ کیونکہ ہم نے کتاب "قید یاغستان" پڑھی ہوئی ہے جس میں مصنف مسٹر اکرم (سب اوورسیر) نے اپنی اور اپنے ساتھی (ایک ہندو ٹھیکیدار) کی گرفتاری کے ایام میں تکلیفات اور بعد ازاں وہاں سے فرار کا ذکر مفصل کیا ہوا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ سرحد کے انگریزی علاقہ سے جرائم پیشہ لوگ سزا کے خوف سے یا بعد سزا جیل سے بھاگ کر پہاڑوں میں جا چھپتے ہیں۔ ان کا نام مصنف مذکور نے اپنی اصطلاح میں "فراری لوگ" رکھا ہے۔ یہ لوگ دراصل انگریزی رعایا میں سے ہیں۔ وہاں جا کر انہوں نے اپنی جمعیت بنا رکھی ہے جس کا سراغ ڈاکہ زنی کے واقعات سے ملتا ہے۔ ان کے نزدیک اصل مقصود مال حاصل کرنا ہے۔ نہ وہ مسلم کو چھوڑتے ہیں نہ کافر کو۔ چنانچہ اکرم مذکور بھی باوجود مسلمان ہونے کے ان کے زیر حراست رہا ان کی زندگی اور معاش کا خلاصہ یہ فارسی شعر ہے۔

گاہ بت شکنی گاہ بمسجد زنی آتش
این مذہب تو گبر و مسلمان گلہ دارند

یہی لوگ ہیں جو آج کل ڈاکہ زنی کرتے ہیں۔ بقول مسٹر اکرم ان کے دلال انگریزی علاقہ میں پھرتے ہیں جو سودے کراتے ہیں۔ روپیہ اور آدمی لے جاتے ہیں۔ مصنف مذکور نے اس امر کو تفصیل سے لکھا ہے کہ یہ لوگ اپنے قیدیوں سے کشتی لڑواتے ہیں۔ قیدی چاہے کتنا ہی معزز آدمی ہو اس کا لنگوٹا بندھوا کر ڈھول بجوا کر کشتی لڑواتے اور چوتڑوں پر ڈنڈے مارتے ہیں کہ اچھی طرح کشتی کرو۔ یہ تو ہؤا ان کی تفریح کا سامان۔ اس کے باوجود لیڈیوں کو کھانا بھی اچھا دیتے ہیں۔ تاکہ ان کی قیمت بھی اچھی پڑے۔

مسٹر اکرم نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں اپنی قید کے زمانہ میں پیر صاحب بھی بن گیا۔ ان لوگوں کو تعویذ بھی دیتا اور ان کو عذاب الٰہی سے بھی ڈراتا۔ تاہم رات کو سوتے وقت ہمارے پاؤں میں زنجیر ڈال دیتے تھے۔ ہماری وعظ و تذکیر کا ان پر بظاہر کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ وہ ایسے خونخوار ہیں گویا مولانا حالی مرحوم کا یہ مصرع انہی پر چسپاں ہوتا ہے ؎

وہ ہیں قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بیباک جیسے

اگر ہندو اخبارات میں مندرجہ خبروں کی صحت تسلیم کی جائے جو آئے دن ہندوؤں کے اغوا کا ذکر کرتے رہتے ہیں تو اس فعل قبیح کے مرتکب یہی لوگ ٹھہرتے ہیں۔ جن کا نہ کوئی دین ہے نہ دھرم۔ اس کے ثبوت میں یہ خبر بھی کافی روشنی ڈالتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"۱۰ جون۔ صوبہ سرحد کے ایک گاؤں سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سرحدی ڈاکوؤں نے تیرہ کے ایک مشہور عالم کو بالجبر اغوا کرنے کی کوشش کی تھی۔ تاکہ زر فدیہ کے وصول کرنے کے بعد اسے رہا کر دیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مولانا عبدالرحمن ایک متمول عالم ہے۔ ایک رات چھ پٹھان اس کی مسجد میں آئے اور انہوں نے رات بسر کرنے کی اجازت چاہی۔ مولانا نے نہ صرف رات بسر کرنے کی اجازت دی۔ بلکہ ان کی استراحت کے سارے لوازم فراہم کر دیئے آدھی رات کے وقت ان اجنبیوں نے خنجر نکالے اور مولانا کو قتل کرنے کی دھمکی دی۔ اسکے بعد وہ مولانا کو ایک ایسے مقام پر لے گئے جو مسجد سے چھ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اتفاقاً مولانا کو ایک پٹھان سے خنجر کے چھین لینے کا موقع مل گیا۔ جسکے ذریعے انہوں نے پٹھانوں کا مقابلہ کر کے ان میں سے دو کو شدید مجروح کر دیا۔ اور خود کامیابی کے ساتھ اپنے گاؤں واپس آگئے۔ چونکہ مولانا عبدالرحمن ایک متمول عالم ہیں۔ اس لئے اندازہ کیا جاتا ہے کہ حملہ آوروں کا مقصد فدیہ وصول کرنے کا تھا۔" (انقلاب لاہور ۱۲ جون ۱۹۳۷ء)

نیز سکرٹری آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے جو اعلان شائع کیا ہے۔ اس میں بھی وزیریوں کو اس فعل قبیح سے علیحدہ رکھا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ حسب ذیل ہیں:-

"سرحد کی جنگ کے آغاز میں ہی ہندو عورتوں اور مردوں کا اغوا شروع ہو گیا۔ ہمارے بعض ہموطن اغوا کی ان وارداتوں کو روکنے کے لئے جوش میں ہوائی جہازوں سے قبائل پر بم باری کی حمایت کرنے لگے۔ موضع عمر تیز خیل کی اغوا شدہ لڑکی بانسری بائی کا بیان حالات پر کافی روشنی ڈالتا ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ اس بیان کے مطابق لوگ سرحدی جنگ کو اسکی اصلی شکل میں دیکھنے لگیں گے۔

بانسری بائی کی کہانی عجیب و غریب ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اغوا کنندگان کا ان قبائل کے ساتھ کوئی تعلق نہیں جو برطانیہ کے خلاف منظم جنگ میں مصروف ہیں۔ اس نے اپنی تمام کہانی کے دوران میں اغوا کنندگان کو ڈاکوؤں کے نام سے یاد کیا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ اغوا کنندگان میں سے دو اشخاص اسکے اپنے گاؤں کے تھے۔ ان میں سے ایک شخص وہ تھا جس نے اسکی بڑی بہن کے ساتھ شادی کی درخواست کی تھی لیکن

اسے نامنظور کر دیا گیا تھا۔ دوسرا شخص گاؤں کے زمیندار کی زمین پر بطور مزدور کام کرتا رہا تھا۔ لڑکی کے بیان کے مطابق یہی دو اشخاص جرم کے ذمہ دار ہیں۔

فقیر ایپی جو گورنمنٹ کے ساتھ خونریز جنگ میں مصروف ہے۔ اس قسم کی تعلیم کی کس طرح اجازت دے سکتا تھا۔ بانسری بائی کے بیان کے مطابق حملہ آوروں کا مقصد انتقام یا ذاتی فائدہ تھا۔ بانسری بائی کی کہانی سے مزید ظاہر ہوتا ہے کہ سرحد میں گورنمنٹ بالکل کام نہیں کر رہی لڑکی نے نہ صرف اپنے گاؤں میں ہی بلکہ نزدیکی گاؤں میں بھی اپنی چیخوں سے لوگوں کو متوجہ کر لیا لیکن کوئی پولیس مین کہیں نظر نہیں آتا تھا لڑکی کی واپسی بھی عجیب و غریب طریقہ سے ہوئی لڑکی کو سول یا فوجی حکام نے واپس نہیں دلوایا بلکہ برطانوی علاقہ کے چند اشخاص نے جن کا ڈاکوؤں کے ساتھ کچھ تعلق معلوم ہوتا ہے۔

کیا ہم امید رکھیں کہ اس بیان کے بعد ہمارے دوست ڈاکوؤں اور اغوا کی وارداتوں کا سرحدی جنگ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔" (پرتاپ لاہور ۱۳ جون ۱۹۳۷ء)

رہے وزیری وہ چونکہ اپنے خیال میں جہاد کر رہے ہیں۔ اور جہاد ایک اسلامی حکم ہے جس میں اس قسم کے افعال کی سخت مخالفت ہے۔ اس لئے قرین قیاس نہیں ہے کہ وہ اس فعل کے مرتکب ہوتے ہوں بلکہ وہ اپنے مذہبی احکام کے ماتحت ایسے فعل قبیح سے مجتنب رہتے ہوں گے۔ چونکہ ان دونو گروہوں میں بہت بڑا فرق ہے اور یہ فرق حکومت کو بھی معلوم ہے۔ جس کا علم ہمارے علم سے بہت وسیع ہے اس لئے ہندو اخبارات کی ایسی خبروں سے غلط فہمی میں مبتلا نہ ہونا چاہئے۔

وزیرستان کی حالت

وزیرستان کے متعلق جو خبریں آ رہی تھیں۔ ان کو ہم جیسے دور دراز بیٹھے ہوئے نہیں سمجھ سکتے۔ کہ ان کی حقیقت کیا ہے۔ کبھی سنتے ہیں کہ فقیر ایپی بھاگا بھاگا پھرتا ہے۔ کبھی سنتے ہیں آزاد قبائل اس سے بیزار ہو رہے ہیں کبھی خبر آ جاتی ہے کہ اسکے معاونین اور فقیر پیدا ہو گئے ہیں کبھی خبر آتی ہے کہ پٹھان قبائل صلح کی درخواست کرتے ہیں۔ یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ سرکار ان کو گفتگو کے لئے بلا رہی ہے۔ سب سے عجیب خبر وہ ہے جس کا مضمون ہے کہ ۱۵ جون کو جو جرگہ مصالحت کے لئے طلب کیا گیا ہے اس میں قبائل کے افراد ساٹھ ہزار کی تعداد میں شریک ہوں گے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر قبائل کے ساٹھ ہزار افراد شریک ہونگے تو انگریزی نمائندے کتنے ہونگے۔ ان سب کے بیٹھنے اور جرگہ منعقد کرنیکا انتظام کتنا ہوگا۔

اصل بات یہ ہے کہ اس قسم کی خبریں بہت اڑتی پھرتی ہیں۔ اگر ہم نے محدثین کے اصول حدیث نہ پڑھے ہوتے تو ایسی مختلف خبریں سن کر اور پڑھ کر پریشان ہو جاتے۔ مگر چونکہ ہمیں محدثین کرام اور علمائے منطق کے قواعد کا علم ہے اس لئے ہمیں ان کے سمجھنے میں پریشانی نہیں ہوتی۔ بلکہ ہم جان لیتے ہیں کہ ؎

کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری میں

اس ہفتے کی خبروں کا خلاصہ یہ ہے کہ لڑائی جاری ہے۔ قبائل حملہ کر کے مویشی وغیرہ لے جاتے ہیں۔ انگریزی علاقہ کے دیہات کو لوٹتے ہیں۔ فوج انکا پیچھا کرتی ہے۔ دونوں طرف سے گولیاں چلتی ہیں۔

آہ! آج مرزا صاحب قادیانی زندہ ہوتے جن کا قول تھا کہ میں امن کا شہزادہ ہوں۔ میرے آنے سے دنیا میں جنگ و جدال بند ہو گیا۔ اور آئندہ بھی بند رہیگا۔ چنانچہ ان کا ارشاد ہے ؎

(۱) فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ
عیسےٰ مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا

(۲) جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگوں کے سلسلے کو وہ یکسر مٹائیگا

(۳) پیوینگے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
کھیلیں گے بچے سانپوں سے بےخوف و بےگزند

(۴) یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا

(درثمین صفحہ ۵۳)

تو ہم ان سے پوچھتے حضرت یہ ہم کیا دیکھتے اور سنتے ہیں کہ دنیا کا کوئی حصہ جنگ و جدال سے خالی نہیں۔ اور جو خالی ہے وہ بھی مشغول پیکار ہونے والا ہے۔

اَفَسِحْرٌ هٰذَا اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۝

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کا تبلیغی جلسہ

علاقہ جنڈیالہ گورو ضلع امرتسر میں پہلے بھی کئی جلسے ہو چکے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ اس علاقہ کے اعیان اہل حدیث کی وابستگی جمعیۃ ہذا سے کافی ہو چکی ہے۔ چنانچہ اہالیان جنڈیالہ کی خواہش ہے کہ ماہ اکتوبر ۱۹۳۷ء میں جمعیۃ کی طرف سے جنڈیالہ میں ایک کانفرنس منعقد ہو بدیں غرض دو روزہ جلسہ ۵-۶ جون ۱۹۳۷ء کو کیا گیا۔ جلسہ ہر دو روز اپنی حیثیت کے لحاظ سے کامیاب رہا۔ جلسہ میں خاکسار اور مولوی عبد المجید صاحب ہزاروی کی تقریریں خاص موضوع پر ہوئیں دیگر حضرات نے بھی توحید و سنت کے وعظ کئے۔ اثر اچھا ہوا۔ فالحمد للہ۔

(عبد اللہ ثانی (امرتسری) ناظم جمعیۃ ہذا)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

ایک انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ جس میں ہندوستان کے مستقبل اور مسلمانوں کی آئندہ زندگی کا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ قیمت ۴ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

مومیائی

۳۱/۵

مصدقہ علمائے اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ
اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے
جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں
درد موقوف ہو جاتا ہے۔۔۔۔ کے بعد استعمال کرنے سے
طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا ادنیٰ
کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے
درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور
جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا
کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک
چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک
عہ۔ آدھ پاؤ ۹ؔ۔ پاؤ بھر ۱۸ؔ مع محصول ڈاک
ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

تازہ ترین شہادات

مسٹر امیر الدین صاحب انسپکٹر پولیس سرگودھا

"آپ کی تیار کردہ مومیائی صرف دو مرتبہ میں
منگائی۔ استعمال کیا میرے لئے بہت مفید ہوئی
دو چھٹانک اور بھیج دیں" (۲-اپریل ۱۹۳۷ء)

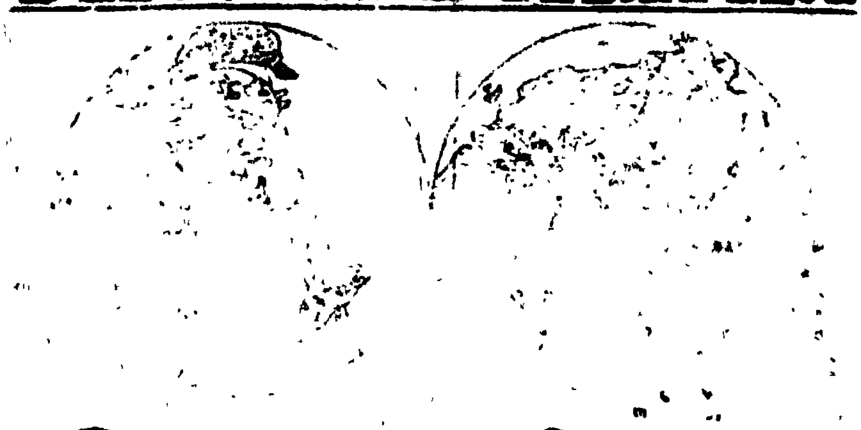
جناب محمود عالم صاحب رسڑا

"ہم نے اپنے دوستوں کے لئے کئی مرتبہ مومیائی
منگائی۔ سب کو فائدہ ہوا۔ ابھی ایک ہفتہ
ہوا ہمارے ایک دوست نے ایک چھٹانک
منگائی جس سے اسکو بہت فائدہ ہوا۔ اب
ان کے نام تین چھٹانک اور بھیج دیں۔
(۲۳-اپریل)

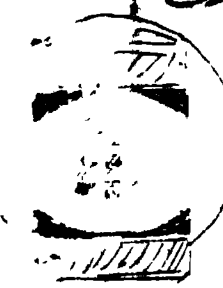
مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

PT THAKUR DATTA SHARMA VAIDYA'S

AMRITDHARA



Reaches Every Corner of the World



پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی

अमृत धारा

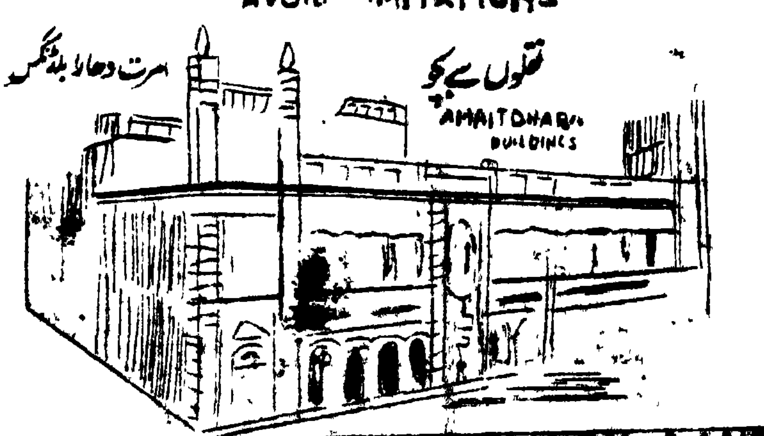
امرت دھارا

संसार के कोने में पहुंचता है

دُنیا کے کونے کونے میں پہنچتی ہے

AVOID IMITATIONS

نقلوں سے بچو



AMRITDHARA PHARMACY LAHORE

منگوانے کا پتہ

مینیجر امرت دھارا ۲۳ لاہور

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب لالہ چیتن داس صاحب جین

بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس۔

سب جج بہادر درجہ چہارم گڑھ شنکر

نمبر ۱۹۳۸ء۔ پیشی پختہ ۱۲ - خام ۱

کمال الدین ولد کا کا ذات بافندہ سکنہ سنڈوعہ تھانہ گڑھ شنکر۔

بنام رحمان ولد علیا۔ علیا ولد بوٹا ذات بافندہ سکنائے سنڈوعہ حال وارد موضع بستی جاگیر ڈاکخانہ واصلی گنج تحصیل چونیاں ضلع لاہور۔

دعوے مبلغ -/۲۵۰ روپیہ

زر اصل بروئے تحریر بہی

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی رحمان علیا مذکور تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام رحمان علیا مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر رحمان، علیا مذکور تاریخ ۱۲ جولائی ۱۹۳۷ء کو مقام گڑھ شنکر حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ یکم جون ۱۹۳۷ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم　　مہر عدالت

باجلاس جناب ملک فتح خان صاحب تحصیلدار اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم نواں شہر

پنجاب سنگھ ولد شیر سنگھ جٹ ساکن موتی پور ذیل تحصیل نواں شہر۔ مدعی

بنام کرم سنگھ ولد گھنہ جٹ ساکن موتی پور ڈلہ تحصیل نواں شہر مدعا علیہ۔

دعویٰ [illegible] روپیہ بابت معاملہ سرکاری مع سود بتفصیل ذیل:۔

معاملہ سرکاری فصل ربیع ۱۹۳۶ء [illegible]

خریف ۱۹۳۶ء [illegible] وسود [illegible]

ہرگاہ مدعی نے عدالت ہذا میں درخواست معہ حلفی بیان دیا ہے کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ اور اس کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا مدعا علیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اصالتاً یا وکالتاً عدالت ہذا میں بتاریخ $\frac{6}{37}$ ۲۲ حاضر ہو کر پیروی وجوابدہی مقدمہ کی کریں۔ ورنہ اسکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۸ ماہ جون ۱۹۳۶ء بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم   مہر عدالت

سید البشر

مصنفہ مولوی ابو سعید عبدالرحمٰن صاحب فریدکوٹی

نہایت محنت وجانفشانی سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق توریت، زبور، انجیل سے پچاس پیشگوئیاں درج کی ہیں۔ ایک قابل [illegible] ہے۔ عیسائیوں میں تبلیغ کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۴؍

۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کی بے مثل تصانیف

تفسیر واضح البیان } تفسیر ہذا کہنے کو تو سورہ فاتحہ کی ہی تفسیر ہے مگر حقیقت میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ کیونکہ ہر آیت کی تفسیر میں عمدہ عمدہ نکات۔ حکمت و معرفت کے رموز۔ مسائل اختلافیہ کے حل بیان کئے گئے ہیں۔ مسئلہ ختم نبوت۔ فاتحہ خلف الامام۔ مسئلہ مدرک رکوع پر سیر کن بحث کی ہے۔ مخالفین کے معقول جوابات دیئے گئے ہیں۔ نیز سورہ فاتحہ کے فضائل اور مختلف اعمال بھی درج کئے گئے ہیں۔ غرضیکہ دریا کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ پہلا ایڈیشن صرف ایک ہزار کی تعداد میں چھپا تھا۔ جو ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے۔ کتابت طباعت اعلےٰ۔ کاغذ نفیس۔ قیمت ۸؍ ۔ مجلد ۱۲؍

شہادت القرآن ہر دو حصہ } جس میں قرآن مجید اور حدیث شریف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کو ثابت کیا گیا ہے۔ لفظ توفی (جو اس مسئلہ کی جان ہے) کی تحقیق انیق کی گئی ہے۔ تمام مضمون عالمانہ بھی ہے اور عامیانہ بھی۔ مرزا صاحب قادیانی نے وفات مسیح کے جو جو دلائل پیش کئے تھے ان کے مفصل ومسکت دندان شکن جوابات دیئے گئے ہیں آج تک اس کتاب کا جواب مرزائی امت دینے سے مجبور ہے۔ قیمت حصہ اول ۱۲؍ ۔ دوم ۱۲؍ ۔ مکمل [illegible]

فرقہ ناجیہ } مولانا صاحب نے اس رسالہ میں بدلائل واضح ثابت کیا ہے کہ امت محمدیہ میں فرقہ ناجیہ صرف مذہب اہل حدیث ہی ہے۔ اپنے دعوے کی صداقت میں احادیث، اقوال بزرگان وغیرہ پیش کئے ہیں۔ یہ رسالہ تین مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔ ہر ایڈیشن میں اضافہ ہوتا رہا ہے۔ قیمت صرف ۴؍

سیرت محمدیہ } رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر ایک مختصر مگر جامع رسالہ ہے بچوں کے لئے خصوصاً از حد مفید ہے۔ قیمت ۲؍

صدائے حق } حیات مسیح پر ایک مختصر مگر جامع رسالہ۔ قیمت ۱؍

مئین نامہ و نین نامہ } پنجابی اشعار میں عشق رسول صلعم میں سی حرفیاں لکھی ہوئی ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۱؍

منگوانے کا پتہ :۔ منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

مغلظات مرزا } مصنفہ مولانا نور محمد صاحب سہارنپوری۔ جس میں مرزا صاحب قادیانی کی تصنیفات وتقریرات سے بے شمار گالیاں یکجا جمع کردی ہیں جو وہ مسلم اور اپنے مخالفین کو دیتے رہے۔ ان سے ان کے اخلاق عالیہ کا بخوبی پتہ چل جاتا ہے۔ قیمت ۴؍

ویدارتھ پرکاش } پنڈت آتمانند صاحب نے اس کتاب میں ویدوں کی تعلیم پر بہت عمدہ تنقید کی ہے اور ظاہر کیا ہے کہ ایسی تعلیمی کتب کیونکر الہامی ہو سکتی ہیں۔ قابل دید اور بے نظیر کتاب ہے۔ قیمت رعایتی ۱۰؍

منگوانے کا پتہ :۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

نمونہ منگا کر پہلے تجربہ کر لیجئے
آزمائش شرط ہے

قوت مردمی کا شرطیہ علاج

اگرچہ اشتہاری دواؤں نے آپ کو بالکل بدظن کر دیا ہے۔ لیکن ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلا مقوی [illegible] دوا مرد امریدنی ہٹ صرف دس روز کے لئے بطور نمونہ طلب کیجئے۔ انشاء اللہ اس قلیل مدت میں آپ کو [illegible] محسوس ہوگا۔ اور اس کی حیرت انگیز اثر کے آپ خود قائل ہو جائیں گے۔ پھر اس وقت آپ [illegible] یا نصف بکس منگا کر استعمال کریں۔ مگر [illegible] شرطیں لکھنا ضروری ہے۔
شرط اول۔ دوا کو ناجائز کام کے لئے استعمال نہیں کروں گا۔ شرط دوم حسب تحریر دوا باقاعدہ استعمال کروں گا۔ شرط سوم۔ تا اختتام [illegible] قائم رکھوں گا مفت خور احباب خط وکتابت میں وقت ضائع نہ کریں۔ کیونکہ میرے پاس [illegible] قیمت نمونہ ایک روپیہ چودہ آنہ (ع۱۴) نصف بکس [illegible] آنہ۔ پورا [illegible] ڈاک۔ غیر ملکی احباب کل قیمت و محصول ڈاک پیشگی [illegible] ادا کریں۔ [illegible] مفت طلب کیجئے۔

طلاء مقوی

پٹھوں اور کمزوروں کے لئے ایک بہترین چیز ہے۔ عضو مخصوص کی جملہ خرابیاں، کجی، لاغری، سستی وغیرہ سب اس سے دور ہو جاتی ہیں۔ اسکے چند روزہ استعمال سے بالکل ناکارہ اور مایوس مریض شاد اور بامراد ہو جاتا ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی تین روپیہ۔

دوا مرد امریدنی نمبر ۳

قوت باہ کے مریضوں کے لئے آب حیات کا کام دینے والی ایک بینظیر دوا ہے۔ بے حد مقوی باہ اور دافع سرعت انزال ہے۔ پوری خوراک ایک مرتبہ مستقل کے ساتھ استعمال کر کے قدرت خداوندی کا کرشمہ دیکھئے۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ کشتہ جات اور مضر اشیاء سے مبرا ہے۔ قیمت چالیس خوراک چار روپیہ۔

پتہ:- منیجر انصاری دواخانہ رجسٹرڈ مقام مئو آئمہ ضلع الہ آباد یوپی۔

جامع النحو

از مولانا حکیم محمد احمد صاحب مدرس الاصلاح سرائمیر [illegible] علم نحو کے متعلق بہت سے رسالے، کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ مگر حکیم صاحب ممدوح جو علم صرف نحو کی [illegible] ہیں۔ آپ نے طلباء کی مشکلات کو [illegible] ہوئے اس کتاب میں ایسا عمدہ حل فرمایا ہے کہ علم نحو بالکل آسان ہو گیا ہے۔ تمام کتاب [illegible] ہے۔ مثالیں وغیرہ [illegible] میں [illegible]۔ قیمت ۶/

پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

عربی کا معلم حصہ اول و دوم

میزان الصرف سے لیکر کافیہ تک کے تمام ضروری مسائل بالکل جدید اور نہایت سہل طریق پر لکھے گئے ہیں۔ سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ قواعد کی تعلیم کے ساتھ ساتھ زباندانی کی تعلیم بھی دی گئی ہے۔ متعدد علمائے فن کی رائے کا خلاصہ ہے کہ تسہیل عربی کے لئے جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں سب سے بہتر اور سب سے مفید یہ کتاب ہے۔ قیمت حصہ اول ۳/ حصہ دوم ۵/۔ کلیہ حصہ اول ۳/ حصہ دوم ۵/۔ مکمل [illegible] روپے
(ملنے کا پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر)

تصانیف منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری

محمدیہ پاکٹ بک مجلد

جدید اڈیشن۔ بجواب پاکٹ بک احمدیہ۔ جس میں مرزائی مشن کے ہر مضمون پر مفصل و مدلل بحث کی ہے۔ اس کی قبولیت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ پہلا اڈیشن دو تین ماہ میں فروخت ہو گیا۔ نئے ایڈیشن میں نہایت ترمیم و اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۳/

عالم کباب مرزا

جس میں مرزا صاحب کی مشہور پیشگوئی عالم کباب پر مفصل بحث کر کے مرزا صاحب کو ان کے بلند دعاوی میں غیر صادق ثابت کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۱/ بغرض تبلیغ ایک روپیہ کے ۱۶

الہامی بوتل

جس میں ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب اپنے الہامات کی تاویلات مختلف اوقات میں کس طرح کر لیا کرتے تھے۔ قیمت صرف ۲/

فیصلہ آسمانی بر عقائد قادیانی

جس میں مرزا صاحب کے عقائد اور اختبار آخری فیصلہ کو پنجابی نظم میں لکھا گیا ہے۔ قیمت صرف ایک آنہ (۱/)

نوٹ:- محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف اصل قیمت

ملنے کا پتہ منیجر اہلحدیث

اہلحدیث امرتسر
بخدمت شریف ایڈیٹر
جامعہ ملیہ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ...
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

جلد ۳۴ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — نمبر ۳۳

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

الحجاز — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جو مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ لفافے اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]
رؤساء و جاگیرداروں سے [illegible]
عام خریداروں سے [illegible]
[illegible] ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ [illegible] ششماہی
فی پرچہ [illegible]

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۵ جون ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نتائج اعمال

(از محمد عبد الصمد اختر جودھپوری)

عبادت سے حق کے جسے عار ہو گا — وہ شقی ہیں جب کہ بہت خوار ہوگا
کریگا جو یاد خدا دل سے اے دل — وہ مقبول درگاہ جبار ہوگا
سعادت ازل سے ہوئی جس کو حاصل — وہی طاعت حق سے سرشار ہوگا
شقاوت ازل سے ہوئی جسکو حاصل — اطاعت سے حق کے وہ بیزار ہوگا
کتاب اور سنت ہو جس کا طریقہ — مراحل حشر سے وہی پار ہوگا
جسے شرک و بدعت کا آزار ہوگا — غضب سے [illegible] ہوگا
جو توحید و سنت کا طلبگار ہوگا — وہ دار جنت کا حقدار ہوگا
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں گرمی خوب زوروں پر ہے۔ دن بھر گرم و چلتی رہتی ہے۔ کبھی کبھی وقت حبس بھی ہوجاتا ہے۔ بارش کی ضرورت ہے۔ ناظرین دعا کریں۔

—— امرتسر شہر میں ۱۰ جون کو سکھ مسلم فساد ہوگیا مگر حکومت کی بروقت مداخلت سے بہت جلد صورت حالات پر قابو پا لیا گیا۔ شہر میں ایک ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ شہر میں پولیس اور فوج کا کافی انتظام ہے۔ (مفصل ملکی مطلع پر ملاحظہ فرمائیں)

—— ۱۲ جون کو وائسرائے ہند نے موجودہ حالات کے متعلق ریڈیو پر تقریر فرمائی۔ (تفصیل آیندہ)

—— امرتسر ۲۰ جون کو ایک سکھ کے تانگہ کے نیچے تین مسلمان بچے آگئے۔ دو فوت ہوگئے ایک زخمی ہوا۔

—— لاہور میں بھی امرتسر کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے حفظ ماتقدم کے طور پر پولیس وغیرہ کے انتظامات کئے گئے ہیں۔

—— حکومت پنجاب نے اخبار سیاست کی تین ہزار روپیہ اور سیاست پریس کی ایک ہزار کی ضمانت ضبط کر لی ہے۔ اب اخبار سے ۵ ہزار اور پریس سے ۲ ہزار کی نئی ضمانتیں طلب کی ہیں۔ ضمانت کی ضبطی کی وجہ وزارت پنجاب کے متعلق چند مضامین ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب نے مارشل لاء کے اسیروں کو رہا کرنے کے احکامات جاری کر دئیے ہیں۔

—— ۱۷ جون کا سرکاری کمیونک مظہر ہے کہ وزیری لشکر کیپ پر حملہ کرتا رہا۔ سرکاری افواج نے مقابلہ کر کے اسکو پسپا کر دیا۔ وادی شکتو میں بھی لڑائی ہوئی۔ چالیس کے قریب وزیری ہلاک مجروح ہوئے۔ سرکاری افواج کے دو گورکھے ہلاک اور متعدد سپاہی زخمی ہوئے۔ شمن خیل کے جرگہ نے آٹھ اشخاص کو جو حکومت کے خلاف ہیں، حکومت کے حوالہ کر دینے کا وعدہ کیا ہے۔

—— شملہ ۱۷ جون کو پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں وزیر مالیات نے بجٹ پیش کیا۔ آمد دس کروڑ نوے لاکھ ۳۹ ہزار اور خرچ دس کروڑ ۸۸ لاکھ ۷۷ ہزار ظاہر کیا گیا۔

—— آہلہ ضلع گجرات (پنجاب) میں سکھ مسلم فساد ہوگیا۔

—— معلوم ہوا ہے باغیوں نے بلباؤ ملک سپین پر قبضہ کر لیا ہے۔

—— مجلس جمعیتہ الاقوام نے اعلان کیا ہے کہ اسکندرونہ پر ترکوں کا کامل قبضہ ہوگا۔

ضروری اعلان

آیندہ پرچہ ان حضرات کو وی پی بھیجا جائیگا۔ جن کی قیمت اخبار ماہ جون میں ختم ہے اور باوجود اہلحدیث ۴ جون میں اطلاع دئیے جانے کے یکم جولائی تک وصول نہ ہوگی۔

نیز آیندہ پرچہ میں ماہ جولائی کا حساب دوستاں بھی درج ہوگا۔

(مینجر اہلحدیث امرتسر)

—— مولانا حسین احمد مدنی کا داخلہ دہلی میں ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

تبدیل پتہ میں نے محلہ چپلی باؤلی سکندرآباد دکن سے حسب ذیل پتہ پر سکونت اختیار کی ہے۔ احباب کرام مطلع رہیں اور خط و کتابت کرتے وقت پتہ ذیل پر کریں مرزا محمود علی بیگ بر مکان محمد فصیح الدین صاحب کوچہ پیش خانہ انگریزی عبد العزیز بلڈنگس مشیرآباد حیدرآباد دکن۔

بالکل مفت رسالہ اشاعت القرآن والحدیث مذکورہ بالا پتہ سے صرف ایک پیسہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں۔ (مرزا محمود علی بیگ)

اپنی بابت

اہلحدیث سابق میں میری علالت کا ذکر دیکھ کر احباب نے بے تابانہ خطوط لکھے۔ جزاہم اللہ! میں نے تفصیل نہ لکھی تھی کہ احباب کو مزید تکلیف ہوگی۔ مختصر یہ ہے کہ میں باوجود علالت طویلہ کے اچھا ہوں۔

تکلیف کی وجہ سے میں جلسہ شکراوہ میں نہ جا سکا جس کا مجھے صدمہ ہے۔ احباب دعا کریں خدا صحت کاملہ بخشے۔ تحریر کا کام محرروں سے کراتا ہوں۔ مگر یہ سطور خود لکھی ہیں۔

مجاہد ہند

مولانا شاہ اسماعیل صاحب شہید قدس اللہ سرہٗ کی مختصر سی سوانح عمری مدیر رسالہ مبلغ امرتسر کے قلم سے شائع ہوئی ہے۔ اہل حدیث اصحاب کو خود پڑھنی اور اپنے بچوں کو پڑھانی چاہئے۔ قیمت ۲ر۔ دفتر مبلغ چوک لوہگڑھ امرتسر یا دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔

اثبات قربانی

بآیات قرآنی۔ عید اضحیٰ اور حج کے موقع پر جو قربانی کی جاتی ہے۔ اس کا ثبوت قرآن مجید احادیث وغیرہ سے دیا ہے۔ منکرین قربانی جو اعتراض کیا کرتے ہیں۔ ان کا مفصل جواب ہے۔ جوابی کارڈ بھیج کر پتہ ذیل سے طلب کریں۔

حاجی بشیر احمد مہتمم حلقہ دعوت و ارشاد چوک بابا اٹل کوچہ کوما سنگھ امرت سر

غریب فنڈ

بقایا ۸ر۔ از جناب عبد القدوس صاحب مدراس ۸ر۔ حاجی چراغ الدین اینڈ سنز الہ آباد ۵۔ جملہ ۶۔ از سائلین (۴۱) فضل اللہ چیچہ ۔ (۴۲) اصغر علی گجرات سے ر (۴۳) ناظم مدرسہ شمسیہ ویروال ۔ میزان ۔ ہذہ فنڈ ہر

۴۶ **سائلین باقی ہیں** جن کے نام اخبار جاری ہونا ہے۔ اگر اصحاب کرم دست کرم کو ذرا سی جنبش دیں تو بہت جلد ان بیچاروں کے نام اخبار جاری ہو سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۵- ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۶ھ

دردِ دل کا اظہار

قابل توجہ اعیان اہل حدیث

(۵)

گذشتہ چار نمبروں میں مَیں نے اپنا مافی الضمیر ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاہم ممکن ہے کہ میں اپنے ناظرین کو اپنا مقصود علیٰ وجہ التکمیل نہ سمجھا سکا ہوں گا۔ آج کے نوٹ میں انہی گذشتہ نمبروں کا تتمہ درج ہوگا۔

قبل اسکے کہ میں یہ تتمہ شروع کروں ایک ضروری امر کا اظہار کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ وہ یہ کہ جو مضامین اس بارے میں آئے ہیں۔ اُن میں سے کئی ایک اصول تنظیم کے خلاف ہیں۔ اگر ایک میں کسی جماعت کی شکایت ہے تو دوسرے میں کسی فرد کی اور تیسرے میں سب اعیان جماعت کی۔ شکایات کا سلسلہ اگر شروع کیا جائے تو بجائے تنظیم کے تخریب ہو جائیگی ہر فریق یہی کہتا سنا جائیگا ؎

شکائتوں کے کھلیں گے دفتر
اُدھر تمہارے اِدھر ہمارے

اس لئے نامہ نگار صاحبان کو اصل مقصد مدنظر رکھکر قلم اٹھانا چاہئے۔ ایسے مضامین اگر درج ہو جائیں تو اخبار اہلحدیث کے صفحات میدانِ کارزار بن جائیں گے۔

میرے خیال میں ہم افراد اہل حدیث جو ہر امر میں حدیث پر نظر رکھنے کے عادی ہیں۔ اس معاملے میں بھی اُس حدیث قدسی کو اپنے پیش نظر رکھیں۔ جسکے الفاظ یہ ہیں:-

یا عبادی کلکم خطائون

(اے میرے بندو! تم سب خطا کار ہو)

یہ طرز عمل جو آج کل اختیار کیا گیا ہے کہ ہر فریق دوسرے فریق پر الزام لگاتا ہے۔ ایسا کرنے میں حقیقۃً اپنی بے گناہی کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔ جو انتظام جماعت کے حق میں سخت مضر ہے۔

میرا خیال تو یہ ہے جس کو میں نے بعض اکابر جماعت کے سامنے ظاہر بھی کر دیا ہے کہ تمام اعیان اہل حدیث مل کر خدا کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے طالب مغفرت ہوں اور آیندہ کے لئے عہد کریں کہ ہم باصول منطق نوع کے درجے میں صنف پر نظر نہیں ڈالیں گے اور جنس کے درجے میں نوع کو ملحوظ نہیں رکھیں گے۔ یعنی نوع بحیثیت نوع اور جنس بحیثیت جنس ہمارے سامنے رہے گی جن حضرات کو اس منطقی اصطلاح کے سمجھنے میں دقت محسوس ہو وہ قرآن مجید کی اس آیت پر غور فرمائیں:

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ

جس طرح اہل کتاب کو اس آیت میں ایک مشترک کلمے کی طرف بلایا گیا ہے۔ اور وہ کلمہ لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ہے۔ اسی طرح اہل حدیث کے افراد و اصناف ایک دوسرے کو ایک مشترک امر کی طرف بلائیں۔ وھو ان نعمل بالقرآن والحدیث ونترک ما سواھما۔ جیسا کہ ایک شیخ عارف کا ارشاد ہے ؎

علیکہ نہ ماخوذ ز مشکوٰۃ نبی است
واللہ کہ سیرابی انسان تشنہ لبی است

اگر اس کے سوا کوئی اور راستہ اجتماع کیلئے مفید ہو سکتا ہے تو ہمیں بتایا جائے۔ ہم سننے کیلئے تیار ہیں۔ بڑی خرابی جو جماعت اہل حدیث میں پیدا ہو گئی ہے یہ ہے کہ ہر صنف بلکہ ہر فرد کا یہی تقاضا ہے کہ جماعت کے باقی سب افراد میرے ہی ہم خیال ہو جائیں اسی طرح دوسرا صنف بھی اسی تقاضے کا حق رکھتا ہے جب میں ان افراد و اصناف کا تقاضا سنتا ہوں تو میرے سامنے وہ پرمعنی شعر آ جاتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں ؎

گفتم اے ماہ بارقیبے روسیاہ کمتر نشیں
زیر لب خندید و گفت اے مرد کو چینیں

اس لئے یہ خیال تو دل سے بالکل نکال دینا چاہئے کہ کوئی شخص یا صنف کسی دوسرے شخص یا صنف کا پیرو ہو جائے۔ بھلا جس جماعت کے افراد نے ائمہ دین کی تقلید چھوڑ دی وہ آج اپنے جیسے کسی دوسرے شخص کی تقلید کیونکر گوارا کر سکتے ہیں۔ رہا یہ خیال کہ میں حق پر ہوں، میرے پاس دلائل ہیں اور وہ ایسے ہیں کہ ان کا منکر کافر نا قابل معافی ہے لا اکراہ ہے تو آپ کا یہ خیال آپکو مبارک ہو۔ مگر اس کا نتیجہ یہ تو نہ ہونا چاہئے

[illegible] کرے کو جو جمع کیا جائے تو تنظیم کے واسطے اس [illegible] قرار دیا جائے۔ جیسا تجربہ ہے کہ میل ملاپ رکھنے سے محبت کے ساتھ خیانت کا جو اثر دوسرے پر ہوسکتا ہے وہ علیحدگی اور مجانبت کی صورت میں نہیں ہوسکتا۔ اسی لئے ارشاد نبوی ہے کہ:-

ان تخالطوا الناس خیر من ان تجانبھم او کما قال۔ یعنی ان لوگوں سے مل کر رہنا ان سے علیحدہ ہوجانے کی نسبت بہتر ہے۔

اس داستان غم کے بعد آئندہ نمبر میں کچھ طریق کار کے متعلق عرض کیا جائیگا۔ (باقی دارد)

تنظیم

اخبار اہلحدیث گزٹ دہلی میں مولانا حکیم عبدالرحمن صاحب کا ایک مضمون، تنظیم جماعت کے مقصد پر شائع ہوا۔ جو موصوف کے حسب منشا اہلحدیث میں درج کیا جاتا ہے۔ (مدیر)

ہر قوم ہر طبقہ علماء و غیر علماء اس امر کو نہایت ضروری و باعث بہبودی و ترقی سمجھتے ہیں کہ ہم منظم ہوکر کام کریں تاکہ ہم کو ہر قسم کی ترقی و عزت حاصل ہو۔ اور اس پر اخبارات و رسائل میں مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ مگر تنظیم نصیب نہیں ہوتی۔ خاص کر مسلمانوں میں کیونکہ ان میں تفرقہ کا مرض جب سے پیدا ہوا ہے ان کا کوئی کام اتفاق سے انجام نہیں پاتا۔ فرداً فرداً کام کرلینے کو اپنی سبکدوشی سمجھتے ہیں۔ اور اگر کوئی کام قوم کا بھی ہوتا ہے تو اس میں بھی اسی مرض کا اثر ہوتا ہے۔ شخصیت پرستی، شخصیت پسندی، خود رائی سے کام لیا جاتا ہے۔ چنانچہ ایسے افراد کی شکایتیں ہوتی ہیں کہ فلاں شخص اپنے خلاف کسی کی رائے کو چلنے نہیں دیتے اور اپنی ہی بات کو در رکھنا چاہتے ہیں۔

غرض یہ مرض تفرق کا ایسا رگوں میں پیوست ہوگیا ہے۔ تپ دق کی طرح اصلی حالت کو برباد کرچکا ہے کہ حاذق معالج بھی اب علاج سے دست بردار ہو رہے ہیں ؎

عجب دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

ہم علاج کے طرز کو بدل کر ایک تدبیر [illegible] پیش کرتے ہیں ہمارے نزدیک اس کے عمل میں لانے [illegible] نہ تنظیم قائم ہوسکے نہ تفریق دور ہوسکے۔ اس اصول پر کاربند ہونے سے ضرور کامیابی ہوگی انشاء اللہ!

اصول تنظیم تمام علماء قوم علی کلمۃ واحدۃ جمع ہوکر جماعت مرکزیہ علماء کی قائم کریں اور تمام امور جمہوری قومی اسلامی کی ذمہ داری جماعت قرار دی جائے۔ اس میں سوائے علماء کے دوسروں سے مشورہ لینے کی ضرورت نہیں۔ دوسرے سب علماء کے ساتھ ہیں۔ یہ جس راستہ پر چلاویں گے سب چلنے کو تیار ہوں گے۔ بس علماء میں اتفاق کی ضرورت ہے۔ ہر ضلع و علاقہ میں صدر مقام تجویز کرکے وہاں صدر جماعت کا قیام رہے۔ اور اس علاقہ کے تمام علماء ان کے معاون و مشیر رہیں۔

اس علاقہ کے جس قدر قومی اسلامی کام ہیں سب اسی جماعت مرکزیہ کی معرفت ہوا کریں۔ مثلاً مدارس کا قائم کرنا، یتیم خانے کھولنا، اصلاحی قومی جلسے کرنا مبلغین و واعظین کا اطراف ملک میں بھیجنا۔ اسیطرح تمام ضرورتوں پر قوم کی غور و فکر کرکے پورا کرنا۔

اس طرح تمام ملک میں جماعتیں ہوجائیں۔ جن کے ذمہ دار کارکن علماء ہوں گے اور افراد قوم ان کے معاون و مددگار رہیں گے۔ اور ایک مقام تمام ملک کے لئے ایسا قرار دیا جائے جو ان تمام جماعتوں کا مرکز و صدر اعلیٰ ہو۔ وہاں صدر الصدور تمام قوم کے صدر و سردار کا قیام رہے۔ تمام جماعتوں کی کاروائیاں اور سرگذشت ماہوار صدر الصدور کے پاس پہنچا کریں وہاں سے جو جو ہدایات جاری ہوا کریں ان پر جماعتیں کاربند رہیں۔ اگر کسی کو کچھ اعتراض بغرض اصلاح ہو وہ صدر الصدور کے پاس تحریر یا تقریر سے پیش کریں۔ مخالفت پر کمربستہ نہ ہوں۔ ایک سال میں یا جب صدر الصدور مناسب سمجھیں تمام جماعتوں کے معا[illegible] صدر اکٹھے ہوکر بشمولیت صدر الصدور مرکزی مقام میں [illegible] کریں۔ جس میں مشاورات کی مشہود [illegible] تنظیم کی ترقی کو ترقی دیں۔ اور [illegible] کو سنبھالیں درست کریں اور قوم کی ہر پستی و رسوائی کے دور کرنے میں پوری سعی کرکے تمام دنیا میں نقشہ

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ

کا پیش کردیں۔

یہ مختصر اصول تنظیم کا ہم نے پیش کردیا ہے۔ کیا عجب ہے اہل علم اس کو قبول فرماکر میدان عمل میں نمایاں ہونے کی کوشش فرمائیں اور کھوئی ہوئی عزت کو حاصل کرلیں۔ اس کے متعلق قواعد و ضوابط جو جو مناسب و ضروری معلوم ہوں تحریر میں لاکر ہم کو شرف باطلاع فرمادیں۔ ہم بھی اپنی ہمت کے موافق حاضر ہیں۔ انشاء اللہ!

(اہلحدیث گزٹ دہلی ص۱۲ بابت جون [illegible])

اہلحدیث اس کام کی مشکلات جو میرے زیر نظر ہیں ان کے ماتحت ابھی نبادی ہی میں ہوں۔ مگر مولانا موصوف وسائط میں ہیں بلکہ اُن سے بھی گزر کر مقاصد تک پہنچ گئے ہیں۔ خدا آپ کی مساعی قبول فرماکر ان کو بارآور کرے۔ یعنی میں (طبی اصطلاح میں) منضج کے درجے میں ہوں اور حکیم صاحب مسہل بلکہ علاج کے مرتبے میں پہنچ گئے ہیں۔ ممکن ہے ان کے نزدیک نضج ہو چکا ہو۔

میں تو نضج اس وقت سمجھونگا جب جماعت کے مختلف الخیال افراد کی طرف سے اس کام میں تحریک ہونے کا وعدہ کیا جائیگا۔

اس کے بعد جماعت کے غمخوار سید عبدالغفار صاحب رضوی لکھنوی کا نوٹ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

"عرصہ سے سردار اہل حدیث حضرت سید [illegible] مولانا

... صاحب کو جماعت اہل حدیث کے تفرقہ و کشت و ساتھ شقاق اور بے نظمی کا صدمہ ہے۔ اور اس وقت ان کو اس امر کا انتہائی احساس ہے کہ جماعت اہل حدیث منتشر و متفرق نہ ہو اور اس کا جو شیرازہ بکھرا ہوا ہے وہ پھر مسلک اتحاد و اتفاق میں منسلک ہو جائے۔ چنانچہ مسعود نے تنظیم اہلحدیث کے لئے اسکیم بنائی۔ اس کے بعد دیگر ہمدردان اہلحدیث نے بھی اسکیمیں بنائیں اور "اہلحدیث" میں چھپوائیں۔ حال ہی میں ۱۴ صفر کے اہلحدیث میں انجمن اہل حدیث لاہور کے سرگرم عہدہ دار اسسٹنٹ سکرٹری عبدالقیوم صاحب ایم۔ اے نے "جماعتی نظام کی ضرورت" کے عنوان سے ایک طویل مضمون شائع کیا ہے۔

میں عبدالقیوم صاحب مذکور کی تجاویز سے بخوبی متفق ہوں۔ میرے خیال میں کانگرس کی طرح پر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے ماتحت ہر صوبہ میں ایک پراونشل اہل حدیث کانفرنس یا کونسل ہو۔ اور ہر صوبہ کے ماتحت پراونشل کانفرنس یا کونسل کے ماتحتی میں ہر ضلع کے اندر ضلع اہل حدیث بورڈ قائم ہوں اور ہر ضلع کے ماتحت ہر تحصیل کے اندر تحصیل کمیٹیاں بنیں اور ہر تحصیل کمیٹی کے ماتحت دیہاتی کمیٹیاں قائم ہوں۔ قصبوں اور شہروں میں ٹاؤن کمیٹیاں ہوں اور کانگرس کی طرح سہ سالانہ فیس کانفرنس، صوبہ کونسل، ضلع بورڈ، تحصیل و قصبہ و شہر و دیہاتی کمیٹیوں کے ممبران سے لی جائے۔

اس وقت پنجاب میں جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب قائم ہے اور بنگال میں تبلیغ اہل حدیث کلکتہ قائم ہے کلکتہ کا کام عمدہ ہے۔ لہٰذا بنگال کی انجمن تبلیغ اہل حدیث کا نام پراونشل اہل حدیث کانفرنس یا کونسل کلکتہ رکھ دیا جائے اور وہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے ماتحت ہو۔ اسی طرح جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کا نام بھی پراونشل اہل حدیث کانفرنس یا کونسل پنجاب رکھا جائے۔ اور وہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے ماتحت ہو۔ دیگر صوبوں میں بھی اسی طرح عمل کیا جائے۔

(محمد عبدالغفار رضوی از لکھنؤ)

خواجہ صاحب دہلوی اہل قرآن کی لباس میں؟

کسی صوفی کے لئے لامذہب ہونا عیب نہیں بلکہ صواب ہے۔ مقولہ صوفیانہ مشہور ہے "الصوفی لا مذہب لہ"۔ مگر اس کے معنے اتنے وسیع نہیں کہ عقائد صحیحہ اور غیر صحیحہ میں امتیاز کرنے کی ضرورت بھی باقی نہ رہے۔ خواجہ حسن نظامی بھی ایک صوفی مشرب بزرگ ہیں۔ آپ کی آج کل کی تحریروں میں مقولہ مذکورہ کا اثر پایا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ کے عقائد جو آپ نے اخبار منادی میں شائع کئے ہیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ترتیب خلافت برحق تھی (۲) حضرت علی اور اصحاب ثلٰثہ میں کوئی اختلاف نہ تھا۔ (۳) اصحاب ثلٰثہ کی خلافتیں محض اُن کے نام سے منسوب تھیں ورنہ حکومت حضرت علی ہی کرتے تھے۔ کیونکہ اُن کی رائے کے بغیر کوئی کام نہ ہوتا تھا۔ (۴) حضرت عمر کی نسبت یہ کہنا کہ وہ آگ لگانے گئے تھے بہتان اور جھوٹ ہے۔ (۵) فدک کے معاملہ میں حضرت ابوبکرؓ نے اجتہادی غلطی کی تھی۔ جو اکثر حکمرانوں سے ہو جاتی ہے ورنہ وہ حضرت فاطمہ کے دشمن نہیں تھے۔ (۶) قرآن نے سورہ بقر میں فرمایا ہے کہ دوسروں کے اعمال کا ہم سے حساب نہیں لیا جائیگا۔ تو ہم کیوں اصحاب رسول اللہ کے اختلافی اعمال میں دخل دیں۔ ہمارے دخل دینے سے نہ اُن کو کچھ فائدہ یا نقصان ہوگا۔ نہ ہم کو۔ (۷) تقیہ اور متعہ بہت بری چیزیں ہیں۔ ان سے انسان بزدل اور بدچلن ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہ دونوں ترک و احتیاط کے قابل ہیں۔ (۸) حضرت علی تمام اصحاب رسول اللہ سے افضل تھے (۹) خم غدیر وغیرہ میں جو کچھ ارشاد ہوا تھا وہ فضیلت ظاہر کرنے کے لئے تھا۔ (۱۰) حدیث قرطاس کو خلافت سے کچھ تعلق نہ تھا۔ کیونکہ خلافت دنیا کی ایک ادنیٰ چیز تھی اور علی کی شخصیت اس سے اعلیٰ تھی۔ (۱۱) ابو سفیان معاویہ، مروان اور سب بنی امیہ سوائے حضرت عثمان کے اسلام کے اور مسلمانوں کے دشمن تھے اور ان کا اسلام محض ظاہرداری کا اسلام تھا۔ (۱۲) شیعہ سنی دونوں کی حدیثیں غلطیوں سے پاک نہیں ہیں۔ لہٰذا قرآن کافی ہے۔ حسن نظامی

(منادی دہلی صفحہ ۹ ۲۸ مئی ۱۹۳۶ء)

اہلحدیث (نمبر۱) منظور ہے۔ (نمبر۲) باضافہ لفظ (سیاسی) یعنی اختلاف سیاسی نہ تھا۔ (نمبر۳) واقعات کی روشنی میں صحیح نہیں۔ حضرت علی مجلس وزارت کے ایک ممبر تھے اور تعزیرات کے افسر۔ حکم امیر المؤمنین کا تھا۔ (نمبر۴) صحیح ہے۔ (نمبر۵) غلط ہے۔ کیونکہ حدیث مرفوع مسلم فریقین (شیعہ سنی) کے خلاف ہے (بخاری و اصول کلینی) (نمبر۶) صحیح نہیں۔ صحابہ کے اعمال پر بحث اس حیثیت سے کی جاتی ہے کہ ہم بھی ان پر چلتے اعمال کریں۔ منکرین اس لئے انکار کرتے ہیں کہ وہ ان سے اجتناب کریں۔ پس اُن کے اعمال زیر بحث آسکتے ہیں۔ آیت سورہ بقرہ کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء اور صلحاء سابقین کے اعمال صالحہ سے تم (یہود) کو حصہ نہیں ہے۔ پھر تم کیوں کہتے ہو:۔

نحن ابناء اللہ واحباءہ

غرض آیت مذکورہ اعمال صحابہ کی تنقید کرنے سے مانع نہیں۔ (نمبر۷) صحیح ہے۔ (نمبر۸) قرآن اور حدیث کے خلاف ہے۔ خواجہ صاحب کے قابل غور صرف ایک آیت کی طرف اشارہ کرتا ہوں جو یہ ہے

لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً [illegible]

حضرت ابوبکر وحضرت علی کی مالی خدمات ملحوظ نہ کریں اس روایت کے ماتحت فیصلہ کیجئے اور حسن ظن کو واقعات سے الگ رکھئے۔ (نمبر۹) تشریح طلب ہے۔ بجائے فضیلت کے محبت کا لفظ چاہئے۔ کیونکہ معاشرت غدیر کے بعد یہ الفاظ بھی ہیں:۔

اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ

یعنی چونکہ علی محبوب امت ہے اس لئے اے خدا جو علی سے محبت کرے تو اس سے محبت کر۔ جو علی سے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ۔

(نمبر۱۰) صحیح نہیں بلکہ حدیث قرطاس کو خلافت سے تعلق تھا مگر چونکہ حضور علیہ السلام نے پہلے ایک موقع پر بطور پیشین گوئی یہ جملہ خبریہ ارشاد فرمایا ہوا تھا۔

یابی اللّٰہ والمومنون الا ابابکر

یعنی اللہ اور مومنوں کو سوائے ابوبکر کے منصب خلافت پر کوئی اور پسند نہ ہوگا۔ اس لئے اس موقع پر مجبور کر کے نہیں لکھوایا۔

(نمبر۱۱) واقعات کی روشنی میں بالکل غلط ہے۔ ہم بعد کی میں رقمہ پیش نہیں کرتے بلکہ اس دعوے پر خواجہ صاحب کی دلیل سننا چاہتے ہیں جو واقعات صحیحہ پر مبنی ہو۔ (نوٹ) یاد رہے کہ محدثین کرام کا قاعدہ ہے۔ قیصم الرادی لیس بحجۃ۔ امید ہے کہ خواجہ صاحب بھی اس اصول کو مدنظر رکھ کر واقعات کی روشنی میں اپنے اس دعوے کا ثبوت دیں گے۔

(نمبر۱۲) یہ وہ نمبر ہے جو ہمارے عنوان بیان کا مبنیٰ ہے۔ دونوں کی حدیثیں غلط ہیں لہٰذا قرآن کافی ہے۔ یہ وہی آواز ہے جو سب سے پہلے علی گڑھ سے اٹھی۔ پھر بذریعہ مولوی عبد اللہ چکڑالوی لاہور میں پہنچی۔ پھر رجعت کر کے قرول باغ دہلی میں پہنچی۔ وہاں سے (غالباً) مولوی اسلم صاحب کی کوشش سے چھڑ رہی بسیرا قصبہ نظام الدین میں بھی پہنچ گئی۔

(۱۳) اس موقع پر خواجہ صاحب کی اس اعتقادی علیحدگی پر بے ساختہ ہمارے منہ سے نکلتا ہے ؎

میرے پہلوسے گیا پالا ستمگر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

کھلی چٹھی کا جواب

(از خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی)

اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۱ جون صفحہ ۶ پر جو کھلی چٹھی میرے نام شائع ہوئی ہے اور جس کے لکھنے والے نے اپنا نام نہیں لکھا۔ بلکہ مخلص راز دان لکھا ہے اور جن کو میں جانتا ہوں کہ وہ امروہہ کے رہنے والے ہیں۔ ان کے جواب میں عرض ہے کہ میں نے حضرت بابا فرید الدین گنجشکر کے فاطمی نسب ہونے کی نسبت اپنے اخباروں میں کوئی اعلان نہیں کیا۔ بلکہ آپ کے امروہہ ہی کے ایک صاحب نے سیادت فریدی نام کی ایک کتاب شائع کی تھی۔ اور آپ کے مسیح الدجال کے معاونین خاص بھی امروہہ ہی کے رہنے والے تھے۔ آپ اپنے گھر کی لڑائی دوسروں کے ذمہ کیوں ڈالتے ہیں۔ آپ کا یہ لکھنا کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر قریشی بھی نہیں تھے اور فاروقی بھی نہیں تھے بلکہ ترک تھے۔ دعویٰ بلادلیل ہے۔ سیر الاولیاء اور جواہر فرید کی کتابوں کا نام لکھ دینا کافی نہیں ہے۔ ان کی عبارتوں کا حوالہ دینا چاہئے جن سے آپ کا دعوے ثابت ہوسکے۔

حضرت امیر خسرو کی طرف جو شعر آپ نے منسوب کیا ہے اس سے بھی آپ کی معلومات کی قلعی کھل جاتی ہے۔ کیونکہ آپ نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے شعر کو حضرت امیر خسرو کا شعر بیان کیا ہے۔ اور شعر بھی غلط لکھا ہے۔ یہ شعر حضرت خواجہ نظام الدین اولیا نے حضرت امیر خسرو کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا تھا۔ اور حضرت امیر خسرو ترک نسل کے تھے۔

صحیح شعر یوں تھا ؎

گر برائے ترک ترکم ارہ بر تارک نہند
ترک تارک گیرم و ہرگز نہ گیرم ترک ترک

راز دان صاحب نے حضرت بابا صاحب کی اولاد کی نسبت لکھا ہے کہ وہ اپنے آپ کو چشتی کہتی ہے اور چشتی لکھواتی ہے۔ اس واسطے بابا صاحب کی ذات چشتی تھی۔

اگر علامہ دہر راز دان صاحب پاکپٹن شریف کے کسی چشتی کے گھر میں بیٹھ کر یہ عالمانہ بات فرماتے تو وہ چشتی ان کو پیٹ بھر کر چھاچھ پلاتا۔ کیا دلچسپ بات فرمائی ہے۔ راز دان صاحب کو معلوم ہو۔ چشتی کوئی ذات نہیں ہے بلکہ ہرات کے قریب ایک مقام کا نام "چشت" ہے۔ جہاں حضرت ابو اسحٰق وغیرہ اور حضرت خواجہ مودود وغیرہ بزرگوں کے مزارات ہیں جو حضرت خواجہ سید معین الدین اجمیری کے سلسلہ کے پیشوا تھے اور اس وجہ سے خواجہ صاحب اجمیری کے سلسلہ کو چشتیہ کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ چشت کے رہنے والے بزرگوں سے جاری ہوا تھا۔ اگر راز دان صاحب کی تحقیقات کا یہی عالم رہا تو اہل حدیث بھی ایک ذات کہلائیگی اور دیوبندی بھی اور قادیانی بھی۔

ایسے ناواقف لوگوں کو زیبا نہیں ہے کہ وہ بزرگوں کے نسب کے متعلق زبان کھولیں۔ جن کو نہ زمین کی خبر ہے نہ آسمان کی۔

اہلحدیث: خواجہ صاحب کے لب ولہجہ میں کچھ مناظرانہ درشتی آگئی ہے۔ علم کلام میں ایسا ہوا کرتا ہے ؎

بیا در بزم رندان تا ببینی عالم دیگر
بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر

حیات طیبہ

مصنفہ مرزا حیرت دہلوی مرحوم۔ اس کتاب میں مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی کی مفصل سوانح حیات درج کی گئی ہے۔ سکھوں کے ساتھ مذہبی جہاد کی کیفیت بھی درج کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ کاغذ، کتابت، اعلیٰ۔ قیمت ۴ر۔ محصول ڈاک علیحدہ۔ (رعایتی)

پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

قادیانی مشن

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرنے والا کون ؟

مرزا صاحب قادیاں

ہم نے مرزا صاحب کی تصنیفات کا جتنا مطالعہ کیا ہے قادیانی خلیفہ نے بھی اتنا نہیں کیا ہوگا۔ اور جو لطف ہم نے ان کتب میں پایا وہ بھی کسی نے نہیں پایا ہوگا۔ ہم ناظرین کی اطلاع کے لئے مرزا صاحب کی تصنیفات کا لطف ایک ہی شعر میں پیش کئے دیتے ہیں۔ جو یہ ہے ؎

لطف پر لطف ہے اطلایں میرے یار کے یار
جائے حق سے گدرح لکھتا ہے ہوزے ہمار

مرزا صاحب میں یہ خاص وصف تھا کہ جو واقعہ ان کو پیش آتا۔ اس کے متعلق اپنی رائے ضرور لکھ دیتے چاہے وہ پہلے کہی ہوئی بات کے خلاف ہوتی۔

اس میں شک نہیں کہ وہ علم منطق نہ جانتے تھے جس کا ثبوت اُن کے ایک خط (بنام حکیم نور الدین) سے ملتا ہے جس میں حکیم صاحب سے پوچھا ہے کہ "ضرورید مطلقہ" اور "دائمہ مطلقہ" میں کیا نسبت ہوتی ہے۔"

سچ تو یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی منطق ہی نرالی ہے۔ جن کی بابت مولوی جامی مرحوم کا شعر ہے ؎

سرمستان منطق الطیراست جامی! لب ببند
چو سلیمانے نہ بانڈ فہم ایں گفتار را

باوجود عدم علم منطق کے شاید انہوں نے کسی منطقی سے سن لیا ہوگا کہ "مطلقہ عامہ" "مطلقہ عامہ" کی نقیض نہیں ہوتا۔ اسی لئے ایک وقت میں ایک بات بالکل اندر سے کہتے پھر دوسرے وقت اس کے خلاف کہہ دیتے۔

اخبار الفضل ۲۹ مئی ۱۹۳۵ء میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس میں اڈیٹر الفضل نے اس الزام کا دفیعہ کیا ہے جو مرزا صاحب پر لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے۔ اس دفیعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ جہاں جہاں مرزا صاحب نے حضرت مسیح کے حق میں الفاظ ناملائم لکھے ہیں اُن سے مراد وہ مسیح ہے جو مزعوم نصاریٰ ہے۔ یعنی حسب بیان اناجیل جس نے نصاریٰ کو اپنی الوہیت کی تعلیم دی ہے۔ یہ جواب دراصل تصریحات مرزا کے سراسر خلاف ہے۔

آج ہم اس کا ثبوت دینا چاہتے ہیں مگر ثبوت دینے سے پہلے مرزا صاحب کا تفنن عبارت بتانے کو ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔ مرزا صاحب موصوف براہین احمدیہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی شان میں بڑے تعریفی کلمات لکھ کر فرماتے ہیں کہ

"ملاء اعلیٰ میں میں اور مسیح ایک دوسرے کے بالکل مشابہ ہیں۔" (ص۴۹۹)

اس کے بعد اس مشابہت تامہ بیان کرنے کے بعد آپ فرماتے ہیں اور کیا ہی مزے سے فرماتے ہیں:۔

"یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔"
(کتاب کشتی نوح ص۶۶ کا حاشیہ)

ناظرین کرام! اس عبارت میں دو لفظ خاص اسلامی اصطلاحات میں سے ہیں۔ اول عیسیٰ۔ دوم علیہ السلام۔ معلوم ہے کہ ... [illegible] ... ہیں جو ... [illegible] ... صفات کے حق میں ہے جس کو اسلامی اصطلاح میں حضرت عیسیٰ مسیح روح اللہ وجیہا فی الدنیا والآخرۃ کہا گیا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اڈیٹر الفضل کا جواب مذکور تصریحات مرزا کے بالکل خلاف ہے۔ حق یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اُس نبی کی توہین کی ہے جس کو اسلامی کتب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہا جاتا ہے ہمارے خیال میں یہ قدرتی تصرف تھا جس نے مرزا صاحب سے اس عبارت میں بجائے "یسوع مسیح" کے "عیسیٰ علیہ السلام" لکھوا کر مرزا صاحب کو ان کی اصلی شکل میں دکھلایا۔

لطیفہ | عرصہ ہوا مرزا صاحب کے نسبتی بھائی ڈاکٹر اسماعیل نے مرزا صاحب کی تعریف میں ایک نظم لکھی تھی۔ جس میں ایک مصرعہ یہ بھی تھا:۔

"ظل مبین انبیاء"

ہم اسی وقت سمجھے تھے کہ یہ بھی ایک قدرتی تصرف ہے جس نے ڈاکٹر صاحب سے مرزا صاحب کے حق میں مبین انبیاء کا لفظ لکھوا کر مسلمانوں کے الزام کی تصدیق کروادی ہے۔ سچ ہے ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

نتیجہ صحیحہ | مرزا صاحب کی عبارت مندرجہ براہین احمدیہ سے ہم نے بتایا ہے کہ مرزا صاحب اور عیسیٰ مسیح علیہ السلام میں مشابہت تامہ ہے۔ کشتی نوح سے ہم نے ثابت کیا کہ بقول مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام عادی شراب تھے۔ ان دونوں عبارتوں سے اگر ہم یہ نتیجہ نکالیں کہ مرزا صاحب خود بھی اس خانہ خراب کو نوش کرنے کے عادی تھے تو احمدیوں کو بھی اس نتیجہ کی صحت میں کلام نہ ہوگا۔

غالباً اس مشابہت کی وجہ سے مرزا صاحب یہ عارفانہ شعر پڑھتے ہوں گے ؎

نہ تنہا من دریں مے خانہ مستم
مسیح و شبلی و عطار شد مست

مولوی یوسف صاحب پنجابی کی دعوت حق

بملاحظہ سید محمد شریف صاحب

پنجاب کی امارت شریفیہ نے اپنا اثر ایک شخص کی معرفت کلکتہ اور اس کے اطراف میں بھی پہنچایا ہے جس کی وجہ سے آئے دن فسادات اور علمی جنگ وجدل ہو رہے ہیں۔ مولوی یوسف صاحب دیناگری (پنجابی) اس امارت شریفیہ کے نائب ہو کر تبلیغ امارت کر رہے ہیں۔ جنہوں نے علاوہ اشتہارات کے ایک کتاب (دعوت حق) شائع کی ہے۔ جس کا ہر ایک ورق ہر صفحہ بلکہ ہر سطر بلکہ ہر جملہ تنظیم جماعت کی بجائے تفریق پیدا کر رہا ہے۔ میں اس کتاب سے چند فقرات نقل کرتا ہوں۔ ناظرین سے عموماً اور ارکان امارت شریفیہ سے خصوصاً داد انصاف چاہتا ہوا پوچھتا ہوں کہ کیا یہی طریق تنظیم ہے جس کو لیکر وہ اٹھے ہیں۔ کتاب مذکور کا اقتباس یہ ہے :-

قولہ :- "مجھے ان علماء پر رونا آتا ہے کہ خدا کے سامنے کیا جواب دیں گے جو یہ کہتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں امیر ہی نہیں ہو سکتا۔ انہیں شرم کرنی چاہئے کہ اپنی جمعیتیں تو قائم کر کے بڑے بڑے انتظام کر سکتے ہیں۔ اسکے صدر اور سردار اور سیکرٹری تو اس ہندوستان میں ہو سکتے ہیں مگر امیر کے نام سے موت نظر آتی ہے۔

اگر آج ان ملاں مولویوں سے کسی کو امیر بنایا جائے تو فوراً ہزاروں احادیث اور آیات نکل بیٹھیں گی۔ مگر جسکو اللہ نے پسند کیا اور اس کی مشیت کے مطابق منتخب ہوا اسکو ذرا مانیں گے۔ کبھی بھی یہ کون دھرم ہے؟

تنبیہ۔ اس مسئلہ کو اچھی طرح یاد رکھنا خصوصاً اخوان تنظیم کی جماعت جو میری جماعت ہے جنہوں نے میرے ہاتھ پر حضرت امیر المسلمین شاہ محمد شریف قریشی کی بیعت کی ہے۔ وہ خوب یاد رکھیں کہ امیر اور سلطان اور خلیفہ اور امام یہ سب الفاظ ایک ہی ہیں۔ اور سب کا حکم ایک ہی طرح ہے۔ اگر آپ گذشتہ احادیث میں غور کیجئے تو آپ کو یہ تمام نام مل جائینگے۔ مثلاً یہی حدیث جس میں لفظ سلطان کا آیا ہے اور اسی میں امیر کا نام بھی آیا ہے اور دونوں کا حکم ایک ہی فرمایا ہے اور اذا بویع للخلیفتین میں لفظ خلیفہ کا آگیا اور اس سے قبل کی حدیث خیار ائمتکم میں لفظ امام کا آچکا ہے۔ غرض یہ سب ایک ہی حکم میں ہیں۔ امام ہو یا خلیفہ، سلطان ہو یا امیر جو کوئی بھی ان کی بیعت نہ کریگا وہ جاہلیت کی موت مریگا اعاذنا اللہ منہ۔ (دعوت حق ملخص)

اقول میں اس عبارت کو جماعت شریفیہ کے امیر سید محمد شریف صاحب کے سامنے پیش کر کے استفسار کرتا ہوں کہ کیا آپ نے مولوی یوسف صاحب کو اس کتاب کے شائع کرنے کی اجازت دی ہے۔ جس میں مندرجہ بالا الفاظ مرقوم ہیں۔ اور کیا آپ کا خیال یہی ہے کہ جو میری بیعت یا میری امارت تسلیم نہ کریگا وہ جاہلیت (قبل اسلام حالت) کی موت مریگا۔ اگر آپ کا یہ اعلان نہیں ہے تو آپ نے اس رسالہ کو دیکھا ہے یا نہیں؟ اگر دیکھا ہے تو اس پر اظہار بیزاری کیا یا سکوت سے (بحکم تقریری حدیث) اسکو روا رکھا۔

جناب شاہ صاحب! میں بڑے درد دل سے آپ کو توجہ دلاتا ہوں۔ آپ کے ارکان امارت آپکا نام لے کر جو غلو کر رہے ہیں ان سب کی ذمہ داری آپ کی ذات پر عائد ہوتی ہے۔ پس اگر میرا یہ خیال صحیح ہے تو آپ اپنی ذمہ داری کو ہلکا کریں یا بوجھل آپ کا اختیار ہے۔

میرے معروضہ کا جواب بذریعہ اخبار اہلحدیث یا تنظیم جہاں آپ مناسب سمجھیں اشاعت کریں۔ ورنہ خاموشی نیم رضا نہیں بلکہ کامل رضا سمجھ کر ہم اسکے جواب میں آپ کو مخاطب کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ غور فرمائیے آپ کا نائب ہو اور جماعت کو منظم کرنے کے لئے آپ کی طرف سے مامور یا مدعی ماموریت ہو اور آپ اس کو اتنے غلو اور دلآزاری سے نہ روکیں تو آپ خدا و رسول اور عامۃ المسلمین کے نزدیک کہاں تک ذمہ دار ہیں۔

جناب شاہ صاحب! اگر آپ کو جماعت کا منظم کرنا منظور ہے تو اس کا یہ طریقہ نہیں ہے جو آپ کے نائب نے اختیار کر رکھا ہے۔ بہرحال میں آپ کے جواب کا منتظر ہوں۔ اس کے بعد کتاب مذکور کے جواب دینے پر توجہ کی جائیگی۔ اگر جواب کی ضرورت ہوئی تو جواب دیا جائیگا ورنہ اعراض پر اکتفا کیا جائے گا۔

بہرحال آپ کے جواب کا انتظار ہے۔ کیونکہ آپ عند اللہ و عند الرسول اور عند المسلمین ان سب حرکات کے ذمہ دار ہیں۔

جواب کا منتظر۔ ابوسعید عبدالرحمن فرید کوٹی حال مقیم جامع مسجد اہل حدیث کولوٹولہ سٹریٹ کلکتہ۔

مولانا اسلم جیراجپوری

اور ان کے والد مرحوم

(از مولوی عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

ناظرین کرام ہمارے مکرم مولانا کو جانتے ہونگے جن کا نام ہم نے زیب عنوان کیا ہے۔ آپ ایک خاندانی اور ذی علم اہل حدیث ہستی کے نور چشم ہیں۔ آپ نے آج کل اپنے سوانح حیات خود لکھنے شروع کئے ہیں۔ جو منکرین حدیث کے ماہوار رسالہ "بلاغ" میں چھپ رہے ہیں۔ ان میں آپ نے اپنے والدین کے متعلق لکھا ہے کہ ان کی دعا میرے (اسلم) کے حق میں قبول ہوا کرتی تھی اور اب بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ ایک جگہ لکھتے ہیں :۔

"والدہ نے مجھ سے ایک بار کہا تھا کہ دیکھو ایسی کوئی بات نہ کرنا جس سے تمہارے حق میں تمہارے ابا کی زبان سے کوئی برا کلمہ نکل جائے کیونکہ اللہ ان کی بات سنتا ہے۔ میں نے کہا کہ کیا ہماری بات نہیں سنتا۔ کہنے لگیں کہ سنتا تو سب کی ہے مگر اُن کی جلد مان لیتا ہے جو انہیں کے ولی ہوتے ہیں۔ غالباً ٹھیک وہی وقت تھا جبکہ والد اُدھر نماز کے بعد دعا مانگ رہے تھے کہ اِدھر اللہ نے مجھ کو دوبارہ زندہ کر دیا۔ اس سے مجھ کو والدہ کی بات کا یقین ہو گیا" (بلاغ صفحہ ۳۳ اپریل [illegible])

اپنی والدہ کے متعلق بھی تحریر کیا ہے کہ :۔

"یہاں بطور تحدیث نعمت الٰہی کے یہ بیان کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ اس بیماری کے بعد سے آج تک کہ تقریباً پچاس سال ہو گئے مجھے [illegible] سے باہر غربت ہی میں رہنا پڑا لیکن کسی [illegible] بیماری میں اللہ نے مبتلا نہیں کیا۔ [illegible] اتفاقیہ طور پر اگر کبھی کوئی معمولی شکایت ہو جاتی ہے تو دوا کرتا ہوں مگر فوراً اطلاعی خط والدہ کو لکھ دیتا ہوں مجھے معلوم ہے کہ کس دن ڈاکیہ میرے گاؤں میں جاتا ہے اسی دن شفا کی امید رکھتا ہوں۔ کیونکہ جہاں خط پہنچا والدہ دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ کے سامنے کھڑی ہو گئیں اور اِدھر میں اچھا ہوا" (حوالہ مذکور)

ہم بھی مولانا سلامت اللہ مرحوم کو عالم با عمل خیال کرتے ہیں۔ خدا ان کو بخشے۔ مگر سوال یہ ہے کہ مولانا مرحوم جہاں اور دعائیں اپنے بیٹے (اسلم) کے حق میں کیا کرتے تھے۔ وہاں یہ بھی کہا کرتے ہونگے کہ خداوندا اس کو صراط مستقیم پر قائم رکھ۔ کیا ان کی یہ دعا بھی قبول ہوئی یا نہ؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو بتائیے کہ مولانا سلامت اللہ مرحوم کے نقطہ نگاہ سے (جو مذہباً عاشقان حدیث میں سے تھے) اس کا اثر آنجناب پر ظاہر ہوا یا ان کی روح عالم برزخ میں تڑپتی ہوئی اس شعر کا مضمون ادا کرتی ہوگی ؎

نا نکا کریں گے اب سے دعا ہجر یار کی
آخر تو دشمنی ہے دعا کو اثر کے ساتھ

ہم بھی دعا کرتے ہیں کہ آپ اپنے ابا جان کی دعا کے مطابق (اگر قبول ہو گئی ہے) اس کے صحیح مصداق بن جاویں۔

آمین!

آپ کو یقین ہونا چاہئے کہ انسان ہمیشہ کسی نہ کسی مرتبہ پر پہنچتا ہے۔ استجابت دعا وقت کا رتبہ ہے جیسا کہ آپ تے بھی لکھا ہے کہ آپ کے والد ماجد اپنے بیٹے صاحب سوال [illegible] ان کو یہ توجہ کیں [illegible] اہلحدیث کو وہی [illegible] سمجھتے ہوئے بخاری مسلم کی صحاح کو اصل صحیح خیال کرتے تھے۔ دیکھنا یہ ہے تو پھر آپ کے نقطہ نگاہ سے وہ بھی جھوٹ پر چلنے والے ہیں اور ایسا شخص صحیح راستے پر نہیں کہا جا سکتا۔ اگر وہ صحیح راستہ پر نہ تھے تو آپ ہی خیال فرما دیں کہ ان کو دعا کا مرتبہ کہاں سے حاصل ہوا؟ ؎

ذرا انصاف سے کہیو حق رہ گئی

جماعت اہل حدیث کے اکابر

(۲)

گذشتہ ہفتے بتایا گیا تھا کہ حافظ اسلم صاحب جیراجپوری نے بعض مشہور اہل حدیث علماء کے سوانح حیات مختصر پیرائے میں قلم بند کئے ہیں ناظرین اہلحدیث کی واقفیت کے لئے اس کو اہلحدیث میں اخذ کیا گیا ہے۔ بعض علماء کے حالات گذشتہ قسط میں آچکے ہیں۔ آج ناظرین اس سے آگے مطالعہ کریں۔ (مدیر)

مولوی محمد احسن امروہی بھوپال میں محکمہ قضا کے مفتی تھے جو بالکل ہمارے محل سے متصل تھا کبھی شام کو جب وہ اپنی کچہری سے نکلے اور میں باہر ہوتا تو اُن کو سلام کرتا۔ وہ صرف جواب دینے پر اکتفا نہیں کرتے تھے بلکہ قریب آکر [illegible] کبھی میری پڑھائی کا حال دریافت کرتے کبھی کوئی مختصر قصہ یا نصیحت سناتے۔ ان کی صورت سے نیکی ٹپکتی تھی۔ بڑے مشہور مناظر تھے۔

جب اُن کے قادیانی ہو جانے کی خبر چھپی اس زمانہ میں ایک دن والد کے پاس [illegible] کسی کام سے آئے۔ وہاں کئی مولوی بیٹھے [illegible] [illegible] مولوی صاحب [illegible]

[illegible] کہ ایک ہی کیا [illegible] نہیں مجھے ہیں۔ اس نے کہا کہ اگر یہ مثال [illegible] حضرت عیسیٰ کے ابن اللہ ہونے سے آپ کیوں انکار کرتے ہیں۔ کیونکہ کرو شخص ہیں جو اُن کو ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ مولوی صاحب اپنے شکنجے میں ایسے پھنس گئے کہ کچھ بس نہ چلا۔ جھنجلائے چہرہ سرخ ہوگیا۔ گردن کی رگیں پھول آئیں۔ والد نے یہ کیفیت دیکھی تو فوراً بحث کو رکوا دیا۔ مجھے مولوی صاحب کی حالت پر اس وقت بڑا ترس آیا۔

مولوی ابراہیم صاحب آروی | آرہ کے رئیس تھے اور علماء اہلِ حدیث میں ممتاز علم کے لحاظ سے بھی غالباً [illegible] میں رمضان کے مہینہ میں بھوپال تشریف لائے تھے۔ حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری بھی ساتھ تھے۔ یہ دونوں حضرات جماعت اہلِ حدیث کے شمس و قمر خیال کئے جاتے تھے۔ ہمارے اور مولوی محمد بشیر صاحب کے مکان کے وسط میں شیخ حسین صاحب عرب کی مسجد میں عشرۂ اخیرہ میں تہجد باجماعت کا بندوبست کیا گیا۔ تاکہ سب وہاں جمع ہوسکیں۔ اکثر علماء و طلباء آکر شریک ہوتے تھے۔ ایک رات میں بھی والد کے ساتھ گیا۔ حافظ عبداللہ صاحب پیش نماز تھے۔ ہر ہر رکوع میں ایک ایک دو دو لقمے لیتے تھے۔ گھر آکر میں نے والد سے کہا کہ حافظ صاحب اتنے بڑے عالم ہو کر اس قدر بھولتے کیوں ہیں۔ کہنے لگے کہ ان کی توجہ الفاظ سے زیادہ معانی کی طرف رہتی ہے۔

مولانا ابراہیم صاحب کا وعظ ہندوستان بھر میں مشہور تھا۔ جمعہ کے دن جامع مسجد میں ان کے وعظ کا اعلان کرایا گیا۔ ہم سب لوگ مع مولانائے موصوف کے اپنی مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھ کر جامع مسجد گئے۔ بے اندازہ مجمع تھا۔ وسط مسجد میں کھڑے ہو کر وعظ فرمایا۔ [illegible] میں والد سے مشابہ تھے۔ اس لئے شہر میں یہی مشہور ہوا کہ مولانا کے بڑے بھائی کا وعظ تھا۔

حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری | [illegible] میں حدیث میں امام اور جملہ علوم [illegible] میں کامل تسلیم کئے جاتے تھے۔ بھوپال میں کئی بار تشریف لائے۔ والد جب وطن جاتے تو وہ ملاقات کے لئے غازی پور سے دو ایک روز کے لئے جیراجپور ضرور آتے۔ ان کی سادگی، کم سخنی، نرم زبانی اور اذان سننے کے ساتھ ہی مسجد میں آنے کی پابندی کی باتیں مجھے یاد ہیں۔ آخری بار علیگڈھ میں ملاقات ہوئی تھی۔ اس وقت عربی مدارس اور ان کے نصاب سے بہت مایوس نظر آئے۔

مولوی عبدالوہاب صاحب بہاری[1] | علوم عقلیہ کے مسلم استاد اور میدان مناظرہ کے شہسوار تھے۔ ان کی طبیعت ادیبانہ تھی اور مزاج میں ظرافت، اس وجہ سے کبھی بحث میں اُن کو غصہ نہیں آتا تھا۔ مجھ کو دیگر علماء اہلِ حدیث کی بہ نسبت ان سے زیادہ دلچسپی ہوئی۔ نہایت خوش گپ تھے اور اپنے سامنے کسی کو بولنے نہیں دیتے تھے۔ کسی بات پر کوئی ٹوک دیتا تو پوری منطق مقابلہ میں صرف کرتے اور آخر منوا کر چھوڑتے۔ پھر بھی دلیلوں کا سلسلہ نہیں ٹوٹتا تھا۔ سانڈے کی حلت کے قائل تھے۔ انہیں کے طلبا میں سے توقیر الحسن ہم کو ملے۔

قاضی شیخ محمد صاحب جعفری | مچھلی شہر ضلع جونپور کے بڑے نامی خاندان سے تھے۔ جس میں علم موروثی تھا۔ کسی زمانہ میں بھوپال میں قاضی تھے۔ اور اسی محل میں رہتے تھے۔ جس میں ہماری سکونت تھی۔ انہیں کے نام سے ہماری مسجد قاضی جی کی مسجد بولی جاتی تھی تقوے میں بزرگانِ سلف کا نمونہ سمجھے جاتے تھے بڑھاپا۔ اس پر عوارض کی کثرت۔ پھر غذا برائے نام رہ گئی تھی مگر کیا ممکن جو جماعت ترک ہو جائے۔ ایک بار سخت نقاہت تھی۔ میرا سہارا لیکر اٹھے صحن مسجد میں پہنچکر بدن کانپنے لگا۔ آگے بڑھنے کی طاقت نہ دیکھی۔ بیٹھ گئے اور وہیں سے امام کے پیچھے نیت باندھ لی۔

پہلی بار مولوی صاحب [illegible] والد کے پاس ٹھہرے تھے۔ اس وقت ہم وطن میں تھے۔ جب روز آئے تو والد نے مجھ کو بھیجے کہا کہ قاضی صاحب اوپر کے کمرے میں ہیں۔ وہ ابھی یہاں آئیں گے۔ تم لوگ خاموش رہنا اور سوائے سلام کے کچھ نہ بولنا۔ میں ان سے حدیث مسلسل بالاوّلیۃ[2] کی فرمایش کرونگا۔ وہ تم کو سنا دیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جن جن طلباء نے سنا تھا سب کو انہوں نے سندیں دیں۔ مگر مجھ کو نہیں دی اور فرمایا کہ تمہارا پائجامہ شرعی حد سے زیادہ نیچا ہے۔

اس زمانہ میں ایک طالب علم میرے ضلع کا ابراہیم پورہ کی مسجد میں رہا کرتا تھا جو بارہ سال تک طالب العلمی کرنے کے بعد بھی صرف میر اور نحو میر ختم نہیں کر سکا تھا۔ میں نے اس کو بیکار دیکھ کر خدمت کے لئے اپنے پاس بلا لیا تھا۔ وہ بھی ایک دن خوش خوش آیا اور کہنے لگا کہ قاضی صاحب نے مجھ کو مسلسل بالاولیہ کی سند دیدی۔ میں نے ہنس کر کہا کہ تجھ کو سند نہیں ملی ہے بلکہ تیرے پائجامہ کو ملی ہے۔

حدیث و رجال حدیث کے متعلق ان کا علم بہت وسیع تھا۔ ہم لوگ جب کبھی ان کے پاس بیٹھتے سوائے حدثنا و اخبرنا کے کوئی دنیاوی بات کم کرتے تھے۔

مولوی محمد سعید صاحب بنارسی | یہ اپنی ذات سے مسلمان ہوئے تھے۔ اور دینی علوم سے اچھی واقفیت رکھتے تھے۔ بنارس علم و دانگر میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ حدیث پڑھاتے بھی تھے اور اس کی اشاعت بھی کرتے تھے۔ میں نے ایسا پرہیز گار مولوی کم دیکھا [illegible] بھی [illegible] کی [illegible]

---

[1] آپ ہمیشہ بلباس حنفیت ہے۔ (اہلحدیث)

[2] اس میں شرط یہ تھی کہ پہلی گفتگو یہی حدیث ہو جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے قاضی صاحب تک بسلسلہ اسناد اسی صورت میں پہنچی تھی کہ اَوَّلُ مَا قَالَ [illegible]

زر نقشی کی جب بھی یاد آتی ہے تو مجھ کو بہت خوشی ہوتا تھا۔ میں وہاں کچھ عرصہ رہا ہوں ان کے خاندان کو دیکھنے کے لئے بنارس جایا کرتا ہوں۔ جب تک مولوی صاحب زندہ رہے ان کی خدمت میں ضرور حاضر ہوتا۔ وہ کوئی تحفہ قبول نہیں کرتے تھے۔ اور بلا دعوت کھلائے راضی نہیں ہوتے تھے۔ ان کے کئی بیٹے اہل علم و فضل ہیں۔ جن میں سے مولوی ابو القاسم صاحب سیف اہل حدیث میں نمایاں شہرت رکھتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب | مئو ضلع اعظم گڑھ کے رہنے والے ذی لیاقت اور زبردست مناظر تھے۔ شوق نیموی کے نہایت عمدہ جوابات لکھے اور متعدد مقلد مولویوں کے مقابلے کئے۔ دُبلے، سیاہ فام، مگر ذہانت کے پُتلے۔ تقریر بھی چست تھی اور تحریر بھی۔ کبھی کبھی بھوپال آیا کرتے تھے۔ ایک بار اُن کو بارہ سو روپے ملے۔ لاکر صندوق میں رکھے۔ اُن کا پلنگ میرے کمرے کے متصل برآمدے میں تھا۔ جس کے سامنے ایک چھوٹا سا حجرہ تھا۔ اس میں دیوار کے ساتھ لگی ہوئی تپائیاں تھیں۔ جن پر کتابیں اور کپڑے رکھے ہوئے تھے۔ بیچ میں ایک چھینکا لٹکا ہوا تھا جس پر گھی کی ہانڈی تھی۔ مولوی صاحب نے حفاظت کی غرض سے اپنا صندوق اسی حجرہ میں تپائی پرلے جاکر رکھا اور اس کا دروازہ مقفل کر دیا۔ اتفاقاً رات کو چھینکے کی بوسیدہ رسی ٹوٹ گئی اور ہانڈی نیچے گر پڑی۔ مولوی صاحب اس کی آواز سے چونک پڑے۔ فوراً جاکر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوگئے۔ میں نے بھی لالٹین جلائی اور وہاں گیا۔ دیکھا کہ صندوق کو پکڑے ہوئے تپائی پر بیٹھے ہیں اور دونوں پاؤں گھی میں بھرے ہوئے ہیں۔ وہ ابھی جاگ اٹھے تھے۔ مجھے بلاکر پوچھا کہ کیا ہوا۔ میں نے کہا گھی کی ہانڈی گر پڑی ہے۔ کہنے لگے [illegible] خوب تو نہیں ہوئی۔ میں نے کہا نہیں [illegible] مولوی صاحب کے پاؤں کے [illegible] مولوی صاحب

موجود ہے [illegible] چند سال ہوئے انتقال فرمایا۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی | ان کا خطاب شمس العلماء تھا جو نہ صرف علمی بلکہ صورت کے لحاظ سے بھی اُن کے واسطے موزوں تھا۔ پنجاب کے اکثر مناظرے انہوں نے جیتے۔ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ سے پہلے شیر پنجاب انہیں کو سمجھنا چاہیئے۔ ایک ماہانہ رسالہ اشاعت السنہ نکالتے تھے۔ ان کی علمی قابلیت مسلّم تھی اور اہل حدیث میں خاص نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ ۱۹۰۴ء میں کسی ضرورت سے لاہور آئے تھے۔ مجھ کو دیکھنے کے لئے پیسہ اخبار کے دفتر میں تشریف لائے۔ اس وقت ان کی شکل ایسی ہوگئی تھی کہ میں مشکل سے پہچان سکا۔

مولوی عبد العزیز رحیم آبادی | بھوپال میں کبھی تشریف نہیں لائے۔ مگر مرشد آباد کے مناظرہ اور مولوی شبلی نعمانی کی سیرت النعمان کی تنقید حسن البیان نے اُن کو اہل حدیث میں بہت مقبول بنا دیا تھا۔ مجھے ان کے دیکھنے اور ان سے ملنے کی آرزو تھی۔ جس زمانہ میں میں علیگڑھ میں تھا۔ اس زمانہ میں وہاں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے جلسہ میں تشریف لائے تھے۔ جاکر ملاقات کی اور کئی گھنٹے خدمت میں رہا۔ اُن کی متانت اور معقولیت دلکش تھی۔ مجھے معلوم ہوا کہ وہ نہ صرف عالمانہ بلکہ مجاہدانہ صفات کے آدمی ہیں۔

یہ حضرات جن کا ذکر میں نے کیا اس زمانہ کے چوٹی کے علماء اہل حدیث تھے۔ جو نہ صرف علمیت میں بلند پایہ تھے بلکہ دینداری، پرہیزگاری، اخلاص و ریاضت میں بھی ممتاز تھے۔ ان کی یہ خوبیاں اس قدر نمایاں تھیں جن کو دیکھ دیکھ کر لاکھوں مسلمانوں نے ان کا رنگ اختیار کر لیا۔ وہ جماعت اہل حدیث کی علمی اور دینی مساک ہر جگہ قائم ہو گئی۔ انکی کوششوں سے ہندوستان میں شرک و بدعت کا بہت کچھ ازالہ ہو [illegible] کتاب و سنت کا منارہ بلند ہوا [illegible]

مخالفین کے مقابلہ میں انہوں نے جس صبر و ثبات کا ثبوت دیا وہ منفرد [illegible] ان کی [illegible] کا نشان تھا۔

اہلحدیث | ان علماء حدیث کا ذکر پڑھ کر بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے۔

> غالب ہے نہ شیفتہ نہ نیر باقی
> وحشت ہے نہ سالک ہے نہ انور باقی
> حالی اب اسی کو بزم یاراں سمجھو
> یاروں کے جو کچھ داغ ہیں دل پر باقی

اسلام اور علم حدیث

حدیث اور اصحاب الحدیث پر ایک نظر

از مولوی محمد داؤد صاحب ناظم شعبہ اشاعت مدرسہ دار العلوم عربیہ شکر اوہ (گوڑگانوہ)

مضمون ہذا کی دو قسطیں گذشتہ پرچہ جات اہلحدیث مورخہ ۱۱ و ۱۸ ستمبر ۱۹۳۶ء میں شائع ہو چکی ہیں۔ ناظرین سابقہ سے ملاکر پڑھیں (مدیر)

حدیث اور اصحاب نبوی | صحابہ کرام اقوال و اعمال حضرت جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر کیسے عامل تھے؟ اور ان کے دلوں میں حدیث نبوی کی کیا قدر و قیمت تھی؟ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب تاریخ اسلام کا ایک اہم ترین حصہ ہے۔ کتب تاریخ و سیر سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ صحابہ کرام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر ادنیٰ سے ادنیٰ فرمان کو سر آنکھوں پر رکھتے تھے۔ اور آپ کی ہر حدیث کی تعمیل وہ اپنا فرض اولین سمجھتے تھے۔ اس معاملے میں اصحاب محمد صلعم یقیناً بے نظیر واقع ہوئے ہیں۔ وہ دکھ میں، درد میں، رنج میں، راحت میں، جنگ میں، صلح میں، ہر وقت ہر حالت میں حضور کے مطیع فرمان تھے۔ اور ہر مصیبت ہر مصیبت ہر حادثہ کے وقت ان کی نظریں صرف حدیث نبوی کی طرف لگی ہوئی ہوتی تھیں۔ ان کی حالت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ

سلہ یہ خطاب سرکار کی طرف سے نہیں تھا۔ (اہلحدیث)

حضور کی حدیث سنتے ہی فوراً پیکر عمل بن جاتے تھے۔ نفع و نقصان کو بالائے طاق رکھ دیتے تھے۔ عزیز و اقارب و احباب کی محبت، عشق حدیث نبوی کی بھینٹ چڑھانے میں ذرا سا بھی تامل نہ کرتے تھے۔

ذرا مکہ کی اس زندگی کا مطالعہ کیجئے جس میں اسلام کے راستے میں بے حد مشکلات حائل ہیں۔ بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر طرف سے آفات و مصائب میں گھرے ہوئے ہیں۔ اسلام کو مٹانے اور بانی اسلام کو قتل و غارت کرنے کی تجاویز روزانہ پاس ہوتی ہیں۔ جان مقدس ہر وقت خطرہ میں ہے۔ ایسے نازک زمانے میں اسلام اور بانی اسلام کی اطاعت و فرمانبرداری درحقیقت ان ہی بزرگوں کا حصہ تھا جن کو آج ہم اصحاب نبوی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ کتنے پاک دل مسلمان ہیں جو نہایت خوشی سے نبی مسلم کی تکالیف میں شریک ہونا اپنے لئے باعث فخر تصور کرتے ہیں اور آپ کی ہر حدیث کی تعمیل کے لئے ہر حالت میں کمربستہ حاضر رہتے ہیں۔ وطن و آبرو کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔ دماغ میں صرف یہی سودا اور دل میں صرف یہی خیال دامنگیر ہے کہ آقا کے فرمان مولا کے ارشاد کی مخالفت نہ ہو جائے۔

بہت سے مسلمان اتباع کتاب و سنت کے شوق کو آزادانہ طور پر پورا کرنے کے لئے وطن سے بے وطن ہو کر سفر و غربت کے مصائب برداشت کرنا پسند کرتے ہیں اور نہایت بے کسی و بے بسی کی حالت میں حبشہ وارد ہوتے ہیں۔ وہاں پہنچ کر اپنے فرائض و مقاصد سے غافل نہیں بیٹھے بلکہ آزادانہ طور پر دربار شاہی میں کتاب و سنت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اور خیر الکلام کلام اللہ واحسن الھدی ھدی محمد کی مخلصانہ صدا بلند کرتے ہیں جبکہ شن کر دربار شاہی ... اٹھتا ہے۔ ہر طرف سے آمنا آمنا کی غلغلہ انداز ... بلند ہو کر فضائے آسمانی میں گونج اٹھتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ کتاب و سنت کے درس و تدریس نے صحابہ کرام میں ایک ایسی روح پیدا کر دی تھی کہ وہ صرف ان دو چیزوں کو حیات دنیوی میں اپنی عزیز ترین متاع سمجھتے تھے اور سر سے لیکر پیر تک وہ اپنی ساری تصویر کو صرف کتاب و سنت کے آئینہ میں دیکھنا چاہتے تھے۔ ان کے مقابلے میں ساری دنیا ان کی نظروں میں ہیچ تھی۔ ان کا سب سے بڑا اٹل عقیدہ یہ تھا کہ کامیابی و فلاح دارین صرف اللہ کی کتاب قرآن اور رسول کی سنت یعنی حدیث کی اتباع و پیروی میں ہے۔ وہ اسی کو اپنی زینت تصور کرتے تھے اور دنیاوی کر و فر کو محض وساوس شیطانی گردانتے تھے۔ اپنی اس عزیز ترین متاع کی حفاظت کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی ان کو دریغ نہ تھا۔

مکہ کی زندگی کے نازک و خطرناک مراحل میں بہت سے مسلمان ایسے بھی ملتے ہیں جو کفار کی پے در پے شرارتوں سے تنگ آ چکے ہیں۔ جن کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے اور اب آپ سے اذن مدافعت طلب کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ مگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صرف ایک حدیث کان الرجل فیمن کان قبلکم الخ ان کو صبر و شکر کا مجسمہ بنا دیتی ہے اور رضینا برضاء اللہ کے ماتحت تحمل و بردباری کے بے مثال پیکر بن جاتے ہیں۔ اس سے آگے ذرا واقعہ ہجرت پر ایک نظر ڈالئے۔ مثل مشہور ہے ؎

حب وطن از ملک سلیمان خوش تر
خار وطن از سنبل و ریحان خوش تر

جائداد و املاک سے دست بردار ہو کر وطن کو خیرباد کہہ دینا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ مگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی مقدس و پاک جماعت کو دیکھئے وہ اسلام کی حفاظت کے لئے کتاب و سنت کی کھلم کھلا اشاعت کے لئے شمع ایمان کو روشن رکھنے کے لئے کس طرح اس امتحان گاہ میں ثابت قدم رہتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بے پناہ فدا میں ... ہجرت کا ... ہی بال بال خوش ہو رہا ہے۔ مگر بار بار ان کا دل ... سب سے آگے ... ہے کہ حدیث نبوی کی تعمیل میں اپنے وطن عزیز کو خیرباد کہہ رہے ہیں اور اس کو اپنے لئے سرمایہ سعادت سمجھتے ہیں۔ اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی کا بیشتر حصہ بھی اس سعادت گاہ کی نذر کر دیتے ہیں۔ پھر غار کے اس زبردست تاجر کی جفاکشی کا غار ثور میں ملاحظہ کیجئے۔ کس طرح اپنے پیارے مقتدا علیہ التحیۃ والثنا کی حفاظت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اور آپ پر ... فدا ہوئے جاتے ہیں۔ ادھر کفار تلاشی کے لئے ہر طرف دوڑے جا رہے ہیں۔ گرفتاری پر ایک زبردست انعام کا اشتہار ہے مگر حضرت صدیق کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔ شدہ شدہ کفار غار کے منہ پر آ پہنچے ہیں۔ یہاں رسالت اور ولایت کا فرق ظاہر ہوتا ہے اور حضرت صدیق ولی اللہ خطرے کا انتظار کرنے لگ جاتے ہیں۔ مگر رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک حدیث ما ظنک باثنین اللہ ثالثھما ان کے سارے خطرات کو دل سے نکال دیتی ہے۔ اور اس حدیث نبوی کی برکت سے ہر دو مقدس جانیں محفوظ رہتی ہیں۔ کفار خائب و خاسر واپس لوٹ جاتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

فتاویٰ

س ۱۷۶ } تاڑ کے درخت میں میں نے برتن لگایا۔ اب درخت کے رس سے وہ برتن رات کو بھر گیا ہے صبح کو اتار کر پیا گیا۔ ایسی صورت میں وہ تاڑی حرام ہوگی یا نہ؟

(السائل۔ منشی محمد رحمت علی از کھرڑ دھول)

ج ۱۷۶ } پینے کے وقت نشہ نہیں ہے تو جائز ہے۔ جب نشہ پیدا ہوگا تو حرام ہوگی۔

لحدیث کل مسکر حرام

نشہ کا ذرہ بھی شبہ ہو تو چھوڑ دے۔ اللہ اعلم!

س ۱۷۷ } کچھ عرصہ ہوا زید نے اپنے نابالغ بیٹے کا نکاح خالد کی بالغہ لڑکی زینب سے کر دیا۔ اب لڑکی بہت جوان ہو چکی ہے۔ لڑکا ابھی بہت چھوٹا ہے۔ خالد کو لڑکی کا فکر ہو رہا ہے۔ زیدہ خالد دونوں اس امر پر متفق ہیں۔ اگر شریعت کی رو سے طلاق کا امکان ہو سکے تو طلاق ہو جائے اور لڑکی کا نکاح دوسری جگہ کر دیا جائے۔ کیا نابالغ لڑکا طلاق کا مجاز ہے یا نہیں؟ یا زید (لڑکے کے باپ) کو طلاق دینے کا اختیار ہے یا نہیں؟ سائل محمد عظیم مدرس گوٹے کی ضلع گجرات)

ج ۱۷۷ } نابالغ کی طرف سے جیسے ولی کو نکاح کرنے کا اختیار ہے۔ مجبوری اور ضروری حالات میں باپ بیٹے کا ولی ہونے کی حیثیت سے طلاق بھی دے سکتا ہے۔ کذا قال شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اللہ اعلم!

س ۱۷۸ } ایک عورت کو ایک ماہ کا عرصہ ہوا لڑکی تو ... تھی آج اس کا خاوند اس کو قانونی طلاق دے کر گھر سے رخصت کر دیتا ہے اور شام تک کاغذ پر لکھتا ہے کہ چھ ماہ کا عرصہ ہوا میں نے اس کو ... طلاق دے چکی تھی۔ گواہوں کا بیان ہے کہ عرصہ ہوا ہمارے سامنے اس نے لفظ طلاق و ... کہا۔ لیکن یہ صاف کہا کہ میری طرف سے اس کو اجازت ہے کہ جہاں جی چاہے نکاح کرے میں اس کو مدت سے چھوڑ چکا ہوں۔ یہ طلاق کتنا یہ ہوگی یا نہیں۔ اب وہ عورت فوراً نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(میاں احمد دین بہرہ ویٹنگ روم یورپین ڈرائیور لالہ موسےٰ)

ج ۱۷۸ } خاوند کی طرف سے دو رجعی طلاقیں واقع ہوئی ہیں۔ پہلی طلاق سے رجوع ہو چکا ہے۔ دوسری اب ہوئی ہے۔ یہ بھی رجعی ہے۔ اس طلاق کے بعد اگر رجوع نہ ہوا تو عدت گذار کر عورت مجاز ہوگی جہاں چاہے نکاح کرلے۔ طلاق ثانیہ کے فوراً بعد نکاح نہیں کر سکتی۔ عدت گزارنی ہوگی۔ قولہ تعالیٰ :- والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلثة قروء (الآیہ) اللہ اعلم!

س ۱۷۹ } ایک عورت نے اپنے سوتیلے بیٹے سے زنا کیا جس سے عورت مذکور حاملہ ہوئی۔ ایام حمل میں عورت مذکور نے اپنا نکاح کیا۔ بعد نکاح دو ماہ کے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ آیا ایسی لڑکی کو رکھنا از روئے حدیث کے کیا حکم ہے؟ اور ایسے شخص جس نے ایام حمل میں نکاح کیا اور بعد ولادت کے پھر دوبارہ نکاح ہوا کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز پنجگانہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں

(محمد شفیع طالب علم مدرسہ اسلامیہ ... پور)

ج ۱۷۹ } حمل کی حالت میں نکاح درست نہیں۔ لقولہ تعالیٰ واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن (الآیہ)

یہ لڑکی ولد الزنا ہے۔ مگر وہ قصوروار نہیں اس لئے اس کو مارنا نہیں چاہیئے۔ نکاح خواں نے غلطی سے ایسا کیا ہے تو توبہ کرے ... کیا ہے تو وہ امامت کے لائق نہیں۔ ... علیہ السلام فی حق ... یصلی فی القبلة لا یصلی لکم الحدیث۔

(فتوے اسی قدر تھے)

جلسہ انجمن اہل حدیث چوراری

انجمن اہل حدیث چوراری ضلع جونپور کا دوسرا سالانہ عظیم الشان جلسہ ۷-۸ جون ۱۹۳۷ء کو منعقد ہوا۔ جناب مولانا حافظ محمد فاروق صاحب نے جلسہ کی صدارت فرمائی جناب مولانا محمد ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی۔ جناب مولانا علی اعلیٰ صاحب جونپوری۔ جناب مولانا ابو سعید صاحب قمر بنارسی۔ جناب مولانا قاری بشیر احمد صاحب ندوی لکھنوی۔ جناب مولانا حیات اللہ صاحب بنارسی۔ مولانا قاری احمد سعید صاحب بنارسی۔ جناب مولانا محمد ... صاحب عمرپوری۔ جناب مولانا حبیب ... صاحب بنارسی نے اپنی بے بہا تقریروں و مواعظ پند سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ قصبہ مڑیاہوں کی انجمن بیدارکن کے ناظم جناب منشی عبدالصمد صاحب نے نوجوانوں کی ایک جماعت تیار کی ہے۔ اس جماعت نے اپنی نظموں سے نیز انجمن اہل حدیث چوراری کے بچوں کی قومی و دینی نظموں سے حاضرین جلسہ کو مسرور کیا اور ایک قسم کی بیداری پیدا کی مولانا قمر صاحب بنارسی کی تقریر اسلام و آریہ سماج سے حاضرین نے اسلام کی خوبیاں اور اسکی صداقت اور آریہ سماج کا ابطال خوب اچھی طرح معلوم کیا حضرت مولانا ابوالقاسم صاحب کی تقریر مذہب اہل حدیث و مذہب اسلام ایک ہی ہے۔ آخر میں بعض بھائیوں نے عقیدہ استمداد اولیاء وغیرہ سے متعلق چند سوال کئے جن کا مولانا سیف نے کافی شافی جواب دیا جس سے حاضرین بہت ہی مسرور ہوئے۔ پانچ سو سے زیادہ باہر کے مہمان تھے۔ قیام و طعام بذمہ انجمن تھا۔

(عاجز عبدالرؤف ناظم انجمن اہل حدیث چوراری ڈاکخانہ ... ضلع جونپور یو۔پی)

(صرف ... اشاعت ...)

متفرقات

ضرورت ہے ایسے ہمدرد اصحاب کی جو اخبار اہلحدیث کے نہ صرف خود خریدار بنیں بلکہ اپنے حلقہ اثر میں بھی اس کی اشاعت کر کے نئے نئے خریدار بنائیں۔ کیونکہ آج کل اخبار کو اپنا خرچ اٹھانا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ ان حالات میں آئندہ نقصان عظیم کا خطرہ ہے۔

ابھی سے فکر کریں اگر شائقین تبلیغ توحید و سنت اس کی بقا چاہتے ہیں تو ابھی سے اس کے لئے نئے خریدار بنائیں۔ ورنہ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔

رازدان صاحب! آپ نے اپنے مضمون "کھلی چٹھی بنام خواجہ حسن نظامی" مندرجہ اہلحدیث ۱۱ جون صفحہ میں لکھا ہے:۔

"پہلے اس کو سید بنا کر پھر حکیم نورالدین کو سید بنایا جائے"

بعد طباعت مضمون دیکھا تو اس فقرے کے معنے سمجھ میں نہ آئے۔ کہ بابا فرید صاحب کے ساتھ خلیفہ نورالدین قادیانی کو کیا تعلق ہے۔ اس کی تشریح کر دیں۔

تفسیر حقانی جلد سوم کی ضرورت ہے۔ کسی صاحب کو جائے فروخت کا علم ہو تو اطلاع دیں۔

مولوی محمد سلیمان ٹھیکیدار موضع کعبہ۔ ڈاکخانہ فتح گڑھ پنجتور ضلع فیروزپور

طبی مشورہ کا خاص انتظام "بزم اطبا" کی طرف سے طبی مشورہ کا یہ معقول انتظام ہے کہ انجمن ہذا کے ہفتہ وار اجلاس میں صائب الرائے اطبا کرام بیرونجات کے مریضوں کے خطوط دیکھ کر انکے حالات پر اچھی طرح غور کر کے تشخیص مرض کے بعد وہ تجویز کرتے ہیں۔ اور رسالہ میں شائع شدہ طبی سوالات کے جوابات بھی حتی الامکان شائع کرتے ہیں۔ ان خدمات کا کوئی معاوضہ اور طبی مشورہ کی کچھ فیس نہیں لی جاتی۔ ہر ضرورت مند (بالخصوص مایوس مریض) صرف جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجکر اس مفید ادارے سے مشورہ حاصل کر سکتا ہے۔ خط و کتابت کا پتہ:۔ مہتمم بزم اطباء۔ معتبر دواخانہ کھپا۔ آر۔ کے۔ ریلو

دو ضروری گذارشیں

قابل توجہ خریداران اہلحدیث

(۱) جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ جون میں ختم ہے۔ ان کو اہلحدیث ۴ جون میں اطلاع دی جا چکی ہے۔ ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ یکم جولائی تک پہنچ جانی چاہیئے ورنہ ۲ جولائی کا پرچہ وی پی کیا جاویگا۔

(۲) جن خریداروں کی میعاد مہلت ختم ہے ان کے نمبر بھی اہلحدیث ۴ جون میں شائع کئے گئے ہیں۔ ان کی طرف سے قیمت اخبار ہی وصول ہونی چاہیئے ورنہ ۳۰ جون کے بعد اخبار بند کر دیا جائیگا۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

قطعہ تاریخ وفات مولوی برقؔ مرحوم

(از اسلم دانا پوری)

دائم نہیں رہے گی یہ صحت تری کبھی
مرنا تجھے ضرور ہے ہو کر کبھی سقیم

بزم سخن تھی صبح کو برخواست ہو گئی
اٹھے امیر غالب و سودا صبا نسیم

سینے پہ سنگ ہے کہ مرا ہمنوا نہیں
کس سے کہوں کلام بناؤں کسے کلیم

دل اپنا اپنی صبح سے بیزار ہو گیا
کہہ دو کہ اب چلے تو نہ آئے ادھر نسیم

ہمنام ایک برقؔ بیا پورے گئے
یعقوب وہ بھی جنت فردوس میں مقیم

۱۳۵۴ھ

یاد رفتگان (۱) میری ہمشیرہ بعارضہ سل و دق اور میری اہلیہ بعارضہ تپ میعادی انتقال کر گئیں۔ اناللہ (محمد ہاشم از مجھوٹہ) (۲) منشی ظہور الحق صاحب مالک اخبار "سٹار آف انڈیا" ۹۵ برس کی عمر پاکر فوت ہو گئے۔ اناللہ۔ مرحوم بہت خوش خلق اور پکے مسلمان تھے۔ (سید حیدر علی از پٹنہ) (۳) میری لڑکی شمس النساء فوت ہو گئی۔ اناللہ۔ (عبدالحنان از جانس) (۴) میری ہمشیرہ جو نہایت صالحہ موحدہ تھی ۱۴ جون کو انتقال کر گئی۔ اناللہ! (عبدالواحد خطیب جامع مسجد کوٹلی لوہاراں مغربی)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

قطعہ تاریخ مطلوب ہے میری اہلیہ ۱۹ ذی قعدہ ۱۳۵۴ھ کو انتقال کر گئی تھی۔ ان کی وفات کا قطعہ تاریخ درکار ہے جو اردو، عربی، فارسی وغیرہ کسی زبان میں ہو۔ کوئی صاحب طبع آزمائی فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ (حاجی محمد یوسف قصبہ سہسوار ضلع بلیا)

مضامین آمدہ مولوی محمد یوسف۔ مولوی عبدالوحید عبدالرحیم۔ جناب ضیا انصاری۔ مولوی محمد داؤد۔ مولوی محمد لٰسین۔ مولوی عبداللہ ثانی۔

غیر مقبولہ احناف کا ایمان۔ قابل توجہ علماء احناف

دعائے صحت مولانا محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی تحریر فرماتے ہیں کہ میری اہلیہ کو پہلے کالرہ ہو گیا تھا۔ اس سے افاقہ ہونے پر ورم جگر۔ بعد میں سل اور اب درد گردہ کی شکایت ہے۔ علاج معالجہ جاری ہے تاہم ناظرین اہلحدیث مریضہ کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

اہلحدیث اللھم اشفھا شفاءً لا یغادر سقما بعدہ و الحمد لله۔

(بقیہ متفرقات صفحہ ۱۵ پر)

ملکی مطلع

امرتسر میں قیامت صغریٰ!

ہندوستانیوں کی حالت عموماً اور پنجابیوں کی خصوصاً کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ اگر کسی کے دوست نہیں گے تو اس حد تک کہ ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

یہی دوستی جو بڑی مضبوط چٹان جیسی نظر آتی ہے بعض ایک ہوا کے جھونکے سے ایسی ٹوٹ جاتی ہے کہ یہ ہندی مثل بالکل صادق آجاتی ہے۔

کدو کی دوستی یک دم میں توڑی

گذشتہ سنین میں ۱۹۱۹ء سے بیک چند سال تک امرتسر اور پنجاب میں مختلف اقوام کے مابین زبردست اتحاد رہا۔ جو آخر کسی دشمن کی نظر لگنے سے ایسے دشمن ہوئے کہ دوستی کا نام نہیں جانتے۔ اگر وجہ عداوت دریافت کی جائے تو کچھ بھی نہیں نکلتی۔ پنجاب کی مختلف قوموں کا اختلاف دراصل مذہبی اختلاف پر مبنی ہے۔ ورنہ سب نوع انسان کے افراد ہیں۔ اگر کوئی دانا دیکھتا ہے تو اسے حیرت ہوتی ہے کہ ایں تمام فساد اختلاف کو مذہب کے خلاف منشا برتا جاتا ہے۔ اس حالت میں یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ یا تو مذہب کو بدنام کیا جاتا ہے یا مذہب کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں۔ ایسی حالت میں بہتر یہی ہے کہ یہ لوگ مذہب اور دھرم کا نام نہ لیا کریں۔ بلکہ اہل یورپ کی طرح محض [illegible] پر اتحاد اور [illegible] ہی پر جنگ کیا کریں۔ جیسا کہ مولانا حالی مرحوم نے کہا ہے ؎

دشمن کو [illegible] دشمن کی ہماں

تفصیل اس کی یہ ہے کہ موضع [illegible] ضلع گجرات [illegible] میں کسی سکھ کو مسلمانوں نے کسی وجہ سے قتل کر دیا۔ ہم تو یہی کہیں گے کہ برا کیا۔ چونکہ مقتول مذکور امرتسر کا باشندہ تھا۔ سکھ اس کی نعش کو وہاں سے اٹھا کر امرتسر لے آئے۔ ۱۸ جون کی رات کو مشورہ ہوا کہ صبح اس کا جلوس نکالا جائے۔ پہلے تو یہی عجیب بات ہے (جو آج کل ہر قوم میں مروج ہے اور اکثر باعث فساد بن جاتی ہے) کہ ایک مقتول کا جلوس نکالا جائے اور اس پر اپنی قوم کو اشتعال دلایا جائے یہ کسی مذہب کی تعلیم نہیں۔ چنانچہ ۱۸ جون کی صبح کو سکھوں نے اس کا جلوس نکالا۔ امرتسر کی آبادی کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ درمیان شہر کے سکھوں کی آبادی یک جا ہے۔ جس میں دوسری قومیں خال خال نظر آتی ہیں۔ اس آبادی میں سے جلوس گزرا جو مسلمان سامنے آیا اسے پیٹ ڈالا۔ ۱۸ جون کی شام تک قریباً پچاس آدمی زخمی ہو کر ہسپتال میں پہنچے۔ ان میں سے ایک مسلمان راہی ملک بقا ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ وہ بیچارہ میونسپل کمیٹی کا ایک اہل کار تھا جو صبح سویرے ہی دفتر میں حاضر ہونے کے لئے گھر سے نکلا تھا۔ راستے میں اسکو سکھوں نے اتنا مارا کہ شام تک ختم ہو گیا۔ سکھوں نے سمجھا ہوگا کہ ہم نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ گورو مہاراج ہم سے بہت خوش ہوئے ہونگے اور واہگورو جی تو ہم کو انعام دیں گے۔ مگر حقیقت اسکے برخلاف ہے۔ کیونکہ ایسا ظلم و ستم کسی مذہب میں جائز نہیں۔ جلوس ہزاروں کی تعداد میں لاٹھیاں اور کرپانیں چلاتا ہوا اپنے خیال میں بڑی کامیابی کے ساتھ اپنے خاص [illegible] میں پھرتا رہا۔ پولیس کی نفری نے کوئی دخل نہ دیا شائد اس وجہ سے کہ تعداد میں کم تھی۔ اسی اثناء میں مزید پولیس آگئی تو مجمع ادھر ادھر منتشر ہو گیا۔ زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا گیا۔ یہ لوگ سب کے سب بے گناہ اور بے تعلق تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان اس سیاہی کا [illegible] سے بے خبر تھے۔ [illegible] نے کوئی حرکت نہیں کی۔ البتہ کر سکتا تھا۔

بعض ہندو اخبارات کی یہ بات بالکل غلط ہے کہ اشتعال کی وجہ یہ ہوئی کہ کسی مکان سے جلوس پر اینٹ پھینکی گئی۔ یہ [illegible] ہو سکتا ہے اور ہندو بھی پچھلے [illegible] مسلمان جو بہت ضعیف العمر اور ضعیف القویٰ [illegible] مرد ہے [illegible] دل [illegible] ہیں۔ اپنا کام کرتے ہوئے دکان پر بیٹھا ہوا ناحق پیٹا گیا۔ ہمارے خیال میں باقی مقامات قطع نظر صرف اس بے گناہ بڈھے کو مارنا خدا کے غضب کو بھڑکانا ہے۔ اس کی کمزوری اور عمر ہی شہادت دیتی ہے کہ ایک چوٹ لگنے سے بھی نہیں بچ سکتا۔ مگر وہ بحکم خدا ابھی تک زندہ ہے۔

اس روز سے صاحب ضلع کی طرف سے انتظام کے لئے شہر میں دفعہ ۱۴۴ لگا دی گئی۔ جس میں مذکور ہے کہ پانچ اور پانچ سے زیادہ آدمی یک جا جمع ہو کر نہ بیٹھیں اور نہ چلیں۔ مسلمانوں نے اپنے مقتول [illegible] بھائی کا جنازہ ہسپتال سے وصول کر کے پولیس کی حفاظت میں قبرستان تک لے جا کر سپرد خاک کر دیا خدا اسکو بخشے۔ ۱۹ جون کو بغرض اظہار ناراضگی [illegible] نے ہڑتال کی تھی خدا جانے کیا انجام ہو۔ مزید خطرہ یہ ہے کہ جس طرح ضلع گجرات میں بویا [illegible] امرتسر میں پھوٹا ہے۔ اسی طرح امرتسر کی وبا کسی [illegible] نہ پھیل جائے خدا ہم سب کو سمجھ دے کہ ہم صرف وہی کام کریں۔ جو خدا کی رضامندی کے ہوں۔ اور ایسے کاموں سے پرہیز کریں جو ملک کی تباہی کا باعث ہوں۔ حضرت حالی مرحوم نے ملک کی عموماً اور امرتسر کی خصوصاً یہ [illegible] میں تصویر کھینچی ہے۔ ؎

[illegible]
[illegible]

[illegible]

ف ۲۰ جون کو ایک اور زخمی فوت ہو گیا۔ انا للہ! [illegible] میں آیا ہے کہ سکھوں کی کرپانیں [illegible] ہیں

اس کی رپورٹ بھی شائع ہوگی۔

انجمن اسلامیہ امرتسر کا مراسلہ

انجمن اسلامیہ امرتسر کا یہ خاص اجلاس ان سکھ لیڈروں کے رویہ کے خلاف جنہوں نے سکھوں کے جلوس کو مرتب کیا اور ان کو پرامن مسلمانوں کے خلاف مشتعل کرکے انہیں خلاف انسانیت اور وحشیانہ قتل وغارت پھیلایا گیا۔ نیز ان سکھ جتھوں کے خلاف جو ان انسانیت سوز افعال کے مرتکب ہوکر امرتسر کی پرامن فضا کو مکدر کرنے کا موجب ہوئے ہیں۔ انتہائی نفرت وحقارت کا اظہار کرتا ہے۔

انجمن کا یہ اجلاس حکام امرتسر کے رویہ کی بھی مذمت کرتا ہے۔ جنہوں نے پیش از وقت سکھوں کی اشتعال انگیز کاروائیوں سے بخوبی واقف ہونے کے باوجود ارتھی کے جلوس کی اجازت دی۔ جو چند گھنٹے جاری رہا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سکھوں نے تمام راستہ بھر نہتے اور پرامن مسلمان راہگیروں اور دکانداروں پر دن دہاڑے قاتلانہ حملے کئے اور ان کی دکانیں و نقدی لوٹ لی۔ باوجود اس امر کے کہ پولیس ومجسٹریٹ جلوس کے ہمراہ موجود تھے نہ تو جلوس کے ان وحشیانہ افعال کی روک تھام کی گئی۔ نہ جلوس کو خلاف قانون قرار دے کر منتشر کیا گیا۔ اور نہ اس وقت کوئی گرفتاری عمل میں لائی گئی۔

انجمن بحالات یہ اجلاس گورنمنٹ پنجاب سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ

(الف) قتل وغارت کرنے والوں اور ان کے مشتعل کرنے والے راہنماؤں کو پوری پوری سزا دے اور

(ب) ان ہولناک واقعات کی تحقیقات کے لئے سرکاری طور پر ایک کمیشن مقرر کیا جائے۔ جس میں غیر سرکاری عنصر کی اکثریت ہو۔ جو اس واقعہ ہائلہ کے اسباب اور حالات کے طرز عمل پر پوری روشنی ڈالے اور ان حکام کے خلاف جنہوں نے ادائیگی فرض میں کوتاہی کی مناسب کارروائی عمل میں لائے۔

(میاں احمد ہیڈ کلرک انجمن اسلامیہ امرتسر)

کانگرس کمیٹی کے ریزولیوشن

شام کے ۷ بجے زیر اہتمام کانگرس اور کانگرس سوشلسٹ پارٹی گول باغ میں ایک پبلک جلسہ زیر صدارت کامریڈ شریف حسین ہوا۔ اور ذیل کے تین ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

(۱) اہالیان امرتسر کا یہ جلسہ کل ۱۸ جون کے الم انگیز حادثہ کے متعلق جس کی وجہ سے ۸۰ سے زائد بے گناہ اور مظلوم مسلمانوں پر بلا کسی اشتعال کے حملہ کرکے انہیں زخمی کیا گیا ہے۔ اور جس کے نتیجہ پر ایک غریب مسلمان کی موت واقع ہوگئی ہے۔ حکومت پنجاب سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ امرتسر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہر دو ذمہ دار حکام میں سے جس نے بھی سردار سندر سنگھ راگی کی لاش کو امرتسر شہر میں لانے اور پھر اس کا جلوس نکالنے کی اجازت دی اسکے خلاف فوراً ایک غیر جانبدارانہ تحقیقاتی کمیشن تمام حالات کی مکمل تحقیقات کے لئے مقرر کرے اور اس دوران میں متعلقہ حکام کو معطل کردیا جائے۔

(۲) یہ جلسہ ان سکھوں کی جنہوں نے بے گناہ نہتے اور پرامن مسلمانوں پر بغیر کسی قسم کے اشتعال دلائے جانے کے وحشیانہ حملہ کیا۔ اور قتل وغارت برپا کیا۔ نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوا ان کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ یہ جلسہ محمد الدین بیلدار مقتول کے لواحقین ودیگر زخمی مسلمانوں سے اظہار ہمدردی کرتا ہے۔

(۳) یہ جلسہ ان فرقہ وارانہ اخبارات خاصکر ہندو اخبار لاہور کی پرزور مذمت کرتا ہے جنہوں نے غلط واقعات شائع کرکے لوگوں کے جذبات کو مشتعل کرنے کی کوشش کی ہے۔"

(پرتاپ لاہور۔ ۲۲ جون)

عراق کے راستہ عازمان حج کے لئے

ضروری ہدایت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

گذشتہ سال کے دوران میں برطانوی قنصل متعینہ بغداد کو ہندوستانی زائرین سے چند شکایات موصول ہوئی تھیں جن کا مفاد یہ تھا کہ شام میں عراق کے قنصل خانہ کے حکام نے عراق میں سے واپسی سفر کے واسطے ان سے سالم وسا کی فیس وصول کرلی۔ حالانکہ انہیں صرف جزوی وسا کی ضرورت تھی برطانوی قنصل خانہ نے عراقی قنصل خانہ کے حکام سے دریافت کیا تو انہوں نے اپنے طریق کار کے جواز میں یہ دلیل پیش کی کہ زائرین مذکور اپنی صداقت مقصد کا یقین دلانے کے لئے اصالتاً پیش نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے ساری جماعت کا حق ترجمانی ادا کرنے کی غرض سے کسی معلم (گائیڈ) کو بھیجدینے پر اکتفا کیا۔ آئندہ شکایات کے ازالہ کی خاطر ہندوستانی عازمان حج کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ عراق سے گذرنے کے متعلق وسا حاصل کرنے کے لئے عراقی قنصل خانہ کے حکام کی خدمت میں اصالتاً حاضر ہوکر درخواست پیش کیا کریں۔ اور اس معاملہ کو کسی معلم پر نہ چھوڑ دیں۔

(لاہور ۷ جون ۱۹۴۰ء)

خون کے آنسو

اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت اور موجودہ روش ان کے لئے تباہ کن ہوگی اگر وہ اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں تو انکو فوراً اپنی روش بدل دینی چاہئے۔ اس کتاب میں ان تدابیر پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ جو مسلمانوں کی ترقی و کامیابی کی ضامن ہیں۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۴؍ محصول ڈاک علیحدہ۔

پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

بعدالت سردار گورچرن سنگھ صاحب بی۔اے
ایل ایل۔بی۔پی۔سی۔ایس سب جج بہادر درجہ اول
امرتسر

مسماۃ اللہ رکھی بیوہ شیخ محمد یعقوب شیخ نواب الدین ولد شیخ پیر علی
اقوام ککے زئی ساکنان امرتسر کڑہ ٹھیاں بذریعہ شیخ عبدالغفور پسر خود
مختار عام۔ بنام جگت سنگھ وسکھدیو سنگھ نابالغان پسران سردار لال سنگھ
بسر براہی سردار لال سنگھ والد آں۔ اقوام جٹ مل ساکنان قصبہ مجیٹھہ
تحصیل امرتسر۔ مدعیان
بنام ڈپٹی محمد شریف ولد میاں عبدالکریم پنشنر ڈپٹی کلکٹر۔
گلاب ولد جاگیر ارائیں۔ اللہ بخش ولد امیر بخش قوم خوجہ۔ فتح الدین
ولد کرم الٰہی ارائیں۔ غلام حیدر ولد نبی بخش لوہار۔ محمد مختار ولد
غلام حیدر لوہار۔ مسماۃ فاطمہ زوجہ اسماعیل شیخ۔ فیض اللہ ولد
کرم الدین راجپوت۔ مسماۃ سکینہ زوجہ محمد ہادی کشمیری۔ مسماۃ
بیگم زوجہ عطا اللہ کشمیری۔ فیروز دین ولد شیرا سقہ۔ مسماۃ زینب
عرف تعظیراں زوجہ اسماعیل کشمیری۔ غلام قادر ولد محمد بخش موچی
حبیب اللہ ولد نظام دین۔ فضل دین ولد غلام قادر درزی۔
سلطان محمد و محمد رمضان پسران بہادر ارائیں۔ نواب الدین ولد
جاگیر ارائیں۔ حسین بخش ولد میاں خان ارائیں۔ بھاگ دین ولد
فضل دین خوجہ۔ علی گوہر ولد محمد عظیم لوہار۔ دین محمد ولد امام دین ارائیں
محمد طفیل ولد غلام حیدر لوہار۔ احمد دین ولد فضل دین ارائیں۔
شمس الدین ولد عمر دین ارائیں۔ فضل دین ولد جیندا لوہار۔ محمد رمضان
ولد رحیم بخش لوہار۔ مسماۃ کرم بی بی زوجہ فتح دین ارائیں۔ غلام علی
ولد محمد اسماعیل بافندہ۔ نظام الدین ولد بگا ارائیں۔ مختار احمد
ولد فضل حق شیخ۔ غلام دین ولد جواہر کمبو۔ محمد بخش و محمد عبداللہ
پسران پیرا نند تا۔ دین محمد ولد فتح دین۔ بوٹا ولد نظام الدین
ارائیں۔ محمد الدین ولد امام دین لوہار۔ قادر بخش ولد محمد بخش
کمبو۔ دو با دوا خان ولد سردار اجٹ۔ علی بخش ولد مقیم ارائیں۔
نور محمد ولد پیر اللہ دتا ارائیں۔ جھنڈو ولد اللہ دتا ارائیں۔ نور محمد ولد
گوہر ارائیں۔ شیر دین ولد اللہ دتا ارائیں۔ عبدالرحمن ولد مولا
ارائیں۔ پیرا نند ولد شہزادہ ارائیں۔ غلام محمد ولد شہزادہ ارائیں۔
کرم الٰہی ولد پیر محمد درزی۔ معراج دین ولد غلام محی الدین لوہار۔
معراج الدین ولد سلطان بخش لوہار۔ علم الدین ولد چنن ارائیں
محمد شفیع ولد نبی بخش درزی۔ محمد صدیق ولد نبی بخش درزی۔
چراغ دین۔ تاج دین پسران کرم الٰہی ارائیں۔ سلطان محمد ولد
عمر دین ترکھان۔ مستقیم ولد شمس الدین ولد... محمد بخش
ولد لبھا حجام۔ محمد الدین ولد میراں بخش ارائیں۔ کریم بخش
ولد عبدالکریم کمبو۔ جھنڈا ولد گلاب دین لوہار۔ غلام رسول
ولد نبی بخش لوہار۔ کریم بخش ولد نتھو ترکھان۔ غلام قادر
ولد میرا خوجہ۔ عاشق رسول ولد اشفاق رسول شیخ۔
نذیر محمد ولد پیر بخش ارائیں۔ نتھو ولد فتح دین ارائیں۔
محمد بخش ولد صوبا تیلی۔ مسماۃ حرمت بی بی بیوہ احمد دین
ترکھان۔ پیر بخش ولد قاسم علی ارائیں ساکن تنگ پائیں
تحصیل امرتسر۔ غلام محمد ولد فضل دین۔ مسماۃ دولتے بیوہ
فضل دین ارائیں۔ نبی بخش ولد عبداللہ گدا۔ نبی بخش ولد
ساون درزی۔ محمد عبداللہ ولد کریم الدین راجپوت ساکنان
شریف پورہ بٹھولہ امرتسر۔ حکیم احتشام الدین دہلی والا ساکن
امرتسر کڑہ جیمل سنگھ۔ حاجی اللہ بخش برتن فروش ساکن امرتسر
کڑہ جیمل سنگھ۔ محمد شفیع دلال ساکن امرتسر کڑہ کرم سنگھ بازار
گھمیاراں۔ قطب الدین ولد شیرا ارائیں سکنہ بھگہ تحصیل
اجنالہ۔ آتما سنگھ ولد بھائی نہال سنگھ ذات ترکھان ساکن
مجیٹھہ تحصیل امرتسر۔ تاجہ ولد بوٹا لوہار سکنہ تنگ پائیں
تحصیل امرتسر۔ غلام حسن ولد غلام قادر مستری سکنہ امرتسر
کڑہ مہاں سنگھ کوچہ جھاڑہ یاں۔ محمد اسحاق مالک شریف
بوٹ ہاؤس سکنہ امرتسر کڑہ جیمل سنگھ۔ ڈاکٹر اشفاق احمد
ساکن امرتسر کڑہ پرجہ۔ امیر بخش ٹھیکیدار ساکن امرتسر کڑہ
مصر بیلی رام۔ عبداللہ دھوبی سکنہ امرتسر۔ غلام نبی درزی
سکنہ تحصیل پورہ بٹھولہ امرتسر۔ غلام قادر ارائیں امرتسر کڑہ
مہاں سنگھ۔ اسماعیل خوجہ امرتسر۔ ڈاکٹر رونق عالم ولد
امام دین امرتسر کوچہ خراسیاں۔ ابراہیم پٹھان امرتسر۔
شمس دین خوجہ ولد دین محمد۔ فیروز دین ولد سوہنا ارائیں
امرتسر کڑہ مہاں سنگھ۔ تاج دین ولد رحیم بخش دھوبی
شریف پورہ بٹھولہ امرتسر۔ فتح دین ارائیں امرتسر دروازہ
رام باغ۔ شیخ کرم دین جج ایم۔ایل۔اے۔بی۔ محمد شریف
عبدالرحیم ارائیں۔ تاج دین ولد نواب الدین ارائیں۔
حسین بخش ارائیں۔ غلام قادر ولد بھاگ دین شیخ۔
بھاگ دین سکنہ شریف پورہ بٹھولہ امرتسر۔ فضل دین درزی
کڑہ مہاں سنگھ امرتسر۔ ... اسماعیل ...
شریف پورہ بٹھولہ امرتسر۔ ... دین خوجہ امرتسر
فضل دین ولد دین محمد امرتسر۔ محمد صدیق ولد مولا بخش شیخ
غلام دین ولد ابی بخش شیخ اللہ دتا۔ غلام محمد ولد شیر محمد شریف پورہ
امرتسر۔ فضل کریم و محمد شفیع پسران عالم دین سکنہ امرتسر۔ محمد اسماعیل
ولد غلام محمد شریف پورہ امرتسر۔ عبدالحق ولد میاں خان امیر بیگ
امرتسر۔ شیخ عبدالرحمن ولد شیخ عنایت اللہ شریف پورہ امرتسر۔ عبد
ابراہیم خوجہ امرتسر۔ مسماۃ حکیم بی بی زوجہ بابو غلام حیدر ولد فتح بخش
بابو غلام حیدر ولد محمد علی شیخ قران سب جج امرتسر بذریعہ مسٹر گپتا
جج صاحب بہادر امرتسر۔ قمر النساء زوجہ محمد اسماعیل۔ مستری
حاجی حسین بخش معمار کڑہ مصر بیلی رام امرتسر۔ دین محمد ولد امام دین
ارائیں۔ احمد دین ارائیں متصل چیل منڈی امرتسر۔ چوہدری فضل دین
بشیر احمد سابقہ پٹواری حال انجمن اسلامیہ کڑہ مہاں سنگھ امرتسر
بابو نور اللہ کلرک ہیڈ پوسٹ آفس بذریعہ پوسٹ ماسٹر امرتسر
دین محمد ولد نبی بخش مستری۔ نظام الدین۔ مسماۃ سردار بیگم زوجہ
عبدالرحمن اور دسیر شریف پورہ بٹھولہ امرتسر۔ بابو معراج الدین
سب پوسٹ ماسٹر کڑہ گھنیاں امرتسر بذریعہ پوسٹ ماسٹر امرتسر۔
علم الدین۔ معراج الدین سوداگر بوٹ امرتسر کڑہ جیمل سنگھ۔ بوٹا
ولد ماہیہ گوجر امرتسر گھاس منڈی دروازہ رام باغ۔ مسماۃ بیگم بی بی
بیوہ شاہ دین لوہار۔ برکت علی۔ محمد الدین شریف پورہ امرتسر۔
ممتاز کلاتھ مالک ممتاز احمد۔ دین محمد ارائیں۔ محمد بخش ولد عبداللہ
ارائیں۔ غلام محمد حجام۔ محمد الدین۔ محمد اسماعیل ولد فضل دین۔
اللہ دتا ولد شادی خان پٹھان سکنہ شریف پورہ بٹھولہ امرتسر۔
اسماعیل ولد اللہ دین ترکھان سکنہ فتح آباد تحصیل ترن تارن۔
مسماۃ کرم بی بی زوجہ علی محمد لوہار۔ جان محمد ولد کرم بخش۔
محمد شریف ولد اکبر علی۔ بابو بشیر علی ولد غلام محمد ساکن شریف پورہ
بٹھولہ امرتسر۔ محمد بخش ہیڈ کنسٹیبل پولیس امرتسر۔ ...
محمد بخش پٹواری شریف پورہ امرتسر۔ ... الدین ...
حوالدار امرتسر شریف پورہ۔ شیخ علی بخش ہیڈ کنسٹیبل ...
صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر۔ ... خان پٹھان
محمد شریف ... محمد صدیق پسران ... ارائیں سکنہ شریف پورہ
امرتسر۔ شیخ فضل دین ولد ... امرتسر کڑہ گھنیاں۔ ...
ولد ... پٹھان۔ محمد بخش ولد عبداللہ ... شریف پورہ
امرتسر۔ بابو محمد رمضان ولد میاں ... امرتسر ...
... امرتسر ...
... امرتسر ...

فرید بخش ... سراج الدین دھوبی - مستری عبد ... ولد ... برکت علی ولد بابا تا - ... ولد ... بخش ... فیض ... عبد اللہ منہاس ... شریف پورہ امرتسر - مسمات عائشاں ... نظام الدین - محمد یٰسین ولد نظام الدین امرتسر ... کوچہ نجارہ ماں - دیوان ولد چمن دھوبی - ... امرتسر کڑہ پرجہ - ظہیر الدین ارائیں شریف پورہ ... الدین امرتسر - رامباغ - منشی نظام الدین ولد الٰہی بخش ... عبد العزیز ولد مولا بخش شریف پورہ امرت سر - کریم بخش دھوبی - محمد علی پٹھان - کرم الٰہی ولد بدھو درزی - قطب الدین ارائیں شریف پورہ امرتسر - غلام محمد ولد فضل دین ارائیں - محمد عبد اللہ منہاس شریف پورہ امرتسر - نصیر الدین خوجہ امرتسر ہاتھی دروازہ - بابو محمد الدین ریلوے کلرک امرتسر ڈی - ٹی - ایس - لاہور جلال دین ولد نور دین لوہار امرتسر دروازہ رامباغ - اللہ دتا ولد الٰہی بخش درزی - غلام محمد حجام شریف پورہ امرتسر - محمد شفیع درزی امرتسر بازار پشم والا - بوٹا ارائیں - شیخ عاشق رسول - مسمات فاطمہ بی بی والدہ محمد عبد اللہ خوشنویس سکنائے شریف پورہ امرت سر - محمد عبد اللہ ولد عنایت اللہ امرتسر کڑہ بگھیاں - شمیرا ماشکی امرتسر چونک تیلیاں - مستری غلام رسول معمار - محمد طفیل شریف پورہ امرتسر - محمد علی معمار کڑہ سفید امرتسر - لال دین شریف پورہ امرتسر غلام رسول ولد محمد بخش حجام ہال بازار امرتسر - محمد شفیع ارائیں - مسمات حشمت - رمضان شریف پورہ امرتسر - فضل دین حجام - اللہ دین دھوبی - امام دین درزی ولد میاں سندھی - غلام رسول معمار - کریم بخش ترکھان - محبوب علی کشمیری - فیروز دین ولد ... - فیض محمد ولد غلام رسول ارائیں - مستری احمد دین - محمد علی ولد اشرف علی شریف پورہ امرتسر - نبی بخش ولد ... امرت سر دروازہ خاکروباں - نبی بخش گنگڑا چوک پاسیاں امرتسر - مسٹر شریف الرحمٰن خان ولد میاں محمد شریف پنشنر سکنہ شریف پورہ امرتسر - ... سنگھ ولد ... سنگھ ... تحصیل امرتسر - ... سنگھ بالغ - ... سنگھ نابالغ پسران ... سنگھ بسرپرستی ... سنگھ برادر حقیقی خود - ارجن سنگھ ولد ایشر سنگھ - کالا سنگھ ... سنگھ پسران ... سنگھ - مسمات ... بیوہ ... سنگھ - اندر سنگھ ولد ... سنگھ ... سنگھ ... سنگھ پسران ... سنگھ - ... سنگھ ولد ... سنگھ ولد ... سنگھ - ... سنگھ ولد ... سنگھ - بھاگ سنگھ ولد لال سنگھ اقوام جٹ گل

ساکنان ... تحصیل امرتسر
دعوے دلپانی ... Joint ... Possession) نسبت اراضی مزروعی
... کنال - نمبر خسرہ ... جنکی تشریح حسب ذیل ہے :-

نمبر خسرہ ٣٦٦٥/١٦٨٥ تا ٣٦٦١/١٦٨٥ و ٣٦٦٩/١٦٨٥ تا ٣٦٨٥/١٦٨٥ و
٣٦٨٧/١٦٨٥ تا ٣٧٢٢/١٦٨٥ و ٣٩١٨/١٦٨٤ تا ٣٩١٣/١٦٨٤ و ٣٨٦٤/١٦٨٥
تا ٣٨٦٦/١٦٨٥ و ٣٨٤٦/١٦٨٤ تا ٣٨٦٨/١٦٨٤ و ٣٨٦٩/١٦٨٥ تا ٣٨٨٥/١٦٨٥ و
٣٨٨٦/١٦٨٤ و ٣٨٨٧/١٦٨٤ تا ٣٨٨٨/١٦٨٤ و ٣٨٥٢/١٦٨٥ تا ٣٨٥٤/١٦٨٥
و ٣٨٥٥/١٦٨٥ و ٣٨٥٦/١٦٨٤ تا ٣٨٥٧/١٦٨٤ و ٣٨٥٨/١٦٨٤ و ٣٨٥٩/١٦٨٥
تا ٣٨٦٣/١٦٨٥ و ٣٧٩٩/١٦٨٥ تا ٣٨٠٧/١٦٨٥ و ٣٨٠٨/١٦٨٥ و ٣٨٠٩/١٦٨٤
تا ٣٨١٢/١٦٨٤ و ٣٨١٣/١٦٨٥ و ٣٨١٤/١٦٨٥ تا ٣٨٢٥/١٦٨٥ و ٣٨٣٣/١٦٨٤
تا ٣٨٣٤/١٦٨٤ و ٣٨٣٥/١٦٨٤ و ٣٨٣٦/١٦٨٥ تا ٣٨٥٣/١٦٨٥ و ٣٨٥٥/١٦٨٥
و ٣٨٥٠/١٦٨٤ تا ٣٨٥٧/١٦٨٤ و ٣٨٥٨/١٦٨٤ و ٣٨٥٩/١٦٨٥ تا ٣٨٦٠/١٦٨٥
و ٣٧٢٣/١٦٨٥ تا ٣٧٢٥/١٦٨٥ و ٣٧٢٦/١٦٨٤ و ٣٧٢٧/١٦٨٥ و ٣٧٣٢/١٦٨٥
و ٣٧٤٢/١٦٨٥ تا ٣٧٤٣/١٦٨٥ و ٣٧٦٣/١٦٨٤ و ٣٧٦٩/١٦٨٥ تا ٣٧٨٠/١٦٨٥
و ٣٧٨٣/١٦٨٥ تا ٣٧٩٢/١٦٨٥ و ٣٧٩٤/١٦٨٥ تا ٣٧٩٥/١٦٨٥ و ٣٧٩٦/١٦٨٥
تا ٣٧٩٨/١٦٨٥ و ٣٧١٥/١٦٨٥ و ٣٧٨١/١٦٨٥ تا ٣٧٨٢/١٦٨٥ و ٣٧١٤/١٦٨٥ و
٣٧١٣/١٦٨٥ و ٣٧١٢/١٦٨٥ و ٣٧٦٦/١٦٨٥ تا ٣٧٦٢/١٦٨٥ و ٣٧١٠/١٦٨٥
و ٣٧٨٩/١٦٨٥ تا ٣٧٩٠/١٦٨٥ و ٣٧٦٩/١٦٨٥ تا ٣٧٧٠/١٦٨٥ و ٣٨٢٠/١٦٨٥
و ٣٨٩٣/١٦٨٥ و ٣٧٦٦/١٦٨٥ و ٣٧٦٧/١٦٨٥ و ٣٧٦٤/١٦٨٥ تا ٣٧٦٥/١٦٨٥ و
٣٧٧١/١٦٨٥ تا ٣٧٧٤/١٦٨٥ و ٣٧٩٦/١٦٨٥ و ٣٧٥٨/١٦٨٥ و ٣٧٦٠/١٦٨٥
٣٧٥٩/١٦٨٥ و ٣٧٥٥/١٦٨٥ و ٣٧٥٤/١٦٨٥ و ٣٧٣١/١٦٨٥ و ٣٧٣٦/١٦٨٥ و
٣٧٣٦/١٦٨٥ و ٣٧٣٣/١٦٨٥ تا ٣٧٣٥/١٦٨٥ و ٣٧٣٠/١٦٨٥ و ٣٧٢٨/١٦٨٥
تا ٣٧٢٩/١٦٨٥ و ٣٧٠٩/١٦٨٥ تا ٣٨٤٣/١٦٨٥ و ٣٧٢٠/١٦٨٥ و ٣٦٩٩/١٦٨٥
٣٧٠٠/١٦٨٥ تا ٣٧٠١/١٦٨٥ و ٣٧١٨/١٦٨٥ تا ٣٧١٩/١٦٨٥ و ٣٦٩٨/١٦٨٥ و
٣٦٨٨/١٦٨٥ و ٣٦٦٥/١٦٨٥ و ٣٦٦٣/١٦٨٥ تا ٣٦٦٤/١٦٨٥ و ٣٦٦٨/١٦٨٥ و
٣٦٦٦/١٦٨٥ و ٣٦٦٤/١٦٨٥ و ٣٦٦٥/١٦٨٥ و ٣٦٥١/١٦٨٥ و ٣٦٥٣/١٦٨٥ و
٣٦٥٠/١٦٨٥ و ٣٦٤٨/١٦٨٥ و ٣٦٤٦/١٦٨٥ و ٣٦٤١/١٦٨٥ و ٣٦٤٠/١٦٨٥ و
٣٦٣٩/١٦٨٥ و [illegible] و ٣٦١١/١٦٨٥ و ٣٦٠٦/١٦٨٥ و ٣٦٠٤/١٦٨٥ و
٣٦٠٥/١٦٨٥ و ٣٦٠٤/١٦٨٥ و ٣٦٠٢/١٦٨٥ و ٣٦٠٣/١٦٨٥ و [illegible]

٣٦٩٢/١٦٨٥ و ٣٦٩٣/١٦٨٥ تا ٣٦٩٤/١٦٨٥ و ٣٦٩٩/١٦٨٥ و
٣٥١٩/١٦٨٥ تا ٣٥١٦/١٦٨٥ و ٣٩٦٦/١٦٨٥ و ٣٩٤٤/١٦٨٥ و
٣٦٨٦/١٦٨٥ و ٣٧٥٦/١٦٨٥ تا ٣٧٥٧/١٦٨٥ و ٣٦٦٨/١٦٨٥ و
٣٧٤٩/١٦٨٥ و ٣٧٤٧/١٦٨٥ و ٣٧٤٩/١٦٨٥ و ٣٧٤٤/١٦٨٥ تا
٣٧٤٥/١٦٨٥ مندرجہ جمعبندی سنہ ١٩٣٢-٣٣ء واقع ... امرتسر خاص جس میں مدعیان کا ۱/۴۲ حصہ ہے مالیت بغرض کورٹ فیس جس میں -/١٤ روپیہ حصہ مدعیان دس گنا جس میں حصہ مدعیان مبلغ -/١٤٠ روپیہ ہے - اور مالیت بغرض اختیار سماعت تیس گنا جس حصہ مدعیان مبلغ -/٤٢٠ روپیہ ہے -

اشتہار بنام مدعاعلیہم و نمائندگان -

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعیان نے درخواست زیر آرڈر ا رول ۸ ضابطہ دیوانی دائر عدالت ہذا کی ہے کہ مدعاعلیہ ۱ کو نمائندہ منجانب مدعاعلیہم ۲ تا ۲۱۸ ماسوائے ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ مقرر کیا جائے اور مدعاعلیہم ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۲۳۰ تا ۲۳۲ کا نمائندہ مدعاعلیہ نمبر ۲۱۹ بنایا جائے اور مدعاعلیہ ۸ کی تعمیل اصالتاً کرائی جائے - لہٰذا حسب درخواست مدعیان مدعاعلیہ ۱ کو نمائندہ منجانب مدعاعلیہم ۲ تا ۲۱۸ ماسوائے ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ اور مدعاعلیہ ۲۱۹ کو نمائندہ منجانب مدعاعلیہم ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ و ۲۳۰ تا ۲۳۲ مقرر کیا جا کر حکم ہے کہ نمائندگان مورخہ ۹/۳۷ ۲۱ کو حاضر عدالت ہذا ہوکر پیروی منجانب مدعاعلیہ کریں نیز مدعاعلیہ ۸ اصالتاً یا وکالتاً تاریخ مقررہ پر حاضر عدالت ہذا ہوکر پیروی کریں - بعدم حاضری کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جاویگی -

آج بتاریخ ۱۱ ... بدستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا -

دستخط حاکم مہر عدالت

محکمہ صنعت و حرفت پنجاب

داخلہ کا اعلان

گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر کا نیا سشن یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء سے شروع ہوگا۔

اعلیٰ (اے) کلاس اور آرٹیزن (بی) کلاس اور کمخواب (سی) کلاس کے داخلہ کی درخواستیں ذیل کے پتے پر ۱۵ جولائی ۱۹۳۷ء کو یا اس سے پیشتر پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستیں اس مقررہ فارم پر لکھی جانی چاہئیں جو درخواست دینے پر مل سکتا ہے درخواست کے ساتھ یونیورسٹی کا یا سکول لیونگ سرٹیفکیٹ چال چلن کی سندات اور عمر اور صحت کے سرٹیفکیٹ بھی بھیجنے چاہئیں۔

چند وظیفے جن کی مقدار اوسطاً آٹھ روپے ماہوار ہے۔ قواعد و ضوابط کی شرطوں کے ماتحت جو پراسپکٹس میں دی گئی ہیں۔ بہترین مستحق امیدواروں کو دیئے جاتے ہیں۔ بافندوں کو ترجیح دی جائیگی۔

منتخب شدہ امیدواروں کو مندرجہ ذیل رقوم بطور امانت داخل کرنی پڑیں گی۔ ضمانتیں کورس پورا ہونے پر واپس کی جائیں گی۔

۱۔ ضمانت اعلیٰ کلاس (اے) کیلئے دس روپے
۲۔ ضمانت آرٹیزن و کمخواب کی کلاسز کیلئے پانچ روپے
۳۔ ضمانت برائے کتب لائبریری پانچ روپے
۴۔ ضمانت برائے ہوسٹل دو روپے
۵۔ کھیلوں کے لئے سالانہ چندہ برائے (اے) کلاس دو روپے۔ برائے (بی و سی کلاسز) ایک روپیہ۔
۶۔ ماہوار ٹیوشن فیس ایک روپیہ برائے (اے) کلاس [illegible] برائے بی و سی کلاسز

ہوسٹل میں بیرونی امیدواروں کے لئے چار آنے ماہوار ادا کرنے پر جگہ مہیا کر دی جاتی ہے [illegible] آنے [illegible] پانچ پائی

پریکٹیکل اور تکنیکل تعلیم کے ساتھ ساتھ رنگریزی۔ فنشنگ اور بلیچنگ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

قواعد کی پوری تفصیلات پراسپکٹس میں درج ہیں جو ذیل کے پتے سے مل سکتے ہیں۔

دستخط ٹیکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر

مجربات نادرہ

۱۱/۱۴

سرمہ اکسیر العین جو ضعف بصر، ککروں، خارش، دھند۔ پڑبال وغیرہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ مسلسل استعمال سے عینک کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت فی تولہ ۶/ ۔ نمونہ ۸/

ڈارٹانک پلز جو قوت مردمی کے مایوس مریضوں کو خصوصاً جملہ کمزوریوں کیلئے عموماً بے حد مفید ہے۔ اس کا استعمال جریان۔ احتلام۔ نامردی (پیدائشی نہ ہو) وغیرہ کے لئے نفع مند ہے۔ تبض کو دور اعضاء رئیسہ کو تقویت پہنچاتی ہیں۔ قیمت ۱۲۰ گولیاں جو چالیس روز کے لئے کافی ہیں تین روپے۔

طلاء بے ضرر جو عضو مخصوص کی بیرونی تکالیف کے دور کرنے کے لئے مفید ہے ڈارٹانک پلز کے ہمراہ اسکا استعمال ہونے پر سوہاگہ کا کام دیتا ہے زود اثر اور بالکل بے ضرر ہے۔ قیمت فی شیشی ۲/

جوہر حیات جو پیٹ درد۔ قے۔ اسہال۔ نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ کمر درد۔ دانت درد وغیرہ جملہ امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ داخلی اور خارجی ہر دو طریق سے استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۶/ نمونہ ۲/ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا [illegible] پتہ حسب ذیل ہے

ڈاکٹر برکت علی [illegible] (پنجاب)

مومیائی

۲۲/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و خریداران اخبار اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش سکروری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار روز میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو بڑھاپے کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۶/ ۔ آدھ پاؤ ۳ روپے۔ پاؤ بھر ۶ روپے مع محصول ڈاک۔ مالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب محمود عالم صاحب دسہڑا:۔ "ہم نے اپنے دوستوں کے لئے کئی مرتبہ مومیائی منگائی سب کو فائدہ ہوا۔ ابھی ایک ہفتہ ہوا ہمارے ایک دوست نے ایک چھٹانک منگائی جس سے اسکو بہت فائدہ ہوا۔ اب ان کے لئے تین چھٹانک اور بھیجیں۔" (۱۳ اپریل ۱۹۳۷ء)

جناب محمد عارف صاحب چیچہ وطنی "آپ کی دوا مومیائی بہت مجرب ہے۔ اس لئے میں ہمیشہ آپ کے یہاں سے منگوایا کرتا ہوں مہربانی فرما کر پانچ چھٹانک اور بھیجیں۔" (۱۳ اپریل ۱۹۳۷ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ۔ حکیم محمد مسعود خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر

جلد ۳۴

اہلحدیث

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن - پس حدیث مصطفٰے بجان مسلم داشتن

بال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شوکت فیکم امر بن کہ کجبر اللہ و سنتی

ابوالوفاء ثناء اللہ

مسئول مدیر

تاریخ اجرا ۱۳- نومبر سنہ ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]

رؤسا و جاگیرداروں سے [illegible]

عام خریداران سے [illegible]

[illegible] ششماہی [illegible]

ممالک غیر سے سالانہ [illegible] شلنگ

فی پرچہ [illegible]

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۲- ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۶ھ مطابق ۲- جولائی سنہ ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

درس عمل

(از قلم منشی عبدالرحیم صاحب قریشی از بسیال ضلع گوجرانوالہ)

مسلمانو! دکھاؤ تو ذرا تم شان رحمانی — عمر کا دبدبہ فقر علی و خلق عثمانی

جنہیں وعدہ ملا تھا انتم الاعلون ہونے کا — چڑھی آتی ہے ان پہ کیوں حکومت کی پشیمانی

مٹا سکتا ہے اس طغیاں کو زور بازوئے مسلم — طبیعت میں اگر پیدا وہ کر لے نور ایمانی

بھلانا خوبیٔ اسلاف کا تجھ کو رلاتا ہے — چراغ [illegible] کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

روایات سلف تیری ہوئیں اقصاص پارینہ — نظر آتی نہیں تجھ میں وہ پہلی شوکت و شانی

کو ہرگز نہ ضائع شرک سے تم نیک عملوں کو — نہیں بھاتی ہے اللہ کو یہ حرکت نا شعورانی

مٹا ڈالو رسومات قبیحہ اپنے گاؤں سے — طبیعت میں اگر رکھتے ہو کچھ جوش مسلمانی

[illegible] دوست ان لوگوں کو جو [illegible] ہیں احمد کے — محبت ان سے کب [illegible]

کرو تم پیروی انکی [illegible] رسول اللہ — [illegible] بھی ہے قول [illegible]

[illegible] — [illegible] مسلمانی

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں اب امن و امان ہے۔ سکھوں کی گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔ شہر میں نقص امن کے سلسلہ میں چند سکھ مسلم اور ہندو بھی گرفتار کئے گئے جو ضمانتوں پر رہا ہو گئے ہیں۔ سکھ مسلم فساد کے زخمیوں میں سے ایک اور زخمی فوت ہو گیا۔ ۲۰ جون تک کافی گرمی پڑتی رہی۔ رات کو معمولی بارش ہوئی۔ ہوا سرد چلنے لگی ہے۔

—— امرتسر ہال دروازہ کے باہر اڈہ موٹراں پر سکھوں میں فساد ہونے سے ایک سکھ مر گیا۔ چند زخمی ہوئے۔

—— لاہور میں ۲۷ جون کو گرمی کی شدت سے تین اموات واقع ہو گئیں۔ معلوم ہوا ہے کہ بلدیہ لاہور عنقریب بحال کر دی جائیگی۔

—— معلوم ہوا ہے مسٹر ڈابسن آئندہ پنجاب کے فنانشل کمشنر مقرر ہونگے۔ کیونکہ مسٹر لطیف ریٹائر ہو رہے ہیں۔

—— سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ وزیرستان میں ۲۳ اور ۲۴ جون کو سرکاری افواج اور وزیریوں میں تصادم ہونے سے سرکاری فوج کے ۹ افراد ہلاک اور ۲۴ زخمی ہوئے۔ وزیریوں نے ایک پل کو نقصان پہنچایا اور ٹیلیفون کے تار بھی کاٹ ڈالے۔

—— حکومت سپین کے ایک بحری جہاز پر کسی تارپیڈو نے حملہ کر دیا۔ پانچ جہازران غرق ہو گئے۔

—— معاصر خادم کعبہ لاہور مقطراز ہے کہ خان بہادر احسان اللہ خان جو جدہ میں برطانی سفارت خانہ کے انڈین واٹس قونصل تھے جدہ سے کسی اور جگہ چلے گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کو سفارت خانہ سے سبکدوش کر دیا گیا ہے۔

—— مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں مسلم گرلز سکول کو گرلز کالج بنا دیا گیا ہے۔ وہاں پردہ دار خواتین بی۔ اے تک تعلیم حاصل کر سکیں گی۔

—— سرینگرہ [illegible] میں فسادات کی اطلاعات تھیں [illegible]

کے لئے مسلمانوں نے میرواعظ یوسف شاہ کی ہمراہی میں [illegible] نکالا۔ پولیس سے تصادم ہوا۔ ہجوم نے پتھر پھینکے۔ ۲۳ پولیس مین زخمی ہوئے۔ پولیس نے دو مرتبہ گولی چلائی۔ ہجوم میں سے ایک مر گیا۔ چند زخمی ہوئے۔ میرواعظ اور دیگر چند اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

—— سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب نے فرقہ وارانہ فسادات کو روکنے کے لئے شملہ میں ایک کانفرنس منعقد کی جس میں تمام اقوام کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس میں موجودہ فسادات کی مذمت کی گئی اور آئندہ امن قائم رکھنے کے لئے لوکل بورڈ قائم کئے جائیں جو ایسے فسادات کو روکنے کی کوشش کریں۔

انتقال پُرملال

رادھا سوامی دیال باغ آگرہ کے گدی نشین سرآنند سروپ صاحب جی بندش قلب سے دفعۃً فوت ہو گئے۔ ملک کے خادموں میں ایک قابل قدر خادم کی کمی ہو گئی۔ افسوس!

آپ علاقہ مدارس میں اپنے مریدوں کے ہاں گئے ہوئے تھے۔ موت وہیں واقع ہوئی۔

—— ریاست سوات صوبہ سرحد میں فارسی کی بجائے پشتو عدالتی زبان قرار دی گئی ہے۔

—— لندن ۲۵ جون پارلیمنٹ میں وزیر اعظم نے بیان کیا کہ یورپ کا امن خطرہ میں ہے۔ کیونکہ اگر کسی ملک نے سپین کے معاملہ میں دخل دیا تو اس کے مخالف ممالک کے لئے جنگ سپین میں دخل دینے سے گریز کرنا ناممکن ہو جائیگا۔

—— ٹیکسلا ضلع راولپنڈی کی اطلاع ہے کہ بارود پھٹ جانے سے تیرہ دست دھماکا ہوا تین شخص ہلاک اور چند زخمی ہوئے۔ دھماکے کا جھٹکا بیس بیس میل تک محسوس کیا گیا۔ ریلوے سٹیشن کی عمارت کو بہت نقصان پہنچا۔

—— [illegible]

(بقیہ متفرقات)

حساب دوستاں | شمہ ذیل خریداروں کی قیمت

اخبار میعاد مہلت ماہ جولائی ۱۹۳۶ء ختم ہے۔ اس لئے ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اپنا اپنا نمبر خریداری ملاحظہ فرماتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔

نوٹ کہ مہلت یا شکایت مزید مہلت طلب نہ فرمائیں بلکہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ غریب فنڈ سے جن سائلین کے نام اخبار جاری ہوتا ہے وہ بھی میعاد ختم ہونے کے بعد مہلت وغیرہ طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمایا کریں۔

۲۴۰۲ - ۲۴۵۴ - ۲۸۵۹ - ۳۱۵۸ - ۳۲۵۶ -
۴۳۳۴ - ۴۳۹۸ - ۴۵۳۵ - ۵۱۰۹ - ۵۳۲۹ - ۶۳۳۶
۶۴۳۹ - ۶۵۴۵ - ۶۹۲۲ - ۷۰۳۸ - ۷۰۷۷ -
۷۴۲۵ - ۸۰۰۳ - ۸۵۱۶ - ۸۵۱۸ - ۸۵۲۹ - ۸۵۳۶
۸۵۵۴ - ۸۵۷۸ - ۹۰۶۸ - ۹۲۴۲ - ۹۴۰۸ -
۹۴۳۹ - ۹۵۴۶ - ۹۹۲۱ - ۹۹۹۱ - ۱۰۱۴۸ -
۱۰۱۷۰ - ۱۰۳۰۹ - ۱۰۳۴۵ - ۱۰۵۹۶ - ۱۰۶۶۷ -
۱۰۸۸۴ - ۱۰۸۹۶ - ۱۰۹۷۱ - ۱۰۹۷۳ - ۱۰۹۹۲ -
۱۱۰۴۲ - ۱۱۱۹۹ - ۱۱۲۰۵ - ۱۱۲۶۵ - ۱۱۲۸۴ - ۱۱۳۰۹
۱۱۳۱۰ - ۱۱۳۴۱ - ۱۱۳۹۶ - ۱۱۴۰۷ - ۱۱۴۱۶ - ۱۱۴۲۶
۱۱۴۴۳ - ۱۱۶۰۳ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۷۳۴ - ۱۱۷۸۵ - ۱۱۸۰۳
۱۱۸۷۲ - ۱۱۹۰۱ - ۱۱۹۰۴ - ۱۱۹۰۵ - ۱۱۹۰۸ - ۱۱۹۱۱ -
۱۲۰۴۵ - ۱۲۰۵۵ - ۱۲۰۶۴ - ۱۲۰۶۵ - ۱۲۰۶۶ -
۱۲۰۶۹ - ۱۲۰۷۰ - ۱۲۰۹۸ - ۱۲۱۳۷ - ۱۲۱۵۱ -
۱۲۱۵۲ - ۱۲۱۵۳ - ۱۲۱۵۸ - ۱۲۱۶۰ - ۱۲۱۹۹ -

غریب فنڈ | ۱۱۴۲۱ - ۱۱۵۸۴ - ۱۱۷۰۰ -
۱۲۰۴۳ - ۱۲۰۴۶ - ۱۲۰۷۱ -

چند نئی کتب | عالم کباب سفا - جامع القرآن - جمع القرآن والاحادیث - قاضی جلال

دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب فرمائیں

محصول ڈاک بذمہ خریدار

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۲- ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ

درد دل کا اظہار

قابل توجہ اعیان اہل حدیث

(۶)

اس سلسلے کے سارے نمبروں کا خلاصہ یہ ہے کہ جماعت اہل حدیث میں نہ صرف اختلاف و افتراق ہے بلکہ اس سے تجاوز کر کے باہمی مفارقت و متارکت تک نوبت پہنچ چکی ہے۔ خدا نہ کرے کہ اس سے وہی نتیجہ پیدا ہو جو اس حدیث شریف میں بیان ہوا ہے :-

ما ھلك قوم قبلکم بعد ھدیً حتیٰ اوتوا الجدل۔

یعنی پہلی قومیں ہدایت یاب ہو کر اس وقت تباہ ہوئیں جب ان میں باہمی نزاع و جدال رونما ہو گیا :

اس حدیث کے مضمون کی طرف اشارہ قرآن شریف بھی کرتا ہے چنانچہ ارشاد ہے :-

وَلَوْ شَاءَ اللّٰہُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِھِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْھُمُ الْبَیِّنٰتُ وَلٰکِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْھُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْھُمْ مَّنْ کَفَرَ ۔

یعنی اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو جو لوگ ان کے بعد تھے باہم قتل و قتال نہ کرتے بعد اس کے کہ ان کے پاس دلائل پہنچ چکے تھے لیکن وہ لوگ باہم مختلف ہو گئے :

اس آیت میں بھی اختلاف کو موجب قتال فرمایا ہے۔ کیا جماعت کے افراد (اعیان و علماء) اس قسم کی آیات اور احادیث پر غور فرما چکے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ حضرات غور فرما چکے ہیں۔ پھر کیا وہ ان امور ممنوعہ کے نتائج کو بھی دیکھ رہے ہیں۔ مجھے علم ہے کہ دیکھ رہے ہیں۔ پھر کیا ان نتائج کو دیکھ کر رنجیدہ بھی ہوتے ہیں گمان غالب ہے کہ منغموم ہوتے ہونگے۔ اگر صورت حال یہ ہے تو ان سب واقعات کا نتیجہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ ہر طرف سے آواز آتی کہ اس حالت قبیحہ میں تبدیلی پیدا کی جائے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ آواز نہیں آتی بلکہ اس جلتی آگ کو ہوا دی جاتی ہے۔ پہلے اگر کسی جگہ دو فریق تھے تو آج وہاں دو سے چار ہو گئے ہیں۔

علم طب میں یہ قاعدہ ہے کہ جس نسخے سے فائدہ نہ ہو اس کو فوراً تبدیل کیا جائے خاصکر وہ نسخہ جس سے بجائے فائدہ کے نقصان ہو مثلاً بخار کے نسخے سے سرسام ہو جائے تو ایسا نسخہ فوراً بدل دینا چاہئے اعیان و علمائے اہل حدیث اگر اس طبی قاعدے پر غور کریں گے تو موجودہ روش کو فوراً قابل تبدیل پائیں گے۔

(نوٹ) یہاں پہنچ کر مجھے گمان ہوا کہ بعض اہل حدیث اس تقریر کو سراسر غلط سمجھیں گے۔ کیونکہ وہ خیال کریں گے کہ میں ان کو اپنی تحقیق پیش کرنے سے روکتا ہوں حاشا و کلا (ہرگز ایسا نہیں) بلکہ میں سلف صالحین (صحابہ و تابعین) کے طریق پر اظہار ما فی الضمیر کو ضروری سمجھتا ہوں۔ مگر اس طریق سے جس کا نقشہ مولانا حالی مرحوم نے ایک بند میں یوں دکھایا ہے۔ ؎

اگر اختلاف ان میں باہم دگر تھا
تو بالکل مدار اس کا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا
خلاف آشتی سے خوش آئندہ تر تھا
یہ تھی موج پہلی اس آزادگی کی
ہرا جس سے ہونے کو تھا باغ گیتی

میں ناظرین کو زیادہ تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ صرف اتنا کہتا ہوں کہ چند مقامات (دہلی، کلکتہ اور رو پڑ وغیرہ) کی نزاعی تحریرات دیکھنے کی تکلیف گوارا کریں جو اختلافی مسائل کے پیش نظر شائع ہوئی ہیں۔ اگر ان تحریرات کو کسی ایک یا متعدد منصفوں کی کمیٹی میں پیش کیا جائے تو میں یقین کرتا ہوں کہ منصفوں کی بالاتفاق یہ رپورٹ ہوگی کہ ان میں مسائل پر گفتگو کم ہے مگر ذاتی حملے (طعن و تشنیع) زیادہ ہیں۔ اس کے بعد میں ان منصفین کے سامنے ایک آیت پیش کر کے اس کی تفسیر پوچھوں گا جس کے الفاظ یہ ہیں :-

قُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَھُمْ اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۔

یعنی میرے ایمان دار بندوں کو کہہ دو کہ بات وہ کہا کریں جو بہت ہی بہتر ہو شیطان تم میں [illegible] شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

اس آیت میں [illegible]

منگ کے بعد اسکے نتائج بھی بتا دیئے ہیں۔

کیا علماء اور علمائے اہل حدیث اس آیت کی کوئی اور تفسیر مجھے بتائیں گے مگر وہ تفسیر بادیانے کیونکہ محض یہ ہے کہ میں نے اسباب وعلل کی تلاش میں بہت وقت لگایا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اہل حدیث میں تشتت و افتراق مذہبی تعلیم کے ماتحت نہیں ہے بلکہ وہ آیت مذکورہ (قل لعبادی) کے حکم کی عدم تعمیل کا نتیجہ ہے۔

مناسب نہیں کہ میں دکھ بھرے دل کی داستان کو زیادہ طول دوں۔ اس لئے وہ سکیم جس کا ذکر میں نے پچھلے نمبر میں کیا تھا پیش کرتا ہوں۔ میں اس سکیم کو پیش کرنے سے پہلے کانگرس کا ایک واقعہ بطور مثال کے سناؤں تو مفید ہوگا۔ وہ یہ ہے کہ کانگرس نے جب فیصلہ کیا کہ سول نافرمانی (قانون شکنی) کی جائے اس کی سکیم کا طیار کرنا گاندھی کے سپرد ہوا۔ انہوں نے جو سکیم بنائی وہ بادی النظر میں ایک مضحکہ خیز تھی۔ لیکن گاندھی جی کی دوربین نگاہ میں وہ ایک بنیادی پتھر کی حیثیت رکھتی تھی۔ وہ سکیم یہ تھی کہ نمک بنایا جائے۔ نمک سازی کیا مشکل تھی۔ پھر اس سے مقصود کیا تھا۔ مگر باوجود اسکے دیکھا گیا کہ کانگرسی نمک بنا رہے ہیں اور دیوانہ وار اس کام میں مشغول ہو کر نمک کی پڑیاں فروخت کر رہے ہیں۔

آج ملک میں جدید اصطلاحات کی قسط جس پر یکم اپریل سے عمل ہو رہا ہے۔ اس میں ہندوستان کو وزارتیں بلکہ صنعت عظمیٰ تک مل گئی ہیں۔ یہ ساری کامیابی اسی مضحکہ خیز سکیم کا نتیجہ ہے۔

جو لوگ میری پیش کردہ سکیم پر اسی طرح نظر ڈالیں جس طرح گاندھی جی کی اسکیم ڈالی گئی تھی ان کا اختیار ہے کہ اسکو حقیر سمجھیں۔ لیکن جو اصحاب ہمدردی اور دلسوزی اپنے اندر رکھتے ہیں وہ اس پر اسی طرح متوجہ ہوں جس طرح گاندھی جی کی سکیم پر توجہ کی گئی تھی۔ وہ سکیم یہ ہے کہ ہر صوبے کے اہل حدیث پیشتر ہوں یا بیانز (؟) اپنا نام مع پتہ دفتر اہلحدیث میں بھیج دیں۔ صوبہ پنجاب

اس خطاب میں سب سے پہلے مخاطب ہے۔ اس لئے میں پہلے امرتسر کے اصحاب کی مختصر فہرست پیش کرتا ہوں۔

(۱) شیخ محمد شریف صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر (۲) حاجی فضل الدین ڈپٹی کلکٹر نہر وممبر پنجاب اسمبلی (۳) بابو غلام اللہ صاحب کلرک (۴) بابو عبدالمجید صاحب انچارج ٹیلیگراف (۵) بابو سردار علی ہیڈ کلرک پولیس (۶) منشی خدا بخش سب انسپکٹر پولیس (۷) مولوی طالع مند صاحب سررشتہ دار نہر (۸) میاں قطب الدین جمعدار فوجی (۹) سید نصیر الدین شاہ ہیڈ کانسٹیبل (۱۰) حکیم قائم الدین نقشہ نویس ریٹائرڈ۔

پنجاب کی فہرست مکمل ہونے پر ان اصحاب کو بلا کر زیر صدارت میر شجاع الدین خانصاحب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل (پنشنر) ایک مجلس منعقد کی جائیگی۔ خان صاحب موصوف کو جماعت اہل حدیث سے موروثی انس ہے اور حکیم قائم الدین صاحب سکرٹری کی خدمت کے بہت قابل ہیں۔

پس اصحاب پنجاب اپنے اور اپنے احباب کے اسماء کی فہرست دفتر ہذا میں ارسال کرتے رہیں۔ دیکھیں خدا کیسے برکت کرتا ہے۔ (باقی)

جماعت اہل حدیث سے اپیل

بدقسمتی سے ہم ہندوستانی مسلمانوں کو فرقہ وارانہ مسائل سے جتنی دلچسپی ہے اتنی ان مسائل سے نہیں جن کا تعلق غیر مسلمین سے ہے۔ مثلاً آج کئی سال سے اچھوتوں کی تبدیلی مذہب کا سوال درپیش ہے۔ اور عیسائی جماعت اپنے خاص انشات سے کام لیکر اچھوتوں کو عیسائی بنا رہی ہے۔ چنانچہ صوبہ بہار میں بھی ہزاروں اچھوتوں نے اپنا مذہب تبدیل کر دیا ہے اور وہ مسیحی ہو چکے ہیں مگر مسلمان ہیں کہ جن کو خدا برابر بھی اچھوتوں کو دعوت اسلام دینے کا خیال نہیں۔ ان کو اگر دلچسپی ہے تو محض الکشن سے اور مسئلہ وزارت کی تائید و تردید سے۔ باوجودیکہ میں نے اپیل بھی کی کہ اچھا دیگر موقعوں پر نہیں مگر یوم النبی کے جلسوں میں اچھوتوں کو دعوت شرکت دو۔ اور پھر ان کو اسلامی مساوات و رواداری کا منظر دکھایا جائے۔ لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہوا وہ یہ کہ اس اپیل پر بھی چنداں توجہ نہ کی گئی۔ اب میں برادران اہل حدیث سے خطاب کرتا ہوں کہ آپ حضرات ہی اس مسئلے کو اپنے ہاتھوں میں لیں اور جہاں تک قوت اجازت دے اچھوتوں کو اسلام کی طرف جھکا دیں۔ جس کے لئے حسب ذیل صورتیں اختیار کی جائیں۔

(۱) ہندی اور اردو زبان میں چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ شائع کر کے انہیں مفت دینا۔

(۲) اپنے سالانہ جلسوں میں ان کو انہیں بلانا اور مقررین سے مساوات و رواداری پر تقریریں کرانا۔

(۳) اگر موقع نکل سکے تو وقتاً فوقتاً زبانی طور سے بھی انہیں سمجھاتے رہنا۔

اگر اس غریب جماعت نے ہی اس بار عظیم کو سنبھال لیا تو بہت کچھ کامیابی کی امید کی جاتی ہے۔

سردست میں نے مظفر پور سے کچھ ٹریکٹ شائع کر کے تقسیم کئے ہیں اور آئندہ کیلئے بھی طیاری ہے۔

(محمد عباس ودیارتی مناظر اسلام مظفر پور)

خواجہ صاحب دہلوی کا سفر یورپ

بسلامت روی و باز آئی

خواجہ حسن نظامی صاحب بغرض اشاعت اسلام یورپ کو تشریف لے جانا چاہتے ہیں۔ آپ تبلیغ اسلام کوئی معمولی لوگوں کو نہیں کریں گے بلکہ بادشاہان یورپ کو حلقہ اسلام میں لائیں گے۔ کون مسلمان ہے جو آپ کے اس نیک کام میں مددگار یا دست بدعا نہ ہو۔ ہم نے اہلحدیث بھی دعا کرتا ہے کہ خدا آپ کو کامیاب کرے۔ ہاں خواجہ صاحب کو اطلاع دیتا ہے کہ آپ جس کام کے لئے یورپ میں تشریف لے جانا چاہتے ہیں وہ تو عرصہ ہوا آپ کر چکے ہیں جبکہ آپ کا اعلان

درج کر کے متصل ہی کریں گے۔ تب کے اعلان کے الفاظ یہ ہیں :۔

"**ہوئیائے صادقہ** | ۱۹۱۱ء میں جبکہ مدینہ شریف کے باب رحمت کے قریب مکان میں ٹھہرا ہوا تھا رات کو خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم افغانی لباس پہنے کھڑے ہیں اور کھجور کے چھوٹے چھوٹے درخت ان کے سامنے ہیں اور سامنے زمین پر بہت سے دل شق شدہ پڑے ہیں۔ حضور صلعم کھجور کا ایک پتہ توڑتے ہیں۔ اور زخمی دلوں کو اٹھا کر باندھ دیتے ہیں۔ میں نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی حضور یہ دل کس کے ہیں اور انہیں کیا ہوا۔ ارشاد فرمایا: میری امت کے دل ٹوٹ گئے ہیں ان کو باندھ رہا ہوں۔ جا عیسائی شہنشاہ کو مسلمان کر، وہ تیرے ہاتھ پر اسلام قبول کرے گا آنکھ کھلی تو مجھ پر ایک عجیب ذوق وشوق کا عالم طاری تھا۔ ہندوستان میں واپس آیا تو دو مہینے کے بعد دسمبر میں کنگ جارج کا دربار دہلی میں ہوا۔ اور میں نے بادشاہ کو اسلام کا دعوت نامہ اردو میں لکھ کر بھیجدیا اور ایک پوسٹر بھی شائع کیا۔ جس کا عنوان "شہنشاہ انگلستان کا مسلمان ہونا" تھا۔ اس کی وجہ سے دہلی پولیس اور مسٹر ہیلٹن ڈپٹی کمشنر نے مجھ پر خفگی کا اظہار بھی کیا مگر میں برابر یہ مضامین شائع کرتا رہا اور اس وقت سے آج تک کہ چھبیس سال ہوچکے ہیں۔ میں اس یقین پر قائم ہوں کہ کوئی عیسائی شہنشاہ میرے ذریعے اسلام قبول کریگا۔"

(منادی دہلی صفحہ ۱۸ جون ۱۹۳۶ء)

اہلحدیث | کیا اچھا مبارک خواب ہے مگر کنگ جارج کے اسلام کے متعلق آپ اپنی سابقہ تحریرات بھول گئے حدیث شریف میں آیا ہے

اذا نسیت فذکرونی

یعنی حضور نے فرمایا جب میں بھول جاؤں مجھے یاد دلایا کرو۔ اس حدیث کے ماتحت اہلحدیث آپ کو یاد دلاتا ہے۔ آپ نے جن دنوں یہ شائع کیا تھا کہ کنگ جارج اندر سے مسلمان ہے تو کم فہم لوگوں نے آپ سے اس کا ثبوت طلب کیا تھا آپ کو یاد ہوگا کہ آپ نے کیا جواب دیا تھا۔ فرمایا تھا کہ کنگ جارج اور مسلمان کے عدد بحساب ابجد باہم برابر ہیں۔ اس لئے جارج اندر سے مسلمان ہے۔ اس واسطے اہلحدیث آپ کو دوستانہ مشورہ دیتا ہے کہ چونکہ آپ نے ارشاد نبوی کی ایک دفعہ تعمیل کردی ہے۔ اس لئے آپ مطمئن رہیں اور اتنے کام کے لئے جو دہلی میں آپ کرچکے ہیں سفر یورپ کی زحمت برداشت نہ کریں۔ اگر ذات رسالت مآب سے اسکی بابت سوال ہو تو آپ جواب میں عرض کردیں کہ حضور! حنفی مذہب کے اصول میں لکھا ہے کہ

الامر لا یقتضی التکرار

حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کی اشاعت اسلام کو شاعرانہ تخیل پر مبنی کہا جائے تو بجا ہے۔ چنانچہ عرب کا ایک شاعر کہتا ہے ؎

عجبت لمسراها وانیّٰ تخلصت

لدیّ وباب السجن دونی مغلق

اہلحدیث خواجہ صاحب کو اس کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

اخبار پرکاش جواب دے

"پرکاش" اخبار آریہ سماج کا آرگن ہے اور اس کا دوسرا بھائی "پرتاپ" ہندو قوم کا آرگن ہے ان دونوں کا مالک اور ایڈیٹر پکا آریہ سماجی ہے اس لئے دونوں اخبار ایک دوسرے کی پالیسی کے ذمہ دار ہیں۔

یہ امر بالکل روشن ہے کہ آریہ سماج بحیثیت مذہب کے بت خانوں اور مندروں کی اسی طرح مخالف ہے جس طرح مسلمان اور سکھ۔ سوامی دیانند کے قول کے مطابق بت خانے علاوہ شرک اور بت پرستی کے اچھے خاصے زنا خانے بھی (ستیارتھ پرکاش)

سلطان محمود غزنوی نے تو ایک بت خانہ گرایا تھا۔ ہمارا یقین ہے کہ اگر ان کے ساتھ سوامی دیانند جی ہوتے تو سارے ہندوستان کے بت خانے گرا دیتے۔ باوجود اس تعلیم کے ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں کہیں کسی مندر (بت خانہ) کے متعلق مسلمانوں اور ہندوؤں یا سکھوں اور ہندوؤں کے درمیان جھگڑا اٹھتا ہے تو پرتاپ ہمیشہ مندروں کی حمایت کرتا ہے۔ چنانچہ آج کل مندر گوکل چند پٹ ور کے متعلق ہندوؤں اور سکھوں کے درمیان جو جھگڑا پیدا ہوگیا ہے۔ اس میں پرتاپ ہندوؤں کی حمایت کرتا ہے۔ اس لئے اس کے آریہ سماجی ہونے کی حیثیت سے ہم پوچھتے ہیں کہ ایسا کرنا آریہ دھرم میں پاپ ہے یا نہیں۔ اگر پاپ ہے تو اس کی سزا کس جون میں ملیگی؟

قادیانی مشن

اخبار احسان اور اخبار پیغام

حضرت مسیح ناصری اور مسیح قادیانی

من جهل شيئًا عاداه

عربی زبان کا یہ ایک اخلاقی فقرہ ہے۔ جس کا مطلب فارسی مصرع میں یوں ادا کیا گیا ہے۔ ؎

چوں نہ دیدند حقیقت رہِ افسانہ زدند

یعنی جس بات کو آدمی نہیں جانتا اُس کو غلط قرار دیکر برا سمجھتا ہے۔ امت مرزائیہ میں مرزا صاحب کی تعلیم کا یہ اثر اعلےٰ درجے تک پیدا ہوچکا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کی تصنیفی جہالتوں اور خیانتوں کے ذکر کے لئے یہ مقام مناسب نہیں۔ یہاں پر ہم "پیغام صلح" (لاہوری مرزائی اخبار) کی جہالت اور بےخبری کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ ناظرین اہلحدیث آگاہ ہیں کہ ہم نے بارہا اعلان کیا ہے کہ ہم مرزائی لٹریچر سے بمقابلہ واقفین (لاہوری و قادیانی) ان دو جماعتوں کے امیر بھی اتنے واقف نہ ہونگے۔ اس کا ایک ثبوت آج کی بحث

کرتے ہیں۔

نجات احسان لاہور میں بطور خوش طبعی لکھا گیا ہے کہ حافظ روشن علی قادیانی اور مولوی ثناء اللہ میں مباحثہ کرایا جائے۔ چونکہ حافظ روشن علی فوت ہو چکے ہیں۔ اس لئے پیغام صلح کو دور کی سوجھی۔ اور اس سوجھ میں وہ دور کی کوڑی لایا۔ چنانچہ لکھتا ہے:۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق ایک احسن تجویز | ۱۴۔ جون کے احسان کے مطابق

میں آپ نے مولوی ظفر علی خان کے انتخاب پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ چونکہ قرعہ اندازی کے متعلق مولوی صاحب اور اتحاد پارٹی کے سکرٹری میاں دولتانہ صاحب کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ لہذا اس کے مٹانے کا آسان طریق یہی معلوم ہوتا ہے کہ حافظ روشن علی قادیانی اور مولوی ثناء اللہ کا مناظرہ اس موضوع پر کرادیا جائے۔ حضرت صاحب (اڈیٹر احسان) کی وسعت معلومات کے پیش نظر ہمیں اس بات کے کہنے کی ضرورت نہیں کہ وہ حافظ صاحب کی آنجہانیت سے بے خبر ہیں پھر ان کا یہ لکھنا کہ مناظرہ ہو جائے۔ یہی مطلب رکھتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی ٹھنڈے ٹھنڈے آنجہانی ہو جائیں۔ کیونکہ قرآن کریم کی صریح تعلیم کے مطابق حافظ صاحب تو لوٹنے سے رہے۔ لیکن حضرت صاحب (اڈیٹر احسان) کا مولوی صاحب کو اس امر کے لئے منتخب کرنا غالباً اس وجہ سے ہوگا کہ وہ مولوی صاحب کی افتراق انگیز تحریروں اور تقریروں سے تنگ آچکے ہیں اور وہ اس بات کے خواہشمند ہیں کہ مناظرہ تو آگے جو ہونا ہے سو ہوگا کم از کم اینجہانی مسلمان تو ان سے نجات پائیں گے۔ ہم بھی اس تجویز کی تائید کرتے ہیں۔" (پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۷ جون ۱۹۳۶ء)

اہلحدیث | یہ مضمون دیکھ کر ہمیں امت مرزائیہ کے حال پر دو طرح سے رونا آیا۔ اوّل اس لئے کہ میری زندگی سے ان کو سخت صدمہ کیوں ہے۔ حالانکہ میں بارہا شائع کرچکا ہوں کہ میں مرزا صاحب کے اقوال کا مبلغ ہوں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ان کے مشن کے مبلغ حسب مراتب تنخواہ دار ہیں اور میں آنریری (مفت)۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ یہ تنخواہ دار مبلغین مثل عادت یہود (تخفون کثیرا) جناب مرزا صاحب کے بہت سے اقوال چھپاتے ہیں۔ اور میں ان سب کو ظاہر کرتا ہوں۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ امت مرزائیہ کو میری زندگی کھٹکتی ہے۔ سو ان کو شیخ سعدی مرحوم کی نصیحت سن رکھنی چاہئے۔

کس نہ آید بزیر سایۂ بوم
ور ہما از جہاں شود معدوم

دوسری وجہ | یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے مسیح موعود، مہدی مسعود، کرشن گوپال بالقابہ کے مقالات اور حالات سے اتنے ناواقف ہیں جتنا کوئی دھرماتما بڑے گوشت کے بھاؤ سے یا کوئی مسلمان متقی لحم الخنزیر کے نرخ سے۔

اصل جواب | مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں۔

میں نے حضرت مسیح علیہ السلام سے ملاقات کی اور گائے کا گوشت ان کے ساتھ کھایا۔ معلوم ہوا کہ ملاقات جسمانی ہے صرف روحانی نہیں۔ پیغام صلح اور اس کی پارٹی کے افراد مرزا صاحب کی عبارت مندرجہ ذیل غور سے پڑھیں۔ فرماتے ہیں:۔

"میں ایسے شخص کا سخت دشمن ہوں کہ جو کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہو کر پھر خیال کرتا ہے کہ میں خدا ہوں گو میں مسیح ابن مریم کو اس تہمت سے پاک قرار دیتا ہوں کہ اس نے کبھی خدائی کا دعویٰ کیا۔ تاہم میں دعوے کرنے والے کو تمام گنہگاروں سے بدتر سمجھتا ہوں۔ میں جانتا ہوں اور مجھے دکھایا گیا ہے کہ مسیح ابن مریم اس تہمت سے بری اور راستباز ہے اور اس نے کئی دفعہ مجھ سے ملاقات کی لیکن ہر ایک دفعہ اپنی عاجزی اور عبودیت ظاہر کی۔ ایک دفعہ میں نے اور اس نے عالم کشف میں جو گویا بیداری کا عالم تھا ایک جگہ بیٹھ کر ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا اور اس نے اپنی فروتنی اور محبت سے میرے پر ظاہر کیا کہ وہ میرا بھائی ہے اور میں نے بھی محسوس کیا کہ وہ میرا بھائی ہے۔ تب سے میں اسکو اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں۔ سو جو کچھ میں نے دیکھا ہے اسکے موافق میرا یہی عقیدہ ہے کہ وہ میرا بھائی ہے۔"
(ریویو جلد اول۔ نمبر ۹ صفحہ ۳۴۳)

پیغامی ممبرو! | بقول تمہارے حضرت مسیح تو فوت ہو چکے جو اس دنیا میں آنے سے رہے۔ مرزا صاحب ہی ان کے پاس تشریف لے گئے ہونگے۔ کیا یہ جسم کے ساتھ گئے تھے یا روح کے ساتھ۔ روح کے ساتھ جا کر گائے کا گوشت کیسے کھایا۔ اگر جسم کے ساتھ گئے تو کیسے گئے۔ اگر گئے تو واپس کیسے آئے۔ غالباً اڈیٹر احسان کی تجویز مناظرہ مرزا صاحب کے اس کلام پر ہوگی۔ جسکو تم بھولے ہوئے ہو۔ پس احمدی دوستو سُن رکھو اور کان کھول کر سن رکھو ؎

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے خاک نہ کردوں تو داغ نام نہیں

قادیانی دماغ
فہم مطلب کے قابل نہیں رہا

قادیانیوں کے حق میں یہ کہنا کہ اُن کا دماغ فہم مطلب کے قابل نہیں بدیہی اوّلی ہے۔ حق تو یہ ہے کہ اگر وہ قابل ہوتا تو ایک معمولی انسان کو مجدد، مہدی، مسیح موعود اور کرشن گوپال وغیرہ نہ مانتا۔ مثل مشہور ہے۔ ٹیڑھی جوتی میں ٹیڑھا پاؤں گھستا ہے۔ علوم شرعیہ کے علاوہ علم منطق سے ان کو بالکل لگاؤ نہیں۔ ۱۱ جون کے اہلحدیث میں یہ لکھا گیا ہے کہ مرزا صاحب نے پہلے دابۃ الارض کے معنے علمائے سوء بتائے۔ اس کے بعد اسی لفظ سے طاعونی کیڑا مراد لیا اور طاعونی کیڑے کے سوا اور معنے کرنے کو تحریف، الحاد اور دجل وغیرہ قرار دیا۔ (نزول مسیح صفحہ ۴۲)

ادنیٰ طالب علم بھی جان سکتا ہے کہ ان دو مضمونوں میں نسبت تضاد مانعۃ الجمع کی پیدا ہوگئی۔ اس لئے ہم نے کہا تھا کہ دابۃ الارض سے مراد طاعونی کیڑا لیکر دوسرے معنے کو دجل وغیرہ سے موسوم کر ...

ہی نے پہلے اور معنے بھی کئے ہیں۔ یہ ایک ایسی بات ہے جس کو طلبائے علم منطق جنہوں نے منطق میں قال اقول تک ہی پڑھا ہو وہ بھی سمجھ سکتے ہیں کہ قضیہ مانعۃ الجمع بحیثیت وجود نسبت تضاد ہوتی ہے۔ اس کے جواب میں قادیان کے اخبار الفضل مؤرخہ ۱۹ جون میں بعد تطویل لاطائل کے یہ کہا گیا ہے کہ ایک ایک آیت کے کئی کئی معنے ہوتے ہیں۔ مجیب کے یہ الفاظ ہم بڑی ہنسی کے ساتھ نقل کرتے ہیں جو طلباء کے لئے بھی چند لحہ ہنسی کا باعث ہونگے۔ وہ الفاظ یہ ہیں :-

"ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کو بتائے دیتے ہیں کہ اگر آپ کے نزدیک کسی قرآنی آیت کے ایک ہی معنے ہوسکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں تو معلوم ہوا آپ قرآن شریف کو تو سمجھتے ہی نہیں۔ آپ نے قرآن کریم پڑھا تو ہے مگر حلق سے نیچے نہیں اترا۔ اور اگر متعدد معنی کے آپ خود بھی قائل ہوں تو اسی بنا پر حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) پر اعتراض کرنا سخت ڈھٹائی اور بے شرمی نہیں تو اور کیا ہے "

(الفضل قادیان)

قادیانی طالب علمو! میں سنتا ہوں کہ تم میں سے بہت سے مولوی فاضل بھی ہیں وہ تعصب اور مردم پرستی سے اجتناب کرتے ہوئے اپنے علم و فضل کی روشنی میں دیکھ کر بتائیں کہ ہمارا سوال تو مانعۃ الجمع کی صورت میں ہے جو مرزا صاحب کی عبارت کا صریح مضمون ہے مگر قادیانی جواب مانعۃ الخلو کی صورت میں دیا گیا ہے (فاین ھذا من ذالک)۔ اس جواب کو دیکھ کر ہمارے دل سے قادیانیوں کے حق میں یہ دعا نکلتی ہے

الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے

دے آدمی کو موت پہ یہ ادا نہ دے

الہامات مرزا } مرزا صاحب قادیانی کے مشہور الہامات کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۹ر محصول علیحدہ۔ ملنے کا پتہ مینجر اہلحدیث امرتسر

قرآن مجید کافی اور کامل ہوتے ہوئے بھی

اطاعت رسول ضروری ہے

منکرین حدیث انکار حدیث میں کئی طرح کے ثبوت پیش کیا کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ قرآن کامل ہے اس لئے حدیث کی کوئی ضرورت نہیں، اور عام مسلمان اس اشتباہ میں پھنس جاتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ آج کل کے منکرین حدیث نے یہ بات صاف کردی ہے کہ قرآن مجید کے کامل ہونے کے وہ معنے نہیں جو عوام کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے بیان کئے جاتے ہیں عوام کو کہا جاتا ہے کہ قرآن کامل ہے۔ اس میں ہر شے کی تفصیل موجود ہے۔ اس لئے حدیث کی ضرورت نہیں۔ اس مبحث پر وقتاً فوقتاً خدام حدیث اور منکرین حدیث کے مابین گفتگو ہوتی رہی۔ آخر فریق اول کے دلائل کو تسلیم کرتے ہوئے آج کل کے گروہ منکرین کو یہ ماننا پڑا کہ

یہ ارشاد کہ (میں کامل ہوں) صرف اسی تعلیم کے متعلق ہوسکتا ہے جس کا بیان کرنا قرآن مجید نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ (برہان ص۱۰۳)

اس عبارت سے یہ ثابت ہوا کہ قرآن مجید نے بعض ایسے امور میں خاموشی اختیار کی ہے۔ جن کی ضرورت ہر ایک انسان کو کسی نہ کسی وقت پڑتی رہتی ہے۔ اور ان امور کا فیصلہ انسانی عقل پر چھوڑ دیا ہے۔

اب قائلین حدیث و منکرین حدیث کا اس امر میں اتفاق ہوگیا کہ قرآن مجید میں بعض امور ضروریہ کی تفصیلات نہیں ہیں۔ اجمالی ہدایات ضرور موجود ہیں۔ مگر (قرآن مجید نے) خود ان فیصلوں کے بیان کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیا۔ (برہان ص۱۰۳)

اب قائلین حدیث و منکرین میں فرق یہ رہا کہ قرآنی اجمال کی تفصیل کو وہ عقل کے سپرد کرتے ہیں اور ہم حامل وحی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر چھوڑتے ہیں۔ مثلاً ہم اقیموا الصلوٰۃ اور وارکعوا مع الراکعین (ترجمہ) نماز قائم کرو اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرنے والوں کے۔

اس تفصیل کو کہ صلوٰۃ کیا ہے۔ کتنی رکعات ہیں۔ رکوع کسے کہتے ہیں۔ کس طرح کرنا چاہئے۔ ان چیزوں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل پر چھوڑتے ہیں جس طرح آپ نماز قائم کریں گے ہم بھی اسی طرح کرینگے

اس کے خلاف منکرین حدیث نماز اس قیام صلوٰۃ اور جماعت کو ہر ایک کی عقل کے سپرد کرتے ہیں کہ جس طرح کوئی چاہے کرے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے نزدیک نماز کے لئے اذان کہہ لینا، ڈھنڈورا پھرا دینا، نوبت بجا دینا ایک جیسا ہے۔ بلکہ یہ اچھا ہے اور اذان بھی اچھی ہے۔ (بیان للناس)

اور یہی وجہ ہے کہ ان کے نزدیک فرضی نمازیں صرف دو ۲ ہیں۔ اور ارکان نماز رکوع، سجود وغیرہ ضروری نہیں ہیں۔

(محمد عبد اللہ ثانی امرتسری)

اتباع الرسول

امرتسری منکرین حدیث پارٹی کے سرگرم مولوی احمد دین صاحب اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے مابین حجیت حدیث اور اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی ہے اتباع الرسول راہ ہدایت ہے۔ برخلاف اس کے فریق ثانی نے اطاعت رسول علیہ السلام کو شرک بلکہ زنا سے بدتر ہونے کا فتوے دیا تھا۔ قیمت ۸ر محصول ڈاک علیحدہ۔

پتہ :- مینجر اہلحدیث امرترسر

اسلام میں علم کی قدر و منزلت

(از مولوی عبد اللطیف صاحب علیگوی)

دور حاضرہ میں جو کچھ علم میں ترقی اور فراوانی ہے یہ چشم حقیقت بین سے مخفی نہیں۔ اقوام عالم کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ علم کے برابر اور کسی چیز کا رتبہ نہیں۔ جس وقت اسلام کا درخشندہ سورج عرب کی خار دار وادیوں پر چمکا تھا۔ اس وقت دنیا کا ہر فرد و بشر علم کی فضیلت سے نا آشنا اور جاہل تھا۔ عرب علمی جوہر سے صرف بے بہرہ ہی نہ تھے بلکہ وہ اپنی اس حالت پر بیحد نازاں تھے۔ یہود اور عیسائی بھی علم سے کوسوں دور تھے۔ برائے نام جو تعلیم پادریوں میں تھی وہ صرف بائیبل کے چند حروف کو نوک زبان کر لینے تک محدود تھی۔ جس میں توضیح و تشریح سے سراسر اجتناب برتا گیا تھا یا بے سرو پا داستانوں اور افسانوں کو بڑھا کر وحی الہی کے مقابلہ میں لا کر کھڑا کر دیا تھا۔ ہندوستان ۴۶۹
میں مہا بھارت اور راماین کے قصوں پر تمام علم کا دار و مدار تھا۔ چین و ایران بھی جہالت کے ہاتھوں تباہ ہو چکا تھا۔ یورپ بھی ظلمت کدہ جہالت بنا ہؤا تھا۔ اہل ہنود نے فرشتوں اور دیوتاؤں کو معبود بنایا اور انسان کو ایک پوجاری کی صورت میں ظاہر کر دکھایا جس پر ان کی کتابیں گواہ ہیں۔ لیکن اسلام نے آکر اس عقیدہ کو ملیا میٹ کر دیا اور کہا کہ یہ حضرت انسان تو دیوتاؤں اور ملائکہ کا مسجود تھا۔ چہ جائیکہ اوس کو ساجد کی صورت میں ظاہر کیا جاوے۔ کیونکہ یہ اپنے فضائل علمیہ کی وجہ سے ان پر گوئے سبقت لے گیا تھا جس کا مفصل بیان سورہ بقرہ میں موجود ہے۔ جب ملائکہ نے تخلیق انسانی پر حرف زنی کی اور اپنی نورانیت کے ناز میں حضرت انسان کی خلقت کو بنظر استعجاب دیکھنے لگے تو خدائے بزرگ و برتر نے فتعالیٰ انبئونی باسماء ھؤلاء ان کنتم صادقین کا خطاب فرما کر حضرت آدم کی بزرگی و برتری کو اجسام نوریہ پر ظاہر فرمایا۔ یہاں تک کہ ان کو عجز و اعتراف کرنا پڑا کہ پروردگار عالم جس انسان کو ہم بنظر تحقیر دیکھتے تھے آج اس نے اپنے جوہر علمی سے ان مجہول اشیا کا علم بتایا جن سے ہمارے اذہان و عقول نا آشنا تھے۔ وہی اجسام نورانی جو جسم خاکی کی تخلیق پر طعنہ زن تھے بصورت سجدہ ان کی تکریم و تعظیم بجا لا رہے ہیں۔ جس چیز نے فرشتوں سے حضرت آدم کی قدر و منزلت کا اعتراف کرایا وہ اس کی علمی قابلیت اور خداداد ذہنیت تھی۔ جس کی وجہ سے ملائکہ کو اپنے قصور علم کا اعتراف کرنا پڑا۔ نیز ہر شخص جانتا ہے کہ کتا نجس العین ہے۔ جسکو چھونا یا اس کا کسی چیز کو منہ لگانا کسی سلیم الفطرت انسان کے نزدیک جائز نہیں۔ لیکن یہی ادنےٰ و حقیر چیز جب زیور علم سے مزین ہو جاتی ہے تو اس کے شکار اور انسانی شکار میں کوئی فرق باقی نہیں رہ جاتا۔

قرآن مجید کی تلاوت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر نبی کی دعا مختلف اشیاء کی بابت تھی۔ حضرت نوح علیہ السلام نے خدائے برتر سے اپنے لڑکے اور تمام متبعین کے لئے بخشش کی التجا کی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پاکیزہ لب و لہجہ میں رب ارض و سما سے اجتناب شرک کی درخواست کی۔ جناب حضرت سلیمان علیہ السلام نے عدیم النظیر اور فقید المثال سلطنت کی تمنا کی۔ لیکن سرور کائنات، فخر موجودات کی پیاری دعا کو دیکھئے کہ تمام چیزوں سے اعلیٰ و ارفع چیز کی تمنا کو ان پاکیزہ الفاظ میں ظاہر فرمایا۔ رب زدنی علماً۔

کیا ہی جامع تر دعا ہے۔ خدا مجھ کو زیور علم سے مالا مال فرما۔ معلوم ہوتا ہے کہ علم کی نعمت جملہ انعامات سے برتر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی آخر الزماں ہر وقت علم کی تمنا دل میں رکھتے رہے اور خدائے برتر سے ہر وقت اس کی التجا کرتے رہے۔ علم کی قدر و منزلت اور اہمیت آپ کو اس حدیث سے بخوبی آشکارا ہو جائیگی جہاں حضور نے فرمایا ہے:-

اطلبوا العلم ولو کان بالصین

دیکھئے کس قدر زور دار الفاظ میں سرکار دو جہاں نے علم کی فضیلت بیان فرمائی۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت عمدہ پیرایہ میں علم کی فوقیت کو ان دو شعروں میں ظاہر فرمایا ہے ؎

بنی آدم از علم یابد کمال
نہ از حشمت و جاہ و مال و منال
چوں شمع بے علم باید گداخت
کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

اسلام اور مسلمانوں نے جس قدر علم کی اشاعت میں کوشش کی ہے وہ اقوام عالم سے مخفی نہیں۔ ہر فن میں مہارت تامہ رکھنے والے انسان پیدا کئے۔ مثلاً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جیسے جلیل القدر محدث پیدا کئے۔ جنہوں نے علم حدیث کی خدمات میں اپنی مال و دولت صرف کی اور اپنی عمر عزیز کو اسی دھن میں پورا کر دیا۔ ابن خلدون جیسے بلند پایہ مؤرخ پیدا کئے۔ جنہوں نے فلسفہ تاریخ کو چار چاند لگائے۔ سیبویہ جیسے امام نحو پیدا کئے۔ جنہوں نے اپنی تمام سعی خدمت علم میں مرکوز کر دی غرضیکہ دین حقہ نے ہیئت، ریاضی، ادب و نحو اور جملہ علوم و فنون کے لئے وہ وہ ہستیاں پیدا کیں۔ جن کی خداداد شہرت آفاقی اور قدرتی قابلیت کا ہر موافق و مخالف اعتراف کرتا ہے۔ لیکن افسوس کہ آج مسلمانوں نے علم سے بے حد بے اعتنائی برت رکھی ہے اور انہوں نے اپنے اسلاف کے کارناموں کو بالکل فراموش کر دیا اور وہ علمی میدان میں اقوام عالم سے کوسوں پیچھے رہ چکے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ پھر علم جیسی کھوئی ہوئی دولت کو حاصل کر کے اپنے اسلاف کی یاد تازہ کریں۔

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (منیجر اہلحدیث)

خطبۂ استقبالیہ

جو

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے بیسویں سالانہ عظیم الشان اجلاس

بمقام

دار العلوم عربیہ شکراوہ ضلع گوڑگانوہ کے موقعہ پر

منجانب مجلسِ استقبالیہ

حضرت مولینا ابو محمد عبد الجبار صاحب شیخ الحدیث دار العلوم عربیہ اسلامیہ شکراوہ نے سنایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ اصحابہ اجمعین۔ امابعد

صدرِ محترم ومعزز مہمانان وبزرگانِ ملت!

السلام علیکم۔

ہم ممبرانِ استقبالیہ خوشی ومسرت کے بہت سے جذبات میں باری تعالےٰ وتقدس کا ہزار ہزار شکریہ بجالاتے ہیں۔ جس کی توفیق وتائید سے ہم اس عظیم الشان اجلاس کے معزز مہمانان کی خدمتِ عالیہ میں گلہائے عقیدت کے چند پھول پیش کرنے کے لئے خادمانہ حیثیت میں حاضر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ اور ہم کو اخلاص نصیب فرمائے۔ اور آپ کو ان جنگلوں میں جن جن تکالیف کا سامنا ہوا ہے۔ ان کا نیک بدلہ عطا کرے۔ آمین

بزرگانِ ملت! یہ پس ماندہ علاقہ اور ہم غریب ومفلس کسان کبھی بھی یہ توقع نہیں رکھتے تھے کہ آپ جیسے بزرگانِ اسلام کی میزبانی کا افتخار حاصل کر سکیں گے۔ مگر اللہ تعالےٰ کی تقدیر وقضا کے سامنے اعلیٰ وادنےٰ کے امتیازات اٹھتے ہوئے پتہ بھی نہیں لگتا۔ بہرحال آج کی ہم جب کہ اسی کی قدرت کا نظارہ آپ کی تشریف آوری کی شکل میں ملاحظہ کرتے ہیں۔ اور پھر اپنے کم زور حال پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو فوراً منہ سے یہ شعر نکلتا ہے

گدایاں را ازیں معنی خبر نیست
کہ سلطانِ جہاں با ماست امروز

حضرات! ہم برادرانِ استقبالیہ نہایت ادب واحترام سے بموجب من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ آپ کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی مناسب جانتے ہیں کہ اپنے کمزور حال سے کچھ آپ کو بھی مطلع کریں۔ یہ علاقہ جس میں آپ تشریف فرما ہیں۔ میوات کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ مختصراً یہ ہے۔ کہ یہ قوم میو کا خالص و واحد مرکزی علاقہ ہے۔ اور یہ قوم ہندوستان کی قدیم ومشہور چھتری نسل کی ایک زبردست شاخ ہے۔ جس کے اسلام میں داخل ہونے کا زمانہ سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ سے شروع ہوتا ہے۔ قدیم وجدید مورخوں نے اس قوم کے حالات پر بہت کچھ لکھا ہوا ہے۔ جس کے دہرانے سے طوالت کا اندیشہ ہے۔ اس قوم کے ہزارہا دیہات اس علاقے میں آباد ہیں جن میں زیادہ تر ضلع گوڑگانوہ وریاست الور وبھرت پور کی حدود میں ہیں۔ یہ مسلمانوں کی ایسی یکجا آبادی ہے۔ جس کی نظیر دوسرے علاقوں میں کم ملتی ہے۔ مگر نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس اتنی بڑی جمعیت کو داخل اسلام کرنے کے بعد کسی سلطنت کے حاکموں نے ادھر بہت کم توجہ کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میوات کے مسلمان بعد وشرک و بدعت میں صدیوں کے مدتوں سے قعرِ گمنامی میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور آج تک ان میں بہت سے ایسے افراد بطور نمونہ پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جو صحیح طور پر کلمۂ اسلام کا تلفظ بھی ادا نہیں کر سکتے۔ انا للہ!

حضرات! ملتِ اسلام نے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر کا ایک ضروری دفعہ قائم کر کے امتِ مسلمہ کے ذمہ ایک اہم فریضہ لگا دیا تھا۔ مگر قرونِ اولےٰ کے بعد اس اہم فریضہ کی طرف کما حقہ توجہ نہیں کی گئی۔ اگر شاہانِ اسلام کے زمانوں میں تبلیغ اسلام واشاعتِ توحید وسنت کا صحیح انتظام کیا جاتا تو آج اس قسم کی نومسلم قومیں مذہب وملت سے ناآشنا نہ ہوتیں اور جہالت وضلالت کا یہ رونا نہ رویا جاتا۔ مگر بے پروائی کا یہ نتیجہ ہوا کہ نومسلم قومیں تو درکنار خاندانی مسلمان بھی جادۂ مستقیم سے دور جا پڑے۔ اور ہندوستانی مسلمانوں میں ہر طرف شرکیات وبدعات کے اڈے جم گئے۔ عام مسلمانوں نے کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر توحید کو شرک اور شرک کو توحید بدعت کو سنت اور سنت کو بدعت تصور کر لیا۔ مزارات ومقابر پرستش گاہ مقرر کئے گئے۔ نئے نئے کعبے بنائے گئے۔ بزرگوں کو خدائی اختیارات سونپے گئے چنانچہ آج تک اس قسم کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔

تحریک اہلحدیث | اللہ تعالےٰ فریق رحمت کرے حضرت استاد الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو جو ہندوستان میں مشعلِ حدیث لے کر آئے۔ جس دن شاہ صاحب نے اس چراغ کو لے کر ہندوستان کی سرزمین پر قدم رکھا۔ وہی دن تحریک اہلحدیث کا روزِ ولادت ہے۔ بعد میں جو کچھ ہندوستانی مسلمانوں میں مصلحانہ تحریکات کا آغاز ہوا۔ سب اسی کے رہینِ منت ہیں۔ یہ نہایت وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ اگر علمِ حدیث کا آفتاب عالمتاب ہندوستانی مطلع پر نہ طلوع ہوتا۔ تو نہ معلوم آج اس ملک میں مسلمانوں کی کشتی دہ بادی کے غار میں گر کر فنا ہو گئی ہوتی۔ مگر چونکہ باری تعالےٰ کو اس کا باقی رکھنا منظور

تھا۔ اس لئے اس کی بقا کا سامان اللہ تعالےٰ نے تحریکِ اہلحدیث کی شکل میں پیدا کر دیا ہے۔ ولی اللہی خاندان نے کتاب وسنت کی اشاعت میں جو جو خدمات انجام دی ہیں۔ وُہ یقیناً اس قابل ہیں کہ ہمیشہ یاد رکھی جائیں اور ان کا نمونہ بنایا جائے۔ مگر اس مقدس خاندان میں حضرت مولینا محمد اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کا نامِ نامی واسمِ گرامی بہت ہی زیادہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ بالخصوص تحریکِ اہلحدیث کے سلسلے میں آپ کی ذاتِ گرامی کا بہت زیادہ دخل ہے۔ توحید وسنت کی وُہ آواز جو آپ کے آبا واجداد نے بلند کرنی شروع کی تھی۔ آپ کے ذریعہ سے درجہ تکمیل کو پہنچی۔ آپ کے مجاہدانہ کارنامے اور فاروقی خدمات رہتی دنیا تک یاد رہینگے۔ یہ محض تائیدِ ایزدی اور جلوۂ صداقت ہے۔ کہ باوجود صدہا قسم کی رکاوٹوں کے آپ کے مشن کی خاطر خواہ ترقی ہو۔ اور راقتِ مسلمہ کے خوابیدہ جسموں میں ترقی وبیداری کی ایک لہر دوڑ گئی۔ آج ان کی مساعی کا یہ نتیجہ نکلا کہ اس علاقے میں جگہ جگہ مسجدیں نظر آنے لگیں۔ توحید وسنت کی تخم ریزی کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مولینا کو ہماری طرف بہترین جزائیں عطا فرمائے۔ آمین۔ حضرت شیخ الکل محدث دہلوی کے عہد میں بھی اس علاقے میں لوگ تبلیغ کے لئے آتے جاتے رہے۔ جن کی کوششوں سے آپ کے زمانہ میں ایک خاص سوسائٹی کام کرنیوالی اس علاقے میں پیدا ہو چکی تھی۔ اس جماعت کے ممبر مخلص سرگرم کارکن سلف کا نمونہ تھے۔ اللہ تعالےٰ ان کو ثوابِ عظیم عطا کرے۔ آمین

حضرات! ہندوستان کے اہلحدیث مسلمانوں میں حضرت العلامہ مولینا ثناء اللہ صاحب امرتسری زاد فیضہ کا اسمِ گرامی رہتی دنیا تک یاد رہیگا۔ آپ نے اپنے بندگانِ جماعت رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے مشورہ سے جماعت کی بقاء و کتاب وسنت کی اشاعت کو مستحکم کرنے کے لئے رفقاء پر زمانہ کو دیکھ کر آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی بنیاد رکھی۔

اہلحدیث کانفرنس کانفرنس کی مفصل تاریخ بیان کرنے کے لئے بہت وقت کی ضرورت ہے۔ مختصراً یہ کہ کانفرنس نے ہندوستان بھر میں تحریکِ اہلحدیث کی اشاعت میں بہت زیادہ کوشش کی ہے۔ اور تندہی و دیانت و امانت سے کام کیا ہے۔ جس کی نظیر دوسرے اسلامی اداروں میں ڈھونڈنے سے نہ ملے گی۔ جگہ جگہ مکاتب قائم کئے۔ واعظین وسفراء مبلغین مقرر کئے ٹریکٹ ورسالہ جات شائع کر کے مفت تقسیم کئے۔ ہندوستان کے مشہور مقامات پر سالانہ اجلاس اعلیٰ سے اعلیٰ پیمانوں پر منعقد کر کے توحید وسنت کی آواز کو ہر جگہ پہنچانے کی کوشش کی۔ کانفرنس کی خدمات کا سلسلہ ایک طرف کشمیر و تبت کی پہاڑیوں پر پھیلا ہوا ہے۔ تو دوسری طرف راجپوتانے کے ریگستان و پنجاب کے دیہی علاقہ جات و یوپی و سی پی و بنگال کے بہت سے مقامات کانفرنس کے فیوض سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ اس علاقے میں جب سے کانفرنس نے تبلیغ کا کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ بہتر سے بہتر نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ جن کی تفصیل کے لئے اتنا کہہ دینا کافی ہے۔ کہ عیاں راچہ بیاں۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ کانفرنس ہی کے ارکین کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے خصوصاً جناب شیخ حافظ حمید اللہ صاحب فخرِ جماعت زاد لطفہٗ بہت ہی زیادہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ آپ کا نامِ نامی واسمِ گرامی تحریکِ اہلحدیث کے سلسلے میں تاریخ میں آبِ زر سے لکھا جائیگا۔ اللہ تعالےٰ آپ اور ہم سب کو اپنی مرضیات کی مزید توفیق بخشے۔ آمین۔

حضرات! میں آپ کا بہت سا قیمتی لے چکا۔ کہنا تو بہت کچھ ہے۔ مگر قلتِ وقت و احترام علمائے کرام ورو سائے عظام مانع ہے۔ اس لئے آخر میں پھر آپ کا بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ اس جنگل میں مصائب تکالیف کا مطلق خیال نہ فرمائیں۔ مقامِ فکر ہے کہ آپ کی اکثریت مذہب اسلام کی تعلیمات سے بے بہرہ ہے۔ جدید تعلیم یافتہ حضرات بڑی کثرت سے بیداری محسوس کر رہے ہیں۔ اور توحید وسنت کی آواز پر پروانہ وار جمع ہو رہے ہیں۔ اپنی ذلت و نکبت کا احساس بڑھ رہا ہے۔ اسماعیلی مشن پسندیدہ نظروں سے دیکھا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے مقدس خاندان سمیت ہزاروں ہزار جزائیں عطا فرمائے۔ آمین۔

مولینا حضرت اسمٰعیل شہید اور حضرت مولانا سید احمد بریلوی روح اللہ وارواحہم کے بعد حضرت شیخ الکل شیخ العرب والعجم حضرت مولینا سید الطائفہ مولوی سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی قدس اللہ روحہ کا عہدِ مبارک اشاعتِ حدیث کا ایک قابلِ ذکر زمانہ گذرا ہے۔ جس پر تفصیلی تبصرہ کرنے کے لئے دفتر بھی ناکافی ہیں۔ آپ کی پاک کوششوں سے ہندوستان کے کونے کونے میں حدیث کی تعلیم پھیل گئی۔ تقلید و جمود کی تاریکیوں کے بادل پھٹ گئے۔ کتاب وسنت کا اطرافِ عالم میں ڈنکا بج گیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کی قبر کو منور کرے۔

حضرات! دعوتِ اہلحدیث ایک خالص اسلامی تحریک ہے۔ اور یہ وُہ مبارک تحریک ہے۔ جو آج صدیاں گذرنے کے باوجود مسلمانوں کو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کا نمونہ دیکھنا چاہتی ہے۔ شرکیات و رسمیات سے اسلام کے منور چہرہ کو پاک کرنا اور خالص و ٹھیٹھ اسلام کی اشاعت کرنا اس کا مقصدِ وحید ہے۔ جو لوگ اس تحریک کے اغراض و مقاصد سے پورے طور پر واقف نہیں ہیں۔ وُہ اگر اس کی نسبت کوئی مخالفانہ رائے رکھتے ہوں۔ تو ممکن ہے۔ ورنہ کوئی سمجھدار مسلمان کبھی بھی اس تحریک کے اغراض و مقاصد سے اختلاف رائے نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ اس کی قبولیتِ عامہ کی زبردست دلیل ہے۔

میوات میں تحریک اہلحدیث اس علاقے کی خوش قسمتی کہئے۔ یا بزرگانِ ملت کی مخلصانہ مساعی کو اس علاقے کی تحریکِ اہلحدیث بھی بہت پرانی ہے۔ حضرت مولینا شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خاص خلفاء توحید کی آواز لے کر یہاں تک آئے اور بہت سے میواتی مسلمان مولینا کے ساتھ جنگ میں بھی شہید ہوئے۔ پس یہاں

مولینا شہید ہی کے زمانہ سے تحریک اہلحدیث کا چرچا ہے۔ یُوں تو شہید کے بہت سے خلفاء اس علاقے میں تبلیغ کا کام کرتے رہے ہیں۔ مگر حضرت مولینا محبوب علی رحمۃ اللہ علیہ نے جو انتہائی کوششیں کی ہیں۔ وُہ اس قابل ہیں۔ کہ ان کو بار بار دُہرایا جائے۔ آپ دہلی سے چل کر اس علاقے میں تشریف لاتے اور دھوپ وگرمی کی شدتیں برداشت کرتے اور شام کو گاؤں کی چوپال پر یہ اعلان کرا دیتے۔ کہ آج دہلی کا مراثی آیا ہے وُہ بات کہے گا۔ اس علاقے کے میو مسلمان مراثیوں کی بات کے بڑے شایق سنتے چلے آ رہے ہیں۔ آج تک بھی بعض علاقوں میں مراثیوں کی حکایتوں اور ان کے بیان کردہ افسانوں کو بڑے غور سے سُنا جاتا ہے۔ مولینا کے اس اعلان کو سُن کر لوگ جوق جوق چوپال پر جمع ہو جاتے اور مولینا ایسا موثر بیان فرماتے کہ اسی مجلس میں بہت سے جاہل تائب ہو کر نماز روزہ کے پابند ہو جاتے۔ مولینا محبوب علی مرحوم کو خدا جزائے خیر دیگا۔ ہم خود ہی شرمندہ ہیں۔ کہ نہ ہمارے پاس آپ کے قیام کے لایق کوئی جگہ ہے اور نہ ہم اور کوئی آسایش وآرام کے اسباب مہیا کر سکتے ہیں۔ ہم دیہاتی ہیں۔ ہماری کمزوریاں ضرب المثل ہیں۔ اس لئے آپ سے بار بار عرض ہے۔ کہ آپ یہاں کی تکالیف کا مطلق خیال نہ کریں۔ ہم جب آپ کو اور اپنے کمزور حال کو دیکھتے ہیں۔ تو فوراً مُنہ سے یہ شعر نکلتا ہے ؎

وُہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

مگر آخر میں اتنی درخواست ضرور ہے کہ اس نازک ترین دَور میں ایسے علاقے کی طرف توجہ کرنا بہت ضروری ہے۔ جو کہ مسلمانوں کی کثیر تعداد پر مشتمل ہے۔ اور اب جب کہ اس کی اکثریت کا علم ہونے لگا ہے۔ تو چاروں طرف سے مختلف سوسائٹیاں یہاں کام کرنے کے لئے تیار ہو رہی ہیں۔ پس ضرورت ہے کہ ہندوستان بھر کے اعیانِ جماعت سے زیادہ سے زیادہ ادھر توجہات مبذول فرمائیں۔

آخر میں پھر معافی کی درخواست ہے۔ نیز گذارش ہے کہ آپ کو یہاں ہر قسم کی تکالیف کا سامنا ہوگا۔ کیونکہ ہمارے انتظامات سب ناقص ہیں۔ مگر آپ یہ سمجھیں کہ ؎

خود کوزہ وخود کوزہ گر وخود گل کوزہ
خود بر سر بازار خریدار بر آمد

سلام علی المرسلین واخر دعوانا
ان الحمد للہ رب العالمین امین امین امین۔

ہم ہیں آپ کے خدام:۔ ممبران مجلس استقبالیہ جلسہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس۔ بمقام دار العلوم عربیہ شکر داہ ضلع گوڑگانواں۔ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ۔

روئداد جلسہ کانفرنس | اہلحدیث ۸ جون ۱۹۳۷ء میں مختصر طور پر درج کی جا چکی ہے۔

اسلام اور علم حدیث

(از مولوی محمد داؤد صاحب ناظم شعبۂ اشاعت مدرسہ دار العلوم عربیہ شکر داہ گوڑگانواں)

مضمون ہذا کی دو قسطیں اہلحدیث مورخہ ۱۸ و ۲۵ ستمبر ۱۹۳۶ء میں اور تیسری قسط گذشتہ پرچے میں درج ہو چکی ہیں۔ آج ناظرین اس سے آگے مطالعہ فرمائیں:۔

ادھر مدینہ کے فدائیان شمع رسالت کے حالات پر نظر ڈالئے۔ وُہ کس طرح پیارے رسولؐ کی زیارت کے لئے راستوں کی پہاڑیوں پر مجسم انتظار بنے بیٹھے ہیں۔ اسی انتظار میں صبح سے شام ہو جاتی ہے۔ اور شام کو مایوسانہ حالت میں واپس گھروں کو لوٹتے ہیں۔ جس دن سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے کوچ کرنے کی اطلاع سُنی ہے۔ اسی دن سے انتظار کی گھڑیاں قیامت کا نمونہ ہو رہی ہیں۔ حضور صلعم کے مُنہ سے وُہ کتاب وسنّت کی پیاری پیاری باتیں سُننے کے لئے ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہے ہیں۔ اچانک ان کی دیرینہ آرزوئیں پوری ہوتی ہیں اور آفتاب رسالت بڑی شان وعظمت کے ساتھ فاران کی پہاڑی سے طلوع ہو کر یثرب کی سرزمین سے ضوفگن ہوتا ہے اور گلی گلی سے چپہ چپہ سے اشرق البدر علینا من ثنیات الوداع کے رُوح افزاء نغمے سُنائی دینے لگ جاتے ہیں۔ حضور مدنی مسلمانوں کے سچے اخلاص وپاک جذبات کے ہجوم میں یثرب کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے افتخار بخشتے ہیں۔ اور عاشقانِ رسالت وطالبانِ ہدایت کا ایک جم غفیر کتاب وسنت کی مقدس تعلیم حاصل کرنے کے لئے شمع رسالت کے گرداگرد پروانہ وار جمع ہو جاتا ہے۔ آپ تشنگانِ صداقت کو کتاب وسنت کے مبارک جاموں سے اس طرح سیراب فرماتے ہیں۔ کہ یہ عشاق آپ کے زرخرید غلام بن جاتے ہیں۔ اور صداقت کا یہ نہ اترنے والا نشہ ان پر ایسا سوار ہوتا ہے۔ کہ ساری دنیا میں ایک انقلاب عظیم بپا کر ڈالتے ہیں۔ سچ ہے ؎

نحن الذین بایعوا محمدا
علی الاسلام ما بقینا ابدًا

ادھر مکہ میں جو مسلمان پیچھے رہ گئے ہیں۔ ان کیلئے زندگی قید ہو رہی ہے۔ اور آقا بغیر ایک ایک دن ایک ایک سال کے برابر کٹ رہا ہے۔ آخر رفتہ رفتہ بہت سے مسلمان جذبۂ محبت کے ماتحت مکہ کی ایک مصیبت آمیز زندگی ترک کر کے مدینہ پہنچ ہی جاتے ہیں۔ اور انصار ومہاجرین کا اجتماع گویا قرآن السعدین ہے۔ جس سے اسلامی زندگی کا ایک دوسرا دور شروع ہو جاتا ہے۔ اور کتاب وسنّت کی آزادانہ تعلیم سے اُمت کے قالب میں ایک نئی روح پیدا ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر ایک مسلمان کتاب وسنت کو ایک بیش قیمت دولت سمجھ کر اپنے سینے میں جگہ دے رہا ہے۔ اسلام د توحید۔ عبادات ومعاملات اخلاقیات وسیاسیات حقوق اللہ وحقوق العباد وغیرہ کے متعلق بے شمار احادیث نبوی صحابہ کی زبانوں پر حفظ ہو جاتی ہیں۔ جن کے وُہ نہایت خوشی وفرحت کے ساتھ مطالعہ کرتے ہیں۔ ان کے بار بار تذکرے وتکرار کو

تجبیبا یانبیٔ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور ان پر عمل درآمد کرنے کو اپنی زندگی کا اہم نصب العین قرار دے لیتے ہیں۔ پھر نتیجہ کے طور پر وہ وقت آجاتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اسلام و مسلمین کے غلبے کا وقت مقرر کر رکھا تھا۔ جس کے متعلق الٰہی وعدے بار بار دہرائے گئے تھے۔ اور توراۃ وغیرہ کتب سابقہ میں جس کے متعلق بے شمار بشارات ذکر کی گئی تھیں۔ جو کتاب سنت کا مقصدِ وحید اور اسلام کا اولین پروگرام تھا۔ جس کو اسلام نے حکومتِ الٰہی کے نام سے موسوم کیا ہے۔ جس کے اغراض و مقاصد میں مساوات امن و آشتی کو نمایاں جگہ حاصل ہے۔ اب یثرب پہلا یثرب نہیں ہے۔ بلکہ وہ مدینۃ الرسول کا شرف حاصل کر کے حکومتِ الٰہی کا مرکز بن چکا ہے۔ جہاں قوانین الٰہی کی تدوین ہونی مقرر ہو چکی ہے۔ جہاں حکومتِ الٰہی کے علمبردار بہادر سپاہی کتاب و سنت کے ماتحت قوانینِ الٰہی کی اشاعت و اجراء کے لئے میدانِ عمل کی طرف کوچ رہے ہیں۔ چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا کہ اسی کتاب و سنت کی برکت سے مسلمانوں نے کس طرح عدل و مساوات کے قوانین مرتب کئے۔ اور کس طرح حکومتِ الٰہی کی داغ بیل ڈال کر استبداد و شخص پرستی کو خاک میں ملا دیا۔ اور حکومتِ الٰہی کو کس طرح پروان چڑھایا۔ ذرا جنگِ بدر کی طرف خیال کو متوجہ کیجئے۔ صرف ایک حدیثِ جہاد کے سنتے ہی فدایانِ ملت تعمیل کیلئے سر فروشانہ طور پر میدانِ عمل میں کود پڑتے ہیں۔ کتاب و سنت کا درس فرزندانِ اسلام میں ایک نئی روح پھونک دیتا ہے۔ اور حدیث ان الجنۃ تحت ظلال السیوف ان کو دینا کی آرام دہ زندگی سے نکال کر تلواروں کے سائے میں لے آتی ہے۔ حدیث جعل رزقی تحت ظل رمحی ان کے افلاس و ادبار کو دفع کرنے کے لئے اکسیر کا کام دے جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ آئندہ واقعات نے بتلا دیا۔ اور دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ اسی کتاب و سنت کی تلقین نے کس طرح مسلمانوں کو پہلے نمایاں کر کے دکھلا دیا اور عدل و مساوات کو کس طرح ان کے گھروں تک پہنچایا۔

اسی طرح سے جنگِ احد جنگِ خندق جنگِ تبوک جنگِ حنین میں فدایانِ ملت نے بہت سے خطرناک موقعوں پر کتاب و سنت کے ساتھ اپنے دلی تعلق کا اظہار کیا۔ اور ہر مصیبت و ہر خطرہ میں وہ مذہبِ حقہ و ملتِ صادقہ کی حفاظت کے لئے سینہ سپر رہے۔

اگر سچ پوچھو تو صحابہ کی جماعت ہر حیثیت سے اسلام میں ایک بے نظیر گروہ ہے۔ یہ وہ مقدس جماعت ہے۔ اس کی نظیر امم سابقہ میں کہیں نہ مل سکے گی۔ وہ ہر فن مولا تھے۔ وہ موحد کامل تارک الدنیا درویش تھے۔ ساتھ ہی اول درجہ کے مقنن، سیاست دان، دلیر، بہادر، فنونِ حرب میں ماہر تھے۔ اگر زہد و تقویٰ تلاش کرنا ہو۔ تو ان میں بدرجہ اتم ملیگا۔ اور اگر اخلاقی خوبیاں تلاش کرنی ہوں۔ تو اس میں بھی وہ صفِ اولین میں ملیں گے۔ اگر میدانِ جہاد میں ان کی چستی و چالاکی و فنونِ حرب میں مہارت دیکھ لو تو حیران رہ جاؤ۔ وہ بوریا نشین جب میدانِ جہاد میں کودتے تو شیروں کے سے ہاتھ دکھاتے۔ اور اگر میدانِ علم میں گامزن ہوتے تو اپنے عہد کے علامہ فاضل محدث مفسر مورخ مصنف بن کر آسمانِ علم کے آفتابِ عالمتاب بن جاتے ہیں۔

بعض لوگوں میں اب تک یہ خیال پھیلا ہوا ہے کہ علمِ حدیث زمانہ صحابہ میں مروج و معمول نہیں تھا۔ بلکہ یہ افراد مابعد کے دماغوں کی اختراع ہے۔ یاد رہے کہ یہ خیال محض بے حقیقت ہے۔ بلکہ دشمنانِ حدیث کا ایک نہایت رکیک و باطل پروپیگنڈا ہے۔ صحابہ رض تو علمِ حدیث کے اولین دلدادہ تھے۔ ان ہی بزرگوں نے تو اس پاک علم کی بنیاد رکھی۔ اگر وہ پیغمبرِ اسلام علیہ السلام کے ارشاداتِ عالیہ کو اپنے سینوں میں محفوظ نہ رکھتے تو بتلائیے۔ پھر محدثین کو اور عام مسلمانوں کو علومِ نبوی سے کیونکر آگاہی ہوتی۔ ان بزرگوں میں علمِ حدیث پڑھنے پڑھانے اور اس سے استدلال پکڑنے کا عام دستور تھا۔ اور جب جب آیت کریمہ یا ایہا الذین امنوا استجیبوا اللہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم۔ وہ کتاب و سنت کی ہر ادنیٰ و اعلیٰ دعوت پر لبیک پکارنا اپنے لئے سرمایۂ سعادت سمجھتے تھے۔ حضرت معاذ بن جبل کو جب حاکمِ یمن بنانے کا مسئلہ پیش ہوا۔ اور دار العلوم محمدی میں قابلیت کا جائزہ لیا گیا۔ تو انہوں نے صاف لفظوں میں اپنے عقائد اور نصب العین کا اظہار کیا۔ کہ میں پہلے کتاب اللہ کے مطابق حکومت کرونگا۔ اگر اس میں صراحتاً مجھے دلیل نہ ملے گی تو پھر صرف حدیث رسول اللہ میرے لئے دلیل راہ ہوگی۔ معاذ کی اس تقریر کو سن کر معلمِ اعظم صلعم بے حد خوش ہوئے۔ اور آپ نے ان کو دعائے خیر کے ساتھ یمن روانہ فرمایا۔ معاذ کی اس تقریر سے صاف اس امر کی تائید ہوتی ہے۔ کہ صحابہ حدیث رسول اللہ کے زبردست عامل تھے اور ہر فرمانِ نبویؐ کو اپنے سر آنکھوں پر رکھنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ ان میں اتباعِ سنت کا جذبہ ہر گھڑی موجزن تھا۔ وہ اپنی چال ڈھال۔ شکل و صورت۔ تمدن و معاشرت الغرض ساری زندگی کو سنت کے رنگ میں رنگنے کے لئے ہر گھڑی کوشاں رہتے اور ادنےٰ سے ادنےٰ سنت پر عمل کرنے کو اپنی سب سے بڑی سعادت سمجھتے تھے۔ بعض صحابہ کی یہ حالت تھی۔ کہ جس جگہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گذرتے محض اتباعِ سنت کے خیال سے۔ وہ بھی ضرور اس جگہ سے گذرتے۔ جہاں حضورؐ نے قیام فرمایا ہوتا۔ وہاں بھی وہ قیام کرتے۔ جب حضور کتاب و سنت کا درس فرماتے تو ہمہ تن گوش ہو جاتے۔ اور ایسے ساکت و خاموش ہو کر اس اس مقدس تعلیم کو ذہن نشین کرتے۔ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔

تحصیل علوم نبوی کے لئے مسجد نبوی کے قریب ایک خاص جماعت نے اپنے لئے جائے سکونت ہی قرار دے لی تھی۔ جن کو اصحابِ صفہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ لوگ صفہ یونیورسٹی کے طلبا تھے۔ جو اپنے عزیز و اقارب وطن و گھر کو چھوڑ کر محض تحصیل علوم نبوی کے لئے حضورؐ کے قدموں میں پڑے رہتے تھے۔ ان کا گذارہ محض غیر مسلموں کے ایثار پر تھا۔ تجارت و زراعت وغیرہ دنیاوی مشاغل سے ان کو کچھ سروکار نہ تھا۔ یہ لوگ کئی دفعہ فاقہ کشی میں مبتلا ہو جاتے۔ سردی و گرمی کے مصائب میں پھنس جاتے۔ مگر دار العلوم محمدی سے غیر حاضر نہ ہوتے۔ محض اس خیال پر کہ ہماری عدم موجودگی میں معلم اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کوئی علمی مسئلہ قرآن و حدیث بیان فرما دیں اور ہم اسکے سننے اور یاد کرنے سے محروم رہ جائیں۔ (باقی)

مُلا قطب الدین صاحب جھنگوی کا وُرود کوٹلی لوہاراں میں

(المرسلہ عبد الحی)

معزز ناظرین! وہ خوش قسمت بستی ہوگی جہاں مسلمان باہمی اتفاق سے زندگی بسر کرتے ہونگے۔ ہم اپنی بستی کوٹلی لوہاراں کے رہنے والے ہیں۔ جہاں مولوی محمد شریف صاحب جن کا لقب مفتی، محدث، شمس الہند وغیرہ وغیرہ ہے تشریف رکھتے ہیں۔ ہماری بستی آپ کی بدولت دار الزیان والطغیان بنی ہوئی ہے۔ حنفی اہل حدیث کے تنازعے، جھگڑے بکھیڑے نے یہاں تک اس افتراق وتشتت کی خلیج کو وسیع کردیا ہے کہ جماعت اہل حدیث کو باوجود ادفع بالتی ھی احسن کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے کوسا جاتا، برا بھلا کہا جاتا ہے۔ رشتے ناطے، علیک سلیک بند، جنازہ، نماز وغیرہ یک جگہ جمع ہوکر پڑھنا منع کیا گیا ہے۔ بلکہ جو شخص بھولا بھٹکا پڑھ لیتا ہے اس کی وہ درگت بنتی ہے کہ الامان والحفیظ۔ ہماری خوش قسمتی سمجھیں یا بدبختی کہ اس گاؤں شریف میں ایسے علماء کرام کو مدعو کیا جاتا ہے جو کہ گالی گلوچ نکالنے میں، اہل حدیث کو کافر، مرتد، بے دین، جاہل وغیرہ الفاظ تبیحہ سے مخاطب کرنے میں اعلیٰ درجہ کے زبان دراز ہوں۔ ہمارے جمعیۃ تبلیغ کے جلسہ پر توماشاء اللہ چشم بد دور ملاں ہزاروی عبد الغفور صاحب تشریف فرما تھے۔ جنہوں نے اپنے وعظ میں فرمایا تھا کہ "یہ اہل حدیث اسماعیل شہید کو شہید سمجھتے ہیں حالانکہ وہ حرام کی موت مرا ہوا ہے (معاذ اللہ) پٹھانوں نے اسے وہابی کتا سمجھ کر گردن مروڑ کر مار ڈالا اور یہ بے دین اب اسکو شہید بنا رہے ہیں۔" انا للہ!

۲۳۔ اپریل بروز جمعرات مسجد داراوالی میں اس قسم کا ہزاروی صاحب نے اور بہت سا زہر اگلا۔ اس کے بعد ایک ملا قطب الدین جھنگوی تشریف لائے۔ بڑی دھوم دھام سے مجمع ہوا۔ تقریر شروع ہوئی۔ بعد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ہوتا ہے کہ

جب تک آپ کو بے دینوں، لامذہبوں، گمراہوں کے عقائد نہ بتلائے جاویں تب تک آپ کس طرح بچ سکتے ہیں۔ یہ باطل فرقے تمہیں گمراہ کر رہے ہیں۔ ان وہابیوں کے پاس مت بیٹھو۔ یہ بڑے جاہل ہوتے ہیں۔ ان کا بڑا مولوی ثناء اللہ بے علم[1] ہے۔ میرا اس کے ساتھ تین گھنٹے تقلید شخصی پر مناظرہ[2] ہوتا رہا ایک حدیث نہ پڑھ سکا۔ میں نے پوچھا واحد کس کو کہتے ہیں۔ کہنے لگا اثنین سے ایک کو میں نے کہا پہلے تو وہ تھے نہ بس رسول اللہ شامل تھے خدا سے جدا ہوکر آئے۔

پھر فرمایا کہ :-

وہابی بے دین، شہدے، حنفیوں کی نکاح شدہ عورتیں اغوا کر کے اپنے نکاح میں رکھ سکتے ہیں امام ابوحنیفہ کو جاہل کہتے ہیں، فقہ کی کتابوں پر پاخانہ پھرنا ان کے نزدیک جائز ہے[3]۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مرقد کا درجہ عرش معلےٰ سے بہت زیادہ ہے۔ یہ دارمی[4] کا قول ہے۔ عرش معلےٰ کا مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے محل کے نیچے کی سیڑھی جتنا نہیں۔ جو چاروں مذہبوں سے باہر ہے وہ مرتد ہے کافر بے دین۔ ان سے ملنا جلنا سخت منع ہے۔ ولی کو ولی پہچان سکتا ہے۔ چور کو چور پہچانتا ہے۔ ان بے دینوں کو نبی بشری نظر آتا ہے۔ حضرت نوح کا نوں کی پشت در پشت کا علم رکھتے تھے۔ انک ان تذرھم یضلوا عبادک ولا یلدوا الا فاجرا کفارا۔ دیکھو ان کو نسلوں کے فاجر فاسق ہوجانے کا پتہ تھا۔

میں نے کہا ان کو قرآن کی بھی خبر نہیں۔ عالم ہونا تو درکنار قرآن مجید خود فرماتا ہے :-

واوحی الی نوح انہ من یومن من قومک الا من قد امن (پ ۱۲۔ ہود)

ہم نے نوح (علیہ السلام) کو بذریعہ وحی قوم کی حالت بتلا دی تھی کہ ان میں کوئی متنفس اب ایمان لانے والا نہیں۔

پھر فرمایا :- تمام ولی مقلد گزرے ہیں۔ امام بخاری، امام مسلم سب کے سب مقلد تھے[5]! دوسرے روز مجلس کو پرزور الفاظ میں اہل حدیثوں سے جدا رہنے کی اور مکمل بائیکاٹ کرنے کی تلقین وتائید کی۔ فرماتے تھے کہ میری
(۴۲۳)
آخری نصیحتیں ہیں۔ وہابیوں کو محبت رسول اور عزت ولی اللہ سے کوئی سروکار نہیں۔ یہ حضرت عمر کو بدعتی کہتے ہیں۔ الغرض وعظ اسی قماش کا تھا۔

لوگ واہ واہ سبحان اللہ کے نعرے لگاتے تھے، صدائے تحسین بلند کرتے تھے۔ ہم یہ سمجھ چکے ہیں کہ جب تک مولوی محمد شریف کا وجود اور ان کے برادر خورد فرزند ارجمند محمد بشیر صاحب کا ڈھانچہ موجود ہے یہ فضا جو مکدر ہوچکی ہے درست نہیں ہوسکتی۔ خدا وہ دن مسلمانوں کو دکھائے کہ بالخصوص کوٹلی لوہاراں میں ہر دو جماعتیں امن کی زندگی بسر کریں۔

(ایک از شریک وعظ)

---

[1] ان کی بے علمی کا شہرہ عرب وعجم تک ہوچکا ہے۔ ہاں وہی بے علم تھا جبکہ نگینہ میں حنفیہ دار العلوم دیوبند و سہارن پور کے تمام علما کی موجودگی میں دشمنان اسلام کے سامنے میدان میں غرا رہا تھا۔ ایسے لوگوں کے حق میں کہا گیا ہے۔ جحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم (الایہ) (نائب ایڈیٹر)

[2] شاید خواب میں (نائب ")

[3] بالکل جھوٹ افترا ہے (نائب)

[4] کاش کتاب کا حوالہ دیا ہوتا۔ (نائب)

[5] اہل حدیث گروہ کی طرف یہ بات منسوب کرنی افترا ہے۔ ورنہ ثبوت دے۔ (نائب ایڈیٹر)

متفرقات

حساب دوستاں بابت ماہ جولائی ۱۹۴۰ء اخبار ہذا کے صفحہ ۲ کالم ۳ پر درج ہے۔ ناظرین کرام ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

فیروز پور ڈسٹرکٹ جمعیت اہل حدیث کا اجلاس بڑی دھوم کے ساتھ فیروز پور شہر میں ۲۰-۲۱-۲۲ اگست ۱۹۴۰ء کو منعقد ہوگا۔ ہندوستان اور پنجاب کے گرامی قدر علمائے کرام کو دعوت شمولیت دی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ ضلع فیروز پور اور دیگر ملحقہ علاقہ جات کے مسلمان مجلس استقبالیہ کے ممبر بن کر مجلس کی ہر ممکن امداد فرمائیں۔

(حبیب اللہ منصور کوٹ کپوری پروپیگنڈا سکرٹری)

مضامین آمدہ غلام محمد۔ ابو القاسم خالد بن محمد سعید۔ مولوی محمد قاسم۔ محمد یوسف۔ مفتی محمد جمیل۔ مولوی نور محمد۔

غیر مقبولہ ہدایہ کی ہدایت۔ حنفیہ غور کریں۔

ضرورت ملازمت ایک مولوی صاحب جو الہ آباد یونیورسٹی کے مولوی عالم، تکمیل الطب کالج لکھنؤ نیز الہ آباد یونیورسٹی سے فاضل الطب کی ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔ علاوہ ازیں قاری بھی ہیں۔ کسی عربی سکول یا ہائی سکول میں امامت چاہتے ہیں اگر کسی صاحب کو ضرورت ہو تو پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

مولوی محمد قاسم ہیڈ مولوی دربار ہائی سکول نیپال

حروف مقطعات کے اشارات وکنایات یہ کتاب $\frac{20 \times 30}{16}$ سائز کے ۸۰ صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ جس میں خان بہادر حاجی رحیم بخش صاحب پنشنر سشن جج ۲۔ فرید کوٹ روڈ لاہور نے اردو زبان میں قرآنی حروف مقطعات کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ تفسیر نہیں ہے بعض وجدانیات ہیں۔ قیمت ۸/ مصنف ممدوح سے طلب فرمائیں۔

قرآن، توریت اور انجیل میں باہمی نسبت از قلم قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری

مرحوم - اس ٹریکٹ میں ہر سہ کتب کی باہمی نسبت بیان کی گئی ہے۔ ارمحصول ڈاک بھیجکر دفتر انجمن اہل حدیث مسجد مبارک لاہور سے طلب کریں۔

ہفتہ وار سیرت حال ہی میں ایک اسلامی اخبار موسومہ "سیرت" ہفتہ وار جاری ہوا ہے۔ جس کے مدیر ابو البیان نور الہدیٰ صاحب ہیں جس میں اسلامی مسائل۔ تاریخی و ادبی واقعات، بزرگان اسلام کی سوانحعمریاں اور دیگر اخلاقی، اتحادی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ سائز $\frac{20 \times 30}{4}$۔ ضخامت ۱۲ صفحات۔ قیمت سالانہ چار روپیہ۔ ششماہی دو روپیہ آٹھ آنہ

پتہ۔ منیجر ہفتہ وار سیرت۔ باغبان پورہ لاہور

گذارش احوال واقعی

یہ بات ناظرین اہلحدیث پر بخوبی واضح ہے کہ اہلحدیث کی اشاعت کا مقصد وحید محض قال اللہ وقال الرسول کی صدا کو بلند کرنا ہے۔ اس کے یوم اجراء سے لیکر آج تک ہر قسم کی مصائب و آلام سے دوچار ہوتا ہوا توحید و سنت کی بدستور تبلیغ کرتا رہا ہے۔

نیز یہ امر بھی ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ اہلحدیث نے آجتک اپنی ذاتی امداد کیلئے کبھی کسی کے سامنے دست سوال دراز نہیں کیا۔ ہمیشہ اپنا خرچ خود برداشت کرتا رہا ہے۔ اگر تھوڑی بہت کمی ہو جاتی تو کتب خانہ ثنائیہ کی طرف سے پوری ہو جاتی رہی۔

چونکہ فضاء ملکی سے اشاعت اخبار میں کمی ہو رہی ہے اس لئے بہی خواہان اخبار سے توقع ہے کہ توجہ قلبی سے تلافی کر کے اپنے خادم (اہلحدیث) کو قوت پہنچائیں۔

ملک برما کے خریداروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جو خریدار قیمت اخبار مبلغ پانچ روپیہ (۵ؔ) ارسال کر چکے ہیں۔ وہ ۱۲/ مزید بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ تاکہ ان کی سالانہ قیمت پوری جمع رہے۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

یاد رفتگان میری اہلیہ جو نیک موحدہ اور صالحہ مومنہ تھی ۲۳۔ جون کو فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ملک محمد عبد اللہ ساہو والہ (۲) میرا ہمشیرہ زادہ ۴۳ سال کی عمر پاکر سات برس کا ایک ایک لڑکا چھوڑ کر فوت ہو گیا۔ انا للہ! ملک غلام محمد سبزی نگر کشمیر۔

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

الہ آباد میں جلسہ انجمن اشاعت الاسلام الہ آباد کا ستائیسواں سالانہ جلسہ دو روز ۱۹ و ۲۰ جون ۱۹۴۰ء کو بخیر خوبی ہوا۔ جس میں جناب مولانا ابو القاسم صاحب وجناب قاری احمد سعید صاحب وجناب ابو مسعود خان صاحب بنارسی پروفیسر آف جندوسی کالج وغیرہ نے تقاریر فرمائیں۔ بفضلہ تعالیٰ سامعین پر اچھا اثر رہا

خاکسار حاجی عبد الواحد خان محلہ گیٹ گنج قدیم خلاصی لین۔ احاطہ مہدی مکان ۲۴۶/۲ الہ آباد

دعائے صحت میرے والد بزرگوار چار سال سے بیمار ہیں۔ پیشتر ازیں بذریعہ اہلحدیث ناظرین سے دعائے صحت کے لئے درخواست کی گئی تھی۔ الحمد للہ وہ قبول ہوئی اور تقریباً مرض میں نصف تخفیف ہو گئی اب مکرر عرض ہے کہ ایک بار پھر ناظرین ان کیلئے دعائے صحت فرمائیں۔ (عبد الرحمن مدچور، ڈاکخانہ بہت پور۔ ضلع جالندھر)

اہلحدیث } اللھم اشفہ بشفائک وداوہ بدوائک۔

تلاش گم شدہ میرا بھائی محمد حسن عمر ۱۹ سال قد درمیانہ صرف نحو وغیرہ پڑھتا تھا۔ تین ماہ سے گم ہے۔ کسی صاحب کو ملے تو مجھے اطلاع دیں۔

(عبد الرحمن مذکور)

خط وکتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر ضرور لکھا کریں۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ پر اپنا مفصل پتہ خود لکھکر بھیجا کریں۔ ورنہ

ملکی مطلع

حضور وائسرائے کی تقریر

۲۲ -جون کو حضور وائسرائے ہند نے شملے میں تقریر فرمائی-جو بذریعہ ریڈیو تمام ملک میں سنی گئی۔ بہت دنوں سے اس کا انتظار تھا۔ سیاسی حلقوں میں اسکے متعلق مختلف قسم کے خیالات تھے۔ مگر ہم اسلامی تعلیم کی روشنی میں وہی سمجھے تھے جو آخر ظہور پذیر ہؤا۔

اسلامی تعلیم یہ ہے کہ کوئی مجتہد، کوئی قاضی، حتےٰ کہ خلیفۃ المسلمین بھی شرعی منصوص سے باہر نہیں جا سکتا یعنی جس کام کو شارع نے ضروری قرار دیا ہو۔ کوئی اسکو رد یا ملتوی نہیں کرسکتا۔ اور جس کو رد کر دیا ہو کوئی اسکو جاری نہیں کرسکتا۔ یہی اصول حکومت برطانیہ کا ہے کہ وائسرائے ہند یا وزیر ہند بلکہ وزیراعظم بھی پارلیمنٹ کے فیصلے کے خلاف نہیں کرسکتا۔

پارلیمنٹ نے اپنے ایکٹ انڈیا میں گورنروں کو اسمبلی کے ممبروں پر پورا اختیار دیا ہؤا ہے۔ کانگرس اس کے نسخ پر زور دیتی ہے۔ وائسرائے کی کیا مجال تھی کہ اسکے خلاف لب کشائی کرتے۔ آخر انہوں نے وہی کہا جو کچھ کہنے کا انہیں حق تھا۔ مگر نرم الفاظ میں آپ نے سارا مضمون ادا کر دیا۔ کانگرسی لیڈر وائسرائے کی تقریر کو اپنے حق میں غیر مفید کہہ کر بھی نرم کلامی کی تعریف کرتے ہیں۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے کوئی شخص کسی سائل کو ان الفاظ میں سخت کلامی کرتے ہوئے نکلوا دے کہ نکل جاؤ بکواس نہ کرو۔ اس کے برعکس دوسرا شخص بتعلیم قرآن نرمی کے ساتھ یوں کہے کہ معاف فرمایئے اس وقت ہاتھ تنگ ہے۔ کوئی اچھا موقع آئیگا تو آپ کو یاد کیا جائیگا۔

ظاہر ہے کہ مطلوب کے عدم حصول کے لحاظ سے دونوں جواب برابر ہیں۔ فرق صرف الفاظ کا ہے۔ بہرحال شیریں کلام کرنا وائسرائے کی دانشمندی کا ثبوت اور اس شعر کا مصداق ہے ؎

بے نیازی حد سے گزری بندہ پرور کب تلک
ہم کہیں گے حالِ دل اور آپ فرمایئے گا کیا

کانگرس اور حکومت

وہی فرقت کی بیماری جو پہلے تھی وہ اب بھی ہے

قرآن مجید میں ایک فطری اصول بیان ہؤا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِ

اس اصول کے ماتحت ہر ایک آدمی اپنے ہی نصب العین پر چلتا ہے۔ کانگرس کا نصب العین جسے وہ بارہا ظاہر کر چکی ہے۔ ملک کے لئے مکمل آزادی حاصل کرنا ہے۔ اس کے مقابلے میں حکومت برطانیہ کا نصب العین ہندوستان پر حکومت کرنا ہے۔ عرصہ پچاس سال سے یہ دونوں نصب العین متصادم ہوتے چلے رہے ہیں۔ واقعات کسی کے ماتحت نہیں ہوتے بلکہ استاد اول کیطرح ہوتے ہیں۔ جن کی تعلیم ہر قسم کی تعلیم سے افضل ہوتی ہے اس لئے قرآن پاک میں ارشاد ہؤا ہے:-

وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ

یعنی واقعات کی روشنی میں وعظ و نصیحت کرو۔

کانگرس کی پیدائش کے روز اول سے آجتک کے تاریخی واقعات کی مثال سمجھانے کے لئے ہم فرض کرتے ہیں کہ متقابلین کی دو صفیں ہیں۔ ہر صف میں سو سو آدمی ہیں اور یہ دونوں صفیں ایک دوسرے کے مخالف کوشاں ہیں۔ الگ بیٹھ کر نظر ڈالنے والا دیکھتا ہے کہ ہر سال ایک صف میں سے ایک دو آدمی نکل کر دوسری صف میں جا ملتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہؤا ہے کہ پچاس سال میں پہلی صف ڈیڑھ سو ہو جاتی ہے اور دوسری پچاس رہ جاتی ہے۔ درحقیقت یہی مثال کانگرس اور حکومت کی ہے۔

پہلے پہل کانگرس عرض معروض کی شکل میں پاس کردہ تجاویز کو حکومت کے پاس بھیجدیتی تھی۔ ان تجاویز میں کبھی فوجی ملازمت کا ذکر ہوتا، کبھی اسلحے کی تجویز ہوتی، کبھی کسی محصول یا ٹیکس کی کمی بیشی کا ذکر ہوتا۔ غرض ایسی معمولی باتوں میں کانگرس کا جلسہ ختم ہو جاتا یہ زمانہ وہ تھا جبکہ گاندھی جی ابھی افریقہ سے واپس نہیں آئے تھے۔ اس کے بعد جب کانگرس میں گاندھی جی کا طوطی بولنے لگا تو حالت دگرگوں ہوگئی۔ یعنی بجائے عرض معروض کرنے کے گورنمنٹ سے خطاب کرنا بھی چھوڑ دیا۔ یہاں تک نوبت پہنچی کہ گول میز کانفرنس میں فریقین جمع ہوئے۔ گاندھی جی تو رہے بجائے خود۔ مسلمانوں کے نمائندے مولانا محمد علی مرحوم نے بھی گول میز کانفرنس میں کھلے الفاظ کے ساتھ مکمل آزادی سے ورے کسی درجہ پر کفایت نہیں کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ گورنمنٹ نے جدید آئین کی رو سے صوبجات کو اپنے کاموں میں مختار کل کر دیا۔

میں اس جلسے میں موجود تھا جو حال ہی میں اسلامیہ کالج امرتسر میں ہؤا۔ جس میں وزیر تعلیم پنجاب (میاں عبدالحی صاحب) نے گورنمنٹ کے لفظ کی تشریح دیسی وزرائے ستہ کے مجموعے سے کی تھی۔ کہا تھا کہ یہی گورنمنٹ ہے۔ اسکی تائید میں صوبے کے گورنر کا ذکر کرتے ہوئے یوں کہا تھا کہ ایک دفعہ ایمرسن (گورنر پنجاب کا اسم گرامی ہے) نے کیبنٹ (مجموعہ وزراء) کو "سرکار" کے لفظ سے مخاطب کیا۔ یہ لفظ سنتے ہی میری نظر پچاس برس قبل کے تاریخی واقعات پر جا پڑی۔ اس وقت میں نے اس مثال پر غور کیا کہ کانگرس نے حکومت سے کتنے اختیارات حاصل کرلئے ہیں اور ابھی کتنے باقی ہیں۔ میرے خیال میں ڈیڑھ سو اور پچاس والی نسبت بھی کم معلوم ہوگی۔ کانگرس اس لڑکے کی طرح ہے جو باپ کو ہر وقت تنگ کرتا ہے، روزانہ اس سے کسی نہ کسی چیز کا مطالبہ کرتا ہے۔ مطلوبہ اشیاء میں سے بہت کچھ لے بھی لیتا ہے۔ مگر آخرکار باپ سے سیف (الماری) کی چابیاں مانگتا ہے۔ باپ جانتا ہے کہ اگر چابیاں میں نے دیدیں تو میرا خاتمہ ہے۔ پس یہ ہے جھگڑا کانگرس اور حکومت کا۔

جن صوبوں کی اسمبلیوں میں کانگرس کو اکثریت

میں ہے وہاں اس مثال کی تصدیق ہو سکتی ہے۔

حسب قانون آئین جدید کی رو سے گورنر ذیں جماعت کانگرس کو بلاتا ہے کہ وزارتیں قائم کرو۔ وہ کہتا ہے کہ ہم اس صورت میں وزارت قائم کریں گے کہ تم ہمارے کام میں مطلق دخل نہ دو۔ گورنر کہتا ہے کہ آئین میں لکھا ہے کہ حسب ضرورت دخل دینا میرا حق ہے۔ کانگرسی رئیس کہتے ہیں کہ اگرچہ ایسا لکھا ہے تاہم وعدہ کرو کہ ہم دخل نہیں دینگے۔ اس ان بن کا نتیجہ کیا ہوگا۔ یہی نا کہ ان صوبوں کی حکومت گورنر اپنے ہاتھوں میں لے لیں گے اس کے جواب میں کانگرس کہتی ہے کہ یہ دھمکی ہمیں نہ سناؤ، ہمارا عین مقصد آئین جدید کو بیکار ثابت کرنا ہے۔ اگر گورنر وزارتیں چھین کر اپنے اختیارات برتینگے تو کانگرسی لیڈر ان کو یہ شعر سنائیں گے ؎

درد شرمندۂ دوا نہ ہوا
میں نہ اچھا ہوا برا نہ ہوا

امرتسر کا برساتی نالہ

قابل توجہ حکومت پنجاب

معرفت دیوان سکھانند صاحب انسپکٹر بلدیات

شہر امرتسر کی تکلیف متعلقہ صفائی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ ہر اعلیٰ و ادنیٰ اس سے واقف ہے۔ کسی کے بتانے کی ضرورت نہیں۔ کوئی شخص شہر میں ناک بند کئے بغیر داخل نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ ایک اور نالہ جو شہر کی فصیل کے متصل ہی بہتا ہے گندہ نالہ کہلاتا ہے (گندہ ہونا اس کے نام ہی سے ظاہر ہے) یہ نالہ بھی شہر کے چہرے پر گویا لک کی سیاہی ہے۔

برساتی نالہ جس کی تعمیر پر شہر کا سوا چار لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے اپنی بو کے لحاظ سے گندے نالے سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہے۔ دیوان صاحب موصوف اگر آج کل اس کا معائنہ فرمائیں تو ہمارے دعوے کی تصدیق بآسانی ہو سکتی ہے۔

لنکا کے ہیرو کمبھ کرن کی بابت مشہور ہے کہ وہ سال کے چھ مہینے سویا کرتا تھا اور باقی چھ مہینے کی بیداری میں کام کی کسر نکال دیا کرتا تھا۔ لیکن ہمارے شہر کی بلدیہ تمام سال بلکہ تمام عمر سوئی رہتی ہے۔

ہماری تحریک و کوشش سے ۲۳ فروری ۱۹۳۷ء کو بوقت ۴ بجے شام ایگزیکٹو افسر صاحب ہیلتھ افسر صاحب انجینئر صاحب اور شیخ محمد صدیق صاحب (وارڈ ممبر) وغیرہ نے ہماری شکایات سن کر برساتی نالے کا معائنہ کر کے اصلاح کا وعدہ فرمایا تھا۔ مگر نتیجہ کچھ نہ ہوا۔ حالانکہ دو دفعہ بذریعہ اخبار اہلحدیث ان کو یاد دہانی بھی کرائی گئی۔ جس کا کوئی جواب (تحریری یا عملی) ہمیں نہیں ملا۔ اب چونکہ موسم برسات سر پر ہے۔ اس لئے خطرہ ہے کہ اس نالے کے تعفن سے اہالیٔ شہر کا ناک میں دم آ جائیگا۔

امرتسر کی بلدیہ کے ذمہ دار افسر شہر سے باہر کوٹھیوں میں رہتے ہیں۔ اس لئے وہ ہماری تکلیف کا احساس نہیں کر سکتے۔ ہم نے اپنا فرض سمجھ کر قبل از وقت اطلاع کر دی ہے۔ اور اس اطلاع کے لئے ہم نے دیوان صاحب ایسی شخصیت کا بڑا وسیلہ تلاش کیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اُن کی توجہ سے اہل شہر کی یہ سخت تکلیف دور ہو جائیگی۔ خدا کرے ہمارا خیال صحیح ثابت ہو۔

کوئٹہ جانیوالے مزدوروں کو انتباہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

کوئٹہ میں بہت سے مزدور اس امید پر آ رہے ہیں کہ مکانات کی کرر تعمیر کے سلسلہ میں انہیں ملازمت مل جائیگی۔ اس سال کرر تعمیر کے پروگرام میں بھاری تخفیف کر دی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے اس موسم میں ان لوگوں کو جو کوئٹہ میں پہنچ چکے ہیں کوئی ملازمت نہیں مل سکی۔ جو لوگ مزدوری کی تلاش میں کوئٹہ جانا چاہتے ہیں انہیں متنبہ کیا جاتا ہے کہ چونکہ انہیں وہاں کوئی مزدوری نہیں مل سکتی۔ لہٰذا وہ وہاں جانے کی زحمت گوارا نہ کریں۔ ورنہ انہیں مفت میں تکلیف اٹھانا پڑیگی اور زیر بار ہونا پڑیگا۔

(لاہور مورخہ ۱۷ جون ۳۷ء)

سپین کی بغاوت

سپین وہی ملک ہے جو کئی صدیوں تک عربوں کے زیر نگین رہا۔ علوم و فنون عربیہ (منطق، فلسفہ اور ریاضی وغیرہ) انہی کے ذریعے اس ملک میں پہنچے۔ آخر اس ملک نے اپنے محسنوں کو بغاوت کی صورت میں بدلہ دیا یہاں تک کہ ان کو ملک بدر کر کے اپنی قومی حکومت قائم کر لی قدرت کے دفتر میں کوئی کام ضائع نہیں جاتا۔ آج یہ ملک اسی طرح بغاوت میں گھرا ہوا ہے۔ جس طرح اس نے کبھی عربوں کو گھیرا تھا۔ یہ بغاوت قریب سال بھر سے ملک کی تباہی کا باعث ہو رہی ہے۔ حسب بیان اخبارات یورپ کی بعض سلطنتیں حکومت سپین کی خیر خواہی میں ہیں اور بعض باغیوں کی پشت پناہی کر رہی ہیں۔ مگر دراصل نہ کوئی حکومت سپین کا خیر خواہ ہے نہ اس کے باغیوں کا۔ بلکہ سب اپنی اپنی اغراض کے پابند ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ دول یورپ کے طرز حکومت کا نقشہ چوتھی صدی کے حکیم ابو العتاہیہ نے نہایت مختصر الفاظ میں کھینچ کر ایک ہی شعر میں دکھا دیا ہے۔ جو یہ ہے ؎

لا یحلبون لحی در لقحتہم
حتی یکون لہم صفو الذی حلبوا

یعنی اہل دنیا کسی کی بکری بھی نہیں دوہتے یہاں تک کہ دودھ کی بالائی ان کے حصے میں نہ آئے۔

اسپین کی بغاوت کے حالات ناظرین ومصری اخبارات میں پڑھ رہے ہیں مگر بعض رسائل کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ بغاوت کے دیگر اسباب کے علاوہ ایک بڑا سبب سپین کی معدنی پیداوار ہے۔ جس پر یورپ کی ہر ایک سلطنت کی نگاہ اٹھ رہی ہے۔ کیونکہ سپین میں مختلف معدنیات مثلاً لوہا، تانبا، پارہ اور سیسہ وغیرہ بکثرت برآمد ہوتا ہے۔

بیت مصنفین نمونہ منگاکر پہلے تجربہ کرلیجئے فرمائش شرطاً

قوت مردمی کا شرطیہ علاج

اگرچہ اشتہاری دواؤں نے آپ کو بالکل بدظن کردیا ہے۔ لیکن ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلا مقوی نمبر ۱ اور دوا مروارید ی مشک صرف دس روز کے لئے بطور نمونہ طلب کیجئے۔ انشاء اللہ اس قلیل مدت میں آپ کو کافی طور پر فائدہ محسوس ہوگا۔ اور اس کے حیرت انگیز اثر کے آپ خود قائل ہوجائیں گے۔ پھر اس وقت آپ پورا بکس یا نصف بکس منگاکر استعمال کریں۔ مگر فرمائش کے ساتھ یہ شرائط آنا ضروری ہے:۔

شرط اول۔ دوا کو ناجائز کام کے لئے استعمال نہیں کرونگا۔ شرط دوم۔ حسب تحریر دوا باقاعدہ استعمال کروں گا۔ شرط سوم۔ تا اختتام دوا پرہیز قائم رکھونگا۔ مفت خور اصحاب خط وکتابت میں وقت ضائع نہ کریں کیونکہ میرے پاس قارون کا خزانہ نہیں ہے۔ قیمت نمونہ ایک روپیہ چودہ آنہ (۱۴؍ ۱) نصف بکس تین روپیہ آٹھ آنہ (۸؍ ۳) پورا بکس سات روپیہ مع محصول ڈاک غیرملکی احباب کل قیمت ومحصول ڈاک پیشگی روانہ کریں۔ حوالہ اخبار کا ضرور دیجئے۔ فہرست دواخانہ مفت طلب کیجئے۔

طلاء مقوی نمبر ۱

مجلوقوں اور کمزوروں کے لئے ایک بہترین چیز ہے۔ عضو مخصوص کی جملہ خرابیاں، کجی، لاغری، سستی وغیرہ سب اس سے دور ہوجاتی ہیں۔ اسکے چند روزہ استعمال سے بالکل ناکارہ اور مایوس مریض شاد اور بامراد ہوجاتا ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ قیمت فی شیشی تین روپیہ (ؔ۳)

دوا مروارید ی نمبر ۳

قوت باہ کے مریضوں کے لئے آب حیات کا کام دینے والی ایک بےنظیر دوا ہے۔ بے حد مقوی باہ اور دافع سرعت انزال ہے۔ پوری خوراک ایک مرتبہ مستقل پرہیز کے ساتھ استعمال کرکے قدرت خداوندی کا کرشمہ دیکھئے۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ کشتہ جات اور مضر اشیاء سے مبرا ہے۔ قیمت چالیس خوراک چار روپیہ۔

پتہ:۔ منیجر انصاری دواخانہ رجسٹرڈ مقام مئو ائمہ ضلع الہ آباد (یو۔پی)

نشاط زندگی

(مصنفہ حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری)

اس کتاب میں نوجوانوں کو تندرستی قائم رکھنے کے طریقے۔ درازی عمر۔ اولاد حسب منشا پیدا کرنا۔ بیوی کے ساتھ شادی کا سچا اور حقیقی لطف حاصل کرنے کے قواعد درج کرکے عمدہ عمدہ طبی نسخے بھی درج کئے ہیں۔ شوقین مزاج حضرات کی ضروریات کا بھی خاص طور سے ذکر ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ (ایک روپیہ) علاوہ محصول ڈاک۔

پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

کلید حکمت

مصنفہ حکیم غلام جیلانی صاحب امرتسری

اس میں سر سے پاؤں تک کی ہر ایک مرض کی علامات درج ہیں۔ اسی طرح علمی بحث مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب۔ بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخہ جات۔ چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام نہایت آسانی سے مہیا ہوسکیں۔ اور منٹوں میں فائدہ دکھائیں۔ درج کئے گئے ہیں۔

قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم مہ

منیجر اہلحدیث امرتسر

مجربات جیلانی

حکیم صاحب موصوف نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسرار ی اور صدری نسخے جن کے اخفاء میں شائقین سی بلیغ کو کام میں لاتے تھے۔ بلا بخل شائع کرکے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دیکر دنیا کو مرہون منت کرلیا۔ قیمت جلد اول عہ۔ جلد دوم مہ۔

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان

فرانس، انگلستان اور ہندوستان کی تین صد شہرہ آفاق پیٹنٹ دواؤں کے بالکل سچے اور اصل نسخے درج ہیں۔ اگر آپ سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو کتاب مذکورہ کی ایک جلد خرید کر دیکھیں اور تجربہ کریں ضرور منگوائیں۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ قیمت ایک روپیہ (عہ)

کنز المجربات

مصنفہ حکیم حاجی محمد عبد اللہ صاحب روڑی

مؤلف ممدوح نے اس میں وہی صدری وسنیاسی نسخے درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جاچکے ہیں۔ سب سے پہلے ہر عضو کی مختصر تشریح کرکے ان کے فائدے بتائے گئے ہیں۔ پھر ان سے پیدا ہونے والے امراض بتائے گئے ہیں۔ اس کے بعد ہر مرض کا طبی، ویدک اور ڈاکٹری نام پھر کیفیت مرض اور امراض کے علاج درج ہیں۔ اس کے بعد بیماری کے اسباب اور اس کے پہچاننے کے طریقے نہایت خوبی سے بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲؍ حصہ دوم ۸؍

کنز المفردات

مؤلفہ حکیم صاحب ممدوح جس میں مفردات تیار کرنے کی مختلف ترکیبیں درج ہیں۔ بے نظیر تحفہ ہے۔ قیمت عہ

پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

جیب ... نا ... صاحب ... پوری
... دیوانیاں گورداسپور
... لگانیوالوں کیلئے نادر موقع
واقعہ موضع ... تحصیل بٹالہ ۵ گھماؤں اراضی
کی ۲ سالہ مستاجری نیلام ہوگی۔ یہ اراضی سندر سنگھ
... کی ہے۔ جس نے نیلام میں مستاجری خریدنی ہو وہ
... دس بجے ہمارے دفتر میں گورداسپور
... بذریعہ درخواست ہو سکتی ہے۔
دستخط ...
محمود ... ہری

... آک ۔ ...
... کی ترکیبیں۔ قیمت ...

خلافت رسالت
اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے۔ اور تاریخی ... کی روشنی میں مسئلہ خلافت مختلف فیہ کو محقق و مبرہن کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قابل دید ہے۔ قیمت ا؍

اسلام اور برٹش لاء
اس رسالہ میں سیاسیات محمدیہ کو انگریزی قوانین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور افضل ثابت کیا گیا ہے۔ ...

قرآنی قاعدہ
... بچوں کے ذہن ... ہے ... بہت مشکل ... اس کو ... تصنیف کیا ہے ... معید ہے۔ فی سیکڑہ ...

... پاکٹ بک
اس مختصر کتاب میں ... (آریہ، عیسائی، بہائی، مرزائی، شیعہ، نیچری، دہریہ، منکرین نبوت، سکھ اور بت پرست) پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے۔ اور ہر ایک مذہب کی تردید میں دو دو دلیلیں بھی دی گئی ہیں۔ پاکٹ سائز، عمدہ لکھائی، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۸؍

(کتب متعلقہ اہل حدیث)

اہل حدیث کا مذہب
... ضرور منگوائیں۔ قیمت ۶؍

تقلید شخصی و سلفی
جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین ... مقلد تھے۔ قیمت صرف ۸؍

حدیث نبوی اور تقلید شخصی
اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل دیکر فرقہ اہل القرآن کا منہ بند کر کے دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں کا اقتباس درج کر کے بتایا گیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے مآل دونوں کا نصب العین ایک ہی ہے۔ اخیر میں تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل نقل کر کے ان کی عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۳؍

آمین رفع یدین
مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام۔ ہر سہ مسائل پر عالمانہ بحث کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں اور ... ہیں۔ قیمت ...

علم الفقہا
... بتایا گیا ہے کہ ... اہل حدیث ... علم فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ قیمت صرف ...

فقہ اور فقیہ
اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کے ... فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے۔

نوٹ: مندرجہ بالا کتب کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

منگوانے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

... عربی

... ایجنسی
امرتسر

... جلد ... جزو دہا ...
... جلد ...
... دستخط ... آپ کا ...

... محصول ڈاک ... ہوگا ...
منگوانے کا پتہ: منیجر اکسیر ... ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

الحدیث امرتسر
بخدمت شریف ...
Delhi

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۴ | نمبر ۳۵

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

مسئول مدیر: ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلے کو نوٹ کیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ... ؎
رؤساء و جاگیرداران سے ... ؎
عام خریداران سے ... ؎
" " ششماہی ... ؎
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ... ؎

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ مطابق ۹ جولائی ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

اخبار "اہلحدیث"

(از قلم مولوی محمد شفیع صاحب مولوی فاضل (دینانگری))

تو ہے مشعل راہِ دینِ محمد | مسائل کی تحقیق ہے کام تیرا
تو ہی بہر مسلم ہے کانِ مسرت | کہ سر چشمہ فیض ہے جام تیرا
تجھے راہِ حق بس دکھانا ہے منظور | ہر اک کو یکساں ہے پیغام تیرا
رہیگا جریدۂ عالم پہ ثابت | ابد تک جلی حرفوں میں نام تیرا

ہے کیا اس سے بڑھ کر تری اور عظمت
کہ ... تبلیغ اسلام تیرا

[illegible] مولانا ... ثناء اللہ ... امرتسر ... شائع ہوا

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں اب امن وامان ہے۔ سکھ مسلم فساد کے سلسلہ میں عدالت میں مقدمات کی سماعت ہو رہی ہے۔

—— لاہور مسٹر ایم۔ اے غنی بیرسٹر ایٹ لاء پر کسی مسلم نوجوان نے قاتلانہ حملہ کیا۔ حملہ آور گرفتار کر لیا گیا اور آپ میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

—— پشاور کی اطلاع ہے کہ چودہ نوجوانوں کو تحریک خاکسار میں حصہ لینے کے نوٹس دیئے گئے ہیں

—— وزیرستان کی آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ کہیں نہ کہیں قبائلی لوگ فائر کرتے رہے ہیں۔ ایک سرکاری کیمپ پر فائر کر کے دو خچر جن کی قیمت چار ہزار روپیہ تھی۔ ہلاک کر دیا۔

—— ضلع شیخوپورہ کے ایک موضع میں ایک ہندو عورت جو پندرہ سال سے نابینا تھی۔ پنکھا جھل رہی تھی جو آنکھ میں چبھ گیا۔ جس کی وجہ سے آنکھ سے خون جاری ہو گیا اور وہ بینا ہو گئی۔

—— جہلم کے ضلع سے ایک موضع سے پولیس نے چھاپہ مار کر جعلی سکے بنانے کا سامان برآمد کیا۔ تین اشخاص اس سلسلہ میں گرفتار کئے گئے۔

—— ضلع اٹک میں تیل کے نئے چشمے برآمد ہوئے ہیں

—— مہاراجہ بنارس کی طرف سے لنگڑہ آموں کا ایک سیر وزنی پارسل ۲ جولائی کو بذریعہ ہوائی ڈاک ملک معظم کی خدمت میں لندن روانہ کیا گیا ہے۔

—— سری نگر میں اب امن وامان ہے۔ مولوی محمد یوسف میر واعظ ایک سال کے لئے ضمانت نیک چلنی دے کر رہا ہو گئے ہیں۔

—— برہما سندھ گیا کے ٹرسٹیوں نے مندر کا انتظام جنتہ وہنتوں کی طرف منتقل کر دیا ہے جس کی وجہ سے [illegible] سیام، برما کے بودھ سادھو مندر گیا پر قبضہ [illegible] کرنے کے لئے گیا آ رہے ہیں۔

—— [illegible] کے درمیان موٹر سروس جاری

—— امرتسر میں [illegible] کی درمیانی شب کو بارش ہوئی۔

ہو گئی ہے۔

—— بلدیہ طائف نے شہر کی بڑی بڑی سڑکوں، اہم مقامات اور گلی کوچوں میں روشنی کے لئے گیس لگا دیئے ہیں

—— مکہ معظمہ کی اطلاع مظہر ہے کہ وزارت مالیہ نے اعلان کیا ہے کہ دولت عربیہ سعودیہ کے طول و عرض میں کسی جگہ بھی تصویریں بنانا یا اس کا بیچنا یا مملکت سے باہر بھیجنا بروئے قانون بند کر دیا گیا ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کو سخت سزا دی جائے گی۔

—— لاہور یکم جولائی سے سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس ہائیکورٹ پنجاب رخصت پر انگلستان گئے ہیں۔ آپ کی جگہ مسٹر جسٹس بخشی ٹیک چند مقرر ہوئے ہیں۔

ناظرین کی خدمت میں

ایک ضروری گذارش

جن احباب کی قیمت اخبار و میعاد ماہ جولائی میں ختم ہے وہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر، مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ ۳۰ جولائی تک دفتر ہذا میں ارسال کر دیں۔

مہلت یافتگان مزید مہلت طلب نہ کریں بلکہ قیمت اخبار ہی ارسال کریں۔ ورنہ آئندہ اخبار نہیں بھیجا جائیگا۔ (منیجر اہلحدیث)

—— مسٹر سی۔ سی۔ گاربٹ کمشنر ملتان، حکومت پنجاب کے فنانشل کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔

—— ریاست بھوپال میں چھ ہندو اخبارات کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔

اشاعت فنڈ از قاضی محمد عبد اللہ صاحب وکیل مانسہرہ ضلع ہزارہ۔ [illegible]

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب از قاضی صاحب موصوف [illegible]

اہل حدیث کانفرنس از قاضی صاحب موصوف [illegible]

(بقیہ متفرقات)

انجمن ترقی اردو اردو جنوبی ہند میں اردو زبان کی مخالفت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کی محافظت کیلئے مدراس میں ایک انجمن ترقی اردو قائم ہوئی ہے جو تقریر و تحریر کے ذریعہ عوام میں اس زبان کی نہ صرف محافظت کو برقرار رکھیگی بلکہ عوام میں اس کا صحیح مذاق بھی پیدا کریگی خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

سکرٹری انجمن ترقی اردو (جنوبی ہند) ہائی روڈ ٹرپلی کین مدراس۔

فسادات آلہ و مخیر حضرات کا فرض آلہ ضلع گجرات میں گذشتہ دنوں جو ہندو مسلم فساد ہوا۔ اس میں مسلم گرفتار شدگان کے مقدمات کی پیروی کے لئے قانونی امور تو ملک محمد اسلم صاحب بیرسٹر، مسٹر بشیر احمد، شیخ محمد فضل چوہدری مرزا خان صاحب وغیرہم نے اپنے ذمہ لے لئے ہیں مگر جہاں تک دیگر مصارف کا تعلق ہے ان کیلئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اصحاب خیر اس نیک کام میں ضرور حصہ لیں۔ جملہ رقوم خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں۔

سکرٹری انجمن اسلامیہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

"خادم کعبہ" لاہور لاہور سے ایک ہفتہ وار مسلم اخبار "خادم کعبہ" جاری ہوا ہے۔ جس میں حجاز کے تازہ بتازہ حالات، حجاج کے متعلق مفید اطلاعات اور عام تاریخی و اخلاقی مضامین درج ہوتے ہیں۔ حجاج کی شکایات پر بھی بحث کی جاتی ہے۔ قیمت سالانہ تین روپیہ۔

منیجر دفتر خادم کعبہ۔ چرچ روڈ۔ لاہور۔

ضرورت نکاح میرے ایک معزز عزیز جو [illegible] قوم سے تعلق رکھتے ہیں ڈبل عمر چالیس پچاس سال کے درمیان ہے۔ اپنا تجارتی کاروبار کرتے ہیں۔ صاحب جائداد ہیں چونکہ ان کی منکوحہ فوت ہو چکی ہیں اس لئے ان کے نکاح ثانی کے لئے ایک [illegible] خوش اخلاق پابند صوم و صلوٰۃ ہونے کے علاوہ [illegible] ۲۵ سال تک ہو [illegible] باقی امور کا فیصلہ [illegible] خط و کتابت پر ہو سکتا ہے

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۹- ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ

درد دل کا اظہار

قابل توجہ اعیان اہل حدیث

(۷)

گذشتہ نمبر میں ہم نے اہل حدیث پنشنروں کی فہرست طلب کی تھی۔ امرتسر کے اہل حدیث پنشنروں کے نام جو ہمیں یاد تھے تحریر کر دیئے تھے۔ دیگر اضلاع ہند سے عموماً اور پنجاب سے خصوصاً ایسے حضرات کے پتے مطلوب ہیں۔ شہروں، قصبوں اور دیہاتوں کے سب احباب اطلاع دینے میں سستی نہ کریں۔

مولانا ابوالوحید محمد عبد اللہ صاحب عقیل از کوچین مالابار نے ایک مضمون مسلم اہل حدیث کورٹ دہلی میں تحریک کی تائید میں شائع کرایا ہے جو بعد حذف تمہید درج ذیل ہے:- (مدیر)

دوسال کی بھاری تگ و کوشش کے بعد دو حضرات (مولانا ابوالوفاء، مولانا ابراہیم) نے قیادت جماعت کے لئے اظہار آمادگی فرمایا ہے۔ اس لئے جملہ افراد جماعت اہل حدیث سے عموماً اور اصحاب اقتدار و حضرات علماء کرام سے خصوصاً دست بستہ عجز و انکساری اپیل کرتا ہے کہ خدا را نقار زمانہ موجودہ کو ملاحظہ فرماتے ہوئے کمر ہمت ذرا چست باندھ کر آگے بڑھئے۔ وقت و موقع کو غنیمت جانئے۔ کام کرنے والوں کا کچھ تو اقتضا ہے جس طرح بھی ہو سکے ہمارے بانیوں کی

خدارا ہمت بڑھائیے۔ ان کے لئے نہیں بلکہ اپنے اور مذہب کے لئے اپنے مقدور طاقت کے مطابق حسب حیثیت للّٰہ کچھ خود بھی کام کرکے دکھلائیے۔ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ کی وعید شدید کو نظر انداز نہ فرمایئے ؎

غنیمت جان لو مل بیٹھنے کو

جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

دراصل ہماری حیات مستعار کا کچھ ٹھکانا نہیں۔ آج ہیں کل نہیں وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ وَّ بِاَیِّ وَقْتٍ تَمُوْتُ۔

لہٰذا میری آخری اور دلی گذارش ہے کہ اگر فرداً فرداً نہیں تو کم از کم ہر بستی سے جہاں ایک بھی اہل حدیث ہو حضرت مولانا ابوالوفاء صاحب کی خدمت میں ضرور بالضرور ایک خط لکھ کر اپنی رائے کا نہایت صفائی اور صداقت و سچائی کے ساتھ اظہار کر دے۔

مجھے برادران اہل حدیث سے قوی امید ہے کہ وہ جلد از جلد اس طرف خاص توجہ مبذول فرما کر خطوں کا اس قدر ڈھیر لگا دیں گے کہ اس کی تعداد میں مشکل

ہو جائے گی۔ دوستو جلد دیکھیں کہ اس اتمام حجت کے بعد پھر ان کے مٹنے میں (خدانخواستہ) کچھ دیر نہیں ؎

ڈر ہے کہ کہیں نام بھی مٹ جائے نہ آخر

مدت سے ہمیں دور زماں میٹ رہا ہے

مکرر عرض ہے کہ برادران اہل حدیث جلد از جلد اپنے فرض موجودہ سے سبکدوش ہو کر حضرات امرتسری و سیالکوٹی صاحبان مدظلہما کو کام کا موقع عنایت فرمائیں۔ کیونکہ یہ حضرات آپ سے صرف اتنا دریافت کرتے ہیں کہ

"کیا ہم کو کام کرنے کی اجازت ہے"

نہایت افسوس و صدمہ اور غایت حیرت و تعجب ہوگا کہ ایسے زریں موقع پر بھی آپ ساکت و صامت رہے اور ایک کام کرنے والے کو اتنا بھی نہ کہہ سکے کہ

"بسم اللہ کام شروع کیجئے خدا آپ کی مدد فرمائے۔ اور آپ کے نیک ارادوں میں برکت و کامیابی بخشے۔ ہم بہت ہی خوش اور آپ کے کام سے راضی ہیں۔ بوقت ضرورت ان شاء اللہ ہم بھی ہر طرح قلمے، سخنے، دامے، درمے اور جان و دل سے حاضر ہیں۔"

دوستو! ذرا سی ہمت کی اب کسر رہ گئی ہے پھر آپ دیکھیں گے کہ ان شاء اللہ جماعت اہل حدیث کس قدر جلد بام عروج اور آسمان ترقی پر گامزن ہو کے اپنا پرچم دنیا کے تمام پرچموں سے بلند کر دیتی ہے۔ ؎

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد

اگر خارے بود گلدستہ گردد

خداوند کریم ہمیں توفیق عمل اور حسب خواہش فائز المرام بخشے۔ آمین۔ یا رب العلمین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔ (مسلم اہلحدیث گزٹ بابت ماہ مئی ۱۹۳۷ء)

مسئلہ امامت دہلوی

ناظرین آگاہ ہونگے کہ جماعت اہل حدیث کو منتشر کرنے کے اسباب میں سے ایک مسئلہ امامت بھی ہے جو دراصل مجتمع کرنے کا سبب تھا مگر زمانے کی منحوس رفتار نے اس شربت شیریں کو زہر ہلاہل بنا دیا جس کی تفصیل یہ ہے کہ افراد اہل حدیث عمل بالحدیث کے شوق میں کہیں کہیں اپنا امام یا امیر بنالتے ہیں۔ خدا جانے نیت میں فساد ہوتا ہے یا عمل میں غلطی کہ اس کے نتیجے میں بجائے اجتماع کے افتراق پیدا ہو جاتا ہے۔ ہم اپنی دوربینی نظر سے بہت سے مقامات ایسے دیکھتے ہیں جہاں سلسلہ امامت و امارت جاری ہوا ہے۔ اتنے حصے میں تو ہم خوش ہیں کہ کوئی جماعت اپنا امام یا امیر کسی قابل آدمی کو منتخب کرے جو قیادت کرسکے اور اس کے ماننے والے اس کی بات پر بھی عمل کریں۔ یہاں تک تو ہمیں اختلاف نہیں اور نہ ہونا چاہئے۔ لیکن جو جماعت کسی کو اپنا امام منتخب کرکے یہ حکم لگاتی ہے کہ ہمارے امام کے ماتحت جو نہ ہوگا وہ بحکم حدیث جاہلیت (قبل اسلام حالت) کی موت مریگا اور اس کی نجات نہ ہوگی یا مشکل سے ہوگی۔ اس آواز کو ہم قادیانی آواز کی طرح شرک فی الرسالت اور اسلام کی ضد سمجھتے ہیں اور ایسا کہنے والے کو قادیانی کا ہم پلہ جانتے ہیں۔ ہمارے دہلوی دوست جو جماعت غرباء امامیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ اسی غلو کے مرتکب[1] ہیں۔ اس لئے ہم نے بحکم ثبت العرش ثم انقش

باصول مناظرہ تعیین معنی کی بابت بارہا درخواست کی ہے۔ سب سے آخر اہلحدیث ۲۳۔ اپریل ۱۹۳۷ء (۱۱۱۱۱ صفر) میں استفسار کیا تھا کہ آپ کی امامت کس قسم کی ہے کیونکہ قرآن، حدیث میں امام کا لفظ چار معنوں میں آیا ہے۔ (۱) انبیاء کرام علیہم السلام (۲) سلاطین اسلام۔ (۳) ہادیان اسلام۔ (۴) امامان نماز۔ آپ (جماعت امامیہ دہلوی) ان معانی اربعہ میں سے اپنی مراد کی تعیین کرکے اس کے حکم کا اظہار بھی کریں۔ یہ ایسا سوال ہے کہ کوئی اہل علم اس کو غلط نہیں کہہ سکتا۔ آج کل کی قانونی اصطلاح میں اس کو امر تنقیح کہتے ہیں۔ جب تک تنقیح قائم نہ ہو شہادت نہیں لی جاتی جس مقدمہ میں شہادت اثبات تنقیح نہ کرے وہ مقدمہ خارج ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہمیں امید کامل تھی کہ ہمارے مخاطب بحکم:۔ واتوا البیوت من ابوابھا

ایک دو لفظوں میں تعیین مبحث کر دیں گے۔ لیکن اس جماعت مذکورہ کا رسالہ "صحیفہ" دہلی بابت ماہ ربیع الاول صفحہ ۳ دیکھ کر ہماری امید مایوسی میں تبدیل ہوگئی کیونکہ اس میں مجیب صاحب نے اخبار اہلحدیث مورخہ یکم ربیع الاول ۱۳۴۶ھ کے حوالے سے کچھ عبارت لکھی ہے۔ جس کی اخیری سطر یہ ہے

امیر سے مراد پیسہ والا آدمی نہیں بلکہ صاحب الامر یعنی وہ شخص مراد ہے جسکو جماعت اپنا امام مقرر کرے۔ (اہلحدیث یکم ربیع الاول ۱۳۴۶ھ صفحہ ۶)

اہلحدیث ہم نے بغرض تحقیق ۱۳۴۶ھ کا فائل دیکھا اس میں یکم ربیع الاول کا کوئی پرچہ نہیں پایا۔ کیونکہ یکم ربیع الاول ۱۳۴۶ھ کو پیر کا دن تھا۔ اور اخبار اہلحدیث کا روز اشاعت جمعہ ہے۔ پھر ہم نے ۱۳۴۵ و ۱۳۴۷ھ کا فائل بھی دیکھا۔ اس میں بھی یہ نہ پایا۔ تو ہم نے سمجھا ہمارے عزیز معاصر کو بحکم حدیث

نسی آدم فنسیت ذریتہ

حوالہ دینے میں سہو (نسیان) ہوگیا۔ خدا اسے بخشے۔ ممکن ہے وہ خود بھی معذرت کرتا ہوا یہ مصرع لکھے۔ ع

کہا بھول جانے کی کیا میری خو ہے

اطلاع حوالہ مذکور ملنے پر اس کی بابت کچھ لکھا جائیگا

"مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری سے استفسار"

آپ کی کونسی امامت ہے؟

صحیفہ دہلی جواب دہی کے فرض سے قاصر رہ کر الٹا ہم سے سوال کرتا ہے۔ سوال کے الفاظ یہ ہیں:۔

[1] اس جماعت کے رکن رکین مولوی عبد اللہ صاحب اوڈ حسب معمول ایک روز دفتر اہلحدیث میں آئے۔ اثناء گفتگو میں یہی ذکر آگیا۔ انہوں نے اس عقیدے سے انکار کیا بلکہ لکھ دیا کہ

"اگر خطبہ صدارت جلسہ دہلی میں یہ مضمون ہو کہ مولوی عبد الستار صاحب کی امامت نہ ماننے والے کی نجات نہیں تو میں اس جماعت سے علیحدہ ہو جاؤنگا۔ عبد اللہ اوڈ ۵"

اس رقعہ کی تکمیل کے بعد ہم نے انکو خطبہ صدارت دہلوی سے یہ عبارت دکھائی:۔

" جلدی سے جلدی امام کی ماتحتی میں اپنے نفس امارہ اور دولت قارون پر لات مار کر جماعت غرباء اہل حدیث کے ساتھ داخل ہو کر قرآن حدیث عامل ہو جائیے ورنہ ہرگز ہرگز نجات کی صورت نہیں بلکہ ان ملا مولویوں کے مناظرے اور مباحثے و جنگ وجدال پر میدان حشر میں آپکو کف افسوس مل کر ہیہات کہتے ہوئے بے فائدہ رونا ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ ہمراہی ان ملا مولویوں کے آپ کو بھی جہنم میں داخل کر دیا جائے۔ اور کہیں یوں نہ کہنا پڑے کہ رَبَّنَا اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا۔

(خطبہ امارت صفحہ ۹)

اہلحدیث وقت گفتگو دو صاحب ایک مولوی دوسرا تعلیم یافتہ معزز پنشنر، بیٹھے تھے۔ انہوں نے اس عبارت کا مطلب وہی بتایا جو میں نے کہا تھا۔

دونوں تحریریں ناظرین کے سامنے ہیں خود فیصلہ کریں۔ مولوی عبد اللہ صاحب موصوف بھی مکرر غور کرکے ایفاء عہد کریں۔ اس سے پہلے کہ کہا جائے۔ اِقْرَاْ كِتَابَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا

"مولانا موصوف نے علم کلام کے قاعدہ سے امام کی چار قسمیں بتائی ہیں (۱) امام نبوت (۲) امام ہدایت (۳) امام صلوٰۃ (۴) امام حکومت۔

مولانا موصوف سے استفسار کیا جاتا ہے کہ ان چار قسموں میں سے آپ کونسے امام ہیں۔ اور آپ کی امامت کا کیا حکم ہے۔ گذشتہ سال بھی ہم نے یہ سوال کیا تھا۔ جس کا آنجناب نے اب تک کوئی جواب نہیں دیا۔"

(صحیفہ صلے ماہ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ)

اہلحدیث میں نے کبھی امامت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اگر کوئی شخص مجھے امام کہتا ہے (جس کا مجھے علم نہیں) تو وہ اپنے خیال میں امام نمبر ۲ مراد لیتا ہوگا۔ جس کے ثبوت میں وہ آیت قرآنیہ

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا

پیش نظر رکھتا ہوگا۔ آپ کے سوال کا جواب ہم نے دیدیا اسی طرح آپ بھی اپنی امامت کی تعیین کیجئے اور اس پر حکم مرتب فرمائیے۔ اس کے بعد دیکھا جائیگا کہ آپ کی امامت کے منکر نجات سے محروم ہیں یا اسکے حقدار۔

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

"پیشوا" دہلی کی پیشوائی

دہلی سے ایک ماہوار رسالہ "پیشوا" نام سے نکلتا ہے۔ جو بظاہر تصوف کا مشن پورا کرنے کا حامی ہے چونکہ اس کو خواجہ صاحب دہلوی سے عقیدت ہے اس لئے وہ خواجہ صاحب کی حمایت میں بولا کرتا ہے چنانچہ آج اُس کا ایک نوٹ جو خواجہ صاحب کی حمایت میں نذر ناظرین کیا جاتا ہے۔

خواجہ صاحب دہلوی نے ایک مضمون میں حضرت علی کے مرتبہ قرآن کا ذکر کیا تھا۔ اس کا جواب اہلحدیث مورخہ ۳۰۔ اپریل میں دیا جا چکا ہے۔ یہ ایک ہنگامی بات تھی جو رفت گذشت ہوگئی۔ "پیشوا" خواجہ صاحب کی حمایت میں بیدار ہوا۔ اس نے اخبار اہلحدیث اور جماعت اہلحدیث خاصکر اہلحدیثان دہلی پر ایسی زہریلی گیس چھوڑی جس کی بابت میرا گمان ہے کہ خواجہ صاحب نے بھی اسے پسند نہ کیا ہوگا۔ چنانچہ پیشوا کے دل آویز الفاظ درج ذیل ہیں:-

"فن تاویل اور دل آزاری، افترا پردازی اور گستاخی کا جہاں تک تعلق ہے۔ وہابی اور قادیانی ایک ہی زمرے میں ہیں۔ جس طرح تہمت تراشی میں قادیانیوں کو کمال حاصل ہے۔ اسی طرح وہابی بھی اس نیک کام میں اپنے بڑے بھائی قادیانی سے پیچھے رہنے کیلئے تیار نہیں۔

حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب نے حضرت علی کے جمع کردہ قرآن کا ذکر اپنے روزنامچہ میں کر دیا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا کہ مروجہ قرآن شریف سے میں اختلاف نہیں کرتا۔

میری رائے میں خواجہ صاحب نے اظہار خیال میں غلطی کی۔ مگر اسکے یہ معنی تو نہیں ہیں کہ ان کی طرف وہ باتیں منسوب کی جائیں۔ جو ان کے ذہن میں بھی نہ تھیں۔

اس تہمت تراشی کے مؤسس اعلیٰ اخبار اہلحدیث کے مدیر جناب مولانا ثناء اللہ صاحب ہیں جو اہلحدیث کی ایک جماعت کے پیشوا بھی ہیں۔ ان کو اپنے بڑے بھائیوں (قادیانیوں) سے یہ چیز ورثہ میں ملی ہے۔ منادی میں اس نوٹ کا لکھنا تھا کہ خواجہ صاحب کے خلاف ایک طوفان بے تمیزی برپا ہوگیا۔ جو چیز خواجہ صاحب کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔ وہ ان حامیان کتاب و سنت نے ان سے منسوب کی۔ اور ان کی تحریرات کو غلط طریقہ سے عوام میں پیش کیا۔ اور اس پر حاشیہ آرائی بھی اسی جذبہ کے ماتحت کی جس کا نام قرآن حکیم میں افک مبین ہے۔ × ×

اگر مولوی ثناء اللہ یا کسی جگادری وہابی میں میرے ان الزامات کی تردید کی ہمت ہے تو میں اسکو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ دہلی میں آئے اور مولوی ثناء اللہ اور ان کے اکثر وہابی کتاب و سنت کی حقیقت عدالت کے فیصلوں اور سرکاری کاغذات اور اخبارات کے فائلوں سے معلوم کرے کہ جن وہابیوں کے ہاتھوں پر شاہی کباب کے برابر گٹے ہیں، جن کی گروے وار داڑھیاں ناف سے نیچے ہوگئی ہیں اور جو کسی نوجوان داڑھی منڈے کو پتلون پوش دیکھ کر یا کسی اہل سنت کو مزارات پر فاتحہ پڑھتے دیکھ کر بلا تکلف مشرک اور کافر کہہ دیتے ہیں۔ انکی حقوق العباد میں کیا حالت ہے۔ دور کیوں جاتے ہو دہلی کے بعض مسلمان ...... سوداگروں کو جن میں اکثریت وہابیوں کی ہے۔ کتاب و سنت کی کسوٹی پر کسو اور دیکھو کہ یہ کتاب و سنت کے مدعی کس طرح روپے کے زور سے شرع اسلام کو پیروں کے نیچے روند رہے ہیں اور انگریزی قانون کو اپنی ذاتی اغراض کے لئے قرآنی قانون پر ترجیح دیتے ہیں۔ یتیموں اور بیواؤں کی ان زمینوں پر جو ان کی ملکیت نہ شرعاً ہیں اور نہ قانوناً مالکانہ حقوق حاصل کرنے کے لئے کیسی کیسی بے ایمانیاں یہ حامیان کتاب و سنت کر رہے ہیں اگر یہ مدعیان کتاب و سنت کسی حدیث سے یا قرآن حکیم کی آیت سے اپنے غیر شرعی غیر اسلامی غیر انسانی اعمال کی تائید کرا سکیں تو میں مولوی ثناء اللہ اور ان کی وہابی ٹولی کی خدمات اسلام اور ان کی کتاب و سنت کے بلند بانگ دعاوی کا قائل ہو جاؤنگا ورنہ ظاہر ہے کہ یہ کتاب و سنت کے مدعی جو دوسروں کو مشرک اور کافر کہتے ہوئے نہیں شرماتے۔ خود بھی کتاب و سنت سے کوسوں دور ہیں کیونکہ کسی کتاب و سنت میں یہ نہیں لکھا ہوا کہ یتیموں، بیواؤں کی جائداد پر ناجائز قبضہ کیا جائے۔ اور خود اس سے نفع اٹھایا جائے۔ اور اصلی مستحقوں کو غیر مستحق قرار دیا جائے؟"

(پیشوا دہلی صلے ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ)

اہلحدیث ناظرین! اس ہم میں سے اس صوفی صافی کے جو زہر یلی کلیں چھوڑی ہے ہمیں خطرہ ہے کہ اس کے دماغ پر اس کا اثر نہ پہنچ گیا ہو۔ دہلی کی جماعت اہلحدیث سے آپ کو بہت تکلیف ہے۔ اس لئے ہم مولوی محمد صاحب سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ ان حضرت کو اپنے دفتر میں دعوت دیکر ٹھنڈا پانی پلائیں اور ان کی شکایات کو رفع کرنے کی کوشش کریں۔ اور ایک شکایت ہماری طرف سے ان کی خدمت میں پیش کریں۔ وہ یہ کہ بقول آپ کے ہم نے خواجہ صاحب پر افک مبین (بہتان عظیم) لگایا۔ پھر آپ نے بہتان کے الفاظ کیوں نہ نقل کر دیئے۔ اس طرح زبانی حماقت کرنے سے نہ خواجہ صاحب خوش ہوں گے نہ ہم شرمندہ۔ بلکہ پبلک آپکو مخاطب کر کے یوں کہے گی۔ ؎

جو ئے تم دوست جسکے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

حضرت مسیح۔ مسیحی خدا اور مسیحی تعلیم

مسیحی رسالہ "اخوت" میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کا عنوان یہ ہے:۔

"میرا مسیح مجھے کیوں پیارا ہے؟"

اس سرخی کے نیچے لکھا ہے کہ:۔

"اس نے خدا کو حقیقی رنگ میں پیش کیا اور اس کا وجود ایسے پیرایہ میں پیش کیا کہ جس کا سمجھنا ان کے لئے آسان ہو گیا۔ اور خدا حقیقی معنوں میں خدا دکھائی دینے لگا۔ آپ کی آمد سے قبل اہل روم حقیقی خدا کو قطعاً فراموش کر چکے تھے۔ اُس کی کوئی جھلک اُن میں نہ پائی جاتی تھی۔ بلکہ اپنے گھروں میں ہر موسم اور کام کے لئے خدا ایجاد کر لیتے تھے۔ بُت پرستی اور توہمات پرستی کا ہر طرف زور تھا۔ کسی کو اُن کے عقائد کے خلاف آواز بلند کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ خدا کے نام سے بیزار نظر آتے تھے۔ مذہبی خدا کا تصور ان کے دلوں میں سما سکتا تھا۔ اور وہ اس خیال سے بالکل بے بہرہ تھے اور دیوتاؤں کی پرستش میں اپنا دل لگائے بیٹھے تھے۔ کسی جگہ اوسیرس اور آئی سس کی پرستش ہوتی تو کہیں ڈیمیٹر اور پیکی نونی کے پجاری نظر آتے تھے۔ اگر ایک جگہ ڈیونس اور اطیس کا تذکرہ تھا تو دوسری جگہ ڈایونیس اور بعل کا نام ورد زبان تھا۔ یہ سب دیویاں اور دیوتے کہلاتے۔ اسی طرح ایک نہیں دو نہیں سینکڑوں بلکہ ہزاروں دیویاں اور دیوتوں کی پرستش کی جاتی تھی۔ ہر موسم کے علیحدہ علیحدہ دیوتے تھے۔ اور ہر کام کیلئے الگ الگ دیوتے مقرر کئے گئے تھے۔ اگر ایک بارش کا دیوتا ہے تو دوسرا سورج کا دیوتا۔ اسی طرح کسی کو رزق دینے کا دیوتا کسی کو غریب امیر بنانے کا دیوتا سمجھا جاتا تھا۔ مگر یہ سب کی سب تخیل کی ہستیاں تھیں ان کا کوئی وجود دنیا میں نہ تھا۔ یہ محض ایک وہمی خدا تھے۔ جن کی پرستش کی جاتی تھی۔ مگر یہ خیال ان کے دلوں میں اس قدر گہرائی پکڑ چکا تھا کہ جس کا نکلنا دشوار تھا۔ وہ ان کے خلاف ایک لفظ سننا بھی گوارا نہ کر سکتے تھے۔ اور اس عقیدہ سے منحرف ہونے والے کو کافر کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اور اس سے کسی قسم کا برتاؤ رکھنا کفر میں داخل تھا۔ ان تخیل کی ہستیوں کے پتھر کے بُت تراش لیتے اور گھروں میں رکھ کر اُن کے آگے منتیں مانتے اور انہیں سجدے کرتے اس زمانہ کے مصنفین اہل روم کی سوسائٹی کا بہت خراب نقشہ ہماری آنکھوں کے سامنے پیش کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ وہ زمانہ ایسا تھا کہ اس کی اصلاح ناممکنات میں سے تھی۔

خداوند مسیح نے آکر ان سب چیزوں کا خاتمہ کر دیا۔ آپ نے اس باطل عقیدہ کے کچلنے کا بیڑا اٹھایا۔ اور خدا کو حقیقی معنوں میں پیش کیا اور بتایا کہ یہ تخیل کی ہستیاں ہیں۔ جن کا قطعاً کوئی وجود نہیں۔ بلکہ ہمارا خداوند خدا ایک ہی خدا ہے۔ اور اس کی پرستش لازمی ہے۔ وہی معبود حقیقی ہے۔ اس کی عبادت کرنی چاہئے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ آپ نے خدا کو ایسے رنگ میں پیش کیا۔ اُس کی محبت سب پر ظاہر ہو گئی الخ"

(اخوت لاہور ص ۱۳-۱۴ جون ۳۲ء)

اہلحدیث راقم مضمون نے جو تعلیم مسیح کی یہاں پیش کی ہے وہ بالکل ٹھیک ہے۔ قرآن مجید اس کی تصدیق کرتا ہے چنانچہ فرمایا:۔

وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ (پ ۶ - ع ۱۴)

یعنی حضرت مسیح نے خود فرمایا تھا۔ اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے جو کوئی اس کے ساتھ شریک کریگا اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔ ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں"

یہاں تک انجیل اور قرآن متفق ہیں مگر مسیحیوں نے اس پاک تعلیم کو بہت جلد تبدیل کر دیا۔ بجائے توحید کے تثلیث کو رکھ لیا بجائے رسالت مسیح کے الوہیت مسیح کو جگہ دی اور اسی کو مدار نجات سمجھا۔

عیسائیوں نے مقدس اتھاناسیس کے عقیدے کو ذریعہ نجات قرار دیا۔ چنانچہ آج کل اسی کی اشاعت کرتے ہیں۔ اس کے متعلق ان کی تعلیم صاف لفظوں میں یہ ہے۔

"جو کوئی نجات چاہتا ہو۔ اس کو سب باتوں سے پہلے ضرور ہے کہ عقیدہ جامعہ رکھے

اس عقیدے کو جو کوئی کامل اور بے داغ نگاہ نہ

رکھے وہ بے شک عذاب ابدی میں پڑیگا۔
اور عقیدہ جامعہ یہ ہے کہ ہم تثلیث میں واحد خدا کی اور توحید میں تثلیث کی پرستش کریں۔
نہ اقانیم کو ملائیں۔ نہ ماہیت کو تقسیم کریں کیونکہ باپ ایک اقنوم بیٹا ایک۔ اور روح قدس ایک اقنوم ہے۔
مگر باپ بیٹے اور روح قدس کی الوہیت ایک ہی ہے جلال برابر عظمت ازلی یکساں جیسا باپ ہے ویسا ہی بیٹا۔ اور ویسا ہی روح قدس ہے۔
باپ غیر مخلوق۔ بیٹا غیر مخلوق اور روح قدس غیر مخلوق۔
باپ غیر محدود۔ بیٹا غیر محدود اور روح قدس غیر محدود۔
باپ ازلی بیٹا ازلی اور روح قدس ازلی۔ تاہم تین ازلی نہیں بلکہ ایک ازلی۔
اسی طرح تین غیر محدود نہیں۔ اور نہ تین غیر مخلوق۔ بلکہ ایک غیر مخلوق اور ایک غیر محدود۔
یونہیں باپ قادر مطلق۔ بیٹا قادر مطلق اور روح قدس قادر مطلق۔
توبھی تین قادر مطلق نہیں بلکہ ایک قادر مطلق ہے۔
ویسا ہی باپ خدا بیٹا خدا اور روح قدس خدا۔
تسپر بھی تین خدا نہیں بلکہ ایک خدا۔
اسی طرح باپ خداوند۔ بیٹا خداوند اور روح قدس خداوند
توبھی تین خداوند نہیں بلکہ ایک خداوند کیونکہ جس طرح مسیحی عقیدہ سے ہم پر فرض ہے کہ ہر ایک اقنوم کو جداگانہ خدا اور خداوند مانیں۔
اسی طرح دین جامع سے ہمیں یہ کہنا منع ہے کہ تین خدا یا تین خداوند ہیں۔
باپ کسی سے مصنوع نہیں۔ نہ مخلوق نہ مولود۔ بیٹا اکیلے باپ سے ہے۔ مصنوع نہیں نہ مخلوق پر مولود۔
روح قدس باپ اور بیٹے سے ہے نہ مصنوع نہ مخلوق۔ نہ مولود پر نکلتا ہے۔ پس ایک باپ ہے نہ تین باپ۔ ایک بیٹا ہے نہ تین بیٹے۔ ایک روح قدس ہے نہ تین روح قدس۔
اور اس تثلیث میں ایک دوسرے سے پہلے یا پیچھے نہیں ایک دوسرے سے بڑا یا چھوٹا نہیں بلکہ تینوں اقانیم باہم ازل سے برابر یکساں ہیں۔
اس لئے سب باتوں میں جیسا کہ اوپر بیان ہوا تثلیث میں توحید کی اور توحید میں تثلیث کی پرستش کرنی چاہئے۔
پس جو کوئی نجات چاہتا ہے اُسے ضرور ہے کہ تثلیث کی بابت ایسا ہی سمجھے۔ علاوہ اس کے نجات ابدی کے لئے ضرور ہے کہ ہمارے یسوع مسیح خداوند کے مجسم ہونے پر بھی ایمان صحیح رکھے۔
کیونکہ ایمان صحیح یہ ہے کہ ہم اعتقاد اور اقرار کریں کہ خدا کا بیٹا ہمارا خداوند یسوع مسیح خدا اور انسان بھی ہے۔
خدا ہی باپ کی ماہیت سے عالموں کے پیشتر مولود اور انسان ہے۔ اپنی ماں کی ماہیت سے عالم میں پیدا ہوا۔
کامل خدا اور کامل انسان نفس ناطقہ اور انسانی جسم کے ساتھ۔
الوہیت کی راہ سے باپ کے برابر اور انسانیت کی راہ سے باپ سے کم تر۔
وہ اگرچہ خدا اور آدمی بھی ہے۔ پر دو نہیں بلکہ ایک مسیح ہے۔
ایک ہی اس طور پر نہیں کہ الوہیت کو جسم سے بدل ڈالا۔ بلکہ انسانیت کو خدا میں لیا۔
سب طرح سے ایک ہی ماہیت ملانے سے نہیں بلکہ اقنوم کی یکتائی سے۔
کیونکہ جس طرح نفس ناطقہ اور جسم ایک انسان ہے اسی طرح خدا اور انسان ایک مسیح ہے۔ جس نے ہماری نجات کے واسطے دکھ اٹھایا۔ عالم ارواح میں جا اترا۔ تیسرے دن مردوں میں سے جی اٹھا۔"

(دعائے عمیم صفحہ ۳۰۲ تا ۳۰۴)

عیسائی دوستو! قرآن مجید کا حکیمانہ نوٹس ہم آپ کو سنا دیتے ہیں۔ قبول کرو یا نہ کرو تمہارا اختیار ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

يَآ اَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ (پ ۶ ع ۱۴)

یعنی اے کتاب والو! (عیسائیو!) دین میں بیجا غلو نہ کرو۔ ان لوگوں کے پیچھے نہ چلو جو تم سے پہلے گمراہ ہوئے اور انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا اور (خود بھی) سیدھی راہ سے گمراہ ہو گئے۔
مولانا حالی مرحوم کے الفاظ میں فرمان نبوی سنو! ؎

نصاریٰ نے جس طرح کھایا ہے دھوکا
کہ سمجھے ہیں عیسیٰ کو بیٹا خدا کا
مجھے تم سمجھنا نہ زنہار ایسا
میری حد سے رتبہ بڑھانا نہ میرا
سب انساں ہیں واں جس طرح سرفگندہ
اسی طرح ہوں میں بھی اک اس کا بندہ

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی اور جہاد

مرزا صاحب قادیانی کی ساری عمر حکومت پرستی میں گزری ہے چنانچہ وہ خود لکھتے ہیں کہ میں نے حکومت برطانیہ کی خدمت میں جو تحریرات (کتب، اشتہارات وغیرہ) شائع کی ہیں ان سے پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔ ایسے ایازی مذہب کے پابند سے جو کچھ بھی ہو سکے وہ کر دے گا اُس کا نہ گلہ ہو سکتا ہے نہ شکایت۔ کیونکہ ایازی مذہب کا اصول ہی یہ ہے ؎

اگر شاہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفت اینک ماہ و پروین

اس لئے ہمارا جی نہیں چاہتا تھا کہ مرزا صاحب کے مسئلہ جہاد پر کچھ لکھیں۔ لیکن خدا بھلا کرے اخبار پیغام صلح کا جس نے ۱۷ جون کی اشاعت میں ہم کو کچھ لکھنے پر مجبور کیا۔ اخبار مذکور میں یہ سرخی دی گئی ہے:۔

حضرت مسیح موعود مرزا صاحب پر

حکومت پرستی کا الزام

وہابی اور دیگر علماء کی انگریز نوازی کی داستان

اس سرخی کے نیچے چند علمائے اہل حدیث اور احناف کے فتوے متعلقہ جہاد فی الہند نقل کئے ہیں۔ ان سب کا مضمون بالاتفاق یہ ہے کہ انگریزی حکومت میں کیونکہ مذہبی آزادی حاصل ہے اس لئے انگریزوں کے ساتھ جہاد کرنا جائز نہیں۔ اس کے مقابلے میں مرزا صاحب کا فتوے بھی سنئے۔ جس کی سرخی یہ ہے :-

"دینی جہاد کی ممانعت کا فتویٰ مسیح موعود کی طرف سے"

اس کے نیچے ایک لمبی نظم درج ہے جس کے چند اشعار بطور نمونہ یہ ہیں ؎

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشاں
کردیگا ختم آکے وہ دیں کی لڑائیاں

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۶ طبع اول)

اس قادیانی فتوے اور علمائے ربانی کے فتوے میں بہت بڑا فرق ہے۔ مگر اس فرق کو سمجھانے کے لئے علم اصول کی دو اصطلاحوں کا سمجھنا بڑا ضروری ہے۔ جن کے الفاظ یہ ہیں:-

(۱) نفس وجوب (۲) وجوب الاداء

ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔

امت مرزائیہ کی لاہوری جماعت شائد ان اصطلاحات سے ناواقف ہو تو کوئی حرج نہیں مگر وہ قادیان میں جاکر کسی فارغ التحصیل عالم سے پوچھ لیں یا ہمارے بتائے ہوئے پر یقین کریں۔

اس کی مثال یوں سمجھو کہ کوئی شخص کسی سے کوئی چیز خریدے اور ایک دو ہفتے کے بعد روپیہ دینے کا وعدہ کرے تو ایسی حالت میں قیمت کا وجوب الادا اسکے ذمے نہیں۔ البتہ نفس وجوب ہوگا مگر مدت موعودہ کے اندر۔ وجوب الادا نہیں ہوگا۔

جن علمائے کرام کے اقوال مرزائی اخبار پیغام نے نقل کئے ہیں ان کا مفہوم زیادہ سے زیادہ وجوب الادا کی نفی ہے۔ اور مرزا صاحب کا فتویٰ مذکورہ نفسِ وجوب کی نقیض ہے۔ کیونکہ علماء کے فتوے کی دلیل عدم شرط ہے جو کل دنیا اسلام سے رفع جہاد کی مقتضی نہیں اور مرزا صاحب کی دلیل (آمد مسیح موعود) کل دنیائے اسلام سے رفع جہاد کی مقتضی ہے۔ ان دونوں (نفس وجوب اور وجوب الادا) میں فرق نہ کرنا انہی لوگوں کے شایان شان ہے جو دمشق اور قادیان میں فرق نہ کرتے ہوئے دمشق سے مراد قادیان لیں۔ پس امت مرزائیہ کے اہل قلم اور اہل انصاف مرزا صاحب کا فتویٰ متعلقہ نسخ جہاد ایک طرف رکھیں اور دوسری طرف حدیث نبوی

الجهاد ماضٍ الی یوم القیامة

(جہاد قیامت تک جاری رہیگا)

پھر ان دونوں فتووں پر غور کرکے انصاف کریں کہ مرزا صاحب کا فتوے حدیث نبوی کے موافق ہے یا مخالف؟

مردم پرستو! ؎

میں عاشق ہوں اس اپنی پوری صدا کا
مخالف نبی کا ہے دشمن خدا کا

پیر مہر علی شاہ مرحوم گولڑوی اور قادیان

پیر صاحب مرحوم ضلع راولپنڈی پنجاب میں ایک خانقاہ کے گدی نشین تھے۔ باوجود گوشہ نشین صوفی ہونے کے جب آپ کو مرزا صاحب قادیانی کی طرف توجہ ہوئی تو آپ نے ایک دو کتابیں مرزا صاحب کے رد میں لکھیں۔ مرزا صاحب نے کھسیانے ہوکر ان کو اپنے مقابل تفسیر نویسی کی دعوت دی۔ جو پیر صاحب نے منظور کرلی اور حسب تجویز مرزا صاحب مع اپنے خدام کے لاہور میں پہنچ گئے۔ یہ واقعہ مئی ۱۹۰۰ء کا ہے۔ ادھر ادھر سے علمائے اہل حدیث اور علمائے احناف بھی لاہور پہنچ گئے۔ مگر مرزا صاحب نے مقولہ مشہورہ

ہیچ آفت نرسد گوشۂ تنہائی را

قادیان سے حرکت نہ کی۔ خیر یہ ایک واقعہ تھا جو اپنے وقت پر گزر گیا۔

اب جبکہ پیر صاحب موصوف فوت ہوگئے تو حسب معمول قادیان میں شادمانی کا نقارہ بجا۔ جس میں قادیانی اخبار نے پیر صاحب مرحوم کے حق میں کچھ مکروہ الفاظ لکھے۔ جن کی وجہ سے پیر صاحب کے بعض مریدوں نے خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کو شکائتی خطوط لکھے کہ آپ قادیانیوں سے مسلمانوں کا سا برتاؤ کرتے ہیں مگر وہ ایسے بدگو ہیں کہ انہوں نے حضرت پیر صاحب گولڑہ کی شان میں بدگوئی سے کام لیا ہے! اس پر خواجہ صاحب دہلوی نے خلیفہ قادیانی کو شکائتی خط لکھا۔ جس پر اخبار الفضل ۲۵۔ جون میں اظہار معذرت کیا گیا۔

ہمارے خیال میں قادیانی اخبار کی بدگوئی بحق پیر صاحب کوئی نئی چیز نہ تھی۔ اس لئے ہم نے اس پر کوئی توجہ نہ کی۔ خواجہ صاحب کی اطلاع کے لئے ہم بتاتے ہیں کہ امت مرزائیہ چونکہ مرزا صاحب قادیانی کی متبع ہے۔ اس لئے لازمی ہے کہ وہ سنت مرزا پر عمل کرے۔ سنت مرزا یہ ہے کہ کوئی مخالف جب مر جائے تو اس کو برے لفظوں سے یاد کیا جائے۔ میں دو مثالیں خواجہ صاحب کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

حضرت میاں صاحب دہلوی (مولانا نذیر حسین مرحوم) کی وفات پر مرزا صاحب نے یہ تاریخی مصرع لکھا تھا

ماتَ ضالٌّ هائمًا سالِ وفات

(مواہب الرحمٰن)

یعنی نذیر حسین گمراہی اور پریشانی کی حالت میں مرگیا۔

دوسری مثال حضرت مولانا رشید احمد مرحوم گنگوہی سے متعلق ہے۔ جو وفات سے پہلے بوجہ نزول الما نابینا ہوگئے تھے۔ مرزا صاحب نے ان کی وفات پر "اندھا شیطان" لکھا تھا۔

یہ دو مثالیں خواجہ صاحب کی شکائت رفع کرنے کو

کافی ہیں۔ ہمارا خیال ہے جسے ہم بحیثیت وجدانی پیشین گوئی کے ظاہر کئے دیتے ہیں کہ خواجہ صاحب کی وفات کے بعد بھی اسی قسم کے الفاظ قادیان سے نکلیں گے کیونکہ خواجہ صاحب کی وہ تحریریں قادیان میں موجود ہیں جن میں آپ نے خلیفہ قادیان کو بالمقابل دعائے موت کرنے کے لئے دعوت دی تھی۔ گو آج کل آپ ان کے حق میں

لطف فرما کر ان کو مسلمان فرقہ سمجھ رہے ہیں۔ لیکن یاد رہے قادیانی گروہ وہی ہے جس کے حق میں کسی اردو شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

نادک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

(سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث ۱۰ جون ۱۹۳۶ء)

تنقید اسی طرح خلیفہ ثالث اور خلیفہ رابعہ رضی اللہ عنہما کا بھی برتاؤ روایت کے متعلق نہایت سخت رہا۔ (اہلحدیث ۱۰ محرم)

تائید حضرات شیخین (ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما) کا احادیث نبویہ کے ساتھ جیسا برتاؤ تھا (سخت یا نرم) وہ ناظرین نے اچھی طرح دیکھ لیا اور معلوم کر لیا کہ ان دونوں حضرات کی طرف مجموعۂ احادیث کے جلانے کی نسبت پایۂ صحت وثبوت کو نہیں پہنچی ہے۔ اور یہ شیخین پر افترا و بہتان ہے۔ جب مولوی صاحب نے ان دونوں بزرگوں پر افترا کرنے میں کچھ باک و ہراس نہ کیا۔ تو خلیفہ ثالث و رابع پر جھوٹ باندھنے میں آپ کو کیا تامل اور دریغ ہو سکتا تھا۔ معلوم نہیں اس میں مولوی صاحب کا کیا فائدہ ہے۔

حضرت عثمان بھی حافظ حدیث تھے حضرت عثمان ذوالنورین خلیفہ ثالث رضی اللہ عنہ حفاظ صحابہ میں سے تھے اور قرآن و حدیث کا درس دیا کرتے تھے۔ چنانچہ تذکرۃ الحفاظ میں ہے:۔

وروی جملۃ کثیرۃ من العلم روی عنہ بنوہ عمرو و ابان وسعید ومولاہ حمران وانس بن مالک و ابو امامۃ بن سہل والاحنف بن قیس وسعید بن المسیب وابو وائل طارق بن شہاب و ابو عبد الرحمن السلمی وعلقمۃ بن قیس و مالک بن اوس بن الحدثان وخلق سواھم (تذکرہ ص۹ ج ۱)

"یعنی حضرت عثمان نے علم (شریعت حدیث نبوی) کا بہت (بڑا) حصہ روایت کیا ہے۔ ان سے انکے بیٹوں عمرو اور ابان وسعید نے اور ان کے غلام حمران نے اور انس بن مالک۔ ابو امامہ بن سہل احنف بن قیس۔ سعید بن مسیب۔ ابو وائل طارق بن شہاب۔ ابو عبد الرحمن سلمی۔ علقمہ بن قیس۔ مالک بن اوس بن الحدثان اور ان کے ماسوا ایک خلقت نے روایت حدیث کی ہے۔"

یہ عبارت صاف بتاتی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بنفس نفیس حدیث نبوی کا درس دیتے تھے اور اپنے علمی سرچشمہ سے بلا امتیاز و خصوصیت سب کو سیراب فرماتے تھے۔ اگر وہ حدیث کے مخالف ہوتے اگر ان کا برتاؤ حدیث کے ساتھ سخت ہوتا تو خود بذات شریف کیوں اس کا درس دیتے اور نہ صرف اپنے صاحبزادوں اور اپنے غلاموں کو حدیث پڑھاتے بلکہ ہر طالب حدیث کے لئے اپنا چشمہ فیض جاری فرماتے۔ ان کے تلامذہ کی کثرت دوست اس کی بین دلیل ہے۔ نیز ان کے عہد خلافت میں کتاب و سنت کی تعلیم پوری ترقی و عروج پر تھی۔ جیسا کہ مولوی اسلم صاحب نے "تاریخ الامت" میں خود اقرار کیا ہے۔ حدیث کے ساتھ سخت برتاؤ ہونے کا یہی مقتضا ہے کہ خود بھی حدیث کی تعلیم و اشاعت کرے اور دوسرے اہل علم واصحاب حدیث سے اشاعت کرائے۔ اور اسکو بام عروج و ارتقا پہنچائے۔ ع

ھذا لعمری فی القیاس بدیع

حضرت علی کا برتاؤ حدیث کے متعلق سخت نہ تھا اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ رابع کا بھی برتاؤ حدیث کے متعلق سخت نہ تھا اور وہ حدیث نبوی کے مخالف نہ تھے بلکہ وہ حدیث نبوی سے استفادہ اور نفع حاصل کرتے تھے اور اس کی نصرت و حمایت فرماتے تھے۔ چنانچہ کتب احادیث میں ان کی روایات واحادیث کا وجود اس کا شاہد عدل ہے۔ تذکرۃ الحفاظ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ترجمہ میں لکھا ہے:۔

عن ابی الطفیل عن علی قال حدثوا الناس بما یعرفون ودعوا ما ینکرون اتحبون ان یکذب اللہ ورسولہ (تذکرہ ص۱۰ ج ۱)

ابو الطفیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں سے وہی حدیثیں روایت کرو جن کو وہ پہچانتے ہوں۔ اور اس کو چھوڑ دو جسے وہ پہچانتے نہ ہوں۔ کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب ہو۔"

امام ذہبی رحمہ اللہ اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

فقد زجر الامام علی رضی اللہ عنہ عن روایۃ المنکر وحث علی التحدیث بالمشھور وھذا اصل کبیر فی الکف عن بث الاشیاء الواھیۃ والمنکرۃ من الاحادیث۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ضعیف اور منکر غیر معروف حدیث کی روایت سے توبیخ فرمائی اور مشہور حدیث کی روایت کرنے کی ترغیب دی۔ اور یہ بہت بڑا اصل ہے ضعیف اور منکر کی روایت سے بچنے کا۔

امام ذہبی رحمہ اللہ نے دوسرے مقام میں حضرت علی کے متعلق لکھا ہے:۔ وکان اماما عالما متحریا فی الاخذ

حیث انہ یستحلف من یحدثہ بالحدیث یعنی حضرت علی امام تھے، عالم تھے حدیث وروایت کے بیان میں اس قدر محتاط تھے کہ جو شخص ان سے کوئی حدیث بیان کرتا اس سے قسم لیتے تھے (اگر بیان کرنے والا قسم کھاتا تو حدیث قبول کرتے ورنہ نہیں)

خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اس بات کو بیان کیا ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے:۔

وکان اذا حدثنی غیرہ استحلفتہ فاذا حلف صدقتہ وحدثنی ابوبکر وصدق ابوبکر الخ

یعنی (حضرت علی کہتے ہیں کہ) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماسوا کوئی شخص مجھ سے حدیث بیان کرتا تھا تو میں اسکو قسم کھلاتا تھا پس جب وہ قسم کھا لیتا اس وقت اس کی (حدیث کی) تصدیق کرتا۔ اور مجھ سے ابوبکر رض نے حدیث بیان کی اور ابوبکر نے سچی حدیث بیان کی۔"

ان اقوال اور روایات کو دیکھ کر ناظرین خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ خلیفہ ثالث ورابع رضی اللہ عنہما کا حدیث کے ساتھ کس قسم کا برتاؤ تھا اور وہ لوگ حدیث کے موافق تھے یا مخالف؟ اگر مولوی صاحب نے برتاؤ سخت ہونے کا یہ مطلب لیا ہے کہ وہ حدیثوں کو خوب جانچ پڑتال کر قبول فرماتے تھے تو یہ ان کو کچھ مفید نہیں یہ تو عین حدیث کا ماننا ہے۔ اور یہ بات کچھ خلفاء راشدین کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ تمام محدثین کا یہی اصول اور ایسا ہی برتاؤ رہا ہے۔ پس محدثین کو بھی انہیں کے ساتھ شامل کرنا چاہئے۔ انہیں کیوں چھوڑ دیا گیا؟ اور اگر اس کا یہ مطلب ہے کہ خلفاء رضی اللہ عنہم روایت حدیث کے مخالف اور اسکے جمع کرنے سے یا اس کی اشاعت و درس و تدریس سے لوگوں کو روکتے تھے تو یہ ظاہر البطلان ہے۔

تنقید کوئی مسلمان جس کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل ہے ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال کر سکتا ہے کہ حدیثیں اگر دین ہوتیں الخ

(اہلحدیث ۱۰ محرم)

تائید میں کہتا ہوں کوئی مسلمان جس کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل سلیم ہے ایک لمحہ کے لئے بھی حدیث کو دین سے خارج قرار دے سکتا اور اس کی رکنیت وجزئیت دین کا انکار زبان پر لا سکتا ہے؟ اگر حدیثیں دین سے خارج ہوتیں اور شریعت مطہرہ کا جزو نہ ہوتیں تو ان کا نزول اللہ تعالیٰ کے یہاں سے کیوں ہوتا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کی تبلیغ واشاعت اور تعلیم و تحدیث کا حکم کیوں فرماتے اور صحابہ کرام عموماً اور خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم خصوصاً ان سے احتجاج واستدلال کیوں کرتے۔ اور حضرت عمر بن خطاب خلیفہ ثانی کیوں فرماتے کہ عنقریب ایسے لوگ پیدا ہونگے کہ قرآن کے شبہوں کو لیکر تم سے جھگڑیں گے تو تم ان کو حدیثوں کے ذریعہ پکڑنا۔ کیونکہ اصحاب سنن (اہل حدیث) اللہ تعالیٰ کی کتاب کو خوب جانتے ہیں (سنن دارمی) اور حضرت ابوبکر صدیق کی صاحبزادی ام المومنین عائشہ صدیقہ فقیہہ عالمہ سے دو ہزار دو سو دس ۲۲۱۰ حدیثیں کیوں مروی ہوتیں۔ نیز حضرت عمر کے صاحبزادے جیسے صاحب فراست وکیاست صحابی حضرت عبداللہ بن عمر سے دو ہزار چھ سو تیس ۲۶۳۰ حدیثیں کیوں مروی ہوتیں۔ اور نہایت مدبر ماہر سیاست عظیم الشان جلیل القدر دین پرور ہردلعزیز خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اپنے عہد خلافت میں علمائے بلاد وامصار کو یہ فرمان بھیجکر کہ

انظروا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجمعوہ (قواعد التحدیث ص۴۷)

یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر جمع کر لو"

احادیث نبویہ کو کیوں جمع کراتے اور اس اہم و مہتم بالشان امر کے لئے امام جلیل حضرت ابن شہاب زہری رح اور امام ابوبکر بن عمرو بن حزم کو خصوصیت کے ساتھ کیوں حکم دیتے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی اس تحریک اور توجہ کا یہ اثر ہوا کہ علماء سلف کا ایک گروہ اس کام کے انجام دہی کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اور تنہا امام ابوبکر بن حزم نے اس فرمان کی تعمیل کرتے ہوئے کئی کتابیں حدیث کی جمع کریں۔ چنانچہ امام مالک رح فرماتے ہیں :۔

فتوفی عمر وقد کتب ابن حزم کتبا قبل ان یبعث بہا (قواعد التحدیث ص۴۷)

یعنی امام ابوبکر بن حزم نے متعدد کتابیں (احادیث کی) جمع کرلیں (لیکن) ابھی ان کو عمر بن عبدالعزیز کے پاس بھیجا بھی نہ تھا کہ عمر کا انتقال ہو گیا۔"

خدا جانے وہ زندہ رہتے تو اس مقدس علم کو کس پایہ تک پہنچاتے۔

مولوی اسلم صاحب ذرا سوچیں کہ ان مذکورہ بزرگان دین و ائمہ اسلام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے دماغ میں عقل تھی یا نہیں؟ جو اپنی ساری عمر خدمت حدیث اشاعت و تبلیغ حدیث تعلیم اور تدریس اقراء و افتاء وغیرہ کے ذریعہ کرتے رہے۔ اب مولوی صاحب اپنی عقل اور اپنے دماغ کا جائزہ لیں اور ٹھنڈے دل سے غور کریں۔

اگر بقول مولانا اسلم صاحب احادیث نبویہ دین سے خارج مان لی جائیں تو اس تقدیر پر بڑی خرابی لازم آتی ہے۔ زمانہ خیر القرون کے لوگوں پر جس میں قرآن وحدیث پر دین و ایمان کا دار و مدار تھا اور قرآن و حدیث ہی علم دین اور تاج العلوم تھے سخت بدنما دھبہ لگتا ہے۔ اور اُس قرن کے تمام مسلمان احادیث نبویہ کو دین سمجھنے کی بنا پر مولوی صاحب جیسے لوگوں کے نزدیک بے عقل اور بے خرد ٹھہرتے ہیں (معاذ اللہ! معاذ اللہ!) کبرت کلمۃ تخرج من افواھم۔ (باقی آیندہ)

جمع القرآن والحدیث

(مصنفہ مولانا ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی)

ان اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے جو بعض اصحاب قرآن مجید اور حدیث شریف کی حفاظت، جمع اور ترتیب کے متعلق کرتے رہتے ہیں۔ تا جدید ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۴ر۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

اسلام اور علم حدیث

حدیث اور اصحاب الحدیث پر ایک نظر

(از مولوی محمد داؤد صاحب ناظم شعبہ اشاعت دار العلوم عربیہ شکرادہ گوڑگانوہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

طلباء حدیث دار العلوم محمدی میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں جو بے حد خوبیاں پیدا ہوئیں، جن کی وجہ سے وہ آسمان علوم وفنون کے آفتاب عالمتاب بن کر ہمیشہ کے لئے اپنی غیر فانی یادگاریں قائم کر گئے ان کا اصلی مبلغ پیغمبر عربی فداہ روحی کا وہ عظیم الشان دار العلوم ہے جس نے دنیا کے بحر جمود میں ایک تہلکہ برپا کر دیا۔ اور جناب سید الانبیاء علیہ التحیہ والثنا دنیا کے وہ عظیم الشان معلم و مصلح ہیں۔ جن کی پاک و ستھری تعلیم نے انسان کو شرافت کے اعلےٰ معیار پر فائز کر دیا اور نوع انسان کو خواب غفلت سے جگا کر دلوں میں ایک نئی روح پھونک دی اور دماغوں میں ایک نیا سودا پیدا کر دیا۔

پیغمبر اسلام کی خصوصیات یوں تو اس قدر ہیں جن کا احصاء غیر ممکن ہے مگر معلم ہونے کی حیثیت سے جو تفوق آپ کو حاصل ہے وہ ایک امتیازی وصف ہے انبیاء ورسل کی جماعت میں کوئی ہستی ایسی نہیں ملتی جس کو آپ کی اس صفت خاص میں شریک کہا جا سکے آپ کے دار العلوم کا سنگ بنیاد غار حرا میں اسوقت رکھا گیا جبکہ پہلی مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو پیغام الٰہی سنایا اور اقرأ باسم ربك الآیہ کے درس ربانی سے آپ کو آگاہ کیا۔ جوں جوں امر رسالت ترقی کرتا گیا دار العلوم محمدی کی بنیادیں مضبوط ہوتی گئیں۔ یہ دار العلوم کسی چار دیواری میں محدود نہ تھا بلکہ جہاں حضور تشریف فرما ہوتے وہی جگہ فوراً اس شرف سے مشرف ہو جاتی تھی جہاں آپ قدم رنجہ فرماتے اسی جگہ عاشقان وحدت و عاشقان رموز کتاب و سنت شمع رسالت پر پروانہ وار گر گر پڑتے تھے اور گلہائے علوم سے اپنے دامنوں کو بھر بھر کرتے جاتے تھے۔ اس دار العلوم میں حضور علوم ظاہری و باطنی قرآن پاک کے معانی و معارف اور احادیث مطہرہ کے اسرار و غوامض اس شان سے طلباء کے ذہن نشین کرنے کی کوشش فرماتے جس سے حاضرین کے قلوب نور ایقان سے جگمگا اٹھتے اور ان پر ایسی مستانہ کیفیت طاری ہوتی جس کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں اور زبان قلم جس کی تعریف سے قاصر ہے۔ خود اس دار العلوم کے طلبا بیان کرتے کہ حضور کی مقدس تلقین کے وقت ہماری نظریں آپ کے چہرۂ انور پر جم کر رہ جاتی تھیں اور ہم دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر حقیقت کی روشنی میں عالم غیب کا معائنہ کرتے تھے۔ جنت و دوزخ ہماری نظروں کے سامنے ہوتی تھیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ رحمت الٰہی کا عرش سے فرش تک تار بندھ گیا ہے۔ اور انوار تجلیات کی کرنیں ہمارے قلوب میں پیوستہ ہو رہی ہیں۔ اغیار ان حالات کو دیکھ کر حیران ہو جاتے اور اسلام کی صداقت قرآن وسنت کی حقانیت کے مجسم اشتہار بنکر اپنے قبیلوں میں واپس ہوتے تھے۔ تعلیم و ارشاد کا یہ پاک سلسلہ کبھی نہیں ٹوٹتا تھا نیز شائقین علوم کا ایک جم غفیر سفر میں حضر میں جنگ میں صلح میں خلوت میں جلوت میں ہر وقت ہر گھڑی آپ کی معیت میں ہوتا تھا حتی کہ رات کو جب آپ بستر راحت پر تشریف فرما ہوتے تو طالبات اندرون خانہ کو رشد و ہدایت کتاب و سنت تعلیم فرماتے ہوتے سو جاتے اور جب جاگتے تو پھر یہی سلسلہ شروع کر دیا جاتا۔ اگر مسجد میں تشریف لے جاتے تو وہاں بھی تدریس کا کام برابر جاری رہتا اور اگر کسی کانفرنس یا جلسہ یا کونسل میں تشریف فرما ہوتے تو یہی کام سامنے ہوتا۔ بہت دفعہ ایسا ہوا کہ حضور میدان جنگ میں تشریف فرما ہیں، اعدائے اسلام چاروں طرف سے ٹڈی دل کی مانند چھائے جا رہے ہیں، کفر ہر طرف سے مسلح ہو کر اسلام کو مقابلہ کیلئے چیلنج دے رہا ہے۔ ایسے نازک وقت میں عموماً اوسان خطا ہو جایا کرتے ہیں مگر ذرا سید الانبیاء رحمۃ للعالمین کے دار العلوم کی طرف چل کر کان لگائیے جو کہ ایک بوسیدہ خیمہ کی شکل میں منتقل ہے۔ آپ اس مبارک خیمے میں نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ بلا خوف و ہراس توحید و اسلام، صبر و استقلال، فضائل جہاد و شہادت ترک دنیا، عظمت آخرت وغیرہ اہم مضامین پر ایسی ایسی دل نشین احادیث فدائیوں کے ذہن نشین فرما رہے ہیں۔ جن کے پاک تاثرات سے مسلمانوں کے قلوب میں ایک بجلی سی کوند جاتی ہے اور خرمن کفر کو جلانے کے لئے ان کے دلوں میں آگ لگ جاتی ہے اور شوق شہادت میں روح وجد کرنے لگتی ہے۔ پھر اس والہانہ انداز سے وہ میدان کارزار میں قدم رکھتے ہیں کہ ایک ایک مسلمان ایک ایک سو کافروں پر بھاری ہو جاتا ہے اور جس طرف نعرۂ تکبیر کا شور مچا کر ہاتھ بڑھا دیتا ہے اسی طرف کشتوں کے پشتے لگ جاتے ہیں، اور گنتی کے مسلمان کافروں کی صفوں کو الٹ کر رکھ دیتے ہیں اور مٹھی بھر مسلمانوں کے سامنے کفار کا ٹڈی دل لشکر تتر بتر ہو جاتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو کچھ ہوا حضور کی تعلیم سے ہوا، قرآن وسنت کی برکت سے ہوا۔ معلم اعظم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس درس و تدریس کیلئے کسی درس نظامیہ کی ضرورت نہ تھی اور نہ آپ کے طلبہ آپ کے ساتھ کتابوں کا انبار لئے پھرتے تھے۔ بلکہ جو کچھ حضور کی زبان فیض ترجمان سے نکلتا وہی ایک ذہبک مسلہ بن جاتا۔ جو کچھ آپ ارشاد فرما دیتے وہی ایک قاعدہ کلیہ و قانون ضروریہ کی صورت اختیار کر لیتا تھا جسکے خلاف نے روز روشن کی طرح واضح کر دیا کہ نبی

(ہاتھ سے لکھا ہوا حاشیہ: [illegible] ... (۱۹۲) ...)

عربی فداہ روحی کے وہی ارشادات عالیہ دنیا میں علوم و فنون کی بنا قرار دیئے گئے۔ آپ کے اسوۂ حسنہ کو قوانین عدل و مساوات کا ایک بہترین مجموعہ تسلیم کر لیا گیا۔ جس کی خوبی و عمدگی نے عالمگیر شہرت اختیار کر لی۔ جس کے سامنے یورپ و ایشیا، امریکہ و افریقہ وغیرہ نے سر جھکا دیا۔

اس لئے بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ آج روئے زمین پر جس قدر علوم و فنون نظر آ رہے ہیں اور جس قدر قوانین کو عدل و مساوات کی عزت حاصل ہے ان سب کا سرچشمہ دار العلوم محمدی ہے۔ جس کے ہونہار و لائق فرزندوں نے زمین پر انقلاب بپا کر دیا اور جبر و استبداد کا تختہ الٹ دیا اور جہالت و ضلالت و قدامت کو کافور بنا کر اڑا دیا۔ اس دار العلوم کی ساری تعلیم از اول تا آخر چونکہ عملی تھی اس لئے جو ہستیاں اس سے فارغ ہو کر نکلیں وہ عمل کا مجسمہ تھیں قول ان کے نزدیک محض بے حقیقت تھا۔ جو کچھ سیکھا اس پر عمل کر کے دکھلا دیا۔ اس عملی تعلیم کا یہ نتیجہ ہوا کہ دار العلوم محمدی سے ابوبکر صدیق جیسے پیکر عمل و اخلاص یار وفادار، عمر فاروق جیسے سیاستدان جری و بہادر جاں نثار، عثمان جیسے سخی و حیادار، علی جیسے دلیر و شجاع اور خالد بن ولید جیسے جرنیل، ابو عبیدہ جیسے امانت دار ہزاروں فرزندان اسلام نکلے۔ جنہوں نے مشرق سے غرب تک صداقت کا ڈنکا بجا دیا علوم و فنون سے زمین کو سیراب کر دیا۔ اخلاق حمیدہ، تقویٰ و پرہیزگاری، دیانت و امانت، سیاست و عبادت کے ایسے اعلیٰ اعلیٰ نمونے پیش کئے جن کو دیکھ کر دنیا حیرت سے انگشت بدنداں ہو گئی۔

کاش! مسلمان آج پھر دیدۂ باطن سے دار العلوم محمدی کے علوم و فنون کا مطالعہ کریں اور حقائق و معارف کی روشنی میں کتاب و سنت کی تعلیم حاصل کریں۔ جس دن ہم نے اسلام کے اصلی و حقیقی پروگرام کو سمجھ لیا اور ہمارے دماغ صحیح طور پر اسلامی تعلیم کی طرف متوجہ ہو گئے وہی دن روئے زمین پر ایک "یوم انقلاب عظیم" ہو گا۔

انشاء اللہ تعالیٰ۔ صدیوں سے کتاب و سنت کی ظاہری سطح ہماری تعلیم کے زیر مشق رہی ہے۔ مگر اب وقت آ پہنچا ہے کہ ہم اسوۂ حسنہ کے اندرونی مغز کا مطالعہ کریں اور ظاہری سطح سے باطن کی طرف ترقی کر کے پھر خیر القرون کی تاریخ کو از سر نو زندہ کر دیں۔

میں چاہتا ہوں کہ دار العلوم محمدی کے چند ہونہار و لائق طلباء رضی اللہ عنہم کا اپنے ناظرین سے تعارف کراؤں۔ تاکہ آپ ان کی علمی و عملی کوششوں کا کچھ حصہ معلوم کر سکیں اور یہ اندازہ لگا سکیں کہ قرآن و حدیث کی مقدس تعلیم کیسی دل نشیں اور مفید چیز ہے جو جنگلوں اور ریگستانوں تک کے باشندوں کو تہذیب و شرافت علمیت و سیاست کے اعلیٰ سے اعلیٰ منازل تک پہنچا سکتی ہے۔

اس مقدس دار العلوم کے فرزندوں کی تعداد حجۃ الوداع کے موقع پر باختلاف روایات ایک لاکھ چالیس ہزار کے لگ بھگ شمار کی گئی تھی، جنہوں نے پیغمبر کی تیئس سالہ زندگی میں نور نبوت سے فیض حاصل کیا۔ ان بزرگوں کے حالات بیان کرنے کی نہ مجھ جیسے کم علم میں قابلیت ہے اور نہ یہ چند اوراق اس "ذکر خیر" کے لئے بوجہ طوالت کے کافی ہو سکتے ہیں۔ یہ وہ شیریں حکایات ہیں جن کی بابت یہ کہنا بالکل بجا ہے۔

هو المسك ما كررته يتضوع

اس لئے آیندہ اوراق پر صرف چند بزرگوں کی محض علمی کوششوں کا تذکرہ کیا جائیگا۔ اور علمی کوششیں بھی جو علوم الحدیث سے تعلق رکھتی ہیں۔ امید ہے کہ ناظرین ان پاک بزرگوں کے حالات و علمی کاوشوں کا گہری نظر سے مطالعہ کریں گے اور یقین ہے کہ آج امت کے لئے جس راہ عمل کی ضرورت ہے اس کی طرف یہ پاک سوانحات رہنمائی کریں گے۔ یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ خیر القرون میں قرآن و حدیث ہی کی روشنی میں مسلمانوں نے ترقی کے سارے مراحل طے کئے تھے اور صرف یہی دو چیزیں ہیں جو آج بھی ہم کو تاریکی سے نکال کر معراج ترقی پر پہنچا سکتی ہیں۔ آلۂ ترقی موجود ہے مگر اس کو استعمال میں لانے کی ضرورت ہے۔

فاعتبروا فيها يا اولى الالباب وما ذلك على الله بعزيز۔

صدائے تبلیغ

(از قلم مولوی عبد الحلیم عارف پرتاب گڈھی حال دہلی)

ضلع پرتاب گڈھ (یوپی) کے سالانہ جلسے کے موقع پر خاکسار نے خود یہ نظم پڑھی (عارف)

عہد حاضر میں نہ پوچھو حال کچھ اسلام کا
مسلموں میں جذبۂ قومی فقط ہے نام کا
کم ہیں وہ افراد جن کو قوم کا احساس ہے
ہستیاں گنتی کی ہیں جن کو اس کا پاس ہے
قوم والو اب تمہیں ہشیار ہونا چاہئے
خواب غفلت سے ذرا بیدار ہونا چاہئے
سچے دل سے سلسلہ تبلیغ کا جاری کرو
مرد میداں کہتے ہیں تم کو بڑھو آگے بڑھو
سرزمیں پرتاب گڈھ کی فخر کے قابل ہے آج
اہل سنت کی یہاں پر انجمن کامل ہے آج
ایک مدت سے ہیں اسکے الحمد للہ پاسباں
کر رہے ہیں کام کیا کیا مولوی یونس میاں
سیف کی خدمات دینی کا کروں کیا میں بیاں
چپہ چپہ میں زمیں کے کام ان کا ہے عیاں
ذات اسمٰعیل کی ہے قابل صد احترام
صرف کر دی عمر کو توسیع ملت میں تمام
ناجر صاحب کا مجھے اب شکر کرنا ہے ادا
انجمن کے واسطے کی ہے زمیں ہم کو عطا
لائق صد فخر ہیں اس انجمن کے رکن سب
جان سے بڑھ کر عزیز انکو ہوا ہے حکم رب
قوم کے ہر فرد کو ایسا ہی ہونا چاہئے
بستر غفلت پہ پڑ کر یوں نہ سونا چاہئے
ہے دعا عارف کی یا رب قوم کو احساس ہو
سنت خیر البشر کا احترام و پاس ہو

فتاویٰ

س ۱۸۰} کیا سونے کا دانت لگوانا درست ہے؟ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۳۲۴)

ج ۱۸۰} دانت خراب ہوجاویں یا اکھڑ جاویں تو سونے کے دانت لگوانا یا سونے سے بندھوانا جائز ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:۔

ان اباہ سقطت ثنیتہ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یشدھا بذھب (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط) عرفجہ بن اسعد کی جنگ میں ناک کٹ گئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ناک لگوانے کا حکم دیا تھا۔ (نسائی، ابن ماجہ، ابوداؤد)

س ۱۸۱} زکوٰۃ کے روپے سے تعمیر مسجد کیلئے چندہ دینا درست ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۸۱} مصارف زکوٰۃ میں ایک مصرف فی سبیل اللہ بھی آیا ہے۔ جس میں علماء کے تین قول ہیں۔

(اوّل) خاص غازی لوگ مراد ہیں۔ فیعطون اذا ارادوا الخروج الی الغزو وما یستعینون بہ علی امر الجہاد من النفقۃ والکسوۃ والسلاح والحمولۃ (خازن)

(ثانی) اس میں حاجی بھی داخل ہیں۔ یروی ذالک عن ابن عباس وھو قول الحسن والیہ ذھب احمد بن حنبل واسحاق بن راھویہ (خازن)

(ثالث) فی سبیل اللہ کا لفظ عام ہے۔ قال الامام الرازی ؒ واعلم ان ظاھر اللفظ فی قولہ فی سبیل اللہ لا یوجب القصر علی کل الغزاۃ فلھذا المعنی نقل القفال فی تفسیرہ عن بعض الفقہاء انھم اجازوا صرف الصدقات الی جمیع وجوہ الخیر من تکفین الموتی وبناء الحصون وعمارۃ المساجد لان قولہ فی سبیل اللہ عام فی الکل۔

اس قول ثالث کی بنا پر مسجد پر زکوٰۃ خرچ ہوسکتی ہے۔ حالات حاضرہ کے مطابق یہ قول زیادہ انسب اصح ہے۔ اور قرآنی الفاظ اس کے متحمل ہیں۔ نمبر ۱ اور جہاد کا مصرف بیشک اقدم ہے جہاں نہ ہو وہاں دیگر اقوال پر عمل کیا جاوے۔ اللہ اعلم!

س ۱۸۲} زکوٰۃ کے روپیہ سے اپنے محلہ کی گلی کا فرش پختہ کرانا کیا حکم رکھتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۸۲} قول ثالث کی بنا پر جائز ہے کہ رفاہ عام کی غرض سے ایسی گلی وغیرہ بنائی جائے جسکی ذمہ داری کسی کمیٹی وغیرہ پر نہ ہو۔ مگر دوسرے ضروری مصارف کو چھوڑ کر ایسے مصرف پر خرچ کرنا صحیح نہ ہوگا۔ اللہ اعلم!

س ۱۸۳} زکوٰۃ کا روپیہ مسجد کی ضروریات تیل، چٹائی وغیرہ پر خرچ کرنیکا کیا حکم ہے؟

ج ۱۸۳} جواب بضمن سوال ۱۸۱ ہوچکا۔ اللہ اعلم! (۵، داخل غریب فنڈ)

س ۱۸۴} قبر پر سورہ یٰس وغیرہ پڑھنے سے مردہ کو ثواب پہنچتا ہے یا نہیں؟ (سائل عمرالدین از فتح آباد)

ج ۱۸۴} قراۃ قرآن سے ایصال ثواب کے متعلق بعد تحقیق یہی فتویٰ ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن مجید کی تلاوت کرکے ثواب میت کو بخشے تو اس کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ بشرطیکہ پڑھنے والا خود بغرض ثواب بغیر کسی رسم ورواج کی پابندی کے پڑھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ولیقرء عند راسہ فاتحۃ البقرۃ وعند رجلیہ خاتمۃ البقرۃ (بیہقی)

وفی روایۃ لاحمد یٰس قلب القرآن لا یقرءھا رجل یرید اللہ والدار الآخرۃ الا غفر لہ واقرءوھا علی موتاکم۔ اس ارشاد میں میت کیلئے امید مغفرت پائی جاتی ہے۔ واللہ اعلم!

س ۱۸۵} اگر ماں باپ کی نمازیں کچھ رہ گئی ہوں تو کس طرح کرنا چاہئے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۸۵} میت کی طرف سے قضا نمازوں کے متعلق کوئی واقعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں شائع ہوا ہو مگر ہمارے علم میں نہیں۔ البتہ فرض حج کی ادائیگی اور اس کا ثواب میت کو پہنچنے کا ثبوت ملتا ہے۔ کما جاء فی کتب الحدیث جاءت امرأۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان امی ماتت ولم تحج افاحج عنھا قال نعم حجی عنھا (ترمذی)

وفی روایۃ عن ابن عباس ان امرأۃ نذرت ان تحج فماتت فاتی اخوھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ عن ذالک فقال ارأیت لو کان علی اختک دین اکنت قاضیہ قال نعم قال فاقضوا اللہ فھو احق بالوفاء (نسائی)

ان احادیث پر قیاس کرکے اگر کوئی میت کی طرف سے قضاء نماز ادا کرے تو ثواب پہنچنے کی امید قوی ہے والعلم عند اللہ۔

س ۱۸۶} خاص کر تین دن حساب کتاب کے سمجھ کر یا سات دن حساب کتاب کے سمجھ کر صدقہ کرنا چاہئے یا نہ۔ (سائل مذکور)

ج ۱۸۶} میت کو ثواب ہر وقت بخش سکتا ہے۔ مگر یہ تیجا، ساتواں اہل ہنود کی رسمیں ہیں۔ اس لئے بدعت ہیں۔ اور بدعت کے ارتکاب سے ثواب کے عوض عذاب ہوتا ہے۔ تین دن ہی حساب ہوتا ہو اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ سائل نے جس پر بنا رکھی ہے وہ بنا ہی غلط ہے۔

س ۱۸۷} زید کی بیوی ہندہ بیمار ہو کر اپنے ماموں کے مکان پر گئی۔ اُس کی بیماری میں ہر قسم کا خرچ زید نے اٹھایا۔ لیکن کچھ عرصے کے بعد ہندہ نے انتقال کیا۔ اُسکی تجہیز تکفین وغیرہ بھی سب زید نے کی۔ زیکا زیور جو ہندہ مرحومہ کے پاس تھا اور کچھ پہنے ہوئی تھی وہ سب کا سب ہندہ کے ماموں پاس رہا۔ اب زید ہندہ کے ماموں سے اپنا زیور طلب کرتا ہے تو ہندہ مرحومہ کا ماموں کہتا ہے کہ ہندہ کا جہیز واپس کرو تو زیور دیا جائیگا۔ سوال یہ ہے کہ ہندہ کے ماموں کو جہیز طلب کرنے کا شرعاً حق ہے یا نہیں؟

ج ۱۸۷} ہندہ کی تمام ملکیت جہیز ہو یا مہر یا زیور بعد وفات ہندہ اس کا ترکہ ہے جو شرعاً علم میراث تقسیم ہوگا۔ اگر اولاد ہے تو خاوند چوتھے حصہ کا مالک ہے اولاد نہیں تو نصف کا وارث خاوند۔ باقی دیگر وارثوں کو ملیگا۔ جو شرعاً مستحق ہونگے۔ ماموں کا مطالبہ صحیح نہیں۔

متفرقات

وی پی بھیجے گئے مندرجہ ذیل خریداروں کے نام اخبار اہلحدیث ۳۔ جولائی ۱۹۳۹ء بذریعہ وی پی روانہ بھیجے گئے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے کسی صاحب کا وی پی واپس آجائے اور وہ اخبار کو جاری رکھنا چاہتے ہوں تو بہت جلد قیمت اخبار روانہ کردیں۔ ورنہ وی پی واپس وصول ہونے کے بعد بحکم حدیث لایلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین آئندہ اخبار جاری نہیں رکھا جائیگا۔

۴۳۰۶ - ۵۵۳۷ - ۶۶۹۳ - ۹۸۹۹ -
۹۹۴۹ - ۱۰۳۰۷ - ۱۰۶۶۸ - ۱۰۹۶۱ - ۱۱۱۸۷ -
۱۱۳۱۴ - ۱۱۴۱۷ - ۱۱۴۳۲ - ۱۱۶۶۹ - ۱۱۷۸۷ -
۱۱۸۶۹ - ۱۱۹۸۶ - ۱۲۰۵۴ - ۱۲۰۶۲ - ۱۲۱۳۴ -
۱۲۱۸۸ -

نوٹ مرتلخ ناظرین اہلحدیث عموماً اور بہی خواہان بالخصوص اس افسوسناک رپورٹ سے بے حد متاسف ہونگے کہ ماہ جون میں بجائے اخبار کے خریداروں میں اضافہ ہونے کے بہت کمی واقع ہوئی۔ نیز بہت سے اصحاب نے جو پیشتر ازیں مہلت یافتہ تھے۔ باوجود بار بار یاددہانی کرانے کے قیمت اخبار ارسال نہ کی۔ چونکہ مہلت کی میعاد حد سے تجاوز کرچکی تھی۔ اس لئے بادل ناخواستہ ان کے نام حسب اعلان آئندہ اخبار جاری رکھنے کی جرأت نہ ہوئی چند خریدار زیر تجویز ہیں ان کو پھر ایک بار بذریعہ پوسٹ کارڈ علیحدہ علیحدہ اطلاع دی گئی ہے۔ یہ آخری پرچہ ان کی خدمت میں جارہا ہے۔ اگر انہوں نے قیمت ارسال فرمادی تو اخبار بدستور جاری رہیگا ورنہ بند کرنا پڑیگا۔

کچھ تو پہلے ہی اقتصادی بدحالی کی وجہ سے اخبار روبہ تنزل ہے اور کچھ دو مہربانوں کی طرف سے جو صحبت بیکر کی ایفاء وعدہ نہیں کرسکے سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس حالت سے ناظرین و معاونین کی سردمہری کا اندازہ بخوبی لگ سکتا ہے۔

ستم پر ستم یہ کہ ۲۸ مئی کا پرچہ ۷۰ حضرات کے نام وی پی کیا گیا۔ جن میں صرف ۳۰ وصول ہوئے اور ۱۷ واپس آئے۔ انا للہ! تقریباً پچاس فیصدی واپسی ہوئی علاوہ خریداروں کی کمی کے مبلغ چار روپیہ سوا آٹھ آنہ جو محصول ڈاک وخرچہ وی پی وغیرہ میں دفتر کی گرہ سے خرچ کئے گئے تھے ناحق ضائع ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ایسے واقعات کی تفصیل شائع کرکے ناظرین کی سمع خراشی کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ مگر بقول غالب ؎

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی سے معاف
آج کچھ درد میرے دل میں سوا ہوتا ہے

صورت حالات سے مجبور ہو کر نمونہ مشتے از خروارے عرض کردیا گیا ہے۔

ایک بار
حساب دوستاں

کو جو اہلحدیث ۲ جولائی ص۲ پر شائع کیا گیا ہے۔ ملاحظہ کرنے کی تکلیف گوارا فرمائیں۔ اگر آپ کا نمبر اس میں درج ہو تو جلد از جلد قیمت اخبار ارسال کردیں (مینیجر)

امید ہے ناظرین و معاونین مندرجہ بالا سطور پر غور فرماکر ان مشکلات کے کم کرنے میں ہمارا ہاتھ بٹائینگے

جوبیہ ہے کہ ہر خریدار ایک ایک نیا خریدار بنائے تاکہ کچھ تو تلافی مافات ہوجائے۔ (مینیجر اہلحدیث)

شکریہ مندرجہ ذیل حضرات نے اہل حدیث کے لئے ایک ایک نیا خریدار بنایا ہے۔ جن کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس دیگر احباب کرام سے بھی ایسی ہی امید ہے کہ وہ بھی اخبار کی خریداری کو وسعت دینے میں ہمہ تن کوشش کریں گے۔

منشی دین محمد صاحب شیخوپورہ۔ بابو عطاء اللہ صاحب نوشہرہ۔ ایم ابوالقاسم خالد بن محمد سعید صدیقی بانٹ ضلع بالاسور۔ ماسٹر محمد شریف صاحب پریذیڈنٹ۔ ماسٹر سکندر خان صاحب مانسہرہ۔

قیام انجمن خاکسار کی تحریک پر مشیر آباد حیدرآباد دکن میں انجمن اہل حدیث قائم کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے تبلیغ توحید وسنت کرنے کی توفیق بخشے۔ (مرزا محمود علی بیگ معتمد انجمن اہل حدیث مشیر آباد حیدرآباد دکن)

یاد رفتگان میرا بھائی مولوی شاہ محمد ۲۶ جون کی درمیانی شب کو انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولوی عبدالعزیز قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ)

(۲) میری اہلیہ جو کہ موحدہ اور فرمانبردار خاتون تھی۔ چھ سال کا ایک لڑکا چھوڑ کر انتقال کر گئی۔ انا للہ!

محمد عبداللہ اہل حدیث سکنہ مرگ پور اراییاں ضلع سیالکوٹ

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

دعائے صحت میرے والد ماجد مولوی محمد عبدالواحد صاحب سخت علیل ہیں۔ کٹک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ناظرین ان کی صحت کے لئے دعائے صحت فرمائیں اللھم اشفہ بشفائک وداوہ بدوائک۔

(محمد داؤد از کٹک اڑیسہ)

مضامین آمدہ شیخ قاسم علی صاحب۔ مولوی حبیب اللہ صاحب۔ جناب خان بہادر محمد مونس خان صاحب۔

غیر مقبولہ پردہ میں نجات۔ نوٹس بنام آریہ سماج۔

غریب فنڈ میں از فتوی فنڈ ۱۰ر از ماسٹر سکندر خان صاحب مانسہرہ للعہ۔ جملہ للعہ۔ بذمہ سابق فنڈ ۲ر بقایا للعہ۔ از سائلین (۴۴) مولوی زین العابدین باٹہ ۵ر (۵۰) غلام باری اسلام آباد ۶ر۔ میزان للعہ۔ ہر دو سائلین کے لئے اخبار اہلحدیث ایک ایک سال کیلئے جاری کیا گیا۔ ۲ر بذمہ فنڈ

وصولی داخلہ (۱۰۸) عبدالسلام دہلی۔

۶۳ سائلین باقی ہیں جن کے نام غریب فنڈ سے اخبار جاری ہوتا ہے۔ ان کے داخلے وصول ہیں صرف اصحاب خیر کے دست کرم کشادہ کرنے کی دیر ہے۔ جنکی تھوڑی سی توجہ فرمانے سے ان تمام سائلین کے نام اخبار جاری ہوسکتا ہے۔

جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہئے

(بقیہ متفرقات بر ص۲ کالم ۳)

ملکی مطلع

کانگرس اور گورنمنٹ میں رسہ کشی

جہاں دو فریقوں کا نصب العین جداگانہ ہو وہاں جھگڑا رہنا لازمی بات ہے۔ ہم نے کئی دفعہ یہ امر واضح کیا ہے کہ حکومت اور کانگرس کی مثال ساس اور بہو کی سی ہے۔ ساس اپنا کنٹرول (اقتدار) قائم رکھنا چاہتی ہے مگر بہو اس کو ناپسند کرتی ہے۔ اسی طرح کانگرس اپنے مطالبے پر مصر ہے کہ ہم کو سوراج (حکومت خود اختیاری) دی جائے جس کی بنا در اصل وزرائے برطانیہ کی بعض تقریروں اور ملکہ وکٹوریا کے شاہی اعلان پر ہے۔ جس میں وعدہ کیا گیا تھا کہ ہندوستانیوں کو حکومت خود اختیاری دی جائے گی جس کا ادنیٰ درجہ وہ ہے جو نو آبادیات کو حاصل ہے یعنی زیر سایہ برطانیہ اندرونی خود مختاری۔ اس سے مراد یہ ہے کہ حکومت کے کل محکمے (تعلیم، تجارت، زراعت، پولیس، فوج اور مالیہ وغیرہ) ملک کی نمائندہ کونسلوں کے ہاتھ میں ہوں۔ اس کو دوم درجے کا سوراج کہتے ہیں۔

کانگرس نے جب دیکھا کہ حکومت برطانیہ اس ادنیٰ درجے کے سوراج کا وعدہ بھی نہیں کرتی تو اس نے بحکم "مرگش بگیر تا بتپ راضی شود" اعلان کر دیا کہ ہمارا نصب العین مکمل آزادی حاصل کرنا ہے۔

اب بھی در اصل وہی جھگڑا ہے۔ انڈیا ایکٹ میں گورنروں کو اسمبلیوں پر جو اختیارات دیئے گئے ہیں کانگرس اپنے حسب منشا کارروائی کرنے میں انکو رکاوٹ سمجھتی ہے اس لئے گورنروں سے وعدہ طلب کرتی ہے کہ وہ اس کے کام میں حارج نہ ہونگے۔ جب گورنروں نے اس قسم کا وعدہ کرنے سے انکار کر دیا تو تنظر وائسرائے پر تھی کہ وہ اپنے اثر و رسوخ سے کام لیکر کوئی تصفیہ کرا دیں گے۔ مگر انہوں نے اپنی تقریر میں کانگرس ہی کو سمجھایا کہ وہ اپنی ضد سے باز آجائے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بات وہیں کی وہیں رہ گئی۔ اب کانگرس اور حکومت کے اختلاف کا نقشہ وہی ہے جو اس شعر میں دکھایا گیا ہے

> نہ وہ میری مانیں نہ میں ناصحوں کی
> نہیں مانتا کوئی کہنا کسی کا

حقیقت یہ ہے کہ گورنر ہوں یا وائسرائے وہ انڈیا ایکٹ کے خلاف کوئی بات نہیں کہہ سکتے۔ کانگرس کے ممبروں میں بعض اعلیٰ درجے کے قانون دان ہیں۔ ناممکن ہے کہ وہ اس راز کو نہ سمجھتے ہوں پھر وہ حکومت کے افسروں سے ایسا مطالبہ کیوں کرتے ہیں جسکو پورا کرنا ان کے اختیار میں نہیں۔ اس کی وجہ ہماری سمجھ میں یہ آتی ہے کہ کانگرس ان اعلیٰ افسروں کی معرفت پارلیمنٹ تک اپنی آواز پہنچانا چاہتی ہے۔ بالفاظ دیگر ان اعلیٰ افسروں کو واسطہ فی الثبوت بنا کر ذی واسطہ تک اپنا اثر پہنچانا کانگرس کا مقصود ہے۔

اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے کسی شہر کے باشندے اپنی درخواست گورنمنٹ تک پہنچانے کے لئے ضلع کے افسر (ڈپٹی کمشنر یا کلکٹر) کو ذریعہ بنائیں اگر وہ درخواست پر اپنی سفارش لکھ دے تو آگے جاکر قبولیت کا گمان غالب ہو جاتا ہے۔ غالباً اسی اصول پر کانگرس گورنروں اور وائسرائے سے ایسی چیز کا مطالبہ کرتی ہے جو ان کے اختیار میں نہیں۔ تاکہ وہ حکومت کے مرکز تک اس کی آواز کو پہنچا کر فیصلہ کرا دیں

مذہبی مثال مکہ شریف میں بموقع مؤتمر اسلامی شوکت پارٹی نے اس بات پر بڑا زور دیا کہ حرم شریف میں ہر فرقے کے مسلمانوں کو اپنے اپنے عقائد کے مطابق مذہبی اعمال بجالانے کی اجازت ہونی چاہئے۔ اس پر بڑی گرما گرم بحث ہوئی۔ بعض مصری نمائندے بھی ان کی تائید میں تھے۔ میں نے کہا اس اصول کے تحت سرود (راگ) سننے والے حرم شریف میں طبلہ سارنگی بجائیں گے اور اسکو حرام سمجھنے والے مداخلت کرکے ان کے مزامیر توڑیں گے اور دونوں فریق اصول مذکور کی رو سے ایسا کرنے کے مجاز ہونگے۔ فیصیر الحرم میدان الحرب (حرم شریف میدان جنگ بن جائیگا) اس پر یہ ریزولیوشن مسترد ہو گیا۔ اس کی بجائے قرار پایا کہ ہر مسلمان صرف اعمال حج بجا لانے کا مجاز ہے۔

یہ مثال ہم نے اس لئے پیش کی ہے کہ وہاں جس صورت واقعہ کی کراہیت کے پیش نظر ریزولیوشن مذکور مسترد کر دیا گیا تھا بعینہٖ وہی صورت حال آج ہمیں پنجاب اسمبلی میں نظر آ رہی ہے۔ ایک طرف جمہور ہیں جن کا نام ہے اتحاد پارٹی۔ دوسری طرف اقلیت ہے جس کو آپوزیشن (مخالف پارٹی) کہا جاتا ہے۔ ان دونوں فریقوں کے مابین آئے دن جھگڑا سننے میں آتا ہے۔ یہاں تک کہ آپوزیشن کے بعض ممبروں کو صدر صاحب اسمبلی باہر نکل جانے کا حکم دیتے ہیں۔ جس پر اس پارٹی کے سارے ممبر چلے جاتے ہیں۔ جب انگلستان میں پارلیمنٹ کا اجرا ہوا تھا تو مختلف المزاج ممبروں میں تکفضیحتی ہونے لگی تھی۔ بعض دفعہ کوئی ممبر دوسرے پر دوات دے مارتا۔ جب دواتیں گاڑ دی گئیں تو کرسیاں اٹھا کر مارنے لگے اس کے بعد ہاتھا پائی تک بھی نوبت پہنچ گئی۔ ہندوستان میں بھی چونکہ پارلیمنٹری سسٹم جاری ہو گیا ہے۔ اس لئے خطرہ ہے کہ ہماری اسمبلیوں کے ممبر صاحبان بھی انگلستان کی روش پر چل کر ایک دوسرے سے ہاتھا پائی ہونا شروع کر دیں۔ اسمبلی کے ممبروں کا ایسا کرنا ملک کی پبلک کے لئے جنگ و جدل کی ترغیب کا باعث ہوگا۔ کیونکہ حکیمانہ مقولہ مشہور ہے

> کون رہبر ہو سکے + جب خضر بہکانے لگے

جنت میں فساد

فارسی کا ایک شعر ہے

> بہشت آنجا کہ آزارے نہ باشد
> کسے را با کسے کارے نہ باشد

پنجاب کے قریبی خطہ کشمیر کو جنت نظیر کہا جاتا ہے۔ ایران کے مشہور شاعر عرفی نے کشمیر کی تعریف میں یہاں تک

یہاں تک کہا گیا ہے کہ

ہر سوختہ جانے کہ بکشمیر در آید
گر مرغ کباب است پرو بال بر آید

یعنی کشمیر ایک ایسا ملک ہے کہ اگر بھنا ہوا مرغ بھی وہاں آجائے تو زندہ ہو کر اڑ جائے۔

مگر اسی کشمیر میں ہم آئے دن جنگ و جدل کی خبریں سنتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ان خبروں کو سن کر ہمیں ایک آبائی واقعہ یاد آ جاتا ہے۔ جو اصل بہشت میں رونما ہوا تھا حضرت بابا آدم کو بہشت ہی میں کہا گیا تھا کہ تیری اولاد آپس میں لڑے گی۔ اس کی صدائے نسلم زمینی بہشت (کشمیر) میں روزانہ دیکھتے اور سنتے ہیں جس کا مختصر تذکرہ اخبار مدینہ سے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"وادیٔ کشمیر کو رشک فردوس کہا جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ کشمیر کی آب و ہوا وہاں کے قدرتی مناظر اور وہاں کی دلفریبیاں ایسی ہیں کہ انسان اپنے تخیل کی بنا پر کشمیر کو جنت ارضی کا نام دے سکتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ کشمیر کے جنتی مناظر اور کشمیر کی دلفریب فضائیں حکمران خاندان اور بیرونی سیاحوں کے لئے مخصوص ہو کر رہ گئی ہیں۔ کشمیر کے باشندوں کو حکومت کی عنایت سے یہ موقعہ حاصل نہیں ہے کہ وہ فطرت کی ان فیاضیوں سے مستفیض اور دلفریب مناظر سے لطف اندوز ہو سکیں۔ غربت و افلاس کا یہ عالم ہے کہ شام و سحر کی نرم و سرد ہوائیں دلوں میں گدگدیاں پیدا نہیں کرتیں بلکہ ان کے زخم ہرے کر جاتے ہیں۔ اسی طرح پر کیف مناظر ان کی روح کو بالیدہ نہیں کرتے۔ بلکہ ان کے اضطراب اور بے چینی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ہندوستان کے متمول لوگ حصول صحت کے لئے کشمیر جاتے ہیں اور وہاں سے سرخ سفید ہو کر آتے ہیں۔ لیکن کشمیر کے باشندے باوجودیکہ مستقل طور پر وہیں رہتے ہیں۔ کمزور، لاغر، زرد رو نظر آتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہے۔ لیکن حکومت کشمیر کسی علاج کی طرف متوجہ نہیں ہوتی بلکہ مصائب کے اس حقیقی سبب کی طرف سے توجہ ہٹانے کے لئے اس نے بعض ایسے حکام مقرر کر دیئے ہیں جو فرقہ پسندی کی آگ کو مشتعل کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ آج یہ حالت ہے کہ کشمیر کے باشندے چند دن بھی اطمینان سے بسر نہیں کر سکتے۔ آئے دن فرقہ وارانہ فسادات ہوتے رہتے ہیں۔ حالانکہ ان فسادات کے سبب کو فرقہ پسندی سے دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا۔ باشندے اپنے حقوق طلب کرتے ہیں، اپنے مصائب کا علاج چاہتے ہیں۔ فاقہ کشی اور افلاس کی تکالیف سے نجات کا راستہ پوچھتے ہیں لیکن جواب بالزام فرقہ پرستی و بنوک شمشیر دیا جاتا ہے۔

کشمیر مسلم کانفرنس کے ایک وفد نے وزیر اعظم حکومت کشمیر کے سامنے حسب ذیل مطالبات پیش کئے ہیں

(۱) حکومت کشمیر زمینداروں سے ۵۰ فیصدی مالیہ وصول کرتی ہے حالانکہ قریبی انگریزی علاقہ جات میں ۲۵ فیصدی مالیہ لیا جاتا ہے۔ اس لئے مالیہ کم کیا جائے۔

(۲) فوج میں کشمیریوں کی عام بھرتی کا قانون رائج کیا جائے۔

(۳) اقتصادی کمزوری پر غور و خوض کرنے اور اس کا مناسب حل دریافت کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے

(۴) حکومت کا یہ قانون منسوخ کر دیا جائے کہ اگر کوئی ہندو مذہب تبدیل کر لیگا تو وہ جائیداد سے محروم ہو جائیگا۔

(۵) کشمیر کی عدالتوں کی اصلاح کی جائے۔

ان مطالبات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ باشندگان کشمیر کن مصائب میں مبتلا ہیں۔ اور حکومت کشمیر کس آسانی کے ساتھ مصائب دور کر سکتی ہے۔ حال ہی میں وزیر اعظم کشمیر نے خود ایک تقریر کے دوران میں فرمایا تھا کہ "کشمیر بہشت ضرور ہے لیکن جب تک بیکاری اور فلاکت دور نہ ہو یہ اہل خطہ کیلئے بہشت نہیں ہو سکتا"۔ لیکن وزیر اعظم بہادر نے بیکاری و فلاکت کے دور کرنے کے متعلق کچھ ارشاد نہیں فرمایا تھا۔ حالانکہ یہ سب کچھ ان ہی کے اختیار میں ہے۔ بہرحال کشمیر کو بدامنی اور فسادات سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ حکومت کشمیر بہت جلد عوام کے مطالبات منظور کرے جو مسلم کانفرنس کے وفد نے بہت ہی اختصار کے ساتھ پیش کر دیئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم نے وفد کو عدالتوں کی اصلاح کے سلسلے میں قدرے اطمینان بخش جواب دیا ہے۔ لیکن دیگر مطالبات کے متعلق خاموشی اختیار کی ہے۔ ہمارے نزدیک وزیر اعظم کا یہ رویہ خطرناک ہے۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ مطالبات بھلا دیئے جائیں"۔

(مدینہ بجنور۔ یکم جولائی ۱۹۳۷ء)

سرکاری اعلان

گورنمنٹ کو معلوم ہوا ہے کہ جن روپوں پر ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کی تصویر کندہ ہے۔ ان کے متعلق عوام کے دل میں قدرے غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ واقفیت عامہ کے لئے یہ امر مشتہر کیا جاتا ہے کہ اس قسم کے روپے بدستور سابق قانونی سکہ کی حیثیت رکھتے ہیں اور جو شخص انہیں قبول کرنے سے انکار کریگا۔ وہ اپنے فعل اور اس کے نتیجہ کا خود ذمہ دار ہوگا۔　　فضل الٰہی ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

لاہور مورخہ ۲۲ جون ۱۹۳۷ء

ضرورت ملازمت | خاکسار بفضلہ تعالیٰ درس نظامی کا فارغ التحصیل ہے۔ اور سرکاری یونیورسٹی سے مولوی فاضل کی ڈگری بھی حاصل کر چکا ہے۔ درس تدریس، وعظ و نصیحت، مناظرہ و مباحثہ وغیرہ میں کافی مہارت رکھتا ہے۔ اگر کسی مدرسہ عربیہ میں تعلیم کے لئے یا کسی مسجد میں امامت و خطابت کے لئے یا کسی اسلامی انجمن کو اشاعت و تبلیغ اسلام کے لئے خاکسار کی خدمت حاصل کرنے کی ضرورت ہو تو بندہ انشاء اللہ تعالیٰ پوری تندہی سے کار مفوضہ کو بجا لائیگا

نیازمند:۔ محمد بن اسماعیل (مولوی فاضل)
بمقام چک طوطی۔ ڈاکخانہ میترانوالی ضلع سیالکوٹ

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

ایک انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ۔ مضمون نام ہی سے ظاہر ہے۔ قیمت ۸؍۔ محصول ڈاک علیحدہ

پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

سچے رسولؐ کے سچے شیدائی اپنے محبوبؐ کی باتیں شوق سے سنتے اور غور سے پڑھتے ہیں

قرآن مجید کے بعد دنیا کی افضل ترین کتابوں سے افضل کتاب بخاری شریف ہے اسلئے ہر سلامی بھائی اسکا پڑھنا و سننا نجات کا ذریعہ سمجھتا ہے

صحیح البخاری شریف مترجم بین السطور

ترجمہ مولانا وحید الزمان صاحب حیدر آبادی

پہلے ایک دفعہ دس ہزار کی تعداد میں چھپ کر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو کر نایاب ہو چکی تھی اور عاشقان رسولؐ اس کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے تھے۔ خدا کے فضل و کرم نے میرا ساتھ دیا۔ ایک عرصے کے بعد میری یہ التجا منظور کر کے اپنے حبیب کی یہ کتاب منظر عام پر لانے کے لئے مجھ جیسے گنہگار کو تجویز کیا اس کا نمونہ قارئین کرام کے پیش نظر ہے۔ جو زبان حال سے اپنی تمام خوبیوں پر روشنی ڈال دیگا۔ حضرت مترجم ہندوستان کے مایۂ ناز عالم ہیں۔ آپ قرآن مجید کے بھی مفسر ہیں اور آپ نے سب سے پہلے ہندوستان میں صحاح ستہ کی تمام کتابوں کا اردو ترجمہ شائع کر کے مسلمانان ہندوستان کی بہت بڑی مذہبی و علمی خدمت سر انجام دی ہے۔ مولانا ممدوح کی ذات گرامی کسی تعریف و تعارف کی محتاج نہیں۔ مندرجہ بالا چند الفاظ آپ کی یاد دہانی کے لئے کافی ہیں۔ یہ تو آپ کو معلوم ہی ہوگا۔ کہ اس کتاب کے تیس پارے ہیں۔ جو علیحدہ علیحدہ چھپ رہے ہیں

چنانچہ پہلا پارہ چھپ کر اس کے مستقل خریداران کے ہاتھوں میں پہنچ چکا ہے اور باقی چار پاروں کی طباعت شروع ہے۔ جو کہ انشاء اللہ العزیز عنقریب طبع ہو کر خریداران کے پاس پہنچ جائیں گے۔ اس کا یہ دوسرا ایڈیشن صرف پانچ ہزار شائع ہو رہا ہے۔ جس میں سے چار ہزار سے کچھ زائد حضرات کے نام مستقل خریداری کے لئے موصول ہو چکے ہیں۔ صرف ایکہزار کے قریب کامل بخاری شریف کے مستقل خریداروں کی ضرورت ہے اسلئے جو حضرات اس نایاب یوسف کو خریدنا چاہتے ہیں۔ جلد از جلد فرمائش بھیج دیں کیونکہ ایسے نادر موقعے بار بار ہاتھ نہیں آتے جو اصحاب کامل بخاری شریف کے مستقل خریداران کے رجسٹر میں اپنا نام درج کرانا چاہتے ہیں وہ دو روپے پیشگی بذریعہ منی آرڈر بھیج کر اپنا نام درج رجسٹر کرالیں۔ تاکہ پارہ اول ان کی خدمت میں ارسال کر دیا جائے اور باقی پارے چھپنے پر بھی آپ کے حساب روانہ کئے جائیں گے نیز آخر کے تین پارے مفت ارسال کئے جائیں گے۔ یہ رعایتیں صرف مستقل خریداران کیلئے

پہلا پارہ | بخاری شریف | باب کیف کان بدء الوحی | نمونہ | صحیح بخاری

۹ ف خدا بنانے کا یہ مطلب ہے کہ بلا دلیل ہر بات اس کی ماننے لگے جیسے حدیث میں ہے جب یہ آیت اتری اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ تو عدی بن حاتم نے کہا یا رسول اللہ ہم نے تو اپنے مولویوں اور درویشوں کو خدا نہیں بنایا تھا آپ نے فرمایا جب وہ کسی چیز کو حلال کہہ دیتے تھے یا حرام کرتے تھے

بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

کوئی دوسرے کو خدا نہ بنائے ف پھر اگر وہ اس بات کو نہ مانیں تو (مسلمانو) تم ان سے کہہ دو گواہ رہنا ہم تو ایک خدا کے تابعدار ہیں

قَالَ اَبُوْ سُفْيٰنَ فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتٰبِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ

ابو سفیان نے کہا جب ہرقل کو جو کہنا تھا وہ کہہ چکا اور خط پڑھ چکا تو اس کے پاس بہت شور ہوا

فَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَاُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِاَصْحَابِيْ حِيْنَ اُخْرِجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ

اور آوازیں بلند ہوئیں اور ہم باہر نکال دیئے گئے میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا جب ہم باہر نکالے گئے ابو کبشہ کے بیٹے کا تو

اَبِيْ كَبْشَةَ اِنَّهٗ يَخَافُهٗ مَلِكُ بَنِي الْاَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا اَنَّهٗ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ

بڑا درجہ ہو گیا اس سے رومیوں کا بادشاہ ڈرتا ہے ف ... مجھ کو برابر یقین رہا کہ حضرت غالب ہوں گے یہاں تک کہ اللہ نے

اللّٰهُ عَلَيَّ الْاِسْلَامَ وَكَانَ ابْنُ النَّاطُوْرِ صَاحِبُ اِيْلِيَاءَ وَهِرَقْلَ سُقُفًّا عَلٰى نَصَارٰى

مجھ کو مسلمان کر دیا (زہری کا بیان ہے کہ) ابن ناطور جو ایلیا کا حاکم اور ہرقل کا مصاحب اور شام کے نصاریٰ کا پیر پادری تھا

شیخ ظفر محمد اینڈ سنز بک سیلرز اینڈ پبلشرز بازار کشمیری لاہور

[illegible] صاحب نائب
[illegible] صاحب بہادر
سرگودھا۔
[illegible]

[illegible] سرگودھا۔ سائل
[illegible]
[illegible] عدالت کچہری
۲۹
دستخط حاکم
مہر عدالت

سید البشر

[illegible] اہل حدیث [illegible]

ملکہ نے توریت، زبور، انجیل وغیرہ الہامی کتب سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا حسب ونسب [illegible] پیش گوئیاں جو ان کتب میں موجود ہیں۔ ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف [illegible]

تقلید اور عمل بالحدیث

از نواب [illegible] مولوی سید [illegible] صاحب مرحوم۔ قابل دید ہے۔ قیمت [illegible]

ائمہ تلبیس

ائمہ تلبیس کی دو حیثیتیں ہیں۔ اول علمی اور تاریخی [illegible] اور کلامی۔ پہلی حیثیت کے اعتبار سے یہ کتاب [illegible] سے پہلی اور مفصل کوشش ہے جس میں تاریخی [illegible] کاذب کے حالات اس شرح و بسط سے بیان [illegible] ہیں۔ [illegible] اردو کو اس پر بجا فخر ہونا چاہیے۔

عصر حاضر میں جبکہ مسیحیت، الوہیت، مہدویت وغیرہ کی [illegible] کے دعوے کر کے دنیا کو [illegible] ایک قسم کا فیشن ہو گیا ہے۔ "ائمہ تلبیس" کی اشاعت پڑھنے والوں کے لئے بہت [illegible] اور بصیرت افروز ثابت ہوگی۔ کتاب جس قدر مفید ہے اسی قدر دلچسپ بھی ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے کا ایک [illegible] یہ بھی ہے کہ [illegible] والا [illegible] ہے کہ ...... [illegible] میں مرزائے قادیان کو جو معمولی سی کامیابی ہوئی ہے وہ [illegible] کے مقابلہ میں [illegible] بھی نہیں رکھتی۔ [illegible]

قیمت [illegible]

پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

ناظرین اہلحدیث کو اطلاع

[illegible] میں ہماری مشہور [illegible] کا استعمال کرنا [illegible] کیونکہ اس موسم میں [illegible] بالکل خام [illegible] ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

قیمت [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۴ — نمبر ۳۶

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

رئیس و ریاست سے سالانہ ...

نوابان و جاگیرداران سے ...

عام خریداران سے ...

" " ششماہی ...

ممالک غیر سے سالانہ ... شلنگ

فی پرچہ ...

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ مولوی فاضل مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۷ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۶ جولائی ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

مسلمانوں سے خطاب

(از جناب انعام الحق صاحب صدیقی وجہ باولی)

... انسان تو اور تیری یہ سناکیاں — کھول آنکھیں دیکھ یہ بدلا ہوا رنگ جہاں

تو نے غیروں کو سکھایا تھا محبت کا سبق — آج خود ہی بھول بیٹھا ہے اخوت کا سبق

اک ذرا سی بات پر آپس میں یہ خونریزیاں — آدمی ہیں ... دیکھ وہ بربادیاں

عورتوں بچوں کو تو نے خون میں نہلا دیا — ظلم و بدعت کو فضائے ... میں پھیلا دیا

کشت و خون غفلت شعاری تیری صبح و شام ہے — کیا یہی ختم رسل کا آخری پیغام ہے

بندہ ہی ہیں فرقہ میں سونے میدان عمل — فرقہ اسلام میں ہے جنگ سامان عمل

ساتھی افلاس کا ... — آج تیرے پاس کچھ ہے تو قول کچھ بھی نہیں

... نے ... کر دیا — تو نے ... خود ہی بربادی کا ساماں کر لیا

... مسلمان ... آ ... ہے

... ہے

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں ہنوز تسلی بخش بارش نہیں ہوئی کبھی کبھی ہوا سرد ضرور چلتی ہے۔ آسمان پر ابر منڈلاتے رہتے ہیں۔ ناظرین باران رحمت کے لئے دعا کرتے رہا کریں۔

—— امرتسر سکھ مسلم فساد کے مقدمات کی سماعت جاری ہے۔ تقریباً چھ مقدمات میں چند سکھوں پر فرد جرم عائد ہو چکی ہے۔ شہر میں امن وامان ہے۔ کاروبار بدستور جاری ہیں۔

—— امرتسر سکھ مسلم فساد کے بیس سکھ ملزم ہنوز مفرور ہیں جن کے وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکے ہیں

—— لاہور دریائے راوی میں طغیانی آنے کا خطرہ ہے۔ دریا کے قرب وجوار کے دیہات خوف زدہ ہو رہے ہیں۔

—— ریاست مالیر کوٹلہ کے ۱۳ مسلمانوں کو چھ چھ۔ دو دو اور ایک ایک سال قید بامشقت کی سزا دی ہے

—— حکومت صوبہ سندھ نے اپنے صوبہ میں اخبارات کی وائٹ اور بلیک لسٹ کا خاتمہ کر دیا ہے ان پر کوئی پابندی نہیں۔

—— ضلع فیروز پور کے ایک گاؤں سے دو سو ساٹھ تولے ناجائز افیون برآمد ہوئی۔

—— لکھنؤ کے دو اخبارات "النجم" و "الرحم" سے چند قابل اعتراض مضامین کی بنا پر ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار روپیہ کی ضمانتیں طلب کی گئی ہیں۔

—— سر فیروز خان نون ہائی کمشنر لندن کو اکسفورڈ سوسائٹی کی کونسل میں پہلا ہندوستانی نمایندہ منتخب کیا گیا ہے۔

—— آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے ممبران اسمبلی کو عہدے قبول کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ چنانچہ اب بمبئی، مدراس، سی پی، یوپی، اڑیسہ، بہار وغیرہ صوبوں میں کانگرسی وزارتیں مرتب کریں گے۔ کیونکہ ان صوبوں میں کانگرس کی اکثریت ہے چنانچہ ان صوبوں میں جہاں عارضی وزارتیں مرتب ہو چکی تھیں وہ مستعفی ہو رہی ہیں۔

—— آنریبل میاں عبدالحی صاحب وزیر تعلیم پنجاب نے اسمبلی کے ایک اجلاس میں اعلان کیا ہے کہ میں اپنی تنخواہ کا دس فیصدی تعلیمی فنڈ میں دیا کروں گا۔

—— شملہ گورنمنٹ کا اعلان مظہر ہے کہ جب سے وزیرستان کی شورش شروع ہوئی ہے۔ سرکاری افواج کے کل ۱۶۳۔ اشخاص ہلاک ۲۴۰ مجروح ہوئے ہیں۔ اسکے بالمقابل قبائلی وزیروں کے ۴۰۰ ہلاک ۹۹۰ مجروح ہوئے۔ لیکن ڈیلی میرلا لندن رقمطراز ہے کہ اس سلسلہ میں سرکاری افواج کے ایک ہزار سے زائد اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں اور تقریباً ۱/۲ کروڑ روپیہ خرچ ہوا ہے۔

۲۹۔ جولائی تک

ان خریداروں کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر یا مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئے۔ جن کی قیمت اخبار و میعاد مہلت

ماہ جولائی ۱۹۳۷ء میں ختم ہے

ورنہ ۳۰ جولائی کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

یاد رہے | مہلت یا انکار صرف قیمت اخبار ہی ارسال کریں۔ ورنہ اخبار مزید مہلت دئے بغیر بند کر دیا جائیگا (منیجر)

یاد رفتگاں | میرے والد جو صوم وصلوٰۃ کے پابند اور مخلص اہل حدیث تھے انتقال کر گئے: انا للہ!
محمد اسماعیل پریوا ناراٹن پور ضلع پرتاپ گڑھ) (۲) میرے حقیقی ماموں میاں مولا بخش صاحب جو "اہلحدیث" کے بہت پرانے خریدار تھے بعارضہ ہیضہ ۲۰ جولائی کو فوت ہو گئے۔ انا للہ! غلام محمد انصاری محلہ قاضی پور قصبہ گھنشر ضلع بستی۔ ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ علم اعفرلہم وارحمہم

رسید مضامین آمدہ | مولوی عبدالسلام صاحب سید عبدالغفار صاحب۔ مولوی محمد جانباز خان۔ مولوی عبدالرؤف صاحب۔ مولوی عبدالعزیز صاحب جناب ذاکر صاحب انصاری۔

خواجہ صاحب دہلوی کا الزام

خواجہ صاحب نے بڑی خفگی کے لہجے میں "اہلحدیث" پر تحریف کا الزام لگایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ۳۰۔ اپریل کے اہلحدیث میں جو میری عبارت نقل کی ہے اسمیں تحریف کی ہے" یہ الزام ایسا ہے کہ "اہلحدیث" کی ساری عمر میں کسی بڑے سے بڑے مخالف نے بھی نہیں لگایا۔ اس لئے میں اس کی صفائی کرنے کو تجویز پیش کرتا ہوں کہ آپ دہلی میں حاجی عبدالغفار صاحب (دکان حاجی علی جان) کو جو ہمارے اور آپ کے مشترک دوست ہیں اور دہلی میں امین اور دیانت دار مانے گئے ہیں اُن کو اپنی عبارت دکھا کر اہلحدیث کی تحریف دکھا دیں تو درصورت صحت الزام تصحیح کر دی جائے گی۔

خواجہ صاحب! | خفا نہ ہوں۔ ہمارے آپ کے ذاتی مراسم بدستور ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں۔ یہ تو آپ کی تحریروں پر لے دے ہے۔ پس ہمارا اور آپ کا معاملہ قضیہ مشروطہ عامہ کی صورت میں ہے ضروریہ مطلقہ میں نہیں۔

غریب فنڈ | از ماسٹر سکندر خان صاحب مانسہرہ ضلع ہزارہ ۶/- متفرق ۲/- جملہ ۸/- سابقہ بذمہ فنڈ ۲/- بقایا ۲/- از سائلین (۹۲) عبدالرحمٰن مجوبیہ اصل ۶/- (۷۶) عبداللہ نعمت پور ۴/- میزان ۱۰/- ہر دو سائلین کے نام "اہلحدیث" ایک ایک سال کے لئے جاری کیا گیا بذمہ فنڈ ۸/-

وصولی داخلہ | (۱۰۹) عبدالرحمٰن رام پور۔ (۱۱۰) عبدالرزاق رائے ڈرگ۔

مضامین غیر مقبولہ | دعویٰ نبوت اور آخری فیصلہ انگریزی تعلیم پر ایک نظر۔ مرزا صاحب کیوں آخری نبی نہیں
نوٹ} جن حضرات کے مضامین غیر مقبولہ چھپا کریں وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ تک محصول ڈاک بھیج کر واپس منگا لیا کریں۔ مستقل ہو جانے کی صورت میں دفتر ذمہ دار نہیں ہوگا۔ یاد رہے خط وکتابت بغیر ٹکٹ ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۷ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ

دیانند سوامی اور رادھا سوامی

قطع نظر اختلاف مذہبی کے اور قطع نظر اُس برتاؤ کے جو ان دونو صاحبوں نے اسلام کے متعلق اختیار کیا ہوا تھا۔ ہمارے نزدیک یہ دونوں اصحاب ہندوستان کے تاریخی بزرگوں میں سے ہیں۔

سوامی دیانند کا برتاؤ قرآن اور اسلام کے حق میں سخت مخالفانہ تھا۔ جس کا ثبوت آپ کی کتاب "ستیارتھ پرکاش" کے چودھویں باب سے صراحۃً ملتا ہے (بشرطیکہ یہ باب ان کا اپنا نوشتہ ہو) سوامی دیانند قرآن شریف پر بیدردانہ اعتراضات کیا کرتے تھے۔ اسلام کے علاوہ دوسرے مخالف مذاہب کے متعلق بھی ان کا برتاؤ قریب قریب ایسا ہی تھا۔ چنانچہ ان کی سوانحعمری کلاں میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ سوامی جی کی تقریر میں ضلع کے انگریز حکام بھی آئے۔ اُس وقت آپ کی تقریر کا روئے سخن عیسائی مذہب کی طرف تھا۔ اپنی تقریر میں انہوں نے حضرت عیسٰے اور عیسائی مذہب پر بڑے سخت دل آزار حملے کئے۔ بانی جلسہ سرکاری ملازم تھا۔ حکام ضلع نے اگلے روز اُسے بلا کر تنبیہ کر دی۔

اسلام اور عیسائیت کے علاوہ جس مذہب یا دھرم کی طرف بھی سوامی جی نے توجہ فرمائی اُس پر کڑی نکتہ چینی کئے بغیر نہ رہ سکے۔ مثلاً سکھوں کے گورو نانک جی (جو ایک صاف دل، بے آزار صوفی صافی تھے) کو بھی خوب آڑے ہاتھوں لیا۔ اسی طرح ہندوؤں کے واجب التعظیم بزرگوں کے حق میں بھی خوب گوہر افشانی فرمائی۔ الغرض سوامی دیانند کا برتاؤ بھی دیگر مذاہب اس شعر کا مصداق تھا ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

سوامی جی کی سخت کلامی کے الفاظ ہم نے اپنا رسالہ موسومہ "ہندوستان کے دو ریفارمر" میں بطور نمونہ درج کر دئیے ہیں۔

رادھا سوامی ہندوؤں کے اس فرقہ کو کہا جاتا ہے جو صوفیانہ رنگ میں بت پرستی سے کنارہ کشی کر چکا ہے۔ مگر اپنے گورو کو سجدہ کرنا ان کے ہاں بھی ضروری ہے۔ ان کا مرکز دیال باغ (آگرہ) میں ہے۔ رادھا سوامی ان کی اصطلاح میں معبود مطلق (خدا) کا نام ہے۔ چونکہ وہ اس لفظ "رادھا سوامی" کی مالا جپتے ہیں۔ اسی لئے یہ فرقہ عموماً اسی (رادھا سوامی) نام سے مشہور ہے۔ اس فرقے میں کئی بزرگ گدی نشین ہو چکے ہیں۔ جن میں سے آخری وہ تھے جنہوں نے حال ہی میں انتقال کیا۔ آپکا نام نامی آنند سروپ تھا۔ آپ بڑے خوش خلق، ملنسار اور بحق اسلام و دیگر مذاہب نرم گو اور صوفیائے اسلام کے معتقد تھے۔ ان ہر دو سوامیوں کے حالات پر غور کرنے سے اُن میں زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ اس کے باوجود ہر دو اصحاب ایک بات میں شریک پائے جاتے ہیں۔ جس سے ہمیں تعجب ہے۔

سوامی دیانند کی سوانح عمری کلاں صفحہ ۸۴۸ میں لکھا ہے کہ سوامی جی نے فرمایا تھا کہ ویدوں کی تفسیر جو میں نے شروع کی تھی ادھوری رہ گئی ہے۔ دنیا میں دوبارہ آکر اسے پورا کروں گا۔"

سوامی جی موصوف کا انتقال ۱۸۸۳ء میں ہوا تھا جسے آج قریباً چون سال ہونے کو ہیں۔ مگر ابھی تک ویدوں کی ناتمام تفسیر پوری نہ ہو سکی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو سوامی جی کا یہ قول غلط تھا یا وہ انسانی جون کی بجائے کسی اور جگہ رہ گئے۔ بہرحال اس کا علم خدا کو ہے۔ ہمیں تو اس قصہ میں قرآن مجید کی ایک آیت کی تصدیق ملتی ہے جسکے الفاظ یہ ہیں:-

مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا ط

(یعنی کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل میں کیا کرونگا)

سوامی آنند سروپ کے انتقال کے بعد ان کے اخبار "پریم پرچارک" میں حسب ذیل اعلان شائع ہوا ہے۔ جو قابل دید و شنید ہے:-

ست سنگی[1] بھائیوں کو مشورہ

پرم گورو حضور صاحب جی مہاراج کے گپت[2] ہو جانے سے تمام سنگت کو جو ناقابل برداشت صدمہ پہنچا ہے۔ اب سنگت کی بار بار[3] یہی پرارتھنا ہے کہ اب جس سروپ[4] میں وہ دیال پراجمان[5] ہیں اپنے کو خود پرگٹ فرما کر جلد سے جلد ست سنگ کی باگ ڈور اپنے دست مبارک میں لینے کی موج فرمائیں۔ اس سلسلے میں ست سنگی بھائیوں اور بہنوں کو یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ جب تک ایسی موج نہ ہو وہ کہیں پر بھاؤ[6] آنے پر بھی صبر و

---

[1] ست سنگ رادھا سوامی جماعت کا نام ہے اور ست سنگی جماعت کے افراد کو کہا جاتا ہے۔ [2] فوت ہونے سے [3] بار بار [4] شکل [5] ظہور پذیر۔ [6] جوش محبت۔

وسیرج سے اس موقع کا انتظار کریں جب
ست سنگورہ اپنے نئے سروپ میں دیال باغ
تشریف لاکر اپنے کو پرگٹ کرنے کی دیا فرمائیں'
منہال چند گدول وائس پریذیڈنٹ
(پریم پرچارک دیال باغ آگرہ ۵ جولائی ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث | یہ اعلان اور سوامی دیانند کی اطلاع دونو باتیں در اصل مسئلہ تناسخ پر مبنی ہیں۔ مسئلہ ہذا ہمارے نزدیک خواہ کچھ ہی ہو درصورت صحت بھی مرقومہ بالا اعلان و اطلاع اس پر متفرع نہیں ہو سکتے۔ سوامی دیانند کی اطلاع تو اسلئے نہیں ہو سکتی کہ ان کے دھرم (مذہب) کا اصول ہے کہ
پرماتما اپنے بھگتوں کے بھی گناہ معاف نہیں کرسکتا۔
(ستیارتھ پرکاش)

اس میں شک کیا ہے کہ سوامی دیانند سے بعد بلوغت کئی ایک کام ایسے سرزد ہوئے جو ویدک دھرم کے صریح خلاف ہیں۔ مثلاً آپ راس دھاری بھی رہے۔ مورتی پوجک (بت پرست) بھی رہے۔ یہاں تک کہ باصول ہمہ اوست اپنے تئیں 'برہم' بھی سمجھتے رہے۔ اور سخت کلامی جسے آپ ادھرم (سخت گناہ) کہا کرتے تھے آپ کا روزمرہ کا مشغلہ تھا۔

اس کے برعکس آریہ سماج کے خیال میں سوامی جی نہ صرف رشی بلکہ مہارشی تھے اور ویدک اصول کے مطابق رشی یا مہارشی مکتی (نجات) پاکر بہت طویل عرصے تک پرمیشور میں مگن ہوکر آنند ہو گئے ہیں (خدا کی ذات میں مسرور رہتے ہیں)

سوامی آنند سروپ کی بابت دنیا میں بہت جلد واپس آکر کام سنبھالنے کا جو خیال ظاہر کیا گیا ہے یہ بھی عقیدۂ تناسخ کے اصول پر صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ اسلئے کہ تناسخ کا مسئلہ اس بات کا اطمینان نہیں دلاتا کہ کسی خاص شخص کے حق میں وثوق سے کہا جاسکے کہ وہ فلاں جون میں جانے کا مستحق ہے بلکہ اس کے قائلین اس کام کو خدا کے سپرد کرتے ہیں۔ بالفرض اگر مان بھی لیا جائے کہ کوئی شخص اپنی صلاحیت کی وجہ سے انسانی جون حاصل کرنے کا مستحق ہے تو بھی سوامی آنند سروپ اتنی جلدی نہیں آسکتے جتنی جلدی آنے کا خیال ظاہر کیا گیا ہے۔ دول توست سنگیوں کے اعتقاد کے مطابق ان کی صلاحیت اس بات کی متقاضی ہے کہ وہ عرصہ دراز تک آنند ہو گئیں۔ پھر جب انسانی قالب میں آئیں تو بپابندی قانون فطرت نو مہینے تک رحم مادر میں ان کا ٹھیرنا ضروری ہے۔ پھر شیرخوارگی اور کم سنی کا زمانہ ختم کرکے تعلیم حاصل کرنا اور نیک صحبت میں رہنا ہوگا۔ تب جاکر دیال باغ میں براجمان ہوں۔ بشرطیکہ پرمیشور سے ان کو اس کام کی اجازت بھی مل جائے۔

ہمارا گمان ہے کہ "پریم پرچارک" کا مذکورہ اعلان سوامی آنند سروپ کی منشا کے بھی خلاف ہوگا۔

(نوٹ) سوامی آنند سروپ کے انتقال سے جو صدمہ ان کی جماعت کو پہنچا ہے۔ اس میں ہم بھی ان کے ساتھ شریک ہیں۔ بلحاظ ان مراسم کے جو موصوف کو ہم سے تھے۔ مگر ان ضعیف البنیان کے بس کی بات نہیں۔ چنانچہ استاد غالب کہتا ہے۔ ~~

نظر میں ہے ہماری جادۂ راہِ فنا غالب
کہ یہ شیرازہ ہے عالم کے اجزائے پریشاں کا

قادیانی مشن

ڈاکٹر بشارت احمد کچا مرزائی ہے

اہلحدیث ۲۸ مئی میں ایک مضمون نکلا ہے جسکی سرخی ہے "ڈاکٹر بشارت احمد پکا مرزائی ہے" آج ہم اس رائے میں تبدیلی کرتے ہیں اسکی وجہ درج ذیل ہے:-

۲۸ مئی کے پرچے میں ہم نے ڈاکٹر مذکور کا قول نقل کیا تھا کہ سر سکندر حیات کی کوٹھی پر منعقدہ جلسے میں میاں محمود احمد قادیانی اور مولوی ثناء اللہ نے لڑکیوں کو حصہ دینے کی مخالفت کی تھی۔ اس واقعہ کو ہم نے اپنے حق میں افترا اور بہتان قرار دیا تھا اور یہ بھی بتایا تھا کہ ایسا کرنے میں ڈاکٹر موصوف مرزا صاحب قادیانی کے پیرو ہیں جنہوں نے مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی اسماعیل علیگڈھی پر افترا کیا تھا (جس کا ذکر اہلحدیث ۲۸ مئی میں کیا گیا ہے) اس لئے ڈاکٹر صاحب پکے مرزائی ہیں۔ اس کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے ۲۶ جون کے 'پیغام صلح' میں ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس میں مرزا صاحب کی طرف سے مدافعت نہیں کی یعنی اُن کے کذب کو صدق ثابت نہیں کرسکے۔ اس لئے اب ہم سمجھتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کچے مرزائی ہیں۔ اگر پکے ہوتے تو پہلے اپنے پیرو مرشد (مرزا صاحب) سے مدافعت کرتے۔ ہاں اپنے نفس سے جو مدافعت کی ہے وہ بھی نہ کرنے جیسی ہے۔ بلکہ اس سے بھی بدتر۔ کیونکہ کھلے لفظوں میں تسلیم کیا ہے کہ سر سکندر حیات کی کوٹھی پر مولوی ثناء اللہ نہیں تھے میاں محمود تھے۔ سر فیروز خان نون کی کوٹھی پر جو اجتماع ہوا تھا اس میں مولوی ثناء اللہ موجود تھے۔ اس میں انہوں نے وراثت بنات کی مخالفت کرتے ہوئے یہ آیت پڑھی (لَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ) اگر وہ (مولوی ثناء اللہ) انکار کرتے ہیں تو حلف اٹھائیں؛

غنیمت ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے کسی جابر جعفی سے روایت مذکورہ سنی تھی اسکی ایک ٹانگ تو خود ہی توڑ دی۔ اب دوسری ٹانگ پر روایت مکذوبہ کو چلانے کے لئے مجھ سے حلف طلب کرتے ہیں۔

میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں مگر یہ بتاؤ کہ قرآن و حدیث کی رو سے ایسے معاملے میں مجھ پر حلف آتی ہے؟ اگر کوئی آیت یا حدیث اس دعوے کے ثبوت میں ہو تو پیش کیجئے ہم حلف ضرور اٹھائیں گے۔ آپ کو یاد نہ ہو تو اپنے امیر المومنین سے پوچھ لیں۔ کیونکہ انہیں بھی حلف کی گردان خوب یاد ہے۔

ایک واقعہ | مولوی عصمت اللہ متوفی مبلغ جماعت مرزائیہ لاہور کے ذمے میری کچھ رقم واجب الادا تھی۔

رونق افروز۔

ان سے مانگتے مانگتے جب مایوسی ہوگئی تو امیر جماعت لاہوریہ کی خدمت میں بذریعہ خط ہم نے دعویٰ کیا۔ جواب آیا کہ حلف اٹھائیے۔ میں نے کہا میں مدعی ہوں مجھ پر حلف کیسی پھر بھی یہی جواب آیا کہ حلف اٹھائیے۔ یہ بھی دراصل اتباع سنت مرزا ہے کہ وہ خلاف سنت انبیاء کرام اپنے منکروں کو حلف دیا کرتے تھے۔ حالانکہ کسی نبی نے اپنے منکروں سے ان کے انکار پر حلف طلب نہیں کیا۔ اس میں بھی ہم ان کو معذور سمجھتے ہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب کی محبت میں یہ لوگ ایسے گرویدہ ہیں کہ ان کے منہ پر گویا یہ شعر جاری ہے۔ ؎

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

اطلاع ڈاکٹر صاحب جب حلف طلب کرنے کا ثبوت قرآن و حدیث سے دیں گے تو میں حلف اٹھاؤنگا۔ انشاء اللہ سردست ناظرین کو اطلاع دیتا ہوں کہ لڑکیوں کو حصہ نہ دینے کا دعویٰ کرنا اور اس پر یہ آیت پیش کرنا میں ادعاء مرزا کی طرح اسے کفر سمجھتا ہوں۔

كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا

ڈاکٹر صاحب کا ایک اور افتراء آپ نے حسب عادت باتباع مرزا مجھ پر ایک اور افترا کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ :-

یہ (مولوی ثناء اللہ) وہ بزرگ ہیں جنہوں نے عدالت میں حلفی بیان دیا تھا کہ انسان جھوٹ بول کر بھی متقی کا متقی ہی رہتا ہے

(پیغام صلح ۲۶ جون صفحہ ۵)

اہلحدیث یہ محض افترا ہے۔ مگر یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ یہ بھی اتباع مرزا کا ایک اثر ہے۔ مرزا صاحب بھی اس کام پر ادھار کھائے ہوئے تھے۔ آئے دن افترا کرتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب بھی ان کے متبع ہیں۔ اس لئے معذور ہیں۔ مرزا صاحب کا افترا سنئے :-

میں نے سنا ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور کے فیصلہ کیلئے بدل خواہش مند ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہی مرجائے۔

(کتاب اعجاز احمدی صفحہ ۱۱)

اہلحدیث اف رے افترا، ہائے رے کذب بیانی!
سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ

احمدیو! تمہیں قسم ہے اس خدا کی جس نے بقول تمہارے مرزا صاحب کو بھیجا ہے۔ اگر تم مرزا صاحب کو سچا مانتے ہو تو میری یہ تحریر دکھاؤ ورنہ ڈاکٹر بشارت کو بشارت دو کہ آپ اس فن خاص (افترا پردازی) میں پختہ مرزائی ہیں ڈاکٹر صاحب نے انجمن حمایت اسلام کا بہت پرانا واقعہ ذکر کر کے مرزا ارشد مرحوم کی نظم کا ایک شعر میرے حق میں لکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی کسی جابر جعفی نے ان کو سنایا ہوگا۔ اگر وہ خود وہاں موجود تھے تو اس کا ثبوت دیں۔ ورنہ ہم تو سمجھے ہوئے ہیں ؎

کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے

برانڈی افیون اور قادیان

"اہلحدیث" کی گرفت چونکہ حوالجات کی رو سے ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی گرفت سے نکلنا کارے دارد۔

اہلحدیث مورخہ ۲۸ مئی و ۱۱ جون میں مرزا صاحب قادیانی کا فتویٰ بابت افیون خوری اور شراب نوشی درج ہوا ہے۔ اس کے جواب میں "الفضل" قادیان نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر بطور دوا کے ان کا استعمال کرنا جائز بتایا ہے اور دلیل میں اضطراری حالت کو پیش کیا ہے۔ نیز بیماروں کو بحکم رسالت اونٹوں کا پیشاب پلانے پر شراب نوشی کو قیاس کیا ہے۔ ان سب حیلوں کا جواب ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں دیتے ہیں۔

طارق بن سوید (صحابی رضی اللہ عنہ) نے جناب رسالت سے شراب سازی کی اجازت چاہی تو حضور نے منع فرمایا اس نے عرض کیا حضور! میں دوا کیلئے بناؤنگا، فرمایا:-

انه ليس بدواء ولكنه داء

(صحیح مسلم)

(شراب دوا نہیں بلکہ بیماری ہے)

قادیانی ہیرو! مانا کہ مرزا صاحب تمہارے نزدیک نبی ہیں، رسول ہیں، بمنزلہ خدا کے فرزند کے ہیں، کرشن اور کاہن ہیں۔ لیکن صاحب شریعت نہیں۔ پھر کس دلیل سے تم اس حدیث کا رد کر سکتے ہو۔ سنو! ؎

جب اصل سے تو نقل کیا ہے
یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے

مولانا اسلم جیراجپوری کیا بزرگوں کے گستاخ ہیں؟

آپ کا مضمون رسالہ "بلاغ" بابت ماہ اپریل ۱۹۳۷ء میں پڑھا۔ اس میں ایک عجیب بات یہ دیکھی ہے کہ آپ باوجود ذی علم ہونے کے اپنے بزرگوں کا نام نہایت لاپرواہی اور غیر مؤدب طریق سے لیتے ہیں۔ چنانچہ تمام مضمون میں اگر میرا حافظہ غلطی نہیں کرتا تو اپنے والد صاحب (مولانا سلامت اللہ مرحوم) کے نام کے ساتھ صاحب کہیں نہیں لکھا۔ یونہی لکھتے جاتے ہیں والد کہتے تھے، والد فرماتے تھے۔ والدہ کا ذکر بھی اسی طرح کرتے ہیں۔ باپ کے حق میں مرحوم کا لفظ تک استعمال نہیں کرتے۔

اس کی وجہ ایک یہ ہو سکتی ہے کہ آپ اپنے والدین کے لئے رحم کی دعا کرنا پسند نہ کرتے ہوں اور ان کو اس کا اہل نہ سمجھتے ہوں۔ مگر یہ اس لئے غلط ہے کہ آپ ان کو اسی مضمون میں مستجاب الدعوات اور ولی لکھ چکے ہیں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ آپ کے اس رویہ کو والدین کے حق میں غیر مؤدبانہ رویہ کہا جائے۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ آپ نے تمام مضمون میں کئی ایک اصحاب کے ساتھ صاحب لکھا ہوگا مگر والدین کے نام کے ساتھ کہیں

مجبور کر کے صاحب نہیں لکھا۔

دوسری دلیل آپ کے غیر مؤدب ہونے کی یہ ہے اسی مضمون میں آپ اپنے استاد اول کا ذکر کرتے ہیں :-

جب میری عمر پانچ سال کی ہوئی تو مجھ کو مکتب میں بٹھا دیا۔ یہ مکتب ہمارے دروازہ پر تھا۔ اس میں ایک میاں جی مولوی شکر اللہ نامی ہمارے خاندان کے بچوں کو پڑھایا کرتے تھے۔ ایسے جلاد الخ"

(بلاغ امرتسر بت ۳ اپریل ۳۶ء)

دیکھئے اپنے ہی استاد نہیں تمام خاندان کے بچوں کے استاد اور آپ ان کو مولوی شکر اللہ لکھ رہے ہیں۔ اور استاد جی کو جلاد کے لقب سے ممتاز کر رہے ہیں۔

اگر شیخ سعدی مرحوم کا مشہور مصرعہ یاد کر لیجئے تو ایسا نہ کہتے۔ ع

جور استاد بہ ز مہر پدر

مولانا! معاف کیجئے اگر آپ کو یہ الزام اپنے حق میں برا معلوم ہو تو وہ وجوہات تحریر کریں کہ آپ نے اپنے بزرگوں کے حق میں ایسا کیوں کیا۔ جو کوئی مؤدب ذی علم انسان نہیں کرتا۔

بزرگوں کے ادب کا حامی :- عبد اللہ ثانی امرتسری

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حدیثیں دین نہیں ہیں۔ اور قرآن اور اسوہ رسول امت کے واسطے کافی ہیں۔ (اہلحدیث ۱ محرم)

تائید حدیثیں دین ہیں یا خارج از دین اس کی حقیقت تو ظاہر کردی گئی ہے۔ اب رہا یہ کہ قرآن کریم اور اسوۂ رسول اللہ صلعم کافی ہیں۔ اس میں ہمارا اور مولوی صاحب کا اتفاق ہے۔ بے شک قرآن کریم اور اسوہ رسول کافی ہیں۔ مگر اسوۂ رسول کی معرفت اور اس کے حصول علم کے طریق اور آلہ و وسیلہ کی تعیین میں ہم مولوی صاحب سے موافقت نہیں کر سکتے۔ اور ہم یقین و بصیرت کے ساتھ کہتے ہیں کہ مولوی صاحب نے اسوۂ رسول کی معرفت کا جو معیار قائم کیا ہے وہ سراسر غلط و خطا اور ناصواب ہے۔ مولوی صاحب نے اسوہ رسول کی معرفت کا طریق و معیار تعامل متوارث کو بتایا ہے (دیکھو اہلحدیث ۱ محرم ۵۶ھ کالم ۳ صفحہ ۳) مگر یہ حکم خداوندی کے صریح مخالف ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے :-

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ (پ ۷۔ ع ۴)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالے نے جو چیز اتاری ہے اس کی طرف اور رسول کی طرف آؤ تو کہتے ہیں کہ ہم کو وہی چیز کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادے کو پایا ہے۔ بھلا اگر ان کے باپ دادے نہ کچھ علم رکھتے ہوں اور نہ کچھ راہ جانتے ہوں توبھی (انہیں کی پیروی کرینگے ؟)

دوسری جگہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ (پ ۵ ع ۵)

پس اگر تم کسی چیز (کے حکم) میں جھگڑ پڑو تو اسکو (فیصلہ کیلئے) اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ "

پہلی آیت میں ما انزل اللہ سے مراد قرآن ہے۔ اور رسول سے ذات رسول۔ جب تک آپ زندہ تھے آپ کی خدمت میں مقدمہ لے جانا ضروری تھا اور آپ کے انتقال کے بعد آپ کی حدیث سے فیصلہ کرانا اور اس کے حکم کے مطابق عمل کرنا فرض اور ضروری ہے۔ اسی پر تمام علماء سلف و خلف کا اجماع اور تمام امت کا اتفاق ہے۔

دوسری آیت کی تفسیر میں علماء نے لکھا ہے کہ اللہ کی طرف لوٹانے سے مراد قرآن کی طرف لوٹانا ہے۔ اور رسول کی جانب لوٹانے کے یہ معنے ہیں کہ آپ کی حیات مبارک میں خدمت نبوی میں حاضر ہو کر آپ کی ذات گرامی سے فیصلہ طلب کیا جائے اور آپ کے بعد آپ کی احادیث کو حکم مانا جائے ، اور یہی تفسیر معتبر اور صحیح و مقبول ہے

اگر حسب قول مولوی اسلم صاحب اسوہ حسنہ کو تعامل متوارث سے پہچاننا تسلیم کر لیا جائے تو ان آیات پر عمل نہیں ہوگا بلکہ ان کی مخالفت لازم آئے گی۔ اور بہت سی خرابیاں لازم آئیں گی۔ شیعہ صاحبان اپنے تعامل متوارث کو اسوہ حسنہ اور حجت صحیح قرار دینگے۔ احناف اپنے گروہ کا تعامل لے کر اڑ جائیں گے۔ علی ہذا القیاس ہر ہر خیال اور ہر ہر جماعت کے پیرو اپنے اپنے تعامل متوارث کو سنبھال لیں گے اور قرآن و حدیث دونوں کو بالائے طاق رکھ دیں گے۔ افسوس کہ مولوی صاحب نے تقلید آبائی کا دروازہ کھول دیا۔ جس کی تردید و مذمت سے قرآن مجید لبریز ہے۔ بہرکیف اب یہ معلوم کرنا چاہئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کی امت نے دین الہیٰ اور شریعت ربانی کو کس طریقہ سے سیکھا اور اللہ کا دین امت تک کس طرح پہنچا۔ اس کی بابت حجۃ الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حجۃ اللہ البالغہ میں نہایت وضاحت کے ساتھ لکھتے ہیں :-

"واعلم ان تلقی الامۃ منہ الشرع علی وجہین احدھما تلقی الظاھر ولا بد ان یکون بنقل اما متواتر او غیر متواتر، والمتواتر منہ المتواتر لفظا کالقرآن العظیم وکنبذ یسیر من الاحادیث منہا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم سترون ربکم ومنہ المتواتر معنی ککثیرہ من احکام الطہارۃ والصلوٰۃ والزکوٰۃ والصوم والحج والبیوع والنکاح والغزوات مما لم یختلف فیہ فرقۃ من فرق

الاسلام وغیر المتواتر اعلیٰ درجاتہ المستفیض وھو ما رواہ ثلاثۃ من الصحابۃ فصاعداً (الیٰ قولہ) وثانیھما التلقی دلالۃ وھی ان یریٰ الصحابۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول او یفعل فاستنبطوا من ذلک حکما من الوجوب وغیرہ انتھیٰ بقدر الحاجۃ۔

(حجۃ اللّٰہ البالغۃ ج ۱ ص ۱۳۱)

یعنی معلوم کرنا چاہئے کہ آنحضرت (صلعم) سے شریعت اخذ کرنے کی آپ کی امت کے لئے دو صورتیں ہیں۔ ایک صورت یہ ہے کہ آپ کے ظاہر اور صریح قول سے اخذ کی جائے اور اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ منقول ہو۔ خواہ تواتر کے ساتھ ہو یا بغیر تواتر کے اور متواتر میں سے بعض متواتر لفظاً ہے۔ جیسے قرآن عظیم اور تھوڑی احادیث نبویہ۔ منجملہ ان کے نبی صلعم کا یہ قول ہے انکم سترون ربکم۔ یعنی بلاشبہ تم لوگ اپنے رب کو (آخرت میں) دیکھو گے۔ اور بعض متواتر معنیً ہوتا ہے۔ جیسے طہارت اور نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ حج۔ بیوع۔ نکاح اور غزوات کے وہ احکام جن کے متعلق اسلامی فرقوں میں سے کسی ایک فرقہ نے بھی اختلاف نہیں کیا ہے۔ اور غیر متواتر میں سب سے اعلیٰ درجہ حدیث مستفیض کا ہے۔ اور مستفیض اس حدیث کو کہتے ہیں جسکو تین صحابہ یا زیادہ نے روایت کیا ہو (الیٰ قولہ) اور دوسرا طریقہ اخذ کرنا ہے از روئے دلالت ورہنمائی کے جس کی صورت یہ ہے کہ صحابہ رضی نے رسول اللّٰہ صلعم کو کچھ فرماتے ہوئے سنا یا کچھ کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر انہوں نے اس (قول یا فعل) سے کوئی حکم وجوب وغیرہ کا مستنبط کیا۔

حاصل وخلاصہ اس عبارت کا یہ ہے کہ رسول اللّٰہ صلعم کا (حیثیت رسول) ہر قول وفعل شریعت اور دین ہے۔ اور آپ کا ہر قول وفعل امت کے پاس سند کے ساتھ منقول ہے۔ لہٰذا مولوی صاحب کا دعویٰ باطل ہو گیا۔

(باقی آئندہ)

قرآن اور اطاعت رسول صلعم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر نفس غور کرے کہ اس نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو اللہ اس سے خبردار ہے جو تم کرتے ہو۔

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا۔

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے صاحبان امر کی اطاعت کرو پھر اگر کسی چیز میں باہم جھگڑا کرو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لے جاؤ اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہو یہ بہتر اور انجام کار اچھا ہے۔

(۲) وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ۔

اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے اذن سے اس کی اطاعت کی جائے۔

(۳) وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔ اور اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(۴) وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرتا ہے تو یہ ان کے ساتھ ہوں جن پر اللہ نے انعام کیا۔

(۵) مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

جو شخص رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ یقیناً اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔

(۶) وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے۔

(۷) قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ۔

کہہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو پھر اگر وہ پھر جائیں تو اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔

(۸) وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا

اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور بچتے رہو۔

(۹) قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کہہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی (بھی) فرمانبرداری کرو۔

(۱۰) وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ۔

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور اس سے ڈرتا ہے تو یہی بامراد ہیں۔

(۱۱) وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(۱۲) وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا۔

اور نہ کسی مومن مرد نہ مومن عورت کو شایاں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کرے تو وہ اس معاملہ میں اپنا کچھ اختیار سمجھیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ

کھلی گمراہی میں گمراہ ہو گیا۔

(۱۳) وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا

اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے اسکے بعد کہ اس کے لئے حق کھل چکا اور مومنوں کے رستے کے سوائے اور راستہ کی پیروی کرے ہم اُسے پھیر دیں گے جدھر وہ پھرتا ہے اور اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے۔

(۱۴) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ

بے شک جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کے رستہ سے روکا اور رسول کی مخالفت کی اس کے بعد کہ انکے لئے ہدایت واضح ہو گئی وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے اور وہ اُن کے عملوں کو بیکار کر دے گا اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے عملوں کو ضائع نہ کرو۔

(۱۵) فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

پس نہیں تیرے رب کی قسم وہ ایمان ہی نہیں لاتے جب تک کہ وہ تجھے اس میں حکم نہ بنائیں جو اُن میں آپس میں اختلاف ہو پھر اپنے دلوں میں اس سے کوئی تنگی نہ پائیں جو تو نے فیصلہ کیا اور پوری پوری فرمان برداری کریں۔

(۱۶) وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا۔

اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے اس کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیگا۔

(۱۷) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ الخ۔ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے اس کے لئے جو اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے۔

(۱۸) وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔ رسول نہ خواہش نفس سے بولتا ہے یہ صرف وحی ہے جو اس کی طرف کی جاتی ہے۔

آیات مذکورہ سے چند امور صراحۃً ثابت ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم کی اطاعت کی سخت تاکید۔ رسول اللہ صلعم کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔ رسول اللہ صلعم کی نافرمانی پر سخت عذاب کی وعید۔ رسول اللہ صلعم کے نافرمان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ رسول اللہ صلعم کا ہر ایک قول وعمل اچھا نمونہ ہے۔ رسول اللہ صلعم کوئی مسئلہ بغیر وحی نہ کرتے تھے۔ احادیث رسول اللہ صلعم سب وحی غیر متلو ہیں۔

منکرین حدیث غور کریں اگر رسول اللہ صلعم کے اقوال و افعال و اعمال محفوظ تسلیم نہ کئے جائیں تو آیات مذکورہ بیکار اور لغو ٹھہرتی ہیں۔ مگر ایسا نہیں ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایسی ہی آیات کو مدنظر رکھتے ہوئے سرور کائنات فداہ ابی وامی کی ایک ایک حرکت اور قول وعمل کو نہایت احتیاط کے ساتھ محفوظ و قلم بند کیا۔ بہت سے جلیل القدر صحابہ رض نے رسول اللہ صلعم کی احادیث و فرامین کو لکھا اور محفوظ کیا۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص نے آپ ہی کے فرمان سے حدیثیں لکھی تھیں اور یہ وہ ہی مجموعہ کتاب ہے جو سنن میں عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مروی آتا ہے۔

وکان یکتب کل ما سمع منہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابابکر صدیق نے بھی حدیثیں لکھی تھیں۔ حضرت عمر فاروق رض نے حکم فرمایا تھا کہ علم کو لکھ کر مقید کرو۔ تعلیم قرآن وحدیث وفقہ پر آپ نے خاص توجہ فرمائی۔ روایت حدیث کے آپ نے اصول بھی مقرر کئے۔ حضرت عمر رض جو حفاظ و محدثین وفقہاء صحابہ کو تعلیم کے لئے مقرر کر کے روانہ فرماتے تھے ان کو خاص خاص ہدایات فرماتے تھے اور فقہی مسائل میں فرامین جاری فرماتے تھے۔ حضرت ابن عباس رض فرماتے تھے۔ علم کو لکھ کر مقید کرو۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رض کی خود لکھی ہوئی کتاب تھی۔ یحییٰ کہتے ہیں جو کچھ سنتا تھا اس کو لکھ لیتا تھا۔ اگرچہ دیوار ہی پر۔

حضرات تابعین کو جو حدیثیں صحابہ رض سے لکھی ہوئی ملیں انہوں نے نقل کر لیا اور جو صحابہ سے حدیثیں سنیں ان کو لکھ لیا۔ محدثین رح نے بڑی بڑی محنتیں مشقتیں اٹھا کر جہاں کہیں سے بھی حدیثیں ملیں سب کو ایک جگہ جمع کر کے بابوں کی ترتیب کے ساتھ لکھ لیا۔ آیات بالا کے تحت احادیث صحیحہ وحی غیر متلو ہیں۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے وحی متلو کے بارے میں وانا لہ لحافظون ارشاد فرما کر قرآن کی محفوظیت کا ذمہ لیا ہے۔ اسی طرح وما ینطق عن الھویٰ فرما کر احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ذمہ لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک حرکت قول وفعل کی حفاظت کا ذمہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ فرما کر لے لیا ہے۔ اگر اسوہ رسول صلعم محفوظ نہ ہوں تو آیت کا کیا مطلب۔ الحمد للہ! مسلمانوں کے اس کارنامہ پر کہ اپنے رسول کی ایک ایک بات کو کس طرح محفوظ رکھا۔ غیر مسلم انگشت بدنداں ہیں۔

قرآن شریف تشریح طلب ہے۔ قول رسول صلعم وعمل رسول صلعم اس کی تشریح۔ اگر تشریح کو غیر محفوظ قرار دیا جائے تو اصل کی بھی خیر نہیں۔ اور اگر تشریح قرآن یعنی حدیث محفوظ نہیں تو نزول قرآن وارسال رسول فضول وبے معنی ٹھہرتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

(راقم مطیع الرسول از کاٹھیاواڑ)

جمع القرآن والحدیث

(مصنفہ مولانا ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی)

قرآن مجید اور حدیث رسول کی حفاظت، کتابت اور جمع و ترتیب کے بیان میں۔ معترضین کے اعتراضوں کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ کاغذ، لکھائی چھپائی اعلیٰ۔ قیمت ۶؍ محصول علیحدہ۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

امرتسر کے حنفی علماء کرام توجہ فرمائیں

از انجمن اہل حدیث امرتسر

امرتسر میں ایک صاحب حسن شاہ نامی شہر کی بلدیہ (میونسپل کمیٹی) کے دفتر میں ملازم ہیں آپ نے اپنے دادا صاحب کی قبر کو پختہ کرکے اس پر ایک قبہ تعمیر کرادیا۔ اور اس قبے کے اندر بجلی کا پنکھا لگاکر بجلی کی روشنی کا انتظام بھی کیا۔ اس کے ساتھ پختہ صحن میں ایک وسیع کمرہ بھی بنوایا۔ جس کا نام رکھا کمرۂ سجادہ نشین۔ اس میں ایک صوفی منش بزرگ کو بٹھایا گیا۔ جن کا کام لوگوں سے نذرانے وصول کرنا ہے۔ متولی مذکور نے اس مزار کا نام "دربار غوثیہ" رکھا ہے۔ غالباً اس وجہ سے کہ جو صاحب اس میں مدفون ہیں وہ قادریہ سلسلہ میں بیعت تھے۔ دو سال سے اس مزار پر بڑی دھوم دھام سے پیر جیلانی کا عرس منایا جاتا ہے۔ غرضیکہ یہ مزار اچھا خاصا شرک و بدعت کا اکھاڑہ ہے۔ انجمن اہل حدیث نے بغرض تبلیغ مندرجہ ذیل اشتہار شائع کیا جو بغرض آگاہی ناظرین درج اخبار کیا جاتا ہے:۔

"آپ حضرات کو معلوم ہے کہ آج کل امرت سر میں شرک و بدعت کا ایک نیا پودا لگایا گیا ہے۔ دروازہ گھی منڈی سے باہر نئے قبرستان میں ایک خانقاہ بنائی گئی ہے جس کا نام دربار غوثیہ رکھا گیا ہے۔ دو سال سے عرس ہو رہا ہے۔ جس میں ایسے ایسے افعال شنیعہ کئے جاتے ہیں جو توحید کے خلاف، ایمان اور اسلام کے خلاف، تہذیب اور اخلاق کے خلاف یعنی راگ اور سرود۔ ناچ اور گانا ڈھولک اور سارنگی۔ غرض ہر وہ امر وہاں ہو رہا ہے جو ان کی مذہبی اور تمدنی زندگی پر بدنما داغ کا باعث ہو سکتا ہے۔

اسراف اسی درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ شائع کردہ پروگرام میں دودھ کی نہریں جاری کرنے کا اعلان کیا گیا ہے باوجودیکہ یہ شرک و الحاد کی رسم زور پکڑ رہی ہے مگر شہر کے حنفی علماء خاموش ہیں۔ حضرت پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر مضحکہ خیز ڈھونگ کھڑا کیا گیا ہے۔ خلاف شرع کفر و شرک جو سب فرق اسلامیہ کے نزدیک قبیح اور ایمان کے لئے بیخ کن ہیں۔ جن میں کسی محدث یا فقیہ کو اختلاف نہیں۔ یہ سب کچھ اس خانقاہ پر ہوتا ہے مگر معلوم نہیں کہ ہمارے شہر کے حنفی علماء کیوں خاموشی کے کنج عزلت میں بیٹھے ہیں۔ حالانکہ نابینا اور چاہ کو دیکھ کر خاموش بیٹھنا گناہ ہی نہیں بلکہ بہت بڑی وعید الساکت عن الحق (الحدیث) کی وعید میں آنے کا خطرہ عظیم ہے۔

حضرات علماء کرام گروہ احناف! خدارا اٹھو۔ اور ناموس شریعت کو سنبھالو۔ اب خواب غفلت میں سونے کا وقت نہیں ہے۔ آیندہ نسلیں جب اس کفر و شرک کے مبدأ کو دیکھیں گی تو وہ اس سے آپ کی غفلت کی بدولت غلط سبق لیں گی۔ جن کی غلط روی کا بار بھی آپ پر ہوگا۔

امیر شریعت احناف کہاں ہیں؟ مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری جن کے ہاتھ پر احناف کے مقتدر علماء نے لاہور میں بیعت کی تھی۔ کیا ان کا فرض نہیں ہے کہ خلاف اسلام امور قبیحہ کا انسداد ہر ممکن طریق سے کریں خلاف قرآن و حدیث اور خاصکر مذہب حنفی کے خلاف شرک و کفر ہو رہا ہو اور امیر شریعت خاموشی سے منہ تک رہے ہوں۔ این چہ بو العجبی است!

مولانا! کیا امیر شریعت ہونے کی حیثیت سے آپکی ذمہ داری میں داخل نہیں ہے کہ ایسے موقع پر اپنی جماعت کو ہلاکت کے گڑھے سے نکالیں۔ اور قوم کی رہنمائی کریں سچ تو یہ ہے کہ یہ فتنہ قادیانی فتنہ سے کسی صورت میں کم نہیں بلکہ کچھ بھاری وزن رکھتا ہے۔ قادیانی فتنہ تو شرک فی الرسالت تک محدود ہے مگر یہ فتنہ شرک فی الالوہیت تک پہنچتا ہے۔ قادیانیوں نے اگر تاج رسالت پر ہاتھ مارا ہے تو "دربار غوثیہ" کے حنفی بانیان نے مالک الملک رب العزت کی کبریائی پر پنجہ مارا ہے۔

دربار غوثیہ میں کیا ہوتا ہے رنگ راگ ہے، قوالی، سرود ہے، غیر اللہ کی نذر نیاز کو تبرک سمجھ کر عوام میں تقسیم کیا جا رہا ہے اور اس کا اعلان کیا جاتا ہے۔ ہمارے حنفی برادر جوق در جوق شریک ہوتے ہیں۔ نذوہ، قورمہ کھاتے ہیں اور ڈکار بھی نہیں لیتے۔

ہم حیران ہیں کہ آپ نے کشمیر کے دور دراز مقام نزاع کے متعلق تقریریں کیں اور ہنوز خوب کوشش کر رہے ہیں جزاک اللہ! مگر اس مقامی اور خالص مذہبی رنگ میں برپا کئے ہوئے فتنہ اور خلاف اسلام بھڑکتی ہوئی آگ کی طرف ادنیٰ سی توجہ بھی نہیں فرمائی۔ امیر شریعت کہلانا اور اپنی تمام مساعی کو سیاسی امور میں صرف کرنا دو متضاد امور ہیں۔

حنفی علماء کیوں مخاطب ہیں اس کفر و شرک کے انسداد میں حنفی علماء کی توجہ کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ اس فساد کے بانی حنفی ہیں۔ بحیثیت مسلمان ہونے کے ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ اب حنفی ہونے کی حیثیت سے آپکا فرض ہے کہ اس فتنہ کو روکیں۔

حضرات علماء کرام! اٹھو اور اپنا فرض ادا کرو۔ عذاب الٰہی سر پر امنڈا چلا آرہا ہے۔ خطرہ ہے کہ ناکردہ گناہوں کو بھی شامت عدم تبلیغ میں نہ گھیر لے۔ اور ارشاد خداوندی[1]

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً

اپنا اثر نہ دکھائے۔

ہم نے اس اہم امر کی طرف توجہ دلاکر اپنا فرض ادا کیا ہے۔ با ایں ہمہ اصلاحی مسئلہ کی حیثیت سے انجمن اہل حدیث اور افراد اہل حدیث برادران احناف سے اس امر میں تعاون کرنے کو ہر طرح تیار اور حاضر ہیں۔

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ

المشتہر۔ بابو عبد المجید سکرٹری انجمن اہل حدیث امرتسر"

[1] اس عذاب سے ڈر جس کا اثر تم میں سے صرف ظالموں تک محدود نہ ہوگا۔

تائید تنظیم

گذشتہ پرچوں میں ناظرین (شائقین تنظیم) سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ اپنے اپنے ہاں کے پنشنروں کی فہرست مع مکمل پتہ کے بھیجدیں۔ جملہ اہل حدیث عموماً اور اہل پنجاب خصوصاً اس تجویز کے مخاطب ہیں۔ (مدیر)

جماعت اہل حدیث پر من حیث الجماعت جس قدر افسوس کیا جائے بجا ہے۔ تنازع للبقا اور مذہبی زندگی اس جماعت میں اگر بالکل معدوم نہیں تو کالعدم ضرور ہے پہلا افسوس تو اس پر ہے کہ آج کل چند ہفتوں سے ہمارے جماعت کے سرتاج مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب "دردِ دل" کے عنوان سے جماعت اہل حدیث کو اس کے فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کر رہے ہیں اور ناظرین سے عموماً علمائے کرام سے خصوصاً انکے مافی الضمیر کا اظہار چاہتے ہیں مگر سوائے چند صاحبوں کے ناظرین اور علماء دونوں خاموش ہیں۔ مولانا صاحب تو اس جماعتی نظام کے تکمیل وتشکیل کے لئے بنفس نفیس سفر کی زحمت بھی گوارا کرنے کے لئے طیار ہیں۔ لیکن جماعت اہل حدیث اپنے جمود کو چھوڑ کر یک لحہ کے لئے اس پر غور نہیں کرتی کہ باوجود کوششوں کے مولانا عموماً جلسوں میں زحمت سفر کی وجہ سے نہیں پہنچ سکتے۔ لیکن اس ضروری کام کے لئے ہمہ تن تیار ہیں۔ تو کیا جماعت کو اس سے مولانا کی تجویز کی اہمیت معلوم نہیں ہو جاتی۔

(۲) مولانا کی درد دل سے جماعت اہل حدیث ضلع بستی پورے طور پر متفق اور مؤید ہے اور ہر طرح سے خیر مقدم کرنے کے عملی طور پر تیار ہے۔

دوسرا افسوس اس وقت اخبار اہلحدیث کی روبہ تنزل اشاعت پر ہے۔ ہر پرچہ میں مولانا متوجہ کر رہے ہیں کہ اخبار اہلحدیث اس وقت اپنا خرچہ بھی نہیں برداشت کر رہا ہے۔ چہ جائیکہ اس سے بچت میں منافع حاصل ہو۔ اب ایسی حالت میں کیا جماعت کا فرض نہیں کہ اہلحدیث کو اس قابل بنا دے کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکے۔ ہمارے سامنے اس وقت "المائدہ" لاہور کا مسیحی پرچہ ہے۔ جس میں مدیر نے ان لوگوں کی شکر گذاری کی ہے جنہوں نے گراں قدر عطیہ جات المائدہ کو اس ہدایت کے ساتھ دیئے کہ ان کا نام تک ظاہر نہ کیا جاوے۔

یہ لوگ ہیں جو اپنے مذہبی رسالوں کی خدمت روز افزوں کر رہے ہیں۔ "آر۔ اے شرما" کے عنوان سے مدیر نے ایک خریدار کا اقتباس اس طرح نقل کیا ہے:۔

"خواہ روٹی نہ ملے مگر المائدہ ضرور منگائیں گے۔"

(ماہ مئی ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث کی ترقی کے لئے زیادہ تر علما کو ضرورت ہے۔ جماعت اہل حدیث میں عموماً غیر اہل حدیث اخبار آتے ہیں۔ مگر "اہلحدیث" نہیں آتا۔ چنانچہ تلشی پور میں جماعت اہل حدیث بہت بڑی تعداد میں ہے۔ مگر امرا اور رؤسا زیادہ تر انگریزی تعلیم وتہذیب سے متاثر ہیں وہاں کے علما چاہیں تو اپنے پیارے اہلحدیث کی اشاعتی امداد بآسانی کر سکتے ہیں۔ والد ماجد حاجی نعمت اللہ خان صاحب نے اکثر جگہ سفر تلشی پور میں یہ تحریک کی ہے مگر علماء کی توجہ کی سخت ضرورت ہے۔

"ستیارتھ پرکاش" طبع چہارم کے صفحہ ۱ پر دیباچہ میں ایک مارواڑی کے متعلق یہ لکھا ہے کہ

وہ سیٹھ پنج ناتھ جی دہلی کے مارواڑی ہیں
جنہوں نے ستیارتھ کی چار ہزار کاپی خرید
لینے کا مجھ کو آرڈر دیا"

حضرات! اس سے دوسری قوموں کا اپنی مذہبی کتابوں کے ساتھ شغف کس قدر نمایاں ہے۔ واضح رہے کہ یہ طبع چہارم اس ستیارتھ کا ہے جو لالہ لاجپت رائے کے اہتمام سے چھپی ہے۔ اور آریہ پستکالیہ لاہور کی طرف سے جو ستیارتھ طبع ہوا ہے وہ بار دہم تک پہنچ چکا ہے۔ اب اندازہ لگائیں کہ آپ کی جماعت جو آپ سے نسبتہً قلیل التعداد ہے۔ مذہبی زندگی اور قومی خدمت کے لئے کس قدر جدوجہد کر رہی ہے۔ اور ہم سے اپنا ایک پرچہ بھی سنبھالا نہیں جاتا۔

آخر میں جماعت اہل حدیث کو تین خداوندی نعمتوں کی طرف متوجہ کر رہا ہوں۔ کاش وہ غور کرے۔

پہلی مغتنم نعمت مولانا کی ذات اقدس ہے۔ دوسری مولانا کا جاری کردہ پرچہ اہلحدیث ہے۔ تیسری نعمت مولانا کی کل تصنیفات ہیں۔ جماعت اہل حدیث ان نعمتوں کی قدر کرے۔ ورنہ بروز حشر مسئول ہونے کا قوی خطرہ ہے۔ (عبد الرؤف مدرس مدرسہ جھنڈے نگر بستی)

توحید

مسئلہ توحید اسلام کی بنیاد ہے۔ اس کو مسلمانوں نے کمزور کر دیا ہے۔ جماعت اہل حدیث کی اول توجہ اسی پر تھی اور ابتک ہونی چاہئے۔ (مدیر)

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے:۔

يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۚ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ (فاطر۔ پارہ ۲۲)

(ترجمہ) داخل کرتا ہے رات کو بیچ دن کے اور داخل کرتا ہے دن کو بیچ رات کے اور مسخر کیا ہے سورج کو اور چاند کو۔ ہر ایک چلتے ہیں وقت مقرر تک یہی ہے اللہ پروردگار تمہارا واسطے اوسی کے ہے بادشاہی۔ اور جن کو پکارتے ہو تم سوائے اوس (اللہ کے) نہیں مالک ایک چھلکے کھجور کی گٹھلی کے

ف:۔ رات دن کی طرح جیسی کفر تھا اب کبھی اسلام اور سورج چاند کی طرح ہر چیز کی مدت مقرر ہے۔

ویر سویر نہیں ہوتی۔ پھر اس میں سے اللہ کی وحدانیت نکلی۔ قطمیر کہتے ہیں چھلکے کو جو کھجور کی گٹھلی پر ہے۔ پردہ ہے ہلکا سا جیسے پیاز پر ہوتا ہے۔ جو شریک لوگوں نے از خود بنا رکھے ہیں وہ اتنی ملکیت بھی نہیں رکھتے۔ مقبوضات و ملوکات خدائی ہیں سے ۔

آگے ارشاد ہے :۔

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ (حوالہ مذکور)

(ترجمہ) اگر پکارو تم اون کو نہ سنیں گے پکارنا تمہارا اور اگر سنیں گے نہیں جواب دیں گے تم کو۔ اور دن قیامت کے کفر کریں گے ساتھ شرک تمہارے کے اور نہ خبر دیگا تجھ کو مانند حق تعالیٰ خبردار کے۔

ف :۔ یعنی اللہ سے زیادہ احوال کون جانے۔ وہی فرماتا ہے کہ یہ شریک غلط ہیں۔

اور ملاحظہ فرمائیے :۔

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُوْنَ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَاءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِيْنَ (احقاف پارہ ۲۶)

(ترجمہ) اور کون شخص ہے بہت گمراہ اوس شخص سے کہ پکارتا ہے سوا خدا کے۔ اوس شخص کو کہ نہ جواب دے اوس کو دن قیامت تلک اور وہ پکارنے اون کے سے غافل ہیں اور جس وقت اکٹھے کئے جاویں گے لوگ ہوں گے وہ (جھوٹے معبود) واسطے اون کے دشمن۔ اور ہونگے عبادت اون کی کا انکار کرنے والے۔

ف :۔ یعنی ان معبودان باطل کو ان جھوٹے مریدوں اور پرستاروں کی چیخ پکار کا کوئی پتہ و علم مطلق نہ ہوگا۔ وہ انکار کر دیں گے۔ اور وہ لوگ ان مریدوں کے دشمن بھی ہونگے۔ اس لئے کہ ہم نے تم کو کب کہا تھا کہ تم ہمارے بعد مرنے کے ہمارے نام کا وظیفہ پڑھنا اور امداد طلب کرنا۔ اور مرادیں مانگنا اور منتیں ماننا اور چڑھاوے چڑھانا۔ یہ حرکت تمہاری من گھڑت تھی تم کو شیطان نے دھوکا دیا ہے۔ اس لئے آج ہم تم سے بالکل بیزار ہیں، جاؤ اپنے کئے کی سزا بھگتو۔

سوال۔ بعض لوگوں کو جب کہا جاتا ہے بھلے لوگو بجز خدائے دو جہاں کے کسی سے بھی امداد نہ طلب کرو اور نہ کسی کو پکارو۔ کیونکہ حسب ارشاد خداوندی مندرجہ آیات کوئی جواب تم کو نہ دیں گے۔

جواب۔ دیتے ہیں کہ اگر اللہ کو پکارا جائے تو وہ بھی تو جواب نہیں دیتا۔ اگر اللہ جواب دیدے اور سن لیں تو ہم اوروں کو پکارنا چھوڑ دیںگے یہاں یکساں حالت ہے۔

جواب الجواب۔ افسوس تم لوگوں نے انسان اور رحمان کو یکساں سمجھ لیا۔ قرآن میں ارشاد ہے کہ تم مجھ کو پکارو میں تمہاری پکار کو پہنچوں گا۔ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ باقی کسی کی نسبت ایسا ارشاد نہیں فرمایا کہ وہ بھی تمہاری پکار کو پہنچ جاویںگے۔ بلکہ ان کی حالت وہی ہے جو آیات موصوفہ میں درج ہے۔ واللہ الہادی۔

اور ارشاد ہے :۔

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ (الذاریات پارہ ۲۶)

(ترجمہ) پس بھاگو طرف اللہ کے تحقیق میں واسطے تمہارے اس سے ڈرانیوالا ہوں ظاہر اور مت مقرر کرو ساتھ اللہ کے معبود دوسرا تحقیق میں واسطے تمہارے اس سے ڈرانے والا ہوں ظاہر۔ یعنی مصائب دنیوی و اخروی میں بھاگ کر اللہ کی پناہ میں داخل ہو جاؤ۔ اور کوئی جائے پناہ نہیں ہے۔ جیسا کہ دوسری آیات میں اس کی تصریح ہوگی۔

رب العالمین! مجھ کمترین کو اور جملہ مسلمین کو اپنی توحید پر چلانا اور مارنا۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(محمد عبدالرحیم متعلم جامعہ فضل حسنی عثمانی)

دردناک آہ

(از مولوی محمد یوسف صاحب خوشنگری)

اے انسان تیری عجیب حالت ہے تو ایک بات کا یقین کرتا ہے اور اس کو بھول جاتا ہے۔ ایک چیز کی مضرت کو سمجھتا ہے مگر اس میں گرفتار ہوتا ہے۔ تو لوگوں سے ڈرتا ہے حالانکہ اللہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ صرف اسی سے ڈرا جائے۔ تیرا نفس تجھ کو ایک گمان پر عمل کے لئے مجبور کرتا ہے۔ اور افسوس تو اپنے نفس کو یقین پر عمل کرنے کے لئے مجبور نہیں کر سکتا۔ تو اپنے غرور پر مسرور ہے اور انجام سے بے خبر تجھ کو اپنی ذات پر گھمنڈ ہے۔ اور وحدہ لاشریک لہٗ کو بھولا ہوا ہے۔ غور اور فکر کر۔ کیا تو نے کسی کی موت نہیں دیکھی؟ بے شک دیکھی ہے۔ خبردار ہو جا۔ تیرا بھی وہی حال ہونے والا ہے۔ تیرا کفن تیرا انتظار کر رہا ہے۔ اور قبر تیری راہ دیکھ رہی ہے۔ اپنی آنکھیں کھول۔ دوسروں کی حالت سے نصیحت پکڑ۔ اس دنیا میں نہ کوئی رہا ہے نہ رہیگا۔ بڑے بڑے تاجداران اولوالعظم پیوند خاک ہو گئے۔ پھر تو کس شمار میں ہے۔

وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا

عمل صالح و صدقہ حسنہ کے ٹکٹ کو اپنے لئے قبل از موت غنیمت گن۔ کاش تیرا دل میری اس نصیحت کو قبول کرے

اے خدا مسلمان جس حال میں ہیں تجھ سے مخفی نہیں۔ ان کا دین کمزور، ان کی دنیا بے چین۔ آہ! مسلمان تیرے ہو کر تجھے بھول گئے۔ اے خدا یہ غافل ہیں مگر تو غافل نہیں۔ یہ قصوروار ہیں مگر معافی تیرے ہی ہاتھ میں ہے ان کی خبر لے۔ ان کو اپنے چہرہ کے خدمیں پناہ دے۔ نور رسالت سے ان کو ڈھانپ لے اور ان کو اپنی محبت کے زمزم سے دھو ڈال تاکہ

فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ

کی تجلی سے ان کا رنگ بدل جائے۔ تیرا حکم [illegible]

اور تیرا ارادہ کون خیکوں۔ اے خداوہ [illegible]

آنکلا کہ تیرے رحم و کرم کی گھٹائیں جھوم جھوم کر اٹھیں گی اور تیرے نام لیوا بیکس مسلمانوں پر امنڈ امنڈ ہو کر برسیں گی۔ اے خدا اب تو مسلمان اس حال کو پہنچ گئے ہیں کہ اغیار بھی اس پر آہ اور دردناک آہ سے اشک حسرت بہا رہے ہیں۔ تو ارحم الراحمین ہے۔ ان کمزور مسلمانوں کو اپنے فضل و کرم کی گود میں لے لے۔ ان کی بگڑی سنوار دے۔ ایمان سے معطر کر، اخلاص سے منور کر، رضا و تسلیم کی خلوت میں ان کی آرامگاہ بنا۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ان کا ایمان اور عمل ہو۔

اے خدا میری دعا اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کی تعمیل ہو۔ ورنہ میں کیا، میری فریاد کیا اور میرا مانگنا کیا۔ تیرے علم سے کچھ اوجھل ہو تو کوئی تجھے مطلع کرے۔ علیم تو، خبیر تو۔ دور ہو تو دعا کی درخواست بھیجی جائے۔ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا۔ قریب تو اتنا کہ حبل الورید سے بھی قریب تر۔ رحم میں کمی ہو تو کوئی رحم دلائے۔ تو تو خود ارحم الراحمین ہے۔ تیرا حکم و فعل یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ۔ پھر کہنے سننے کو کیا رہا۔

ہاں تجھ سے باتیں کرنے میں جو لطف آتا ہے وہ پاکی اور قرب کا موجب ہوتا ہے۔ اس لئے اور اتنا کہوں گا کہ اے خدا میری ازلی تمنا ہے کہ پرسشِ عمل کے دن ہمارا نامۂ اعمال قرآن و سنت ہی نکلے۔ اپنی بساط سے باہر آرزو لے کر آیا ہوں لیکن اے خدا مجھے نہ دیکھ اپنے کو دیکھ تو وہ کر جو تیری خدائی کے شایان ہو اور تیری عظمت و جلالت کے سزاوار۔

شکریہ | یہ غریب جماعت اہل حدیث خوشگیری جناب حضرت مولانا بالفضل اولانا ابوالوفا صاحب دامت فیوضہم کے تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہیں کہ انہوں نے ہماری مسجد کو مورخہ ۳- ربیع الاول میں ہمارے پیارے اور پاک اخبار اہلحدیث میں جگہ عنایت فرما کر رہون منت کیا۔ علاوہ ازیں پور جماعت اہل حدیث دیگوت کی طرف سے جناب مولانا عبدالرحمٰن صاحب مدرس نے ہماری غریب مسجد اہل حدیث کی فریاد سن کر بذریعہ ڈاک ..... روپیہ تعمیر مسجد کے لئے بھیجا ہے۔ اس کا بہت ہی شکریہ جماعت ادا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان و اسلام میں برکت دے جو نیک کام کرنے اور نیک کام میں مدد کرنے کی توفیق و ہمت بخشے۔ آمین۔

ارباب کرم و عالی ہمت حضرات سے توقع مزید ہے کہ وہ فی الفور توجہ فرما کر یا خود برائے خدا مسجد کو معائنہ فرما کر تعمیر مسجد سے مصلیوں کو آرام پہنچا دیں کیونکہ برسات سر پر ہے۔ واللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

محمد یوسف موضع خوشگیری ڈاکخانہ پوسند پور ضلع بیربھوم

اسباق حدیثیہ

(مرقومہ مولوی محمد سعید صاحب عربی عالم باپٹلا مدراس)

(۱) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی الجنۃ ومایزال الرجل یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا وایاکم والکذب فان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار ومایزال الرجل یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا۔

(ترجمہ) روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو سچائی کو بے شک سچائی راہ دیتی ہے نیکی کی طرف اور تحقیق نیکی راہ بتاتی ہے جنت کی طرف اور ہمیشہ آدمی سچ کہتا ہے اور قصد کرتا ہے سچ کا یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے اللہ کے نزدیک سچا اور بچو تم جھوٹ سے بے شک جھوٹ راہ دکھاتا ہے گناہ کی طرف اور گناہ راہ دکھاتا ہے آگ کی طرف اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور قصد کرتا ہے جھوٹ کا یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے اللہ کے پاس بڑا جھوٹا۔ (بخاری ومسلم)

(۲) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم بدگمان سے پس تحقیق بدگمان پر چلنا بہت جھوٹی بات ہے۔

(بخاری ومسلم)

(۳) وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والجلوس بالطرقات قالوا یارسول اللہ مالنا بد من مجالسنا نتحدث فیھا قال فاما اذا اتیتم فاعطوا الطریق حقہ قالوا وما حقہ قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنھی عن المنکر (متفق علیہ)

روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بچو تم بیٹھنے سے راہوں میں۔ بولے یارسول اللہ ضرور ہے ہم کو بیٹھنا بات کرتے ہوئے اس میں۔ فرمایا جب آؤ تم تو دو تم راہ کا حق۔ بولے کیا ہے حق اس کا فرمایا نیچے کرنی آنکھ اور باز رہنا آزار دینے سے اور جواب دینا سلام کا اور بتانا اچھی بات کا اور منع کرنا بری بات سے۔ (بخاری ومسلم)

(۴) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعس عبد الدینار والدرھم والقطیفۃ ان اعطی رضی وان لم یعط لم یرض اخرجہ البخاری

(ترجمہ) روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہلاک ہوا بندہ دینار اور درہم اور روئی کا اگر اسکو پایا راضی ہوا اگر نہ پایا تو راضی نہ ہوا۔ روایت کیا اس کو بخاری نے)

(۵) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تشبہ بقوم فھو منھم۔ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا

فتاویٰ

س ۱۸۸ تراویح باجماعت مسجد کے اندر ۳۰ روز ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(سائل حاجی امیداللہ بیواس ضلع مالدہ)

ج ۱۸۸ جائز ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تین دن باجماعت نماز تراویح پڑھائی تھی۔ اور اس کو خلیفہ ثانی نے پسندیدہ رسالت سمجھ کر مستقل جماعت کا انتظام کر دیا۔ جزاہ اللہ۔ اب اس کے سنت سنیہ ہونے میں کوئی شک نہیں کرنا چاہئے۔ اللہ اعلم

س ۱۸۹ ایک قربانی میں سات گھر کے آدمیوں کا شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۸۹ چونکہ ایک گھر پر ایک قربانی ہے۔ اس لئے گائے میں سات ایسے گھر جن پر قربانی واجب ہے شریک ہو سکتے ہیں اور حدیث میں (۱۰) کا شرکت جائز ہے۔ یہی مضمون اس حدیث کا ہے۔ (قریب قریب یہ مسائل)

س ۱۹۰ ہندہ ایک عورت ہے جس کے تین بچے موجود ہیں اور عرصہ تین سال سے ہندہ کا خاوند لاپتہ ہے۔ اور ہندہ کے وارثوں نے اس کے خاوند کو تلاش بھی نہیں کیا۔ اب ہم لوگ آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ زید و بکر دو شخص ہیں۔ اور ہندہ کی ایک لڑکی جو کہ جوان تھی اس نے بکر کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا۔ اب ہندہ اپنا نکاح زید سے کرنا چاہتی ہے۔ اور زید و بکر دونوں حقیقی بھائی ہیں۔ اب ہم کو یہ تحریر فرماویں اور قرآن اور حدیث سے بھی ثابت کر کے فتوے دیں۔ تاکہ ہم کو یہ ثابت ہو جاوے کیا جائز ہے یا ناجائز؟

(غلام حسین شیخ مقام ساماٹ ... جہانگیر)

ج ۱۹۰ مفقود الخبر کی بیوی (جو بالکل لاپتہ ہو گیا ہو) چار سال تک انتظار کرنے کے بعد شرعی فتوے حاصل کر کے عدت وفات چار ماہ دس دن گذار کر نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کا یہی فیصلہ فتویٰ کی مستند کتاب ردالمختار میں بوقت ضرورت اس پر عمل کرنا جائز لکھا ہے۔

ص ۲۔ زید اور بکر دو بھائی ہیں۔ ہندہ اور زینب دونوں ماں بیٹی ہیں۔ بکر زینب سے نکاح کرے اور زید ہندہ سے حسب جواب حصہ ملا پڑھا ہے تو شرعاً منع نہیں۔ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ الآیہ اعلم عند اللہ۔

(داخل غریب فتہ ۲م)

فتاوی اسی قدر تھے۔ (مفتی)

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۴)

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے مشابہت کی کسی قوم کی سو وہ انہیں میں سے ہے۔ روایت کیا ابوداؤد اور ابن حبان نے۔

(۶) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی ادم خطاءٌ وخیر الخطائین التوابون اخرجہ الترمذی۔

(ترجمہ) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساری اولاد آدم کی خطا سے بھری ہے اور بہترین خطا کرنے والے توبہ کرنے والے ہیں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے

(۷) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب۔ اخرجہ ابوداؤد

(ترجمہ) روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم حسد سے بچو بیشک حسد کھا جاتا ہے نیکی کو جیسے کھا جاتی ہے آگ لکڑی کو۔ روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے۔

(۸) عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب۔

(ترجمہ) اور روایت ہے اسی سے (یعنی ابو ہریرہ) کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زور آور نہیں ہے پہلوانی سے بس زور آور وہ ہے کہ غالب ہو نفس پر اپنے غصہ کے وقت (بخاری ومسلم)

(۹) عن ابی ذر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یرویہ عن ربہ قال یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا۔ (اخرجہ مسلم)

روایت ہے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے نقل کی اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بات میں جو روایت کی حضرت نے رب سے فرمایا اے میرے بندو میں نے حرام کیا ظلم کو اپنی ذات پر اور کیا میں نے اس کو تم میں حرام سو نہ ظلم کرو تم آپس میں روایت کیا مسلم نے۔

(۱۰) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان لا یجتمعان فی مؤمن البخل وسوء الخلق۔

(ترجمہ) روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتیں ہیں کہ جمع نہیں ہوتیں مومن میں بخیلی اور بدخلقی۔ روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے۔

(۱۱) عن ابی صرمۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ضار مسلما ضارہ اللہ ومن شاق مسلما شاق اللہ علیہ۔

(ترجمہ) روایت ہے ابی صرمہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے دیا مسلمان کو ضرر دیگا اس کو اللہ اور جو سختی کرے گا مسلمان پر سختی کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ روایت کیا ابوداؤد اور ترمذی نے۔

(باقی)

مہر نبوت رحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت ... از قاضی سلیمان منصورپوری مرحوم۔ قیمت ... (دفتر اہلحدیث)

متفرقات

اعوان و انصار اہلحدیث کا اس وقت سب سے مقدم تبلیغی فرض یہی ہے کہ توحید و سنت کے علمبردار شرک و بدعت کے دشمن اخبار اہلحدیث کی بہاں تک ہو سکے امداد کریں۔ آپ حضرات سے مخفی نہ ہوگا کہ معاندین اسلام اپنے اپنے مذاہب کی تبلیغ میں زور و شور سے سرگرمی سے کر رہے ہیں۔ تو اہل حق کو اپنے سچے مذہب اسلام کی اشاعت میں تن من دھن سب کچھ قربان کر دینا چاہئے۔

مقام مسرت ہے کہ اہلحدیث کی درد مندانہ اپیلوں سے چند صاحب دل بے قرار ہوئے۔ انہوں نے نئے نئے خریدار بہم پہنچائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ علی ہذا القیاس دیگر احباب سے بھی ایسی ہی توقع رکھتے ہیں۔

واعظین و مبلغین اسلام کو بھی اہلحدیث کی توسیع اشاعت کی پرزور کوشش کرنی چاہئے۔ کیونکہ یہ بھی ایک تبلیغی خدمت ہے۔ کون نہیں جانتا کہ فی زمانہ اہلحدیث جیسا زبردست جری سپاہی مخالفین اسلام کے حملوں کے انسداد کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے اور کما حقہ ان کی سرکوبی کرتا ہے۔ لہذا ایسے خیرخواہ اسلام کی حفاظت کرنا اس کو بام ترقی پر پہنچانا جملہ ناظرین و واعظین کرام کا فرض ہے۔

ماسٹر صاحب نہیں قاضی صاحب سابقہ پرچہ میں معاونین غریب فنڈ میں ماسٹر سکندر خان صاحب مانسہرہ کی طرف سے مبلغ للعہ امداد غریب فنڈ غلط درج ہو گئے ہیں۔ دراصل وہ مبلغات قاضی محمد عبد اللہ صاحب بیلہ مانسہرہ کی طرف سے تھے۔

ترجمان وہابیہ جو مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم بھوپالی کی دیرینہ تصنیف ہے۔ عرصہ سے نایاب تھی۔ مدیر مبلغ امرتسر نے ثنائی برقی پریس امرتسر سے طبع کرائی ہے۔ جس میں مسئلہ جہاد، لفظ وہابی کی تحقیق، جماعت کا مسیحیہ محمد ابن عبد الوہاب نجدی کا معتقد نہ ہونا وغیرہ عمدہ مضامین ہیں۔ قیمت ۴ر۔ دفتر مبلغ امرتسر یا دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔

قرآنی لیکچر مفت علامہ سید رشید رضا مرحوم ایڈیٹر المنار مصر کا قرآن مجید پر عالمانہ لیکچر ہے۔ جو ایڈیٹر صاحب "ایمان" پٹی ضلع لاہور نے کتابی سائز میں طبع کرایا ہے۔ پتہ مذکورہ سے مفت طلب کریں۔

احباب کو اطلاع میں بعد اختتام تعطیلات موسم گرما واپس چندوسی آ گیا ہوں۔ احباب کرام و جلسہ و مناظرہ کرانے والے حضرات مطلع رہیں۔

ابو مسعود خان قمر بنارسی محلہ کاغذی چندوسی ضلع مراد آباد (یو۔پی)

تلاش گمشدہ میرا بھتیجا مسمی رحمت اللہ عرف بابو عمر تخمیناً ۱۰ سال قد درمیانہ۔ رنگ سفید گندم مائل، ناک و کان میں سوراخ کا نشان، اردو خوان۔ ترجمہ قرآن شریف پڑھ رہا تھا۔ سلائی کا کام جانتا ہے۔ موسم برسات سے لاپتہ ہے۔ جو صاحب پتہ لگا دیں گے انکو مبلغ ۲۵ روپیہ انعام دیا جاویگا۔ المرقوم ۱۴ جولائی

عیدو میاں معرفت انجمن اہل حدیث۔ محلہ اسلیگنج شہر مرزا پور۔

انجمن اہل حدیث مرزا پور کا تیرھواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۵-۱۶ مئی سنہ ۳۲ء منعقد ہوا۔ جس میں جناب مولانا محمد ابوالقاسم صاحب۔ قاری احمد سعید صاحب، مولوی عبد الغفار حسن صاحب رحمانی عمر پوری وغیرہم نے اپنی اپنی تقریروں سے لوگوں کو محظوظ کیا۔ (سکرٹری انجمن اہل حدیث مرزا پور)

اہل حدیث پنشنروں کی فہرست مرتب کرنے کیلئے اہلحدیث ۲۔ جولائی سنہ ۳۲ء میں اعیان جماعت کو توجہ دلائی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے مندرجہ ذیل اسم گرامی موصول ہوا ہے (۱) سید عبد الواحد صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر ساکن محلہ میدانہ قصبہ جیند ریاست جیند بنارس۔

پنجاب پیچھے رہ گیا صوبہ یو۔پی میں سب سے پہلے اس تحریک کی تائید شروع ہوئی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ صوبہ پنجاب سے آج (۱۳) جولائی تک کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

واعظ شیریں بیان جوشِ تحقیق سنت اہل حدیث ہونے کے علاوہ تبلیغ توحید و سنت عمدہ طریق سے کر سکتا ہو۔ انجمن اہل حدیث میرپور ریاست جموں کو ضرورت ہے۔ بانی کو اطلاع بذریعہ خط و کتابت کریں۔

ایم فضل الدین بھٹی وکیل میر پور ریاست جموں۔

ضرورت ملازمت خاکسار حافظ قرآن اور مذہب کا اہل حدیث ہے۔ بچوں کی تعلیم سے خوب واقفیت رکھتا ہے۔ نیز امامت کے فرائض ادا کر سکتا ہے۔ جن صاحبان کو خاکسار کی خدمات کی ضرورت ہو ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔ معرفت منشی فضل الدین خریدار اہلحدیث بارٹیوال۔ ڈاکخانہ بدووال ضلع لدھیانہ (پنجاب)

مدرسہ جھنڈے نگر مسمی بہ سراج العلوم جو کہ عرصہ تخمیناً ۵ سال سے باہتمام جناب حاجی نعمت اللہ خان صاحب چل رہا ہے۔ مجھے کئی بار امتحان لینے کا اتفاق پڑا۔ اکثر طلباء امتحان میں کامیاب رہے۔ امسال بغرض امتحان ششماہی مجھے آنا پڑا۔ اور میں نے بدستور سابق طلباء کے امتحانات لئے۔ اور اس مدرسہ میں جملہ علوم و فنون عربیہ پڑھائے جاتے ہیں اور ایک شعبہ حفظ قرآن شریف کا بھی ہے۔ نتیجہ امتحان سے ظاہر ہے کہ مہتمم مدرسہ اور مدرسین کی محنت و کوشش قابل داد ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ اس مدرسہ کو تادیر قائم رکھے اور یہ فیض برابر جاری رہے۔

(خاکسار محمد منیر خان مدرس اول مدرسہ سعیدیہ رحمانیہ بنارس شہر)

مدرسہ جھنڈے نگر مسمی سراج العلوم میں تقریباً ستر طلباء کو قرآن و حدیث و جملہ فنون کی تعلیم دی جاتی ہے چار مدرسین ہیں۔ تیس طلبا ایسے ہیں جن کا بار کفالت مدرسہ کے ذمہ رہتا ہے۔ وقت کی مجبوری سے ان تمام اخراجات کی برداشت کرنے سے معذوری ہے۔ اور بہت دشوار ہو گیا ہے اسی وجہ سے مجبور ہو کر اس علمی درسگاہ کے قائم رہنے کیلئے مولوی عبد الجبار خان صاحب کو مدرسہ کا سفیر مقرر کیا ہے۔ جملہ برادران اسلام کی خدمت میں گذارش ہے کہ جہاں پر مولوی صاحب موصوف پہنچیں آپ لوگ ضرور مدرسہ کی امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (خاکسار نعمت اللہ خان مہتمم مدرسہ سراج العلوم)

ملکی مطلع

کانگرس کا آخری فیصلہ

عرصے سے یہ بات کانگرس کے زیر غور تھی کہ اسمبلی میں وزارتوں کے عہدے قبول کئے جائیں یا نہ۔ بہت دنوں تک اس میں ردوکد ہوتا رہا۔ کانگرس کی ایک پارٹی عہدے قبول کرنے کے حق میں تھی۔ اس کی نیت یہ تھی کہ ہم عہدے حاصل کرکے ملکی خدمت اچھی طرح کرسکیں گے دوسری پارٹی جو اس کے خلاف تھی اس کا خیال تھا کہ (بقول جس کا کھائیں اس کا گائیں) حصول تنخواہ من مانی خدمت بجالانے سے مانع ہوگا۔ پہلے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم عہدے قبول کرنے کو تیار ہیں بشرطیکہ صوبوں کے گورنر ہماری کارروائی میں عدم مداخلت کا وعدہ کریں۔ جس کے جواب میں نہ صرف گورنروں بلکہ وائسرائے نے بھی اس قسم کا وعدہ کرنے سے انکار کردیا۔ جس کی وجہ ہم گذشتہ پرچے میں بتا آئے ہیں کہ ان کا انکار کرنا بجا تھا کیونکہ انڈیا ایکٹ (جدید اصلاحات) کی رو سے وہ ایسا کرنے کے مجاز تھے۔

انڈیا ایکٹ پارلیمنٹ لندن کا تجویز کردہ ہے۔ جس کو کوئی بڑے سے بڑا افسر بھی رد نہیں کرسکتا۔ ہم نے گذشتہ ہفتے یہ بھی لکھا تھا کہ کانگرس کے بعض ممبر اعلےٰ درجے کے قانون دان ہیں۔ اس لئے یہ راز ان سے مخفی نہیں ہوگا کہ وائسرائے بھی پارلیمنٹ کے فیصلہ کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا۔ پھر انہوں نے اپنی بات پر اصرار کیوں کیا۔ اس کی وجہ بھی ہم اسی جگہ بتا چکے ہیں۔ بہر حال اب کانگرس نے فیصلہ کرلیا ہے کہ وہ عہدے قبول کرے گی۔ بہت اچھا ہوا۔ اب ہم کانگرس کو اسلامی نقطۂ نگاہ سے ایک خوشخبری سناتے ہیں جو یہ ہے:-

پیغمبر اسلام (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا ہے حکومت سے عہدے طلب نہ کرو لیکن اگر وہ خود کوئی عہدہ تمہیں دے تو اُسے قبول کرلو۔ جو شخص اس طریق سے عہدہ قبول کریگا خدا اس کے کام میں مدد دیگا۔

اس سیاسی حدیث کے ماتحت ہم امید رکھتے ہیں کہ کانگرس کے عہدیداروں کو خدا کی طرف سے توفیق عمل ملیگی۔ لیکن شیخ سعدی کا ایک حکیمانہ جملہ (جو الفاظ میں مختصر مگر معنے میں وسیع ہے) ہمیں خوف دلاتا ہے۔ جسکے الفاظ یہ ہیں:-

دو بادشاہ در اقلیمے نہ گنجند

ہمیں خطرہ ہے کہ یہ جملہ اپنے معنی کی وسعت کے لحاظ سے اس طریق حکومت کو بھی شامل نہ ہو جائے جو برطانیہ نے ہندوستان میں جاری کیا ہے یعنی وزارت مع وزارت عظمیٰ اس جماعت کے حصے میں آئیگی جس کے ممبران کو اکثریت حاصل ہوگی۔ جسکو اگر دیسی حکومت کہا جائے تو بالکل بجا ہے مگر انگریزی گورنر کی اس پر کڑی نگرانی جو وزراء کی کارروائی میں مداخلت تک پہنچتی ہو۔ دیسی حکومت سے بالاتر دوسری حکومت ہے۔ اس قسم کی دورنگی حکومت کو انگریزی میں ڈومنین سٹیٹس (Dominion Status) کہتے ہیں۔ ایسی حکومت کے چلنے میں ہر قدم پر خطرہ رہتا ہے۔ خدا انجام بخیر کرے سہ

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

سرکاری اشتہارات کے متعلق

پنجاب اسمبلی میں سوال وجواب

آج تک گورنمنٹ کا یہی دستور رہا ہے کہ سرکاری اشتہارات اس کی اجازت سے بعض اخباروں کو ملتے ہیں اور بعض کو نہیں، اس قانون کے ماتحت حکام مجاز کا طرز عمل قابل غور ہے جس کی طرف ان کا رجحان قلبی ہوتا ہے اس کو فائدہ پہنچا دیتے ہیں۔ ان کو ایسی تقسیم کوئی چیز مانع نہیں ہوسکتی۔ جیسے جھنگ کے [illegible] اشتہارات لاہور کے مرزائی اخبار پیغام صلح میں نکلتے ہیں۔ کیونکہ قرضہ بورڈ کا صدر لاہوری مرزائی جماعت کا ایک فرد ہے۔ اسی لئے وہ بغرض امداد بورڈ مذکور کے اشتہارات اسی اخبار کو بھیجتا ہے۔ کسی اور اخبار کا اس کو خیال نہیں۔ اگر ہے تو شاذ ونادر۔ خیر وہ جانے اور اس کا انصاف۔

پنجاب اسمبلی میں وزیر اعظم پر عدالتی اشتہارات کے متعلق چند سوالات کئے گئے جن کا جواب انہوں نے دیا ہمارے خیال میں وہ جواب نہیں بلکہ جواب سے جواب ہے۔ اس بارے میں ہمیں جو کچھ معلوم ہے وزیر اعظم (پنجاب) کو اس سے مطلع کرنا ہم ضروری جانتے ہیں۔ جس کی تفصیل یوں ہے کہ ایک دفعہ ہائی کورٹ پنجاب نے اعلان کیا تھا کہ سرکاری اشتہارات ایسے اخبارات کو دیئے جائیں جن کی اشاعت ایک ہزار سے زائد ہو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ عمل طور پر اس اعلان کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ بہت سے ایسے اخباروں میں عدالتی اشتہارات دیکھے جاتے ہیں۔ جو ہزار سے بہت کم اشاعت رکھتے ہیں۔ جس کا ثبوت پریسوں (مطبعوں) کی روزانہ تحریری کارروائی (رجسٹر) سے ہوسکتا ہے۔ یہ طریقہ صحیح نہیں معلوم ہوتا کہ پہلے سے کوئی تاریخ مقرر کرکے سرکار کا آدمی ڈاک خانے میں اگر اخبار شماری کرے۔ اس میں بڑی پیچیدگی ہے جو حکومت کے افسروں کی نظر سے پوشیدہ نہیں۔ ہم ممبران پنجاب اسمبلی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اسمبلی میں یہ سوال اٹھائیں کہ ہائیکورٹ کے فیصلے کو ملحوظ رکھا جاتا ہے یا نہیں سہ

درخانہ اگر کس است یک حرف بس است

گراموفون، حکومت انگریزی اور ترکی

ہم نے گذشتہ سالوں میں حکومت کو بارہا توجہ دلائی ہے کہ گراموفون جو گھروں میں بجائے جاتے ہیں اس سے غریب طبقے کو سخت تکلیف ہوتی ہے عشرت پسند لوگ آدھی رات تک بلکہ اس سے بھی زیادہ [illegible] بلند مکانوں کی چھتوں پر چڑھ کر گراموفون بجاتے [illegible] ہیں۔ اس سے حکومت از راہ غریب پروری ان لوگوں

کے لئے وقت مقرر کر دے۔ اور پولیس کو حکم دیدے کہ کوئی شخص مقررہ وقت کے بعد نہ بجائے اگر بجائے تو تحصیل منزل میں جاکر بجائے۔ یہ بھی عرض کیا تھا کہ نفس آواز سے تکلیف ہونے کے علاوہ بعض ریکارڈ بھی ایسے ہوتے ہیں جو شریف لوگوں کی نظر میں فحش کی حد تک پہنچے ہیں۔ ہماری عرض معروض خدا جانے ملکی حکومت کے کانوں تک پہنچی بھی یا نہیں مگر ترکی حکومت نے ایسی تکالیف پر خاص توجہ فرما کر ان کا بہت اچھا انسداد کر دیا۔ ترکی حکومت کے فرمان کو یہاں ہم اس لئے درج کرتے ہیں کہ حکومت پنجاب اور دوسرے صوبوں کی حکومتیں اس سے ترغیب پاکر کسی حد تک غریب رعایا کی تکلیفات کا لحاظ رکھیں۔ چنانچہ وہ فرمان درج ذیل ہے:۔

"انگورہ سے خبر آئی ہے کہ وہاں کی میونسپلٹی نے اہل شہر کے نام یہ احکام صادر کر دیئے ہیں:۔

برسر عام قسم نہ کھاؤ۔ گالی نہ بکو جو وقت آرام کا وقت قرار دیا گیا ہے اس میں نہ گھر میں اور نہ باہر ہرگز شور نہ مچاؤ۔ نہ گراموفون بجاؤ نہ ریڈیو سنو۔ روزی کمانے کے لئے برسر عام گانا بجانا ممنوع ہے سڑکوں اور گلیوں پر کوڑا کرکٹ پھینکنے اور تھوکنے والا گرفتار کر لیا جائیگا۔ مقامات عامہ (سینما۔ تھیٹر۔ ہوٹل۔ سٹیشن وغیرہ) پر ناکافی یا نازیبا لباس پہن کر ہرگز نہ آؤ۔ کھڑکیوں میں کھڑے ہوکر قالین کو جھاڑنا اور پھٹکنا منع ہے۔ سڑکوں پر کوئی شخص پکار کر سودا نہیں بیچ سکتا صرف بعض چھوٹی گلیوں میں معمولی طور پر آواز دے کر بیچنے کی اجازت ہے سڑکوں پر جانوروں کو لڑانا، ہجوم جمع کرنا، شور مچانا جرم ہے۔ رات کے آٹھ بجے سے صبح کے آٹھ بجے تک کوئی موٹر والا "ہارن" نہیں بجا سکتا ورنہ اس پر مقدمہ چلایا جائیگا"

(انقلاب لاہور ۳۰ جون ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث: یہ احکام انگورہ (ترکی) کی بلدیہ کی طرف سے ہیں۔ پنجاب کی بلدیات کا حال ہمیں معلوم ہے کہ وہ ایسا نہیں کریں گی۔ یوں کا تو یہ حال ہے کہ جب ان میں تجویز پیش ہوتی ہے کہ عصمت سوز طوائف کو شہر سے باہر رکھا جائے تو ان سے تعلق رکھنے والے یا ان کی سفارش ملنے والے ممبر اس تجویز کو گرا دیتے ہیں۔ اسلئے ہم گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ رات کے وقت غرباء کو آرام کی نیند سونے کا موقع بہم پہنچائے۔ تاکہ وہ لوگ دن کے وقت محنت مزدوری کر کے یا دفتروں میں اپنے فرائض مفوضہ ادا کر کے اپنی اور اپنے عیال کی پرورش کر سکیں۔

(نوٹ) جن دنوں ہم نے پہلے پہل آواز اٹھائی تھی ان دنوں حکومت میں ہمارا حصہ اتنا نہ تھا جتنا کہ آج کل ہے۔ اب تو بقول میاں عبدالحی صاحب وزیر تعلیم پنجاب، حکومت دیسیوں ہی کی ہے۔ اس لئے ہم اس اپنی حکومت سے (پہلے کی نسبت) قبولیت کی امید زیادہ رکھتے ہیں کہ ہم غریبوں کو ان عشرت پسندوں سے نجات دلائیگی۔

فلسطین کی تقسیم

عربوں اور یہودیوں کے بہت سے جانی و مالی نقصان کے باوجود (بعد از خرابی بسیار) نتیجہ وہی ہوا جو ایک انگریزی ضرب المثل سے قیاس کیا جاتا تھا۔ جو نہایت دور اندیشی اور سیاسی حکمت عملی پر مبنی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

Divide and Rule

یعنی تقسیم کرو اور حکومت کرو۔

حکومت برطانیہ نے فلسطین کی رفع نزاع کی خاطر ایک کمیشن مقرر کیا تھا جس نے ایک مفصل رپورٹ مرتب کر کے پیش کی ہے۔ جسے ملک معظم کی حکومت نے منظور فرما لیا ہے اس رپورٹ کی سفارشات کے مطابق ملک کے ایک حصے پر خالص یہودیوں کی حکومت ہوگی دوسرے حصے پر خالص عربوں کی۔ دونوں کے بیچ میں تیسرا حصہ جس میں بیت المقدس اور بیت اللحم (مولد مسیح علیہ السلام) شامل ہیں۔ حکومت برطانیہ کے قبضے میں رہیگا۔ جو بظاہر فریقین کو ایک دوسرے پر ظلم و زیادتی کرنے سے روکیگی۔

مذہبی نقطۂ نگاہ سے بیت المقدس اور بیت اللحم یہی دو مقام مقدس ہیں جو برطانیہ نے اپنے قبضے میں رکھے ہیں۔ ان مقامات کی وسعت غالباً ریاست مالیرکوٹلہ اور کپورتھلہ جتنی ہوگی یا کسی قدر کم و بیش۔ اسکے باوجود یہودیوں اور عربوں کو یہ بھی اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے خاص علاقوں میں اراضی وغیرہ حاصل کر کے رہائش اختیار کر سکتے ہیں۔ ایسا ہونا بظاہر قانون دول کے لحاظ سے کچھ خلاف ضابطہ نہیں۔

غالباً عرب اس تقسیم سے راضی نہیں ہونگے اور حسب بیان اخبارات یہود بھی اس سے مطمئن نہیں ہونگے۔ لیکن موجودہ سیاست کے ماتحت ہم سمجھتے ہیں کہ یہود کی بے اطمینانی ظاہری حیثیت سے ہوگی مگر دل سے پسند کرینگے۔ کیونکہ اس تجویز سے یہود قوم کا مقصود مع شے زائد حاصل ہو جائیگا۔

ہمارا خیال ہے کہ فلسطین کی مجوزہ تقسیم کو وہاں کے عیسائی باشندے بھی ناپسند کریں گے۔ اگرچہ برطانیہ نے عیسائیوں کے دلی جذبات کا بہت لحاظ رکھا ہے یعنی بیت اللحم (مولد مسیح علیہ السلام) یہودیوں کے قبضے میں نہیں دیا۔ بلکہ اپنے قبضے میں رکھا ہے۔ کیونکہ اس سے متعلق عیسائیوں کے مذہبی جذبات کا احترام ملحوظ رکھا گیا ہے۔ تاہم عیسائیوں اور یہودیوں کے درمیان جو فیت (زیادہ عداوت) موجود ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہے جو یہودیوں اور مسلمانوں میں پائی جاتی ہے۔ کیونکہ یہودی عقیدے کی رو سے مسیحیوں کے مبنی (یسوع مسیح) کی پیدائش اور پیدائش کے علاوہ ذات مسیح ایک ایسی چیز ہے جسے وہ بہت توہین آمیز الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ ادھر مسلمانوں اور یہودیوں میں اس قسم کی کوئی بات نہیں۔ مسلمانوں کو یہودیوں سے یہی شکایت ہے کہ وہ اسلام کے مخالف ہیں۔ ایسے مخالف اور بھی بہت سے دنیا میں بستے ہیں۔ بہرحال اس فیصلے کا نتیجہ بھی قابل دید و شنید ہوگا۔ ایک طرف حکومت اپنے فیصلے کی معقولیت پر اصرار کریگی، دوسری طرف عرب اور عیسائی برطانیہ کے وعدۂ آزادی فلسطین کا مطالبہ کرینگے۔ اس کا نتیجہ وہی ہوگا جو قرآن شریف میں بتایا گیا ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا

حیرت انگیز ایجاد

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ اس کا فائدہ آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائیں گے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی نازبرداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔

امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے :-
نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ روہے (ٹریکوس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں اس کے استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحتیاب ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف عہ (ایک روپیہ) تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

(منگوانے کا پتہ)
منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی (اودھ)

دفع الاوہام } مصنفہ پنڈت دیوپرکاش صاحب۔ مرزا صاحب قادیانی کی مشہور پیشگوئی بابت وفات پنڈت لیکھرام (آریہ) پشاوری کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر کر رکھ دی ہیں۔ وہ پنڈت جی [illegible] مل دیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ [illegible] دس آنے محصول ڈاک علیحدہ۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی بے مثل کتابیں

اثمہ تلبیس } اثمہ تلبیس کی دو حیثیتیں ہیں۔ اول علمی اور تاریخی۔ دوم تبلیغی اور اخلاقی۔ پہلی حیثیت کے اعتبار سے یہ کتاب اپنی نوعیت میں سب سے پہلی اور مفصل کوشش ہے جس میں تاریخی لحاظ سے مدعیان کاذب کے حالات اس شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں کہ زبان اردو کو اس پر بجا فخر ہونا چاہئے۔

عصر حاضر میں جبکہ مسیحیت، الوہیت، مہدویت وغیرہ کی قبیل کے دعوے کر کے دنیا کو لوٹنا ایک قسم کا فیشن ہو گیا ہے۔ "اثمہ تلبیس" کی اشاعت پڑھنے والوں کے لئے بہت دیدہ کشائندہ اور بصیرت افروز ثابت ہوگی۔ کتاب جس قدر مفید ہے اسی قدر دلچسپ بھی ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ پڑھنے والا جان لیتا ہے کہ ...... کا جال بچھانے میں مرزائے قادیان کو جو معمولی سی کامیابی ہوئی وہ ایسے دوسرے دعویداروں کے مقابلہ میں جو پہلے ہو گزرے ہیں عشر عشیر کی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔ کتابت، طباعت اور کاغذ اعلیٰ ہیں۔

قیمت دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ۸) محصول ڈاک ۹ر

سلطان صلاح الدین ایوبی } کونسا مسلمان ہے جو فاتح بیت المقدس سلطان صلاح الدین ایوبی کے نام نامی و اسم گرامی سے واقف نہیں۔ اسی شیر نر نے صلیبی جہاد کے سلسلہ میں تمام یورپ کو نیچا دکھا دیا تھا۔ شام و فلسطین کے میدان جنگ سے اللہ اکبر [illegible] تھے۔ غرضیکہ سلطان کا رعب و دبدبہ تمام یورپ پر اس قدر چھایا ہوا تھا کہ اس کے نام سے لوگ تھرا اٹھتے تھے۔ ان کے مفصل حالات جنگوں اور معرکوں اور اسلامی فتوحات کا نقشہ دیکھنا ہو تو سلطان صلاح الدین نامی کتاب صرف دو روپیہ میں دفتر ہذا سے طلب فرمائیے۔

تحفہ دستگیر یعنی اردو ترجمہ **غنیۃ الطالبین** } محی الدین حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف تصنیف ہے جس میں آپ کی مختصر سی سوانحعمری، آپ کے مقالات، درس و تدریس کے واقعات، زہد و اتقا کی تعلیم، اسلام اور اسلامی تعلیم کی فلاسفی، توحید و سنت کی تاکید میں بے شمار مواعظ حسنہ موجود ہیں۔ غرضیکہ یہ کتاب ہر مسلمان خصوصاً حضرت پیر صاحب کے مریدین باصفا کے ہاں ضرور موجود رہنی چاہئے۔ قیمت صرف دو روپیہ آٹھ آنے (عہ۸)

جدید انگلش ٹیچر } یوں تو انگریزی سکھانے کی بہت سی کتب موجود ہیں۔ مگر جدید انگلش ٹیچر مصنفہ قریشی [illegible] شملہ تمام پر سبقت لے گئی ہے۔ مڈل سے لے کر کالجوں میں تعلیم پانے والے طلباء اس کا استعمال رکھتے ہیں۔ اس لئے اس کی متعدد اشاعتیں ہزارہا کی تعداد میں شائع ہو چکی ہیں۔ معمولی اردو خواں بھی اس کے مطالعہ سے خاصہ انگریزی دان بن جاتا ہے۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ عہ

کشف المحجوب } حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف تصنیف ہے۔ جو فارسی میں تھی مگر اردو خواں ناظرین کے لئے اس کا اردو ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ جس میں تصوف کے تمام مراتب کا مفصل ذکر بیان کیا گیا ہے۔ صوفی صافی کی جامع و مانع تعریف کر کے بتلایا ہے کہ بغیر کتاب و سنت کی پیروی کئے کوئی شخص ان مراتب علیا تک نہیں پہنچ سکتا۔ قابل دید ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنہ۔ (عہ۱۲)

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

مولوی عبدالسلام صاحب بستوی کی تصانیف

اسلامی پردہ [illegible] پر مفصل اور قابل دید مضمون ہے۔ قیمت ۴ر

اسلامی توحید جس میں اسلامی توحید کی حقیقت، اس کی حقیقت اور فرض و مقاصد کو ظاہر کر کے ہر قسم کے شرک سے بچنے کی تاکید ہے۔ خصوصاً تعزیہ، قدری [illegible]، ماتم اور دیگر بدعات سے سخت تاکید سے منع کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۴ر

اسلامی صورت اس کتاب میں کتب حدیث سے اسلامی صورت بتانے اور اس پر کاربند رہنے کا بیان کیا گیا ہے۔ داڑھی اور مونچھوں کے [illegible] پر روشنی ڈالی ہے۔ قیمت صرف ۴ر

منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

16 JUL Y 37

[illegible] ویدک تہذیب [illegible] صاحب

جس میں انہوں نے ویدوں کے اصول کی [illegible] تعلیم و اخلاق پر عمدہ بحث کر کے بدلائل ثابت کیا ہے کہ وید انسانوں کے کلام ہیں۔ الہامی ہرگز نہیں۔ قابل دید ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ۔ قیمت بجائے ۱۲ر کے صرف دس آنے (۱۰ر)

تاریخ المشاہیر جلد از قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم منصورپوری مصنف رحمۃ للعالمین۔ جس میں امام ابو حنیفہ رح، امام مالک رح، امام شافعی رح، امام احمد بن حنبل رح، حضرت موسیٰ کاظم [illegible] امام بخاری رح [illegible] و فقہاء، اولیاء کے حالات درج ہیں [illegible] جو اسلامی دنیا میں [illegible] درخشندہ ہوئے۔ قیمت [illegible]

بیان [illegible] اس میں [illegible] ابن مریم اور وفات و حیات مسیح علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے [illegible] عقائد باطلہ کی تردید ہے۔ قیمت [illegible]

صراط المستقیم [illegible] و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے جو مسلمانوں کے لئے ایک بلند پایہ [illegible] ہے۔ قابل دید ہے [illegible] کتابت، طباعت، کاغذ [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] اسلام کے [illegible] راشدین کا نظام حکومت بتایا گیا ہے۔ قیمت ۱۰ر

نوٹ:- محصول ڈاک ہر کتاب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ [illegible]

منگوانے کا پتہ:- **منیجر اہلحدیث امرتسر**

[illegible] سعادت [illegible]

[illegible] میں حضرت ممدوح نے فلسفہ اسلامی کو اپنے عقلی [illegible] اور جدید سائنس کے مطابق ثابت کیا ہے۔ ایک عمدہ اور بے بہا تالیف ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ۱)

[illegible] مکمل مذہب اہل حدیث کے جملہ مسائل مستند کتب سے اخذ کر کے ایک جا جمع کر دیئے گئے ہیں۔ جس کا مطالعہ ہر اہل حدیث کو [illegible] ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو ابتدائی تعلیم ضرور دینی چاہئے [illegible]

[illegible] المرام [illegible] صاحب [illegible] کتاب ہے [illegible] ایک تحفہ [illegible] نایاب تھی۔ حال ہی میں [illegible] جس کے دو حصے ہیں [illegible] قرآن مجید کیلئے [illegible] بیان کی گئی ہیں۔ قیمت صرف [illegible]

کاذب مرزا مصنف [illegible] محمد عبداللہ صاحب [illegible] مصنف محمدیہ پاکٹ بک۔ جس میں مرزا صاحب [illegible] کاذب پر مفصل بحث کر کے اس پیشگوئی کو غلط ثابت کیا ہے۔ [illegible] بغرض تقسیم ایک روپیہ کے سو۔

[illegible] مرزا مصنفہ مولوی نور محمد صاحب مبلغ و مناظر مدرسہ [illegible] سہارنپور۔ جس میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی [illegible] تمام تصانیف سے [illegible] درج کردی گئی ہیں جن کو [illegible] حضرت [illegible] سعادت کا [illegible] ہے۔ قیمت [illegible]

... ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۴ — نمبر ۳۰

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ... کتاب اللہ وسنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳- نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جو مراسلہ سے لوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست ... سالانہ ... سے
نوابان وجاگیرداران ... سے
عام خریداران ... سے
... ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ... شلنگ
فی پرچہ ... ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۳- جولائی ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

زمزمۂ حمد

(از قلم فدائے توحید مولوی محمد داؤد صاحب شکراوہ ضلع گوڑگانوہ)

خدا کی ذات ہے دونوں جہاں میں ذات لاثانی
وہی دونوں جہاں کا خالق ورازق ومالک ہے
ہے سارا کارخانہ اسکے ادنیٰ سے اشارے پر
جہاں کا ذرہ ذرہ مست ہے اس کی محبت میں
وہی ہے کوہساروں میں وہی ہے آبشاروں میں
اسی کی یاد میں سرشار ہونا دین ایماں ہے
نہ پوچھو حال ان کا جو کہ خاصان الٰہی ہیں
اسی کے نام سے اپنے دلوں کو شاد کرتے ہیں
خدا کے نام پر ہے مست سلطان جہانبانی
الٰہی رحم کردے بندۂ ... عاجز پر

اسی کا نام لیتے ہیں سبھی خشکی و ترانی
اسی کو ہے بقا باقی فنا ہی خلق ہے فانی
اسے زیبا حکومت ہے مسلم اس کو سلطانی
ملائک کرتے رہتے ہیں سدا اس کی ثنا خوانی
وہی ہے مرغزاروں میں وہی ہر چیز کا بانی
اسی کا ذکر ہو ہر دم یہی ہے امر ایمانی
سماجاتا ہے نظروں میں انہوں کے نور یزدانی
اسی کے نور سے کرتے ہیں حاصل نور ایمانی
عربی ہوں یا ایرانی ... ہوں یا افغانی
... ہو ... حقانی

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں ۱۴-۱۵-۱۶ جولائی کو خوب بارش ہوئی۔ موسم میں خنکی پیدا ہو گئی ہے مگر ہوا نہ چلنے سے بعض حبس ہو جاتا ہے۔ حسنات کو اوس بھی کافی پڑتی رہی ہے۔

—— بلدیہ امرتسر کے محکمہ پیدائش و اموات کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۱ تا ۱۷ جولائی ۱۹۷ بچے پیدا ہوئے اور ۱۱۶ اموات واقعہ ہوئیں۔

—— امرتسر سکھ مسلم فسادات کے مقدمات میں سوہن سنگھ جتھیدار کو ۲ سال قید ہوئی۔

—— لاہور میں ماہ جون کے شروع سے ۱۰ جولائی تک تپ میعادی کے ۱۲۹ کیس ہوئے جن میں سے چالیس مریض مر گئے۔ بلدیہ کے محکمہ حفظان صحت کی طرف سے ٹیکہ لگایا جا رہا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کے آئندہ گورنر سر جیری کریک ہوں گے جو قبل ازیں ہوم ممبر پنجاب رہ چکے ہیں۔

—— موگا ضلع فیروزپور میں ایک پوسٹل کلرک بنک سے چھ ہزار روپیہ لیکر بیگ میں ڈال کر جا رہا تھا بیگ راستہ میں کہیں گر پڑا۔ جسے ایک غریب مزدور نے اٹھا کر بغیر طمع نفسانی کے حوالہ پولیس کر دیا۔

—— بمبئی۔ مدراس۔ بنگال۔ سی پی۔ بہار اور اڑیسہ کے صوبوں میں کانگریسی منسٹریاں مرتب کر لی ہیں۔

—— گاندھی جی نے کانگریسی وزراء کو ہدایت کی ہے کہ وہ کفایت شعاری اور خلفاء راشدین (حضرت ابوبکر حضرت عمر رضی اللہ عنہم) کی طرح سادہ زندگی بسر کریں کھدر کے سودیشی کپڑے پہنیں اور تھرڈ کلاس میں سفر کیا کریں۔

—— گورنمنٹ یوپی نے تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا ہے اور بر ساخت سیاسی مقدمات واپس لے لئے ہیں۔

—— [illegible] ۱۸ جولائی۔ مو چی دروازہ کے باہر ایک [illegible] ایک شخص نے خود بخود قتل کر دیا۔

—— پٹنہ ۱۴ جولائی۔ پٹنہ سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر بیہٹا ریلوے سٹیشن پر مدراس (دہلی ایکسپریس) کی ایک انجن اور سات ڈبے لائن سے اتر گئے۔ اس سانحہ پر شرمناک ۱۰۶ مسافر ہلاک اور دو سو سے زائد مجروح ہوئے۔ ہلاک شدگان میں مسلمان پچاس فیصدی تھے۔ جن میں اکثریت پنجاب کی تھی۔

—— شملہ کا اعلان مظہر ہے کہ ۱۴ جولائی کی درمیانی شب کو سرحدیوں نے ایک کیمپ پر حملہ کیا۔ چھ گھوڑے ہلاک اور دس زخمی ہوئے۔

—— حکومت عراق کا ارادہ ہے کہ مملکت عراق اپنی ضروریات خود پوری کیا کرے اور غیر ملکی مال سے بے پرواہ ہو جائے۔

پہلے اسے پڑھئے

خریداران "اہلحدیث" میں سے جن کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ جولائی ۱۹۳۷ء میں ختم ہے انکو اہلحدیث ۲ جولائی میں اطلاع دی جا چکی ہے ان تمام حضرات کی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ ۲۹ جولائی سے پہلے پہلے دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئے۔ ورنہ

۳۰ جولائی کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

نوٹ} اخبار ہذا کا ص۱۲ ملاحظہ فرمائیں۔ (مینیجر)

مرغی کے انڈا میں گائے کا بچہ | محمد بشیر صاحب ٹھیکیدار کان پور سے اطلاع دیتے ہیں کہ ایک مرغی انڈا دینے کے بعد فوت ہو گئی۔ جب انڈا توڑ کر دیکھا گیا تو اس میں گوشت کا لوتھڑا تھا جس میں کل اعضاء گائے کے بچے کے بنے ہوئے تھے۔ اس انڈے کو بہت سے ناظرین نے دیکھا۔

مرزائی لٹریچر مفت | مرزائیوں کے عقائد و اصلی مرزائیوں کا مسیح موعود کون؟ دو اشتہار بغرض تقسیم شائع ہوئے ہیں۔ محصول کا ٹکٹ بھیجکر مفت حاصل کریں۔ سکرٹری تبلیغ ینگ مینز ایسوسی ایشن مسجد مبارک [illegible]

مضامین آمدہ | میر محمد علی صاحب۔ عبد الجبار صاحب شیخ بہانا۔ چوہدری۔ جناب ڈاکٹر صاحب دہلوی۔ ابوالقاسم محمد بن خالد۔ مفتی عبد اللہ صاحب۔ حکیم ابو محمد عبد الحق صاحب۔ عبد الخالق صاحب۔ مولوی عبد العزیز صاحب محمد مقبول۔

مضامین غیر مقبولہ | حنفی ہیں یا حنبلی۔ تقلیدی گورکھ دھندا۔ قابل توجہ احناف باانصاف۔ علماء احناف سے سوال۔ شیعہ اور حنفیہ۔

یاد رفتگان | (۱) میرے ایک عزیز سید حسن صاحب متولی مسجد اہل حدیث ساکن ماستی ضلع کوہاٹ ۱۲ جولائی کو فوت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون (محمد یعقوب از ڈاک منڈ۔ وسید محمد صالح از ماستی) (۲) مولوی حکیم نذیر احمد صدر انجمن اہل حدیث اٹاوہ ۱۲ جون کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ! (ناظم انجمن اہل حدیث مذکور) (۳) میرے پرانے دوست ذوالفقار خان صاحب ساکن گویا ضلع چمپارن چند روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ انا للہ نیز میرے چچا زاد بھائی کریم خان بھی فوت ہو گئے۔ انا للہ! (علی حسن خان از ٹرینڈہ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

"اہلحدیث" جاری کرا دیں | خاکسار "اہلحدیث" کا از حد شائق ہے مگر قیمتاً خریدنے یا غریب فنڈ سے جاری کرانے سے بھی معذور ہے۔ کوئی صاحب خیر صدقہ جاریہ فرما کر میرے نام ایک سال کیلئے اخبار اہلحدیث جاری کرا دیں (مولوی علی حسن خان مبلغ اسلام قصبہ پرہنڈہ۔ ڈاکخانہ مینا پور ضلع مظفرپور)

نمبر خریداری نہیں لکھا | ۱۹ [illegible] کو ایک صاحب نے مبلغ [illegible] قیمت اخبار دفتر ہذا میں وصول ہوا۔ مرسل نے کوپن پر نہ نام تحریر کیا نہ نمبر خریداری [illegible] منی آرڈر ارسال کیا ہو وہ بہت جلد [illegible] رسید منی آرڈر دفتر [illegible] تاکہ ان کے نام قیمت [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۴ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ

خواجہ حسن نظامی صاحب اور اُن کی توحید

(ھو الکل)

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تُو ہی تُو ہے

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو خدا نے معلمین توحید بنا کر مبعوث کیا تھا۔ ان سب کی تعلیم کا خلاصہ یہ تھا:۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ (پ ۷ ع ۱۹)

یعنی آسمان و زمین اور ہر چیز کا خالق اللہ ہی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم اُسی کی عبادت کرو وہ ہر چیز پر نگران حال ہے۔

انبیاء کی سادی تعلیم میں خالق مخلوق کی نسبت پائی جاتی ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں جہاں کسی بڑے رتبہ والے شخص کی تعریف کی گئی ہے تو وہاں اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ جیسے الفاظ آئے ہیں۔ حضرت پیغمبر اسلام علیہ السلام کو ساری عمر میں اعلیٰ مرتبہ لیلۃ الاسراء میں حاصل ہوا تھا۔ اس مرتبے کا اظہار جس ٹائیٹل (خطاب) سے کیا گیا ہے وہ عبد کا لفظ ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا

یعنی خالق کائنات نے حضور کو ... عبد کہا۔ بلکہ اس کے بعد ... خالق و مخلوق کی نسبت ہی پائی جاتی ہے۔ کہیں بھی اس کے خلاف وحدت محضہ کا ثبوت نہیں ملتا جس کا اظہار اس شعر میں کیا گیا ہے۔ ؎

در انجمن فرق نہان بخانہ جمع
باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

یہ شعر صوفیہ وجودیہ کے عقیدے کا اجمالی بیان ہے۔ جس کی تفسیر خواجہ حسن نظامی صاحب نے اپنے اخبار میں یوں کی ہے:۔

"اللہ اول۔ اللہ آخر۔ اللہ ظاہر۔ اللہ باطن۔ اوپر اللہ نیچے اللہ۔ دائیں اللہ۔ بائیں اللہ۔ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (جدھر دیکھو۔ جس سمت رُخ کرو۔ اُدھر ہی اللہ موجود ہے) اور اس کے سوا کچھ بھی موجود نہیں ہے۔ اور اگر کوئی غیر دکھائی دے تو وہ آدمی کا وہم و خیال ہے کہ اس عالم مثال میں سوائے ایک وجود واحد کے دوسرے کا ہونا ناممکن اور محال ہے۔ جو آدمی بول رہا ہے اور جو آدمی سُن رہا ہے وہ بھی غیر اللہ نہیں ہے۔ بلکہ اللہ کی صورت مثالی ہے۔ کیونکہ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ (خدا نے آدمی کو اپنی صورت کا بنایا ہے) اور یہ انسان کامل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

پس جو آدمی اللہ کی شکل و صورت دیکھنی چاہتا ہے وہ خود اپنے وجود کو دیکھ لے۔ اپنی صورت کا معائنہ کر لے۔ اس کو ہر پیرایہ میں ہر کی صورت کا تماشہ نظر آجائیگا۔ جب اللہ کی یہ شکل مثالی جس کا نام آدمی ہے انسان ہے۔ "اللہ" کہتا ہے۔ تو ایک "سُر" پیدا ہوتا ہے جس کا پہلا کنارہ ازل ہے اور دوسرا کنارہ ابد۔ اب جبکہ آدمی اللہ کہہ رہا ہے اور آدمی اللہ سُن رہا ہے ذرا لمبے اور گہرے سانس سے اَل۔ لاہ کہے۔ یعنی اَل پر سانس کو زور دے اور لاہ کے ذریعہ اپنے اندر سانس کی گہرائی میں اُترے تو اسی مجلس میں اسی مجمع میں اسی آن ابھی ابھی اُس کو اپنے اندر اللہ کا جلوہ نظر آجائیگا اور وہ مان جائیگا کہ اللہ ایک سُر ہے جس سے ہستی اور زندگی کے سب راگ پیدا ہوتے ہیں۔

آدمی ہے مگر نہیں ہے۔ انسان دیکھتا ہے۔ سنتا ہے۔ کھاتا ہے۔ پیتا ہے۔ سوتا ہے۔ روتا ہے۔ مگر نہ ہے نہ بولتا ہے۔ نہ سنتا ہے۔ نہ کھاتا ہے۔ نہ پیتا ہے۔ نہ سوتا ہے۔ نہ روتا ہے۔ کیونکہ جب وہ حقیقت میں موجود ہی نہیں ہے تو کیونکر بولیگا۔ کیونکر سُنے گا۔ کیونکر کھائیگا کیونکر پئے گا۔ کیونکر سوئے گا۔ کیونکر روئے گا۔

بخدا غیرِ خدا در دو جہاں چیزے نیست

(خدا کی قسم خدا کے سوا دونوں جہان میں کچھ بھی موجود نہیں) جہاں تو بس ایک ہی ذات ہے جس کو اللہ کہتے ہیں اور اللہ کا لفظ اُس ذات پاک کا ایک سُر ہے۔ اور اُس سُر کا ہر یہ کائنات ہے۔ یہ دنیا ہے۔ یہ سنسار ہے۔ جب اُس ذات نے جس کو ہُو کہتے ہیں اپنی نمود کا ارادہ کیا تو پہلے وہ ذات اللہ کے سُر میں سمائی اور کُن کہہ کر یہ بستی بنائی۔ اور اس بستی کی ہستی میں اللہ کا سُر قائم کر دیا۔ جس سے خیر و شر خشک و تر سیاہ و سفید۔ رنج و راحت ... کے راگ پیدا ہونے لگے۔ پس اس دنیا میں جو کچھ ہے

اللہ جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے یہ سب اللہ کے ثمر سے نکلا ہؤا راگ ہے جس کی ان گنت آوازیں ہیں اور بے شمار صدائیں ہیں۔ اور لاتعداد راگ اور راگنیاں ہیں۔

او آدمی قرآن پڑھ۔ اللہ اللہ کہہ کر پڑھ۔ کیونکہ اللہ نے جب پہلی بار قرآن اپنے پیارے کو غار حرا میں جبرئیل کی آواز میں سنایا تو آواز یوں آئی تھی اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ (اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھ) رب کون؟ اسم کیا؟ اور وہ کون جس کو یہ نام پڑھنے کا حکم ملا سو بندہ تھا بہت ہی عابد۔ معبود کا بہت ہی چاہیتا۔ بہت ہی لاڈلا۔ اُس کا نام بھی لفظ اللہ کی طرح سراپا ثمر تھا۔ اللہ محیط الکل ثمر تھا۔ تو محمد اُس محیط اعظم کی موج تھی۔ لہر تھی۔ اللہ واجب الوجود ثمر تھا تو محمد آخر الوجود ثمر تھا۔ اور انہی سُروں سے ہستی کے نغمے شروع ہوئے تھے۔ اور جو کُن کے دن سے آج تک قائم ہیں۔ اور جب تک دنیا کا کُن اپنا گُن ظاہر نہ کرے قائم رہیں گے۔

اللہ کے ثمر سے کُن نمودار ہؤا۔ اور کُن سے کائنات نمودار ہؤا۔ تو اللہ نے اس رنگارنگ کائنات سے پوچھا أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) یہ سوال سُن کر کائنات کے سب راگ اور راگنیاں حال میں آگئیں اور عالم وجد میں بول اٹھے کیوں نہیں تو ہی تو ہم سب کا رب ہے۔

کیا یہ سب کچھ قرآن میں نہیں ہے؟ بلے بے شک یہ سب قرآن میں موجود ہے تو بتاؤ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کس نے کہا تھا؟ اور بلےٰ کس نے جواب میں بولا تھا؟ بِرَبِّكُمْ میں جو لفظ کُمْ ہے وہ جمع ہے۔ گویا پوچھنے والا ایک تھا۔ اور جن سے پوچھا گیا تھا وہ بہت تھے۔ پوچھنے والا ثمر تھا اور جواب دینے والے اُس ثمر سے نکلے ہوئے نغمے اور راگ تھے۔"

(منادی دہلی ملک ۲ جولائی ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث | توحید کی یہ تفصیل جو خواجہ صاحب نے کی ہے۔ عام طور پر حال کے صوفیہ وجودیہ یہی کہا کرتے ہیں۔

خواجہ صاحب کا یہ فقرہ کہ
"جس طرف رُخ کرو اُدھر ہی اللہ موجود ہے"

مرزا صاحب قادیانی نے اسی پر بنا کر کے یہ فتوے دیا ہوا ہے کہ

"وجودی ہر ذرّے کو خدا مانتا ہے"
(تقریر مسئلہ وحدت الوجود)

پھر اس کے متعلق مریدوں کو ہدایت کی ہے کہ

"جہاں وجودی ملے اس کو دانتوں سے زور کے ساتھ
کاٹو اگر وہ ہائے یا سی کرے تو اس کو کہو کہ
خدا بھی ہائے یا سی کیا کرتا ہے"

ہمارے خیال میں نہ آج کل کے دیوتاؤں نے مسئلہ وحدت الوجود کو سمجھا نہ مرزا صاحب نے اس پر غور کیا مرزا صاحب پر تو تعجب نہیں کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا کیونکہ وہ کوئی محقق متکلم نہ تھے بلکہ آپ متبع مصنف تھے۔ خواجہ صاحب کو ہماری اس رائے سے اگر اختلاف ہو تو بتائیں کہ اہل وجود کا یہی مسلک ہے جو مرزا صاحب نے سمجھ کر جواب سکھایا (کلا ثم کلا)

حقیقت یہ ہے کہ مسئلہ وحدت الوجود بزبان حال اپنے ماننے والوں کے حق میں کہتا ہے ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

ہم اس مسئلہ کو دو طرح سے صاف کرنا چاہتے ہیں

پہلی تفہیم | یہ ہے کہ وحدت الوجود اور وحدت الموجود میں بڑا فرق ہے۔ اکابر صوفیہ وجودیہ وحدت الوجود کے قائل ہیں مگر وحدت الموجود کے قائل نہیں۔ اس کی مثال بالکل صاف ہے کہ مصدر اپنے جملہ مشتقات کا واحد ماخذ ہوتا ہے۔ مگر اُس کے مشتقات میں وحدت نہیں ہوتی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ضَرَبَ يَضْرِبُ اَضْرِبُ تَضْرِبُ سب صیغے ایک ہی ہیں۔ نہیں ان کا ماخذ (مصدر) بے شک ایک ہی ہے۔ علم صرف کی اصطلاح میں جملہ مشتقات کا مصدر ایک ہوتا ہے مگر مشتقات متعدد ہوتے ہیں۔ پس آج کل کے صوفیہ وجودیہ کا بسم اللہ کی جگہ ھو الکل لکھنا (جیسا کہ خواجہ صاحب نے اس جگہ لکھا ہے) ایسا ہی غلط ہے جیسے کوئی کہے المصدر مشتقات۔ اس کے علاوہ ایک اور باریک نکتہ بھی قابل غور ہے جو مسئلہ وجود پر مبنی ہے۔ بلکہ اس کی شرح ہے۔ وہ یہ کہ ھو کی [illegible] بحث (دلیل جملہ) کی طرف راجع ہے جو با [illegible] نحات مبتدا (مسند الیہ) ہے۔ الکل سے مراد جملہ کائنات مشخصات ہیں جو حدوث کے درجے میں ہیں۔ کیونکہ کل افراد کی ذات واحد پر اطلاق نہیں ہو سکتا۔ پس ھُوَ (مبتدا) کی خبر الکل کو بنانا غلط ہے۔ کیونکہ اس کے معنی بالفاظ دیگر یہ ہوں گے۔ "المحدث حادثات" یا "الخالق مخلوقات"۔ حوادث کے حق میں ایسا کہنا گویا ان کے حق میں دعویٰ الوہیت کرنا ہے۔ غالباً اسی لئے مرزا صاحب قادیانی نے اہل وجود کا مذہب یہ بتایا کہ وہ ہر ذرّے کو خدا مانتے ہیں۔

اظہار برأت | ہم نہ خواجہ صاحب کے بیان کے مؤید ہیں نہ مرزا صاحب کے الزام کے مصدق نہ حیدرآبادی مصنف حجت اللہ الوجود کے موافق۔ جنہوں نے مرزا صاحب قادیانی کو وحدت الوجود کے قائلین میں شمار کیا ہے۔ مرزا صاحب کو فرقہ وجودیہ میں شمار کرنا ہمارے نزدیک ایسا ہی غلط ہے جیسے ان کو صلحاء امت خاصکر انبیاء اللہ میں داخل کرنا۔ (فافہم)

دوسری تفہیم | یوں ہے کہ مسئلہ وحدت الوجود کے بیان میں ہمارے معاصرین وجودیہ غالباً ان دو لفظوں (وحدۃ الوجود اور وحدۃ الموجود) میں فرق نہیں کرتے کیونکہ وہ لفظاً تو وحدۃ الوجود بولتے ہیں مگر انکی تفصیل میں وحدۃ الموجود کہہ جاتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ان کی اس غلطی کو ان پر واضح کر دیں۔ آگے ان کا اختیار ہے کہ اُسے قبول کریں یا اپنے خیال پر اڑے رہیں۔

اہل کلام کے نزدیک وجود کے دو معنی ہیں۔ ایک معنی مصدری یعنی ہونا۔ دوسرے معنی ما بہ الموجودیت یعنی جس چیز کی وجہ یا اثر سے کوئی چیز موجود ہو۔ دنیا کی کل کائنات اپنے آپ سے موجود نہیں [illegible] واجب الوجود ہو جائے گی۔ [illegible]

قولہ:

المکنات ماشمت رائحۃ الوجود

یعنی ممکنات نے وجود کی بو بھی نہیں سونگھی

مگر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ (ممکنات) موجود ہیں۔ پھر اس قول کے کیا معنی ہیں؟ یہی ناکہ وجود مابہ الموجودیت ان میں نہیں ہے الہ تعالیٰ کا سہارا ہے۔ صدق اللہ جل مجدہٗ اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا۔[1]

یعنی وجود مابہ الموجودیت صرف خدا کی ذات ہے اس کی وحدت میں کوئی شک نہیں۔ خواجہ حسن نظامی سے سابق نظامی نے کیا ہی اچھا کہا ہے۔ ؎

پناہِ بلندی و پستی توئی
ہمہ نیستند آنچہ ہستی توئی

ایسی وحدۃ الوجود کو وحدۃ الموجودات کے معنی میں لینا نہ صرف غلط بلکہ اکابر وجودیہ کی تصریحات کے بھی خلاف ہے۔

خواجہ حسن نظامی صاحب نے اپنا مافی الضمیر جو اس عبارت میں ظاہر کیا ہے یہ وہی ہے جو پنجاب کے صوفیائے وجودیہ نے ایک پنجابی شعر میں بیان کیا ہوا ہے۔ جس کے پنجابی الفاظ ہم خواجہ صاحب کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ آپ اس کو اپنے حلقۂ اثر میں سنداً بیان کریں بلکہ اس لئے کہ آپ اس شعر کے غلط مضمون کا اظہار فرمائیں۔ شعر مذکور یہ ہے

؎ سُن جُتی سَن کپڑے ٹوپی سُنیں خدا
جنہوں ایہہ سمجھ نہیں اوہنوں پئے سُدا

یعنی انسان اپنی جوتی، کپڑوں اور ٹوپی سمیت خدا ہے جو اس بات کو نہ مانے وہ دیوانہ ہے ؏

اخیر میں ہم خواجہ صاحب کو شیخ اکبرؒ کی ایک رباعی سنا کر اس بحث کو ختم کرتے ہیں۔ شیخ ممدوح فرماتے ہیں

؎ لا آدم فی الکون ولا ابلیس
لا ملک سلیمان ولا بلقیس

فالکل عبارۃ وانت المعنیٰ
یامن ھو للقلوب مقناطیس

کیسا عارفانہ کلام ہے۔ یعنی دنیا میں کسی چیز کا اصلی وجود نہیں ہے بلکہ یہ سب چیزیں خدا کی ہستی بتانے کے لئے ذریعہ علم ہیں۔ اسی لئے ان کو بصیغہ اسم آلہ عالم کہا جاتا ہے (ای مایعلم بہ الصانع)

جی چاہتا ہے کہ کچھ اور بھی ہم خواجہ صاحب کی نذر کریں۔ کیونکہ آپ ہم سے کشیدہ خاطر ہو رہے ہیں جو صوفی کی شان سے بعید ہے۔ شاید آپ اس ہدیہ کو قبول کر کے اپنی کشیدگی کو رفع فرمائیں۔ صوفیائے وجودیہ میں مولانا جامی مصنف "شرح جامی" کو جو رتبہ حاصل ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ مسئلہ وحدۃ الوجود کی جو تشریح ہم نے بیان کی ہے اس کی تائید اور اصل مسئلہ توحید کی تصویر مولانا جامی ایک رباعی میں پیش فرماتے ہیں۔ چنانچہ آپ کا قول یہ ہے:۔ ؎

رفتم بتماشائے گل آں شمع طراز
چوں دید میان گلشنم گفت بناز
من اصل و گلہائے چمن فرع منند
از اصل چرا بفرع مے مانی باز

خواجہ نظامی صاحب! مجھے دلی تمنا اور شوق ہے کہ شیخ اکبر کی عربی رباعی اور مولانا جامی کی اس فارسی رباعی کی شرح آپ سے سنوں۔ کیونکہ ہم ظاہریہ کی تشریح کو سن کر آپ صوفیہ وجودیہ استاد غالب کے الفاظ میں کہہ دیںگے ؎

کہاں سے لائیگا قاصد بیاں میرا زباں میری
مزہ جب تھا کہ سنتے منہ سے میرے داستاں میری

امید ہے کہ خواجہ صاحب اس ضروری مضمون پر توجہ فرما کر مجھے اور اپنے ناظرین اخبار کو مسرور فرمائیں گے۔ ایسا نہ ہو کر دیگر مشاغل میں معروف ہو جائیں۔ اور مجھے یہ کہنے کا موقع ملے۔ ؎

میں منتظر وصال، وہ آغوش غیر ہے
قدرت خدا کی، درد کہیں اور دوا کہیں

(نوٹ) خواجہ صاحب نے جو حدیث خلق اللہ آدم علی صورتہ نقل کی ہے اس کا جواب ہم اس وقت دیںگے جب خواجہ صاحب ہمارے مطلوبہ جواب سے سبکدوش ہو جائیں گے۔

قادیانی مشن

سپین اور قادیان

ناظرین حیران ہونگے کہ ان دو مقاموں کو باہم کیا تعلق ہے کہ عنوان میں ان کو جمع کیا گیا۔ کیونکہ جب تک دو چیزوں میں کسی قسم کا اشتراک نہ ہو ان کو جمع کرنا جائز نہیں۔ اس لئے ہم بتلاتے ہیں کہ ان دو مقاموں میں وجہ اشتراک عمل بغاوت ہے۔ حکومت سپین میں بغاوت قریباً سال سے جاری ہے جو بچے بچے کے علم میں ہے۔ کیونکہ فریقین کے ساتھ دوسری طاقتیں مل کر کام کرتی ہیں۔ قادیان میں بغاوت [illegible] دو مہینوں سے جاری ہے۔ جس کا علم ہم کو قادیان کے سرکاری گزٹ "الفضل" سے ہوا ہے جس کا ذکر یوں ہے کہ قادیان کی جماعت کے دو معزز ارکان مولوی عبد الرحمٰن (معروف مصری) اور منشی فخر الدین ملتانی، بحکم خلیفہ صاحب جماعت سے خارج کر دیئے گئے۔ سنا گیا ہے ان کے علاوہ اور بھی کئی اشخاص ہیں ان دونوں کو خارج کرکے [illegible] کیا گیا ہے کہ بقول ان کے پہرے ان کے مکان پر [illegible]

---

[1] خدا تعالیٰ ہی آسمان و زمین کو گرنے سے تھامے ہوئے ہے۔ منہ

آتا ہے۔ سہ

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مر جاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

ہم ان کی تکلیفات کی تفصیل بیان نہیں کر سکتے۔ جن اصحاب کو معلومات حاصل کرنے کا شوق ہو وہ منشی فخر الدین ملتانی مقام قادیان ضلع گورداسپور سے اشتہارات طلب کریں۔ ہاں اتنا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ابھی تک بنائے بغاوت ہمیں معلوم نہیں ہوئی۔ شاید "پیغام صلح" کے دفتر میں اس کی اطلاع پہنچ گئی ہو۔ ہاں یہ دیکھ کر کہ خلیفہ قادیان عرصہ سے متعدد امراض میں مبتلا ہیں۔ ایسی حالت میں بغاوت کا پھوٹنا آپ کے حق میں ازیاد تکلیف کا باعث ہوگا۔ اس لئے ہمیں خلیفہ صاحب قادیان کے ساتھ اس تکلیف میں ہمدردی ہے اور دعا ہے کہ خدا اس کا انجام بخیر کرے۔

احمدی ملہم مولوی محمد فضل خاں

اور

حکومت ہندوستان

ہمارے ناظرین مولوی صاحب مذکور کو جانتے ہونگے۔ آپ ضلع راولپنڈی میں رہتے ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی کے راسخ مرید ہیں۔ بلکہ انہی کے فیض سے مرتبہ الہام کو بھی پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے قادیانی فساد کے متعلق پیش گوئی بھی کی تھی جو "اہلحدیث" مورخہ ۵۔ مارچ میں شائع ہو چکی ہے۔ آپ کی رائے میں خلیفہ قادیانی اور امیر جماعت احمدیہ لاہور دونوں گمراہ ہیں۔ بلکہ مرزا صاحب متوفی بھی اپنے دعوے نبوت سے تائب ہونے کی اطلاع مولوی صاحب موصوف کو دے چکے ہیں۔ جسے آپ نے شائع بھی کر دیا ہے۔

آج ہم آپ کے جس اشتہار سے اقتباس لیتے ہیں اس میں بھی مرزا صاحب کی توبہ کا ذکر ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مرحوم و مغفور کی طرف سے توبہ کا اعلان

مجھے نبی کریم نے کئی بار اطلاع فرمائی کہ مرزا غلام احمد قادیانی سے الہام کے معاملہ میں کئی غلط فہمیاں واقع ہو گئی ہیں۔ فرمایا میری آخری بعثت کے ایام میں مجھ پر جو وحی الہی نازل ہوتی تھی غلبۂ عشق میں غلط فہمی سے اس کو اپنے اوپر سمجھ کر نبوت کا دعویٰ کیا۔ اب وہ توبہ کی زمین چنگا میں آ گئے ہیں۔ فرمایا قِیْسُوْا بَیْنَ الْاَرْضَیْنِ مرزا صاحب فرماتے ہیں رَبِّ اِنِّیْ تُبْتُ اے میرے پروردگار میں نے غلطی سے رجوع کر لیا خدا نے جواب فرمایا تَابَ عَلَیْہِ اِنَّہٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ اب تائب الی اللہ کو جو کافر کہیگا نقصان اٹھائیگا۔"

(اشتہار خادم المسلمین ملا صـ۳)

اہلحدیث اسی اشتہار میں مولوی صاحب نے ہندوستان کی آئندہ حکومت کے متعلق بھی ایک پروگرام شائع کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"حکومت کے خواہشمندوں اور اونچائی و بلندی کی آرزومندوں کے متعلق خدا تعالیٰ کا جلالی پیغام — حضرت ابوبکر صدیق رضی خدا تعالیٰ کا پیغام نبی کریم سے لیکر مجھے بتفصیل ذیل سناتے ہیں نیچے نمبروار سب الہامی باتیں ہیں۔

(۱) محمد رسول اللہ تخت نشین ہو گئے ہیں۔ محمد کا تخت سب سے اونچا ہے (۲) پہلے سارے نظام ٹوٹ جائینگے (۳) ہر ایک شخص جو حکومت کا خیال رکھیگا ذلیل کیا جائیگا۔ (۴) اہل دنیا میرا حکم مانیں گے تو بچائے جائیں گے (۵) میں قادر مطلق خدا ہوں جو کچھ چاہوں کر سکتا ہوں (۶) میں تیرے ساتھ ہوں اور اُن کے ساتھ جو تیرے ساتھ ہیں (۷) جو تیرے کہنے پر چلیں گے بچ جائیں گے۔ اگر سلطنت ہند ہندوستانیوں کو دی جائے گی تو وہ ان سے لے لی جائے گی۔ کیونکہ ابھی وہ اس کو سنبھالنے کے قابل نہیں۔

نوٹ:- یہ الہام الٰہی ۲۔ جولائی سنہ ۱۹۳۱ء کا ہے اس وقت ہند میں تین طاقتیں برسرپیکار ہیں۔ کانگرس۔ مسلم۔ انگریز۔ ہر ایک اپنے خیال پر ہے لیکن ان تینوں کے بالمقابل خدا تعالیٰ کھڑا ہے۔ وہ فرماتا ہے میں ہندوستان کے طول و عرض میں قرآن کریم و احادیث نبویہ کے قوانین جاری کرونگا اور انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین موقوف کر دوں گا۔ میرا سابقہ پچاس سالہ تجربہ بتاتا ہے کہ آخر الذکر بات ہو کر رہے گی۔ وہ فرماتا ہے محمد کی موجودگی میں قرآن و احادیث کے قوانین کا رواج چلیگا۔ میں تینوں قوموں کو نیک مشورہ دیتا ہوں کہ سیاستاً اور مذہباً انگریز، کانگرس، مسلم ایک ہو کر خدا کی بات مان لیں۔ جو قومیں اپنا بقا چاہتی ہیں خدا کا حکم مان لیں۔ بہتری اسی میں ہے۔ باقی آئندہ انشاء اللہ"

(ٹریکٹ خادم المسلمین ملا صـ۳)

اہلحدیث ہم اس پیشگوئی کو جس قدر عزت کی نظر سے دیکھیں بجا ہے۔ مگر آپ کا یہ فقرہ کہ

اگر سلطنت ہند ہندوستانیوں کو دیجائیگی تو پھر اُن سے واپس لی جائے گی!

بڑا حوصلہ شکن ہے۔ اس کی مثال تو بالکل وہی ہے کہ جب کسی سمجھدار آدمی کو اس کے دوست نے کہا کہ تیری نانی نے خصم کر لیا ہے تو اس نے جواب دیا کہ

مرزا صاحب کی پیشگوئی ... (۲۴۹)

"برا کیا"۔ پھر دوست نے کہا کر کے چھوڑ بھی دیا۔ تو اُس نے کہا "اور بھی برا کیا"۔ "سلطنت ملے گی" گویا شیخ چلی کا نکاح ہو جائے گا۔ "مل کر چھن جائیگی"۔ گویا چلی کی بیوی مرجائے گی۔ کیا ہی سچ ہے۔ ؎

دوگونہ رنج و عذاب است جان مجنوں را
بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ

سید محمد شریف شاہ صاحب کا شجرہ

اور

امارت گھڑیالہ سے دوسرا سوال

جناب سید محمد شریف شاہ صاحب (السلام علیکم ورحمۃ اللہ) مؤرخہ ۲۵۔ جون کے "اہلحدیث" میں ایک استفسار کیا تھا۔ اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو یہ دوسرا سوال بھی خدمت اقدس میں بھیج رہا ہوں۔ براہ کرم اس کا جواب بھی اخبار اہلحدیث کے ذریعہ یا میرے پتہ پر قلمی بھیجکر مشکور فرمائیے۔

آپ کے نائب امیر (مولوی یوسف امرتسری وارد کلکتہ) نے ایک ڈپلومہ طیار کیا ہے۔ جو ان لوگوں کو دیا جاتا ہے جو آپ کی امارت کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ وہ ایک اشتہار کی شکل میں ہے۔ سرورق پر ہلال کی شکل میں جلی حروف سے شجرہ طیبہ اور ہلال کے دائرہ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور اس کے دائیں جانب گول دائرہ میں عہدنامہ اور بائیں جانب گول دائرہ میں نصیحت نامہ جلی حرفوں میں لکھا ہوا ہے۔ اس میں یہ عہدنامہ لکھا ہوا ہے کہ میں مولوی یوسف امرتسری کے ہاتھ پر آپ (شاہ صاحب گھڑیالوی) کی بیعت کرتا ہوں۔ اور اپنے مال کا عشر یا زکوٰۃ اور چرم قربانی وغیرہ بھی آپ کے خزانہ عامرہ میں داخل کیا کروں گا۔ نمبر ۴ میں یہ عبارت ہے۔ بیعت سے ہاتھ نہیں کھینچ سکتا جب تک کہ امیر میں کفر صریح نہ پیدا ہو جائے (یعنی جب تک آپ کفر صریح کے مرتکب نہ ہوں) اس کے بعد مریدوں کیلئے ایک وظیفہ بتایا گیا ہے۔ جیسا کہ آج کل جاہل اور نقلی پیر مریدوں کو کسی آشت کا ٹکڑا وغیرہ بطور وظیفہ بتلا دیا کرتے ہیں۔ اس کے نیچے آپ کا پتہ جلی حروف میں اس طرح لکھا ہوا ہے۔ پتہ:۔ امیر شریعت سید محمد شریف قریشی امیر المسلمین گھڑیالہ ڈاک خانہ خاص ضلع لاہور۔ اس کے نیچے آپ کے نائب مولوی یوسف پنجابی کا پتہ لکھا ہوا ہے۔ آخر میں بذریعہ نوٹ یہ ہدایت کی گئی ہے کہ اس شجرہ طیبہ کو بہتر و مناسب ہوگا کہ آئینہ میں لگا کر رکھیں۔

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اس قسم کا شجرہ یا عہدنامہ اور نصیحت نامہ کا مجموعہ آپ کے حکم سے مرتب ہوا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو مہربانی کر کے اس کی تغلیط فرما دیجئے۔ اس لئے کہ یہ پیروں کا ایک جال ہے جس میں غریب لوگوں کو پھانسا جاتا ہے۔ اور مولوی یوسف کو متنبہ کر دیجئے کہ آپ کے نام سے خواہ مخواہ ایسی چیزیں شائع نہ کریں۔ جس سے آپ اور آپ کی جماعت بدنام ہو رہی ہے۔ بلکہ کلکتہ سے بفضلہ تعالیٰ اس کا اثر مٹ گیا ہے اور کچھ رہا سہا بھی عنقریب مٹ جائیگا انشاء اللہ! اور اگر آپ کی رائے سے جنت کا یہ پروانہ راہداری اور مسلمان بننے کا سرٹیفکیٹ طیار ہوا ہے تو اس کا ثبوت کتاب و سنت سے پیش کر کے میری تسلی فرما دیجئے۔ للہ جماعت کو اختلاف و تفریق سے بچائیے کہ جماعت پہلے ہی اختلاف و نفاق میں مبتلا ہے۔ اور آپ کے نائب صاحب نے تو اور بھی غضب کر رکھا ہے۔ جیسا کہ ان کی دعوت حق سے ثابت ہو رہا ہے۔ پہلے اور دوسرے سوال کے جواب کا بیقراری سے منتظر:۔ خاکسار ابو سعید عبدالرحمٰن فرید کوٹی خطیب مسجد اہل حدیث کولوٹولہ سٹریٹ کلکتہ

ملہ مجھے [illegible] تک مسودہ نہیں ہوا حالانکہ بہت

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبدالصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید دلیل سوم:۔ حدیثیں جو ہمارے پاس موجود ہیں ان کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مثلاً زید نے سنا عمر نے اس سے سنا بکر سے (الی قولہ) اس نے سنا رسول اللہ صلعم سے کہ جو کوئی مر گیا اور اس نے اپنے زمانہ کے امام کو نہیں پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اس قسم کا واسطہ در واسطہ بیان نہ علم ہے نہ شہادت اور عقلی یا شرعی کسی حیثیت سے بھی قابل قبول تو کیا قابل سماعت بھی نہیں۔ (اہلحدیث ۱۰ محرم)

تائید اس عبارت منقولہ بالا میں بحث طلب صرف اتنی بات ہے کہ احادیث جو محدثین تک سند بسند سلسلہ بسلسلہ پہنچی ہیں اور محدثین مؤلفین سے لیکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک جس قدر واسطے راویوں کے واقع ہوئے ہیں یہ واسطے عقلاً و شرعاً اور روایۃً و درایۃً قابل قبول و اعتماد ہو سکتے ہیں اور ہیں یا نہیں؟ مولوی صاحب اس کی پر زور نفی فرما رہے ہیں لیکن مولوی صاحب نے اس پر نہ کوئی آیت پیش کی ہے نہ کوئی دلیل بیان کی ہے۔ معلوم نہیں کیوں ایسا کیا ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ مولوی صاحب کا یہ دعویٰ بے دلیل ہے۔ اور عقل و نقل ہر حیثیت سے ناقابل التفات اور مردود ہے۔ علماء محدثین نے اسناد کو ایک دینی امر اور شرعی کام فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے تھے۔

"الاسناد من الدین لولا الاسناد لقال من شاء ما شاء۔ یعنی اسناد دین کی بات ہے

اگر اسناد نہ ہوتی تو جس کا جو جی چاہتا کہہ دیتا"

اور خود مولوی اسلم صاحب نے سلسلہ سند کو اصولاً اور اقصاداً طریقہ پسندیدہ لکھا ہے اور اسی بیان اسناد کی بنا پر اسلامی تاریخ کو قابل اعتماد و اعتبار بتایا ہے (دیکھو تاریخ الامت حصہ اول)

حیف کہ آج بغض و عناد حدیث کی وجہ سے اسکے خلاف لکھ رہے ہیں۔ اہل اسلام تو خیر اہل اسلام ہیں روایات صحیحہ ان کا دین و ایمان ہیں۔ غیر مسلم قومیں بھی علم رجال و اسناد کی مداح ہیں اور اسکو قابل فخر و مایۂ ناز سمجھتی ہیں چنانچہ ڈاکٹر اسپرنگر نے لکھا ہے کہ

"علم رجال پر مسلمان جتنا فخر کریں بجا ہے
نہ ایسی کوئی قوم گزری اور نہ اب ہے۔
جس نے مسلمانوں کی طرح بارہ سو برس تک
کے علماء کے حالات زندگی لکھے ہوں۔
ہم کو پانچ لاکھ مشہور عالموں کا تذکرہ
ان کی کتابوں سے مل سکتا ہے"

مگر یہ تو اقوال رجال ہیں مولوی صاحب انہیں کیوں خاطر میں لائیں گے۔ لیکن تعجب تو مولوی صاحب پر اس بات کا ہے کہ آپ عامل قرآن ہونے کا دعوے رکھتے ہیں اور حافظ قرآن ہیں۔ باوجود اس کے بھی آپ کی نظر قرآن پر نہیں ہے اور آپ دانستہ یا نادانستہ قرآن کی مخالفت فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ احقاف میں فرمایا ہے :-

اِیْتُوْنِیْ بِکِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝

یعنی تم میرے پاس کوئی کتاب جو اس سے پہلے کی ہو لاؤ یا کوئی ایسا علم جو (پہلے سے) نقل ہوتا آیا ہو لاؤ اگر تم اپنے قول میں سچے ہو"

اس آیت سے احادیث کی حجیت نہایت واضح طور پر ثابت ہوتی ہے۔ اس آیت میں مشرکین سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ تم جو اللہ کے ساتھ غیر کو شریک ٹھہراتے اور اللہ کے ماسوا کی پرستش کرتے ہو اس پر آسمانی کتاب سے ثبوت پیش کرو یا اگر یہ نہ کر سکو تو کم سے کم اگلے انبیاء و رسل سے کوئی علم منقول لاؤ جس میں شرک و بت پرستی کا حکم لکھا ہو۔

پس معلوم ہوا کہ انبیاء اور رسولوں سے جو علم سند کے ساتھ منقول و مروی ہو وہ قابل حجت و استدلال ہے۔ پس مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ "واسطہ در واسطہ بیان نہ علم ہے نہ شہادت"۔ ان کی قرآن کریم سے لاعلمی اور عدم تدبر و تفقہ پر مبنی ہے۔

یہ آیت اپنے مفہوم اور ہمارے مدعا کے اثبات میں بالکل واضح و عیاں ہے۔ اس لئے اس کی تفسیر میں علماء مفسرین نے جو کچھ لکھا ہے اس کے ذکر کی حاجت نہیں معلوم ہوتی اور اس کے بیان میں طوالت بھی ہے۔ لہٰذا اس کو قلم انداز کیا جاتا ہے۔ لیکن مختصراً اتنا عرض ہے کہ ائمہ لغت و تفسیر نے اس کا معنی وہی بیان کیا ہے جو ہم نے بیان کیا۔ چنانچہ فراء اور مبرد نے کہا ہے مایؤثر من کتب الاولین یعنی اثارۃ من علم کے یہ معنی ہیں کہ جو کچھ اگلے لوگوں کی کتابوں سے (ثبوت و سند کے ساتھ) منقول ہو۔ اور امام عطا اور مقاتل نے فرمایا ہے کہ اَثَارَةٍ مِّنْ عِلْمٍ وہ علم ہے جو انبیاء سابقین سے مروی و منقول ہو" اور دراصل لفظ اَثَارَة مصدر ہے مثل کرامۃ و شجاعۃ کے ماخوذ ہے اَثَر سے اور اَثَر کہتے ہیں حدیث کو۔ بولتے ہیں اَثَرْتُ الحدیث اَثَرَهٗ اَثْرًا و اَثَارَةً و اُثْرَةً ای نقلته

پس آیت کا حاصل یہ ہوا کہ شرک کے برحق ہونے پر کسی کتاب آسمانی سے ثبوت و سند لاؤ یا اگلے انبیاء سے کوئی روایت اور منقول حدیث پیش کرو جس سے یہ امر ثابت ہوتا ہو۔

پس بوضاحت ثابت ہوا کہ جو علم اور جو بات نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سند کے ساتھ منقول ہو وہ بلا شک و شبہ قابل حجت و سند ہے۔ اور واسطہ در واسطہ بیان علم ہے اور مولوی صاحب کا اسکو حد علم سے خارج کرنا سوء فہم و عدم علم پر مبنی ہے۔

(باقی)

اسباق حدیثیہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

(۱۲) عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ قتات۔ متفق علیہ

اور روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا جنت میں سخن چین۔ روایت کیا بخاری و مسلم نے

(۱۳) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کف غضبہ کف اللہ عذابہ اخرجہ الطبرانی۔

(ترجمہ) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جو روکے گا اپنے غصہ کو روکے گا اللہ عذاب کو اس کے۔

روایت کیا اس حدیث کو طبرانی نے۔

(۱۴) عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ خب ولا بخیل ولا سیئ الملکۃ

(ترجمہ) روایت ہے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا جنت میں فریبی اور نہ شوم اور نہ عیب لگانے والا فرشتوں کو" روایت کیا ترمذی نے

(۱۵) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استمع حدیث قوم وھم لہ کارھون صب فی اذنیہ الآنک یوم القیامۃ یعنی الرصاص اخرجہ بخاری

(ترجمہ) روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کان لگاوے بات پر لوگوں کی اور وہ اسے برا جانتے ہوں ڈالا جائیگا اس کے کانوں میں

انک قیامت کے دن بیچ بیلیسر نکالا اس کو بخاری نے)

(۱۴) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن مرآۃ اخیہ المؤمن۔

(ترجمہ) روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن آئینہ ہے اپنے بھائی مومن کا۔ (روایت کیا ابوداؤد نے)

(۱۷) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم احسنت خلقی فحسن خلقی۔

(رواہ احمد وابن حبان)

(ترجمہ) روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ تو نے اچھی بنائی صورت میری پس اچھا کر خلق میرا۔ روایت کیا احمد اور ابن حبان نے)

خادم المسلمین :-

ابوالقاسم العربی خالد بن محمد سعید صدیقی

حال وارد مسجد اہل حدیث باپٹلا علاقہ مدراس

الہامی آواز

دوسری چھٹی خواجہ حسن نظامی کے نام — برائے اطلاع خاص و عام

نامہ نگار اپنی تحریروں کے ذمہ دار ہیں۔ (مدیر)

اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۲۵ جون ۳۷ء میں یہ سرخی "خواجہ صاحب دہلوی اہلقرآن کے لباس میں؟" بجواب اخبار منادی دہلی صفحہ مورخہ ۲۲ مئی ۳۷ء کا مضمون نظر پڑا۔ اخبار منادی میں بھی یہ مضمون دیکھا تھا مگر چنداں کسی کو توجہ کرانے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی تھی۔ کیونکہ اس پرچہ منادی میں یہ لکھا ہے :-

"اور سیدھے راستہ پر صرف میں چھ یا دو لوگ ہیں جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب خواجہ صاحب نے یہ اعتقاد اختیار کیا تو ان سے پہلے بھی کئی لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں جو کہ خواجہ صاحب نے تحریر کیا ہے۔ یعنی خواجہ حسن نظامی صاحب کا خود ساختہ یہ عقیدہ نہیں ہے۔ بلکہ کسی سے اخذ کیا ہے۔ مگر اب اخبار اہلحدیث مذکور کے پڑھنے سے معلوم ہوا ہے کہ اخبارات والے کو نہیں معلوم کہ حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کے کانوں میں یہ آواز کس نے اور کہاں سے آئی ہے۔ اور وہ آہستہ آہستہ یہ اعتقادات کیونکر اختیار کر رہے ہیں۔ اس واسطے ہر خاص و عام (تمام لوگوں) کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ ہی آواز مجدد موعود اصغر بدری الحسینی بانی تحریک پاکپٹن و سیلانی و پٹھان مقام پاک پٹن پنجاب کی ہے۔ جو کہ خواجہ صاحب کے کان میں اچھی طرح سے پہنچی ہوئی ہے۔ اور اب وہ اس کو اپنے الفاظ میں ادا کر رہے ہیں۔ جس طرح بعض لوگ خفیہ مسلمان ہو جاتے ہیں اور کئی تکلیفوں سے ڈر کر اعلان نہیں کرتے۔ اسی طرح حضرت خواجہ حسن نظامی بھی خفیہ مذہب پاک پٹن اختیار کر چکے ہیں۔ پٹھان اور سیلانی بن چکے ہیں۔ تبھی تو آپ ہروقت سیر و سیاحت میں رہتے ہیں۔ یہی وجہ آپ کے سفر اختیار کرنے کی بھی ہے۔ وہاں جا کر آپ مجدد موعود اصغر بانی مذہب پاک پٹن وغیرہ کے الہامات کی تبلیغ کریں گے مذہب پاک پٹن کی اشاعت کریں گے۔ لوگوں کو پٹھان و سیلانی بنائیں گے۔ اس واسطے حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ جب آپ اپنے یہ اعتقادات ظاہر کیا کریں تو ساتھ ہی مذہب پاک پٹن کا نام بھی لکھ دیا کریں۔ جس میں یہ اعتقادات داخل ہیں۔ تاکہ لوگوں کو مغالطہ نہ رہے اور وہ سوچ سمجھ کر مذہب پاک پٹن اختیار کریں۔ اس مذہب کی تمام کتب مصنفہ مجدد موعود اصغر (۱) "شیعہ سنی کا خاتمہ" (۲) خلافت پاک پٹن (۳) عیسائیت غلامیت کا خاتمہ وغیرہ کے نام ساتھ ہی لکھ دیا کریں۔ تاکہ ہر عقلمند سچ جھوٹ میں تمیز کر سکے۔ کسی کو غلط فہمی میں رکھنا اچھی بات نہیں ہے۔ نیز یہ بھی عرض ہے۔ جب تک آپ مذہب پاک پٹن اسلام علانیہ اختیار نہیں کریں گے تب تک آپ اس سیدھے راستہ پر بھی نہ چل سکیں گے۔ جس کا ذکر آپ نے اسی پرچہ منادی میں کیا ہے۔

نیز حضرت مدیر "اہلحدیث" کو بھی بے قرار نہیں ہونا چاہیئے۔ خواجہ صاحب دہلوی اہل قرآن کے لباس میں نہیں ہیں۔ یہ تو صرف ظاہرداری ہے۔ درحقیقت آپ مذہب پاک پٹن کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ جس سے آپ کو تسلی لگی ہے۔ اس واسطے ہم کو مجبوراً یہ لباس چاک کرنا پڑا ہے۔ تاکہ آئندہ کسی کو دھوکا نہ ہو۔ غلط فہمی نہ ہو۔ اخبار منادی اور روزنامچہ میں بھی اس مجدد اصغر اور مذہب پاکپٹن کے خطوط شائع ہوتے رہے ہیں۔ اور شہر پاک پٹن میں جب خواجہ صاحب گئے تھے تو اس مجدد موعود صاحب نے مذہب پاک پٹن کی آپ کو تبلیغ کی تھی۔ یہ مجدد خواجہ صاحب کی برادری میں سے ہیں جو کہ پاکپٹن رہتے ہیں۔ مجھ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اس مجدد نے پہلے اپنے مجوزہ نسب نام سید محمد اصغر علی شاہ کے ساتھ (اپنے اخبار پاک پٹن میں) بدری الحسینی ہی لکھنا شروع کیا تھا۔ پہلے تو اسکی مخالفت کی گئی تھی۔ مگر اب اس کی تمام برادری اپنے نام کے ساتھ بدری الحسینی لکھنے لگ گئی ہے۔ اور مذہب پاکپٹن بھی اختیار کرتے جاتے ہیں۔ یہی حالت خواجہ حسن نظامی صاحب کی ہے۔ آپ نے مذہب پاک پٹن اختیار کر لیا ہوا ہے۔ اور اس کے اعتقادات کی اپنے اخبار میں اشاعت کرتے رہتے ہیں۔ اور مذہب پاک پٹن کا نام اس لئے نہیں لکھتے تاکہ لوگوں کی مخالفت بھی نہ ہو لیکن پنجہ دو کلمہ ہی کو کہتے ہیں۔

یہاں پر عرض کر دینا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ آپ

خواجہ صاحب اس مجدد موعود اصغر اور مذہب پاک پٹن پر کس طرح ایمان لے آئے۔ وہ اس طرح ہے کہ جب ہندوستان کی تمام خانقاہوں کے سجادہ نشین صاحبان، صوفیان، فقرا، امراء و رؤسا وغیرہ بموقع دستار بندی دیوان صاحب سجادہ نشین گدی بابا فرید شکر گنج کے پاک پٹن میں تشریف لائے تھے تو اس وقت خواجہ حسن نظامی صاحب بھی پاک پٹن میں گئے تھے یہ اپنے ہمراہ ایک بہت لمبا، چوڑا سیمنٹ کا پتھر بنوا اور کھدوا کر جس پر مولانا بدر الدین اسحاق نام اور ان کا سن وفات اور ان کے نیچے حسن نظامی نام لکھا ہوا تھا دہلی سے اپنے ہمراہ بُک کرا کر پاک پٹن لے گئے تھے تاکہ اپنے جد امجد مولانا بدر الدین اسحاق عرف بدر دیوان کی خانقاہ میں کسی اچھے موقع پر لگا دیں۔ جب آپ سٹیشن پاک پٹن پر پہنچے تو وہاں سے اٹھوا کر شہر میں اپنے دادا موصوف کی درگاہ میں لے گئے تاکہ وہاں لگا دیں جب وہاں پہنچے تو تمام سادات نے اور خصوصاً اس مجدد سیلانی کے والد سید نادر شاہ صاحب جو کہ اس درگاہ کے سجادہ نشین ہیں نے ان کی آؤ بھگت بہت کی۔ مجدد سے ان کا تبادلہ خیالات کئی دفعہ ہوتا رہا۔ واقف تو اس سے پہلے کے تھے۔ کیونکہ اس موقع سے پہلے خواجہ صاحب کی اخبار میں ان کے خطوط شائع ہوا کرتے تھے۔ مگر اس وقت کی گفتگو تو تمام لوگوں نے درگاہ میں کی۔ اس مجدد صاحب نے وہ سن وفات بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کا جو کہ آپ اس سیمنٹ کے پتھر پر کندہ کرا کر لے گئے تھے۔ غلط ثابت کر دیا۔ اور جب آپ نے نہ مانا تو اس کے ثبوت میں کتابوں کے حوالے دے دیئے۔ خواجہ صاحب لاجواب ہو گئے۔ عجب کیفیت تھی۔ پتھر کا لگوانا موقوف کیا۔ اور مجدد کی باتوں اور دلائل سے ایسے قائل ہوئے کہ اپنے اخبار میں بھی پاک پٹن مذہب اور ان دلچسپ باتوں کا ذکر کیا۔ وہ سیمنٹ کا پتھر جس پر نامعلوم کتنی لاگت آئی تھی اور کتنی محنت اس کے بنوانے اور دہلی سے پاک پٹن میں لے جانے میں آپ کو کرنی پڑی تھی۔ مجدد کے صرف ایک الہام نے ناکارہ بنا دیا۔ پتھر کو درگاہ میں چھوڑ کر کف دست ملتے ہوئے دہلی کو چلتے بنے اور اپنے ارادہ میں ناکام رہے۔

مجدد موعود اصغر کے ایک معمولی الہام نے خواجہ صاحب کو ایسا قائل اور گرویدہ کیا تھا کہ مذہب پاک پٹن اسلام اختیار کرنے کے بغیر آپ کو کوئی چارہ نہ سوجھا۔ تب سے آپ مذہب پاک پٹن کی تبلیغ خفیہ طریق سے کرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض ہے یا تو مذہب پاک پٹن اعلانیہ اختیار کریں تاکہ کسی کو دھوکا نہ ہو۔ یا مذہب پاک پٹن کے ان اعتقادات کو چھوڑ کر مذہب اہلسنت والجماعت پر مستحکم ہو جاویں۔ جو کہ آپ کا قدیمی مذہب ہے۔ بہرصورت جو بھی مذہب اختیار کریں اعلانیہ کریں۔ اور تقیہ چھوڑ دیویں۔ انگریزوں کا زمانہ ہے۔ دین اسلام ہے کسی مذہب کا نام نہیں۔ یہ نہیں ہے کہ دوسرے مسلمانوں کو کہیں تفرقہ بازی چھوڑ دو، پُر آشوب زمانہ ہے، اتفاق کرو، احمدیوں سے رواداری کرو، ہر مسلمان اپنے کو مسلمان ہی کہے، کسی فرقے کا نام نہ لے، اپنا مذہب صرف اسلام بتا دے! مگر آپ حضور در پردہ مذہب پاک پٹن کی تبلیغ و اشاعت اس کی آڑ لے کر کرتے رہیں۔

سبحان اللہ! خود را فضیحت و دیگراں را نصیحت۔

والسلام!

نیاز مند۔ مخلص (لاڈ دان) (یکم جولائی ۳۷ء)

اہلحدیث | نامہ نگار صاحب پاک پٹنی مذہب کی تفصیل بھی بتا دیتے تو مفید ہوتا۔

مساجد اللہ

اور

قرآن وحدیث

مساجد شعائر اللہ میں ہیں۔ ان کی حرمت اور احترام کا حکم یہاں تک ہے کہ ان میں ٹھٹھا مخول تو کیا دنیاوی بات کرنی بھی حرام ہے۔ اللہ کا ذکر کرنا اور اللہ کا ذکر کرنے والوں کو مساجد میں جگہ دینے کا حکم ہے اور ذکر سے روکنا حرام ہے۔ مسلمانوں کی غفلت دیکھ کر فاضل مضمون نگار نے یہ مضمون لکھا ہے۔ (مدیر)

(۱) وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا أُولٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ ۚ

اس شخص سے کون زیادہ ظالم ہوگا جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کا نام لینے سے روکے اور ان کی بربادی کے درپے ہو یہ لوگ خود اس لائق نہیں کہ مسجدوں میں آنے پائیں مگر ڈرتے ڈرتے۔

(۲) فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ اچھا تو اب نماز پڑھتے وقت مسجد محترم یعنی کعبہ کی طرف منہ کر لیا کرو۔

(۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

مسلمانو! مشرک تو نرے گندے ہیں تو اس برس کے بعد ادب و حرمت والی مسجد یعنی خانہ کعبہ کے پاس بھی نہ پھٹکنے پائیں اور اگر ان کے ساتھ لین دین بند ہو جانے سے تم کو مفلسی کا اندیشہ ہو تو خدا پر بھروسہ رکھو وہ چاہیگا تو تم کو اپنے فضل سے غنی کر دیگا بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا اور حکمت والا ہے۔

(۴) لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ ۚ وہ مسجد جس کی بنیاد

شروع دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی اس کا البتہ حق ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو کر امامت کرو۔

(۵) سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ

وہ اللہ عجز و درماندگی کے عیب سے پاک ہے جو اپنے بندہ کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا۔ جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں دے رکھی ہیں۔

(۶) قَالَ الَّذِیْنَ غَلَبُوْا عَلٰی اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا

جن کی رائے غالب رہی انہوں نے کہا ہم تو ان کے سونے کی جگہ پر مسجد بنائیں گے۔

(۷) وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ

جو شخص اُن چیزوں کا ادب ملحوظ رکھے جو اللہ سے نامزد کی جاتی ہیں تو یہ دلوں کی پرہیزگاری میں داخل ہے۔

(۸) وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰہِ كَثِيْرًا وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰہُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ

اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ہاتھ سے دفع نہ کراتا رہتا تو صوامع اور گرجے اور عبادتخانے اور مسجدیں جن میں کثرت سے اللہ کا نام لیا جاتا ہے کبھی کے ڈھائے جا چکے ہوتے اور جو اللہ کی مدد کریگا اللہ بھی اس کی مدد کریگا کچھ شک نہیں کہ اللہ زبردست اور سب پر غالب ہے۔

(۹) فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ

وہ چراغ اللہ کے ایسے گھروں میں روشن کیا جاتا ہے جن کی نسبت اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کی عظمت کی جائے اور ان میں اللہ کا نام لیا جائے یعنی مسجدیں

(۱۰) وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا۔ اور مسجدیں تو اللہ ہی کی عبادت کے لئے ہیں تو لوگو اُن میں خدا کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔

احادیث

(۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ فی مسجدی ھذا خیر من الف صلوۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام متفق علیہ۔

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ہزار درجہ بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے (بخاری ومسلم)

(۲) عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی مسجد قباء کل سبت ماشیا فیصلی فیہ رکعتین۔ متفق علیہ۔

ابن عمر رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ مسجد قباء میں تشریف لاتے تھے پیدل بھی اور سواری پر بھی پس دو رکعت نماز پڑھتے۔ (بخاری ومسلم)

(۳) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب البلاد الی اللہ مساجدھا وابغض البلاد الی اللہ اسواقھا

ابی ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہروں کے مکانوں میں سے شہروں کی مسجدیں اللہ کو زیادہ محبوب ہیں اور شہروں کے مکانوں میں شہروں کے بازار اللہ کو بہت مبغوض ہیں (مسلم)

(۴) عن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ۔ متفق علیہ

حضرت عثمان رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ کے لئے مسجد بنائی اللہ اسکے لئے جنت میں مکان بنا دیگا۔ (بخاری ومسلم)

(۵) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع رجلا ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لا ردھا اللہ الیک فان المساجد لم تبن لھذا (مسلم)

ابی ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سنے کہ کوئی آدمی گم ہوئی چیز کو مسجد میں ڈھونڈتا ہے پس اس کو کہنا چاہئے کہ اللہ تیری گم ہوئی چیز تجھ کو واپس نہ دے مسجدیں اس کے لئے نہیں بنائی گئیں (مسلم)

(۶) عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل من ھذہ الشجرۃ المنتنۃ فلا یقربن مسجدنا۔ متفق علیہ

جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس بدبودار درخت یعنی لہسن و پیاز کو کھا دے پس وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آوے (بخاری ومسلم)

(۷) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البزاق فی المسجد خطیئۃ۔ متفق علیہ۔

انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے (بخاری ومسلم)

(۸) عن عائشۃ قالت امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببناء المسجد فی الدور وان ینظف ویطیب (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ محلوں میں مسجدیں بنائی جائیں اور ان کو پاک رکھا جائے اور انمیں خوشبو لگائی جائے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

یہ ہیں اللہ اور رسول صلعم کے احکام مساجد کے بارہ میں لیکن آج کل لوگ مسجدوں کی طرف سے غافل ہیں۔ اور اللہ کے گھروں کو معمولی جگہ خیال کرتے ہیں ان کی صفائی و آبادی کا مطلق خیال نہیں۔ اللہ کے بندو اللہ سے ڈرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ وما علینا الا البلاغ۔

[illegible]

(۴۳۱) [illegible]

یوم الحساب

(بقلم مولوی نور عالم صاحب مدرس لوئر مڈل سکول مونگ ضلع گجرات)

یوم حساب ایسا اٹل ہے جس کی بابت خداوند کریم نے قرآن مجید میں بہت صاف اور واضح لفظوں میں دلائل دیئے ہیں۔ لیکن پھر بھی لوگ اس دنیائے ناپائدار میں ایسے غافل ہوئے ہیں کہ انہیں معلوم ہی نہیں کہ کسی دن ہم سے حساب لیا جائیگا۔ انا للہ!

اب ذیل میں خدائی الفاظ اور اُن کے مطالب لکھے جاتے ہیں۔ جن میں صاف واضح ہوجائیگا کہ ضرور ایک دن ایسا آنے والا ہے جس دن ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا سنو۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔

(۱) وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا (کہف۔ پارہ ۱۵)

(ترجمہ) اور جس روز ہم پہاڑوں کو چلائینگے اور تو زمین کو چٹیل میدان دیکھیگا۔ اور ہم ان سب کو جمع کرینگے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے۔

(۲) وَعُرِضُوا عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا لَّقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّن نَّجْعَلَ لَكُم مَّوْعِدًا (ایضاً)

(ترجمہ) اور تیرے رب کے سامنے صفیں باندھ کر پیش کئے جائیں گے۔ آج تم ہمارے پاس ایسے آئے ہو جیسے ہم نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔ بلکہ تم نے سمجھا کہ ہم تمہارے لئے کوئی وقت معین نہ ٹھیرائیں گے۔

بھائیو! سنو اور غور کرو کہ خداوند کریم کیسے صاف اور عام فہم لفظوں میں اعلان کرتا ہے کہ تم یہ خیال کرتے ہو کہ حساب کا دن کوئی مقرر نہیں کیا؟ مگر ہم نے ایک دن معین کر دیا ہے اور یہ تمہارا خیال باطل ہے۔ سو وہ دن بھی مقرر ہے اور ہر ایک کو اس دن جمع بھی کیا جائیگا پھر کیا ہوگا۔ وہ بھی خداوند کریم کی کلام پاک میں موجود ہے۔ خدا فرماتا ہے:۔

(۳) وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا (بنی اسرائیل پارہ ۱۵)

(ترجمہ) اور ہم نے ہر انسان کے اعمال اُس کے گلے کے ہار بنا دیئے ہیں اور قیامت کے روز ہم اسکی کتاب نکالیں گے۔ اور اُس کو کھلا پا دیگا۔

یہ وہ کتاب ہے جس میں انسان کا ہر ایک نیک اور بُرا عمل لکھا جاتا ہے۔ یہ کتاب بالکل واضح الفاظ میں لکھی ہوگی۔ جب انسان کے سامنے رکھی جاویگی تو حکم ہوگا

(۴) اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا (ایضاً)

(ترجمہ) اپنی کتاب پڑھ لے تو آج اپنا حساب کرنے کو خود ہی کافی ہے۔

یعنی یہ کتاب تیرے اعمال کی ہے۔ اسکو پڑھ اور حساب کر کیونکہ آج تم کو اس کے حساب کرنے کی لیاقت عطا کی گئی ہے۔ آہ! اُس وقت مجرم انسان دیکھ کر ڈریں گے۔ روئیں گے چیخیں گے چلائیں گے۔ کیوں؟ اس لئے کہ

(۵) وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا (سورہ کہف پارہ ۱۵)

(ترجمہ) اور کتاب رکھی جاویگی پس تو مجرموں کو دیکھیگا کہ اُس کتاب کے اندر والی باتوں سے ڈرتے ہونگے اور کہیں گے کہ ہائے ہماری کم بختی یہ کیسی کتاب ہے کہ نہ چھوٹا گناہ چھوڑتی ہے نہ بڑا یہ سب پر حاوی ہے۔ اور جو کچھ انہوں نے کیا ہوگا سب اُس میں پائیں گے۔

یہ سب کیوں ہوگا؟ کیا خدا بغیر اتنا کئے مجرموں کو سزا نہیں دے سکتا؟ بھائیو! اُس میں ہر طرح کی طاقت ہے کوئی اُس کے آگے دم نہیں مار سکتا۔ مگر وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا (ترجمہ) اور پروردگار کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اس لئے ہر مجرم یا ہر انسان کو دکھاتا ہے کہ اپنے اعمال دیکھ اپنے لئے فیصلہ کرو۔ ہاں جب انسان اپنے کئے پر نادم ہو کر صُمٌّ بُكْمٌ ہو جائیں گے تو خداوند کریم بطور حجت ان پر گواہ پیش کریگا۔ وہ گواہ اُپرے غیر نہ ہونگے۔ بلکہ موقع کے گواہ ہونگے۔ خدا فرماتا ہے:

(۶) الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (یٰسین۔ پارہ ۲۳)

(ترجمہ) اُس روز ہم اُن کے مونہوں پر مہریں لگادینگے اور جو کچھ وہ لوگ دنیا میں کر رہے ہیں اُس کی بابت اُن کے ہاتھ بولیں گے اور پیر گواہی دینگے۔

جب مجرموں پر ہر طرح سے اتمام حجت ہو کر جرم ثابت ہو جائیں گے تو خداوند کریم فرمائے گا۔

(۷) وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ (ایضاً) اور اے بدکارو آج الگ ہو جاؤ۔

ناظرین! اس مضمون سے جو کچھ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے وہ احقر نے اپنی بساط کے مطابق ثابت کر دیا ہے کہ نیک و بد اعمال کا جائزہ ضرور لیا جائیگا۔ مجرموں کو سزا اور نیکوں کو جزا ملنا ضروری ہے۔ اس لئے فرض ہے کہ سب بھائی اپنے اعمال کا آج اس دنیا میں ہی روزانہ جائزہ لیا کریں۔ تاکہ بدیوں میں کمی اور نیکیوں میں زیادتی ہوتی جائے۔ کیونکہ قیامت میں شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔ دعا ہے کہ خداوند کریم سب بھائیوں کو نیکی کے راستے پر چلائے آمین ثم آمین!

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا ضرور حوالہ دیا کریں۔ تاکید ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

فتاوی

تعاقب } اہلحدیث مجریہ ۲۰- نومبر ۱۹۳۳ء س ۴۰ نیز مجریہ ۲۱ مئی ۱۹۳۶ء س ۱۵۶ مشرکین کفار کے پیسہ امداد بطلب یا بغیر طلب مسجد میں لگانے کے متعلق جواز کا فتوے دیا ہے بہ قیاس کعبہ کی بناء جو مشرکین کے ہاتھ سے ہوئی تھی (اس میں خود حضور کی بھی شرکت تھی) مگر یہ نص قرآن و فرمان نبوی صلعم کے خلاف ہے اور قیاس مع الفارق۔ آپ کا فرمان تو مجھے یوں ملتا ہے۔ لن نستعین بمشرک۔ ہم لوگ ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ لیں گے (دینی کام میں) بصیغہ جمع آپ کا فرمانا اس پر دال ہے کہ نہ خود مدد لیں گے اور نہ میری فرمان بردار تبع امت کسی مشرک سے مدد لیگی تاقیامت آیندہ کو نفی ہے تاکیدی صیغہ سے۔ ارشاد باری تعالی ہے۔ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا الخ مشرک لوگ باوجودیکہ کفر کا ان کو اقرار ہے اللہ کی مسجدوں کی تعمیر نہ کریں ان کو یہ لائق نہیں۔ اس کے بعد حصر کے ساتھ فرمان ہے کہ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ الخ اللہ کی مسجدوں کو ایمان والے ہی بنائیں گے جو اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈریں گے۔ نمازی ہوں اور زکوٰۃ دیں۔ پھر مشرکین سے امداد کیونکر لی جا سکتی ہے (اللہ تعالے کو جب منظور نہیں ہے تو بندوں کو کیونکر زیبا ہے۔ خودداری کے بھی خلاف ہے اسلام کے شایان شان نہیں) غیر سے امداد منظور کرنے کیلئے صریح فرمان ہے۔ قُلْ أَنْفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَنْ يُتَقَبَّلَ مِنْكُمْ الخ تو یہ تم رضا و رغبت خوشی سے دو یا بہ اکراہ ہرگز ہرگز تم سے قبول نہ کیا جائے گا (عدم قبولیت کی دو وجہ بتائیں) ایک تو تم لوگ فاسق ہو دوسرے یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا۔ پس یہ دو وجہ یا ان میں سے ایک ہی اگر پائی جائے تو ان سے دینی کام میں امداد نہ لینا چاہئے بناء کعبہ پر قیاس قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکہ فتح مکہ کی وجہ سے مکہ اور وہاں کے کفار سب کے مال و متاع آپ کے لئے حلال ہوئے مشرکین کی یہ چیز اب باقی نہ رہی (اور یہاں صورت مسئولہ میں جو امداد لی جاتی ہے وہ ان کی چیز ملکیت ہے اور اسی کی قبولیت سے انکار ہے) بحث ان کی چیز سے ہے۔ یہ دینی استمداد نہ آپ کر ثابت ہوئی اور نہ صحابہ کرام سے۔ اگر اس کے مقابل میں قرآن حدیث سے ثبوت ہو تو بسر و چشم منظور۔

(ابو خرباق عبد الرزاق رنگون مغل اسٹریٹ)

جواب } اس میں شک نہیں کہ مسئلہ مذکور میں اختلاف ہے مگر دلائل جواز کے اکثر ہیں جن کی تفصیل نیل الاوطار، درر بہیہ اور اس کی شرح روضۃ الندیہ میں موجود ہے اور حدیث لا استعین بمشرک اس موقع کے لئے ہے جہاں اپنی جماعت کفایت کر سکتی ہو۔ لہذا قیاس مع الفارق نہیں ہے۔

جوابات مذکورہ ملاحظہ فرما کر تسلی کر سکتے ہیں ان یعمروا مساجد اللہ کے معنے عمران بالعبادۃ الخالصۃ کے ہے شاہدین علی انفسہم بالکفر کی قید بڑھا دی گئی ہے۔ خودداری اور شایان شان کا جواب بھی جوابات مذکورہ میں مل جاویگا۔ لن یتقبل روز جزا سے تعلق رکھتا ہے اور فعل خداوندی ہے۔

س ۱۹۱ } سجدہ تلاوت قرآن شریف میں کونسی دعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے

(چوہدری محمد اسحاق از بانگ کانگ)

ج ۱۹۱ } سجدہ تلاوت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ

(ابوداؤد)

س ۱۹۲ } ظہر یا مغرب کی نماز بھولے قضا ہونے اور عصر یا عشاء کے ساتھ جمع کر لی بھول جانے پر قضا شدہ نماز کے متعلق کیا حکم ہے۔ مثلاً مغرب کی نماز قضا ہو گئی۔ عشاء کے ساتھ جمع کر لی۔ بھول گئے۔ اب مغرب کی نماز کے متعلق عرض ہے کہ کب ادا کی جائے

ج ۱۹۲ } قضا شدہ نماز کے لئے یہ ضروری نہیں کہ دوسری نماز کے ساتھ ملا کر پڑھے۔ اگر بھول گیا ہے تو جس وقت یاد آوے مکروہ اوقات (طلوع و غروب شمس و زوال کا وقت) کے علاوہ ہر وقت ادا کر سکتا ہے۔ مگر جہاں تک ہو سکے جلدی ادا کرے۔ سستی نہ کرے۔ ظہر یا مغرب کی نماز قضا شدہ عصر یا عشا کے ساتھ پڑھنا بھول گیا ہے تو بعد میں جب یاد آوے پڑھ لے۔ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي الآیہ کی ایک تفسیر یہ بھی ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۹۳ } حجام ساؤ کا بھوج و بھنڈارے کی تقریب بتاریخ ۹- جولائی ۱۹۳۶ء بروز جمعہ ۹ بجے شب کو تھی۔ جس میں چند مسلمان اہل احناف محلہ کے بھوج و بھنڈارے کا کھانا کھا رہے تھے۔ منجملہ ان لوگوں کے مولوی حکیم نجم الدین صاحب اہل حدیث سابق پیش امام جامع مسجد اہل حدیث درزی مراد پور پٹنہ اپنے چند احباب کے ہمراہ شامل ہو کر اس بھوج و بھنڈارے کا کھانا کھایا۔ اہل احناف لوگ مولوی حکیم نجم الدین صاحب کو بھوج و بھنڈارے کا کھانا کھاتے ہوئے پا کر ہم لوگوں پر طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ اس لئے آپ کی خدمت میں عرض ہے کہ اس قسم کا کھانا کھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ (محمد عبد اللہ خان متعلم محلہ ہاکی پٹنہ جامع اہل حدیث پٹنہ)

ج ۱۹۳ } بھوج بھنڈارے کی اصطلاح ہمیں معلوم نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی تہوار یا ایسوں کی طرح رسم ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو مسلمان کو ہندوؤں کی غیر اسلامیہ رسوم میں شامل ہونا اور وہ کھانا کھانا منع ہے۔ جس اہل حدیث نے ایسا کیا ہے وہ اپنے فعل کا ذمہ دار ہے مذہب پر طعن کرنا غلطی ہے۔ اللہ اعلم

(باقی فتوے آئندہ درج ہونگے)

ضروری اطلاع - ہر سوال کے جواب کے لئے دو پیسہ کے ٹکٹ برائے خریب خانہ آنے چاہئیں۔ ورنہ عموم جواب کی شناخت پر توجہ نہیں کی جائیگی۔ (مفتی)

جواب استفسار } کہ تاکید ساہیوال کے بعض احباب (اہل حدیث) مشورہ پوچھتے ہیں کہ نماز عید باہر میدان میں ادا کی جائے یا بدستور احناف کے ساتھ مسجد میں پڑھی جائے؟ ان کو اطلاع ہے کہ نماز عید میدان میں پڑھنا اسوہ نبویہ کے موافق ہے۔

متفرقات

بلاغ الحق | جو حافظ عبد الحق صاحب عظیم آبادی اہل قرآن مصنف "شرعۃ الحق" نے انکار حدیث میں لکھی ہے۔ نیز انکار حدیث پر ایک بسیط مضمون رسالہ ترجمان القرآن حیدر آباد دکن میں شائع ہوا ہے۔ یہ دونوں تحریریں معقول جواب طلب ہیں۔ انکا جواب دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

خادمہ کا انتقال | ہمارے گھر کی ماما (والدہ حق) جس نے ہم سب بہن بھائیوں کو کھلایا پلایا تھا۔ ۱۵ جون کو فوت ہو گئی۔ اس کے لئے ناظرین دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفرلہا وارحمہا۔

راقم۔ عطاء اللہ نبیرہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب

آیندہ معاف رکھیں | ۳۰ مئی کو دفتر ہذا کی طرف سے سابقہ بقایا داروں کو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع دی گئی تھی۔ جن میں سے بہت سے احباب کی طرف سے بقایا جات وصول ہو گئے۔ مگر مندرجہ ذیل اصحاب کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ لہذا آیندہ اہلحدیث حاضر خدمت ہونے سے مجبور رہو گا۔

۲۴۹۸ - ۵۴۱۹ - ۱۳۵۱ - ۱۰۶۵۹ - ۱۱۶۹۵ - ۱۳۰۹۴ -

وی پی واپس آتے ہیں | نہایت افسوس کا مقام ہے کہ جس قدر تاکید اخبار کے وی پی پیکٹوں کی وصولی کے بارہ میں کی جاتی ہے اسی قدر ناظرین بے اعتنائی برتتے ہیں چنانچہ اہلحدیث ۲۵ جون نہایت احتیاط کے ساتھ خاص خاص احباب کو وی پی کیا گیا۔ اسے بھی احباب ذیل نے واپس کر دیا۔ ان حضرات میں ایسے اصحاب بھی ہیں جن کا وی پی آج تک کبھی بھی واپس نہیں آیا تھا۔ اس نقصان کو برداشت کرتے ہوئے دیگر احباب کو بھی وی پی بھیجنے کی جرأت نہیں پڑتی۔ بہرحال ان کو پھر توجہ دلائی جاتی ہے کہ اگر وہ اخبار کو جاری رکھنا چاہتے ہیں تو از راہ نوازش قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ ورنہ ما بجیر شما بسلامت۔

۴۷۱۵ - ۱۱۶۷۹ - ۱۱۹۴۹ - ۱۲۳۴۲ - ۱۲۱۸۸ - ۴

عذر غیر معقول | کئی احباب قیمت اخبار کی اطلاع پا کر پہلے تو بالکل خاموش رہتے ہیں جب وی پی بھیجا جاتا ہے تو واپس کر دیتے ہیں بعد میں طرح طرح کے عذر تحریر کرتے ہیں۔

ایسے حضرات | جو دفتر کو نقصان پہنچنے کے بعد اظہار ہمدردی کرتے ہیں وہ پہلے ہی اطلاع دے دیا کریں تو کیا اچھا ہو۔

ضرورت ہے

ایسے مخلص مربیوں کی جو اخبار اہلحدیث کی ہر ممکن طریق سے اشاعت کو بڑھائیں۔ کیونکہ عرصہ سے اس کی رفتار اشاعت روبہ تنزل ہے۔ اس لئے اس کو پھر بام ترقی پر پہنچانا اس کے مخلص احباب کا ہی کام ہے

پتے لکھ بھیجئے | ان اہل حدیث حضرات کے پتے لکھ بھیجیں جن کے متعلق آپ کو یقین ہو کہ "اہلحدیث" کی خریداری منظور فرمائیں گے۔ دفتر کی طرف سے ان کے نام ایک دو پرچے بطور نمونہ مفت بھیجے جائیں گے۔ مگر مفت خور حضرات تکلیف نہ فرمائیں۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

اہل حدیث پنشنر خواران | کے سلسلہ میں باڑیوال ضلع لدھیانہ سے مندرجہ ذیل حضرات کے اسماء گرامی موصول ہوئے ہیں۔ پنشن یافتگان:- (۱) صوبیدار عبد اللہ خان (۲) ابراہیم (۳) ابراہیم (۴) عبد الرشید (۵) حشمت اللہ (۶) فضل الدین۔ (۷) کالے خان (۸) عبد العزیز (۹) حوالدار اقبال الدین (۱۰) حاجی فرزند علی۔

ریٹائرڈ اصحاب۔ (۱) عبد الحکیم (۲) اللہ یار خان۔ (۳) علی محمد (۴) اللہ بخش (۵) عبد الغنی (۶) نواب علی (۷) عبد السلام (۸) ابراہیم (۹) عبد الحکیم (۱۰) مولوی عبد اللطیف ساکنان باڑیوال مذکور۔

اہلحدیث | اور اصحاب بھی پنشنروں کے نام جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ تاکید ہے۔

انجمن اہل حدیث لاہور کی تجاویز | انجمن اہل حدیث لاہور کی مجلس منتظمہ کا ایک اہم اجلاس ۲۸ جون کو منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل تجاویز بالاتفاق منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس شیخ اکرام الحق صاحب بی ۔ اے (این ۔ ڈبلیو ریلوے آڈٹ ڈیپارٹمنٹ) کی وفات پر بہت رنج و افسوس کا اظہار کرتا اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ ان کے پس ماندگان بالخصوص ان کے صاحبزادہ شیخ اظہار الحق سے اس حادثہ فاجعہ میں دلی ہمدردی ہے۔ نیز آپ نے جو خدمات بحیثیت رکن مجلس منتظمہ اور محاسب انجمن سر انجام دی ہیں ان کا معترف ہے۔

(۲) یہ اجلاس حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کے مسلسل مضامین کو جو اخبار اہلحدیث میں بعنوان "درد دل کا اظہار" شائع ہو رہے ہیں بغور مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ مولوی صاحب موصوف اور حضرت مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی سے درخواست کرتا ہے کہ وہ جماعتی تنظیم کے سلسلے میں راہنمائی فرمائیں۔ یہ اجلاس ان پر کامل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔ نیز تمام جماعتوں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ مولانا موصوف کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ تاکہ کام میں سہولت پیدا ہو۔ (احمد یار خان سکرٹری انجمن اہل حدیث لاہور)

اطلاع | چونکہ مرزا محمود علی بیگ صاحب انجمن اہلحدیث سکندر آباد کی معتمدی سے مستعفی ہو چکے ہیں۔ اس لئے تمام برادران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ انجمن سے متعلق تمام خط و کتابت آیندہ اس پتہ سے کریں۔

معتمد انجمن اہل حدیث۔ مارکٹ مسجد۔ سکندر آباد (دکن)

اصلاح المسلمین | جس میں تیجہ۔ فاتحہ۔ چہلم۔ عرس۔ مولود وغیرہ اور دیگر رسوم شادی غمی کے متعلق مفصل لکھی گئی ہے جو مفت تقسیم ہو گی۔ ۱ ؍ کے ٹکٹ بغرض محصول ڈاک بھیج کر مفت حاصل کریں۔ منتظم اشاعت دار العلوم

ملکی مطلع

کانگرس کے خواب کی تعبیر

عرصہ پچاس سال سے کانگرس جو خواب دیکھ رہی تھی۔ آج کل اس کی نصف تعبیر اس کے حسب منشا نکل آئی ہے یعنی کانگرس نے ان چھ صوبوں میں جہاں اسکی اکثریت ہے عہدے قبول کر کے حکومت پر قبضہ کر لیا ہے) کانگرس کے خواب کا مضمون حکومت خود اختیاری حاصل کرنا تھا جس کی آج تک تین تشریحیں ہو چکی ہیں۔

پہلی تشریح ہندوستان آزاد ممالک (افغانستان اور ایران وغیرہ) کی طرح ایک مستقل حکومت بن جائے۔ اس کا نام مکمل خود مختاری ہے۔

دوسری تشریح ہندوستان نو آبادیات برطانیہ (مصر و عراق وغیرہ) کی طرح اندرونی طور پر خود مختار ہو مگر زیر سایہ برطانیہ۔ جو استاد غالب کے اس مصرع کا مصداق ہے۔ ؎

سرو ہے باوصف آزادی گرفتارِ چمن

تیسری تشریح وہ ہے جس کو برائے نام اختیاری حکومت کہا جاتا ہے اور جو آج کل ہندوستان کو برطانیہ نے عنایت کی ہے۔ یعنی الیکشن سسٹم (طریق انتخاب) اس تیسری قسم کی حکومت میں اس قدر پابندیاں ہیں کہ ان کی وجہ سے کانگرس اس کا نام حکومت اختیاری نہیں رکھتی۔ ہم بھی اس امر میں کانگرس کے ساتھ اتفاق رائے رکھتے ہیں کہ واقعی ایسی حکومت کو خود مختار حکومت نہیں کہا جا سکتا۔ مگر کامل حکومت خود اختیاری کے لئے اسکو زینہ ضرور کہہ سکتے ہیں۔ اس درجے کا نام ہم اپنی اصطلاح میں سکولوں کا درجہ رکھتے ہیں۔ اور مکمل اختیاری حکومت کا نام کالج کا درجہ۔ اس میں کیا شک ہے کہ جب تک سکول کا زمانہ ختم نہ ہو کالج میں نہ داخل ہو سکتے ہیں نہ پاس ہو سکتے ہیں۔ مولانا جامی مرحوم نے انہی معنی میں فرمایا ہے ؎

بلوح اول الف با تا نہ خوانی
ز قرآں درس خواندن کے توانی

کانگرس نے باوجود خالی ہاتھ ہونے کے جو کامیابی اتنے قلیل عرصے میں حاصل کی ہے ہم اُسے بہت زیادہ جانتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ اس سے اگلی منزل اسی طرح جلد طے ہو جائے گی جس طرح کالج کا زمانہ تعلیم اسکول کے زمانہ تعلیم کی نسبت مختصر ہوتا ہے۔

اسلامی تاریخ میں حکومت بنی امیہ کے بعد بنی عباس کا دور بڑا انقلابی دور تھا جو بظاہر فوراً ظہور پذیر ہوا۔ لیکن دراصل وہ اسی سال کی محنت شاقہ کا نتیجہ تھا۔ اگر کانگرس اسی طرح آئینی جدوجہد میں لگی رہی تو کسی روز اپنے اصل مقصد میں کامیاب ہو کر رہے گی۔

آہ! کیا قابل دید نظارہ ہوگا جبکہ مدراس اسمبلی میں کانگرسی ممبران دیسی لباس اور دیسی وضع میں آئے ہونگے اور اسمبلی ہال میں بندے ماترم کا گیت گایا گیا ہوگا۔ اس وقت غیر کانگرسی ممبر بزبان حال کہتے ہونگے۔

آنچہ مے بینم بہ بیداری است یارب یا بخواب

ممبران پنجاب اسمبلی کے یومیہ وظائف

گذشتہ کونسلوں کے زمانے میں ممبران کونسل کے لئے فی حاضری دس روپے یومیہ وظیفہ مقرر تھا۔ مگر اب ممبروں کی تعداد بڑھ جانے کے باوجود یومیہ وظیفہ بجائے دس روپے کے بیس روپے کر دیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ساٹھ ہزار روپے سالانہ خرچ کی بجائے پانچ لاکھ روپے تک نوبت پہنچ گئی۔ بلحاظ اُس محنت کے جو کی گئی اور اُس تذکیر کے صرف کے باوجود جو الیکشن کے موقع پر ہوا۔ بیس روپے یومیہ وظیفہ کچھ زیادہ نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ ملنا چاہئے تھا مگر دیکھنا یہ ہے کہ وہ غریب و مفلس ملک جس میں بیکاری، تباہی اور غربت و مسکنت مسلط ہو چکی ہو جس کے باشندوں کو ایک وقت بھی پیٹ بھر کر کھانا نہ ملتا ہو۔ ایسے ملک میں اسمبلی کے ممبروں کو چاہئے تھا کہ رعایا کے نادار طبقے کو اپنی اولاد کی طرح جان کر اُس پر شفقت فرماتے۔

اسلامی تاریخ شہادت دیتی ہے کہ خلفائے راشدین نے تخت خلافت پر متمکن ہو کر ان لذیذ غذاؤں کا کھانا ترک کر دیا تھا جن کو وہ حصول خلافت سے پہلے استعمال کیا کرتے تھے۔ ممکن ہے کہ اس کے جواب میں کہا جائے کہ ان لوگوں نے اپنی عاقبت کی اصلاح کے پیش نظر ایسا کیا تھا۔ مگر آج کل کے لوگوں کا مقولہ تو یہ ہے ؎

بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

اسی لئے وہ لوگ اپنے اصول کے پابند تھے اور ہمارے معاصرین اپنے اصول کے۔ جیسے کسی شاعر کا قول ہے ؎

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلےٰ
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

معاہدہ اتحاد عرب

قرآن و حدیث کی تعلیم بانجر صنوت سے مخفی نہیں کہ کل دنیا کے مسلمانوں کو ایک قوم بلکہ ایک گھرانا قرار دیا گیا ہے۔ مولانا حالی مرحوم نے اس مضمون کو ایک رباعی میں کیسے اچھے الفاظ میں ادا کیا ہے ؎

بطحائے عرب کو محترم تو نے کیا
امیوں کو خیر امم تو نے کیا
تو ہی نے ایک کر دیا روم و تتار
بچھڑے ہوئے گلے کو بہم تو نے کیا

اسی لئے چاہئے تو یہ تھا کہ بحکم قرآن و حدیث "المسلمون کرجل واحد" سب مسلمان ایک انسان کی طرح ہوتے مگر واقعات نے بتا دیا کہ مسلمانوں کے اقبال کا آفتاب ابھی اُفق سے بہت نیچے ہے تاہم قرائن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ طلوع ہونے والا ہے جس کا [illegible] قرینہ اتحاد عرب ہے کیونکہ عرب سے جو ہوا چلیگی [illegible] کی نسبت گمان غالب ہے کہ مذہبی حیثیت سے سارے [illegible] میں پھیل جائیگی۔ عربی حکومتوں کا اتحادی معاہدہ جو اخبارات میں شائع ہو چکا ہے

درج ذیل ہے :-

"حکومت عراق سعودیہ اور یمن کے درمیان معاہدہ

ہم امام یحییٰ بن امام حمید الدین ملک یمن اقرار کرتے ہیں کہ بحالت مابین ملک عراق اور ملک مملکت عربیہ سعودیہ کے درمیان جو معاہدہ ۱۰ محرم الحرام ۱۳۵۵ھ کو منعقد ہوا ہے جو روابط اسلامیہ اور وحدت قومیہ پر مبنی ہے جس کی وجہ سے ہم باہمدگر متفق و متحد ہو کر اپنے بلاد عربیہ کی محافظت کر سکتے ہیں۔ اس میں ہم بھی بہ تمام و کمال شریک اور معاہدہ اخوت عربیہ میں اپنے انضمام کو قبول کرتے ہیں۔ ہم نے اس کے جملہ جہات و تاویلات پر غور کر لیا ہے اور قبول کرتے ہیں جو حسب ذیل ہے :-

(۱) معاہدہ کنندگان عہد کرتے ہیں کہ کسی غیر سے کسی ایسے امر پر تفاہم و تواثق نہ کریں گے جو اغراض و روابط اسلامیہ یا قومیہ عربیہ کے مصالح کو خطرہ یا ضرر پہنچانے والا ہو۔

(۲) اگر کوئی اختلاف ان میں بطریق معاوضت پیدا ہو تو اس کا تصفیہ حسب دفعہ ہشتم معاہدہ طائف ثالثی کے ذریعہ آپس میں تصفیہ کریں گے۔

(۳) معاہدہ کنندگان میں سے کسی ایک فریق سے کسی دولت غیر سے کسی قسم کی نزاع پیدا ہو جائے جس سے جنگ کا خطرہ مترتب ہو تو اس نزاع کا صلح جویانہ وسائل سے تصفیہ کرنے کے لئے اپنی کوششوں کو متحد کریں گے۔

(۴) کسی فریق پر کسی دولت غیر کی جانب سے متحدہ معاہدہ کنندوں کی مساعی کے باوجود تعدی واقع ہو جائے اور اس صورت میں دفعہ ہذا کے تمام مضرات کا اطلاق ہوتا ہو تو جملہ معاہدہ کنندگان مشاورت کریں گے کہ کس قسم کی تدابیر اختیار کی جائیں جن سے اس تعدی کا انسداد کیا جا سکے۔

(۵) کسی ایک فریق کے ملک میں کوئی فتنہ اضطراب یا فتنہ کی حالت رونما ہو تو معاہدہ کنندگان مفسدوں کو فریق کی مصلحت کے خلاف اپنے ملک میں پناہ گزین نہ ہونے دیں گے۔ اپنی رعایا کو اس اختلال اضطراب یا فتنہ میں حرکت کرنے یا مفسدوں کی مساعدت یا ان کی حوصلہ افزائی کرنے سے منع کریں (گے) مفسدوں کو اپنے ملک سے [illegible] یا بالواسطہ [illegible] مدادیم پہنچانے کا انسداد کریں گے۔ اگر مفسدین فرار کر کے کسی فریق کی اراضی میں پناہ گزین ہو جائیں تو ان کو بے ہتھیار کر کے ایسے مقام پر منتقل کر دیں جہاں وہ کسی قسم کا ضرر نہ پہنچا سکیں۔ اگر ضرورت داعی ہو کہ فتنہ کے استیصال کے لئے مشترکہ تدابیر کی ضرورت ہو تو معاہدہ کنندگان مشاورت کے بعد طریقہ معاونت اختیار کریں گے۔

(۶) جائز ہوگا کہ معاہدہ کنندگان اپنے ڈپلومیٹک نمائندے اور قناصل ممالک غیر میں حسب ضرورت متعین کر سکیں۔ اس طرح سے ایک نمائندہ جملہ فریقوں کے مصالح کی نمائندگی کر سکے۔

(۷) معاہدہ ہذا کا کوئی جز معاہدہ کنندگان کے حقوق حریت و معاہدات دول و حکومات اثر انداز یا خلل انداز نہ ہوگا۔

(۸) اگر کوئی فریق کسی دولت پر تعدی کرے تو باقی معاہدہ کنندگان کو حق ہوگا کہ معاہدہ ہذا کے احکام بالا بلا اطلاع کے فسخ متصور کریں لیکن یہ امر معاہدہ کنندگان کے ممالک کی مصادقت و مودت پر خلل انداز نہ ہوگا نہ ان معاہدات و اتفاقات معروفہ کی نفی کریگا جو پہلے طے کر چکے ہیں۔

(۹) کوئی فریق دوسرے فریق معاہدہ ہذا سے کوئی فنی وفد یا جماعت طلب کر کے ثقافت اسلامیہ یا عربیہ یا عسکریہ کی تنظیم کرنا چاہے تو معاہدہ کنندگان ایسی تعلیم و تربیت کے لئے وفد یا جماعت روانہ کر سکیں گے۔

(۱۰) معاہدہ میں انضمام ہذا کا اثر اس تاریخ سے شروع ہوگا جب سے کہ حکومت ہائے عراق و مملکت عربیہ سعودیہ کے مواجہ میں حسب ضابطہ اقرار کیا جائے۔ یہ دس سال تک نافذ رہے گا۔ اور اس کے بعد توسیع کی جا سکے گی۔"

(اخبار خیبر لاہور مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث ہم اس اتحاد پر دول عرب کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے تمنا کرتے ہیں کہ خدا کرے کہ یہ اتحاد عملی طور پر امتحان میں پاس ہو کر دیگر دول اسلامیہ کو بھی اپنے اندر جذب کر لے۔ جس کا نتیجہ ہو کہ دنیا دیکھ لے کہ مسلمان قوم ابھی زندہ ہے اور ہم کہہ سکیں ؎

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

فلسطین کے شاہی کمیشن کی

رپورٹ کا خلاصہ

فلسطین کے فسادات کے اسباب کی تحقیقات اور اُن کے ازالہ کی تدابیر تجویز کرنے کے لئے لارڈ پیل کی صدارت میں جو شاہی کمیشن مقرر ہوا تھا۔ اُس کی رپورٹ شائع ہو گئی ہے۔ جو تین حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصہ میں عرب اور یہودیوں کے مابین قضیہ کی بنا اور حالات و ماحول کی تشریح بیان کر کے یہ تسلیم کیا ہے کہ جنگ عظیم کے ہیجان میں عربوں اور یہودیوں سے جو وعدے کئے گئے تھے وہ الگ الگ تو بالکل حق بجانب تھے مگر ایک میں ملا کر مرتبط نہیں کئے جا سکتے تھے اور جتنی توقعات ان میں مصالحت پیدا کرنے کی کی گئیں وہ سب غلط ثابت ہوئیں۔

حصہ دوم و سوم میں کمیشن نے علاج کی تدابیر بتائی ہیں جو موجودہ نظام انتداب کو قائم رکھ کر یہود و عرب کے تنازعات کا تصفیہ کرنے کی ہیں۔

کمیشن نے تجویز کی ہے کہ تھوڑی سی قربانی عرب کریں اور تھوڑی سی یہودی۔ اور اس طرح ایک ایسا انتظام عمل میں آسکے جس میں آگے چل کر امن و صلح کا امکان ہو۔ ایسی تدبیر کمیشن کی رائے میں بجز اس کے کوئی نہیں ہے کہ فلسطین کو تقسیم کر کے اس میں یہودی اور عرب دو سلطنتیں قائم کی جائیں۔ جو عراق اور شام کی طرح آزاد و خود مختار ہوں۔ اس طرح عربوں سے ایک حصہ زمین جو نکل جائیگا اُس کے عوض میں جدید یہودی سلطنت سے انہیں ایک رقم خراج دلائی گئی ہے۔ اور عرب سلطنت کی پسماندہ حالت کی اصلاح کے لئے برطانوی خزانہ سے بیس لاکھ پونڈ کی گرانٹ دینے کی سفارش کی گئی ہے۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

مومیائی ۱۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ کھانسی ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد رفع ہو جاتا ہے..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت بچے۔ بڈھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۶/ - آدھ پاؤ ... بلا جبر ... مع محصول ڈاک۔

... محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب ایس۔ ایچ محمد اسحاق اینڈ سنز اجمیر

"آپ سے مومیائی منگوائی تھی اس سے بہت فائدہ ہے لہٰذا ایک چھٹانک اور روانہ کریں" (۳۔ مئی ۱۹۳۶ء)

جناب حاجی محمد عبد اللطیف صاحبان بمبئی۔ "میں نے آپکے یہاں سے ایک پاؤ مومیائی منگائی تھی اپنے دوستوں میں استعمال کرایا بہت مفید ثابت ہوا گویا آبحیات کا کام دیا۔ ایک پاؤ اور روانہ فرمائیے" (۷۔ مئی ۱۹۳۶ء)

جناب مولوی محمد یٰسین صاحب ضلع بستی

"میں کئی مرتبہ آپ کے یہاں سے مومیائی منگا چکا ہوں مفید چیز ہے۔ چھٹانک بہت جلد روانہ فرمائیے۔" (... مئی ۱۹۳۶ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان

معرفت ... امرتسر

حیرت انگیز ایجاد ۹/

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے

کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اسی وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائیں گے۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب و ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے قدر دانوں کی خدمت نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔

امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے:۔

"نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم ناخونہ۔ پڑبال۔ رو ہے (گر نیولس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اس کے استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف عہ (ایک روپیہ) تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر ادویہ فارمیسی ہردوئی

تحفۃ الہند

یہ کتھا سلوئی۔ ہندو دھرم کی تردید میں ایک بے مثل کتاب ہے۔ اپنی مقبولیت کی وجہ سے کئی دفعہ شائع ہو چکی ہے۔ قیمت صرف ... نسخہ ...

محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ... ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری محمد علی صاحب

سب جج بہادر درجہ چہارم سرگودھا

دعویٰ دیوانی نمبر ۱۷۴

فرم ہری سنگھ سردول سنگھ واقعہ سرگودھا۔ بذریعہ ہری سنگھ

بنام روپ لعل ولد کانشی رام ذات مکرانہ ساکن حال اوکاڑہ منڈی بجری فروش ضلع منٹگمری

مدعا علیہ۔

دعوےٰ -/ ۱۴۹

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی روپ لعل مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام روپ لعل مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر روپ لعل مذکور تاریخ ۲۴ ... کو مقام سرگودھا حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ... ۱۰ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

سلطان صلاح الدین ایوبی

کونسا مسلمان ہے جو فاتح بیت المقدس سلطان صلاح الدین ایوبی کے نام نامی سے واقف نہیں۔ اس شیر نر نے صلیبی جہاد کے سلسلہ میں تمام یورپ کو نیچا دکھا دیا تھا۔ جو فلسطین کے میدان جنگ سے فرار ہو گئے تھے۔ ... سلطان کا رعب و دبدبہ تمام یورپ میں اس قدر چھایا ہوا تھا کہ اس کے نام سے لوگ تھرا اٹھتے تھے ... کے مفصل حالات جنگوں اور معرکوں اور اسلامی فتوحات کا نقشہ دیکھنا ہو تو مندرجہ بالا کتاب کا ... فرمائیں۔ قیمت صرف ... محصول ...

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت آفیشل جج صاحب بہادر ضلع

جالندہر و دیوالیان امرت سر

بلیو محمد قریشی پاسی باشندہ کوٹ کیرہ امرت سر

بذریعہ بدرالدین سب انسپکٹر

بنام قرض خواہان

درخواست زیر دفعہ ۱۰ و دفعہ ۵ ایکٹ دیوالیہ ۱۹۳۰ء

نوٹس بنام محمد عظیم ولد جنڈہ قوم باشندہ مکان ولد اسماعیل قوم باشندہ سکنہ کوٹ کیرہ تحصیل امرت سر

قرضخواہان۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں سائل نے درخواست زیر دفعہ ۱۰ و دفعہ ۵ ایکٹ دیوالیہ ۱۹۳۰ء عدالت ہذا میں گذرانی ہے۔ بعد قرضخواہان کے نام کئی دفعہ نوٹس جاری ہو چکے ہیں لیکن قرضخواہ نمبر ۲ و ۳ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہیں۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا قرضخواہ ۲ و ۳ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر قرضخواہان مذکور ۲۳ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی نہ کرینگے تو قانونی کارروائی عمل میں لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۱۰ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت دستخط حاکم

[illegible]

تفسیر ثنائی اردو

قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں۔ [illegible] سب پر سبقت لے گئی ہے۔ [illegible] بہت قبولیت حاصل ہوئی ہے۔ [illegible] سب سے پہلی تفسیر اردو [illegible] ہے کہ قرآن [illegible] ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں جن کے نیچے [illegible] ترجمہ دیا گیا ہے دوسرے کالم میں تفسیر مع ترجمہ ہے نیچے حواشی و شان نزول درج ہے۔ مخالفین اسلام [illegible] نبی علیہ السلام کے [illegible] کی [illegible] گئی ہے۔

[illegible]

[illegible]

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

(بزبان عربی)

تفسیر ہذا عربی زبان میں مشہور [illegible] القرآن یفسر بعضہ بعضا پر لکھی گئی ہے۔ جسے [illegible] ہر علم حضرات نے [illegible]

[illegible] بھی بے حد مقبول ہو چکی ہے۔ بعض مدارس میں بطور نصاب (جلالین کی طرح) پڑھائی جا رہی ہے۔ ہر آیت کی تفسیر میں قرآن مجید کی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ مصری سائز اور رنگ کے کاغذ پر اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے۔ سارے قرآن کی تفسیر ہے۔ قیمت صرف چار روپے (للعہ)

[illegible] ڈاک علیحدہ

بیان الفرقان علی علم البیان

(بزبان عربی)

قرآن مجید کی یہ سب سے پہلی تفسیر ہے جو [illegible] و بیان کی [illegible] عربی میں لکھی گئی ہے۔ [illegible] میں علم معانی و علم بیان کی اصطلاحات درج کر کے [illegible] اصطلاح کا ذکر آیا ہے اس پر اس اصطلاح کا نمبر دے دیا گیا ہے۔

سردست صرف سورۂ فاتحہ و سورۂ بقرہ کی تفسیر چھپی ہے۔ کتابت، طباعت اعلیٰ [illegible] ہے۔ خوشنما [illegible] پیپر پر چھاپا گیا ہے۔ قیمت صرف دس آنے (۱۰؍)

محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

مرزا صاحب قادیانی سے پہلے

[illegible]

کئی ایسے اصحاب گزرے ہیں جنہوں نے نبی، مہدی یا مسیح [illegible] اور [illegible] وغیرہ ہونے کا [illegible] دعویٰ کیا۔ اگر آپ ان [illegible] کی [illegible] حاصل کرنا چاہتے ہیں تو

کاوے ملی [illegible] جلد دوم

[illegible] صاحب [illegible] سے [illegible] تصنیف کی ہے اور عوام میں [illegible] شہرت حاصل کر چکی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ

[illegible] مہتمم اہلحدیث امرتسر

سوانح بخاری

شیخ الاسلام [illegible] محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری۔

قیمت [illegible] مہتمم اہلحدیث امرتسر

مولانا ابو الکلام آزاد کی تصانیف

ایک روپیہ کی بجائے صرف چار آنہ میں

الحریت فی الاسلام — جس میں اسلامی حریت و مساوات اور [illegible] کے علاوہ دیگر [illegible] اہم مباحث پر ایک پر لطف اور بصیرت افروز بحث ہے۔

دعوت عمل — مسلم قوم کو خواب خرگوش سے بیدار کرنے اور [illegible] اور [illegible] کو دور کر کے سرگرم عمل ہونے کی دعوت دی ہے۔

خطبۂ عید الاضحیٰ — [illegible] کیا گیا ہے۔

توضیح شہادت — حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے [illegible] بصیرت افروز [illegible] کیا ہے۔

مندرجہ بالا کتب کے [illegible]

مہتمم اہلحدیث امرتسر [illegible]

جریدۂ اہل نمبر ۳۵۴

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۴ — نمبر ۳۸

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکما امرین کتاب اللہ وسنتی

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے سالانہ	ـــہ
عام خریداران سے سالانہ	ـــہ
عام خریداران سے ششماہی	ـہ
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۱ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ مطابق ۳۰ جولائی ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

اخبار اہلحدیث

(از برکت علی خان شمیم - مدیر رسالہ "مسلم گوجر" دینانگر)

مرحبا اہلحدیث! اے راہبر راہِ ہُدا
تیری برکت سے ہم وہ آج نسر ہونے کو ہے
شرک و بدعت کے مقابل تو ہوا سینہ سپر
نیچری و آریہ کے دانت کھٹے کر دیئے
بدعتی و رافضی، مرزائی و چکڑالوی
پر خدا کے فضل سے تجھ کو ہوئی فتح مبیں
واہ! تیرا ملکی مطلع، واہ تیرا انتخاب
تجھ میں جو ہر دو بڑے ہیں انضباط و راستی
آج رکھتا ہے قدم چونتیسویں منزل میں تو
کیوں پھلے پھولے نہ وہ اخبار برگ و بار سے

تجھ پہ دائم رحمت ایزد ہو اور فضل خدا
شاہ اسمٰعیل سے جس کی ہوئی تھی ابتدا
تیرے آگے ہو گئے مسلوب باطل کے قویٰ
کھول ڈالا سب بھرم تو نے بت تثلیث کا
گرچہ اک اک ان میں تجھ سے معرکہ ہوا
اور دشمن اپنا سا منہ لے کے آخر رہ گیا
واہ! یہ زریں مسائل، یہ مضامیں خوش ادا
ہے انہیں سے ہو رہی ہر جا تری مدح و ثنا
ہو مبارک تجھ کو اپنی زیست کا یہ مرحلہ
جسکے مالک ابو الوفا ہوں اور نیر ہو [illegible]

مطبوعہ [illegible] امرتسر۔ [illegible] قیمت فی جلد [illegible]

انتخاب الاخبار

—— امرتسر شہر میں ۱۸۔ جولائی سے ۲۴۔ جولائی تک ۱۹۶ بچے پیدا ہوئے اور ۱۰۷ اموات واقع ہوئیں۔ سکھ مسلم فسادات کے پیش نظر دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی تھی وہ ہٹالی گئی ہے۔ مگر پولیس کی چوکیاں بدستور ہیں۔

—— امرتسر میں ۲۱ و ۲۶ جولائی کو خوب بارش ہوئی۔

—— امرتسر سکھ مسلم فسادات کے سلسلہ میں تین سکھوں کو دو دو سال قید سخت۔ ایک سکھ ایک ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا اور دو کو بری کر دیا گیا۔

—— پنجاب اسمبلی کا شملہ سیشن ختم ہو گیا ہے۔ تمام ممبران شملہ سے واپس آ گئے ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے فسادات آبد ضلع گجرات کے سلسلہ میں پولیس کی سات چوکیاں مختلف دیہاتوں میں بٹھائی جائیں گی۔ ان کا خرچہ ہندو سکھ اور مسلمانوں پر پڑیگا

—— ہنگو کی ایک اطلاع ہے کہ تیراہ کے دو قبیلوں میں شیعہ اور سنی فساد ہونے کی وجہ سے زبردست لڑائی ہوئی

—— روم کی ایک اطلاع ہے کہ ابی سینیا میں اٹلی سے سینکڑوں پادری بھیجے گئے ہیں تاکہ حبشیوں کو عیسائیت کی تبلیغ کریں۔

—— ضلع لاہور کے ایک سکھ نے عرصہ ہوا اپنی کنواری لڑکی سے ناجائز تعلقات پیدا کئے جس کی وجہ سے لڑکی کو لڑکی پیدا ہوئی۔ جسے سکھ مذکور نے قتل کر دیا۔ اس بنا پر اسے کالے پانی کی سزا دی گئی۔ جب وہ سزا کاٹ کر آیا تو اپنی اس لڑکی کے ایک اور نوجوان لڑکی سے پھر ناجائز سلوک کیا۔ جس پر سکھ مذکور کی بیوی اور اس کے داماد نے اسے قتل کر دیا۔ اب اسکی بیوی اور داماد اور ایک شخص کو پولیس نے گرفتار کر لیا۔

—— چاندنی چوک دہلی میں آگ لگنے سے چار بیرشدہ دکانیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ تقریبًا ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

—— صوبہ اڑیسہ میں مسلم وزیر کوئی نہیں ہوگا۔

—— صوبہ مدراس کے وزراء کے لئے چھ موٹریں خریدی گئی ہیں جو حکومت کی ملکیت ہونگی مگر استعمال کیلئے وزراء کے سپرد کر دی جائینگی۔ ان کے اخراجات وزراء موٹر الاؤنس سے پورے کرینگے۔

—— مالیر کوٹلہ میں سیاسی ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں چند گرفتاریاں کی گئی ہیں اور مزید کی توقع ہے۔ شہر میں کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا ہے۔

ضروری اطلاع

ثنائی برقی پریس امرتسر کے متعلق خط و کتابت دفتر "اہلحدیث" سے کرنے میں دیر لگتی ہے۔ اس لئے براہ راست میاں عطاء اللہ منیجر ثنائی برقی پریس امرتسر ہال بازار کے نام کیا کریں۔ تاکید ہے۔

(منیجر "اہلحدیث" امرتسر)

"ناظرین اہلحدیث"

سب سے پہلے

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر

"حساب دوستاں"

ملاحظہ فرمائیں۔ (منیجر)

یاد رفتگاں مولانا عبدالخالق صاحب مرحوم حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کے شاگردوں میں سے تھے۔ مرحوم کا حقیقی جانشین ان کا پوتا مولوی مصطفیٰ ۲۲ سالہ ذی علم نیک سیرت نوجوان تھا۔ ۱۳ جولائی ۱۹۳۶ء کو مصطفیٰ مرحوم داغ مفارقت دیکر رفیق اعلےٰ سے جا ملا۔ اللہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین! ناظرین سے استدعا ہے کہ نماز جنازہ پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفر لہ۔

(علی از چیرہ)

درخواست امداد خاکسار چندماہ سے بیمار ہے۔ علاج معالجہ کے لئے روپیہ پیسہ میسر نہیں۔ بہت تنگدست ہے۔ کوئی صاحب خیر میری امداد فرماکر عنداللہ ماجور ہوں (مولوی علی حسن خان واعظ اسلام۔ قصبہ برہنڈہ ڈاک خانہ سیتاپور ضلع مظفرپور)

دعائے صحت میں رات کو چلتا ہوا گر پڑا تھا۔ جس کی وجہ سے سخت چوٹ آئی۔ ناظرین کرام میرے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ راقم عبدالرحمٰن از رامپور سٹیٹ

(۲) سید رمضان علی صاحب کی والدہ سخت علیل ہیں ان کیلئے شفایابی کی دعا فرمائیں۔ (راقم محمد امین صدیقی سید منزل بانت ضلع بالاسور)

اللّٰھم اشفھم بشفائک وداوھم بدوائک

مضامین آمدہ عبدالرؤف صاحب ۳ عدد۔ ملک امام خان صاحب۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب عقیل ۲ عدد محمد مقبول صاحب۔ عبدالقدوس۔ سید عبدالغفار۔

غیر مقبولہ ملک معظم کو خوشخبری۔

قابل توجہ شعراء اہل حدیث مولوی محمد یعقوب صاحب برقؔ مرحوم کے بعد دیگر شعراء کی طرف سے نظمیں وغیرہ موصول نہیں ہوتیں۔ بعض نوآموز احباب بھیجتے تو ہیں مگر وہ قابل اندراج نہیں ہوتیں۔ لہٰذا جملہ شعراء اہل حدیث تبلیغ توحید و سنت، رد شرک و بدعت، عام اخلاقی نظمیں

چندہ اہل حدیث کانفرنس از حکیم قائم الدین صاحب صدیقی پاک پٹن ۱۲

اشاعت فنڈ از حکیم صاحب موصوف ۸

غریب فنڈ از فتویٰ فنڈ ۱۲۔ از حکیم عبدالرزاق صاحب رنگون ۲۔ جملہ ہے۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۶۔ بقایا ۹ سائلین ۵۔ (۳۸) خدا بخش ملتان ۱۲ (۳۹) محی الدین سردار پور ۱۲۔ میزان ۱۲ ہر دو سائلین کے نام اہلحدیث ایک ایک سال کے لئے جاری کر دیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۱۰۔

وصولی داخلہ (۱۱) حسن الدین سیالکوٹ۔

۴۳ سائلین اور ہیں ان کے نام بھی اخبار جاری ہونا ہے۔ احباب خیر صدقات و خیرات ادا کرتے وقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۱ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ہجری

سلام اور السلام

بجواب "شیعہ" لاہور

مسلمانوں میں اختلافات کا کچھ حصہ تو روایات منضبطہ پر مبنی ہے مگر بہت سا حصہ علوم عربیہ سے ناواقفیت پر متفرع ہے۔ دین اسلام کی اصل کتب چونکہ عربی زبان میں ہیں اس لئے ان کا صحیح مطلب سمجھنے کے لئے علوم عربیہ (صرف نحو اور معانی بیان وغیرہ) میں واقفیت تامہ ضروری ہے۔ اور یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔

یطلق فی الروایات ما روھا

ہمارا گمان تھا کہ شیعہ گروہ اسلام کے دیگر جدید فرقوں کی طرح علوم عربیہ سے خالی نہیں۔ مگر اخبار "شیعہ" لاہور مورخہ ۸۔ جولائی کے دیکھنے سے ہمارے اس گمان کو صدمہ پہنچا۔ مذکورہ پرچے میں صرف جملہ "سلام علیکم" کو مامور بہ قرار دیا ہے۔ یعنی قرآنی آیات سے استشہاد کر کے ثابت کیا ہے کہ عند الملاقات صرف "سلام علیکم" بغیر حرف تعریف (الف لام) کے بصورت نکرہ کہنا چاہئے۔ اس پر بڑے دعوے کی بنیاد رکھی ہے۔ یعنی لکھا ہے کہ ہمارا سلام (بصورت معری عن اللام) ہی صحیح ہے اور اس کی بجائے "السلام علیکم" غلط ہے۔ چونکہ ہمارا ہی سلام صحیح ہے اسی لئے ہمارا ہی ایمان و عمل بالقرآن ٹھیک ہے اور کسی فرقے کا نہیں۔

ہمارے خیال میں ایسا کہنا علوم عربیہ (خادمان قرآن) بلکہ خود قرآن کے بھی خلاف ہے۔ ہم نے آپ کے دعوے پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ منطقی اصطلاح میں آپکا دعویٰ قضیہ دائمہ مطلقہ ہے۔ جس کی نقیض مطلقہ عامہ ہوتی ہے اگر کسی قضیے کی نقیض مطلقہ عامہ کی صورت میں پائی جائے تو اس کو دائمہ مطلقہ کہنا غلط ٹھیرتا ہے۔ اب ہم آپ ہی کے پیشکردہ معیار پر آپکے دعویٰ دائمہ مطلقہ کی نقیض مطلقہ عامہ پیش کرتے ہیں۔ آپنے اپنے دعوے کے ثبوت میں سورہ مریم سے بھی ایک آیت پیش کی ہے۔ جسکے الفاظ یہ ہیں:-

وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا

یحییٰ پر سلام ہو اس دن بھی جس دن وہ پیدا کئے گئے اور ۲ اس دن بھی جس دن زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے (پارہ ۱۶۔ سورہ مریم۔ رکوع ۱)

اہلحدیث | بے شک یہ آیت حضرت یحییٰ کے حق میں وارد ہوئی ہے۔ لیکن اسی سورہ کے دوسرے رکوع میں شیعہ نامہ نگار کے دعوے کا ابطال بھی کالی ملتا ہے۔ جہاں حضرت مسیح علیہ السلام کے سلسلہ کلام میں اپنا مقولہ بیان ہوا ہے جس کو راقم مضمون نے شاید اچھوت سمجھ کر چھوڑ دیا۔ چنانچہ اس آیت کے الفاظ یہ ہیں

وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا (سورہ مریم۔ رکوع ۲)

حضرات شیعہ! | غور فرمائیے کہ یہ قضیہ مطلقہ عامہ آپ کے دعوی دائمہ مطلقہ کی نقیض ہے یا نہیں۔

(نوٹ) ہمارے ملکی دوست مولوی حشمت علی چکڑالوی (منکر حدیث) بھی غور کریں کیونکہ وہ جب کبھی شمالی اضلاع میں آکر گفتگو کرتے ہیں تو ان کی راگنی کی تان اسی پر ٹوٹا کرتی ہے کہ "سلام علیکم" کی بجائے "السلام علیکم" کہنا ہرگز جائز نہیں۔ بلکہ کبھی کبھی اس کو شرک بھی کہا کرتے ہیں۔ مگر یہ عجیب شرک ہے کہ ایک اولوالعزم رسول (حضرت عیسیٰ سلام اللہ علیہ) اس کے مرتکب ہیں اور خداوند تعالےٰ بالتصدیق اس کا ناقل ہے۔ پس اگر انبیائے علیہم السلام کا اتباع شرک ہے تو ہم ایسے شرک کا التزام کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

ان کان الشرک اسوۃ رسول الھنا
فلیشھد الثقلان انی مشرک

قاعدہ نحویہ | یہ ہے کہ اسم نکرہ پر حرف تعریف آجانے سے لفظ کے حقیقی معنی نہیں بدلا کرتے۔ بلکہ بعض اوقات معنی میں استغراق افراد مقصود ہوتا ہے۔ چنانچہ علم معانی میں یہ قاعدہ مذکور ہے:-

قد یفید معرف باللام او ستغرق (تلخیص)

جیسا انگریزی میں آرٹیکل ذی (the) لگانے سے مثلاً مین (man) کی بجائے دی مین (the man) ہوجاتا ہے۔ ایسا کرنے سے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں واقع ہوتی۔ ہاں خصوصیت پیدا ہوجاتی ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جملہ "سلام علیکم" باوجودیکہ جائز ہے مگر جملہ نکرہ ہونے کی وجہ سے ادنیٰ درجے کی سلامتی بھی اس کا مصداق قرار پاسکتی ہے لیکن "السلام علیکم" (معرف باللام) میں السلام کا لفظ بوجہ استغراق کے جملہ اقسام کی سلامتی کا مقتضی ہے پس سلام علیکم کے معنی ہیں تم پر سلامتی ہو۔ مگر "السلام علیکم" سے مراد یہ ہے کہ

تم پر سلامتی (بہر اقسام) نازل ہو۔

اسی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے ساتھ اپنی گفتگو میں یہ جملہ استعمال کیا تھا۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

یعنی جو لوگ ہدایت کے پیرو ہیں اُن پر ہر قسم کی سلامتی نازل ہوگی۔

اب نتیجہ بالکل صاف ہے کہ "شیعہ" کا دعویٰ بصورت دائمہ مطلقہ یقیناً غلط ہے۔ کیونکہ اس کی نقیض مطلقہ عامہ" کی شکل میں محقق ہے۔ ہاں ہمارے مخاطب اگر اپنے دعوے کو قضیہ مطلقہ عامہ کی صورت میں پیش کریں تو نہ صرف یہ کہ ہمارے خلاف نہ ہوگا بلکہ اس کی نقیض بھی متحقق نہ ہوگی۔

(ان المطلقتین لا یتناقضان)

خواجہ صاحب دہلوی خفا ہوگئے

کس پر؟

ایک آلِ رسول پر

خواجہ صاحب نے جب سے حضرت علی مرتضیٰ کے مرتبہ قرآن مجید کا ذکر چھیڑا ہے۔ آپ پر چاروں طرف سے سخت اخبارات کی نظر پڑ رہی ہے۔ خیر یہ تو ایک معمولی بات ہے۔ ایک عربی مقولہ "من صنف استہدف" مصنفین کے حق میں مشہور ہے۔ خواجہ صاحب کا کوئی ہم مشرب وجودی مسلک ایسے واقعات کو جس نظر سے دیکھتا ہے اس کا ذکر اس شعر میں ملتا ہے

کار زلف تست مشک افشانی اما عاشقاں
مصلحت را تہمتے بر آہوئے چیں بستہ اند

مگر معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب اس ہجوم میں کچھ گھبرا گئے ہیں۔ خاصکر احناف پنجاب کے امیر شریعت دہلی رسول سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر پر بہت کچھ خفا نظر آتے ہیں چنانچہ آپ کے الفاظ اس بارے میں درج ذیل ہیں:-

"مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے تقریروں میں مسلمانوں کو اشتعال دلایا۔ یہاں تک کہ میرے قتل کی ترغیب دلائی اور فتح پوری مسجد دہلی میں ہزاروں مسلمانوں کے سامنے کہا کہ اگر حسن نظامی ہندو ہوتا تو مسلمان اس کو مار ڈالتے۔" (منادی دہلی ص ۸ جولائی ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث | ہم اس واقعہ کی تصدیق یا تکذیب نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہم اس جلسے میں شریک نہیں تھے لیکن خواجہ صاحب کی غضب آلودہ تقریر جو ہم نے پڑھی ہے اس میں سے ایک اقتباس بطور نمونہ ناظرین کو سناتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:-

"اب وہ زمانہ نہیں ہے کہ منصور کو سولی پر چڑھا دیا اور سرمد کو قتل کرا دیا اور کوئی صوفی اف نہ کر سکا۔ اب ہم آنکھ کا بدلہ آنکھ، کان کا بدلہ کان اور دانت کا بدلہ دانت اور زخموں کا قصاص لینے کے لئے پوری طرح طیار ہو گئے ہیں۔" (منادی ص ۹ جولائی ۱۹۳۷ء)

خواجہ صاحب! | بے شک قرآن مجید کی اجازت یہی ہے۔ مگر جس طرح آپ نے اپنے ایک مرید کو مشورہ دیا تھا جس نے قادیانیوں کی بدکلامی (بحق پیر مہر علی شاہ مرحوم) پر سخت غصہ کا اظہار کیا تھا۔ اس کو آپ نے ہدایت کی تھی کہ یہ طریقہ مولویوں کے لئے چھوڑ دو۔ ٹھیک اسی طرح ہم بھی آپ کو مشورہ دیتے ہیں۔ مگر نہ اپنے الفاظ میں بلکہ صوفیائے کرام کے الفاظ مبارکہ میں۔ امید ہے کہ آپ اس کو بڑی توجہ سے سنیں گے وہ مشورہ یہ ہے

در مسلخ عشق جز نکو را نکشند
لاغر صفتان و زشت خو را نکشند
گر عاشق صادقی ز کشتن مگریز
مردار بود ہر آنچہ او را نکشند

بلاغ کا افترا اور بہتان

دنیا کے مذاہب میں گو کتنا ہی اختلاف ہے۔ مگر اس امر پر سب متفق [illegible] جھوٹ بولنا اور کسی پر افترا کرنا بدترین افعال ہیں۔ خاصکر کسی مذہبی آدمی سے ان کا صادر ہونا اس کو مذہبی حیثیت سے گرا دیتا ہے۔ محدثین کرام نے کذب اور افتراء سے اتنا احتیاط کیا ہے کہ کسی راوی کا ایک دفعہ کا کذب بھی ساری عمر کے لئے اس کو ساقط الاعتبار ٹھیرا دیتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ حدیث اور اصول حدیث سے منکر ہیں وہ اس سے پرہیز نہیں کرتے۔ شاید یہ ان کے لئے ترک حدیث کی اخلاقی سزا ہے۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

امرتسر کا رسالہ "بلاغ" منکرہ حدیث پارٹی کا آرگن ہے۔ اس عیب سے پرہیز نہیں کرتا جس کی بابت ہم کو مدت سے شکایت ہے۔ ہم اس کے مخترعہ مسائل اور مزعومہ خیالات پر اتنے رنجیدہ نہیں ہوتے جتنے اس کے کذبات اور افتراآت پر۔ ہم نے بارہا اس کو تنبیہ کی کہ یہ عادت قبیحہ چھوڑ دے۔ مگر وہ اس کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتا ہے کہ اہلحدیث اور محدثین پر افترا کر کے اپنا جی خوش کر لے کسی قسم کا مضمون لکھے اس کا فرض ہے کہ عاشقان حدیث پر حملہ کر کے اپنے جگر کے پھپھولے پھوڑے چنانچہ بلاغ بابت جولائی میں زیر عنوان "شذرات" لکھا ہے:-

عشاق حدیث نے کھلے بندوں آیتوں کو منسوخ اور حدیثوں کو ان کا ناسخ قرار دیا۔ پھر کیا تھا وہی شیخ سعدی کی بات

بنیاد ظلم در جہاں اندک بود۔ ہر کہ آمد برو مزید کرد

اگر ایک انسان قول خدا میں اصلاح و تنسیخ اور تقیید و اطلاق کا مجاز ہو سکتا ہے تو دوسرا تیسرا اور چوتھا کیوں نہیں ہو سکتا۔ اگر رسول کو حق خدا کا شریک نہ بنایا جاتا تو کسی امام کے ساتھ بھی غلو و افراط روا رکھنے کی جرأت کون کر سکتا تھا

(بلاغ امرتسر ۲۵ جنوری)

اہلحدیث ہم بالکل سادہ لفظوں میں اس مدعی سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ان احادیث کی فہرست پیش کرے جن کو بقول آپ کے عشاق حدیث نے ناسخ قرآن قرار دیا ہے اور اُن عشاق حدیث کے بھی نام بتائے جنہوں نے ایسا کیا۔ سردست ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ ان عشاق میں آپ کا گروہ بھی داخل ہے جس کی تشریح آپ کے مطالبہ سے پہلے ہی ہم کئے دیتے ہیں۔

قرآن مجید کی سورہ جمعہ میں ارشاد ہے :-

اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ؕ

یعنی جمعہ کے روز جس وقت نماز کے لئے اذان دی جائے تم ذکر الٰہی کی طرف لپکو اور سودا سلف چھوڑ دو۔ اس آیت نے اپنے عموم کے ساتھ ثابت کیا کہ صبح کی اذان سنتے ہی دوڑو ظہر عصر کے لئے بھی جلدی آؤ ایسا ہی بروز جمعہ مغرب اور عشا کے لئے بھی لپکو۔ یہ ہے مفہوم عام اس آیت کا جس میں کوئی تقیید کسی وقت کا نہیں ہے پس آپ اپنی مرقومہ عبارت پر نظر کر کے بتائیں اور انصاف کو مدنظر رکھ کر خدا کو حاضر ناظر جان کر بتائیں کہ آپ لوگوں نے آیت مرقومہ کے اس حکم کو دوپہر کی نماز جمعہ سے کیوں مخصوص کیا ؟ کیا ہے تو کس دلیل سے تقیید کیا۔ اگر مخصوص نہیں کیا تو کیوں ساری عمر میں کبھی کسی اور وقت نماز جمعہ ادا نہ کی۔ حالانکہ گرم موسم میں دوپہر کے وقت اجتماع ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اگر آج تک آپ لوگوں کو ایسا کرنے کی جرأت نہیں ہوئی تو کیا آیندہ جرأت کر سکتے ہیں۔ اگر کر سکتے ہیں تو اعلان کر دیجئے کیا اچھا ہو کہ گرمیوں کے موسم میں اس نماز کے لئے صبح کا وقت مقرر کریں اور سردیوں میں دوپہر کے وقت پڑھا کریں۔ اگر یہ نہ کریں تو ہم یہی کہیں گے کہ آپ لوگوں نے حدیث کے ماتحت قرآنی حکم کو مقید کیا۔ اور اسی کا نام حدیث کا انکار ہے۔ پھر سوا اس کے کیا کہا جائے۔ ؎

شکر ہے بود و ہم رنگ مستان زیستن

قادیانی مقدمے کا فیصلہ پریوی کونسل میں

اخبار "زمیندار" کے اڈیٹر نے قادیانی نمبر کے لئے مضمون طلب کیا تھا جو وہاں بھیجا گیا۔ اس کی نقل ناظرین "اہلحدیث" کے لئے درج ذیل ہے :-

ہر نزاع اور جھگڑے کے فیصلہ کے لئے ایک منتہٰی ہوتا ہے جہاں کا حکم سارے نزاعات کے لئے فیصلہ کن سمجھا جاتا ہے۔ شرع اسلام اور قانون وقت دونوں اس کی نسبت متفق ہیں کہ آخری فیصلہ سے پہلے کے تمام فیصل جات کالعدم ٹھیرتے ہیں۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ سب جج کے فیصلہ کی اپیل ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں ہو سکتی ہے ممکن ہے کہ منظور بھی ہو جائے تو ڈسٹرکٹ جج کے فیصلہ کی اپیل ہائی کورٹ میں ہو سکتی ہے۔ اسی طرح ہائی کورٹ کے فیصلہ کی اپیل پریوی کونسل میں۔ مگر پریوی کونسل کو منتہٰی سمجھا گیا ہے۔ اسی طرح شرعی اصطلاح میں خدائی فیصلے کو منتہٰی قرار دیکر فرمایا ہے۔

اَفَغَیْرَ اللّٰہِ اَبْتَغِیْ حَکَمًا

(کیا میں خدا کے سوا کسی اور سے فیصلہ کراؤں)

قادیانی نزاع کی بہت سی شاخیں ہیں جو در اصل تطویل کلام کی غرض سے محض بیکار بڑھائی گئی ہیں۔ کہیں مسئلہ حیات مسیح پر بحث ہے، کہیں آسمانی نکاح پر گفتگو ہو رہی ہے، کہیں ڈپٹی آتھم والی پیشین گوئی پر مباحثہ ہو رہا ہے۔ کہیں "مصلح موعود" کا مصداق زیر بحث ہے۔ اگر بغور دیکھا جائے تو یہ سب مباحث قادیانی دعوے کی تحقیق میں بالکل ایسے ہی ہیں جیسے سب ججوں کے فیصلے پریوی کونسل کے فیصلہ کے مقابلے میں جو ہوئے نہ ہوئے (کوڑی کے دام کے نہیں) اصل فیصلہ پریوی کونسل کا ہے جو مرزا صاحب قادیانی کے خلاف ہوا تھا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے :-

مرزا صاحب قادیانی نے ہمارے مواخذات سے تنگ آ کر ایک اعلان کیا تھا۔ جس پر تاریخ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء مرقوم ہے۔ جس کی سرخی یہ تھی :-

" مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ"

مرزا صاحب نے اس آخری فیصلہ میں جو لکھا تھا اُس کا خلاصہ ہم صرف دو جملوں میں پیش کرتے ہیں۔ اُن میں سے ایک جملہ خبریہ ہے اور دوسرا جملہ انشائیہ۔ جملہ خبریہ یہ ہے :-

" اگر میں کذاب اور مفتری ہوں تو میں آپ (مولوی ثناء اللہ) کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا"

واقعہ یہ ہوا کہ جب اس اعلان پر تیرہ مہینے گزر گئے تو مرزا صاحب انتقال کر گئے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ اگر یہ جملہ خبریہ اپنے معنی میں صادق ہے تو مرزا صاحب اپنی موت کی وجہ سے کاذب اور مفتری ثابت ہوئے۔ اور اگر یہ جملہ کاذب ہے تو مرزا صاحب اس کے قائل ہونے کی وجہ سے کاذب ٹھیرے کیونکہ کلام کاذب کا متکلم کاذب ہوتا ہے۔ دوسرا جملہ انشائیہ جو اس اعلان میں درج ہے وہ یہ ہے :-

" اے خدا مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما جو تیری نگاہ میں کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں اٹھا لے"

یہ جملہ دعائیہ ہے جس کی قبولیت کی اطلاع مرزا صاحب کو (بقول اُن کے) ان لفظوں میں دی گئی۔

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ

جس کو مرزا صاحب نے اپنے مذکورہ اعلان کے متعلق خود چھپوا دیا تھا۔ سلسلہ ملاحظہ ہو ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء ثابت ہوا کہ یہ جملہ انشائیہ (دعائیہ) ہی فیصلہ کن ہے جو خدائی قبولیت کی وجہ سے گویا خدائی پریوی کونسل کا فیصلہ ہے۔

ناظرین کرام! کیا اس خدائی فیصلے کے بعد کسی اور

فیصلے کی بھی ضرورت ہے؟
وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ حُکْمًا لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ

نتیجہ مرزا صاحب قادیانی اس اعلان کے مطابق اپنے دعوے میں غیر صادق ثابت ہوتے ہیں۔ نہ ان کا دعوئے الہام صحیح نہ مسیحیت و مجددیت کا ادعا صحیح بلکہ بقول خود پکے کاذب اور مفتری ٹھیرے۔

اس مضمون پر احمدیہ جماعت کے ساتھ اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام شہر لدھیانہ ہمارا مباحثہ بھی ہوا تھا۔ جس میں مبلغ تین سو روپیہ ان کی طرف سے انعام مقرر تھا۔ جو حسب فیصلہ سر پنچ ہم نے وصول کر لیا الحمد! ان فیصلہ جات سماوی اور ارضی کے بعد جماعت ہائے محمدیہ اور احمدیہ میں کسی قسم کی نزاع باقی نہ رہنی چاہئے تھی بلکہ ضروری تھا کہ جماعت احمدیہ بہر دو صنف راستبازی سے اس آسمانی اور زمینی فیصلے کو سامنے رکھ کر اپنے خاص مشن کو بند کر دیتی لیکن ان کی دونوں پارٹیوں نے ایسا نہیں کیا۔ اسلئے ہم نے بارہا ان کو از سر نو چیلنج پر چیلنج دئیے کہ اگر مباحثہ لدھانہ آپ کے نزدیک ناکافی ہے تو اس بحث پر گفتگو کر کے مسلمانان ملک کو آئے دن کی نزاعات سے نجات دلائیں۔ مگر ان کو انہی نزاعات میں لذت آتی ہے۔ کل میسر لما خلق۔

الی اللّٰہ المشتکیٰ

نوٹ ان سارے واقعات کی مکمل روئداد دفتر اہلحدیث سے مل سکتی ہے۔ جو دو کتابوں (فاتح قادیان اور فیصلہ مرزا) میں شائع ہو چکی ہے۔ دوسرے رسالے کا انگریزی اڈیشن بھی موجود ہے۔

نہیں کیا"

جواباً معروض ہے کہ "اہلحدیث" ۱۱-جون ۱۹۳۷ء صفحہ ۳ کو ملاحظہ کر کے اپنی جہالت کو دور کریں اور اگر آپ ایمان و دیانت کا شائبہ بھی رکھتے ہیں تو ضرور میدان میں نکلیں گے

ع ہم وہ نہیں کہ دور کی بھبتی لیا کریں
ہم وہ نہیں کہ دور سے دعوے کیا کریں
اپنا تو یہ ہے قول کہ آئے ہیں آئیے
دعوے اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھائیے (معمار)

(۲) میں نے اہلحدیث ۴-جون میں بابو عمر دین موصوف سے پوچھا تھا کہ آپ نے جو لکھا ہے کہ میں نے ثنائی چیلنج بابت مباحثہ "آخری فیصلہ" اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ آپ کے امیر نے اس دعوت مباحثہ کا کیا جواب دیا۔ آج تک بابو صاحب نے میرے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا۔ میں مکرر یاد دلاتا ہوں (معمار)

اہلحدیث بابو عمر دین ایک روز دفتر اہلحدیث میں آئے ہم نے از راہ مروت مفتی عبد اللہ کا نوٹ ملا حظہ کرا کر کہا کہ اس کا جواب لکھ دیجئے ساتھ ہی شائع ہو جائیگا۔ انہوں نے لکھا تو ایسا لکھا کہ نبوت مرزا کی بحث چھیڑ دی۔ ہماری یہ غرض نہ تھی بلکہ صرف معماری رقعہ نمبر اول کا جواب مطلوب تھا۔ لہذا اس جواب کو بے تعلق جان کر درج نہیں کیا گیا۔

قابل توجہ علماء احناف

معزز ناظرین! خاکسار کو گذشتہ ماہ لاہور آنے کا اتفاق ہوا۔ اور ایک استفتاء دربارہ معلقہ عورت لکھا ہوا ہمراہ لایا کہ جس عورت کا خاوند عرصہ آٹھ دس سال سے اپنی عورت کو آباد نہ کرے اور نان و نفقہ بھی نہ دیوے اور برادری کے کہنے پر طلاق بھی نہ دے اس کا شرعی کیا حکم ہے؟ استفتاء مذکورہ میں دارقطنی کی ایک حدیث شریف فی الرجل الذی لا یجد ما ینفق علیٰ امراتہ قال علیہ السلام یفرق بینہما لکھی ہوئی تھی۔ میں وہ استفتاء مسجد وزیر خان لاہور کے مفتی کے پاس لے گیا جو غالباً شہر لاہور کے رہنے والے ہیں۔ جب مفتی صاحب نے کاغذ دیکھا تو فرمایا میں دستخط تصدیقی نہیں کرتا کیونکہ یہ فتوے غلط ہے۔ میں نے کہا کہ کیا غلطی ہے تو جواباً فرمایا کہ فقہ حنفیہ کا اس کے خلاف فتویٰ ہے۔ میں نے عرض کی کہ مجھ کو شرعی امر دریافت طلب ہے جو مفتی نے حدیث رسول اللہ سے مسئلہ درج کر دیا ہے۔ پھر آپ کو دستخط کرنے سے کونسا امر مانع ہے۔ تو مفتی صاحب نے فرمایا کہ دارقطنی والا حدیث کو کیا جانتا ہے بلکہ جو اصحاح ستہ والے ہیں وہ حقیقت احادیث سے بالکل کورے ہیں۔ اس حدیث کو صاحب ہدایہ نہیں لائے اس لئے یہ قابل عمل نہیں۔ میں نے کہا اگر محدثین احادیث کو نہیں پہچانتے تو پھر کون پہچانیگا۔ ملا علی قاری مرحوم تذکرۃ الموضوعات میں تو یوں لکھتے ہیں:-

ان نقل الاحادیث النبویۃ لا یجوز الا من الکتب المتداولۃ لعدم الاعتماد علیٰ غیرھا

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کو صرف حدیث کی معتبر اور مشہور کتابوں سے لینی چاہئیں ان کے سوائے اور کتابیں اعتماد اور بھروسے کے لائق نہیں"

جب میں نے یہ کہا تو مفتی صاحب مسجد وزیر خان لاہور نے اس استفتاء کو اپنے ہاتھ سے دور پھینک دیا۔ میں نے کہا مولوی صاحب آپ دستخط نہ کرتے لیکن آپ نے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کی ہے حالانکہ آپ حدیث مندرجہ کو دیکھ کر پڑھ چکے ہیں۔ پھر آپ نے اس قدر دلیری اور جرأت کیسے کی ہے جو ایک مومن اور حقیقی اسلام کے لائق نہیں کہ حدیث رسول کریم

قابل توجہ بابو عمر الدین صاحب جالندھری

(از منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری)

جناب من! آپ نے "پیغام صلح" ۲۳-جون ۱۹۳۷ء میں لکھا ہے کہ امرتسری مباحثات کے متعلق مسلمہ صاحب نے اب تک جملہ چیلنج قبول

صلے اللہ علیہ وسلم کی تحقیر کریں کیا یہ اسلام نے سکھایا ہے بلکہ قرآن مجید کا صریح حکم ہے :-

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيْمًا ۔

جب میں نے یہ آیت شریف پڑھی تو مفتی صاحب نے کہا جاؤ حجرہ سے نکل جاؤ۔ ورنہ گت بنائی جائے گی کسی جگہ کا بے دین وہابی کا فتنے پھرتا ہے ہمارے پاس تم کیوں آئے تم کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ مسلمانوں کی مسجد ہے۔ تم غیر مقلدوں کے پاس جاتے تم کو ایسے غلط فتوے نکالنے کی ہم سے کیسے جرأت ہوئی؟

میں ابھی کچھ کہنے کو لفظ نکالنا چاہتا تھا کہ مفتی صاحب نے اپنے شاگردوں کو جو ان کے پاس بیٹھے تھے کہا کہ اس کو مسجد سے نکال دو۔ یہ خود کوئی چالاک وہابی ہے جلدی نکال دو۔

پھر انہوں نے مجھ کو کہا کہ مولوی صاحب آپ زیادہ بحث وغیرہ نہ کریں۔ یہاں سے چلے جاویں۔ میں اتنا خطاب سن کر وہاں سے چلا آیا۔ خداوند کریم ایسے علماء سے پناہ دے۔

(عبدہ نور محمد میانوی جہلمی خادم اہل حدیث)

اہلحدیث آپ کے ساتھ جو برتاؤ ہوا اس کی اطلاع مولانا حالی مرحوم نے پہلے سے دے رکھی ہے۔ مرحوم ایسے ہی علماء کے حق میں لکھتے ہیں ؎

عقائد میں حضرت کا ہمداستاں ہو
پھر اک اصل میں فرع میں ہم زباں ہو
مریدوں کا ان کے بڑا مدح خواں ہو
وظیفوں سے ان کے بہت بدگماں ہو
جو ایسا نہیں ہے تو مردود دیں ہے
بزرگوں سے ملنے کے قابل نہیں ہے

مولوی ... کے آ... مسلمانان ہند کی موجودہ بدحالی اور ... کے اسباب اور ان کا علاج۔ ... قیمت ... دفتر اہلحدیث امرتسر

داتا گنج بخش*

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب ارشد از لاہور)

حضرات! قطع نظر اس بات کے کہ آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے کہ کسی کو داتا گنج بخش کہنا جائز ہے یا ناجائز۔ دیکھنا یہ ہے کہ جس بزرگ کے ذمہ یہ بات لگائی جا رہی ہے کہ وہ گنج بخشنے والے داتا ہیں اور جن کے بزرگ اور اہل اللہ ہونے میں کسی فرد بشر کو بھی شبہ نہیں۔ ان کے حضور میں جا کر کہا کیا جاتا ہے اور وہاں کون جاتے ہیں اور اکثر تعداد کن کی ہوتی ہے چنانچہ امسال میرا چشم دید واقعہ ہے کہ اکثر تعداد عورتوں کی تھی اور خصوصاً ان بازاری عورتوں کی جنہوں نے اپنی عصمت کو کسی سے محفوظ نہیں رکھا۔ بلکہ اپنی بے حیائی کو عیاں کر کے برسر عام اپنی عصمت فروشی کا اعلان کیا۔ اور اگر کوئی شریف انسان ایسے پاک بزرگوں کی خانقاہوں پر آنے سے عورتوں کو روکنے کا اظہار کرے تو اسے وہابی، بزرگوں کا منکر وغیرہ وغیرہ کہا جاتا ہے۔ چنانچہ امسال فہیدہ جماعت کی طرف سے لاہور میں اس بات کا اشتہار شائع ہوا کہ عورتوں کو مزاروں پر قطعاً آنے دیا جائے جس کے جواب میں ایک مولوی صاحب نے اپنی ایک تقریر میں اس بات کے ثابت کرنے کی کوشش کی کہ قبروں اور مزاروں پر آنا اتنا ہی درجہ رکھتا ہے جتنا کہ بیت اللہ کی طرف حج کو جانا...... چنانچہ استدلال کرتے ہیں کہ نبی الکریم صلعم نے ... کو فرمایا کہ قرآن پاک سیکھ اور لوگوں کو سکھا یا کر تیری قبر پر فرشتے نازل ہوا کریں گے۔ ایک دو نہیں بلکہ اس کثرت سے جس طرح کہ لوگ بیت اللہ کی طرف حج کو آتے ہیں۔ اب اگر کوئی نیک آدمی بھی قرآن پاک پڑھے اور پڑھائے تو اس کی قبر پر بھی فرشتے اس کثرت سے نازل ہوں گے جس طرح کہ لوگ حج کے لئے جاتے ہیں۔ جب فرشتے (معاذ اللہ) ... کا مجمع حاصل کریں اور ہم جو اتنی مسافت طے کر کے آئیں تو کیوں حاجی کا درجہ نہ ملے۔ یقیناً ہمارا داتا کے دربار میں آنا عین بیت اللہ میں جانا ہے۔ العیاذ باللہ!

بس اتنا کہنا تھا کہ مولوی صاحب (محمد یار گڑھی والے) دیوانوں کی طرح بکنے لگے کہ لوگو بتاؤ مجھے شبہ پڑ گیا کہ میں لاہور میں ہوں یا مدینہ میں؟ اور مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ روضہ حضرت داتا گنج بخش کا ہے یا مدینہ والی سرکار کا قبۃ الخضرا ہے۔ اب مجھے یقین ہو گیا کہ میں لاہور میں نہیں اور نہ ہی یہ داتا گنج بخش کا روضہ ہے بلکہ یقیناً یہ قبۃ الخضرا ہے واللہ اس طرف دیکھنے سے چھ ماہ کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ ملاں علی قاری شرح مناسک میں فرماتے ہیں کہ نبی اکرم کے روضہ اطہر کی طرف ایک دفعہ دیکھنے سے ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں تو ان کے (داتا گنج بخش کے) روضہ کی طرف دیکھنے سے یقیناً چھ ماہ کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ آہا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

حضرات! اگر ایک شخص نبی اکرم کے فرمان پر عمل کرتا ہوا لوگوں کو حضور پاک کا فرمان سنائے کہ لوگو! سرکار مدینہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو لوگ قبر یا مزار بناتے ہیں وہ اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔ ارشاد ہے۔

(اولئک شرار الخلق عند اللہ یوم القیامۃ) (او کما قال)

اس لئے تم اپنے آپ کو اس بدترین مخلوق سے بچاؤ۔ تو وہ اس تہمت کا مستحق ہوتا ہے جو مقرر مذکور نے داتا گنج بخش والی مسجد میں کھڑے ہو کر تراشی کہ اہل حدیث نبی الکرم صلعم کی تعلیم کو شرک جانتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک سبحانک ھذا بہتان عظیم۔ اس قدر پر ... کو

بیت اللہ کا مرتبہ دیں اور ہر قبر پر سجدہ کرنے والے کے متعلق فرما دیں کہ اس کے چھ ماہ کے گناہ بخشے جاتے ہیں باوجودیکہ نبی اکرم کا ارشاد ہے کہ قبہ تو درکنار مسلمانوں تمہارے لئے پکی قبر کا بنانا اور اس پر مجاوروں کی طرح بیٹھنا حرام ہو چکا ہے۔

قال نہی رسول اللہ صلعم ان یجصص القبر وان یبنیٰ علیہ وان یقعد علیہ (مسلم)

لیکن بایں ہمہ سرکار مدینہ کی مخالفت کرنے والے اور حضور کے فرامین کو ٹھکرا دینے والے پکے سچے مسلمان اور جو حضور پاک صلعم کے نقش قدم پر چلے وہ گمراہ، بیدین لامذہب وغیرہ وغیرہ۔ حضرات حقیقت یہ ہے کہ وہ حضرات جن بزرگان دین کو ہم نے خدا سمجھ رکھا ہے وہ نہایت کامل اور پاک باز لوگوں کی جماعت میں سے ہیں وہ ہماری دعاؤں کے قطعاً محتاج نہیں۔ بلکہ انکا مرتبہ بہت ہی بلند ہے۔ ہاں ہم سرور دو عالم کی طرف سے اس بات کے مامور ہیں کہ ان کی قبروں پر جب چاہیں جائیں اور یہ دعا پڑھ کر اپنے ذمہ سے سبکدوش ہوں جیسا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے ارشاد ہے۔

السلام علیکم اھل الدیار من المومنین والمسلمین انا انشاء اللہ بکم اللاحقون نسال اللہ لنا ولکم العافیۃ (مسلم)

فرمایا کہ اے اہل قبور مومنو اور مسلمو ہم تمہارے لئے اور اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے ہیں اور ہم تم کو یقیناً ملنے والے ہیں۔

حضرات! یہ چیز ہے جس کے لئے سرکار مدینہ نے فرمایا کہ قبروں پر جانا چاہئے۔ کوئی خاص تخصیص نہیں جب چاہے انسان جا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ دیگر تمام بدعات سے بچا کر حضور پاک کی تعلیم صحیح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین! وما علینا الا البلاغ

اثبات التوحید۔ اہل بدعت کے اعتراضات کا جواب قیمت ۸ محصول علیحدہ۔ پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

کھلا خط

بخدمت علماء کرام و فقراء عظام

حضرات علماء کرام و مشائخ عظام ہند!

السلام علیکم!

ایک طرف قرآن مجید میں آپ حضرات کا فرض منصبی، دعوت الی الخیر، امر بالمعروف ونہی عن المنکر قرار دیا گیا ہے۔ دوسری طرف قوم کی حالت یہ ہے کہ ۸۰ فیصدی مسلمان ضروری احکام الٰہی سے بھی ناواقف۔ ۸ کروڑ مسلمانان ہند میں ۶ کروڑ بے نمازی اور ۲ کروڑ کلمہ تک سے ناواقف ہیں۔ ۹۳ فیصدی ایسے ہیں جو کاغذ پر دستخط بھی نہیں کر سکتے اور اکثری تعداد مسلمانوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عملاً بے تعلق ہے۔ کیا یہ صریح ثبوت اس بات کا نہیں ہے کہ آپ حضرات کی جماعت اکثریت کے لحاظ سے اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے سے مجرمانہ غفلت برت رہی ہے۔ امت مسلمہ کے اندر علم کی بجگہ جہل، عمل کی جگہ بے عملی، دینداری کی بجائے بے دینی، پرہیزگاری کی بجائے فسق و فجور بڑھ رہا ہے۔ اور آپ حضرات ساکت وصامت جمود وخمود کی حالت میں مسلمانوں کی یہ روحانی بربادی ملاحظہ فرما رہے ہیں اور کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔

نیابت رسالت کا دعوےٰ اور وراثت نبوت کے مدعی اور یہ بے حسی وغفلت۔ کل قیامت کے دن اگر قادر مطلق کے سامنے کھڑے ہو کر جوابدہی کا عقیدہ نہ رہ گیا ہو تو کم سے کم دنیا میں جو بدنامی آپ حضرات کی بوجہ عدم ادائیگی فرض منصبی ہو رہی ہے۔ اور جو عام بیزاری قوم کو آپ کی جماعت سے ہوتی جاتی ہے۔ کیا اس کا بھی احساس نہیں۔ کیا عام طور پر مسلمان جب دین سے مرتد ہو جائیں گے۔ اوس وقت آپکو احساس ہوگا۔

آپ حضرات کی خدمت میں میرا صرف یہی ایک سوال ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی جماعت اسکا جواب ضرور دیگی۔ میرا مقصد یہ ہے کہ علماء اور فقراء، سجادہ نشین و مشائخ، مسلمانوں کی اصلاح پر کمر ہمت باندھ لیں اور اپنے اس فرض منصبی کو سب کام چھوڑ کر ادا کریں اور برابر اس فرض کو ادا کرتے رہیں تاکہ مسلمان صحیح معنے میں مسلمان ہو سکیں اور بے دینی و گناہگاری کی ظلمت کافور ہو کر اسلام کی روحانی روشنی ہندوستان میں نہ سہی مسلمانوں میں پھیل جائے۔ فقط۔ (خلیل احمدی بستوی)

کفر کے گڑھے میں آفتاب رسالت کی ضیا باری

معزز ناظرین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'!

میں چاہتا ہوں کہ آج جنوبی ہند کے ایک اجڑے ہوئے اسلامی پایۂ تخت شہر بیجاپور کے رہنے والے آپ کے دکنی بھائیوں سے ہمارے اس پیارے مبلغ دین اخبار کے ذریعہ آپکی ملاقات کراؤں۔ اس شہر کے تاریخی حالات سے گو اہل علم حضرات خوب واقف ہیں تاہم چند ضروری حالات کا انکشاف دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا

شہر بیجاپور حکومت اسلامی کے دور میں دکن کی ایک خود مختار حکومت عادل شاہی کا عرصہ دراز تک دار السلطنت رہ چکا ہے۔ اس وقت یہ شہر بڑے عروج پر تھا۔ مردم شماری کے لحاظ سے شاید دہلی اور کلکتہ جیسے بڑے بڑے شہروں سے کم ہوگا۔ عادل شاہی دور حکومت میں یہاں بڑے بڑے پایہ کے علماء و مشائخ آباد تھے۔ جن کی یادگار علم و ہنر کے کارنامے

آج تک بھی بطور یادگار تاریخی حیثیت سے داخل آثار قدیمہ ہیں۔ چنانچہ انہیں باکمال ہستیوں میں سے ایک مشہور مؤرخ ملا فرشتہ نامی گزرا ہے۔ جس کی بیشمار تصانیف میں سے ایک مقبول و مستند کتاب "تاریخ فرشتہ" ہے۔ جس سے اہل علم خوب واقف ہیں۔ اس کے علاوہ بے شمار گنبد اور قبے جو اب تک موجود ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کسی زمانہ میں یہاں مشائخ پرستی کا بھی بہت زور ہوگا اور جس کا ورثہ تبرکاً اب تک بھی اہل بیجاپور کے دلوں میں محفوظ ہے۔ مگر عروج و زوال اور مد و جزر جو ہمیشہ سے قانون قدرت الٰہی کے ماتحت جاری ہے اس کے زبردست پنجہ سے یہ نامور مورخ اور اس جیسی ہزاروں لاکھوں بلکہ بے شمار ہستیاں پیوند خاک ہو کر بے نشان ہو گئیں ؎

دگور سکندر نہ ہے قبر دارا
مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے

افسوس کہ وہ عروج جو شاید قیصر و کسریٰ سے کم نہ ہوگا وہ شان و شوکت وہ تزک و احتشام جو خدائے قدوس نے محض اپنے فضل و کرم سے اہل بیجاپور کو بخشا تھا اس کی ان نااہلوں نے قدر نہ کی۔ اور شاید وہ لوگ نافرمانیوں میں فرعون سے بڑھ کر نہیں تو کمتر بھی نہ ہونگے جس کی بنا پر خداوند قدوس ذوالجلال و جبروت کے قانون قدرت کے ماتحت اُن کا بھی وہی حشر ہُوا۔ جو پچھلی نافرمان قوموں کا ہُوا تھا۔ سنتے ہیں کہ صرف ڈیڑھ روز کے عرصے میں سوائے معدودے چند سب کے سب دریائے طاعون کی طغیانی میں غرق ہوگئے اور کوئی جنازہ اٹھانے والا بھی میسر نہ ہونے کی وجہ سے ان کے مکانات و محلات ہی ان کے لئے ان کی قبریں بنا دیئے گئے تھے! آج وہ مشہور دارالسلطنت ہم پسماندگان کے لئے ایک نہایت ہی عبرت خیز منظر پیش کررہا ہے۔

اب آج کل انگریزی راج میں یہ شہر صوبہ بمبئی کے ماتحت ایک چھوٹے سے ضلع کی شکل میں شمار کیا جاتا ہے۔ آبادی تقریباً چالیس ہزار ہے جس میں دس ہزار مسلمان ہیں۔ باقی دوسری قومیں۔ چنانچہ انہی اجڑے ہوئے دیار کے اخلاف میں سے جن میں اب بھی اپنے اسلاف کی نافرمانی کا اثر باقی ہے۔ وحضرت رب العزت نے اپنے فضل و کرم سے چند ہستیاں بھی پیدا فرمائیں جنہوں نے کتاب و سنت کی دعوت پر خندہ پیشانی لبیک کہا اور آج بحمد اللہ آٹھ سال سے یہاں ایک مختصر سی جماعت خدا کی رحمت یعنی کتاب و سنت کی شیدائی تیار ہوگئی جو مسلک سنت پر بڑے جوش کے ساتھ سرگرم عمل ہے۔ خادم راقم الحروف بھی اسی بیجاپوری اللہ والی جماعت کا ایک فرد اور اسلام کا ایک ادنیٰ خادم ہے۔ اس حقیر نے خدمت دین کو اپنے ذمہ فرض گردان کر اسی کو اپنا ذریعہ نجات تصور کیا ہے۔ زہے خوش نصیبی کہ خدمت تو بیشک بہت اچھی ہے مگر اس کی ذمہ داری کا بوجھ اٹھانے کی طاقت میں اپنے اندر نہیں پاتا۔ تاہم متوکل علی اللہ اس بارگراں کو خادم نے اٹھا لیا ہے۔ بہرحال میں اپنی طاقت بھر کام کررہا ہوں۔ الحمد للہ کہ فی الحال ہمارے ۲۲۰ آدمیوں کی ایک مختصر سی جماعت دو محلوں کی دو مسجدوں میں منقسم ہے۔ بفضلہ تعالیٰ دو مسجدیں اس وقت ہمارے قبضے میں ہیں۔ گو مخالف ہمارے کثرت سے ہیں مگر فی الحال ان لوگوں کی طرف سے ہم پر کوئی تشدد نہیں۔ الحمد للہ کہ وہ بھی دلوں میں تو ضرور ہمارے حق پر ہونے کے قائل ہیں۔ آئندہ اگر کام اپنی پوری طاقت سے جاری رہے تو بہت کچھ انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی کی امید ہے۔ مگر گو کہ تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے لیکن اس شہر اور گرد و نواح کے مواضعات میں صرف میں ہی اکیلا کام کرنے والا ہوں۔ افسوس کہ کوئی اور صاحب علم میرا معاون نہیں۔ البتہ برس دو برس میں کوئی عالم صاحب یہاں آجاتے ہیں جن کے صرف ایک دو روزہ قیام سے کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ مخالف علماء بھی آتے رہتے ہیں۔ مزید قابل افسوس امر یہ ہے کہ ہماری جماعت میں بھی سب لوگ غریب مزدور پیشہ یا ملازمت پیشہ ہیں جن کی آمدنی خود ان کے گزارے کو ناکافی ہے۔ لہٰذا وہ اس قابل نہیں کہ اس پاک تبلیغی خدمات میں حصہ لے سکیں۔ نہ میں ہی اس قابل ہوں کہ روزی کی طرف سے بے فکر ہوکر خدمات دینی پوری مستعدی سے انجام دے سکوں۔ اس پر مزید مشکل یہ کہ گزشتہ سال بارش کی قلت کی وجہ سے امساں قحط ہے کاروبار کی رفتار ایک تو پہلے ہی سے سست تھی اس حادثہ سے اور بھی سست ہوگئی۔ سخت مشکلات کا مقابلہ ہے۔ بھلا فرمائیے کہ ایسے نازک وقت میں جبکہ مجھے بھی اپنے اہل و عیال کے لئے ہر وقت روزی کی فکر دامنگیر رہتی ہے کیونکر بے فکری سے کام کرسکتا ہوں۔ سخت مصائب کا سامنا ہے۔ بجز توکل اللہ کے کوئی چارہ نہیں۔ امید ہے کہ وہی خالق بے نیاز اپنے فضل و کرم سے اپنے مخیر بندوں کے دل میں رحم ڈال دے اور ہماری اس خستہ جماعت کی دینی سلسلہ میں امداد کے لئے ہمارے معزز اصحاب خیر ذرا بھی آمادہ ہوجائیں تو کوئی بعید نہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد کامیابی کی امید کی جاسکتی ہے۔

فی الحال ایک دو مبلغ شہر و دیہات میں کام کرنے کے لئے مقرر کردیئے جائیں تو ضرور انشاء اللہ العزیز بہت تھوڑے عرصے میں جماعت کی ترقی ہوسکتی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ ہمارے صاحب ثروت اصحاب خیر میری اس گذارش کو معمولی تصور نہ فرما کر ضرور اس طرف توجہ فرمائیں گے۔

راقم۔ سید محمد حبیب اللہ بیجاپوری
متصل بڑی کمان

اہلحدیث | اطراف بمبئی کے اصحاب خیر اس کار خیر میں مدد کر کے ثواب حاصل کریں۔

(ہم داخل اشاعت ننڈ)

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید | معترض صاحب نے قرآن کی تعلیم کردہ شہادت کے اعتماد کا جو ذکر کیا ہے تو اس شہادت کے معنے شاہد کی موجودگی اور اپنی آنکھوں سے واقعہ دیکھنے کے ہیں محض سماعت پر شہادت کی بنیاد نہیں ہے۔ (اہلحدیث ۱۰ محرم)

تائید | معترض صاحب (مولوی عبد اللہ صاحب) نے قرآن کی تعلیم کردہ شہادت کے اعتماد و اعتبار کا جو ذکر کیا ہے اس کا یہ مقصد نہیں ہے کہ شہادت اور خبر ہر دو ایک چیز ہیں۔ خبر اور شہادت کو متحد سمجھنا مولوی اسلم صاحب کے عقل و فہم کی خوبی و کمال کی دلیل ہے۔ شہادت کے مقبول و معتمد ہونے کے ذکر کرنے سے غرض یہ ہے کہ جس طرح مدعی اور مدعا علیہ کے حقوق شہادت شاہدین عادلین سے ثابت یا رد قرار پاتے ہیں۔ اسی طرح مبلغ شریعت اور راوی حدیث کی عدالت و ثقاہت پر اعتبار و اعتماد کرکے اس کی روایت اور حدیث قبول کی جائیگی۔ اور جس طرح شریعت نے شہادت کے اعتبار کرنے اور اسکے مطابق حکم و فیصلہ کرنے کا حکم دیا ہے اسی طرح قرآن نے خبر کی تحقیق و تبیین کے بعد اس کو قبول کرنے اور اس کے مطابق عمل پیرا ہونے کا حکم دیا ہے۔ پس مولوی صاحب کا شہادت کو مقبول سمجھنا اور خبر کو رد کرنا تعلیم قرآن کی خلاف ورزی اور حکم قرآن سے سرتابی ہے۔ باقی مولوی صاحب نے جو خبر کو شہادت سمجھا ہے یا خبر کے لئے شہادت کی شروط لازم قرار دی ہیں یہ ان کی کوتاہ فہمی و عدم تدبر پر مبنی ہے۔ خبر اور شہادت میں کئی وجوہ سے فرق و اختلاف ہے۔ خبر کے لئے مخبر کی کوئی تعداد اور نصاب معین نہیں ہے بخلاف شہادت کے کہ اس کیلئے تعداد اور نصاب معین ہے۔ شہادت میں اگر دو مرد نہ ہوں بلکہ ایک ہی مرد ہو تو دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کی شہادت کے قائم مقام قرار دی جاتی ہے اور خبر میں یہ بات نہیں ہے۔ ایک عورت کی حدیث اور خبر بھی مقبول و معتبر ہوتی ہے۔ خبر کے اندر حُر و عبد میں بھی کوئی امتیاز نہیں رکھا گیا ہے۔ غلام اور آزاد اور حرہ و کنیزک سب کی خبر قابل عمل و لائق قبول و تصدیق قرار دیگئی ہے اور شہادت میں یہ بات نہیں ہے۔ غرض خبر اور شہادت میں متعدد وجوہ سے فرق ہے۔ پس مولوی صاحب کا یہ لکھنا کہ "محض سماعت پر شہادت کی بنیاد نہیں ہے" خبر اور شہادت میں فرق نہ سمجھنے کی بنا پر ہے دگر ہیچ۔

وھل ھذا الا آفۃ الفھم السوء۔

یہ بھی واضح ہونا چاہئے کہ شہادت عموماً مدعی کے ذمہ اثبات حق کے لئے ہوتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ایک مخلوق کے حق کے ثابت کرنے کیلئے مضبوط دلیل اور ثبوت قوی کی ضرورت ہے لہذا اس کے لئے دو شاہد عادل کا وجود لازمی قرار دیا گیا۔ بخلاف خبر کے اس کو عامۃً کسی مخلوق کے حق سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے بلکہ خبر دینے والا یعنی حدیث بیان کرنے والا عبادت اور نیکی سمجھ کر اپنی سنی ہوئی حدیث دوسروں کو سناتا اور پہنچاتا ہے تاکہ اس کو آخرت میں اس تبلیغ و تحدیث کا اجر اور رضائے الٰہی حاصل ہو۔ اسلئے اس میں کذب کا امکان و احتمال بہت ضعیف ہے اور غالب یہی ہے کہ ایسا شخص ضرور صادق القول ہوگا۔ پس اس کے لئے عدالت و ثقاہت کا اعتبار کیا گیا اور شہادت کی طرح دو راوی ہونا ضروری نہیں رکھا گیا۔ کیونکہ اگر اس میں راوی نے کوئی خیانت و دروغگوئی کی تو اپنا نقصان کیا اور ثواب کے بدلے گناہ اور عذاب کا مستحق ٹھہریگا۔ اور شاہد نے اگر کوئی خیانت اور کذب بیانی کی تو اس نے مدعی کا حق تلف کیا اس لئے دو شاہد عادل کو ضروری کیا گیا تاکہ مدعی کا حق تلف نہ ہو۔ اور دو شاہدوں کے ضروری ہونے کی صورت میں یہ مقصد باحسن وجوہ حاصل ہوگا۔ انہیں اسباب اور مصلحتوں کی بنا پر شہادت اور خبر دو شے علیحدہ علیحدہ شریعت میں رکھی گئیں اور دونوں کے احکام جدا جدا مقرر ہوئے۔

تنقید | اس لئے زید کی حیثیت مدعی کی ہے اسکو دو گواہ عادل پیش کرنے چاہئیں جن کے سامنے اس نے عمر سے سنا (الی قولہ) اسیطرح ہر ہر درجہ کے راوی کیلئے دو دو گواہوں کی ضرورت ہے (اہلحدیث ۱۰ محرم [illegible])

تائید | چونکہ مولوی اسلم صاحب نے خشت اول ہی کج رکھی ہے یعنی خبر کو شہادت کا ہم معنی سمجھ کر شہادت کے جو احکام و شرائط ہیں ان کو خبر کیلئے بھی ضروری گردانا ہے اور اسی بنا پر راوی حدیث کو مدعی کی حیثیت قرار دی ہے جو بناء فاسد علی الفاسد ہے۔ لہذا ان کا یہ کلام کہ "اسکو دو گواہ عادل پیش کرنے چاہئیں" بھی فاسد و باطل ہے اور اسی طرح ان کا یہ دعوے کہ "ہر ہر درجہ کے راوی کیلئے دو گواہوں کی ضرورت ہے" یہ بھی مردود اور لغو خلاف اصول شرعیہ بلکہ مخالف نصوص قرآنیہ ہے۔ نصوص قرآن سے اخبار کا قبول کرنا ثابت و محقق ہے۔

علاوہ بریں اگر اصول شہادت کے مطابق مولوی صاحب کی تحریر کردہ شرطوں پر ہی ہم احادیث کی صحت اور قبولیت و حجیت کو موقوف و منحصر مانیں تو بھی صحاح ستہ کی تمام حدیثیں صحیح اور مقبول ٹھیرتی ہیں اسلئے کہ ہر ہر درجہ کے راوی سے دو دو گواہوں کا پیش کرنا اگرچہ صراحۃً منقول نہیں ہے لیکن اسانید حدیث کے تتبع و تفحص سے دو دو گواہ کیا اس سے زائد راوی و ناقل حدیث بہم پہنچیں گے جیسا کہ ہم حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے کلام سے بتا چکے ہیں کہ محدثین کے پاس بہت سی احادیث کی تعداد اسناد ستر سے بھی اوپر پہنچ گئی تھیں اور اب بھی کچھ مشکل نہیں ہے کتب احادیث بفضلہ تعالیٰ موجود ہیں ان میں سے کسی مشہور حدیث کو لیکر اسکے رواۃ کی تعداد معلوم کی جاسکتی ہے۔ مولوی صاحب یا انکے کوئی صاحب مثال پوچھیں تو ہم انکو خوشی سے ایسی صدہا حدیثیں پیش کرکے دکھا سکتے ہیں جن کے راوی ہر ہر درجہ میں ۲۲

دو دو سے زائد ہیں۔ پس مولوی صاحب کے مقرر کردہ اس اصول مذکورہ بالا کی رو سے بھی صحاح ستہ کی کل حدیثیں واجب القبول واجب العمل ثابت ہوتی ہیں۔ کما ھو مذھب

[illegible] القرآن والحدیث [illegible] (۳۵۰) [illegible]

[illegible]

تردید نوحہ بر میت یعنی چلا کر رونا مردہ پر

کل نفس ذائقة الموت

برادران اسلام! اس وقت مسلمانوں کی حالت دگرگوں ہے۔ زمانہ متقدمین وسلف صالحین کا بالکل پس پشت ڈال دیا گیا۔ حالانکہ زمانہ سلف کا خصوصاً نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام وصحابہ کرام کا بہت خوب تھا۔ جس کی تعریف میں بعض موقع پر آپ فرمایا کرتے تھے۔ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم (الحدیث) اللہ اللہ کس پاک دامن کے منہ سے یہ کلمات نکلے ہیں ذرا بھر غور سے کام لیں تو سلیم الطبع انسان کو صاف طور پر معلوم ہو جائے کہ کیونکر آپ کا زمانہ بہتر تھا۔

مسلمانو! میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ آپ کا کل کام من گھڑت نہیں تھا۔ بلکہ جب کوئی کام کرتے تو خدا کے حکم سے کرتے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

مصطفےٰ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرئیل
جبرئیلش ہم نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار

اسی طرح سے صحابہ رضوان اللہ علیہم کا سارا کام وکاج آپ کے حکم کے موافق ہوتا تھا۔ کوئی کام وکاج برخلاف نہ ہوتا تھا۔

محبوب شئی دنیا میں مال اور اولاد ہے۔ ان دونوں کا فوت ہو جانا ایک شئے عظیم ہے۔ اور اس سے کسی کو چھٹکارا نہیں ہے۔ چونکہ قول ربانی سے ثابت ہوتا ہے۔ این ما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ۔ کیونکہ قول مسلہ موجود ہے۔ (کل شئی یرجع الی اصلہ) پس ظاہر بات ہے کہ جب وہ ہمارا خالق ومالک ہے تو اس کی خوشی۔ جب چاہے ہم سب کو لے جا سکتا ہے اور اس نے موت وحیات کو بھی پیدا کیا۔ جیسا کہ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔ (الذی خلق الموت والحیوٰۃ (الآیہ)

اس کی جدائی میں رونا نہ چاہئے اور چیخ اور کا شوق بڑھانا چاہئے۔ بقول قائل زیرک ؎

اے خوشا چشم کہ آں گریان اوست
وے ہمایوں دل کہ آں بریان اوست

اس خوبی کو چھوڑ کر طریقہ جاہلیت کا اختیار کرنا مثلاً چلا کر رونا، گریبان چاک کرنا، منہ نوچنا۔ جس کو حضور سرور نے ناجائز وحرام قرار دیا ہے۔ محض بے وقوفی ہے۔ بلکہ وہ کام کرو جس کو رسول نے کیا ہو اور جس سے روکا اس سے باز آؤ۔ بفرمان رب العزت ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا۔ پس اس آیت سے ثابت ہوا کہ ہم لوگوں کو بیہودہ کام وناجائز حرکت سے باز آنا چاہئے۔ جیسا کہ حضور اقدس نے فرمایا۔

(حدیث) عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیۃ متفق علیہ۔ راوی عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہمارے طریق سے نہیں ہے وہ شخص جو پیٹتا ہے رخسارے اور پھاڑتا ہے گریبان اور پکارتا ہے پکارنا جاہلیت کا۔

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ جو مسلمان مرد اور عورت زمانہ جاہلیت کی رسوم اختیار کریں گے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دائرہ سنت سے خارج ہو جائیں گے مسلمانو قلب صافی سے کام نکالو مطلب جاوید پاؤ گے مسلم شریف کی حدیث کو دیکھو حضور نے فرمایا خدا ایسا ہی کہ میری امت میں چار چیزیں ہیں۔ کام جاہلیت کا نہیں چھوڑیں گے ان کو یعنی اکثر لوگ خاندان کا فخر جتلائیں گے اور طعن کریں گے نسب میں اور ستاروں سے پانی طلب کریں گے۔ جس کی رو میں حضور فرماتے ہیں۔ من بطاء عملہ لم یسرع نسبہ) جس کا عمل صحیح نہیں حسب نسب کام میں نہیں آئیگا۔ اور نوحہ کرنے والی عورت۔

اور فرمایا نوحہ کرنے والی عورت جس وقت توبہ نہ کرے مرنے سے پہلے کھڑی کی جاویگی دن قیامت کے اس پر ہوگا کرتہ قطران کا اور کرتہ گندھک کا۔

مجمع البحار میں ہے کہ قطران ایک چیز ہے اسکو پکا کر خارشی اونٹوں کو ملتے ہیں۔ چونکہ اس میں آگ جلد سرایت کرتی ہے اور بہت جلد بھڑکتی ہے۔ طیبی کے قول سے معلوم ہوا کہ قطران ایک تیل ہے جو درختوں سے نکالا جاتا ہے۔ اللہ اللہ یہ کیسی نادانی ہے کہ اپنے اوپر اس بار عذاب کو اختیار کرتے ہیں۔ جس کا اٹھانا سخت ترین چیز ہے۔ معنی یوں ہوا کہ

خود کردہ را ہیچ علاج نیست

ابو داؤد کی بعض حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ نبی علیہ السلام نے لعنت کی ہے نوحہ کرنے والی عورت پر۔

مسلمانوں پر فرض عین ہے کہ اس نازیبا حرکت سے عورتوں کو اجتناب کراویں۔ کیونکہ حضور نے منع فرمایا۔ حدیث نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النوحۃ الخ (اے نوحہ) یعنی چلا کر رونا خواہ مرد ہو خواہ عورت ہو۔

پہلی خرابی کی صورت یہ ہے کہ مرتکب اس کام کا ہوئے مستوجب عذاب کے ہونگے۔ بسبب اعراض سنت کے چنانچہ حضرت نے فرمایا۔ حدیث۔ من رغب عن سنتی فلیس منی کذا فی المشکوٰۃ فلینظر من لہ عین۔

دوسری صورت خرابی کی یہ ہے کہ اس فعل بد کے باعث مردہ مدفون عالم برزخ میں یعنی قبر میں عذاب کیا جاتا ہے۔ دیکھو حدیث بخاری مسلم کی

عن المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نیح علیہ فانہ یعذب بما نیح علیہ یوم القیمۃ الخ

راوی الحدیث مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس پر نوحہ کیا جاتا ہے پس تحقیق وہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب نوحہ کئے جانے کے دن قیامت کے۔

اس سے بڑھ کر مفصل حدیث ترمذی شریف میں

موجود ہے ملاحظہ ہو۔ موسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلعم نے فرمایا نہیں ہے کوئی میت مرچکا ہو پس کھڑا ہوا رونے والا ان ["ھیں"] سے کہ اے پہاڑ۔ اے سردار! یا مانند اس کے مگر تعین کئے جاتے ہیں میت کے ساتھ دو فرشتے کہ گلی مارتے ہیں اس کے سینہ میں کیا ایسا ہی تھا تو جیسے تیرے وارث لوگ پکارتے ہیں۔

صد افسوس مسلمانو! اس قسم کے کاموں سے پرہیز ضروری ہے۔ جب جاکر مراد پوری ہوسکتی ہے۔ ورنہ آگے منزل سخت مشکل ہے۔ یہ حدیثیں صریح جس مردہ پر نوحہ کیا جائے یعنی چلا کر رویا یا پیٹا جاوے وہ مردہ اس فعل بد کے سبب قبر میں عذاب کیا جاتا ہے۔ اس نوحہ خوانی کی بابت صحابہ کرام سے لیکر تمام علماء ومحدثین کا اتفاق ہے کہ بہ سبب رونے زندوں کے مردے قبر میں مستوجب عذاب ہوتے ہیں[1]۔ رہی ایک بات اگرچہ محل اعتراض نہ تھا۔ لیکن حضرت عائشہ صدیقہ مکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عمر کو کہا تھا۔

بخاری ومسلم میں مختصر واقعہ یوں ہے کہ عبدالرحمٰن کی بیٹی عمرہ نے کہا کہ میں نے سنا جس وقت حضرت عبداللہ بن عمر کہتے تھے کہ میت کو البتہ عذاب کیا جاتا ہے۔ بہ سبب رونے زندوں کے تو حضرت عائشہ صدیقہ فرمایا کرتی تھیں خبردار تحقیق عبداللہ نہیں جھوٹ بولا ولیکن بھول گیا سوائے اسکے نہیں کہ گزرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک قبر یہودیہ کے کہ رویا جاتا تھا اسپر پس آپ نے فرمایا اہل اس کے روتے ہیں اس پر اور تحقیق وہ عذاب کی جاتی ہے اپنی قبر میں یعنی حضرت نے فرمایا اس عورت کو بسبب کفر کے عذاب کیا جاتا ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر نے سمجھا کہ حضور نے بطریق کلیہ کے فرمایا میت کو بسبب رونے زندوں کے عذاب کیا جاتا ہے۔ تو جواب اعتراض کا یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کا یہ اعتراض اجتہادی تھا بیشک اعتراض ان کا اس وقت بجا ہوتا جب یہ حدیث اسی قصہ میں بنی جاتی

[1] اگر مردہ زندگی میں اس ناجائز فعل پر راضی رہا ہو۔ (ابوالجبیشم)

حالانکہ یہ حدیث الفاظ مختلفہ روایات متعددہ سے آئی ہے۔ غایت مافی الباب ہر حال میں مسلمانوں کو وہ کام کرنا چاہئے جس کو آپ نے خود کیا ہے۔ دیکھو فعل نبوی کو۔ بخاری مسلم کی حدیث ہے۔ انس فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت کے پیارے لاڈلے صاحبزادے ابراہیم علیہ السلام حالت نزع یعنی جانکندنی میں تھے آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے۔ اس وقت عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کیا اے اللہ کے حبیب آپ روتے ہو۔ پھر دوبارہ روئے اور فرمایا کہ اے عوف آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غمگین ہوتا ہے اور نہیں کہتے ہم مگر وہ چیز کہ جس میں راضی ہو رب ہمارا۔ اے ابراہیم ہم تیری فرقت میں غم زدہ ہیں۔

نہ آپ چلا کر روئے اور نہ آپ کی بیبیاں۔ بلکہ سبھوں نے صبر جمیل سے کام لیا اور بخوشی تجہیز وتکفین کرکے خالق کی جناب میں حوالہ کردیا۔ (واجعل الجنۃ مثواہ) پس یہ سب کے حق میں مرغوب وپسندیدہ ہونا چاہئے۔ چونکہ اسی میں خوبی ہے۔ اسی طرح جونسی مصیبت درپیش ہو خدا پر بھروسہ کریں کیونکہ خدا بہت بڑا رحمان ورحیم ہے وہ اپنی مہربانی سے ہماری گذشتہ تقصیروں کو معاف فرمائیگا۔ جیسا کہ خاتم المرسلین شفیع المذنبین کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے:۔

(حدیث) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال مایصیب المسلم من نصب ولا وصب ولا ھم ولا حزن ولا اذیٰ ولا غم حتی الشوکۃ یشاکھا الا کفر اللہ بھا من خطایاہ (بخاری ومسلم)

اللہ اکبر خدا کیا شفیق اور حلیم ہے کہ ادنیٰ سی چیز کانٹا ہے اس کے چبھنے میں اگر صبر کرے تو ہمارے گناہ معاف ہوجاتے۔ یعنی اس دکھ کے بدلے میں خدا خطا کو درگذر کرتا ہے، چہ جائیکہ بڑی مصیبتوں میں صبر کریں تو کہاں تک ثواب حاصل ہوگا جس کی کوئی حد نہیں۔ سب سے بڑی مصیبت دنیائے فانی میں اولاد کا مرنا ہے۔ اس کی بابت حضور فرماتے ہیں:۔

اگر کسی کا لڑکا یا لڑکی مرجاوے اور ماں باپ اس کے صبر کریں تو خدا اس کے عوض میں ماں باپ کو جنت میں داخل کریگا۔ اسکی تائید میں آیات قرآنیہ کو دیکھو۔ خدا فرماتا ہے:۔

الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولٰئک علیھم صلوٰت من ربھم ورحمۃ واولٰئک ھم المھتدون

یہ آیت صاف بتلاتی ہے کہ مسلمانوں کو جب کوئی مصیبت یا درد پہنچے۔ چاہے مالی ہو یا بدنی تو کہا کریں انا للہ۔ تو ان پر خدا کی طرف سے درود ورحمت اتریگی اور وہی لوگ فیض یاب وراہ راست پر ہونگے۔

اے اسلام وایمان کے دعوے کرنے والو اس سے بڑھ کر تمہارے حق میں اور کیا مرتبہ ہوگا۔ پس واویلا واحسرتا کو چھوڑ کر صبر سے کام لو۔ تاکہ جنت کے حقدار بنو۔ کسی مسلمان سے پوشیدہ نہیں کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے کیسی مصیبت جھیلی تھی۔ صرف اسی لالچ میں کہ خدا اس مصیبت کے بدلے میں جنت عطا کرے۔ اس سے بڑھ کر مصیبت اور صبر کی دلیل کیا ہوسکتی ہے۔ ارباب عقول کو اشارہ کافی ہے۔ فقط والسلام وخیر الختام۔

مولوی مقبول شہیر مقبول۔ عمام والیہ الاکمام۔
پیپل جوڑ بادی من مضافات بھاگل پور

فتاویٰ

س ۱۹۴ } ہمارے یہاں تاڑ اور کھجور بکثرت ہوتا ہے جس سے لوگ تاڑی نکلوا کر پیتے ہیں۔ کیا تاڑی پینا از روئے شرع شریف جائز ہے؟ جواب مدلل ہو۔

(راقم: محمد شفیع عالم ازسلی)

ج ۱۹۴ } اس میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے منشی ہونے کی حالت میں بحکم کل مسکر الخ حرام ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۹۵ } تاڑ کا تاڑی نکلوا کر اور اس کو دھوپ میں پکا کر سرکہ بنایا جاتا ہے۔ کیا تاڑ کا تاڑی نکال کر سرکہ بنانا اور کھانا درست ہے یا ناجائز؟ جواب مدلل ہو۔ (سائل مذکور)

ج ۱۹۵ } نشہ سے قبل سرکہ بنایا جائے تو جائز ہے۔ نشہ پیدا ہونے کے بعد وہ شراب کے حکم میں ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۹۶ } ہمارے یہاں عیدگاہ صرف ایک ہے جس میں احناف اور اہل حدیث دونوں جماعتیں مل کر ایک جگہ نماز عیدین پڑھا کرتے ہیں اور امام دونوں جماعت کے ایک ہیں جو مذہب اہل حدیث کے ہیں اور بارہ تکبیر کے ساتھ نماز پڑھاتے ہیں اسی عیدگاہ میں احناف لوگ چھ تکبیر کے ساتھ اسی امام کے پیچھے اسی وقت چھ تکبیر کے ساتھ نماز عیدین پڑھتے ہیں۔ اس طرح سے نماز عیدین پڑھنا از روئے قرآن و حدیث کیا حکم رکھتا ہے کہ امام کی نیت بارہ تکبیر سے اور احناف مقتدی کی نیت چھ تکبیر کے ساتھ۔ جواب مدلل ہو۔ (سائل مذکور)

ج ۱۹۶ } تکبیرات عیدین میں اہل حدیث احناف کا اختلاف ہے اور ان کے اوقات بھی مختلف ہیں اس لئے حنفی مقتدی اہل حدیث امام کے پیچھے پڑھے تو اہل حدیث کے مسلک پر عمل کرے۔ اگر حنفی طریق پر تکبیریں کہیگا تو اذا کبر فکبروا (حدیث) کے خلاف ہوگا۔ اللہ اعلم!

س ۱۹۷ } کیا میں بکرا خرید کر اپنے ہاتھ سے خصی کر کے قربانی کر سکتا ہوں۔ قال فی الھدایۃ اولاخر فی صفحہ ۴۰۲ و لا بأس باخصاء البھائم قرآن اور حدیث کی رو سے مع حوالہ کتاب و دلیل کے جواب دیں۔ (حکیم اللہ بخش از اجمیر)

ج ۱۹۷ } جانور کو خصی کرنے کے متعلق کوئی حدیث مرفوع جواز یا عدم جواز کی ہمارے علم میں نہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ قال ابن عباس خصاء البھائم مثلۃ ثم قرأ ولآمرنھم فلیغیرن خلق اللہ (رواہ ابن ابی شیبہ واخرجہ عبد الرزاق عن مجاھد نحوہ وعن شھر ابن حوشب قال الخصاء مثلۃ۔ کذا فی الدرایہ تخریج ھدایہ) یہ اقوال عدم جواز کے مشعر ہیں۔ اگر کسی صاحب کے علم میں اس کے متعلق حدیث مرفوع ہو تو ہمیں اطلاع دیں۔

س ۱۹۸ } زید کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے اور نام رکھا ہے ابوالوفاء۔ از روئے قرآن و حدیث یہ نام زید کا رکھنا جائز ہے یا ناجائز۔ بینوا بالدلیل توجروا عند الجلیل۔ (نور محمد کتب ثنائیہ سندر پور)

ج ۱۹۸ } ابوالوفاء کے معنی صوفی کے ہیں اور قرآن شریف میں ایفاء عہد مومنوں کی صفت آئی ہے۔ اس لئے یہ نام رکھنا جائز ہے۔ اللہ اعلم

س ۱۹۹ } کسی سائل نے سوال کیا تھا کہ ایک عورت نے اپنے سوتیلے بیٹے سے زنا کیا جس سے عورت مذکورہ حاملہ ہوئی۔ ایام حمل میں عورت مذکورہ نے اپنا نکاح کیا۔ بعد نکاح دو ماہ کے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ آیا ایسی لڑکی کو رکھنا از روئے شرع کے کیا حکم ہے۔ اور ایسا شخص جس نے ایام حمل میں نکاح کیا اور بعد ولادت کے پھر دوبارہ نکاح ہوا۔ کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز پنجگانہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ جواب ۱۲۶ میں دیا گیا ہے کہ حمل کی حالت میں نکاح درست نہیں۔ لقولہ تعالیٰ واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن (الآیہ) یہ لڑکی ولد الزنا ہے۔ مگر وہ قصور وار نہیں۔ اس لئے اس کو مارنا نہیں چاہیئے۔ نکاح خواں نے غلطی سے ایسا کیا ہے تو توبہ کرے عمداً کیا ہے تو وہ امامت کے لائق نہیں۔ لقولہ علیہ السلام فی حق الباصق فی القبلۃ لا یصلی لکم الاخر الحدیث

عرض ضروری یہ ہے کہ آیا سوتیلی ماں سے از روئے قرآن و حدیث کے نکاح کرنا جائز ہے یا حرام؟ دوبارہ مکمل جواب سے بندہ کو خوش کریں گے۔

(محمد ثناء اللہ ثنا سندرپوری)

ج ۱۹۹ } سائل کے سوال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورت مذکورہ نے سوتیلے بیٹے سے نکاح کیا ہے حالانکہ صورت یہ ہے کہ سوتیلے بیٹے سے زنا کیا اور حاملہ ہوگئی۔ ایام حمل میں کسی اور سے نکاح کیا۔ اس کا جواب دیا گیا ہے۔ رہا سوتیلی ماں سے نکاح سو قطعاً حرام ہے۔ لقولہ تعالیٰ ولا تنکحوا ما نکح آباؤکم الآیۃ۔ بلکہ اسلامی شریعت میں بحکم حاکم عمداً ایسا کرنے والا واجب القتل ہے۔ براء بن عازب کہتے ہیں میں اپنے ماموں کو ملا اس کے ہاتھ میں علم (نشان) تھا۔ میں نے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں۔ تو انہوں نے کہا۔ الی رجل تزوج امرأۃ ابیہ من بعدہ فامرنی ان اضرب عنقہ واخذ مالہ (ابو داؤد وغیرہ)

یعنی میں اس شخص کی طرف جا رہا ہوں جو اپنے باپ کے بعد اس کی بیوی یعنی اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کرلے اس کو قتل کردوں اور اس کا مال لے لوں۔ اللہ اعلم!

فتاویٰ نذیریہ

مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام عمر کے فتاویٰ کا مجموعہ۔ اس میں ہر سوال کا جواب قرآن اور حدیث کے مطابق دیا گیا ہے۔ ہر اہل حدیث گھر میں موجود رہنا ضروری ہے قیمت مجلد ... روپے ...

منگوانے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

متفرقات

حساب دوستاں | مندرجہ ذیل خریداران اہلحدیث کی خدمت میں اطلاعاً گذارش ہے کہ آپ کی قیمت اخبار اگست ۳۳ء میں ختم ہوجانے کی ہے۔ آئندہ کے لئے اگر "اہلحدیث" کی خریداری منظور ہو تو قیمت اخبار دیہہ سالانہ یا ۲ ششماہی) بذریعہ منی آرڈر بہت جلد ارسال کردیں۔ درصورت مہلت یا انکار بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بخشیں ورنہ

۲۰۔ اگست کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

مہلت | ایک ماہ سے زیادہ طلب کرنے کی تکلیف گوارہ نہ فرمائیں۔

بیرون ہند کے خریدار | قیمت ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر ارسال کردیں۔ زیادہ دیر نہ کیا کریں۔ اہل برما خصوصیت کے ساتھ اس مضمون کو نوٹ کریں۔

۴۴۵ - ۱۳۲۵ - ۱۵۱۲ - ۲۰۰۳ - ۲۴۰۹ -
۲۴۴ - ۳۹۴۳ - ۵۱۰۹ - ۵۱۱۱ - ۵۵۹۱ -
۵۵۹۵ - ۶۳۲۹ - ۶۵۵۱ - ۶۹۴۱ - ۷۰۷۰ -
۸۰۱۹ - ۸۰۴۴ - ۸۰۷۰ - ۸۱۸۶ - ۸۲۵۹ -
۸۵۳۶ - ۸۵۶۰ - ۸۵۶۳ - ۸۶۰۸ - ۹۱۲ -
۹۱۴۹ - ۹۱۵۲ - ۹۲۰۳ - ۹۴۳۹ - ۹۵۵۷ -
۹۹۲۸ - ۱۰۰۳۲ - ۱۰۳۷ - ۱۰۱۴۸ - ۱۰۱۷۰ -
۱۰۴۵۳ - ۱۰۶۰۳ - ۱۰۶۱۲ - ۱۰۶۱۳ - ۱۰۷۴۹ -
۱۰۹۸۳ - ۱۰۸۸۴ - [illegible] - ۱۰۹۸۳ - ۱۰۹۸۸ -
۱۰۹۹۱ - ۱۰۹۹۲ - ۱۱۱۲ - [illegible] - ۱۱۲۳۲ -
[illegible] - ۱۱۴۴۳ - [illegible] -
[illegible] - ۱۱۶۹۵ - ۱۱۵۰۵ - ۱۱۹۰۹ -
۱۱۶۶۳ - [illegible] - ۱۱۶۱۰ - ۱۱۶۱۵ -
[illegible] - ۱۱۹۱۶ - ۱۱۹۳۰ - ۱۱۹۲۳ -
۱۱۹۳۴ - [illegible] -

۱۲۰۷۹ - ۱۲۰۶۲ - ۱۲۰۶۳ - [illegible] -
۱۲۰۸۸ - ۱۲۰۹۹ - ۱۲۰۸۳ - [illegible] - ۱۲۱۵۹ -
۱۲۱۴۲ - ۱۲۱۶۴ -

مزید ۱۵ اگست تک | مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ختم ہوچکی ہے۔ مگر تا حال ۲۰ تک وصول نہیں ہوئی۔ لہذا ان کو ۱۵ اگست تک مزید مہلت دی جاتی ہے کہ اگر تاریخ مذکور تک قیمت وصول نہ ہوئی تو مجبوراً آئندہ اخبار بند کردیا جائیگا۔ اطلاعاً عرض کردیا گیا ہے۔

۲۷۰۲ - ۷۱۵ - ۳۹۰ - ۹۳۹ - ۷۵ - ۳۰

جزاک اللہ فی الدارین خیرا

اہلحدیث کی توسیع اشاعت کی طرف جملہ ناظرین کو عموماً اور بہی خواہان کی خدمت میں خصوصاً اپیل کی گئی تھی۔ مقام شکر ہے کہ مندرجہ ذیل حضرات نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے مندرجہ ذیل خریدار بنائے۔ علی ہذا القیاس امید ہے دیگر فرمائے توحید و سنت حضرات بھی اس طرف توجہ فرمائیں گے۔

بی۔ ایم عبد القاسم محمد الدین محمد سعید صاحب صدیقی	۲ خریدار
حکیم پیر عبد الرحیم صاحب	۲ "
سید عبد الغفار صاحب رضوی	۱ "

۳۱ - ۸۵۳۱ - ۹۲۴۲ - ۹۴۰۸ - ۹۴۳۹ - ۹۹۲۱ -
۹۹۹۱ - ۱۰۵۸۳ - ۱۰۷۳۵ - ۱۱۳۹۱ - ۱۱۴۲۶ -
۱۱۴۳۲ - ۱۱۴۹۵ - ۱۱۶۶۹ - ۱۱۷۰۷ - ۱۱۸۶۳ -
۱۱۹۰۸ - ۱۱۹۱۱ - ۱۱۹۶۹ - ۱۲۰۴۵ - ۱۲۰۵۴ -
۱۲۰۵۵ - ۱۲۰۹۸ - ۱۲۱۲۱ - ۱۲۱۳۴ - ۱۲۱۵۸ -
۱۲۱۶۱ - ۱۲۱۸۸ -

غریب فنڈ | مندرجہ ذیل خریداروں کے نام غریب فنڈ سے اخبار جاری تھا۔ اس کی میعاد بھی اگست میں ختم ہوجائیگی۔ اگر آئندہ پرچہ جاری رکھنا منظور ہو تو جب تک امداد غریب فنڈ واخلہ ارسال کردیں۔ ورنہ بعد

کے بعد اخبار بند کردیا جاویگا۔

۱۱۴۴۴ - ۱۱۵۸۳ - ۱۱۶۰۹ - [illegible] - ۱۱۹۰۸ -
۱۱۹۱۹ - ۱۲۰۳۱ -

مقدمہ میں کامیابی | مسجد نوی آرہ کے متعلق مابین اہل حدیث و احناف دربارہ تولیت و امامت ایک مقدمہ سب جج آرہ کی اجلاس میں عرصہ ڈھائی سال سے ۔ بفضلہ ۱۶ جولائی ۳۳ء روز جمعہ کو اہل حدیثوں کے موافق فیصلہ ہوا۔ تولیت و امامت اہل حدیث برقرار رکھی گئی۔ ہاں احناف کو اہل حدیثوں کے امام کے پیچھے اقتدا نماز پڑھنے کی اجازت ملی۔ (حکیم محمد ظہور اروی۔ چوک آرہ) ۲۱ جولائی ۳۳ء

تلاش معاش | احقر بفضلہ تعالیٰ مدرسہ دیوبند کا فارغ التحصیل ہے۔ تعلیم و تعلم میں پورا تجربہ رکھتا ہے مذہباً اہل حدیث ہے۔ اگر ارباب مدارس میں سے کسی کو یا بچوں کی تعلیم کے لئے پرائیویٹ طریقہ سے کسی صاحب کو احقر کی خدمت کی ضرورت ہو تو حق خدمت کے لئے پتہ ذیل سے خط و کتابت فرمائیں۔

ابو عرفان محمد عاشق موضع سنگریانواں ڈاکخانہ کرائی چہرائی۔ ضلع پٹنہ۔ مکان مولوی شہاب الدین احمد صاحب

ضرورت کتب | ابکار المنن۔ یا۔ اعلام اہل الزمن۔ حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ جو "آثار السنن" کے جواب میں ہے اگر کسی صاحب کے پاس ہو یا جائے فروخت کا علم ہو تو مجھے بذریعہ اخبار اہلحدیث یا بذریعہ خط اطلاع دیں۔ (سلطان محمود مدرس مدرسہ محمدیہ جلالپور پیروالا ضلع ملتان)

(۲) تفسیر حقانی مکمل مع مقدمہ کی اور

(۳) مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی تفسیر کی اشد ضرورت ہے۔ کوئی صاحب خیر خصوصاً حاجی [illegible] خان صاحب رئیس دہلوی توجہ عالی مبذول فرما کر بنام مدرسہ وقف فرمادیں۔ اصالجورحم اشہوں۔ وکان سعیکم مشکوراً۔ راقم عبد الرؤف مدرس مدرسہ جھنڈے نگر ضلع بستی۔ ڈاکخانہ رامنہ گنج۔

پتہ مطلوب ہے | عبد [illegible] ضلع بستی [illegible]

ملکی مطلع

وزرائے کانگرس اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

مسلمانوں کا شروع ہی سے یہ دعویٰ ہے کہ خلفائے راشدین (حضرت ابوبکر اور حضرت عمر وغیرہ) اسلامی تعلیم کا بہترین نمونہ تھے۔ حکمرانی میں ان کا اصول تھا کہ سب رعایا ہمارے عیال کی طرح ہے اور ہم ان کے لئے بمنزلہ باپ کے ہیں۔ خلیفہ دوم (حضرت عمرؓ) ایک دفعہ دورہ کرتے ہوئے رات کے وقت ایک خانہ بدوش کی جھونپڑی کے پاس سے گزرے جس کی بیوی درد زہ سے کراہ رہی تھی۔ آپ نے اُس سے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میری بیوی بچہ جننے والی ہے اور اس وقت ہمارے پاس کوئی خادمہ نہیں ہے۔ خلیفہ موصوف گھر جا کر اپنی بیوی کو ہمراہ لائے اور اُس عورت کی خدمت کے لئے بیوی کو وہیں چھوڑ گئے۔ جب دورہ کرتے ہوئے واپس آئے تو اسی گھر میں اتر کر ان کا حال پوچھا۔ خلیفہ ممدوح کی بیوی نے کہا اے امیر المومنین! آپ کو مبارک ہو آپ کے بھائی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ "امیر المومنین" کا لفظ سن کر اس اعرابی کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ اور مبہوت (حیرت زدہ) ہو کر رہ گیا۔ ممدوح نے جواب دیا کہ کوئی بات نہیں۔ یہ میرا فرض تھا جو میں نے ادا کر دیا اور تم پر کوئی احسان نہیں کیا۔

(۲) ایک شخص بیان کرتا ہے کہ مسجد نبوی کے محلے میں ایک بڑھیا عورت رہتی تھی جو آنکھوں سے اندھی تھی۔ اس کا گھر بہت صاف ستھرا رہتا تھا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے اس عورت سے پوچھا کہ تیرا گھر کون صاف کر جاتا ہے تو اس نے کہا کہ میں نہیں جانتی صبح کے وقت ایک شخص آکر جھاڑو دے جاتا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں اس بات کی کھوج میں لگا رہا کہ وہ شخص کون ہے ایک روز میں صبح کی نماز میں شریک ہوا۔ دیکھا کہ خلیفہ دوم نماز سے فارغ ہو کر چپکے سے باہر نکل گئے۔ میں آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ دیکھا کہ حضور اسی بڑھیا کے گھر میں داخل ہوئے اور جھاڑو دے کر خاموشی سے واپس چلے آئے۔ اس قسم کے بے شمار واقعات میں سے صرف دو مثالیں اس جگہ ہم نے اس لئے بیان کی ہیں کہ گزشتہ ہفتہ اخباروں میں بڑے زور شور کے ساتھ یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ گاندھی جی نے اپنے اخبار "ہریجن" میں ایک بڑا زبردست مضمون لکھا ہے۔ جس میں کانگرس کے وزرا کو تنخواہیں کم لینے اور کفایت شعاری اختیار کرنے میں خلفائے راشدین (حضرت ابوبکر اور حضرت عمر) کے اتباع کی تاکید کی ہے۔ ہم گاندھی جی کو ایسے الفاظ لکھنے پر مبارک باد پیش کرتے ہیں اور ساتھ ہی اتنا اضافہ کرتے ہیں کہ خلفائے راشدین کا اتباع صرف کفایت شعاری ہی میں نہ ہونا چاہئے بلکہ رعایا پروری کے اصول میں بھی انہی کی پیروی کرنی چاہئے۔ اس کی دو مثالیں ہم شروع مضمون میں بیان کر چکے ہیں۔ کیا کانگرسی وزراء رعایا کی فاقہ کشی، بے کاری اور دیگر مصائب کو اپنے عیال کی تکلیف کے برابر سمجھیں گے؟

ہم گاندھی جی کو توجہ دلاتے ہیں کہ آپ اس بارے میں ایک اور آرٹیکل لکھیں۔ جس میں خلیفہ دوم کا وہ واقعہ پیش کریں جس کی تفصیل یہ ہے:۔

جب آپ دمشق فتح کر کے واپس آ رہے تھے۔ دیکھا کہ جنگل میں ایک اپاہج بڑھیا بیٹھی ہے۔ موصوف نے اس سے پوچھا کہ تو خلیفہ عمر کو جانتی ہے وہ بولی، سا جزاہ اللہ عنی (یہ کلمہ عربی زبان میں بڑی خفگی کا اظہار کرتا ہے) خلیفہ ممدوح نے پوچھا کیا وجہ ہے بڑھیا نے جواب دیا کہ جب سے وہ خلیفہ مقرر ہوا ہے مجھے ایک پیسہ نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا کہ بڑی بی بھلا تم نے اس کے پاس اپنی خبر بھی بھیجی؟ اس پر وہ کہنے لگی کہ وہ کیسا بے وقوف ہے۔ اتنا بھی نہیں جانتا کہ خلیفہ رعایا کے لئے بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے۔ باپ اپنے بچوں کو تلاش کرکے پہلے ان کو کھلاتا ہے پھر آپ کھاتا ہے۔ اس سیاسی اصول کے ماتحت اس کا فرض ہے کہ وہ مجھے تلاش کرے میرا فرض نہیں کہ میں اُسے اپنے متعلق اطلاع دوں۔ یہ سن کر آپ نے اپنی جیب سے چند دینار نکال کر پیش کئے اور کہا کہ بڑی اماں تیرا مجرم میں ہی ہوں اس ہدیہ کو قبول فرما اور خدا کے لئے میرا قصور معاف کر (ازالۃ الخفا)

مولانا حالی مرحوم نے حضرت خلفائے اسلام کی شان میں کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎

خلیفہ تھے امت کے ایسے نگہباں
ہو گلہ کا جیسے نگہباں چوپاں
سمجھتے تھے ذمی و مسلم کو یکساں
نہ تھی عبد و حر میں تفاوت نمایاں
کنیز اور بانو تھیں آپس میں ایسی
زمانہ میں ماں جائی بہنیں ہوں جیسی
کفایت جہاں چاہئے واں کفایت
سخاوت جہاں چاہئے واں سخاوت
جچی اور تلی دشمنی اور محبت
نہ بے وجہ الفت نہ بے وجہ نفرت
جھکا حق سے جو جھک گئے اُس سے وہ بھی
رکا حق سے جو رک گئے اُس سے وہ بھی

خدا کرے کہ گاندھی جی کی نصیحت کانگرسی وزراء پر اثر انداز ہو اور وہ رعایا کے حق میں ایسے ہی محافظ ثابت ہوں۔ جیسے اپنے زمانے میں خلفائے راشدین تھے

اظہار تعجب غیر مسلموں کا تو یہ حال ہے کہ کانگرسی وزراء کو خلفائے راشدین (حضرت ابوبکر اور حضرت عمر) کی روش اختیار کرنے کو کہتے ہیں۔ اس کے برعکس مسلمانوں کے ایک فرقہ مومنین (شیعہ) کی یہ حالت ہے کہ وہ ان حضرات کو بدترین خلائق سمجھتے آئے ہیں۔ مگر زمانے کے مدبرین نے یہ فیصلہ کر دیا کہ بہترین سیاسی حکمت عملی وہی ہے جو خلفائے راشدین نے اختیار کی تھی۔

کیا ہی کہا ہے ؎

تیل تھے رہے ہو گا یہاں جن بزم میں اکثر
پس ہو وہی اہل تبادی و ساقون ہوتی

(۴۰۹)

ڈاڑھی اور سلطان حجاز

قانون قدرت سے بڑھ کر کوئی علم نہیں۔ جس مسئلے کی شہادت قانون قدرت پیش کردے اس کا جواب (قولی ہو یا عملی) ایسا ہی غلط ہے جیسے دودھ نے پانچ کہنا۔ قوانین قدرت میں سے یہ قانون بدیہی ہے کہ لڑکی اور لڑکا دونوں جب بالغ ہو جاتے ہیں تو ان دونوں کے جسم میں مختلف نشانات پیدا ہوتے ہیں مثلاً لڑکی کو ماہواری خون آنا، پستانوں کا ابھرنا نشان بلوغت ہے۔ اسی طرح لڑکے کے چہرے پر بالوں کا اُگنا (جس کو ڈاڑھی یا ریش یا بزبان عربی لحیہ کہتے ہیں) بھی بلوغت کی علامت ہے۔ یہ چیز قانون قدرت کے لحاظ سے بیکار نہیں۔ اس قدرتی علامت کو مٹانا فامکر کرزن فیشن اختیار کرنا قانون قدرت کی صریح مخالفت کرنا ہے۔ اسی لئے شریعت اسلام نے ڈاڑھی رکھنے کا حکم دیا ہے۔ مگر زمانہ حال کے مسلمانوں نے دیگر قوموں کے اثر سے متاثر ہو کر اس امر میں نہ صرف شرع اسلامی کے حکم کی خلاف ورزی کی بلکہ قانون قدرت کی مخالفت کے مجرم بھی بنے۔

ہندوستان میں تو اسلامی حکومت نہیں۔ ادھر افغانستان، ایران، مصر، اور ٹرکی بھی اس امر میں یورپ کے زیر اثر ہیں۔ اس کے علاوہ ان ملکوں میں صحیح معنے میں اسلامی حکومت بھی نہیں۔ لہذا جزائے خیر دے جلالۃ الملک سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ کو جنہوں نے اس خصوص میں ایک سرکلر جاری کیا ہے جو حجاز کے اخبارات میں شائع ہو کر یہاں پہنچا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص پہلی دفعہ ڈاڑھی منڈائے اسکو ایک ہفتہ قید کی سزا ملے گی۔ اسی طرح دوبارہ سہ بارہ مرتکب جرم کرنے والے کو مزید سزا بھگتنی پڑیگی۔

ہمارے خیال میں یہ تدارک بالکل برموقع عمل میں آیا ہے۔ ورنہ ہم نے تو اپنے زمانہ حج ۱۳۴۵ھ میں حجازیوں کی حالت دیکھ کر یہ اندازہ لگایا تھا کہ حجاز میں بھی ڈاڑھی کی عمر صرف قلیل مدت ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ سلطان المعظم کو مزید توفیق عمل عنایت کرے۔ (آمین!)

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

حرفت و دستکاری کے معیار کو بلند کرنے اور اہل حرفت میں جدت پیدا کرنے کے خیال سے حکومت پنجاب نے اس امر کی منظوری دی ہے کہ مندرجہ ذیل اقسام سے متعلق جو اشیاء خصوصیت سے تیار کیے جانے کے لئے موزوں ہیں ان کے خاکے مرتب کئے جائیں اور پھر ان کا پنجاب کے سرکاری صنعتی اور حرفتی درس گاہوں اور اداروں میں کھلا مقابلہ کرایا جائے۔ اور عمدہ خاکوں کے واسطے مبلغ ۱۵۰ روپیہ سالانہ کی مجموعی مالیت کے مختلف انعامات دئیے جائیں۔

(۱) لکڑی کا کام۔
(۲) فونڈری کا کام۔
(۳) مشینوں کا کام۔
(۴) لوہے کا کام۔
(۵) کھلونے بنانا۔
(۶) بجلی کا سامان۔

اس مقابلہ کے متعلق قواعد بنائے گئے ہیں اور اگر مقابلہ میں شریک ہونے والے غیر سرکاری اصحاب چاہیں تو وہ قواعد کی ایک کاپی انسپکٹر آف انڈسٹریل سکولز پنجاب کی خدمت میں درخواست دیکر حاصل کرسکتے ہیں۔ انہیں اپنے خاکے انسپکٹر مذکور کے پاس ۹۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو یا اس سے پیشتر پیش کردینے چاہئیں۔

(لاہور ۲۳ جولائی ۱۹۳۷ء)

قرضہ فنڈ

خاکسار نے پہلے ۱۶۔ اپریل ۱۹۳۷ء کے اخبار "اہلحدیث" میں ناظرین سے اپیل کی تھی کہ میری جائداد مبلغ چار ہزار روپے میں رہن سودی ہے۔ لیکن اس اپیل پر کسی صاحب نے توجہ نہ کی۔ ہاں مولانا یونس خان صاحب رئیس دہانوی نے مبلغ ۵ ارسال فرمایا تھا جو شکریہ کے ساتھ وصول کیا گیا تھا۔

آج پھر مسلمانوں کی خدمت میں عموماً اور اہل حدیث حضرات کی خدمت میں خصوصاً اپیل کی جاتی ہے کہ خاکسار نے قرضہ فنڈ قائم کیا ہے جو قرضہ فنڈ کی طرف سے دو کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے ہنوز چھپ نہ سکیں۔ لہذا اپیل کی جاتی ہے کہ اس فنڈ میں کم سے کم ایک روپیہ ہی بھیج کر نوازش فرمائیں۔

اور انجمنوں کو بھی توجہ دلائی جاتی ہے کہ پانچ دس روپے کی کتابیں خرید کر مفت تقسیم فرمائیں۔ تاکہ تبلیغی کام کے علاوہ میری امداد بھی ہو۔ انشاء اللہ جلد کتابیں تیار کر کے روانہ کردی جائیں گی۔ ہر دو کتابوں کی قیمت ایک روپیہ محصول ڈاک ۵/ پتہ :- محمد ابوذر موضع گوریہار ڈاکخانہ بریار پور ضلع مظفر پور

گیارہ روپے کا منی آرڈر

۲۰۔ مئی کو دفتر میں گیارہ روپے کا منی آرڈر بیرون ہند سے موصول ہوا تھا۔ لیکن تشریح نہ معلوم ہونے پر ابھی تک روپے امانت دفتر میں جمع ہیں۔ جس صاحب نے یہ منی آرڈر بھیجا ہے وہ مہربانی فرما کر خط کے ذریعہ اطلاع دیں کہ یہ رقم کس مد کی ہے تفصیل معلوم ہونے پر ارشاد کی تعمیل کی جائیگی۔

(منیجر اخبار مبلغ امرتسر)

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کے علمی تحائف

تصانیف قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم

رحمۃ للعالمین } اس میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے۔ جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی، مدرسہ دیوبند وغیرہ کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔
قیمت جلد اول ۳؎۔ جلد دوم ۲؎۔ جلد سوم ۱؎۔

کیا اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا؟ } قاضی صاحب کا ایک عالمانہ لیکچر۔ جو انہوں نے ۱۸۹۹ء میں انجمن نعمانیہ لاہور کے جلسہ میں دیا۔ ۲؍

الجمال والکمال } سورہ یوسف کی عالمانہ و محققانہ تفسیر کی ہے۔ قیمت ۸؍

استقامت } عیسائیت پر اسلام کی فضیلت بیان کی ہے۔ قیمت ۳؍

معراج المومنین } امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ۔ ترجمہ عربی خط امام احمد رحمہ اللہ۔ قیمت ۵؍

مہر نبوت } حضور صلعم کی مختصر سوانحعمری۔ قیمت ۴؍

غایت المرام } یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا ثبوت۔ قیمت ۶؍

تائید الاسلام } یہ غایت المرام کا دوسرا حصہ ہے قیمت ۶؍

تبلیغ الاسلام } تمام مذاہب پر تبصرہ کر کے صرف اسلام کو سچا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۳؍

تبیان الاسلام } واعظین و مبلغین کے لئے عالمانہ مضامین ہیں۔ قیمت ۶؍

...ئی پادری کے سوالات کا جواب۔ قیمت ۲؍
...صول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں پر صرف ... کتابیں ملتی ہیں۔

ملنے کا پتہ:- **منیجر اہلحدیث امرتسر**

معجز نما متوسط ۵۳ خوبیوں والا قرآن شریف مترجم

بدو ترجمہ مع کامل تفسیر اردو

ترجمہ اول حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی رحمہ اللہ کا ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے۔ ترجمہ دوم مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ جو تقریباً تحت لفظ ہونے کے باوجود بامحاورہ اور نہایت سلیس ہے۔

مزید خوبی یہ کہ اس کے حاشیہ پر تمام تفاسیر اور تمام کتب احادیث کے خلاصہ و مطالب سے ایک جامع تفسیر عام فہم اردو میں چڑھائی گئی ہے۔ جو آج تک کسی قرآن میں نہیں دیکھی گئی۔ نیز اسکے شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں حضرت آدم سے لیکر تمام پیغمبروں کی سوانحعمریاں اور اُن کی امتوں کے حالات ہیں۔ اسلام سے قبل عرب کی قدیم قوموں کی تاریخ اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لیکر وفات تک مفصل سوانحعمری اور اُن تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی تھیں اور آپ کے وہ تمام خطوط مع ترجمہ درج ہیں جو آپ نے اُس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام بھیجے دعوتاً اسلام روانہ فرمائے تھے۔ بعد میں خلفائے راشدین کے کامل حالات درج ہیں۔ فضائل قرآن اور مضامین قرآن کی بھی فہرست ہے۔ جس سے ہر مضمون کی آیت اشارہ میں نکل سکتی ہے۔ نیز قواعد قرأت قرآنی کا بیان بھی ہے۔ قیمت مجلد چھ روپیہ ۶؍ (ساڑھے پانچ روپے) محصولڈاک علیحدہ۔

الارشاد الیٰ سبیل الرشاد فی امر التقلید والاجتہاد

(مصنفہ مولانا ابو یحییٰ محمد صاحب مرحوم شاہجہانپوری)

جو تقلید و اجتہاد پر ایک بے مثل تصنیف ہے۔ پہلے پہل جب یہ کتاب شائع ہوئی تھی جو کتابت و طباعت میں چنداں خصوصیت نہیں رکھتی تھی۔ جدید اڈیشن میں ابواب بندی کر کے الگ الگ عنوانات قائم کئے گئے ہیں۔ شروع کتاب میں فہرست مضامین ہے۔ طرز استدلال نہایت عجیب ہے۔ تحریر میں ایسی متانت و ملاطفت ہے کہ اشد ترین مخالف بھی کوئی نکتہ چینی نہیں کرسکتا۔ گویا "قول لین" کی پوری پوری تصویر ہے۔ اس کے مطالعہ کے بعد تقلید و اجتہاد کے مسئلہ پر کسی دوسری کتاب دیکھنے کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت صرف ۸؍ محصول ڈاک ۲؍

نوید جاوید } (از مولانا ابو المنصور صاحب مرحوم (امام فن مناظرہ) اس کتاب میں شروع سے لے کر آج تک اور آج سے قیامت تک قرآن شریف پر باطل پرستوں نے جتنے اعتراض کئے ہیں یا کریں گے ان سب کا اس میں جواب ہے اور تمام مذاہب کی دلائل سے تردید ہے آج سے ۵۰ برس قبل کی تصنیف ہے۔ ناپید تھی۔ اب نہایت صحت کے ساتھ مکرر طبع کی گئی ہے۔ قیمت تین روپے ۳؎۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

نوٹ:- ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتب طلب کرنے کیلئے وی پی نہیں بھیجا جائیگا اسکے لئے ٹکٹیں بھیجیں۔

کتاب الوسیلہ

اس کتاب میں حقائق قرآنی اور صداقت حدیث کی روسے "وسیلہ" کے مختلف پہلوؤں پر بحث کر کے شفاعت حقہ کا صحیح مطلب واضح کر کے بتلایا ہے کہ توحید کی شان کیا ہے؟ پیروں کی تعظیم، مردہ مخلوق سے استمداد، اولیاء اللہ کی کرامات اور خرق عادت واقعات کی حقیقت کیا ہے۔ روضۂ اطہر کی حیثیت اور اس کی زیارت کے مطلب کیا ہیں؟ علاوہ ازیں بے شمار مسائل پر بحث کرتے ہوئے قرآن و حدیث کے علاوہ صحابہ، تابعین، [illegible] کے اقوال و [illegible] سے بھی مشرکانہ افعال و اعمال کی بیخ کنی کا سامان [illegible]۔ قیمت [illegible] علاوہ محصول ڈاک

اصحاب صفہ

اس کتاب میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی فدائی جماعت، شمع رسالت کے پروانے مہاجرین و انصار جو اپنا گھر بار چھوڑ مسجد نبوی کے مختصر چبوترہ میں قیام پذیر ہوتے، اُن کے مستند حالات لکھے ہیں اور اسی لئے اصحاب صفہ کے نام سے موسوم ہوتے تھے۔ اور یہ جملہ بھی جو مشہور ہے کہ وہ تمام صحابہؓ سے افضل تھے۔ دف وغیرہ آلات موسیقی یا قوالی کی آواز پر وجد کرتے تھے، یا انہوں نے مشرکین کے ہمراہ ہو کر مومنین کے خلاف جنگ کی تو [illegible] قطب ابدال، اقطاب، نذر و منت، رقص و سرود وغیرہ اہم مباحث پر باتفصیل روشنی ڈالی گئی ہے۔ ۱۲ر

اسلامی تصوف

از علامہ ابن قیمؒ۔ تصوف اسلامی کے موضوع پر نہایت جامع کتاب ہے۔ صوفیائے کرام کے متعلق سعادت اور تصوف کے متعلق بیش بہا معلومات درج کی گئی ہیں۔ قیمت [illegible]۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

ائمہ اسلام

اس میں مجتہدین اور بزرگان دین سے شرعی مسائل میں اگر غلطی سرزد ہو جائے تو اس پر قرآن و حدیث سے مدلل بحث کر کے بتلایا ہے کہ ان پر کوئی مواخذہ نہیں بلکہ شریعت نے اجتہادی غلطیوں کو قابل ثواب بتایا ہے ورنہ اجتہاد کا دروازہ بند ہو جاتا۔ قیمت ۱۲ر۔ محصول علیحدہ۔

[illegible]قان

[illegible] الرحمن و اولیاء الشیطان [illegible] عربی۔ اس کتاب میں قرآن و حدیث کے [illegible] پیش کر کے صادق اور کاذب [illegible] اولیاء و مشائخ میں شناخت کر دی [illegible] اور اصلی [illegible] کی کرامات میں فرق بتایا گیا ہے۔ [illegible] ہے۔ قیمت [illegible] علاوہ محصول ڈاک۔

اسوۂ حسنہ

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیمؒ کی مشہور کتاب "زاد المعاد فی ہدی خیر العباد" کے اختصار ہدی الرسول صلعم کا اردو ترجمہ۔ جس میں قابل مصنف نے حضورؐ کی حیات طیبہ کی ہر بات دکھائی ہے۔ جنگوں کے علاوہ اخلاقی، معاشرتی اور خانگی معاملات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت فی جلد [illegible] مجلد [illegible]۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

تفسیر سورہ اخلاص

جس میں مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑ دی گئی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کے لئے ایک تیغ برّاں کا کام دیگی۔ قیمت [illegible] محصول ڈاک علیحدہ۔

تفسیر سورۃ الکوثر

مترجمہ مولوی [illegible] آبادی۔ قیمت [illegible]

تفسیر آیت کریمہ

حضرت یونسؑ کی مشہور دعا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ کی مفصل تفسیر [illegible] سے دعا کرے تو [illegible] بحث کی ہے۔ [illegible] علاوہ محصول ڈاک۔

زیارت القبور

اُردو (مع متن عربی) اس کتاب میں قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ زیارت قبور کا [illegible] طریق کیا ہے۔ [illegible] پکارتے، اُن سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرتے اور پیری منت مانتے ہیں ان کے تمام افعال جاہل مشرک ہیں۔ ضرور پڑھ کر دیکھیں۔ قیمت [illegible]۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

تفسیر سورۂ فلق والناس

(مع متن عربی) اس تفسیر میں پہلے تمام علماء متقدمین کے اقوال نقل کر کے راجح ترین قول کی تحقیق کی ہے۔ آیہ من شر الوسواس الخناس کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ قیمت [illegible] محصول علیحدہ۔

پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

سیرت امام ابن تیمیہؒ [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۴ — نمبر ۳۹

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مدیر مسئول — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]
رؤسا و جاگیرداران سے ″ [illegible]
عام خریداران سے ″ [illegible]
″ ″ ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

(۴۷۱)

امرتسر ۲۸۔ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ مطابق ۶۔ اگست ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

پڑھو پڑھاؤ کلام خدا۔ خدا کیلئے

(نواب فصاحت جنگ بہادر جلیل مدظلہ)

پڑھو پڑھاؤ کلام خدا۔ خدا کے لئے
یہی دوا یہی اکسیر ہے شفا کے لئے
دہان قاری قرآن پاک کی خوشبو
شمیم گل سے کہیں بڑھ کے ہے صبا کیلئے
یہی سبب یہی باعث یہی ذریعہ ہے
نزول رحمت و فیضان کبریا کے لئے
بتاتیں ہیں ہر اک زخم کے لئے مرہم
یہ سوتیں ہیں سپر ناوک بلا کے لئے
خوشا نصیب کہ ایسی کتاب بہر نجات
اتاری حق نے فدایان مصطفےٰ کے لئے
نہیں کسی کے لئے خاص نعمت قرآن
صلائے عام ہے ہر بندہ پارسا کیلئے
[illegible] وہ آپ کو حب کلام سب میں جلیل
جو چاہتے ہوکہ ہو زندگی سدا کے لئے

انتخاب الاخبار

مؤرخہ ۲۰ اگست ۱۹۳۷ء

—— معاصر خادم کعبہ رقمطراز ہے کہ جدہ سے مکہ مکرمہ تک سڑک کا کام شروع کر دیا گیا ہے مصر کے ماہر فنی انجینئر پیمائش اور پیول کا کام کر رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ امسال موسم حج تک یہ سڑک مکمل ہو جائیگی

—— جدہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اگر بلدیہ جدہ پورٹ ٹرسٹ کمپنی کی شرائط کو مان لے تو سمندر کے پانی کو مشینوں سے صاف کر کے اعلیٰ درجہ کا واٹر ورکس قائم کیا جا سکتا ہے۔

—— بیت المقدس کی اطلاع ہے کہ فلسطین کی تقسیم سے بیداری کے آثار پائے جا رہے ہیں۔ تقریباً ڈیڑھ صد علماء کے دستخطوں سے ایک فتویٰ شائع ہوا ہے۔ جس میں فلسطین کی مجوزہ اسکیم کو قبول کرنے والے کو کافر قرار دیا گیا ہے۔

—— ترکی پارلیمنٹ میں غازی مصطفیٰ کمال پاشا نے فلسطین کی تقسیم کے متعلق ایک ہنگامہ خیز تقریر کی جس میں نہایت زور شور سے بیان کیا کہ ترک اس تقسیم کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ترک فلسطین کی حفاظت کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دیں گے لیکن فلسطین کو ٹکڑے ٹکڑے ہوتے دیکھنا برداشت نہیں کر سکیں گے۔

—— گاندھی جی نے اپنے اخبار "ہریجن" میں اپنا ایک مضمون شائع کرایا ہے جس میں تحریر کیا ہے کہ ہندوستان میں تین سال تک شراب مکمل طور پر بند کر دی جائے گی۔

—— نواب سر راس مسعود جنگ بہادر (سر سید مرحوم کے پوتے) کا ۲۸ جولائی کو بھوپال میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم علی گڑھ یونیورسٹی کے ممتاز رکن تھے اور بہت سی علمی قابلیت کے مالک تھے۔

—— سیام میں آج کل سزائے موت کے ملزم مشین گن سے اڑائے جاتے ہیں۔

—— قاہرہ ۲۹ جولائی کو شاہ فاروق کی تخت نشینی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس روز ایک شاہی جلوس مرتب کیا گیا۔ شاہ فاروق نے آئین کا احترام کرنے اور ملک کی خود مختاری کی پاسبانی کرنے کا حلف اٹھایا۔

—— قادیان کی اطلاع مظہر ہے کہ خلیفہ قادیان نے جن مرزائیوں کو جماعت سے خارج کیا ہے انہوں نے ایک "مجلس احمدیہ" قائم کی ہے۔ جنہوں نے فی الحال شیخ عبدالرحمٰن مصری کو امیر مقرر کیا ہے۔

—— شملہ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ وزارت پنجاب کے ۸ پارلیمنٹری سکرٹری اور ۶ پرائیویٹ سکرٹری مقرر کئے گئے ہیں۔ نواب احمد یار خان دولتانہ چیف سکرٹری اور میر مقبول محمود جنرل سکرٹری مقرر ہوئے ہیں

—— الہ آباد ۲۰ اگست پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کانگرس کا نصب العین صرف عہدے قبول کرنا نہیں ہے بلکہ مکمل آزادی حاصل کرنا ہے۔

بابت [illegible]
حساب وصولی
جو ۳۱ جولائی تک [illegible]
(منیجر)

ضرورت معلم | امرتسر میں ایک حفظ قرآن کا مدرسہ ہے۔ جس میں ایسے مدرس کی ضرورت ہے جو قرآن مجید کا حافظ (بینا) اور قرآن مجید تجوید سے پڑھتا ہو۔ تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں۔ حافظ صاحب مذہبًا اہل حدیث ہوں تو انسب ہے۔

(صدر مدرس مدرسہ رحمانیہ کٹڑہ ہر سنگھ امرتسر)

(۸ روا داخل اشاعت فنڈ)

مضامین آمدہ | مولوی عبداللہ صاحب۔ منشی عبداللہ معمار۔ محمد عیسیٰ۔ نسیم آہی۔ مولوی عبدالرحمٰن۔ مولوی محمود [illegible]

غیر مقبولہ | اصلی چٹھی بنام میاں کرم الٰہی۔ میاں [illegible]

مسلم یونیورسٹی میں میلاد۔ ازالہ اوہام۔

البلاغ المبین | حکیم الامۃ استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ

کی کتاب فارسی زبان میں ہے۔ جس میں ان بدعات اور شرکیہ امور کی تردید قرآن و حدیث سے کی گئی ہے جو آج کل قبور صالحین پر لوگ کرتے ہیں۔ نیز جو لوگ غلط تصوف سکھاتے ہیں ان کے لئے بھی یہ کتاب مشعل ہدایت ہے۔ خدا جزائے خیر دے جماعت المسلمین کے اراکین کو جنہوں نے اس مفید کتاب کا اردو ترجمہ بغرض افادہ عام شائع کرایا ہے۔ بیرونجات سے طلب کرنے والے حضرات پتہ ذیل پر پانچ آنے کے ٹکٹ بھیجکر مجلد منگائیں۔ مقامی حضرات مجلد ۴/ر میں لے سکتے ہیں۔ غیر مجلد کے لئے تحریر نہیں۔ غالباً مفت ہوگی۔ پتہ جماعت المسلمین۔ چوہٹہ مفتی باقر شہر لاہور۔

میں نے مدرسہ رحمانیہ میں کیا دیکھا؟ | میں تقریباً ایک ماہ تک دہلی میں مقیم رہا۔ مدرسہ رحمانیہ میں ٹھیرا اور اسی ارادے سے ٹھیرا تھا کہ یہاں کے حالات خود دیکھوں۔ طلباء کو ہر طرح کی راحتیں حاصل ہیں۔ ان کیلئے کتابوں کا انتظام مدرسہ کی طرف سے ہے۔ ان کے کھانے کا اتنا عمدہ انتظام ہے کہ معمولی گھروں میں بھی یہ کم ہوتا ہے۔ شام کو انہیں نوٹ سکھائی جاتی ہے۔ پڑھائی کے لئے بہترین ذی علم خوش عقیدہ اساتذہ مقرر ہیں۔ مختصر طور پر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ مدرسہ بہت مفید ہے۔ میری دعا ہے کہ پروردگار مہتمم صاحب کی اس دینی خدمت کو قبول فرمائے انہیں جزائے خیر دے اور ان پر، ان کے اہل و عیال پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ اور اس کو رزِ علم کو ہمیشہ جاری ساری رکھے۔ آمین! (عبداللہ عرف بدرالہدیٰ ملتانی ساکن بندی کلاں ضلع اعظم گڑھ)

(۵ر داخل اشاعت فنڈ)

غریب فنڈ | فتوی فنڈ ؏

وفات ۔۔ انجمن اہل حدیث ہوشیارپور کا ایک غیر معمولی اجلاس بابو اکرام الحق صاحب بی۔ اے ہوشیارپوری کی اچانک وفات حسرت آیات پر دلی رنج و افسوس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۸ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ

بلاغ کا باطل گو نامہ نگار

امرتسری منکرین حدیث کے رسالہ "بلاغ" میں ایک شخص کی طرف سے جس کا لقب "حق گو" ہے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ یوں تو ہر شخص کا حق ہے کہ اپنا نام جو چاہے رکھ لے۔ عبداللہ رکھے یا رام دتا۔ مگر ایسا نام یا لقب جس کا اثر عوام پر پڑتا ہو۔ اس پر رائے زنی کرنے کا حق ہر ایک شخص کو حاصل ہے۔

ہم عرصے سے ان "حق گو" صاحب کے مضامین دیکھ رہے ہیں۔ اب ہمارا جی چاہتا ہے کہ خود ان کو دیکھیں۔ خدا کرے ہماری آرزو پوری ہو (ہماری ان سے ملاقات ہو جائے) پھر ہم دیکھیں گے کہ ان کی حق گوئی ہم پر اثر کرتی ہے یا ہماری معروضات کو وہ قبول کرتے ہیں۔ ان کی بیباکی حق گوئی کا خلاصہ اس ایک ہی عربی شعر میں آ جاتا ہے۔ ؎

کانت مواعید عرقوب لھا مثلا
وما مواعیدھا الا الاباطیل

یہ حضرت حدیث نبوی کے حق میں تو سرے ہی سے بدگو ہیں مگر علمائے اسلام کو اتنا کوستے ہیں جتنا کہ شیعہ حضرت امیر معاویہؓ کو یا خارجی حضرت علیؓ کو۔

کوئی تحریر ان کی سخت کلامی یا گندہ دہنی سے خالی نہیں ہوتی۔ اسی لئے ہم نے آج تک اس کو قابل خطاب ہی نہیں سمجھا۔ آیہ کریمہ قُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ان کے نزدیک منسوخ التلاوت اور متروک العمل ہے۔ ہمیں ان حضرت سے تعارف نہیں ہے۔ مگر ہم ان کو استاد صائبؔ کے اس شعر میں نصیحت کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ ؎

دہن خویش بدشنام میالا صائب
کیں زر قلب ہر کس کہ دہی باز دہد

اب ہم نے بھی ارادہ کر لیا ہے (خدا ہمارے ارادے کو پورا کرے) کہ ان حضرت کی بدزبانیوں اور تلخ کلامیوں سے پُر مضامین کا جواب دیکر ان کی تسلی کریں۔ چنانچہ آج ہم اس سلسلے کو شروع کرتے ہیں (بحولہ وقوتہ) آپ نے رسالہ بلاغ بابت جولائی سنہ رواں میں اپنے مواعظ کے سلسلہ میں یہ آیت لکھی ہے:۔

وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔

پھر اس کا ترجمہ یوں کیا ہے:۔

وہ حکمت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور جس کو حکمت دی گئی اس کو بڑی خیر و برکت کی چیز دی گئی اور خدا کی (اصل) یاد کرتے والے وہی لوگ ہیں جو اہل حکمت (صاحبان دانش) ہیں۔

اس آیت شریف کے ترجمے سے آپ نے جو نتائج اخذ کئے ہیں اور جو تشریحات پیدا کی ہیں ان کا ذکر آگے آتا ہے۔ سر دست ہم یہ بتلاتے ہیں کہ اسی ترجمے میں آپ نے دو فاش غلطیاں کی ہیں۔ ایک یہ کہ حکمت کا ترجمہ ہی نہیں کیا کہ کونسی حکمت مراد ہے (علم نجوم یا علم طب یا علم ریاضی یا منطق و فلسفہ) کیونکہ حکمت کا اطلاق ان سب علوم پر ہوتا ہے۔

دوسری غلطی یہ ہے کہ یَذَّکَّرُ کا ترجمہ "یاد کرنے والے" کیا ہے جو غلط ہے۔ اس معنی کے لئے یَذْکُرُ مجرد کا صیغہ آتا ہے۔ اس پر بھی آپ کا یہ دعویٰ کرنا کہ میں اپنی طرف سے ایک شوشہ بھی نہیں بڑھا رہا ہوں حیرت افزا ہے۔

اب ہم حکمت کا معنی قرآن شریف ہی سے بتاکر آپ کی جملہ توجیہات کو غلط ثابت کرتے ہیں۔ قرآنی اصطلاح میں حکمت اُس نسبت کے جاننے کا نام ہے جو خالق اور مخلوق کے درمیان پائی جاتی ہے یہ حکمت کوئی علم طب یا فلسفہ وغیرہ نہیں ہے بلکہ اس نسبت کا علم ہے جو حادث کو محدث کے ساتھ ہے۔

اہل منطق کہا کرتے ہیں:۔

العلم ان کان اذعانا للنسبة فتصدیق الخ

اس سے ان کی مراد ہر وہ نسبت ہوتی ہے جو کسی قضیہ میں پائی جائے وہ قضیہ موجبہ ہو یا سالبہ، حملیہ ہو یا شرطیہ صادقہ ہو یا کاذبہ۔ اس لئے ان کے نزدیک اگر مسیح کو ابن مریم جاننا تصدیق ہے تو مسیح کو ابن اللہ جاننا بھی تصدیق ہی ہے۔

مگر قرآنی اصطلاح میں حکمت سے مراد یہ ہے:۔

العلم ان کان اذعانا للنسبة بین الخالق والمخلوق فحکمة۔

اس کا ثبوت ہم قرآن مجید کی نص صریح سے دیں گے۔ کیونکہ ہم آپ کی طرح صرف منہ سے باتیں کرنے کے عادی نہیں ہیں۔

(نوٹ) ہم نے مخاطب اور جملہ منکرین حدیث کو بڑے نمبردار الفاظ میں نوٹس دیتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے جواب یا خطاب میں کوئی مضمون لکھیں تو نفس قرآن ہی

کیا کریں، ہم تو بیچ میں قرآن شریف سے نہ خود ہٹیں گے نہ دوں کو ہٹنے دیں گے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک تو ما بین فیصلہ کن معیار قرآن شریف ہی ہے۔ مگر ہم قرآنی یوسف کو برادران یوسف کے حوالے نہیں کرینگے۔ یعنی ہم یہ اصول تسلیم نہ کرینگے کہ قرآن شریف کے جو معنے منکرین حدیث بیان کریں وہی صحیح ہیں (خواہ وہ معنی کیسے ہی بھونڈے ہوں) بلکہ قرآنی تصریح یا تائید سے عربی زبان کے قواعد کے ماتحت جو معنی نکلیں گے وہ صحیح تصور کئے جائیں گے۔ اس معروض کو مدنظر رکھ کر ہماری طرف سے قرآنی شہادت سنئے۔ جو یہ ہے:-

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ

اس آیت میں صاف ارشاد ہے کہ ہم نے لقمان کو حکمت دی کہ خدا کا شکر کیا کر۔ شکر متفرع ہے اس نعمت کے سمجھ لینے پر جس کا ذکر ہم مندرجہ بالا سطور میں کر چکے ہیں۔ انہی معنی میں کسی اہل معرفت نے یہ شعر کہا ہے ؎

چند چند از حکمت یونانیاں
حکمت ایمانیاں را ہم بخواں

پس آیت زیر بحث کے معنی یہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی معرفت کا علم جسے چاہتا ہے دیدیتا ہے اور جس کو یہ علم دیا گیا اس کو بہت سی بھلائی دی گئی (اللہ کے نزدیک) عقلمند وہی لوگ جو نصیحت پاتے ہیں۔

قرآن شریف کے شجرہ ممنوعہ سے متعلق یہود و نصاریٰ کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:-

"اہل دانش اور علم سے ہمیشہ مذہبی لوگوں کی پرخاش رہی اور مذہب کی سب سے بڑی سرگرم حامی اکثر بیوقوفوں کی جماعت ہوا کی ہے چنانچہ اگرہمارے ہاں یہ حدیث بیان کی جاتی ہے کہ "اهل الجنة بله" تو عیسائیوں کے ہاں بھی یہ ہے کہ مبارک ہیں وہ جو دل کے بھولے بھالے ہیں۔ کیونکہ آسمانی بادشاہت انہیں کے لئے ہے۔ اس کے برخلاف قرآن کہتا ہے کہ جس کو حکمت دی گئی اس نے گویا بڑی برکت کی خیر پائی اور اصل تو یہ ہے کہ خدا پرستی صاحبان دانش و فرزانہ لوگوں کیلئے ہی مخصوص ہے۔ میں اپنی طرف سے ایک شوشہ نہیں بڑھا رہا ہوں۔ قرآن کی موجودگی کی آیت جس کا جی چاہے قرآن میں دیکھ لے اور اس کے صاف و صحیح معنے جس عربی دان سے چاہے پوچھ کر اپنی تشفی کر لے" (بلاغ امرتسر مٹ جولائی ۱۹۳۱ء)

اہلحدیث | جس بنا پر آپ کی یہ تقریر مبنی ہے اُسے ہم پہلے ہی مسمار کر چکے ہیں اور ثابت کر چکے ہیں کہ آپ کا یہ دعویٰ کہ "میں نے ایک شوشہ بھی نہیں بڑھایا"! بالکل غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ سارا تانا بانا آپکا نفسانی ڈھکوسلہ ہے۔ ہاں آپ کی جرأت کی داد دئیے بغیر ہم نہیں رہ سکتے کہ باوجود عربی زبان سے ناواقف ہونے کے آپ کس دلیری سے کہتے ہیں کہ "جس عربی دان سے چاہیں پوچھ کر اپنی تشفی کر لیں"

مہربانی کرکے یہ تو بتائیں کہ عربی زبان کے لحاظ سے يَذَّكَّرُ اور يَذْكُرُ میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟ اگر تکلیف نہ ہو تو یہ بھی بتا دیجئے کہ یذکر (بالذال المعجمہ) اور یدکر بالدال المہملہ بلحاظ معنے کے ایک ہی ہیں یا مختلف۔ ہاں یہ بھی بتائیں کہ قرآنی لفظ مدکر کا ماخذ کیا ہے؟

ناظرین کرام! | ریشنلزم انگریزی زبان کا ایک لفظ ہے۔ آج کل اس سے یہ مراد ہے کہ مذہبی تقیدات سے آزاد ہو کر ہر اس چیز کو داخل عقیدہ کیا جائے جو بزعم خود معقول نظر آئے خواہ وہ کہیں سے ملے۔

اس تشریح کے ماتحت اگر کسی کی نظر میں کفارۂ مسیح معقول ہے تو کسی کی نظر میں مسئلہ نیوگ بھی بہت مفید ہے، اس کے ساتھ ہی تعدد ازواج ناپسندیدہ ہے کسی کو چھوت چھات بھلی معلوم ہوتی ہے اور دختر رز مرغوب بلکہ حافظ شیرازی کا یہ شعر اس کی نگاہ میں ہر طرح صحیح المعنی ہے ؎

شراب دو سالہ و محبوب چہاردہ سالہ
بس است ہمیں مرا صحبت صغیر و کبیر

ایسے اشخاص ریشنلزم کے پابند اور ہمارے مخاطبوں کے نزدیک بڑے محققین ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں آپکے الفاظ یہ ہیں:-

"اللہ اکبر حکمت یا بمعنی دیگر ریشنلزم جس کو دو ہزار برس سے عیسائی دنیا ملعون اور مطعون کر رہی ہے اس کی حمایت ایسی آسمانی کتاب میں دیکھ کر اور اسی کتاب کو آسمانی وحی الٰہی ماننے والی جماعت کی موجودہ حالت کا موازنہ کرتے ہوئے بس خدا کی شان نظر آتی ہے اور دل بے ساختہ پکار اٹھتا ہے کہ خداوندا اس کتاب کا حامل اہل یورپ امریکہ و جاپان کے بجائے افغان، ترک، عرب، ہندوستان و افریقہ کے لوگوں کو کیوں بنایا۔ جس نے تیرے ایک ایک قول و اصول کی عملی تکذیب اور تردید کی ہے۔ ایک منٹ کے لئے قرآن کے صفحات پر ہاتھ رکھ لو اور ذرا مسجد میں اپنی طرف سے ایک واعظ تو کہہ ڈالو کہ

(۱) مذہب کھانے پینے پر موقوف نہیں، نہ ایک طرف منہ کر لینے سے اور نہ ایک خاص قسم کے مناسک کے ساتھ۔ بلکہ مذہب تقویٰ، احسان اور اخلاق کا نام ہے۔

(۲) مذہب بغیر علم و دانش کے ایک بیکار محض چیز ہے۔

(۳) مذہب کسی پیر و مولوی کی ضرورت نہیں چاہتا۔ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ اٹھا نہیں سکتا۔ خدا کے سوا کوئی دوسرا مطاع نہیں۔

(۴) خدا کو قربانی کا گوشت و خون نہیں پہنچتا بلکہ تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

(۵) عورتوں کے مردوں پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے عورتوں پر۔ دونوں خدا کے آزاد بندے ہیں اور قیدو بند سے باہر جیسا فطرت نے اُن کو بنایا ہے۔

(۶) مسلمان کوئی قوم نہیں ہے جو ایک خاص لباس و زبان و معاشرت کے ساتھ یہودیوں یا پارسیوں کی طرح دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ بلکہ ہر خدا پرست جماعت مسلمان ہے خواہ جس قوم سے ہو۔

تو اگر تم پر تکفیر کا فتویٰ نہ پڑے تو میرا ذمہ۔ حالانکہ یہ ساری باتیں خود قرآن ہی کی ہیں۔ نوبت

ـــــــــــــــ
ـــہ بگڑا ہو یا شوشہ (اہلحدیث)

باہمی پیار سے بھائی چارہ سے گویا یاروں نے غلطی کے معنے ہی غلط کر لئے ہیں۔ اور اہل حدیث نے اس کے معنی اقوال رسولؐ و ابو ہریرہ و ابن عباس سے لئے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ عربی مدرسے کا پڑھا ہوا مولوی اپنے آپ کو عالم کہلانے میں ویسا ہی بے باک ہے جیسا کہ حلال خور اپنے کو مہتر کہلانے میں۔ اسی کو برعکس نہند نام زنگی کافور کہتے ہیں۔ پھر یہ ہمارے علماء اگر اہل علم و دانش کو مذہب سے دور رکھنے میں کامیاب ہوں تو اس کا سہرا کس کے سر؟

(حق گو)

(بلاغ امرتسر ۲۸ جولائی ۱۹۲۹ء)

اہلحدیث | ناظرین کرام! دیکھا آپ نے حق گو صاحب کی باطل گوئی کہاں تک پہنچی ہے۔ معلوم ہے کہ زندیقی گویا دہریت کا دوسرا نام ہے۔ اور ہم بتا چکے ہیں کہ دہریت ہوائے نفسانیہ کا مجموعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ حدیث نبوی کی مخالفت کرتے ہیں کیونکہ حدیث شریف میں مذہبی تقید و پابندی کی سخت تاکید ہے۔ یہ لوگ مذہبی تقیدات سے اس جانور کی طرح بھاگتے ہیں جس کا ذکر قرآن شریف میں بالفاظ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ کیا گیا ہے۔ ہاں حلال خور کو مہتر کہنے والوں کی طرح "باطل گو" کو حق گو کہنے والے بھی دنیا میں موجود ہیں۔ آخر میں ہم "حق گو" صاحب کو استاد کے اس شعر پر توجہ دلاتے ہیں:

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتا دینگے

خواجہ صاحب دہلوی نے اعلان جنگ کر دیا

۹ جولائی کے "اہلحدیث" میں ذکر آ چکا ہے کہ مؤتمر مکہ کی افتتاحی مجلس میں شوکت پارٹی کی طرف سے یہ تجویز پیش ہوئی تھی کہ مسلمانوں کے ہر فرقہ بلکہ ہر شخص کو اپنے معتقدات کے موافق حرم کعبہ میں عمل درآمد کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ میں نے کہا تھا کہ اسلام کے ایک گروہ کے خیال میں ڈھولک سارنگی بجانا (قوالی کرنا) کار ثواب ہے۔ دوسرے کے نزدیک طبلہ سارنگی کو توڑنا کار ثواب ہے۔ پہلا فریق اگر بجائیگا تو دوسرا فریق کار ثواب سمجھ کر ڈھولک توڑ دیگا۔ اس صورت میں حرم شریف میدان جنگ بن جائیگا۔ اس پر شوکت علی صاحب نے کہا ایسا کیونکر ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا آپ خواجہ حسن نظامی کو بھول گئے ہیں۔ بس پھر وہ خاموش ہو گئے۔ خدا کی شان مؤتمر کے فیصلے کا آج نتیجہ نکلا چنانچہ خواجہ صاحب اپنے مذہب باطل کی اشاعت کے لئے کمربستہ ہو گئے اور آپ کا اعلان درج ذیل ہے:۔

آخری بات | چونکہ یہ بہت مشکل کام ہے جس کی تکمیل بہت تحریر طلب معلوم ہوتی ہے اس لئے میں نے خاص مجلس کے قابل بنایا گیا تھا۔ اس واسطے مجلس ٹھیک نو بجے شروع نہ ہو سکی اور وقت کی کمی کے سبب میں یہ تقریر تمام و کمال نہ سنا سکا۔ تاہم اس کا ایک بڑا حصہ حاضرین کو سنا دیا گیا تھا۔

اب میں ان تمام کتابوں کو جمع کر رہا ہوں جو ہزار برس سے آج تک قوالی کے ثبوت میں لکھی گئی ہیں۔ اور ان سب کتابوں کو دیکھنے کے بعد میں ایک نئی کتاب مرتب کرنی چاہتا ہوں جس میں سب بزرگوں کی دلیلیں درج کی جائیں گی اور زبان اس کتاب کی ایسی ہوگی کہ کم علم اور بے علم لوگ بھی سمجھ سکیں۔ اس کتاب میں ہندوستان کے مشہور قوالوں کے نام اور پتے بھی لکھے جائیں گے اور جو خرابیاں آج کل کے قوالوں میں پیدا ہو گئی ہیں ان کو بھی بتایا جائیگا تاکہ ہر مقام کے مشائخ قوالوں کی اصلاح کا کام شروع کر دیں اور ہر چشتی قوالی کے فروغ اور رواج دینے کا انتظام شروع کر دے کیونکہ یہ معاویہ[1] بہت ضروری ہے اور جن لوگوں نے چشتیوں کے پیشواؤں کی جو توہین شروع کی ہے اس کا سد باب ہو سکے۔

اس کے ساتھ ہی میں چشتی نوجوانوں کو جان و مال کی قربانیوں کا اعلان بھی دیتا ہوں جس کے بغیر چارہ نہیں ہوگا۔ اور دشمن شرارتوں سے باز نہیں آئیں گے۔

ہو ہو ہو الحق۔ انا الحق۔ انی الحق۔ (حسن نظامی)

(منادی دہلی صفحہ ۲ جولائی ۱۹۲۹ء)

اہلحدیث | خواجہ صاحب نے اس اعلان میں صوفیائے چشتیہ کو گانے بجانے پر جمع کرنا چاہا ہے۔ جو بقول شخصے

شیخ بن کر بیٹھ جاؤ ڈھٹے کے قوالی سنو

ایک اچھا خاصا مشغلہ ہے۔ اس لئے ہم بھی نقشبندی صوفیائے کرام کو متوجہ کرتے ہیں۔ وہ اگر یہ بھدی آواز ان کے کانوں تک پہنچ سکے یہاں کا کوئی فرد بھی سنے تو وہ بھی اس کے مقابلے میں جمع ہو کر اپنا فرض ادا کریں۔

چونکہ یہ دونوں گروہ چشتیہ اور نقشبندیہ دراصل حنفی گروہ ہی کے دو اصناف ہیں۔ اس لئے علمائے حنفیہ بھی اپنا فرض محسوس کریں۔ غریب وہابی تو پہلے ہی سے یکسو ہو کر ان سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ

دیکھیں اس میدان میں کس کو فتح ہوتی ہے کیونکہ خواجہ صاحب نے اپنے اتباع کو باقاعدہ مسلح ہو کر جنگ کے لئے تیار رہنے کا حکم دیدیا ہے۔ (منادی ۹ جولائی)

ہاں کتاب تصنیف کرنے کے متعلق جو آپ نے ذکر کیا ہے ہم آپ کی تکلیف میں تخفیف کا راستہ بتاتے ہیں۔ آپ سے پہلے اس مضمون پر "قتاسے سرود" کے نام سے ایک کتاب لکھی جا چکی ہے۔

ہاں ہزار سال کی تصنیفات دیکھنے کے علاوہ ساڑھے تیرہ سو سال کی کتاب بھی دیکھ لیجئے گا جو آپ کے گھر میں بیرون میں بھی ہوگی۔

نوٹ: امید ہے خواجہ صاحب کی کتاب کے موضوع پر بے نظیر ہوگی اور ساڑھے تیرہ سو سال کی پرانی کتاب کی

[1] غالباً "معاویہ" کی جگہ "معاملہ" ہوگا۔ (مرتب)

قادیانی مشن

بیٹا باپ کے رُوپ میں

"الفضل اور پیغام"

سے خوب گزرے گی جو مل جاویں گے فرزانے دو

عربی مقولہ "الولد سرّ لابیہ" مشہور ہے۔ بیٹا باپ کا قائم مقام ہوتا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی نے اپنی نبوت کو ایسے طریق سے بیان کیا تھا جس سے مسلمان ان کے خاتم النبیین کا عقیدہ بھی غلط نہ ہو اور نبوت مرزا بھی ثابت ہو جائے۔ یعنی یہ کہا تھا کہ میں بروز محمد صلعم ہوں۔ بروز کا معنے تصویر ہے۔ مراد یہ تھی کہ میری نبوت مستقل نہیں ہے بلکہ مثل تصویر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہے اس کے متعلق تفصیل دیکھنی چاہیں تو ہمارا رسالہ "محمد قادیانی" دیکھیں۔

آج ہم اس نوٹ میں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ قادیانی احباب نے میاں محمود احمد کو خلیفہ قادیان بنایا، امیر المومنین بنایا، حضرت اقدس بنایا، حضور مصلح بنایا، نبی نہیں بنایا، یہاں تک کہ فاتح انگلستان بنایا۔ اس پر بھی ان کو صبر نہ آیا۔ اس لئے اس کی تمہید دکھی گئی کہ میاں محمود احمد اپنے باپ مرزا غلام احمد کی طرح بروزی نبوت پر فائز ہیں۔ چنانچہ اس زینے کا پہلا درجہ ایک پُر معنی خواب ہے جو الفضل میں درج ہوا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں (خواب بین لکھتا ہے اور خلیفہ صاحب شائع کرتے ہیں):-

"سیدنا (خلیفہ قادیان) سب سے پہلے میں اُس خدائے ذوالجلال کی قسم کھاتا ہوں جس کی جھوٹی قسم انسان کو اسفل السافلین تک پہنچا دیتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ جھوٹی قسم کھانے والا خدا نے تعالیٰ کی لعنت سے نہیں بچ سکتا۔ میں کسی انعام یا خلافت یا کسی اور کے ڈر سے نہیں بلکہ اس لئے قسم کھاتا ہوں تا تعین کرنے والوں کو یقین ہو اور شاید سعید روحوں کو میری اس قسم سے ہدایت نصیب ہو۔

میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ حضور سرور کائنات فخر موجودات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونے کے لئے جا رہا ہوں۔ مجھے کسی نے بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہیں۔ جب میں مسجد میں پہنچا تو محسوس کیا کہ ۹ یا ۹½ بجے صبح کا وقت ہے۔ میرے مسجد میں پہنچنے سے صرف چند منٹ ہی پہلے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مسجد سے حجرہ میں تشریف لے جا چکے تھے۔ مسجد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب بیٹھے تھے اور اکثر جا چکے تھے۔ اور باقی اصحاب بھی گھر جانے کو تیار تھے۔ میں جب مسجد میں داخل ہوا اور السلام علیکم کہا تو انہوں نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ مگر اس انداز سے جیسے کسی دیرینہ واقف کار اور ہمیشہ ساتھ رہنے والے کو کہا جاتا ہے۔ معمولی مزاج پرسی کے بعد انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کس طرح آنا ہوا۔ اور ساتھ ہی میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ پوچھنے والے صاحب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا کام ہے جو تم نے آنا کیا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہی عرض کروں گا۔ آپ بیان نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسی کیا بات ہے جو ہم کو نہیں بتاتے۔ تم جو کچھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرنا چاہتے ہو ہم سے دریافت کرو۔ میں نے پھر کہا کہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ہی اپنے مطلب کا اظہار کروں گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم آج بہت بہت سویرے بیدار ہوئے تھے۔ اور صبح کی نماز کے بعد بھی ہمیں پند و نصائح فرماتے رہے ہیں۔ اب شاید آرام فرما رہے ہونگے۔ اس لئے ان کو تکلیف دینا مناسب نہیں۔ آپ اپنا مطلب ہم سے ہی بیان کر دیں۔ میں نے پھر بھی یہی جواب دیا کہ میں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بغیر کسی سے بیان نہیں کرونگا۔ ناگاہ میں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گریبان کے اندر سے حضور کی تصویر نکالی جو چوکھٹے میں جڑی ہوئی تھی۔ مجھے کہا کہ یہ لو۔ میں نے تصویر کو دیکھا تو بے ساختہ کہا کہ یہ تصویر تو ہمارے حضرت صاحب کی ہے۔ میرے موہنہ سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑے جوش کے ساتھ تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ (حضور) تم کو کچھ اور بتائیں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ اور بتائیں گے کیا تم خیال کرتے ہو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور یہ (حضور کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) دو جدا جدا ہیں ہرگز نہیں۔ آپ جاؤ اور جو کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرنا چاہتے ہو [illegible] دریافت کر لو [illegible] ہیں۔ اور آپ [illegible] [illegible] کریم صلے اللہ علیہ وسلم [illegible]

کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور یہ دو جدا جدا ہستیاں نہیں۔ بلکہ یک جان دو قالب کے مصداق ہیں۔ جب آنکھ کھلی تو صبح کا وقت تھا۔ اور میں نے اٹھ کر صبح کی نماز ادا کی"

طالب دعا۔ محمد یٰسین احمدی گجراتی۔ حال ہیڈ ماسٹر چک ۱۶۵۔ ضلع جھنگ"

(الفضل قادیان ۵ ۲۴ جولائی ۱۹۳۶ء)

اہلحدیث ہم چھوٹے میاں کے متعلق کسی الہام یا خواب کو بڑے میاں کے خوابوں سے زیادہ وقعت نہیں دے سکتے۔ حیرانی یہ ہے کہ لاہوری جماعت احمدیہ خلیفہ صاحب کے حق میں ان خوابوں کو وقعت نہیں دیتی بلکہ ایسے بے ڈھب ہوتے ہیں۔ چنانچہ لاہوری جماعت کا آرگن پیغام صلح کی رائے خلیفہ صاحب قادیان کے حق میں یہ ہے:۔

"ائمۂ تلبیس"

حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش ولے
دام تزویر مکن چوں دگراں قرآں را

" مسلمان قوم کی تباہی کا باعث ہمیشہ وہ گروہ رہا ہے جس نے اپنی ہوس رانیوں، خواہشات نفسانی، حرص آز اور نفس پرستی کی خاطر قرآن و سنت کے نام پر دنیا کو دھوکا دیا۔ تقدس کی آڑ میں لوگوں کے ایمانوں پر ڈاکے ڈالے۔ ان کے خون پسینہ ایک کر کے پیدا کردہ روزی کو دونوں ہاتھوں لوٹ کر عالیشان محلات تعمیر کئے۔ جائدادیں پیدا کیں۔ عیش و عشرت میں بسر اوقات کی اور ہمیشہ مکر و حیل سے غربا کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالتے رہے۔ سچ فرمایا مخبر صادق صلعم نے کہ ایک وقت میری امت پر آئے گا جبکہ ائمہ دین کی کثرت ائمۂ تلبیس کا جامہ پہن لے گی۔ ان کے وجود فتنہ و فساد کا موجب ہوں گے وہ اپنے ناسزا اعمال کی رو سے دنیا کی بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان کا وجود نسل انسانی میں سؤروں اور بندروں کا حکم رکھیگا۔ ان کی زبان پر قرآن ہوگا مگر دل کے قریب شیطنت کا گہوارہ ہوں گے۔ یہود کے نقش قدم پر چلیں گے۔ احکام الہٰی کی تفاسیر اپنی ذاتی اغراض کے حصول کے مطابق کریں گے اور معبودان باطل کی جگہ لیں گے۔

گزشتہ واقعات سے قطع نظر زمانہ حاضرہ کے رہنمایان مذہب کی اکثریت ان تمام رذائل کا مجسمہ ہے جس کی خبر دی گئی تھی۔ مذہب کا نام ان کے ہاتھ میں ایک ایسا حربہ ہے جس کے ذریعہ یہ بھولے بھالے عوام کو دھوکے میں ڈالے رکھتے ہیں اور اپنی مطلب براری کے لئے قرآن حکیم کی تحریف میں یہودیوں کے کان کتر جاتے ہیں۔ اشاعت امروزہ میں دیگر مولویوں سے قطع نظر اس شخص کی اسلام دشمنی پر کچھ لکھنا چاہتے ہیں جو نہ صرف اس شخص کا فرزند بلکہ جانشین ہونے کا مدعی ہے جو اس زمانہ میں ان برائیوں کو دور کرنے آیا تھا اور جو اپنی تحریروں اور تقریروں سے ان بد باطن لوگوں کی تائید کر رہا ہے۔ کیونکہ اگر یہود سے مشابہت رکھنے والوں کی اصلاح کے لئے جو مغضوب علیہم کے مصداق ہیں مسیح کا آنا ضروری تھا تو اس مسیح کے بعد مماثلت بتاتی تھی کہ نصاریٰ کی طرح ضالین بھی ہوں۔ جن کی حرکات تکاد السموات ان یتفطرن کا نقشہ دکھائیں اور یہ ہستی موجودہ خلیفہ قادیان کی ہے۔

خلیفہ صاحب نے جس قدر مسئلہ ختم نبوت کفر و اسلام وغیرہم میں قرآن و حدیث کو روندا ہے وہ محتاج تشریح نہیں۔ مگر حال ہی میں ۲۶۔ جون کی ایک تقریر میں جسقدر قرآن کی تعلیم کو مجروح کیا ہے وہ ہر محب اسلام کو خون کے آنسو رلانے کے لئے کافی ہے۔

قرآن حکیم میں آتا ہے کہ اللہ اور رسول اور حاکم وقت کی اطاعت کرو۔ اور اگر حاکم وقت کے ساتھ کسی قسم کا تنازع ہو جائے تو اس کے تصفیہ کے لئے قرآن و سنت کی طرف رجوع کرو اور اس کی روشنی میں فیصلہ کرو اور مجرم خواہ حاکم وقت ہو اس کو سزا دی جائے۔ چونکہ یہ آیت خلیفہ قادیان کی من مانی کارروائیوں کے راستہ میں زبردست پتھر ہے۔ اس لئے اس کی تفسیر کرتے ہوئے آپ نے حسن بن صباح اور علامہ مشرقی کو بھی پیچھے پھینک دیا ہے۔ اللہ، رسول صلعم اور حاکم وقت کی اطاعت کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر ذلک خیر و احسن تاویلا۔ اگر تمہیں کسی ایسے حاکم سے شکوہ پیدا ہو تو اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سپرد کر دو جنہوں نے اسکی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ تمہارا یہ کام نہیں کہ جھگڑے کا تصفیہ کرو۔ کیونکہ اس صورت میں امن قائم نہیں رہ سکتا۔ تمہارا فرض یہ ہے کہ امیر کی اطاعت یا اس کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کی بجائے معاملہ خدا اور اس کے رسول کے سپرد کر دو۔ ... پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے قانون یہی ہے کہ جو امیر ہو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا یا خلیفہ ہو تمہیں اس کی فرمان برداری کرنی چاہئے۔ اگر اس فیصلہ پر تمہیں اعتراض ہو اور تم سمجھتے ہو کہ تم مظلوم ہو اور بد دیانتی سے تمہارے امیر نے ظلم نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کریگا اور وہ بھی معذور سمجھا جائیگا۔ اور اگر امیر نے تم پر ظلم کیا ہے تو بھی معاملہ خدا اور اس کے رسول کے سپرد کر دو۔ اور اطمینان رکھو کہ اگر قیامت کا کوئی دن ہے تو اس ظلم کا خود خدا بدلہ لیگا۔"

(اخبار الفضل ۸ جولائی ۱۹۳۶ء صفحہ ۷)

میاں صاحب کا یہ خطبہ سراسر القائے شیطان ہے۔ جس کا منشا یہ ہے کہ دنیا میں بدمعاشی، بے حیائی، جور و ستم لوٹ کھسوٹ اور دیگر فواحش کا بازار گرم رہے۔ اور کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔ یہ تفسیر قرآن کریم کی روح کے صریح خلاف ہے اور خلفائے راشدہ و سلاطین فیاض شاہان اسلام اور خود مسیح موعود کا عمل اس کی تردید کرتا ہے۔ مگر جناب خلافت مآب کی تفسیر کو درست مانا جائے تو صاف بات ہے کہ خلیفہ یا حاکم وقت خواہ پیٹے اشراف کی لڑکیوں کی عصمت دری کرے، قربانکاملل غصب کر کے ذاتی وجاہت پیدا کرے، لوگوں کو قتل کرائے، بدمعاشوں کے ہاتھوں ہم بیان کرنے،

شل عورتوں کے ناچ دیکھے، تمام قسم کی بے حیائیوں کا مرتکب بھی ہو تو بھی آنکھیں بند کر کے تحکم دیوتی سے کام لے، بے غیرتی دکھائے اور یوں تو حسن ظنی سے کام لے ورنہ خدا کے سپرد کر دے اور دنیا میں اپنی عصمت، خاندان کی آبرو، مال و دولت اور ایمان سے ہاتھ دھو ڈالے۔ قیامت کو خدا خود پوچھیگا۔ گویا کہ خلیفہ شریعت کی قیود سے بالاتر ہے۔ عام انسان زنا کرے تو اسے دُرّے۔ اور خلیفہ سرکاری سانڈ کی طرح آزاد پھرے۔ اگر عام انسان شراب پئے تو اسے سزا۔ اور خلیفہ کے منہ لگتے ہی وہ دودھ بن جائے۔

یہ ہے وہ اسلام جسے میاں صاحب پھیلا رہے ہیں اور یہ ہے وہ تعلیم جس کی تعریف کرتے قادیانی پھولے نہیں سماتے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی چیز کا حسن و قبح انسان اس وقت دیکھتا ہے جب اسے اپنی ذات پر بھی وارد کرے۔ پس اس عقیدہ کے موجد اور مؤید دونوں سے ایک سوال کرتا ہوں کہ اگر ان کے علاوہ کوئی اور شخص خلیفہ یا حاکم وقت ہو اور اس کی کسی ایسی حرکت کا نتیجہ ان کی اپنی آبرو ریزی ہو تو اس صورت میں بھی ان کا یہی فتوےٰ ہوگا کہ جناب نے جو کچھ کیا بالکل بجا ہے آپ ایسے کام بار بار کریں۔ ہم حسن ظنی سے کام لیتے ہوئے اطاعت کرتے رہیں گے۔ کیونکہ اس کے بغیر نظام قائم نہیں رہ سکتا۔ ہاں آپ نے اگر یہ فعل نیک نیتی سے نہیں کیا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آپ سے بازپرس کریگا۔ ؎

خدا وندا یہ تیرے سادہ لوح بندے کدھر جائیں
کہ سلطانی بھی عیاری ہے درویشی بھی عیاری

×× افسوس کہ اندھی تقلید اور پیر پرستی انسان کو دولت ایمان و عقل سے محروم کر دیتی ہے۔ قادیانیوں کے سامنے قرآن و سنت سے استہزا کیا جا رہا ہے۔ اور ان میں وہ لوگ شامل ہیں جو کہ حضرت اقدس (مرزا صاحب) کی صحبت میں رہنے کے مدعی ہیں۔ اور مومن کی صحبت انسان کے دل میں نقش توحید ثبت کرتی ہے اور وہ اپنے اندر اس قدر غیرت رکھتا ہے کہ دین کے معاملہ میں زبردست سے زبردست طاقت کے ساتھ ٹکرا جاتا ہے اور اسکی گردن رب کعبہ کے سوا کسی کے آگے نہیں جھکتی۔

قادیانی دوستو! ایمانی غیرت سے کام لو۔ تمہاری محبت اور بغض محض للہ ہونا چاہئے۔ تم میں سے ہر ایک پر دین کی حفاظت فائض ہوتی ہے۔ اس لئے خدا کے دین کی حفاظت کی خاطر کسی کو خاطر میں نہ لاؤ۔ دنیا کی ذلت آخرت کی ذلت سے ہزار درجہ بہتر ہے۔"

(پیغام صلح لاہور ص۲۶ جولائی ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث واقعات مندرجہ بالا اگر صحیح ہیں تو محل افسوس ہے۔

پیغامی دوستو! جس طرح آپ لوگ خلافت قادیانیہ کے رازہائے سربستہ کی بنا پر شاکی ہیں مسلمان رسالت قادیانیہ کے اسرار کی بنا پر نالاں ہیں۔ پس ؎

آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

خواجہ حسن نظامی صاحب توجہ فرمائیں

گستاخ کون ہے؟

(از قلم مولوی عبداللہ ثانی امرتسری)

تھوڑے وصے اخبار "منادی" دہلی میں نامہ نگاروں و ایڈیٹر صاحب اور خود آنجناب کی یہ روش جاری ہے کہ مخالف کی آواز کو بے ادبی و گستاخی کی اوٹ میں غیر مؤثر ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں خواہ وہ آواز معقول رنگ میں کتنی ہی مدلل کیوں نہ ہو۔ اس کے متعلق یہ لکھ دیا جاتا ہے کہ فلاں شخص نے سختی و گستاخی کی ہے

ہم نے اخبار اہلحدیث میں ایک مضمون بعنوان "خدائی فیصلے کے خلاف اپیل" لکھا تھا جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ آج کل کے مسلمان دربار خداوندی کو چھوڑ کر پیروں کے آستانہ پر فریاد رسی کے لئے جاتے ہیں۔ ناظرین وہ مضمون اہلحدیث مورخہ ۱۸ جون ۱۹۳۷ء سے پھر پڑھیں۔ اور خواجہ صاحب کے ایک محب کی فریاد بھی سنیں جو انہوں نے خواجہ صاحب کی خدمت میں پہنچائی ہے :-

"**وہابیوں کی گستاخی** مکرم جناب ایڈیٹر صاحب اخبار منادی۔ میں آپ کی توجہ شائع شدہ مضمون بعنوان "خدائی فیصلے کے خلاف اپیل" "وہابیوں کو حکومت کیوں ملی"۔ از مولوی عبداللہ ثانی امرتسری اخبار اہلحدیث امرتسر بتاریخ ۸ ربیع الثانی ۱۳۵۶ مطابق ۱۸ جون ۱۹۳۷ء بر صفحہ ۶ دلاتا ہوں کہ کس طرح خواجہ صاحب اجمیری قدس سرہٗ کی توہین اور رسول اکرم کی توہین بے دھڑک کی گئی ہے اور ساتھ ہی وہابیوں کے بغیر تمام مسلمانان کو مشرکین سے خطاب کیا گیا ہے۔ بغور مطالعہ فرما کر اس کا جواب ان وہابی نما مسلمانوں کو دیا جاوے جواب اشاعت نزدیک میں شائع کر کے ثابت کریں۔ خواجہ صاحب اجمیری قدس سرہٗ اور رسول اکرم کے متعلق کس طرح ان لوگوں کے خیالات ہیں اور دعویٰ مسلمانی کا کرتے پھرتے ہیں۔"

(ایک محب) (منادی ۲۳ جولائی ۱۹۳۷ء ص۹)

خواجہ صاحب! ہم بھی آپ کی توجہ اس مضمون کی طرف منعطف کرانا چاہتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ وہ توہینی الفاظ مضمون سے نقل کریں جن کو آپکا محب گستاخی کہہ رہا ہے اور آئندہ ایسے محبوں کو مشورہ دیں یا حکم فرماویں کہ جب وہ کسی شخص کے متعلق کوئی دعویٰ کیا کریں کہ اس نے فلاں جرم کیا ہے یا بزرگوں کی توہین کی ہے وغیرہ تو وہ تمام الفاظ بجنسہ درج کر دیا کریں تاکہ مخالف و موافق کو اعتراض کا موقع نہ ملے۔ ورنہ ہمیں اجازت دیں کہ ہم ایسے لوگوں کو ان میں سے خیال کریں جنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کہا تھا کہ آپ (رسول) مسیح کی توہین کرتے ہیں (معالم) پھر ہم ایسے محبوں کے حق میں تشابهت قلوبهم (الایہ) کی تلاوت کریں تو ہمیں معذور خیال فرمائیں۔

خواجہ صاحب! شروع سے دستور چلا آیا ہے کہ حق پسندوں کو بے ادب کہا جاتا ہے

عقدۂ تنظیم کیونکر حل ہوسکتا ہے؟

(از مولوی محمد داؤد صاحب از مقام شکرادہ)

کسی قوم میں نیک خیالات و پاک جذبات کا ترقی پانا اس کی زندگی کی دلیل ہوتی ہے جب وہ پاک جذبات خواص سے بڑھ کر عوام کے دماغوں میں موجزن ہونے لگیں تو جان لینا چاہئے کہ اس قوم کی منزل ارتقا قریب ہے۔ تاریخ دنیا میں جتنی قومیں ماضی و حال میں کامیاب نظر آتی ہیں۔ ان سب کی ترقی کا اصلی گر صرف یہی ایک چیز ہے۔ نیک خیالات کی فہرست بہت طویل ہے۔ مقصود بیان اتحاد و تنظیم قوم ہے اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ آج جماعت اہل حدیث میں یہ نیک جذبہ ترقی پذیر ہے۔ ہرطرف اس کا ذکر ہوتا نظر آتا ہے۔ تنظیم کی اہمیت خواص و عام پر آشکارا ہو چکی ہے۔ تنظیم کے فوائد پر طول طویل مضامین لکھے جارہے ہیں رہنمایانِ جماعت جلد از جلد جماعت کو منظم دیکھنے کے خواہش مند ہیں اور اس کے لئے ہر ممکن تدابیر سوچی جارہی ہیں۔ بہتر سے بہتر تجاویز اخبارات کے کالموں میں آرہی ہیں۔ ضرورت صرف اس امر کی رہ گئی ہے کہ اکابر قوم کوئی متفقہ پروگرام جماعت کے سامنے پیش کرکے اس پر جماعت کو متفق کریں۔ بظاہر طریق تنظیم بالکل آسان نظر آرہا ہے اور ہے بھی آسان۔ مگر ہم دیکھ رہے ہیں کہ جماعت (بھی اس رنگ سے بہت) دور ہے اور افراد جماعت تنظیم کا حقیقی مفہوم سمجھنے سے قاصر ہیں تنظیم کے راستے میں ہماری خامیاں روڑا بن کر اٹک رہی ہیں۔ ہماری بے حسی و بے دلی سے تنظیم کا خواب تشنۂ تعبیر رہتا ہوا نظر آتا ہے۔ صرف لفظ تنظیم کے بار بار دہرانے سے اس کا حقیقی مفہوم ہمارے دماغوں میں نہیں آسکتا۔ جب تک ہمارے دلوں میں ہمارے دماغوں میں صحیح قومی سود اور ایک ان میں اسلاف کی سی روشنی نہ ہو۔ قوم کا متحد و متفق ہونا نہایت ضروری ہے۔ مگر یہ اس وقت ممکن ہے جب قوم کا ہر فرد حساس دل اور جوش اخوت رکھتا ہو۔ اتحاد و اتفاق کا دلدادہ، محبت و اخلاص کا شیدائی ہر ممکن قربانی کے لئے طیار ہو۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ جماعت میں سب کچھ ہے مگر یہی چیزیں نہیں ہیں جو قوموں کو متحد کرنے میں اینٹ وگارے کا کام دیا کرتی ہیں۔ عوام تو الگ رہے خواص میں یہ چیزیں مفقود ہیں۔

ہندوستان بھر میں شاید ہی کوئی خوش نصیب جگہ ہوگی جہاں جماعت کے خواص و عوام آپس میں سچی محبت و اسلامی اخوت و ایمانی یگانگت کی پاک زندگی گزارتے ہوں۔ نفسانیت نے سب جگہ جنگ وجدل کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ ہم جانوروں کی قربانیاں کرتے ہیں مگر نفس کی قربانی سے ہم محروم ہیں ہم نماز و روزہ کی سنتوں کو بجا لاتے ہیں۔ مگر اتفاق و اتحاد و محبت کی ضروری سنتوں کو فراموش کئے بیٹھے ہیں ہم محرمات سے بچتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ باہمی جنگ وجدال قطعاً حرام ہے۔ تحاسد و تباغض ہرجگہ ترقی پذیر ہے ہم اپنے نفس کے خلاف کسی آیت و حدیث کو سننے کے لئے طیار نہیں ہیں حق بات صرف وہ ہے جسکو ہمارے نفس قبول کریں اور مخلص ہمارے نزدیک وہ ہے جو ہماری ہر غلط سلط بات کی تائید کرے۔ دنیاوی عداوتوں کا انتقام ہم دینی امور کے پردہ میں لیتے ہیں اور خود ہبش دنیا کی آگ کو ہم تفرقہ بازی کے پانی سے بجھانا چاہتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ کھری کھری باتیں ہمارے عوام و خواص کو پسند نہ آئیں گی مگر انصاف یہ ہے کہ یہ ساری بیماریاں ہمارے اندر موجود ہیں اور اس حقیقت کا انکار کرنا بالکل انصاف سے بعید ہے۔

مجھے شرم محسوس ہوتی ہے جب میں اہلحدیث کے دعویٰ ما انا علیہ و اصحابی کو سنتا اور اس جماعت کی عملی حالت کو دیکھتا ہوں۔ جس جماعت کا یہ دعوےٰ ہو اس کو تو بہت اونچے مقام پر ہونا چاہئے۔ اگر صحابہ کرام کا طرز عمل ہمارے ہی جیسا ہوتا تو اسلام دنیا میں ترقی نہ پاتا بلکہ عرب کے ریگستانوں میں مٹ کر رہ جاتا اسلام دنیا کو ملانے آیا، محبت و آشتی کا درس لے کر آیا۔ ہم بجائے ملانے کے جدائی کے اسباب جمع کرتے ہیں۔ محبت و آشتی کی جگہ بغض و عداوت کی تلقین کرتے ہیں۔ پس جب تک جماعت کا ہر فرد ان کمزوریوں کو محسوس نہ کرے علاج پذیر ہونا ناممکن ہے اور جب تک ان بیماریوں کا دفعیہ نہ کیا جائے تنظیم صرف کاغذی چیز ہے۔ یوں کوئی اپنی جگہ بیٹھ کر دس پانچ دوستوں کو اپنے ساتھ ملا کر مسئلہ تنظیم کو اپنے زعم باطل میں حل سمجھ کر اپنا دل خوش کر لے تو یہ ایک امر دیگر ہے علماء کرام و اکابر قوم معاف کریں ان کو تلقین کرنا سوء ادبی ہے مگر ظاہر ہے کہ یہ حضرات بھی جادۂ مستقیم سے ہٹے جارہے ہیں۔ حالانکہ سب سے زیادہ ذمہ داری ان ہی حضرات کے اوپر عائد ہوتی ہے علماء و اکابر قوم جماعت کے لئے شفیق باپ کی طرح ہیں جو اپنے عیش و آرام پر اپنی اولاد کے عیش و آرام کو ترجیح دیتا ہے اگر ہمارے اکابر و اصاغر اپنے اپنے فرض کو محسوس کریں تو ایک اشارے پر مسئلہ تنظیم حل ہو سکتا ہے۔ تنظیم نام ہے افراد کے مجتمع ہو جانے کا اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب افراد جماعت کو اخوت کی لڑی میں پرو دیا جائے تفریق کا باب اپنے ذہن سے بالکل نکال دیا جائے۔ ڈیڑھ کی مسجد الگ بنانے سے پرہیز کیا جائے۔ قوم میں بیماریاں تو بہت ہیں جو حقیقی تنظیم کے راستے میں کانٹا بن رہی ہیں مگر مندرجہ ذیل بیماریوں کے علاج کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے یہ بیماریاں قوم کو اندر ہی اندر گھن کی طرح کھائے جارہی ہیں۔ اگر جماعت کے رہنما کتاب و سنت کے علم بردار ان سے ہی غفلت برتتے رہے تو وہ دن نزدیک ہیں جبکہ قوم کا مرض ذرا بڑھ جائے اور اس کا علاج مشکل ہو جائے۔

الٰہ العالمین ہماری حالتوں پر رحم فرما۔
انت ارحم الراحمین آمین

اہلحدیث آپ کی دل سوزی قابل تعریف ہے۔ مگر بیماری کے علاج سے پہلے اس کی تشخیص ضروری ہے۔ تشخیص مرض بسا اوقات اسباب مرض کی معرفت پر موقوف ہوتی ہے۔ مرض افتراق کے اسباب پر جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ تین ہیں۔

اول علمائے جماعت میں اختلاف فہم۔ جس کی وجہ سے وہ دیانۃً سمجھتے ہیں کہ فلاں خیال کے شخص کے ساتھ مل بیٹھنا یا مل کر کام کرنا جائز نہیں۔

میں نے اس کو دیانۃً اس لئے کہا ہے کہ بعض قدیم حضرات کو بھی میں نے اس خیال کا پابند پایا ہے۔ میں اس دیانت کی قدر کرتا ہوں اور اسکو دیانت عمری سے تشبیہ دیتا ہوں۔ جنہوں نے حاطب بن ابی بلتعہ کو منافق کہ کر اُسے قتل کرنے کی اجازت طلب کی تھی گو دربار رسالت میں یہ درخواست منظور نہ ہوئی

دوسرا سبب افتراق کا منازعت فی الرزق ہے۔ جس کی بابت قرآن مجید میں ارشاد ہے اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۔ (ہر نفس کو اپنا ہی لالچ ہے) جماعت اہل حدیث یا مسلمان قوم کی خصوصیت نہیں بلکہ نوع انسان کی طبیعت میں فی الجملہ یہ عادت داخل ہے۔ اس لئے اس کی اصلاح کرنے کو ارشاد ہے۔ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ ایسے لوگ ہر اختلاف کو (چھوٹا ہو یا بڑا) موجب نفاق و شقاق بنا کر فریق ثانی کو ملزم بنایا کرتے ہیں۔

تیسرا سبب حسد محض ہے۔ یہ سبب ایسا مخفی ہے کہ اس کی تہ معلوم نہیں ہو سکتی۔ اس کی اصلاح کیلئے ارشاد نبوی یہ ہے۔

لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا

(ایک دوسرے پر حسد اور کینہ نہ رکھا کرو)

میں حضور رہو اور بحیثیت اصلاح جماعت کہوں کہ ایمان داری کے حق میں دوسرے اور تیسرے سبب کا اظہار نہ کرو

اللہ اعلم بما فی صدور العالمین ۔ مگر واقعہ میں یہ تینوں اسباب موجود ہیں۔

پس ہمدردان تنظیم اسباب مرض کی روشنی میں علاج تجویز کریں۔ میرے دردِ دل کی داستان ابھی باقی ہے۔

کبھی فرصت میں سن لینا بڑی ہے داستاں میری

مضمون نگار صاحبان طعن و تشنیع اور دل آزاری کے بغیر طریق کار بتائیں تو مفید ہوگا۔ (واللہ الموفق)

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید جیسا کہ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ کوئی صحابی جب ان کے سامنے روایت بیان کرتا تو وہ اس سے دو گواہ لئے بغیر نہیں چھوڑتے تھے۔"

(اہلحدیث ۱۷۔ محرم)

تائید ناظرین عظام! مولوی صاحب نے تنقید حدیث میں اول سے آخر تک جو کچھ لکھا ہے وہ یا تو ان کا انوکھا اجتہاد و استدلال ہے یا ضعیف و مرجوح اقوال اور یا غلط روایات اور خلاف واقعہ کی نقل۔ کوئی ایک روایت بھی مولوی صاحب نے صحیح اور متفق علیہ نہیں پیش کی ہے اور اگر کہیں پیش کی ہے تو مطلب غلط بیان کیا ہے۔ اور نقل روایت میں تو بلا خوف و خطر کھلم کھلا کذب بیانی و دروغگوئی سے کام لیتے ہیں اور فرمان خداوندی وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (پ سورہ حج) کی خلاف ورزی سے ذرا بھی نہیں ڈرتے۔ بہر حال یہاں بھی اپنی عادت مستمرہ کے مطابق کذب و زور سے کام لیا ہے۔ اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہما پر افترا و بہتان لگایا ہے۔ مولوی صاحب نے شیخین رض کی طرف جس واقعہ کی نسبت کی ہے یہ واقعہ اس طرح پر کسی کتاب میں نہیں لکھا ہے اور یہ سراپا غلط اور جھوٹ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بغیر کسی کتاب کا حوالہ دئیے اور بیان کرنے والے کا نام و پتہ بتلائے ہوئے بصیغہ مجہول لکھ دیا کہ "بیان کیا گیا ہے" اگر مولوی صاحب میں ذرا بھی صداقت و دیانت کی بو ہے تو انہیں چاہئے کہ اس کا ثبوت اور حوالہ مدلل پیش کریں۔ مگر میں علیٰ وجہ البصیرت والیقین کہتا ہوں کہ وہ اس کا ثبوت ہرگز نہیں پیش کر سکیں گے۔ اس کے خلاف صدہا واقعات ثابت ہیں اور کتب حدیث و اصول حدیث اس کے ثبوت و بیان سے مملو ہیں۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی بے نظیر کتاب "الانصاف" میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا دستور العمل بابت قبول حدیث بیان فرماتے ہیں:۔

" ولذلک کان الشیخان ابوبکر و عمر اذا لم یکن لهما علم فی المسئلة یسألان الناس عن حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(الانصاف و حجۃ اللہ البالغۃ صفحہ ۱۳۱ ج ۱)

(یعنی رسول اللہ صلعم کا فتویٰ دینا اور مقدمہ فیصل کرنا امر بالمعروف و نہی عن المنکر وغیرہ احکام شرعیہ پر عمل کرنا مجمع میں ہوتا تھا) اسی لئے شیخین حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا دستور تھا کہ جب ان کو کسی مسئلہ میں علم نہ ہوتا تو (اس کی بابت) لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پوچھتے تھے۔"

اس کے بعد لکھتے ہیں:۔ "فلما صلی اللہ علیہ..."

ایکم سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجدۃ شیئا فقال المغیرۃ بن شعبۃ انا قال ما ذا، قال اعطاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدسا قال ایعلم ذلک احد غیرک فقال محمد بن مسلمۃ صدق فاعطاھا ابو بکر السدس۔

(انصاف وحجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۱۴۱ ج ۱)

پس جب ابوبکرؓ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو (صحابہ سے) پوچھا کہ تم میں سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدہ (یعنی دادی اور نانی) کی میراث کی بابت کچھ سنا ہے تو حضرت مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ میں نے (سنا ہے) ابوبکر نے فرمایا کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جدہ کو سُدس (چھٹا حصہ) دلایا ہے۔ ابوبکر نے کہا اس معاملہ کو تمہارے سوا کوئی اور بھی جانتا ہے۔ پس محمد بن مسلمہ نے کہا کہ مغیرہ سچ کہتے ہیں۔ پس ابوبکر نے جدہ کو سُدس دلایا۔"

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس کلام سے ظاہر ہوا کہ صدیق اکبرؓ نے میراث جدہ کی بابت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان اور فیصلہ اصحاب رسول اللہ صلعم سے دریافت کیا اس پر مغیرہ بن شعبہ نے آنحضرت صلعم کی حدیث اور آپ کا فرمان سنایا۔ پھر حضرت صدیق نے دو گواہ طلب نہیں کئے بلکہ یہ دریافت کیا کہ اس واقعہ اور اس حدیث کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی اور نے بھی سنا ہے۔ اس پر محمد بن مسلمہ نے مغیرہ کی تصدیق و تائید کی پھر صدیق اکبر نے اسی کے مطابق اپنا فیصلہ صادر فرمایا اور دو گواہ طلب نہیں فرمائے۔ اس ایک ہی واقعہ سے مولوی اسلم صاحب کی غلط فہمی آشکارا و عیاں ہو گئی۔ دوسرے شواہد کے پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ہم مزید اطمینان کے لئے اور بھی ثبوت پیش کرتے ہیں تاکہ کسی کو ذرا بھی شک اور تردد کی گنجائش باقی نہ رہے۔ اور مولوی صاحب کی کذب بیانی کا کامل ثبوت ہو جائے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمۃ حضرت عمرؓ کی بابت تحریر فرماتے ہیں:۔

"وقصۃ سوال عمر الناس فی الغرۃ ثم رجوعہ الی خبر مغیرۃ وسوالہ ایاھم فی الوباء ثم رجوعہ الی خبر عبد الرحمن بن عوف وکذا رجوعہ فی قصۃ المجوس الی خبرہ۔

(الانصاف وحجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۱۴۱ ج ۱)

یعنی حضرت عمرؓ کا غرہ کے بارے میں لوگوں سے سوال کرنے کا قصہ پھر ان کا حضرت مغیرہ کی حدیث کی حدیث کی طرف رجوع فرمانا اور وبا یعنی طاعون کی نسبت ان کا پوچھنا اور حضرت عبدالرحمن بن عوف کی حدیث کی طرف رجوع کرنا فرمانا اور اسی طرح مجوسیوں (سے جزیہ لینے) کے قصہ میں ان کا حضرت عبدالرحمن بن عوف ہی کی حدیث کی طرف رجوع کرنا" (اہل علم کو معلوم ہیں اور یہ سب صحیحین اور سنن میں مروی ہیں)

غرضیکہ ایک دو نہیں صدہا واقعات اس امر کی بین شہادت دیتے ہیں کہ شیخین رضی اللہ عنہما اور دیگر تمام صحابہ کا یہ قاعدہ تھا کہ جو مسئلہ خود ان کو نہ معلوم ہوتا تو دوسرے کسی صحابی سے پوچھتے اور وہ دوسرا جو حدیث رسول اللہ بتاتا اُسے تسلیم کر لیتے۔ کبھی دو گواہ طلب نہ کرتے۔ البتہ کبھی کسی خارجی شک و شبہ کی بنا پر مزید اطمینان و تسکین کے لئے یہ دریافت کر لیتے کہ اس حدیث کو کوئی اور بھی جانتا ہے۔ مگر یہ اس بنا پر نہیں تھا کہ وہ خبر واحد کو حجت نہیں جانتے تھے۔ بلکہ اطمینان قلب و تشفی خاطر کے لئے یا مسئلہ کی اشاعت و شہرت کے لئے اور اس لئے کہ اگر کسی کے پاس علم ہو تو وہ معلوم ہو جاوے۔ اس کا ثبوت حافظ ابن حجرؒ کے کلام مندرجہ ذیل سے بھی بخوبی وضاحت ہوتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"وقد قبل ابوبکر خبر عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مات یوم الاثنین وقبل عمر خبر عمرو بن حزم فی ان دیۃ الاصابع سواء و قبل خبر الضحاک بن سفیان فی توریث المرأۃ من دیۃ زوجھا وقبل خبر عبد الرحمن بن عوف فی امر الطاعون وفی اخذ الجزیۃ من المجوس وقبل خبر سعد بن ابی وقاص فی المسح علی الخفین

(فتح الباری صفحہ ۱۹۹ ج ۱۳۔ مطبوعہ مصر)

حضرت ابوبکر صدیق نے عائشہ صدیقہ کی خبر (حدیث) کو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو شنبہ کے روز انتقال فرمایا ہے قبول کیا (اور ایک گواہ بھی طلب نہ کیا) اور حضرت عمرؓ نے عمرو بن حزم کی حدیث کو اس بارے میں کہ تمام انگلیوں کی دیت برابر ہے قبول کیا۔ اور انہوں نے عورت کو اس کے خاوند کی دیت میں سے ترکہ دلانے کی بابت ضحاک بن سفیان کی خبر کو قبول کیا اور طاعونی مقام میں جانے و جانے کے معاملہ میں نیز مجوسیوں سے جزیہ لینے کے بارے میں عبد الرحمن بن عوف کی حدیث کو قبول کیا۔ اور سعد بن ابی وقاص کی حدیث کو جو موزوں پر مسح کرنے کے ثبوت میں ہے قبول کیا۔ (حالانکہ بظاہر حکم قرآن کے خلاف ہے پھر بھی دو گواہ طلب نہ کئے)

اب ناظرین نے اچھی طرح دیکھ لیا ہو گا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا عموماً اور حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا خصوصاً حدیث نبوی کے متعلق کیا عقیدہ اور کیا قانون دستور العمل تھا اور وہ لوگ کس فراخدلی سے حدیثوں کو قبول فرماتے تھے۔ اگر ان کو حدیث معلوم نہ ہوتی تو کس طرح دوسرے صحابی سے دریافت کرتے تھے اور حدیث رسول اللہ کے مل جانے پر ان کو کس قدر مسرت و بہجت حاصل ہوتی تھی۔ لیکن مولوی اسلم صاحب نے اس مسئلہ پر دھوکہ دہی کر اصل واقعات کے چھپانے اور جھٹلانے کی سعی لاحاصل کی ہے۔ ان کو یاد رہے

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

(باقی آئندہ)

ناظرین اہلحدیث خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ تاکید ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

انبیائے کرام اور عیسائی حضرات

بجواب "المائدہ"

(از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب مدرسہ جھنڈے نگر بستی)

نامہ نگار اپنے خیالات کے ذمہ دار ہیں (مدیر)

ہر قوم اپنے بزرگوں کی تعریف و توصیف کرتی ہے مگر عیسائی قوم اپنے بزرگوں کی تنقیص شان کرتی ہے۔ خیر یہ تو ان کا کام ہے۔ ہم کو اس سے کچھ واسطہ نہیں۔ مگر چونکہ المائدہ کی تازہ اشاعت ماہ جولائی کے پرچہ میں حضرت مسیح کو معصوم لکھ کر اور باقی سب انبیا کرام پر نکتہ چینی کی گئی ہے۔ حتےٰ کہ ہمارے آقا و مولا سیدنا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں بھی گستاخانہ جاہلانہ اعتراض کئے ہیں۔ اس لئے ہر اعتراض کے جواب میں اصل غلط فہمی واضح کر دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ وہو ہذا۔

حضرت یوسف پر اعتراض کے سلسلہ میں آپ نے پوری آیت نقل نہیں کی ہے۔ اگر نقل کرتے اور غور کرتے تو مضمون صاف تھا۔ پوری آیت یہ ہے۔ وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ اس عورت نے بُرا ارادہ کیا اور یوسف نے بھی وہی ارادہ کر لیا ہوتا اگر نہ ہوتی یہ بات کہ یوسف نے اپنے پروردگار کی دلیل دیکھ لی (معالم التنزیل ص۱۲۵)

امام فخر الدین رازی نے هم بها کو لولا کا جواب مقدم قرار دیا ہے۔ جس سے آیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ اپنے رب کے برہان کو نہ دیکھ لیتے تو ارادہ کرتے مگر انہوں نے دیکھ لیا اس لئے ارادہ نہیں کیا۔

تفسیر کشاف میں علامہ زمخشری نے بھی یہی تحقیق کی ہے۔ اسی طرح حاشیہ جامع البیان پر لکھا ہے۔

قال صاحب البحران جواب لولا هو عين المقدم ولا يقدر عليه المقدم وليس في كلام العرب ولا في قواعد النحو ما ينافي ذالك (دیکھو حاشیہ ص۳۶۱) یعنی لولا کے جواب کا مقدم ہونا قواعد نحو کے خلاف نہیں چنانچہ محاورہ عرب بھی اس پر نقل کیا ہے۔ اور اگر مان لیا جاوے کہ لولا کا جواب مقدم نہیں ہو سکتا تو جواب میں لهم بها نکالا جاویگا۔ چنانچہ صاحب بحر نے ان كادت لتبدي به لولا ان ربطنا على قلبها نقل فرما کر لکھا ہے کہ جس طرح یہاں لولا کا جواب لتبدی محذوف ہے۔ جس پر لتبدی مذکور دلالت کرتا ہے۔ اسی طرح آیت زیر بحث میں بھی لهم بها محذوف کو جواب قرار دیا جاویگا۔

پس معلوم ہوا کہ نحویوں کا یہ اصول ہے کہ جب جواب لولا محذوف ہو تو لفظ لولا سے پہلے جو بات مذکور ہو اسی کو محذوف کے قائم مقام رکھا جاتا ہے۔ علاوہ اس کے بالکل صاف طور پر اعراب القرآن میں لکھا ہے۔ جواب لولا محذوف ای لهم بها فالمعنى لم يهم (دیکھو اعراب القرآن مصری ص۲۷ علی حاشیہ جلالین)

پس حضرت یوسف کا ارادہ بد کرنا غلط ثابت ہوا اس کے علاوہ کلام پاک کی ایک اور تصریح پر غور فرمائیں جس میں صاف طور پر ارادہ بد کی نفی ثابت ہے۔ سنئے! قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (الی ان قال) يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِيْنَ۔ مطلب یہ کہ زلیخا نے یوسف علیہ السلام کے ارادہ بد کی نالش کی ایک گواہ نے حضرت یوسف سے اس ارادۂ بد کے نفی پر قمیص کا استدلال پیش کیا چنانچہ فیصلہ میں حضرت یوسف صادقین میں سے ہوئے اور زلیخا خاطئین میں سے قرار پائی۔

ف۔ پس آیہ کریمہ کے سیاق و سباق پر نظر کرنے سے هم بها کو لولا کا جواب قرار دینا مناسب ہے تاکہ اس آیت سے تعارض نہ ہو۔ جس میں صراحۃً ارادہ بد کی نفی ہے۔ هذا ما عندي والله اعلم۔

حضرت سلیمان اور حضرت داؤد علیہما السلام کی نسبت جو کچھ بعض تفاسیر کے حوالہ سے لکھا ہے اس کے متعلق صحیح بات یہ ہے کہ بعض مفسرین نے بلا تحقیق و تردید بائیبل کے واقعہ پر اکتفا کر کے کچھ نقل کر دیا ہے چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کی نسبت جو چند حروف جلالین سے نقل کئے گئے ہیں اس کا اصل ماخذ یہودیوں کی وہ لغو روایت ہے جو مجموعہ بائیبل میں بروایت سموئیل باب ۱۱ فقرہ ۲ سے ۲۷ تک موجود ہے۔ خود امام رازی وغیرہ نے اس قصہ کی تکذیب کر دی ہے۔ سترہ شواہد و قرائن تفسیر کبیر میں تکذیب واقعہ پر نقل کئے ہیں۔ اسی طرح امام ابو السعود فرماتے ہیں:- افك مبتدع ومكر مخترع

اسی طرح سلیمانؑ کے واقعہ کا حال ہے۔

حضور پر نورؐ کی نسبت جو کچھ لکھا ہے۔ اس میں سخت غلط فہمی ہوئی۔ پوری آیت اس طرح ہے۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ۔

اس آیت میں لفظ ذنب سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ حضور نے گناہ کیا۔ لیکن استدلال غلط ہے۔ کیونکہ اس صورت میں انا فتحنا سے اس کو کوئی مناسبت نہیں ہے۔ بلکہ مفسرین یہ معنے کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو فتح دی تاکہ حضور کی معافی ظاہر کر دے۔

اب اس معنے کو انا فتحنا سے پورا تعلق ہے کیونکہ اس فتح کے ظاہر ہونے سے سب پر اور اہل مکہ پر کھل گیا کہ آپ نبی برحق ہیں۔ اور جب نبی کریم کا برحق ہونا کھل گیا تو آپ کا معصوم و مغفور الذنوب ہونا بھی کھل گیا۔ کیونکہ نبی معصوم ہوتے ہیں۔ دیکھو تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن ص۴۳۲۔ جامع البیان۔ معالم التنزیل۔ ابن کثیر۔ خازن۔ جلالین۔ بلکہ جلالین جس کی آپ نے عبارت بھی نقل کی ہے۔ اس میں صاف طور پر لکھا ہے وهو مؤول لعصمة الانبياء عليهم السلام بالدليل العقلي القاطع

فتاویٰ

تعاقب } برجواب سوال ۱۸ فتاویٰ اخبار ۱۸ جون ۱۹۳۷ء۔ سوال بابت جواز لباس پولیس۔ جواب مفتی اہلحدیث۔ "کپڑا ممنوع نہ ہو، شابہ کفار نہ ہو پائجامہ ٹخنوں سے نیچے نہ ہو" عرض ہے غیر اسلام سلطنت پابند مسائل فقہ نہیں۔ پولیس مین اور فوجی ملازم کو مجبوراً وردی پہننی پڑیگی۔ نتیجہ فتوے یہ ہے کہ ملازمت غیر اسلامی گورنمنٹ ممنوع ہے۔ فتویٰ پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ ترک مسلمان ہیں تاہم پابند شرائط فتویٰ نہیں۔ مخالفت سے ان کے اسلام میں بھی فرق نہیں آتا۔ البتہ شرائط فتویٰ پر بوقت نماز عمل ضروری ہے۔ اللہ اعلم! (شیخ قاسم علی اوورسیر نشتر)

جواب } پولیس کی وردی حدود شرعیہ کے اندر آسکتی ہے۔ ترک مسلمان قوم ہیں مگر ان کا فعل سند شرعی نہیں۔

ایک بنارسی کے اعتراضات کے جوابات

جماعت حقہ اہلحدیث نے جب سے ہندوستان میں تبلیغ دین کا علم بلند کیا ہے مختلف طرق سے اس کی مخالفت جاری ہے۔ کبھی ملتان سے پمفلٹ شائع ہوا تو کبھی سیالکوٹ سے چو ورقہ نکلا مگر ہر ایک کو بفضل خدا جوابات دیئے گئے۔ اب بنارس سے ایک لمبا چوڑا اشتہار ہمارے پاس پہنچا ہے جس میں علماء اہل حدیث ہند سے جوابات طلب کئے گئے ہیں۔ مشتہرین نے بہت جلد جواب دینے کے لئے لکھا ہے۔ اس لئے ہم نے باقی تمام سوالات سے پہلے اس اشتہار کا جواب شروع کر دیا ہے۔ دیگر مستفتی حضرات کے جوابات میں دیر ہو تو اس کی پرواہ نہ کریں۔ (مفتی)

س ۲۰۰ } اہل حدیث کو کسی مسئلہ کی بابت دلائل یا سند و دلائل امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ... کے اقوال سے طلب کرنا یا دوسروں کے اقوال کو معتبر و مستند جاننا ماننا ثابت و جائز ہے یا نہیں؟

ج ۲۰۰ } اہل حدیث کے نزدیک کسی مسئلہ میں قال اللہ وقال الرسول کے سوا کسی کا قول حجت نہیں اور نہ اس کے نزدیک کسی کا قول سند و دلیل ہے اس لئے بطور دلیل طلب کرنا تو کوئی معنی نہیں رکھتا بطور الزام خصم طلب کرنا جائز ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے فأتوا بالتوراة فاتلوها۔

س ۲۰۱ } کیا اہل حدیث کا ہر فرد بلا کسی تخصیص وقید و شرط کے اجتہاد و قیاس بالنص کرنے کا اہل ہے؟

ج ۲۰۱ } اجتہاد یا قیاس کے لئے علم ہونا ضروری ہے۔ جس کو علم حاصل ہو وہ قیاس کر سکتا ہے۔ ہر فرد تو سلف میں بھی مجتہد نہیں تھا تو اب کیسے ہوگا۔ نہ ہی مقلدین میں ایسے ہیں۔

س ۲۰۲ } یا کوئی تخصیص وقید و شرط ہے اگر ہے تو وہ کیا کیا تخصیص وقیود و شرائط ہیں؟

ج ۲۰۲ } جو ادلہ اربعہ کا عالم ہو اور ایسے بہت سے ہو گزرے ہیں۔

س ۲۰۳ } اہل حدیث میں آج کل مجتہد کون ہے۔ ایک ہے یا کئی اور ان کے نام و پتے کیا ہیں؟

ج ۲۰۳ } جماعت اہل حدیث میں بہت سے عالم ہیں جو خدا کے فضل سے مسائل استنباط کر سکتے ہیں۔ جس کی آزمائش بالکل آسان ہے۔ چند ایسے مسائل جو قرآن و حدیث میں صراحۃً نہ ہوں۔ علماء مقلدین و اہل حدیث سے دریافت کئے جاویں۔ دیکھیں کون صحیح جواب دیتا ہے اور کس کا استنباط صحیح ہوتا ہے۔

س ۲۰۴ } اہل حدیث میں آج سے پانچ چھ سو سال گذشتہ کے اندر کوئی مجتہد ہوا یا نہیں اور وہ ایک تھا یا کئی۔ ان میں سے چار دس بیس کے نام و پتے ارشاد ہوں؟

ج ۲۰۴ } جماعت اہل حدیث میں بفضل خدا ہر زمانہ میں مجتہد گزرے ہیں۔ نام ... مولانا ... شیخ ابن تیمیہ رح۔ نواب صدیق حسن بھوپالی رح۔ امام داؤد رح۔ ابن حزم رح۔ حافظ ابن حجر رح۔ امام نووی رح۔ مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی رح۔ مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی رح۔ مولانا محمد حسین بٹالوی رح۔ حافظ عبداللہ غازی پوری رح۔ مولانا محمد سعید بنارسی رح۔ شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی رح وغیرہم رحمہم اللہ علیہم اجمعین۔

س ۲۰۵ } کیا یہ صحیح ہے کہ اولیائے کرام و پیران عظام کو کافر کہنے والا کافر ہے خواہ وہ کلمہ گو و اہل حدیث ہی کیوں نہ ہو۔ اور کیا عام مسلمانوں کو کافر کہنے والا کافر نہیں؟

ج ۲۰۵ } بلا لحاظ دلیل کسی مسلمان کو محض نفسانیت سے کافر کہنے والے پر کفر عود کرتا ہے۔ اس میں ولی پیر اور عام مسلمان برابر ہیں۔ مگر بلحاظ دلیل (خواہ وہ ضعیف ہو) کافر کہنے والا کافر نہیں ہوگا جیسے حاطب بن ابی بلتعہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منافق کہدیا تھا۔

س ۲۰۶ } اور کیا اسی طرح انہیں مشرک و بدعتی کہنے والا مشرک و بدعتی بھی ہے خواہ وہ کلمہ گو اور اہلحدیث ہی کیوں نہ ہو۔ اور کیا عام مسلمانوں کو مشرک و بدعتی کہنے والا مشرک اور بدعتی نہیں ہے۔ اور کیا حکم شرک کا کفر سے زیادہ شدید نہیں ہے؟

ج ۲۰۶ } جواب بعینہ ۲۰۵۔ کفر اور شرک میں نسبت عموم خصوص من وجہ کی ہے۔ غیر مسلم قومیں مشرک بھی ہیں اور کافر بھی ہیں۔ بعض کلمہ گو مشرک ہیں۔ مگر ان کو کافر نہیں کہا جاتا۔ چاہے وہ عند اللہ کافر ہوں جیسے قبر پرست، پیر پرست مسلمان۔

س ۲۰۷ } اور جسے اولیاء اللہ سے بغض ہو خواہ وہ کلمہ گو و اہل حدیث ہی کیوں نہ ہو اُس پر اہل لعنت برسنے کی دعا کرنا ثابت و جائز ہے یا نہیں؟

ج ۲۰۷ } جو شخص اولیاء اللہ سے بغض رکھے وہ بڑا ظالم ہے۔ اور قرآن مجید میں ظالم پر لعنت آئی ہے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔

نوٹ:- باقی اعتراضات کے جوابات آئندہ اشاعت میں درج ہونگے۔

متفرقات

وی پی بھیجے گئے ماہ جولائی میں جن خریداروں کی قیمت اخبار ختم تھی۔ ان کو اہلحدیث ۲۔ جولائی میں اطلاع دی گئی تھی۔ ان میں سے مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار وصول نہیں ہوئی تھی نہ ہی مہلت یا انکار کی اطلاع موصول ہوئی۔ تو حسب اعلان ان کے نام اہلحدیث ۳۰ جولائی وی پی بھیجے گئے ہیں۔

امید تو یہی ہے کہ آپ حضرات وی پی وصول کر لینگے خدانخواستہ کسی صاحب کا وی پی عدم موجودگی یا کسی اور باعث سے واپس ہو جائے تو وہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ ورنہ ایک ہفتہ انتظار کے بعد اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۲۴۵۴ - ۲۸۵۹ - ۳۲۵۷ - ۴۵۳۵۔
۵۳۲۹ - ۶۵۴۵ - ۸۵۱۶ - ۸۵۱۸ - ۸۵۲۹۔
۸۵۵۴ - ۸۵۷۸ - ۹۵۴۶ - ۱۰۳۴۵ - ۱۰۵۹۶۔
۱۰۹۳۷ - ۱۱۰۸۲ - ۱۱۱۹۹ - ۱۱۳۱۰ - ۱۱۷۸۸۔
۱۱۹۰۱ - ۱۱۹۰۴ - ۱۱۹۰۵ - ۱۲۰۶۴ - ۱۲۰۹۶۔
۱۲۱۵۱ - ۱۲۱۵۳ - ۱۲۱۶۴۔

تبصرہ بر تذکرہ ماسٹر عنایت اللہ خان مشرقی بانئے تحریک خاکساران نے ایک کتاب "تذکرہ" لکھی ہوئی ہے اس کا جواب چوہدری محمد حسین صاحب نے اصولی طور پر لکھا ہے۔ تحریر مختصر مگر جامع اور متانت بھی مہذبانہ ہے رسالہ ہذا پتہ ذیل سے مل سکتا ہے۔ قیمت مع محصول فی نسخہ ملنے کا پتہ: حاجی بشیر احمد پبلشر مہتمم حلقہ دعوت وارشاد چوک بابا اٹل امرتسر۔

یار غار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مختصر سوانح عمری جو چھوٹے بچوں میں اسلامی تعلیم پھیلانے کی غرض سے لکھی گئی ہے۔

تحفۂ اسلام اس میں اسلام کی خوبیاں۔ اسلام کی حقیقت ایمان کی تشریح۔ مختلف عنوانات قائم کر کے کہانی

کے طور پر بیان کئے گئے ہیں۔

ہر دو رسالے خان صاحب مولوی محمد ظفر صاحب وکیل گوڑگانوی کی تصنیف ہیں ۔/ فی رسالہ کے ٹکٹ بھیج کر انجمن رفیق الاسلام گوڑگانوہ سے طلب کریں۔

ضرورت نکاح اجمیر کی جماعت اہل حدیث میں سے جناب حافظ غفور بیگ صاحب کو نکاح کی ضرورت ہے آپ کی عمر تقریباً پچاس سال ہے۔ اجمیر کے لوکوشاپ میں مستری تھے استعفا دیدیا۔ اب اپنی جائداد میں گذر اوقات کرتے ہیں۔ ناظرین کے علم میں بیس سے تیس سال تک کی کوئی نیک عورت دیندار، نکاح کی خواہشمند ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

کوشش جاری رہے

"اہلحدیث" کی توسیع اشاعت کیلئے احباب کی خدمت میں اپیل کی گئی تھی۔ مقام مسرت ہے کہ چند بہی خواہوں نے دلی توجہ فرمائی۔ انہوں خود خریدار رہنے کے علاوہ مزید خریدار بہم پہنچائے۔ جزاہم اللہ!

علیٰ ہذا القیاس دیگر احباب کرام بھی اپنے اخلاقی فرض کا احساس کرتے ہوئے ایک ایک دو دو یا جس قدر ممکن ہو سکے۔ خریدار بنائیں۔ امید ہے ان کی یہ کوشش رائیگاں نہیں جائیگی۔ اور بہت ممکن ہے کہ شروع سال سے اخبار کی اشاعت کو جو نقصان پہنچتا رہا ہے۔ اس کی تلافی بہت جلد ہو جائے۔ (منیجر اہلحدیث)

۔ بمقام اجمیر (راجپوتانہ) محلہ عیدگاہ۔ املی کے درخت کے نیچے۔ حافظ غفور بیگ۔

(راقم مولوی ابوالوفا مصطفیٰ خان صاحب ناآدم از اجمیر)

دعائے صحت میرے والد مولوی عبدالواحد صاحب جنرل ہسپتال کٹک میں بیمار ہیں۔ ناظرین ان کے حق میں دعائے صحت فرمائیں۔

(راقم محمد داؤد۔ کینڈرا پارہ۔ کٹک)

اہلحدیث اللہم اشفہ بشفائک وداوہ بدوائک

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲

دوسری آیت وجدک ضالا فہدی نقل کیا ہے۔ اس میں بھی غلطی کی ہے کہ ضال کے مختلف معانی آئے ہیں۔ اور ہر معنے کا موقع و محل الگ الگ ہے۔ چنانچہ کتب لغت مجمع البحار و راغب کی مفردات میں ایک معنے ضال کے طالب کے بھی ہیں۔ پس جب حضور سے دوسری جگہ ضلال کی نفی وارد ہو چکی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے ماضل صاحبکم و ماغوی کہ یہاں ماغوی کی مناسبت سے گمراہ کے معنے کئے گئے ہیں۔ پس بدیں لحاظ وجدک ضالا میں پھر اسی ضلال کا اثبات کیسے ہو سکتا ہے۔ پس صحیح معنے یہ ہیں کہ خدا نے تم کو اپنا طالب پایا۔ پس ہدایت دی۔

امام سیوطیؒ کی الوجوہ والنظائر اس بارہ میں ملاحظہ فرماویں۔ اب انجیل متی کی ۱۶ سے ۱۹ تک کی عبارت پڑھ لیں کہ ایک شخص نے مسیح کو کہا "اے نیک" مسیح نے فرمایا تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے؟ نیک تو کوئی نہیں مگر ایک (خدا)۔

اسی طرح پولوس کا قول ہے۔ "مسیح ہمارے لئے لعنتی بنا"۔ انجیل یوحنا ملاحظہ فرماویں کہ "مسیح نے شراب پیا شراب کی دعوت دی شراب کو معجزہ سے بڑھایا" (یوحنا باب ۲)

اب دیکھیں کہ تصریحات بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نیک نہ تھے اور یہ کہ شرابی تھے اور یہ کہ لعنتی تھے لیکن اگر کوئی مسلمان حضرت مسیح کی نسبت اس قسم کا اعتقاد رکھے تو وہ مسلمان نہیں رہتا۔ کیونکہ اسلامی تعلیم کی رو سے ہر ایک نبی کو گناہوں سے پاک، سراپا صدق و عفاف ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ ان کو تمام جہان کے لئے اعلیٰ نمونہ بننا ہے۔ پس آپ حضرات بھی اس نکتہ کا خیال رکھیں اور مسیح کو نبی ثابت کرنے میں اور انبیاء پر بیجا نکتہ چینی سے باز رہیں۔ والسلام

نوٹ:- باقی متفرقات صفحہ ۱۶ کالم ۳ پر ملاحظہ کریں

باب الصوم ... (۴۴۴) ...

فکری مطلع

دنیا کا رخ آزادی کی طرف

اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو آج کل دنیا میں دو طاقتیں (کرہ ارض کو [illegible]) باہم متصادم نظر آتی ہیں ایک طرف یورپ کی زبردست طاقت ہے جو اپنی بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے نو آبادیات کی تلاش میں جوع الارض کی بیماری میں مبتلا ہے۔ یورپ نے شیخ سعدی کے سیاسی فلسفہ کو بالکل سچ کر دکھایا جس کے متعلق آپ کے الفاظ یہ ہیں ؎

ہفت اقلیم ار بگیرد بادشاہ
ہمچناں در بند اقلیمے دگر

اسپین کی بغاوت ہے تو اسی اصول پر۔ چین و جاپان میں جنگ چھڑی ہے تو اسی اصول پر۔ جاپان کہتا ہے کہ مجھے اپنے ملک کی روز افزوں آبادی کو بسانے کے لئے نو آبادیات کی ضرورت ہے اور مجھے (بحکم بلائے آسمانی آمد برسید خانہ غریب کجا است) چین کے سوا کوئی ملک ایسا نظر نہیں آتا جہاں میری بڑھتی ہوئی نسل آباد ہو سکے۔ اسپین میں بظاہر حکومت اور بغاوت کے مابین جنگ ہو رہی ہے مگر در پردہ بن لگا ہوا ہیں اصل میں وہی طاقتیں جو شریک ہیں جن کی بابت پیر اقبال فرماتے ہیں ؎

جرمنی اٹلی [illegible]
[illegible]

[illegible]

تو حالات کا مشاہدہ کرتے ہیں سب آزاد ہو جائیں

لطیفہ | ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں ریل گاڑی میں بیٹھا لاہور جا رہا تھا گاڑی میں مختلف اعتقادات کے آدمی بیٹھے ہوئے سوراج (آزادی) کا ذکر کر رہے تھے۔ ایک سفید ریش بوڑھا جو اپنی وضع قطع سے سکھ معلوم ہوتا تھا۔ گاڑی میں بیٹھا ہوا تھا۔ جب بہت دیر تک سوراج کی گفتگو سنتے سنتے اس کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا تو غضب ناک لہجے میں بولا۔ ارے تم کیا سوراج لو گے خدائی قید سے تو چھوٹ نہیں سکتے جو بالکل آسان ہے اور انگریزوں سے سوراج مانگتے ہو۔ سب جنٹلمین اس کے ساتھ مشغول ہو گئے۔ مگر میں خاموش بیٹھا مسکراتا رہا۔ وہ بوڑھا اُن نوجوانوں سے فارغ ہو کر میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا۔ "میاں صاحب! آپ میری بات سن کر خفا نہیں ہوئے۔ مسلمان تو ایسی بات سن کر بہت ناراض ہو جاتے ہیں" میں نے کہا کہ مجھے خفا ہونے کی کیا ضرورت ہے جس خدا کا تم انکار کر رہے ہو وہ مجھ سے قوی تر ہے وہ خود تم کو بتا دیگا کہ میں موجود ہوں۔

حاصل مقصود یہ ہے کہ کمزور قومیں زور آور قوموں کے آہنی پنجے سے رہائی حاصل کرنا چاہتی ہیں یعنی دنیا کی کل مشہور قومیں چیرہ دست قوموں کو اپنی متفقہ آواز سے شیخ سعدی کا یہ ناصحانہ پیغام پہنچا رہی ہیں ؎

بہا زور مندی مکن بر کہاں
کہ بریک نمط مے نماند جہاں

ادھر غالب قومیں اس کا جواب قرآنی الفاظ میں یوں دیتی ہیں۔ سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ... إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ ... [illegible]

وزیرستان کی جنگ اور فلسطین کی تقسیم اسی اصول کے ماتحت ہے۔

[illegible] کی چالیس سالہ جد و جہد جس قوم کو دے چکی ہے وہ بھی [illegible] حقیقت میں یہ کشش مغلوب قوم کے [illegible] [illegible]

اتحاد نہیں [illegible] زوال اس کے حق میں لازم ہو چکا ہے جیسا کہ ہمیشہ سے یہی قانون قدرت ہمیشہ سے دکھاتا آیا ہے اور آئندہ بھی دکھاتا رہیگا جیسی کہ مولانا حالی مرحوم نے اپنی ایک رباعی میں یوں ادا کیا ہے ؎

بس بس کے بہت دیس اجڑ جاتے ہیں
گردش کے علم لاکھوں بگڑ جاتے ہیں
آج اس کی ہے نوبت تو کل اُس کی باری
بن بن کے یونہی کھیل بگڑ جاتے ہیں

آئندہ کا علم خدا کو ہے۔ مگر بظاہر جو ہم دیکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ دیگر قوانین قدرت کی طرح قانون میں جتنی جد بالکل صحیح ہے یعنی جو کوشش کرتا ہے وہ پا لیتا ہے اس اصول کو قرآن شریف میں با الفاظ اَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ بیان کیا گیا ہے۔

آئندہ چل کر انشاء اللہ ہم دیکھیں گے یا ہمارے دیکھنے والے دیکھیں گے کہ دنیا کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ خدا کرے سیدھا بیٹھے۔

ضمیمہ | اخبار مدینہ میں ایک نوٹ شائع ہوا ہے جو درحقیقت اسی مضمون کی تائید ہے۔ اس کے اصلی الفاظ یہ ہیں:-

مشرق بعید کی جنگ

آج کل اقتصادی تباہ حالی سے جو تشویش صورت اختیار کر لی ہے اس کا علاج اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ دنیا کی تمام حکومتیں مشترکہ طور پر متحد ہو کر اپنے معاشی مسائل کو طے کرنے کی کوشش کریں ... اقوام کو اس سلسلہ میں جو شکایات ہیں ان کو دور کرنے کی [illegible] لیکن [illegible] مادیت و دہریت کے [illegible]

[illegible]

لیا دے۔ موجودہ دنیا میں جہاں جاپان آزادی کے ساتھ معاشی وسعت کی فکر میں ہے۔ جاپان جرمنی اٹلی روس وغیرہ سب ہوشمند وہ تمام حکومتیں جن کے معاشی تفوق پر گذشتہ جنگ عظیم منحصر ہے اسی معاشی فوقیت و برتری کے حصول کی جائز و ناجائز کوشش میں منہمک ہیں خوش قسمتی سے گذشتہ جنگ عظیم میں برطانیہ کا طالع اقبال سب سے زیادہ یاور و ناصر ثابت ہوا۔ اور کرہ ارضی کا ایک بہت بڑا رقبہ قدرت نے اس کے قبضہ و تصرف میں ارزانی فرمادیا۔ جرمنی نے اس سلسلہ میں جو کچھ ضائع کیا وہ سب برطانیہ کی فتوحات کی فہرست میں داخل ہوگیا۔ چنانچہ آج برطانیہ کے پاس نو آبادیات کی اتنی کثرت ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں ہے جو برطانیہ کی اس خوش نصیبی کو رشک و رقابت کی آنکھ سے نہ دیکھتی ہو اور جس کی واحد تمنا یہ نہ ہو کہ برطانیہ کے اثر و نفوذ کے مقابلہ میں خود کو فروتر ثابت نہ ہونے دے۔

برطانیہ کو چشم حسد سے دیکھنے والی سلطنتوں میں جاپان کا نام خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے۔ جاپان کی تمنا ہے کہ ایشیا میں اُسے وہی سطوت و غلبہ حاصل ہو جائے جو آج برطانیہ کو حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابھی کچھ دن ہوئے اُس نے چین کے شمالی صوبہ منچوریا پر دھاوا بول دیا تھا۔ اور بالآخر ایک بڑی حد تک اس کو اپنے تصرف میں لے لیا۔

پیکنگ پر آج کل چین و جاپان کے درمیان جس آویزش کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں اُس کی تہ میں بھی جاپان کے استعماری مقاصد پوشیدہ ہیں جاپان کی ہمیشہ سے یہ خواہش رہی ہے کہ چین جیسے وسیع و عریض ملک میں اپنے اقتدار و تفوق کا جھنڈا بلند کرے اگرچہ فوجی اور حربی نقطہ نظر سے چین بہت کمزور ہے لیکن تاہم اُس نے اس وقت تک حتی الوسع جاپان کے جارحانہ اقدامات کا مؤثر جواب دیا ہے۔ اور اب تو ملک میں جاپان کے خلاف ایک زبردست قومی نفرت و مناقشہ پیدا ہوگیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود چین میں جاپان کے ساتھ تاب مقاومت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ چینی کی موجودہ جنگ کے آغاز میں کہہ سکتے ہیں کہ اس موقعہ سے بھی جاپان زبردست فائدہ حاصل کریگا۔" (مدینہ بجنور مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۳۷ء)

قادیاں میں دو طاقتوں کا تصادم

قادیانی عمارت بظاہر ایک مذہبی بنیاد پر کھڑی کی گئی تھی مگر اسکے بانی کو کبھی کبھی سیاسی خواب بھی آیا کرتے تھے بڑے حضرت کے بعد ان کے جانشین (پسر اکبر) میاں محمود احمد صاحب نے کسی مصلحت سے سیاسیات میں بڑی سرگرمی سے حصہ لینا شروع کر دیا۔ مثلاً شملے کی سیر کرنا، عام معززین کے علاوہ حکام وقت (گورنروں اور وائسرائے) سے ملاقات کرنا، شہزادہ ویلز کو ایڈریس دینا اور کھانے پینے کی دعوتوں اور تفریحات وغیرہ میں شرکت کرنا۔ اس قسم کی مساعی جمیلہ آپ کی طرف سے بہت عرصہ سے عمل میں آرہی تھیں۔ اس قسم کی باتیں سن کر بہت مدت ہوئی ہم نے یہ رائے قائم کی تھی کہ موصوف سر آغا خاں کی روش پر چل رہے ہیں۔ یعنی میاں صاحب کا نصب العین وہی ہے جو ہز ہائی نس سر آغا خاں کا ہے۔ حکام کی نظر میں عزت و وقار حاصل کرنا ہمیں اس پر کچھ رشک نہیں ہوا اور نہ ہونا چاہئے تھا۔ کیونکہ ؎

نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

مگر آپ کے وہ مریدین جو بخیال خود احمدیت کو مذہبی حیثیت سے قبول کر کے عام مسلمانوں میں عموماً اور اپنی برادری میں خصوصاً مورد عتاب بنے ہوئے تھے ان کی نظر میں میاں صاحب کی مذکورہ روش عرصے سے کھٹک رہی تھی اور کبھی کبھی بزبان حال یا قال یہ اظہار کیا کرتے تھے ؎ سنا کرتے تھے شہرہ ذوق! جن کی پارسائی کا

وہ سب رند خرابات اپنے نکلے ہم نوا نکلے

اسی لئے یہ ناسور اندر ہی اندر پکتا رہا جسکی خبریں بھی خلیفہ صاحب کے خطبوں سے کبھی عبارت النص، کبھی اشارۃ النص اور کبھی دلالت النص، کبھی اقتضاء النص میں پہنچتی رہیں۔ ہم اس کے نتیجے کو تاریخی واقعات کی روشنی میں برسوں سے دیکھتے رہے۔ اور پنجابی زبان کے فلسفہ اخلاق کا یہ مصرع ہمارے پیش نظر رہا ؎

اوسے اوہی ہون گے جو بیٹھے نیں سے راہ

اس معنی کا فارسی مصرع یہ ہے ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو

آخر کار وہی نتیجہ نمودار ہوا جو ایسے مواقع پر ماتحتوں کی دل شکنی کا ہوا کرتا ہے۔ یعنی ۲۰ جولائی کی تاریخ کو قادیانی مانجھوں یا دل جلوں نے خلیفہ صاحب قادیان کو معزولی کا نوٹس دیکر مولوی شیخ عبدالرحمن صاحب نومسلم عرف مصری کی بیعت کر کے ان کو اپنا امیر منتخب کر لیا۔ ہمیں اس اختلاف و انقلاب سے کوئی خوشی نہیں بلکہ رنج ہونا چاہئے کیونکہ یہ اختلاف خلافت قادیان کے ساتھ پیدا ہوا ہے جیسا کہ اس سے پہلے لاہوری پارٹی کو بھی اختلاف ہے۔ ہاں ہمیں اسوقت خوشی ہوتی، اگر یہ جماعت قادیانی رسالت کی مخالفت لیکر اٹھتی مگر موجودہ حالت میں ہمارے لئے کوئی خوشی کا مقام نہیں کیونکہ اس سے پہلے ہمارے مقابلے میں مرزائیت کے دو محاذ جنگ تھے۔ ایک قادیانی اور دوسرا لاہوری۔ مگر اب تیسرے محاذ کا اضافہ ہوگیا ہے لہذا فن حرب کے اصول پر ہماری طاقت ان تینوں محاذوں پر خرچ ہوگی۔ قادیان کے اخبار الفضل نے ہمارا پہلا مضمون "سپین اور قادیان" مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۲۳ جولائی پڑھ کر اہلحدیث کو اپنے مخالفین میں شمار کیا ہے۔ یہ اس کی غلط فہمی ہے۔ ہم قادیانی تحریک کے دشمن نہیں بلکہ ہم (جیسا کہ پہلے کئی بار کہہ چکے ہیں) قادیانی پیرو کی تعلیمات کے مبلغ ہیں۔ یعنی اُن کے دعاوی اور الفاظ اپنے ناظرین تک پہنچاتے ہیں جن کو قادیانی مبلغ بسا اوقات مخفی رکھتے ہیں۔ بہرحال قادیانی بغاوت بھی اسپین کی بغاوت کے مشابہ ہے۔ دیکھیں ان دونوں بغاوتوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔ خلیفہ صاحب قادیانی اور علمائے قادیان کی تقریریں پڑھکر معلوم ہوتا ہے کہ اس بغاوت سے قادیان کے قصر خلافت میں ہیجان [illegible]

مومیائی اصلی

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یاکسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دوچار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲؎۔ آدھ پاؤ ۳؎ ۔ پاؤ بھر ۶؎ مع محصول ڈاک ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

تازہ شہادات

جناب ایس۔ ایچ محمد اسحاق اینڈ سنز اجمیر
"آپ سے مومیائی منگوائی تھی۔ اس سے بہت فائدہ ہے لہذا ایک چھٹانک اور روانہ کریں" (۳۔ مئی ۱۹۴۳ء)

جناب لعل محمد عبد اللطیف صاحبان بمبئی۔ میں نے آپکے یہاں سے ایک پاؤ مومیائی منگوائی تھی۔ اپنے دوستوں میں استعمال کرایا بہت مفید ثابت ہوا گویا اکسیر کا کام دیا۔ ایک پاؤ اور روانہ فرمائیے" (۴۔ مئی ۱۹۴۳ء)

جناب مولوی محمد یٰسین صاحب ضلع بستی
"میں کئی مرتبہ آپ کے یہاں سے مومیائی منگا چکا ہوں [illegible] چھٹانک بہت جلد روانہ فرمائیے۔

[illegible] محمد سردار خان
[illegible] ایجنسی امرتسر

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کے علمی تحائف

ولی اللہ
اس رسالے میں امام موصوف نے ثابت کیا ہے کہ صبی اور مجنون مرفوع القلم ہونے کی وجہ سے احکام شرعی کے مکلف نہیں اور نہ ان کو درجہ ولایت حاصل ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۳؎

قوالی
ترجمہ رسالہ "السماع والرقص" امام موصوف نے اس مسئلہ کی تحقیق کی ہے کہ کونسا سماع مباح ہے اور کونسا حرام ہے۔ اور کونسا طاعت الٰہی کا ذریعہ ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلا۔ قیمت ۸؎

الوصیۃ الکبریٰ
اس کتاب میں فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کے عقائد کا خلاصہ نہائت مختصر مگر جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸؎

الوصیۃ الصغریٰ
(مع متن عربی) حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے معاذ ابن جبل صحابی کو جو وصیت کی تھی اس کی پوری تشریح ہے۔ قیمت صرف ۴؎

مجذوب
مجذوب، مجنون اور ولی اللہ کی حقیقی شان وحیثیت کو واضح کر کے بتلایا ہے کہ مجنونوں اور پاگلوں کو مجذوب نام دیکر انہیں مقدس سمجھنا غلطی ہے۔ قیمت ۴؎

العروۃ الوثقیٰ
ترجمہ "الواسطۃ بین الحق والخلق" اس رسالہ میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ کی ضرورت اور شفاعت دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۶؎

درجات الیقین
قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین مذکور ہیں۔ اس کتاب میں اُن کی تفسیر ہے۔ قیمت ۲؎

صداقت رسول
نہائت خوبی سے ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم جیسی سیرت رکھنے والا بجز نبی کے اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ قابل دید ہے قیمت ۴؎

مناظرہ ابن تیمیہ
بادشاہوں کے روبرو شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کرلیں یا ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ آپ نے یہ دونوں چیلنج منظور کرلئے۔ اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی۔ قیمت ۵؎

حسین و یزید
حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید بن معاویہ کے مسئلہ پر اسلام سے پوری تحقیق مطلوب ہے تو یہ رسالہ پڑھئے۔ قیمت ۵؎

اصحاب صفہ } اصحاب صفہ کون تھے اور کیا تھے۔ قیمت ۱؎

منگوانے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

تفسیر محمدی } مصنفہ مولوی محمد صاحب لکھوی۔ پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی۔ اس کے نیچے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ بعدنا مذکورہ آیتوں کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر نظم میں لکھی گئی ہے۔ پنجابی پسند حضرات کے لئے ایک گوہر نایاب ہے۔ قیمت جلد اول ۱۲؍ جلد دوم ۸؍ جلد سوم ۶؍۔ جلد چہارم ۶؍۔ پنجم ۱۲؍ ششم ۶؍۔ ہفتم ۱۲؍۔ مکمل ستر روپیہ

اکرام محمدی } مصنفہ مولوی محمد دلپذیر صاحب بھیروی۔ پنجابی نظم میں سورہ والضحیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات درج ہیں۔ ضخامت ۱۱۰ صفحات۔ [illegible] کتابت طباعت عمدہ۔

[illegible] القرآن [illegible]
[illegible] ایک میں تو [illegible] ہیں ان کا [illegible] کے [illegible] تقسیم کیا [illegible] (۱) فضائل القرآن [illegible] قصص القرآن (۳) المتفرقات۔ ہر ایک حصہ میں کئی باب ہیں۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے۔ ضخامت ۴۰۷ صفحات۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ۔ قیمت [illegible]

الترغیب والترہیب } مصنفہ امام عبدالعظیم [illegible] کی ترغیب [illegible] احادیث جمع [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] امام [illegible] کی مشہور کتاب [illegible] کا اردو ترجمہ ہے۔ جس میں [illegible] بہت [illegible] قیمت [illegible]

قصص المحسنین } [illegible] صاحب۔ پنجابی نظم میں حضرت [illegible] قصہ معتبر تاریخی حوالجات [illegible] کیا ہے۔ قیمت ۱۲؍

احسن القصص } [illegible] صاحب عالم پوری۔ پنجابی [illegible] قصہ [illegible]

پنجابی نظم میں بڑے درد انگیز پیرائے میں منظوم فرمایا ہے۔ قیمت ۱۲؍

سید البشر } مصنفہ مولوی ابو سعید عبدالرحمن صاحب قسم کوئی۔ مولوی صاحب مصنف نے توریت، انجیل، زبور وغیرہ الہامی کتب سے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا منجانب اللہ ہونا تقریباً پچاس پیشگوئیوں سے جو ان کتب میں موجود ہیں ثابت کیا گیا ہے۔ ہر مسلمان کو ضروری ہے کہ وہ اس کتاب کو اپنے پاس رکھے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۴؍

تصنیفات مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم لاہوری

اسلام کی پہلی کتاب (مع فرہنگ) ذات وصفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ ۴؍

اسلام کی دوسری کتاب (مع فرہنگ) نماز [illegible] قیمت [illegible]

اسلام کی تیسری کتاب مع فرہنگ۔ حج زکوٰۃ نکاح۔ طلاق۔ عدت وغیرہ کے متعلق ہے۔ ۲؍

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ) خرید فروخت۔ تجارت وزراعت۔ شراکت وقف نذر۔ قصاص۔ دیت فرائض وغیرہ کے متعلق بیان ہیں قیمت صرف ۳؍

اسلام کی پانچویں کتاب ۔ اس میں رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین وصحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ جدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۹؍

اسلام کی چھٹی کتاب ۔ قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب وروز کے وظائف اور اذکار درج ہیں ۴؍

اسلام کی ساتویں کتاب ۔ اس کتاب میں [illegible] تبلیغ [illegible] کی بے ادبی کا بیان ہے۔ قیمت ۶؍

اسلام کی آٹھویں کتاب ۔ جامع اسلام۔ لباس [illegible] والدین کے بارے میں۔ قیمت ۶؍

(جملہ کتابیں منگوانے کا پتہ)

مینجر اہلحدیث امرتسر

مجربات [illegible]

یہ کتاب مصنف کنز المجربات کی محنت وکاوش کا نتیجہ ہے۔ جس میں مصنف علام نے تمام امراض انسانی کے متعلق وہ تیر بہدف نسخہ جات درج کئے ہیں جو کنز المجربات میں اندراج سے رہ گئے تھے۔ اس کے علاوہ دوسرے مرکبات مثلاً مختلف قسم کے حلوے، سفوف، طلاء، جوارشیں، معجون، خمیرے، مفرحات اور عرق، شربت وغیرہ کے بے نظیر نسخہ جات تحریر کئے گئے ہیں۔ ان میں [illegible] نسخے جو عموماً سینہ بسینہ چلے آتے ہیں مصنف موصوف [illegible] سے حاصل کئے ہیں اور بعض ایسے [illegible] میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے عوام [illegible]۔ یہ کتاب طبیبوں اور دیگر شوقین حضرات کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ نہایت عمدہ۔ سائز $\frac{۲۰}{۸}$ ۲۲۔ ضخامت ۴۰۸ صفحات۔ قیمت ۱؎ (دو روپے)

ملنے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۴ — نمبر ۴۰

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۲۵
روساء وجاگیرداران سے " ۱۰
عام خریداران سے " ۴
" " ششماہی ۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۶ - جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۳ - اگست ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

التجا بدرگاہ کبریا

(از قلم مولوی فضل الرحمن صاحب مدیر پرتاب گڈھی)

بے پر ہیں بہت یارب پڑے ہیں شہپر دے
توحید کے مستوں کو لبریز سا ساغر دے
خالدؓ دے عبیدہؓ دے بوبکرؓ سے حیدرؓ دے
حجاج دے غوری دے محمود سے بابر دے
یثرب کی اذانیں ہیں خاموش مرے مولا
وہ مرد مجاہد دے اسلام پہ جو مر دے
بندے ہیں ترے یارب کیوں تو نے خوار کیں
کسریٰ کا خزانہ دے پھر سطوت قیصر دے
فاروقؓ سا مرد دے حمزہؓ سا بہادر دے
لقمانؑ کی حکمت دے انوار سے دل بھر دے
اب کفر کا دامن کیوں پھر پاک نہیں ہوتا
مستغنیٔ کفر ہم کو اللہ! کہیں کر دے
نے تاب وتواں مجھ میں نے زر ہے نہ ہمت ہے
جذبات ہی رکھتا ہے جذبات ہی رہبر دے

انتخاب الاخبار

موزخہ ۔۔۔ اگست سنہ

—— امرتسر میں آج ۹۔ اگست تک بارش نہیں ہوئی گرمی بڑھ گئی ہے۔ ناظرین باران رحمت کیلئے دعا کریں۔

—— قادیان کی خبر ہے کہ منشی فخر الدین ملتانی (جو موجودہ خلافت قادیانیہ سے علیحدہ ہوگئے ہیں) پر چاقو سے حملہ کردیا گیا۔ مزید تفاصیل کا انتظار ہے

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ مکہ مکرمہ اور کراچی کے درمیان ہوائی سروس قائم کرنے کی سکیم ایک بنگالی مسلمان ٹھیکیدار نے تیار کی ہے۔ اگر گورنمنٹ ہند و گورنمنٹ جدہ نے اجازت دیدی تو آیندہ سال سے شروع کردی جائیگی۔

—— معاصر البلاغ کی اطلاع ہے کہ ماہ اکتوبر ۱۹۳۷ء میں ترکی جمہوریت کا جشن استقلال منایا جائیگا اس تقریب میں شرکت کے لئے غازی مصطفیٰ کمال پاشا کی طرف سے سلطان ابن سعود، عراق، ایران اور افغانستان کے بادشاہوں کو دعوتیں دی گئی ہیں جو انہوں نے منظور بھی کرلی ہیں۔

—— کیمبل پور کی اطلاع ہے کہ سشن جج کیمبل پور نے مسلم نوجوان عبد المنان کو ایک ہندو خوانچہ فروش کو توہین رسول صلعم کی وجہ سے قتل کرنے کے الزام میں سات سال قید کی سزا دی۔

—— شملہ ۹۔ اگست کی اطلاع ہے کہ چین و جاپان کی جنگ کے زیر نظر حکومت ہند نے بھی ہندوستانی فوج کے دو بریگیڈوں کو تیار رہنے کا حکم دیا ہے۔ بوقت ضرورت شنگھائی اور ہانگ کانگ بھیجا جائیگا

—— جنوبی برما کے ایک گاؤں میں قیامت خیز طوفان آنے سے ۴۰ اشخاص ہلاک اور ۲۵ مجروح ہوئے۔ اور بہت سی عمارتوں کو نقصان پہنچا۔

—— انڈین نیشنل کانگرس کا آئندہ سالانہ اجلاس ۱۴۔۱۵۔۱۶ فروری کو ہری پورہ علاقہ گجرات میں ہوگا۔

—— ترکستان میں ایک کشتی جس میں دو سو آدمی اور چند مویشی سوار تھے۔ الٹ گئی بہت سے افراد غرق ہوگئے۔

—— ضلع جے پور میں سیلاب آنے سے کئی دیہات زیر آب ہیں۔

—— افواہ ہے نواب چھتاری، گورنر یوپی کے رخصت جانے پر قائمقام گورنر ہونگے۔

—— جموں میں ذبح گاؤ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر یکم اگست سے ہندوؤں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔

ناظرین اہلحدیث نوٹ کرلیں

کہ

۲۷۔ اگست سے پہلے پہلے

ان حضرات کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہٰذا میں موصول ہوجانی چاہئے۔ جن کے نمبر خریداری اہلحدیث ۳۰۔ جولائی میں شائع کئے جاچکے ہیں ورنہ **۲۷۔ اگست کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا** آیندہ پرچہ نہیں بھیجا جائیگا | جن خریداروں کی مہلت ماہ اگست میں ختم ہے ان کے نمبر بھی اہلحدیث ۳۰ جولائی میں شائع کئے جاچکے ہیں۔ ۱۹۔ اگست تک اگر قیمت اخبار وصول نہ ہوئی تو آیندہ پرچہ نہیں بھیجا جائے گا۔ (منیجر اہلحدیث)

تین روپیہ کی بجائے صرف بارہ آنہ میں

رسالہ "مرقع قادیانی" جو دو سال دفتر ہٰذا سے شائع ہوتا رہا ہے۔ اس میں قادیانی، بہائی اور آریہ مذہب کی تردید میں پر لطف اور پر از معلومات مضامین درج ہیں۔ اس کے چند مکمل سٹ موجود ہیں اصحاب ذوق جلد حاصل کریں۔ اصل قیمت تین روپیہ۔ رعایتی ۱۲؍ (بارہ آنے) (منیجر اہلحدیث امرتسر)

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی طرف سے تبلیغی رسالہ

جمعیۃ ہٰذا کا سب سے بڑا مقصد توحید و سنت کی تبلیغ ہے۔ بذریعہ وعظ و تقریر تو تبلیغ جاری ہے۔ اور بفضل خدا تاریخ انعقاد سے آج تک مقامات متعددہ مختلفہ میں تبلیغی جلسے ہوچکے ہیں۔ اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ جمعیۃ کی طرف سے ایک تبلیغی ٹریکٹ ماہوار جاری کیا جائے۔ جس میں مقاصد جمعیۃ کی اشاعت اور توحید و سنت کے متعلق مفید تبلیغی مضامین ہوا کرینگے۔ شائقین توحید و سنت کو چاہئے کہ رسالہ ہٰذا کو اپنے اپنے علاقہ میں منگا کر بکثرت تقسیم کیا کریں۔ فی پرچہ صرف ۲ پائی برائے محصول ڈاک۔ متعدد پرچوں کے لئے اسی حساب سے قیمت کے عوض میں اشاعت کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔

محمد عبد اللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب
پتہ دفتر ڈھاب کھٹیکاں امرتسر

مضامین آمدہ | مولوی عبد الرحیم صاحب ۳ عدد۔ بابو دین محمد صاحب۔ مولوی محمد الدین صاحب۔ بابو عبد المجید صاحب۔ مولوی عبد الرؤف۔ محمد ضیاء الحق۔ محمد علی صاحب۔

ضرورت کتب | مجھے مندرجہ ذیل کتب کی ضرورت ہے۔ کوئی صاحب خیر خرید دیں۔
(۱) غنیۃ الطالبین اردو۔ (۲) تفسیر ثنائی اردو مکمل
راقم علی حسن خان مبلغ اسلام قصبہ برہنڈہ ڈاکخانہ مینا پور ضلع مظفر پور

نوٹ) ہر دو کتب دفتر اہلحدیث میں بغرض فروخت موجود ہیں قیمت حسب ذیل نسخے سے
غنیۃ الطالبین عرف اردو ترجمہ [illegible] عربی و اردو [illegible]
تفسیر ثنائی مکمل [illegible]

دعا کریں | میں بیمار ہوں۔ ناظرین سے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ کوئی بہتر ذریعہ [illegible] سوائے خدا تعالیٰ کے میرا کوئی نہیں۔ [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ

حضرت رسول عربی، شیخ ایرانی اور مسیح قادیانی

تو ہم نے ان تین ناموں کو اس غرض سے جمع کیا ہے کہ ان کا باہم مقابلہ کیا جائے ....

...گو ایسا مقابلہ کرنا بھی مذہبی جذبے کے ماتحت ہمیں شرمندہ کرتا ہے۔ مگر اس میں ایک معیدراز بھی مضمر ہے جو ہم جملہ مسلمانوں کے لئے دل خوش کن ہے۔

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے جس کو ہم تاریخی دلائل کی روشنی میں ثابت کر سکتے ہیں کہ رسول عربی (فداہ ابی و امی) دنیا کے کل مذہبی رہنماؤں میں اول درجے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ شیخ بہاء اللہ ایرانی کے اتباع کا عقیدہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ قرآن مجید کو منسوخ کرنے والے ہیں۔ کیونکہ آپ کل انبیاء کے موعود ہیں۔ ان کا درجہ رسالت کے درجے سے اوپر ہے آپ سب انسانوں میں بڑے انسان ہیں سب ہادیوں سے بڑے ہادی سب کامیابوں میں بڑے کامیاب۔ آج ہم ایک مضمون بہائی میگزین سے نقل کرتے ہیں۔ جس سے ہمارے اور بہائیوں کے دعاوی کی تحقیق ہو سکتی ہے۔ اس کیلئے ہم اڈیٹر صاحب بہائی میگزین کے شکر گذار ہیں جنہوں نے یہ مقابلہ کرنے کا ہمیں موقع دیا۔ بہائی میگزین کا اقتباس یہ ہے :۔

"عرب کے ریگستان میں ایک یتیم اور بیکس بچے نے دنیا کے سامنے اسی چیلنج کا اعادہ کیا۔ وہ اُمی تھا اور بالمقابل علماء و فضلائے زمانہ وہ تنہا تھا۔ اور مقابلے پر جتھوں کے جتھے۔ وہ دین جدید رکھتا تھا اور مقابلے پر جملہ گذشتہ ادیان کو سامنے رکھ کر پبلک کو مشتعل کرنے والے لوگ تھے۔ وہ بے زر تھا اور مقابلے پر دنیا کی دولتیں۔ مگر سوچو تو انجام کار کیا ہوا؟ یہی ناکہ اُمی کے شاگرد فضلاء زمانہ کے استاد تسلیم کئے گئے۔ اس اکیلے نے جتھے کو اپنے گرد جمع کر لیا۔ وہ اکیلا دین جدید رکھتا تھا۔ کسی گذشتہ دین کا خادم نہ تھا۔ مگر اس دین جدید کو ماننے والی ایک عظیم الشان جماعت پیدا ہو گئی۔ مختصر یہ کہ وہ اکیلا مظفر و منصور ہوا اور دنیا کی جملہ طاقتیں جو فتح و نصرت کا ذریعہ ہو سکتی ہیں اس کے سامنے گرد ہو کر رہ گئیں۔"

(بہائی میگزین علیگڈھ صفحہ ۳ جون جولائی ۱۹۳۶ء)

ناظرین کرام! اس اقتباس کو مولانا حالی مرحوم کے کلام میں یاد رکھیں۔ جو درج ذیل ہے ؎

گڈریوں کو عالم کا سلطان بنایا
دوحشی اور بہائم کو انسان بنایا
وہ خط جو تھا ایکتا و صدھن کا گلہ
گریاں کر دیا اس کا عالم سے چلے

اس کے مقابلے میں شیخ بہاء اللہ ایرانی کے متعلق بھی اڈیٹر صاحب بہائی میگزین کا بھی بیان پڑھنے کے قابل ہے :۔

"دور کیوں جاؤ۔ ابھی کل کی بات ہے کہ جب انیسویں صدی مسیحی اپنے نصف سے کچھ زیادہ گذری تو ایران میں حضرت بہاء اللہ نے اسی امر کا اعلان فرمایا کہ میں خدا کا نمائندہ ہوں۔ اس کے وجود کا سب سے بڑا ثبوت میرا ظہور ہے۔ میرا کلام اسی کا کلام ہے میرا حکم اسی کا حکم ہے۔ میری عدالت اسی کی عدالت ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو میرے امر کو مٹا سکے نوع بشر کے آرام و راحت کے لئے خدا نے میرے ذریعہ ایک دین کی نئی زمین بچھائی ہے۔ تمام مخلوق خدا اسی دین کے سائبان میں آسائش حاصل کریگی اور روح و ریحان سے رہے گی۔ میرے فرمان سے سرکشی کرنے والے خائب و خاسر ہونگے۔ اور امر اللہ روئے زمین پر محیط ہو کر رہے گا۔"

(بہائی میگزین صفحہ ۳ تاریخ مذکور)

اہلحدیث شیخ بہاء اللہ کی نسبت جو کچھ لکھا ہے یہ بیان دعوی ہے۔ نتیجہ کیا ہوا یہ نہیں بتایا۔ وہ ہم بہائی کتب سے مختصراً عرض کرتے ہیں۔

شیخ بہاء اللہ کے دعوی کرنے پر حکومت ایران نے ان پر سختی کرنی شروع کی۔ قید کیا۔ جلاوطن کیا۔ ترکی حکومت میں پہنچے وہاں بھی قید ہوئے۔ عکا کے قید خانے میں انتقال کر گئے۔

یہ ہے آپ کی مختصر سوانح عمری۔ ہم مانتے ہیں شیخ بہاء اللہ نے سختیاں بہت اٹھائیں اور ان سختیوں میں ڈگمگائے نہیں۔ بلکہ اُن کا کلام یہی رہا ؎

کیا بات ہے یہ ہم کروٹیں ہر شب بدلتے ہیں
جو جل اٹھتا ہے یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہیں

مگر اس کو کامیاب تبلیغ نہیں کہہ سکتے۔ ناظرین دونوں اقتباسوں کو غور سے پڑھیں اور نتیجہ اخذ کریں۔

رسول عربی اپنی زندگی ہی میں اعلیٰ درجے میں کامیاب ہوئے جس کا ثبوت یہ ہے کہ جس ملک میں آپ نے دعوت تبلیغ شروع کی تھی چند سال بعد آپ نے تبلیغ کی

اعتقادی۔ اس کے بعد اسی ملک میں آپ کا سکہ ایسا جاری ہوا کہ مع متعلقات آج تک جاری ہے۔ حالی مرحوم کا یہ بند اپنے معنی میں کیسا صحیح ہے ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلادی
نئی ایک لگن سب کے دل میں لگادی
اک آواز سے سوتی بستی جگادی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

اس کے مقابلے میں شیخ بہاء اللہ کا اثر جو ہوا۔ وہ واقفانِ حال کو معلوم ہے فارسی مصرع ان پر صادق آتا ہے ؎

بہ شوق آمدہ بودم بہ حرماں رفتم

ناظرین کرام! واقعات صحیحہ کسی منطقی یا فلسفی دلیل کے محتاج نہیں ہوتے بلکہ بجائے خود مستقل دلیل ہوتے ہیں اس قطعی دلیل کے ماتحت مسیح قادیانی کے دعاوی کی بھی اگر جانچ پڑتال کی جائے تو وہ صفر درجے میں پائے جاتے ہیں۔

آپ کے دعوے کی بنیاد یہ تھی کہ میں بروز محمدؐ یا بالفاظ دیگر محمدؐ ثانی ہوں۔ سورہ جمعہ کی آیہ کریمہ هو الذی بعث فی الامیین (الایہ) کا پہلا حصہ آنحضرت صلعم کے حق میں اور دوسرا حصہ وَ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ میرے حق میں نازل ہوا ہے۔ آپ کا مطلب یہ ہے کہ اس آیت میں جس رسول کی بعثت کا ذکر ہے اس میں آنحضرت صلعم کے ساتھ میں بھی شریک ہوں۔ اس پر کسی اہل دل نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

خیال زاغ کو بلبل کی ہمسری کا ہے
غلام زادے[1] کو دعویٰ پیمبری کا ہے

اسی دعویٰ جلیلہ پر آپ نے یہ تشریح کیا تھا کہ میرے آنے سے کل دنیا میں اسلام پھیل کر (اسلامی) وحدت قومی پیدا ہو جائے گی اور کوئی دوسرا مذہب باقی نہ رہیگا

[1] مرزا صاحب کے والد کا نام غلام مرتضیٰ تھا۔ اسی غلام کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲ منہ

اس سوال کا جواب کہ یہ کام تو آنحضرت صلعم کے زمانے میں مکمل ہو جانا چاہئے تھا پھر مرزا صاحب کے زمانے تک کیوں ملتوی رہا؟ آپ نے یہ دیا ہے کہ گمراہ کن طاقت جس کا نام شیطان ہے وہ کسی پہلے نبی کے ہاتھ سے قتل نہیں ہوا بلکہ میرے ہاتھ سے اس کا قتل ہونا مقدر تھا چنانچہ میں نے اُسے قتل کر دیا۔ اب دنیا سے گمراہی اٹھ جائے گی (ملفوظات احمدیہ جلد ۲)

اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا واقعات اس کی شہادت دیتے ہیں کہ گمراہی دنیا سے اٹھ گئی؟ ہرگز نہیں بلکہ اس کے خلاف دیکھا جاتا ہے کہ وہ اس قدر ترقی کر گئی کہ زمانہ قریش (جاہلیت) میں بھی اتنی ترقی نہ تھی جس کی شان میں ارشاد خداوندی ہے۔ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ۔ آج دنیا دو قسم کی گمراہی میں مبتلا ہے۔ پہلی قسم کی گمراہی کا تعلق خدا سے ہے اور دوسری قسم کا تعلق بنی نوع انسان سے ہے پہلی گمراہی کا یہ حال ہے کہ قریباً نصف دنیا اعتقاداً خدا سے منکر ہے۔ باقی لوگ جو خدا کے قائل ہیں وہ اس آیت کے مصداق ہیں

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ○

گمراہی کا دوسرا حصہ بنی نوع انسان کے باہمی تعلقات پر حاوی ہے۔ جس کو فساد میں تمدن کہتے ہیں۔ اس کا حال بھی عارف خدا نے اس شعر میں بتایا ہے ؎

جز محبت ہر چہ بینی ہمہ در عداوت حسد کینہ دریا
ایں جملہ شد حلال، محبت حرام شد!

یہاں تک نوبت پہنچی کہ خود مرزا صاحب اپنے مریدوں کی حالت دیکھ کر یہ لکھنے پر مجبور ہوئے کہ ہماری جماعت کے بہت سے افراد روٹیوں پر کتوں کی طرح لڑتے ہیں۔ (اشتہار ملحقہ بشہادت القرآن)

ناظرین! ان حالات کو دیکھ کر کوئی ذی ہوش انسان شیخ ایرانی یا مسیح قادیانی کو اپنے مقصد میں کامیاب کہہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ ؎

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

قادیانی مشن

مولوی فضل خان صاحب ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی کا مکتوب

"میں محمدی ہوں"

قادیانی اور لاہوری دونوں پارٹیوں سے علیحدگی

اخبار اہلحدیث" میں مولوی صاحب موصوف کو ہمیشہ احمدی (مرزائی) لکھا جاتا رہا۔ جس کی وجہ ہمارے پاس تھی اور ہے۔ مگر اب مولوی صاحب ممدوح نے ایک مراسلے میں اپنی احمدیت سے انکار کیا ہے جو درج ذیل ہے:۔ (مدیر)

"مکرمی محترمی مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علیکم! مندرجہ ذیل سطور اخبار میں چھاپ کر ایک غلط فہمی کا ازالہ فرماویں:۔

۲۳۔ جولائی ۱۹۳۶ء کے اخبار اہلحدیث صفحہ ۴ پر میرے متعلق کچھ ایسی باتیں شائع ہوئی ہیں جن سے غلط فہمی ہو سکتی ہے۔

(۱) ایک یہ ہے کہ اخبار میں مجھے احمدی لکھا گیا ہے۔ حالانکہ میں موجودہ سلسلہ احمدیہ قادیانیہ و لاہوریہ سے بالکل جدا اور ان کے خیالات سے بیزار ہوں۔

(۲) احمد نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے حضرت
مرزا صاحب نے اس سلسلہ کا نام ایک الہام کو غلط فہمی
سے اپنے نام پر فرقہ احمدیہ نام رکھا ہے اور موجودہ
پیروان مرزا محمود احمد صاحب اور مولوی محمد علی صاحب
اسی خیال پر اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ یہ بات سراسر
غلط اور جہالت ہے کیونکہ محمد رسول اللہ علیہ السلام کے
اسم کے ساتھ صرف خدا کا نام و ذکر زندہ رہیگا۔ یہی
وعدہ ہے پڑھو سورۃ الانشراح۔ ورفعنا لک ذکرک
پس آپ مجھے احمدی نہ لکھیں تاکہ غلط فہمی نہ ہو۔ میں
محمدی ہوں۔ مجھے محمدی لکھنا چاہئے۔

(۳) آپ نے مجھے مرزا صاحب کا راسخ الاعتقاد مرید
لکھا اور ان سے فیض یافتہ شمار فرمایا ہے یہ بات بھی
غلط ہے۔ مرزا صاحب نے ماہ دسمبر ۱۸۸۸ء میں لوگوں
کو مرید بنانے کا اعلان فرمایا تھا اور میری بیعت اور
میرا مکالمہ محمد رسول اللہ علیہ السلام سے مرزا صاحب
کے اعلان سے پہلے ۳۔ مارچ ۱۸۸۸ء کو نوماہ پہلے سے
ہے۔ اب جائے غور ہے کہ کون بڑا ہے۔ مکالمہ و صحبت
نبوی کے بعد ۱۶ جنوری ۱۸۹۷ء کو نو سال کے بعد
مرزا صاحب کے ساتھ میری ملاقات ہوئی۔ اب غور
فرمائیں کہ کون اسبق و اقدم ہے۔ عالم ارواح میں
خاکسار کا نام ناظر عالم روحانیت ہے جس کو انگریزی
میں انسپکٹر آف سپر چوال ورلڈ کہتے ہیں۔ پس میرے
لئے ضروری تھا کہ ہر مدعی الہام کی جانچ و پڑتال
لوح محفوظ کے ساتھ کروں۔ اور اس کو ملوں اور اسکے
حالات کو بغور دیکھوں اور اس کی باتیں لوگوں کو
سناؤں اور خود سنوں اور موازنہ کروں اور جو لوح
محفوظ سے مخالف ہو اس کا نام کاٹ دوں۔

میرا طریق و نظام حضرت مولوی عبداللہ غزنوی مرحوم و
مغفور پر ہے۔ جو کہ بیس سال کی عمر میں ۱۲۳۵ھ ہجری میں
محمد رسول اللہ علیہ السلام سے فیض یاب ہو کر عامل
بالقرآن و احادیث نبویہ معین و مقرر ہوئے تھے۔
مجھے یہی امر دربار نبوی سے صادر ہوا ہے کہ جو الہام
قرآن و احادیث نبویہ کے مخالف ہو اس کو رد کیا جاوے
وہ قابل عمل و اعتماد نہیں۔ موجودہ سلسلہ احمدیہ کو توڑنے
کی یہی وجہ ہے کہ ان میں بہت سی الہامی باتیں قرآن و
احادیث کے مخالف مشرکانہ رنگ ہو چکی ہیں۔

مجھے بار بار دربار نبوی سے یہ حکم صادر ہوا ہے کہ
موجودہ مذاہب جن کے نام حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی،
قادری، سہروردی، چشتی وغیرہ فرقے ہیں مٹ
جائینگے اور صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
نام پر محمدی فرقہ کے مسلمان عامل بالقرآن و احادیث
نبویہ اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل
صفحہ زمین پر قائم رہیں گے اور دنیا کی موجودہ حکومتیں جو
میری ان باتوں سے متفق نہ ہوں مٹ جائیں گی۔ اس
کام کی میعاد بیس سال کے اندر ہے۔

میں محمدی ہوں اور میرے نام کے ساتھ محمد
رسول اللہ علیہ السلام کا اسم مبارک زیبا ہے۔ میرے
والدین نے میرا نام فضل رکھا تھا اور میری قوم میں
اب تک یہی نام مشہور ہے۔ عرصہ چالیس سال سے
عشق محمدی کی وجہ سے ایک اپنی مہر میں یہ شعر میں نے
کندہ کرایا تھا ؎

محمد فضل است غلام محمدؐ
فدائت جانم اے جان محمدؐ

راقم۔ خاکسار۔ المعروف مولوی فضل محمدی۔ فضل عمر۔
مقام چنگا بنگیال۔ براستہ گوجرخان۔ ضلع راولپنڈی"

اہلحدیث | مولوی فضل خان صاحب اگر احمدیت
سے علیحدہ ہو گئے ہیں تو ہمارے ناظرین بلکہ جملہ مسلمانوں
کے لئے موجب مسرت ہے۔ مگر ہم جو آج تک انکو احمدی
لکھتے اور سمجھتے رہے کیا وہ کسی غلط فہمی یا کسی غلط
اطلاع پر مبنی تھا۔ نہیں بلکہ موصوف کی اپنی تحریر
اس پر شاہد ہے جو درج ذیل ہے:۔

"موجودہ قادیانی اور لاہوری جماعت احمدیہ سے
میری جدائی اور عام مسلمانوں کے ساتھ میرے
شامل ہونے کی وجہ

مندرجہ ذیل الہامات قادیانی اور لاہوری جماعت
احمدیہ کے متعلق ہیں۔ میرے ذریعہ کانی نشانات
دیکھنے کے باوجود انہوں نے اسی لئے اظہار حق
نہیں کیا کہ مبادا وہ خاکسار کی طرف منسوب
ہو جائیں اور ان کے پیشوا صاحبان اور ان کے
دوسرے احباب کے تعلقات میں کمی واقع ہو کر
ان کی عزت میں فرق آجائے۔ میں پورے چالیس
سال ۱۶۔ جنوری ۱۸۹۷ء سے لیکر آخر ۱۹۳۶ء
تک سلسلہ احمدیہ میں منسلک تھا۔ میں خدا کو
حاضر ناظر جان کر اس صداقت کا علی رؤس الاشہاد
اظہار حق کرتا ہوں کہ مجھے نبی کریم محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کی طرف سے بارہا
مندرجہ ذیل پیغامات ارشاد فرمائے ہیں کہ
موجودہ قادیانی پیشوا اور اس کے پیرو اور موجودہ
لاہوری جماعت احمدیہ کا پیشوا مولوی محمد علی صاحب
اور اس کے اطاعت پذیر و مددگار گمراہی میں گرفتار
ہیں ان سے جدا ہو جاؤ۔ فرمایا انہوں نے شرک کیا
ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ
يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ "

(رسالہ خادم المسلمین صہ مطبوعہ ۱۸۔ مئی ۱۹۳۵ء
مطابق ۷۔ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ)

اہلحدیث | مرقومہ عبارت کی جس سطر پر ہم نے خط کھینچ
دیا ہے۔ ناظرین عموماً اور مولوی صاحب خصوصاً اُسے
ملاحظہ کر کے اہلحدیث کی راست گوئی پر مہر تصدیق ثبت
فرمائیں۔ بہرحال ہمیں خوشی ہے کہ مولوی صاحب آج
کامل محمدی اور مکمل اہل سنت بن کر جماعت المسلمین میں
داخل ہو گئے ہیں۔ اس کی خوشی میں ہم یہ شعر پڑھتے ہیں ؎

کون کہتا ہے تم ہم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

فیصلہ مرزا } مرزا صاحب نے دعا کی تھی کہ مجھ میں اور
مولوی ثناء اللہ میں سے جو جھوٹا ہو گا وہ پہلے مر جائیگا۔
چنانچہ مرزا صاحب پہلے مر گئے اور حق کی فتح ہوئی۔ اس رسالہ
میں اس اشتہار کی تشریح اور مرزائیوں کے اعتراضات کا
جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر (دفتر اہلحدیث امرتسر)

موجودہ قادیانی شورش کے متعلق

مولوی فضل خاں کا الہام

آج کل قادیان میں جو زلزلہ آیا ہے وہ ناظرین "اہلحدیث" سے مخفی نہیں۔ اختلاف کا نتیجہ باہمی جنگ و جدل یا بصورت فساد ہونا لازمی ہے۔ خصوصاً جبکہ مقابلے پر ایک نئی عمارت کھڑی ہو گئی ہو۔ اسی لئے پولیس افسر نے قادیان میں آکر ڈنڈا پولیس کے چند نوجوان تعین کر دیئے ہیں۔ مولوی فضل خان مذکور نے ۲۱۔ فروری ۱۹۳۵ء کو ایک ٹریکٹ بعنوان تمہید تفسیر القرآن ۱۹۳۶ء شائع کیا تھا جس میں کئی ایک پیشگوئیاں درج ہیں۔ ہماری نظر میں چند پیشگوئیاں اس شورش کے متعلق بھی ہیں۔ چنانچہ وہ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) میں موجودہ نظارہ بدل دوں گا۔

(۲) لوگ قادیان کو چھوڑ کر چلے آئیں۔

(۳) اے حرم کے رہنے والو نکلو اب تم حرم سے۔

(۴) مرزا محمود احمد کی غلط فہمی ساخبرہ فی الاٰخر الوقت انك لست من الحق۔

(۵) اے قادیان والو! قادیان میں طوفان اور زلزلہ آئیگا

(۶) زلزلہ طوفان آئیگا اے زمین قادیان۔

(۷) قادیان میں ایسا طوفان آنا چاہتا ہے جیسا کوئی دریا ٹوٹ گیا۔

(۸) قادیان میں زبردست زلزلہ آنا چاہتا ہے۔

(ص۵-۶)

(نوٹ) احمدی اس بات کا نام نہیں لینے دیتے۔ افسوس لوگوں نے قادیان کو مکہ سے افضل سمجھ لیا ہے۔ لوگو! مشرک مت بنو۔

ان الہامات کی صحیح تشریح خود صاحب الہام ہی کریں گے۔ ہمارے خیال میں تو مذکورہ الہامات قادیان کی موجودہ شورش کے متعلق ہیں۔ صاحب الہام سے امید ہے کہ آپ ان پر روشنی ڈالیں گے۔

تقلید و اتباع

ذیل کا مضمون حضرت علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کی عربی تحریر کا اردو ترجمہ ہے۔ جو رسالہ ترجمان القرآن حیدرآباد میں شائع ہوا ہے اہلحدیث کی اغراض کے ماتحت جانکر اسے یہاں درج کیا جاتا ہے۔ ناظرین بغور پڑھیں۔ (مدیر)

تقلید کی تین قسمیں ہیں۔ ایک قسم کی تقلید حرام ہے دوسری واجب ہے اور تیسری جائز ہے مگر واجب نہیں

تقلید حرام کی بھی تین قسمیں ہیں۔

ایک یہ کہ بزرگوں سے جو طریقہ چلا آتا ہو، انسان اسی کی پیروی کئے چلا جائے اور سرے سے اس بات کی تحقیق ہی نہ کرے کہ خدا اور رسول کا حکم کیا ہے۔

دوسرے یہ کہ انسان کسی ایسے شخص کی تقلید کرے جس کے متعلق وہ نہ جانتا ہو کہ آیا وہ اس قابل بھی ہے یا نہیں کہ اس کی بات مانی جائے۔

تیسرے یہ کہ انسان کسی شخص کی تقلید کا ایسا پابند ہو کہ جب اس کے قول کے خلاف دلیل و حجت قائم ہو جائے تب بھی وہ اسی کی پیروی پر جما رہے۔ اس تیسری قسم کے مقلد اور پہلی قسم کے مقلد میں فرق یہ ہے کہ پہلا شخص تو علم نہیں رکھتا اس لئے تقلید کرتا ہے۔ اور یہ علم رکھتا ہے حجت اس پر ظاہر ہو جاتی ہے۔ پھر بھی تقلید کی بندش سے نہیں نکلتا۔ اس لحاظ سے یہ زیادہ لائق مذمت ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک میں متعدد مقامات پر ان تینوں قسم کی تقلیدوں کی برائی بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ (البقرہ ۲۱)

اور جب ان سے کہا گیا کہ پیروی کرو اس حکم کی جو خدا نے نازل کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو اسی طریقہ کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ اگر ان کے باپ دادا کچھ نہ جانتے ہوں اور طریقہ ہدایت پر نہ ہوں تب بھی کیا وہ انہی کی پیروی کئے جائیں گے؟

وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكُم بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدتُّمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ (الزخرف ۲۱)

(ترجمہ) اور ایسا ہی ہوتا رہا ہے کہ جب ہم نے تم سے پہلے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا بھیجا تو اس بستی کے خوش حال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا اور ہم انہی کے قدم بہ قدم چلے جا رہے ہیں۔ اور پیغمبر نے ان سے کہا کہ اگر میں تمہارے باپ دادا کے طریقہ سے بہتر طریقہ تمہیں بتاؤں تو کیا پھر بھی تم انہی کی پیروی کئے چلے جاؤ گے؟

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا (المائدہ ۱۴)

(ترجمہ) اور جب کبھی ان سے کہا گیا کہ آؤ اس چیز کی طرف جو خدا نے اتاری ہے اور آؤ رسول کی طرف تو انہوں نے یہی کہا کہ ہمارے لئے وہ طریقہ کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے!

اس مضمون کی دوسری آیات بھی قرآن میں بکثرت وارد ہوئی ہیں جن میں ایسے لوگوں کی مذمت کی گئی ہے جو تقلید اسلاف پر قناعت کر لیتے ہیں اور خدا کی نازل کی ہوئی ہدایت کی طرف توجہ نہیں کرتے

نوٹ۔ اگر کوئی یہ کہے کہ ان آیات میں تو ان لوگوں کی مذمت کی گئی ہے جو اپنے گمراہ اور کافر اسلاف کی پیروی کرتے تھے۔ پھر تم نے کس طرح ان آیات کو ایسے لوگوں پر

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اور یہ ظاہر ہے کہ تقلید علم نہیں ہے۔ جیسا کہ اہل علم بالاتفاق کہتے ہیں۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے:۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

(الاعراف: ۴)

(ترجمہ) کہو کہ میرے پروردگار نے تو حرام کیا ہے بےحیائی کے کاموں کو خواہ وہ کھلے ہوں یا چھپے اور گناہ کو اور ناروا زیادتی کرنے کو اور اس بات کو کہ تم خدا کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھیراؤ جس کے لئے اس نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور یہ کہ تم خدا کے بارے میں کوئی ایسی بات کہو جس کا تمہیں علم نہیں۔

اور ایک جگہ فرمایا:۔

اِتَّبِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِیَآءَ (الاعراف ۱:)

پیروی کرو اس ہدایت کی جو تمہاری طرف تمہارے پروردگار سے نازل ہوئی ہے اور اس کے سوا اپنے بنائے ہوئے پیشواؤں کی پیروی نہ کرو

(بقیہ حاشیہ از صلا) چسپاں کر دیا جو علماء مجتہدین کی پیروی کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خود حکم دیا ہے کہ جو کچھ تمہیں نہ معلوم ہو اسے اہل علم سے پوچھو۔ فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دراصل تقلید کی اس نوعیت کو برا ٹھیرایا ہے کہ انسان خدا کی نازل کی ہوئی ہدایت سے بےپرواہ ہو کر انسانوں کی پیروی کرنے لگے۔ تقلید کی یہی نوعیت ہے جس کے مذموم ہونے پر سلف صالح اور ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔ رہی تقلید کہ کوئی شخص اللہ کی نازل کردہ ہدایت کے اتباع کی کوشش کرے اور اسکے احکام کو سمجھنے میں اپنے لوگوں کی طرف رجوع کرے جو اس سے زیادہ علم رکھتے ہوں تو ایسی تقلید مذموم نہیں محمود ہے۔ جیسا کہ آگے چل کر ہم تقلید واجب اور تقلید جائز کی تفصیل بیان کریں گے۔

اس آیت میں صرف خدا کی نازل کردہ ہدایت کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔ اور مقلد کا حال یہ ہے کہ وہ جانتا ہی نہیں کہ جس چیز کی پیروی وہ کر رہا ہے وہ خدا کی طرف سے ہے یا نہیں۔ بلکہ ایک قسم کا مقلد تو ایسا ہے کہ جب دلیل و حجت سے اس پر یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اس کے پیشوا کا قول خدا کی نازل کردہ ہدایت کے خلاف ہے تب بھی وہ اس کی پیروی سے باز نہیں آتا۔ پس یہ کھلا ہوا اتباع غیر منزل ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا (النساء ۸۱)

(ترجمہ) پھر اگر تمہارے درمیان کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو اس میں خدا اور رسول کے حکم کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ اور یوم آخر پہ ایمان رکھتے ہو۔ یہی طریقہ بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی اچھا ہے۔

اس آیت میں ہم کو اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی اور کی طرف رجوع کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس سے بھی تقلید کا ابطال ہوتا ہے۔ پھر فرمایا:۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ یَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیْجَةً

(التوبہ: ۲)

(ترجمہ) کیا تم نے یہ گمان کیا ہے کہ تم چھوڑ دیئے جاؤ گے حالانکہ اللہ نے ابھی تک آزما کر نہیں دیکھا کہ تم میں سے کون ہیں جنہوں نے جہاد کیا اور اللہ اور اس کے رسول اور جماعت مومنین کے سوا کسی غیر کو اپنا معتمد علیہ نہیں بنایا۔

اور ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر ولیجہ[1] اور کیا ہوگا کہ کوئی شخص کسی کو اللہ اور اس کے رسول اور تمام امت کے کلام پر مختار کل بنا دے، اور ان سب پر اسکو مقدم ٹھیرائے، اور کتاب اللہ، سنت رسول، اجماع امت سب کو اس کے قول پر پیش کرے، پھر ان میں سے

[1] ولیجہ اسکو کہتے ہیں جسکو انسان اپنا معتمد علیہ بنائے۔

جو کچھ اس کے قول کے موافق ہو اسکو اس بنا پر قبول کرے کہ وہ اسکے موافق ہے۔ اور جو اس کے قول کے خلاف ہو اسے رد کرنے کے لئے حیلے تلاش کرے۔ اور لطیفے ڈھونڈے اور کسی نہ کسی بہانے سے اس کو رد کر کے ہی چھوڑے۔ اگر یہ بھی ولیجہ نہیں تو ہم نہیں جانتے کہ پھر ولیجہ اور کیا چیز ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا وَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا (الاحزاب ۸۶)

(ترجمہ) جس دن آگ میں ان کے چہروں کو الٹ پلٹ کیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ اے کاش ہم اطاعت کرتے اللہ کی اور اطاعت کرتے رسول کی اور وہ کہیں گے کہ پروردگار! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑے لوگوں کی اطاعت کی اور انہوں نے ہم کو گمراہ کر دیا۔

یہ آیت بھی تقلید کا بطلان کرتی ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس میں تو ایسے لوگوں کی مذمت ہے جو گمراہ کرنے والوں کی تقلید کریں۔ پھر تم نے اسے ان لوگوں پر کیوں چسپاں کر دیا جو راہ راست کی طرف ہدایت کرنے والوں کی تقلید کرتے ہیں؟ تو ہم کہیں گے کہ اس کا جواب خود سوال ہی میں موجود ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ ہدایت اس کے سوا کچھ نہیں جسے اللہ نے نازل کیا اور اس کے رسول نے بیان فرمایا۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ کسی شخص کے ہادی اور مہتدی ہونے کا صحیح علم اسی کو ہو سکتا ہے جو خود ہدایت کا علم رکھتا ہو۔ اب اگر کوئی شخص یہ علم رکھتے ہوئے کسی کو ہادی و مہتدی جانتا ہے اور اس کی پیروی کرتا ہے تو وہ مقلد ہی نہیں ہے۔ اور اگر وہ اس علم سے بہرہ نہیں تو اسے یہ معلوم ہی کیونکر ہوا کہ کون راہ راست کی طرف ہدایت کرتا ہے اور کون راہ کج کی طرف۔ وہ تو خود اپنے اقرار کے بموجب جاہل اور گمراہ ہے۔ کتاب و سنت کے علم سے ناواقف ہو کر وہ جس کی پیروی کریگا نہیں پیروی کریگا اس کا رہبر جدھر جدھر جائیگا وہ بھی اندھوں کی طرح

اس کے پیچھے چلا جائیگا۔ خواہ وہ سیدھے راستہ پر جائے یا غلط راستہ پر۔

مقلدین کہتے ہیں کہ دین کے معاملات میں جن ائمہ کی ہم تقلید کرتے ہیں ان کے ہدایت پر ہونے کا تم خود اقرار کرتے ہو۔ پھر جب وہ ہدایت پر ہیں تو انکی تقلید کرنے والے بھی قطعاً ہدایت پر ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ تمہارا ان کے پیچھے آنکھیں بند کرکے چلنا خود اُن کے اپنے طریقے کے بھی تو قطعاً خلاف ہے۔ ان کا طریقہ یہ تھا کہ وہ حجت کا اتباع کرتے تھے اور اندھی پیروی سے روکتے تھے جیسا کہ ہم آگے چل کر خود انہیں کے اقوال سے ثابت کریں گے پس جو شخص حجت کو ترک کرتا ہے اور اُس چیز کا ارتکاب کرتا ہے جس سے خود انہوں نے اور ان سے پہلے اللہ اور اس کے رسول نے منع کیا ہے۔ وہ یقیناً ان کے طریقہ پر نہیں ہے بلکہ ان کا مخالف ہے۔ ان کے طریقہ پر تو وہی شخص ہے جو حجت کا اتباع کرے اور دلیل کے آگے سر جھکائے اور دلیل کے آگے سر جھکائے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی انسان کو کتاب وسنت پر مختار نہ ٹھہرائے۔

یہیں سے یہ حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ جو شخص تقلید اور اتباع کو ایک چیز قرار دیتا ہے وہ غلط فہمی میں مبتلا ہے یا قصداً تلبیس کرتا ہے۔ تقلید دراصل اتباع سے مختلف چیز ہے۔ خود اللہ اور اس کے رسول نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے اور اہل علم نے ہمیشہ اس فرق کو دنیا ہی ملحوظ رکھا ہے۔ جیسا کہ ان دونوں کی حقیقتوں میں فرق ہے۔ اتباع کے معنی یہ ہیں کہ تم نے جس شخص کو اپنا پیشوا ٹھیرایا ہے اس کے طریقہ پر چلو اور جو کچھ وہ کرتا تھا وہی تم کرو۔

(باقی باقی)

تقلید شخصی و مطلق یا ثابت کیا ہے کہ سلف صالحین ... میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے۔ اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ۵ر ملنے کا پتہ: مینیجر اہلحدیث امرتسر

پاک پٹنی مذہب

بخدمت جناب مولانا ثناء اللہ صاحب السلام علیکم پاکپٹن شریف کے نئے مذہب کی نسبت آپکے اخبار میں جو مراسلہ شائع ہؤا ہے اس کو میں نے بہت دلچسپی سے پڑھا۔ آپ کو پاکپٹن کے نئے مذہب کی تلاش ہے جیسا کہ آپ نے مضمون کے آخر میں لکھا ہے۔ مگر نہ پاکپٹن میں کوئی نیا مذہب جاری ہؤا ہے نہ ان واقعات کی کوئی اصلیت ہے جو آپ کے ہاں شائع ہوئے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ پنجاب میں ہر قسم کے عجائبات تیرتے سکتے ہیں لیکن جس عجیب مذہب کی پیروی کا "اہلحدیث" کے مراسلے میں ذکر کیا گیا ہے اس کا کہیں نام و نشان بھی نہیں ہے۔ بیشک وہاں میرے جد امجد کا مزار ہے اور وہاں کے سجادہ نشین کے ایک صاحبزادے مجدد موعود ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ لیکن میں اپنے لئے آسمان دین اسلام کو کافی سمجھتا ہوں۔

جب میں آپ کو خط لکھ رہا تھا تو یکایک ڈاک میں اُن صاحبزادے کا خط ملا جن کے مذہب کی پیروی کا مجھے طعنہ دیا گیا ہے۔ چونکہ آپ کو پاکپٹن کے مذہب کی تلاش ہے اس واسطے میں وہ خط آپ کو بھیجتا ہوں بہرحال خدا کا شکر ہے کہ میرا دماغ صحیح ہے۔[1]

(حسن نظامی۔ دہلی۔ ۲۷ جولائی ۱۹۳۷ء)

پاک پٹنی خط کا خلاصہ حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب قبلہ!

صوفی رضا کاروں کی بھرتی کی تجویز جو آپ نے اخبار منادی میں فرمائی ہے۔ بہت اچھی ہے۔

دعا گو

مجدد موعود سید محمد اصغر علی شاہ از پاک پٹن

اہلحدیث ہمیں اس خط اور اس لقب کے دیکھنے سے بہت خوشی ہوئی مرزا صاحب قادیانی کے اتباع سے جب کبھی مجدد کے مسئلہ پر گفتگو ہوتی تھی تو ہے سوچے سمجھے

[1] خدانخواستہ اہل دہلی میں سے کسی کو شک ہے؟ (اہلحدیث)

کہہ دیا کرتے تھے اگر مرزا صاحب مجدد نہیں ہیں تو اس صدی کی مجددیت کے لئے کس نے دعویٰ کیا ہے؟ گو صحیح جواب تو وہی ہوتا تھا جو ہم دیا کرتے تھے کہ مجدد کا کلام اصلاح امت ہے نہ کہ دعویٰ کرنا ؎

ایں مدعیان در طلبش بے خبر اند

خدا کا شکر ہے کہ اس خط کے دیکھنے سے ہم مرزائیوں کو یہ جواب بھی دے سکیں گے کہ پاک پٹن میں بھی ایک شخص مجدد موعود ہونے کا مدعی ہے جاؤ پہلے اسکے ساتھ فیصلہ کرو۔

ہمارا جواب دراصل یہی ہے ؎

شیر قالین دگر است شیر نیستاں دگر است

تائید حدیث
بجواب
تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید اس سے یہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ صحابہ کرام کو جو محدثین نے عدول قرار دیا ہے تو عرف عام کے لحاظ سے ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ عدالت میں جب کسی حق کا وہ دعویٰ کرتے تو وہ ان کے بیان دعویٰ کے مطابق ان کے حق میں فیصلہ کر دیا جاتا۔" (اہلحدیث ص۶، ۱۰ محرم)

تائید معلوم نہیں کہ مولوی اسلم صاحب کی اس بیان سے کیا غرض ہے اور اس عبارت کے لکھنے سے کیا فائدہ ہے۔ یہ تو سب ہی جانتے ہیں کہ قانون شرع سب کے واسطے یکساں ہے اور اس میں صحابہ و غیر صحابہ سب برابر ہیں۔ دنیا کا کوئی ... بھی نہیں کہہ سکتا بعد نہ کسی نے کہا ہے جسکی ... کی تردید کی ضرورت ہو۔ باقی رہا یہ کہ صحابہ کرام کس معنی کے

عادل قرار دیئے گئے ہیں اور یہ شرف و مرتبہ انہیں کس حد تک حاصل ہے۔ سو واضح ہو کہ ان کی عدالت کا مطلب یہ ہے کہ وہ شریعت کی جو باتیں اور جو حکم بیان کریں۔ اس میں وہ امین اور صادق و معتبر اور راست گو اللہ سے ڈرنے والے اور حفظ و ضبط کے پختہ و درست ہیں پس ان کی جملہ مرویات و منقولات بشروط معتبرہ مقبول ہوں گی۔ علامہ حافظ ذہبیؒ لکھتے ہیں :-

" واما الصحابۃ رضی اللہ عنہم فبساطہم مطوی وان جری ما جری وان غلطوا کما غلط غیرھم من الثقات فما یکاد یسلم من الغلط احد لکنہ غلط نادر لا یضر ابدا اذ علی عدالتہم وقبول ما نقلوا العمل وبہ ندین اللہ تعالیٰ (قواعد التحدیث ص۱۶۹)

بہرحال صحابہ رضی اللہ عنہم تو ان کے احوال سے بحث کرنے سے استغنا ہے اگرچہ ان میں باہم ہوا جو بھی ہوا۔ اور اگرچہ ان سے غلطی سرزد ہوئی جیسا کہ اور ثقات سے غلطی ہوئی کیونکہ غلطی سے کوئی بھی محفوظ نہیں رہا لیکن صحابہ کی غلطی بہت کم ہے جو کسی حالت میں مضر نہیں ہو سکتی اس لئے کہ انکے عادل ہونے پر اور جو کچھ انہوں نے نقل کیا ہے اس کے قبول کرنے پر (سب کا) عمل ہے۔ اور اسی کو ہم اللہ تعالیٰ کا دین سمجھتے ہیں"

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام جو دینی بات اور شرعی حکم و مسئلہ روایت کریں اس کا قبول کرنا تمام امت کے نزدیک مسلم ہے اور یہی ان کی عدالت کا مقتضی ہے ان کی روایت کے ثابت ہونے کے بعد شاہد و گواہ طلب کرنا کہیں سے ثابت نہیں۔ پس معلوم ہوا کہ مولوی صاحب نے عدالت صحابہ کا معنی نہیں سمجھا اسی لئے ان کی روایت پر گواہ کا ہونا شرط اور ضروری قرار دیا۔ حالانکہ اس کا شرع سے کوئی ثبوت نہیں ہے۔ صحابہ کے عادل ہونے کا جو معنی ہم نے لکھا ہے وہی معنی دوسرے علماء محدثین نے بھی لکھا ہے۔ چنانچہ علامہ سید جمال الدین دمشقی قاسمی علامہ مازری کا قول نقل فرماتے ہیں :-

قال المازری فی شرح البرھان لسنا نعنی بقولنا "الصحابۃ عدول" کل من رآہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما ما اوزارہ او اجتمع بہ لغرض وانصرف وانما یعنی بہ الذین لازموہ وعزروہ ونصروہ فاذا قال الراوی عن رجل من الصحابۃ ولم یسمہ کان ذلک حجۃ ولا یضر الجہالۃ لثبوت عدالتہم علی العموم۔ (قواعد التحدیث ص۱۸۳)

امام مازریؒ نے کہا ہے کہ ہم جو یہ کہتے ہیں کہ کل صحابہ عادل ہیں تو اس سے ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن دیکھا ہو یا جس نے آپ سے شرف زیارت و ملاقات حاصل کی ہو یا جو آپ کے ساتھ کسی غرض سے جمع ہوا پھر لوٹ گیا ہو، بلکہ ہماری مراد اس سے وہ صحابہ ہیں جو ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے اور جنہوں نے آپ کی نصرت و حمایت کی۔ تو جب کوئی راوی عن رجل من الصحابۃ کہے اور صحابی کا نام نہ لیوے تو ایسی روایت حجت ہوگی اور صحابی کا مجہول ہونا مضر نہ ہوگا اس لئے کہ صحابہ کی عدالت علی العموم ثابت ہے"

باقی رہا یہ کہ خبر و حدیث کو جو مولوی صاحب نے شہادت پر قیاس کیا ہے بلکہ شہادت اور خبر کو متحد سمجھا ہے یہ انکی اصول حدیث سے بے خبری و ناواقفی کی کھلی دلیل ہے۔ خبر و شہادت میں کئی وجوہ سے فرق ہے۔ جیسا کہ بعض کا بیان اوپر گذر چکا۔ (باقی)

خواجہ صاحب دہلوی اور قرآن علوی

یہ بحث عرصہ سے اخباروں میں جاری ہے۔ اسلامی اخبارات نے اس پر اپنے اپنے مذاق کے مطابق اظہار رائے کیا ہے۔ سب سے پہلے اہلحدیث نے بحوالہ کتب شیعہ (اصول کلینی وغیرہ) ثابت کیا تھا کہ قرآن مرتبہ حضرت علی دنیا میں ناپید ہے۔ کیونکہ لوگوں کی طرف سے بے توجہی محسوس کر کے حضرت موصوف نے فرمایا تھا لا ترونہ ابدا۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو اہلحدیث مورخہ ۳۰۔ اپریل سنہ رواں۔ باوجود جوابات متعددہ کے خواجہ صاحب ابھی اس بحث کو لئے جاتے ہیں گو خود نہیں لکھتے۔ لیکن نامہ نگاروں کے مضامین اخبار منادی میں درج ہو رہے ہیں۔ چنانچہ منادی مورخہ ۳۰۔ جولائی میں کسی شخص (یعنی صاحب نظامی) حیدرآبادی کا مضمون نکلا ہے جنہوں نے بحوالہ تاریخ الخلفا لکھا ہے کہ

حضرت علی وہ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے قرآن کو جمع کیا اور آنحضرت فداہ روحی کے حضور میں پیش فرمایا۔

یہ بھی لکھا کہ :- حضرت علی نے اپنے قرآن میں وہی ۱۱۴ سورتیں بترتیب نزول جوڑیں * اگر کوئی فرق ہے تو یہی صرف سورتوں کی تقدیم و تاخیر کا ہے اور سورتوں کی ترتیب کا ہے **

اہلحدیث ہم بتاتے ہیں کہ راقم مضمون کے یہ دونوں دعوے غلط ہیں۔ اور ان دونوں کی غلطی کا ثبوت دینا ہمارے ذمہ ہے۔ ہم اس کے متعلق معتبر فریقین حوالجات پیش کرتے ہیں۔ جس تاریخ الخلفا سے راقم مضمون نے اپنے دعوے کا ثبوت دیا ہے اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ

ابن ابی داؤد محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق سے بیعت کرنے میں دیر کی۔ حضرت ابوبکر صدیق نے آپ سے ملاقات کر کے پوچھا کیا آپ کو میری

---

* ان دو فقروں میں فرق راقم مضمون ہی سمجھے ہونگے۔ پہلے فقرے کے ہوتے ہوئے دوسرے کی کیا حاجت تھی؟ (اہلحدیث)

بیعت میں کچھ تامل ہے۔ آپ نے کہا کہ نہیں مگر میں نے اس بات کی قسم کھائی ہے کہ میں تب تک بجز چادر سوائے نماز کے نہیں اوڑھونگا۔ جب تک میں قرآن شریف کو جمع نہ کروں۔ چنانچہ لوگوں کا گمان ہے کہ آپ نے اسی ترتیب سے جمع کیا تھا جس طرح سے کہ نازل ہوا تھا۔

(ترجمہ تاریخ الخلفا ص۱۹۵)

شیعہ حضرات کی معتبر کتاب احتجاج طبرسی مطبوعہ ایران میں بھی اسی طرح منقول ہے۔ ملاحظہ ہو (ص۸۱)

فریقین کی اس متفقہ شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب علی نے جمع قرآن کا کام بعد انتقال ذات رسالت کیا ہوگا مگر جب وہ مقبول عام نہ ہوا (وجہ کچھ بھی ہو) تو آپ نے فرمایا کہ اب تم اسے نہیں دیکھو گے (اصول کلینی)۔ بس معاملہ ختم!

ہاں ہم مانتے ہیں کہ جو حوالہ راقم مضمون نے تاریخ الخلفاء سے دیا ہے وہ بھی اس میں مرقوم ہے لیکن وہ صحیح نہیں۔ کیونکہ وہ ان دونوں فرقوں کی متفقہ روایات کے خلاف ہے۔ علاوہ اسکے وہ مستند بھی نہیں ہے بلکہ محض مصنف تاریخ الخلفاء کا اپنا خیال ہے۔ اور ہم نے جو پیش کیا ہے وہ مستند ہے۔ اسلئے قاعدہ محدثین مستند غیر مستند پر مقدم ہونا چاہیئے۔ لہذا ہمارا استدلال صحیح ہے اور راقم مضمون کا غلط۔

دوسرا حصہ اس گفتگو کا یہ ہے کہ اس قرآن میں کوئی لفظی فرق نہ تھا صرف سورتوں کی ترتیب کا فرق تھا۔ جیساکہ راقم مضمون نے ظاہر کیا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ بھی سنی سنائی بات ہے ورنہ حقیقت اسکے خلاف ہے۔ شیعہ حضرات کی معتبر کتاب احتجاج طبرسی میں ایک اور روایت بھی آئی ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ مروجہ قرآن شریف میں ایک آیت کے الفاظ یوں ہیں:-

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ (الآیۃ) (پ ۱۱ ع ۳)

مگر علوی قرآن میں اس کی بجائے یوں تھا۔

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ بِالنَّبِيِّ عَلَى الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ (پ ۱۱ ع ۳)

(احتجاج طبرسی ص۱۸۷)

امام زماں (جعفر بن محمد صادق) کے سامنے ایک شاگرد نے سوال کیا کہ عام لوگ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ پڑھتے ہیں امام موصوف نے اس کی تغلیط کی کہ یہ قرأت صحیح نہیں ہوسکتی۔

(احتجاج طبرسی ص۱۸۷)

اس قسم کی مثالیں شیعہ کتب میں بکثرت ہیں خود صاحب اور ان کے نامہ نگاران جو بات کہا کریں کتب فریقین کی روشنی میں کہا کریں اور یہ بات خوب ذہن نشین کرلیں کہ اہل حدیث کا دعویٰ ہے کہ ؎

رند بھی ہوں میں پارسا بھی ہوں
میری نگاہ میں ہیں رند و پارسا ایک

محمد بشیر بن مولوی محمد شریف کی تقریر دلپذیر

(مرقومہ مولوی عبد العزیز از کوٹلی لہاراں مغربی)

معزز مسلمان بھائیو! خدا جانے ہم خطہ ہندوستان کے مسلمانوں نے عموماً اور باشندگان کوٹلی لوہاراں نے خصوصاً کونسا ایسا جرم اور گناہ عظیم کیا ہوا ہے جس کی پاداش میں ہمیں مساجد کے خطیب اور واعظ بھی ایسے نصیب ہوئے ہیں جو ہماری اصلاح کرنے کی بجائے آئے دن یہی فرماتے رہتے ہیں کہ وہابی، کافر، مرتد، واجب القتل، بے دین ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان کا قول ہے ؎

وہابی کو دشمن شریعت کا مانو
نہ پڑھنا نماز ان کے پیچھے بھراؤ

مولوی بشیر صاحب فرماتے ہیں کہ سکھوں، دہریوں، ہندوؤں اور عیسائیوں سے صلح ہوسکتی ہے لیکن وہابیوں سے صلح نہیں ہوسکتی۔ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بے ادب، گستاخ ہیں، ناظرین ان کا وعظ ملاحظہ فرمائیں۔

بشیر صاحب نے کوٹلی لوہاراں مسجد داراں میں بتاریخ ۵ مارچ ۱۹۴۰ء اثناء تقریر میں فرمایا۔ یہ وہابی حضور کو بشر کہتے ہیں یہ توہین کرتے ہیں میں نے احمد پور شرقیہ میں بھی ایک وہابی مسمی عبد اللہ کے اثناء تقریر میں بولنے پر بھی ثابت کردیا تھا اور اب بھی کرتا ہوں کہ حضور بشر نہیں تھے۔ ایک دفعہ سلطان محمود رات کو گشت کررہے تھے چار چور ملے۔ پوچھا کون ہو؟ انہوں نے کہا چور ہیں۔ ان کے دریافت کرنے پر سلطان نے کہا میں بھی چور ہوں۔ سلطان نے ان سے چوری کے کرتب وغیرہ دریافت کئے۔ طویل کہانی بیان کرنے کے بعد استدلال کیا کہ جس طرح سلطان چور نہیں تھا اسی طرح حضور علیہ السلام بشر نہیں تھے صرف لوگوں کو ہدایت دینے کے لئے راز افشا نہیں کیا تاکہ لوگ تعجب نہ کریں۔ واہ رے منطق!

مسلمانو! یہ ہیں حضور علیہ السلام کے فدائی و شیدائی عاشق رسول، زبانی محبت کا دعویٰ کرنے والے۔ دیکھو حضور علیہ السلام کی تمثیل ایک چور کے ساتھ دے رہے ہیں۔ کون مسلمان ہے جو ناموس رسول کی خاطر ایسے بے علم اور بے ادب کی لب کشائی پر خاموش رہے۔ ؎

میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

کس قدر دیدہ دلیری ہے کہ حضور نے اپنی اصلیت کو ظاہر نہیں کیا۔ خدا پر جھوٹ کہ حضور کی پوزیشن کو عیاں نہیں کیا۔

علم غیب کا ثبوت یہ دیا کہ جب سب بڑی ذات خداوند اقدس ہے تو معراج کی شب میں حضور نے خدا کو دیکھ لیا تو باقی کونسی چیز رہ گئی جو حضور سے پوشیدہ ہو۔ یہ بھی ان کا سراسر جھوٹ و بہتان ہے۔ نہ کتاب کا حوالہ نہ قرآن مجید کی کوئی آیت کا ترجمہ، بلکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس کے خلاف فرماتی ہیں

جو کہے کہ حضور نے آنکھوں سے خدا کو دیکھا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے اور استدلالی آیت قرآن شریف پیش کرتے ہیں۔ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ۔

خدا جانے یہ لوگ کیوں اس قدر بودے استدلال کرتے ہیں۔ یہ صرف ایک چیز جانتے ہیں کہ بس وہابی کافر ان کو مسجد میں مت آنے دو۔ ہمارے نوجوان مولوی محمد شریف صاحب کی مسجد میں عشاء کے موقعہ پر نماز پڑھنے گئے۔ آمین بالجہر کہی۔ فارغ ہو کر بس لگے آستینیں چڑھانے۔ مولوی صاحب فرمانے لگے تم یہاں کیوں پر آئے، تم کو معلوم نہیں کہ یہ حنفیوں کی مسجد ہے، کیوں نیا فتنہ کھڑا کرنے لگے ہو، خبردار کوئی یہاں پر پھر کبھی نماز پڑھنے کے لئے وہابیوں[1] میں سے آیا تو فساد ہوگا۔

لوگ بھی چہ میگوئیاں کرنے لگ گئے۔ ان کو اشتعال دلایا۔ حالانکہ ہائی کورٹوں میں فیصلے ہو چکے ہیں کہ اہل حدیث ہر مسجد میں نماز با جماعت ادا کر سکتے ہیں، آمین رفع یدین کر سکتے ہیں۔ فقط۔

اہلحدیث قرآن شریف کی آیت لَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ قابل غور ہے۔ اس میں ارشاد ہے کہ اے پیغمبر! آپ کہہ دیں کہ میں فرشتہ نہیں ہوں۔ حضور کے فرشتہ ہونے کی نفی تو اس آیت نے کر دی اور آپ کی بشریت کی نفی ان حضرات نے کر دی۔ ان دو نفیوں کے ہوتے ہوئے آپ کے حق میں کیا عقیدہ رکھا جائے۔ نہ آپ بشر تھے نہ فرشتے۔ پھر تھے کیا؟ اس کا جواب منکرین بشریت کے ذمے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم ایک مسئلہ شرعی ان کو بتلاتے ہیں وہ یہ ہے:-

علم عقائد میں رسول کی تعریف یوں کی گئی ہے۔ هو بشر بعثه الله لتبليغ احكامه (شرح نسفی) اس تعریف میں بشر بمنزلہ جنس کے ہے اور بعثہ اللہ بمنزلہ فصل کے۔ منطق کا ادنیٰ طالب علم بھی اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ جب نوع سے جنس کو خارج کیا جائے وہ نوع محقق نہیں رہتا۔ مثلاً انسان کی تعریف حیوان ناطق کے ساتھ کرنی صحیح ہے۔ لیکن اس تعریف سے حیوان کو نکال دینے سے انسانیت بھی باطل ہو جائیگی۔ پس تعریف مذکورہ میں سے بشریت کو نکال دینا گویا رسالت سے انکار کرنا ہے۔ لہٰذا کلمہ شریف کا دوسرا حصہ "محمد رسول اللہ" ان لوگوں کو نہیں پڑھنا چاہئے۔ جماعت منکرین بشریت میں سے کوئی صاحب جو علمی اس دلیل کا جواب دے سکے ہم نے ان لوگوں کی تقریریں اور تقریریں پڑھی سنی ہیں۔ آستینیں چڑھا کر کہا کرتے ہیں کہ یہ وہابی لوگ قل اعوذیئے ہیں یہ علوم عقلیہ کو کیا جانیں اگر علم عقائد کے مطابق عقیدہ رکھنے والے قل اعوذیئے ہیں تو اس کے خلاف چلنے والے تبتی ہونگے۔

بہ بیں کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی

[1] وہابی اگر اس اصول پر کاربند ہو کر اپنے لوگوں کو مسجد سے نکال دیں تو پھر یہ لوگ کیا کریں گے۔ حج کے لئے کہاں جائیں گے (اہلحدیث)

مذاکرہ بابت سود، بنک و تصویر

(از جناب شجاع الدین خاں صاحب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل پنشنر از جالندھر)

مولوی عبداللہ صاحب امام جامع حافظ آباد کا مضمون بابت سود بنک اہلحدیث مورخہ ۲۳ میں درج ہو چکا ہے۔ آزادی تحریر کے اصول پر مندرجہ ذیل مضمون بھی درج کیا جاتا ہے۔ اسکے متعلق جو صاحب لکھنا چاہیں خوش کلامی سے جواب دے سکتے ہیں۔ (مدیر)

"مذاکرہ سود بنک" مندرجہ اہلحدیث ۲۳۔ اپریل ۱۹۳۷ء ملاحظہ سے گزرا میں ایک نہایت کم بضاعت آدمی ہوں جس کا نمبر علم میں صفر ہے۔ اس لئے اگر غلطی کروں تو معافی کا خواستگار ہوں۔ اور میری تحریر کی کجی اور خامی کا محض ذمہ دار موجودہ طریقہ تعلیم ہے۔ میں نے امام غزالیؒ کی تصنیفات میں کسی جگہ پڑھا ہے کہ علماء دین کو جملہ علوم دنیوی و دینی و سماوی و ارضی میں پوری واقفیت ہونی چاہئے پیشتر اسکے کہ وہ قرآن شریف کے اصولوں پر مذہبی یا دنیوی معاملات میں رائے زنی کریں۔ بنک کے بارے میں بیع و شراء و ربا ہر سہ امور کا دخل نہیں ہے اور جملہ تقریر حضرت مولانا عبداللہ صاحب خانپوری کی موضوع سے الگ ہے۔ بنک خالصاً تجارت ہے۔ ایک کمپنی خواہ پرائیویٹ خواہ سرکاری لوگوں سے روپیہ لیتی ہے اور جہاز، ریل، ہیئر، ہوٹل وغیرہ تجارتی امور میں لگاتی ہے۔ وہاں سے سارا خرچ نکال کر قریباً چالیس فیصدی اصل رقم پر منافع ہوتا ہے۔ اس منافع کی تقسیم یوں ہوتی ہے کہ ہر سال تین۔ چار روپیہ فیصدی حصہ داروں کو ملتا ہے تاکہ اگر کسی سال منافع کم ہو تو حساب داروں کو چار فیصدی ہی ملتا رہے۔ دیگر تجارتی کمپنیاں بھی اسی طرح سے منافع کو جمع رکھتی ہیں اور اسکو ریزرو فنڈ کہتے ہیں۔ اس ریزرو فنڈ میں سے منافع مقررہ تقسیم ہوتا رہتا ہے خواہ کمپنی کو کسی سال میں نقصان ہی کیوں نہ ہو۔ اگر نقصان ایسا ہو کہ کمپنی کا کام بند ہو جاوے تو حساب داروں اور حصہ داروں کا اصل روپیہ ضائع ہو جاتا ہے۔ کمپنی کی تجارت کا اصول بھی یہی ہے کہ منافع میں معقول رقم ریزرو فنڈ کی جمع رکھی جاوے۔ تاکہ جن سالوں میں منافع کم ہو یا بالکل نہ ہو منافع ملتا رہے اور کمپنی کا کام چلتا رہے اگر ایسا نہ کیا جاوے تو کوئی کمپنی ہی نہ چلیگی۔ یہی حال بنک کا ہے۔ بنک میں دو قسم کے اشخاص شامل ہیں۔ حساب داران۔ حصہ داران۔ فرق یہ ہے کہ بصورت نقصان، رقم نقصان کی پہلے حصہ داران پر پڑتی ہے اور اگر پھر بھی نقصان ہو اور بنک دیوالہ نکالے تو اس صورت میں حساب داران پر بھی پڑتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ حصہ داران کا روپیہ بہت کم ہوتا ہے، حساب داران کا روپیہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ سرکار انگلشیہ نے تجارتی کمپنی ایسٹ انڈیا جس نے تجارتی دھوکا

کے واسطے حساب داران سے روپیہ لیا اور خالص تجارت میں لگایا۔ سرکاری بینک اسی طرح سے بدستور روپیہ خالص تجارت پر لگاتی ہے۔ اور حساب داران اور حصہ داران کو مقررہ رقم منافع کی دیتی ہے۔ اگر نقصان زیادہ ہو تو دونوں کو نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔ بنک کے عہدہ داران نقصان سے مبرا ہوتے ہیں اب ہمارے علماء مولانا عبداللہ صاحب خان پوری اور دیگر علماء خیال فرماویں کہ یہاں ربا۔ قمار۔ بیع وغیرہ کا کیا ذکر۔

میرے خیال میں میرے اس بیان کے بعد جبکی صحت کا میں پورے طور پر ذمہ دار ہوں اور جو کمپنیوں کی شرائط کے عین مطابق ہے۔ علما غور فرمائیں۔

ایسا ہی تصاویر کے بارے میں علماء سخت غلطی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ملاحظہ ہو جواب استفسار۔ جو اخبار اہلحدیث میں ۲۳۔ اپریل ۳۷ء میں صفحہ پر درج ہے۔ مولوی ابوطیب عبدالصمد صاحب مبارک پوری نے جواب دیا ہے۔ مگر لاچاری کا معاملہ نہیں ہے۔ بات صاف ہے۔ علوم تشریح الابدان انسانی۔ حیوانی، نباتاتی و معدنی کو سمجھانے کے واسطے سوائے فوٹو یا تصاویر کے اور کوئی معتبر ذریعہ مہیا نہیں ہے۔ اصل جسم انسانی وغیرہ برائے کانٹ چھانٹ کے بہت کم میسر آتے ہیں۔ اس لئے تصاویر پر بغرض تعلیم اکتفا کیا گیا ہے۔ اور یہ سب سے سہل ہے۔ انگوٹھے انگلیوں کے فوٹو اور تصاویر جرائم کو معدوم کرنے کیلئے ضروری ہیں۔ ایکس رے کے فوٹو مریض کے علاج کے واسطے لازمی ہیں۔ تصاویر جسمانی حالت پر غور کر کے علم قیاس قیافہ و شناخت وغیرہ کے واسطے لابدی ہیں۔ غرضکہ جملہ علوم کا انحصار تصاویر۔ فوٹو۔ صوت کے آلات پر ہے اور پرانا یونانی طریق اب بالکل بے معنی ہے جس کی رو سے علوم میں ترقی ناممکن تھی۔ تمام دنیا کے واسطے اب تصاویر، فوٹو، ایکس رے، آلات صوتی، آلات عکسی تصاویر وغیرہ نباتات ضروری ہیں۔ ان مسائل پر علماء عمیق نظر سے غور فرمائیں۔

اہلحدیث حکیم نورالدین صاحب معصاحب سفر حج حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے مجھ سے ذکر کیا کہ حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے حرم شریف میں ایک تقریر کے دوران میں انسان کے چہرے کی تصویر اتارنی جائز قرار دی کہ یہ پورے جسم کی تصویر نہیں ہے، ممنوع پورے جسم کی تصویر ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ حافظ صاحب زندہ ہیں امید ہے وہ اس خبر کی بابت اپنی رائے کا اظہار کرینگے۔

صور عمل

مسلم زار! یہ کیا ہوگئی حالت تیری
نہ وہ صورت رہی تیری نہ وہ سیرت تیری
تو جب اللہ کا تھا اور عبادت تیری
سارے عالم پہ تھی موجود حکومت تیری
جب نمایاں تھی زمانے میں اخوت تیری
خوف کھاتے تھے عدو دیکھ کے قلت تیری
بن کے مسلم۔ ہوا تفریق کا شیدائی تو
کیوں نہ ہو باعث صد ننگ یہ کثرت تیری
نان جو کھا کے اکھاڑا در خیبر تو نے
کسے معلوم نہیں حیدری قوت تیری
نقد جاں راہ خدا میں ہوئی جب تیری نثار
روم و ایران کے خزانے بنے دولت تیری
مال کے ساتھ دیا کرتے تھے جانیں اپنی
کیا ہوئی آج وہ عثمانی سخاوت تیری
خالدی خون رہا تیری رگوں میں جب تک
تو مسلم تھی زمانے میں قیادت تیری
کردے خون میں پھر اپنے حرارت پیدا
چاہئے پھر دل اعدا میں وہ ہیبت تیری
دل میں پھر الفت قومی کی خلش پیدا کر
پھر قدم چومے گی آکر ترے قسمت تیری
تو اگر اسوۂ فاروقی کو حاصل کرلے
خیرہ کرڈالے زمانے کو سیاست تیری
شیخ و سید کے بکھیڑوں نے ڈبویا تم کو
یہی اسلام ہے کیا؟ یہ ہے شرافت تیری
دل مسلم میں اثر کرکے رہیگی یہ نظم
بے اثر جائیگی عنبرؔ نہ نصیحت تیری

راقم (مولوی) ابوالولی عبیداللہ عنبرؔ مدرسہ دارالاسلام (دہلی)

شکایات متعلقہ استفتا

فتویٰ پوچھنے والے اصحاب کے لئے دفتر ہذا کی طرف سے بارہا اطلاع شائع کی گئی کہ وہ ان قواعد کے ماتحت سوال تحریر کیا کریں جو اس دفعہ بھی صیغہ فتاویٰ میں درج ہے۔ ان میں سب سے اہم یہ امر ہے کہ سائل واپسی محصول کے لئے لفافہ اور غریب فنڈ ارسال کیا کریں۔ مگر بعض حضرات مفرد کارڈ بھیجکر یا لفافہ بلا محصول واپسی لکھ کر جواب کے طالب ہوتے ہیں اور جواب نہ جانے پر شکائتی مفرد خطوط لکھتے ہیں۔ ایسی شکایات کے جواب اخبار میں دئیے جائیں گے۔

(۱) جناب ابوالحسن صاحب از شولہ۔ ڈاکخانہ حبیب کنڈولی ضلع بیربھوم شکائتی خط مفرد لکھتے ہیں۔ ان کا کوئی سوال ہمارے پاس نہیں آیا۔

(۲) جناب عبدالرحمٰن الکلاوی کا پتہ صحیح مرقوم نہ ہونے کے علاوہ واپسی محصول بھی نہیں۔

(۳) محمد جی لنگی فروش مقام بفہ ضلع ہزارہ اور غلام قادر حکیم بستی شیخاں ضلع جالندھر اور امام دین میدہ کل آسنسول۔ ہر سہ اصحاب کے سوالات بلا محصول واپسی ہیں۔ لہذا حسب قاعدہ دفتر جواب سے جواب

(۴) یاز بستی چک ۱۱۳ ضلع بہاول نگر ریاست بہاولپور ایک استفسار کے جواب نہ پہنچنے کی شکایت کرتے ہیں جواباً التماس ہے کہ ہماری طرف سے ۲۵ کو بذریعہ ڈاک آپ کا جواب بھیجدیا گیا ہے۔ ہماری ڈاک بک صفحہ ۹ پر مع تاریخ ارسال درج ہے۔

( ) محمد رمضان طالب علم سری نگر کشمیر
( ) عبدالغنی۔ ہر دو اصحاب کا واپسی محصول نہیں آیا۔

فتاویٰ

ضروری اعلان متعلق استفتا

بارہا اطلاع پر اطلاع دینے پر بھی سائلین کے خیال نہ کرنے سے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۲ شوال ۸-جون ۱۹۳۶ء میں اعلان کیا گیا تھا کہ جو صاحب قواعد کی پابندی نہیں کرینگے یکم ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ (یعنی ۱۶ جون ۱۹۳۶ء) سے انکو جواب نہیں دیا جائیگا بلکہ ان کا استفتا مع اطلاع ہذا واپس کیا جائیگا۔

قواعد یہ ہیں

(۱) محصول کے لئے واپسی لفافہ آنا چاہئے بیرنگ جواب نہ دیا جائے گا۔

(۲) واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ اردو یا انگریزی یا دیسی حرفوں میں لکھا کریں (اخبار اہلحدیث میں جواب لینے کے لئے اس کی ضرورت نہیں)

(۳) علاوہ محصول ڈاک کے فی سوال مطبوعہ ہو یا قلمی۔ ہرحال میں ۹ پائی غریب فنڈ کے لئے آنا چاہئے۔

(۴) فرائض (تقسیم وراثت) میں فی بطن (درجہ) آٹھ آنے (۸؎) غریب فنڈ میں آنے چاہئیں۔

نوٹ:۔ نمبر دوم پر عمل کرنا بہت ضروری ہے یعنی واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ لکھا کریں واپسی کے لفافہ پر پتہ مرقوم نہ ہونے سے تکلیف ہوتی ہے اور دیر بھی لگتی ہے اسلئے اپنا پتہ خود لکھ کر لفافہ میں لفافہ رکھ کر بھیجا کریں۔

جو صاحب واپسی لفافہ مع حق غریب فنڈ نہ بھیجیں گے ان کا مطلب اخبار میں درج ہوگا۔ اگر قلمی جائیگا تو بے تحفظ جائے گا۔

نحو غریب فنڈ کی کثرت غریبوں کی مدد کی جاتی ہے جس کا حساب اخبار اہلحدیث میں چھپتا رہتا ہے۔ نیز [illegible] کریں۔

[illegible]

[illegible] اہلحدیث امرتسر

س ع۲۰۸ } انسان کے اللہ کا ولی کریم و پہنچوں کا پیر عظیم ہونے کی کیا شناخت و علامت ہے؟ اور ولی و پیر کی تعریف و معنی لغوی و اصطلاحی کیا ہیں اور کیا مشرک و بدعتی بھی اللہ کا ولی کریم اور مسلمانوں کا پیر عظیم ہو سکتا ہے؟

ج ع۲۰۸ } ولی کی علامت قرآن کریم میں مذکور ہے اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝

س ع۲۰۹ } آپ کے نزدیک اولیاء کرام و پیران عظام کون لوگ ہیں۔ ان میں سے زمانہ موجودہ و گذشتہ کے دس بیس کے نام ارشاد ہوں؟

ج ع۲۰۹ } ہمارے اسلاف میں بہت سے افراد متصف باوصاف الاولیا ہو گزرے ہیں۔ ہماری تحقیق میں حضرت امام احمد حنبل، امام شافعی، امام ابوحنیفہ امام مالک، امام ابن تیمیہ، امام ابن قیم، امام بخاری، امام نسائی، امام ترمذی، امام قزوینی مصنف ابن ماجہ وغیرہم رحمہم اللہ بے شمار لوگ امت محمدیہ میں ایسے ہو گزرے ہیں۔ موجودہ وقت میں بھی بہت ہیں۔

وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ

س ع۲۱۰ } حضرت غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی۔ حضرت شیخ شہاب دین سہروردی خواجہ معین الدین چشتی و حضرت خواجہ بدیع الدین مدار و حضرت نظام الدین اولیا محبوب الٰہی و حضرت علاء الدین صابر کلیری و حضرت بابا فرید الدین گنج شکر و حضرت بو علی شاہ قلندر و حضرت بایزید بسطامی و حضرت محی الدین ابن عربی و حضرت شمس تبریز و حضرت مولانا روم و حضرت شیخ عبدالحق ردولوی و حضرت شیخ عبدالحق دہلوی و حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب و شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی۔ وامثالہم آپ کے نزدیک ولی کریم و پیر عظیم ہیں یا نہیں؟

ج ع۲۱۰ } ہم ان سب کے متعلق حسن ظن رکھتے ہیں مگر یہ لوگ عاملین شریعت تھے۔ وہی جواب

دیتے ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیا تھا۔ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ کِتَابٍ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسَی ۝

س ع۲۱۱ } کسی غیر مسلم کو دینی مناظرہ کا منصف تسلیم کرنا کیسا ہے؟

ج ع۲۱۱ } کسی ذی فہم اور قوی دیانت غیر مسلم سے جو دلائل کی بنا پر فیصلہ دے سکے فیصلہ کرا لینا جائز ہے۔ اَوَلَمْ یَکُنْ لَّهُمْ اٰیَةً اَنْ یَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۝

س ع۲۱۲ } جلسہ مناظرہ دینی کا غیر مسلم کو صدر مقرر کرنا ثابت و جائز ہے یا نہیں؟

ج ع۲۱۲ } محض انتظام مجلس کے لئے کسی ذی دیانت غیر مسلم کو صدر بنا لینا جائز ہے۔ (وان امر علیکم عبد اً حبشیا)

س ع۲۱۳/۲۱۴ } کسی دینی مناظرہ میں فریقین کی جانب سے دو دو سو روپیہ یا کم و بیش اوس مناظر کو دینا جس کے حق میں اوس غیر مسلم منصف و صدر کا فیصلہ ہو اور اوس مناظر کو یہ روپیہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ اور یہ کہ یہ روپیہ شرعاً کیسا ہے؟

ج ع۲۱۳/۲۱۴ } فریقین کی طرف سے بالمقابل شرط منع ہے۔ ایک فریق رکھ دے یا ہر دو کے لئے تیسرا شخص انعام رکھ دے تو منع نہیں۔ اور وہ روپیہ لے لینا جائز ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رکانہ پہلوان کی اس شرط کو (اگر تم سچے ہوگے تو میں اتنی اشرفیاں دونگا) رد نہیں فرمایا تھا (دیکھو ہشام) اس روپیہ کا استعمال شرعاً جائز ہے۔

س ع۲۱۵ } مسائل دینیہ میں کسی غیر مسلم کا فیصلہ کیا صحیح ہو سکتا ہے اور کیا اوس فیصلہ کو صحیح و معتبر تسلیم کرنا ثابت و جائز ہے؟

ج ع۲۱۵ } تشریح کے بالا سے ظاہر ہے۔

(باقی پھر)

فتاویٰ نذیریہ — سب سوالوں کا جواب قرآن مجید اور حدیث شریف کے مطابق دیا گیا ہے۔ قیمت [illegible] مشکل ہے۔ پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر۔

متفرقات

اہلحدیث اور دیگر معاصرین موجودہ اقتصادی بدحالی نے تو پہلے ہی کرہمت پست کر رکھی تھی۔ اس پر کاغذ کی گرانی نے اور بھی ستم ڈھادیا۔ بہت سے اخبارات اس کش مکش کی تاب نہ لاکر میدان چھوڑ بیٹھے مگر اہلحدیث اپنے بہی خواہوں کی دلی دعاؤں اور تائید ایزدی سے بفضلہٖ تاحال ان سب مصائب و آلام سے دوچار ہوتا ہؤا توحید و سنت کی تائید میں برابر صدا بلند کر رہا ہے لہ الحمد! مگر اس حالت میں اخبار کی زندگی کا انحصار صرف خریداروں کی وسعت پر مبنی ہے۔

احباب کرام جلدی توجہ کریں۔

نئے خریدار بنانے کے لئے ہمیشہ بہی خواہوں کو ترغیب دی جارہی ہے۔ گو چند اصحاب نے (جن کے اسمائے گرامی شائع کئے جا چکے ہیں) گذشتہ ماہ چند خریدار بنائے۔ مگر اس نقصان کے مقابلے میں جو آجتک "اہلحدیث" کو پہنچ چکا ہے یہ رفتار ترقی بہت کم ہے۔ تاہم ہم اپنے معاونین سے امید رکھتے ہیں کہ وہ اگر پہلے کسی وجہ سے توسیع اشاعت میں کوشش نہیں کر سکے تو آئندہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں حتی الامکان کوشش کرکے کم ازکم ایک ایک نیا خریدار بنائیں گے۔ جو درحقیقت کچھ مشکل بھی نہیں صرف ہمت و کوشش درکار ہے۔

اہل حدیث پنشنروں کے نام و پتے دریافت کئے گئے تھے۔ تاکہ تنظیم اہل حدیث کے متعلق کوئی پروگرام تیار کیا جائے مگر اس طرف بھی ابھی جماعت نے توجہ نہیں کی۔ اس لئے اب پھر مکرر یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ اہل حدیث پنشنر یا ریٹائرڈ اصحاب جو دینی خدمت کرنا چاہیں اپنے نام و پتے بہت جلد بھیجدیں۔ اس ہفتہ صرف ایک نام موصول ہؤا۔ جو حسب ذیل ہے:۔

مستری غلام قادر صاحب حوالدار پنشنر نظام آباد ضلع گوجرانوالہ

نمبر درست کرلیں احباب ہندوستان میں مندرجہ ذیل خریداروں کے نمبر خریداری غلط چھپ گئے ہیں۔ اب مکرر درج ذیل ہیں۔ ان حضرات کی قیمت اخبار ماہ ۱۵ اگست میں ختم ہے۔ نوٹ کرلیں۔ ۹۴۲۹-۱۱۸۶۲-۱۱۰۳۱

دعائے صحت مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی کی اہلیہ محترمہ ایک عرصے سے بیمار ہیں۔ اسلئے مولانا موصوف تیمارداری کے باعث دیگر امور میں کماحقہ وقت نہیں دے سکتے۔ ناظرین خلوص دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مریضہ کو صحت عطا فرمائے۔ تاکہ مولنٰا فارغ البال ہوکر اپنی خدمات ادا کرسکیں۔

راقم:۔ عبدالرؤف مدرس جھنڈے نگر ضلع بستی

اہلحدیث:۔ اللھم اشفھا بشفائک وداوھا بدوائک۔

پتوں کی ضرورت ہے

دفتر ہذا کو ان انجمن ہائے اہل حدیث۔ دیگر تبلیغی انجمنوں اسلامی مدارس اور متمول اہل حدیث حضرات کے مکمل پتوں کی ضرورت ہے۔ جن کے نام اخبار "اہلحدیث" جاری نہیں۔ تاکہ ان کے نام "اہلحدیث" بطور نمونہ بھیجا جائے

نیازمند:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تفسیر فتح البیان کی فروخت میرے پاس نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کی تفسیر فتح البیان حاشیہ پر ابن کثیر مطبع بولاق مصر مطبوعہ ۱۳۰۱ھ جسے نواب صاحب نے خود اپنے اہتمام میں طبع کرایا تھا۔ دس جلدوں میں الگ الگ جلد ہے۔ نسخہ نہایت عمدہ حالت میں ہے اور جلدیں بھی عمدہ ہیں۔ رعایتاً فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ جو صاحب خریدنا چاہیں اس پتہ سے خط و کتابت کریں۔ خاکسار ابوسعید عبدالرحمن فریدکوٹی خطیب مسجد اہل حدیث ۲۲ بولائی دت سٹریٹ کولوٹولہ کلکتہ

عہدہ میں ترقی "اہلحدیث" کے خریدار ۱۱۵۹۸ ڈاکٹر محمد حسن صاحب کو صوبیدار کا عہدہ عطا ہؤا ہے الحمدللہ! ڈاکٹر صاحب نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے

بہ تفصیل مندرجہ ارسال فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو مزید دینی۔ دنیاوی ترقیات عطا فرمائے۔

غریب فنڈ عہ۔ اشاعت فنڈ عہ۔ اہل حدیث کانفرنس عہ مدرسہ مکہ مکرمہ عہ۔ مدرسہ مدینہ منورہ عہ۔

جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث کے لئے بابو برکت اللہ صاحب ساکن اودہم پور نے مبلغ عہ روپیہ ارسال کئے۔ جزاہ اللہ! (ناظم جمعیتہ)

قاسم العلوم کی بجائے سلطان العلوم دیوبند سے "قاسم العلوم" ایک ماہوار تبلیغی رسالہ جاری تھا جو چند وجوہات کی بنا پر بند ہوگیا تھا۔ اب قاسم العلوم کی بجائے سلطان العلوم ماہوار رسالہ جاری ہوگیا ہے خط و کتابت کا پتہ:۔ مولوی عتیق احمد صدیقی۔ مدیر سلطان العلوم دیوبند۔ یو۔پی۔

نسخہ مطلوب ہے چند سال سے بندہ کے کانوں میں بہرہ پن کی شکایت ہو رہی ہے۔ دایاں گوش تو قریباً قریباً بند ہو چکا ہے۔ باریک آواز بہت کم سنائی دیتی ہے۔ بایاں گوش بھی اسیطرح ہو رہا ہے۔ اس لئے اخبار اہلحدیث کے ذریعہ کوئی مجرب نسخہ یا دوائی جو زوداثر ہو درکار ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس تجربہ شدہ دوائی تیار یا نسخہ معلوم ہو تو پتہ ذیل پر اطلاع دی جائے۔ (شیخ دین محمد ریلوے ٹیلیگرافسٹ بہاول نگر سٹیشن)

یاد رفتگان میرے والد حکیم ولی اللہ صاحب (جو اہلحدیث کے بہت پرانے خریدار تھے) ساکن محلہ ملک ناگ اسلام آباد کشمیر انتقال کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم انجمن اہل حدیث اسلام آباد کے صدر ہونے کے علاوہ متقی امام اور مبلغ توحید و سنت تھے۔ (حکیم محمد حسین) (۲) میاں عبدالوحید صاحب رئیس آنریری مجسٹریٹ لدھانہ کی اہلیہ دو بچے چھوڑ کر انتقال کرگئی۔ انا للہ!

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

(باقی متفرقات صفحہ پر)

ملکی مطلع

معاہدہ دول اسلامی

ے دولت ہمہ ز اتفاق خیزد
بے دولتی از نفاق خیزد

قرآن شریف اور احادیث نبویہ نے منصوص اور مؤکد طور پر جملہ کلمہ گو مسلمانوں کو ایک قوم بلکہ ایک جسم کی طرح قرار دیا۔ چنانچہ فرمایا۔ المسلمون کرجل واحد یعنی سب مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے۔ "ھم ید علیٰ من سواھم" یعنی سب مسلمان غیروں کے مقابلے پر ایک ہاتھ کی طرح ہیں۔ مولانا حالی مرحوم نے ایک رباعی میں کیا ہی خوب کہا ہے

ے بطحائے عرب کو محترم تو نے کیا
اور امیوں کو خیر امم تو نے کیا
اسلام نے ایک کردیا روم و تتار
بچھڑے ہوئے گلے کو بہم تو نے کیا

مسلمانوں نے اپنی بدقسمتی سے اس اسلامی تعلیم کی کچھ پروا نہ کی۔ نتیجہ وہی ہوا جسکے پیش نظر حضور علیہ السلام نے بطور تنبیہ فرمایا تھا تسلط علیکم العدو یعنی تمہارے باہمی اختلافات اور دینی امور میں غفلت کرنے سے دشمن تم پر غالب آجائیں گے۔

خدا کا شکر ہے کہ اس گئے گزرے زمانے میں بھی دول اسلامیہ کو اپنی پیش آمدہ ضروریات کے لحاظ سے اس پاک تعلیم پر عمل کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ایک طرف اسلامی عربی ممالک متحد ہو گئے ہیں جس کی اطلاع ۳ جولائی کے اہلحدیث میں دی جاچکی ہے دوسری طرف غیر عربی اسلامی ممالک (ایران، افغانستان، ترکی اور عراق) بھی عہد و پیمان کے ذریعہ ایک سلک میں منسلک ہو گئے ہیں۔ اس معاہدے کا نام میثاق مشرق رکھا گیا ہے۔ جس کا مختصر مضمون یہ ہے:۔

باہم ہمدردی کرنا، دشمنوں سے اپنے ملک کی حفاظت کرنا، درصورت اختلاف باہمی سمجھوتے سے فیصلہ کرنا، اور آپس میں جنگ و جدل سے احتراز کرتے ہوئے اپنی طاقت کو محفوظ رکھنا۔

اس معاہدے کی میعاد فی الحال پانچ سال رکھی گئی ہے۔ امید ہے کہ اس مدت کے گزرنے پر آیندہ میعاد پچیس سال کردی جائیگی۔ پھر اسکے بعد پچاس سال۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اس معاہدے میں برکات نازل فرمائے۔

ریاست کشمیر میں گاؤکشی پر جھگڑا
اور
آریہ اخباروں کا دخل درمعقول

آریہ اور مرزائیہ گو اپنے اپنے خیالات میں مختلف ہیں مگر ایک وصف میں دونو شریک ہیں۔ جس کی تفصیل یہ ہے، کہ فرقہ مرزائیہ نے مسلمانوں سے سلام کلام کا تعلق قطع کرلیا اور ان سے نکاح کا تعلق رکھنا اور ان کا جنازہ پڑھنا بھی ممنوع قرار دیا۔ تاہم یہ لوگ مسلمانوں کے سیاسی اور مجلسی امور میں (طفیل کی طرح) بن بلائے شریک ہو جاتے ہیں۔ اسیطرح آریہ سماجی ہندوؤں کے مذہبی رسوم کو برا سمجھتے ہیں۔ مثلاً گنگا جمنا کے احترام کا مذاق اڑاتے ہیں۔ گائے اور بکری کو ایک مرتبے میں جانتے ہیں۔ لیکن جونہی گاؤکشی کا سوال پیدا ہوتا ہے تو ہندوؤں میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔ اگر کوئی پوچھے کہ تم کون ہو تو جواب ملتا ہے کہ ہم بھی ہندو ہیں۔ حالانکہ پنڈت لیکھرام نے اپنی کسی کتاب میں ہندو کے معنے "چور" لکھے ہیں۔ یہ لوگ اس کی تصدیق کرنے کے باوجود طرز عمل بر خلاف اختیار کرتے ہیں۔ خیر ان کی مرضی۔

ہندو ریاستوں میں عموماً اور ریاست کشمیر میں خصوصاً گائے کے ایک بچھڑے کو بھی ذبح کرنے پر سات سال کی سزا مقرر ہے۔ اس فعل کو یہاں تک برا سمجھا گیا ہے کہ گائے کشی کا لفظ بھی قانونی کتابوں اور سرکاری کاغذات میں نہیں لکھا جاتا۔ بلکہ اس مطلب کے لئے "امر ممنوع" وغیرہ الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ مسلمان، عیسائی، یہودی اور بدھ مذہب کے پیرو سب قومیں گائے کا گوشت کھاتی ہیں۔ باوجود اس کے ہندو ریاستوں کا اس معاملے میں اتنی سختی کرنا کہ رعایا کو اس کی جائز خوراک کھانے پر بھی سزا دینا مذہبی جبر نہیں تو اور کیا ہے۔ بحالیکہ کل خطہ کشمیر میں ۹۵ فیصدی مسلمان ہیں اور صرف ریاست کی مردم شماری میں ۸۰ فیصدی مسلمان آباد ہیں۔ عیسائی اور بدھ وغیرہ ان کے علاوہ ہیں ان واقعات کے ہوتے ہوئے آریہ مہاشوں کا یہ دعویٰ کرنا کہ مذہب میں جبر کرنا برا ہے۔ کہاں تک ٹھیک کہلا سکتا ہے؟ آریوں کا آرگن "پرتاپ" لکھتا ہے کہ گاؤکشی کا سوال سیاسی، مذہبی اور اقتصادی کسی لحاظ سے بھی درست اور جائز نہیں۔ (پرتاپ ۵ اگست)

ہم حیران ہیں کہ مہاشہ پرتاپ اپنے دھرم شاستروں سے اتنے ناواقف کیوں ہیں۔ ان کو چاہئے تھا کہ پہلے یہ معلوم کرتے کہ گائے کی بھوگ جونی میں بقاعدہ تناسخ کس کی روح آتی ہے تاکہ گائے کا مذہبی تقدس معلوم ہو سکتا۔ سنئے! ہم ہی بتاتے ہیں کہ گائے یا کتے وغیرہ کا قالب برہمن کے قاتل کو ملتا ہے۔ (ملاحظہ ہو منوسمرتی ۵۵) اس کے علاوہ خود بھی پنڈت لیکھرام نے گائے وغیرہ کی جون (قالب) کو مجرموں کا جیل خانہ قرار دیا ہے (ملاحظہ ہو رسالہ ثبوت تناسخ) پس جب گائے کو مذہباً کوئی تقدس حاصل ہے) تو اس کو ذبح کرنا اس کی بابت تو ہمیں کوئی سزا دھرم شاستر میں نہیں ملتی۔ اگر آریہ مہاشوں یا ہندو پنڈتوں نے اسکی کوئی سزا دھرم شاستروں میں لکھی ہوئی پائی ہو تو اسکو پیش کریں۔ ہمیں تو اس کے خلاف پتہ ملتا ہے کہ ہندوؤں کے زمانے میں ہندستانی لوگ گائے کا گوشت بلا کراہت کھاتے تھے۔ ملاحظہ ہو کتاب قدیم ہندوستان مصنفہ

مسٹر آر۔ سی۔ دت مدیر جہدود۔ باوجود اسکے آج ہم سنتے ہیں کہ ریاست کشمیر میں جموں ہائیکورٹ نے گائے کشی کے ایک مقدمے میں اس جرم کی سزا (کسی وجہ سے) ایک سال تک دی ہے۔ اس پر ہندوؤں نے شور مچا رکھا ہے اور لاہور کے آریہ اخبار انکی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔ پھر کہنے کو یہ بھی کہتے ہیں کہ مذہب میں آزادی ہونی چاہئے۔ یہ اچھی آزادی ہے جو غلامی سے بدتر ہے۔ استاد غالب کا یہ مصرع اسی پر صادق آتا ہے۔ ؎

سرو ہے باوصف آزادی گرفتار چمن

کشمیر کے میرواعظ مولوی محمد یوسف بری کئے گئے

پچھلے دنوں میں ایک دل آزار خبر آئی تھی کہ میرواعظ کو کسی قانونی زد میں لا کر گرفتار کیا گیا اور جیل میں لے جا کر ان کو غیر ذمہ دارانہ طریق پر مار پیٹ بھی کی گئی تھی۔ جس کی اپیل موصوف کی طرف سے کی گئی۔

(۴۹۷) اب خبر آئی ہے کہ اپیل منظور ہو گئی اور مولوی صاحب موصوف بعزت و احترام بری کر دئیے گئے۔ مگر اس مار پیٹ اور توہین کا کیا معاوضہ ملا؟ کیا وہی جو کہا گیا ہے ؎

کی میرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

تقسیم فلسطین کی بابت

مولانا کفایت اللہ صدر جمعیۃ العلماء دہلی کی رائے

"فلسطین کمیشن کی سفارشات اہل فلسطین کے نزدیک ہی ناقابل قبول نہیں بلکہ ہر مہذب اور منصف انسان کا ضمیر ان کو ملامت کرتا اور مذموم سمجھتا ہے۔ برطانیہ کی طرف سے تقسیم فلسطین کی سکیم کی منظوری نے برطانیہ کی استعمار پسندی یہود نوازی اور بدخلقی کے خفیہ منصوبوں کو ظاہر کر دیا ہے۔ یہ تقسیم سیاسی اور اقتصادی جہت سے تمام باشندگان فلسطین کے لئے عموماً اور مذہبی حیثیت سے مسلمانوں کے لئے خصوصاً ناقابل تسلیم ہے۔

مسلمانان فلسطین اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دیں گے مگر اس تقسیم کو قبول نہ کریں گے۔ اور مسلمانان عالم کی تمام ہمدردیاں ان کے ساتھ ہوں گی۔

یہ تقسیم صرف اعراب فلسطین کے لئے بلکہ مسلمانان روئے زمین کی مذہبی غیرت اور انسانی شرافت و حمیت کے لئے کھلا چیلنج ہے۔ اور اگر اس سکیم کی تنفیذ پر اصرار کیا گیا تو امن عالم کی تباہی اور بربادی کا عالم سوز منظر دنیا کے سامنے آ جائیگا اور اسکی تمامتر ذمہ داری برطانیہ پر عائد ہوگی۔" (محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی)

کھلا عریضہ

بملاحظہ جناب سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی اور مولوی یوسف صاحب امرتسری کا ضمناً تذکرہ

جناب شاہ صاحب السلام علیکم۔ بذریعہ اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۲۵ جون ۳۷ء آپ سے ایک استفتا کیا تھا۔ جس کا آپنے آج تک کوئی جواب نہیں دیا۔ سوال کا خلاصہ یہ تھا کہ آپ کے مرید بلکہ نائب مولوی یوسف صاحب دینانگری حال مقیم کلکتہ نے اپنی کتاب دعوت حق کے ص۱۳۰ پر آپکی بیعت شرعیہ تسلیم نہ کرنیوالے کی موت کو جاہلیت کی موت بتایا ہے۔ میرا سوال آپ سے یہ تھا کہ مولوی یوسف صاحب کی یہ تحریر آپ کے نزدیک صحیح ہے؟ اور آپکو اس سے اتفاق ہے یا نہیں؟ مگر آپ نے آجتک کامل سکوت فرمایا ہے۔ جس سے میں بماتحت اصول حدیث متعلقہ حدیث تقریری اخذ کر سکتا ہوں کہ آپکو بھی یہ فتویٰ مسلم ہے۔

السکوت فی معرض البیان بیان۔ بہت اچھا۔ مگر آپکی خاموشی میں مولوی یوسف صاحب نے بلاوجہ دخل اندازی کی جو ان کا حق نہ تھا۔ کیونکہ میرا روئے سخن آپسے تھا۔ جو کچھ انہوں نے کہا بہت اچھا ہوا۔ آپ جانیں اور مولوی یوسف صاحب۔ مگر میں پھر دوبارہ آپ سے وہی سوال کرتا ہوں۔ اس لئے کہ جب آپ اصل موجود ہیں تو نقل کیا شے ہے؟ شاہ صاحب! میں طول و طویل تحریر سے آپ کو تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ لہٰذا بغرض سہولت چند فقرات آپ کے گوش گذار کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔

مولوی یوسف صاحب نے آپکو امیر شرعی لکھا ہے اور آپ کی امارت کو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے تحت قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو دعوت حق کا ص۱۲۵

اسی کتاب کے ص۱۳۰ پر لکھا ہے۔ امیر اور سلطان، خلیفہ اور امام یہ سب ایک ہیں اور سب کا حکم ایک ہی ہے۔ امام ہو یا خلیفہ سلطان ہو یا امیر جو کوئی بھی ان کی بیعت نہ کریگا وہ جاہلیت کی موت مریگا۔ —— اب میں ان دو فقروں کو ملا کر مولوی یوسف صاحب کے منطقی دماغ کی خاطر منطقی شکل پیش کرتا ہوں۔ (اول) سید محمد شریف صاحب امیر شرعی ہیں۔ (دوم) جو کوئی امیر یا خلیفہ یا سلطان کی بیعت نہ کرے گا جاہلیت کی موت مریگا۔ نتیجہ اسکا طلباء مدارس عربیہ اور جن کو اخبار بینی کا ذوق سلیم ہے خود ہی نکال لیں گے جو نہایت ہی صاف ہے کہ جو شخص امیر شرعی (یعنی محمد شریف شاہ صاحب) کی بیعت نہ کریگا وہ جاہلیت کی موت مریگا۔

جناب شاہ صاحب! مذکورہ حالات آپکے سامنے رکھ کر مکرر سہ کرر سوال ہے کہ پہلے آپ ان حوالہ جات کو اس کتاب میں دیکھئے اور پھر بتلائیے کہ حوالہ جات کی صحت کے بعد یہ نتیجہ صحیح ہے یا نہیں؟ اور پھر آپ یہ بتلائیں کہ یہ نتیجہ آپ کے معتقدات میں سے ہے یا مولوی یوسف صاحب کے مخترعات ہیں؟ ذیل کے دو حوالوں کو بھی دیکھ لیجئے گا۔ (۱) اراکین صوبہ پنجاب یاد رکھیں کہ یا علاوہ آپ پر حضرت امیر کی اطاعت اسیطرح واجب کر رہی ہیں جسطرح کہ خلفاء کی اطاعت واجب ہوا کرتی ہے۔ (دعوت حق ص۱۱) (۲) بعض لوگ ہماری امارت کو کہتے ہیں کہ میاں ان کی امارت تو سفری ہے۔ جیسے سفر میں امیر ہوتا ہے۔ جب سفر ختم تو امارت ختم۔ یاد رکھو یہ دھوکا ہے ہماری امارت سفری کا یہ ہرگز مطلب نہیں۔ بلکہ ہماری امارت امارت شرعیہ ہے۔ جس کا ہونا ہر حال ضروری ہے (ص۱۱) پس زیادہ طولانی بات کی فرصت نہیں۔ مجھے اس جگہ کتاب کی تردید کرنا مقصود نہیں۔ ہاں میں نے کتاب کی عبارت اخذ کر کے آپکے سامنے رکھدی ہے۔ آپ

کتب خانہ ثنائیہ سرگودھا کے علمی جواہر پارے

اسلام کی نویں کتاب

اس میں نیک صحبت، زہد، وصیت اور موت کے ذکر اور وعید الٰہی، دوزخ، عذاب قبر، اللہ کے ڈر، توکل اور صبر، اور تقویٰ کا بیان ہے۔ قیمت ۱۲/

اسلام کی بارھویں کتاب

اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث، پانی کے پاک ہونے، اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کرکے استعمال کرنے میں، بول، منی، مذی وغیرہ احکام، چمڑے کی پاکیزگی کا، استنجا، وضو، جنبی اور حائضہ، جمعہ، میت اور مستحاضہ کے احکام ہیں۔

اسلام کی تیرھویں کتاب

کشتی پر اور یہود و نصاریٰ کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنے کے طریق، مسجد کے آداب، قبلے، [illegible] کی درستی، قرأت فاتحہ خلف الامام، [illegible] کے مسائل، رفع یدین فی الصلوٰت کے اختلافات کے بقیہ مسائل۔ قیمت ہے

اسلام کی دسویں کتاب

حضرت آدم سے لے کر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج ہیں۔ خلفائے اربعہ اور بنو امیہ، امام حسنؓ و امام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات درج ہیں۔ اپنی نظیر آپ ہے۔ قیمت ہے

اسلام کی چودھویں کتاب

مسافر، سوار کی نماز، اور سفر و حضر کی حد تعیین ایام، ابر او بارش کے دن میں نماز کا حکم اور غسل وغیرہ کے احکام و خطبہ چاند کے احکام، سوگ و ماتم، کفن دفن، تکبیرات، جنازہ علی الغائب، قبر کے حالات، زیارت قبور، اور میت کے ایصال ثواب، زکوٰۃ کے احکام اور زکوٰۃ کے مصارف وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ہے

بیان

یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح، معجزات ابن مریم اور وفات و حیات عیسیٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے، احبار و رہبان کے عقائد باطلہ کی تردید ہے۔ قیمت ہے

اسلام کی گیارھویں کتاب

عقائد اسلام، توحید، ثبوت نبوت و حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت و عظمت انبیاء علیہم السلام، ثبوت قیامت، رد تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء درج ہیں۔ قیمت ہے

صراط المستقیم

اس میں سورہ انفال و توبہ کے حقائق و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ جو مسلمانوں کیلئے ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے۔ از خواجہ عبد الحی فاروقی استاد التفسیر جامعہ ملیہ دہلی۔ قیمت ۶/

عبرت

سورہ یوسف کی تفسیر جو نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کا مرقع ہے۔ از خواجہ عبد الحی دہلوی۔ قیمت ہے

الغفاری۔ حضرت ابوذر غفاریؓ کے حالات۔ قیمت ہے

بصائر

اس میں بنی اسرائیل کے ان واقعات و حوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہوا ہے۔ نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲/

سبیل الرشاد

مجلس شوریٰ کی ترتیب، ارکان کے انتخاب اور صدر جمہوریہ اسلام کے شرائط و اختیارات پر بحث کی گئی ہے۔ خلفائے راشدین کا نظام حکومت بتایا گیا ہے۔ قیمت ۱۰/

مایوسی کا علاج

بچپن کی غلط کاریوں اور جوانی کی بے اعتدالیوں سے قوت مردمی کھو کر مایوس نہ ہو جئے

ہماری مشہور عالم **اکسیر حیات بوٹی** (رجسٹرڈ)

آپ کو قابل فخر مرد بنا دے گی۔ مادہ تولید اس کثرت سے اور اس قدر طاقتور پیدا ہوگا کہ چند دنوں میں اندھیرے گھروں میں اولاد پیدا ہو کر گھر کی خوشی اور رونق بڑھ جائے گی

[illegible]

[illegible] کیا جائے تو عضو مخصوص کی [illegible] قیمت ۵/ (آج ہی طلب فرمائیے)

[illegible] فاروقی میڈیکل ہال رجسٹرڈ [illegible] پور [illegible]

برہان

سورہ نور کی عالمانہ و محققانہ تفسیر [illegible] امت اسلامیہ کے لئے [illegible] از خواجہ عبد الحی صاحب فاروقی [illegible] قیمت ہے (ایک روپیہ)

ذکریٰ

یعنی پارہ عم کی عالمانہ تفسیر جس میں جزا و سزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے [illegible] علمی مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ [illegible] قیمت ۶/

ہمارے رسول
آنحضرتؐ کے مختصر حالات زندگی۔ چھوٹے بچوں کے لئے۔ قیمت ۵ر

جامع الترمذی دو جلد
یہ کتاب حدیث صحاح ستہ ہی میں شمار ہے۔ بلکہ درس میں بھی داخل ہے۔ فہرست ابواب رسالہ اصول حدیث شمائل و نفع قوت مغتذی و حاشیہ جدیدہ کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت [illegible]۔

مظاہر حق
یہ مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ ہے جو مولوی محمد قطب الدین خان مرحوم محدث دہلوی نے کیا ہے۔ اور ہر ایک حدیث کے مطالب اور معنی کو خوب اچھی طرح سے واضح اور مدلل بیان کر کے حضرت شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی مہاجر مکی کی نظر سے گزرا ہے۔ اسکی چار بڑی ضخیم جلدیں ہیں۔ قیمت عسہ

حزب الاعظم
از ملا علی قاری (صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) زیر متن ترجمہ اردو۔ حاشیہ پر اوراد کی برکات کی کامل تفسیر بزبان اردو۔ آخر میں مکمل نماز وغیرہ حاشیہ۔ قیمت ۸ر

خلفائے اربعہ
آنحضرت صلعم کے چاروں خلیفوں کے حالات زندگی اور ان کے عہد حکومت کے اہم واقعات بالکل آسان اور مختصر پیرایہ میں بیان کئے ہیں۔ قیمت ۸ر

حزب المقبول
قرآن و حدیث کی دعاؤں کا مجموعہ۔ اس میں [illegible] مترجم اس کا ہر اہل حدیث گھر میں رہنا نہایت ضروری ہے۔ قیمت ۸ر

کنز المرکبات حصہ اول
یہ کتاب مصنف کنز المجربات کی محنت وکاوش کا نتیجہ ہے۔ جس میں مصنف علام نے تمام امراض انسانی کے متعلق وہ تیر بہدف نسخہ جات درج کئے ہیں جو کنز المجربات میں اندراج سے رہ گئے تھے۔ اسکے علاوہ [illegible]سے مرکبات مثلاً مختلف قسم کے حلوے، سفوف، طلاء، جوارشیں، [illegible]ن، خمیرے، مفرحات اور عرق، شربت وغیرہ کے بے نظیر نسخہ جات تحریر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض نسخے جو عموماً سینہ بسینہ چلے آتے ہیں مصنف موصوف نے بڑی محنت وجانفشانی سے حاصل کئے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں جو عربی، فارسی کی ضخیم طبی کتب میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے عوام کی رسائی اُن تک مشکل ہے۔ یہ کتاب طبیبوں اور دیگر شوقین حضرات کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ نہایت عمدہ۔ سائز ۱۸x۲۲/۸ ضخامت ۴۰۸ صفحات۔ قیمت عہ (دو روپے)

ملنے کا پتہ:- مینجر اہلحدیث امرتسر

تفسیر واضح البیان اردو
مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ یہ گو صرف سورۃ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقت میں اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم [illegible] کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث [illegible] درج کی گئی ہے۔ کتابت۔ طباعت۔ کاغذ نہایت عمدہ۔ سائز ۲۰x۳۰/۸ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد [illegible]۔ مجلد [illegible]

حمائل شریف مترجم
ترجمہ با محاورہ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی۔ اس کی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ مجلد چرمی عہ

قرآن شریف مترجم
از مولانا شاہ رفیع الدین [illegible] حاشیہ۔ مجلد چرمی۔ ہدیہ [illegible]

تفسیر موضح القرآن
مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب۔ اس قدر جامع اور مختصر تفسیر کسی نے نہیں لکھی۔ قیمت [illegible] (چار روپے)

جیبی حمائل شریف مترجم
خوبصورت اور صحیح ترین۔ مجلد پارچہ ۸ر

تخریج ہدایہ عسقلانی
[illegible] درج ہے۔ اس کتاب میں [illegible] بتایا گیا ہے۔ [illegible] حافظ ابن حجر عسقلانی۔ لکھائی [illegible] عمدہ۔ قیمت [illegible]

تجرید البخاری مجلد
اس میں صحیح بخاری کی تمام حدیثیں بحذف مکررات جمع کر دی گئی ہیں۔ کتاب بڑا کے صفحات کے [illegible] ہیں۔ [illegible] ابواب کے [illegible] ترجمہ سلیس اردو [illegible] دیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت [illegible]

ریاض الصالحین
عربی سطریں زیر و زبر سمیت تنگ چھپائی ہوئی۔ ہر سطر کے نیچے اس سطر کا ترجمہ اور حاشیہ مولانا [illegible] صاحب [illegible] اہل حدیث [illegible] ہر اہل حدیث [illegible] کرنی چاہئے۔ [illegible]

نوٹ
مندرجہ بالا کتابوں کی اصل قیمت بیان درج کی گئی ہے [illegible] ان کے علاوہ [illegible] ہوگا۔

مینجر اہلحدیث امرتسر

پاکٹ بک
[illegible]

[illegible]
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

[illegible]
علم خریداروں سے [illegible]
ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ [illegible]
فی پرچہ [illegible]

اجرت اشتہارات کا فیصلہ
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۴ — نمبر ۴۱

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

خادم دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

ابوالوفاء ثناء اللہ — مدیر مسئول

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

امرتسر ۱۲۔ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۰۔ اگست ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

رسم و رواج دیر

(از جناب عبدالرزاق صاحب سیدابن عمر بمبئی)

ہندوستان میں عام ہے رسم و رواج دیر
اس میں ہوا ہے شرک بدستور ہے ابھی
وہ بھی ہے جن کے دین کی توحید ہے اساس
جھکتے ہیں خانقاہ میں تربت پہ اُن کے سر
انجار کو پکارتے رہتے ہیں بیگڑی
جاتے ہیں لوگ اُن کی نمازوں کو [illegible]
اسلاف کے طریق کے [illegible]
[illegible]

صدیوں سے گرچہ اُس پہ فضا بابِ حرم
بجتے ہیں جابجا کہیں [illegible] کہیں [illegible]
ہیں چند قبور بہت [illegible]
ہوتی ہے [illegible] کی حکمت [illegible]
دل سے بھلا چکے ہیں وہ اللہ کا کرم
ہوتی ہے آگ اُن کی [illegible] میں [illegible]
پڑتا ہے برخلاف سلف [illegible]
[illegible]

[illegible]

انتخاب الاخبار

امرتسر ۱۵۔ اگست ۱۹۳۷ء

——— امرتسر میں آج (۱۴۔ اگست) تک بارش نہیں ہوئی۔ گرمی پھر بڑھ گئی ہے۔ پنجاب کے دیگر اضلاع سے بھی بارش کی اطلاع نہیں ملی۔ (ناظرین بارش کے لئے دعا فرمائیں)

——— منشی فخرالدین صاحب ملتانی جن پر قادیان میں مسمی عزیز احمد نے حملہ کیا تھا گورداسپور ہسپتال میں فوت ہو گئے۔ حملہ آور پر مقدمہ دائر ہے۔ جو گورداسپور میں زیر سماعت ہے۔

——— میسور میونسپل کمیٹی نے اپنے سکولوں میں بندے ماترم کا گیت گانے کا حکم دیا ہے۔

——— صوبہ سی۔پی کی وزارت نے صوبہ میں مکمل طور پر شراب کی بندش کا فیصلہ کر دیا ہے۔ یورپین مستثنیٰ رکھے گئے ہیں۔

——— سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ دریائے گنگا کے سیلاب سے ضلع غازی پور کے ۲۰۰ دیہات کو نقصان پہنچا ہے۔ فصلیں بالکل تباہ ہو چکی ہیں۔ حکومت کی طرف سے امداد کیلئے دو ہزار روپے منظور کر دئیے گئے۔

——— سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ حکومت پنجاب کا سیکرٹریٹ اور اس سے ملحقہ دفاتر ۴۔ اکتوبر کو شملہ سے بند ہو کر ۹۔ اکتوبر کو لاہور کھل جائیں گے۔

——— کلکتہ ۱۴۔ اگست۔ یوم انڈیمان منانے کے سلسلے میں ایک جلوس نکالا گیا۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ سو کے قریب زخمی۔ اور پچاس کو گرفتار کیا گیا۔

——— جموں۔ ۱۵۔ اگست۔ گاؤکشی کا سلسلے میں ہندوؤں اور سکھوں کا ایجی ٹیشن ہنوز جاری ہے۔ ۱۴۔ اگست کو ہندو عورتوں کا ایک جلوس نکلا۔ جس پر لاٹھی چارج کیا گیا۔

——— حکومت ترکی نے ترکی کے مختلف شہروں کو خوبصورت بنانے کے احکام جاری کر دئیے ہیں۔

——— حکومت مصر مغربی سرحد پر اٹلی کی طرف سے حملہ کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے سرحد پر جدید قلعے تیار کرا رہی ہے۔

——— حکومت یمن نے فوجی مدارس کے قیام کیلئے احکام جاری کر دئیے ہیں۔

——— وزیرستان سے بہت سے فوجی کیمپ واپس آ گئے ہیں۔

اصول فقہ

یہ کتاب مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ کی جدید تصنیف ہے۔ جس میں علم "اصول فقہ" کی تعریفات اور مختصر اصول درج ہیں۔ کتاب کیا ہے کوزے میں دریا کی مثال ہے۔ جو طالب علم اسکو یاد کریگا اس کو اصول فقہ کی اصطلاحات بلکہ اصول بھی یاد ہو جائیں گے۔ اس کے بعد مفصلات کا پڑھنا اس کو آسان تر ہو جائیگا۔ اصل قیمت ۱؍ ایک روپیہ کے بجائے ۲؍ ۔ محصول علاوہ

منیجر اہلحدیث امرتسر

ناظرین مطلع رہیں

ماہ اگست میں جن خریداروں کی قیمت ختم ہے ان کی طرف سے ۲۷۔ تاریخ تک قیمت اخبار۔ مہلت یا انکار کی اطلاع موصول نہ ہوئی ان کے نام آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ (منیجر اہلحدیث)

مضامین آمدہ | مولوی نور الٰہی صاحب ۲ عدد۔ حکیم عبد السلام صاحب۔ منظور احسن صاحب بی۔اے۔ محمد یاقوتی۔ محمد الدین۔ مولوی محمد داؤد صاحب۔ سید عبد السلام صاحب۔ مولوی مقبول احمد صاحب۔

غیر مقبولہ | علماء اہل حدیث سے فیصلے کا مطالبہ۔ مسجد میں بت کدے میں (نظم)، دعا دعا کیلئے (نظم) بے ثباتی عالم۔

(بقیہ متفرقات)

تصحیح | اہلحدیث بابت ۹ جمادی الثانی کے ضمن میں نمبر (۲) کی اطلاع غلط شائع ہو گئی ہے۔ اصل میں وہ اطلاع اہلیہ میاں بخش صاحب کشمیری کی تھی جو غلطی سے میاں عبید اللہ صاحب شائع ہو گئی۔

افسوس ہے کہ خاکسار کی اس غلطی سے میاں عبید اللہ صاحب اور ان کے عزیز و اقارب کو تکلیف پہنچی۔ (خاکسار محرر دفتر)

دعائے صحت | ایک دوست کی اہلیہ ضعف جگر میں مبتلا ہے۔ ناظرین اس کے حق میں دعائے صحت فرمائیں۔ راقم محمد جلال الدین از لودھیاں۔

النجم لکھنؤ | میں جب سے ضمانت کے متعلق حکومت کا آرڈر ملا ہے تب سے اپنے دوستوں سے صاف صاف یہ بتا چکے ہیں کہ ہم ذیل کی دو صورتوں کے سوا کسی اور تیسری صورت کو ہرگز نہ قبول کرینگے یعنی (۱) جس قدر زائد سے زائد ممکن ہو النجم کی توسیع اشاعت کیجئے۔

(۲) النجم اور عمدۃ المطابع پریس کا بقایا مطالبہ جسکی مقدار تین ہزار سے کہیں متجاوز ہے ادا فرمانے کی جدوجہد کیجئے ہمارے خیال میں اگر سب احباب انہیں دونوں صورتوں کو جامۂ عمل پہنا دیتے تو آج النجم کو یوں آپ سے شکوہ سنج نہ ہونا پڑتا۔ مگر افسوس کہ ہماری پیش کردہ دونوں صورتوں میں سے ایک صورت کو بھی (بعض احباب کے سوا) قابل قبول نہیں خیال کیا گیا۔ لیکن اب بھی وقت نہیں گیا ہے۔ اگر سب دوست مل کر النجم کیلئے دو دو جدید خریدار بھی فراہم کر دیں اور جن احباب کے ذمہ بقایا مطالبہ واجب ہو ادا کر دیں تو آج ہی النجم ضمانتی رقم حکومت کے خزانہ میں داخل کر کے پھر اسی آب و تاب کے ساتھ شائع ہو سکتا ہے۔

(منجانب خادمان جریدہ النجم لکھنؤ)

غریب فنڈ | میں سابقہ ہے۔ متفرق ہمہ ہے نمبر (۵۰) صدر الدین ... جلد ہے۔ ... کے نام اہلحدیث ایک سال کیلئے جاری کیا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۲ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ

بلاغ کا باطل گو نامہ نگار

امت مسلمہ امرتسر کا غیر اسلامی وعظ

(۲)

امرتسر کی منکرۂ حدیث جماعت اپنا نام امت مسلمہ رکھتی ہے مگر اس کی تحریروں اور تقریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس بابرکت نام سے بھی اسی طرح بیزار ہے جس طرح حدیث نبوی کے نام سے۔ چنانچہ ایک دفعہ انہوں نے اپنے برہمو سماج ہونے کا اعلان بھی کیا تھا۔ بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو برہما (قوم) بھی لکھ مارا ہے۔ حال ہی میں انکے باطل گو نامہ نگار نے اپنی شوخ نگارانہ عادت کے ماتحت رسالہ "بلاغ" بابت اگست رواں میں مسلم فرقوں اور علمائے اسلام کو کوستے ہوئے مسلمانوں کو بحیثیت قوم دیکھنے اور سننے سے بھی بیزاری کا اعلان کیا ہے۔ ہمیں ایسے نامہ نگاروں پر کچھ تعجب نہیں کیونکہ یہ لوگ اپنے خیال میں تمام علمائے اسلام اور بزرگان دین کو بیک جنبش قلم جاہل، مخرب دین، طالب دنیا، صاحب البطن قرار دیا کرتے ہیں ان کی طرف سے ایسے ایسے القاب سن کر ہمارے منہ سے بے ساختہ نکل جاتا ہے ؎

کسے نماند کہ دیگر بتیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

ان لوگوں کی کوشش ہی یہ ہے کہ مسلم قوم بحیثیت مسلم دنیا سے مٹ جائے۔ ان کے نزدیک مسلم سے مراد کسی خاص قوم کا فرد نہیں بلکہ ہر وہ شخص جو خدا کو ماننے والا ہے وہ مسلم ہے خواہ وہ کسی شکل و شباہت میں ہو مسجد میں جاتا ہو یا مندر میں گردوارے میں جاتا ہو یا کلیسا میں۔ مگر خدا کو یاد کرتا ہو۔ چنانچہ نامہ نگار مذکور نے اپنے اس دعوے پر آیۂ کریمہ قَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ (الآیہ) پیش کر کے اس کا ترجمہ و تفسیر یوں کی ہے۔

"یہود و نصاریٰ کا قول ہے کہ جنت میں یہود و نصاریٰ کے [illegible] سب [illegible] کی باتیں ہیں [illegible] ان کے اس لاطائل قول کی دلیل کیا ہے ہرگز نہیں بلکہ ہر شخص جو خدا کے آگے اپنا سر جھکائے اور وہ لوگوں کے ساتھ نیکی کرے۔ خدا کے ہاں اس کا اجر ہے اور ایسے لوگوں کو کوئی خوف و ہراس اور مایوسی نہ ہوگی۔

قرآن نے یہود و نصاریٰ کی محض ایک مثال دی ہے، لیکن اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ یہود و نصاریٰ کی جگہ اگر مقلد، غیر مقلد، شیعہ، حنفی، وہابی یا قادیانی کا لفظ رکھ دیا جائے تو ٹھیک یہی قول ہمارے لئے موزون نہ ہوگا۔ پھر اس قول سے ہم کو کیا سبق ملا۔ یاد رکھو یہ قول معمولی شخص کا قول نہیں ہے کہ ہم اس کو ٹال جائیں۔ وہ تو ایسی ہستی کا قول ہے جو ہماری رگ رگ سے واقف ہے خدا کے آگے سر جھکانے والا اور لوگوں پر احسان کرنے والا خواہ وہ عرب ہو یا ایرانی، انگریز ہو یا ہندوستانی، چینی ہو یا جاپانی، پارسی ہو یا یہودی ویسا ہی بہشت کا حقدار ہے جیسا کہ وہ طرفہ معجون مرکب قوم جو نہ ہندی ہے نہ ترک نہ جرمن ہے نہ فرانسیسی، جس کی کوئی ملکی معاشرت، تہذیب لازم نہیں، یعنی وہ مذہبی قوم جو مسلمان کے نام سے مشہور ہے۔ جس کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ وہ عرب بننے کی کوشش میں نہ عربی بنتا ہے اور نہ غیر عربی، اور آخر میں اسی مذہبی جنون میں مبتلا پایا جاتا ہے جس میں دنیا کے سارے مذاہب باطل مبتلا ہیں کہ ہوائے ان کے دنیا اور آخرت میں کسی دوسرے کو بہشت کا حق نہیں۔ یہی مذہبی جنون ہے جس کا ادنیٰ کرشمہ "فسادًا فی الارض" اور آخر میں وہی تعصب تنگ ذات ہے دنیا کو امن و راحت کی امید ہو [illegible] قومی عناصر میں سب سے زیادہ خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے۔"

(بلاغ امرتسر بابت اگست ۱۹۳۷ء)

ناظرین! مقدمہ باطلہ کو قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں دیکھیں [illegible]

[illegible] وَ عَنْ [illegible]

ل۔ پنجاب میں کچھ لوگ رہتے ہیں جو کسی خاص مذہب کے پابند نہیں۔ ان کا اصول ہے کہ [illegible] اور [illegible] چنانچہ [illegible] رسالہ بلاغ بابت ماہ [illegible] کر چکے ہیں۔ (اہلحدیث)

[illegible]

يُبَيِّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۔ (پ ۵ - ع ۱۴)

(۲) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۔ (پ ۵ ع ۱۶)

(۳) اِتَّبِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۔ (پ ۸ ع ۱)

(۴) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۔ (پ ۲۶ - ع ۵)

ترجمہ آیات (۱) جو شخص راہِ راست کے ظاہر ہوئے پیچھے پیغمبر سے کنارہ کش رہے اور مسلمانوں کے رستے کے سوا (دوسرے رستے) ہو لے تو جو (رستہ) اس نے اختیار کر لیا (ہے) ہم اسکو اسی رستے چلائے جائیں گے اور (آخرکار) اسکو جہنم میں (لے جا) داخل کرینگے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

(۲) مسلمانو! اللہ پر ایمان لاؤ اور اسکے رسول (محمد) پر اور اس کی کتاب (قرآن) پر جو اس نے اپنے رسول (محمدؐ) پر اتاری ہے) اور ان کتابوں پر جو (قرآن سے) پہلے (دوسرے پیغمبروں پر) اتاریں اور جو شخص اللہ کا منکر ہوا اور اس کے فرشتوں کا اور اسکی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور روزِ آخرت کا تو وہ (راہ راست) سے بڑی دور بھٹک گیا۔

(۳) (لوگو!) یہ قرآن) جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر اترا ہے اسی (کی ہدایت) پر چلے جاؤ خدا کے سوا (اپنے بنائے ہوئے) کارسازوں (سرپرستوں) کی پیروی نہ کرو۔

(۴) اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کئے اور (قرآن) جو محمدؐ پر نازل ہوا ہے اس پر (بھی) ایمان لائے اور وہ برحق ہے خدا نے ان کے گناہ اُن پر سے اتار دیئے اور ان کی (دینی دنیوی) حالت (بھی) درست کر دی۔

مندرجہ بالا آیات پر غور کرنے سے یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ منزل قرآن کا منشا یہی ہے کہ مسلم قوم بحیثیت قوم کے دنیا میں زندہ رہے اور بزبانِ باطل گو اس کا مقولہ یہ نہ ہو۔ ؎

دَیر ہو یا طور ہو کعبہ ہو یا عرشِ بریں
ڈھونڈ ہی لیتا ہے تجھ کو جو ترا دیوانہ ہے

رسالہ "بلاغ" امرتسر انکارِ حدیث میں ایسا متوالا ہے کہ ہر منکرِ حدیث کا مضمون شائع کر دیتا ہے۔ خواہ اُس مضمون سے قرآن مجید کی صراحۃً تردید ہوتی ہو اس کا نام اُس نے تبلیغ دین اور اشاعت اسلام رکھا ہوا ہے ؎

ستعلم لیلیٰ ای دین تداینت
وای غریم فی التقاضی غریمھا

خواجہ صاحب دہلوی
بحیثیت
امیر المومنین

حضرات! انبیاء کرام علیہم السلام کا طریق تبلیغ اور طرزِ سیاست یہ تھا کہ وہ سب سے پہلے بندگانِ خدا کو توحید خالص کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ اس کے بعد تمدنی امور کی اصلاح فرماتے۔ چنانچہ سید الانبیاء علیہم السلام کی زندگی کے حالات (مکی اور مدنی) قرآن مجید کی تعلیمات اور احادیث نبوی کی تشریحات سب ہمارے بیان کی تصدیق کرتی ہیں۔ خلفائے راشدین کے زمانے میں بھی دستور رہا۔ یعنی جرائم شرعیہ کے ارتکاب پر حدود جاری ہوتی تھیں۔ جس فعل کو صاحب شرع نے جرم نہیں قرار دیا اُس کو بحکم نبوی فدعونی ما ترکتکم (الحدیث) چھوڑ دیا جاتا تھا۔ مگر خواجہ صاحب دہلوی کی (خیالی) حکومت امارت اور سیاست سب سے نرالی ہے آپ نے اعلان کیا ہے کہ میں امیر المؤمنین بن جاؤں تو انگلیوں سے گلاس پکڑنے والوں کو سزا دوں آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

"میری حکومت ہو تو میں اُن عورتوں اور مردوں کو جو پانی پینے کے گلاس کو انگلیاں اندر ڈال کر اٹھاتے ہیں سربازار کوڑوں سے پٹوایا کروں۔ اور اگر زیادہ اقتدار حاصل ہو تو میں ایسے لوگوں کی انگلیاں کٹوا دوں اور اگر دونوں اختیار نہ ہوں تو ہر آبادی میں ایک ایک آدمی مقرر کروں جو روزانہ پکار پکار کر عورتوں اور مردوں کو بتایا کرے کہ حضور امیر المؤمنین کافر غیر المقلدین معتوب وہابین طلسم کشائے مغضوبین و ضالین حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کا حکم ہے کہ جو شخص پانی پینے کے کٹورے یا گلاس یا لٹیا کے اندر انگلیاں ڈالکر اٹھائیگا اس کو اس دنیا میں بھی سزا دی جائے گی اور جیل کے بھوت اس کے سر پر مسلط کر دیئے جائیں گے۔ اور عاقبت میں بھی اگر وہ جنت میں گیا تو اس کو پینے کا پانی نہیں دیا جائیگا۔ اور دوزخ میں گیا تو اس کے ہاتھ روزانہ کاٹے جائیں گے۔ اور موگروں سے کچلے جائیں گے اور پھر پیدا کئے جائینگے اور پھر کچلے جائیں گے۔"

(منادی دہلی ص ۹ - ۱۶ اگست ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث یہ سارا مضمون اپنی نوعیت میں اس قابل ہے کہ اس کا چربہ اتار کر ہندوستان کے مدعیان امارت خصوصاً مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری امرتسری اور خواجہ صاحب کے دوست مرزا محمود احمد امیر المؤمنین قادیانی کو بھیجا جائے تاکہ وہ بھی اپنے حلقہ امارت میں اس پر عمل درآمد کریں۔

اگر کوئی اہل ظاہر یہ سوال کرے کہ یہ فتویٰ اور یہ سزا نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں نہ کسی اسلامی حکومت میں اس کا ثبوت ملتا ہے پھر خواجہ صاحب نے

یہ سزا کہاں سے ایجاد کی ہے۔ اس کا جواب خواجہ صاحب کی عبارت مذکورہ ہی سے مستنبط ہو سکتا ہے جہاں آپ نے اپنے نام کے ساتھ یہ الفاظ لکھے ہیں:۔

حضور امیر المؤمنین کا فر غیر مقلدین
معتوب وہابیین (وغیرہ)

حضرت خواجہ صاحب کے یہ القاب ہی بتا رہے ہیں کہ آپ شرع اور شرعیات کے پابند نہیں ہیں بلکہ آپ کا قول ہے ؎

نہ پیروئ قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

قادیانی مشن

عمر مرزا

کسی نے اونٹ سے کہا کہ آپ کی گردن تو بڑی ٹیڑھی ہے۔ بولا "یاروں کی کونسی کل سیدھی ہے۔"

مرزا صاحب کے سوانح حیات (الہامات اور عام حالات) کی مثال بھی یہی ہے۔ آپ کے الہامات تو بجائے خود رہے آپ کی عمر میں بھی وہی ٹیڑھا پن ہے جو اونٹ کی گردن میں ہے۔ مرزا صاحب کے الہامات نے جماعت مرزائیہ کو جس قدر پریشان کر رکھا ہے سردست اس کا ذکر چھوڑ دیجئے۔ صرف عمر مرزا نے اس مقدس جماعت کو بالکل اسی شخص کی طرح حیران و پریشان کر دیا ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہے:۔

كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ
فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ ط

حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب نے خدا سے الہام پاکر اپنی عمر ۷۴ سال سے ۸۰ سال تک بتائی تھی مگر ابھی آپ ستر سال تک بھی نہ پہنچے تھے کہ داعئ اجل کو لبیک کہنا پڑا۔

اس کے بعد بات بنانے والے مریدوں کو بڑی پریشانی لاحق ہوئی اور ایسا ہونا بھی چاہئے تھا۔ اگر یہ لوگ ہم سے مشورہ کر لیتے تو ہم ان کو عرب کے مشہور شاعر متنبی کا ایک شعر سنا دیتے جو ان کو ہر جگہ کام دیتا وہ شعر یہ ہے ؎

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
ومن عهدها ان لا يدوم لها عهد

یعنی بقول شاعر متنبی محبوبہ کی وعدہ شکنی حقیقت میں وعدہ شکنی نہیں کیونکہ اس کے وعدے میں عدم ایفاء داخل ہے!

اسی طرح مرزا صاحب کے ہر الہام میں عدم صداقت لازم ہے۔ اور منطق کا یہ قاعدہ کہ الشئ اذا ثبت ثبت بلوازمہ مشہور ہے۔ مرزا صاحب کے اس الہام کو جو اُن کی عمر سے متعلق ہے آپ کے مریدین باصفا سچا ثابت کرنے کے لئے جو کوششیں پہلے زمانے میں کر چکے ہیں، ان کو ہم اس جگہ نظر انداز کرتے ہیں۔ حال ہی میں جو کوشش دونوں جماعتوں کی طرف سے کی گئی ہے وہ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جس سے الہام کی صداقت تو کیا ہی ثابت ہوگی البتہ اس سے تصرف قدرت ضرور ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ قادیان کے سرکاری گزٹ (الفضل) مورخہ ۸ اگست میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب ۱۴۔ رمضان ۱۲۴۷ھ (مطابق ۱۷۔ فروری ۱۸۳۲ء) کو پیدا ہوئے اور آپ کا انتقال ۹۔ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ (مطابق ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء) کو ہوا۔ اس حساب سے آپ کی عمر ۷۶ سال عیسوی ہوئی (بہت خوب!)

تصرف قدرت ملاحظہ ہو کہ اسی تاریخ (۳۰۔ اگست) کے پیغام صلح لاہور میں اس کے خلاف یوں لکھا ہے کہ جب آپ (مرزا صاحب) ۵۵ سال کی عمر کو پہنچے تو ۱۸۹۰ء آگیا۔

اس سے معلوم ہوا ۱۸۸۹ء کے آخر میں آپ کی عمر ۵۵ سال تھی اور ۱۸۹۰ء کے ابتدا میں آپ نے اپنی عمر کے ۵۶ ویں سال میں قدم رکھا۔ اب آپ کی تاریخ وفات مئی ۱۹۰۸ء تک مزید ۱۷ سال ۵ ماہ ملاکر کل عمر ۷۳ سال ۵ ماہ ہوئی۔ اگر تغلیباً ۷۴ سال ہی فرض کر لیں تو بھی یہ عدد مرزا صاحب کی پیشگوئی (متعلقہ عمر خود) کی تردید کرنے کو کافی ہے۔ الفضل کے نامہ نگار نے قمری حساب سے مرزا صاحب کی عمر ساڑھے اٹھتر (۷۸½) سال ثابت کی ہے۔

احمدی دوستو! مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں حکم و عدل بن کر آیا ہوں اور تم بھی انکو ایسا ہی مانتے ہو۔ پھر ان کے فیصلے سے سرتابی کرنے کو بے ایمانی منافقت اور غداری وغیرہ بھی سمجھتے ہوگے۔ چنانچہ پیغامیوں کے مقابلے میں مرزا صاحب کے اقوال کو بطور حجت پیش کر کے ان کو قائل کرتے ہو۔ جیسا کہ آج کل مصری نزاع میں اقوال مرزا ہی کی بھرمار ہو رہی ہے۔ آؤ ہم بھی مرزا صاحب ہی سے اس نزاع کا فیصلہ کرائیں۔ تاکہ ہمیشہ کے لئے آپ لوگوں کے ساتھ ہمارا تصفیہ ہو جائے۔ سنئے! مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

یہ عجیب اتفاق ہے کہ میری عمر کے چالیس سال پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آن پہنچا تب خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعے سے میرے پر ظاہر کیا کہ تو اس (چودھویں) صدی کا مجدد اور صلیبی فتنوں کا چارہ گر ہے۔

(تریاق القلوب طبع اول صفحہ ۱)

مرزا صاحب کا انتقال ماہ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ میں ہوا۔ اب اگر چالیس سال کے ساتھ تیئس ۲۳ یا (تمہاری رعایت کو ملحوظ رکھ کر) چوبیس ۲۴ ہی ملا لیں تو آپ کی عمر کل ۶۴ سال ہوتی ہے۔

اس فاضل بحث کی صحت مدرسہ احمدیہ کے سابق ہیڈ ماسٹر شیخ عبدالرحمان صاحب مصری سے پوچھیں پھر دیکھیں کہ حکم و عدل کا فیصلہ کیا صحیح ہے ؎

جماعت امامیہ دہلی

اور

اہل حدیث کا مناظرہ

جماعت امامیہ نے موضع ڈھنڈیاں. ضلع فیروزپور پنجاب میں تبلیغی جلسہ کرنے کا اعلان کیا اور ساتھ ہی جماعت اہل حدیث کو مناظرے کا چیلنج بھی دیا۔ اعیان اہل حدیث دل سے اس مناظرہ کے متمنی تھے۔ اس لئے انہوں نے بڑی خوشی سے اس چیلنج کو قبول کیا۔ مقامی علماء کے علاوہ مولوی عبدالعزیز صاحب ملتانی اور مولوی احمدالدین صاحب گکھڑوی بھی اس مناظرہ میں شریک ہوئے۔

اہل حدیث کی طرف سے مناظر مولوی احمدالدین صاحب مقرر ہوئے اور امامیوں کی طرف سے حافظ عبدالستار صاحب (امام جماعت) خود مناظر بنے۔

اہل حدیث مناظر نے حسب قاعدہ علم مناظرہ حافظ صاحب سے درخواست کی کہ اپنا دعویٰ بیان کریں یعنی دوسرے الفاظ میں یوں کہا کہ آپ اپنی امامت کی نوعیت بیان کریں تاکہ ہم غور کرسکیں کہ آپ کا دعویٰ امامت کہاں تک صحیح ہے۔ اسکے جواب میں حافظ صاحب نے یہی کہا کہ آپ اعتراض کریں تو ہم جواب دینگے۔ آخر بہت سی قیل وقال کے بعد اہل حدیث مناظر نے کہا کہ آپ اپنے خطبہ صدارت جلسہ منعقدہ دہلی میں لکھتے ہیں کہ میری امامت ماننے کے بغیر نجات نہیں ہوسکتی۔ ایسا دعویٰ تو امامتِ نبوت کا مدعی کیا کرتا ہے۔ دوسرے درجے پر امامت یعنی حکومت ہے اس کے لئے امام میں سیاسی اقتدار کا ہونا شرط ہے یعنی امام میں اتنی قدرت ہو کہ وہ مجرموں کو شرعی سزائیں دے سکے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ اس وصف سے خالی ہیں پھر آپ کا ایسا دعویٰ کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔

حافظ صاحب نے جواب میں کہا کہ ہمارا دعویٰ دوسری قسم کی امامت کا ہے۔ مگر ابتدا میں سیاست لازم نہیں ہؤا کرتی۔ اس کے علاوہ آپ نے مسئلہ امامت کے اثبات میں بہت سی حدیثیں پڑھیں۔ جن میں محض اس بات کا ذکر ہے کہ مسلمانوں کے لئے کوئی امام یا امیر ہونا چاہئے۔

جواب الجواب دیتے ہوئے اہل حدیث مناظر نے کہا کہ پھر سردست آپ کی امامت مالِ زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے ہے اگر زکوٰۃ دینے والے انکاری ہو جائیں تو آپ اُن کا کچھ نہیں کرسکتے۔

اس کا جواب امامیہ مناظر نے کچھ نہیں دیا۔ ہاں اُن کے اتباع فساد پر آمادہ نظر آتے تھے مگر پولیس کے حسنِ انتظام سے فساد تک نوبت نہیں پہنچی۔ الحمدللہ کہ اس مناظرے کا اثر غیر جانبدار افراد پر بھی بہت اچھا ہؤا۔ (راقم عطاءاللہ لکھوی)

سلہ ساری عبارت اصل الفاظ میں "اہلحدیث" مؤرخہ ۹ میں صفحہ پر درج ہوچکی ہے۔ ناظرین ایک نظر اسے پھر دیکھ لیں (اہلحدیث)

کھلی چٹھی

بنام ایڈیٹر "آریہ ویر" لاہور

توہینِ انبیاء کے ذمہ دار تم ہو یا نامہ نگار

مہاشہ صاحب! آپ کے اخبار میں ماسٹر لکشمن دہلوی کا مضمون شائع ہؤا ہے۔ اس میں یہ فقرات درج ہیں:-

"کئی جگہ نبیوں کو قتل کرنے تک کا الزام خاص گروہ پر لگایا گیا ہے۔ اس میں نبیوں سے مراد بعض مفسرین ان حیوانوں کی بھی لیتے ہیں۔"

(آریہ ویر ۱۴ جولائی ۱۹۳۷ء صفحہ ۹)

مہاشہ جی! ان فقرات میں آپ کے نامہ نگار نے اور آپ نے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کی توہین کی ہے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ کسی مسلمان مفسر نے ایسی تفسیر ہرگز ہرگز نہیں کی۔ یہ محض ماسٹر صاحب کے دل کا ڈھکوسلا ہے جو کروڑہا اہل اسلام کی دل آزاری کے لئے گھڑا گیا ہے۔

مہربانی کرکے یا تو کسی معتبر تفسیر اہل اسلام سے اس کا صحیح حوالہ دکھا دیں۔ ورنہ مسلمانوں کا حق ہوگا کہ وہ آپ کو اور نامہ نگار کو مجبور کریں کہ یہ الفاظ واپس لیں اور عام اہل اسلام سے تحریری معافی مانگیں کیونکہ کسی مقدس ہستی کی توہین نہایت سنگین جرم ہے اور یہی وہ باعث ہے جس نے کئی مسلمانوں سے بحالت اشتعال خلاف قانون حرکات کرائیں اور وہ نتیجے کے طور پر پھانسی کے تختے پر لٹک گئے۔

مہاشہ صاحب بہت جلد اس کی تلافی کریں ورنہ خطرہ ہے۔

نوٹ: اس مضمون کا مفصل جواب بذریعہ اخبار اہلحدیث دیا جائے گا۔ انشاءاللہ!

(راقم:- عبداللہ ثانی امرتسر)

تائید دردِ دل

محترم مولانا صاحب مرفیوضکم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ! اخبار اہلحدیث مورخہ ۹۔ جولائی ۱۹۳۵ء کے نوٹ "دردِ دل کا اظہار" پڑھ کر ایک عجیب کیفیت پیدا ہوئی۔ از راہ نوازش جماعت اہل حدیث کی ترقی کے لئے آپ بیش از بیش کوشش کیجئے۔ بسم اللہ کام شروع کیجئے۔ اللہ عزوجل آپ کی مدد کرے اور آپکے نیک ارادوں میں برکت اور کامیابی عطا کرے۔ آمین۔ فقط والسلام مع الاکرام۔ خاکساران (ماسٹر) محمد حسین جالی مرچنٹ امام الدین سوداگر چرم وزیر آباد۔ محمد اظہار حسین ٹیچر سکول دھونکل۔ غلام محی الدین میڈیکل پریکٹیشنر وزیر آباد

---

(۲) مکرمی حضرت مولانا سلمہ السلام علیکم!

عرصہ سے پرچہ "اہلحدیث" میں تنظیم اہل حدیث کے متعلق مضامین چھپ رہے ہیں مگر ابھی تک کا غذی گھوڑے دوڑائے جا رہے ہیں۔ اگر یہی حالت رہی تو معلوم نہیں کہ یہ کب تک رہے۔ ۹ جولائی کے پرچہ اہلحدیث میں مولوی محمد عبد اللہ صاحب کا مضمون نظر سے گزرا۔ ان کی تحریک نہایت عمدہ ہے۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آپ مہربانی فرما کر اللہ کا نام لے کر کام شروع کریں۔ امید ہے کہ آپ کی اس آواز میں اللہ تعالیٰ برکت کریگا۔ کام مشکل تو ہے مگر صبر سے کام ہوگا تو ثمرہ بھی بہت جلد عمدہ ملیگا۔ انشاء اللہ! میں اور باقی جماعت موضع بھامڑی کی ہر طرح آپ کی خدمتگار و ممد ہوگی۔ انشاء اللہ! آپ بہت جلد اس کام کو شروع کریں مگر خلوص سے کیونکہ اس میں تکالیف کا سامنا ضرور ہوگا۔ جسے آپ کو نظر انداز کرنا ہوگا۔ فقط والسلام۔ ۱-۳۵ راقم محمد یعقوب بھامبڑی ضلع گورداسپور

---

(۳) حضرت مولانا صاحب قبلہ دام اقبالہ السلام علیکم

دردِ دل کا اظہار متواتر اخبار اہلحدیث میں پڑھ رہا ہوں بہت افسوس ہوتا ہے کہ ہماری جماعت کی بے حسی اور سستی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ آپ نے قیادت جماعت کے واسطے اظہار آمادگی فرمایا ہے۔ جماعت کو واقعی آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ یہ کام بہت قبل ہو جانا تھا مگر زمانہ کی منحوس رفتار نے اس شربت کو زہر بنا دیا تھا۔ آپ برائے خدا اس کام کو ضرور اور جلدی شروع کر دیویں تاکہ ہم لوگ فیض یاب ہو کر کم از کم آپس میں اتفاق کر کے ایک متحد بن جاویں۔ خدا آپ کی مدد کرے۔ میں بھی انشاء اللہ حتی الوسع دامے درمے سے خدمت کرتا رہوں گا۔

نیازمند:- الیس فضل کریم سوداگر چرم ہنسا پوری ناگ پور۔

اہلحدیث | تبلیغ و اشاعت کا کام تو دفتر ہذا سے جاری ہے۔ اس کے بعد جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب نے بھی قدم اٹھایا ہے۔ جس کا اشتہار پرچہ سابقہ میں درج ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ کام کی نوعیت، احباب کیا چاہتے ہیں۔ اپنے اپنے منشاء سے اطلاع دیں۔

نوٹ) دوسری جماعتوں کا دستور ہے کہ ان کا اجتماع کام سے پہلے ہوتا ہے۔ جماعت اہل حدیث کا تجربہ ہے کہ ان کا کام اجتماع سے پہلے ہے۔ صحیح کیا ہے اور غلط کیا۔ اس بحث کو چھوڑئیے۔ سر دست یہ بتائیے کہ احباب کام کیا چاہتے ہیں؟

تائید حدیث

بجواب

تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید | پھر دینی امور میں جب وہ کوئی روایت کرتے تو کیوں نہ ان سے گواہ لئے جاتے۔ یہی حضرت شیخین کرتے تھے۔"

(اہلحدیث ۱۷۔ محرم)

تائید | قارئین کرام! مولوی صاحب کی تقریر کس قدر پریشان اور الجھی ہوئی ہے کہ آپ کو دعویٰ اور دلیل میں مطابقت کا بھی کچھ لحاظ و خیال نہیں ہے۔ آپ ثابت تو کرنا چاہتے ہیں عدم حجیت حدیث، اور دلیل حجیت حدیث کی دے رہے ہیں۔ عبارت مذکورہ بالا صاف دلالت کرتی ہے کہ جب حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے پاس کوئی شخص حدیث بیان کرتا تو وہ اس سے گواہ طلب کرتے۔ پھر اگر وہ گواہ پیش کرتا تو اس حدیث کو قبول فرما لیتے۔

یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ وہ گواہ پیش کرتا تب بھی حدیث کو ترک اور رد کر دیتے۔ کیونکہ اس تقدیر پر گواہ کا طلب کرنا لغو اور فضول ٹھہرتا ہے۔ پس اگر مولوی صاحب کا یہ بیان تسلیم کر لیا جائے تو بھی اس سے مطلقاً حدیث کا رد اور اسکو حجت نہ سمجھنا ثابت نہیں ہوتا بلکہ حجیت حدیث کا ثبوت ہوتا ہے۔ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی علمیت و فقاہت اور جلالت عظمت تدین و تقویٰ امانت و صداقت فضیلت و منقبت ظاہر و باہر ہے۔ ان دونوں جلیل الشان و رفیع القدر بزرگوں نے جب حدیثوں کو قبول کیا اور نہ صرف قبول ہی کیا بلکہ ان کو حجت شرعی سمجھا۔ اگرچہ دو گواہ لینے کے بعد ہی سہی۔ اس سے کم از کم یہ بات تو ضرور ثابت ہوئی کہ جس حدیث کو دو شخص روایت

کریں وہ یقیناً مقبول ہے۔ کیونکہ حضرت ابوبکر رضہ و عمر رضہ نے ایسی حدیث کو حجت و مقبول مانا ہے۔ اگر وہ قابل قبول و حجیت نہ ہوتی تو حضرات شیخین اسے کیوں قبول فرماتے۔ پس جو کوئی اس قسم کی حدیث کو نہ مانے وہ ان مقبول و مقدس ترین بزرگوں کے طریقہ سے الگ اور مخالف ہے۔

اور مولوی صاحب پہلے لکھ چکے ہیں کہ

"حضرات شیخین ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے جب کوئی صحابی روائت بیان کرتا تو وہ اس سے دو گواہ لئے بغیر نہیں چھوڑتے تھے؛

اب اسی سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ جب وہ صحابی اپنی روایت پر دو گواہ پیش کر دیتا تو یہ دونوں حضرات اس کو ضرور قبول فرماتے تھے اور یہیں سے یہ بات بھی ظاہر ہو جاتی ہے کہ صحاح ستہ اور دیگر کتب حدیث میں جتنی روائتیں موجود ہیں اُن میں سے جو جو روائتیں شیخین کے سامنے بیان کی گئیں وہ ضرور بالیقین مقبول ہیں اور بلا چون وچرا مقبول ہیں کیونکہ اُن پر بموجب تحریر و بیان مولوی اسلم صاحب دو گواہ پیش ہو چکے ہیں پھر ان کو درجۂ قبولیت حاصل ہوا ہے۔ اس لئے کہ یہ دونوں حضرات راوی حدیث سے دو گواہ ضرور لیتے تھے اگر دو دو گواہ اُن حدیثوں پر پیش نہ ہو چکے ہوتے تو وہ حدیثیں ان کتابوں میں درج نہ کی جاتیں بلکہ رد و متروک کر دی جاتیں اور ان کا وجود صحاح ستہ میں کیا بلکہ کسی معتمد و معتبر کتاب میں نہ ہوتا۔ اب پھر یہاں مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ "یہی حضرات شیخین کرتے تھے" اس جملہ سے بھی حجیت حدیث کا قوی ثبوت ہوتا ہے اور ہمارے بیان کی تصدیق و تائید ہوتی ہے اس لئے کہ کسی حدیث کی بابت مولوی صاحب نے یہ پیش نہیں کیا کہ فلاں حدیث جب ان کے سامنے فلاں صحابی نے بیان کیا۔ اور گواہ طلب کرنے پر اس نے پیش نہیں کئے لہذا وہ حدیث رد کر دی گئی۔ پس ثابت ہوا کہ بالضرور ہر حدیث پر دو گواہ گذر چکے ہیں اور افضل امت حضرت ابوبکر رضہ اور بعد ان کے حضرت عمر رضہ نے ایسی حدیث کو قبول فرمایا ہے کیونکہ شیخین کا (بقول مولوی صاحب) یہی کام تھا اور وہ ایسا ہی کرتے تھے۔ جس وقت مولوی صاحب ایسی حدیثوں کی فہرست پیش کرینگے جن پر دو گواہ پیش نہیں ہوئے تو اُس وقت ہم غور کریں گے۔ اور بتائیں گے کہ مولوی صاحب کا بیان صحیح ہے یا غلط؟ مولوی صاحب کو جلد از جلد ایسی حدیثوں کی فہرست پیش کرنا چاہیئے۔ صرف لکھ دینے سے کام نہیں چل سکتا۔ دیدہ باید۔

(باقی آئندہ)

تقلید واتباع

(ماخوذ از ترجمان القرآن حیدر آباد دکن)

(گذشتہ سے پیوستہ)

علامہ ابن عبدالبر نے اپنی کتاب جامع بیان العلم میں ایک مستقل باب اس موضوع پر لکھا ہے جس کا عنوان ہے۔ فساد التقلید ونفیہ والفرق بینہ وبین الاتباع۔ اس میں انہوں نے تقلید اور اتباع کے فرق پر خوب بحث کی ہے۔ لکھتے ہیں:-

"اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں ایک سے زیادہ مقامات پر تقلید کی مذمت کی ہے۔ مثلاً فرمایا۔ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ[1] حضرت حذیفہ اور دوسرے بزرگوں سے مروی ہے کہ اس آیت میں احبار اور رہبان کو خدا بنا لینے سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ لوگ خدا کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرنے لگے تھے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ انہوں نے خدا کی کتاب اور اسکے احکام سے بے پروائی اختیار کی اور اپنے احبار و راہبوں پر اتنا اعتماد کر لیا کہ جس چیز کو انہوں نے حلال ٹھیرا دیا اسے حلال اور جس کو حرام ٹھیرا دیا اسے حرام سمجھنے لگے۔

عدی بن حاتم کی روائت ہے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب حاضر ہوا تو میرے گلے میں صلیب لٹکی ہوئی تھی۔ حضور نے فرمایا اے عدی اسکو پھینک دے یہ بُت ہے۔ حضور اس وقت سورۃ براۃ تلاوت فرما رہے تھے۔ پڑھتے پڑھتے جب آپ اس آیت پر پہنچے اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ تو میں نے عرض کیا، یارسول اللہ ہم نے تو ان کو خدا نہیں بنایا۔ حضور نے فرمایا "ضرور بنایا ہے۔ کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ خدا نے جسے حرام ٹھیرایا اسے تمہارے احبار و رہبان حلال ٹھیرا دیتے ہیں اور تم اسے حلال مان لیتے ہو، اور خدا نے جسے حلال ٹھیرایا ہے وہ حرام کر دیتے ہیں اور تم اس کو حرام سمجھ لیتے ہو؟" میں نے عرض کیا یہ تو صحیح ہے۔ آپ نے فرمایا "بس یہی ان کی عبادت اور بندگی ہے[2]" ابوالبختری نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ اگر ان کے احبار اور رہبان ان سے کہتے کہ تم خدا کو چھوڑ کر میری عبادت کرو تو وہ انکی اطاعت نہ کرتے۔ مگر جب انہوں نے خدا کے حلال کئے ہوئے کو حرام اور اس کے حرام ٹھیرائے ہوئے کو حلال قرار دیا تو وہ اس باب میں ان کی اطاعت پر راضی ہو گئے۔ یہی چیز ربوبیت ہے۔ وکیع نے سفیان اور اعمش سے اور انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے اور انہوں نے ابوالبختری سے نقل کیا ہے کہ حضرت حذیفہ سے اس آیت پر سوال کیا گیا کہ نصاریٰ اپنے احبار اور رہبان کی عبادت کب کرتے تھے؟

[1] انہوں نے اپنے احبار (علماء) اور رہبان (مشائخ) کو خدا کی بجائے اپنا رب بنا لیا۔

[2] یہ حدیث امام احمد اور ترمذی میں تفصیل کے ساتھ آئی ہے

انہوں نے جواب دیا کہ عبادت تو نہیں کرتے تھے مگر ان کے حلال کو حلال اور ان کے حرام کو حرام ضرور مانتے تھے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ وَكَذٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلٰى أُمَّةٍ وَّإِنَّا عَلٰى آثَارِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِأَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ۔

اس طرح جب باپ دادا کی تقلید نے ان کو ہدایت قبول کرنے سے روک دیا تو انہوں نے رسولوں سے صاف کہہ دیا کہ إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهٖ كَافِرُوْنَ (ہم اس پیغام کو نہیں مانتے جسے تم لائے ہو) ایسے ہی لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ (البقرہ ۲۰)

وہ ایسا دن ہوگا کہ جن کی پیروی کی گئی ہے وہ اپنے پیروؤں سے برات ظاہر کریں گے اور اپنی آنکھوں سے عذاب دیکھ لیں گے اور ان کے درمیان سب تعلقات ٹوٹ جائیں گے اور پیروی کرنے والے کہیں گے کہ کاش ہم کو ایک موقع اور ملتا تو ہم ان سے اسی طرح تبری کرتے جس طرح انہوں نے ہم سے تبری کی ہے یوں اللہ ان کے اعمال ان کے سامنے لائے گا اور وہ پیکر حسرت بن جائیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ اہل کفر کی مذمت کرتے ہوئے فرماتا ہے
مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْ أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُوْنَ قَالُوْا وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عَابِدِيْنَ (انبیاء: ۵) ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ کیسی مورتیں ہیں جن کے تم گرویدہ ہو رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پرستش کرتے پایا ہے؟

اور دوسری جگہ ارشاد ہے:۔
وَقَالُوْا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا (الاحزاب: ۸)

اور انہوں نے کہا کہ خدایا ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی تھی اور انہی نے ہم کو گمراہ کیا؛

اس قسم کی آیات قرآن میں بہت ہیں جن میں باپ دادا اور سرداران قوم کی تقلید کو بُرا کہا گیا ہے۔ علماء تقلید کے ابطال میں انہی آیات سے استدلال کرتے ہیں اور اس امر کا لحاظ نہیں کرتے کہ یہ آیات جن لوگوں کے حق میں آئی ہیں وہ کافر تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دراصل جو چیز مذمت کے قابل ہے اور جس کی مذمت قرآن میں کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ انسان خدا کی دی ہوئی روشنی سے آنکھیں بند کر کے کسی کے پیچھے ہولے اور کچھ نہ دیکھے کہ کدھر جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ اگر اس کا پیشوا کفر کرے تو یہ بھی کافر ہو جائے۔ اور اگر وہ گناہ کرے تو یہ بھی گناہ کرنے لگے۔ اور اگر وہ کسی مسئلہ میں خطا کرے تو یہ بھی اس خطا میں گرفتار ہو جائے۔ اسی اندھی تقلید کے اعتبار سے کفار کی تقلید کرنے والوں اور اہل ایمان کی تقلید کرنیوالوں کے درمیان مشابہت واقع ہوتی ہے۔ دونوں میں مدارج کا فرق ضرور ہے، ایک زیادہ بُری ہے، اور دوسری کم۔ لیکن قباحت دونوں کی ایک ہی ہے اور دونوں جگہ یہی چیز بنائے فساد ہے۔ کفار جو کفر کے خطرے میں مبتلا ہوئے تو اسی وجہ سے ہوئے کہ انہوں نے خدا کی ہدایت سے بے پرواہ ہو کر اپنے آپ کو انسانوں کے حوالے کر دیا اور آنکھیں بند کر کے ان کے پیچھے چلنے لگے نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے رہبر جدھر جدھر خدائی ہدایت سے ہٹتے گئے یہ بھی ان کے ساتھ ساتھ ہٹتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ جب انہوں نے کفر کی حد میں قدم رکھا تو یہ بھی ان کے پیچھے پیچھے اسی حد میں پہنچ گئے۔ پس جو لوگ خود آنکھیں کھول کر خدائی ہدایت کو نہیں دیکھتے اور بالکل دوسرے انسانوں پر اعتماد کر لیتے ہیں وہ دراصل اپنے آپ کو اسی خطرے میں ڈالتے ہیں۔ جس میں پچھلی امتیں مبتلا ہو کر گمراہ ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُوْنَ۔ اللہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد کبھی گمراہی میں نہیں ڈالتا جب تک کہ انہیں واضح طور پر یہ نہ بتا دے کہ انہیں کس چیز سے بچنا چاہیئے؟

آگے چل کر علامہ ابن عبدالبر لکھتے ہیں:۔
"جب مذکورہ بالا دلائل سے تقلید کا بطلان واضح ہو گیا تو لازم آیا کہ اُن اصول کو تسلیم کیا جائے جنہیں تسلیم کرنا واجب ہے۔ وہ اصول کیا ہیں؟ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت، اور جو کچھ ان دونوں سے استدلال کر کے ماخوذ ہو۔"

اس کے بعد علامہ نے وہ حدیث نقل کی ہے جسے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد سنا ہے:۔

انی لا اخاف علی امتی من بعدی الا من اعمال ثلثة۔ قالوا وما ھی یا رسول اللہ۔ قال اخاف علیھم من زلة العالم ومن حکم جائر ومن ھو متبع۔

میں اپنے بعد اپنی امت کے لئے جن چیزوں سے ڈرتا ہوں وہ بس تین ہی اعمال ہیں لوگوں نے پوچھا وہ کیا ہیں یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں عالم کی لغزش سے اور ظالم کے حکم سے اور خواہش نفس کی پیروی سے۔

اور اسی اسناد سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ

حضور نے فرمایا:۔

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ۔

میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں ایسی چھوڑی ہیں کہ اگر تم ان کو تھامے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔

مصنفین اہل السنۃ نے عموماً ابطال تقلید کے ساتھ عالم کی لغزش کا ضرور ذکر کیا ہے۔ کیونکہ تقلید کا فساد اسی سے واضح ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ رسول کے سوا کوئی انسان بھی معصوم نہیں خواہ وہ کتنے ہی بڑے درجہ کا انسان ہو۔ اور جب وہ معصوم نہیں تو ضرور ہے کہ اس سے کہیں نہ کہیں لغزش سرزد ہو۔ اسی بنا پر یہ جائز نہیں کہ اس کے قول کو بلا دلیل و حجت تسلیم کیا جائے اور اس کی بات کو وہ درجہ دیا جائے جو معصوم کی بات کو دینا چاہئے۔ یہی چیز ہے جس کی مذمت تمام علماء نے کی ہے اور اسے حرام ٹھیرایا ہے اور اس کے مرتکبین کی مذمت کی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مقلدین جن فتنوں اور بلاؤں میں مبتلا ہوتے ہیں ان کی جڑ یہی ہے۔ وہ ایک عالم کی تقلید اُن چیزوں میں بھی کرتے ہیں جن میں اس سے لغزش ہوئی ہے اور اُن چیزوں میں بھی جن میں اس سے لغزش نہیں ہوئی صحیح اور غلط کے درمیان وہ تمیز کرنے کی کوشش ہی نہیں کرتے بلکہ تمیز کرنے کی ضرورت بھی نہیں سمجھتے ..... نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے دین کو غلط کے ساتھ ملا دیتے ہیں اور اکثر طور پر اسی غلطی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جس میں یہود و نصاریٰ مبتلا ہوئے۔ یعنی اللہ کے حلال کئے ہوئے کو حرام اور اس کے حرام ٹھیرائے ہوئے کو حلال کر لینا اور اُن چیزوں کو مشروع بنا لینا جن کو خدا نے مشروع نہیں کیا۔ جب کوئی شخص کسی غیر معصوم انسان کی تقلید اپنے اوپر لازم کریگا اور بلا دلیل و حجت اس کی پیروی کریگا تو لا محالہ یہ صورت ضرور پیش آئیگی اور کوئی چیز اس کو پیش آنے سے نہ روک سکے گی۔

بیہقی وغیرہ نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو سے مرفوعاً یہ روایت نقل کی ہے کہ

اتقوا زلۃ العالم وانتظروا فیئتہ

(عالم کی لغزش سے بچو اور غلطی سے اس کے رجوع کا انتظار کرو)

نیز بیہقی ہی نے دوسری حدیث مسعود بن سعد سے نقل کی ہے۔ جسے یزید بن ابی زیاد نے مجاہد سے اور انہوں نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

انّ اشد ما اتخوف علی امتی ثلاث زلۃ عالم وجدال منافق بالقرآن ودنیا تقطع اعناقکم۔

میں اپنی امت کے حق میں سب سے زیادہ جن چیزوں سے ڈرتا ہوں وہ تین ہیں۔ عالم کی لغزش اور منافق کا قرآن سے استدلال اور وہ دنیا جو تمہاری گردنیں کاٹنے لگے؛

اور یہ ظاہر ہے کہ عالم کی لغزش سے خوف کی وجہ اسکے سوا کچھ نہیں کہ لوگ اس لغزش میں اس کی تقلید کرنے لگیں گے اور وہ بہت سے لوگوں کو غلطی میں مبتلا کر دے گی۔ اگر تقلید کا خوف نہ ہوتا تو کسی عالم کی لغزش میں امت کے لئے خوف کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی۔

شعبی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ دنیا کو بگاڑنے والی تین چیزیں ہیں۔ گمراہ کرنے والے سردار۔ اور منافق کا قرآن سے استدلال۔ اور عالم کی لغزش۔"

بیہقی نے ایک اور حدیث نقل کی ہے جسکو حماد بن زید نے مثنیٰ بن سعید سے اور انہوں نے ابو العالیہ سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا پیروی کرنے والوں کے لئے عالم کی لغزشوں میں بڑا خطرہ ہے۔ پوچھا گیا وہ کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ عالم ایک بات اپنی رائے سے بیان کر دیتا ہے پھر اس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد پہنچ جاتا ہے جس کی بنا پر وہ اپنی پہلی رائے سے رجوع کر لیتا ہے۔ مگر پیروی کرنے والا اس کے پہلے قول ہی کا اتباع کئے چلا جاتا ہے۔

تمیم الداری کا قول ہے کہ عالم کی لغزش سے بچو۔ پوچھا گیا۔ اس میں ڈرنے کی کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا یہ کہ عالم لغزش کرے اور لوگ اس کے پیچھے چل پڑیں۔ اس لئے کہ بسا اوقات عالم کو خود اپنی غلطی پر متنبہ ہو جاتا ہے اور وہ اس سے رجوع کر لیتا ہے مگر لوگ اسی غلطی پر قائم رہتے ہیں؛

شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اور انہوں نے عبداللہ بن سلمہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نے ایک مرتبہ تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اے قوم عرب! تم تین خرابیوں کا کیا علاج کرو گے، ایک دنیا جو تمہاری گردنیں کاٹنے لگے، دوسرے منافق کا قرآن سے استدلال تیسرے عالم کی لغزش"؟

لوگ خاموش رہے، حضرت معاذ نے پھر فرمایا عالم کی لغزش کا علاج یہ ہے کہ کوئی عالم اگر ہدایت پر بھی ہو تب بھی اندھے بن کر اپنے دین کو بالکل اس کے ہاتھ میں نہ دے دو۔ اور اگر وہ غلطی میں پڑا ہوا ہو تو اس کے مقابلہ میں تم لوگ ہاتھ سے نہ دو کیونکہ مومن ایک دفعہ فتنہ میں پڑ جاتا ہے، پھر اس سے توجہ کر لیتا ہے۔ رہا قرآن تو وہ ایک منار ہے۔ جیسے راستوں میں منارے ہوتے ہیں کہ وہ کسی سے مخفی نہیں ہوتے پس جو بات تم کو قرآن سے معلوم ہو جائے اس کو کسی سے نہ پوچھو اور جس میں تمہیں شک ہو اسے جاننے والے سے پوچھ لو۔ رہی دنیا تو فلاح وہی پا سکتا ہے جسے خدا کی طرف سے قناعت کی توفیق مل جائے۔ ورنہ حریص کی پیاس تو کبھی دنیا سے بجھ نہیں سکتی۔

اسی کے قریب قریب حضرت سلمان فارسی کا قول بھی ہے۔ جسے ابو البختری نے روایت کیا ہے۔

(باقی باقی)

تصدیق الحدیث

بیان الحق بجواب بلاغ الحق

الحمد للہ الذی انزل الکتاب ھدی للناس والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الذی علمہ بتبیین الکتاب للناس وعلیٰ آلہ واصحابہ الذین ھم ھداۃ للناس ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس اللھم ارنا الحق حقا والباطل باطلا باتباع القرآن وسنۃ نبی الجنۃ والناس۔

ناظرین کرام! آج دنیا میں اسلام پر جس قدر حملے ہو رہے ہیں وہ اگر تقسیم کئے جائیں تو ان میں سے ایک تہائی یا چوتھائی قرآن شریف پر ہیں اور دو تہائی بلکہ تین چوتھائی ایسے ہیں جن کی زد احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ پر پڑتی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید پر اعتراض کرنے والے صرف غیر مسلم لوگ ہیں۔ اور احادیث نبویہ پر اعتراض کرنے والے علاوہ غیر مسلموں کے وہ لوگ بھی ہیں جو کلمۂ اسلام کے قائل ہیں اور انہی کے حق میں خود رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان الہام ترجمان سے الفاظ (ھم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا) نکلے ہوئے ہیں۔ یعنی امت مسلمہ کہلانے والے بھی احادیث پر معترض ہوتے ہیں۔

پھر لطف یہ ہے کہ خاص کر وہ اصحاب زیادہ سختی سے معترض ہوتے ہیں جو جماعت اہل حدیث کی گود میں پلے ہوئے ہیں۔ جن کو اس نسبت کی وجہ سے علم حدیث سے پوری خوالفیت ہونی چاہئے تھی مگر ان کے بیہودہ اعتراضات سے معلوم ہوتا ہے کہ نیاز بریلوی کا یہ مصرع (شاید) ان پر صادق آگیا ہے۔ ع

جو پڑھا لکھا تھا نیاز نے اک دم میں سارا بھلا دیا

اعیان اہل حدیث توجہ فرمائیں حضرات! جس طرح پہلی صدی میں عقائد اسلامیہ پر حملات کو روکنے کے لئے علم کلام تجویز ہوا تھا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا یا ناکام رہا۔ اس جگہ یہ بحث قابل ذکر نہیں۔ ہاں قابل ذکر بات یہ ہے کہ آپ معترضین کے اعتراضات کو معلوم کر کے اپنی اذہان عالیہ میں غور کریں کہ ایسے معترضین کے مقابلے میں کیا شروح حدیث (فتح الباری، عینی وغیرہ) کی توجیہات اور تعلیقات کام دے سکتی ہیں؟ جہاں جہاں کام دیں وہاں ان کو مقدم رکھیں۔ جہاں معترضین ان شروح پر مزید اعتراض پیدا کریں وہاں اپنی خداداد قابلیت سے کام لے کر معترضین کی تسلی و تشفی کرنا مناسب ہے یا خود سکوت اختیار کر کے ان کو دلیر کرنا احسن ہے۔

علمائے حدیث (حنفی ہوں یا اہل حدیث) کی خدمت میں یہ سوال بغرض غور و فکر پیش کیا گیا ہے ؎

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور! منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

تمثیل زمانہ سلف میں احادیث نبویہ پر جس نوع کی بحثیں اور سوالات ہوتے، شراح حدیث اسی نوع کے جوابات دیتے تھے (تقبل اللہ مساعیھم) ان کی اور آج کل کی مباحث کی مثال یہ ہے کہ

گزشتہ زمانے میں باتباع فلسفہ یونان فلکیات پر اس طرح بحث ہوتی تھی الفلک یقبل الخرق والالتیام ام لا یعنی آسمان پھٹتا جڑتا ہے یا نہیں۔ اس سوال پر فریقین نے خوب خوب قلم آزمائیاں کیں۔ لیکن حال کے سائنس دان کہتے ہیں الفلک لیس بشیء یعنی آسمان کوئی چیز ہی نہیں۔ اب غور کیجئے کہ سابقہ مباحث اور دلائل آج کل کے منکرین کے سامنے کتنی کوڑی قیمت پائیں گے؟

تمثیل ۲ ہم نے جو عرض کیا ہے کہ بعض معترضین علمائے اہل حدیث سے صحبت یافتہ اور مستفیض ہیں آج ہم جس بزرگ سے مخاطب ہوتے ہیں وہ اس کی مثال کافی ہیں۔ آپ اکابر علمائے اہل حدیث مثل مولانا حافظ محمد عبداللہ غازیپوری وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم سے صحبت یافتہ ہیں۔ آپ کا نام نامی پنڈت[1] محب الحق (حافظ) ساکن عظیم آباد پٹنہ ہے۔ موصوف نے عرصہ ہوا ایک کتاب "شرعۃ الحق" تردید حدیث میں لکھی تھی جو بڑی ضخیم کتاب ہے اور ۳۹۶ صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ اتنی ضخیم کتاب میں جو کچھ مصنف نے لکھا ہوگا وہ ان کا مافی الضمیر ظاہر کرنے کو کافی ہوگا۔ اس کتاب کا جواب اخبار اہلحدیث میں بعنوان "حکمۃ الحق" طلقا طلقا (تھوڑا تھوڑا) لکھ دیا گیا۔ اس سلسلہ کی ابتداء ۳۰ مارچ سنہ کو ہوئی تھی اور ۲۶ دسمبر سنہ کے پرچے میں۔ اس کتاب کے بعد مصنف موصوف نے اسی موضوع (انکار حدیث) پر ایک اور کتاب لکھی ہے جس کا نام "بلاغ الحق" رکھا ہے جس کو دیکھ کر بے ساختہ ہمارے منہ سے یہ مصرع

---

[1] "پنڈت" کا لفظ ہندوؤں کے مذہبی علماء کیلئے ہے۔ مگر حافظ محب الحق صاحب نے علماء اسلام کے حق میں کئی جگہ پنڈت لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو آپ فرماتے ہیں۔

تم نے سمجھا کہ قرآن مسلمان پنڈتوں کے سوا کوئی سمجھ ہی نہیں سکتا۔ (ص وغیرہ)

بادل ناخواستہ ہم نے یہ لفظ (پنڈت) حافظ محب الحق صاحب کے حق میں لکھا ہے تاکہ وہ استاد صاحب مرحوم کی نصیحت یاد رکھیں۔ جو یہ ہے ؎

دہن خویش بدشنام میالا صائب
کایں زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

نکل گیا ہے ؎

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

ناممکن ہے کہ حدیث پر حملہ ہو اور دفتر اہلحدیث خاموش بیٹھا رہے۔ کیوں ؎

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے

کہ ہمارا روئے سخن اسی کتاب (بلاغ الحق) کی طرف ہے۔ اس کے بعد ہم اس مضمون پر بھی نظر ڈالیں گے جو رسالہ "ترجمان القرآن" حیدر آباد دکن بابت ماہ صفر میں "شخصیت پرستی" کے عنوان سے چھپا ہے۔ ان شاء اللہ بحولہ وقوتہ۔

مصنف "بلاغ الحق" نے شروع کتاب میں ہمارے سابق جواب کا ذکر کرتے ہوئے ہماری شکایت بہت مکروہ الفاظ میں کی ہے۔ جو یہ ہیں:۔

"ذرا علم وتعصب کا کرشمہ ملاحظہ ہو۔ پنجاب کے ایک مولانا جو اپنی جماعت میں مقتدر بھی ہیں "شرعۃ الحق" پر اعتراض کرنے، اُس کا جواب دینے اور اُس کے باطل کرنے کو ڈنکے کی چوٹ کھڑے ہوئے اُن کو اختلاف تھا تو اس میں کوئی مضائقہ نہ تھا، اختلاف تو فطرت میں ہے، یہ دنیا تو نیرنگ اختلاف وتضاد ہی کی جلوہ گاہ ہے جب تو قرآن مجید کی کوئی آیت بھی اختلاف آرا سے نہ بچی، امام رازی کی تفسیر بیّن شہادت موجود ہے مگر شرعۃ الحق میں پندرہ دفعات ہیں جو قرآن مجید ہی سے حل کئے گئے ہیں تو ان دفعات کو یا کسی ایک دفعہ کو بھی قرآن مجید ہی کی آیتوں سے باطل کرنا تھا کیونکہ قرآن کے مقابلہ کے لئے کوئی اور ہستی نہیں کھڑی کی جا سکتی۔ یہ تو کیا نہیں، اور کسی ایک نمبر کو بھی باطل نہ کر سکے۔ کیا تو یہی کہ بہت کچھ میری کتاب کی عبارت نقل کی گئی نہ معلوم میرا مقصد پورا کرنے کے لئے تبلیغاً یا اعتراضاً۔ مگر بعض بعض جملوں پر آوازے کسے گئے، بعض بعض جملوں کا جواب دیا گیا۔ جواب کیا ذاتیات پر حملے کئے گئے، فرقہ پرستی کے جوش میں بُرا بھلا کہا گیا کہ مقتدیوں کے خیالات سکون میں رہیں۔ دوستو! یہ جواب نہیں، یہ تو دیگر مہیں۔ جواب اور چیز ہے اور دل کے پھپھولے توڑنا اور بات ہے، مگر اس کے سوا چارہ ہی کیا تھا، قرآن کا بطلان تو کفر کا خریدنا تھا"

(بلاغ الحق صـ۵-۶)

اہلحدیث | ہم اس کے جواب میں زبانی عرض کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ ورنہ ایسا زبانی جواب دینا جائز ہے۔ بلکہ اخبار اہلحدیث کے پرچہ ہائے متضمنہ جوابات کی تواریخ بتا دیتے ہیں۔ غور سے پڑھئے۔ آپ کی پندرہ دفعات کے جوابات مندرجہ ذیل تواریخ کے پرچوں میں درج ہیں۔ کل پرچے آپ کو پہنچے ہوئے ہیں کھول کر پڑھ لیں:۔

نمبر سوال	شرعۃ الحق کے صفحے	تواریخ اہلحدیث متضمن جوابات
۱	۷۲ / ۸۱	۲۷۔جون ۳۰ئ صـ۱۱
۲	۸۱ / ۹۳	۲۷ جون ۳۰ئ ۲۵۔اپریل ۳۰ئ
۳	۹۵ تا ۹۹	۲۳ مئی ۳۰ئ صـ۱۱
۴	۱۱۱ تا ۱۱۴	۲۵۔اپریل ۳۰ئ صـ۱۱، ۲۷ جون ۳۰ئ
۵	۱۱۲ تا ۱۱۶	۲۷ جون ۳۰ئ صـ۱۱
۶	۱۱۶ تا ۱۲۸	۲۵۔اپریل ۳۰ئ صـ۱۱ ۲ مئی صـ۱۱ ۲۷۔جون ۳۰ئ
۷	۱۲۸ تا ۱۳۲	۲۷ جون ۳۰ئ صـ۱۱ ۲۵۔اپریل ۳۰ئ ۲۳۔مئی ۳۰ئ
۸	۱۳۲ تا ۱۳۷	۲۷۔جون ۳۰ئ صـ۱۱
۹	۱۳۷ تا ۱۵۷	۴ جولائی ۳۰ئ صـ۹ ۔ ۲۹۔اگست ۳۰ئ صـ۱۲
۱۰	۱۵۷ تا ۱۶۴	۵ ستمبر ۳۰ئ تا ۲۶ ستمبر ۳۰ئ صـ۱۲
۱۱	۱۶۹ تا ۱۷۲	۳۔اکتوبر ۳۰ئ صـ۷
۱۲	۱۷۲ تا ۱۷۸	۳۔اکتوبر ۳۰ئ صـ۱۲
۱۳	۱۷۸ تا ۱۸۹	۱۰۔اکتوبر ۳۰ئ صـ۱۲
۱۴	۱۸۹ تا ۱۹۷	۱۷ و ۲۴۔اکتوبر ۳۰ئ صـ۱۲
۱۵	۱۹۷ تا ۲۰۰	۷۔نومبر ۳۰ئ صـ۱۲

ان جوابات کے متعلق حافظ محب الحق صاحب اگر یہ لکھتے کہ جوابات غیر کافی یا ناقص ہیں تو ہم انکو بحیثیت فریق مخالف معذور سمجھتے۔ مگر انہوں نے جوابات سے مطلق انکار کر دیا۔ اس لئے ہم اُن کی بزرگی (پیرمردی) کا لحاظ کر کے اُن کے انکار کو جھوٹ کی قبیح صفت سے موصوف نہیں کرتے۔ ہاں حدیث نبوی کے ماتحت سمجھتے ہیں جو حدیث یہ ہے:۔

نَسِیَ آدَمُ فَنَسِیَتْ ذُرِّیَّتُہٗ

آدم بھولا تو اس کی اولاد بھی بھولی

حافظ صاحب! | حدیث کے منکر ہو کر بھی حدیث کے ماتحت عمل کرنا اسی کو کہتے ہیں ؎

منکرِ مے بودن وہم رنگِ مستاں زیستن

(باقی آیندہ)

فتاویٰ

س ۲۱۶ } شرائط مناظرہ مذکورہ اشتہار "بابا بھاگے" از ۱ تا ۱۳ و شرط مذکورہ اشتہار "بابا اور بابائی دونوں بھاگے" ۱۳ مجموعاً بایں شرائط و ہیئت کذائی امنی اس صورت اور ان شرائط کے ساتھ مناظرہ کرنا یا مناظرہ کا مطالبہ کرنا جائز و ثابت ہے یا نہیں؟

ج ۲۱۶ } ہمارے پاس وہ اشتہار نہیں پہنچے۔ پہنچنے پر اسی ضمن کا جواب دیا جائیگا۔ انشاء اللہ!

س ۲۱۷ } عدالت و حکام و پولیس وکیل مختار، ڈاکٹر، حکیم، نائی، دھوبی، درزی، گاڑی بان، اور یکے بان، کاریگر، مزدور، نوکر، چاکر، ماما دائی، دوا درپن، گاڑی گھوڑے وغیرہ سے اپنے کاموں حاجتوں میں مدد و توسل چاہنا، وقت حاجت ندا کرنا جناب باری سے قطع نظر کرکے انکو حاجت روائے متقل وحقیقی جان کر شرک ہے یا نہیں؟

ج ۲۱۷ } ان کو حقیقی حاجت روا سمجھنا شرک ہے۔ ایسا کوئی نہیں کرتا۔ ہاں حسب ضرورت ان سے مدد لے لینا بحکم آیت تعاونوا علی البر والتقوی (ان سے تعاون) جائز ہے۔

س ۲۱۸ } مدرسوں اور اسکولوں کا طرز تعلیم اور اس طرز سے تعلیم لینا دینا ثابت و جائز ہے یا نہیں؟

ج ۲۱۸ } مروجہ اسکولوں کی تعلیم سیکھنا جائز ہے۔ جیسے آنحضرت نے ایک صحابی کو عبرانی سیکھنے کی اجازت دی تھی۔

س ۲۱۹ } مدرسوں، انجمنوں، کتب خانوں و امثالہا کے لئے پختہ عمارتیں بنانا ثابت و جائز ہے یا نہیں؟

ج ۲۱۹ } جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب صفہ کے لئے مکان بنوایا تھا۔

س ۲۲۰ } مدرسوں، انجمنوں، کتب خانوں و امثالہا کے لئے چندہ مقررہ و چرم قربانی وغیرہ مقررہ چندہ وغیر مسلم سے و غیر مسلم اوارات سے چندہ لینا دینا و جسٹروں، بہی کھاتوں، رسیدوں، نقشہ تعطیلات وغیرہ کا ترتیب دینا ثابت و جائز ہے یا نہیں؟

ج ۲۲۰ } ایسے سائل کو حدیثی اصول یاد رکھنا چاہئے کہ جس بات پر حکم وجوب یا سنت نہ ہو اس پر عمل جائز ہے۔ بحکم ذرونی ما ترکتکم (بخاری)

س ۲۲۱ } صرف نحو، منطق و معانی و بیان و ادب و تاریخ، ریاضی، ہیئت، فلسفہ، جغرافیہ، ہندسہ، اقلیدس وغیرہ و امثالہا علوم و ہندی و انگریزی و سنسکرت وغیرہ زبانوں کا پڑھنا پڑھانا اور ان علوم و زبانوں میں کتابیں تصنیف کرنی ثابت وجائز ہے یا نہیں؟

ج ۲۲۱ } غیر زبانوں کا سیکھنا جائز ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبرانی زبان سیکھنے کے لئے صحابہ کو حکم دیا تھا۔ علوم آلیہ (صرف نحو اور معانی بیان وغیرہ) ضروری ہیں۔ لقولہ تعالے اِنَّمَا یَسَّرْنٰہُ بِلِسَانِکَ (الآیہ) زبان عربی کی تعلیم کا انحصار علوم آلیہ کی تعلیم پر ہے۔ اسی طرح دیگر علوم وفنون کا سیکھنا بھی جائز ہے۔ لحدیث ذرونی ما ترکتکم)

س ۲۲۲ } مولویوں، قاریوں، حافظوں کو تنخواہ لیکر علوم دین پڑھانا اور مدرسہ والوں کو تنخواہ دیکر پڑھوانا اور تنخواہ دار مدرسوں سے طلباء کو پڑھنا ثابت وجائز ہے یا نہیں؟

ج ۲۲۲ } امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک منع ہے باقی تمام جواز کے قائل ہیں۔

س ۲۲۳ } مدرسہ و انجمنیں و کتب خانے قائم کرنے اور ان کے نام رکھنا جیسے دار العلوم مطلع العلوم مدرسۃ الحدیث، انجمن اہل حدیث، آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس، آل انڈیا مومن کانفرنس، اتحاد المسلمین، جمعیت العلماء، سعیدیہ لائبریری، اسلامیہ لائبریری و امثالہا اور ان ناموں کے ساتھ بورڈ لگانا، ان کے متعلق سالانہ مقررہ و غیر مقررہ جلسے اور ان کے اشتہار دینا، ڈھونڈورا کرنا، لوگوں کو بلانا، ریزولیوشن، ممبر، ضیافت، شامیانہ، فرش، روشنی، زینت، اسٹیج، پنڈال وغیرہ بنانا اور ناظم و خزانچی و صدر و ممبر وغیرہ کا مقرر کرنا اور ان کے لئے دستور العمل بنانا اور لوگوں کو ان کا پابند کرنا، تعلیم و تقریر و کتب بینی کے لئے اوقات مقرر کرنا، تقریر و امثالہا میں صدر کی اجازت و ہدایت کا لوگوں کو پابند کرنا اور ان میں غیر مسلمین کو شریک کرنا ثابت وجائز ہے یا نہیں؟

ج ۲۲۳ } یہ تمام امور بہ نیت خیر کرنے جائز ہیں بحکم ذرونی ما ترکتکم و لقولہ علیہ السلام الاعمال بالنیات۔

س ۲۲۴/۲۲۵ } طلبہ سے مقررہ قواعد کے تحت امتحان لینا، سند دینا، اور طلباء کو دستار فضیلت باندھنا، حافظ، مولوی، ملا، عالم، فاضل، قاری، منشی وغیرہ خطابات دینا، لینا ثابت و جائز ہے یا نہیں؟ اور عوام کا سربرآوردہ لوگوں کو امام الہند شیخ الہند، حکیم الامت، شیر پنجاب، شمس العلماء و امثالہا کے خطابات دینا لینا ثابت و جائز ہے یا نہیں؟

ج ۲۲۴/۲۲۵ } طلبہ کا امتحان لینا ثابت ہے۔ صحیح بخاری میں اس کا باب باندھا گیا ہے۔ سند دینا بھی جائز ہے۔ حدیث میں آتا ہے نعم الرجل الفقیہ (الحدیث)۔ دستار فضیلت باندھنا حدیث انزلوا الناس منازلھم کے تحت جائز ہے۔ اور حافظ، ملا، مولوی وغیرہ خطابات دینا بھی اس حدیث سے مستنبط ہے۔ یہ حکم عام ہے۔ جو جس خطاب کا اہل ہو اسکو اسی خطاب سے مخاطب کرنا چاہئے۔ یہی خطابت ہے۔ واللہ اعلم!

(باقی آئندہ)

متفرقات

اہلحدیث اور اعیان اہلحدیث | ناظرین سے یہ امر مخفی نہیں ہے کہ "اہلحدیث" عرصہ ۴۴ سال سے توحید و سنت کی اشاعت کر رہا ہے۔ کچھ عرصہ سے فضاء زمانہ کے اثر کے ماتحت تنزل میں آ رہا ہے۔ تاہم اپنے فرض منصبی کو جیسا پورا کر رہا ہے ناظرین سے مخفی نہیں۔ اعیان اہل حدیث اپنے فرض پر نظر کر کے اپنے اپنے حلقۂ اثر میں اس کی ترقی کریں تو اخبار سنبھل سکتا ہے۔

سید عبد الغفار صاحب رضوی | ساکن لکھنؤ ایک درد مند دل رکھنے والے اہل حدیث ہیں۔ پہلے آپ اہلحدیث کی توسیع اشاعت کے لئے بہت سی تجاویز لکھ کر بھیجا کرتے تھے۔ جو وقتاً فوقتاً شائع بھی ہو جاتی رہیں۔ مگر اب موصوف نے عملی جد و جہد شروع کر دی ہے۔ یعنی تبلیغی دورہ کر رہے ہیں جہاں وہ توحید و سنت کی تائید اور شرک و بدعت کی تردید فرماتے ہیں۔ وہاں برادران اہل حدیث کو آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس اور اخبار اہلحدیث کا بھی تعارف کراتے ہیں۔ چنانچہ ماہ جولائی میں آپ نے کان پور کا دورہ کیا اور مختلف جگہ وعظ سنائے۔ ایک اہل حدیث مسجد کے نام چندہ کرا کر اخبار اہلحدیث بھی جاری کرا دیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزا۔

کیا "اہلحدیث" کے دیگر ہمدرد بھی اپنی ہمدردی کا کوئی عملی ثبوت دیں گے؟

اہلحدیث کی برکات | جناب محمد زبیر صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر مسلم یونیورسٹی ہائی سکول علی گڑھ اور محمد عزیر صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ لیکچرار مسلم یونیورسٹی کے عقائد میں حد درجہ سلجھاؤ تھا کہ محمد عزیر صاحب نے اپنے ایک دوست کی درخواست پر اخبار اہلحدیث کو شرف باریابی سے ممتاز فرمایا۔ یہ ۴-۵ سال کا واقعہ ہے۔ اس (اخبار اہلحدیث) کی برکت سے اب محمد عزیر صاحب کٹ شیپ کی بجائے صاحب لحیہ ہیں۔ پنجوقتہ نماز کے سختی سے پابند و مبلغ ہیں (اور کچھ عجب نہیں کہ شب زندہ دار بھی ہوں) عام اسلامی کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ جماعتی امور میں پیش پیش ہیں کہ مقامی انجمن (اہل حدیث) کو بمعہ اپنے برادر اکبر جناب محمد زبیر صاحب خاصہ چندہ دیتے ہیں۔ جس سے ہم لوگ دست بدعا ہیں کہ ؎

الٰہی دونوں سے الٰہی رہے زنداں آباد
غل ہو زنجیر کا نالہ ہو گرفتاروں کا

میری اپنی حالت | (برسبیل تذکرہ یہ ہے) کہ میں خود "اہلحدیث" کے یوم الورود کو یوم السرور سمجھتا ہوں۔ الحق فالحق اقول۔ (ابو یحییٰ از علیگڑھ ۲۳ جون)

کتب برائے فروخت | مندرجہ ذیل کتب قابل فروخت ہیں ضرورت مند حضرات خاکسار سے خط و کتابت کریں

(۱) فتح الباری مکمل مجلد چرمی عمدہ حالت میں مطبوعہ مطبع انصاری۔ (۲) عون المعبود مکمل و مجلد۔ (۳) تفسیر خازن مع معالم مجلد چرمی۔

نوٹ:۔ کتب مذکورہ زائد ہونے کی وجہ سے قابل فروخت ہیں۔ ان کے عوض تصانیف امام ابن تیمیہؒ و تصانیف حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری خریدی جائیں گی۔

راقم:۔ عبد الرؤف۔ مدرسہ اسلامیہ جھنڈے نگر۔ ڈاکخانہ رام دت گنج۔ ضلع بستی

بھوپ اندرا طبیہ کالج پٹیالہ | بھوپ اندرا طبیہ کالج پٹیالہ میں جناب ڈاکٹر رام داس صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب علمی و عملی حیثیت سے پٹیالہ میں خاص عزت اور شہرت رکھتے ہیں۔ طلباء ان کی طرز تعلیم سے بہت خوش ہیں۔ اور کالج کے خیراتی یونانی شفاخانہ میں بیماروں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ (پرنسپل)

درس قرآن و حدیث کا احیاء | انجمن اہل حدیث سکندر آباد کے لئے مولانا مقبول احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ اسلام بی۔ اے کی مستقل خدمات درس قرآن و حدیث کے لئے حاصل کر لی ہیں۔ اور اب آپ مستقل طور پر سکندر آباد میں سکونت رکھ کر مفصلہ ذیل پروگرام کے مطابق درس کا سلسلہ شروع فرما چکے ہیں

پروگرام

وقت	مقام	نوعیت درس
(۱) صبح ۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک	دفتر انجمن اہل حدیث مارکٹ مسجد سکندر آباد	درس قرآن و حدیث و مقابلہ مذاہب
(۲) بعد نماز مغرب	مارکٹ مسجد اہلحدیث سکندر آباد	تفسیر قرآن مجید
(۳) بعد نماز عشاء ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے شب تک	محلہ نلہ گٹہ مکان نمبر ۲۹۰ ۸ کلاس	درس قرآن و حدیث

نوٹ:۔ بروز جمعہ مولانا مقبول احمد صاحب مارکٹ مسجد سکندر آباد میں مسائل حاضرہ ضروریہ پر خطبہ دیتے ہیں۔ اس روز سلسلہ درس بند رہتا ہے۔

(سید عبد اللہ معتمد انجمن اہل حدیث سکندر آباد دکن)

ضروری اطلاع | عرصہ ہوا کسی صاحب کا خط مجھ کو ملا تھا کہ واسطے طلب کرنے رسالہ قیامت نامہ جدید ایڈیشن برائے محصول آپ کے پاس ٹکٹ روانہ کئے تھے رسالہ روانہ فرمائیے۔ سو جواباً عرض ہے کہ میرے پاس آپ کے ٹکٹ نہیں آئے ہیں ورنہ فوراً تعمیل کی جاتی اور بوجہ عدیم الفرصتی کے آپ کا خط گم ہو گیا ورنہ جواب دیتا۔ اب آپ کو اور دیگر صاحبان کو مطلع کرتا ہوں کہ جن صاحبان نے میرے پاس ٹکٹ برائے محصول رسالہ قیامت نامہ جدید ایڈیشن روانہ کئے ہوں وہ صاحبان بذریعہ پوسٹ کارڈ اپنا پتہ اور تعداد رسالہ مرقوم فرما دیں۔ تاکہ میں اپنے پاس سے ٹکٹ لگا کر آپ کو رسالہ روانہ کر دوں۔ بوجہ رفع بدگمانی مطلع کیا جاتا ہے۔ (خادم الاسلام عبد المجید ساکن دھونرہ ٹانڈہ ڈاکخانہ خاص ضلع بریلی)

رسالہ ثناء اور مرزا۔ مرزا صاحب اور شیخ (۸۱ م) پرانی سکے دعوی کا مقابلہ۔ قیمت ۴ (مجموعہ اشتہارات)

ملکی مطلع

کانگرسی وزارتیں

عرصہ سے ٹمپرنس سوسائٹیاں کوشش کر رہی تھیں کہ شراب خانہ خراب کی بندش ہو۔ جگہ جگہ جلسوں میں تقریر اور تحریر کے ذریعہ اس کی اشاعت کرتی تھیں۔ مگر وہ اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہوئیں۔ کیونکہ حکومت نے ان کا ساتھ نہیں دیا۔ شراب اور دیگر منشیات کی بابت سب عقلاء دنیا کا اتفاق ہے کہ یہ نہ صرف عقل کی دشمن ہیں بلکہ صحت جسمانی کو بھی نقصان پہنچاتی ہیں۔ مگر باوجود ان دونو خرابیوں کے دن بدن ترقی پر ہے۔ کیونکہ یورپ کی حکومتیں اور پبلک اس کی دوست دار ہے۔ امریکہ نے ایک دفعہ شراب کی بندش کی تو شرابیوں کی کثرت نے اس رزولیوشن کو مسترد کرا دیا۔

ہماری نظر میں دو چیزیں دنیا میں سب سے زیادہ مضر اخلاق ہیں۔ ایک جھوٹ دوسری شراب۔ مگر دیکھنے میں آتا ہے کہ دونوں کی ترقی دن بدن زیادہ ہے۔ اس لئے دنیا کے اخلاق بھی خراب ہو رہے ہیں۔ اور حدیث شریف میں بھی قرب قیامت دونوں کی کثرت کا ثبوت ملتا ہے۔

اخباروں میں آج کل یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ کانگرسی وزارتیں شراب کی بندش کی بابت سوچ رہی ہیں چنانچہ اخبارات کے الفاظ اس بارہ میں یہ ہیں :-

"بندش شراب کی سکیم کامیاب بنائی جا سکتی ہے اگرچہ میں اس بات میں یقین نہیں رکھتا کہ اسے فوری صورت دی جا سکتی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ شراب کے ٹھیکوں سے گورنمنٹ کو معقول آمدنی ہے خصوصاً بمبئی جیسے صوبہ میں محض اس ایک سے سوا تین سے ساڑھے تین کروڑ روپیہ ہر سال صوبائی حکومت کے خزانہ میں داخل ہوتا ہے۔ حالانکہ جس مقدس مشن کے لئے اس ٹیکس کی ابتدا کی گئی تھی۔ اس پر صرف ۱/۲ ۱ کروڑ روپیہ سالانہ خرچ کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں غیر ملکی شرابوں پر ٹیکسوں سے مرکزی حکومت بھی ایک معقول رقم ہر سال فراہم کر لیتی ہے۔ جسے دوسرے مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اگر مرکزی حکومت کی آمدن کو جو اس مد سے ہر سال ہوتی ہے نظر انداز کر دیا جائے تو بھی صوبائی حکومتوں کو دیسی شراب اور دیگر منشیات کے ٹھیکوں کی فروخت سے تقریباً پندرہ کروڑ روپیہ سالانہ کی مجموعی آمدنی ہے۔ اس میں سے بارہ کروڑ روپیہ ہر سال تعلیمی اغراض کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

اگر "بندش شراب" کی سکیم پر فوری عملدرآمد سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ پانچ سال کے عرصہ میں اسے عملی صورت دی جائے تو میری رائے میں یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ پانچسال کے عرصہ میں شراب کی قطعی بندش کی جا سکتی ہے اور اس خسارہ کا اثر صوبائی حکومتوں کی پبلک بہبودی پر ہرگز نہ پڑیگا۔ اس پانچسال کے عرصہ میں شراب کی قیمت میں اضافہ کر کے اس کی فروخت کو قطعی ناممکن بنایا جا سکتا ہے منشیات کی دوکانوں کے کھلنے اور بند ہونے کے اوقات پر مزید پابندیاں عائد کر کے ہم منشیات کی فروختگی کی حوصلہ شکنی کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں ٹھیکہ حاصل کرنے والوں کی مشکلات میں اضافہ کر کے دوکانوں کی تعداد کو گھٹا کر پروگرام کو تقویت دی جا سکتی ہے۔ برعکس اسکے اگر بندش شراب کی سکیم پر فوری عملدرآمد کرنے کی کوشش کی جائیگی تو اس سے خلاف قانون شراب کی فروخت میں اضافہ ہو جائے گا۔ اس سے نہ صرف قوم کو ٹیکس کے فائدہ سے محروم رہنا پڑیگا بلکہ وہ پابندیاں بھی ناکارہ ہو کر رہ جائیں گی جن کی وجہ سے شراب کا استعمال محدود ہو جائیگا۔ "بندش شراب" کو عملی صورت دینے والی سرکاری مشینری پر بھی زیادہ خرچ کرنا پڑیگا۔ میرا یقین ہے کہ اگر سکیم پر فوری عملدرآمد کرنے کی کوشش نہ کی جائے بلکہ اس کے لئے پانچ سالہ پروگرام مرتب کیا جائے تو متذکرہ سارے خطرات راستہ سے خودبخود ہٹ جائیں گے۔"

(ملاپ لاہور ص۲ ۱۵ اگست ۳۷ء)

اہلحدیث | یہ تو ہے آج کل کے مدبرین سیاست کے دماغوں کا خیال۔ مگر اسلام کے مبلغ اول (علیہ السلام) نے شراب کی ممانعت کرتے ہوئے کسی امر کو مانع نہیں سمجھا صاف فرمادیا :-

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۔

شراب خوری قمار بازی، بت پرستی اور تیروں کی تقسیم شیطانی افعال ہیں ان سے بچو تاکہ تم کامیاب رہو جس وقت یہ حکم نازل ہوا عرب شراب خوری کے اتنے عادی تھے کہ کشمیری چاء کے اتنے عادی نہیں۔ حکم سنتے ہی مشکوں کو توڑ دیا۔ گلی کوچوں میں شراب اس طرح بہنے لگی جیسے بارش میں پانی۔ بفضل خدا آجکل حرمین شریفین اس نجاست سے پاک ہیں۔ خدا کرے حرمین کے علاوہ دیگر ممالک اسلامیہ بلکہ ساری دنیا ہر قسم کی مذکورہ بالا نجاسات سے پاک ہو جائے۔

ے ہند کو اس طرح اسلام سے بھر دے لے شاہ
کہ نہ آئے کوئی آواز جز اللہ اللہ

قادیان کے مظلوموں کی فریاد

اس عنوان سے ایک اشتہار کلاں ہمارے پاس بغرض اشاعت پہنچا ہے۔ جس میں جماعت مخرجین[1] یا خارجین نے اپنی مظلومیت کا اظہار کر کے بندگان خدا کو اپنی مدد پر بلایا ہے۔ ان کے واقعات بتانے کے بعد استغاثہ کے الفاظ یہ ہیں:-

اے بنی نوع انسان، اے خدا کی پیاری مخلوق آپ ہم مظلوموں کی داستان سن کر متعجب ہونگے کہ اس دور تہذیب میں جبکہ انگریز آزادی مذہب عطا کر چکا ہے ملک کے امن کو قائم رکھنے کیلئے حکومت کی پولیس، حکومت کا ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس ہر ضلع کے انتظام کے لئے موجود ہے۔ قادیان میں ہاں دار الامن والامان میں دن دہاڑے سورج کی پوری روشنی میں دو افراد پر قاتلانہ حملہ ہو جاتا ہے۔ اس واقعہ کی تفصیلات کو پھر عرض کروں گا۔ فی الحال مجھے یہ کہنا ہے کیا یہ سنگین واقعہ یکدم ہوا۔ اس کا جواب واقعات ہی دے سکتے ہیں۔ میاں محمود (خلیفہ قادیان) کی اشتعال انگیزی اور اپنے رشتہ داروں، ملازموں سے اشتعال انگیز تقریریں اور ان کے ذریعے رزولیوشنز پاس کرانا اس حملہ کا نتیجہ ہے۔*

بندگان خدا سے ہماری اپیل | اے وہ جو اپنے دلوں میں حساس دل رکھتے ہیں اپنے ننھے ننھے بچوں کی طرف ایک نظر ڈال کر خیال کرو کہ ننھے ننھے بچوں کا کون پرسان حال ہوتا ہے۔ آؤ اور انسانیت کے نام پر آؤ۔ باوجود اختلاف عقائد ہماری مظلومیت کی داستان سنو ××

اے ہمارے مولا تو پوشیدہ باتوں سے آگاہ ہے۔ دشمن کے منصوبوں اور ہماری بے بسی سے بھی واقف ہے، تو جانتا ہے کہ قاتلانہ حملہ کرنے والا کس نے بھیجا ہے، کس کی تقریروں اور منصوبوں کا یہ نتیجہ ہے، تو بہتر فیصلہ فرما، تو ہی ہماری مدد فرما اور صداقت کا بول بالا فرما

(سیکرٹری انجمن انوار احمدیہ)

اہلحدیث | اس اشتہار کے دوسرے روز خبر آئی کہ جن دو اشخاص پر حملہ کیا گیا تھا ان میں سے فخر الدین ملتانی مر گیا (افسوس) ناظرین کی آگاہی کے لئے اتنا لکھنا ضروری ہے کہ فخر الدین منشی قاسم علی ایڈیٹر "فاروق" کا بازو تھا۔ دونو قصر خلافت کے پورے محافظ تھے۔ ان کی خاص ڈیوٹی تھی کہ دلائل کے بجائے سب دشتم کی بوچھاڑ اتنی کریں کہ معترض کا مونہہ بند ہو جائے۔ ہم اسی زمانہ میں سمجھتے اور کہا کرتے تھے ؎

میں نے مانا کہ آن خنجر! میرا گلو بھی نہیں رہیگا ؎
مگر یہ قاتل کے او ستمگر! ہمیشہ تو بھی نہیں رہیگا

ہمیں اپنے سرحدی دوست منشی قاسم علی کی خبر نہیں پہنچی۔ فکر ہے۔ ناظرین کرام! ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ قتل قتال کون کرتا اور کس کے حکم و اشارہ سے ہوتا ہے۔ اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ لیکن ایک حدیث یاد آتی ہے کہ جب ایک خلیفہ کے ہوتے دوسرا اٹھے جس سے جماعت میں تفرقہ ہو تو فرمان نبوی ہے اسے قتل کر دو مگر انفرادی طور پر یہ قتل جائز نہیں تاوقتیکہ صاحب الامر کی طرف سے حکم نہ ہو۔ ہمارا گمان ہے اگر اس قسم کے قتل اس حدیث کو مد نظر رکھ کر کئے جائیں تو حدیث کے متعلق غلط فہمی ہے۔ اگر غلط فہمی نہیں ہے تو صاحب الامر کی اجازت ہونی ضروری ہے ساتھ اس کے علاوہ ملتانی خلیفہ ثانی نہ بنا تھا ہاں محرک ضرور تھا۔ بہرحال چونکہ قرآن مجید نے ہم کو ہدایت دی ہے ہم اس پر یقین رکھتے ہیں مگر حقیقت حال نہیں جانتے۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ

[1] قادیانی خلیفہ اظہار کرتا ہے کہ ہم نے ان لوگوں کو نکال دیا اس لئے یہ لوگ مخرج ہیں مگر وہ کہتے ہیں ہم خلیفہ کی بیعت سے خود الگ ہوئے اسلئے ہم خارج ہیں ہم نے دونوں لفظ (مخرجین اور خارجین) دونوں کے بیانات کے مطابق لکھے ہیں۔ آیندہ کو جو اصطلاح مقرر ہوگی وہی لکھ دیں گے۔ اس میں کسی کی توہین یا دلآزاری مقصود نہیں (اہلحدیث)

سرکاری اعلان

حکومت پنجاب نے صوبہ ہذا کے اخبارات کو وقتاً فوقتاً اپیل کی ہے کہ وہ مختلف اقوام کے مابین اچھے تعلقات پیدا کریں اور کسی ایسے فعل سے محترز رہیں جس سے فرقہ وارانہ کشیدگی کے پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ اس ضمن میں بعض اخباروں نے جو امداد کی ہے۔ حکومت کو مسرت کے ساتھ اس کا اعتراف ہے۔ اسکے ساتھ ہی اسے سخت افسوس ہے کہ دوسرے اخباروں کی طرف سے دیدہ دانستہ اور مسلسل طور پر اس قسم کی مہم جاری رہی اور ہنوز جاری ہے جس سے فرقہ وارانہ تلخی مشتعل اور تیز تر ہو۔ یہ مہم کسی ایک قوم کے اخبارات تک محدود نہیں بلکہ اس میں مسلمانوں، ہندوؤں اور سکھوں کے بعض اخبارات شریک ہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ حکومت کا کام زیادہ مشکل ہو جائے۔ جس نے حتی الامکان فرقہ وارانہ تفرقات کو مٹانے اور مختلف قوموں اور جماعتوں کے مابین دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کا عہد کر رکھا ہے۔

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی نے ۲۲ جولائی ۱۹۳۸ء کو متفقہ طور پر جو قرارداد پاس کی۔ اسکے متعلق دوران بحث میں قریباً ہر ایک مقرر نے اسی حقیقت کے احساس سے متاثر ہو کر حکومت سے یہ سفارش کی کہ بعض گمراہ اخبار جس خرابی کو پیدا کر رہے ہیں اسکے انسداد کے واسطے ضروری تدابیر اختیار کی جائیں۔ حکومت پنجاب کی یہ خواہش ہے کہ اگر ممکن ہو تو یہ نتیجہ اخبارات صوبہ کے رضا کارانہ اشتراک عمل سے مترتب کیا جائے۔ اور وہ پھر اپیل کرتی ہے کہ اخبارات اس معاملہ میں اسکی پوری امداد کریں اگر ایسا نہ ہوا تو صوبہ کے امن و ترقی کی خاطر حکومت کیلئے ان اختیارات کو فوراً استعمال کرنا ضروری ہوگا جو اس خرابی کے انسداد کے لئے جو اسوقت ہو رہی ہے از روئے قانون اسے حاصل ہیں۔

لاہور۔ ۱۱ اگست۔ فضل الٰہی ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

(۸۳۴) [illegible]

مومیائی ۱۲/۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث
مستفیدین سے متواتر تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ
اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے
ان کی کمر میں درد ہو اس کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں
درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے
سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا
ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے
درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور
جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا
کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک
سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ (۸۱)
آدھ پاؤ ۸ے۔ پاؤ بھر ۱۲ے مع محصول ڈاک۔
ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب ہیڈ مسٹرس صاحبہ گرلز سکول سمبلپور۔ آپ کی عنایت کی ہوئی مومیائی کھاتی ہوں۔ خدا کے فضل سے کچھ فائدہ نظر آتا ہے براہ مہربانی دو چھٹانک اور روانہ فرمائیں۔ ۱۳ جون ۱۹۳۶ء
جناب ایم۔ اے شاہ صاحب سری: آپکی تیار کردہ مومیائی دوست احباب کو تقسیم کر دیا سب مریضوں کو مفید ہوئی ہر ایک کو فائدہ پہنچا۔ دو تولہ بذریعہ وی پی روانہ فرمائیں۔ ۲۰ جون ۱۹۳۶ء
بمطلب محمد حنیف عبد الرحمٰن صاحبان بمبئی: میں نے آپکے یہاں سے آدھ سیر مومیائی منگوا کر دوستوں کو دیا بہت فائدہ ہوا۔ آج بات ہے۔ اللہ پاک آپکے کارخانہ کو اور ترقی دے۔ ایک پاؤ مزید بذریعہ وی پی روانہ کیجئے۔ ۵ جولائی ۱۹۳۶ء
منگانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر الصادق میڈیسن ایجنسی امرتسر

حیرت انگیز ایجاد ۱۲/

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائیں گے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی خانہ بربادی سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے قدر دانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے:

نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ روہے (گرینولس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ غرضکہ تیرہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اس کے استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

(منگوانے کا پتہ)
منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی (اودھ)

بعدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب
بی۔ اے ایل ایل بی۔ پی۔ سی۔ ایس۔ سب جج بہادر
منتظم جانشا و دیوالیاں شیخوپورہ

محمد ولد صلابت قوم چیماں حال قیدی سب جیل شیخوپورہ بذریعہ رجادہ ولد محمد ساکن میاں علی تحصیل شیخوپورہ سائل مقروض۔

بنام محمد حسین وغیرہ
درخواست قرار دیئے جانے دیوالیہ

بنام (۱) محمد حسین۔ غلام محمد پسران دتہ اقوام ڈوگر ساکن میاں علی تحصیل شیخوپورہ۔
(۲) فقیر رام ولد گوپالداس قوم زرگر ساکن " " "
(۳) جگت سنگھ ولد سوبھا رام قوم کھتری " " " "
(۴) محمد ولد دلا قوم چیمہ ساکن جھگیاں چیماں متصل جاہلکی تحصیل شیخوپورہ (قرضخواہان مسئول علیہم)

مقدمہ مندرجہ عنوان میں محمد بذریعہ رجادہ سائل نے درخواست زیر دفعہ ۱۰/۱۳ ایکٹ دیوالیہ برائے قرار دیئے جانے دیوالیہ گزرانی ہے۔ اور اس کی سماعت کے واسطے تاریخ پیشی ۲۵ ستمبر مقرر کی ہے۔ اس لئے ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جو کچھ عذر رکھتے ہو تاریخ مقررہ پر اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر عدالت ہذا میں پیش کرو۔
آج بتاریخ ۷۔ اگست ۱۹۳۶ء ہمارے دستخط و مہر عدالت ہذا سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

حیات طیبہ

بطل حریت، مجاہد ہند، حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل سوانح عمری۔ مع مختصر سوانح حضرت سید احمد صاحب بریلوی (مرشد مولانا شہید مرحوم) اس کتاب میں آپ کی زندگی کے کارنامے نمایاں درج ہیں۔ جدید ایڈیشن ہے۔ قیمت ۱۲/
منگانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

خودکشی حرام ہے

اکثر نوجوان روزگار نہ ملنے سے خودکشی کرتے ہیں۔ لہذا بے کار نوجوانوں اور دوسرے حضرات کو چاہئے کہ کتاب استاد روزگار کا مطالعہ کریں۔ اس کے بعد آپ بآرام اور عمدہ طرح پر زندگی گزار سکیں گے بہت سے بے کار اب تک عمدہ تاجر بن گئے ہیں۔
قیمت صرف ۸/ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

[illegible]بی کتابوں کا بے مثل و بے نظیر ذخیرہ

خواص بادام ۴ر	خواص پیاز ۵ر	خواص گھی ۴ر	خواص دودھ ۸ر	خواص لیموں ۸ر	خواص مولی ۵ر
خواص نمک ۴ر	خواص گھیکوار ۹ر	خواص تربوز ۲ر	خواص لہسن ۴ر	خواص گاجر ۳ر	خواص اندرائن ۴ر
خواص سینگڑی ۵	خواص برگد ۴ر			خواص ہلدی ۲ر	خواص مرچ ۲ر
خواص [illegible] ۴ر	خواص [illegible]			خواص [illegible] ۳ر	خواص چنڈی ۴ر
خواص انار ۴ر	خواص پپیتا ۴ر			خواص کوڑی ۶ر	خواص سیب ۳ر
خواص سونف ۵ر	خواص کیکر ۴ر			خواص دھتورا ۶ر	خواص انڈہ ۵ر
خواص [illegible] ۴ر	خواص انگور ۵ر			خواص نیم ۶ر	خواص ستیاناسی

حکیم حاجی محمد عبداللہ صاحب روڑوی کی شہرۂ آفاق

تصنیفات

جو موتیوں اور جواہرات سے تولنے کے قابل ہیں

ہر گھر میں موجود رہنی ضروری ہیں

کنز المرکبات حصہ اول

[illegible] "کنز المرکبات" کی محنت و کاوش کا نتیجہ ہے [illegible] تمام امراض انسانی کے متعلق وہ [illegible] درج کئے ہیں جو کنز المجربات میں [illegible] ۔ اسکے علاوہ دوسرے مرکبات مثلاً مختلف قسم کے [illegible] ، طلاء ، جوارشین [illegible] عرقیات اور [illegible] وغیرہ کے بے نظیر نسخہ جات تحریر کئے گئے ہیں ۔ ان میں سے بعض نسخے جو [illegible] ہیں مصنف موصوف نے بڑی محنت [illegible] سے حاصل کئے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو عربی و فارسی کی ضخیم طبی کتب میں پائے جاتے ہیں [illegible] یہ کتاب [illegible] اور دیگر شائقین حضرات کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے ۔ کتابت و طباعت اور کاغذ بہت [illegible] [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] منیجر المطب [illegible]

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان

فرانس ، انگلستان اور ہندوستان کی بیحد مشہو آفاق پیٹنٹ دواؤں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے درج ہیں ۔ اگر آپ سینکڑوں روپیہ کی [illegible] ایک جلد خرید کر دیکھیں ۔ اور پھر [illegible] بے کاروں کو تو [illegible]

طبی چٹکلے

ہر قسم کی بیماریوں کے آسان [illegible] اور مجرب [illegible] درج ہیں جو بہت کم وقت سے تیار ہو سکتے [illegible]

منیجر المطب [illegible]

[illegible] المجربات

[illegible] نسخے [illegible] بار بار تجربہ [illegible] ہو چکے ہیں [illegible] کر کے ان کے [illegible] سے پیدا [illegible] [illegible] کے اسباب اور [illegible] نہایت [illegible] سے بیان کئے [illegible]

کنز الموارد

[illegible]

[illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۴ — نمبر ۴۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

مسئول مدیر ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳- نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عشہ

روساء و جاگیرداران سے ” سے

عام خریداران سے ” عشہ

” ” ششماہی ؏

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - - ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۹- جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۷- اگست ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

دعائے مسلم بدرگاہ رب العالمین

(از مولوی سید محمد عبد الرب صاحب صوفی اسسٹنٹ ماسٹر ہائی سکول فتحپور)

کوئی صدیق سا پھر صاحب ایمان پیدا ہو
رگ اسلام میں خون حمیت کاش پھر دوڑے
الٰہی جمع ہو بکھرا ہوا شیرازۂ ملت
غلامانِ محمدؐ پھر وہی قربانیاں سیکھیں
صحابہ کا نبیؐ پر تن من دھن سب کچھ نثار کر دینا
مسلماں پھر خدا کے ہاتھ جانیں بیچ دیں اپنی
لیں ملت کو پھر استاد خود ضمنی جری مائیں
عداوت پر کمر باندھی ہے پھر دشمن ملت نے
خلاف علم پیغمبر مساجد پھر بنیں قبریں
بڑی شورش مچا رکھی ہے منکر اہل بدعت نے

عمرؓ سا پھر کوئی یارب جری انسان پیدا ہو
کہیں بار الٰہا پھر کوئی عثمانؓ پیدا ہو
حسنؓ کے مثل کوئی صلح کل انسان پیدا ہو
حسینؓ آسا کوئی فرد عظیم الشان پیدا ہو
وہی جذبہ وہی حسرت وہی ارمان پیدا ہو
الٰہی پھر فضا نے بیعت رضوان پیدا ہو
کوئی خسل زبیریؓ تابع فرمان پیدا ہو
کوئی فاروقؓ سا پھر حافظ قرآن پیدا ہو
الٰہی کوئی اسماعیلؒ سا انسان پیدا ہو
دعا یہ کر کہ ان میں پھر سے ایمان پیدا ہو

کشف الحجاب ... حضرت علی الاجویری ... کے متعلق یہ کتاب ... نہایت ...

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۲۳۔ اگست ۴۰ء

مئو اعظم گڈھ میں فساد | یہ خبر سن کر ہمیں سخت رنج ہوا کہ اہل حدیث اور احناف میں لڑائی ہو گئی۔ مقدمہ عدالت میں ہے۔ کئی ایک اہل حدیث سخت زخمی ہوئے ناظرین احباب دعا کریں کہ اس مقدمہ میں حق و انصاف اور ظالم و مظلوم میں ہمیشہ کے لئے نمایاں فیصلہ کر دے۔ ان اللہ لا یحب الفساد

——— امرتسر میں آج (۲۳۔ اگست) تک بارش نہیں ہوئی۔ گرمی کا زور بدستور ہے۔ البتہ رات کو کبھی کبھی سرد ہوا چلتی رہتی ہے۔

——— سکھ مسلم فسادات کے سلسلہ میں سپیشل مجسٹریٹ نے دو سکھوں کو ۲½-۲½ سال قید سخت ایک کو چھ ماہ کی سزا دی۔ چار سکھ بری کر دیئے گئے۔

——— امرتسر میں ۲۲۔ اگست کو ہندوؤں نے لاہور میں بوچڑ خانہ بنائے جانے کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر مکمل ہڑتال کی۔ پر امن جلوس بھی نکالا۔ تمام دن خیریت سے گزر گیا۔

——— امرتسر۔ چین جاپان جنگ کے پیش نظر امرتسر کے جاپانی مال کے تاجروں نے جاپانی مال کا ذخیرہ جمع کرنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ صرف دو دنوں کے اندر دس لاکھ روپیہ کی مالیت کا تازہ مال منگوانے کے آرڈر بھیجے گئے۔

——— معلوم ہوا ہے کہ موضع وڈالہ ویرم متصل جنڈیالہ ضلع امرتسر میں ایک مسلمان کپڑا فروش ایک سکھ جاٹ واقف کار کے ہاں بمعہ مال کے رات بسر کرنے کو رہا۔ رات کو میزبان کی نیت بدل گئی تو اس نے اپنی بیوی سے مشورہ کر کے اپنے صحن میں گڑھا کھودنا شروع کیا شیخ صاحب بھانپ گئے اور جان بچا کر اس زمیندار کے صحن میں ایک درخت تھا اس پر چڑھ گئے۔ اتفاق سے سکھ کا لڑکا کھیت سے آکر تھکا ماندہ شیخ صاحب کے بستر پر لیٹ گیا۔ زمیندار مذکور نے اسے شیخ سمجھتے ہوئے قتل کر دیا۔ صبح واقعہ معلوم ہونے پر گرفتار کر لیا گیا

——— لاہور ہائیکورٹ نے دو تل نالہ کوٹ بھائی عثمان سنگھ سے پانی لینے کا فیصلہ سنا دیا ہے صبح ۱۰½ سے ۱½ بجے تک سکھوں کو وہاں سے پانی لینے کی اجازت دیدی ہے۔ اس عرصے میں مسلمان وہاں سے پانی نہیں لیا کریں گے۔

——— حکومت صوبہ سرحد نے خان عبد الغفار خاں اور عنایت اللہ خان مشرقی پر سے پابندیاں اٹھالی ہیں۔ علی ہذا القیاس کانگرس اور تحریک خاکساراں اور ان جیسی اور بہت سی سوسائٹیوں سے قیود ہٹالی ہیں۔

——— بنوں ۱۹۔ اگست کی اطلاع ہے کہ پچاس ساٹھ سرحدیوں نے پیر قلی کیمپ رزمک پر رات کو حملہ کر دیا۔

——— مدراس کے وزیر اعظم نے تمام سرکاری افسروں کو کھدر پہننے کا سرکلر جاری کیا ہے۔

——— شملہ ۲۱۔ اگست کی اطلاع ہے کہ چین جاپان جنگ کی وجہ سے حکومت ہند نے دو ہندوستانی رجمنٹوں کو ہانگ کانگ اور سنگاپور کی اندرونی حفاظت کے لئے جانے کا حکم دیدیا ہے۔

——— کنانور کی ایک اطلاع ہے کہ وہاں کے قریب ایک گاؤں سے مہاراجہ اشوک کے وقت کے سونے کے سکے برآمد ہوئے۔

——— جنگ چین جاپان میں صرف شنگھائی کی برطانوی رعایا کی جائیدادوں کے نقصان کا اندازہ صرف دس لاکھ روپیہ ہے۔

——— رنگون کی ایک اطلاع ہے کہ وہاں بدھ پروہتوں کی دو پارٹیوں میں زبردست لڑائی ہوئی جس میں بموں، چھریوں اور دیگر اوزاروں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ طرفین کے بہت سے آدمی مجروح ہوئے

——— لاہور ہائیکورٹ نے مسٹر خالد لطیف گابا کی درخواست انتقال مقدمہ منظور کر لی ہے۔

——— حکومت پنجاب نے فوجی تعلیم حاصل کرنے کے لئے جس کا کورس نو سال کا ہے پچاس پچاس روپیہ کے پانچ وظیفے تجویز کئے ہیں۔

——— دمشق کے بے روزگاروں نے ۱۹۔ اگست کو زبردست مظاہرہ کیا۔ پولیس اور مظاہرین میں زبردست تصادم ہو جانے سے پولیس نے گولی چلائی۔ بلکہ تلواروں سے بھی حملہ کیا۔ ۱۷۔ آدمی ہلاک اور پچاس زخمی ہوئے۔

——— مکہ معظمہ کی اطلاع ہے کہ جن دیہات میں شفاخانے نہیں وہاں وقتاً فوقتاً موٹروں پر سفری شفاخانے دورہ لگاتے رہا کریں گے۔

——— کابل کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ شاہ کابل نے جیب خاص سے محکمہ تعلیم اور حفظان صحت کے لئے چار لاکھ روپیہ اور ان کی والدہ محترمہ اور ہمشیرہ صاحبہ نے پچاس ہزار روپیہ عنایت فرمایا۔

"قمر نہیں کمر" | اہلحدیث ۲۰۔ اگست ۴۰ء ص۱۶ کالم ۲۔ سطر ۲۱ میں کمر کی جگہ قمر غلط چھپ گیا ہے۔ ناظرین تصحیح کریں۔

نظمیں بھیجئے | کسی سابقہ پرچہ میں شعراء حضرات کو توجہ دلائی گئی تھی کہ عرصہ سے ان کی نظمیں دفتر ہذا میں بغرض اشاعت نہیں آئیں۔ مگر اس پر بہت کم حضرات نے توجہ فرمائی ہے۔ آج مکرر یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ مندرجہ ذیل واقعات پر طبع آزمائی فرما کر دفتر ہذا میں ارسال کریں۔

(۱) واقعہ معراج۔ (۲) شب برات۔ (۳) صوم رمضان (۴) عید الفطر۔ وغیرہ وغیرہ۔ نیز ان کے علاوہ شرک و بدعت کی تردید، توحید و سنت کی تائید کے علاوہ دیگر امور پر بھی روشنی ڈالا کریں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

بلوغ المرام کی قیمت میں زبردست تخفیف

بجائے ۸/ کے صرف ایک روپیہ (عہ)

"بلوغ المرام" عربی مع شرح مولانا احمد حسن صاحب دہلوی قیمت حصہ اول ۸/ حصہ دوم ۸/ مکمل عہ (منیجر اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۹۔ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ

مسئلہ امامت دہلوی

آج کل مسئلہ امامت و امارت مسلمانوں خصوصاً اہل حدیث میں باعث تفریق ہو رہا ہے۔ خدا کی طرف سے امتحان ہے یا مسلمانوں کی نحوست قسمت ہے کہ جو کام شریعت نے ان کے لئے موجب اجتماع قرار دیئے تھے اسکو موجب افتراق بنا رہے ہیں۔ نماز جیسی پاک عبادت کیسی موجب اتفاق تھی اس میں کہاں تک افتراق پیدا کیا۔ اس کی حقیقت و ماہیت میں اختلاف اس کے لوازم اور آثار میں اختلاف، اس کی امامت میں اختلاف۔ غرض سب باتوں میں اختلاف۔ اس کے بعد مسلمانوں کو یک جہتی پر رہنے کے لئے امارت اور امامت کی تعلیم دی تھی جو واقعی مرض افتراق کے لئے تریاق کا حکم رکھتی ہے۔ مگر بے سمجھوں اور خود غرضوں نے اس کو بھی بجائے مفید کے مضر بنا دیا۔ جس پر یہ کہنا بجا ہے سے

نوشِ دارو نے کیا کیا اثرِ سم پیدا

دس آدمی مل کر کسی کو اپنا امام یا امیر بنا لیتے ہیں بس اس کے بعد حکم لگا دیتے ہیں کہ جو ہمارے ساتھ نہیں وہ جماعت ناجیہ سے باہر ہے، وہ سرکش ہے وہ نفس امارہ کا تابع ہے، وہ قارون ہے، غرض یہ کہ جملہ اوصاف قبیحہ کا مالک ہے۔ اس قسم کی مثالیں ہمارے سامنے بکثرت ہیں۔ یہی وہ غلو ہے جس کی بابت کلام اللہ میں ارشاد ہے۔ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ۔

لطف یہ ہے کہ باقاعدہ سوال کیا جاتا ہے (جیسا کہ ہم نے بارہا جماعت امامیہ دہلی سے کیا) کہ آپ کے امام کی امامت کس قسم کی ہے؟ اور پنجابی امیریوں سے پوچھا کہ آپ کی امارت کس قسم کی ہے؟ کیونکہ امامت یا امارت کا لفظ احادیث میں متعدد معانی میں آیا ہے اور قاعدہ علمیہ ہے کہ مشترک لفظ پر بحث کرنے سے پہلے تعیین معنی کر لینا چاہئے۔ اس لئے ہم نے بارہا پوچھا کہ آپ کی امامت سے مراد کونسی امامت ہے۔ امامت نبوت یا امامت حکومت یا امامت ہدایت یا امامت صلوٰۃ۔ ملاحظہ ہو اہلحدیث ۲۹۔ ربیع الثانی مطابق ۹ جولائی ۱۹۳۷ء

چاہئے تو یہی تھا کہ علمی قاعدہ کے علاوہ بحکم قرآن وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا۔ تعیین موضوع کر کے بحث کو آگے چلاتے تاکہ دیکھا جاتا کہ بحکم قانون کلی الشئ اذا ثبت ثبت بلوازمہ امامت دہلویہ اور امارت پنجابیہ اپنے لوازم کے ساتھ ثابت ہوتی ہیں یا نہیں۔

امارت پنجاب سے مراد ہماری امارت شریفیہ ہے جس کے امیر صاحب نے تو کچھ نہیں کہا نہ لکھا۔ لیکن ان کے ایک رکن رکین (حافظ عبداللہ صاحب روپڑی) نے یہ رائے ظاہر کر دی کہ ہماری امارت (شریفیہ) امارت سفر کی طرح ہے۔ مگر ان کے ایک دوسرے رکن بلکہ نائب امیر مولوی محمد یوسف دیناگری حال وارد کلکتہ اس کے مخالف ہیں۔ معلوم نہیں باقی ارکان کی رائے کیا ہے۔ بہر حال یہ بات جلدی طے کرنے کی ہے کہ ان امارتوں اور اماموں کا منصب کیا ہے؟

مگر یہ مدعیان اپنے دعوے کو صاف نہیں کرتے حالانکہ بقاعدہ علم کلام تہذیب دعوے دلیل سے مقدم ہے۔ خیر ان کی مرضی۔ مگر چونکہ مسئلہ امامت اور امارت لازمی نہیں ہے بلکہ متعدی ہے۔ جس کا اثر تمام افراد جماعت پر پہنچتا ہے۔ اور ہم بھی اس میں شریک ہیں۔ اس لئے ہم بادل ناخواستہ اس پر قلم اٹھاتے رہتے ہیں ورنہ انسانی علم کی حد تک جو اس کی حقیقت معلوم ہوتی ہے وہ اس سے زیادہ نہیں کہ سے

دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

رہا اس فتوے کا سوال جو مدعیان امامت اپنے سے علیحدہ رہنے والوں پر لگاتے ہیں۔ اس کا ذکر کئی دفعہ "اہلحدیث" کے صفحات پر آ چکا ہے۔ سب سے اخیر اہلحدیث مجریہ ۲۹۔ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ مطابق ۹۔ جولائی ۱۹۳۷ء میں آیا ہے۔ جس میں یہ ذکر تھا کہ مدعی امامت دہلی حافظ عبدالستار ولد مولوی عبدالوہاب متوفی اپنے خطبہ صدارتی میں اپنے نہ ماننے والوں پر حکم لگاتے ہیں کہ ان کی نجات نہ ہوگی وہ عبارت ناظرین کی خاطر ہم دوبارہ نقل کرتے ہیں جو آسان اردو زبان میں ہے جس کے سمجھنے میں کوئی دقت نہیں۔ لکھا ہے کہ:۔

جلدی سے جلدی امام کی ماتحتی میں اپنے نفس پلید اور دولت قارون پر لات مار کر جماعت غرباء اہل حدیث کے ساتھ داخل ہو کر قرآن حدیث کے عامل ہو جائیے ورنہ ہرگز نجات کی صورت نہیں بلکہ ان ملا مولویوں کے مناظرے، مباحثے اور جنگ و جدال پر میدان حشر میں آپ کو کفِ افسوس مل کر حسرتیں تکتے ہوئے بے فائدہ ملنا ہوگا، ایسا نہ ہو کہ یہ بہرے ان ملا مولویوں کے آپ کو بھی

جہنم میں داخل کر دیا جائے۔
(خطبہ امارت صفحہ ۹)

یہ خطبہ حافظ عبدالستار کی طرف سے مولوی عبداللہ اوڈ ساکن فاضلکا ضلع فیروزپور پنجاب کا لکھا ہؤا ہے جو حافظ صاحب موصوف کی تصدیق اور اجازت سے مولوی صاحب مذکور ہی نے پڑھا تھا۔ راقم خطبہ حسب معمول ایک دفعہ دفتر "اہلحدیث" امرتسر میں آئے۔ ان سے اس عبارت پر مذاکرہ ہؤا۔ جس کا ذکر "اہلحدیث" مورخہ ۹۔ جولائی ۱۹۳۷ء میں ہو چکا ہے۔ ہم نے اس عبارت سے یہی سمجھا کہ جو کوئی جماعت امامیہ دہلی کے ساتھ مل کر کام نہیں کریگا اس کی نجات کی صورت نہیں کیونکہ وہ جاہلیت کی موت مریگا۔

ہمارے اس فہم کا قرینہ عبارت مرقومہ سے پہلے صفحہ ۸ کی عبارت یوں ہے:۔

ہر شخص کی تبلیغ معتبر نہیں یاد رہے کہ ہرکس وناکس، ملا مولوی، انجمن و کانفرنس، آل انڈیا لیگ اہل حدیث و دیگر مدارس کو شریعت محمدیہ کی طرف سے ہرگز اجازت نہیں کہ وہ بغیر ماتحتی امام وقت کے وعظ یا درس کہے یا فتویٰ دے، مسئلہ بتائے یا مسلمانوں میں جمعہ جماعت عیدین وغیرہ قائم کرے یا درس و تدریس کا سلسلہ قائم کرے۔ چنانچہ فرمان نبوی ہے لا یقص الا امیر او مامور او مختال (مشکوٰۃ)

اہلحدیث اس عبارت کا مطلب ہر اردو خوان سمجھ سکتا ہے کہ ہندوستان جیسے وسیع ملک میں کوئی مدرسہ دینی جاری نہیں ہو سکتا جب تک کہ حافظ عبدالستار امام جماعت دہلی اجازت نہ دے کوئی امام جماعت نہیں کرا سکتا کوئی خطیب خطبہ نہیں دے سکتا، بلکہ کوئی نکاح خوان نکاح نہیں پڑھا سکتا، کوئی مدرس درس قرآن و حدیث نہیں دے سکتا جب تک امام جماعت دہلی سے اجازت حاصل نہ کرے۔

شیعہ کا عقیدہ ہے کہ امامت صلوٰۃ کیلئے مجتہد کی اجازت کی ضرورت ہے مگر اتنی سخت پابندی ان کے ہاں بھی نہیں کہ کوئی شخص درس قرآن و حدیث بھی بغیر اجازت نہ دے۔

ان عبارات کے ماتحت نظر ڈالئے۔ کل مدارس دینیہ مدرسہ دیوبند ہو یا ندوہ، مدرسہ رحمانیہ ہو یا مدرسہ احمدیہ لہریا سرائے دربھنگہ، مدرسہ آرہ ہو یا مدرسہ عمر آباد مدراس، سب اجازت امام دہلی کے محتاج ہیں۔

خبردار! ان سب مدارس کے مہتمم صاحبان اجازت حاصل کریں ورنہ بغیر اجازت ان کا یہ کام وبال جان ہوگا ؎

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز! آپ کسی کے خدا نہیں

ہم مانتے ہیں کہ اب کام امام کے ماتحت ہونے چاہئیں مگر وہ امام کونسا۔ جس کی تعریف اور تفصیل خود امام اعظم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے:۔

الامام جنۃ یقاتل من ورائہ

ایسے امام کی ماتحتی میں یہ کام ہونے چاہئیں۔ اسی لئے ہم پوچھتے ہیں کہ آپ اپنی امامت کی تعیین کیجئے۔ ہم تو اس دن کے منتظر ہیں کہ ایسا امام ہو جسکے ماتحت یہ کام کرنے کا حکم ہے۔ ہماری آنکھیں تو اسکو دیکھتے دیکھتے پتھرا گئیں۔ جتنے ہمیں نظر آتے ہیں یہ سب نقول ہیں۔ ہم ایسی نقول امامت کو کیا سمجھیں جبکہ ہم نے بروز نبوت قادیانیہ کو بھی نہیں مانا تو ان بروز امامت کو کیسے مان سکتے ہیں امامت جماعت دہلویہ کے دعویدارو اور حامیو! کیوں نہیں اپنی امامت کی تعیین کرتے۔ کیا مقولہ مقبولہ ثبت العرش ثم انقش آپ کے ہاں مقبول نہیں۔

مشابہت قادیانی مسیح نے جب مسیحیت موعودہ کا دعویٰ کیا اور اس پر سوالات ہوئے کہ مسیح موعود خنزیروں کو قتل کر دینگے، صلیب کو توڑ دینگے اور دمشق میں نازل ہونگے۔ تو اس نے بڑی ہوشیاری سے جوابات دیئے کہ دمشق سے مراد قادیان ہے، خنزیروں سے مراد عیسائی ہیں۔ صلیب توڑنے سے مراد دلائل سے غلبہ ہے۔ کیا اچھی توجیہ ہے۔ حقیقت میں یہ شاعرانہ تخیلات جی خوش کرنے کے لئے ہوتے ہیں سو شیخ سعدی نے کیا اچھا تخیل پیش کیا ہے۔ قد معشوق کو سرو بتایا، اس کی ٹھوڑی کو سیب بتا کر استعجاب ظاہر کیا کہ ؎

عجب در زنخدان آں دلفریب
کہ ہرگز نہ بود است بر سرو سیب

یعنی دیکھو کیسی عجیب بات ہے کہ سرو کو سیب لگ رہا ہے حالانکہ کبھی نہیں لگا۔

اسی طرح امامت دہلویہ ہم کو بھول بھلیوں میں رکھتی ہے۔ اپنی تعیین تو کرتی نہیں اور جو کبھی بھولے سے اشارہ بھی کرتی ہے تو قادیانی تشبیہ میں ادہار ہی ادہار ہوتا ہے۔

برادران! ہم ایسے ادہار کھاتے کھاتے سخت پریشان ہو گئے ہیں۔ نبوت ملتی ہے تو وہ ادہار رکھتی ہے امامت ملتی ہے تو وہ ادہار رکھتی ہے، امامت ملتی ہے تو وہ ادہار۔ غرض ہماری حالت استاد غالب کی سی ہو گئی جو کہتے ہیں ؎

قرض کی پیتے ہیں مے دل میں سمجھتے ہیں کہ ہاں
رنگ لائیگی ہماری فاقہ مستی ایک دن

ہمارے اس سوال اور جماعت امامیہ دہلی کے غلو پر ناراضگی کرنے سے جماعت مذکور کا رسالہ صحیفہ ہم پر اظہار خفگی کرتا ہؤا لکھتا ہے کہ اہلحدیث نے خطبہ دہلی کی عبارت کو غور سے نہیں پڑھا۔ چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"ہم اپنے معاصر بزرگ کی خدمت گرامی میں ان کو اپنی فاضلیت و قابلیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ آپ کسی فرصت اور اطمینان کے میں اپنی فاضلیت اور قابلیت کو کام میں لاتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ آپ کسی فرصت اور اطمینان کے وقت میں اپنی فاضلیت اور قابلیت کو کام میں لاتے ہوئے خطبۂ "امارت" کی مندرجہ بالا عبارت پر نظر ثانی فرمائیں اور غور کریں کہ آیا کونسے لفظ سے وہ منحوس قادیانی آواز صادر ہو رہی ہے۔ جس سے شرک فی الرسالت جیسا سنگین اور ناقابل معافی جرم لازم آتا ہے اور پھر اس جرم کی مرتکب بھی وہ جماعت ہو جو بفضلہ تعالیٰ قادیان اور قادیانی

(۴۴۷)

آواز سے کوسوں دور ہے۔ تو جس نے شرک فی التوحید و شرک فی الرسالت کی بیخکنی کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔" (صحیفہ اہلحدیث دہلی صفحہ بابت جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ)

اہلحدیث | عبارت مذکورہ اردو ہے۔ ہم نے اپنی طاقت کے مطابق غور کیا۔ جو سمجھا وہ راقم خطبہ مولوی عبداللہ اوڈ کے سامنے پیش کر دیا۔ انہوں نے جو عذرات پیش کئے ان کا جواب دیا گیا۔ اڈیٹر صاحب صحیفہ کو چاہئے تھا کہ ان کو پوچھ کر قلم اٹھاتے۔ خیر انہوں نے اگر ایسا نہیں کیا تو ان کی مرضی۔ اب ہم صحیفہ کی تاویل سنا کر جواب عرض کرتے ہیں:۔

"دراصل بات یہ ہے کہ ہمارے فاضل معاصر نے خطبہ امارت کی عبارت کے تمام پہلے فقروں کو نظر انداز کر کے صرف آخری فقرہ ہرگز ہرگز نجات کی صورت نہیں پر غور و فکر اور تدبر کی کل قوتیں صرف کر دی ہیں۔ نہ تو فقرہ "نفس امارہ" اور "دولت قارون پر (جو یہ فقرے فقط اسی شخص کے حق میں استعمال کئے گئے ہیں جو نفس امارہ اور دولت قارون کے نشہ میں آ کر مسئلہ امارت کا انکار کرتا ہے) کچھ غور کیا۔ اور نہ ہی پیارے لفظ "غربا" پر کچھ دھیان کیا۔ اور نہ ہی سنہری فقرہ "قرآن وحدیث کے عامل ہو جائیے"۔ کی طرف کچھ توجہ فرمائی۔" (صحیفہ صفحہ)

اہلحدیث | اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ خطبہ امارت میں جو مسئلہ نجات بتایا گیا ہے وہ تین چیزوں کے مجموعہ مرکبہ پر موقوف ہے۔ اول نفس امارہ دوم دولت قارون کا چھوڑنا سوم جماعت امامیہ دہلی میں مل کر قرآن وحدیث پر عمل کرنا۔ چنانچہ اس سے اگلا پیرا یہی تشریح کرتا ہے جو یہ ہے:۔

"ہم نہایت نیک نیتی کے ساتھ اپنے فاضل معاصر کی خدمت شریف میں مخلصانہ التماس کرتے ہیں کہ اگر نفس امارہ اور دولت قارون پر لات مار کے بغیر اللہ تنظیم کی صورت میں قرآن وحدیث کے عامل ہونے کے ماسوا دیگر کوئی نجات کی بہترین اور سہل صورت ہو تو ہمیں بتا کر ممنون فرمائیں۔" (صحیفہ صفحہ)

اہلحدیث | جناب اڈیٹر صاحب صحیفہ گرامی، خدا آپ کے علم و فضل میں برکت دے۔ قضیہ مرکبہ یا شئی مرکب یا نسخہ مرکب وہ ہوتا ہے جس میں ہر جزء کو دخل ہوتا ہے اس بنا پر ہم آپ کے قضیہ مرکبہ کا تجزیہ کر کے سوال کرتے ہیں۔ مہربانی کر کے جواب باصواب سے مشکور فرمائیں۔

(۱) جو شخص ان تینوں جزوں میں سے پچھلی دو جزوں پر عمل کرے مگر پہلے جزء (نفس امارہ) کی پیروی نہ چھوڑے اس کی نجات تو نہ ہوگی۔

(۲) جو شخص پہلے اور تیسرے جزو پر عمل کرے مگر دوسرے جزء پر عمل نہ کرے اس کی بھی نجات نہ ہوگی۔

(۳) جو شخص پہلے اور دوسرے جزء پر عمل کرے۔ اور تیسرے جزء قرآن وحدیث پر بھی عمل کرے مگر جماعت امامیہ میں شامل نہ ہو اس کی نجات ہوگی یا نہیں؟ یا کم سے کم گنہگار ہوگا یا نہیں؟

قضیہ مرکبہ کی ترکیب پر نظر کر کے جواب دیجئے۔ جلدی نہ کیجئے گا۔ جیسے آپ نے اہلحدیث کی عبارت ذیل سمجھنے میں جلدی کی ہے۔ وہ عبارت یہ ہے:۔

افراد اہل حدیث عمل بالحدیث کے شوق میں کہیں کہیں اپنا امام یا امیر بناتے ہیں خدا جانے نیت میں فساد ہوتا ہے یا عمل میں غلطی۔

اس عبارت پر فاضل اڈیٹر صحیفہ نے اعتراض کیا ہے کہ:۔

"شوق اور نیت میں فساد یہ منطق انوکھی ہے۔ ہمارے جیسے ناقص العقل والوں کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ (صحیفہ صفحہ کا حاشیہ)

اہلحدیث | کلام میں کبھی دو اعتبار جمع ہو جاتے ہیں۔ متکلم کا اعتبار اور مخاطب کا۔ ان دونوں میں بظاہر اختلاف بھی ہوتا ہے۔ متکلم کسی بات پر یقین اور کامل علم رکھتا ہے مگر مخاطب کی حالت کو عدم یقین سے بیان کر دیتا ہے۔ ملاحظہ ہو آیت

ما کادوا یفعلون

بنی اسرائیل کے گائے ذبح کرنے کا علم خدا کو تھا اور یقیناً تھا مگر ان کی کٹ حجتوں کی بنا پر فرمایا کہ وہ قریب کرنے کے نہ تھے۔ کیا جملہ ما کادوا علم الٰہی پر کچھ اثر ڈالتا ہے ہرگز نہیں۔ ادبیات میں آپ اس کی مثال چاہیں۔ تو سنئے!

لفظ اِنْ شک کیلئے ہوتا ہے اور قد یقین کیلئے۔ بظاہر ان دونوں کا جمع ہونا محال ہے۔ مگر امرء القیس ان دونوں کو جمع کرتا ہوا کہتا ہے

اِنْ تَکُ قد ساءتک منی خلیقۃ
فسلی ثیابی من ثیابک تنسلی

ٹھیک اسی طرح اس عبارت متنازعہ میں میں نے اس اپنے حسن ظن سے ایسے لوگوں کا عمل شوق سنت پر مبنی سمجھا اور حقیقت حال خدا کے سپرد کرنے کو یہ فقرہ لکھا "خدا جانے نیت میں فساد ہوتا ہے یا عمل میں غلطی"

جناب ایڈیٹر صاحب صحیفہ | آپ لوگوں کا شغل رات دن حدیث پڑھنے پڑھانے کا ہے۔ کیا وہ حدیث آپ کو یاد نہ رہی جس میں ارشاد ہے کہ کسی کے حق میں نیکی کی رائے تو دو مگر "واللہ حسیبہ" ساتھ کہہ دو اس کا کیا مطلب؟ اس کا مطلب یہی ہے کہ یقینی نہیں نہ تمہارا علم کسی واقعہ کے متعلق خدائی علم سے موافق ہو۔ جس شخص کو تم نیک مرد کہتے ہو ممکن ہے وہ ایسا نہ ہو۔

مختصر یہ ہے کہ میرا یقین کسی جماعت کے حق میں نیک نیت ہونے کا ان کی حقیقت منکشف نہیں کر سکتا۔ میں نہیں سمجھا کہ اس میں تعارض کیا ہے۔

عزیز من! | آپ کو منطقی اصطلاح سمجھنے میں اگر دقت نہ ہو تو سنئے!

تناقض کے لئے وحدات ثمانیہ شرط ہیں ان ثمانیہ میں سے ایک وحدت مکانی بھی ہے۔ شوق کا محل میرا ذہن ہے۔ نیت اور عمل کی غلطی کا محل خدا کا علم ہے۔

اس اصول کے ماتحت اپنا اعتراض واپس لیجئے یا مجھے کہنے کی اجازت دیجئے۔

میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

قادیانی مشن

قادیانی نزاع کی بنا کھل گئی

کئی ہفتوں سے قادیان میں قادیانی احمدیوں کے مابین جھگڑا یا بالفاظ خلافت بغاوت پیدا ہوگئی ہے اس کے اسباب اور وجوہات اشاروں اشاروں میں تو پہنچتے رہے مگر صاف الفاظ میں پتہ نہ چلتا تھا کہ اصل وجہ کیا ہے۔ اخبار "پیغام صلح" لاہور جیسا خلافت قادیانیہ کے حق میں دوست اور مخلص ہے شاید کوئی ہو وہ بھی رمزوں اور کنایوں میں باتیں کرتا رہا۔ کھلے الفاظ میں اس کا سبب نہ بتا سکا۔ اخبار "فاروق" قادیان میں ایک شخص محمد عمر کا حلفیہ بیان بصورت خط بخدمت خلیفہ قادیان چھپا ہے جس کا ایک فقرہ کسی قدر روشنی ڈالتا ہے جسکے الفاظ یہ ہیں:-

میں خدا کی قسم کھا کر یہ بھی لکھتا ہوں کہ اس (فخرالدین ملتانی) نے ایک دن اپنے مکان کے پاس کھڑے ہو کر یہ کہا تھا کہ تحریک جدید کا ایک فائدہ ضرور ہؤا ہے کہ پہلے تو لڑکوں کو تلاش کرنا پڑتا تھا اب جمع شدہ مل جاتے ہیں۔

اس جگہ اس کا مفہوم نہایت ہی گندہ اور حضور پر کمینہ حملہ تھا۔ (فاروق ۷-اگست ۳۷ء صفحہ ۲ کالم ۳)

اہلحدیث | اس مجمل کلام کا طرز بیان نہایت بلیغ ہے قرآن مجید کے طرز بیان کے مشابہ ہے۔ قرآن شریف میں لوطیوں کے حق میں ارشاد ہے:-

جَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ۔

یہ آیت حضرت لوط کی قوم کے متعلق ہے۔ اس میں قوم لوط کی بدکاری کی طرف اشارہ ہے۔ جس کا نام لواطت ہے۔ گویا ملتانی باغی خلیفہ قادیان کو اس آیت کے ماتحت لا کر کہتا ہے۔

سنا کرتے تھے شہو و ذوق! جن کی پارسائی کا
وہ سب رندِ خرابات اپنے نکلے ہم خانے

اللہ اعلم بحقیقت حال۔

ناظرین! | یہ نوٹ لکھتے ہوئے یہاں تک پہنچے تھے کہ قادیان کا اخبار "الفضل" پہنچا۔ جس میں ایک خبر وحشت اثر ایسی دیکھی جو قادیان کی تحریک احمدیت سے آج تک نہ دیکھی نہ سنی گئی۔ جس کے الفاظ الفضل کی عبارت میں یہ ہیں:-

"آج سرکار کی طرف سے زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال، جناب میر محمد اسحٰق صاحب ناظر ضیافت، جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ اور ابو العطا مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری کے خلاف ریذیڈنٹ مجسٹریٹ صاحب کی عدالت میں حفظ امن کی ضمانت کا مقدمہ پیش ہؤا۔ مسئول علیہم کی طرف سے جناب مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر اور جناب مولوی فضل دین صاحب وکیل پیش ہوئے۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا سرٹیفکیٹ بیماری پیش ہؤا۔ عدالت نے ہر سہ اصحاب سے ایک ایک ہزار روپے کی ضمانت اور ایک ایک ہزار روپے کا مچلکہ لیکر مقدمہ ۲۳-اگست پر ملتوی کردیا۔ اسی طرح شیخ عبدالرحمٰن مصری، محمد صادق شبنم اور عبدالرب پٹھان سے دفعہ ۱۰۷ کے مقدمہ میں ایک ایک ہزار روپے کی ضمانت حاضری اور ایک ایک ہزار روپے کا مچلکہ لے کر مقدمہ ۲۳-اگست پر ملتوی کردیا۔ عبدالعزیز چونکہ ہسپتال میں ہے اس لئے حاضر عدالت نہ ہو سکا" (الفضل قادیان ص ۲ ۱۸-اگست ۳۷ء)

اہلحدیث | ۱۸-اگست کی پہلی رات کو ساڑھے تین بجے آسمان پر غیر معمولی روشنی ظاہر ہوئی جس کی ابتدا مغرب سے ہو کر انتہا مشرق کی طرف ہوئی روشنی اتنی تیز تھی کہ دن کی روشنی کے مشابہ تھی۔ قریبًا ڈیڑھ منٹ کے بعد ختم ہوگئی۔ اسی اثناء میں گونج دار آواز بھی نکلی اور دو شرارے بھی اس سے نکلتے ہوئے دکھائی دیئے۔ سبحانہ ما اعظم شانہ

دیکھئے | اہل قادیان اس کی کیا تعبیر کرتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب سچے ہیں یا مرزا صاحب؟

میری نظر سے ایک رسالہ "ولادت مسیح" ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لاہوری احمدی کا گزرا۔ جس میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام مثل دیگر آدمیوں کے مرد و عورت کے مرکب نطفہ سے پیدا ہوئے تھے۔ یعنی بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوئے بلکہ یوسف نجار آپ (مسیحؑ) کا باپ تھا۔

اور علیٰ ہذا ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام بھی کسی انسانی جوڑے کے مرکب نطفہ سے پیدا ہوئے یعنی آب و گل سے آپ (آدمؑ) کا پتلا نہیں بنا۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"پہلا جوڑا جو انسان کا پیدا ہؤا وہ کسی طرح کسی حیوانی حالت سے ترقی کرکے انسانی حالت میں منتقل ہؤا۔ - - - - - - - - -

بہرحال انسان جس مخلوق سے بھی ترقی کرکے انسان بنا وہ کسی جوڑے سے اور اس کے مرکب نطفہ سے بنا۔ مٹی کے پتلے سے نہیں بنا" (ولادت مسیح صفحہ)

دوسری جگہ اپنے رسالہ کے شروع میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"جو کہے کہ باپ نہ تھا اُس کا فرض ہے کہ ایسی خارق عادت اور سنت اللہ کے خلاف بات کا وہ ثبوت دے ورنہ ہم مجبور ہیں کہ اُسکے اس دعویٰ کو رد کردیں۔ ہمیں دنیا میں کوئی مثال نہیں ملتی جس میں کوئی بغیر باپ بچہ پیدا ہؤا ہو" (صفحہ)

اگرچہ قرآن مجید اور احادیث شریف میں ڈاکٹر صاحب کے

خیال خام کو رد کرنے کے لئے کافی مصالحہ موجود ہے لیکن مجھے یہ ہی مناسب معلوم ہوا کہ میں ڈاکٹر صاحب موصوف کے سامنے صرف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی کے اقوال و ملفوظات پیش کروں جو ڈاکٹر صاحب کے اعتقاد کے بموجب مسیح موعود، مجدد اعظم اور قرآن مجید کے حقائق و معارف کے سب سے زیادہ جاننے والے تھے اور جن کے قویٰ میں روح القدس کی قدسیت ہر دم ہر لحظہ و ہر آن کا کام کیا کرتی تھی۔ مرزا صاحب حضرت آدم و مسیح علیہ السلام کی پیدائش کے متعلق کیا خیال رکھتے تھے؟ وہ حوالہ قلم کرتا ہوں۔ امید ہے کہ اگر ڈاکٹر صاحب سچے اور پکے احمدی ہونگے تو ضرور مرزا صاحب کی قلم کے آگے سر تسلیم خم کر دینگے اور بے چون و چرا اپنے اس خیال خام سے رجوع کرینگے ملاحظہ ہو:۔

"سولہویں خصوصیت یسوع مسیح میں یہ تھی کہ بن باپ ہونے کی وجہ سے حضرت آدم سے مشابہ تھے"۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۳۳)

"چودھویں خصوصیت یسوع مسیح میں یہ تھی کہ وہ باپ نہ ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل میں نہ تھا (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۳۳)

"اور حضرت عیسٰی کے لئے خدا نے جو یہ پسند کیا کہ کوئی اسرائیلی حضرت مسیح کا باپ نہ تھا۔ اس میں یہ بھید تھا کہ خدا تعالیٰ بنی اسرائیل کی کثرت گناہوں کی وجہ سے ان پر سخت ناراض تھا۔ پس تنبیہ کے طور پر ان کو یہ نشان دکھایا کہ ان میں سے ایک بچہ صرف ماں سے بغیر شراکت باپ کے پیدا کیا"۔ (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۱۶)

گھر کا شاہد (کتاب منظور الٰہی)

پس مظہر صفت رب العٰلمین اول بنی اسرائیل شدند و مظہر صفت الرحمٰن الرحیم نصاریٰ و مظہر صفت ملٰک یوم الدین اسلام و ایں آخر صفت جامع سہ صفات بوجہ کمال ست۔

اب بیان پہلی صفت کا یہ ہے کہ ظاہر ہے خدا تعالیٰ نے کس کس طرح پر بنی اسرائیل کی پرورش کی اور کیونکر ان کو قوموں سے انتخاب کر کے برگزیدہ کیا اور آسمان سے ان کو روٹیاں اور پتھروں سے ان کو پانی پلایا اول خدا تعالیٰ نے دشت سینا میں چالیس برس تک آسمان سے روٹی بھیجی اور وہ نمونہ واسطے عیسٰی مسیح کے جو بن باپ پیدا ہوا۔ (کتاب منظور الٰہی صفحہ ۱۱)

"چنانکہ خدا تعالیٰ عیسٰی را بلا پدر پیدا کرد و محض از عنائت خود بوجود آورد ہمچناں آں سرور کائنات صلعم از قوم بت پرستاں کہ در ایشاں گاہے نبی مبعوث نہ شدہ بود ظہور فرمودند آں تعجبے کہ در وقت تصور ولادت مسیح بلا پدر مے آید ہماں تعجبے دریں ست کہ امی ناخواندہ را از قومے کہ گاہے در ایشاں نبی نہ شدہ بود افضل انبیاء کرد۔ (منظور الٰہی صفحہ ۱۴)

رات کے بارہ بجے حضرت ام المؤمنین نے رویا میں دیکھا:۔

" عیسٰی کا مسئلہ حل ہوگیا۔ خدا کہتا ہے میں جب عیسٰی کو اتارتا ہوں تو پوڑی کھینچ لیتا ہوں اسکے معنے آپ کے دل میں یہ ڈالے گئے کہ عیسٰی کی حیات و ممات میں انسان کا دخل نہیں یہ رویا اسی وقت حضرت مسیح موعود کی خدمت میں سنائی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اس پر میں نے توجہ کی تو القا ہوا کہ حقیقت میں ہزار سالہ موت کے بعد جواب احیا ہوا ہے۔ اس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہیں ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ نے مسیح کو بن باپ پیدا کیا یہاں مسیح موعود کو بلا واسطہ کسی استاد یا مرشد روحانی کے زندگی عطا فرمائے۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔ غرض جیسے مسیح بن باپ پیدا ہوا اور اس کی حیات میں کسی انسان کا دخل نہ تھا سو ویسے ہی یہاں بدون کسی استاد یا مرشد کے خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے روحانی زندگانی عطا کی"۔ (منظور الٰہی صفحہ ۲۴۳)

علامہ شارح قانون جو طبیب حاذق اور بڑا اعلیٰ فلسفی ہے۔ ایک جگہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ یونانیوں میں یہ قصے بہت مشہور ہیں جو بعض عورتوں کو جو اپنے وقت میں عفیفہ اور صالحہ ہیں بغیر صحبت مرد کے حمل ہو کر اولاد ہوئی ہے پھر علامہ موصوف بطور رائے لکھتا ہے کہ یہ سب قصے افترا پر محمول نہیں ہو سکتے کیونکہ بغیر کسی اصل صحیح کے مختلف افراد اور مہذب قوموں میں ایسے دعاوی ہرگز فروغ نہیں پا سکتے ہیں اور نہ عورتوں کو جرأت ہو سکتی ہے کہ وہ زانیہ ہونے کی حالت میں اپنے حمل کی ایسی وجہ پیش کریں جس سے اور بھی ہنسی کرائیں اور ہمیں اس بات سے پرہیز کرنا چاہئے کہ خواہ نخواہ ایسی تمام عورتوں پر زنا کا الزام لگائیں جو مختلف ملکوں اور قوموں اور زمانوں میں مستور الحال گزر چکی ہیں"۔ (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۳۴)

مرزا صاحب کی رائے ہے اس بات پر ضد نہیں کرنی چاہئے کہ اگر یہ بات کچھ حقیقت رکھتی ہے تو پھر عام طور پر کیوں وقوع میں نہیں آتی کیونکہ اول تو یہ سوانح ایسے نادر الوقوع نہیں ہیں جیسے آج کل نئے فلسفی ان کو خیال کر رہے ہیں بلکہ مختلف قوموں میں اسکے آثار سلسلہ وار چلے آئے ہیں اگرچہ عبرانیوں میں تو صرف حضرت مسیح اس طرز کی پیدائش میں بیان کئے گئے ہیں لیکن یونانیوں اور آریوں کی کتابوں میں اس کی نظیریں بہت پائی جاتی ہیں اور حال کے زمانہ اور اس کے قریب قریب ہی بعض ممالک کی عورتیں حمل دار ہو کر ایسا کچھ بیان کرتی رہی ہیں۔ اب ان سب قصوں کی نسبت گو کسی منکر کی کیسی ہی رائے ہو مگر صرف ان کے نادر الوقوع [illegible] وہ سب رد نہیں کی جا سکتی اور ان کے بطلان پر کوئی دلیل فلسفی قائم نہیں ہو سکتی"۔ (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۳۵)

(راقم:۔ محمد علی تارکش انبیٹھ پور)

اہلحدیث قابل نامہ نگار شاید ڈاکٹر بشارت احمد کو جانتے نہیں وہ اگرچہ بقول خود پکے احمدی درمزانی ہیں

لہ مثلاً ڈاکٹر صاحب۔ ۲ جیسے ڈاکٹر صاحب۔

مگر وہ اپنی خداداد ذہانت میں بعض جہات میں مرزا صاحب سے بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ ان کا ذہن عالی اس بلندی پر ہے جہاں مرزا صاحب کا ذہن بھی سفل میں رہ جاتا ہے۔ مثال کے لئے محمدی بیگم کے نکاح کا ذکر آپ نے سنا ہوگا۔ مرزا صاحب متوفی اس منکوحہ سے مراد ایک خاص خاتون ظاہر کرتے رہے جس کے باپ کا نام اور اس کے ناکح کا نام بھی ظاہر کرتے رہے۔ جب وہ وقوع پذیر نہ ہوا تو ڈاکٹر صاحب نے اپنے فلسفہ جدیدہ کے زور سے محمدی بیگم سے یورپ کی قومیں مراد لیں۔ کیا اچھا فلسفہ اور کیسی اچھی شرح ہے۔

ناظرین صاحب! آپ نے بھی سنا ہوگا کہ بنگالے میں کبھی جادو کا بڑا زور تھا۔ سننے میں آیا ہے کہ بعض جادوگر اپنے زور علم سے آدمی کو مکھی بنا کر دیوار سے چپکا دیتے تھے۔ غالباً ڈاکٹر صاحب انہی میں سے ایک ذی علم بنگ ہیں۔ ہم نے تو ان کا دماغ ایسا بلند پایا ہے نہ ان کے سامنے کوئی واقعہ واقعہ ہے نہ کوئی آیت آیت نہ کوئی حدیث حدیث ہے۔ ان کا فلسفہ، فن کی ساخت، ان کا ذہن رسا سب سے بلند تر ہے جو چاہیں تو دو دونے پانچ ثابت کر دیں اور چار دونے آٹھ کو غلط کر دیں۔ غرض یہ شعر انہی کے حق میں ہے۔

> نہ پہنچا ہے نہ پہنچیگا تمہاری علم کیشی کو
> بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے اہل فن پہلے

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید اب میں پوچھتا ہوں کہ صحاح ستہ یا کم سے کم بخاری ہی میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ تسلیم کی گئی ہے۔ ایک روایت بھی ایسی ہے جو قانون شہادت کی رو سے اس طرح پر ثابت کی گئی ہو (اہلحدیث ۱۸- محرم)

تائید حضرت الشیخ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ ادام اللہ فیوضہ نے اپنے اخبار "اہلحدیث" میں اس کا ثبوت قرآن مجید سے دیا ہے۔ یعنی احادیث نبویہ کی حجیت قرآن کریم سے بقانون شہادت ثابت کی ہے جو بہت مستحکم اور قوی ہے مگر اس میں ایک گونہ مولوی اسلم صاحب کے اس اعتراض کو تسلیم کر لینے اور صحیح مان لینے کا وہم ہوتا ہے جو ہرگز صحیح نہیں ہے اس لئے یہاں پر اس امر کا ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ مولوی صاحب کا اعتراض صحیح بخاری اور دیگر صحاح کے متعلق قطعاً غلط و باطل ہے اور محض ضد و تعصب حق پوشی و حق کشی پر مبنی ہے۔ کسی اہل علم کے قلم سے ایسے لغو اور واہی اعتراض کا صفحہ قرطاس پر آنا محل تعجب ہے۔ لیکن مولوی اسلم صاحب کے قلم سے نکلنا کچھ جائے تعجب نہیں اس لئے کہ وہ خواہ کتنے ہی بڑے علامہ، ادیب، مورخ اور فاضل کہلاتے ہوں مگر علم حدیث میں بالخصوص اور دیگر علوم نقلیہ و عقلیہ میں بالعموم اُن کا جو پایہ ہے وہ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے علوم حدیثیہ سے ناواقفیت و جہالت کے باوجود ضد و عداوت بگ ہے۔ اس بنا پر اس کی نسبت آپ جو کچھ بھی لکھ دیں کم سمجھنا چاہئے۔ <u>بہرکیف ہم بخاری شریف کی اول سے آخر تک ہر ہر متصل مرفوع حدیث کو مولوی صاحب کی تحریر کردہ شرط اور قانون شہادت کے مطابق ثابت کر سکتے ہیں اور یقیناً ثابت کر دینگے۔ علی ہذا القیاس بے شمار حدیثیں صحاح ستہ کی مقبول اور صحیح قانون شریعت وقاعدہ شہادت کے مطابق و موافق جس طرح سے چاہیں ثابت کرنے کو تیار ہیں۔</u> صحیح بخاری میں صدہا حدیثیں ایسی موجود ہیں کہ جن کو امام بخاری نے متعدد مقام میں الگ الگ سند سے وارد کیا ہے۔ یعنی ایک مقام پر جس سند سے لائے ہیں اس سند سے دوسری جگہ نہیں لائے ہیں بلکہ دوسری نئی سند سے لائے ہیں اس کا ایک فائدہ منجملہ اور دیگر بہت سے فوائد کے یہی ہے کہ حدیث کی متعدد سندیں بیان ہو جائیں تاکہ حدیث حد غرابت سے نکل کر شہرت کے درجہ کو پہنچ جائے چنانچہ حافظ ابن حجر مقدمہ فتح الباری میں لکھتے ہیں۔ فمنہا انہ یخرج الحدیث عن صحابی ثم یوردہ عن صحابی آخر والمقصود منہ ان یخرج الحدیث عن حد الغرابۃ یعنی امام بخاری جو کسی حدیث کو دو مقام میں ذکر کرتے ہیں اور حدیث کو مکرر لاتے ہیں تو اس کے بہت سے مقاصد و فوائد ہیں منجملہ ان کے ایک یہ غرض ہے کہ امام موصوف حدیث کو کسی ایک صحابی سے روایت کر کے لاتے ہیں پھر اسی حدیث کو (دوسرے مقام میں) ایک دوسرے صحابی سے روایت کرتے ہیں اور اس سے مقصود یہ ہے کہ وہ حدیث غرابت کی حد سے نکل جائے۔

امام بخاری رح کے اس صنیع و اسلوب روایت ہی سے اس کا نصاب شہادت پورا ہو جاتا ہے۔ علاوہ اس کے اور دوسری کتب حدیث میں اس کی سند تلاش کی جائے تو اور سندیں بھی معلوم اور دستیاب ہونگی جن سے ثابت ہوگا کہ ایک ایک حدیث کے لئے محدثین کے پاس کس قدر وافر سندیں موجود رہتی تھیں۔ اور امام قسطلانی شارح صحیح بخاری تصانیف امام بخاری کی نسبت لکھتے ہیں و اما تالیفہ یعنی البخاری فانہا سارت مسیر الشمس و دارت فی الدنیا فما جحد فضلہا الا الذی یتخبطہ الشیطان من المس واجلہا واعظمہا الجامع الصحیح (فتح الباری فی ترجیح صحیح البخاری) یعنی امام بخاری کی تصنیفات گشت کر رہی ہیں آفتاب کی طرح اور ساری دنیا میں دورہ کر رہی ہیں پس ان کی فضیلت و بندگی کا وہی شخص انکار کریگا جس کو شیطان نے ہاتھ لگا کر دیوانہ کر رکھا ہو اور تصانیف میں سب سے بزرگ اور بڑی جامع صحیح بخاری ہے"

اور حافظ ابن کثیر نے اپنی کتاب "البدایۃ والنہایۃ" میں فرمایا ہے۔ وکتابہ الصحیح یستسقی بقراءتہ الغمام واجمع علی قبولہ وصحۃ ما فیہ اہل الاسلام یعنی امام بخاری کی کتاب "صحیح بخاری" اس پایہ کی کتاب ہے کہ اس کی قراءت کے ذریعہ سے طلب باران کیا جاتا ہے اور اس کے مقبول ہونے اور اس کی احادیث و روایات کے صحیح ہونے پر تمام اہل اسلام نے اجماع کیا ہے"

اور حضرت حجۃ الہند جناب شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

تقلید و اتباع

(ماخوذ از "ترجمان القرآن" حیدرآباد دکن)

(گذشتہ سے پیوستہ)

اور ابن عبد البر کا بیان ہے کہ حکماء نے عالم کی لغزش کو کشتی کے ڈوبنے سے تشبیہ دی ہے۔ اس لئے کہ کشتی جب ڈوبتی ہے تو اس کے ساتھ ایک خلقت کی خلقت ڈوب جاتی ہے۔ اس قول کو نقل کرنے کے بعد ابن عبد البر کہتے ہیں کہ جب یہ صحیح اور ثابت ہے کہ عالم سے خطا اور لغزش سرزد ہوتی ہے تو معلوم ہؤا کہ کسی شخص کے لئے کسی انسان کے قول پر فتویٰ دینا یا اس کی رائے پر چلنا جائز نہیں تاوقتیکہ اس کو یہ نہ معلوم ہو جائے کہ اس کا قول کس حجت پر مبنی ہے۔ ایک دوسرے بزرگ کا قول ہے کہ جسطرح قاضی تین قسم کے ہیں اور ان میں سے دو ناری اور ایک جنتی ہے۔ اسی طرح مفتی بھی تین قسم کے ہیں اور ان میں سے دو ناری ہیں اور صرف ایک جنتی ہے قاضی اور مفتی میں فرق اتنا ہے کہ قاضی پر اس کے فیصلے کا الزام آتا ہے اور مفتی پر نہیں۔

ابوذرعہ عبد الرحمٰن بن عمر بصری نے ابو مسہر سے اور انہوں نے سعید بن عبد العزیز سے اور انہوں نے اسماعیل بن عبید اللہ سے اور انہوں نے سائب بن یزید بن اخت نمر سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگوں کی باتیں بہت بری اور تمہارا کلام بہت خراب ہے۔ تم آپس میں باتیں کرتے ہو تو کہتے ہو فلاں کا قول یہ ہے اور فلاں یہ کہتا ہے مگر کتاب اللہ کا ذکر کہیں نہیں آتا تم میں سے جو کھڑا ہونا چاہتا ہے وہ کتاب اللہ کو لے کر اٹھے ورنہ بیٹھا رہے"۔

دیکھو! حضرت عمر یہ بات اس زمانہ کے لوگوں سے کہہ رہے ہیں جو تاریخ میں بہترین دور سمجھا جاتا ہے اگر آج وہ دیکھتے کہ لوگ کس طرح کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو چھوڑ کر عمرو زید کی باتیں کرتے ہیں تو نہ معلوم وہ کیا فرماتے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کمیل بن زیاد النخعی سے جو کچھ فرمایا تھا وہ بھی قابل غور ہے۔ یہ حدیث اہل علم میں اس قدر مشہور ہے کہ اس کی اسناد نقل کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ آپ نے فرمایا اے کمیل! یہ دل گویا ظروف ہیں، اور ان میں بہترین ظرف وہ ہے جس میں بھلائی کے لئے زیادہ گنجائش ہو۔ لوگ تین طرح کے ہیں۔ ایک عالم ربانی دوسرا وہ متعلم جو نجات کے راستہ پر چلتا ہو تیسرے حشرات الارض جو ہر شور مچانے والے کے پیچھے چل پڑیں اور ہر بلند بانگ کے گرد جمع ہو جائیں۔ وہ نہ کبھی نور علم سے روشنی حاصل کرتے ہیں اور نہ کسی مضبوط بنیاد پر قائم ہوتے ہیں پھر اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ آہ! اس میں جو علم ہے کاش مجھے اس کے لینے والے ملتے۔ مگر افسوس کہ مجھے یا تو وہ لوگ ملتے ہیں جو سمجھ تو رکھتے ہیں لیکن دین کو دنیا کے لئے آلہ بنانے والے اور اللہ کی کتاب پر حجتوں سے دست درازی کرنے والے اور اللہ کی نعمتوں کو اس کی نافرمانی میں استعمال کرنے والے ہیں یا پھر ایسے لوگ ملتے ہیں جو حق کے پرستار تو ہیں مگر بصیرت نہیں رکھتے۔ شک پہلا موقع پاتے ہی ان کے دلوں میں گھس جاتا ہے۔ وہ نہیں سمجھ سکتے کہ حق کہاں ہے۔ جب بولتے ہیں تو غلط بولتے ہیں اور جب غلطی کرتے ہیں تو اپنی غلطی پر متنبہ نہیں ہوتے۔ وہ ان چیزوں میں مشغول رہتے ہیں جن کی حقیقت کو وہ نہیں جانتے۔ ایسے لوگ ایک فتنہ ہیں سب سے بڑی بھلائی یہ ہے کہ اللہ کسی کو اپنے دین کی سمجھ عطا کرے اور انسان کے لئے بدترین جہالت یہ ہے کہ وہ اپنے دین کو نہ سمجھے۔

ابوالبختری حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ خبردار لوگوں کے طریقہ کو اپنے لئے سنت نہ بناؤ۔ ایک شخص اہل جنت کا سا عمل کرتا ہے پھر وہ یکایک پلٹ جاتا ہے اور اہل دوزخ کے اعمال کرنے لگتا ہے اور اسی حال پر مر جاتا ہے۔ ایک دوسرا شخص اہل دوزخ کا سا عمل کرتا ہے، پھر اللہ اس کا دل پھیر دیتا ہے اور وہ اہل جنت کے سے عمل کرنے لگتا ہے یہاں تک کہ اسی راہ میں اسے موت آتی ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص اپنا دین کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں نہ دے کہ اگر وہ مومن ہوا تو یہ بھی مومن ہؤا اور اگر وہ کافر ہؤا تو یہ بھی کافر ہو گیا۔ غلطی میں کسی کی بھی پیروی نہ کرنی چاہئے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا اہل علم گزر جائیں گے، پھر لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے اور وہ بغیر علم کے فتوے دینے لگیں گے خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کر دینگے۔

یونس بن عبد الاعلیٰ اپنے استاد سفیان بن عیینہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ربیعہ سر جھکائے ہوئے رو رہے تھے۔ پوچھا گیا کہ رونے کا سبب کیا ہے۔ فرمایا ظاہر میں ریاء ہے۔ اور باطن میں شہوات ہیں علماء کے سامنے لوگوں کا حال بچوں کا سا ہو گیا ہے۔ جس چیز کو وہ حرام ٹھیرا دیتے ہیں وہ حرام ہو جاتی ہے اور جسے مشروع قرار دیتے ہیں وہ مشروع بن جاتی ہے۔

عبداللہ بن المعتمر کہتے ہیں کہ حیوان مقلد اور انسان مقلد میں کوئی فرق نہیں۔ پھر وہ ابن وہب سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں جسکو انہوں نے سعید بن ابی ایوب سے اور انہوں نے بکر بن عمرو سے اور انہوں نے فراج ابی قیس سے اور انہوں نے مسلم بن یسار سے اور

(۸۲۹)

انہوں نے ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے میری طرف سے ایسی بات بیان کی جو میں نے نہیں کہی ہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں ڈھونڈلے۔ اور اگر کوئی اپنے بھائی سے مشورہ لے اور وہ اس کو بے جانے بوجھے رائے دیدے تو گویا اس نے اپنے بھائی سے خیانت کی۔ اور اگر کوئی بغیر ثبوت کے فتوے دے دے تو جو لوگ اس کے فتوے سے غلطی سے مبتلا ہونگے انکا وبال اسی فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔

یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ تقلیداً فتویٰ دینا حرام ہے۔ اس لئے کہ اس قسم کا فتویٰ بے ثبوت ہی ہے۔ ثبوت کے معنے بالاتفاق یہ قرار دیئے گئے ہیں کہ ایسی حجت جس سے حکم ثابت ہوتا ہو۔ پس جب کہ انسان کا قول حجت ہی نہیں ہے تو اس کی بنیاد پر جو فتویٰ ہوگا وہ بے ثبوت نہیں تو اور کیا ہوا۔

ابو عبداللہ بن خواز منداد البصری المالکی نے لکھا ہے کہ اصطلاح شرعی میں تقلید کے معنی ہیں کسی شخص کے قول کی طرف رجوع کرنا بغیر اس کے کہ اس کی حجت معلوم کی جائے۔ یہ شریعت میں ممنوع ہے۔ اور اتباع کے معنے ہیں کسی شخص کی حجت کو قبول کر کے اس کے قول کی پیروی کرنا۔ یہ فعل شرعاً جائز ہے۔ ایک دوسری جگہ یہی بزرگ لکھتے ہیں کہ جب تم نے کسی شخص کے قول کی پیروی اختیار کی بغیر اس کے کہ کوئی دلیل ایسی ہو جس کی بنا پر تم اس کی بات مان رہے ہو تو تم اس کے مقلد ہوئے اور اللہ کے دین میں ایسی تقلید درست نہیں اور اگر تم کسی شخص کی دلیل سے مطمئن ہو کر اس کے قول کی پیروی کرو تو یہ اتباع ہے اور اتباع شریعت میں درست ہے۔

محمد بن حارث نے سحنون بن سعید کے حالات میں خود سحنون سے یہ روایت نقل کی ہے کہ امام مالک اور عبدالعزیز بن ابی سلمہ اور محمد بن ابراہیم بن دینار وغیرہم اکثر ابن ہرمز کے پاس جایا کرتے تھے۔ ابن ہرمز کا طریقہ یہ تھا کہ جب مالک اور عبدالعزیز کچھ پوچھتے تو وہ اس کا جواب دیدیتے اور جب ابن دینار اور ان کے ساتھی کچھ پوچھتے تو وہ جواب نہ دیتے ایک روز ابن دینار نے ان سے شکایت کی۔ انہوں نے جواب دیا کہ بھتیجے میں بڈھا آدمی ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ جس طرح میرے جسم میں انحطاط پیدا ہو گیا ہے ممکن ہے کہ میری عقل میں بھی ہو گیا ہو۔ مالک اور عبدالعزیز عالم اور فقیہہ ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھ سے جو بات سنیں گے وہ اگر حق ہوگی تو قبول کریں گے اور اگر غلط ہوگی تو رد کر دیں گے۔ تم لوگوں سے مجھے اندیشہ ہے کہ جو کچھ میں کہونگا اسے مانتے چلے جاؤ گے۔ اس واقعہ کو نقل کر کے ابن حارث لکھتے ہیں کہ یہ ہے اہل حق کا طریقہ۔ نہ یہ کہ انسان جو کچھ ہذیان بکے اسے چاہے کہ لوگ اس طرح قبول کریں جیسے قرآن نازل ہو رہا ہے۔

تمام بزرگان سلف اور ائمہ اربعہ کا یہی طریقہ تھا کہ وہ لوگوں کو خود اپنی تقلید سے منع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہماری بات کو دلیل و حجت کے بغیر تسلیم نہ کرو۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ جو شخص علم کو حجت کے بغیر لیتا ہے اس کی مثال رات کے اندھیرے میں لکڑیاں چننے والے کی سی ہے کہ وہ لکڑیوں کو بغیر دیکھے بھالے اٹھاتا جاتا ہے اور اسے خبر نہیں کہ ان میں کہاں کوئی سانپ چھپا ہوا ہے جو اسے ڈس لیگا۔

ابوداؤد نے لکھا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ امام احمد سے کہا اوزاعی تو مالک سے مقدم ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم اپنے دین کو ان میں سے کسی کے بھی حوالہ نہ کرو۔ جو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے ثابت ہو جائے اس کو قبول کر لو۔ ان کے بعد تابعین کے اقوال میں تمہیں اختیار ہے جسے چاہو قبول کرو اور جسے چاہو رد کر دو۔

امام احمد نے تقلید اور اتباع میں فرق کیا ہے ابوداؤد ان کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ اتباع یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے جو کچھ ثابت ہو اس کی پیروی کی جائے۔ بعد کے کسی شخص کا قول حجت نہیں ہے۔ نیز وہ فرماتے ہیں کہ تم نہ میری تقلید کرو نہ مالک کی نہ ثوری کی نہ اوزاعی کی۔ بلکہ جہاں سے ہم نے لیا ہے وہیں سے تم بھی لو وہ کہتے ہیں کہ یہ انسان کی ناسمجھی کی دلیل ہے کہ وہ اپنے دین کو اشخاص کے ہاتھ میں دیدے۔

بشر بن ولید نے امام ابو یوسف کا یہ قول نقل کیا ہے کہ کسی شخص کے لئے ہمارے قول کا اتباع جائز نہیں۔ تاوقتیکہ وہ یہ نہ جان لے کہ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں کس بنا پر کہہ رہے ہیں۔

بقیہ مضمون از صفحہ ۸

اما الصحیحان فقد اتفق المحدثون علی ان جمیع ما فیہما من المتصل المرفوع صحیح بالقطع وانہما متواتران الی مصنفیہما وانہ کل من یہون امرہما فہو مبتدع متبع غیر سبیل المومنین (حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۱۳۴)

یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم تو ان دونوں کی تمام مرفوع متصل حدیث کی صحت پر جملہ محدثین نے اتفاق کیا ہے کہ وہ قطعی طور پر صحیح ہیں اور اس پر بھی اتفاق کیا ہے کہ وہ دونوں کتابیں اپنے اپنے مصنفین تک تواتر کے ساتھ پہنچتی ہیں اور اس امر پر بھی اتفاق ہے کہ جو کوئی ان دونوں کی شان کی تنقیص کرے وہ مبتدع ہے۔ مسلمانوں کے راستے سے الگ راستہ پر چل رہا ہے"

علیٰ ہذا باقی سنن اربعہ کی مقبولیت اور صحت کے بارے میں بھی علماء محدثین اور فقہاء مسلمین کے بے شمار اقوال ہیں جن کے نقل کرنے میں طوالت ہے لہذا قلم انداز کیا جاتا ہے۔ اگر آئندہ ضرورت ہوئی تو کسی موقع پر شائع کیا جائیگا اور ان کتابوں کی مقبولیت و صحت اور انکی احادیث کی قطعیت کی ایک بہت زبردست دلیل یہ بھی ہے کہ یہ کتابیں تمام روئے زمین میں تصنیف ہونے کے بعد ہی پھیل گئیں اور تمام اہل مذاہب نے باوجود اختلاف مذہب کے ان کو قبول کیا اور ہر طبقہ میں ...

تصدیق الحدیث

بیان الحق بجواب بلاغ الحق

مجریہ ۲۰۔ اگست ۳۶ء

(۲)

گزشتہ پرچہ میں اس سلسلہ کی ابتدا اور وجہ اجرا درج ہو چکی ہے۔ آج اس سے آگے پڑھیں:-

ناظرین کرام! یہ کتاب (بلاغ الحق) دراصل کتاب "شرعۃ الحق" کا مجمل بیان ہے۔ ہاں اس میں زیادتی ہے تو یہ ہے کہ مصنف موصوف کا لب و لہجہ تیزی میں اتنی ترقی کر گیا جتنی کہ حجاز کے سالن کی نسبت دہلی کی جامع مسجد کے کباب۔ بات بات پر علمائے حدیث کو کوستے ہیں۔ حدیث کے ماننے والوں پر بے طرح الزام لگاتے ہیں۔ جو بات اُن کے خیالات میں نہیں بلکہ جس بات کو وہ کفر سمجھتے ہیں حافظ صاحب اسے بھی ان پر چسپاں کرتے ہیں۔ اس امر میں ہم نے بامعان نظر غور کیا تو حافظ محب الحق صاحب کو مولوی احمد رضا خان مرحوم بریلوی کے مانند پایا۔ مثال کے طور پر چند فقرات آپ کی شیریں کلامی کے درج ذیل ہیں:-

(۱) تم (قائلین حدیث) نے طبع آزمائیوں کے ہاتھوں قرآن مجید کو چاک چاک کر ڈالا۔ (ص۵۷)

(۲) قوم (قائلین حدیث) اخبار پرست ہو گئی۔ خدا کی حکم معطل ہو تو ہو مگر راویوں پر حرف نہ آئے (ص۶۹)

(۳) راویوں کی صحت کے لئے قرآن کے توڑ مروڑ کی ضرورت پیش آئی (ص۶۳)

(۴) قوم (قائلین حدیث) نے روایتوں کی بدولت رسول کو منافق بنایا۔ خدا کو منشئت کلام کرنے والا جھوٹا الزام لگانے والا (ص۶۳)

(۵) علماء نے کوششیں بہت کیں مگر الشیخ والشیخۃ کی تحریف قرآن میں داخل نہ ہو سکی (ص۶۶)

(۶) قوم قرآن کے حلال کو حرام کرنے کی مجاز ہو گی سونا اور ریشم مردوں کے لئے حرام کیا۔ (ص۶۸)

(۷) علماء کے اختلافات نے قرآنی شریعت کو تباہ کیا اور ماسوا کو شریک شریعت بنایا (ص۶۹)

(۸) فرقہ پرست لوگ فرقہ پرستی میں اندھے اور بہرے ہیں۔ (ص۸)

(۹) تم نے اپنی الٹی سمجھ سے سمجھا تو یہ سمجھا کہ قرآن مبین نہیں ہے بلکہ نہایت ادق اور معمہ ہے کہ ملاں پنڈتوں کے سوا کوئی سمجھ ہی نہیں سکتا۔ (ص۵ بلاغ الحق)

یہ ہے حافظ صاحب کی شیریں کلامی کا نمونہ۔ جو قرآن مجید کی پاک تعلیم قُلْ لِعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ کے خلاف ہے۔ ہمیں اس سے کچھ مزید تعرض نہیں بقول

کل اناء یترشح بما فیہ

حافظ صاحب کے دل میں جو تھا انہوں نے ظاہر کر دیا اچھا کیا۔ فرمان خداوندی قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ کی صداقت ظاہر ہو گئی۔

جرأت حافظ محب الحق صاحب نے کتاب "بلاغ الحق" میں کمال جرأت سے کام لیا ہے۔ جماعت اہل حدیث کے تین چیدہ علماء کی شہادت بتائید شرعۃ الحق لکھی ہے۔ (۱) مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری۔ (۲) مولانا شاہ عین الحق پھلواروی (۳) مولانا سید عبدالحی ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ ان تینوں کی شہادت متفقہ یہ بتائی ہے کہ کتاب "شرعۃ الحق" کے مضامین صحیح ہیں۔

میں اس پر اپنی طرف سے کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ کتاب شرعۃ الحق کی روح اور اُس کا موضوع انکار حجیت حدیث نبوی ہے۔ اسی موضوع پر مصنف موصوف نے تین سو چھیانوے صفحات لکھے ہیں۔ جن کے جوابات ۱۹۳۰ء کے "اہلحدیث" میں دیئے گئے۔ جو بغرض ناظرین کے استحضار کے لئے شرعۃ الحق سے اس کا موضوع مندرجہ ذیل فقرے میں ہم دکھلاتے ہیں۔ جو یہ ہے:-

"حدیث کی کتابیں داخل فی الدین نہیں۔

(شرعۃ الحق ص۱۹۱)

اسی مضمون کی تائید ص۱۹۶ شرعۃ الحق میں بھی ہے۔

استفسار تینوں حضرات رحمہم اللہ آج ہم سے جدا ہیں اس لئے ہم ان سے تو دریافت نہیں کر سکتے۔ البتہ انکے متعلقین اقربا، تلامذہ اور خلصین سے پوچھتے ہیں۔ خواہ وہ لکھنؤ میں ہوں یا غازی پور میں، چھپرے میں ہوں یا کلکتہ میں، مظفر پور میں ہوں یا دربھنگہ میں، پٹنہ میں ہوں یا آرہ میں۔ وہ للہ شہادت حقہ ادا کریں کہ کیا مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری مع دونوں حضرات کے حدیث نبوی کو داخل فی الدین نہیں سمجھتے تھے۔ شہادت پہنچنے کے بعد حافظ محب الحق کی اس جرأت پر ہم یہ عرض کریں گے۔ ؎

بروز حشر گر پرسند خسرو را چرا کشتی
چہ خواہی گفت قربانت شوم تا من ہماں گویم

مجمل جواب

حافظ محب الحق صاحب کی تصنیفات عموماً اور بلاغ الحق خصوصاً حشو و زوائد اور بیکار طوالت اور فضول تکرار کے وصف میں اس شعر کی مصداق ہیں ؎

لے تو حشر میں سے لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے

اس لئے ہم مفصل جواب سے پہلے مجمل جواب دیکر اپنے

فرض کا بڑا حصہ ادا کر دیتے ہیں۔ ناظرین عموماً، حافظ صاحب خصوصاً توجہ سے سنیں۔

محدثین کرام علیہم الرضوان کی مساعی جمیلہ احادیث جمع کرنے میں ایسی معقول اور مقبول ہیں جس کا اظہار مولانا حالی مرحوم نے اپنی مسدس میں یوں فرمایا ہے ؎

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا
لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا
کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
کئے جرح و تعدیل کے وضع قانون
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں
کیا فاش راوی میں جو عیب پایا
مناقب کو چھانا مثالب کو تایا
مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا
ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا
طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ ملا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا

یہ اشعار مدحیہ محض خوش اعتقادی پر مبنی نہیں بلکہ واقعات صحیحہ پر مبنی ہیں۔ اس لئے حافظ محب الحق صاحب بھی مندرجہ ذیل رائے ظاہر کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔

کتاب بلاغ الحق میں حدیث اور کتب حدیث کو علم تاریخ اور کتب تاریخ سے زیادہ صحیح مان کر آپ فرماتے ہیں:۔

"حدیث کو قرآن سے نہ ٹکراؤ۔ بہ این نگہداشت حدیث سے جو فوائد تم حاصل کر سکتے ہو کرو۔ کون منع کرتا ہے۔ مثلاً تاریخی حیثیت سے بہت سے مصطلحات قرآنی حدیث سے معلوم ہوتے ہیں جیسے لغات و مصطلحات سے۔ تو یہ ہم جاہلوں کے لئے جو عرب نہیں عربی زبان کے محتاج ہیں۔ نعمت عظمیٰ ہیں۔ دوسرے اُس زمانہ کے تمدن پر روشنی پڑتی ہے۔ تیسرے واقعات تاریخی حیثیت سے بہ نسبت تمام تاریخوں کے بظن غالب زیادہ قریب بصحت ہیں" (بلاغ الحق ص۲۴)

اہلحدیث بہت خوب۔ مطلب آپ کا یہ ہے کہ کتب حدیث واقعات زمانہ نبوی کے بتانے کے لئے کتب تاریخ (ابن خلدون اور ابن اثیر وغیرہ) سے زیادہ معتبر ہیں۔ پس ہم زیادہ نہیں ایک حدیث زمانہ رسالت کی پیش کرتے ہیں۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"عن ابی هريرة وزيد ابن خالد ان رجلين اختصما الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال احدهما اقض بيننا بكتاب الله وقال الآخر اجل يارسول الله فاقض بيننا بكتاب الله وأذن لى ان اتكلم قال تكلم قال ان ابنى كان عسيفا على هذا فزنى بامرأته فاخبرونى ان على ابنى الرجم فافتديت منه بمائة شاة وبجارية لى ثم انى سألت اهل العلم فاخبرونى ان على ابنى جلد مائة وتغريب عام وانما الرجم على امرأته فقال رسول الله اما والذى نفسى بيده لاقضين بينكما بكتاب الله اما غنمك وجاريتك فرد عليك واما ابنك فعليه جلد مائة وتغريب عام واما انت يا انيس فاغد الى امرأة هذا فان اعترفت فارجمها فاعترفت فرجمها۔ متفق عليه۔

(مشکوٰۃ کتاب الحدود ص۳۰۹)

ترجمہ} ابی ہریرہ اور زید بن خالد سے روایت ہے کہ دو آدمی مقدمہ کر آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نے عرض کیا حضور ہم میں کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ فرمائیے۔ دوسرے نے بھی کہا ہاں حضور ہم میں کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ فرمائیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے فرمایا بول اس نے کہا میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا اس نے اس کی بیوی کے ساتھ بدکاری کی لوگوں نے مجھے بتایا میرے بیٹے پر رجم (سنگساری) کی سزا ہے میں نے اس کی طرف سے سو بکری اور ایک لونڈی فدیہ میں دی پھر میں نے اہل علم سے پوچھا انہوں نے مجھے بتایا میرے بیٹے پر سو دُرّوں کی سزا اور سال بھر کی جلاوطنی ہے کیونکہ وہ کنوارا ہے رجم کی سزا اسکی عورت پر ہے رسول اللہ نے فرمایا خدا کی قسم میں تم میں کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ کرتا ہوں تیری سو بکریاں اور لونڈی تجھ پر واپس ہیں یعنی فدیہ میں قبول نہیں ہاں تیرے بیٹے پر سو بید کی سزا ہے اور سال بھر کی جلاوطنی ہے۔ اپنے خاص خادم (انس رضی اللہ عنہ) کو فرمایا اے انس تو اس کی بیوی کے پاس جا (کیونکہ وہ وہاں حاضر نہ تھی) اگر وہ اس بدکاری کا اعتراف کرلے تو اُسے سنگسار کرا دے۔ پس اُس عورت نے اعتراف کرلیا تو اُسے سنگسار کرادیا۔

حافظ صاحب! یہ تاریخی واقعہ ہے جو بقول آپکے صحیح ترین طریق سے ہم تک پہنچا ہے۔ اس میں تین دفعہ کتاب اللہ کا لفظ آیا ہے۔ دونو سائلوں نے کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ چاہا اور خود حضور علیہ السلام نے بھی ان کی درخواست کو حلف کے ساتھ قبول فرمایا ہے یعنی فرمایا کہ خدا کی قسم کہ میں کتاب اللہ کے ساتھ تم میں فیصلہ کروں گا حالانکہ کتاب اللہ (قرآن مجید) میں یہ سزا مذکور نہیں پھر کیوں نہ فریقین مقدمہ نے یہ عرض کیا کہ عالی جاہ! یہ حکم کتاب اللہ میں نہیں ہے۔ بجا لیکہ آپ کے ہم خیال دیگر منکرین حدیث کہتے ہیں کہ

رسول کوئی حکم دے تو ہم اُسے پوچھ سکتے ہیں یہ حکم کہاں ہے

مگر ان فریقین مقدمہ کو خاصکر مرجومہ کے خاوند کو یہ سوال کرنے کی جرأت نہ ہوئی بلکہ بخوشی اس سزا کو برداشت کیا کیونکہ اُن کی مراد کتاب اللہ کے لفظ سے حکم اللہ تھی۔ یہی مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ پس آنحضرت کے حلفیہ وعدے کا ترجمہ یہ ہوا کہ میں تم میں حکم الٰہی کے ساتھ فیصلہ کرونگا۔ اس عمل نبوی سے ثابت ہوا کہ حکم الٰہی قرآن اور حدیث دونوں کو شامل ہے۔ حضرت عمرؓ کا قول

الرجم فی کتاب اللہ حق۔ (بخاری مسلم)

انہی معنے میں ہے۔ بالفاظ دیگر کتاب اللہ قرآن ہی نہیں بلکہ حکم اللہ قرآن اور حدیث دونوں کو شامل ہے۔ (باقی)

فتاویٰ

س ۲۲۶ } قاریوں کا چند خاص لہوں مثل موصلی و معصری و یمنی و حجازی وغیرہ میں قرآن پاک پڑھنا اور ان لہوں کا سیکھنا و سکھانا ثابت و جائز ہے یا نہیں

ج ۲۲۶ } جائز بلکہ مسنون ہے۔ لقولہ علیہ السلام زینوا اصواتکم بالقرآن۔

س ۲۲۷ } چھاپے خانہ کے چھپے ہوئے قرآن و حدیثیں، تفسیریں وغیرہ پڑھنا پڑھانا اور نیز انہیں چھاپنا ثابت و جائز ہے یا نہیں؟

ج ۲۲۷ } جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے نسخے لکھوا کر بھیجے تھے۔ اللہ اعلم!

س ۲۲۸ } قرآن پاک و احادیث و کتب دینیہ کا خریدنا بیچنا ثابت و جائز ہے یا نہیں؟

ج ۲۲۸ } جائز ہے۔ لقولہ علیہ السلام ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ (الحدیث)

س ۲۲۹ } قرآن پاک و احادیث کا ترجمہ کر کے شائع کرنا ثابت و جائز ہے یا نہیں؟

ج ۲۲۹ } جائز بلکہ ضروری ہے بدلیل قولہ تعالیٰ وما ارسلناک الا کافۃ للناس۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت عام ہے اور تبلیغ ضروری ہے۔ اس لئے قرآن و احادیث کا ترجمہ ہر زبان میں چاہیئے تاکہ تبلیغ کا کام پورا ہو سکے اور فرمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بلغوا پر پورا عمل ہو۔

س ۲۳۰ } اخبارات روزانہ و ہفتہ وار و ماہوار وغیرہ شائع کرنا ثابت و جائز ہے یا نہیں؟

ج ۲۳۰ } اخبارات مذہبی تبلیغ میں داخل ہیں اگر ملکی ہیں تو وہ ایسا اخبار مثل ڈاک ہے جس کو مواصلت کہتے ہیں۔ کوئی حرج نہیں کہ ایک ملک کی خبر دوسرے ملک میں پہنچائی جائے تاکہ لوگ عبرت حاصل کریں۔ قال تعالیٰ فاقصص القصص وقال تعالیٰ وذکرہم بایام اللہ الآیہ۔ مگر اخبار کے لئے صحت کا خیال ضروری ہے۔ جس کی ذمہ دار ایجنسیاں ہیں جو خبریں دیتی ہیں۔

س ۲۳۱ } مساجد میں امام و مؤذن تنخواہ دار رکھنا اجرت لے کر اور دیگر نماز و اذان پڑھنا پڑھانا ثابت و جائز ہے یا نہیں؟

ج ۲۳۱ } امام ابوحنیفہؒ سے عدم جواز منقول ہے صاحبین و دیگر علماء کے نزدیک جائز ہے۔ ان کی دلیل ان احق ما اخذتم بھا کتاب اللہ ہے۔ ہاں امام صاحبؒ کے مقلدین کو ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۲۳۲ } مساجد میں بجلی کی روشنی و پنکھے لگانا، ان کی روشنی و ہوا میں نماز پڑھنا، گھڑیوں کا ٹانگنا، گھڑیوں کے اوقات پر اعتماد کرنا، گھڑیوں کے اوقات سے نماز پڑھنا پڑھانا، پانی کے نل لگانا، ان نلوں سے وضو و غسل کرنا ثابت و جائز ہے یا نہیں

ج ۲۳۲ } یہ سب کچھ جائز ہے۔ لحدیث انما بعثتم میسرین لا معسرین۔ جہاں تک ہو آسانی کرنی چاہیئے۔ حدیث شریف میں راحت کیلئے ٹھنڈی کنکریاں سجدہ کے مقام پر رکھنا منقول ہے۔ اس لئے راحت جان کے لئے اسباب مہیا کرنا جائز ہے۔

س ۲۳۳ } میونسپل بورڈ کی ممبری، کانگرس کی ممبری، ان کی میٹنگوں میں شرکت، حلفا طاعت و وفاداری ثابت و جائز ہے یا نہیں؟

ج ۲۳۳ } نیک نیتی سے سب جائز ہے لحدیث الخلق عیال اللہ اقربہم انفعہم لعیالہ مخلوق خدا کو جائز فائدہ پہنچانے کے لئے ہر طرح کی خدمت جائز ہے۔

س ۲۳۴ } کسی غیر مسلم کے کسی معاملہ کی بابت رنج یا خوشی ظاہر کرنا، جھنڈی ٹانگنا چراغاں کرنا وغیرہ ثابت و جائز ہے یا نہیں؟

ج ۲۳۴ } جائز ہے۔ مسلمانوں کے ایرانیوں پر فتح پانے کے موقع پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ سورہ روم۔ جھنڈیاں اور چراغاں یہ کوئی شرعی امر نہیں۔

س ۲۳۵ } غیر مسلم سے موالات، میل جول، اتحاد و وداد یا اہل حدیث کو غیر اہل حدیث سے یا اہلسنت کو اہل شرک و بدعت سے ثابت و جائز ہے یا نہیں؟

ج ۲۳۵ } جائز کام میں موالات جائز ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معاہدین مشرک بھی تھے جن کی حمایت میں آپ نے فوج کشی کی۔ یہودیوں سے بھی معاہدہ کیا۔ قرآن مجید کی آیت الا الذین عاھدتم من المشرکین میں دلیل موجود ہے۔

س ۲۳۶ } اوپر لکھی ہوئی باتیں بدعت ہیں یا نہیں۔ اور ان کو عمل میں لانے والا بدعتی و جہنمی ہے یا نہیں۔ مدلل بیان ہو۔

ج ۲۳۶ } جواب بضمن سوال ۲۳۴ و ۲۳۵ ہو چکا۔

س ۲۳۷ } کسی کام یا کسی چیز کا حکم اگر قرآن پاک و حدیث میں نہ بیان ہو۔ یا اس کا ذکر تک قرآن و حدیث میں نہ موجود ہو تو یہ صورت اُس کام یا اس چیز کے مباح و معاف ہونے کی دلیل ہے یا ناجائز و لائق مواخذہ ہونے کی۔ مدلل بیان ہو۔

ج ۲۳۷ } جس چیز کا ذکر قرآن و حدیث میں نہ ہو وہ تحت حکم خذوا ما ترکتکم مع جواز پر ہے۔ بشرطیکہ ایسے فعل کو سنت یا مستحب نہ خیال کیا جائے اور وہ رسوم غیر اسلامیہ کے مشابہ بھی نہ ہو۔ تاکہ بدعت نہ بن جائے۔

نوٹ:۔ باقی دو سوالوں کا جواب آئندہ دیا جائیگا۔

---

(۸۳۳)

متفرقات

اخبار اہلحدیث کو بام ترقی پر پہنچانے کے لئے ناظرین کو عموماً اور بہی خواہان کو خصوصاً کوشش کرنی چاہئے۔ تاکہ موجودہ افکار سے بے نیاز ہوکر توحید و سنت کی تبلیغ بیش از بیش کرے۔

شکریہ جن احباب نے نئے خریدار بنائے ہیں یا خریداروں کے پتے ارسال کئے ان کے ازحد شکرگزار ہیں۔ ماہ اگست کی رپورٹ میں ان کے اسماء گرامی شائع کئے جائیں گے۔ دیگر احباب بھی اپنے اس تبلیغی فرض کی ادائیگی میں حتی الامکان کوشش کریں۔

"اہلحدیث" بطور نمونہ جن اصحاب کی خدمت میں حاضر کیا جارہا ہے وہ اگر خریداری پر آمادہ ہوگئے ہوں تو بہت جلد قیمت اخبار بھیجکر "اہلحدیث" کو مستقل طور پر حاضر خدمت ہونے کا شرف بخشیں۔

اہل حدیث پنشنر جناب مستری عمرالدین صاحب اہل حدیث ساکن کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ نے تنظیم جماعت اہل حدیث کے سلسلے میں مندرجہ ذیل اہل حدیث فوجی پنشنروں کے اسماء گرامی ارسال فرمائے ہیں جو وہاں کے ہی رہنے والے ہیں۔

(۱) عطاء اللہ صاحب جمعدار (۲) حوالدار محمد ابراہیم (۳) نور محمد صاحب نائک۔

دیگر اہل حدیث انجمنیں بھی اپنے ہاں کے اہل حدیث پنشنروں یا ریٹائرڈ اصحاب کے نام جلد از جلد ارسال کریں۔

غریب فنڈ میں از مولوی شمس الحق صاحب بنگسال ڈھاکہ ؏۔ متفرق ۔۔۔ از فتویٰ فنڈ ۶ جلد ۔۔۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۔۔۔ بقایا ۔۔۔ از سائل ۔۔۔ الدین ۶۔ میزان ۔۔۔ بقایا فنڈ ۸۔

وصولی داخلہ (۱۱۲) بلال احمد (۱۱۳) غلام محمد۔ (۱۱۴) کمال الدین۔ (۱۱۵) محمد امین (۱۱۶) عبدالرزاق (۱۱۷) مدرسہ شمسیہ۔

۶۵ سائلین کے داخلے اس وقت درج رجسٹر ہیں۔ ان کے نام ابھی اخبار جاری ہونا ہے۔ اصحاب خیر و دیگر اصحاب صدقات خیرات کرتے وقت اس فنڈ کا خاص طور پر خیال رکھا کریں۔

دو روپیہ داخلہ نہ بھیجیں چونکہ سائلین کی بھرمار کثرت ہوگئی ہے۔ اس لئے آیندہ داخلہ بھیجنے والے حضرات دو روپیہ ارسال نہ فرمائیں۔ بلکہ تین روپیہ بھیجیں ورنہ منی آرڈر واپس کیا جائیگا۔

ناظرین مطلع رہیں

حساب دوستاں

آیندہ پرچہ میں شائع کیا جائے گا۔

(مینیجر اہلحدیث)

اشاعت فنڈ از سیکرٹری انجمن اہل حدیث آرہ ؏۔ میزان ۰-۶-۲۴ روپے

یاد رفتگان اس ہفتہ مندرجہ ذیل حضرات کے انتقال کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔

(۱) مولوی عبدالرحمٰن صاحب رحمانی خطیب جامع مسجد بھویہ اصل ضلع لاہور۔ (۲) اہلیہ صاحبہ مولوی محمد خداداد صاحب ساکن بمبیال ضلع گورداسپور۔ (۳) مولوی عبدالواحد صاحب ناظم مدرسہ نصرۃ الاسلام بنگلور۔ (۴) حاجی محمد عمر صاحب سوداگر محبوب نگر دکن۔ (۵) میاں محمد عمر صاحب پیرپوائی (۶) والدہ مولانا منیر خان صاحب بنارسی۔ (۷) مولوی محمد حسن صاحب ابن مولانا غلام رسول صاحب مرحوم میوا عظم سری نگر کشمیر (۸) حافظ عبدالحمید صاحب پیش امام مسجد ندا خان اندور (۹) صاحبزادہ مولوی عبدالغنی ساکن راجورہ۔ ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

قبول اسلام الحمد للہ کہ مولوی عبدالرحیم صاحب کے ہاتھوں ۱۲ ہندو نائک راجپوت جن میں ۴ عورتیں اور ۸ مرد ہیں۔ اپنے سابقہ مذہب کو چھوڑ کر مذہب اسلام میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے۔ راقم مولوی عبدالمجید قریشی از بھوانی ضلع حصار

اصول فقہ جو حال ہی میں حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ نے تصنیف فرمائی ہے۔ جس میں علم "اصول فقہ" کی تعریفات اور مختصر اصول درج ہیں۔ طلباء کے لئے ازحد مفید ہے۔ کتاب کیا ہے کوزے میں دریا بند ہے۔ قیمت فی نسخہ ۱ر ایک روپیہ کے بنے۔ محصول ڈاک فی نسخہ ۔۔۔

پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

مضامین آمدہ مولوی نور الٰہی ۲ عدد۔ مولوی ابو الطیب عبدالصمد۔ عبدالصمد انصاری۔ بدر صاحب انصاری۔ حبیب الرحمٰن قریشی۔

پیر جماعت علی شاہ کی امارت کی ابتدا اور انتہا

مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں پیر صاحب موصوف کی امارت عمل میں آئی تھی۔ آپ نے اپنی امارت کے دوران میں جو کارہائے نمایاں کئے وہ سب اہلحدیث کے صفحات پر شائع ہوتے رہے۔ جن کو یکجا رسالہ کی صورت میں کر دیا گیا ہے۔ فی نسخہ امداد اشاعت فنڈ ۔۔۔ محصول ڈاک ۔۔۔ (مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

دعا کریں بوجہ کمی بارش کے فصلیں سوکھ گئی ہیں، اور پانی کی قلت ہے۔ ناظرین بارش کے لئے دعا

ملکی مطلع

فلسطین کی تقسیم

اور

اس کے اسباب اور انجام

یورپ کی حکومتیں چاہے کچھ ہی اظہار کریں، کسی قوم کی ہمدردی یا اتحاد کا بیڑا اٹھائیں ناممکن ہے کہ اس میں ان کا فائدہ اپنا نہ ہو۔ چوتھی صدی کے شاعر حکیم ابو العتاہیہ زمانہ شناسی اور دُوربین نگاہ سے دیکھ کر نہایت باریک اصول ہم کو بتا گئے ہیں۔ ہم تو دیکھتے ہیں کہ ہر جگہ اسی کا ظہور ہوتا ہے۔ دنیا کے کل واقعات اسی پر مبنی ہوتے ہیں۔ جو لوگ اس اصول سے واقف نہیں وہ دھوکا کھائیں تو کھائیں اور جو واقف ہیں وہ کسی طرح اس اصول سے نظر نہیں ہٹا سکتے وہ اصول یہ ہے ؎

لا یحلبون لحیّ درّ لقحتہ
حتّیٰ یکون لھم صفو الذی حلبوا

یعنی اہل دنیا کسی کی گائے بھی دُہکر نہیں دیتے جب تک اوپر کی بالائی نہ لے لیں۔" ہم تو اس اصول کو سراسر صحیح پاتے ہیں۔ فلسطین کی تقسیم جو یہود اور عربوں میں کی گئی ہے ہم تو اسی اصول پر سمجھتے ہیں۔ اب جو نئے راز کھلے ہیں وہ بھی دراصل اسی اصول پر مبنی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ

برطانیہ نے جنگ عظیم میں امریکہ کے یہودیوں کی ہمدردی حاصل کرنے کو ان سے وعدہ کیا تھا کہ فلسطین کو تمہارا وطن اصلی بنا دینگے۔

ہمارے خیال میں برطانیہ کا یہ وعدہ کمال دور اندیشی پر مبنی تھا جس میں وہ کامیاب بھی ہوئے۔ کون نہیں جانتا کہ جنگی مزدوروں کے لئے ہر قسم کی تدبیریں کی جاتی ہیں۔ ایسا وعدہ جب یہودیوں سے تھا تو مسلمان عربوں سے بھی تھا کہ تم کو استقلال دے دینگے۔ دراصل یہی وجہ فساد کی ہو رہی ہے۔

آج کل کا علم سیاست اسی اصول پر مبنی ہے کہ جو واقعہ پیش آئے اسی کے لحاظ سے عمل کرو اس کو قانون کلی نہ بناؤ۔ اس کے بعد دوسرا واقعہ آئے جو اس کے خلاف ہو تو اس کے مطابق عمل کرو پہلے واقعہ کو نظیر نہ بناؤ۔ جو کچھ برطانیہ نے اس وقت کیا اس وقت کے لحاظ سے اچھا کیا۔ اب دونوں فریق برطانیہ کو اس کے وعدے یاد دلاتے ہیں تو دونوں کو جواب ملتا ہے کہ ہاں ٹھیک ہے۔ ہمارے خیال میں ان دونوں قوموں کا برطانیہ کو اسکے وعدے یاد دلانا استاد غالب کے شعر کا مصداق ہے ؎

تم ان کے وعدے کا ذکر ان سے کیوں کرو غالب
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں

ایسے واقعات میں ہماری رائے بالکل مستقل یہ ہے کہ فریق صاحب غرض، غرض پوری کرنے میں اگر کامیاب ہو جائے تو اس کی دانشمندی ہے۔ فریق ثانی اگر نقصان اٹھائے تو اسکی بے عقلی ہے۔

قسطنطنیہ کے فیصلہ کے وقت جو تقریریں لارڈ کرزن اور عصمت پاشا کی ہم کو پہنچتی تھیں اُن سے معلوم ہوتا تھا کہ دونوں فریق پورے پولٹیکل سمجھ دار ہیں۔ ہر فریق دوسرے کی طاقت کو جانتا اور انداز گفتگو کو سمجھتا تھا۔ باتوں باتوں میں جو کبھی تلوار پر بھی ہاتھ آ جاتا تو وہ بھی حکمت عملی پر مبنی ہوتا۔ آخرکار جو ہوا وہ دنیا نے دیکھ لیا اب بھی تقسیم فلسطین کے بارے میں یہی اصول اپنا کام کر رہا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ برطانیہ میدان سیاست میں پرانا تجربہ آزما اور چلتی چال میں کامل استاد ہے۔ مگر جو خبریں ہم تک آتی ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ فلسطین کے عرب خود یا ان کے خیر خواہ بھی کچھ کم رازدار سیاست نہیں۔ اس لئے جوڑ برابر کا ہے۔ دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ الفاظ بے ایمانی، غداری، دھوکا، فریب یہ سب اخلاقی کتابوں کی اصطلاحات ہیں۔ پالیٹکس (سیاست) میں ان میں سے کوئی لفظ نہیں ملتا۔ کیونکہ وہاں یہ ؎ روا ہے انہیں سب کو جو ناروا ہے

اپنا کام کرتا ہے۔

ہمارے پنجاب میں ایک کہاوت مشہور ہے "تم ہندو ہو یا مسلمان؟ جواب یہ ہوتا ہے جدھر فائدہ ہوگا"۔ یہی حال آج کل یورپ بلکہ ساری دنیا کے پالیٹکس کا ہے۔ جو قوم پر اعتماد کرکے دھوکا کھا جائے، دھوکہ دہندہ قوم بجائے اس کے حال پر رحم کرنے کے ہنسی اور مذاق اڑاتی ہے یہ تو ہے آج کل کی پالیٹکس کا ذکر۔ تقسیم فلسطین پر گہری نظر ڈالنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ تقسیم برطانیہ کے لئے انجام کار مفید ثابت نہیں ہوگی کیونکہ یہودیوں کے اس عروج اور ترقی پر عیسائی دنیا کبھی خوش نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ یہودیوں کو عیسوی مذہب اور خود مسیح سے جو رنجش اور عداوت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں عیسائی ان کی ترقی اور ان کی رنجش اور بدگوئی بحق مسیح سن کر برطانیہ کو اس کا بانی مبانی قرار دینگے۔ نتیجہ کیا ہوگا اس کے اظہار کی ضرورت نہیں۔

آئینی نتیجہ سب سے پہلے یہ ہونا ممکن ہے کہ مذہبی طبقہ موجودہ وزارت کو اٹھا دیگا۔ جس نے یہودیوں کو اتنی ترقی دی۔ غیر آئینی کا تو حساب ہی نہیں۔ یورپ کے لوگ ہر قسم کی شورش کرنی جانتے ہیں۔ اس لئے اس تقسیم کا انجام ہماری نظر میں اچھا نہیں ؎

خدا شرے برانگیزد کہ در آن خیر ما باشد

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھراپ سٹاوڈرڈ کی انگریزی کتاب "نیو ورلڈ آف اسلام" کا اردو ترجمہ۔ یعنی صدی حاضرہ کی اسلامی بیداری کا اصلی فوٹو۔ اور آئندہ واقعات کا ذکر۔ قیمت صرف عہ محصول ڈاک علیحدہ

منگوانے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

انجمن اہلحدیث آرہ

الحمد للہ کہ مولانا عبدالوہاب صاحب مدظلہ کی مساعی جمیلہ سے جماعت اہل حدیث آرہ بیدار ہورہی ہے اور اپنی عظمت ماضیہ کو دوبارہ حاصل کرنے کے فکر میں ہے۔ مولانا کا اپنے وطن آرہ میں مستقل قیام اور دار العلوم انوار احمدیہ آرہ کی تاسیس و استحکام اور جماعت کی مخلصانہ خدمات نے جماعت کو موقع دیا ہے کہ اپنا بھولا ہوا نصب العین کتاب و سنت پر عمل اور اس کی نشر و اشاعت پر عمل پیرا ہو۔ جس کے دو طریقے ہیں۔ طلباء کی تعلیم اور عوام میں تبلیغ۔

بفضلہ تعالیٰ تعلیم کے لئے مدرسہ دار العلوم انوار احمدیہ اپنی ابتدائی منزلیں طے کرکے اپنے استحکام و ترقی کی اپیل ہر فرد اہل حدیث سے کر رہا ہے۔ عوام میں تبلیغ اور جماعت اہل حدیث کی اصلاح حال و تنظیم کے لئے انجمن اہل حدیث آرہ شاہ آباد قائم ہوگئی ہے۔ جس کے عہدیداران حسب ذیل ہیں۔

جناب مولانا عبدالوہاب صاحب مدظلہ العالی (بانی و مہتمم دار العلوم انوار احمدیہ آرہ) صدر۔

جناب مولوی محمد صاحب خلف اکبر حضرت مولانا حافظ ابو محمد ابراہیم صاحب آروی مہاجر مدنی۔ نائب صدر۔

سکرٹری جناب ڈاکٹر محمد حبیب اللہ صاحب ال۔ ام۔ اف۔ مالک شاہ آباد میڈیکل ہال آرہ۔

خازن۔ جناب حاجی عبدالرؤف صاحب مالک آر۔ جی کمپنی آرہ۔

موجودہ عہدیداران کے علاوہ مجلس شوریٰ کے دس ممبر منتخب ہوئے۔

مرسلہ: ڈاکٹر محمد حبیب اللہ سیکرٹری

(عہ۔ داخل اشاعت فنڈ)

خون کے آنسو۔ مسلمانان ہند کی موجودہ بدحالی اور افتراق کی وجہ۔ اور مسلمانوں کو بام عروج پر پہنچانے کی تدابیر درج کی گئی ہیں۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت صرف چار آنے (عہ) منیجر اہلحدیث امرتسر

شہتوت

اس کی کاشت اور فوائد

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

محکمہ جنگلات پنجاب نے شہتوت کے متعلق ایک رسالہ مرتب کیا ہے جو یقیناً محکمہ مذکور کے یا ہر بھی موجب دلچسپی ثابت ہوگا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ایندھن اور لکڑی کے ذخیرہ کے اعتبار سے شہتوت کو صوبہ ہذا میں غیر معمولی اقتصادی اہمیت حاصل ہے جن کو چھانگا مانگا کا ذخیرہ دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ انہیں استفسار کرنے پر معلوم ہوا ہوگا کہ جنگلات کی تاریخ میں شہتوت کی نشو و ارتقا نے ایک رومانی واقعہ کی حیثیت اختیار کرلی ہے۔ اس ذخیرہ میں کبھی شہتوت کو ایک محض جھاڑی سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب اس نے ایک اعلیٰ درجہ کے درخت کا رتبہ حاصل کرلیا ہے۔ اس کی اقتصادی حیثیت واضح اور مسلمہ ہے۔ اس کا ایندھن بازار میں بک سکتا ہے اور اس کی لکڑی ورزش اور تفریح کا سامان بنانے والوں کے نزدیک ایک قیمتی خام مسالہ ہے۔ ذخیرہ میں نہ معلوم پہلے پہل اس کا بیج کہاں سے آیا۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ آبپاشی پرندوں اور جانوروں کی وساطت سے اس کے درخت غیر معمولی طور پر پھیل گئے ہیں۔

کاشت کے اعتبار سے اس کے خصائص

شہتوت کے لئے کس قسم کی زمین چاہئے۔ اسکی کاشت کا علاقہ کتنا وسیع ہے اور اس کی قدرتی پیداوار کیسی ہے۔ ان سوالات کے متعلق مشاہدہ اور تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ شہتوت مختلف قسم کی مٹی مثلاً ریتلی مٹی سے لے کر بھاری چکنی مٹی میں اگایا جاسکتا ہے۔ قدرتی حالت میں تو یہ سنگریزوں میں اور پتھریلی زمین پر بھی نظر آتا ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ زمین گہری ہو اور اس میں کچھ مٹی ہو اور رطوبت کافی ہو تو شہتوت کے لئے سازگار ماحول تیار ہوسکتا ہے۔ شہتوت کی قدرتی نشو و نما کے لئے مندرجہ ذیل امور کی ضرورت ہے۔

مناسب حد تک سایہ ہو۔ زمین پر ادرگرد گھنی جھاڑیاں نہ ہوں اور زمین میں تری کافی ہو۔ اب قلم تراشی کے ذریعہ اس کی پود کا انتظام نو آبادیوں میں کیا جاتا ہے۔ شاید کوئی درخت ایسا نہ ہوگا جو اس طریقہ سے پھلتا پھولتا زیادہ ہو۔

شہتوت کے فوائد | صوبہ میں شہتوت کے ذخائر کو ترقی و فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ یہاں زمینی حالات اس کی نشو و ارتقا کے لئے سازگار ہیں۔ پھر ایک اہم امر یہ ہے کہ یہ درخت کاشتکاروں کے لئے آمدنی کا ایک ضمنی ذریعہ ثابت ہوسکتا ہے۔ شہتوت کی لکڑی کے شہتیر بہت اچھے ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس کی لکڑی سخت لچک دار اور پائدار ہوتی ہے۔ مکانوں کی تعمیر میں استعمال ہونے کے علاوہ زراعتی آلات اور فرنیچر وغیرہ کی تیاری میں یہ بیش از بیش کام میں لایا جاتا ہے۔ ورزش اور تفریح کے سامان کی ساخت میں یہ انگریزی لکڑی "ایش" کا ایک عمدہ بدل ہے اور شاید اس سے بہتر ہے۔ پنجاب کے بیشتر خشک حصوں میں شہتوت کے پتے چارہ کے طور پر کام آتے ہیں۔ اور اس باب میں کوئی درخت اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ریشم کے کیڑے پالنے کے لئے شہتوت کے پتوں کا استعمال پنجاب میں ۱۸۸۰ء سے رائج ہے۔

(لاہور ۱۳- اگست ۳۷ء)

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان

جس میں انگلستان۔ جرمنی۔ فرانس۔ امریکہ اور ہندوستان کی رائج الوقت پیٹنٹ دوائیوں کے زمہر نسخوں کو جن کی بدولت کئی کمپنیاں کروڑوں روپے کما چکی ہیں۔ بے نقاب کر دیا گیا ہے۔ وہ لوگ جو بے کار ہیں یا غریب ہیں اس کتاب کو منگوا کر ضرور فائدہ اٹھائیں اور آرام سے زندگی بسر کریں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک منگوانے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی ایک جھلک

جمع القرآن والحدیث

مصنفہ مولانا ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی۔ جس میں فاضل مصنف نے تاریخی واقعات کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ قرآن وحدیث دونوں چیزیں آنحضرت صلعم کے زمانے میں لکھ کر محفوظ کی جاتی تھیں۔ کتابت، طباعت، کاغذ نفیس۔ قیمت ۶ر

اتباع الرسول

اس تحریری مباحثہ کی روئداد ہے جو مولوی احمدالدین صاحب امرتسری منکر حجیت حدیث اور مولانا ثناء اللہ کے مابین اطاعت رسول کے موضوع پر کئی ہفتے جاری رہا۔ شائقین فریقین کا زور دلائل دیکھ کر لطف اندوز ہوں۔ قیمت ۴ر

سید البشر

مصنفہ مولوی عبدالرحمان صاحب فریدکوٹی۔ اس رسالہ میں پچاس پیشگوئیاں بائبل سے نکال کر پیش کی گئی ہیں۔ جو کہ لفظاً ومعناً پیغمبر اسلام علیہ السلام کی تصدیق وتائید کرتی ہیں۔ اس کا مطالعہ اور تبلیغ عام ہونی چاہئے۔ خصوصاً مسیحیوں میں۔ قیمت ۴ر

جامع النحو

عربی زبان کے علم نحو پر ایک بہترین رسالہ ہے جس کو مولانا حکیم محمد احمد صاحب اعظم گڑھی نے درس تدریس کے وسیع تجربے کے بعد مرتب فرمایا ہے کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۸ر

ستینی مُعد

مصنفہ حضرت امام فخرالدین رازی کا اردو ترجمہ ہے۔ جس میں فاضل مصنف نے ساٹھ مختلف علوم وفنون کے مشہور مسائل پر مختصر مگر جامع الفاظ میں بحث فرمائی ہے۔ قیمت ۹ر

گنجینۂ روزگار

جس میں بیسیوں مصنوعات کے نادر نسخہ جات بلا بخل بیان کر دیئے گئے ہیں۔ تاکہ بے کار اور کم آمدنی رکھنے والے حضرات گھر بیٹھے خاطر خواہ وجہ معاش پیدا کر سکتے ہیں۔ قیمت ۶ر

۴۹۱

ترجمان وہابیہ

نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم بھوپالی نے ترجمان وہابیہ کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی جس میں اہل حدیث پر سے یہ الزام ہٹایا تھا کہ یہ جماعت عبدالوہاب نجدیؒ کی مقلد ہے۔ ساتھ ہی امام محمد بن عبدالوہابؒ کی کامل سوانحعمری لکھی تھی۔ نجدیوں کے حالات لکھے تھے، اہل حدیث کا مذہب بیان کیا تھا۔ ان پر سے تہمتیں ہٹائی تھیں۔ ثابت کیا تھا کہ انہیں وہابی کہنا اپنے ایمان کا خون کرنا ہے۔ لیکن عرصے سے یہ کتاب کہیں نہ تھی۔ الحمدللہ اب پھر آب وتاب سے چھپ گئی ہے اور آپ تعجب سے سنیں گے کہ باوجود ۱۵۰ صفحات ہونے کے اس کی قیمت صرف چار آنے (۴ر) رکھی ہے جلد منگوا لیجئے۔ بڑے کام کی کتاب ہے۔

مجاہد ہند

جس میں حضرت مولانا شہید دہلویؒ کی مختصر سوانح حیات، آپ کا حسب نسب، آپ کی تحریک احیاء توحید وسنت، آپ کی دینی وملی خدمات۔ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے آپ کے مجاہدانہ اقدامات، آپ کی جنگ حریت اور دیگر کارہائے نمایاں کا مفصل تذکرہ ہے۔ کاغذ، کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت ۲ر

رسالہ عالم کباب مرزا
کی
قیمت میں تخفیف

رسالہ ہذا منشی محمد عبداللہ صاحب معمار نے حال ہی تصنیف کیا ہے۔ جس میں مرزا صاحب کی مشہور ومعروف پیشگوئی متعلقہ عالم کباب مرزا پر مفصل بحث کرکے اسکو سرتاسر غلط قرار دیا گیا ہے۔ مرزائی مشن کی تردید میں اس موضوع پر آجتک اہل قلم نے کچھ نہیں لکھا۔ یہ ایک قابل دید تصنیف ہے۔ قیمت بجائے ڈیڑھ آنہ کے صرف ایک آنہ (۱ر) مدارس وتبلیغی واشاعتی انجمنوں کو بغرض اشاعت ایک روپیہ سیکڑہ۔

مغالطات مرزا عرف الہامی پوٹلی

(مصنفہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

اس رسالہ میں مرزا صاحب کے عجیب وغریب مغالطات الہامات اور تناقض وتخالف بیانات کا انکشاف کرکے ان کی تردید کی گئی ہے۔ قابل دید رسالہ ہے۔ اپنی طرز میں ایک بے نظیر تصنیف ہے۔ پڑھئے اور مرزا صاحب کے الہام سازی کے طریق سے آگاہ ہوجیے۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

محمدیہ پاکٹ بک

منشی محمد عبداللہ معمار کی تصنیف۔ مرزائیت کی تردید میں ایک بے نظیر کتاب ہے۔ جملہ مرزائی مباحث پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت نفیس۔ قیمت ۱ر

[illegible] حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت عیسیٰ [illegible] تمام نبیوں کے مختصر حالات۔ قیمت [illegible]

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی
بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر
درجہ اول شیخوپورہ

نمبر مقدمہ ۱۸۰

مسمات گلاب بی بی دختر امام الدین عیسائی سکنہ شیخوپورہ
بنام [illegible] امام الدین قوم کمبوہ سکنہ
جہابن تحصیل [illegible] ضلع سیالکوٹ

دعویٰ استقراریہ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
جاتا ہے کہ گر [illegible] ۲ کو
مقام شیخوپورہ حاضر عدالت جناب نہیں ہوگا تو اس کی
نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔
آج بتاریخ [illegible] بدستخط میرے اور مہر عدالت
کے جاری ہوا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

بواسیر

اس موذی مرض سے نجات پانے کے لئے سکھ داتا
استعمال کیجئے۔ یہ بے خطا، زود اثر اور بے ضرر مرہم
جالیہ کی جڑی بوٹیوں سے طیار کیا جاتا ہے۔ خون کو
بند کرنا اور مسوں کے دکھ درد کو دور کر کے راحت و
تسکین بخشتا ہے۔ دو آنے کے ٹکٹ برائے مصارف ڈاک
[illegible]
[illegible]
[illegible] ڈاک۔
[illegible] شملہ

ہر قسم کی [illegible] انسانی [illegible]
[illegible]
[illegible]

تصانیف خواجہ عبدالحی صاحب فاروقی

بیان یہ سورۂ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح۔ معجزات ابن مریم اور وفات و حیات مسیح علیہ السلام پر مکمل بحث کی گئی ہے۔ کاغذ، کتابت [illegible]

سبل السلام انتالیسویں پارے کی تفسیر جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے اور اہل ذوق حضرات میں بڑی مقبول ہو رہی ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۲؍

صراط المستقیم اس میں سورہ انفال و توبہ کے حقائق و معارف [illegible] [illegible] بطور خاص غور طلب ہے۔ اور ان حقائق و معارف کی وضاحت و صراحت پر خاص طور سے زور دیا ہے جس سے مسلمان دوچار پڑے ہیں۔ قیمت ۲؍

ذکریٰ تفسیر پارہ عم۔ تمام چھوٹی بڑی سورتوں کا [illegible] [illegible] اور شبہات کو مد نظر رکھ کر تفسیر مرتب کی گئی ہے۔ خواجہ صاحب کے سلسلۂ تفسیر القرآن کا آخری حصہ ہے۔ [illegible] جلد [illegible]

سبیل الرشاد تفسیر سورہ حجرات۔ اس کے ابتدا میں ایک [illegible] مقدمہ ہے۔ جس میں مجلس شوریٰ کی ترتیب، ارکان کے انتخاب اور صدر جمہوریہ اسلام کے شرائط و اوامات پر بحث کی گئی ہے۔ خلفاء راشدین کا نظام حکومت کیا تھا، ان کی مجالس شوریٰ کا انعقاد کن اغراض و مقاصد [illegible] ہوتا تھا اور کس طریق سے [illegible] ان سب کی اطلاع سبیل الرشاد [illegible]

بصائر اس رسالے میں بنی اسرائیل کے ان واقعات و حوادث کو جن کا قرآن [illegible] بیان ہے۔ نہایت دلکش رنگ [illegible]

ہمارے رسول یہ کتاب [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت [illegible] اسلوب بیان اور آسان زبان میں لکھی گئی ہے۔ جسکے پڑھنے سے محبت رسول اور پیروی سنت کا جذبہ صادق پیدا ہوتا ہے بچوں کیلئے دلچسپ اور مفید کتاب ہے۔ قیمت ۴؍

عبرت احسن القصص یعنی سورہ یوسف کی تفسیر [illegible] [illegible] نتائج کو بہت مؤثر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ۸؍ مجلد ۱۲؍

خلفاء اربعہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی [illegible] [illegible]

برہان تفسیر سورۂ [illegible] مصنف نے اپنے مخصوص انداز [illegible] اسلامیہ کو روشنی [illegible] مرحلہ کی تشریح عقل کی روشنی میں [illegible] سے کی ہے۔ قیمت ۸؍ مجلد ۔

ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

جلد ۳۴ بسم اللہ الرحمن الرحیم نمبر ۴۳

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی
اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔
رؤسا وجاگیرداران سے ۔۔۔
عام خریداران سے ۔۔۔
" " ششماہی ۔۔۔
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ مطابق ۳ ستمبر ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

عظمتِ کعبہ

(از مولوی محمد داؤد صاحب شکر اوہ ضلع گوڑگانوہ پنجاب)

ازل سے تا ابد مرکز ہے یہ تبلیغ وحدت کا
زمیں سے آسماں تک غلغلہ ہے جسکی عظمت کا

یہ وہ گھر ہے کہ جس کی پاسبانی کی ہے نبیوں نے
ہزاروں سال تک مرکز رہا ہے یہ نبوت کا

ذبیح اللہ اسماعیل کی عظمت کا مدفن ہے
یہیں سے نور چمکا ہر طرف انوار رحمت کا

یہاں کی خاک پر تکمیل کی قصر رسالت نے
نصب آکر ہوا پتھر یہاں پر قصر رحمت کا

یہاں پر روح کی تسکین کے سامان ملتے ہیں
یہاں دل مطمئن ہوتا ہے ہر اہل بصیرت کا

ملائک پاسبان کعبۂ اقدس ہمیشہ ہیں
سدا یہ کعبہ وقبلہ رہا ہے اہل جنت کا

مٹانا جس نے چاہا ہے اسے خود مٹ گیا ہے وہ
تجربہ کر چکے ہیں کرنے والے اس حقیقت کا

محبت کعبۂ اقدس ہمارا جزو ایماں ہے
فدا ہوتا ہے اس پر باعث صد فخر عزت کا

ترقی پر ہے ہر روز شب اگرچہ اعتقاد اپنا
ستون پہچان ہے گر جانے وہ نکبت کا

مگر کعبہ کی عظمت سے ہمارے دل معمور ہیں
نہیں ہم جانتے ہیں الگ ہم ... عظمت کا

انتخاب اخبار

موقرہ ۳ ستمبر ۱۹۳۷ء

——— امرتسر شہر میں آج ہندوؤں اور سکھوں نے بوچڑخانہ لاہور کی تعمیر کے خلاف احتجاجی طور پر ہڑتال کی۔ بعد دوپہر ہندو سبھا کالج سے جلوس بھی نکالا اور جلسہ بھی کیا۔

——— امرتسر میں آج تک بارش نہیں ہوئی۔ ہاں کسی کسی وقت بادل آجاتے ہیں اور ہوا بھی سرد چلتی رہی۔ تحصیل امرتسر کے چند دیہات سے معمولی سی بارش ہونے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

——— جنڈیالہ شیر خاں ضلع شیخوپورہ کی اطلاع ہے کہ ایک سکھ مزارع نے ایک مسلمان زمیندار کے کنوئیں پر جھٹکا کیا۔ جس پر مسلمانوں نے سکھ مذکور کو اس گاؤں سے نکال دیا۔ چنانچہ اس واقعہ کو فروغ دیکر دس ہزار سکھوں نے ۲۸-۲۹ اگست کو جنڈیالہ میں دیوان جھٹکا کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم سکھ فساد ہوگیا۔ تین مسلمان اور تین سکھ مر گئے۔ ۴۰ گرفتاریاں اس موقع پر عمل میں لائی جارہی ہیں۔

——— کراچی ریڈ کراس سوسائٹی کی تازہ رپورٹ مظہر ہے کہ کل ہندوستان میں تین لاکھ ایسے اشخاص ہیں جن کی بینائی بہت کمزور ہوچکی ہیں۔ اور ان میں سے ایک لاکھ تو بالکل نابینا ہیں۔

——— دیال باغ آگرہ کے نئے رادھا سوامی گورو مسٹر گورچرن داس مہتہ منتخب ہوئے ہیں۔

——— معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے ہند ماہ اکتوبر کے تیسرے ہفتے لاہور میں ایک دربار منعقد کرینگے اس میں خود بھی شرکت فرمائیں گے۔ یہ بھی افواہ ہے کہ امرتسر میں بھی تشریف لائیں گے۔

——— حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء سے امرتسر شہر اور لاہور شہر کے تمام ہوٹلوں میں شراب نوشی بند کردی جائیگی۔

——— والی افغانستان ... نے پیرس میں ایک

یہودی جرنلسٹ کو فرمایا کہ اگر برطانیہ یہودیوں کو کوئی ملک دینا چاہتا ہے تو اپنے مقبوضات میں سے دے۔ علی ہذا القیاس امریکہ جو یہودیوں کا بڑا ہمدرد ہے اپنے ملک میں ان کو جگہ کیوں نہیں دیتا

——— وزیرستان کے قبائل سے حکومت ہند نے صلح کی جو شرائط تجویز کی ہیں ان میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ وزیری ۲ ہزار رائفلیں حکومت کے سپرد کردیں اور تقریباً ۷۵ ہزار روپیہ جرمانہ جو وقتاً فوقتاً کیا گیا ادا کریں۔

ضروری اطلاع

ناظرین۔ اخبار کے صفحہ ۱۴ پر حساب دوستان ضرور ملاحظ فرمادیں۔ ضروری تاکید ہے۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

اسوہ حسنہ مفت جمعیت تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی طرف سے اہلحدیث ۱۳ میں ماہواری ٹریکٹ مفت شائع کرنے کا اعلان کیا گیا ہے چنانچہ اس سلسلہ میں سب سے اول مضمون اسوہ حسنہ از مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی شائع ہوگا انشاء اللہ

احباب محصولڈاک ۶ پائی فی نسخہ کے حساب سے بھیجکر بکثرت طلب کریں۔

ضرورت رشتہ میرے ایک دوست کی لڑکی (جس کی عمر ۱۴ سال ہے اور چھٹی جماعت میں تعلیم حاصل کررہی ہے) کے لئے رشتہ مطلوب ہے۔ لڑکا آوان زمیندار خوش وضع خوش خلق تعلیم یافتہ برسر روزگار ہو۔ مذہباً اہل حدیث ہو تو اسکو ترجیح دی جائیگی۔ (عبدالواحد چشتی محلہ بشیر لائل پور)

دعا کریں ہمارے علاقہ ... (پنجاب) میں بوجہ بارش نہ ہونے کے فصلیں سوکھ گئی ہیں۔ لوگ بارش کے لئے ترس رہے ہیں۔ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ باران رحمت کرے۔

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۴

اس سے پہلے معاصر نے ایک اور منتر نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:- گھوڑے کے ماس سے اور دوسرے جانوروں کے ماس سے اپنے شریر (جسم) کی پشٹی کرتے ہیں۔

اس منتر کا جواب لینا ہے تو منو سمرتی کا باب (ادھیا) پنجم سارا ملاحظہ کریں۔ جہاں شرادھوں میں بزرگوں کو اچھی جونیں دلانے کے لئے جانوروں کے اچھے اچھے گوشت کھلانے کا حکم ہے۔ اگر ہر جانور کا گوشت کھانا منع ہوتا تو منوجی ایسی ہدائت نہ فرماتے۔

آریہ مہاشوں کا عقیدہ ہندوؤں کے عقیدہ کے خلاف ہے۔ گو وہ گائے کو اس نظر سے نہیں دیکھتے جس نظر سے ہندو اُسے دیکھتے ہیں مگر قومیت کے لحاظ سے ہندوؤں کے ساتھ شریک ہوجاتے ہیں اور وجہ یہ بتاتے ہیں کہ ہم گائے رکھشا مذہبی لحاظ سے نہیں کرتے بلکہ ملکی اقتصادی لحاظ سے کرتے ہیں۔ گائے کی حفاظت نہ کرنے سے دودھ گھی وغیرہ معدوم یا کم ہوجائیگا جس سے ہر انسان کو نقصان پہنچیگا۔

اسکے جواب میں ہم زیادہ طوالت دینا نہیں چاہتے صرف ان مہاشوں کو اس پر پھر توجہ دلاتے ہیں کہ وہ ریاست کشمیر کی حالت کو دیکھیں جہاں گائے کی حفاظت یہاں تک کی جاتی ہے کہ جو ہندو لڑکی پنجاب میں بیاہی جاتی ہے اسکے جہیز میں بھی گائے نہیں دیجاتی تاکہ ریاست سے باہر نہ ہوجائے۔ باوجود اسکے دودھ اور گھی ریاست کشمیر میں پنجاب سے ارزاں نہیں بلکہ بسا اوقات زیادہ گراں ملتا ہے۔ کیوں؟ اسکی وجہ بتانا آریہ مہاشوں کا فرض ہے وہ بتائیں کہ گائے کی حفاظت نے انکو کیا فائدہ دیا۔ بلکہ ہم نے تو عرب کے خشک ملک میں دودھ گھی وغیرہ ... میں بھی دودھ گھی کو کشمیر سے زیادہ ارزاں پایا۔

سن رکھیں ہم یہ بات ... نہیں سمجھتے بلکہ ان سب ملکوں میں پھر کر ... حاصل کرکے کہتے ہیں۔ **مہاشہ جی** ... حفاظت ... کشمیر ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۶-جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ

شیعہ کی سب وشتم سے پاک دامنی

؎ کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ

اخبار درنجف (شیعہ) "اہلحدیث" پر ایسے امر میں خفا ہے جو "اہلحدیث" نے کبھی نہیں کیا۔ "اہلحدیث" کے ناظرین سے مخفی نہیں کہ "اہلحدیث" کی روش دلآزاری و بدگوئی سے ہمیشہ احتیاط کرنے کی ہے۔ مگر "درنجف" اس کے برخلاف "اہلحدیث" کو دل آزاری اور بدگوئی سے متہم کرتا ہے۔ "درنجف" کے نفس مضمون کا جواب ہم نہ دیتے (کیونکہ نفس مضمون معمولی تھا) مگر اس نے ایک ناکردہ گناہ "اہلحدیث" پر لگایا۔ اس لئے "اہلحدیث" کو کہنا پڑا ؎

اصحبت ام السلیم قدمی
علی ذنب کلہ لم اسمع

درنجف نے ناجائز الزام کا ارتکاب اس امر کے اثبات کیلئے کیا کہ "ہم شیعہ کسی کے حق میں بدگو نہیں ہیں جو سباب ہے وہ شیعہ نہیں۔"

ہم یہ فقرہ سن کر بہت خوش ہوئے خدا کرے کہ ان الفاظ کے تحت کچھ معنی بھی ہوں اور ہمیں یہ کہنے کا موقعہ نہ ملے کہ ؎

ہے یہ وہ لفظ کہ شرمندہ معنیٰ نہ ہوا

اس لئے ہم درنجف کی عبارت نمبروار نقل کرکے مع جواب ناظرین تک پہنچاتے ہیں۔ درنجف کو اختیار ہے ہمارے جوابات کو ہمارے لفظوں میں نقل کرے یا چھپا کر اخفاء حق کا مرتکب ہو۔

نمبر اول ہمیں اخبار اہلحدیث پر اس امر کا ہمیشہ سے شکوہ چلا آیا ہے کہ وہ تنقید و تعبیر کرتے ہوئے اپنی نیک نیتی کا عملی ثبوت نہیں دیا کرتا۔ مثلاً اخبار مذکور کے ٹائیٹل پر حدیث ثقلین کا یوں درج کرنا:- "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی" کسی حال میں بھی درست نہیں۔ بلکہ اسکی جگہ حدیث ثقلین کا یوں صحیح اندراج ہونا چاہئے۔-

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ انی تارک فیکم الثقلین۔ کتاب اللہ وعترتی اھلبیتی۔"

اس پر شیعوں کی طرف سے رسالہ "اصلاح" میں مکمل بحث ہو چکی ہے۔ اور ایسے ایسے واضح دلائل پیش کئے گئے ہیں جن کا جواب ایڈیٹر "اہلحدیث" آجتک نہ دے سکے۔ لیکن باوجود لاجواب ہونے کے اب تک وہی وضعی روایت اپنے اخبار کی پیشانی پر درج کرتے چلے آتے ہیں۔" (درنجف سیالکوٹ ۲۰ اگست ۱۹۳۷ء صفحہ ۳)

اہلحدیث ناظرین! اقتباس آپ کے سامنے ہے اہلحدیث کی بدنیتی کا ثبوت اور اس کی مثال حدیث مذکور کا درج کرنا ہے۔ اس کے جواب میں ہم کو چاہئے تو یہ تھا کہ ہم بھی انصار (رضی اللہ عنہم) کی طرح بجواب ابوموسیٰ اشعری یہ کہہ دیتے کہ جاؤ مدرسہ اہلحدیث کے کسی چھوٹے سے طالب علم سے اس حدیث کا پتہ پوچھ لو مگر ایسا کہتے تو شیعہ جماعت اس کو بھی اپنی توہین سمجھتی۔ اس لئے ہم درنجف کے قابل ایڈیٹر کو اور اس کے ذریعے شیعہ جماعت کو اطلاع دیتے ہیں کہ حدیث مندرجہ پیشانی "اہلحدیث" مؤطا امام مالک کی روایت سے مشکوٰۃ کتاب الاعتصام کی فصل سوم میں درج ہے اس کو دیکھ کر اپنا الزام واپس لیجئے۔ اس حدیث کو وضعی کہنا ایک دعوے ہے جس کا ثبوت دینا قائل کے ذمہ ہے۔

رہی حدیث کتاب اللہ وعترتی۔ چونکہ عترت کی پیروی ہمارے نزدیک بموافقت سنت نبوی ہے۔ اس لئے ہم اہل حدیث کے نزدیک ان دونوں حدیثوں میں سے ہماری مرقومہ حدیث اصل ہے اور وہ فرع کیونکہ قرآن مجید اسی کی تائید کرتا ہے۔ پڑھو آیات ذیل:-

(۱) اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ
(۲) فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

ہم نے اپنا ثبوت دیدیا اب درنجف کا فرض ہے کہ اس حدیث کو محدثین اہل سنت کی تصریحات سے موضوع ثابت کرکے اپنے دعوے کو ثابت کرے۔

نمبر ۲ علاوہ ازیں ایک دو مرتبہ نہیں صدہا بار آپ سے گذارش کیا گیا کہ بلا ضرورت مذہب شیعہ پر شخصی طور سے طعن و تشنیع نہ کیا جاوے کیونکہ یہ امر اصول دیانت کے خلاف ہے ہاں نیک نیتی سے کسی مضمون پر اصولی و علمی رنگ میں بحث و تنقید

فرما سکتے ہیں۔ نیز آپ پر یہ بھی واضح ہونا چاہئے کہ زمانہ اس قدر روشن ہو چکا ہے کہ کبھی غلط پروپیگنڈا سے بہت کم اثر قبول کرتا ہے۔ البتہ گمراہ کن تحریریں دل آزاری سے خالی نہیں ہوا کرتیں۔ دل آزاری وہ فعل ہے جس کی کسی مذہب و ملت نے اجازت نہیں دی اور نہ ہی اس میں خدا اور رسول کی خوشنودی رضاجوئی کو دخل ہے۔ ہمیں اس کا بیحد افسوس ہے کہ جناب مخاطب کی عادت کچھ ایسی طبع ثانیہ بن چکی ہے کہ کسی نیک مشورہ کا اثر آپ پر بہت کم ثابت ہوتا ہے۔

ایڈیٹر "اہلحدیث" نے بعض رسالے آریہ سماج کے جواب الجواب میں شائع کئے ہیں ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف مخاطب تو آریوں سے ہوتے ہیں اور ہاتھ صاف کر جاتے ہیں سناتن دھرم اور سکھ ازم پر۔ حالانکہ یہ کوئی اصولی رویہ نہیں ہے" (درنجف سیالکوٹ ۸۔ اگست ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث کوئی ان صاحب سے پوچھے کہ یہ شکائت کرنے کا حق سناتن دھرمیوں یا سکھوں کو تھا یا آپ کو۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ شکائت کرتے۔ بجائے اس کے آپ اس میں دخل دینے لگے۔ کیا اس مثال کی تصدیق کے لئے؟

تم کون ہو؟ ہم خواہ مخواہ

علاوہ اس کے یہ الزام بھی محض افترا ہے۔ جب تک اس کا ثبوت ہماری تصنیفات سے پیش نہ کریں ہم اس کا جواب دینا اپنے پر واجب نہیں سمجھتے بلکہ اس کو مقولہ عربی کے مطابق سمجھتے ہیں :-

لیس کل خطاب یستحق الجواب

نمبر۳ آپ نے اپنے پرچہ اہلحدیث کی تازہ اشاعت ۱۰۔ اگست ۱۹۳۷ء کے صفحہ ۳ پر رسالہ "بلاغ" کا جواب شروع کیا ہے۔ وہ حق رکھتے ہیں کہ منکرین حدیث شریعت کے خیالات پر طبع آزمائی کریں لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ اثنائے مضمون میں فضول فیل کی آپ کو کیا ضرورت در پیش آئی :-

"یہ حضرت حدیث نبوی کے حق میں تو سرے سے ہی بدگو ہیں مگر علمائے اسلام کو اتنا کوستے ہیں جتنا کہ شیعہ حضرت امیر معاویہ کو یا خارجی حضرت علی کو"

ہم اسے دل آزاری پر محمول کرتے ہیں جب تک کہ آپ یہ نہ ثابت کریں کہ شیعہ آپ کے امیر معاویہ وغیرہ کو کوسا کرتے ہیں۔

نیک نیتی تو اس کا نام تھا کہ آپ "درنجف" کے "تبرا نمبر" یا "صحابہ نمبر" کا ٹھنڈے دل سے مطالعہ کرتے۔ تاکہ اگر بے خبر ہیں تو ان سے باخبر ہو جاتے کہ شیعہ بدگو یا "سَبّاب" نہیں ہو سکتا۔ بلکہ "سَبّاب" سے ایسے ہی بیزار ہیں جیسے بنی آدم ابلیس سے" (درنجف)

اہلحدیث بس یہ اقتباس ہماری اور شیعہ کی نزاع کا تنقیحی امر ہے۔ اصل بات یہ ہے (جس کی صحت میں کلام نہیں) آج جتنے مذاہب اسلامیہ مروج ہیں ان کی صحیح تصویر ان اقوال میں ملتی ہے جو ان کے سلف کی کتب میں بالتصریح مذکور ہیں اس لئے درنجف کا "تبرا نمبر" نہ ہم نے دیکھا نہ ہمیں دیکھنے کی ضرورت ممکن ہے کہ وہ اس پاک اصول پر مبنی ہو۔ جس کی بابت شیعہ بزرگوں کا قول ہے :-

التقیۃ دینی و دین آبائی

یعنی تقیہ (خلاف باطن ظاہر کرنا) میرا اور میرے بزرگوں کا مذہب ہے۔

اس لئے ہم اکابر شیعہ کی تصنیفات کو دیکھا کرتے ہیں اور حق بھی یہی ہے۔ پس سنئے! شیعہ جماعت کے مسلّم امام شیخ الاسلام ملا باقر مجلسی اپنی مستند کتاب "حیات القلوب" میں نہ صرف امیر معاویہ کو بلکہ آپ کے ساتھ خلفاء ثلاثہ (رضی اللہ عنہم) کو بھی منافقوں کا سردار، فرعون، سامری، جاثلیق وغیرہ لکھتے ہیں۔ ان کی اصل عبارت فارسی ملاحظہ ہو :-

"در کتاب خصال روائت کردہ حضرت رسول فرمود محشور مے شوند امت من در قیامت بر پنج علم۔ اول علم کہ وارد مے شود با فرعون این امت کہ ابوبکر است × دوم با سامری این امت کہ عمر باشد۔ سوم با جاثلیق امت کہ عثمان است۔ چہارم با معاویہ پنجم با تو یا علی۔ کہ در زیر آں مومنہا خواہند بود تو امام ایشانی۔ پس خطاب کند با صحاب آں چہار علم کہ برگردید بعقب خود پس طلب کنید نورے را پس درمیان ایشاں دیوار کشند"۔ (حیات القلوب جلد سوم ص۴۰۱)

ترجمہ سے پہلے اس آیت کا ذکر کر دینا ضروری ہے جس میں مومنوں اور منافقوں کا بیان کر کے ان میں بصورت امتیاز دیوار کئے جانے کا ذکر ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :-

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا (پ۲۷۔ ع۱۸)

اس آیت میں قیامت کا ذکر ہے کہ منافق لوگ ایمانداروں سے روشنی طلب کرینگے تو ان کو کہا جائیگا پیچھے (دنیا میں) جا کر روشنی حاصل کرو اتنے میں ان منافقوں اور مومنوں کے درمیان ایک دیوار حد فاصل کر دی جائے گی۔

اب سنئے فارسی عبارت کا ترجمہ۔ ملا باقر لکھتے ہیں کہ کتاب خصال میں روائت کیا ہے کہ حضرت رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: میری امت قیامت کے روز پانچ جھنڈوں کے نیچے اٹھے گی پہلا جھنڈا ابوبکر کے ہاتھ میں ہوگا۔ جو اس امت کا فرعون ہے دوسرا جھنڈا عمر کے ہاتھ میں ہوگا جو اس امت کا سامری ہے تیسرا جھنڈا عثمان کے ہاتھ میں ہوگا جو اس امت کا جاثلیق[1] ہے چوتھا جھنڈا معاویہ کے ہاتھ میں ہوگا اے علی پانچواں جھنڈا تیرے ہاتھ میں ہوگا تیرے جھنڈے کے نیچے سب مومن جمع ہونگے اور تو ان کا امام ہوگا تو ان چاروں علم برداروں کو کہیگا کہ پیچھے جاؤ وہاں سے نور طلب کرو"

[1] عیسائیوں کے بڑے پادری کو کہتے ہیں (صراح)

ناظرین! اس عبارت پر غور فرمائیں کہ ملا باقر مجلسی نے حسب روایات مذکورہ اصحاب اربعہ ابوبکر، عمر، عثمان اور معاویہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) کو ان لوگوں میں داخل کیا یا نہیں جن کا ذکر قرآن مجید کی مذکورہ آیت میں ہے۔ یہ تھیں شیعہ سلف کی تصریحات۔ ممکن ہے ایڈیٹر "درنجف" نے یہ کتاب نہ دیکھی ہو۔ لیکن اپنے جدید مقتدا ملقب بہ شیر اسلام مرزا احمد علی کا رسالہ "ماہیہ معاویہ" تو ضرور دیکھا ہوگا جو خاص معاویہ ہی کے حق میں لکھا گیا ہے۔ جس میں جا بجا حضرت امیر معاویہ (مطاع امام حسن رض)× کے حق میں توہینی الفاظ کافی سے زیادہ لکھے گئے ہیں۔ ایک سطر ان میں سے نقل کرتا ہوں۔ جس میں حضرت علی کا قول یوں نقل کرتے ہیں کہ

"میں نے معاویہ وغیرہ کو ان کے لڑکپن اور
مردپن میں دیکھا ہے یہ لڑکپن میں سب
لڑکوں سے زیادہ شریر اور بڑے ہو کر
شریر ترین رجال تھے۔ (ص۱۹)

اس رسالے کے صفحہ ۲۲ پر کسی زبیر کا قول اپنی تائید میں لکھا ہے کہ

معاویہ پر اللہ کی لعنت ہو یہ تو منافق ہے۔

یہ بھی لکھا ہے کہ

ایک گروہ کہتا ہے کہ جب سے یہ اسلام لایا
یہ جائے پناہ منافقین تھا۔ (ص۲۳)

ناظرین کرام! اس کا تتمہ بھی سن لیجئے جو ہم بادل ناخواستہ ظاہر کرتے ہیں۔ آپ بھی سینے پر پتھر رکھ کر سنئے یہ صحابہ کرام تو بقول شیعہ اس لئے ایسے تھے کہ انہوں نے خلافت علی کو غصب کیا۔ مگر ہم ایک دو ایسے بزرگوں کا نام پیش کرتے ہیں جنہوں نے نہ خلافت کو غصب کیا نہ اس سے حصہ لیا بلکہ وہ اس وقت موجود بھی نہ تھے اور اپنی پرہیزگاری، تقویٰ شعاری، علم و فقاہت اور دیانت داری میں چوٹی کے بزرگوں میں سے تھے ہمارا دل نہیں چاہتا تھا کہ ان کا نام لیتے۔ مگر چونکہ "درنجف" نے ہمارے ساتھ (گویا) وعدہ کیا ہے کہ اگر ہم شیعہ گروہ کا سباب ہونا ثابت کر دیں تو وہ شیعہ مذہب کو چھوڑ دیں گے۔ اس لئے اس امید پر کہ ایک بھائی ہدایت پا جائے تو کسی بزرگ کا نام اپنے موقعہ پر ظاہر کر دینے میں کیا حرج ہے۔ باوجود اسکے ہم پھر ایک دفعہ ناظرین سے معافی مانگ کر اور خدا سے استغفار کر کے ان بزرگوں کا نام ظاہر کرتے ہیں۔ لکھا ہے کہ

ابو حنیفہ و سفیان ثوری خبیث (اناللہ!)

(حیات القلوب جلد سوم صفحہ ۱۹۴)

میں سچ کہتا ہوں کہ اس فقرے کے نقل کرنے سے میرا دل پھر ایک دفعہ کانپ گیا۔

اب ہم درنجف کے ایڈیٹر سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ نے ہمارے ان حوالوں کو دیکھ کر یہ فقرہ لکھا تھا کہ

"شیعہ سباب نہیں ہوتا"

یا ان حوالوں کو دیکھ کر ان مصنفوں کی نسبت صاف لکھ دینگے کہ یہ شیعہ نہ تھے۔

بہرحال جو کچھ آپ چاہیں لکھیں ہم نے اپنا دعویٰ ثابت کر دیا کہ ؎

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

نمبر۴ "ہم ایڈیٹر صاحب "اہلحدیث" کی خدمت میں مکرر التجا کرتے ہیں کہ وہ اسلام کے کسی گروہ پر رقیق حملہ یا مضحکہ خیز نکتہ چینی نہ فرمایا کریں اور شیعوں کی طرف تو رخ بھی نہ پھیریں۔ کیونکہ اس قوم کا بہت سا علمی تبول آپ کے ذمہ واجب الاداہے"

(درنجف مذکور)

اہلحدیث شیعہ کی طرف رخ نہ کرنے کا مشورہ دینا ہمارے نزدیک شیعہ کی توہین کرنا ہے۔ گویا فاضل اڈیٹر "درنجف" کے نزدیک شیعہ جماعت آیہ کریمہ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ کی مستحق ہے۔

معاذ اللہ! ہم شیعہ کو ایسا نہیں سمجھتے بلکہ ہم انکو اسلامی نوع کی ایک صنف سمجھتے ہیں اور حق صنفی ہر طرح ادا کرنے کو حاضر ہیں اور ایسی کوشش میں ہیں کہ کوئی دن آجائے کہ شیعہ حضرات بقول درنجف سبابیت چھوڑ دیں۔

بس پھر کہا ہے ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

رہا علمی تبول۔ سو ہم سچ کہتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ ہم ایک کا سوا دینگے۔ ہمیں بتا دیا جائے کہ کونسا تبول شیعہ کا ہم پر باقی ہے۔ لیکن وہ تبول کمسنوی جھگڑے کے متعلق نہ ہو۔ وہ تبول معاصر النجم" پوری طرح ادا کر چکا ہے اور ادا کرتا رہیگا۔ انشاء اللہ جس کی بابت ہماری دعا ہے کہ خدا اسے زندہ اور شر اعداء سے محفوظ رکھے۔

آمین!

قادیانی مشن

فتنہ جدیدہ قادیان کے متعلق

مولوی فضل خاں سابق احمدی کا اعلان

اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۰ اگست ۱۹۳۷ء نے خاکسار سے دریافت کیا ہے کہ آیا جو پیشگوئی بہ سبب رسالہ مجریہ ۱۹۳۵ء میں قادیان زلزلہ کے بارہ میں درج تھی کیا وہ پوری ہو گئی ہے۔ سو وہ ناعرض ہے بالکل درست ہے

ابھی اس کا ابتدا شروع ہوا۔ اس کا انتہا آگے ہے ؎

ابتدائے کار ہے پہلے ہو گیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

بجھے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دس [illegible]

× امام حسن رض نے ان کی اطاعت منظور کر لی تھی (کشف الغمہ)

میں تعلیم فرمائی ہے کہ اس پیشگوئی کا ذکر قرآن کریم کی سورہ بقرہ کے رکوع ۴ میں مذکور ہے جسکو میں بطور خلاصہ پہلے اردو میں اور پھر بطور خلاصہ قرآن کریم سے اس کا خلاصہ عرض کرتا ہوں۔

قرآن کریم میں جو پیشگوئیاں ساڑھے تیرہ سو سال سے چلی آتی ہیں اب منصۂ ظہور میں آرہی ہیں۔

قدرت الٰہی کے یہ کرشمے ہیں کہ قادیان کے جو اشخاص مرزا محمود احمد صاحب کے وفادار و جان نثار کئی درجنوں سالوں سے تھے اب وہ داغدار اور غدار شمار ہونے لگے ہیں۔ یہ نیچے خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جمیلہ سے مجھے پیغام پہنچے ہیں:۔

(۱) تم محمدؐ کی طرف سے پیغام پاتے ہو۔
(۲) قرآن احکام الٰہی و پیشگوئیوں کی کتاب ہے۔
(۳) قرآن ہدایت نامہ ہے تاریخنامہ نہیں۔
(۴) قرآن میں کوئی قصہ کہانی موجود نہیں۔
(۵) یَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِنْ ھٰذَا اِلَّا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ وَھُمْ یَنْھَوْنَ عَنْہُ وَیَنْئَوْنَ عَنْہُ وَاِنْ یُّھْلِکُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ۔ (نیچے قادیان کی پیشگوئی ہے)

قُلْنَا اھْبِطُوْا بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ

ہم نے ازل میں حکم دیدیا ہے کہ یہاں سے نکل جاؤ۔ تمہارے فدائی دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے۔

قُلْنَا اھْبِطُوْا مِنْھَا جَمِیْعًا فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ ھُدًی فَمَنْ تَبِعَ ھُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

(ترجمہ) ہم نے ازل میں حکم دیدیا ہے کہ اس گاؤں (قادیان) سے نکل جاؤ۔ تمہارے پاس میری طرف سے (آخری بعثت محمدیہ کے زمانہ میں) محمد رسول اللہ علیہ السلام ہدایت کا پیغام لے کر آئیں گے۔ پس جو لوگ میری ہدایت کی پیروی کرینگے اُن پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ اندوہگین ہونگے۔

میں نے نبی کریم سے سن کر ایک گذشتہ رسالہ میں چھاپ دیا تھا کہ حکم نہ مانوگے تو نہ جگہ ملے گی اور نہ روزی۔ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا نظارہ شیخ مصری کے اعلانات اور فخر الدین ملتانی کے اعلان مطبوعہ پیغام ۱۳ میں ضرور ملاحظہ فرمایا جائے۔ خدا تعالیٰ کے ازلی نوشتہ کو کون ٹال سکتا تھا۔

(راقم:۔ خاکسار فضل چنگوی)

اعلان احمدیوں میں سے جو شخص خاکسار کے ساتھ مخلصانہ چنگا میں آکر ملاقات کرنا چاہے وہ پہلے کم از کم چار اخبارات میں اپنے سابقہ عقیدہ احمدیہ کو ترک کرکے آئے۔ میں سات سال سے تبلیغ کر رہا ہوں۔ میری ندا کی کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ یہ خدا کا حکم ہے۔ اب تمہارے اعتراضات کی شنوائی کا دروازہ بند ہو گیا۔ راقم:۔ خاکسار فضل عمر۔ المعروف مولوی فضل۔ چنگا بنگیال۔ گوجرخان۔

نبی کا نام

اخبار پیغام صلح ۹۔ اگست کا صفحہ ۵ دیکھئے مضمون سید اختر حسین گیلانی بعنوان "امت میں سب سے بڑا درجہ" کی اخیر سطریں:۔

"میرے مضمون کا خلاصہ صرف اس قدر ہے کہ امت میں سب سے بڑا درجہ کیا ہے؟ نبوت یا ولایت؟ اور یہ سب سے بڑا درجہ صحابہ کو حاصل ہؤا یا نہیں؟ اور اگر حاصل تھا اور وہ نبی نہ ہو سکے تو حضرت مسیح موعود کس طرح نبی بن گئے؟ کیا کوئی (قادیانی مرزائی) ہے جو اس پر لکھنے کی جرأت کرے۔"

یقیناً یہ ایسا سوال ہے کہ اس پر کسی قادیانی کو لکھنے کی جرأت نہ ہوگی۔ لیکن ساتھ ہی اسکے ایک نیا سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ

امت میں سب سے بڑا درجہ کیا ہے؟ نبوت یا ولایت اور یہ سب سے بڑا درجہ صحابہ کو حاصل ہؤا یا نہیں؟ اور اگر حاصل ہؤا اور وہ نبی کا نام پانے کے مستحق نہ ہوئے۔ تو مرزا غلام احمد قادیانی نبی کا نام پانے کے کس طرح مستحق بن گئے۔ کیا کوئی (لاہوری مرزائی) ہے جو اس پر لکھنے کی جرأت کرے؟

جواب کے لئے قلم اٹھانے سے پیشتر سید اختر حسین گیلانی خصوصیت کے ساتھ ایک بار پھر اپنے ان الفاظ کو پڑھ لیں:۔

"اصل چیز جو زیر بحث آنا چاہئے وہ یہ ہے کہ اس امت میں سب سے بڑا درجہ جو کسی کو حاصل ہو سکتا ہے وہ کیا ہے؟ ..... اسکے لئے ہمیں قرآن مجید کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ وہاں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں لکھا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اللہ کے ہاں سب سے بڑا درجہ رکھتے ہیں۔" (التوبہ ع ۳)

اور یہ فضیلت حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے بالمشافہ فیض یاب ہونے والوں کو سب سے پہلے حاصل ہوئی۔

پس اگر یہ حقیقت ہے کہ صحابہ کرام کو اس امت میں سب سے بڑا درجہ ملا اور وہ نبی نہ بن سکے بلکہ ولی ہی رہے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ سب سے بڑا درجہ جو اس امت میں کسی کو حاصل ہو سکتا ہے وہ نبوت نہیں بلکہ ولایت ہے حضرت مسیح موعود (مرزا) کو بھی اس امت میں ایک درجہ ملا۔ اس کے متعلق آپ خود ہی فرماتے ہیں:

"یہ ایک درجہ ہے جو سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے سوا نہیں مل سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ ہر اس شخص سے جسے یہ درجہ حاصل ہؤا اکثر اور اجلیٰ کلام کرتا ہے۔"

اب اس امر میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہی کہ وہ درجہ خواہ اُسے سب سے بڑا درجہ

کیوں نہ قرار دیا جائے۔ جو سیدنا مسیح موعود (مرزا) کو حاصل ہوا۔ وہ وہی تھا جو صحابہ کرام کو حاصل ہوا۔ اور پھر آپ نے ایک جگہ صاف طور پر لکھ دیا ہے کہ آپ کو صحابہ کرام والا ہی درجہ حاصل ہوا۔ اس "اعظم درجہ" کے پانے سے نہ تو صحابہ کرام نبی بن سکے اور نہ مسیح موعود (مرزا) نبی بن سکتے ہیں آیت الذین آمنوا وھاجروا جس سے میں نے استدلال کیا ہے۔ عام ہے۔ صرف صحابہ کیلئے ہی نہیں۔ بعد میں بھی ان صفات والے لوگ ہو کر بھی اعظم درجہ پا سکتے ہیں۔ مگر اس میں شک نہیں کہ اس کا اولین مصداق صحابہ کرام ہی تھے اور وہی ان صفات کے اولین مظہر تھے۔"

(بلفظہ پیغام صلح بحوالہ مذکورہ)

اب ذرا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ان الفاظ کو پڑھیں۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ پر لکھا ہے:-

"غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں انکو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔ اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا۔ تاکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی۔ کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں وہ بھی اس قدر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے۔ تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا۔ اس لئے خدا تعالے کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہ پیشگوئی پوری ہو جائے"

اس کے بعد مہربانی فرما کر پیغام صلح مورخہ ۹ جولائی ۱۹۳۷ء کا صفحہ ۷ بھی دیکھ لیں:-

"حدیث نبی اللہ یقیناً موضوع اور ساقط الاعتبار ہے...... یہ حدیث کسی طرح بھی حدیث رسول اللہ نہیں ہو سکتی...... زبان مقدس نبوی سے کسی طرح بھی نبی اللہ کا لفظ مسیح موعود کے حق میں نہیں ہو سکتا...... کثرت سے آیات قرآنی اس حدیث نبی اللہ کے خلاف ہیں...... یہ (حدیث) جھوٹی، جعلی اور کسی دجال کی من گھڑت ہے"

اب اگر وہ مندرجہ بالا سوال کا جواب لکھ کر صرف دس دیانت دار آدمیوں کی حلفیہ شہادت بھی دلا دیں کہ یہ جواب درست ہو گیا تو بجائے مبلغ ۵ فی شہادت مبلغ ۵۰ روپیہ انعام نیازمند سے وصول فرمالیں۔

راقم منظور احسن دہلوی از سنگرور ریاست جیند

درد دل کی تائید

ہمارے محترم و اجب العزت حضرت مولانا مد ظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

درد دل سے واقفیت ہوئی۔ آپ کے اس درد کا احساس پہلے سے حساس دلوں میں تھا مگر کیا کیا جائے حساس دل رکھنے والے بہت ہی معدود ہیں۔ عام طور پر جماعت میں بے حسی ہے اب تو نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اگر کچھ دنوں اور یہی حال رہا تو عالم پر جماعت بالکل مفقود ہو جائیگی۔

آپ کی تجویز کو ہم لوگ دل سے ٹھیک سمجھتے ہیں پروردگار آپ کی اور ہم لوگوں کی مدد فرمائے۔ ہم سب ہر طرح آپ کے ساتھ ہیں اور آپ کے حکم کی تعمیل کو واجب سمجھتے ہیں۔ آپ جو مناسب سمجھیں کریں اور جو ضرورت ہو اس کا حکم دیں۔ انشاء اللہ جماعت اہل حدیث سارن کو ہمیشہ فرمان بردار پائیں گے۔ فقط والسلام!

عبد الغفار (تاجر برنج) عبد المجید پیش امام مسجد اہل حدیث۔ خلیل احمد۔ صورت علی میاں۔ عبد الجبار پارچہ فروش۔ (حکیم) محمد عبد الرؤف۔ محمد سلیمان انصاری محمد یوسف۔ محمد عقیل۔ محمد (پارچہ فروش) محمد حسن تاجر عطر۔ محمد ابراہیم۔ عبد الحفیظ (ہومیو)۔ عبد المجید۔ محمد یوسف (پارچہ فروش) قدرت علی (پارچہ فروش) محمد ادریس۔ عبد الرؤف۔

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید جبکہ ایسا نہیں ہے تو محض رواۃ کی ثقاہت اور ان کے واسطہ در واسطہ سماعت پر بلا کسی شہادت اور ثبوت کے کسی کو کہاں سے شرعی حق حاصل ہے کہ ان کی روایات کو واجب التسلیم قرار دے۔ (اہلحدیث ۱۷ محرم)

تائید ابھی ابھی بتایا گیا ہے کہ صحاح ستہ وغیرہ کتب حدیث میں بکثرت و افراط ایسی احادیث موجود ہیں جو کہ قانون شہادت کی رو سے ثابت و محقق ہیں پس مولوی اسلم صاحب کا یہ لکھنا کہ "ایک حدیث بھی اس طرح پر ثابت نہیں ہے" محض دروغ بے فروغ ہے اور یہ قول سرتاپا غلط و بے اصل ہے۔ نیز ان کا یہ لکھنا کہ "بلا کسی شہادت اور ثبوت کے کہاں سے شرعی حق حاصل ہے" یہ بھی لغو اور بے بنیاد ہے۔ معلوم نہیں کہ آپ کے نزدیک ثبوت کس قسم کا چاہئے۔ امکان بشری میں جہاں تک تھا سلف صالحین نے ثبوت اور شہادت بہم پہنچایا اور اسماء الرجال و تاریخ و سیر اور کتب حدیث میں درج فرما کر رہتی دنیا تک کے لئے درخشاں و تاباں چھوڑا

لیکن بعض کوتاہ بین ذنگ نظر لوگوں کو دکھائی نہیں دیتا اور ان کی آنکھیں ادراک حقیقت سے یکسر محروم ہیں تو یہ ان کا قصور و عجز ہے اپنے احوال کی اصلاح کی طرف متوجہ ہونا چاہئے نہ کہ اصل واقعات اور شواہد و حقائق پر اعتراض کرنا چاہئے۔ بہرحال اگر مولوی اسلم صاحب کو انسانی شہادات کافی نہیں ہیں، اقوال رواۃ و محدثین اور ائمہ فن کی توثیق و تعدیل تجریح وتضعیف ناقابل اعتماد ہیں تو ہمارے پاس اس سے زیادہ نہ اور کوئی ثبوت ہے اور نہ شہادت۔ ماننا اور نہ ماننا آپ کے اختیار میں ہے۔ لیکن یاد رہے ان کی روایات کو واجب التسلیم نہ سمجھنا صرف ان روایات ہی کی تکذیب و تردید نہیں ہے بلکہ جمہور امت اور تمام ائمہ محدثین، صحابہؓ و تابعینؒ اور رہبران دین کی تکذیب و تغلیط اور تخطیہ ہے اور ان کے راستہ سے اعراض و انحراف ہے۔

مولوی صاحب اگر غور کرتے تو روایت حدیث اور سلسلہ اسناد کو "واسطہ در واسطہ سماعت" کے نام سے موسوم نہ کرتے۔ قرآن مجید سے حجیت حدیث کا قوی و مستحکم ثبوت ملتا ہے۔ ارشاد باری ہے:۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (پ ۲۔ سورہ بقرہ) اور اسی طرح ہم نے تم کو وسط امت (معتدل امت) بنایا تاکہ تم لوگ تمام لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر تمہارے اوپر گواہ ہو۔"

اس آیت میں صراحت کے ساتھ اس بات کا ثبوت ہے کہ گزشتہ زمانہ کے تمام مومن و مسلمان آئندہ مسلمانوں اور مومنوں کے لئے شاہد اور گواہ ہیں اور انہوں نے سلسلہ بسلسلہ مابعد والوں تک رسول اللہ صلعم کے اسوۂ حسنہ اور آپ کی شریعت وامانت ربانی کو بلاکم و کاست پہنچایا۔ یہ سب سے بڑی اور اہم ترین شہادت ہے۔ اور ارشاد خداوندی ہے کہ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ (پ ۵۔ سورہ نسا) اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے بعد اسکے کہ اس کے واسطے سیدھی راہ ظاہر ہو چکی اور وہ پیروی کرے مومنوں کے راستہ کے سوا کی تو وہ جس چیز کی طرف پھرا ہے اسی طرف ہم بھی اسکو پھیر دینگے اور اسکو جہنم میں داخل کرینگے۔"

اس آیت میں صاف اعلان ہے کہ مومنوں کی متفقہ راہ کو چھوڑ کر کسی اور راستہ پر گامزن ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنا ہے اور اسکا نتیجہ گمراہی میں پڑنا اور جہنمی ہونا ہے۔ اب ہر مومن و مسلم سمجھ سکتا ہے کہ اس سے بڑھ کر رسول کی مخالفت اور کیا ہوگی کہ آپکی احادیث کو ٹھکرا دیا جائے اور ان کے رد کرنے اور ناقابل حجیت عمل ثابت کرنے کے لئے طرح طرح کی باتیں تراشی جائیں۔ اور مومنوں کی راہ سے علیحدگی کی اس سے بڑی اور کونسی چیز ہوگی کہ تیرہ سو سال سے وہ جس طریق پر چلتے اور جس کو وہ قبول کرتے اور مانتے آئے ہیں اور اپنی رائے سے نہیں بلکہ جو ان کو نبوت سے وراثت میں حاصل ہوئی ہے اسکو زعم فاسد و قیاس باطل کی بنا پر رد و پامال کیا جاتا ہے۔ قاتل اللہ المشتکیٰ۔

تنقید: ہم نے مانا کہ رواۃ ثقہ تھے لیکن انکو ثقہ کہنے والوں کے بیانات محض ظنی اور قیاسی ہیں۔" (اہلحدیث ۱۷۔ محرم)

تائید: اے چو دل بمہر نگارے نہ بستۂ اے ماہ
ترا ز سوز درون و نیاز ما چہ خبر

یہاں پر مولوی اسلم صاحب نے فن روایت و علم حدیث میں اپنی بے بضاعتی و بے مایئگی کا نہایت بین اور واضح ثبوت پیش کیا ہے۔ آفتاب کی روشنی اور نورانیت کا کس کو انکار ہوسکتا ہے لیکن شب پرہ چشم سے اس کی حقیقت پوچھو تو ایک جرم تاریک و بے نور سے زیادہ اسکی حقیقت و ماہیت ثابت نہ ہوگی۔ حالانکہ یہ خلاف واقعہ و نفس الامر ہے۔ اسی طرح قرآن مجید کا کلام الٰہی ہونا قطعی اور یقینی اور اس کا ہادی ہونا بھی محقق و ثابت ہے۔ مگر ایک کافر سے اسکی صداقت و حقانیت کے متعلق گفتگو کیجئے دیکھ لیجئے وہ ہرگز اس کی صداقت حقانیت کو تسلیم نہیں کریگا اور طرح طرح کے شک و شبہے پیش کریگا۔ لیکن اس سے واقعی قرآن کریم مشکوک و مشتبہ نہیں مانا جائیگا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہاں پر عربی کا یہ مقولہ "مَنْ جَهِلَ شَيْئًا عَادَاهُ" بتمام و کمال صادق آتا ہے۔ ثقاہت اور عدالت کو باطنی وصف قرار دینا متاع علمیت کو آتش سوزاں کی نذر کرنا اور عقل و درایت کے سرمایہ کو تاراج و برباد کرنا ہے۔

محدثین کے نزدیک حدیث صحیح کی جو شرط ہے اس سے ثابت اور ظاہر ہے کہ اوصاف ثقاہت ایسے واضح ہیں کہ ان کا پتہ بہت آسانی سے لگ سکتا ہے چنانچہ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں:۔

" شرط الصحيح ان يكون اسناده متصلا وان يكون راويه مسلما صادقا غير مدلس ولا مختلط متصفا بصفات العدالة ضابطا متحفظا سليم الذهن قليل الوهم صحيح الاعتقاد (مقدمۃ الفتح ص)

یعنی حدیث صحیح کی شرط یہ ہے کہ اس کی سند متصل ہو اور اس کا راوی مسلم ہو۔ صادق ہو۔ غیر مدلس ہو غیر مختلط ہو۔ عدالت کی صفتوں کے ساتھ متصف ہو۔ ضابط ہو۔ قوی الحافظہ ہو۔ سلیم الذہن قلیل الوہم ہو۔ اعتقاد صحیح رکھتا ہو۔"

دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں:۔

" ان مدار الحديث الصحيح على الاتصال و اتقان الرجال وعدم العلل (مقدمہ فتح ص)

اب ماہرین علم حدیث و ارباب بصیرت بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ یہ مذکورہ بالا اوصاف کیا باطنی ہیں کہ جن کا ادراک و علم غیر ممکن ہے ہرگز نہیں۔ کوئی وصف بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کا علم و ادراک محال ہو یا اس پر یقینی شہادت غیر ممکن ہو۔ علاوہ بریں قرآنی شہادت جسکو مولانا اسلم صاحب بھی تسلیم کرتے ہیں اسکے سلسلے میں بھی تو عدالت موصوف جسکو شاہدین کی شہادت کو قطعی و یقینی تسلیم کرینگے یا نہیں؟ اور اگر جواب نفی میں ہے تو قرآن کے حکم سے اعراض و انکار

گگریا بریلوی اور جھجرّ پاک پٹنی

اسلام اور سنت نبویہ کو چھوڑ کر مسلمانوں نے بیسیوں نہیں سینکڑوں راستے نکال لئے ہیں۔ جن کی بابت ارشاد خداوندی پہلے سے نازل تھا:۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ

یعنی خدا اور رسول کی ہدایت کی پیروی کرو اور اس کے سوا دوسری راہوں کے پیچھے مت چلو ورنہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے دور بھٹکا دیں گی۔

بریلی کے مدعیان اہلسنت والجماعت میں ایک رسم ہے جس کا نام گگریا ہے۔ یعنی گاگر پانی سے بھر کر کسی معینہ دن میں کسی مقررہ مزار پر عبادت سمجھ کر لے جاتے ہیں وہاں میلہ بھی ہوتا ہے۔ اس کا نام ہے مذہب "اہل سنت والجماعت"۔ مگر مندرجہ ذیل مراسلہ سے معلوم ہوگا کہ یہ رسم پاک پٹن میں بھی ہے۔ جس کا نام ہے میلہ جھجراں۔

مراسلہ ہذا اس غرض سے شائع کیا جاتا ہے کہ اہل بریلی فخر نہ کریں کہ یہ رسم بالفاظ دیگر بدعت سیئہ ہمارے ہاں ہی نہیں ہے بلکہ پنجاب کے ایک مقام پاک پٹن میں بھی ہے۔

دوسری غرض یہ ہے کہ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی نے کہا تھا کہ پاک پٹن کا مذہب کوئی اسلام سے الگ نہیں ہے۔ وہ دیکھیں کہ وہاں کا مذہب کیا ہے

راست گوئی اگر جرم ناقابل معافی نہیں ہے تو ہماری نظر میں بریلی ہو یا پاک پٹن۔ پیران کلیر ہو یا اجمیر۔ ملتان ہو یا لکھنؤ۔ ان سب مقامات میں جو کچھ ہوتا ہے یہ سب کچھ اسلام سے پہلے عرب میں تھا خدا تعالیٰ نے قرآن مجید اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر بھیجکر ان سب باتوں کی اصلاح چاہی۔ حضور رسالتماب صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں صاف اظہار فرمایا تھا:۔

کل امر جاهلیة موضوع تحت قدمیّ

جاہلیت کے سب کام میرے قدموں کے نیچے دبا دیئے گئے

مگر ان نام کے مسلمانوں نے ان سب کو نئے سرے سے تازہ کردیا۔ مولانا حالی مرحوم کی شکایت بالکل بجا ہے ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جسکی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں[1]
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل ان سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

چنانچہ مراسلہ مذکور درج ذیل ہے۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔ (مدیر)

"جھجرّاں مذہب پاک پٹن"

اس سال میلہ شاہ بدر دیوان جھجراں والا مقام پاکپٹن ضلع منٹگمری پنجاب ۹۔ اگست ۱۹۳۶ء سے ۱۵۔ اگست ۱۹۳۶ء تک رہا۔ ہزاروں مخلوق گردہ در گردہ میدانوں اور بازاروں میں گھومتی تھی۔ ہجوم بہت زیادہ تھا۔ بے نہائی ریل گاڑیاں چلتی تھیں۔ موٹریں اور لاریاں بے شمار تھیں۔ اسی میلہ میں نمایاں رسم یہ ہے کہ اس کی آخری دو تاریخوں کو تمام لوگ مرد عورت۔ بچے اسی درگاہ میں آکر دودھ، شربت، لسی، پانی، چھاچھ وغیرہ کے جھجر بھر کر درگاہ میں لاتے ہیں اور منتیں جھولی کی دیتے ہیں۔ کئی ویسے بھی خوش اعتقادی سے بھرتے ہیں۔ چنانچہ مذہب پاک پٹن کے بانی مجدد موعود اصغر (ان کو مجدد موجود کہنا چاہئے) نے بھی اپنی جماعت کے ساتھ مورخہ ۱۴۔ اگست ۳۶ء کو جھجر بھرے۔ یہ نظارہ بھی قابل دید تھا۔ جب ان کے مکان میراں شاہ سے جلوس چلا تو اس وقت آسمانی بارودی گولے بہت چلائے گئے۔ ہر ایک کی ہتھیلی پر ایک جھجر رکھا تھا۔ سبز رنگ، زعفرانی رنگ اور سرخ رنگ وغیرہ کے بہت بڑے بڑے علم تھے۔ جو کہ ان کے مریدوں نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے، طوطیاں، نقارے بجتے جاتے تھے۔ بارودی گولے آسمانی تھوڑے تھوڑے فاصلے پر یکے بعد دیگرے چھوڑے جاتے تھے۔ نعروں کی گرداگرد تھی۔ جب یہ جلوس کوٹھی خان صاحب میاں نور احمد خان پر پہنچکر شہر میں داخل ہونے لگا تو اُس وقت بارہ تیرہ آسمانی گولے بارودی یکدم چلائے گئے ان کی گرداگرد سے آسمان گونج اٹھا۔ اسی موقع پر مجدد موجود اصغر نے مذہب پاک پٹن پر بہت طویل لیکچر دیا دو تین گھنٹے جلوس کھڑا رہا۔ سنتے رہے۔ پاک پٹن زندہ باد کے نعرے بلند کئے گئے۔ حوض کوثر (میلہ جھجراں) در جنت (میلہ بہشتی) اور کشتیٔ پاک پٹن (اس خاصہ کا نام رکھا ہے جو کہ دیوان صاحب کا ہے) خلافت پاکپٹن (ان دونوں گدیوں کے اصل حالات دیکھو) شیعہ سنی کا خاتمہ (حضرت علی رض بادشاہ تھے اور ابوبکر صدیق رض عمر فاروق رض اور عثمان غنی رض ان کے یکے بعد دیگرے وزیر تھے) عیسائیت، غلامیت پر لیکچر تھے۔

پیشگوئیاں کر جلوس کو چلنے کا حکم دیا ؎

بھلا یہیں [illegible]

[illegible]

---

[1] چنانچہ انہی لوگوں کا یہ شعر ہے ؎

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا وہ مدینے میں مصطفےٰ ہو کر

کئی قسم کے نعرے بلند کرتا ہوا جلوس آگے چلا اور شہر کے بازاروں سے ہوتا ہوا درگاہ جھجر انوالہ میں جا پہنچا۔ یہاں پر اسی مجدد موجود بدری الحسینی اور اسکی پٹھان اور سیلانی جماعتوں نے گنبد مزار کے گرداگرد بہت چکر لگائے۔ اس سے فارغ ہو کر تمام جھجریں سجادہ نشین درگاہ موصوف کی نذر کی گئیں۔ مگر اس نے (سجادہ نشین سیدنا در شاہ صاحب) نے تمام جھجر واپس کر دیئے (بغیر فاتحہ پڑھے؟) تمام نے لیکر اسی جگہ ہی پی لئے۔ نعرے لگاتے ہوئے درگاہ سے باہر تینوں پر آگئے۔ یہاں سے جلوس دوسرے راستہ سے اسی سازو سامان سے واپس مکان خانقاہ میراں شاہ کی طرف چلا گیا۔ بازاروں سے ہوتا ہوا جب اس کے مکان میراں شاہ پر پہنچ گیا تو یہاں اصغر بانی مذہب پاک پٹن نے پھر لیکچر دیا۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ حسن نظامی کے اخبار سے معلوم ہوا کہ وہ مذہب پاک پٹن اسلام کے ایک بہت بڑے عقیدہ سے منکر ہو گیا ہے۔ مذہب صراط مستقیم الاسلام کے بہت بڑے عقیدہ سے منکر، مولانا علی مشکل کشا کو پھر چوتھا خلیفہ ماننے لگ گیا ہے، حالانکہ مولا علی بادشاہ تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رض، حضرت عمر رض فاروق اور حضرت عثمان غنی رض یکے بعد دیگرے ان کے وزیر تھے۔ پھر وہی شیعہ سُنی کی رٹ کہ ابوبکر رض پہلا خلیفہ، عمر رض دوسرا خلیفہ، عثمان رض تیسرا خلیفہ اور علی رض چوتھا خلیفہ تھے۔ مگر ان سے افضل ہیں۔ شاید اسی وجہ سے اب تو مذہب پاک پٹن صراط مستقیم کا ذکر بھی اخبار منادی میں نہیں لکھا ہوتا۔ نیز یہ بھی قابل ذکر ہے کہ مجدد موجود کے ہاتھ میں ایک تلوار تھی جس کی میان سبز رنگ کی تھی جس پر سنہری پھول تھے۔ اسکو یہ زمین پر ٹیک کر چلتا تھا۔ اور اس جلوس میں قوالی بھی نہیں تھی۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ یا مجدد موجود قوالی کے سخت مخالف ہیں یا قوال ان کے سخت مخالف ہیں۔ فقط

نیازمند۔ مخلص رازدان۔ (۲۱، اگست ۱۹۴۰ء)

خواجہ صاحب دہلوی ہمیں زمانہ رسالت اور عہد خلافت میں اس قسم کی رسوم کا ثبوت دیں تو ہم مشکور ہونگے۔ ورنہ شیخ سعدی کی نصیحت یاد رکھیں ؎

چندار سعدی کہ راہِ صفا
تواں رفت جز در پئے مصطفیٰ

جماعت اہلحدیث

اور

بزرگوں کا احترام

(بقلم محمد شمعون سرور پرپوائی پرتاب گڈھی حال مقیم کلکتہ)

محترم بزرگو! یہ بات کسی پر پوشیدہ نہ ہو گی کہ آج جماعت اہل حدیث پر قسم قسم کے الزامات عائد کئے جا رہے ہیں۔ منجملہ ان الزاموں کے ایک بہت بڑا زبردست الزام یہ لگایا جاتا ہے کہ اہل حدیث بڑے گستاخ اور بے ادب ہوا کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ سراسر لغو اور کذب ہے۔ اللہ اللہ اہل حدیث اور حدیث کے منکر۔ یہ کیونکر باور کیا جا سکتا ہے جماعت اہل حدیث کا ایک ایک فرد احادیث صحیحہ کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کر دیتا ہے۔ جماعت حقہ اہل حدیث تو کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ

من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا

خاکسار کی ایک صاحب سے بات چیت شروع ہوئی۔ دوران گفتگو میں مذہبی بحث چھڑ گئی۔ وہ کہنے لگے "یہ جماعت اہل حدیث ایک بالکل جدید فرقہ ہے، دہلی صدر بازار میں جو مولوی عبدالوہاب رہتے ہیں یہ لوگ ان کے پیروکار ہیں اور یہ قرآن و حدیث کو نہیں مانتے اماموں پر طعن و تشنیع کرتے ہیں، اولیاء اللہ کو لعنت و ملامت کا آماجگاہ بناتے ہیں، درود پڑھنے سے روکتے ہیں، ان کے اندر علمیت ذرا بھی نہیں ہوتی محض چند حدیثیں یاد کر لیتے ہیں اور مفاہیم و مطالب سے یکسر کورے اور جاہل ہوتے ہیں۔"

جب میں نے ان کی یہ گفتگو سنی جو کہ سراسر جھوٹ الزام تہمت سے مملو اور پُر تھی سخت متعجب اور حیران ہوا۔ کہ یا اللہ میں ان کو کیا کہوں۔ پھر ان سے کہا کہ جناب یہ کس کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے علماء نے ہم کو بتلایا ہے۔ خاکسار نے کہا کہ مہربان یہ عدم تحقیق کا نتیجہ ہے۔ جب تک کسی بات کی تحقیق نہ کی جائے اس وقت تک اس کی اصلیت کیونکر معلوم ہو سکتی ہے۔ آپ نے جو کچھ بھی سنا ہوا ہے یہ سب غلط اور بکواس ہے۔ نہ تو اہل حدیث اماموں کے دشمن ہیں نہ احادیث کے منکر۔ ہاں اصل بات یہ ہے کہ جسطرح شیعہ سنیوں کو بدنام کرتے ہیں کہ یہ اہل بیت کے دشمن ہیں حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ اسی طرح اہل حدیث کو بدعتی بدنام کرتے ہیں کہ یہ اماموں کے دشمن ہیں ہم تو اس شخص کو قابل ملامت، مردود سمجھتے ہیں جو کہ اماموں کو بُرا بھلا کہے۔ ہم اماموں کو اسیطرح مانتے ہیں جسطرح حکم ہے ہاں اماموں کو نبوت کے درجہ پر نہیں لیجاتے انکو معصوم نہیں سمجھتے، درود پڑھنے پر زور دیا کرتے ہیں اور وہ شخص جو کہ آپ پر درود نہ پڑھے جبکہ آپ کا نام نہ لیا جائے اسکو بخیل خیال کرتے ہیں اور قرآن و حدیث کو اصل اسلام سمجھتے ہیں اور انہیں دونوں کے اندر ملت بیضا کی تکمیل ہو چکی ہے۔ قرآن و حدیث کے ہوتے ہوئے اقوال الرجال کی تفتیش نہیں کرتے ہیں۔

اور ان کی علمیت کا یہ عالم ہے کہ الہ آباد میں پادری عبدالحق نے مناظرہ کے لئے اہل اسلام کو چیلنج دیا۔ کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ اسکے مقابل میں آتا۔ ہاں وہ کون ذات تھی؟ وہ حضرت مولانا سردار اہل حدیث فاتح قادیان ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ کی ایسے وقت پر معاندین جماعت حقہ کہاں تھے۔ جب ان سے میں نے یہ کہا تو انکو اصل بات معلوم ہوئی اور انہوں نے کہا کہ معاف کرنا یہ ہماری غلط فہمی تھی اور اسی غلط فہمی کا نتیجہ تھا کہ ہم نے اس جماعت کو ایسا سمجھا۔ دہلی میں انجمن سیف الاسلام کا جلسہ ہو رہا تھا۔ ایک شخص دوسرے شخص سے پوچھتا ہے کہ بھائی وہابی کس کو کہتے ہیں اس نے کہا کہ (عیسائی مناظر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) اس کی طرح ان میں اور

تصدیق الحدیث

بیان الحق بجواب بلاغ الحق

(مجریہ از ۲۰۔ اگست ۳۷ء)

(۳)

گذشتہ پرچہ میں مجمل جواب کے ضمن میں کتاب اللہ کے معنی حکم اللہ کے کئے گئے ہیں۔ جو قرآن و حدیث والوں کو شامل ہیں۔ اسکے ساتھ ملائیے :-

حافظ صاحب! ہم نے جو عرض کیا ہے۔ قرآن مجید میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے۔ بشرطیکہ قرآن مجید کو اخوان یوسف کے ہاتھوں میں نہ دیا جائے۔ پس توجہ سے سنئے۔ ارشاد ہے :

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ (سورۃ الاحزاب)

ترجمہ :- جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا حکم دیدیں تو کسی مومن مرد یا مومنہ عورت کو اس کام میں چون وچرا کرنے کا اختیار نہیں۔

اس آیت کا مطلب صاف ہے کہ رسول کریم بحیثیت رسالت بھی حکم کرسکتے ہیں۔

حافظ صاحب! حدیث مذکورہ جو آپ کی اصطلاح میں معتبر ترین تاریخ ہے۔ اس کا نتیجہ بحیثیت تاریخ ہی سہی یہ ہے کہ ہمارے سامنے دربار رسالت میں یہ واقعہ رونما ہوا ہے۔ اس دربار میں میں اور آپ دونوں موجود ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق (جن کا قول حسبنا کتاب اللہ آپ اور آپ کی پارٹی پیش کیا کرتے ہیں) مع دیگر صحابہ کرام کے موجود ہیں مگر کوئی اف تک نہیں کرتا۔ اور بقول مولوی احمد الدین امرتسری کوئی بھی ذات رسالت سے یہ نہیں پوچھتا کہ حضور سائل کے سوال میں کتاب اللہ کا لفظ ہے۔

اور حضور کے ارشاد میں بھی کتاب اللہ سے فیصلہ کرنے کا اقرار ہے۔ حضور فرماویں کہ یہ فیصلہ رجم کا کتاب اللہ میں کہاں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام شرعی اصطلاحات آپ سے اور مجھ سے زیادہ جانتے تھے۔ اس لئے وہ سمجھتے تھے کہ کتاب اللہ سے مراد حکم اللہ ہے۔ جو قرآن اور حدیث دونوں کو شامل ہے۔ اس حدیثی (تاریخی) واقعہ کے بعد آپ کا بیان کیا وقعت رکھ سکتا ہے۔ جو درج ذیل ہے :-

" خدا نے فرمایا اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ (زانیہ اور زانی کو سو سو درّے مارو) خدا نے نہ محصن و محصنہ کو مستثنیٰ کیا، نہ ان کے لئے کوئی خاص حکم الگ سے دیا۔ نہ کہیں سنگسار کا حکم دیا۔ سنگسار کا کوئی حکم کسی جرم کے لئے قرآن میں ہے ہی نہیں۔ تم نے ظنیات سے قرآن مجید کی اصلاح کی اور اس کے کھوٹ کو دور کر کے سنگسار کا حکم اختراع کیا، اور افسوس یہ کہ رسول کی طرف منسوب کر کے۔ حالانکہ قرآن مجید کے خلاف آپ کا حکم دینا جسکے اتباع اور تبلیغ کے آپ مامور تھے محالات سے ہے۔ کیا آپ تبلیغ کچھ فرماتے تھے اور حکم اس کے خلاف دیتے تھے سراسر آپ کے خلاف شان ہے، آپ کے سارے احکام دینی، اور سارے اقوال و افعال دینی بلاکم وکاست قرآن مجید ہی تھے۔ حدود قرآنی کی توڑنے والی، یا بدلنے والی، یا کم و بیش کرنیوالی حدیثیں حاشا رسول کی نہیں اور ہرگز مفسر قرآن نہیں، ان کو حدیث کی کتابوں سے خارج کردو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن کے اتباع اور قرآن سے حکم دینے کے مامور تھے علیٰ ہذا قوم بھی اسی لئے قوم کو حکم ہوا۔ اِتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ (قرآن مجید کا اتباع کرتے رہو اور کسی دوسرے رفیق کا اتباع نہ کرنا) قرآن مجید کی خلاف ورزی سے توبہ کرو، اور اسلامی قانون کی نظر ثانی کرو، اور قرآن کے خلاف احکام کو اسلامی قانون سے خارج کردو۔ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ (خبردار حکم خدا ہی کا)"

(بلاغ الحق صفحہ ۵۶-۵۷)

اہلحدیث فرمائیے! یہ عذر جو آج آپ نے تراشا ہے اس وقت اس پاک جماعت میں سے بھی کسی نے پیش کیا تھا۔ جس کی شان میں

وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ

صریح ناطق ہے۔ اب آپکے سامنے یہ دو راستے ہیں :-

(۱) اس صحیح تاریخی واقعہ کا انکار کردیں جکو صحیح ترین مان چکے ہیں۔

(۲) یا اپنے خیال اور عقیدے کو واپس لیں جس کو شائع کرچکے ہیں۔

ہمارا مشورہ ہمارا مشورہ اس بارے میں یہ ہے کہ جواب دینے اور راہ راست اختیار کرنے میں حافظ اسلم جیراجپوری سے بھی مشورہ کرلیں جو اس امر میں آپ کے ہم خیال ہیں کہ حدیث صحیح تاریخ ہے تاکہ اس مصرع کی تصدیق ہوجائے۔

خوب گزریگی جو مل بیٹھیں گے فرزانے دو

جواب الجواب ہم نے آیت اِذَا قَضَى اللّٰه الخ اوپر لکھی ہے اور حافظ محب الحق صاحب نے اسکے متعلق جو کچھ تحریر کیا ہے مناسب ہے کہ ناظرین کے سامنے اسے پیش کر کے دکھایا جائے کہ جماعت منکرہ حدیث قرآن مجید کو کہاں تک اپنی رائے کے تابع کرتی ہے۔ حافظ صاحب لکھتے ہیں :-

" جب اس آیت (مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ) نے بھی پناہ نہ دی تو یہ آیت پیش کی گئی مَا كَانَ

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ

(مومن اور مومنہ کے لئے یہ جائز نہیں کہ جب خدا و رسول کسی امر کا فیصلہ کردیں تو ان کو اپنے کام میں اختیار باقی رہے) اذا قضی اللہ ورسولہ پورا جملہ قابل توجہ ہے۔ قضٰی کا لفظ بتا رہا ہے کہ یہ حکم فیصلۂ خصومات کے متعلق ہے۔ دوسرے جس کا خدا و رسول دونوں نے فیصلہ کیا ہو اور وہ فیصلہ قرآن کا ہے۔ آپ قرآن سے فیصلہ دینے کے مامور تھے فاحکم بینھم بما انزل اللہ (قرآن سے حکم دیا کرو) اس لئے آپ قرآن سے حکم دیتے تھے۔ یہی قرآن کا حکم خدا کا بھیجا ہوا، رسول کا دیا ہوا، یہی فرض، یہی سنت، اسی کی اطاعت دونوں کی اطاعت ہے یہی کتاب اللہ یہی کامل اتباع کے سبب سنت رسول اللہ ہے۔ اس سے قرآن کی فرضیت ثابت ہوتی ہے، حدیث کا وحی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ قرآن کے فیصلہ کے بعد مسلمانوں کو اختیار اپنے کام میں باقی نہیں رہا، چاہے اس کو وہ کسی روایت سے اٹھادیں۔" (بلاغ الحق ص۲۱)

اہلحدیث اوّل تو قضٰی کے لفظ کو فیصلۂ خصومات کے ساتھ مخصوص سمجھنا غلطی ہے۔ ملاحظہ ہو آیت

وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوْٓا إِلَّآ إِيَّاهُ

(الآیہ پ ۱۵۔ ع ۳)

فرمایئے! جتنے احکام اس قضٰی کے نیچے ہیں کیا وہ از قسم خصومات ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ قضٰی کے معنے اَمَرَ کے ہیں۔

دوم آپ کا یہ قول کہ خدا و رسول دونوں نے فیصلہ کیا ہو۔ جس کی تفصیل آپ نے یہ کی ہے کہ خدا کے اتارے ہوئے قرآن کے ساتھ رسول اللہ کا فیصلہ کرنا ہی مراد ہے۔" یہ معنے دوسری آیت قرآنیہ کے خلاف ہیں۔ جس کے الفاظ بڑے خوفناک عذاب سے ڈراتے ہیں۔ آپ کو بھی اور مجھ کو بھی ڈرنا چاہئے وہ آیت یہ ہے:۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهٖٓ أَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ

حافظ صاحب! آپ میرے سامنے ہوتے تو میں آپ سے اس آیت کا ترجمہ کرواتا ہوا صرف یہ پوچھتا کہ عَنْ أَمْرِهٖ میں ضمیر (ہ) کدھر راجع ہے ذرا سوچ کر جواب دیجئے۔ ترجمہ آیت کا یہ ہے:۔

جو لوگ اس (رسول) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انکو ڈرنا چاہئے کہیں انکو عذاب الیم نہ پہنچ جائے

حافظ صاحب! میں اس سے بھی زیادہ خوفناک آیت پیش کرتا ہوں۔ واللہ آپ کی اور اپنی اور دیگر ابناء جنس کی کمزوری کا خیال کرکے بہت ہی ڈر لگتا ہے مگر میں خود دیکھنا اور پبلک کو دکھانا چاہتا ہوں کہ برادران یوسف قرآن مجید کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں۔ ارشاد ہے:۔

وَإِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلٰى مَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ وَإِلَى الرَّسُوْلِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا (پ ۵۔ ع ۶)

جب انکو کہا جاتا ہے کہ آؤ اس کلام کی طرف جو خدا نے اتارا ہے اور آؤ رسول کی طرف تو منافقوں کو تم دیکھتے ہو کہ تم سے منہ پھیر جاتے ہیں۔ بتایئے! اس آیت میں کلام اللہ اور رسول اللہ کی طرف بلانے کا جو ذکر ہے اس کا اجراء آجتک بھی ہے یا ختم ہوگیا۔ اگر ختم ہے تو قرآن کی آیت ہمارے حق میں بے کار ہے اور اگر جاری ہے تو رسول کون ہے؟ (جلدی میں قادیان کا نام نہ لے لیجئے گا)

تتمہ اس مجمل جواب کے ماتحت ایک اور بات ذکر کرنے کا خیال آگیا جو حلال حرام کے متعلق ہے۔ آپ نے ص۱۲ پر حلال حرام کی بحث چھیڑی ہے اور جی کھول کر لکھا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حلال حرام کرنے والا خدا ہے جو بذریعہ قرآن مجید بتا چکا۔ اس سے نہ کسی کو انکار ہے نہ اس پر بحث ہے نہ تکرار۔ سوال زیر بحث صرف یہ ہے کہ رسول بحیثیت رسالت کسی چیز کو حرام کرسکتا ہے یا نہیں۔ میں یہ عرض کردوں اور آپ کا حق ہے کہ کسی منطقی عالم سے بھی پوچھ لیں کہ میرا دعویٰ مشروطہ عامہ کا ہے۔ ضروریہ مطلقہ کا نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آگے چل کر کسی موقع پر آپ میرے مقابلہ میں ضروریہ مطلقہ پیش کردیں۔

پس سنئے! رسول کی شان میں بحیثیت رسالت یہ الفاظ وارد ہیں:۔

يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ

(پارہ ۹۔ رکوع ۹)

حافظ صاحب! مہربانی کرکے قرآن شریف کو برادران یوسف کے ہاتھ میں نہ دیتے ہوئے آیت کا ترجمہ کیجئے۔ پھر بتایئے کہ يُحِلُّ اور يُحَرِّمُ کی ضمیر کدھر پھرتی ہے اور اس کا فاعل کون ہے۔ جلدی کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ اور آپ کے دوست جیراجپوری تو حافظ ہیں۔ آپ کے لئے نہیں ناظرین کیلئے میں ساری آیت نقل کئے دیتا ہوں:۔

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْإِنْجِيْلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ (الآیہ)

مہربانی کرکے اس آیت کا لفظی ترجمہ کردیں مگر اپنے سنہری اصول کو ملحوظ رکھ کر کہ قرآن مجید مفصل و مبین ہے۔ کہیں مولوی چکڑالوی کی طرح یعنی درمیں نہ لگادیں۔ ہم لفظی ترجمہ لکھ دیتے ہیں اور اجازت دیتے ہیں کہ آپ اس سے ایک حرف بھی غلط ہو تو اس پر لکیر کھینچ کر ہمیں اطلاع دیں۔ ہم آپ کے مشکور ہونگے۔ ارشاد ہے:۔

رحمت کے حقدار وہ لوگ ہیں جو رسول نبی امی کی پیروی کرتے ہیں جنکو اپنے نزدیک تورات، انجیل میں لکھا پاتے ہیں وہ انکو نیک کاموں کا حکم دیتا ہے اور برے کاموں سے روکتا ہے

فتاویٰ

س ۲۳۸ } جن کاموں اور جن چیزوں کا فرداً فرداً قرآن وحدیث سے جائز و حلال و مباح و معاف یا خیر و ثواب ہونا ثابت ہو۔ اُن کاموں یا اُن چیزوں میں سے چند کو اکٹھا کر کے ایک کام یا ایک چیز کے نام کے ساتھ موسوم کر کے اُن کاموں کو عمل میں اور اُن چیزوں کو استعمال میں لانا تاوقتیکہ ان کے اکٹھا کر لینے کی بابت قرآن وحدیث سے ممانعت ثابت نہ ہو کیا جائز و حلال و مباح و معاف و خیر و ثواب نہیں ہے۔ مدلل بیان ہو۔

ج ۲۳۸ } یہ حرام وناجائز ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی اہل بدعت الحمد (سورہ فاتحہ) کے ساتھ کلمہ توحید اور درود پڑھ کر رکوع سجود کی تسبیحات پڑھے اور پہلے التحیات میں سورہ فاتحہ اور درود ملا دے حالانکہ سب افعال فرداً فرداً جائز ہیں۔ جیسے یہ کھچڑی حرام ہے ویسے وہ بھی حرام ہے۔ یہ ہمارا فتویٰ اس آیت کے ماتحت ہے جس میں ارشاد ہے لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ الآیہ۔

اگر سائل کی تسلی نہیں تو ہماری پیش کردہ مثالوں پر عمل کرے مگر کتب فقہ کی شہادت سے اور فقہاء حنفیہ سے دریافت کرے کہ انہوں نے قعدہ اولیٰ میں بعد تشہد درود پڑھنے سے کیوں منع کیا۔ بعد اگر کوئی پڑھ لے تو سجدہ سہو کا کیوں حکم دیا۔

س ۲۳۹ } علمائے اہل حدیث کے دئیے ہوئے فتاویٰ عام جماعت اہل حدیث کے لئے معتبر و مستند و واجب التسلیم و واجب التعمیل ہیں یا نہیں؟ بینوا و توجروا۔

ج ۲۳۹ } کسی عالم کے فتویٰ کا معتبر و مستند ہونا اس کی دلیل پر منحصر ہے۔ دلیل صحیح ہوگی تو معتبر ہے ورنہ نہیں۔ محض عالم کا فتویٰ واجب التعمیل نہیں۔ واجب التعمیل صرف فرمان خدا و رسول ہے۔ اور بس۔ بحکم اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ الآیہ۔ اللہ اعلم!

نوٹ } بنارسی اشتہار کا جواب تو ختم ہو چکا ہے اور اس اشتہار کا جواب بعض احباب کے ایماء پر دیا گیا ہے ورنہ ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ ایسے سوالات سے تحقیق حق مراد نہیں ہوتی بلکہ کسی مخصوص گروہ کو بدنام کرنا مقصود ہوتا ہے۔ باوجود اس امر کے ہم نے جوابات لکھ دئیے اور بفضل خدا ہر جواب قرآن وحدیث سے لکھا اب ہم بھی حق رکھتے ہیں کہ ایسے سائل سے چند سوال کریں۔ جن سے مقصود تحقیق حق ہے۔ شائد کوئی قلب سلیم سمجھ جائے اور چشم بینا دیکھ لے۔ مجیب کا فرض ہے کہ جواب اپنے مسلک کے مطابق دے۔

بریلوی عقائد کے لوگوں سے چند سوال

(۱) پیر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی گیارھویں جو دی جاتی ہے۔ کیا از روئے قرآن وحدیث و اقوال امام حنیفہؒ ثابت و جائز ہے۔

(۲) فاتحہ۔ تیجہ و ساتواں و چالیسواں جو میت کے بعد کیا جاتا ہے۔ کیا شرعاً ثابت و جائز ہے اور امام ابو حنیفہ رح نے کسی اپنے فوت شدہ کے بعد ایسا کیا یا کرنے کا حکم دیا۔

(۳) ختم بر طعام جو کھانا آگے رکھ کر چند پھل اور پانی وغیرہ سامنے رکھ کر سورہ حشر کی چند آیات و شروع سورہ بقرہ و فاتحہ وغیرہ پڑھی جاتی ہیں اس کا کوئی ثبوت قرآن وحدیث صحیح و کتب فقہ سے ملتا ہے۔ اگر ملتا ہے تو اس پر صحابہ کرام و ائمہ کرام رحمہم اللہ کا تعامل ثابت ہے۔ مع حوالہ کتب معتبرہ تحریر کریں۔

(۴) نماز کے بعد جو صلواتیں پڑھی جاتی ہیں یعنی باآواز بلند الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھا جاتا ہے اس کا کوئی ثبوت سنت نبویہ و تعامل صحابہ و اقوال ائمہ اربعہ سے ملتا ہے؟

(۵) وظیفہ شیئاً للہ کس شخص نے ایجاد کیا ہے۔ اور یہ الفاظ کس نے بنائے اور سکھائے ہیں۔ کتب معتبرہ سے ثبوت ہونا چاہئے۔

(۶) اس میں شیئاً منسوب کیوں ہے۔ اور اس عربی عبارت کا صحیح ترجمہ کیا ہے؟

(۷) اذان کے وقت جو انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے جاتے ہیں۔ قرآن وحدیث صحیح و اقوال امام ابی حنیفہ رح سے اس کا کیا ثبوت ہے؟

(نوٹ) ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ مجیب اپنے مسلک کو ملحوظ رکھ کر جواب دے۔ یعنی ادلہ اربعہ مذکورہ فی الاصول (قرآن۔ حدیث اجماع اور قیاس مجتہد) سے جواب دیں۔ محض اپنی رائے کو پیش نہ کریں۔

اطلاع } فتویٰ پوچھنے والے حضرات قواعد کی پابندی ضرور کیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت بے سود ہوگی۔

(بقیہ مضمون از صفحہ ۸)

اور اگر جواب اثبات میں ہے تو ہم کہیں گے کہ شہادت کیلئے شہود کا عادل ہونا ضروری ہے اور بقول آپ کے عدالت (وہ عدالت) باطنی وصف ہے جس پر یقینی شہادت ہو نہیں سکتی۔" لہٰذا شاہد کی شہادت پر اعتماد و وثوق نہیں کیا جا سکتا۔ اور شہادت غیر معتبر و مردود ہوگی لیجئے آپ کا یہ قضیہ حکم قرآنی کے خلاف اور صریح مخالف ہوتا ہے۔ اب آپ جس دلیل سے شہادت کو قابل قبول اور معتمد ثابت کریں گے۔ اسی دلیل سے ہم رواۃ حدیث کو بھی معتبر و مستند اور قابل قبول و تسلیم ثابت کریں گے

آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے
صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا

یہ اوصاف خواہ دنیا کو نہ معلوم ہوں اعتماد کا ثبات [illegible] خفی و باطنی ہے لیکن محدثین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ اوصاف جلی و آشکارا تھے اور انہوں نے تحقیق کے اوصاف کو ظاہر و عیاں کیا۔ لہٰذا مولوی [illegible] صاحب کے اس دعویٰ سے ان منکروں کا بیان [illegible] ہمہ دل [illegible] ہرگز غلط نہیں [illegible]

متفرقات

احباب دوستان ذیل میں ان خریداروں کے نمبر خریداری درج کئے جاتے ہیں۔ جن کی قیمت اخبار ماہ ستمبر ۳۷ء میں ختم ہے۔
بذریعہ اعلان ہذا انہیں اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آپ آئندہ کے لئے "اہلحدیث" کو جاری رکھنا چاہتے ہیں تو ازراہ نوازش قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مبلغ للعہ سالانہ یا ۲ششماہی بھیجکر مشکور فرمائیں۔ اگر خدانخواستہ خریداری سے انکار ہو یا مہلت درکار ہو تو جلد از جلد بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر کو اطلاع کردیں۔ ورنہ یکم اکتوبر کا اہلحدیث وی پی روانہ کیا جائیگا۔

۴۴۵ - ۵۱۶ - ۱۳۲۵ - ۲۰۵۳ - ۲۴۵۴ - ۲۴۸ - ۳۹۰۴ - ۳۶۴۳ - ۴۷۷۳ - ۵۶۱۱ - ۵۹۲۳ - ۶۳۲۹ - ۶۸۴۷ - ۷۱۲۰ - ۷۱۴۸ - ۷۱۵۲ - ۷۱۶۱ - ۸۰۷۳ - ۸۰۷۵ - ۸۱۸۶ - ۸۳۵۴ - ۸۵۳۱ - ۸۵۳۶ - ۹۲۵۴ - ۹۳۲۳ - ۹۶۱۱ - ۹۶۱۲ - ۹۶۳۱ - ۱۰۰۱۸ - ۱۰۳۷۹ - ۱۰۶۲۴ - ۱۰۷۳۲ - ۱۰۷۳۹ - ۱۰۷۴۶ - ۱۰۷۸۴ - ۱۱۲۳۳ - ۱۱۲۳۴ - ۱۱۲۴۰ - ۱۱۲۴۱ - ۱۱۲۷۴ - ۱۱۳۱۳ - ۱۱۳۶۱ - ۱۱۳۶۳ - ۱۱۴۰۶ - ۱۱۶۶۹ - ۱۱۴۸۲ - ۱۱۵۰۵ - ۱۱۵۷۵ - ۱۱۶۰۶ - ۱۱۶۱۰ - ۱۱۴۸۳ - ۱۱۶۴۴ - ۱۱۶۲۳ - ۱۱۷۵۲ - ۱۱۸۴۴ - ۱۱۸۷۳ - ۱۱۸۹۹ - ۱۱۹۰۶ - ۱۱۹۱۵ - ۱۱۹۲۱ - ۱۱۹۳۴ - ۱۱۹۳۵ - ۱۱۹۳۷ - ۱۱۹۴۴ - ۱۲۰۱۴ - ۱۲۰۴۴ - ۱۲۰۴۶ - ۱۲۰۶۹ - ۱۲۰۷۲ - ۱۲۰۷۵ - ۱۲۰۷۷ - ۱۲۰۷۸ - ۱۲۰۸۴ - ۱۲۰۸۵ - ۱۲۰۸۶ - ۱۲۰۸۸ - ۱۲۰۸۹ - ۱۲۱۴۳ - ۱۲۱۹۸ -

مہلت ختم مندرجہ ذیل حضرات کی میعاد مہلت ماہ ستمبر میں ختم ہے۔ اس لئے ان کو بھی مکرر اطلاع دی جاتی ہے کہ جس طرح دفتر ہذا نے آپ کے ارشاد کی تعمیل کی ہے اس طرح آپ صاحبان بھی قیمت اخبار خود بخود ارسال کردیں۔ مزید یاد دہانی کی ضرورت نہ رہے۔ ورنہ یکم اکتوبر کا پرچہ روانہ نہیں کیا جائیگا۔

۹۲۴۲ - ۹۹۲۸ - ۹۹۹۱ - ۱۰۱۷۰ - ۱۰۱۸۵ - ۱۰۳۵۱ - ۱۰۵۹۶ - ۱۰۷۱۳ - ۱۰۸۸۴ - ۱۰۸۹۶ - ۱۱۲۷۵ - ۱۱۴۲۱ - ۱۱۴۹۵ - ۱۱۷۳۴ - ۱۱۷۸۷ - ۱۱۷۸۸ - ۱۱۸۳۴ - ۱۱۸۵۳ - ۱۱۸۷۴ - ۱۲۰۵۰ - ۱۲۰۹۲ - ۱۲۱۳۷ - ۱۲۱۵۰ - ۱۲۱۵۱ - ۱۲۱۵۳ - ۱۲۱۵۵ - ۱۲۱۶۶ -

ضروری اعلان

خریداران بیرونی ہند خصوصاً اہل برما۔ قیمت ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی مبلغ چھ روپیہ دس آنہ بذریعہ منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر بہت جلد بھیجدیا کریں۔ ورنہ دو ماہ کی انتظار کے بعد اخبار بھیجنا بند کردیا جائیگا۔

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

غریب فنڈ سے مندرجہ ذیل حضرات کے نام اخبار جاری تھا۔ ان کی میعاد بھی اس ماہ میں ختم ہے۔ اگر آئندہ اخبار کو جاری رکھنا چاہیں تو مبلغ تین روپیہ برائے داخلہ غریب فنڈ ارسال کردیں ورنہ بغیر کسی قسم کی مہلت وغیرہ دیئے اخبار بند کردیا جائیگا۔

نوٹ:۔ جو اصحاب دو روپیہ داخلہ ارسال کرینگے ان کا منی آرڈر واپس کردیا جائے گا۔

۹۷۴۹ - ۱۱۱۸۴ - ۱۱۹۲۸ - ۱۲۰۸۰ - ۱۲۰۸۲ - ۱۲۰۸۶ - ۱۲۰۸۸ -

وی پی بھیجے گئے مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت ماہ اگست میں ختم تھی جن کو بذریعہ اہلحدیث اطلاع دی گئی۔ جب ان کی طرف سے قیمت وصول نہ ہوئی نہ ہی مہلت یا انکار وغیرہ کی اطلاع ملی تو حسب دستور سابق ان کے نام وی پی بھیجے گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کا وی پی کسی نہ کسی وجہ سے واپس ہو جائے اور وہ اخبار جاری رکھنا چاہتے ہوں تو قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بہت جلد ارسال کردیں۔ ورنہ وی پی وصول ہونے کے ایک ہفتہ انتظار کرنے کے بعد اخبار بند کردیا جائیگا۔

۱۵۱۲ - ۵۱۱۱ - ۷۰۷۰ - ۸۰۱۹ - ۸۰۴۴ - ۸۰۷۰ - ۸۶۰۸ - ۹۱۲۰ - ۹۲۰۳ - ۹۵۵۷ - ۱۰۰۲۲ - ۱۰۰۲۷ - ۱۰۷۱۲ - ۱۰۹۸۳ - ۱۰۹۸۸ - ۱۰۹۹۱ - ۱۱۴۴۶ - ۱۱۴۶۰ - ۱۱۴۶۵ - ۱۱۷۰۴ - ۱۱۷۰۷ - ۱۱۷۱۰ - ۱۱۷۱۵ - ۱۱۷۱۶ - ۱۱۹۱۷ - ۱۱۹۲۰ - ۱۱۹۲۳ - ۱۱۹۳۴ - ۱۲۰۵۶ - ۱۲۰۶۸ - ۱۲۰۷۶ - ۱۲۰۷۹ - ۱۲۰۸۳ - ۱۲۱۵۶ - ۱۲۱۶۲

اصلاح "اہلحدیث" مورخہ ۲۷۔ اگست میں بعض غلطیاں رہ گئی ہیں۔ جن کی تصحیح ضروری ہے:۔

غلط	صحیح	صفحہ	کالم
اب کام۔	سب کام	۴	۲
النقش۔	انقش	۴	۲
تشبیہ۔	تشبہ	۴	۳
کٹ جتوں۔	کٹ حجتیوں	۵	۳
اشعار دعیہ۔	اشعار دحیہ	۱۲	۱

نیز صفحہ ۴ کالم ۳ سطر ۲۶ لفظ "ہوئے" سے لے کر "لاتے" (سطر ۲۹ میں) تک عبارت مکرر ہے۔

(ع اہلحدیث)

ضرور پڑھیں "باقی پور" قصبہ ترنتارن کے پاس ضلع امرتسر میں ایک چھوٹا سا سکھوں کا گاؤں ہے۔ ۱۹۲۱ء میں وہاں ایک مسجد خام بعد مقدمہ بنائی گئی تھی وہ کہنہ ہو کر گر گئی ہے۔ اس کی تعمیر شروع ہے۔ یہاں کے مسلمان غریب ہیں۔ اہل خیر توجہ فرماویں تا کہ خانہ خدا تعمیر ہو جائے خدا توفیق بخشے۔ آمین! (میاں عبداللہ سکریٹری موضع باقی پور۔ ڈاکخانہ ترنتارن ضلع امرتسر)

(عہدہ اعلی اشاعت فنڈ)

ملکی مطلع

سرسکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب کی خدمت میں ایک ضروری درخواست

جناب من! ہمیں معلوم ہے کہ آپ کو بہت سے افکار اور بہت سے مشاغل درپیش ہیں۔ مگر ہماری درخواست بھی ضروری ہے۔ جس کے جواب کے لئے ہم آپکا قیمتی وقت زیادہ لینا نہیں چاہتے۔ صرف چند منٹ چاہتے ہیں۔ وہ درخواست حسب ذیل ہے:۔

شہروں، قصبوں بلکہ دیہات میں بھی گراموفون کی کثرت ہو رہی ہے۔ جن کو عیش پسند لوگ اونچے اونچے مکانوں پر چڑھ کر بجاتے ہیں۔ بعض دفعہ انکے خوب باہمی مقابلے ہوتے ہیں۔ جن میں بڑے بڑے جہیر الصوت (بلند آواز) ریکارڈ بجائے جاتے ہیں۔ غریب مزدور پیشہ بلکہ ملازمت پیشہ بھی ان کی وجہ سے رات کو آرام کی نیند نہیں سو سکتے۔

ہم ۶ صد سے گورنمنٹ کو اس طرف متوجہ کر رہے ہیں۔ سابقہ گورنمنٹ نے تو اس کی بابت تو کوئی حکم جاری نہیں کیا۔ اب تو حکومت ہمارے دیسی بھائیوں کے ہاتھ میں ہے۔ جو غریب لوگوں کے حالات سے بہ نسبت انگریزوں کے زیادہ واقف ہیں۔

اس لئے ہم آپ کی گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ ان لوگوں کے لئے گرم موسم میں کوئی خاص وقت مقرر کر دیا جائے تاکہ غریب مزدور لوگوں کو جو رات کے وقت آرام کرتے ہیں تکلیف نہ ہو۔ مثلاً اپریل سے اخیر اکتوبر تک جو اوپر کی منزلوں میں سونے کا زمانہ ہے زیادہ سے زیادہ ۹½ بجے تک ان کا وقت مقرر کیا جائے۔ رات کے ۹½ بجے سے ۵ بجے صبح تک بند رہیں۔ باقی تمام وقت انہی کا ہو۔

یہ درخواست کوئی فرقہ داری نہیں ہے جس میں زیادہ غور کی ضرورت ہو۔ بلکہ عام پبلک کے فائدہ کیلئے ہے۔ گذارش ہے کہ پولیس کو ہدایت کر دی جائے کہ وہ ایسے لوگوں کی نگرانی کرے تاکہ اس تکلیف سے امن عامہ میں خلل نہ آئے۔

ہمیں امید ہے کہ ہماری درخواست فوراً قبولیت حاصل کریگی۔ کیونکہ گورنمنٹ کی توجہ پولیس کے فرائض کی طرف پورے طور پر منعطف ہو رہی ہے۔ چنانچہ خلاف قاعدہ ٹریفک کے انسداد کے لئے پولیس کو اختیارات زیادہ دئے گئے ہیں۔ ہماری پیشکردہ تکلیف تو ٹریفک کی تکلیف سے کہیں زیادہ ہے۔

عیش پسندوں کا کوئی حق نہیں ہے کہ وہ غرباء کو تنگ کریں ورنہ ان کی دعا وہ اثر رکھتی ہے جسکی بابت اہل دل کا قول ہے کہ ؎

اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

انتظام زکوٰۃ حکومت پنجاب کے ہاتھ میں

سرسکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب نے ازراہ مہربانی یہ اعلان کیا ہے کہ مسلمان قوم اگر خواہش کرے تو حکومت ان کی زکوٰۃ کے جمع کرنے کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے سکتی ہے۔ ہم اس تجویز کا بہ تفصیل ذیل خیر مقدم کرتے ہیں:۔

زکوٰۃ مسلمانوں پر دو طرح سے واجب ہے۔ ایک تجارتی مال پر دوسرے اراضی مزروعہ پر۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ الآیہ (پارہ ۳- ع ۵)

اس آیت میں حکم ہے کہ مسلمانو! اپنی کمائی میں سے خرچ کرو اور جو کچھ زمین سے ہم نے تمہارے لئے پیدا کیا ہے اس میں سے بھی دیا کرو۔ اس دوسری قسم کی زکوٰۃ کا نام عُشر یا نصف عُشر ہے۔ عُشر (دسواں حصہ پیداوار کا) محض بارانی زمینوں میں ہے۔ نصف عشر (بیسواں حصہ) چاہی اور نہری زمینوں میں۔

سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ جو مالیہ وصول کرتی ہے وہ کس میں داخل ہوگا۔ زکوٰۃ میں تو ہو نہیں سکتا کیونکہ زکوٰۃ کے مصارف قرآن مجید میں صراحۃً مقرر کر دئیے گئے ہیں۔ ارشاد ہے:۔

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ (پ ۱۰- ع ۱۴)

(ترجمہ) خیرات (کا مال) تو بس فقیروں کا حق ہے اور محتاجوں کا اور ان کارکنوں کا جو (مال) زکوٰۃ (کے وصول کرنے) پر (مقرر) ہیں اور اُن لوگوں کا جن کے دلوں کو پرچانا منظور ہے اور نیز قید غلامی سے غلاموں کی گردنوں کے چھڑانے میں اور قرضداروں (کے قرضے) میں نیز خدا کی راہ (جہاد وغیرہ) میں اور مسافروں (کے زاد راہ) میں یہ حقوق اللہ کے ٹھیرائے ہوئے ہیں۔

حکومت کا مالیہ ان لوگوں پر خرچ نہیں ہوتا۔ کیونکہ حکومت کے مصارف الگ ہیں۔ جن میں بعض شرعی نقطہ نگاہ سے ناجائز بھی ہیں مثلاً فوج کو شراب کا خرچ دینا وغیرہ۔ یہ زکوٰۃ تو حکومت شرعی کے خزانہ میں جمع نہیں ہوا کریگی۔ رہی تجارتی زکوٰۃ تو اس کے لئے بڑی مشکلات ہونگی۔ بہت بڑا عملہ اس کے لئے مقرر کرنا پڑیگا اور اس کے مصارف کی تعیین بھی حکومت کے اختیار ہوگی۔ حکومت کے عمال بہت دفعہ سہواً غلطی کرینگے۔ اور خدا کا مال غیر مستحقوں کو مل جائیگا۔ اصل مستحقین محروم رہیں گے اور غیر مستحق خوشامدی لوگ کامیاب ہو جائیں گے۔

ان سب مشکلات پر نظر کر کے حکومت اپنا خاکہ مفصل بیان کرے تو مزید غور ہو سکتا ہے۔ بعد غور و فکر ذی فہم علماء اور چند ملکی رہنماؤں کو یکجا بلا کر مشورہ کیا جائے علماء میں جمعیۃ العلماء کے منتخب ممبر اور اہلحدیث کانفرنس

نمائندے اور شیعہ کانفرنس کے وکیل شریک ہوں جو ان سب مشکلات پر غور کرکے گورنمنٹ کو مشورہ دیں۔ کیونکہ ذکوٰۃ ایک مذہبی رکن ہے۔ ایسا نہ ہو کہ گورنمنٹ اس میں ہاتھ ڈالنے اور کہنے والوں کو موقع ملے کہ گورنمنٹ مذہبی امور میں مداخلت کرنے لگی ہے۔

ریاست کشمیر میں فساد

اور

غریب مسلمانوں کی فریاد

کبھی کوئی زمانہ تھا کہ حکومتیں اور والیان حکومت اپنی رعایا کو غلام ہی نہیں بلکہ بھیڑ بکریوں کی طرح سمجھتے تھے۔ جو چاہتے من مانی کاروائی کرتے، بیگاروں میں پکڑواتے، دُرّے لگاتے۔ اُف کرنے پر بھی زنداں میں بھیجتے۔ ایسی حکومت کی ابتدا زمانہ قدیم میں مصر سے ہوئی تھی۔ اس کا نمونہ ہندو ریاستوں میں عموماً اور ریاست کشمیر میں خصوصاً دیکھا گیا ہے کہ رعایا پر جو فیصدی کہیں ۹۵ کہیں ۷۰ کہیں بالکلیہ مسلمان ہیں بزور حکومت کی جاتی ہے۔ قوانین اخلاقی میں جبر ہوتا تو ہم بھی سمجھتے کہ

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

شکل تو یہ ہے کہ رعایا کو کھانے پینے میں بھی مجبور کیا جاتا ہے۔ جس کی نظیر دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ ہندوستان میں بہت سا انقلاب ہوا۔ کبھی برہمنوں کی حکومت ہوئی کبھی بدھوں کی، کبھی جینیوں کی کبھی افغانوں کی کبھی ترکوں کی اور آج انگریزوں کی حکومت ہے۔ مگر کسی حکومت نے وہ طریق اختیار نہیں کیا جو آج ہندو ریاستوں میں عموماً اور کشمیر میں خصوصاً اختیار کیا گیا ہے۔ کیا ہو رہا ہے یہی کہ ایک گائے ذبح کرنے پر دس سال کی سزا کا قانون ہے۔ ایک کیس میں ہائیکورٹ جموں نے یہ سمجھ کر کہ مجرم نے کسی کی دل آزاری کے لئے گائے کو ذبح نہیں کیا، بلکہ اندھیری رات میں ایک بیکار گائے کو ذبح کیا۔ بجائے دس سال کے ایک سال قید کی سزا جاری کی۔ اس پر ریاست کے ہندوؤں نے شور برپا کر دیا۔ اور اس شور کی آگ کو لاہور کے ہندو اخباروں نے خوب ہوا پہنچائی۔ اس لئے ہم ان ہندو اور آریہ اخباروں سے ایک سوال کرکے بعد التماس کرتے ہیں کہ اس سوال کا جواب دیں۔

وہ بتائیں کہ جس صورت میں وہ ہندوستان میں بہارٹی (اکثریت) کی حکومت دیکھنا چاہتے ہیں۔ (چنانچہ وہ چھ صوبوں میں کانگرس کی اکثریت کو دیکھ کر پھولے نہیں سماتے اور چوٹی سے پاؤں تک زور لگا رہے ہیں کہ پنجاب میں بھی اکثریت کانگرس کی ہو جائے) کیا ان کا انصاف یہ حکم نہیں لگا سکتا کہ کشمیر میں بھی اکثریت کی حکومت ہو اور اقلیت اس کے تابع ہو۔

ریاست کشمیر کے تین صوبے ہیں۔ پہلا صوبہ تبت و گلگت ہے۔ اس صوبہ میں تو سو فیصدی مسلمان ہیں۔ دوسرا صوبہ خطہ کشمیر ہے اس میں پچانویں فیصدی مسلمان ہیں۔ تیسرا صوبہ جموں ہے۔ اس میں ہندو مسلمان قریب قریب برابر ہیں۔ مگر ریاست کی مجموعہ آبادی میں پچھتر فیصدی مسلمان ہیں۔ مردم شماری کے اعلیٰ افسر کا بیان ہے۔ کیا ان ہندو اخباروں کا ضمیر یہ فتویٰ دے سکتا ہے کہ برطانوی ہند میں تو اکثریت کی حکومت ہو مگر کشمیر میں اقلیت اکثریت پر حکومت کرے۔ یہاں تک کہ ان کے کھانے پینے پر بھی بندشیں لگائے۔

اگر ہندو گائے کی عزت بلکہ پوجا کرتے ہیں تو کریں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ہندو کرشن جی وغیرہ کی مورت کی تعظیم کرتے ہیں۔ شوق سے کریں مگر اس کا نتیجہ یہ نہ ہونا چاہئے کہ مسلمانوں کو بھی مجبور کریں کہ تم بھی ایسا کرو۔ غالباً ایسا کرنے کا ان کو حق نہیں ہے۔ ہم نے اہلحدیث مورخہ ۱۳ میں لکھا تھا کہ ہندوؤں کے دھرم شاستر میں گائے کشی کی سزا نہیں ملتی بلکہ بحوالہ "تاریخ قدیم ہندوستان" مصنفہ آر۔ سی۔ دت وزیر بڑودہ بتایا تھا کہ وید کے زمانہ میں ہندو رشی اور منی گائے کا گوشت بلاکراہت کھاتے تھے۔ اس کے جواب میں آریہ اخبار پرکاش کے فاضل ایڈیٹر نے اپنی ناواقفی کا کامل ثبوت دیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ:-

ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ بات اس تاریخ میں ہے یا نہیں۔ (پرکاش-لاہور ۲۲)

بہت خوب ہم اپنے معاصر کو اس ناواقفی میں معاف کرتے ہیں اور معافی کے علاوہ ان کو اطلاع دیتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے کسی حوالے کو (مع اس حوالے کے) دیکھنا چاہیں تو اپنا کوئی وکیل دفتر اہلحدیث میں بھیج کر تحقیق کرنے کے بعد تصدیق کر دیا کریں۔ اصل عبارت سنئے!

ہم ابھی کہہ آئے ہیں کہ وید کے زمانہ میں دھرماتما ہندو گائے کا گوشت کھانے میں کسی قسم کی کراہت یا قید کو پسند نہیں کرتے تھے؛

(قدیم ہندوستان کی تہذیب - ویدکا دور ص۵)

پرکاش اور آریہ مسافر نے چند وید منتر بھی ہمارے جواب میں لکھے ہیں۔ جن میں گائے وغیرہ مویشیوں کی نسل بڑھانے کا حکم ہے۔ ہم نے کب کہا کہ ان کی نسل نہ بڑھائیں۔ بے شک بڑھائیں۔ ہمارا سوال تو ذبح گائے پر سزا کا ہے اور سزا بھی دس سالہ۔ آریہ مسافر نے ایک وید منتر نقل کیا ہے۔ ہمارے نزدیک وہ فیصلہ کن ہے۔ لکھا ہے کہ

جو گئو کے دودھ کو چھینتے ہیں اسے پرماتما ان کشتی کے سر کو آپ اپنے تیغ سے کاٹ دیجئے؛

(آریہ مسافر ۲۲-۱ اگست ص)

یہ وید منتر ہماری تائید کرتا ہے۔ اسلئے کہ اس سے دو امر ثابت ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ دودھ دینے والی گائے کے حق میں یہ حکم ہے اور جو دودھ دینے سے رُک گئی ہو۔ اسکو بجائے پنجرہ پول (گئوشالہ) میں بھیجنے کے مسلمانوں کے حوالے کر دیا جائے۔ چنانچہ عرصہ ہوا قصور کے ایک وکیل نے یہ بیان دیا تھا کہ ہندو خود ایسی گایوں کو بوچڑوں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ ہمارے معاصر نے "چھیننے" کے لفظ پر غور نہیں کیا۔ اس منتر کا مطلب یہ ہے کہ دیہات میں غریب زمینداروں سے گائے یا گائے کا دودھ جابر لوگ چھین لیتے تھے اور اپنے استعمال میں لاتے تھے۔ رشی اُن کیلئے بددعا کرتے ہیں نہ اُن لوگوں کے لئے جو اپنی گائے کا دودھ پئیں اور بوقت

 (۸۵۸)

اشتہار زیر دفعہ ۲۰ ضابطہ دیوانی
بعدالت جناب ایڈیشنل جج صاحب بہادر
جج خفیفہ لاہور

نمبر مقدمہ ۵۷۵ بابت سال ۱۹۳۷ء
ولی محمد ولد شہاب الدین سکنہ امرتسر ہاتی گیٹ
بذریعہ عبدالغنی مختار خاص
بنام مسمات حسن بی بی بیوہ غلام حسین۔
(۲) محمد صدیق ولد غلام حسین اقوام چنگڑ سکنہ
اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور
دعویٰ مبلغ -/۸۴ روپیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمات حسین بی بی مدعا علیہا علا مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتی ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مسمات حسن بی بی مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہا مذکور تاریخ ۲۱۔ دسمبر ۱۹۳۷ء کو مقام لاہور حاضر عدالت بنا میں نہیں ہوگی تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۲۴۔ اگست ۱۹۳۷ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ‍ ‍ ‍ مہر عدالت

تصنیفات مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب

تعلیم القرآن اس رسالہ میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ چند ورقوں میں جمع کیا گیا ہے۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت ا/

قرآن اور دیگر کتب قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا باہم مقابلہ کر کے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے۔ ا/

خصائل النبی ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پر نور کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ا/

السلام علیکم ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی سلام بلحاظ فضائل اور اوصاف کے تمام دوسرے فرقوں کے سلاموں سے افضل ہے۔ ا/

ہدایت الزوجین اس رسالہ میں نکاح، طلاق اور طلع وغیرہ احکام کے علاوہ بیوی کے خاوند پر اور خاوند کے بیوی پر جو حقوق ہیں مختصر طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ا/

کلمہ طیبہ کلمہ شریف لا الٰہ کی تفسیر کرتے ہوئے مسئلہ توحید پر عالمانہ دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۲/

شریعت اور طریقت اس رسالہ میں شریعت اور طریقت دونوں مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ا/

رسوم اسلامیہ رسوم مروجہ بدعیہ کو خلاف شریعت ثابت کر کے ان کے مقابلہ پر اسلامی رسوم کا بیان۔ قیمت ا/

الفوز العظیم قرآن مجید میں جو مختلف چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں۔ ان کی حکمتوں کا بیان۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ ۳/

اسلام اور برٹش لا اس رسالہ میں بیان کیا گیا ہے کہ انگریزی قوانین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور افضل ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۳/

حیات مسنونہ مسلمانوں کا معراج کمال یہ ہے کہ ان کی عملی زندگی سنت نبوی کے مطابق ہو۔ اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر یہ رسالہ تصنیف کیا ہے جو اس قابل ہے کہ مخیر حضرات اور انجمنہائے اہل حدیث اس کو عوام میں مفت تقسیم کرائیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت فی نسخہ ۲ [illegible] بغرض تقسیم فی سیکڑہ [illegible]

ادب العرب۔ صرف و نحو [illegible] طریق سے [illegible]

اتباع الرسول اور تحریری حکم حدیث بابت [illegible] مرحوم مولوی [illegible] صاحب اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے مابین حدیث اور اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی اور اتباع الرسول [illegible] بات ہے۔ بر خلاف اس کے فریق ثانی نے اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو شرک [illegible] [illegible] کا فتویٰ دیا تھا۔ کاغذ کتابت طباعت [illegible]

نبیوں کے قصے مصنفہ خواجہ عبدالحی صاحب فاروقی۔ اس کتاب میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام نبیوں کے حالات بڑی آسان اور شیریں زبان میں لکھے گئے ہیں۔ مسلمان بچوں کے لئے ایسی کتاب نہ ہونے کے باعث وہ عام طور پر انبیائے کرام [illegible] نا واقف ہوتے ہیں۔ اس کتاب [illegible] [illegible] مفید ثابت ہوگا۔ [illegible] [illegible] عمدہ تبلیغات اعلیٰ۔ [illegible] (۸) [illegible] اہلحدیث امرتسر

(کتب متعلقہ اہل حدیث)

دین قرآن

... اس میں اہل قرآن کے ... کو مدلل طور پر رد کیا ہے۔ ... قیمت ۳ر

خلافت محمدیہ

اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے ۳ر

خلافت صحابہ

اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے اور تاریخی حوالہ جات کی روشنی میں مسئلہ خلافت مختلف فیہ کو محقق و مبرہن کیا گیا ہے۔ حتے کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ ۱ر

ثنائی پاکٹ بک

مجلد اس کتاب میں تمام ... آریہ۔ عیسائی۔ بہائی ... سکھ اور ... تنقید کی گئی ہے ... مذہب ... تردید میں ... دلیلیں بھی دی گئی ہیں۔ ... لکھائی۔ چھپائی عمدہ۔ پاکٹ سائز۔ قیمت ۶ر

قرآنی قاعدہ ثنائیہ

قرآن شریف کی تعلیم میں ابتدائی قاعدوں کا ... کے لئے یہ قاعدہ تصنیف کیا ہے۔ بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے بہت مفید ہے۔ ...

التعریفات النحویہ

کتاب کی ... نام سے ہی ... بہت مفید ہے۔ قیمت ...

اہل حدیث کا مذہب

جس میں خود اہل حدیث کے مسائل مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ قیمت ۶

تقلید شخصی و سلفی

جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین اخذ مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ۵

حدیث نبوی اور تقلید شخصی

اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل دیکر فرقہ اہل قرآن کا منہ بند کر کے دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین کی تحریروں کا اقتباس درج کر کے بتایا گیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے دراصل دونوں کا نصب العین ایک ہی ہے۔ اخیر میں تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل نقل کر کے ان کی عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

آمین رفع یدین

مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام۔ ہر سہ مسائل پر عالمانہ بحث کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں اور بعض معتمد علماء احناف ان کے مسنون ہونے کے قائل ہیں۔ قیمت ۲ر

علم الفقہ

۔ بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ قرآن اور حدیث ہے۔ اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں۔ ...

فقہ ... فقیہ

۔ علم فقہ کی حقیقت اور ... کی ... اصل سے کیا ... ہے۔ قیمت ...

تنقید تقلید

یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولوی ... صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "اصلاح" گوجرانوالہ کے جواب میں اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں شائع ہوتا رہا۔ جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں۔ جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہوا ہے اسکے علاوہ جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تقلید پر بے نظیر ہے۔ کاغذ کتابت اور طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۸ر

فتوحات اہل حدیث

... جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے ہندوستان کی ہائی کورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ ۴ر

اجتہاد و تقلید

اس رسالہ میں مسئلہ تقلید شخصی پر عالمانہ بحث کی گئی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم ... پر تحقیق انیق کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ ... اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا۔ قیمت ۶ر

(رد تہدید قادیانی ...)

الہامات مرزا

۔ اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ... ہے ... قیمت ۶ر

... منیجر اہلحدیث

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

جلد ۳۴ — نمبر ۴۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

مدیر مسئول — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ — [illegible]

رؤسا و جاگیرداران سے — [illegible]

عام خریداران سے — [illegible]

ششماہی — [illegible]

ممالک غیر سے سالانہ — [illegible] ششماہی [illegible]

فی پرچہ — [illegible]

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۴ رجب ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

اسلام

روح کو بیدار کر دیتا ہے نام اسلام کا

تشنہ لب بزم جہاں میں اہل دل کیونکر ہیں

ابیض و اسود ہو یا ہو اصفر و احمر کوئی

دلکشی قربان اس پہ شوکت و عظمت نثار

دشمن اسلام ہیں اسلام کے درپے مگر

غیب سے امداد کرتا ہے خلاق جہاں

بول بالا دہر میں ہے آج اسلام کا

رحمت ساقی سے گردش میں ہے جام اسلام کا

واسطے سب کے ہے یکساں لطف عام اسلام کا

روح و نفس ہے دنیا بھر میں نام اسلام کا

کانپ جاتے ہیں مصیبت سے ہیں نام اسلام کا

کچھ نہیں سکتا کوئی [illegible] نام اسلام کا

چاہتا ہے جھک کر رہے ہم آغوش ہو

[illegible] اسلام [illegible]

انتخاب اخبار

مرقومہ ۔ ستمبر ۱۹۳۷ء

—— امرتسر میں ۸ ستمبر تک بارش بالکل نہیں ہوئی ہے یکم ستمبر کو خوفناک آندھی کا طوفان آیا مگر نقصان جانی کوئی نہیں ہوا۔ ناظرین بارش کیلئے دعا کریں۔

—— امرتسر ۴ ستمبر کو ہندوؤں نے بوچڑ خانہ کے خلاف تیسری ہڑتال کی۔ جلوس بھی نکالا اور جلسہ بھی کیا لاہور میں بھی ۴ ستمبر کو ہندوؤں کی ہڑتال رہی۔

—— لاہور میں ایک ہندو کو سات سال قید کی سزا اس وجہ سے ہوئی کہ اس نے اپنی بیوی کو دریا راوی میں گرادیا تھا (مگر وہ کسی دوسرے آدمی کی مدد کر بچ گئی)

—— لاہور میں ۲۳۔ اکتوبر کو وائسرائے ہند کا دربار منعقد ہوگا۔

—— حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ بوچڑ خانہ کی سکیم ترک نہیں کی جاسکتی اور حکومت نے اس معاملہ کو شروع کرنے سے پہلے ہندو اکابرین سے مشورہ لے لیا تھا

—— حکومت ہند کا شہنشاہ جارج ششم کی شبیہ کے سکے جاری کرنے کا ابھی ارادہ نہیں کیونکہ موجودہ سکوں کا کافی سٹاک موجود ہے۔

—— ایبٹ آباد۔ ۶ ستمبر صوبہ سرحد کی پہلی وزارت توڑ دی گئی ہے۔ اب کانگرسی وزارت قائم ہوگئی ہے۔ ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم مقرر ہوئے ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے آنریبل مسٹر جسٹس جے لال ہائیکورٹ کے ریٹائر ہونے پر لالہ رام لال (موجودہ ایڈووکیٹ جنرل) جج ہائیکورٹ مقرر کئے جائینگے اور آنریبل میاں عبدالحی (موجودہ وزیر تعلیم پنجاب) ایڈووکیٹ جنرل بنادیئے جائینگے ان کی جگہ راجہ غضنفر علی وزیر تعلیم ہونگے۔

—— جموں میں ہندوؤں نے گائے ایجی ٹیشن کے باعث ہڑتال کر رکھی تھی۔ پنڈت کرشن کانت نے وہاں جاکر حالت کا معائنہ کرکے ہندوؤں سے ۲۳ روز کے بعد ہڑتال کھلوادی ہے۔ اور ان سے رہائی کیلئے پرامن رہنے کی درخواست کی ہے۔ گورنمنٹ تمام قیدی رہا کردیگی۔

—— بنارس کی ایک اطلاع ہے کہ ۸ ستمبر کو موضع سوہی پار تھا وہاں دفعۃً زمین سے گڑگڑاہٹ کی آواز بلند ہوئی۔ بارش و آندھی کا زبردست طوفان آیا۔ کئی چھتیں اڑ گئیں نیز ایک آدمی چھت سمیت اڑ گیا۔ جب زمین پر گرا تو بہت [illegible] آئیں۔

—— [illegible] نے غازی کمال پاشا سے [illegible] کی ہے کہ فلسطین کے معاملات میں مداخلت کریں اور اسکو تقسیم ہونے دیں۔

—— ترکی میں [illegible] نے مذہبی مدارس کھول رکھے تھے مگر اب ترکی وزارت تعلیم نے اعلان کیا ہے کہ غیر ملکیوں کے اکثر مدارس بند ہوگئے ہیں۔ کیونکہ حکومت ایسے مدارس کے وجود کو برداشت نہیں کرسکتی۔

ناظرین اہلحدیث نوٹ کرلیں

کہ ماہ ستمبر کا حساب دوستاں

سابقہ پرچہ میں شائع کردیا ہے

ایک بار ضرور اسے ملاحظہ فرمائیں (منیجر اہلحدیث)

—— وزیر زراعت ترکیہ نے انگورہ کے قریب ایک نئے قریہ (گاؤں) کا سنگ بنیاد رکھا جسمیں تہذیب جدید کے کل سامان ہونگے۔ قریہ میں تجارتی منڈی کے علاوہ سنیما۔ باغات اور مدارس قائم کئے جائینگے اور اس کا افتتاح اعلان جمہوریت کی تقریب کے موقعہ پر ۲۹۔ اکتوبر کو عمل میں آئیگا۔

ضیاء اللہ لہدایۃ حزب اللہ | انجمن حزب اللہ بنارس نے بنارس و ہندوستان کے علمائے اہل حدیث سے تقریباً ڈیڑھ صد سوالات کئے تھے۔ جن کے نہایت مدلل و مفصل جوابات مولانا محمد یونس صاحب صدر مدرس مدرسہ جناب میاں صاحب مرحوم دہلی نے دیئے ہیں۔ ساتھ ہی نہایت دلچسپ سوالات علمائے احناف سے کئے گئے ہیں۔ رسالہ قابل دید ہے۔ قیمت ایک آنہ (۱؍) شائقین سات پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر اس پتہ سے منگالیں۔

قاری عبدالوہاب۔ محلہ مدن پورہ مکان $\frac{31}{107}$

بنارس (یو۔پی)

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب سول سروس کے شعبہ ہائے ایگزیکٹو اور جوڈیشل میں بھرتی کے متعلق امتحانات میں داخل ہونیوالے امیدواروں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ان عہدہ جات سے متعلقہ قواعد کی نقول پنجاب و صوبہ سرحد کے جائنٹ پبلک سروس کمیشن سے دستیاب نہیں ہوسکتیں۔ بلکہ منیجر گورنمنٹ بک ڈپو لاہور سے قیمتاً مل سکتی ہیں۔

پنجاب سول سروس (ایگزیکٹو برانچ) کیلئے نمونہ ہائے درخواست کی مطبوعہ نقول ڈپٹی کمشنر صاحبان سے مل سکتی ہیں۔ امتحان پنجاب سول سروس (جوڈیشل برانچ) کیلئے نمونۂ درخواست کی نقل چھپی ہوئی نہیں ملتیں۔ لہذا امیدواروں کو اپنی درخواستیں قواعد میں تجویزہ نمونہ پر موٹے فل سکیپ کاغذ پر لکھ کر اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ و سشن جج کی خدمت میں ارسال کردینی چاہئیں۔

(لاہور ۲۶۔ اگست ۱۹۳۷ء)

فیروزپور ڈسٹرکٹ اہل حدیث کانفرنس

۲۱۔ ۲۲۔ اگست ۱۹۳۷ء کو منعقد ہوئی جس میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں:۔

(۱) اجلاس ہذا زمینداروں کی مشکلات پر نظر کرکے حکومت کی خدمت میں اپیل کرتا ہے کہ مالگذاری کو انکم ٹیکس کے اصول پر کیا جائے ورنہ سخت مشکلات کا خطرہ ہوگا۔ (۲) یہ جلسہ جماعت اہل حدیث کو جماعتی زندگی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ (۳) شہر فیروزپور میں جو ایک مرزائی اشتہار ہے چونکہ وہ مرزائیت کی اشاعت کرتی ہے اسلئے یہ جلسہ اسکے خلاف پروٹسٹ کرتا ہے۔ (۴) شہر فیروزپور میں شراب بازی کی کثرت پر پولیس کی غفلت اجلاس ہذا واغلت پر حکام کو توجہ دلاتا ہے۔ (۵) اجلاس ہذا تقسیم فلسطین کو بدترین سیاسی غلطی تصور کرتا ہے۔ (۶) حکومت ہند کے وزیرستان پر اقدامات کو مستحسن نہیں سمجھتا۔ (۷) [illegible] پر ریاست نے جو ناجائز قبضہ کر رکھا ہے اجلاس ہذا مہاراجہ صاحب کی خدمت میں اپیل کرتا ہے کہ [illegible] سے دریائی قبضہ [illegible]

(عبدالعظیم سیکرٹری [illegible])

[illegible] اہلحدیث [illegible] میں ایک مضمون [illegible] شائع ہوا ہے [illegible] حکیم [illegible] صاحب کو توجہ دلانے میں [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۴ رجب ۱۳۵۶ھ

حضرت ابوبکر و حضرت فاطمہ

رضی اللہ عنہم وارضاہم

سنّی اور شیعہ میں یہ نزاع عرصہ سے چلی آرہی ہے جو بارہا کتب فریقین کی شہادت سے ختم بھی ہو چکی مگر نزاع پسند اصحاب کی مہربانی سے کبھی نہ کبھی پھر سر نکالتی ہے۔ اخبارات شیعہ کو اس نزاع میں بہت لطف آتا ہے۔ خدا جانے وہ اسی میں خوش ہیں کہ اسلاف اسلام کی معمولی معمولی باتوں کو رائی کا پہاڑ بنا کر مخالفوں کے سامنے پیش کریں۔ اہل تسنن کے نزدیک یہ دونوں ہستیاں دونوں آنکھوں کا نور ہیں۔ ابوبکر صدیق رضؓ اپنی خدمات دینیہ کی وجہ سے ممتاز ہیں تو سیدہ فاطمہ اپنی شرافت نبی کے باعث۔ اسی لئے ہم ان دونوں ہستیوں کی طرف کسی دنیاوی نزاع کو نسبت کرنا کسی طرح پسند نہیں کرتے۔

آج ہم لاہور کے "اخبار شیعہ" کا اقتباس ناظرین کو سناتے ہیں جو اس نے اپنے خیال میں صدیق اکبر کے لئے بہت برا سرٹیفکیٹ پیش کیا ہے۔ مگر ہم سمجھتے ہیں کہ وہی واقعہ جو اس اقتباس میں درج ہے صدیق رضؓ کی کمال صداقت کا ثبوت ہے۔ شیعہ اصحاب کو جہاں تک ہم جانتے ہیں ان کی عادت ہے کہ اپنی بات بنانے کے لئے ہر قسم کی کوشش کر گزرتے ہیں۔ ان کے اں مناظرہ اور علم کلام کا کوئی اصول اور معیار ایسا مسلم نہیں جس کا دامن ہر وقت ہاتھ میں لئے رہیں۔ مگر ہم ان کی اس بارے میں ریس کیوں کریں۔ ہم اپنا اعتقاد کھلے لفظوں میں ظاہر کر دیتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے ؎

آنچہ نہ قال است نہ قال رسول
فضل بود فضل مخواں اے فضول

اخبار "شیعہ" مذکور نے "اہلحدیث" کے جواب میں جو مضمون لکھا ہے۔ اس کا ضروری اقتباس درج ذیل ہے:۔

ابو محمد عبد اللہ بن مسلم ابن قتیبہ متوفی ۲۷۰ھ کی کتاب الامامت والسیاست مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۱۴ میں امام ابو محمد عبد اللہ موصوف نے باسناد خود مفصل لکھا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس قصہ فدک کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکر سے کہا آؤ فاطمہؓ کے پاس چلیں کیونکہ بتحقیق ہم نے ان کو غضب ناک کیا ہے۔ چنانچہ جناب فاطمہؓ کے پاس آکر حضرت ابوبکر نے کہا۔ اے حبیبہ رسولؐ اللہ ہم نے تمہارے باپ رسول اللہ کی میراث اور تمہارے شوہر کے بارے میں تم کو غضب ناک کیا ہے۔ پس جناب فاطمہ نے فرمایا یہ کیا بات ہے کہ تیرے اہل تو تیری میراث پائیں اور ہم محمدؐ کی میراث سے محروم رہیں۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ ہمارا ورثہ نہیں ہوتا۔ جو کچھ ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔ جناب فاطمہ نے فرمایا میں بھی تم سے رسول اللہ کی ایک حدیث بیان کروں اُسے پہچانو گے اور اس پر عمل کرو گے۔ حضرت ابوبکر و عمر بولے ضرور فرمائیے۔ پس جناب فاطمہ نے فرمایا۔ میں تم کو قسم دیکر پوچھتی ہوں کیا تم دونوں نے رسول اللہ کو کہتے نہیں سنا کہ رضا فاطمہ کی میری رضا ہے اور غصہ فاطمہ کا میرا غصہ ہے۔ پس جس شخص نے میری بیٹی فاطمہ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔ جس نے اسے راضی کیا اس نے مجھے راضی کیا اور جس نے فاطمہ کو غضبناک کیا اس نے مجھے غضب ناک کیا۔ دونوں ابوبکر و عمر بولے ہم نے ایسا ہی سنا ہے تب فاطمہ نے فرمایا میں خدا اور ملائکہ کو گواہ کرتی ہوں کہ تم نے مجھے ضرور غضبناک کیا اور تم دونوں نے مجھے راضی نہیں کیا۔ جب میں نبی سے ملاقات کروں گی تو ضرور تم دونوں کی شکایت کروں گی۔

تب حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں پناہ مانگتا ہوں خدا سے اُسے فاطمہ کہ آنحضرت اور تم غضبناک ہو۔ یہ کہہ کر ابوبکر رونے لگے یہاں تک کہ ان کا دم گھٹنے لگا۔ لیکن جناب فاطمہ یہی کہتی گئیں واللہ جو میں نماز پڑھوں گی اس میں تیرے لئے بددعا کرتی رہوں گی۔ پس ابوبکر روتے ہوئے نکلے اور لوگ ان کے پاس جمع ہوئے۔ پس ابوبکر نے ان سے کہا تم سب لوگ اپنے اہل و عیال میں مسرور اپنی زوجہ کے ساتھ معانقہ میں رات گذارتے ہو اور مجھ کو اس مصیبت میں چھوڑ دیا مجھے تمہاری بیعت کی ضرورت نہیں میری بیعت توڑ دو۔ توڑ دو۔

(شیعہ لاہور صفحہ ۴ مجریہ ۲۸ اگست)

اہلحدیث ہم نے ظاہر کیا ہے کہ یہ اقتباس حضرت

صدیق اکبر کی صداقت کا ثبوت ہے۔ اس کی تصدیق ملاحظہ ہو:۔

اوّل | قرآن مجید کا ارشاد ہے:۔ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

(ترجمہ) مومنوں کا قول سوا اس کے نہیں جب انکو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جائے تو وہ کہیں کہ ہم نے سن لیا اور تابعداری کی۔ یہی لوگ ہیں فلاح پانے والے۔

یہ آیت مومنین کے ایمان کا محک اور معیار ہے۔ جو نزاع اعتقادی ہو یا عملی، دینی ہو یا دنیوی۔ بحکم خدا اور رسول اسکے فیصلے کے لئے کوئی فریق خدائی فیصلہ کی طرف بلائے جو فریق اسکو نہ مانے وہ اپنے ایمان کی خیر منائے۔

ناظرین اس اقتباس کو پھر پڑھیں۔ جناب صدیق رضؓ نے اپنی معذرت میں کیا جواب دیا ہے۔ یہی نہ کہ

میں نے رسول اللہ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ ہمارا ورثہ نہیں جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے،

اس کے جواب میں حضرت فاطمہ رضؓ نے کیا فرمایا اس حدیث کا انکار کیا؟ نہیں اعتراف کیا۔ شیعہ بتائیں کیا تو یہ کیا کہ اس کے مقابلے میں ایک اور حدیث سنادی جو اپنے مضمون میں صحیح ہوگی امر متنازع سے بے تعلق۔ کیا حدیث فاطمہ کا یہ مطلب ہے کہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی ان کے خلاف منشا ہو تو نہ سنائی جائے۔ یقیناً یہ مطلب نہیں۔ پھر آخر مطلب کیا ہے۔ مطلب وہی ہے جو اس حدیث کا ہے۔ جس میں ارشاد ہے کہ خدا کی رضا ماں باپ کی رضا میں ہے اور خدا کا غضب ماں باپ کے غضب میں۔ کیا ارشاد نبوی کے ماتحت ماں باپ کے سامنے خدا اور رسول کا حکم پیش کرنا جس سے وہ غضب آلود ہوں ناجائز ہے؟ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس شرعی اصول کا خلاف کیا جو باپ کو توحید کا سبق سنا کر باپ کو غضبناک بنایا تھیں ہرگز نہیں۔ ہم اس اقتباس کو قرآنی اصول کے ماتحت ہرگز اس قابل نہیں سمجھتے کہ اسکو حضرت فاطمہ رضؓ کی طرف منسوب کریں۔

اس اقتباس کے پڑھنے سے ہماری حیرت کی حد نہ رہی کہ شیعہ حضرات نے کیوں نہیں غور کیا کہ اس مقالہ میں صدیق اکبر [illegible] وضاحت ہیں۔ دلیل میں حدیث نبوی پیش کرتے ہیں جو [illegible] کلام بالکل صحیح ہے۔ جناب فاطمہ کا جواب صدیق رضؓ کی دلیل کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتا ہے۔ کیا وہ نقض اجمالی ہے؟ منع ہے یا معارضہ ہے؟ آخر ہے تو کیا ہے بجز اسکے کہ ہم اسکو مشہور قصہ کے مشابہ سمجھیں اور کوئی وقعت نہیں دے سکتے۔

مشہور قصہ | کسی مولوی صاحب نے کسی جاٹ کو کہا کہ میاں نماز پڑھا کرو تو جاٹ نے کہا کہ مولوی صاحب آپ نے اپنے بیٹے کی شادی کی دعوت میں سالن میں نمک زائد کیوں ڈالا تھا۔ مولوی صاحب نے کہا کہ میاں اس کو میری بات سے کیا تعلق۔ جاٹ بولا بات سے بات نکل آتی ہے —— یہی حال ان لوگوں کا ہے غور نہیں فرماتے کہ سیدہ رضؓ نے جواب کیا دیا اور جو دیا صدیق اکبرؓ کے حق میں کہاں تک مضر ہے۔ ہاں سیدہ رضؓ کو یہ حق تھا کہ وہ پوچھتیں کہ یہ حدیث جو تم نے بیان کی ہے اس کا کوئی اور شاہد بھی ہے۔ اس کے سوا کوئی بات منہ پر نہ لا سکتی تھیں۔ کیونکہ قرآن مجید کا معیار بس یہی تھا اِنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔ ہم سیدہ کی شان اس سے ارفع سمجھتے ہیں کہ وہ میراث کے چند پیسوں کی خاطر حدیث نبوی کی پرواہ نہ کریں۔ اور جس بزرگ باپ کی وراثت کی طالب ہوں اسی کے ارشاد کی پرواہ نہ کریں ناممکن ہے۔ اس لئے ہم اگر یہ کہیں کہ یہ قصہ سیدہ کی توہین اور صدیق اکبر کی تعریف کرتا ہے تو ہم حق بجانب ہیں۔

شیعہ مومنو! | جنابہ سیدہ نے صدیق اکبر سے حدیث کا ثبوت نہیں طلب کیا تو اس کی وجہ ان کا علم ہوگا یا بندا تہا ان کو یاد آگئی ہوگی یا صدیق اکبرؓ کی صداقت پر ان کو اعتماد ہوگا۔ ان کا معاملہ تو خدا کے حوالہ کرو، تم ہمارے سامنے آؤ اور اس کا ثبوت ہم سے پوچھو۔ اس سے پہلے کہ ہم وہ حدیث بیان کریں آپ کو آپ کے امام محمد بن یعقوب کلینی کا مقررہ اصول بتاتے ہیں۔ خذوا بالمجمع علیہ یعنی فریقین کی متفق علیہ حدیث لے لیا کرو۔

مسئلہ وراثت نبی میں متفق علیہ حدیث موجود ہے۔ صحیح بخاری میں حدیث مشہور ہے:۔

نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکنا صدقۃ۔ ہم انبیاء کسی کو وراثت نہیں دیا کرتے جو چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے۔

یہی مضمون اصول کلینی کی حدیث مرفوع میں آیا ہے:۔

ان العلماء ورثۃ الانبیاء ان الانبیاء لم یورثوا دینارًا ولا درھمًا ولکن اورثوا العلم فمن اخذ لا اخذ بحظ وافر (اصول کلینی۔ کتاب فرض العلم)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے علماء انبیاء کے وارث ہیں کیونکہ انبیاء درہم و دینار کا وارث نہیں کرتے وہ علم کا وارث کرتے ہیں جو علم لیوے اُس نے بڑا حصہ لیا۔

یقیناً یہی حدیث صدیقؓ اکبر کی دلیل تھی جسے سُن کر جنابہ سیدہ رضؓ نے ورثہ کا مطالبہ نہیں کیا۔ بلکہ بقول ابن ابی الحدید شارح نہج البلاغہ اپنی رضا کا اظہار فرمایا اس حدیث مجمع علیہ کے ہوتے ہوئے شیعہ سنی کی نزاع بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ ہم نے بارہا اس حدیث کو شیعہ کے سامنے پیش کیا۔ افسوس ہے کہ انہوں نے معیار قرآنی کے مطابق سمعنا و اطعنا کا اظہار نہیں کیا۔ آئندہ دیدہ بائد۔

خواجہ صاحب دہلوی | خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی آج کل اپنی تحقیق جدید میں شیعوں کی طرف کچھ میلان رکھتے ہیں۔ اس لئے ہم ان کو حد اوسط بنا کر اس مسئلہ (عدم ورثہ نبوی) کا فیصلہ کرانا چاہتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے بھی ہیں اور ان کے بھی۔ اس لئے وہ درمیان میں ہو کر ہمیں اس حدیث کا جواب لے دیں جو ہم نے صحیح بخاری اور اصول کلینی سے نقل کی ہے۔ اور وہ

اپنے عقیدہ کو اس میں دخل نہ دیں جیسا کہ اظہار کر چکے ہیں کہ میں صحیح بخاری و اصول کلینی کو نہیں مانتا۔ وہ نہیں مانتے نہ مانیں مگر ہم دونوں فریق تو مانتے ہیں۔ اس لئے وہ ہمارے اصول کے مطابق ہمیں جواب دیں۔ مگر یاد رہے کہ ہم حدیث رسول کے سامنے کسی بڑے چھوٹے کی بات نہیں سنیں گے۔ کیونکہ ہمیں خدا لگتا ہے کہ بحکم آیت مذکورہ ہم نور ایمان سے محروم نہ ہو جاویں۔ پس خواجہ صاحب و دیگر حضرات سن رکھیں ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

کو دنیا میں بھیجا تاکہ اگر پہلے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی روحانی طاقت کا یہ نظارہ دکھایا تھا کہ اسلام کے خادموں کو بادشاہ بنا دیا تو اس دوسرے زمانہ میں اس کی روحانی طاقت کا یہ نظارہ دکھائے کہ بادشاہوں کو اسلام کے ادنیٰ خادم بنا دے۔

قادیانی جماعت سے احمدیت کی روح نکل گئی ہے

مگر غلو کا ستیاناس ہو جب یہ آتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اصل حقیقت آنکھوں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ قادیان میں ۱۹۱۴ء میں جو غلو کی بنیاد رکھی گئی تو وہ خشت اول چوں نہد معمار کج۔ تا ثریا میرود دیوار کج کا مصداق ثابت ہوئی۔ ایک غیر مسلم پولیس افسر جو کچھ عرصہ ہوا تھوڑی دیر کے لئے میرے ہم سفر رہے تھے۔ قادیان سے ہو کر آئے تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات ذکر کیا تو کہنے لگے کہ قادیان میں میں نے مذہبی رنگ نہیں بلکہ سیاسی رنگ دیکھا، کوریں بنی ہوئی ہیں، ڈرل ہو رہی ہے، انگریں پہنی ہوئی ہیں، لاٹھی اور ڈنڈے اٹھائے ہوئے ہیں اور حریف مقابل کو اپنی ظاہری قوت سے دبانے کی فکر میں ہیں۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے زمانے میں بھی ہو آئے تھے اس وقت اور اس وقت کا مقابلہ کر رہے تھے کہ اس وقت مذہبیت نظر آتی تھی اور اس وقت سیاست نظر آتی ہے۔ مگر افسوس کہ یہ حالت جو ایک سرسری طور پر دیکھنے والے کے دل پر بھی اثر کر جاتی ہے قادیانی جماعت کو نظر نہیں آتی۔ احمدیت کی روح تو میں سمجھتا ہوں نکل گئی جب ہماری قوت کا مظاہرہ ڈنڈوں اور کوروں سے ہونے لگا۔

قوت کے اس مظاہرہ کی غرض

کاش کوئی [illegible] جنگ ہوتی جس میں [illegible] اور یہ بھی کام دیتیں۔ مگر نہیں یہ سب کچھ یا نمائش کے لئے ہے یا [illegible] بلکہ اپنے مریدوں [illegible] کو مرعوب کرنے کے لئے کہ اگر کسی نے زبان کھولی تو اس کا علاج ڈنڈا ہے [illegible] جو ہونا چاہئے [illegible] قادیان میں نظر آ رہی ہے کہ رونا آتا ہے کس [illegible]

قادیانی مشن

قادیانی "صبر" کے عدیم النظیر نمونے

جناب خلیفہ صاحب کے ایک مرید کی طرف سے "پیغامی" اکابر کو قتل کی دھمکی

یہ بات ظاہر ہے کہ ہم قادیانی مشن کی مخالفت مذہبی نقطہ نگاہ سے کرتے ہیں۔ ہمیں ان کی سیاسیات یا اخلاقی برتاؤ سے کوئی خاص مذاق نہیں ہے۔ نہ ہم نے اس بارے میں کبھی کوئی نکتہ چینی کی ہے بلکہ مرزا صاحب متوفی کے مذہبی دعاوی و دلائل پر بحث کرتے رہے ہیں۔ آج کل قادیان میں جو محشر بپا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ ہم نے اس میں بھی کوئی زیادہ حصہ نہیں لیا۔ کیونکہ ہمیں ڈر آتا ہے کہ سنی سنائی (غلطیاں) ہمارے قلم سے نہ نکل جائے۔ مگر چونکہ اب نزاع قادیان احمدیہ جماعت کے فریقین مخاصمین کی تحریروں میں کافی سے زیادہ آچکا ہے اس لئے آج ہم ایک مضمون مرقومہ مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہوریہ "پیغام صلح" سے نقل کر کے "ناظرین اہلحدیث" تک پہنچاتے ہیں۔ وہ مضمون اتنا مفصل اور مبین ہے کہ کسی شرح یا حاشیہ کی حاجت نہیں رکھتا۔ با مذاق ناظرین اسے غور سے پڑھیں اور واقفیت حاصل کریں۔ (مدیر)

برادران مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو جب اپنی جماعت کے لئے نام تجویز کرنے کی ضرورت پیش آئی تو آپ کی توجہ اس طرف پھیری گئی کہ رسول اللہ صلعم کی زندگی دو حصوں پر منقسم تھی۔ مکی حصہ جس میں دکھ اور تکلیفیں انتہا کو پہنچی ہوئی تھیں اور مدنی حصہ جس میں اسلام کی ظاہری حکومت اور بادشاہت پہلے تھوڑے حصہ پر اور آہستہ آہستہ سارے عرب پر قائم ہو گئی اور آپ کو یہ بتایا گیا کہ آپ صلعم کے جو دو نام رکھے گئے یعنی محمد صلعم اور احمد صلعم تو ان دونوں میں بھی ان دو زمانوں کی طرف اشارہ تھا یعنی احمد صلعم جمالی نام تھا جس میں دکھوں اور تکلیفوں کے زمانہ کی طرف اشارہ تھا اور محمد صلعم جلالی نام تھا جس میں اسلام کی حکومت اور ظاہری شان و شوکت کی طرف اشارہ تھا۔

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے اپنی جماعت کا نام احمدی کیوں رکھا؟

اور پھر اسلام کی تاریخ بھی گویا آنحضرت صلعم کی زندگی کا ہی نقشہ پیش کرتی ہے کہ اس کا ایک زمانہ مسلمانوں کی عظمت و شوکت کا زمانہ ہے۔ جب اسلام کی حکومت روئے زمین پر پھیلتی چلی گئی وہ گویا اسم محمد کا ظہور ہے اور دوسرا زمانہ سلطنت و حکومت کے جاتے رہنے اور پھر غربت کے ساتھ تکلیفوں اور مصائب کے آجانے کا زمانہ ہے اور یہ آپ کے اسم احمد کا ظہور ہے اور یہ وہ ہمارا زمانہ ہے اور اسی بنا پر آپ نے اپنی جماعت کا نام احمدی رکھا کہ اب تمہارے لئے وہ زمانہ ہے کہ تم مصائب اور تکلیفیں اٹھا کر پیغام اسلام

ڈالا گیا تھا اور کس راہ پر چل رہے ہیں۔

قادیانی جماعت کا عمل اس کی تذلیل کا باعث ہے

لوگ تو کہتے ہیں کہ فلاں فلاں قسم کے الزامات جو قادیانی رہنماؤں پر لگ رہے ہیں وہ سلسلہ اور جماعت کی تذلیل اور تضحیک کا موجب ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ اس سے بہت بڑھ کر قادیانی جماعت کا وہ کھلا عمل ہے جس نے اس کی بدنامی کو انتہا کو پہنچا دیا ہے۔ ایک شخص جماعت کا نو مرید ہی کے زنجیر میں جکڑا ہوا اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر جماعت کو قوت پہنچانے کے لئے قادیان آ بیٹھتا ہے۔ سالہا سال خدمت میں گزار دیتا ہے پھر اسکے دل میں کچھ اعتراض اٹھتا ہے وہ اعتراض کو بار بار اپنے پیر کے سامنے پیش کرتا ہے اور صرف قسم کا مطالبہ کرتا ہے کہ اگر آپ نے یہ کام نہیں کیا تو حلف اٹھائیں مگر جواب نفی میں ملتا ہے اور وہ تنگ آ کر آخر اسے شائع کرتا ہے۔

قادیانی صبر کا نمونہ۔ مقاطعہ، ایذا رسانی اور قاتلانہ حملے

قادیانی جماعت کی نگاہ میں وہ اعتراض غلط ہے۔ زیادہ سے زیادہ ایسے شخص کو یہ کہا جا سکتا ہے کہ شاتم خلیفہ ہے اور خلیفہ کی تعلیم تو بظاہر صبر کی ہے لیکن صبر کا وہ نمونہ دیکھئے جو قادیانی جماعت دکھاتی ہے۔ اسکا مقاطعہ کیا جاتا ہے اس کی ایذا رسانی انتہا کو پہنچائی جاتی ہے اس کی زندگی ہر وقت خطرہ میں ہے اور ہر طرف سے حملہ کا خوف ہے۔ آخر وہ اپنی جان بچا کر وہاں سے رات کی تاریکی میں بھاگتا ہے اسکے مکان کو آگ لگا دی جاتی ہے۔ اسکے شعلے قادیان میں نظر آتے ہیں لیکن قصر خلافت میں نظر نہیں آتے جس کے سایہ میں یہ مکان برکت حاصل کرنے کے لئے بنایا گیا تھا۔ یہاں بھی قصہ ختم نہیں ہوتا بلکہ قادیانی جماعت کا غضب اور اشتعال آخر اس حد تک ترقی کرتا ہے کہ اسے قتل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے مگر وہ بچ جاتا ہے اور اسکی جگہ دوسرا قتل ہوتا ہے۔

قاتل کی عزت افزائی اور اس کا لازمی نتیجہ

مگر کیا اس فعل پر قادیانی جماعت کو ندامت ہوتی ہے نہیں بلکہ قاتل کی وہ عزت افزائی کی جاتی ہے کہ بہشتی مقبرہ میں اسے جگہ دی جاتی ہے اور خود "خلیفہ وقت" اس کے جنازے کو کندھا دیتا ہے۔ قاتل کی یہ عزت افزائی جماعت کے دلوں میں کیا جذبہ پیدا کریگی؟ یہی کہ اوروں کے دلوں میں یہ جوش اٹھیگا اور یہ آرزو پیدا ہوگی کہ ہمیں بھی ایسی عزت کا مقام ملے۔ "خدا کا خلیفہ" جسے وہ خدا کی طرح سمجھتے ہیں کہ لا یسئل عما یفعل کا مصداق ہے وہ جب قاتل پر اس طرح خوش ہو اور اس طرح اس کی عزت افزائی کرے تو کیا دوسروں کے دلوں میں اس مقام کو حاصل کرنے کی تڑپ پیدا نہ ہوگی۔ یہ واقعہ تاریخ قادیان میں واقعہ مباہلہ کے نام سے مشہور ہے۔ کیونکہ یہ معترض صرف قسم اور مباہلہ کا طالب تھا۔

ایک اور گذشتہ قتل یہ قتل۔ صبر کی تعلیم کا جو قادیان میں ۱۹۱۴ء سے دی جا رہی پہلا نمونہ نہیں تھا بلکہ اس سے پیشتر ایک اور قتل بھی ہو چکا تھا جس میں مقتول ایسا ہی شخص تھا جو "خلیفہ" پر معترض تھا مگر وہ مقدمہ عدالت تک نہیں پہنچا کہ اسکے واقعات روشنی میں آتے۔

تعلیم صبر کا تیسرا نتیجہ فخر الدین ملتانی کا قتل لیکن جس جماعت کو دن رات صبر کی تعلیم دی جاتی ہو اور جو اپنے "خلیفہ" کی اطاعت کا کامل نمونہ دکھا رہی ہو۔ اسمیں صرف دو معترضین کا قتل کافی نمونہ نہ تھا۔ انہی ایام میں ایک تیسرا قتل وقوع میں آ کر واقعات قتل کی ایک جماعت بن گئی تا کہ کسی شخص کو شک کی گنجائش نہ رہے کہ قادیان میں صبر کی تعلیم دی جاتی ہے یہ اس شخص کا قتل ہے جس نے تئیس سال تک "خلیفہ" کی ہر قسم کی خدمات سر انجام دیں۔ جو احمدی ہونے کی وجہ سے اپنا گھر ملتان چھوڑ کر قادیان آ کر آباد ہوا۔ اور تئیس ۲۳ سال تک کامل درجہ کی وفاداری دکھاتا رہا۔

آزاد تحقیقاتی کمیشن کا مطالبہ آخر اس کے اور بعض رفقا کے دلوں میں بھی "خلیفہ وقت" پر اسی خاص قسم کے اعتراضات پیدا ہوئے۔ جیسے مباہلہ والوں کے دلوں میں پیدا ہوئے تھے۔ مگر ان لوگوں نے مباہلہ کا مطالبہ نہیں کیا۔ بلکہ اس کی جگہ یہ مطالبہ کیا کہ ایک آزاد کمیشن ہو جسکے سامنے وہ واقعات کو بیان کریں جن کی وجہ سے "خلیفہ" اس بات کا اہل نہیں رہا کہ وہ تخت خلافت پر متمکن رہے۔

تعلیم صبر کے خفیہ اور ظاہر نتائج اب دیکھئے صبر کی تعلیم کی ابتدائیاں کس طرح پر ہوتی ہیں۔ خود "دربار خلافت" سے ان لوگوں کے مقاطعہ کا حکم جاری ہوتا ہے۔ پھر وہ مقاطعہ کا حکم بھی ایسا سخت ہے کہ ان کے گھروں پر پہرے بٹھائے جاتے ہیں تا کہ وہ ان لوگوں کی رپورٹیں "دربار خلافت" میں پہنچائیں جو ان سے ملتے ہیں۔ حالانکہ جہاں تک ہمیں علم ہے انہوں نے اپنے اعتراضات کو شائع بھی نہیں کیا۔ ہاں خود خلیفہ کو کچھ لکھ دیا ہو تو علیحدہ بات ہے۔ ان کا مطالبہ صرف اس قدر تھا کہ ایک کمیشن تحقیقات کے لئے مقرر کیا جائے۔ اسکے سامنے وہ اپنے اعتراضات کو بیان کرینگے۔ ہاں اس قدر ضرور معلوم ہوتا تھا کہ وہ اعتراضات ایسے سخت تھے کہ اگر ثابت ہو جائیں تو خلیفہ کو معزول کرنا ضروری ہوگا۔

قادیانی صبر کی شہرت میں چار چاند لیکن صبر کی تعلیم تو قادیان میں برابر تئیس ۲۳ سال سے دی جا رہی ہے اور یہ جماعت دوسروں سے دکھ برداشت کرنے کی عادی ہو گئی ہے۔ اس کی عادت ہی نہیں رہی کہ کسی پر سختی کرے یا کسی کے خلاف ہاتھ اٹھائے یہ "خلیفہ" کی بھیڑیں ہیں جن کو دوسرے آ کر مار جاتے ہیں تو وہ سختی کے جواب میں بھی ہاتھ نہیں اٹھاتے۔ مقاطعہ کے "سرکاری حکم" کے ساتھ ہی جلسے اور تقریریں اور ریزولیوشن شروع ہو جاتے ہیں کہ ان معترضین نے ہمارے دلوں کو پاش کر دیا اور ان کے اعتراضات کی وجہ سے ہم میں اب صبر کی برداشت نہیں رہی۔ ادھر خطبوں میں بھی یہی رنگ آ جاتا ہے اور ان تمام باتوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ صبر کا ایک اور نمونہ قادیان میں قائم ہو جاتا ہے۔ یعنی فخر الدین پر قاتلانہ حملہ ہوتا ہے جس سے وہ جانبر نہیں ہو سکتا اور یوں قادیان کے صبر کی شہرت کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔

قادیانیوں کا دو قسم کا صبر جو شخص فوت ہو جائے اس کے کسی عیب کا ذکر اچھا نہیں۔ مگر واقعات کے رنگ میں مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے کہ فخر الدین مرحوم تئیس سال تک "خلیفہ" کے مخالفین کو جو کچھ کہتا رہا اور ان قاتلین میں

"پیغامیوں" کا صبر اول تھا سو اس سے کسی طرح کم نہ تھا جو گذشتہ ایک ماہ میں "خلیفہ" کے متعلق کہا گیا ہے۔ مگر "پیغامی" تو "دوزخ کی چلتی پھرتی آگ" ہوئے وہ کسی کی بات برداشت نہیں کر سکتے اور "خلیفہ" اور اسکی جماعت صبر کا کامل نمونہ ہوئے۔ اس لئے جو کچھ "پیغامیوں" نے تئیس ۲۳ سال تک برداشت کیا اسے قادیانی ایک ماہ کے لئے کس طرح برداشت کر سکتے تھے؟ ان میں سے ایک فرد نے اس کی زندگی کا خاتمہ کر کے اور چھ سات بچوں کو یتیم کر کے بتا دیا کہ صبر دکھانے کا وہ موقعہ ہوتا ہے جب قادیانیوں میں سے ایک شخص اپنے مخالفین کو برا کہے اور جب کسی قادیانی کو کوئی برا کہے تو اسکے لئے ہمارے ہاں دوسری قسم کا صبر ہے۔

کاش! "پیغامیوں" کے صبر کا نمونہ دیکھا ہوتا کاش کہ "پیغامیوں" کا نمونہ ہی دیکھا ہوتا کہ ان میں سے جب ایک شخص نے ان کے بڑے بڑے آدمیوں کو اعتراضات کا نشانہ بنایا اور گالیاں دیں اور ان کے دفتروں پر قفل تک لگا دئیے تو اس "دوزخ کی چلتی پھرتی آگ" نے اس کا مقاطعہ تک نہ کیا۔ بلکہ ان کے ڈاکٹر گالیاں کھا کر بھی اس کے بچوں کا علاج کرتے رہے اور ان میں سے کئی لوگ محض اس کی غربت پر رحم کر کے اس کی امداد کرتے رہے۔ پھر وہ ان کے جلسوں میں ان کی مسجد میں گالیوں سے بھرے ہوئے اشتہارات تقسیم کرتا رہا اور کسی نے اس کو اُف تک نہیں کیا۔ مگر یہ تو اس لئے ہوا کہ یہ لوگ مسیح موعود (مرزا) کی تعلیم سے منحرف ہو چکے ہیں۔ مسیح موعود (مرزا) کی تعلیم پر عمل کرنے والی جماعت کا وہ نمونہ ہے جو فخرالدین کے قتل میں ظاہر ہوا۔

قادیانیوں کی ایمانداری اب اس قاتلانہ حملہ پر جو صدا قادیان سے اٹھتی ہے اسے دیکھئے ان غلط بیانیوں کا یہاں ذکر کرنا مقصود نہیں جو قادیان کے پبلسٹی آفس کی طرف سے ہوئیں اور پھر جب ملزم کا بیان شائع ہو چکا اور ملزم نے اقبال کر لیا کہ حملہ کی ابتدا اسی کی طرف سے تھی تو قادیان کے "سرکاری گزٹ" میں بھی "خلیفہ" کی تحریر شائع ہو گئی کہ ہم کو بھی واقعہ کے تیسرے دن پتہ لگ گیا تھا کہ اصل معاملہ اس طرح نہ تھا جس طرح ہم نے اخبارات میں بھیجا تھا۔ مگر یہ نہ ہو سکا کہ اس پبلسٹی آفس سے اس پہلی غلط بیانی کی تردید کرا دیتے۔ حالانکہ اخلاقاً یہ ان کا پہلا فرض تھا۔ یہ تو خیر علیحدہ بات تھی۔ لیکن اب اعلان یہ کیا گیا ہے کہ آئندہ جو شخص مشتعل ہو کر قانون کو اپنے ہاتھ میں لیگا اور کسی معترض یا مخالف کی جان لیگا یا جان لینے کے لئے حملہ کریگا اسے جماعت سے خارج کر دیا جائیگا۔ لیکن جس شخص کا اپنا بیان ہے کہ اس نے مشتعل ہو کر حملہ کیا اس کے متعلق اب تک یہ اعلان نہیں کہ اسے بھی جماعت سے خارج کیا گیا ہے اور اب اس کا مقدمہ چلانے پر جماعت کا خرچ ہو رہا ہے یا اس کا ذاتی خرچ ہو رہا ہے۔

قادیانی جماعت کی عجیب وغریب "مظلومیت"

اور دوسری طرف جماعت قادیان کی مظلومیت کا اندازہ اس سے کرو کہ ارشاد ہوتا ہے:۔

"دبی ہوئی آہیں ملکوں کو برباد کر دیتی ہیں مگر جو
آہ نکل گئی ضائع ہو گئی"

تو یہ بھی شکر کا مقام ہے کہ اگر قادیانی جماعت کی ساری آہیں دبی ہی رہ جاتیں تو ملکوں کے ملک برباد ہو جاتے اور قادیانی جماعت کو چھوڑ کر ساری دنیا میں شاید قیامت ہی ہوتی۔ مرحوم فخرالدین اپنی جان دیکر خدا جانے کتنے ملکوں کو بچانے کا موجب ہو گیا۔ مگر قابل غور یہ ہے کہ ایک بیوہ اور چھ سات یتیم بچوں کی آہیں تو کوئی چیز نہیں آہیں تو صرف اس جماعت کی ملکوں کو برباد کرنیوالی ہیں جس کی کوریں اور ڈنڈے اور جاسوس چاروں طرف گشت لگا رہے ہیں اور جن کی سات ہزار کی جماعت کو تین چار معترضین سے مقابلہ آ پڑا ہے۔ اب وہ بچارے آہیں نہ بھریں تو اور کیا کریں۔

افسوسناک پست اخلاقی اور کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ کسی خطبہ یا کسی تحریر میں ایک لفظ تک ہمدردی کا ان یتیم بچوں اور بیوہ کے لئے نہیں۔ اخلاق کی اس پستی میں گرے ہوئے ہونے کے باوجود ادعا ہے کہ ہم ہی ساری دنیا کے اخلاق کے معلم ہیں اور ایسی "خلافت" کے مقابل پر چالیس کروڑ مسلمان ہیچ ہیں۔ کیا یہ وہ تقوی کا مقام جس پر مسیح موعود (مرزا) نے کھڑا کیا تھا؟ آپ تو مظلوم ہونے کے باوجود بھی جھک جانے کو کہتے ہیں اور یہاں ظالم ہو کر بھی لپیٹے ہی گئن گائے جاتے ہیں

خلیفہ صاحب کا فتوی کہ اصل محرک "پیغامی" ہیں

مگر یہ تو ابتدائے عشق والا معاملہ ہے ابھی ان لوگوں پر جنہوں نے کچھ الزامات لگائے ہیں یا لگاتا ہے ہیں کیا بس ہے۔ ہر شرارت جو قادیان کے خلاف اٹھے اس کی اصل جڑ تو "پیغامی" ہوتے ہیں۔ احرار کے فتنے میں بھی اصل جڑ یہی "پیغامی" تھے اور اب ان الزامات کے اصل ذمہ وار بھی وہی ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ قسمیں کھا کر کہیں کہ فخرالدین مرحوم یا شیخ عبدالرحمن مصری نے جو کچھ کیا اس کا ہمیں قبل از وقت علم تک نہ تھا۔ یہ فتوی کہ اس کے اصل محرک "پیغامی" ہیں اسی بارگاہ سے صادر ہو چکا ہے جو لا یسئل عما یفعل کی مصداق ہے۔ پس جب "خلیفہ" نے کہہ دیا کہ اس کا اصل موجب "پیغامی" ہیں تو قادیانی جماعت میں سے کون کافر ہے جو اس پر ایمان نہ لائے۔ یہاں کا تو کلمہ ہی ہے کہ جسے "خلیفہ" سچ کہے اسے سچ سمجھو اور جسے "خلیفہ" جھوٹ کہے اسے جھوٹ سمجھو

قتل کی دھمکی اس لئے اب ساری جماعت اس بات پر ایمان لائی ہے کہ شیخ عبدالرحمن مصری اور مرحوم فخرالدین کو جماعت لاہور نے اس کام کے لئے کھڑا کیا ہے اس لئے گردن زدنی تو یہ "پیغامی" ہیں۔ اس "دوزخ کی چلتی پھرتی آگ" کو بجھانا تو پہلے ہی ہر قادیانی کا فرض تھا۔ اب جب اس نے اتنا بڑا منصوبہ کھڑا کر دیا تو اس کے لئے بھی اپنے صبر کا کوئی نمونہ دکھانا چاہئے۔ چنانچہ اسی جماعت کا ایک شخص مجھے ایک خط لکھتا ہے اور صاف کہتا ہے کہ اس کا ذاتی خیال تو یہ تھا کہ "پیغام صلح" میں جو کچھ لکھا جاتا ہے اس کی ذمہ داری لکھنے والوں پر ہے۔ مگر اسکی جماعت نے اسے یقین دلا دیا ہے کہ اس ساری "مذاق مضحومت" کی تہ میں اور کریم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ تم میں اور کعب بن اشرف میں کوئی فرق نہیں اور تمہیں اسی انجام کے منتظر رہنا چاہئے جس کا

قتل کیا گیا تھا اسی طرح مجھے بھی قتل کیا جائیگا اور اسکے ساتھ ہی یہ بھی لکھتا ہے کہ یہی مضمون ڈاکٹر بشارت احمد اور سید محمد حسین شاہ صاحب کے لئے بھی ہے۔ یعنی انہیں بھی قتل کیا جائے گا۔

ہمیں صرف اللہ کی حفاظت پر بھروسہ ہے | یہ کچھ عجیب سی بات ہے کہ تینوں آدمی جن کا انتخاب اس شخص نے یا اس کی جماعت نے کیا ہے ساٹھ سال سے اوپر کے ہو چکے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اپنے مولیٰ سے ملنے کے لئے تیار ہے اگر ان میں سے کسی کے لئے یہ مقدر ہو کہ وہ اس دوسرے عالم میں شہادت کے دروازے سے داخل ہو تو اس سے بڑھ کر اور خوش قسمتی کیا ہو سکتی ہے۔ میں اس لکھنے والے اور اس جماعت کو یہ بھی اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ کم سے کم میں خلیفہ صاحب کی اس سنت پر عمل نہیں کرونگا کہ نماز با جماعت ہو رہی ہو تو آٹھ دس پہریدار ہر صف میں بے نماز کھڑے رہیں تاکہ کوئی قادیانی اس دھمکی کو پورا نہ کر دے اور نہ ہی اپنے ساتھ ساتھ پہریدار لئے پھروں گا جو تلواروں، ریوالوروں یا کلہاڑیوں سے مسلح ہوں۔ بلکہ اگر قادیانی جماعت کی اصلاح کے لئے میرا خون بکار ہے تو میں بخوشی اسکے لئے تیار ہوں۔ میرے دروازے پر پہریدار تک بھی نہیں ہوتا اور سیر میں کوئی محافظ ساتھ لیکر نکلنے کا عادی نہیں صرف اللہ تعالیٰ کی حفاظت پر بھروسہ رکھتا ہوں اور یہی حال میرے اور دوستوں کا ہے۔

ایک دریافت طلب امر | لیکن دریافت طلب یہ امر ہے کہ کیا ان نمونوں سے قادیانی جماعت کے صبر کا نمونہ قائم نہیں ہوا اور چوتھے کی ضرورت ہے تاکہ سب لوگ اس بات کے قائل ہو جائیں کہ "خلیفہ قادیان" کے پیرو کس قدر صبر کرنے والے ہیں اور ساری دنیا ان کے صبر کی تعریفوں سے بھر جائے۔

قادیانی اسلام اور پیغمبر اسلام کو الزامات کا مورد بنا رہے ہیں | مجھے افسوس ہے کہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) تو اسلام کو ہر اعتراض سے پاک کرنے کے لئے تشریف لائے تھے اور آج جنگ جلالی تحریک احمدیت کے متعلق یہی گمان رکھتے ہیں کہ یہ پیغمبر اسلام کو ہر الزام سے پاک کرنے کے درپے ہے۔ مگر کیا جماعت قادیان کا عمل اب اس کے خلاف نہیں اور وہ از سر نو اسلام اور محمد رسول اللہ صلعم کو ہر قسم کے الزامات کا مورد نہیں بنا رہے ہیں؟ مجھ میں اور کعب بن اشرف میں کوئی فرق نہیں اور میرا انجام وہی ہوگا۔ کیا اس کے صاف معنے یہ نہیں کہ محمد رسول اللہ صلعم نے کعب بن اشرف کو اس لئے قتل کرا دیا تھا کہ اس نے آپ کی شان میں کوئی گستاخی کا لفظ کہہ دیا تھا۔

کعب بن اشرف کے واقعہ قتل کی اصل حقیقت

واقعات یہ ہیں کہ مسلمانوں اور کافروں میں جنگ شروع ہو چکی تھی اور کعب بن اشرف نہ صرف دشمنان اسلام کے ساتھ ساز باز رکھتا تھا اور انہیں مسلمانوں پر چڑھائی کرنے کے لئے اکساتا تھا بلکہ اس نے قریش کے ساتھ استار کعبہ کے نیچے یہ معاہدہ کیا تھا کہ وہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کریگا اور اس نے ایک سازش بھی پیغمبر اسلام صلعم کو قتل کرنے کے لئے کی تھی اور یہ سب باتیں زرقانی میں صاف طور پر مذکور ہیں۔ اب مجھے کعب بن اشرف کے ساتھ ملانے کے یہ معنی ہیں کہ جس طرح یہاں حالت جنگ نہیں وہاں بھی حالت جنگ نہ تھی اور جس طرح قادیانی جماعت نے سنی سنائی باتوں کی بنا پر یہ خیال کر لیا ہے کہ میں ان کے "خلیفہ" کو گالیاں دیتا ہوں۔ کعب بن اشرف کا بھی اتنا ہی قصور تھا کہ وہ رسول اللہ صلعم کو برا کہتا تھا اور اسی کی وجہ سے اسے مروا دیا گیا۔ یہ گویا وہ الزام رسول اللہ صلعم پر وارد کرتا ہے جس سے احمدیت کا مقصد تھا کہ آپ کو پاک ثابت کیا جائے۔

قادیانیوں کا بہتان عظیم | باقی رہا میرا میاں محمود احمد صاحب کو گالیاں دینا یا یہ کہ مجھے ان سے کوئی ذاتی عناد ہے۔ یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے جتنا آسمان کے نیچے بولا جا سکتا ہے۔ ذاتی عناد ہونا تو ایسا امر ہے جس کا تعلق انسان کے دل سے ہے اور کوئی انسان دوسرے کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتا کہ اسے فلاں سے ذاتی عناد ہے جب تک کہ اس کے ہاتھ میں کوئی یقینی شہادت نہ ہو۔ انسان ایک دوسرے کو قتل بھی کر دیتے ہیں حالانکہ قتل کی تہ میں ذاتی عناد نہیں ہوتا۔ باقی رہا گالیاں دینا تو اب اس قادیانی ذہنیت کا میرے پاس کوئی علاج نہیں کہ میں ان کے کسی عقیدہ پر یا کسی خیال پر جرح کروں تو وہ بھی ان کے نزدیک گالیاں ہوتی ہیں۔ تازہ "الفضل" کو دیکھ لیا جائے (۲۱۔ اگست) میں نے کسی پچھلے خط میں صرف میاں صاحب کے اس خیال پر جرح کی تھی کہ خلیفہ پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ میں نے صرف یہ دکھایا تھا کہ یہ خیال غلط ہے۔ تاریخ اسلام اسکو سرتاپا غلط ٹھیراتی ہے۔ خلفائے راشدین میں سے کوئی اس کا حامی نہیں بلکہ حضرت ابوبکرؓ صاف فرماتے ہیں ان زغت فقوموني۔ حضرت عمرؓ پر بھری مجلسوں میں اعتراض ہوئے ہیں اور وہ کبھی نہیں کہتے کہ تم خلیفہ پر اعتراض نہیں کر سکتے ہاں اسلام کی تاریخ میں حسن بن صباح کی تعلیم یہ تھی کہ امام یا مرشد کی کسی بات پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے نہ کوئی وسوسہ دل میں اٹھنا چاہئے۔

قادیانی ذہنیت کا ایک شاہکار" | اب یہ ایک معمولی بحث تھی۔ مگر قادیانی ذہنیت دیکھئے۔ اس خط کے متعلق "الفضل" میں کیا لکھا ہے :۔

"مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین ڈلہوزی میں بستر مرض پر پڑے ہوئے اپنے خطوط میں جن خیالات کا اظہار کر رہے ہیں وہ نہایت ہی مکروہ اور حیا سوز ہیں۔ اہل پیغام اور ان کے امیر کی تبرا بازی گندہ دہنی بدزبانی اور الزام تراشی سے خوارج کا زمانہ ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے"

خوارج کی سب سے بڑی خصوصیت کے قادیانی حامل ہیں

خوارج کی سب سے بڑی خصوصیت تو یہی تھی کہ انہوں نے اسلام میں تکفیر کی بنیاد رکھی جس کے سب سے بڑے عامل آج قادیانی احباب ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ میرے اس خط میں سے کوئی ایک فقرہ ہی نکال کر دکھایا جائے جو "مکروہ" ہے یا "حیا سوز" ہے یا اس پر تبرا بازی، گندہ دہنی، بدزبانی کے الفاظ صادق

آتے ہیں۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس جماعت میں سے سچ کہنے کی صفت مفقود ہوتی جاتی ہے۔

قتل کی دھمکی مجھے اپنے فرائض سے نہیں روک سکتی

جھوٹا ہے وہ جو یہ کہتا ہے کہ مجھے میاں محمود احمد صاحب سے کوئی ذاتی عناد ہے۔ ہاں میں ان کے خیالات اور ان کے عقائد کا سخت مخالف ہوں۔ وہ جماعت کو ایک غلط راہ پر لے جارہے ہیں "خلافت" کا نام رکھ کر انہوں نے قادیان میں شرک کی بنیاد رکھ دی ہے۔ کیونکہ خلیفہ کو بالکل خدا کی طرح سمجھا جاتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلعم کی عزت کو مٹایا جارہا ہے کیونکہ نہ صرف ایک نئی نبوت اسکے مقابل پر کھڑی کردیگئی ہے۔ مقابل پر اس لئے کہ پہلی نبوت کو ماننے والے کل کے کل کافر قرار دیدیئے گئے، بلکہ خلافت کو بھی نبوت کا ہم پلہ بنادیا گیا ہے۔ ان خیالات کی تردید میں اپنا فرض سمجھتا ہوں اور کوئی قتل کی دھمکی مجھے اس سے روک نہیں سکتی۔

بے معنی اظہار غیظ و غضب | باقی رہا یہ کہ کسی نے میاں صاحب کو یزید سے مشابہت دیدی تو یہ کوئی گالی نہیں۔ یزید بھی تو اولو الامر میں سے تھا اور اب جب میاں صاحب صاف الفاظ میں فتویٰ دے چکے ہیں کہ اولو الامر کی اطاعت اسی طرح پر ضروری ہے جس طرح رسول کی۔ اور کہ اولو الامر پر کوئی اعتراض بھی نہیں ہوسکتا انہیں یہ بھی نہیں کہا سکتا کہ تم خدا اور اسکے رسول کے حکم کے خلاف کر رہے ہو اور کسی کو اسکے خلاف حرکت کرنے یا زبان کھولنے کا حق بھی حاصل نہیں تو یزید کی نجات تو خود ان کی اس تفسیر سے ہوگئی۔ اب تو امام حسین رض کی فکر کرنی چاہیئے اور انہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ دن رات ہمیں یزید سے مشابہت دیتے ہیں۔ پھر اگر کسی وقت کوئی شخص ترکی بہ ترکی جواب دیدے تو اس پر اس قدر اظہار غیظ کے کیا معنے؟ والسلام!

خاکسار محمد علی (۲۴ اگست ۱۹۳۶ء)

(منقول از پیغام صلح لاہور ۲۶ اگست ۱۹۳۶ء)

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید | یہ ممکن ہے کہ ایک شخص کی راست گوئی کا آپ نے کئی سال تک تجربہ کیا ہو۔ پھر بھی وہ جھوٹ بولے۔" (اہلحدیث، ۱۷ محرم)

تائید | ؎

بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تلک
ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمائینگے کیا

جناب مولانا صاحب! ان دور از کار باتوں سے کام نہیں چلیگا اور عقلی احتمالات و شبہات پیدا کر کے علم حدیث کو غیر معتبر و ناقابل عمل ہرگز ثابت نہیں کرسکیں گے تاوقتیکہ اپنے قول و دعوی کو مدلل و مبرہن نہ کریں۔ آپ علم اصول حدیث سے بالکل نابلد و بے خبر معلوم ہوتے ہیں اسی لئے راویان حدیث کے متعلق جرح موہوم و مظنون پیش کرنے اور قیاس ناروا سے اس سنگین عمارت کو گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ محدثین عظام کا یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جرح کسی راوی پر جب تک مفسر و مبین نہ ہو مقبول نہیں

ع ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

آپ کے اس مذکورہ جملہ کا علم حدیث پر کچھ بھی اثر نہیں پڑتا اور نہ کوئی محدث آپ کی جرح کی طرف التفات کرسکتا ہے ہاں آپ کے کلام کی جانب اس وقت شوق سے التفات کیا جائیگا جبکہ آپ صحیحین کی متصل مرفوع حدیثوں اور سنن کی صحیح حدیثوں کے رواۃ کو مجروح و ساقط الاعتبار ناقابل وثوق ثابت کریں یعنی جب تک کہ آپ اسماء الرجال کے تمام دفاتر کو غلط و کذب اور رجال اسانید کو ضعیف و متروک اور ناقابل وثوق ثابت نہ کردیں اس وقت تک آپ اپنے مدعا کے ثابت کرنے میں ہرگز کامیاب نہ ہونگے۔ کیا آپ کا ضمیر اس بات کے قبول و تصدیق کے لئے تیار ہوتا ہے کہ مثلاً امام یحیی ۴ بن سعید قطان۔ امام بخاری۔ امام مسلم۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن جریج۔ مجاہد۔ ضحاک۔ عکرمہ۔ اسحق بن راہویہ۔ امام ذہلی۔ ابن ابی شیبہ۔ ابن حبان۔ ابو عوانہ۔ حماد بن سلمہ۔ حماد بن زید وغیرہم رضی اللہ عنہم سب کے سب (نعوذ باللہ) جھوٹ بولتے تھے یا ممکن ہے کہ ان لوگوں نے حدیث رسول اللہ کی ترویج و اشاعت میں کذب و دروغگوئی کو روا رکھی ہو (حاشا وکلا) آپ کا قلب سلیم اس کو تسلیم کرے تو کرے لیکن ہمارا دل تو اسکی پرزور تردید و تکذیب کرتا ہے۔ اور ہم اس رائے کے ساتھ تنہا و منفرد نہیں ہیں بلکہ ایک عالم ہمارے ساتھ متفق و ہمنوا ہے اور مولانا حالی مرحوم بھی ہماری تائید میں رطب اللسان ہیں۔ ؎

گروہ ایک جویا تھا علم نبیؐ کا
لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا
کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا

کئے جرح و تعدیل کے وضع قانون
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں

اسی دھن میں آساں کیا ہر سفر کو
اسی شوق میں طے کیا بحر و بر کو
سنا خازن علم دیں جس بشر کو
لیا اس سے جاکر خبر اور اثر کو

پھر آپ اس کو پرکھا کسوٹی پہ رکھ کر
دیا اور کو خود مزا اس کا چکھ کر

کیا فاش راوی میں جو عیب پایا
مناقب کو چھانا مثالب کو تایا
مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا
ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا

طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ ملا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا

مسدس حالی کا محشی لکھتا ہے۔

"محدثین نے راویوں کے حالات بیان کرنے میں انصاف اور آزادی کا پورا پورا حق ادا کیا ہے۔ اگر پرہیزگاروں میں کوئی ذاتی عیب دیکھا اُسے ظاہر کردیا اور اگر فاسقوں میں کوئی خوبی پائی اسے بھی مخفی نہیں کیا حتی کہ مولوی اسلم صاحب اپنا ...

۴ بن معین۔ سفیان ثوری۔ سفیان بن عیینہ۔ امام مالک۔ امام شافعی۔ امام احمد بن حنبل۔ شعبہ۔ مسروق۔ زہری۔ سعید بن مسیب۔ یحیی۔

کتب منطق و فلسفہ

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب جھنڈے نگری)

میری گذارش فن معقولات سے متعلق ہے یہ فن کسی زمانہ میں علوم آلیہ کے طور پر تعلیم و تعلم میں داخل تھا جس کی اس عہد کے لحاظ سے ضرورت تھی۔ مگر بدنصیبی سے موجودہ وقت میں اس فن کو وہ عروج حاصل ہوا کہ بجائے علوم آلیہ کے علوم عالیہ کے مرتبہ پر پہنچ گیا نہیں بلکہ علوم عالیہ سے بھی اس کا درجہ کچھ زائد ہی نظر آئے گا۔

واقعات اور موجودہ وقت کے مدارس کے نصاب دونوں سے اس خیال کی تائید و تصدیق ہو سکتی ہے۔ جس کا جی چاہے مدرسوں کے نصاب کے مجموعی کتابوں پر نظر ڈال کر فیصلہ کرلے کہ اکثریت کس فن کی ہے پیچ ہے من احب شیئاً اکثر ذکرہ۔

اگر کہا جاوے اس کی بھی ضرورت اور فنون کی طرح ہے تو میں یہ عرض کرونگا کہ بلا شبہ اسلام کی خدمت کے لحاظ سے اس کو حسن لغیرہ کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے مگر حسن لذاتہ تو کبھی نہیں ہو سکتا۔ پس کیا وجہ ہے کہ منقولات شرعیہ کتب تفسیر وغیرہ حسن لذاتہ ہونے کے باوجود کتب معقولات کے ان ذخیروں کے سامنے جو نصاب نظامیہ میں داخل ہیں اقل قلیل کے مرتبہ پر ہیں علاوہ اس کے اسلام کی خدمت کے لحاظ سے منطق کو کوئی خاص ترجیح علوم آلیہ کے اور ضروری کتابوں پر نہیں ہے۔ پس یہ ترجیح بلا مرجح کیونکر معقول ہو سکتی ہے۔

علوم آلیہ کی ضروری فنون کی نسبت سردار جماعت اہلحدیث مولانا ابوالوفا مد ظلہ کا اس مضمون کا اقتباس پیش کرتا ہوں۔ جسکو مولانا نے "تعلیم ہلالی" کے عنوان سے لکھا ہے۔ فرماتے ہیں :-

"بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ تعلیم اسلام اسوقت اسلامی تربیت سے ... جاری کر رکھے ہیں۔ اس کو جواب دینے کے لئے عربی نصاب میں انگریزی و سنسکرت کا عنصر نہایت ضروری ہے اور کتب ادب میں بھی اضافہ کی ضرورت ہے۔ کتاب جمہرۃ الاشعار العرب ضرور داخل ہونی چاہئے۔ اسی طرح کتب حدیث شیعہ بھی اشد ضروری ہیں جن میں سے کم از کم اصول کلینی، تہذیب الاحکام ضروری تر ہیں۔ اسیطرح مڈل تک تعلیم بھی طلبائے عربی کیلئے ضروری ہے۔"

ظاہر ہے کہ مولانا کی رائے عالی علوم آلیہ کو وسیع قرار دینے کی نسبت ہے اور صرف یہی نہیں۔ بلکہ سنسکرت، انگریزی۔ کتب حدیث شیعہ۔ ادب کی انتہائی کتابیں موجودہ زمانہ کی ضرورت پر لحاظ رکھ کر منطق کی کتب شرح مطالع۔ تحریر کندیہ ملا حسن قاضی سے کئی گونہ ضروری ہیں۔

پس جب علوم آلیہ میں بہت سے فنون کی بلحاظ خدمت اسلام منطق سے زیادہ اشد حاجت ہے تو کیا وجہ ہے کہ طلبائے کرام اپنے فرض منصبی کا اور مجوزین نصاب علمائے عظام نکتہ شرعی کا مناسب لحاظ نہیں فرماتے۔ کلکم مسئول عن رعیتہ۔ کم از کم الہ آباد یونیورسٹی کے عالم کا نصاب بلحاظ منطق دیکھیں۔

طلبائے کرام ہی غور کرکے فرماویں کہ خدمت اسلام کے لحاظ سے دین یا دنیا میں معقولات کی کثرت کیا فائدہ رکھتی ہے؟ اور ان کی بے انتہا سعی و کاوش اپنے اندر کیا خاص نتائج رکھتی ہے؟ اس آیہ کریمہ سے خوف کریں الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا و ہم یحسبون انہم یحسنون صنعا۔

اس زمانہ کی یاد اب کیوں تازہ کریں جس میں زندگی وقف معقولات کی جاتی تھی۔ فوائد ابہیہ میں لکھا ہے کہ :-

شرح مطالع سولہ سولہ بار پڑھنے پر قناعت نہیں ہوئی جبلہ وطی ہوکر مصنف کے پاس پڑھنے جاتے

اصل بات یہ ہے کہ بقدر ضرورت منطق پڑھنا مقدمۃ الواجب واجبٌ کے اصول سے ضروری ہے باقی لغو۔

مولانا شبلی رح نے مکاتیب کے حصہ اول میں "قدر ضرورت" کی تشریح یوں کی ہے :-

حمد اللہ۔ رسائل ابن رشد۔ شرح ہدایت الحکمت

(مکاتیب صفحہ ۱۶۰)

مولانا ابوالکلام آزاد نے تذکرہ میں بقدر ضرورت منطق کی اجازت دی ہے۔ لکھتے ہیں :-

"میں یہ نہیں کہتا کہ اس تمام دفتر کو بالکل غرق مئے ناب کر دیا جاوے بلکہ مقصود یہ ہے کہ اس میں غلو، اغراق، انہماک نہ کیا جاوے کہ آلات کی بجائے مقصود بالذات بن جاوے۔"

(دیکھو حصہ اول صفحہ ۲۰۹)

اسی طرح مولانا ابوالوفاء مد ظلہ فرماتے ہیں کہ کتب منطق قطبی، سلم تک اور فلسفہ ہدیہ سعیدیہ جواہر عالیہ تک اکتفا و کافی سمجھی جاویں۔

(اخبار اہلحدیث ۲۶- مارچ ۱۹۳۲ء)

غلو و انہماک کو علماء متقدمین نے ناجائز لکھا ہے۔ امام سیوطی رح کا رسالہ "القول المشرق فی تحریم الاشتغال بالمنطق"۔ علامہ ابن تیمیہ رح کا رسالہ "الرد علی المنطق" امام غزالی رح کا رسالہ "تہافۃ الفلاسفہ"۔ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رح کا رسالہ "تفہیمات الٰہیہ" نواب صدیق حسن مرحوم کا "الدین الخالص" اس بارہ عدم جواز غلو میں کافی ہیں۔ خوف تطویل سے عبارتیں نقل نہیں کی ہیں۔ تفہیمات کی اصل عبارت سے تو عجیب عبرت حاصل ہوتی ہے۔ من شاء فلیرجع الیہا

تصدیق الحدیث

بیان الحق بجواب بلاغ الحق

(مجریہ از ۲۰۔ اگست ۱۹۳۶ء)

(۴)

گذشتہ ہفتے چند آیات پیش کرکے ثابت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلعم بحیثیت رسول قرآن مجید کے علاوہ بھی دینی حکم دینے کے مجاز تھے۔ آج ناظرین آگے پڑھیں۔

نیز گذشتہ تمہیدی نوٹ میں فقرہ "جو قرآن وحدیث والوں کو شامل ہیں" کی بجائے "جو قرآن وحدیث دونوں کو شامل ہیں" پڑھنا چاہئے۔ (مدیر)

اخوان یوسف ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں جس کا ثبوت ہمارے پاس قطعی ہے کہ منکرین حدیث کی جماعتیں چاہے کہیں کی ہوں قرآن مجید کے ساتھ اخوان یوسف کا سا برتاؤ کرتی ہیں۔ یہ بات بھی ہم اپنے خیال میں سچ کہتے ہیں (گو ہمارے احباب میں سے کوئی صاحب ہمارے اس خیال کے مخالف ہوں) کہ منکرین حدیث نبوی کے انکار پر ہمیں اتنا رنج نہیں ہوتا جتنا ان کی تفاسیر قرانیہ پر رنج ہوتا ہے کیونکہ وہ ہمارے نزدیک تحریفات کے درجے تک پہنچی ہوئی ہیں۔ حافظ محب الحق صاحب جب امرتسر منکرین حدیث کے جلسہ پر آئے تھے تو عند الملاقات میں نے ان سے کہا تھا کہ ان لوگوں نے اپنی ایک آنکھ (حدیث) بالکل بند کرلی ہے، دوسری آنکھ میں لوہے کی سلائیاں پھیر رہے ہیں۔ یعنی حدیث کا بالکل انکار کرچکے ہیں اور قرآن کو اپنی آراء کے تابع بنا رہے ہیں جس کا ذکر مولانا حالی کے اس شعر میں ہے

بس

رہا اہل تحقیق کے دل میں بل ہے
حدیثوں پہ چلنے میں دیں کا خلل ہے
ہر اک رائے قرآں کا نعم البدل ہے
فتاووں پہ بالکل مدار عمل ہے
قرآن اور سنت کا ہے نام باقی
خدا اور نبی سے نہیں کام باقی

آج ہم اس کی مثال حافظ محب الحق کی اسی کتاب سے دکھاتے ہیں کہ باوجود حافظ قرآن ومحقق زمان اور اہلقرآن ہونے کے قرآن مجید کی تفسیر بلکہ ترجمہ کرتے ہوئے بھی ان کا قلم لغزشیں کرتا ہے۔ مثلاً آیت مبارکہ

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ

حافظ صاحب اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:-

یعنی کہہ دو کہ آؤ میں وہ چیزیں تم کو سناؤں جو تمہارے رب نے حرام کی ہیں۔

(۱) ان لا تشرکوا الایہ (خدا کا) کسی کو شریک نہ کرنا یہ شرک حرام کیا گیا ہے۔

(۲) وَبِالْوَالِدَيْنِ الایہ (والدین کے ساتھ باحسان پیش آؤ) والدین کے ساتھ باحسان پیش نہ آنا حرام قرار دیا گیا۔

(۳) لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ الایہ۔ تنگدستی کے ڈر سے اولاد کو قتل نہ کرو کہ یہ حرام کیا گیا۔

(۴) لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ الایہ فحش اور بےحیائی کے قریب بھی نہ جاؤ ظاہر ہو یا باطن

(۵) لَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ الایہ یتیم کے مال کے نزدیک بھی نہ جاؤ ان نیک نیتی سے کوئی مضائقہ نہیں۔ مال یتیم کھانا حرام کیا گیا۔

(۶) أَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ الایہ۔ ناپ تول میں انصاف کرو۔ ناپ اور تول میں بےانصافی حرام ہے۔

(۷) وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ بولو تو انصاف سے بولو گرچہ کوئی تمہارا قرابت مند ہی کیوں نہ ہو۔ ناحق بولنا حرام ہے۔

(۸) وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا الایہ۔ اللہ کے عہد کو پورا کرتے رہو یہ ہے خدا کا عہد جس کو توڑنا حرام کیا گیا ہے وغیرہ

اہلحدیث ان سب نمبروں میں حرام کے لفظ سے ثابت ہوتا ہے کہ حافظ صاحب نے ان سب معمولات کو حرّم کا مفعول بہ بنایا ہے۔ بہت خوب! اب ہم پوچھتے ہیں کہ مفعول بہ ان لا تشرکوا بہ ہے۔ اس طریق سے کہ اَنْ اپنے مدخول کو مفرد کے حکم میں لے آتا ہے اور مفرد فاعل یا مفعول بن سکتا ہے۔ پس ان لا تشرکوا کی تقدیر عبارت نحوی قاعدے سے عدم الشرک ہوگی کیونکہ لا نہی اس میں داخل ہے۔ تو معنے یہ ہوئے کہ خدا نے تم پر عدم شرک حرام کیا ہے۔ جس چیز کا عدم حرام ہو اس کا اصل واجب یا کم از کم جائز ہوتا ہے۔ بقول آپ کے نتیجہ آیت کا یہ ہے کہ جو لوگ حافظ صاحب جیسے ساری عمر میں توحید کے پابند رہیں اور ایک ساعت بھی شرک نہ کریں ان کی بابت کہا جائیگا کہ انہوں نے حرام کا ارتکاب کیا۔ کیونکہ عدم شرک ان پر حرام تھا اور ساری عمر عدم شرک کرتے رہے لہذا وہ مرتکب حرام ہوئے اسی پر دوسرے مفعول احسانا کو عطف ڈالا گیا یعنی تم پر حرام کیا گیا ماں باپ سے احسان کرنا۔ لیکن لطف یہ ہے کہ حافظ صاحب لا تشرکوا میں لا کیا جانتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ شرک حرام کیا گیا اور احسانا پر لا کا لحاظ رکھتے ہیں کہ والدین سے احسان کے ساتھ پیش نہ آنا حرام قرار دیا گیا۔ اسی طرح باقی معمولات کو

قیاس کر لیجئے - کیا قرآن مجید کے مفصل و مبین ہونے کے یہی معنی ہیں - ہم تو ایسے ترجمے یا تفسیر کو اس شعر کا مصداق سمجھتے ہیں ؎

لطف پہ لطف ہے املاء میں مرے یار کے یار
حائے حطی سے گرح لکھتا ہے اور ھوز سے ھار

حافظ صاحب! آپ کے دوست اور ہم خیال مولوی احمد الدین امرتسری کی تحریروں میں جب کبھی صرفی نحوی غلطیاں بتائی گئیں - وہ تو اپنی زندگی میں خاموش رہے مگر اُن کے اتباع نے اُن کی بے علمی کا شاعرانہ طریق پر کھلے لفظوں میں اعتراف کیا چنانچہ لکھا ہے کہ :-

خواجہ (احمد الدین) مرحوم خاصانِ بارگاہ کی طرح رسمی اکتساب و تعلم کے منت کش نہ تھے - سکول میں صرف انٹرنس تک تعلیم پائی تھی، باقی تمام فضائل و معانی استعداد فطری مطالعۂ ذاتی یا دوسرے لفظوں میں براہِ راست استادِ ازل کے فیضانِ خاص کا نتیجہ تھے -

(بلاغ امرتسر بابت جنوری ۱۹۳۷ء صفحہ ۱۶)

شاعرانہ خیال ہم نے اس لئے کہا کہ یہ تحریر لکھنے والا شاعر ہے اور شاعروں کا اقرار اور اعتراف ناشروں جیسا نہیں ہوتا بلکہ اس میں بھی ایک خاص انداز ہوتا ہے

مثال کسی شہر میں ایک واعظ صاحب تھے جو شاعروں کی بہت ہجو کیا کرتے - عام لوگ اُن کو ولی اللہ (فرشتہ سیرت) سمجھتے تھے - مگر کسی شاعر کی نظر میں وہ کھٹکتے تھے - اس لئے اس نے ایک شعر میں واعظ صاحب کے حق میں اپنا مافی الضمیر یوں ظاہر کیا - ملاحظہ ہو ؎

واعظِ شہر کہ مردم ملکش مے خوانند
قول ما نیز ہمیں است کہ او مردم نیست

یعنی واعظ صاحب کو لوگ فرشتہ کہتے ہیں - ہم بھی اس امر پر متفق ہیں کہ وہ آدمی نہیں -

ٹھیک اسی طرح "بلاغ" کے مذکورہ مضمون نویس نے اس امر کا اعتراف کیا کہ خواجہ احمد الدین صاحب متوفی پڑھے لکھے آدمی نہ تھے - رہا یہ کہ وہ خاصانِ خدا سے تھے یا افلاطون کی جماعت اشراقیہ سے تھے ان کی بابت ہم نہیں کہہ سکتے ؎

مِنْهُمَا مِنْهُ رَبِّيْ لَا يَغِيْلُ رَبِّيْ وَلَا يَنْسٰى

جناب حافظ محب الحق صاحب ہم نہیں جانتے کہ آپ یا آپ کے احباب اس قسم کی صرفی نحوی غلطیوں کے جواب میں وہی عذر کریں گے جو امرتسری معاصر کے احباب نے کیا ہے یا کچھ اور جواب دینگے - بہرحال ہم منتظر ہیں کہ آپ جو جواب دینگے ہم بھی اس کی تصدیق کر دیں گے - بقول امیر خسروؒ ؎

بروز حشر گر پرسند خسرو را چرا کشتی
چہ خواہی گفت قربانت شوم تا من ہماں گویم

اطلاع ناظرین میں سے کسی صاحب کو آیت زیر بحث (قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ الآیہ) کا صحیح مطلب معلوم کرنا ہو تو "تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن" ملاحظہ کریں - جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حَرَّمَ بمعنی قضٰی ہے - (للہ الحمد!)

مفصل جواب

ناظرین کرام! مفصل جواب سے پہلے کتاب "بلاغ الحق" کی فہرست مضامین ملاحظہ فرمائیں :-

فہرست مضامین کتاب بلاغ الحق

(باقی آیندہ)

فتاویٰ

قارئین فتویٰ ۱۹۰ مندرجہ اخبار "اہلحدیث" بابت ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے فتویٰ (عدم جواز اخصاء بہائم) کی موید حدیث صحیح مرفوع بھی موجود ہے جو خود انہیں سے مروی بھی ہے اور وہ یہ ہے۔ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن صبر الروح وعن اخصاء البہائم نہیا شدیداً اخرجہ البزار باسناد صحیح ذکرہ الشوکانی فی النیل واخرجہ ایضا البیہقی فی سننہ الکبری۔

نیز حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی موید ہے عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اخصاء الخیل والبہائم ثم قال ابن عمر رض فیہا نماء الخلق۔ رواہ احمد والطحاوی باسناد ضعیف مزید تحقیق وتفصیل کے لئے حضرت شیخنا و مولانا محمد عبد الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ "ارشاد الہائم الی حکم خصاء البہائم" یا تحفۃ الاحوذی ص ۱۶۵ ج ۲ شرح ترمذی شریف ملاحظہ کرنی چاہئے۔

کتبہ (حکیم) عبد السلام عفی عنہ از مبارک پور۔ اعظم گڈھ (۳ جمادی الاخری ۱۳۵۵ھ)

س ۲۴۰ } زید ایک مالدار شخص ہے۔ اپنی قمیض کی آستین کہنیوں سے اوپر تک رکھتا ہے اور ایسی قمیض میں کہنیوں تک کھلی ہوئی ہاتھوں سے نماز عموماً پڑھتا ہے بکر کہتا ہے کہ کہنیوں تک برہنہ ہاتھوں کو رکھ کر نماز ادا نہیں ہوتی۔ زید کہتا ہے کہ نماز میں کہنیوں تک کھلی ہونے سے کوئی نقص نہیں آتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کہنیوں تک کھلے ہوئے ہاتھ رکھ کر نماز صحیح طریقہ پر ادا ہو جاتی ہے یا نہیں۔ اس کی بابت شریعت اسلامیہ کا جو حکم ہو تحریر فرمایا جاوے۔

(سائل:۔ حامد انصاری بریلی)

ج ۲۴۰ } کہنیوں کے برہنہ رہنے سے نماز میں خلل نہیں آتا۔ کندھوں کے متعلق حکم آیا ہے جس کے کندھے پر کوئی کپڑا نہ ہو اس کی نماز نہیں ہوتی۔

س ۲۴۱ } ایک عورت کی اپنے خاوند کے ساتھ بدسلوکی ہو گئی اور وہ اپنے خاوند کے گھر سے والدین کے ہاں آگئی۔ جس کو آئی ہوئی وصہ تقریبًا چار پانچ سال کا گذر چکا ہے۔ جس کے متعلق اس کے خاوند کو بلا کر کہا گیا کہ تیری اپنی عورت کے ساتھ صلح کرائی جاوے اور تو اپنی عورت کو اپنے گھر آباد کر۔ لیکن اس نے بروئے پنچائت جواب دیا کہ آپ تو صلح کہتے ہیں میں تو اس کو دیکھنا بھی نہیں چاہتا اور نہ ہی اپنے گھر آباد کروں گا۔ خواہ کچھ بھی ہو۔ ہرگز ہرگز میں اس کو آباد نہیں کروں گا۔ اس بات کو ہوئے عرصہ تقریبًا پانچ یا چھ سال کا گذر چکا ہے۔ کیا یہ عورت کسی جگہ اپنا نکاح کر سکتی ہے اور شریعت اسکو اجازت دیتی ہے؟

ج ۲۴۱ } خاوند کا یہ کہنا کہ "میں اپنی منکوحہ کو دیکھنا بھی نہیں چاہتا اور میں اس کو ہرگز ہرگز آباد نہیں کرونگا" یہ طلاق کنائی ہے۔ ان الفاظ کو کہے چھ سال گذر چکے ہیں۔ جیسا کہ سوال میں درج ہے تو عدت گزر چکی ہے اور طلاق بائنہ ہو چکی ہے۔ اس لئے عورت جہاں چاہے نکاح ثانی کر سکتی ہے بشرطیکہ الفاظ مذکورہ کے گواہ موجود ہوں۔

س ۲۴۲ } زن و شوہر میں آپس میں کچھ جھگڑا ہوا اور اس جھگڑے نے انتہائی ناگواری کی صورت اختیار کر لی۔ بحالت غصہ شوہر کی زبان سے غیر اختیاری حالت میں اور بغیر کسی ارادہ کے تین تین طلاق کے الفاظ نکل گئے۔ غصہ فرو ہو جانے کے بعد اُس کو اپنے الفاظ کا احساس ہوا۔ اس پر وہ بہت نادم ہے۔ اور اس واقعہ کو قریب ایک ہفتہ ہوا۔ میاں بیوی دونوں ایک ہی گھر میں رہتے ہیں۔ جواب حدیث کی رو سے دیا جاوے۔

ج ۲۴۲ } مجلس واحد میں تین طلاقیں محدثین کے نزدیک ایک طلاق رجعی کے حکم میں ہیں۔ حدیث ابن عباس کان الطلاق علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر رضی اللہ عنہ و سنتین من خلافۃ عمر رضی اللہ عنہ طلاق الثلاث واحدۃ۔ (مسلم) واللہ اعلم!

سوالات قاسمیہ

س ۲۴۳ } اہلحدیث ۳۰ جولائی ۱۹۳۶ء میں عنوان "ابلاغ افترا اور بہتان" بسلسلہ مضمون میں یہ فقرہ کہ محدثین کرام نے کذب اور افترا سے اتنا احتیاط کیا ہے…. وغیرہ۔ میرے خیال میں یہ دعویٰ صحیح نہیں یہ امر مسلم اور ناقابل انکار ہے کہ کتب حدیث میں ذخیرہ ضعیف اور موضوعات کا موجود ہے جکو حدیث نبوی سے موسوم کرنا غلطی ہے۔ افترا اور کذب کذب میں کسی کی مدد کرنا بھی خود تعاون علی الاثم ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ محدثین نے باوجود عالم ہونے کے ضعیف حدیثوں کا اندراج کیوں کیا۔ اس کا جواب دینا مقلدین محدثین کے ذمہ ہے۔ مسلمانوں میں تفرق پیدا کی۔ رحمہم اللہ! (شیخ قاسم علی اوورسیر پنشنر لدھیانوی)

ج ۲۴۳ } آپ تعاقب کرنے سے پہلے جواب پر غور کر لیا کریں محدثین کرام نے جب احادیث موضوعہ ضعیفہ وغیرہ کو الگ کر دیا پھر کذب کی آمیزش کہاں رہی۔ آپ کبھی سرکاری دواخانہ میں جاکر دیکھیں زہریلی دواؤں پر پائزن (زہر) لکھا ہوا ہوتا ہے تاکہ دوسری ادویہ سے امتیاز ہو سکے اسی طرح محدثین نے احادیث رسول اور غیر احادیث میں امتیاز کرنے کے لئے یہ طریقہ ایجاد کیا ہے۔ رہا یہ کہ انکو معدوم کیوں نہیں کیا۔ یہ ان کے بس کی بات نہ تھی کیونکہ وہ دنیائے اسلام میں پھیل چکی تھیں ممکن تھا کسی منکر حدیث کے ہاتھ میں آجاتیں تو ان کی آڑ میں احادیث صحاح پر بھی حرف گیری کرتا۔ جس کی مثال قرآن مجید میں ملتی ہے۔ فرعون کا مقولہ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ نقل کر کے اس کی تردید کر دی۔ یہی مثال صحاح کے ساتھ مشتبہ کی ہے۔ آپ سوال کرنے میں جلدی نہ کیا کریں کیونکہ آپ کے سوالوں سے منکرین حدیث خوشی سے بغلیں بجاتے ہیں۔ (باقی)

متفرقات

اعوان وانصار "اہلحدیث" کو پھر توجہ دلائی جاتی ہے کہ اخبار کی توسیع اشاعت کے لئے ہمہ تن مصروف ہوکر کوشش کریں اور توحید وسنت کی صدا کو جس قدر بلند کرسکیں کریں۔ زمانہ حاضرہ میں جبکہ حق وصداقت کی آواز کو پست کرنے کے لئے مخالفین نہایت سرگرمی سے کوشاں ہیں تو اہل حق کو ان کے مقابلے میں زیادہ تندہی کے ساتھ تبلیغ کرنی چاہئے۔

شکریہ مندرجہ ذیل حضرات نے "اہلحدیث" کے لئے نئے خریدار بنائے ہیں۔ ان کی اس عنایت فرمائی کے ہم نہایت مشکور وممنون ہیں:-

(۱) حکیم فیروزالدین صاحب مانگٹ (۲) مولوی ابوالقاسم صاحب صدیقی (۳) حکیم عبدالرحیم صاحب نظام آباد۔ (۴) سید عبدالغفار صاحب رضوی ۳ خریدار۔ (۵) حکیم عبدالسمیع صاحب مبارک پور (۶) نعل محمد عبداللطیف صاحب بمبئی۔

قبول اسلام مولوی حکیم عبدالخالق صاحب ساکن پتوکے ضلع لاہور کے ہاتھ پر ایک اچھوت خاندان (تین مرد۔ ایک عورت) مسلمان ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے۔ (نائب سکرٹری انجمن اصلاح المسلمین پتوکے)

اہل حدیث پنشنروں کے سلسلہ میں شہر کامٹی صوبہ سی پی سے مندرجہ ذیل اصحاب کے نام وصول ہوئے ہیں۔ دیگر احباب بھی اپنے اپنے مقامات سے پنشنرز وریٹائرڈ حضرات کے نام (جو دینی خدمت کرنی چاہیں) بہت جلد ارسال کردیں تاکہ کام شروع کیا جائے۔

مخاطب اول اس خطاب کے اہل پنجاب ہیں۔

(۱) محمد عبدالخالق صاحب تحصیلدار (۲) بابو محمد عبدالمجیب (۳) منشی محمد اسماعیل (۴) نانگ محمد عبدالغفار۔ (۵) ماسٹر شیخ حسین صاحب ربانی۔

بنارس میں امام مہدی مولانا ابوالقاسم صاحب لکھتے ہیں:۔ آج تک تو پنجاب میں مسیح اور مہدی پیدا ہوتے تھے اب بنارس میں بھی ایک شخص مہدویت کا مدعی پیدا ہوا ہے:۔ موصوف کو اطلاع ہے ایسے مہدی تو معمولی ہیں ہمارے ہاں ایک ایسا شخص پیدا ہوا ہے جو بقول خود سارے ہندی مسلمانوں کا "امام زمان" ہے۔ جس کا رات دن یہ بڑا شغل ہے کہ افسروں کی کوٹھیوں پر اپنی خدمات پیش کرکے صلہ چاہتا ہے حالانکہ نام میں خاکساری داخل ہے۔ صدق اللہ لٰكِنَّهٗ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ۔

فتنہ جدیدہ فرو ہوگیا بنارس کی پولیس کی مساعی سے مقامی نزاع فرو ہوگئی اور اہل حدیثوں کو امن وامان حاصل ہوا۔ الحمد للہ! (نامہ نگار)

تہذیب البیان کا قیام طلبائے مدرسہ فتحپوری دہلی نے انجمن تہذیب البیان قائم کی ہے۔ جس کی غرض وغائت طلباء کو فن تقریر وتحریر سے بہرہ ور کرنا ہے۔ انجمن کے سرپرست مولانا فخرالحسن مدرس مدرسہ مذکور اور عبدالحلیم عارف پرتاب گڈھی ناظم مقرر ہوئے ہیں۔ (راقم سیکرٹری)

آخری فیصلہ پر مباحثہ ابھی تک ضلع پرتاب گڈھ اس ناپاک فتنہ (مرزائیت) سے محفوظ ہے لیکن اس سال سے یہ فتنہ وہاں بھی شروع ہوگیا ہے۔ ایک قادیانی کپڑے کی تجارت کے سلسلے میں آیا ہوا تھا اور ساتھ ہی اپنے مذہب کی اشاعت اور مفت کتابیں بھی تقسیم کیا کرتا تھا۔ ۱۷۔۱۸ جون کو پریوانائن پور میں سالانہ جلسہ ہونے والا تھا سیف وقمر کی آمد تھی۔ وہ قادیانی آکر تمام لوگوں سے کہا کرتا تھا کہ میں مناظرہ کرونگا چنانچہ جلسہ کے دوسرے روز رات کو مباحثہ "آخری فیصلہ" پر ہوا۔ مولانا قمر اپنی خداداد ذہانت وفطانت سے وہ منہ توڑ جواب دیا کہ وہ بالکل خاموش ہوگیا اور نہایت بری طرح شکست کھائی اور اس نے زبان حال سے اقرار کرلیا کہ مرزا جھوٹا اور کذاب تھا۔

(راقم محمد پریوانی پرتاب گڈھ)

دعائے صحت شیخ عبدالعزیز صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر راولپنڈی جو مخلص اہل حدیث ہیں تین ماہ سے بیمار ہیں بخار کے علاوہ اور بھی چند تکالیف ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (ابوالوفاء)

ایضاً مولانا عبدالجبیر صاحب صادق پور پٹنہ بھی ہنوز علیل ہیں۔ ان کی صحت کیلئے دعا کریں۔ (محمد ہارون)

اللھم اشفہ بشفائك وداوہ بدوائك

مضامین آمدہ محمد عبدالعزیز صاحب۔ عبداللطیف صاحب۔ مولوی ابومسعود صاحب قمر۔ محمد عیسیٰ صاحب۔ محمد علی صاحب۔ ملک ہدایت اللہ صاحب۔ مستری عبدالعزیز صاحب ناگی۔ ڈاکٹر محمد حسن صاحب۔ حکیم محمد احمد صاحب۔

غیر مقبولہ اپنی سرگذشت۔ جذبات سلیم۔ یاد رفتگان۔ خطاب بہ مسلم۔ قرآن شریف کی بے حرمتی۔ بے ثباتی عالم۔

یاد رفتگان (۱) میری خالہ ۱۰۔ اگست کو انتقال کرگئیں۔ پیشتر ازیں چند یوم قبل ان کی ہمشیرہ بھی فوت ہوچکی ہیں۔ انا للہ۔ (محمود الحسن از لکھنؤ) (۲) میرا لڑکا محمد امین صدیقی فوت ہوگیا۔ انا للہ! محمد ابوالقاسم خالد صدیقی از بیانت ضلع بالاسور) (۳) میرے دو عزیز دوست محمد عمر ڈرائیور و زاہد حسین انتقال کرگئے۔ انا للہ! دونوں مخلص اہل حدیث تھے۔ راقم محمد ابوالخیر پریوانائن پور (۴) بنارس کے پرانے اہل حدیث عالم مولوی محمد سخاوت حسین صاحب اور ایک اور عالم ومولوی حکیم محمد یٰسین صاحب کے فرزند حافظ عثمان صاحب فوت ہوگئے انا للہ (نامہ نگار از بنارس) (۵) شیخ عبدالعزیز صاحب سابق منیجر اخبار وکیل امرتسر کی ہمشیرہ صاحبہ انتقال کرگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (محمد عمر کاتب امرتسر)

ناظرین کرام! مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھم وارحمھم

تبادلہ میرا تبادلہ لکھنؤ سے بریلی ہوگیا ہے۔ احباب کرام مطلع رہیں۔

(بابو عبدالکریم میر منشی کلرک سپلائی ڈپو۔ بریلی)

ضرورت دعا ناظرین بارش کے لئے دعا کریں خدا ہمارے گناہوں کو معاف کرے۔ (ایک کسان پنجاب)

(حاشیہ میں: [illegible] نامہ نگار ... [illegible])

ملکی مطلع

بلدیہ امرتسر کی غفلت اور مہربانی

قابل توجہ وزیر صاحب بلدیات پنجاب

ہم اپنے شہر کی میونسپل کمیٹی کی بابت اتنا لکھ چکے ہیں کہ اب جی نہیں چاہتا کہ کچھ اور لکھیں کیونکہ ہاں کچھ شنوائی ہی نہیں۔ ہمارا خیال تھا کہ نئے آئین کے ماتحت جو حکومت قائم ہوئی ہے اس میں ضرور ہماری تکالیف شہری کو رفع کرنے کی کوشش کی جائے گی مگر ہمارا یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ اس سے پہلے ہم نے سمجھا تھا کہ لاہور کی میونسپلٹی کے ٹوٹ جانے سے ہمارے شہر کی میونسپلٹی بیدار ہو کر اپنے فرائض کو سمجھی چنانچہ ہم نے اس موقعہ پر میونسپلٹی امرتسر کو متنبہ بھی کیا تھا مگر صدائے برنخاست والا معاملہ ہوا۔ شہر کی سڑکیں ٹوٹی پڑی ہیں، صفائی کا صفایا ہے (صفائی کے متعلق ہم آیندہ ترتیب وار لکھیں گے)۔ عورتوں کے مخصوص علاج کے لئے کوئی انتظام نہیں۔ ڈھاب کھٹیکاں میں لیڈی وائسرائے سے زنانہ ہسپتال کا پتھر نصب کیا تھا۔ جس پر آج بیس سال کا طویل عرصہ گزر گیا ہے۔ بجائے ہسپتال بننے کے وہ چبوترہ بھی اڑ گیا۔ لیڈی وائسرائے کے کام کی جب یہ قدر کی گئی تو ہم غریب رعایا کی کون سنے۔

ہم نے تاریخ ہند میں پڑھا ہے کہ لنکا میں ایک مہاپرش کنبھ کرن نامی رہتا تھا جو چھ مہینے سویا کرتا تھا۔ مگر ہماری کمیٹی ساری عمر سوتی ہے نہ علاکمیٹی اپنے فرائض کو سمجھتا ہے نہ ممبران کو کچھ فرض ہے۔ زمین ہسپتال کے لئے تعلق ہے حکومت کی طرف سے ہسپتال کی ضرورت بھی محسوس کی گئی۔ لیڈی وائسرائے خود آکر ہسپتال کا پتھر لگا گئیں مگر کمیٹی نے آج تک توجہ نہیں کی۔

ہم جناب دیوان سکھانند صاحب کی معرفت وزیر صاحب بلدیات پنجاب اور گورنر صوبہ پنجاب سے دریافت کرتے ہیں کہ جس وقت لیڈی وائسرائے نے اس ہسپتال کا بنیادی پتھر رکھا تھا اس وقت ہسپتال کی ضرورت تھی یا نہیں؟ اگر اس وقت ضرورت تھی اور واقعی تھی تو بیس سال کے عرصے میں اسے پورا کیوں نہیں کیا گیا اور اگر ضرورت نہیں تو لیڈی وائسرائے کا لگایا ہوا پتھر کیوں نہیں اٹھا دیا جاتا اور وہ زمین (جو بڑا وسیع قطعہ ہے) نیلام کر کے کمیٹی اپنے کسی غیر ضروری کام میں کیوں صرف نہیں کرتی۔

سنا ہے کہ کمیٹی نے پانچ لاکھ روپیہ گورنمنٹ سے قرض لیا ہے تاکہ شہری سڑکوں کی مرمت کرائی جائے۔ ہمیں خطرہ ہے کہ یہ پانچ لاکھ روپیہ بھی اس سوا چار لاکھ روپے کی طرح (جو برساتی نالے پر خرچ ہوا تھا) یونہی بیکار ضائع نہ جائے۔ کمیٹی کے عدم ادائیگی فرائض کے متعلق ہمارے پاس بہت سی شکایات ہیں۔ وزیر صاحب بلدیات اگر کبھی دورہ پر امرتسر تشریف لائیں تو ہم انہیں سنائیں۔

ہاں بڑی مہربانی کمیٹی نے اہل شہر پر یہ کی ہے کہ شہر کے اردگرد باغوں میں متعدد ریڈیو لگا دئیے ہیں۔ جن میں دلفریبی کے سامان از قسم گانا بجانا وغیرہ مہیا کئے جاتے ہیں۔ کیا کمیٹی کے ممبران یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ایسا کرنے سے اپنے فرائض سے سبکدوش ہو جائیں گے؟ ہرگز نہیں۔ لطف یہ ہے کہ بعض ریڈیو ایسے باغوں میں لگے ہیں جن میں گندے نالے کے بدبو کی وجہ سے کھڑا ہونا بھی مشکل ہے۔ بدبو کا انتظام تو کچھ بھی نہیں کیا گیا مگر ریڈیو لگا دئیے ہیں تاکہ لوگ اس مزے میں آکر دماغ کو معطر کریں۔

جب ڈاکٹر گوکل چند نارنگ صاحب سابق وزیر بلدیات دورہ کرتے ہوئے امرتسر تشریف لائے تو ان کو جہاں ایڈریس دیا گیا تھا سب ممبران کمیٹی اس وقت حاضر تھے۔ ہم نے اس موقعہ پر بھی صفائی کی شکایت کی تھی جس کو موصوف نے صحیح سمجھا تھا مگر علاج کچھ نہیں کیا لیکن اب زمانہ بدل گیا ہے۔ اب حکومت صحیح معنے میں دیسیوں کے ہاتھ میں آگئی ہے اس لئے ہماری امید بے جا نہیں۔ اگر ہم یہ توقع رکھیں کہ ہمارے نوجوان وزیر بلدیات، بلدیات کی اصلاح پر توجہ کریں گے۔

توجہ کی صورت سابق وزیر بلدیات نے بلدیات کی اصلاح کے لئے عہدہ اگزیکٹو افسر تجویز فرمایا تھا جو مفید تو ہے مگر موصوف سے تھوڑی سی کمی رہ گئی جس کی بابت ہم موجودہ وزیر بلدیات کو توجہ دلاتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ غور فرمائیں گے۔ اگزیکٹو افسر چاہے کتنا ہی کارکن ہو ممبروں کے انتخاب سے اس کا مقرر ہونا کسی سے مخفی نہیں۔ اسی لئے اس کو ممبروں کا لحاظ کرنا پڑتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ممبر چاہے کسی پارٹی کے ہوں اپنی اغراض کے ماتحت اپنے حسب منشا کسی کو اس کام کے لئے منتخب کر لیں۔ غرض اس کی تہ میں جو انتظامی خرابیاں ہیں وہ کسی مدبر سے مخفی نہیں۔

اس لئے ہمارے خیال میں اگزیکٹو افسر گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہونا چاہئے۔ افسر ایسا ہو جو سمجھ دار ہو، کارکن اور آزمودہ کار ہو۔ اس کی معیاد دو تین سال سے زیادہ نہ ہو۔ پھر دیکھئے کہاں تک اصلاح ہو سکتی ہے۔

یہ ہے مختصر گذارش جو اہل شہر کی طرف سے اپنے نوجوان وزیر بلدیات کی خدمت میں پیش کر کے امید قبولیت رکھتے ہیں۔

ریاست جموں کشمیر میں گائے کا جھگڑا

تا دم تحریر ریاست کشمیر کی طرف سے کوئی دل خوش کن آواز نہیں آئی حکومت کشمیر ہندؤں کے جوش و خروش پر متوجہ نہیں ہوئی ... مسلمانوں سے کوئی ہمدردی ... شریعت کی ... تعلیم ...

ارشاد ہے :- من ابتلی ببلیتین فلیختر اهونهما
جو کوئی دو بلاؤں میں گھر جائے اُن میں آسان تر اختیار کرے

یہ ایک حکیمانہ تعلیم ہے جو ہر انسان کو انفرادی اور اجتماعی طور پر ملحوظ رکھنی چاہئے۔

ریاست کشمیر کے سامنے اس وقت دو بلائیں ہیں ہندوؤں کی موجودہ شورش اور مسلمانوں کی طرف سے آیندہ شورش کا خطرہ۔ ریاست میں ہندو پچیس۲۵ فیصدی ہیں اور مسلمان ساری ریاست میں پچھتر۷۵ فیصدی ہندوؤں کا تقاضا نہ صرف برطانوی ہند بلکہ کل دنیا کے قوانین کے خلاف ہے۔ کیونکہ ہندو گائے کے ذبح پر دس سال قید کی سزا چاہتے ہیں۔ مسلمان اسکو ہندوستان کے انگریزی قانون کے ماتحت ایک مباح امر قرار دینا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہندوؤں کی شورش حکومت کشمیر کے نزدیک بہ نسبت مسلمانوں کی خواہش کے آسان ہے۔ اس لئے مہاراجہ کشمیر نے تو بذاتہ اس میں دخل نہیں دیا۔ وزرائے ریاست نے بھی ہندو لیڈروں کے مطالبات کو نامنظور کر دیا۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ اس روشنی کے زمانہ میں یہ ملک اندھیر نگری کیوں ہے۔ ایک حیوان کے مارنے پر دس سال قید با مشقت کی سزا دینا تاریخ دنیا میں کہیں اس کی مثال نہیں ملتی۔

مذہبی نقطۂ نگاہ سے تو ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ بالکل بے ثبوت بات ہے۔ ہم یہ مشورہ نہیں دیتے اور نہ کوئی دے سکتا ہے کہ جو غذا ہم کھائیں وہی سب لوگ کھائیں۔ لیکن اتنا تو کہہ سکتے ہیں کہ پنجاب کی یہ اخلاقی ضرب المثل (کہاوت) بالکل صحیح ہے۔ ع

کھائیے من بھاوندا۔ پہنئے جگ بھاوندا

یعنی کھانا وہ چیز جو دل کو پسند ہو اور پہننا وہ چیز جو دیکھنے والے کو اچھی معلوم ہو۔

عرصہ ہوا ہم نے اس امر پر بھی اظہار رائے کیا تھا کہ حکومت کشمیر میں یہ قانون کیوں روا رکھا گیا کہ "کاستی کے روز کوئی قصائی بکرا بھی ذبح نہ کرے"۔ کیا یہ قانون مذہب میں جبر نہیں ہے۔ افسوس ہندو مسلم متحدہ اخباروں پر ہے جو اس قسم کے قوانین کو برطانوی ہند میں تو ظلم سے تعبیر کرتے ہیں مگر ریاست کشمیر وغیرہ (ہندووانہ ریاستوں میں) محض قوم پرستی کی بنا پر پسند کرتے ہیں۔ کیا یہ ظالمانہ حمایت ان کو کمتی دلا دیگی؟

خدا اس شورش کا انجام بخیر کرے۔

آج کل تو اس قسم کی شورش سارے پنجاب میں پھیل رہی ہے، جس کی بنا "مذبح لاہور" ہے۔ جسے گورنمنٹ اپنی فوجی ضروریات کے لئے تعمیر کروا رہی ہے۔ ہندو اس کو بڑی اہمیت دیکر ہڑتالیں کر رہے ہیں اور جلوس نکال رہے ہیں اور حکومت کے افسروں کا نام لے لے کر "بیڑا غرق" کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ دیکھیں اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔ ؎

خدا شرّے برانگیزد کہ در آں خیر ما باشد

جمعیۃ العلما اور اخبار انقلاب

ناظم صاحب جمعیۃ العلماء ہند نے اپنی قدیمہ روایات کے مطابق مسلمانوں کو اسلامی شیرازہ بندی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس پر اخبار انقلاب لاہور نے کچھ نکتہ چینی کی ہے۔ چونکہ جمعیۃ العلماء کی ابتداء سے آج تک میں بھی اس کا انتظامی ممبر رہا ہوں۔ اور جس امر پر گفتگو چلی ہے مجھے اس کی پوری واقفیت ہے۔ مگر اخبار الجمعیۃ دہلی جو جمعیۃ العلماء ہند کا آرگن ہے۔ "انقلاب" کا جواب دینا اس کا فرض اولین ہے۔ اس کو دیکھ کر ہم اپنا مافی الضمیر ظاہر کرینگے۔ انشاء اللہ! ہم چاہتے ہیں کہ یہ بحث عالمانہ اور منقدانہ رنگ میں بغیر کسی قسم کی دل آزاری اور حملہ آوری کے اپنی حد تک پہنچ جائے۔ جو مسلمانوں کو مفید اور کارآمد ہو۔

فریضہ زکوٰۃ اور امداد تبلیغ

برادران اسلام! جس طرح حکومت مجازی کی مالگذاری انکم ٹیکس وغیرہ کو ادا کرنے کے لئے خاص وقت مقرر ہوا کرتے ہیں۔ اسیطرح اہل ایمان رجب المرجب میں حاکم حقیقی کا انکم ٹیکس یعنی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ زکوٰۃ کے حقدار لاکھوں لوگ ہیں لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ تبلیغ بھی زکوٰۃ میں حصہ پانے کی حقدار ہے آپ کو ضرور معلوم ہوگا کہ بھولے بھالے مسلمانوں کو اسلام سے خارج کرنے کے لئے مخالفین اسلام (آریہ سماجی وغیرہ) انتہائی کوشش کر رہے ہیں وہ لاکھوں روپیہ خرچ کر کے بڑی بڑی جماعتیں بنا بنا کر مسلمانوں کو مرتد کر رہے ہیں۔ ان کے مقابلے کے واسطے بہت سے کام آنیوالے اور بہت بڑا سرمایہ درکار ہے۔ اسکے علاوہ ابتدائے ۱۹۲۳ء سے اچھوتوں میں بھی اشاعت اسلام کا کام جاری ہے۔ یہ ایک عظیم الشان جہاد ہے اور آپ کے روپے کے لئے اس سے بہتر مصرف نہیں میں آپ کا تمام زر زکوٰۃ لیکر دوسروں کو محروم کرنا ہرگز نہیں چاہتا۔ آپ زکوٰۃ میں سے جن غریبوں کی امداد کرنا چاہتے ہیں بیشک کریں یا جن نیک کاموں کو زکوٰۃ کا کچھ حصہ دیا کرتے ہیں ضرور دیں۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں (اور اس قدر ضرور چاہتا ہوں) کہ آپ اپنی زکوٰۃ کا چوتھائی حصہ تبلیغ کو دیں اور باقی تین چوتھائی جہاں مناسب سمجھیں وہاں خرچ کریں۔ جو حصہ آپ تبلیغ کو دینگے وہ انشاء اللہ بہ پابندی قواعد شرع شریف صرف ہوگا۔

سید غلام بھیک نیرنگ بی۔ اے۔ ایڈوکیٹ
معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر

تبلیغی لٹریچر مفت

موازی ۱/ کے ٹکٹ محصول ڈاک کے لئے بھیجکر مندرجہ ذیل ٹریکٹ مفت منگوائیں :-

(۱) مرزا غلام احمد رئیس قادیان (۲) مرزا مثیل مسیح نہیں (۳) سنت اللہ کے معنی۔ (۴) مرزا کی کہانی۔ (۵) تحفہ رحمانیہ۔

المعلن :- آنریری سیکرٹری انجمن بزم توحید امرتسر پنجاب

تصنیفات حضرت مولنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

الہامات مرزا — در تردید قادیانی مشن — اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قابل دید ہے۔ لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۹ر

تاریخ مرزا — مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۱۲ر

نکاح مرزا — (مع اضافات جدیدہ) جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ جدید ایڈیشن ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۳ر

عقائد مرزا — مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان۔ ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر

فاتح قادیان — (جدید ایڈیشن) جس میں لودیانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعاء مرزا قادیانی بابت وفات مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ مع فیصلہ منصفان و سرپنچ کی روئداد درج ہے۔ یہ کتاب آیۃ اللہ مصنفہ مولوی محمد علی ... امیر جماعت احمدیہ لاہوری پارٹی ... دیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت اد...

چمنستان مرزا — مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

شہادات مرزا — ملقب بہ عشرہ مرزائیہ۔ جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ اور اقوال و الہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعویٰ مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے۔ اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا (جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی) قیمت ۳ر

فتح ربانی — ایک زبردست تحریری مباحثہ دربارہ حیات مسیح۔ مابین مولانا ابوالوفاء اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ قابل دید بحث ہے۔ قیمت ۶ر

فسخ نکاح مرزائیاں — مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتویٰ۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی اصل اسلام سے خارج ہیں۔ قیمت ۱ر

نکات مرزا — چونکہ مرزا صاحب قادیانی کو معارف اور نکات قرآنیہ دکھانے کا بڑا دعویٰ تھا۔ ان کے موجودہ خلیفہ صاحب کو بھی یہی دعویٰ ہے۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف و نکات کے بہت سے نمونے دکھلائے گئے ہیں اور ساتھ ہی مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کے معارف و نکات بھی دیئے گئے ہیں۔ تاکہ دونوں کا خوب مقابلہ ہو سکے۔ قیمت ۳ر

محمد قادیانی — مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا میں مثیل ہوں، جو ان کی زندگی کا پروگرام تھا وہی میرا ہے۔ ان کے اپنے اقوال سے ان کے اس دعویٰ محمدیت ثانیہ کی کماحقہ تردید کی گئی ہے۔ ۲ر

تعلیمات مرزا — (مع جواب الجواب) قادیانی مذہب کی تردید کے لئے ایک مختصر مگر جامع رسالہ "تعلیمات مرزا" شائع ہوا تھا۔ جس کو ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا جس کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی جامع کتاب ہو گئی ہے کہ اس کو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۴ر

فیصلہ مرزا — (دو بی و اردو) اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے۔ اور آخری فیصلہ کے متعلق ان تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ یہ رسالہ ایک صفحہ و بی بالفاظ مختصر ہے۔ قادیانیت کی تردید میں ایک زبردست حربہ ہے۔ قیمت ۴ر
بزبان انگریزی۔ مذکورہ رسالہ انگریزی ترجمہ ...

مباہلہ مرزا — اس رسالہ میں ... مع مباہلہ ... قادیانی کی تعلیم ... کا مقابلہ کر کے ... کہ مرزا صاحب ... مع ... کتاب ... قیمت ۴ر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۳

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۴ — نمبر ۴۵

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی — اخبار امرتسر — اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مسئول مدیر ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳- نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...

رؤسا و جاگیرداران سے ...

عام خریداران سے ...

ششماہی ...

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث ... ہونی چا...

امرتسر ۱۰- رجب المرجب ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۷- ستمبر ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

"اے مسلماں! مسلماں بنکر دکھانا چاہئے"

(از قلم مولوی عبد الکریم صاحب جتوئی نوہری)

اک خدا کے سامنے سر کو جھکانا چاہئے
دردِ دل فریاد رس کو ہی سنانا چاہئے

ماسوی اللہ ہو نہیں سکتا کبھی حاجت روا
پھر مزاروں پر چڑھاوا کیوں چڑھانا چاہئے

عشقِ احمدؐ میں بہت صدمے صحابہؓ نے سہے
سالکِ روشِ نبیؐ نہ ڈگمگانا چاہئے

جو نصیحت سے دکھاتے ہیں کرشمے ... پوش
جادہ پیمائے طریقت تو بتانا چاہئے

جن کو تنظیم جماعت کرنے غیرت ہر گھڑی
ہستی ناشاد ان کی کو مٹانا چاہئے

غیرت و ثروت مروت اور حمیت کیا ہوئی
اے مسلماں! مسلماں بن کر دکھانا چاہئے

یاد کر کے جو گئیں کے وہ بہت ہو چکے
... وقت کو زود آنا چاہئے

انتخاب اخبار

ہر روز سے انتخاب

——— امرتسر میں ۶ ماہ رجب المرجب، ۲ستمبر بروز منگل کو چاند نظر آیا۔

——— شہر امرتسر میں، ۷ستمبر کو شام کے وقت معمولی سی اور ۱۰ستمبر کو بوقت دو بجے دوپہر خوب زور کی بارش ہوئی جس سے موسم میں تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔

——— امرتسر۔ لاہور بوچڑخانہ کے خلاف ستیہ آگرہ کرنے کیلئے کانگرس بھرتی کر رہی ہے تقریباً سات آٹھ سو نوجوان بھرتی ہو چکے ہیں جنمیں چند مسلمان بھی شامل ہیں

——— امرتسر سے ہندو عورتوں کا ایک جتھہ جموں گیا ہے کہ وہاں عورتوں پر لاٹھی چارج کی تحقیقات کرے

——— معلوم ہوا ہے کہ ترکی میں چالیس فیصدی تعلیم یافتہ ہیں سکولوں کالجوں میں کوئی فیس نہیں لیجاتی بلکہ نادار طلبا کا تمام خرچ حکومت برداشت کرتی ہے۔

——— مصر کے نئے بادشاہ شاہ فاروق کی تخت نشینی پر اہل فلسطین کے ایک وفد نے ایک پرانا قلمی قرآن مجید بطور تحفہ پیش کیا ہے جسے شاہ موصوف نے کھڑے ہو کر قبول کیا اور فرمایا میرے نزدیک سب سے قیمتی تحفہ یہی ہے۔

——— ملکان کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۲۰ ہزار مسلمانوں نے کاشغر پر قبضہ کر لیا ہے۔

——— شملہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مرکزی اسمبلی میں وائسرائے کی تقریر ۱۳ستمبر کو ہوئی تھی جسکا ہندو ممبروں نے بائیکاٹ کیا کیونکہ وائسرائے نے لاہور کے بوچڑ خانہ کے سلسلہ میں ہندوؤں کے وفد سے ملاقات نہیں کی تھی۔

قریب ختم | المنتقی مند ۱۸۔ سابقہ، جلد پر ازعہ ۵ قلادہ تحلی عہ، للہ مسیح الرؤف دہلی عہ، عہ سبیدا محمد بار مجدے ۔ للہ محمد بشیر درک کا۔ [illegible]

وصول داخلہ | [illegible]

[illegible]

——— موضع ہمند تحصیل پانی پت میں ۱۸ستمبر کو ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ تفاصیل اس طرح موصول ہوئی ہیں کہ وہاں ہندوؤں اور مسلمانوں میں مسجد کے سامنے باجا بجانے پر کچھ عرصہ سے مخاصمت چلی آرہی تھی۔ ۲۰ستمبر کو مسلمان نماز عشا ادا کر رہے تھے کہ ہندوؤں کے ایک گروہ نے ہتھیار اٹھا کر نمازیوں پر حملہ کر دیا۔ ۱۲ مسلمان زخمی ہوئے۔ پولیس نے صورت حالات پر قابو پا لیا۔ ۶۰ ہندو گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

——— شنگھائی کی ایک اطلاع ہے کہ جاپانیوں نے چین کے ایک شہر شنگتانگ پر قبضہ کر لیا ہے۔

"اہلحدیث" یکم اکتوبر کے متعلق

ضروری اعلان

جن خریداروں کی قیمت ماہ ستمبر میں ختم ہے انکو اہلحدیث ۴ستمبر میں اطلاع دی جا چکی ہے۔ ان کی طرف سے

۳۰ستمبر تک

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں موصول ہو جانی چاہئے ورنہ اہلحدیث یکم اکتوبر وی پی بھیجا جائیگا۔

جن کی میعاد مہلت ختم ہے وہ قیمت ارسال کر دینگے تو اخبار جاری رہے گا۔ ورنہ بغیر کسی مزید مہلت دینے کے بند کر دیا جائیگا۔ (منیجر اہلحدیث)

ضرورت دعا | ہمارے علاقہ میں ابھی تک بارش نہیں ہوئی۔ ناظرین دعا کریں۔ (ایک زمیندار علاقہ ماجہ پنجاب)

مضامین آمدہ | عبدالرحیم صاحب شائق (۳ عدد نظم) مولوی عبدالرؤف۔ ڈاکٹر محمد حسن۔ گمنام از پاک پٹن۔ مولوی محمد ابوالخیر صاحب تیدر ۳ عدد۔ مولوی نور الہی صاحب گر بالکی۔ محمد علی صاحب تاد کش جناب میجر شجاع الدین صاحب خن عبدالرحیم صاحب قریشی۔ مولوی محمد عبدالسبحان۔ مولوی عبداللہ شائق۔ مولوی مقبول صاحب شہیر۔

زیر تجویز | دعاوی مرزا۔

(بقیہ متفرقات)

مدرسہ اسلامیہ پانسی ضلع بستی | جو بہت عرصے تعلیمی صورت میں ویران پڑا ہوا تھا الحمدللہ کا شکر ہے کہ مقامی و باہر کے طلباء آکر حدیث و تفسیر و صرف نحو و فنون و فنونات کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور دینی فیض سے مالامال ہو رہے ہیں۔ یہ مولانا عبدالقدوس صاحب کی پانچ برس کی سعی و کوشش کا نتیجہ ہے جو بفضلہ تعالیٰ مبتدی طلباء متوسط اور متوسط طلباء منتہی ہو چکے ہیں مدرسہ ہذا میں چار مدرسین اور طلباء تقریباً ۸۰ نفر ہیں۔ جن میں چند نفر بیرونی اور باقی سب مقامی۔ بیرونی طلبا کو چاہئے کہ وہ آنے سے پیشتر درخواست بپتہ ذیل سے حاصل کریں۔ چونکہ یہ کام محض آپ بیرونی حضرات برادران اسلام کی باہمی ہمدردی و اخوت مذہبی پر موقوف ہے۔ کیونکہ یہاں کے ہم غریب جماعت اہل حدیث بوجہ افلاس کے اکیلے اس کام کو نباہ نہیں سکتے۔ لہٰذا آپ بھائیوں سے امداد کی پُرزور اپیل ہے مولانا عبدالقدوس صاحب آپ حضرات کی خدمت میں بغرض وصولی چندہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ مالی امداد سے اپنے مذہبی فرائض کو ادا کرنے کا موقع دینگے اور مدرسہ کو اور زیادہ کامیاب بنائینگے۔

المعلن: رحمت اللہ خان سیکرٹری مدرسہ اسلامیہ پانسی ضلع بستی۔ (عہ داخل اشاعت فنڈ)

معلمہ کی ضرورت | لڑکیوں اور چھوٹے لڑکوں کی تعلیم کے لئے ایک ایسی معلمہ کی ضرورت ہے جو اردو حساب اور فارسی کی تعلیم بخوبی دے سکے۔ نیز سینے پرونے اور زنانہ دستکاریوں سے بھی واقف ہو۔ اگر مذہباً اہل حدیث ہو تو بہتر ہے۔ تنخواہ معقول ماہوار علاوہ خورد و نوش اور جائے رہائش کے۔ تمام درخواستیں مع نقول اسناد بپتہ ذیل آئیں۔

پتہ: مسماۃ ابو سعید محمد عبدالحفیظ تیمی صاحب مجی اہل حدیث بید واللہ۔ غازی پھلکی (نوپیلی)

یاد رفتگاں | [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۱ رجب المرجب ۱۳۵۶ھ

کیا یہ سُنّی مذہب ہے یا مسیحی ؟

مسیحیوں کو حضرت مسیح علیہ السلام کی اعجازی ولادت اور معجزات سے یہ غلطی لگی کہ انہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو مرتبۂ الوہیت میں خدا کے برابر سمجھا جس کا ذکر قرآن مجید میں بارہا کیا گیا اور ایسے قائلین کے حق میں لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ الآیہ وارد ہوئی۔ قرآن مجید کی تنبیہات کے علاوہ حدیث شریف میں خاص طور پر ہدایت فرمائی گئی کہ

لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسی ابن مریم انما انا عبد اللہ و رسولہ۔

جس کا ترجمہ مولانا حالی مرحوم نے یوں کیا ہے ؎

نصاریٰ نے جس طرح کھایا ہے دھوکا
کہ سمجھے ہیں عیسیٰ کو بیٹا خدا کا
مجھے تم سمجھنا نہ زنہار ایسا
میری حد سے رتبہ بڑھانا نہ میرا

سب انساں ہیں واں جسطرح سرفگندہ
اسیطرح ہوں میں بھی اک اس کا بندہ

باوجود ان تنبیہات اور تصریحات کے کئی دیکھنے میں آتا ہے کہ وہ جماعت جو اپنا نام مخصوص اہل سنت حنفی بلکہ احمد بھی رکھتی ہے مسیحیوں سے پوری مشابہت پیدا کر رہی ہے۔ جس کا مختصر مضمون ان کے اس شعر میں عرصہ ہوا بتایا گیا تھا۔ ؎

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا وہ مدینے میں مصطفیٰ ہو کر

بعینہٖ یہی عقیدہ مسیحیوں کا ہے۔ پادری فنڈر نے لکھا ہے کہ :-

موسیٰ کو کوہ طور پر اَنَا رَبُّكَ کہنے والا مسیح ہی تھا

(مفتاح الاسرار)

اس شعر کے علاوہ ناظرین کے سامنے ایک جدید مضمون پیش کیا جاتا ہے۔ جو اخبار الفقیہ امرتسر میں کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ کے ایک نامہ نگار کی طرف سے نکلا ہے جن کے نام کی اضافت اس طرح کی گئی ہے

" ابن الفقیہ اعظم مولانا حاجی مفتی ابو یوسف محمد شریف "

معلوم نہیں ہوا کہ یہ اعظم فقیہ کی صفت ہے یا ابن کی۔ خیر اس پر تو کچھ موقوف نہیں اسکو وہ جانیں اور ان کے اتباع۔ یہ تو آج کل کا عام دستور ہے کہ ہر غلط گو اپنے نام کے ساتھ بڑے بڑے القاب لکھ کر اپنے مضمون کو مؤثر بنایا کرتا ہے۔ اس رسم کے بانی مبانی مرزا صاحب قادیانی ہیں۔ ایسے لوگوں کیلئے ارشاد ہے

کل اناء یترشح بما فیہ

مضمون نگار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رفیع کا بہت طویل ذکر کیا ہے۔ جس کا خلاصہ مع نتیجے کے اسی کے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔ لکھا ہے کہ

" حضورؐ خود فرماتے ہیں۔ لما عرج بی الی السماء ما مررت بسماء الا وجدت اسمی فیہا مکتوبا (مواہب لدنیہ ص ۲۸ ج ۲ نیز خصائص ج ۱) یعنی شب معراج میں جس آسمان سے گذرا ہر آسمان پر میرا نام لکھا ہوا تھا۔ حضرت جابر فرماتے ہیں حضورؐ نے فرمایا۔ مکتوب علی باب الجنۃ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (خصائص ج ۱) جنت کے دروازہ پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ما فی الجنۃ شجرۃ علیہا ورقۃ الا مکتوب علیہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (خصائص صفحہ مذکور) یعنی جنت کے ہر درخت کے پتے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ ابن عساکر کی روایت ہے کہ کتب اسمہ الشریف علی العرش وعلی کل سماء وعلی الجنان وما فیہا (مواہب ص ۳۸ ج ۲) یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام اقدس کو عرش اور ہر آسمان اور جنت اور جنت کی چیزوں پر لکھ دیا ہے۔

نکتہ: ایک شخص اپنے سوٹ کیس پر اپنا نام لکھتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سوٹ کیس کا مالک یہ ہے جس کا نام اس پر لکھا ہوا ہے۔ کسی چیز پر کسی کے نام کا لکھا ہونا اس امر کی علامت ہوتی ہے کہ یہ چیز اس شخص کی ہے جس کا نام اس پر مرقوم ہے۔ پس حضور کا نام زمین و آسمان و عرش و فرش جنان و ما فی الجنان پر لکھا جانا اس امر کی دلیل ہے کہ حضورؐ ہر چیز کے مالک ہیں۔

[illegible]

نہیں۔ کوئی عبادت بجز ذکر مصطفےٰ کے مقبول
نہیں۔ خدا کی دن رات عبادت کرنے والا جبتک
محمد بی فداہ ابی و امی کا ذکر نہ کرے۔ بے ایمان اور
کافر ہے۔ کوئی نماز بجز خیالِ مصطفےٰ کے منظور نہیں
حضورؐ ہر چیز کے مالک ہیں"
(الفقیہ امرتسر صلا ۲۸ اگست ۱۹۲۶ء)

اہلحدیث | یہ نتیجہ جو راقم مضمون نے نکالا ہے کہ
حضور ہر چیز کے مالک ہیں
بالکل غلط اور اسلام کی صریح نقیض ہے۔
تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ
تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا
قرآن کی نص صریح جس ذات ستودہ صفات کے حق میں
ان الفاظ میں وارد ہو۔
(۱) قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا ۝
قُلْ اِنِّیْ لَنْ يُّجِيْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ وَّ لَنْ اَجِدَ
مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝
جس کی اپنی شان میں یہ خداوندی ارشاد پہنچا ہو۔
لَآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا
مَا شَآءَ اللّٰهُ ۝
ہاں ہاں جس کی شان میں یہ بھی وارد ہوا ہو۔
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ
جو تکلیف اور بھوک کے وقت پیٹ پر پتھر باندھے
جس کو بخار چڑھے تو دوسروں سے دُگنا چڑھے اور
فرمائے کہ مجھے اجر بھی دگنا ملتا ہے۔ جو انتقال کے
وقت بڑی تکلیف کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو
جو اپنی پیاری بیٹی فاطمہؓ کو صاف فرمائے۔
لا املك لك من الله شيئا
جو اپنی غلامی کا اظہار یہاں تک کرے کہ
انما اٰکل کما یاکل العبد
جو اپنے انتقال کے وقت وصیت فرما جائے۔
لا تجعلوا قبری وثنا یعبد
اگر وہی بزرگ کی مدحت میں کوئی یہ آسمان کا مالک سمجھے
... الله ... رحمة للعالمين

تو وہ مسیحیوں کو کس منہ سے کافر کہہ سکتی ہے۔
مولانا حالی مرحوم کا شکوہ ہم مبالغہ سمجھتے تھے مگر ان
لوگوں نے ثابت کر دیا کہ وہ مبالغہ نہیں بلکہ اظہارِ حقیقت
ہے۔ مرحوم نے ایسے لوگوں کی تصویر حال یوں دکھائی ہے
کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدا تو کافر
کواکب میں مانے کرشما تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے
ہم اس مضمون کی تردید کرنے سے رُک گئے تھے۔ کیونکہ
یہ مضمون ایسا بدیہی البطلان ہے جیسے "دو دونے پانچ"
مگر چونکہ یہ لوگ اسی کو اسلام کی صورت میں پیش کرتے
ہیں اس لئے خطرہ ہوا کہ کوئی غیر مسلم اخبار پنڈت لیکھرام
کی طرح اسکو اسلام کا عقیدہ نہ سمجھ لے۔ یہ لوگ تو اپنے
گھروں میں بیٹھے رہیں گے مگر یہ ریشمی گرہ اُن لوگوں کیلئے
مشکل پیدا کریگی جو غیر مسلموں سے مناظرات میں سامنے
آتے ہیں۔ انہیں کیا خبر وہاں کیا گزرتی ہے۔ انکو کہدو ؎
بیا در بزم رنداں تا ببینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

شیعہ سے مشابہت | شیعہ میں سے بعض لوگوں کا
عقیدہ ہے جس کا ذکر کشف الغمہ فارسی میں حضرت علی
کی شان میں یوں کیا گیا ہے ؎
رواں گو در حکم تو باشد قمر بہ چرخ
بر عرش و کرسی و قلم و لوح آمری
یعنی اے علی آسمان میں چاند بھی تیرے حکم سے چلتا ہے
اور عرش و کرسی و لوح و قلم پر تو ہی حاکم ہے۔

ہم نے سمجھا تھا کہ ان لوگوں کے غلو پر کیا تعجب کیا جائے
جو کاغذوں اور کھپچیوں کے تعزیئے بنا کر اُن کو سلام کر کے
یا حسینؓ یا حسینؓ کے نعرے لگانے میں اپنی نجات
سمجھتے ہیں۔ لیکن ہمیں سخت غلط فہمی تھی اس لئے، اور ع
اور ... امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ
کے مقلد کہلانے والے بھی اسی لائن پر چلیں تو کس قدر
افسوس کا مقام ہے۔
تمام دنیائے اسلام کا کلمہ مشترکہ یہ ہے :-
اشهد ان لا اله الا الله
یہ لوگ تو معراج پر تو سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ
تلاوت کریں مگر "الفقیہ" میں مضمون بھیجیں تو اپنی فقاہت
علیہ سے خدا اور رسول دونوں کو زمین و آسمان کا برابر
کا مالک بتائیں۔

اے میرے حنفی دوستو! | تو قرآن مجید کی نص صریح
سنو! سورہ نحل میں غلام اور مولیٰ کا ذکر کر کے فرمایا ہے
کہ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ غلام اپنے مالک کے مال میں برابر
کا شریک ہو جائے۔ ارشاد خداوندی سنئے!
هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ
فِیْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ
اس آیت میں بکمال وضاحت فیصلہ فرمایا گیا
ہے کہ غلام اور مولا برابر نہیں ہو سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی عبودیت دائمی ہے۔ اسی میں ان کو فخر ہے
اس لئے ہم مسلمانوں کو حکم ہے کہ التحیات میں عبدہٗ و
رسولہٗ پڑھا کریں۔

ایک شبہ کا جواب | لا اله الا الله کے ساتھ
محمد رسول اللہ آنے سے یہ نتیجہ نکالنا کہ اللہ کے ساتھ
رسول اللہ بھی مالک ہیں ایسا غلط اور بدیہی البطلان ہے
کہ قابل ذکر نہیں۔ مسجدوں پر لا اله الا الله محمد
رسول الله لکھا ہوتا ہے تو کیا مساجد اللہ اور محمد صلعم
دونوں کی ہیں۔ اگر ہیں تو اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ میں
خصوصیت کیسے ہوئی اور اسکے معنی کیا ہوئے؟
علاوہ اس کے بعض مسجدوں پر بانیوں کا نام بھی مرقوم
ہوتا ہے۔ ہمارے شہر میں ... کی ... مسجد ہیں

(مسجد محمد جان و مسجد خیر الدین) اپنے بانیوں کے نام سے مشہور ہیں۔ پھر کیا یہ دونوں بانی جن کے ناموں کے ساتھ نسبت لگی ہے خدا کے ساتھ ان مسجدوں میں شریک ہیں۔ اور سنئے! عموماً مساجد کی پیشانی پر یہ شعر لکھا ہوتا ہے ؎

چراغ و مسجد و محراب و منبر
ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

تو کیا یہ چاروں اصحاب بھی خدا کے ساتھ ملکیت مسجد میں شریک ہیں۔ یا للعجب وضیعة الادب

اتباع قادیانی | بہت سے بدعتی لوگوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرنے میں غلطی لگی ہے اور کسی کا گلہ کیا کریں افسوس صد افسوس تو یہ ہے کہ

مجدد، مسیح موعود، دنیا کا مصلح اعظم، نبی اللہ،
رسول اللہ بلکہ ابن اللہ

آنحضرت کی شان رفیع الشان میں غلو کرتا ہوا شرک کی خندق میں خود بھی گر جاتا ہے اور اپنے اتباع کو بھی گراتا ہے۔ کہتا ہے کہ ؎

شانِ احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

(توضیح المرام ص۱۱ طبع دوم)

حضرت محمد رسول اللہ کی شان کو خدا کے سوا کون جان سکتا ہے وہ تو ایسے ہیں کہ اپنے آپ سے ایسے نکلے کہ میم درمیان سے اٹھ گیا۔ یعنی احمد سے احد ہو کر قل ھو اللہ احد میں شریک ہو گئے۔

مرزا صاحب نے یہ عقیدہ دراصل پنجاب کے ڈھولک بجیوں سے لیا ہے جو پنجابی نعتیں گاتے ہوئے یہ مصرع بھی پڑھا کرتے ہیں ؎

احد احمد وچ فرق نہ کوئی ذرا اک بھیت مروڑی دا[1]

فرق صرف اتنا ہے کہ وہ ڈھول بجئے مانتے ہیں کہ میم کا بھید ہے۔ مگر مرزا صاحب کا کمال ترقی کرتے ہوئے میم کو بھی درمیان سے اٹھائے دیتے ہیں سچ ہے ؎

مشانہ رستے وے جھگڑے کو یار تو باقی
ڈسکے ہے ناتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

ناظرین! | یہ ہے اس مصلح اعظم کی تعلیم متعلقہ توحید اور یہ ہے ان اہل سنت والجماعت کا مذہب جو دراصل اتباع مرزا بلکہ بالکل مسیحیوں کے ساتھ مشابہت ہے

احمدی اور سُنی دوستو! | سچ بتانا اور ایمان سے بتانا، خدا سے ڈر کر بتانا، حق گوئی کو مدنظر رکھ کر بتانا اگر کبھی مسیحیوں سے مباحثہ کرنے کی نوبت آجائے اور الوہیت مسیح پر مباحثہ ٹھیر جائے تو تم ان کے سامنے اس عقیدے کو لے کر الوہیت مسیح کا ابطال کر سکتے ہو؟ ہمارا گمان ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ ایک منٹ بھی نہیں ٹھیر سکتے۔ کیونکہ تم اپنا گھر شیشے کا بنا کر دوسروں پر پتھر کیسے برسا سکتے ہو۔

سُنی دوستو! | تم پر کچھ افسوس نہیں ہے اگر تم مولانا اسماعیل شہید کو گستاخ کہو اور اُن کی کتاب تقویۃ الایمان کو بے سوچے سمجھے ہدف ملامت بناؤ۔ جب تم حقیقت اسلامیہ سے اتنے دور ہو کہ عبد کو مالک بناتے ہو پھر جو تمہارے جی میں آئے کہتے چلے جاؤ۔

تقویۃ الایمان پر مطاعن کا بسیط بلکہ ابسط جواب "اکمل البیان" کے عنوان سے اہلحدیث میں شائع ہو چکا ہے۔ سنو! ؎

نہیں معلوم تم کو ماجرائے دل کی کیفیت
سنائینگے تمہیں ہم ایک دن یہ داستان پھر بھی

خواجہ صاحب دہلوی

اہل حدیث کے قریب آرہے ہیں

یاں کے آنے کا مقرر قاصدا وہ دن کرے
جو تو مانگیگا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

ہمارا عزیز معاصر محمدی" دہلی خواجہ صاحب پر بہت خفا ہے مگر ہم خواجہ صاحب کی رفتار سے امید رکھتے ہیں کہ وہ بہت جلد جماعت اہل حدیث سے معانقہ کرنے والے ہیں۔ اس روز ہم محمدی کو بتائینگے کہ دیکھئے آپ کی خفگی بجا تھی یا ہمارا خیال صحیح تھا۔ خواجہ صاحب بارہا اپنا عقیدہ ظاہر کر چکے ہیں کہ میں غیر مقلد ہوں ۲۰ اگست کے اخبار منادی میں صاف لکھا ہے کہ

"مجھے زور سے آمین کہنا اچھا معلوم ہوتا ہے کیونکہ آہستہ آمین کہنے والے سورہ فاتحہ کو غور سے نہیں سنتے اور زور سے آمین کہنے والے سورۃ فاتحہ کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ اگرچہ میں نماز میں آہستہ آمین کہتا ہوں لیکن مجھے بلند آواز سے آمین کہنا بہت اچھا معلوم ہوتا ہے اور میں سوچ رہا ہوں کہ آئندہ بلند آواز سے آمین کہا کروں کیونکہ اس سے نہ کوئی آدمی غیر مقلد بنتا ہے نہ شافعی۔" (ص۱۳)

اہلحدیث | مقام خوشی ہے کہ دہلی کی جامع مسجد میں آمین بالجہر کہنا ممنوع نہیں۔ امید ہے خواجہ صاحب سب سے پہلے مسجد جامعہ ہی میں اس سنت پر عمل کرینگے۔ ہماری خوشی دوبالا ہو جائے اگر آپ پہلے روز حافظ حمید اللہ صاحب سوداگر چیک اور مولوی محمد صاحب اڈیٹر محمدی کو اپنے دائیں بائیں کھڑا کریں۔ میں تو قبلی سے وہاں موجود ہونگا۔ اس کے بعد آپ منبر پر کھڑے ہو کر تقریر فرمائیں جس میں آمین بالجہر کی فضیلت لوگوں پر واضح کریں۔ اور اعیان اہل حدیث آپ کو مبارک باد کہتے ہوئے یہ شعر آپ کی نذر کریں ؎

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

خواجہ صاحب کی غیر مقلدیت یا بالفاظ دیگر آزادی خیال یہاں تک ترقی کر گئی ہے کہ آپ ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"چاروں اماموں میں سب سے پہلے اور بڑے اور معارج علمی میں افضل میرے خیال میں حضرت امام مالک ہیں جنہوں نے بخاری و مسلم سے بھی پہلے حدیث کی کتاب موطا جمع کی تھی جو بہت کچھ صحیح کتاب ہے۔ بخاری کو سب سے زیادہ صحیح کتاب کہنے والے بے دلیل دعویٰ کرتے ہیں مگر موطا کا صحیح تر ہونا دلائل سے ثابت ہے" (منادی ص۱۲ ۲۰ اگست ۱۹۳۶ء)

[1] بلکہ تبع سنت محمدی

[2] بعید۔

اہلحدیث امام مالکؒ کی جلالت قدر، اور موطا کی خوبی سے کون منکر ہو سکتا ہے۔ مگر یہ فقرہ آپ کا کہ

"امام مالک چاروں اماموں میں سب سے پہلے ہیں"

صحیح نہیں ہے کیونکہ امام مالک امام ابوحنیفہ سے قریباً پندرہ سال چھوٹے تھے (عفا اللہ عنک) خواجہ صاحب نے ہاتھ چھوڑنے کی جو دلیل پیش کی ہے کچھ شک نہیں ایک عالم کی شان سے بعید ہے کہ کمزور سہارا پکڑے۔ آپ کے الفاظ قابل غور ہیں۔ لکھا ہے :-

"حضرت امام مالکؒ کے پیرو ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں اور انہوں نے حضرت علیؓ اور انکے رفیقوں اور قلمیں صحابہؓ کی مستند روایتوں پر عمل کیا ہے۔ حنفی اور شافعی سینے پر اور ناف پر ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ نماز ہر طرح ہو جاتی ہے ناف پر ہاتھ بندھیں یا سینہ پر یا ہاتھ چھوڑے جائیں۔ کیونکہ یہ چیز نماز کے فرائض میں نہیں ہے اس لئے میرا بار بار جی چاہتا ہے کہ میں ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھا کروں"

(منادی ص۱۴ ۲۰۔ اگست)

اہلحدیث تعجب ہے کہ خواجہ صاحب، امام مالک اور ان کے کمالات علمیہ کی تعریف تو کرتے ہیں مگر ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنے کے لئے ان کی روایت پیش نہیں کرتے۔ ان کے پیروؤں کا نام لیتے ہیں۔ کیا اچھا ہوتا خواجہ صاحب خود کتاب موطا دیکھنے کی تکلیف فرماتے تو ان کو یہ روایت اس میں مل جاتی :-

کان الناس یؤمرون ان یضع الرجل الید الیمنیٰ علیٰ ذراعہ الیسریٰ فی الصلوٰۃ۔

اس کا فارسی ترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے یوں کیا ہے

"مرداں را امر کردہ مے شود بآنکہ بنہد مرد دست راست را بر ساعد چپ در نماز۔"

یعنی زمانہ رسالت میں لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کی کلائی پر رکھیں۔ یہ حدیث اسی طرح صحیح بخاری میں بھی ہے۔

خواجہ صاحب! ہاتھ چھوڑنے میں جلدی نہ کیجئے گا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ گروہ جس کو آپ رافضی لکھا کرتے ہیں آپ کو کھینچ لیں۔ اور ہم آپ کی جدائی میں یہ شعر پڑھیں ؎

میرے پہلو سے گیا یار ستمگر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفرانِ نعمت کی سزا

قادیانی مشن

لاہوری قادیانی مکالمہ

گذشتہ پرچے میں ہم نے پیغامی جماعت کے امیر (مولوی محمد علی صاحب) کا ایک خط متعلق قادیان نقل کیا ہے۔ جس میں کسی راقم خط نے مولوی صاحب کو قتل کی دھمکی دی ہے۔ آج اس کے متعلق اخبار "پیغام صلح" کا مقالہ افتتاحیہ بغرض اطلاع عام نقل کرتے ہیں :- (مدیر)

"قادیانی جذبہ خون آشامی کا نیا رُخ"

حضرت امیر اور جماعت لاہور کے دیگر اکابر کو قاتلانہ دھمکیاں

قارئین کرام کو گذشتہ اشاعت سے معلوم ہو چکا ہوگا کہ قادیانی جذبہ خون آشامی نے اب اپنا رُخ جماعت لاہور کی طرف کر لیا ہے۔ جناب خلیفہ قادیانی کے ایک فدائی نے حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ کے نام ...... سُرخ چٹھی بھیجی ہے۔ جس میں اس بدبخت انسان نے حضرت ممدوح۔ جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ اور جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو قتل کی ناپاک اور بزدلانہ دھمکی دی ہے۔ حضرت ممدوح کو لکھا ہے کہ آپ میں اور کعب بن اشرف میں کوئی فرق نہیں ہے اس لئے آپ کو اسی کے انجام یعنی قتل کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ یہی مضمون ڈاکٹر صاحبان کے لئے ہے خط کے انداز تحریر سے صاف عیاں ہوتا ہے کہ یہ صرف اس کا ذاتی فیصلہ و خیال نہیں ہے بلکہ یہ شخص ایک گروہ اور جماعت کے عزم و خواہش کا اظہار کر رہا ہے۔

اس ذلیل دھمکی کی وجہ سے ہماری جماعت کے تمام حلقوں میں جس قسم کے جذبات پیدا ہوئے ہیں ان کا ایک حد تک اندازہ ان متعدد قراردادوں سے ہو سکتا ہے جو اس دھمکی کی خبر سننے کے بعد اس کے متعلق اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔ جن میں سے صرف دو پیش نظر اشاعت میں درج کی جا رہی ہیں —— ہم نہ تو قادیانیو کے مسئلہ خلافت کو مانتے ہیں نہ "خدا کے مقرر کردہ خلیفہ" کے غلط نظریہ کے قائل ہیں۔ ہمارے ہاں خدا کے فضل سے کسی پیر کا وجود اور پیر پرستی کی لعنت بھی موجود نہیں۔ ہم نے صحیح اسلامی اصول کے مطابق پورے غور و فکر اور کامل آزادی و اتفاق رائے سے ایک شخص کو اپنا امیر منتخب کر لیا ہے —— اس لئے کہ قوم کی رائے میں وہ سب سے بہتر، سب سے زیادہ نیک، قابل اور موزوں شخص ہے وہ باقی افراد قوم کی طرح ہی اسلامی احکام اور کثرت رائے سے کئے ہوئے قومی فیصلوں کا پابند ہے۔ اس نے اسلام اور احمدیت کی شاندار خدمات انجام دی ہیں اور دے رہا ہے۔ انکے اندوختہ عمل علمی و دینی کارناموں اور اعلیٰ کیریکٹر کی وجہ سے ہمارے سر بجا طور پر فخر سے اونچے ہیں۔ چونکہ قوم کے ایک ایک فرد نے دلی خوشی اور کامل آزادی رائے سے اس کو اپنا لیڈر تسلیم کیا ہے۔ لہذا تمام افراد قوم کو اس سے سچی محبت اور عقیدت ہے —— ایسی محبت اور عقیدت جس کا ادنیٰ تصور بھی قادیانی پیر پرستوں کی تاریک خیالی نہیں کر سکتی —— لہذا ہمارے امیر اور اس کے قابل احترام رفقا کو قتل کی دھمکی ساری جماعت کے لئے دھمکی ہے —— ایک زبردست چیلنج ہے۔ دھمکی دینے والے فدائی

اس کے پیر اور اس کی جماعت کو اس حقیقت کا پوری طرح احساس ہونا چاہئے۔ اگر ان کو یہ احساس نہیں تو ان کی یہ بہت بڑی خود فریبی ہے ——— جماعت لاہور کا ایک فرد، اسکے بوڑھے اور جوان، اس کی عورتیں اور بچے پوری شدت کے ساتھ محسوس کر رہے ہیں کہ یہ دھمکی ان میں سے ہر ایک کو دی گئی ہے۔ اس طرح ہمارے جذبات کو مجروح کرنے کی سازش کی گئی ہے ہماری غیرت اور ایثار کا امتحان لینا چاہا ہے ——— خدا وہ سورج ہم پر طلوع نہ کرے کہ ہم اس امتحان سے پیچھے قدم ہٹائیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جناب خلیفہ قادیان کے فدائی کی اس سرخ چٹھی کے ذریعے ہمارے نازک ترین احساسات کو مجروح کیا گیا ہے۔ یہ ہماری قومی غیرت کے لئے ایک چیلنج ہے۔ وہ کون غیرت مند مرد اور وہ کون غیرت مند عورت ہے جس کے کسی بزرگ کی طرف کوئی خون آشام نظروں سے دیکھے اور وہ تڑپ نہ جائے اور جوش سے بے چین نہ ہو جائے ——— ہمارا امیر اور اس کے رفقاء ہمارے لئے یقیناً خاندانی بزرگوں سے بہت زیادہ قابل احترام ہیں۔ کیونکہ وہ دور حاضر میں اسلام کے بہترین اور مخلص ترین خدام ہیں انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا) کی تعلیمات کو بڑی بڑی قربانیوں سے زندہ رکھا ہے ——— لیکن یاد رہے اب جبکہ ہماری قومی غیرت کو چیلنج کیا گیا ہے یہی وہ مناسب اور صحیح موقع ہے کہ ہم اپنی بلند اخلاق، ضبط، جماعتی طریق کار اور اپنے مسلک کی خوبی و پختگی کا اظہار پوری قوت اور استقلال سے کریں۔ اور جذبات کی رو میں نہ بہہ جائیں۔

جیسا کہ ہم اوپر عرض کر آئے ہیں کہ یہ دھمکی کسی فرد واحد کا ذاتی فیصلہ اور خیال نہیں بلکہ اس کی پشت پر ایک جماعت کی خواہش و امداد معلوم ہوتی ہے۔ اس جذبۂ خون آشامی کو اشتعال انگیز تقریروں، خطبات اور غلط بیانیوں سے لبریز مضامین سے بھڑکایا گیا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے دلوں کی تمنائیں ہیں۔ جن کا اظہار ایک شخص کی زبان قلم سے ہو رہا ہے۔ سرخ خط کے انداز تحریر سے اور حالات و واقعات کی ترتیب سے اس امر کی زبردست تائید ہوتی ہے۔

یہ شور تو کافی مدت اور پوری قوت سے مچایا جا رہا ہے کہ جناب خلیفہ قادیان اور ان کی ساری جماعت کے خلاف تمام ہنگاموں میں "پیغامیوں" کا ہاتھ پوشیدہ طور پر کار فرما ہے۔ حالانکہ یہ کوہ ہمالیہ سے بھی بڑا جھوٹ ہے لیکن قادیانی جماعت کو اس جھوٹی بات کا کوہ ہمالیہ کے وجود سے بھی زیادہ پختہ یقین ہے۔ کیونکہ پیر[1] نے عقل کے اندھے مریدوں کے یہی بات ذہن نشین کرا دی۔ اسی غلط بیانی کی سیاہ چادر میں اپنے بہت سے نمایاں عیوب کو کئی مرتبہ چھپایا گیا ہے اور کئی مرتبہ جماعت لاہور کے خلاف آتش عداوت و اشتعال کو اسی ذریعہ سے زیادہ بھڑکایا گیا ہے۔ چنانچہ جب سے قادیان کے موجودہ جھگڑے کی ابتدا ہوئی ہے جناب خلیفہ قادیان اور اُن کے قریباً تمام مصاحبین بار بار یہی ارشاد فرما رہے ہیں کہ یہ ہنگامہ پیغامیوں کا بپا کیا ہوا ہے۔ ساری شرارت انہی کی ہے۔ جناب خلیفہ صاحب کے خطبات "الفضل" کے مضامین اور قادیانی اکابر کی تقریروں میں اس بہتان کا اعادہ اس کثرت سے ہوا ہے اور ہو رہا ہے کہ اس کا شمار مشکل ہے۔

۲۰ اگست کو جمعہ کے روز جناب خلیفہ قادیان نے ایک نہایت خطرناک اور اشتعال انگیز خطبہ دیا جس میں جماعت لاہور کے متعلق بھی بہت کچھ کہا۔ اسکے بعد اس بھڑکتی ہوئی آگ پر تیل ڈالنے کے لئے رات کے وقت ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں خلیفہ صاحب ماموں میر محمد اسحاق صاحب اور چند مصاحبین نے نہایت اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ جن میں جماعت لاہور کے خلاف بھی قادیانیوں کو خوب بھڑکایا گیا انہی تقریروں میں کعب بن اشرف کا ذکر ہے۔ اس جلسہ کی روئداد ۸ اگست کے الفضل میں شائع ہوئی ہے۔ خلیفہ صاحب کے فدائی نے بھی اپنے سرخ خط میں کعب بن اشرف کا ذکر کیا ہے۔ یہ خط ۲۰ اگست کو ایبٹ آباد سے سپرد ڈاک ہوا ہے ان حقائق کی روشنی میں صاف نظر آتا ہے کہ اس دھمکی کی ذمہ داری صرف ایک فرد پر کسی صورت میں ڈالی نہیں جا سکتی۔ بلکہ یہ نتیجہ ہے کہ مذکورہ بالا اشتعال انگیز خطبات، تقریروں اور مضامین کا اس ناپاک دھمکی سے قادیانی جماعت اور خلیفہ صاحب کے دامن کو پاک قرار دینا ممکن نہیں۔

قادیانی جماعت نے اس قسم کی حرکتوں کے ذریعے ان لوگوں کا مقام اپنے لئے پسند کیا ہے جو ہمیشہ عداوت حق کے مجنونانہ جوش میں انبیاء، صلحاء اور مجددین اور ان کی جماعتوں کے مقابلہ پر کھڑے ہوتے ہیں۔ جماعت لاہور اور اس کے اکابر صرف ایک غلطی کی اصلاح چاہتے ہیں۔ انہیں کسی سے کوئی ذاتی عداوت نہیں ہے اس کے عوض انہیں برا کہا جاتا ہے۔ گالیاں ملتی ہیں جہنم کی جلتی پھرتی آگ اور دنیا کی بدترین و ذلیل ترین قوم قرار دیا جاتا ہے۔ ان کے خلاف غلط بیانیاں اور اشتعال انگیزیاں کی جاتی ہیں۔ انہیں قتل کی دھمکیاں ملتی ہیں ——— کیا قادیانی جماعت اور اسکے اکابر جانتے ہیں۔ اس طرح وہ تاریخ میں اپنے لئے کوئی اچھی جگہ نہیں بنا رہے ہیں ——— قادیانیوں کے اس طرز عمل کا جواب یہی ہے کہ ہم انبیاء، صلحا اور مجددین کے نقش قدم پر چلیں۔ ہمیشہ سے دنیا میں ایسا ہی ہوتا آیا ہے کہ جو لوگ حق و اصلاح کی پکار بلند کرتے ہیں عدوان حق ان کے خون کے پیاسے ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم نے محض خدا کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے حق و اصلاح کی پکار بلند کی ہے اور ہمارے خون کی طلب ہو رہی ہے تو ہمیں اس مطالبہ کے پورا کرنے سے کیسے انکار ہو سکتا ہے؟ ہم اس دھمکی سے نہ مرعوب ہو سکتے ہیں نہ ہمیں اس پر مشتعل ہونے کی ضرورت ہے ہم اپنا خون اور جانیں دینے کے لئے حاضر ہیں۔

لیکن اس کے ساتھ ہی ہم جماعت لاہور کے نوجوانوں کے دلی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے

---

[1] بڑے سے بڑے یا چھوٹے سے چھوٹے ۔ (اہلحدیث)

ایک بات کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ وہ یہ کہ سر فروشی نوجوانوں کا اولین حق ہے۔ قوم کا اور کوئی طبقہ ان سے یہ حق چھین نہیں سکتا۔ اگر قادیانی جذبہ خون آشامی کو ہماری جماعت کے خون کی ضرورت ہے تو قادیانی فدائیوں کو سب سے پہلے ہم نوجوانوں کے گلوں پر اپنی تیغ ستم چلانی ہوگی۔ ہمارے سینوں میں اپنے خنجر بھونکنے ہونگے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ شہادت کے اس دروازے میں ہم نوجوانوں سے پہلے اور کوئی داخل ہوجائے۔ ہم ایسا نہیں ہونے دینگے۔ قادیانی فدائیوں کی میانوں سے نکلی ہوئی تلواروں اور ان کے تنے ہوئے خنجروں کا خیر مقدم سب سے پہلے ہم احمدی نوجوانوں کی گردنیں اور ہمارے ہی سینے کریں گے ——

ہم بے شک تھوڑے ہیں لیکن ہمیں یقین ہے کہ ہماری رگوں میں سے اتنا خون نکل سکتا ہے کہ جسمیں قادیانی غلو غرق ہوجائے اور اس طرح احمدیت کی ترقی اور مقبولیت کا ایک نیا شاندار دور شروع ہوسکے۔

یہ ہیں نوجوانان جماعت کے دلی جذبات۔ جن کا حق ترجمانی ہم نے قریب قریب انہی کے الفاظ میں ادا کردیا۔ آئندہ اشاعت میں ان کی خدمت میں چند باتیں عرض کریں گے اور حکومت سے بھی کچھ کہیں گے۔"
(پیغام صلح لاہور ص ۲۔ ۳۰ اگست ۱۹۳۸ء)

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبد الصمد صاحب مبارکپوری)
(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید ائمہ جرح و تعدیل نے جو کسی کی توثیق کی ہے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اس سے جھوٹ کی قوت سلب کرلی گئی ہے اور نہ ثقہ کے یہ معنی ہیں کہ وہ جھوٹ بول ہی نہیں سکتا۔ (اہلحدیث ۱۷ محرم)

تائید سے جہلت و ما تدری بانک جاہل فمن لی ان تدری بانک لا تدری

بے شک توثیق کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ راوی موثق سے قوت کذب سلب کرلی گئی ہے۔ قوت کذب کیا کسی معصیت کی قوت کا سلب ہونا مراد نہیں ہے لیکن اس سے یہ لازم اور ضروری نہیں کہ تعدیل و توثیق کردہ شدہ راوی سے یقیناً و بالضرور کذب و معصیت کا صدور ہوا ہو جب یہ ضروری نہیں ہے تو پھر کسی معصیت یا فعل حرام کی قوت کے موجود ہونے سے کوئی شخص ہرگز مورد طعن و الزام نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس سے اس قوت کا فعل میں آنا ثابت نہ ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ مولوی صاحب نے توثیق کا معنی ابھی تک سمجھا ہی نہیں۔ آپ نے توثیق کا معنی صادق اور راست گو ثابت کرنا سمجھا ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے بلکہ توثیق کے معنے ہیں کسی راوی کے اصلی و ذاتی جوہر (یعنی اسکے صدق لہجہ و صفائے ظاہر اور ضبط و عدل تقویٰ و مروت، دیانت اور زہد عبادت وغیرہ اوصاف حسنہ و اخلاق فاضلہ جو اس کی ذات میں مجتمع و موجود ہوں ان) کو ظاہر و بیان کرنا اور اس کی شہادت دینا۔ یہ بھی واضح رہے کہ تعدیل و تجریح توثیق و تضعیف ہرکس و ناکس سے قبول نہیں کی جاسکتی اور نہ ہر شخص تکلم فی الرجال کی اہلیت و صلاحیت رکھتا ہے۔ اسکے متعلق محدثین رح نے ایسے شخص کی تعیین و تصریح فرمادی ہے جس کی جرح و تعدیل قبولیت کے درجہ پر فائز ہوتی ہے۔ چنانچہ شرح نخبہ میں ہے:۔

"و تقبل التزکیة من عارف باسبابها لا من غیر عارف"

یعنی اس شخص کی توثیق مقبول ہوگی جو کہ توثیق کے اسباب کو پہچانتا ہو نہ غیر عارف کی"

دوسری جگہ ہے:۔ (و ینبغی) ای یجب (ان لا یقبل الجرح) ای التجریح (و التعدیل) ای تجریح احد و تعدیله (الا من عدل متیقظ) اسم فاعل من الیقظة من باب التفعل ای من مستحضر ذی یقظة تحمله علی التحری و الضبط فیما یصدر عنه (شرح نخبہ للقاری ص ۲۳)

یعنی ضروری ہے کہ جرح اور تعدیل اسی کی قبول کی جائے جو عادل اور بیدار قلب ہو (احوال رواۃ کا) مستحضر ہو جرح اور تعدیل کے صادر کرنے میں تحری و جستجو اور ضبط برتتا ہو"

ظاہر ہے کہ جس امر میں اس قدر احتیاط اور تحری ضروری و لازمی قرار دی گئی ہو اور جس فن میں قدم رکھنے کو خود ائمہ فن نے بڑی بھاری ذمہ داری محسوس کی ہو اس امر اور اس فن کی کیا شان ہوگی اور وہ سہو و خطا لغزش و نسیان سے کس قدر پاک ہوگا۔ ایسے مہتم بالشان فن کے متعلق مولوی اسلم کا یہ کہنا نہایت رنج اور افسوس کا باعث ہے۔ معلوم نہیں مولوی صاحب کا اس کے لکھنے سے کیا مقصود ہے اور یہاں پر اسکو کس مناسبت سے لکھا ہے۔ اگر کوئی محدث، کوئی امام فن یا کم از کم کوئی معتبر عالم اس کا قائل ہوتا تو اعتراض ہوسکتا تھا مگر یہاں تو کوئی بھی اس کا قائل نہیں ہے۔ لیکن مولوی صاحب کا مقصود تو اس لکھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان محدثین کی توثیق و تضعیف کچھ بھی قابل اعتماد و اعتبار نہیں۔ جیسا کہ آئندہ سطروں میں اس کی تصریح کردی ہے۔ مگر یاد رہے کہ دعویٰ کرنا آسان ہوتا ہے اس کا ثبوت بہت دشوار اور مشکل ہوتا ہے۔ پس آپ کے اس کہہ دینے سے آپ سبکدوش نہیں ہوسکتے اس کا بار ثبوت تا قیامت آپ کی گردن پر رہے گا۔ آپ نے ائمہ فن اور محدثین کے اقوال کو جو بطور امانت امت کے لئے چھوڑ گئے ہیں ایک حقیر اور بے وقعت چیز بنادیا۔ یہ آپ ہی کی جرأت و ہمت ہے ؂

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

اللہ تعالیٰ آپ کو راہ راست و حق کی ہدایت کرے اور انصاف و حق پرستی کی توفیق عطا کرے۔ (باقی)

• جمع القرآن و الاحادیث۔ قرآن مجید اور حدیث شریف کی کتابت کا ذکر اور ان کی حفاظت کے بارے میں ۶/ (دفتر اہلحدیث)

گھڑیالوی امارت کے مشیر میاں اللہ بخش صاحب کیرپوری کا کھلا عریضہ مولانا شیر پنجاب کے نام۔ اور اس کا جواب

(از مولوی ابو سعید عبد الرحمٰن صاحب فریدکوٹی۔ حال کلکتہ)

مولوی یوسف صاحب دینانگری نے ایک رسالہ بنام "دعوت حق" لکھا ہے۔ جس کی ایک ایک سطر زہر آلود اور سب وشتم سے بھری ہوئی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جو کوئی ان کے امیر (سید محمد شریف) کو نہ مانے وہ جاہلیت کی موت مریگا وغیرہ وغیرہ۔ اس کے متعلق میں نے جناب شاہ محمد شریف صاحب سے "اہلحدیث" کی معرفت ۲۵ جون ۳۸ء۔ ۲۲ جولائی ۳۸ء ۱۲ اگست ۳۸ء کے پرچوں میں تین مرتبہ استفسار کیا۔ موصوف نے جب جواب نہ دیا تو میں نے یہاں تک لکھ دیا کہ بحکم اصول حدیث آپ کی خاموشی کو رضا خیال کرتا ہوں تاہم وہ ٹس سے مس نہ ہوئے مگر مولوی یوسف صاحب کے دوست میاں اللہ بخش صاحب کیرپوری نے اخبار تنظیم میں ایک نوٹس شائع کرایا۔ کاش کہ مضمون نویس مذکور شاہ صاحب کی طرف سے نیابتہً جواب دیتا یا مولوی یوسف کی تائید یا تردید کرتا۔ لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔ کیا تو یہ کیا کہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر اظہار خفگی کیا کہ آپ نے عبد الرحمٰن کا سوال کیوں شائع کیا۔ میں نہیں سمجھتا کہ ایسی کاروائیوں سے جماعت میں تنظیم ہوتی ہے یا تخریب۔ بڑے میاں سیدھی بات تھی کہ میری بات کا جواب آپ کے امیر لکھتے۔ اگر وہ نہ لکھ سکتے تھے تو ان کی نیابت میں کوئی اور لکھتا۔ یہ کیا کہ تیسرے شخص کو کوسنے لگے کہ اس نے میرا سوال کیوں شائع کیا۔ عجب سینہ زوری ہے۔

بہرحال وہ مکتوب درج ذیل ہے جو مولانا ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کر کے لکھا گیا ہے:۔

"کھلا عریضہ بخدمت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری بعد سلام مسنون کے گزارش ہے کہ آپ نے

مولوی عبد الرحمٰن صاحب فریدکوٹی کی شکایات و الزامات متعلقہ مولوی محمد یوسف صاحب کا سلسلہ اپنے اخبار اہلحدیث میں شروع کر رکھا ہے جس کا اصل مقصود جمعیت اہل حدیث کی توہین و تذلیل اور تحقیر و تنقیص ہے۔ جس کا کھلا اور بین ثبوت یہ ہے کہ مولوی محمد یوسف صاحب نے فریدکوٹی کی تحریر اول کو غلط اور بہتان ثابت کرتے ہوئے اس سے باز رہنے کی نصیحت کی ہے۔ لیکن جناب اور جناب کے نامہ نگار نے اسے فضول اور لغو کہہ کر دوبارہ اخبار اہلحدیث میں پہلے سے زیادہ زوردار الفاظ میں جمعیت اور حضرت امیر کو مطعون اور بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ کا یہ رویہ جماعت کے لئے تشتت اور افتراق کا موجب ہے۔ اگر آپ کی اس روش سے متاثر ہو کر ہماری طرف سے تحریری سلسلہ شروع ہو گیا۔ تو اس کی تمام تر ذمہ داری آپ اور آپ ہی پر ہوگی۔ فقط

من نہ گویم کہ ایں کن آں مکن
مصلحت بیں وکار آساں کن

خاکسار:۔ اللہ بخش کیرپوری

(تنظیم۔ ۳ ستمبر ۱۹۳۸ء)

اس چھوٹے سے عریضہ میں کم و بیش آٹھ گوشے ہیں۔ قارئین کرام خط کشیدہ عبارت کو دیکھ کر۔ ان کے نمبروں کے حساب سے جواب ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) میرے تینوں مضامین استفسار کی شکل میں تھے۔ حیرانی کی بات ہے کہ ان سوالات کو شکایات و الزامات سمجھ لیا گیا۔ اگر استفسار کا معنی شکایت اور الزام ہے تو مہربانی کر کے شاہ صاحب ہی بتلائیں اور فیصلہ فرمائیں کہ یہ کونسی کتاب میں معنی بیان ہوا ہے کہ استفسار کا معنی شکایت ہوا کرتا ہے۔ (۲) خدا شاہد ہے کہ ہمارا مقصد آپ کی جماعت کی توہین و تذلیل کرنا نہ تھا۔ اور نہ ہی ہمارے مضامین میں کوئی ایسی سطر آپ دکھا سکیں گے۔ جس سے توہین مقصود ہو۔ اگر آپ نے توہین سمجھی ہے تو یہ آپ کی فہم کا قصور ہے۔

(۳) معلوم ہوا کہ میری تحریر اول آپ کے خیال کے مطابق غلط تھی اور تحریر ثانی میں شجرہ طیبہ والی صحیح ہے اور یہ میرا سوال صحیح ہے۔ (۴) مضمون لکھوں میں اور مولانا صاحب امرتسری کو مضمون کا حصہ دار تسلیم کر لیا جائے۔ کاش کہ آپ نے صحافت نگاری کے اصول پر خیال فرمایا ہوتا (۵) میں نے مولوی یوسف کے جواب کو کب اور کہاں فضول و لغو لکھا ہے۔ بلکہ میں نے تو یہ لکھا تھا کہ آپ اس کے مخاطب نہیں بلکہ میرا روئے سخن شاہ صاحب سے ہے۔ اگر آپ نے میرے اس فقرہ سے یہی مفہوم نکالا ہے تو نکال لیجئے۔ (۶) امیر کو مطعون کرنے کی کوشش کس عبارت سے آپ نے اخذ کی ہے۔ ہماری کونسی ایسی عبارت ہے جس سے امیر کی شان میں کوئی بدنامی یا طعن ثابت ہو۔ کیا آپ کے امیر سے کسی امر کا استفسار کرنا ان کو مطعون کرنا ہے؟ (۷) مولانا ابو الوفاء صاحب کا رویہ جماعت کیلئے باعث اختلاف ہے یا آپ کے امیر صاحب کا سکوت؟ اگر میرے سوال کا جواب دیدیا جاتا تو قصہ ختم تھا مگر یہ تمام باتیں آپ نے بلاوجہ نکال لیں جن کے ذمہ دار خود آپ ہیں۔ (۸) اگر آپ بلاوجہ متاثر ہو کر سلسلہ شروع کرنا چاہتے ہیں تو بسم اللہ کر دیجئے۔ اس لئے کہ جب آپ بلاوجہ لڑائی مول لینا چاہتے ہیں تو آپ کو کون روک سکتا ہے۔

قارئین کرام میرے مضامین اور اس خط کو پڑھ کر فیصلہ فرمائیں کہ زیادتی کس کی ہے؟ اور مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی پر بلاوجہ الزامات عائد کئے جا رہے ہیں۔ حالانکہ یہ مضامین محض استفسار و سوال کی نوعیت میں چھپے تھے ——— ان واقعات کو سامنے

رکھ کر میں علماء اہل حدیث سے انصاف چاہتا ہوں۔ کہ کیا میرے [illegible] یہی جواب تھا؟ جو میاں اللہ بخش صاحب کمیر پوری نے دیا ہے۔ جس میں محض سردار اہل حدیث مولانا ثناء اللہ کو مخاطب کرکے مورد الزام ٹھیرایا ہے۔

نیز کیا فرماتے ہیں مولوی محمد علی صاحب لکھوی نائب جمیعتہ ڈسٹرکٹ فیروز پور اس مسئلہ میں کہ کون شخص حق بجانب ہے؟ آیا ان تحریرات میں ہماری طرف سے اقدام ہؤا ہے یا آپ کے امیر صاحب کی جماعت کی طرف سے غلط قدم اٹھایا جا رہا ہے؟

مزید استفسار میاں اللہ بخش صاحب! شیخ سعدی مرحوم نے لکھا ہے کہ کوئی شخص بے وقوفی کا اقرار نہیں کرتا۔ مگر وہ شخص گویا اپنی حماقت کا معترف ہے جو دوسرے دو شخصوں کی بات میں دخل دیتا ہے۔ اس حکیمانہ قول کے کیا معنی ہیں؟

(ع۲) انبیاء کرام خصوصاً سید الانبیاء اور انکے خلفاء و امراء سب سے سوال کئے جاتے تھے اور وہ جواب دیتے تھے۔ کیا آپ کے امیر صاحب کا یہ درجہ ہے کہ اُن سے کسی قسم کا استفسار ہو ہی نہیں سکتا۔ آخر وجہ کیا ہے؟ یاد رہے کہ ہم ہر اس فعل کو صحیح سمجھتے ہیں جو موافق سنت صحیحہ ہو اور جو مخالف سنت ہو اسکو غلط خیال کرتے ہیں۔ یہ ہمارا معیار کلام ہے۔ پس آپ بھی اگر اس اصول کو صحیح سمجھتے ہیں تو خیال رکھا کریں۔ یعنی ہمارا جو قول و فعل خلاف سنت ہو اس کی مخالفت کیا کریں۔ جو موافق ہو اس میں تائید کریں۔ آیندہ اختیار

مولانا ثناء اللہ صاحب سردار اہل حدیث کی سوانح عمری

(بقلم مولوی عبد الرؤف صاحب جھنڈانگری)

نامہ نگار اپنی رائے کے ذمہ دار ہیں۔ (اڈیٹر)

بڑھنی رام گنج کے پوسٹ ماسٹر صاحب جو مئو کانفرنس اہل حدیث کے جلسہ کے منتظم کار تھے۔ اپنا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے روز میدان میں مولانا مدظلہ کا خطبہ ہو رہا تھا۔ گرد و غبار اُڑنے لگا تو میں نے چپکے سے چند ماتحت اشخاص کو پانی چھڑکنے پر مستعد کر دیا اور نہایت خاموشی سے چھڑک دیا گیا۔ الغرض بعد ازیں کئی سال کے بعد سنی پور ضلع بستی کا جلسہ ہؤا۔ مولانا اس میں تشریف لائے تھے تو میں بھی حاضر ہؤا۔ رخصتی کے دن موٹر کئی ایک آئے۔ میں نے ایک مولوی صاحب سے اپنی خواہش موٹر پر سواری کی ظاہر کی تو انہوں نے کہا موٹر پر گنجائش نہیں ہے۔ آخر مایوس ہو کر میں کچھ دور نکل آیا۔ اتنے میں مولانا کا کار پہنچا۔ میں نہایت سست چل رہا تھا۔ مولانا نے دیکھ کر موٹر روکا اور ہاتھ نکال کر مجھ کو بلانا شروع کیا۔ میں جو پہنچا تو موٹر میں کہیں جگہ نہیں ہے۔ مولانا نے پٹ کھولا اور کہا۔ کیا دیکھتے ہو؟ میری ران پر آؤ بیٹھ جاؤ یہ پنجاب کی ہڈی ہے میں تم کو تو پھول سمجھتا ہوں" اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ آپ مجھ کو پہچانتے ہیں کہنے لگے ہاں تم وہی ہو جس نے جمعہ کے دن گرد و غبار اڑنے پر پانی چھڑکوا دیا تھا"

پوسٹ ماسٹر صاحب راقم الحروف سے کہنے لگے کہ مجھ کو وہ واقعہ خود بھول گیا تھا مولانا کے یاد دلانے سے یاد پڑا۔ تعجب مجھ کو یہ ہے کہ وہ شخص جسکے بے انتہا مشاغل ہوں اور دن میں جس سے مختلف لوگوں سے ملاقات ہو۔ مختلف جزئیات کا اس سے تعلق ہو اور پھر باایں ہمہ یادداشت وقوت حافظ کا یہ کمال کہ کوئی جزئی واقعہ بھی نہ فراموش ہو۔ اسیطرح مولانا کے خلق عظیم اور خوش اخلاقی کا کتنا بڑا ثبوت ہے کہ کس طرح جگہ نہ ہونے پر اپنی ران پر چار کوس تک بٹھا کر لے گئے۔

مولانا کا خلق عظیم اور اس کا اثر دیکھنا ہو تو ہفتہ وار رسالہ غازی محمود کا دیکھئے۔ کیا لکھتے ہیں:۔ اس واقعہ کے سننے کے بعد میرا خیال ہؤا کہ ایسے بزرگوں کے عام حالات اور واقعات اور ان کی زندگی کے تمام زریں کارنامے اور ان کی ذات کے فیوض و برکات و جماعتی ترقی وغیرہ ضروری حالات مولانا ابو القاسم صاحب بنارسی مرتب فرماکر قوم میں شائع کریں تو بہت اچھا ہو اور پھر بفضل خدا اس کی ایسی اشاعت و عالمگیر مانگ ہو کہ بایدوشاید ایک تو حضرت مولانا کے حالات۔ دوسرے مولانا ابو القاسم صاحب کی تالیف سونے پر سہاگہ کی مصداق ہوگی۔ مولانا کی زندگی میں اس کا شائع ہونا بہت ہی زیادہ موزون ہے۔ جسطرح "تلاش حق" "تذکرہ" وغیرہ سوانحعمریاں صاحب سوانح کی زندگی میں لکھی گئی ہیں جس طرح علامہ ذہبی نے علامہ ابن تیمیہؒ کی سوانح انکی زندگی میں لکھی ——— بہرحال اخبارات، رسائل، روئداد مدرسہ دیوبند، مولانا کی کتابوں پر علماء کی تقریظات۔ عربی جرائد، سلطان سے ملاقات، حیدرآباد دیگر مشہور بلاد کے سفر اور انکے ضروری واقعات۔ سفر حج کا سنہ اور اس کا واقعہ۔ فراغ تعلیم و سند کے حصول کا سن عام جلسوں اور مناظروں اور کانفرنس کے انعقاد کے موقعہ کے حالات۔ بعض ضروری تقریروں کا پورا بیان، وہ اختلافی مسئلے جو خاندان غزنویہ میں مابہ النزاع بنے رہے اور پھر سلطان کا فیصلہ۔ مولانا کے اساتذہ و جلساء صحبت۔ مولانا کے جواب میں لطائف و ظرائف۔ مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی مرحوم جن کو یاد کرکے رویا کرتے ہیں ان کا حال۔ مولانا کا فاتح قادیان ہونا۔ مرزا قادیانی کا اشتہار اور خدائی فیصلہ وغیرہ وغیرہ تمام امور۔ بعض بعض کرامات۔ خدائی تائید و نصرت۔ حاضر جوابی۔ آخری مناظرہ الہ آباد وغیرہ کے حالات اہم و ضروری واردات و حالات کو ذکر فرماویں کہ یہ کام[۴]

---

۴ سوائے مولانا ابو القاسم صاحب بنارسی کے دوسرے سے کما حقہ انجام و تکمیل کو پہنچنا مستبعد ہے۔ امید کہ مولانا ابو القاسم صاحب اپنی توجہ گرامی مبذول فرماکر قوم کی

تصدیق الحدیث

بیان الحق بجواب بلاغ الحق

(مجریہ از ۲۰-اگست ۳۰ء)

(۵)

گذشتہ پرچہ میں کتاب "بلاغ الحق" کے مضامین کی فہرست دی گئی ہے۔ جس میں عرض حال وغیرہ ہے۔ جواب مع حاشیہ ملاحظہ ہو:-

شروع مقصود "عرض حال" سے ہمیں مطلب نہیں دوسرا مضمون "کلام اللہ" کا ہے۔ اس میں قرآن کی تعریف اور پڑھنے پڑھانے کی ترغیب ہے۔ جس پر کوئی اعتراض نہیں۔ تیسرا مضمون "حدیث" ہے۔ بس یہی کتاب کی جان اور روح رواں ہے۔ مصنف موصوف نے اس میں جو کچھ لکھا ہے اس کا بہت سا حصہ باصطلاح علم بیان "حشو زوائد" اور باصطلاح شعرا محض بھرتی ہے۔ ناظرین ہمارے دعوے کو شاید مخالفانہ ادعا سمجھیں۔ اس لئے ہم اسکو ٹکڑے ٹکڑے

(ٹکڑے ٹکڑے) کرکے ناظرین کے سامنے پیش کردیتے ہیں۔ پس ناظرین کرام بھی ان کو بغور ملاحظہ فرمائیں:-

"خدا نے فرمایا۔ قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ؕ

(اے رسول اعلان کردو کہ اگر تمہارے باپ، بیٹے، بھائی، بیبیاں، قرآن، مال مخزونہ، تجارت جس کی کسادبازاری سے خائف رہتے ہو، اور گھر جو تم کو بہت مرغوب ہیں (یعنی دنیا کی کل چیزیں) اگر تم کو خدا و رسول اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ محبوب ہیں تو عذاب خداوندی کے منتظر رہو) محبت خدا و رسول اور جہاد کو تو خدا نے نہایت اہتمام بالشان صورت سے فرض کر دیا، اور اس کی خلاف ورزی پر تہدید بھی کی مگر قوم نے اس کی تعمیل کہاں تک کی وہ دیکھو ان آیتوں کے محل قرون اولیٰ کے مسلمان تھے۔ قرآن اُن کا نصب العین تھا، اُنہوں نے تعمیل کی، اور تعمیل کا ثبوت جاں بازیوں کے ساتھ جان سے، مال سے، اقران و اعزہ کو، زن و فرزند کو، بلکہ عزت و آبرو تک کو جو انہیں حاصل تھی خدا و رسول پر قربان کرکے دیا، وطن چھوڑا، گھر بار چھوڑا، زن و فرزند چھوڑا، اور سب کچھ چھوڑ کر رسول کے دامن میں پناہ لی۔ تو کامیابیوں نے اپنا چتر سنبھالا۔ اور جو کچھ چھوڑا تھا وہ اور اُس سے زیادہ پایا اور دین و دنیا میں فائز المرام ہوئے۔ جب زمانہ بدلا اور رنگ آمیزیوں نے اپنا جلوہ دکھایا تو بعد کا رنگ بدلا، اور نوبت یہ پہنچی کہ ما قدروا اللہ حق قدرہ، اسی طرح سمجھو ما قدروا الرسول حق قدرہ خدا و رسول کی قدر نہ کی۔ خدا و رسول کے فرمان یعنی قرآن کو منتر، چیستان اور معمہ بنا دیا، اور احبار و رہبان کے فرمان کو قول رسول۔ سلطنت نے حامی بھری اور ماسوا کا ڈنکا بجا دیا گیا۔ خدا و رسول کی محبت کا

ــہ طلب شہادت اور شہادت "اہلحدیث" مورخہ ۲۷-اگست میں ہم نے مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری مرحوم اور جناب شاہ عین الحق صاحب وغیرہ کی بابت مرحوموں کے تلامذہ سے درخواست کی تھی کہ ان کا عقیدہ متعلقہ حدیث بتادیں کہ وہ حدیث کو حجت شرعی جانتے تھے یا نہ؟ اس کے جواب میں دو معتبر شہادتیں درج ذیل ہیں:

"مولانا حافظ عبداللہ صاحب سے اخیر کتابیں معقول اور منقول کی میں نے پڑھ کر سند لی۔ اور پڑھنے کے زمانہ میں فتوی میں ہی لکھتا تھا۔ جس میں احادیث کا حوالہ دیتا تھا اور مولانا مرحوم اپنے دستخط سے جاری کرتے تھے۔ کتاب اللہ کو اور حدیث کو داخل فی الدین کہا کرتے تھے اور یہ لفظ ان کا مجھ کو یاد ہے۔ ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنتی۔ اہل قرآن کو گمراہ کہا کرتے تھے۔ مولانا شاہ عین الحق صاحب میرے پھوپھا مولانا شاہ علی نعمت کے شاگرد تھے۔ شاہ عین الحق صاحب کا مکان میرے مکان سے چند فرلانگ پر ہے اور مجھ سے غائت دوستی تھی۔ اخیر میں مدرسہ احمدیہ آرہ میں وہ مدرس اوّل تھے محض حدیث پڑھاتے تھے۔ اپنے مواعظ میں اہل قرآن کا رد کیا کرتے تھے۔ حدیث کو ستون دین فرمایا کرتے تھے —— مولانا حافظ عبداللہ صاحب کے اکابر شاگردوں کو گواہ پیش کر سکتا ہوں۔ اپنے مضمون مذکور الصدر پر مولانا محمد اسحاق صاحب مدرس اول مدرسہ احمدیہ دربھنگہ۔ مولانا ابوبکر صاحب و مولانا فاروق صاحب جونپوری وغیرہ کو۔ یہ لوگ میرے ہم سبق تھے۔ حدیث پڑھتے تھے مولانا عبداللہ صاحب سے"

المجیب حکیم محمد محسن ۲۲ زکریا اسٹریٹ کلکتہ۔ ۶-ستمبر ۳۰ء

دوسری اہلحدیث کی شہادت "مولانا حافظ محمد عبداللہ غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ کہنا کہ وہ حدیث کو داخل فی الدین نہیں سمجھتے تھے۔ صریح جھوٹ ہے اور افتراء"

محمد فضل الرحمن باقی (لیکچرار عربی کلکتہ یونیورسٹی) نواسہ حافظ عبداللہ صاحب مرحوم۔ ۲۷ جمادی الاخری ۱۳۴۹ھ

...دعویٰ تو ہے مگر دلیل نہیں، اور دعویٰ بے دلیل باطل ہے (بلاغ الحق صفحہ)

اہلحدیث ناظرین کرام! اس اقتباس میں جو کچھ مصنف نے کہا ہے۔ مولانا شہید دہلوی (قدس سرہٗ) نے تقویۃ الایمان میں اس سے زیادہ لکھا ہے۔ پھر ہم اس کا جواب کیا دیں۔

"خدا و رسول کی محبت کا ثبوت رسول کے فرمان رسالت کی بہ اخلاص و محبت اطاعت ہے بلا آمیزش غیرے یہ آمین بالجہر اور رفعیدین میں جوتی پیزار کرنا ثبوت محبت نہیں ثبوت نفسانیت ہے اور خود رسول کو خدا بنانا کہ "احمد بے میم ہو تم" رسول کی محبت ہے، یہ تو صریح ضلالت اور شرک ہے۔ اگر تم کو واقعی خدا و رسول کی محبت ہے تو لا الٰہ الا اللہ ماسوے سے منہ پھیر و اور محمد رسول اللہ رسالت محمدی یعنی قرآن کو اپنا نصب العین بناؤ۔ اور ان صلوٰتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ (میری نماز اور میری عبادتیں اور میری حیات و موت تک خدا کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں) یہی آپ کا قول، یہی آپ کا فعل، یہی آپ کا حال تھا، اور یہی آپ کا فرمان، تو اس کی تعمیل سے رسول کی محبت کا ثبوت دو کہ محبت رسول کا دعویٰ صحیح ہو اور تمہارا حال درست ہو جائے اسی طرح کل ہدایات ربانی، سارے حقوق کی ادائیگی سارے اخلاق کا برتاؤ، ساری قوتوں کا صحیح استعمال، اور سارے احکام و ہدایات قرآنی جو عین رسالت اور تکمیل انسانی ہی کے لئے ہیں تعمیل کرکے خدا و رسول کی محبت کا ثبوت دو، اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے آراستہ سینہ سپر رہو۔ یہ ہے خدا کا فرمان، یہ ہے رسول کی سنت، یہ ہے آپ کا اُسوہ حسنہ۔ تاکہ تم انسان کامل بنو، اور اپنے کو اسلام کا مجسم نمونہ بنا کے پیش کرو، اور یوں تبلیغ اسلام کی سنت اور خدمت ادا کرو، جیسا کہ اگلوں نے کیا، تو یہ دلیل ہوگی خدا و رسول کے ساتھ تمہاری خالص محبت کی، ورنہ منافقانہ دعویٰ ہوگا جھوٹا اور رسول کے ساتھ استہزاء!"

(بلاغ الحق صفحہ ۱۵)

اہلحدیث ناظرین کرام اس اقتباس کا مختصر مضمون یہ نکلتا ہے کہ حضرت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت محض تعلیم قرآن میں ہے اور بس۔ یعنی قرآن مجید کے سوا کوئی قول یا فعل نبوی واجب الاتباع نہیں ہے، واجب الاتباع قرآن مجید ہی ہے یہی مضمون رسالت ہے کیونکہ ما یوحیٰ من اللہ صرف قرآن ہے حدیث نہیں (بلاغ صفحہ ۱۱) بس یہی امر تنقیح ہے جو قائلین حدیث اور منکرین حدیث میں زیر بحث ہے۔ انصاف یہ ہے کہ اس میں مدعی ہم ہیں اس لئے ثبوت بھی ہمارے ذمے ہے ثبوت بھی ایسا جو قرآن کے نصوص صریحہ سے ہو۔

ضروری امر حدیث شریف کے متعلق بحث دو طرح ہے (۱) ایک یہ کیا کہ سوائے قرآن مجید کے قول و فعل نبوی حجت شرعیہ ہے؟ (۲) دوسری بحث حدیث کی صحت اور اتصال کی ہے۔ حافظ محب الحق صاحب نے دوسری بحث سے ہمیں مستغنی کر دیا ہے کیونکہ آپ نے تسلیم فرمایا ہے کہ حدیث بحیثیت تنقید روایت تاریخ کے معتبر ترین ہے۔ ملاحظہ ہو بلاغ صفحہ ۱۳۲

پس بحث اصل پر ناظرین توجہ فرمائیں۔ یعنی اس امر پر بحث پیش نظر ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خدا کی طرف سے ذریعہ حصول علم ایک ہی تھا جس کا نام وحی قرآن ہے یا اس کے علاوہ کچھ اور بھی تھا۔ وحی قرآن دونوں فریقوں میں مسلم ہے اس لئے اس پر بحث کرنا بے ضرورت ہے۔ البتہ دوسرے ذریعہ کا ثبوت دینا ہم پر واجب ہے۔ جس کیلئے ہم مندرجہ ذیل آیت پیش کرتے ہیں۔

وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ

(سورہ تحریم) اس آیت کا ترجمہ بھی ہمارے مدعا کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے جو یہ ہے:-

"نبی نے اپنی بعض بیویوں کو ایک پوشیدہ بات بتائی اور اُسے اس بیوی نے ظاہر کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی اطلاع نبی کو کر دی تو نبی نے اس میں سے بعض کو بات بتادی اور بعض سے منہ پھیر لیا۔ پھر جب نبی نے اس بیوی کو یہ بات بتائی بیوی نے کہا آپ کو یہ کس نے بتائی ہے۔ نبی نے کہا مجھے خدا علیم خبیر نے بتائی ہے"

اس آیت میں آنحضرت کے اس معاملے کا ذکر ہے جو اپنی بیوی سے خلوت میں ہوا تھا بیوی نے اسکو دوسری بیویوں کے پاس ظاہر کر دیا خدا نے بیوی کے اس فعل کی خبر پیغمبر صاحب کو کر دی۔ اسکے بعد نبی علیہ السلام نے بیوی پر اس علم کا اظہار کیا تو بیوی نے کہا آپ کو یہ خبر کس نے بتائی ہے۔ نبی نے فرمایا خدا علیم خبیر نے۔

ہمارا استدلال اس آیت سے اس طرح ہے کہ اَظْهَرَهٗ کا فاعل اللہ ہے نیز نَبَّأَنِيَ کا فاعل علیم خبیر ہے۔ جو خدا ہی کے نام ہیں۔

چونکہ اس اطلاع کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے (اگر ہے تو کوئی اہل قرآن بتائیں) اسلئے ضروری ہے کہ یہ اطلاع دوسرے طریق پر آئی ہو جو ہمارا عین مدعا ہے چونکہ وہ طریق وحی قرآن کے سوا مخفی ہے اسلئے ہماری اصطلاح میں اُسکو وحی خفی کہتے ہیں۔ اسکی مثال آج کل بھی ہمیں ملتی ہے۔ ہمارے ملک میں خبر رسانی کے ذریعے کئی ایک ہیں۔ خطوط بذریعہ ڈاک۔ دوم بذریعہ تار برقی۔ سوم بذریعہ ٹیلیفون وغیرہ سیطرح قرآن مجید نے خدائی اطلاع کو تین اقسام بتایا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ۔

یعنی خدا کی طرف سے حصول علم کے ذرائع تین ہیں (۱) وَحْيًا (بذریعہ وحی) جسکو القاء فی القلب کہتے ہیں (۲) پس پردہ (۳) بذریعہ رسول (جبرئیل)۔ پہلی قسم کی مثال حضرت موسیٰ کی ماں کی اطلاع ہے اَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ دوسری قسم کی مثال كَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا۔ تیسری قسم کی مثال خود قرآن مجید ہے۔ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ۔٭

٭ چونکہ قرآن شریف بذریعہ رسول (جبرئیل) آنحضرت تک پہنچا ہے اسلئے یہ اَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا کی قسم میں داخل ہے اور جس اطلاع کا ذکر قرآن مجید کی آیت مذکورہ میں ہے وہ دوسری دو قسموں میں ہے۔ نتیجہ صاف ہے کہ قرآن کی وحی اور حدیث کی اطلاع ایک ہی منبع فیض سے ہے۔ فرق طریق وصول میں ہے جیسے بادشاہ کی طرف سے چٹھی یا تار کے ذریعہ اطلاع کا پہنچانا

فتاویٰ

س ۲۴۴ } ہمارے علاقہ کی زمین ریتلی اور نرم ہے۔ قبر بالکل قائم نہیں رہ سکتی۔ دفن میت کے بعد دو چار روز کے اندر اندر لحد ہو یا شق دونوں ہی گر پڑتی ہیں۔ جس کی وجہ سے میت کی ہڈیوں کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ اور سانڈے بھی بہت ہیں جو قبر کو سوراخ کر کے لحد تک پہنچ جاتے ہیں۔ ان کی وجہ سے بھی میت اور قبر کو نقصان ہے۔ ان وجوہات کے لحاظ سے اگر صرف لحد کو اینٹوں سے پکا کر کے چھت بھی اینٹوں کی ڈالی جائے اور باقی دانہ کو عام قبروں کی طرح کچی مٹی سے بھر دیا جائے شرع محمدی کی رو سے یہ جائز ہے یا نہیں۔ قرآن شریف، حدیث مبارک کی روشنی میں سلف صالحین کے طریقہ پر جواب سے مشرف فرماویں۔

(سائل:۔ غلام محمد از سندھ)

ج ۲۴۴ } قبر کو پختہ بنانا منع ہے۔ قبرستان دار الفنا ہے دار البقاء نہیں۔ قبر گرتی ہے تو گرنے دو۔ اگر میت ننگی ہو جائے تو مٹی ڈال دو۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا گیا تھا جس کے بعد زوئیں چار دیواری بنادی گئی۔

س ۲۴۵ } زید نیا نیا ایک پلٹن میں ملازم ہوا ہے۔ اُس کے رفعیدین پر امام مسجد (جو کہ پلٹن کی حدود میں ہی ہے) اور دیگر اکثریت اہلسنت والجماعت کو سخت اعتراض ہے۔ پلٹن کی حدود سے باہر ایک تو بغیر پاس کے جانے کی اجازت نہیں اور نہ ہی ایسی اجازت ہمیشہ ایک نئے آدمی کو مل سکتی ہے تاکہ کسی اور جگہ جا کر نماز ادا کر لے۔ قلت وقت بھی مانع ہے کیونکہ نزدیک کوئی مسجد نہیں۔ زید کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ بخلاف ضمیر اپنے طریق عمل سے توبہ کرے اور اکثریت کا پابند ہو۔ پلٹن کے کسی کمرہ میں بھی نماز پڑھنے پر انگلیاں اٹھتی ہیں۔ ایک ہفتہ تک اگر صورت حالت یہی رہی تو خیال اغلب ہے کہ اُس پر کوئی کیس بنا کر اُس کو ملازمت سے برطرف کر دیا جائے۔ کیونکہ صوبہ دار میجر مولوی صاحب مذکور کا بہت حامی ہے۔ کسی نے خلل عامہ اور تفرقہ پسندی کی رپورٹ بھی کر دی ہے۔ تو دریں صورت از روئے اسلام کیا زید رفعیدین کو چھوڑ دے یا ذلیل ہو کر برطرف ہونا اُس کے لئے واجب ہے۔ کیونکہ ملٹری قوانین کی رو سے دس سال کے اندر اندر وہ خود تو استعفیٰ دے نہیں سکتا۔ نیز رفعیدین کے جواز میں اگر کوئی حوالے بھی حنفی کتابوں سے تحریر فرماویں تو نوازش ہوگی۔ (محمد یوسف)

ج ۲۴۵ } رفعیدین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ ائمہ اربعہ میں سے امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ اس کی سنیت کے قائل ہیں اور کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ حضرت پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ بھی اس کو سنت مانتے ہیں۔ (غنیہ)

علماء حنفیہ میں سے امام ابن ہمام بھی اس کو فعل رسول علیہ السلام تسلیم کرتے ہیں۔ متاخرین میں سے مولانا عبد الحی لکھنوی مرحوم فرماتے ہیں:۔ رفعیدین اکثر صحابہ کرتے تھے بعض نہ کرتے تھے (فتاوی لکھنوی جلد ۱)۔ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کے پاس سوال ہوا کہ کوئی غیر مقلد ہمارے پاس کھڑا ہو کر نماز میں رفعیدین کرے تو ہماری نماز میں خرابی تو نہ آویگی۔ آپ نے فرمایا کہ کچھ خرابی نہیں آئے گی۔ ایسا تعصب اچھا نہیں۔ وہ بھی عامل بحدیث ہے (فتاوی رشیدیہ ص ۱)

ایک جگہ لکھا ہے کہ احادیث صحیحہ سے دونوں امر ثابت ہیں۔ کسی ایک کو ممنوع اور اس کے فعل کو ارتکاب نہی اور فعل منکر نہ کہنا چاہئے۔ (ص ۱۲)

بہرحال رفعیدین مسنون امر ہے۔ ان کی ایذا پر جس قدر صبر کر سکتے ہو کرو اجر ملے گا۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ من تمسك بسنتي عند فساد امتي فله اجر مائة شهيد۔ جو شخص میری امت کے بگاڑ کے وقت سنت پر مضبوطی سے عمل کرے اس کو سو شہید کا ثواب ملتا ہے۔

س ۲۴۶ } قبرستان میں جا کر دعائے مسنونہ پڑھ کر بعض لوگ اپنے ماں باپ یا رشتہ داروں، دوستوں کی قبر پر یا امی۔ یا ابی۔ یا اسمٰعیل، یا محمد، یا عبد الکریم، یا فاطمہ بہن وغیرہم الفاظوں سے مخاطب کر کے دعا سلام کرتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟ (ایک سائل)

ج ۲۴۶ } قبر پر میت کو نداء کرنا جائز نہیں۔ لقولہ تعالیٰ وما انت بمسمع من فی القبور وقال ایضا وھم عن دعائھم غافلون الآیہ۔ علماء حنفیہ بھی سماع موتیٰ کے قائل نہیں۔ اللہ اعلم!

سوالات قاسمیہ

ایصال ثواب بہ تلاوت قرآن و طعام

اس مسئلہ پر اخبار اہلحدیث ۱۹ فروری ۳۷ء ص ۲ بجواب سوال ۱۰۴ خلاصہ مضمون یہ ہے کہ نزدیک اہلحدیث تلاوت قرآن کا ثواب مردہ کو نہیں پہنچتا اور ثواب طعام میں ہر دو فریق اہلحدیث و حنفیہ متفق ہیں۔ عرض ہے کہ راقم الحروف کو ہر دو میں شک ہے۔ قرآن سے اعمال نیک و بد کا پورا پورا بدلا انصاف سے ملنا ثابت ہے جزا و سزا میں کمی بیشی نہ ہوگی۔ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى وَ اَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى۔ ایصال ثواب کا فائدہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ سزا و جزا میں کمی بیشی ہو سکے۔ بخلاف ایصال ثواب موہوم ہے۔ اللہ اعلم بالصواب۔ اگر ثواب ہے تو زندہ عامل دیگر شخص کو ہے۔ اللہ اعلم!

ج } قرآن مجید میں ہم مسلمانوں کو سابقہ مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت کرنے کا حکم ہے۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ۔ اس حکم میں آپ بھی شامل ہیں۔ کیا یہ سابقہ اہل اسلام کی خیر خواہی ہے یا بدخواہی۔ ان دونوں آیتوں کو ملا کر نتیجہ صاف ہے آپ کی پیش کردہ آیت میں حصر حقیقی نہیں ہے۔

متفرقات

اہلحدیث اور اعیان اہلحدیث | اخبار بین حضرات کو عموماً اور ناظرین اہلحدیث کو خصوصاً علم ہوگا کہ زمانہ کی موجودہ کساد بازاری و مختلف اشیاء کی گرانی کا اثر اخبارات پر بھی بہت ہوا ہے۔ اسی وجہ سے ان حوادثات کی تاب نہ لاکر بہت سے ہمعصر ساتھ چھوڑ بیٹھے۔ بڑے بڑے مشہور و معروف اور نامی معاصرین کو بھی بہت سی تبدیلیاں کرنی پڑیں۔ اگرچہ "اہلحدیث" پر بھی قدرتی مصائب وارد ہوئے مگر سب سے مردانہ وار مقابلہ کرتا ہوا بحولہ و قوتہ مامون و مصئون ہے۔

ذالك فضل الله۔

اعیان کا فرض | ایسے موقع میں یہ ہے کہ اور کچھ نہیں ہو سکتا تو کم از کم اس کو گرنے سے سنبھالیں، اپنے احباب کرام کو ترغیب دلا کر خریدار بنائیں تاکہ اسے بھی دوسرے معاصرین کی طرح اپنے ناظرین و اعوان و انصار سے ان کی عدم توجہ یا بالفاظ دیگر سرد مہری کا گلہ نہ کرنا پڑے۔

توجہ ہو رہی ہے | مقام مسرت ہے کہ بعض احباب جن کے دل میں "اہلحدیث" کی محبت ورے اخلاص سے پیوست ہو چکی ہے محض اس کی توسیع اشاعت کی غرض سے تبلیغی دورے کر رہے ہیں جن میں سید عبدالغفار صاحب رضوی لکھنوی و مولوی ابوالقاسم صاحب صدیقی بالاسوری تو خاص طور پر قابل شکریہ مستحق مبارکباد ہیں ان کے علاوہ جن دیگر محترم اصحاب نے نئے خریدار بنائے ہیں ان کے بھی شکر گذار ہیں۔ ان کے اسماء گرامی آئندہ ہفتہ شائع کئے جائینگے۔ انشاء اللہ!

ضرورت معاش | خاکسار طبیہ کالج دہلی کا سند یافتہ ہے۔ اگر کسی اہل بستی یا اہل ثروت کو میری خدمات کی ضرورت ہو تو حاضر خدمت ہو جاؤنگا خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔ حکیم محمد عبیداللہ ابن مولانا محمد صاحب دہکاوی مرحوم۔ کچھا ضلع نینی تال۔

دعائے صحت | میرے بھائی عبدالرحیم صاحب آٹھ نو روز سے بعارضہ تپ بیمار ہیں۔ ناظرین ان کیلئے دعائے صحت فرمائیں۔ (حاجی عبدالکریم سوداگر بڈی بریلی۔ ۹) اللهم اشفه بشفائك وداده بدوائك

اصول فقہ
چھپ کر تیار ہے

جسے حال ہی میں مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے تصنیف فرمایا ہے۔ جس میں اصول فقہ کی تعریفات اور مختصر اصول درج ہیں۔ کتاب کیا ہے گویا کوزے میں دریا بند ہے۔ اسے یاد کر لینے والے کو اصول فقہ کی تمام اصطلاحات بلکہ اصول بھی یاد ہو جائیں گے قیمت فی نسخہ ۱ر محصول ڈاک ۲ پائی۔ ایک روپیہ کے بیس ۲۰۔ محصول ڈاک علاوہ منیجر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔

نامہ نگاران ضرور پڑھیں

نامہ نگار حضرات مضامین بھیج کر اس کی اشاعت کے لئے بہت جلد خط و کتابت شروع کر دیا کرتے ہیں لہذا ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ جملہ مضامین جناب ایڈیٹر صاحب مقبول ہونے کی صورت میں مشن بدار محفوظ رکھتے ہیں۔ اور نمبروار درج اخبار ہوتے رہتے ہیں۔ غیر مقبولکا اعلان کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے جلد شائع ہونے کے لئے خط و کتابت نہ شروع کر دیا کریں۔ (منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر)

اظہار حقیقت | اہلحدیث پرچہ ۳ میں مولوی محمد بشیر صاحب ساکن کوٹلی لوہاراں کا ایک مضمون درج ہوا ہے کہ "میں نے احمد پور شرقیہ میں ایک وہابی مسمی عبداللہ کے اثناء تقریر میں بولنے پر ثابت کر دیا تھا کہ حضور بشر نہیں۔"

سو عرض ہے کہ اس معاملہ کو عرصہ دس ماہ کا ہو چکا ہے مولوی محمد بشیر صاحب نے جب احمد پور میں اپنی تقریر کی (جیسی کہ آپنے اہلحدیث پرچہ ۱۳ میں ملاحظہ فرمائی ہے) تو مولوی عبداللہ صاحب (جو حنفی ہیں) نے مولوی بشیر صاحب کو تبادلہ خیالات کیلئے خط لکھا مگر کوٹلوی صاحب نے اس کا کوئی جواب نہ دیا بلکہ بستر بوریا باندھ کر وہاں سے تشریف ہی لے گئے۔ اصل حقیقت تو ظاہر کر دی ہے اگر واقعہ اسکے خلاف ہو تو سوائے اسکے اور کیا کہا جائے لعنت اللہ علی الکاذبین ——— مولوی بشیر صاحب اگر اپنے بیان میں سچے ہیں تو آمین کہیں۔

راقم ابو اسحق محمد عبدالرزاق بن مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب خطیب مسجد عباسی احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور

شکریہ | جن حضرات نے جناب حکیم مولوی ولی اللہ صاحب مرحوم کی تعزیت میں خاکسار کو خطوط وغیرہ روانہ کئے۔ ان سب حضرات کا بذریعہ اہلحدیث شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (راقم، حکیم محمد حسین عفی عنہ ملک اناگ اسلام آباد کشمیر)

پچاس روپیہ انعام | عرصہ چار پانچ سال کا ہوا مجھے سوزاک ہو گیا تھا۔ باقاعدہ علاج نہ کرنے سے قرحہ ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے قوت مردمی بالکل نہیں رہی۔ ناظرین میں سے اگر کوئی صاحب باقاعدہ علاج ڈاکٹری یا یونانی کر سکتے ہوں تو بذریعہ اخبار صرف اپنا پورا پتہ تحریر کر دیں۔ تاکہ ان سے خط و کتابت کروں یا ان کے پاس جا کر علاج کراؤں۔ بعد صحت کامل علاوہ شکریہ و دعا کے مبلغ پچاس روپے حق الخدمت حقیر تحفہ پیش کئے جائیں گے۔ (دیکھئے از خریداران اہلحدیث)

مدرسہ ضیاء العلوم مئو ائمہ | کے لئے مولوی ابوالخیر صاحب بند رحمانی پرتابگڈھی کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں اب کوئی صاحب درخواست وغیرہ مرسل نہ کریں۔ (حکیم قمرالدین سیکرٹری مدرسہ مذکور)

مسلم اخبارات بطور نمونہ | درکار ہیں۔ بعد مطالعہ خریداری کے متعلق فیصلہ کر سکونگا۔ راقم ابوالبقا حبیب خان

ملکی مطلع

"اہلحدیث" کے ایک معروضہ کا جواب

پرچہ اہلحدیث بابت ۳ میں سرسکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب کو توجہ دلائی گئی تھی کہ امن عامہ کے لحاظ سے رات کے وقت فونوگراف بجانے والوں کے لئے وقت مقرر کر دیا جائے۔ موصوف کی طرف سے اس کا جواب آیا ہے۔ قبل اسکے کہ ہم اس جواب پر کچھ عرض کریں جواب دہی کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ گذشتہ حکومت کے زمانے میں تو ایسے معروضات کا جواب بھی نہ آتا تھا۔ بعد شکریہ کے عرض ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اس معاملے میں اپنے شہر کی بلدیہ کی طرف رجوع کریں۔

میونسپل ایکٹ اور پولیس ایکٹ دونو اسوقت ہمارے پیش نظر ہیں۔ میونسپل ایکٹ میں کوئی دفعہ ہم کو ایسی نہیں ملتی جس کے ماتحت بلدیہ اس تکلیف کو دور کرنے کی ذمہ دار ہو۔ البتہ پولیس ایکٹ کی دفعہ ۳۱ کے الفاظ کو نہیں بلکہ مقصود کو دیکھا جائے تو ہماری شکایت کا جواب اس میں مل سکتا ہے۔ ہم نے اپنی مقامی تکلیف کا خصوصی ذکر نہیں کیا تھا بلکہ عام طور پر شہروں، قصبوں اور دیہات کا ذکر کیا تھا۔

اب مہربانی کرکے ہمیں بتا دیا جائے کہ میونسپل ایکٹ کی کونسی دفعہ کے ماتحت ہم میونسپلٹی کو توجہ دلائیں۔ ہمیں میونسپل ایکٹ کی دفعہ بتانے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ اگر ہماری شکایت میونسپلٹی کے اختیارات سے متعلق تھی تو جناب صدر اعظم ہمارے معروضہ کو مع اپنے فرمان کے وزیر بلدیات کے پاس بھیج دیتے تاکہ وہ میونسپلٹیوں کے نام حکم جاری کرسکتے۔

جناب کو میونسپلٹیوں کا حال معلوم ہوگا کہ وہ کہاں تک رعایا کی آہ و فغاں کو سنتی ہیں اور کہاں تک اس کے دفعیہ کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔ اس کی مثال میں لاہور کی میونسپلٹی کے حالات کا مطالعہ کرنا کافی ہے۔ ہاں وزیر صاحب بلدیات کی طرف سے حکم جاری ہو تو شاید شنوائی ہو جائے۔

آج ہم اپنے سابقہ معروضہ کو ایک مثال میں پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ جناب صدر اعظم اس پر توجہ فرما کر جواب دیں۔

مثال اگر کسی وزیر صاحب کی کوٹھی کے باہر سڑک پر یا گراؤنڈ میں رات کے وقت چند آدمی شور کریں یا ڈھول بجائیں۔ جس سے ان کے آرام میں خلل آئے۔ ایسا کرنے والوں کی شکائت وزیر موصوف بلدیہ متعلقہ میں کریں گے یا کوئی اور انتظام فرمائیں گے۔

ایسی حالت میں جو وہ انتظام اپنے لئے کرسکیں وہی رعایا کے لئے تجویز فرمائیں۔ امید ہے کہ آپ اس مثال کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہمارے معروضہ پر غور فرما کر شکریہ کا موقع دینگے۔

بوچڑخانہ لاہور

آج کل پنجاب میں اس بوچڑخانہ کی وجہ سے بہت حرکت پیدا ہو رہی ہے۔ ہندو سکھ اور ان کے ملنے والے بعض مسلمان بھی اسکے خلاف ایجی ٹیشن (شورش) کر رہے ہیں۔ اُدھر گورنمنٹ اس بات پر تلی ہوئی ہے کہ بوچڑخانہ نہیں اُٹھے گا۔ ہندو پارٹی اعلان کرچکی ہے کہ ہم ہر طرح سے اسکے خلاف کوشش کرینگے

ہم دیکھتے ہیں کہ قانون قدرت میں مخالفت کے تین درجے ہوتے ہیں۔ (۱) دل سے (۲) زبان سے۔ (۳) ہاتھ سے۔ دل میں کسی کے ساتھ اختلاف پیدا ہوتا ہے تو زبان پر بھی جاری ہوتا ہے۔ یہ بھی کافی نہ ہو تو ہاتھ بھی اپنا عمل دکھاتے ہیں۔

مخالفین بوچڑخانہ کی طرف سے پہلا درجہ طے ہوچکا۔ دوسرا درجہ بظاہر اپنی حد کو پہنچ چکا ہے۔ یعنی ہڑتالیں، جلسے اور جلوس۔ جلسوں میں ریزولیوشن (تجاویز) بصورت معروضات اور نظمیں متعلقہ مذمت گو یہ سب کچھ ہوچکا۔ باوجود اس کے ہندو اخباروں کا اعلان ہے کہ آئندہ عملی قدم اٹھایا جائیگا۔ وہ عمل کیا ہے؟ ہم نہیں کہہ سکتے جو ہوگا وہ دیکھ لینگے۔ ہاں ایک شاخ اس کی سول نافرمانی بھی ہے۔ جس سے ملک میں شورش پیدا ہوسکتی ہے۔ کانگرس کی تحریک کے زمانہ میں، سول نافرمانی اجتماعی شکل میں ہوئی تھی۔ اس کا اثر بھی ملک نے دیکھ لیا۔ ریاست جموں کے خلاف خاص مسلم جماعت کی طرف سے سول نافرمانی کی گئی اس کا اثر بھی جو کچھ ہوا دیکھ لیا گیا۔ اب ہندو قوم کی طرف سے بھی اگر سول نافرمانی ہوئی تو فرقہ واری ہوگی۔ ہم اس قسم کی تحریکات کو قانون قدرت کے ماتحت دیکھا کرتے ہیں۔ قانون قدرت یہ ہے کہ جب کوئی کسی سے ناراض ہو تو اس کی بات کا ماننا اپنے پر فرض نہیں سمجھنا چاہئے وہ اس سے بڑا ہی کیوں نہ ہو۔ شیخ سعدی نے اسکو ایک ہی بیت میں ادا کرکے گویا کوزے میں دریا کو بند کر دیا ہے

اگر خویش راضی نہ باشد ز خویش
چو بیگانہ اش بر اند ز پیش

اس قسم کی ناراضگی تو اہل ہند نے ظاہر کر دی ہے اگر اتنے پر بھی حکومت مائل نہ ہوئی تو تیسرا درجہ وہ ہے جو آئرلینڈ میں پیش آچکا ہے۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ کشمکش کہاں تک پہنچیگی۔ زیادہ دور پہنچنی بھی نہیں چاہئے۔ لیکن دونوں فریقوں کے مقاصد کے اختلاف پر نظر کرنے سے یہ تیسرا درجہ بھی بعید نہیں سمجھا جاسکتا۔ گو ملک کے لئے مضر ہوگا۔

مشورہ ہم گورنمنٹ کو مشورہ دینے والے کون؟ جبکہ گورنمنٹ کے پاس بڑے بڑے ارکان اور مدبر باتدبیر موجود ہیں۔ لیکن پریس کا فرض ہے کہ حکومت کو نیک بات سوجھاتا رہے۔ اس لئے ہم اپنا مشورہ پیش کرتے ہیں جو یہ ہے کہ

گورنمنٹ ہر بوچڑخانے کے ساتھ پندرہ بیس میل مربع زمین میں ایک چراگاہ مقرر کرے۔ اس میں گایوں کا گلہ اور اسی کے مطابق ساتھ ...

تعداد بھی سکے۔ ایک دفعہ جتنی گائیاں خریدنی ہوں خرید لے۔ ان کی اتنی نسل بڑھائے کہ پھر باہر سے خریدنے کی ضرورت باقی نہ رہے۔ دودھ اور مکھن وغیرہ فروخت کرے تاکہ دودھ گھی کی کمی کی شکایت کرنے والوں کو جواب ہو سکے۔

ہم نے وائسرائے کے اعلان متعلقہ بوچڑ خانہ کو پڑھا۔ اس میں صرف غلے کا ذکر تو آیا ہے مگر چراگاہ کا ذکر (وہ بھی اتنی مسافت میں جتنی کہ ہم نے عرض کی ہے) بالکل نہیں۔ بیس مربع میل چراگاہ ایک بڑے بوچڑ خانے کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ گورنمنٹ کے اعلان میں یہ بھی درج ہے کہ جنگ کے موقع پر گوشت کا پہنچانا ضروری ہے۔ یہ فقرہ پڑھ کر اسلامی تاریخ کی دنیا پر ہماری نظر جا پڑی کہ وہ لوگ (مجاہدین اسلام) جنہوں نے اتنے ممالک فتح کئے ان پر ایسا وقت بھی آتا تھا کہ ایک ایک کھجور ہر شخص کے حصے میں آتی تھی۔ جب اس میں بھی کمی آتی تو ایک ہی کھجور کو کئی ایک اشخاص چوسا کرتے تھے (مگر قدم ان کا ڈگمگاتا نہ تھا) اور زبان پر یہ شعر جاری ہوتا تھا ؎

سب نکل جائینگی او قاتل ہماری حسرتیں
جب کہ سر اپنا ترے زیر قدم دیدینگے ہم

محمد بن قاسمؒ فاتح سندھ نے جب سندھ پر چڑھائی کی تھی تو کتنے ٹن گوشت اپنے ساتھ لایا تھا؟ سلطان محمود غزنوی کی فوج اپنے ہمراہ کتنا گوشت لائی تھی؟

ہمارے خیال میں فوج کو اتنا نازپروردہ بنانا جنگی اصول کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ اسکو اس اصول پر عمل کرنا چاہئے کہ جو ملا کھا لیا۔ پیٹ بھر کر ملا تو۔ نصف پیٹ ملا تو۔ روٹی ملی تو چنے ملے تو۔ بہرحال گزارہ کرنا چاہئے۔ اس ترقی کے زمانہ میں مولانا اسماعیل شہیدؒ اور انکے ساتھیوں کا حال بھی قابل غور ہے۔ جو اپنے گھروں پر نازونعمت میں پلے ہوئے میدان جنگ میں آئے تھے

گورنمنٹ کا نقطۂ نگاہ اور ہے ہمارا نقطۂ نگاہ اور۔ گورنمنٹ اپنے نقطۂ نگاہ سے مجبور ہے کہ گویا فوج کے لئے شراب وغیرہ بھی مہیا کرے۔ مگر ہمارا نقطۂ نگاہ وہی ہے جو مولانا حالی مرحوم نے ظاہر کیا ہے ؎

ہو بادہ کشی پر نہ جوانو! مفتوں
گردن پہ نہ لو حقِ خداداد کا خوں
خود عہد شباب ہے اور تم
کرتے ہو فزوں جنوں پہ اک اور جنوں

مُسلم لیگ کے اجلاس کیلئے

مولوی ابو محمد مصلح کی دو تجویزیں

آپ حیدر آباد دکن میں تحریک قرآن کے بانی تھے اب لاہور میں آگئے ہیں۔ آپ نے مسلم لیگ کے اجلاس میں دو تجویزیں بھیجی ہیں جو درج ذیل ہیں:۔

(تجویز ۱) "مسلم لیگ کا یہ اجلاس، مسلم لیگ کا نصب العین خدائی حکومت کا قیام اور آسمانی قوانین کا نفاذ قرار دیتا ہے اور کانگرس کے موجودہ مسلک کو ناکافی و ناکام سمجھ کر ہندوستان کی قیادت کو اپنے ذمہ لیتا ہے اور اس ملک میں بسنے والی ہر قوم و ملت کو یقین دلاتا ہے کہ ان کے پیدا کرنے والے کے قانون کے ذریعہ ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائیگا۔"

(تجویز ۲) "مسلم لیگ کا یہ اجلاس، بطور لائحہ عمل اور حصول مقصد کے لئے قرآن حکیم کے عام علم و عمل کو ضروری سمجھتا ہے اور مسلمانوں کے ہر فرقے کو اس خدائی جھنڈے کے نیچے جمع ہو جانے کی دعوت دیتا ہے۔"

(ابو محمد مصلح محرک عالمگیر تحریک قرآن مجید۔ لاہور)

اہلحدیث مجوز صاحب نے اپنے درد دل کا اظہار کر دیا۔ لیکن وہ معاف فرمائیں انہوں نے مسلم لیگ کو پہچانا ہی نہیں اور نہ ان تجویزوں کے انجام پر غور فرمایا کیا یہ تجویزیں مسلم لیگ اگر پاس کردے تو ہندو مہاسبھا کا حق نہیں ہے کہ وہ رام راج کے متعلق عام اعلان کردے پھر ان دونوں طاقتوں کے تصادم سے ملک میں کیا ہوگا؟ وہی جو حافظ شیرازیؒ نے کہا ہے ؎

محتسب خم شکست و من سر او
سن و بالسن والجروح قصاص

ہم ذاتی طور پر آپ کی ان تجویزوں کی تائید کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں ؎

ہند کو اس طرح اسلام سے بھر دے ملے شاہ
کہ نہ آئے کوئی آواز جز اللہ اللہ!

اشتہار بر مقدمہ مدعی بجو مدعا علیہ دیوانی
بعدالت جناب لالہ ہنسراج صاحب ایم اے
ایل ایل بی ۔ پی ۔ سی ۔ ایس

ایڈیشنل سب جج بہادر درجہ سوئم لدھیانہ

نمبر مقدمہ ۵۰۴

ملک رام اچھو رام پسران بسنتا مل اگروال سکنہ لدھیانہ وال بازار ۔ ڈگری داران۔

بنام نور محمد پسر عمر بخش قوم گوجر سکنہ طرف بوگوال تحصیل و ضلع لدھیانہ ۔ مدیون

زر اجرائی ۸۲/۴/۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی نور محمد مدیون مذکور تعمیل نوٹس ہذا سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے ۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام نور محمد مدیون مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر نور محمد مذکور تاریخ ۱۴ ۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو مقام لدھیانہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۰ ۔ اگست ۱۹۳۲ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم مہر عدالت

تلاش مفرور کیلئے ۱۰۰ روپیہ کا انعام

سیرت کمیٹی میں قرض حسنہ کے لئے ایک فنڈ مقرر تھا ۔ جو بیچارے لوگ اپنے زیور رکھ جاتے تھے اور سود کے بغیر قرض لے جاتے ہیں ۔ متھرا کی طرف کا ایک نوجوان جو نو مسلم ہے بکر حصول تعلیم کے لئے دفتر سیرت میں مقیم تھا ۔ اس فنڈ کا تمام روپیہ اور نقدی لیکر مفرور ہو گیا ہے ۔ تمام برادران اسلام اس واقعہ کی پولیس میں اطلاع کر دیں اور اپنے شہر اور علاقہ میں پولیس اور رضا کاروں کے ذریعہ سے ملزم کی تلاش کرائیں جو صاحب ملزم کو گرفتار کرینگے انہیں ایک سو روپیہ نقد انعام دیا جائیگا ۔ ملزم کا حلیہ یہ ہے :-

عمر ۲۰ سال ۔ قد پورا ۔ جسم بہت دبلا پتلا ۔ رنگ کافی سانولا سرخی نما گہری اور نیلی آنکھیں ۔ لمبا اور پتلا سا چہرہ ۔ ناک کی جڑ پر عینک کا کافی بڑا نشان ۔ چوری کے وقت اوپر کے دو دانتوں پر سنہری خول ۔ دائیں یا بائیں کنپٹی پر پھوڑے کا کافی بڑا داغ ۔ اردو اور افریقی بول لیتا ہے ۔ ٹیسو اور اردو بہت تھوڑا پڑھا ہوا اور افریقہ اور ضلع متھرا سے خوب واقف ہے ۔ نماز اور اذان بھی سیکھا ہوا ہے ۔ "سیکرٹری سیرت کمیٹی پٹی ضلع لاہور"

نکاح آریہ

اس رسالہ میں آریوں کے احکام متعلقہ نکاح پر چند ذیل اعتراضات قائم کرکے اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو واضح کیا ہے ۔ (۱) نکاح کی ضرورت اور غرض (۲) نکاح کس عمر میں ہو (۳) نکاح کس عورت سے ہو (۴) بیاہ کی قسمیں (۵) نکاح کرنے کا طریق (۶) میاں بیوی کے ملاپ کا طریق ۔ (۷) نکاح دائم لازم غیر منفک عقد ہے یا قابل فسخ (۸) نکاح بیوگان قابل وید ہے ۔ قیمت صرف ۳/

نماز اربعہ

اس رسالہ میں چہار مذہبوں (مسلمانوں ، عیسائیوں ، آریوں ، اور ہندوؤں) کی نمازوں کا مقابلہ کرتے ہوئے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نماز میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسلام سے بڑھ کر کوئی مذہب توحید کو پیش نہیں کر سکتا اور یہی اس کے منزل من اللہ ہونے کی دلیل ہے ۔ قیمت ۳/

کتاب الرحمن

آریوں کی جو کتاب معلم الرحمن شائع ہوا ہے قرآن پر کا مکمل و مدلل جواب جو مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب نے اپنی خاص قرآنی طرز میں دیا ہے جسکے سامنے مخالفین نے بھی سپر ڈال دی ہے ۔ کتابت طباعت اور کاغذ عمدہ ۔ قیمت ۹/

ثنائی پاکٹ بک

اس مختصر کتاب میں تمام مذاہب قادیانی عیسائی ۔ بہائی ۔ مرزائی ۔ شیعہ ۔ نیچری ۔ دہریہ ۔ سکھ ۔ منکرین نبوت ۔ بدعت پرست دیو بندی خاص انداز میں تنقید کی گئی ہے ۔ ہر ایک مذہب کی تردید میں [illegible] پاکٹ سائز ہے ۔ قیمت [illegible]

منیجر اہلحدیث امرتسر

تصانیف حضرۃ مولانا ابی الوفاء ثناء اللہ امرتسری الہندی

القرآن العظیم

اس کتاب میں تمام ضروریات اسلام کو قرآن مجید سے ثابت کرکے مخالفین (آریہ وغیرہ) کو چیلنج دیا گیا ہے کہ انہی باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں ۔ قیمت ۲/

جہاد وید

اس رسالہ میں جہاد کا ثبوت وید کے منتروں سے پیش کیا گیا ہے ۔ اور اسلامی جہاد پر آریوں کی لب کشائی ہمیشہ کے لئے بند کر دی ہے ۔ قیمت صرف ۳/

ہندوستان کے دو ریفارمر

یعنی سوامی دیانند جی اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دیگر اہل مذاہب کے متعلق بدزبانیوں کا نمونہ انہی کے اپنے الفاظ میں دکھا کر ترجیح تعلیم [illegible] ۔ قیمت ۲/

سوامی دیانند کا علم و عقل

اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی جی دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام نہیں لیتے ۔ قابل دید ہے ۔ کاغذ کتابت طباعت اعلیٰ ۔ قیمت ۴/

اشتہار زیر حکم ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب لالہ [illegible] صاحب ایم اے

ایل ۔ ایل ۔ بی ۔ پی ۔ سی ۔ ایس

ایڈیشنل سب جج صاحب بہادر درجہ سوم لدھیانہ

نمبر مقدمہ ۱۲۷

دی جنرل کول سپلائی کمپنی لمیٹڈ برائے ادائی لیکوڈیشن واقعہ امرتسر بذریعہ عبدالغفور آفیشل لیکوڈیٹر ڈگریدار

بنام چودھری محمد عثمان ٹھیکیدار بعشہ سکنہ لدھیانہ محلہ کریم پورہ ۔ مدیون ۔

مقدمہ اجرائے ڈگری ۱۹۳۵/۲/۹ [illegible]

[illegible] چودھری محمد عثمان [illegible]

تعمیل نوٹس [illegible] سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام چودھری محمد عثمان مدیون مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر چودھری محمد عثمان مذکور تاریخ ۲۳ ۔ اکتوبر ۱۹۳۵ کو مقام لدھیانہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو [illegible] کارروائی عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۳۱ ۔ اگست [illegible] دستخط حاکم [illegible]

الترغیب والترہیب

مصنفہ امام عبدالعظیم منذری ؒ۔ جس میں ہر [illegible] ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر مرفوع احادیث جمع کی گئی ہیں۔ اس کتاب کا ہر گھر میں موجود رہنا ضروری ہے۔ قیمت [illegible]

ستیتھی

[illegible] کی مشہور کتاب ستیتھی کا [illegible] جس میں سائنس علم کے مشہور و ضروری مسائل پر عالمانہ رنگ میں بحث کی گئی ہے۔ کتاب کی [illegible] سے بہت آتا ہے۔

قیمت [illegible] (۹۲ صفحے)

پتہ منیجر [illegible] امرتسر

پیارے نبی کے پیارے حالات

(ہر سہ حصص)

(مؤلفہ مولانا مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی)

یہی کتاب ہے جس کو اگر قرآن مجید اور تمام آسمانی کتابوں کا لب لباب کہیں تو بالکل بجا ہے۔ کیونکہ اس میں [illegible] آسمانی کتابوں میں جس قدر پیشگوئیاں اسلام اور پیغمبر اسلام کے متعلق موجود ہیں ان میں سے اکثر اس کتاب میں درج کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ انبیاء سابقین کا تذکرہ بھی بالتفصیل کیا گیا ہے [illegible] اور زکوٰۃ وغیرہ کی فلاسفی بیان کی گئی ہے۔

قیمت فی حصہ بجائے ۸؍ کے صرف ۱۲؍ کر دی گئی ہے۔ قیمت مکمل [illegible]

تفسیر ثنائی اُردو

قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں مگر تفسیر ثنائی اُردو ان سب پر سبقت لے گئی ہے جسے زمانہ حاضرہ میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے اس تفسیر میں خاص خوبی (جو اس سے پہلے کسی تفسیر اُردو یا عربی میں نہیں دیکھی گئی) یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں جن کے نیچے اُردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی و شان نزول درج ہے۔ مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کے [illegible] موقع بموقع کی گئی ہے۔

مکمل تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے۔ قیمت فی جلد دو روپیہ (۲؍) علیحدہ علیحدہ ہے۔ اور مکمل سٹ بارہ روپیہ (۱۲) محصول ڈاک علیحدہ۔

کاغذ کتابت طباعت نہایت اعلیٰ۔

مؤلفہ حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب

الارشاد الی سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا حکیم ابو محمد یحییٰ صاحب شاہجہانپوری مرحوم

موضوع تقلید و اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ تقلید کی پوری تاریخ من اولہ الی آخرہ اس میں درج ہے اور اہل تقلید اور اہل حدیث کے طرز عمل کا موازنہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ مدلل طور پر کیا گیا ہے اور معترضین کے جملہ اعتراضات کے شافی و مسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔ محدثین [illegible] اور ان کی جملہ خدمات [illegible] مضامین کے لحاظ سے باب بندی بھی کی گئی ہے۔ جو پہلی طبع میں مفقود ہے۔ ضخامت ۵۰۰ صفحات۔ کاغذ کتابت طباعت اعلیٰ۔ قیمت صرف [illegible]

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن عربی

تفسیر ہذا عربی زبان میں مفسرین کے مسلمہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا پر لکھی گئی ہے۔ جس ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث اہل علم حضرات نے بہت پسند فرمایا ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی بے حد مقبول ہو چکی ہے۔ بعض [illegible] (جلالین کی طرح) پڑھائی جاری [illegible] تفسیر میں قرآن مجید کی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ مصری سائز اور رنگ کے کاغذ پر اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے [illegible] قیمت صرف [illegible] محصول ڈاک علیحدہ۔ (مطلقاً [illegible])

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۴ — نمبر ۴۷

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ للعہ

رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔۔ ۔۔۔ نئے

عام خریداران سے ۔۔۔ ۔۔۔ عہ

۔۔۔ ۔۔۔ ششماہی ۔۔۔

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۴ رجب المرجب سنہ ۱۳۵۶ھ مطابق یکم اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

خطاب بہ خوابیدہ مسلم

(از جناب نسیم آئی۔ الہ آبادی)

مسلمانو اٹھو اب خواب سے بیدار ہو جاؤ
خدا کے حکم پر باندھو کمر تیار ہو جاؤ

یہ پستی تابکے آخر یہ غفلت تابکے آخر
اگر کمی ہے عزت دین کی ہشیار ہو جاؤ

ذرا آئین فاروقی پہ ڈالو اک نظر اپنی
تم اپنے دشمنوں کے واسطے تلوار ہو جاؤ

نکل آؤ بہادر بن کے میدان عمل میں اب
خلافت سے ذرا پھر برسر پیکار ہو جاؤ

اگر بیکس نظر آئے تمہاری قوم میں کوئی
تمہارا فرض ہے تم ہمدم و غمخوار ہو جاؤ

غریبوں کی مدد کرنا تمہارا فرض ہو پیدا
یتیموں بیکسوں کے واسطے غمخوار ہو جاؤ

عیاں کر دو مسلمانوں قومی شان دنیا پر
عمل اللہ جیسا مسلم بیدار ہو جاؤ

نسیم اب ... ہمت میں ہو ...
... نام ... خواب ... بیدار ہو جاؤ

انتخاب الاخبار

——— ترکی روسی معاہدہ کی رو سے روس کے بازاروں میں ترکی مصنوعات کی مقدار بڑھ گئی ہے جس سے حکومت کو جنوری سے جولائی ۱۹۳۶ء تک کئی کروڑ پونڈ کا نفع ہوا ہے۔

——— حکومت ترکی نے اسپین اور چین و جاپان کی جنگ کے پیش نظر درہ دانیال پر مزید چار توپیں چڑھا دی ہیں اور محافظ فوج کی تعداد میں بھی کئی ہزار سپاہ کا اضافہ کر دیا ہے۔

——— جنوا کی اطلاع مظہر ہے کہ لیگ کونسل نے اپنے پرائیویٹ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ جاپان کے خلاف چین کی اپیل کو ۲۳ نمائندوں پر مشتمل ایک مشاورتی کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے جس کا اجلاس عنقریب ہونے والا ہے۔

——— اسپین کے پایہ تخت میڈرڈ میں باغیوں نے پھر بمباری شروع کر دی۔ چنانچہ گزشتہ ماہ میں ۷۶۹ بم کے گولے برسائے گئے جو ۵۰۹ مکانوں پر گرے۔ نتیجے کے طور پر بہت سے اشخاص زخمی و مقتول ہوئے۔

——— امام یمن نے اپنے ولی عہد امام سیف الاسلام کی معرفت جو اس وقت لندن میں مقیم ہیں ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں شاہی کمیشن کی سفارشات کو عربوں کے حق میں سخت مضر بتایا گیا ہے۔ اور ملک معظم سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی حکومت کو متنبہ کر دیں کہ وہ عالم اسلامی کی مخالفت مول نہ لے اور اپنے ارادے سے باز آجائے۔

——— سلطان ابن سعود والئ نجد و حجاز نے نجد کے پایہ تخت ریاض میں ملکی معاملات پر غور کرنے کے لئے ایک کانفرنس منعقد کی۔ جس کی صدارت خود فرمائی۔ ملک کے مشہور قانون دان اس میں شریک ہوئے۔ منجملہ دیگر تجاویز کے سب سے زیادہ اہمیت

رکھتی ہیں جو حکومت برطانیہ کے نام ارسال کی گئیں۔ ایک تجویز میں تقسیم فلسطین کے متعلق حکومت سعودیہ کا آخری نقطہ نگاہ بیان کیا گیا۔ دوسری تجویز میں برطانوی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ بندرگاہ عقبہ جلد از جلد سعودی حکومت کو واپس دیدے۔

——— اخبار سنگ ترکیہ کے نامہ نگار نے استنبول سے خبر بھیجی ہے کہ اتاترک غازی مصطفےٰ کمال نے اعلان کیا ہے کہ نماز فوجی ضابطہ میں داخل ہے جو شخص اس سے غیر حاضر ہوگا اسے ذلیل ذلیل کی سزا دی جائے گی۔

——— معلوم ہوا ہے کہ کانگرس کے سالانہ اجلاس میں آئندہ سال کے لئے مولانا ابوالکلام آزاد کو کانگرس کا صدر بنایا جائیگا۔ غالباً اس سے یہ غرض ہے کہ مسلمان زیادہ تعداد میں کانگرس میں شرکت کر سکیں۔

ضروری اطلاع

ناظرین اخبار ہذا کا صفحہ ۱۴ ضرور ملاحظہ فرمائیں
کیونکہ
اس میں حساب دوستاں درج ہے۔
(نیاز مند۔ منیجر اہلحدیث)

——— کٹڑہ بھائی امرتسر میں (جہاں دفتر اہلحدیث کی بلڈنگ ہے) ۲۲ ـ ۲۳ ستمبر کی درمیانی شب کو قریباً ۲ بجے ایک سوداگر پشمینہ کے مکان میں یکایک آگ لگ گئی۔ جسکی صحیح وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ مگر آگ اس سرعت سے پھیل گئی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں تمام عمارت کو جلا کر راکھ کر دیا۔ نقصان کا اندازہ دس ہزار سے زائد لگایا جاتا ہے۔

——— وزیرستان کی تازہ ترین اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ وہاں صورت حالات پھر نازک ہو گئی ہے چنانچہ قبائل نے منگ کیمپ پر گولیاں چلائیں جسکے جواب میں سرکاری فوج نے بھی گولیاں چلائیں۔ دونوں طرف سے گولیوں کی بارش ہوتی رہی۔ گورنمنٹ نے چند کیمپ توڑ دیئے ہیں۔

——— چوہڑ منڈی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چوہڑ منڈی برانچ پوسٹ آفس کا پوسٹ ماسٹر غائب ہو گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ پوسٹ آفس میں ۳۰ ہزار روپے کا غبن ہوا ہے۔

——— سرحد اسمبلی میں متفقہ طور پر آنریری مجسٹریٹوں اور سب ججوں کی اسامیاں اٹھا دینے کی قرارداد منظور ہو گئی ہے۔

——— سرحدی حکومت نے تمام مقدمات جو سیاسی مجرموں کے خلاف دائر تھے واپس لے لئے ہیں۔

——— بمبئی گورنمنٹ نے حکم جاری کر دیا ہے کہ تحریک سول نافرمانی کے زمانے میں تمام ضبط شدہ جائدادیں ان کے اصلی مالکوں کو واپس دی جائیں۔

امرتسر میں علامت قیامت

قیامت کی علامات میں سے

یہ بھی ایک علامت ہے کہ مساجد میں دنیاوی باتیں کی جائیں گی۔ آج کل کے سیاسی لوگ سیاسیات کو دین میں داخل کہہ کر مساجد میں جلسے کرتے ہیں جنمیں ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے علاوہ گالی گلوچ بھی کیا جاتا ہے۔ اس کی مثالیں امرتسر میں بہت دفعہ ملی ہیں۔ مگر ۲۷ ستمبر کی شب کو مسجد جامع خیرالدین میں مسلم لیگ پارٹی کے جلسے میں جو بدکلامی اور گالی گلوچ ہوئی ہے معاذ اللہ! اسلامی تعلیم سے تو اس کو کوئی لگاؤ ہی نہیں بلکہ شرافت اور انسانیت سے بھی کوسوں دور ہے۔ سن کر میں نے شیخ صادق حسن صاحب صدر جلسہ کو خط لکھا ہے کہ آئندہ سیاسی جلسے مساجد میں نہ کیا کریں بلکہ کسی میدان کافی ہے۔ ورنہ مسجد کی توہین کا گناہ بانئ جلسہ کو ہوگا۔

انتقال | مولوی ابوالحسن مفتی ضلع ... کے ... عالم تھے۔ تفسیر، حدیث اور معقول و ادب میں قابل ذکر ہونے کے علاوہ ... ... جماعت ... ... سے ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۷۔ رجب المرجب ۱۳۵۶ھ

واقعہ معراج

اطلاع نامہ نگاروں کے مضامین کثرت سے جمع ہو گئے ہیں اور وہ متقاضی ہیں کہ ان کو جلد شائع کیا جائے۔ اس لئے مقالہ افتتاحیہ (ایڈیٹوریل) کی جگہ مندرجہ ذیل مضمون درج کیا جا رہا ہے۔ (مدیر)

(۱) ۲۷۔ رجب ۱۰ نبوت کو یہ واقعہ ہوا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ام ہانی بنت ابوطالب کے مکان میں خواب استراحت فرما رہے تھے کہ یکایک ایک فرشتہ نمودار ہوا اور آپ کو مسجد حرام میں لے آیا بعد ازیں جبرئیل اور میکائیل تشریف لائے۔ اور آپ کے سینہ مبارک کو چاک کیا اور آپ کے قلب مبارک کو آب زمزم سے دھو کر اس کو حکمت اور ایمان سے بھر دیا

(۲) پھر ایک براق لایا گیا۔ جس کا قدم منتہی نظر پر پڑتا تھا۔ وہ براق سواری کے وقت کچھ شوخی کرنے لگا۔ تو جبرئیل نے کہا بمحمد تفعل ھذا۔ کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے شوخی کرتا ہے۔

واللہ ما رکبک عبدٌ اکرمُ علی اللہ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ خدا کی قسم تجھ پر آج تک کوئی ایسا سوار نہیں ہوا جو اللہ تعالےٰ کے نزدیک محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ عزت والا ہو۔ یہ بات سن کر براق پسینہ پسینہ ہو گیا۔ پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے۔ حضرت جبرئیل رکاب تھامے ہوئے تھے اور میکائیل لگام پکڑے ہوئے تھے اس شان سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے۔

(۳) راستہ میں ایک بڑھیا پر گزر ہوا۔ اس نے آپ کو آواز دی۔ جبرئیل نے کہا آگے چلئے اس کی طرف التفات نہ فرمائیے۔ یہ دنیا ہے جو آپ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتی ہے۔

(۴) آگے چل کر ایک بوڑھا ملا۔ اس نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آواز دی۔ جبرئیل نے کہا اس کی بات نہ سنیں یہ بوڑھا شیطان ہے۔

(۵) اور مسند احمد و ابوداؤد میں حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ایسی قوم پر گزر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے سینے اور منہ اپنے ناخنوں سے چھیلتے تھے۔ آپ نے جبرئیل سے دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ لوگ وہ ہیں جو آدمیوں کا گوشت کھاتے تھے یعنی غیبت کرتے تھے اور ان کی ہتک عزت کرتے تھے۔

(۶) نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو گندگی کی نہر میں تیرتے ہوئے دیکھا اور ایک شخص اس کو پتھر مار رہا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا تو جبرئیل نے کہا یہ سود خوار ہے۔

(۷) پھر آپ کا ایسی قوم پر گزر ہوا جن کے سر پتھروں سے کچلے جا رہے تھے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو جبرئیل نے کہا ینامُ عن الصلوٰۃ المکتوبۃ یہ لوگ نمازوں میں سستی کرنے والے ہیں بغیر نماز پڑھے سو جاتے تھے۔

(۸) پھر آپ ایسی قوم پر گزرے جو اونٹ اور بکری کی طرح چر رہے تھے اور جہنم کے پتھر کھا رہے تھے۔ پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو جبرئیل نے کہا یہ لوگ وہ ہیں جو اپنے مالوں سے صدقہ زکوٰۃ نہ دیتے تھے۔

(۹) پھر آپ کا ایسی قوم پر گزر ہوا جن کے سامنے عمدہ گوشت اور بدبودار گوشت رکھا ہوا ہے۔ وہ عمدہ گوشت چھوڑ کر بدبودار گوشت کھا رہے ہیں۔ پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ کہا یہ اپنے اہل کو چھوڑ کر غیروں سے بدکاری کرتے تھے۔

(۱۰) پھر آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے ایک عظیم گٹھا جمع کیا ہوا ہے۔ لیکن اس کے اٹھانے کی اسکو طاقت نہیں۔ پوچھا یہ کون ہے تو جبرئیل نے کہا۔ یہ لوگوں کی امانتیں ہضم کر جایا کرتا تھا۔

(۱۱) پھر آپ نے ایک گروہ کو دیکھا کہ اس کے منہ میں گندا ابلتا ہوا گوشت دیا جا رہا ہے اور وہ چیخ رہے ہیں۔ پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ جبرئیل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال کھا جاتے تھے۔

(۱۲) پھر آپ کا گزر کچھ عورتوں پر ہوا جو چھاتیوں کے بل لٹک رہی ہیں اور سخت چلا رہی تھیں۔ پوچھا یہ کون عورتیں ہیں۔ جبرئیل نے کہا یہ زنا کار عورتیں ہیں۔

(۱۳) پھر آپ کا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ہونٹ آتشی مقراضوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ لیکن وہ کاٹے جانے کے بعد پھر ویسے ہی ہو جاتے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا یہ کون لوگ ہیں۔ تو جبرئیل نے کہا خطباءُ امتک الذین یقولون ما لا یفعلون (مسلم) یہ تیری امت کے خطیب ہیں جو لوگوں کو وعظ کرتے اور آپ اس پر عمل نہ کرتے تھے۔

(۱۴) پھر آپ کا گزر ایسی قوم پر ہوا جو کاشت کرتے ہیں اور ایک ہی دن میں کاٹ لیتے ہیں۔ کاٹنے کے بعد پھر ویسی ہی ہو جاتی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا تو جبرئیل نے کہا یہ مجاہد فی سبیل اللہ ہیں۔ ان کی نیکی سات سو نیکی سے بھی زیادہ ہوتی ہے اور جو کچھ یہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اور زیادہ عطا کرتا ہے۔

(۱۵) ایک روایت میں آیا ہے کہ جبرئیل نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو رستے میں یثرب اور طور سینا اور شجر موسٰے اور بیت لحم سے گزرتے ہوئے براق سے اتار کر نمازیں پڑھائیں۔

(۱۶) پھر آپ کا ایک جماعت پر گزر ہوا انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا۔ جبرئیل نے کہا ان کو جواب دیجئے یہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسٰے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام ہیں۔

(۱۷) ابن ماجہ میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ عند الملاقات دوران گفتگو میں قیامت کا تذکرہ ہوا۔ تو سب نے حضرت ابراہیم سے پوچھا فَلَمْ یکن عندہٗ علمٌ لیکن ان کو قیامت کا کوئی علم نہ تھا کہ کب آئے گی۔

(۱۸) ثم سالوا موسیٰ فلم یکن عندہ منہا علمٌ پھر موسٰے سے بھی پوچھا انکو بھی قیامت کا علم نہ تھا۔

(۱۹) فَرَدُّوا الحدیثَ الی عیسٰی بن مریم آخر حضرت عیسٰی سے پوچھا تو انہوں نے کہا۔ قد عہد الیّ فیما دون وجبتہا کہ مجھ سے وعدہ ہوا ہے قیامت سے پہلے دنیا میں جانے کا۔ اَمّا وَجبتُہا فلا یعلمہا الا اللہ ۔لیکن قیامت کا ٹھیک وقت تو اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

(۲۰) فذکرَ خروج الدجال قال فانزل فاقتلہٗ ۔ پھر حضرت عیسٰی نے خروج دجال کا ذکر کر کے فرمایا کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو میں آسمان سے اتر کر اس کو قتل کر دونگا۔

(۲۱) یہ جو حضرت عیسٰی نے فرمایا۔ قد عہد الیّ فیما دون وجبتہا کہ میرے ساتھ قیامت سے پہلے دنیا میں جانے کا وعدہ ہوا اس کا ذکر قرآن مجید میں بھی ملتا ہے جیسا کہ امام ابن جریر نے کعب سے نقل کیا ہے۔

(۲۲) ما کان اللہ عزوجل لیمیت عیسٰی ابن مریم انما بعثہ اللہ داعیًا ومبشرًا یدعو الیہ وحدہٗ فلما رای عیسٰی قلۃ من اتبعہ وکثرۃ من کذب بہ شکیٰ ذلک الی اللہ عزوجل فاوحی اللہ الیہ انی متوفیک ورافعک الی ولیس من رفعتہ عندی میتًا وانی سابعثک علی الاعور الدجال فتقتلہٗ ثم تعیش بعد ذلک اربعًا وعشرین سنۃ ثم امیتک میتۃ الحی قال کعب الاحبار وذلک یصدق حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث قال کیف تہلک امۃ انا فی اولہا وعیسٰی بن مریم فی اٰخرہا (تفسیر ابن جریر جلد ۳ صفحہ ۱۸۴)

جب حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تو چند آدمی آپ پر ایمان لائے اور اکثر لوگوں نے تکذیب کی۔ یہ حال دیکھ کر حضرت مسیح نے خدا سے شکایت کی تو اللہ نے فرمایا انی متوفیک ورافعک الی کہ میں فی الحال تجھ کو زندہ اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ قبل از قیامت جب کانا دجال خروج کریگا پھر تجھ کو آسمان سے اتارونگا تاکہ تو اسے قتل کرے۔ اسکے بعد تجھے فوت کرونگا۔ کعب احبار کہتے ہیں کہ اس بات کی تصدیق حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے۔ جو آپؐ نے فرمایا کہ یہ امت کس طرح ہلاک ہوسکتی ہے جس کے اول میں ہوں اور آخر عیسٰی بن مریم ہیں۔

(۲۳) اس کے بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں تشریف لائے اور براق سے اترے جبرئیل نے براق کو ایک حلقہ سے باندھ دیا۔

(۲۴) خدا تعالےٰ نے مسجد اقصیٰ میں انبیاء اور ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کو آپ کی اقتدا کیلئے جمع کردیا جب سب صف بستہ ہو گئے تو انتظار ہوا کہ امام کون ہو؟ فاخذ الملکُ بید محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقدمہ فامّ اہل السمآء فیہم آدم و نوح وغیرہ۔ (شفاء للقاضی عیاض جلد ۱ صفحہ ۱۴۹)

تو اس وقت جبرئیل نے محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑ کر آگے کر دیا۔ پس آپ نے انبیاء و ملائکہ کو نماز پڑھائی جن میں حضرت آدم و نوح وغیرہ شامل تھے۔

(۲۵) نماز سے فارغ ہونے کے بعد ملائکہ نے کہا۔ مَن ہذا معکَ ۔اے جبرئیل یہ آپ کے ساتھ کون ہیں جن کی اقتداء کے لئے خدا تعالےٰ نے انبیاء اور ملائکہ کو جمع کر دیا ہے۔ تو جبرئیل نے کہا ہذا محمدٌ رسولُ اللہ خاتمُ النبیّین (شفا جلد ۱ صفحہ ۱۴۵) کہ یہ حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ جن کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

(۲۶) بعد اختتام نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے انبیاء و ملائکہ نے ملاقات کی بعدہٗ انبیاء علیہم السلام نے یکے بعد دیگرے اپنے رب کی ثنا کی سب سے آخر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی تعریف بایں الفاظ ادا فرمائی:۔

(۲۷) (۱) الحمد للہ الذی ارسلنی رحمۃ للعٰلمین (۲) وکافۃ للناس بشیرًا ونذیرًا۔ (۳) وانزل علی الفرقان فیہ بیان لکل شیٔ۔ (۴) وجعل امتی خیر امۃ اخرجت للناس (۵) وجعل امتی امۃ وسطًا (۶) وجعل امتی ہم الاولون وہم الاٰخرون (۷) وشرح لی صدری (۸) ووضع عنی وزری۔ (۹) ورفع لی ذکری (۱۰) وجعلنی فاتحًا وخاتمًا۔

(۱) سب تعریف کے لائق وہی ذات پاک ہے جس نے مجھے تمام جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا (۲) اور تمام لوگوں کے لئے بشیر و نذیر بنایا۔ (۳) اور مجھ پر قرآن کریم نازل فرمایا۔ جس میں ہر چیز کا ذکر ہے (۴) اور میری امت کو بہتر امت بنایا (۵) اور میری امت کو معتدل بنایا (۶) اور میری امت کو سب سے پہلے جنت میں جانیوالی اور دنیا میں سب سے پیچھے آنیوالی بنایا

(۷) اور میرا سینہ کھول دیا (۸) اور میرا بوجھ مجھ سے اتار دیا (۹) اور میرے ذکر کو بلند فرمایا (۱۰) اور مجھ کو فاتح اور خاتم بنایا۔

(۲۸) خاتم بالنبوۃ وفاتح بالشفاعۃ یوم القیامۃ (ابن جریر جلد ۱۵ صفحہ)

خاتم یعنی نبوت کو ختم کرنے والا اور فاتح یعنی شفاعت کو شروع کرنے والا۔

(۲۹) یہ خطبہ نبوی ختم ہونے پر حضرت ابراہیم نے فرمایا :- بہٰذا فضلکم محمدؐ - بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم سب انبیاء وملائکہ پر سبقت لے گئے۔

(باقی باقی)

(مولوی) نور محمد چاکی ۔ ضلع گوجرانوالہ

آریہ اپدیشک دہلی کی توہین انبیاء

اور اس کا کھلم کھلا اقرار

ناظرین آگاہ ہونگے کہ ۲۰۔ اگست ۱۹۳۷ء کے پرچہ "اہلحدیث" میں ہم نے ایک کھلی چٹھی بنام ایڈیٹر آریہ ویر درج کی تھی۔ جس میں مندرجہ ذیل عبارت نقل کر کے سوال کیا تھا کہ "بعض مفسرین" کا حوالہ دو۔ اگر نہ دے سکو تو بتاؤ کہ اس تحریر سے جو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی توہین ہوئی ہے اس کے ذمہ دار تم ہو یا نامہ نگار؟ عبارت یہ ہے :-

(قرآن میں) کئی جگہ نبیوں کو قتل کرنے کا الزام خاص گروہوں پر لگایا گیا ہے۔ اس میں نبیوں سے مراد بعض مفسرین ان حیوانوں کی بھی لیتے ہیں۔

(ویدک دھرم نمبر ۵ صفحہ ۵۶)

عبارت بالکل صاف ہے۔ لکھنے والا یہ مضمون ادا کرتا ہے کہ بعض مفسرین نے یقتلون النبیین میں النبیین سے حیوان مراد لئے ہیں۔ اس پر ہمارا مطالبہ بالکل صاف تھا۔ جس کی توضیح یوں ہے کہ آپ نے جملہ خبریہ بول کر ایک واقعہ کی اطلاع دی ہے کہ مفسرین میں سے بعض کا خیال ہے کہ آیت مذکورہ میں انبیاء سے مراد حیوان (گائے بھینس بکری دنبہ) وغیرہ ہیں اس پر ہم نے ماسٹر صاحب کے جملہ خبریہ کو کاذب یقین کرتے ہوئے ان سے ثبوت مانگا تھا کہ حوالہ پیش کیجئے۔ کہاں اور کس مفسر (قرآن) نے یہ معنی کئے ہیں۔ اگر نہیں تو آپ نے جھوٹ بولا ہے اور غرض کذب بیانی سے محض توہین انبیاء علیہم السلام ہے اور بس۔

ہماری اس چٹھی پر نامہ نگار (ماسٹر صاحب) بہت چیں بجبیں نظر آتے ہیں اور ہماری معقول گرفت کو توہین اسلام کا مرادف قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں :-

"یہ طریق قرآن اور رسول کے منشا کے سخت خلاف اور اسلام کی انتہائی توہین کا مترادف ہے۔ ہرگز ہرگز تحقیق حق و باطل میں اس طرح روڑے اٹکانے والوں کو مسلم نام کا مستحق قرار نہیں دیتا۔" (آریہ ویر ۳۱۔ اگست ۱۹۳۷ء)

ماسٹر صاحب اس قدر خفا ہیں کہ اس چٹھی کو توہین اسلام کا ہی مرادف قرار نہیں دیتے بلکہ ہمیں مسلم نام کا حقدار بھی نہیں سمجھتے۔ مگر ہمیں اس بات کا رنج نہیں کیونکہ ہم آپ سے مسلمانی کا سرٹیفکیٹ نہیں مانگتے۔ آپکے بتانے سے ہم مسلمان نہیں بن سکتے، ہٹانے سے ہٹ نہیں سکتے۔ ہمیں اپنے متعلق یہ الفاظ سن کر رنج نہیں ہوا۔ تکلیف محض انبیاء کی توہین ہے۔ جس کا آپ اس مضمون میں کھلے طور پر اقرار کرتے ہیں اور پھر اپنے الفاظ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"ہم شائع شدہ الفاظ کی بنا پر ہی نامہ نگار مذکور دیگر فاضل علماء اسلام سے سوال کرتے ہیں کہ نبی لفظ کا اطلاق اگر قرآن کے منشا کو واضح کرنے کے لئے حیوان پر ہو سکے تو اس سے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی توہین کس طرح ہو سکتی ہے۔"

ہمارا سوال آپ کے قیاسات پر نہیں اور نہ ہی اخبار کا صدق وکذب قیاس پر مبنی ہوتا ہے۔ خبر (حکایت) کے صدق کے لئے محکی عنہ کی صداقت ضروری ہے۔ آپ نے لکھا تھا کہ بعض مفسرین ..... یہ مراد لیتے ہیں۔ یہ ایک حکایت ہے۔ مہربانی کر کے اسکا محکی عنہ بتائیے اور حوالہ پیش کیجئے کہ کس مفسر نے ایسا لکھا، رہا آپ کا یہ کہنا کہ لفظ نبی کے معنی کا اطلاق حیوان پر ہوتا ہے جس کو ثابت کرنے کے لئے آپنے ناکام اخبار کے چار کالم سیاہ کئے ہیں۔ اسکے متعلق سنئے لفظ کی دلالت معنی پر تین قسم کی ہوتی ہے۔ مطابقی، تضمنی، التزامی۔ آپ اس تقسیم کے مطابق وضاحت کیجئے کہ یہ دلالت کونسی ہے جو آپ نے لفظ نبی کی حیوان پر بتلائی ہے۔

ماسٹر صاحب! اگر کوئی شخص یوں کہدے کہ لفظ ماسٹر سے گدھا مراد ہے۔ کیونکہ ماسٹر بھی معلم ہوتا ہے۔ اور بقول آپ کے حیوانات (جن میں گدھا بھی شامل ہے) خدا کی قدرت کی تعلیم دیتے ہیں تو کیا اس کا ایسا کہنا صحیح ہوگا ہرگز نہیں۔ ہم صاف کہیں گے کہ لفظ ماسٹر کا کسی خاص غرض کے لئے غلط استعمال کیا گیا ہے۔ اور اگر یوں کہا جائے کہ بعض ڈکشنریوں والے ماسٹر سے گدھا مراد لیتے ہیں تو یہ اور سنگین جرم ہوگا۔ جس کا ثبوت مشکل ہوگا۔ غالباً آپ بھی ایسے شخص سے ثبوت مانگیں گے۔

ایڈیٹر آریہ ویر توجہ کریں ہم نے آپ کو اس لئے مخاطب کیا تھا کہ آپ فوراً اس معاملہ کو سلجھا دیتے مگر آپ نے بجائے آگ پر پانی ڈالنے کے دوبارہ اسکی تائید چھاپ کر تیل ڈال دیا ہے۔ مہربانی کر کے یا تو

کسی مفسر کا قول دکھا دیں ورنہ کھلے طور پر معافی طلب کریں تاکہ غیور مسلمانوں کے زخمی دلوں کا جبیرہ ہو سکے۔

آپ کے مضمون میں ماسٹر صاحب نے اتفاق قومی میں پھوٹ ڈالنے کا ذمہ وار ہم کو قرار دیا ہے۔ اور بار بار ہم کو اشتعال کا الزام دیتے ہیں۔ مگر حقیقت میں اس اشتعال کے ذمہ وار وہ خود ہیں۔ ہم آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ ان کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ مفسرین پر افترا کریں اور نبی کے لفظ کا اطلاق گائے، اونٹ پر کریں۔ اگر وہ سچے ہیں تو ان مفسروں کے نام درج کریں جنہوں نے ایسا کہا ہے ورنہ وہ سمجھ لیں کہ انہوں نے دنیائے اسلام کے دلوں کو سخت مجروح کیا ہے۔ جس کا علاج بجز ...... نہ ہوگا۔

خون معاف ماسٹر صاحب ہمیں خون بھی معاف کرتے ہیں اور جلی قلم سے لکھتے ہیں :-

بھائی صاحب گردن حاضر ہے اور خون معاف

جس کا مطلب بالکل واضح ہے کہ ماسٹر صاحب کذب بیانی کریں گے ضرور کریں گے اور بذریعہ افترا پردازی غیور مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کرکے مشتعل کریں گے اور اسی نیکی پر جان بھی دینے کو حاضر ہیں۔ شاباش! مگر ماسٹر صاحب! یاد رکھئے جھوٹ بولنے والے کو نرک میں سزا ملے گی اور ضرور وہ کسی حیوانی جون میں جائیگا۔ اس لئے اس جھوٹ پر آپ جان دینے کا اعلان نہ کریں۔ صداقت بہت اچھی چیز ہے۔ آئیے ہٹ چھوڑیئے اور اپنے الفاظ واپس لیجئے کہ

نبی سے بعض مفسروں نے ..... مرادلی ہے۔

ہمارے اسلاف کے خلاف یہ وہ بہتان ہے۔ جسکو ہم کبھی معاف نہیں کرسکتے۔ آپ تو اپنے گرو کی صورت کے بھی پیرو ہیں۔ (منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ٢١٦/٢١٤)

اور ہمارے رہنماؤں پر بہتان تراشیں۔

ماسٹر صاحب! ع

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

قادیانی مشن

عمر مرزا

(از قلم محمد علی صاحب تارکش انبےپور)

عمر مرزا کے متعلق بہت سے حوالجات اکٹھے کئے جائیں تو زیادہ سے زیادہ آپ کی عمر ٦٩ سال ثابت ہوتی ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ حالانکہ مرزا صاحب کے الہام کے مطابق اُن کی عمر ٨٠ سال سے کم نہیں ہونی چاہئے تھی۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حوالہ بھی ٦٩ سال کی تائید میں ہے۔ (مدیر)

اخبار اہلحدیث مورخہ ٢٠ اگست ١٩٣٦ء میں ایک مضمون عمر مرزا کے متعلق نظر سے گزرا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عمر کا سیدھا حساب یہ ہے کہ مرزا صاحب نے عدالت گورداسپور میں حلفیہ بیان دیا ہے جو ہر طرح قابل وثوق ہے۔ کتاب منظور الٰہی ص ٢٤١ میں یوں درج ہے :-

"١٦ مئی ١٩٠١ء حضرت مسیح موعود کا بیان جو آپ نے عدالت گورداسپور میں بطور گواہ مدعا علیہ مرزا نظام الدین کے مقدمہ بند کرنے راستہ شارع عام جو مسجد کو جاتا تھا میں حسب ذیل دیا۔

"اللہ تعالیٰ حاضر ہے میں سچ کہونگا میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہے"

جبکہ خود مرزا صاحب کا حلفیہ بیان موجود ہے اور وہ بھی عدالت سرکار میں تو کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں۔ وہ سیدھا حساب یہ ہے کہ ١٦ مئی ١٩٠١ء کو مرزا صاحب ساٹھ سال کے قریب تھے اور ٢٦ مئی ١٩٠٨ء کو انتقال فرمایا۔ اس حساب سے ٦٧ برس کے قریب ہوئے۔ اللہ اللہ خیر سلا!

شفاء للناس

(از قلم مولانا ابو الوحید محمد عبداللہ عقیل مئوی۔ کوچین مالابار)

نسخے ہزار پیجئے ہرگز شفا نہ ہوگی
ترکیب و پرہیز نسخہ جب تد نظر نہ ہوگا

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا

(پ ١٥- بنی اسرائیل)

اور نازل کرتے ہیں ہم قرآن سے وہ چیز کہ شفا و رحمت ہے مومنوں کے لئے اور وہی شفاء قرآنی ظالموں کو نہیں زیادہ کرتی ہے مگر ٹوٹا۔

اس میں شک نہیں کہ قرآن کریم ایک بہترین نسخہ شفا اور داروئے صحت و تندرستی ہے۔ نہ صرف روحانی ہی علاج اس میں پایا جاتا ہے بلکہ جسمانی و بدنی اور ظاہری و باطنی ہر قسم کی دوائیں موجود ہیں۔ یہ صرف دینی و شرعی ہی رہنمائی نہیں کرتا بلکہ دنیاوی و سیاسی، تمدنی و اقتصادی اور معاشی و اخلاقی ہدایتیں بھی دیتا ہے۔ یہ جس طرح ایک غریب و بیکس مسافر کے لئے مشعل راہ ہے اُسیطرح ایک مالدار امیر، حاکم و بادشاہ بلکہ شہنشاہ کے لئے رفیق زندگی اور دستگیر حیات ہے۔ یہ جس طرح ایک نیم جان مریض کے لئے داروئے شفا کا ضامن ہے اسی طرح ایک تندرست اور صحیح و سالم انسان کے لئے حفظ ماتقدم کا کفیل و مشیر ہے۔ یہ جس طرح ایک عالم کے واسطے ہادی و رہنما ہے اُسی طرح ایک جاہل و ناداں کے لئے بھی ہے۔ لیکن البتہ ظالم، فاسق، کافر، حاسد، معاند، منافق اور سرکش و متکبر انسان وغیرہ کی دستگیری نہیں کرتا۔ اُن کی رفاقت، ہدایت اور رہنمائی سے پہلوتہی کرتا ہے۔ انہیں بجائے اجالے میں لانے کے اور اندھیرے میں ڈال دیتا ہے، انہیں بجائے نفع پہنچانے کے نقصان پہنچاتا ہے۔ اس کا خود اپنا بیان ہے: "وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا" اور نہیں

زیادہ کرتا (قرآن) ظالموں کو مگر ٹوٹا "

وہ خود ہی کہہ رہا ہے۔ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا۔ اُن کے دلوں میں مرض ہے پس اللہ نے اور زیادہ کیا اُس کو۔

وہ خود اعلان کرتا ہے:۔ یُضِلُّ بِهٖ کَثِیْرًا وَّ یَهْدِیْ بِهٖ کَثِیْرًا وَ مَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ اللہ ہدایت کرتا ہے بہتوں کو بذریعہ قرآن کے اور بہتوں کو اُسی کے ذریعہ سے گمراہ کرتا ہے اور نہیں گمراہ کرتا بذریعہ اُس کے مگر فاسقوں کو۔

وہ خود ہی علی الاعلان کہہ رہا ہے:۔

وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَ مَا یَعْقِلُهَاۤ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۔ اور یہ ہیں مثالیں جو ہم واسطے لوگوں کے بیان کرتے ہیں اور نہیں سمجھتے ان کو مگر صرف عالم لوگ "

غرض قرآن کریم شفا و رحمت ہے مگر کن کیلئے؟ اُن کے اور صرف اُن کے لئے جو پختہ اعتقاد و کامل عقیدہ کے ساتھ اسکے عظمت وجلال اور ہمہ گیری کو مدنظر رکھتے ہوئے مانیں گے۔ جو اسے اپنا پیشوا، ہادی، راہنما اور دنیا کا سب سے بڑا ذی احترام و حاذق نسخہ جانیں گے۔ دنیا و مافیہا کی تمام چیزوں کو اسکے ماتحت کرکے جملہ اشیا پر جب اس کو فوقیت و برتری دینگے اُسی وقت یہ مفید و کار آمد ثابت ہوگا۔ ورنہ بجائے منزل مقصود کے قریب کرنے کے یہی قرآن کریم انہیں منزل سے دور بلکہ دور تر کرکے چھوڑیگا۔

(نعوذ باللہ منہا)

ہاں ہاں یہی نسخہ قرآن اُن لوگوں کے لئے داروئے حیات اور شفا بخش ہے جو پورے عقیدہ اور کامل یقین کے ساتھ اسکے حکیم کی بتائی ہوئی ترکیب اور پرہیز کے ساتھ استعمال کرینگے۔ اور بلاریب یہی نسخہ قرآن اُن لوگوں کے لئے وبال جان، ممد مرض اور مہلک جاں ستاں ہے جو اس کی برتری کے پورے معتقد نہیں، جو اپنی ادنیٰ عقل کو اس پر فوقیت دیتے ہیں۔ جو اگرچہ نسخہ استعمال کرتے ہیں لیکن اولاً تو کامل اعتقاد

نہیں۔ ثانیاً حکیم کی ہدایت کے مطابق نہ ترکیب ہے اور نہ ہی پرہیز و احتیاط۔ اسی لئے معنوان کے نیچے یہ شعر لکھا گیا ہے کہ ؎

نسخے ہزار پیچے ہرگز شفا نہ ہوگی
ترکیب و پرہیز نسخہ جب مدنظر نہ ہوگا

اگرچہ اس نسخہ کا موجد اور اصل حکیم تو خداوند کریم ہی ہے لیکن اُس نے حضور نبی کریم علیہ التحیہ والتسلیم کو اپنا نائب و خلیفہ اور قائم مقام کرکے مبعوث فرمایا اور ہمارے لئے آپ ہی کو حکیم منتخب فرمایا۔ چنانچہ خود فرماتا ہے:۔ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ (پ ۲۸۔ سورہ جمعہ۔ رکوع ۱)

اُسی خدا نے بھیجا امیوں میں ایک رسول انہیں میں سے جو تلاوت کرتا ہے اُن لوگوں پر اللہ کی آیات اور پاکیزہ کرتا ہے اُن لوگوں کو اور سکھلاتا ہے اُن لوگوں کو قرآن اور حکمت (یعنی سنت) اور بیشک تھے وہ لوگ پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں "

آیت سے صاف ظاہر ہے کہ حضورؐ لوگوں کو حکمت (یعنی سنت و اسوہ حسنہ) سکھلاتے تھے اور یہ مسلّم ہے کہ حکمت وہی سکھلا دیگا جو خود بھی حکیم ہوگا۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ آپ صحیح معنوں میں حکیم الامت تھے اور ضرور تھے۔ اور اگر آپ ہی حکیم الامت نہ ہونگے تو پھر کون ہوسکتا ہے۔

پس نتیجہ نکلا کہ قرآن کریم نسخہ شفا ہے اور حضور حکیم و طبیب حاذق ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ نسخہ کا استعمال اُس وقت تک مفید و کار آمد نہیں ہوسکتا جب تک کہ پرچہ ترکیب استعمال، پرہیز اور مقدار خوراک وغیرہ حکیم کی ہدایت کے مطابق نہ ہو۔ یقیناً نسخہ و دوا بیکار ہے جب تک کہ مقدار خوراک، پرہیز اور ترکیب استعمال دوا معلوم نہ ہو اور یہ سب باتیں خود اُسی حکیم سے ہی معلوم کرلینی ضروری ہیں کیونکہ اس میں نہ تو عقل کو دخل ہے اور نہ ہی فہم و فراست اور

چالاکی و عیاری کو۔ بلاریب جو شخص خدانخواستہ کوئی حارجہ نقصان اٹھادے گا اور بجائے صحت و شفا اور زیادہ مریض لب گور ہوکے رہے گا۔

بالکل یہی مثال حدیث رسول اور اسوہ حسنہ نبوی فداہ ابی و امی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ وہ قرآن کریم کے استعمال کا پرچہ ترکیب، پرہیزی ہدایت اور مقدار خوراک وغیرہ بتلاتی ہے۔

مثلاً قرآن کریم کا حکم ہے "اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ"۔ مگر قرآن اس کے استعمال کا طریقہ نہیں بتلاتا کہ "پہلے قیام ہوگا، پھر ایک رکوع ہوگا، پھر قیام ہوگا، پھر یکے بعد دیگرے دو سجدے ہونگے۔ ظہر اور عصر و عشاء کی چار رکعتیں، مگر عشاء کی جہری۔ مغرب کی تین رکعتیں مگر جہری، فجر کی دو رکعتیں مگر جہری، کم و بیش اور سہو و نسیان ہونے سے سجدہ سہو کرنا ہوگا وغیرہ وغیرہ۔

قرآن صرف ایک اشارہ کرتا ہے "اٰتُوا الزَّكٰوةَ" لیکن قرآن کہاں بتلاتا ہے کہ "زکوٰۃ کا نصاب یہ ہے" سونے کی اتنی مقدار پر اتنی اور چاندی کی اتنی مقدار پر اتنی، غلہ کی اتنی مقدار پر اتنی اور پھل کی اتنی مقدار پر اتنی زکوٰۃ دینی ہوگی وغیرہ وغیرہ۔

قرآن صرف چند ضروری ہدایتوں کے ساتھ حکم دیتا ہے وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ۔ کہاں میقات کا نام بتلاتا ہے، کہاں طواف کی تقسیم کرتا اور تعداد گناتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

علیٰ ہذا القیاس قرآن كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ کے ساتھ کچھ احکام صیام بیان کرکے خاموش ہوجاتا ہے۔ بقیہ تفصیل، تعیین، تشریح اور تبیین احادیث رسول اور اسوہ حسنہ نبوی علیہ التحیہ والتسلیم سے ہوتی ہے۔ یہ تو اُن چیزوں کی کیفیت ہے جن پر دین کی بنیاد اور مدار اسلام ہے۔ مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ۔ پھر بھلا اس سے ادنیٰ اور کم درجہ کی چیزوں کی کیونکر قرآن تفصیل و تبیین اور تعیین و تشریح کرے گا۔

خداوند کریم فرماتا ہے:۔ "اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۔ ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا اور

ہم ہی اس کے محافظ بھی ہیں۔"

میں کہتا ہوں قرآن ایک نسخہ ہے ایک دوائے شفابخش ہے چنانچہ قرآن اعتراف کرتا ہے:۔

یَا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْکُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ شِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَ هُدًی وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔ (پ۱۱-س یوسف ع ۶)

اے لوگو بیشک آئی تمہارے پاس نصیحت تمہارے رب کی طرف سے اور شفا اس چیز کی جو دلوں میں ہے اور ہدایت و رحمت مومنوں کے لئے۔"

جو بغیر پرچۂ ترکیب استعمال قطعاً غیر مفید، ناقص اور بیکار ہے۔ بلا ریب "قرآن" کی حفاظت و نگہبانی اُسی وقت کارآمد و مفید ہو سکتی ہے جبکہ پرچۂ ترکیب استعمال کی بھی محافظت کی جاوے۔ لہٰذا میرا دعوے ہے کہ حفاظت قرآن کے ضمن میں حفاظت احادیث کی خدا ہی پر ذمہ داری مضمر ہے۔

میرے اس خیال کی پوری تائید امام ابوحنیفہ رحہ کا وہ استدلال کر رہا ہے جو انہوں نے آیت قرآنی پ۳۔ سورہ بقرہ رکوع ۳ سے کیا ہے (دیکھو جمع القرآن والاحادیث۔ مصنفہ مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی صفحہ ۵۵)

ممکن ہے کہ میرے خاص خیال آیت حفاظت قرآنی سے، حفاظت احادیث پر کسی نے استدلال کیا ہو۔ لیکن مجھے اس کا علم اور خیال نہیں۔

گو ابھی یہ بحث تشنۂ تکمیل ہے مگر مزید تفصیل میں مضمون بہت طول ہو جائیگا۔ لہٰذا فی الحال اتنے ہی پر اکتفا ہے۔ البتہ اس کے ثبوت کے لئے کہ خود قرآن بھی اپنے احکام کی تکمیل کے لئے اپنے کو اسوہ حسنہ کا محتاج بتلاتا بھی ہے یا صرف ہمارا ادعا ہی ادعا ہے۔ چند آیتیں پیش کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔

قرآن نہیں نہیں صاحب قرآن مالک جل شانہ حکم فرماتا ہے:۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ معلوم ہوا کہ قرآن کا اتباع، خدا کی خوشنودی، فلاح دارین اور کامیابی ہر دو جہاں صرف حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی میں ہے (منطقی اصطلاح میں آپ کے اتباع اور قرآن کے مابین عام خاص مطلق کی نسبت ہے۔ فافہم وتدبر)

دوسرے مقام پر اس سے واضح اور صریح الفاظ میں فرماتا ہے۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (مگر کس کے لئے) لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَکَرَ اللّٰهَ کَثِیْرًا

یعنی البتہ یقیناً تمہارے لئے اقوال و افعال رسول اللہ میں بہترین نمونۂ عمل ہے اور بالخصوص اُسکے لئے جو اللہ سے ڈرتا اور یوم قیامت سے خوفزدہ ہو اور خدا کی عبادت و یاد کرتا ہو"

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:۔

" مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ"

یعنی جس نے رسول کی اطاعت کی پس یقیناً وہ اللہ کی اطاعت کر چکا"

گویا رسول کی اطاعت عین خدا کی اطاعت ہے۔

ذرا سوچ کر دیکھو کس قدر بڑی بات فرمائی ہے تم سارا قرآن چھان مارو لیکن تم کو ایک جگہ بھی یہ نہیں مل سکتا کہ "جس نے خدا کی اطاعت کی وہ رسول کی اطاعت کر چکا" کیوں؟ اس لئے کہ خدا کی اطاعت و احکام میں رسول کے تمام احکام و اطاعت نہیں اور رسول کے احکام و اطاعت میں خدا کے تمام احکام و اطاعت مع اشیاء زائدہ موجود ہیں۔ اسی کو منطقی اصطلاح میں عام خاص مطلق کہا جاتا ہے۔ فقط

والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

سوال احناف کا جواب

اخبار اہلحدیث ۲۱-مئی ۱۹۳۷ء میں مولوی نور محمد صاحب میانوی نے جملہ احناف حضرات سے سوال کیا ہے کہ شامی جلد اول میں لکھا ہے کہ ہر ایک آدمی اپنی عورت سے ہر ماہ میں دو بار یا ایک بار تجدید نکاح کر لیا کرے یہ کس آیت یا حدیث سے ماخوذ ہے؟ یہ استفسار میں نے ایک حنفی دوست مولوی اللہ یار صاحب واعظ و مبلغ اسلام بستی دلوارائیں موضع تحصیل خیر محمد کے پیش کیا تو جواباً فرمایا کہ یہ مسئلہ اس حدیث سے ماخوذ ہے، جس میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے ایک زمانہ میں لوگ صبح کو اگر مسلم ہونگے تو شام کو کافر۔ مولوی صاحب نے جواب نہ لکھا تو مجھ کو لکھنا پڑا۔ کیا یہ صحیح ہے؟

(ابونعیم محمد عبدالرحیم ریاست بہاولپور)

اہلحدیث جواب کیا ہے اچھا خاصہ مذاق ہے۔ مجیب اگر اپنے آپ کو اس حدیث کا مصداق سمجھتا ہے تو بیشک اس پر عمل کرے۔ اس حدیث کے معنی یہ تو نہیں کہ ساری دنیا کے مسلمان ایسے ہونگے بلکہ فی الجملہ افراد کا اظہار ہے۔ جسکو منطقی لوگ قضیہ مہملہ کہتے ہیں جو اس قضیہ کا فرد ہو وہ بے شک ایسا کرے۔ مجیب صاحب اگر ایسے ہی ہیں تو بیشک عمل کر کے دکھائیں۔ اعاذنا اللہ منہ

سجدۂ تعظیمی

(از قلم حکیم ابومحمد عبداللہ صاحب ازدھونی ضلع بلہاری)

کسی متکلم کے خلاف منشا اُس کے کلام کے معنے کرنا بہتان باندھنا جھوٹ بولنے کے مترادف ہے۔ لیکن باوجود ادعا حقیقت شناسی اس قسم کا سلوک کلام الٰہی کے ساتھ کرنا ضرور ایک ناقابل معافی سنگین جرم ہے جس کی جوابدہی اس دنیا میں اگر نہیں تو آخرت میں ضرور دینی ہوگی۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے:۔

"وائے ہے ہر جھوٹ باندھنے والے گناہگار پر کہ اللہ کی آیات کو سنتا ہے جو پڑھی جاتی ہیں اس پر پھر منہ پھیر لیتا ہے تکبر سے گویا سنتا ہی نہیں اُن کو پس خبر دے اُس کو عذاب درد دینے والے کی۔" (جاثیہ)

خدائے تعالےٰ نے توحید کے اعتقاد و عمل کا جو اعلےٰ معیار قائم کیا ہے وہ سجدہ کی ہر قسم اور ہر صورت صرف اپنی ہی عبادت کے لئے مخصوص کر دی ہے اور کسی کے لئے کوئی صورت ہرگز جائز نہیں رکھی۔ اس نے صرف سجدہ ہی کو نہیں بلکہ جو پیشانی کو زمین پر

رکھنے کا نام ہے بلکہ یہ بھی روا نہ رکھا کہ کوئی انسان کسی دوسری ہستی کے آگے اپنا جسم دوہرا کرے۔ ہر جھکاؤ ہر خمیدگی۔ ہر رکوع جو کسی قامت پر طاری ہو (تعظیماً یا تکریماً۔ خوف سے یا محبت سے) صرف اللہ کے لئے ہے اور کوئی دوسری ہستی اس میں ہرگز شریک نہیں ہو سکتی چنانچہ ارشاد ہے :-

(۱) (سلیمان علیہ السلام کے واقعہ میں ہے) "پس بند کیا اُن کو راہ سے۔ پس وہ نہیں راہ پاتے۔ راہ یہ کہ سجدہ کریں اللہ ہی کو" (نمل)

(۲) اور نشانیاں اُس کی ہیں رات اور دن۔ سورج اور چاند۔ مت سجدہ کرو واسطے سورج اور چاند کے۔ (نہ رات اور دن کو سجدہ کرو نہ پیر و مرشد کو اور نہ قبر اور علم کو) اور سجدہ کرو صرف اللہ کو جس نے پیدا کیا تم کو اگر تم اُسی کی عبادت کرنے والے ہو۔ پس اگر تکبر کریں الخ (حٰمٓ۔ سجدہ)

(۳) پس سجدہ کرو صرف اللہ کو اور اُسی کی عبادت کرو (نجم)

(۴) جو اللہ کے حضور (مقرب) ہیں وہ کبھی بڑائی میں آکر اُس کی بندگی سے نہیں جھجکتے۔ وہ اُس کی پاکی و ثنا میں زمزمہ سنج رہتے ہیں اور اُسی کے آگے سربسجود ہوتے ہیں (اعراف)

(۵) مسلمانو! رکوع میں جھکو۔ سجدہ میں گرو۔ اپنے پروردگار کی بندگی کرو۔ جو کچھ کرو نیکی کی بات کرو۔ عجب نہیں کہ اس طرح بامراد ہو (حج)

فاعتبروا یااولی الابصار۔

پس ان آیات محکمات سے ثابت ہوا کہ سجدہ مطلق خاص ہے واسطے اللہ رب العزت کے اور اُس نے مخصوص کیا بندوں پر سجدہ اپنے لئے ہر حالت میں۔

اور یہ کہ مومن نہیں سجدہ کرتے غیر خدا کو ؎

مُبرا ہے شرکت سے اس کی خدائی
نہیں اسکے آگے کسی کو بڑائی
نہ پُرسش ہے رہبان و احبار کی وہاں
نہ پروا ہے ابرار و احرار کی وہاں

لیکن افسوس! جب مسلمانوں نے قرآن و حدیث کو ہاتھ سے دیدیا اور اپنی رہبری کے لئے غیر قدوسی امور کے طالب ہوئے تو اللہ نے ان کے دماغ مسخ کر دیئے اور آج یہ حالت ہوئی کہ ؎

بہت لوگ پیروں کی اولاد بن کر
نہیں ذات والا میں کچھ جن کے جوہر
کرشمے ہیں جا جا کے جھوٹے دکھاتے
مریدوں کو ہیں لوٹتے اور کھاتے
یہ ہیں جادہ پیمائے راہ طریقت
مقام ان کا ہے ماورائے شریعت
انہیں پر ہے ختم آج کشف و کرامت
انہیں کے ہے قبضہ میں بندوں کی قسمت
بزرگوں کے ناناں ہیں جس نام پر وہ
اسے بیچتے پھرتے ہیں دربدر وہ
ابھی ایک عالم ہے آگاہ جن سے
کہ ہیں کس کے بیٹے وہ اور کس کے پوتے
جنہیں دیس پردیس سب جانتے ہیں
حسب اور نسب جن کا پہچانتے ہیں
سدا اہل تحقیق کے دل میں بل ہے
حدیثوں پہ چلنے میں دیں کا خلل ہے
فتاووں پہ بالکل مدارِ عمل ہے
ہر اک رائے قرآں کا نعم البدل ہے
کتاب اور سنت کا ہے نام باقی
خدا اور نبیؐ سے نہیں کام باقی

فی زمانہ چند پیران طریقت و اصحاب حقیقت و مشائخ کا یہ حال ہے کہ مرشد کو سجدہ تعظیم روا سمجھتے اور حتی الوسع قوت قلم سے بھی کام لے کر سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں پھانستے ہیں، ان کا اپنے خیال میں زبردست استدلال یہ ہے کہ سجدہ مطلق اگر خدا کے لئے مخصوص ہوتا تو خدا تعالیٰ فرشتوں کو کس لئے آدم کے آگے سربسجود ہونے کا حکم دیتا۔ اور فرشتے کیونکر آدم کو سجدہ کرتے۔ یہی نہیں بلکہ جس وقت یوسف علیہ السلام نے اپنے والدین کو تخت پر اونچا بٹھالیا۔ باقی تمام کی نشستوں کو نیچے رکھا تو سب یوسف علیہ السلام کے آگے کیونکر سربسجود ہو گئے۔ اسی لئے سجدہ کی دو قسم ہیں۔ ایک عبادت الٰہی کیلئے دوسرا پیر کی تعظیم کے لئے"

معزز بھائیو! اس عجیب استدلال کے جوابات مندرجہ ذیل ملاحظہ فرمائیے۔ اور تعصب کی عینک اپنی آنکھوں سے اتار کر ایک لمحہ کے لئے غور و فکر کیجئے۔ جس کی دعوت اللہ رب العزت قرآن مجید میں ایمان والوں کو جا بجا دیتا ہے۔

(۱) اگلی عبادت میں آیات قرآنی سے ثابت ہو چکا کہ سجدہ وغیرہ کو کسی ہیئت سے خواہ کسی نیت پر مبنی ہو (کیونکہ تعظیم۔ تکریم۔ خوف۔ محبت۔ امید و یاس سب ہی عبادت ہیں) خدائے تعالےٰ نے اپنے لئے مخصوص کر رکھا ہے۔ اور متکلم کے اس مخصوص منشا کے بعد اب دیکھنا یہ چاہئے کہ وہی لفظ "سجدہ" دیگر مقامات قرآن میں اگر دوسروں کے لئے بولا جائے تو ضرور اسکا مطلب کچھ اور ہوگا جو اس خاص منشا کا نقیض نہ ہو۔

آدم کے قصہ میں لفظ سجدہ کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے آدمی کو زمین میں اپنا خلیفہ بنایا۔ خلیفہ ہونے کے لئے اس کو کل مخلوق پر برتری ضرور ملنی چاہئے تھی۔ اسی لئے فرمایا کہ "اللہ وہ ہے جس نے مسخر کیا واسطے تمہارے۔ دریا کو کہ چلیں کشتیاں ان میں اُسکے حکم سے تاکہ تلاش کریں فضل اُس کا اور تاکہ تم شکر گذار ہو اور مسخر کیا واسطے تمہارے جو کچھ بیچ آسمان اور زمین میں ہے (کل مخلوق کو) سارا اپنی طرف سے۔ تحقیق اس میں نشانیاں ہیں واسطے اُس قوم کے جو فکر کرتی ہے (جاثیہ) مسخر کئے ہوئے مخلوق سے صرف فرشتوں کا ذکر قرآن مجید میں سنایا گیا کیونکہ تخلیق انسان سے آگے کل مخلوق سے زیادہ مرتبہ فرشتوں ہی کا تھا۔ غرض انسان کی معنوی ترقی کو (جو نتیجہ تھا تعلیم الٰہی کا) اُس کی برتری کے ثبوت میں پیش کیا گیا اور فرشتے اس امتحان میں ناکامیاب رہے۔ اور خدا نے چاہا کہ کل فرشتے آدم کی برتری کے آگے سجدہ کریں یعنی سر تسلیم خم کریں۔ چنانچہ سب فرشتوں نے سجدہ کیا یعنی تسلیم کیا۔ اس میں کسی قسم کی بدن کی خمیدگی

[illegible] (۱۹۲۹) [illegible]

یا پیشانی کا رکھ دینا نہیں تھا جیسے بعض کا خیال ہے مگر شیطان نے (جو ایک بڑی قوت ہے) آدمی کے آگے نہیں جھکا۔ وہ انسان کے آگے جھکنا نہیں چاہتا تھا بلکہ انسان کو اپنے آگے جھکانا چاہتا تھا اور اپنے غرور اور حماقت کے سبب اُس نے اپنی برتری کے دلائل پیش کئے۔ اور عوے کئے کہ انسان کو اپنی طرف جھکائیگا۔ اسی طرح یوسف علیہ السلام کے قصہ میں لفظ "سجدہ" آیا ہے۔ کیونکہ بادشاہ ہونے کے سبب سبھوں نے آپ کی سیادت و برتری کو تسلیم کیا اور آداب بجالائے۔ اور ڈال دیا اپنے تئیں عاجزی سے

(۲) قرین و قیاس کے لحاظ سے لفظ سجدہ قرآن مجید میں مختلف معنوں میں مستعمل ہے جیسے لفظ دین۔ صوم۔ وحی وغیرہ۔ ذیل کی آیات سے آپ کی الجھن دور ہو جائے گی۔

(۱) اے مریم! اب تو اپنے پروردگار کی اطاعت و نیاز میں سرگرم ہو جا۔ اور رکوع و سجود کرنے والوں کے ساتھ تو بھی رکوع و سجود (نماز) میں مشغول رہ۔ (آل عمران)

(۲) ان میں ایک گروہ ایسے لوگوں کا بھی ہے جو راہ ہدایت پر قائم ہیں وہ راتوں کو اٹھ کر قرآن کی آیتیں تلاوت کرتے ہیں اور اسکے حضور سربسجود رہتے ہیں (نماز تہجد پڑھتے ہیں) (آل عمران)

(۳) اس کے بعد ہم نے انہیں (بنی اسرائیل کو) حکم دیا کہ شہر کے دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے (خدا کے فرمانبردار بن کر نہ کہ فتح و کامرانی کے بعد ظلم و شرارت سے) داخل ہو جاؤ الخ (نساء)

(۴) اور پھر ایسا ہوا کہ (موسے کی سچائی دیکھ کر) جادوگر بے اختیار سجدے میں گر پڑے (اعراف)

(۵) آسمانوں میں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے (سورج۔ چاند۔ ستارے۔ جمادات۔ پہاڑ وغیرہ) اللہ ہی کے آگے سجدہ میں گرا ہوا ہے۔ (اللہ کے احکام و قوانین کے آگے عاجز و لاچار جھکا ہے) خوشی سے ہو یا مجبوری سے۔ اور (دیکھو) ان کے سائے صبح و شام (کس طرح گھٹتے بڑھتے اور کبھی ادھر کبھی اُدھر جایا کرتے ہیں) (رعد)

(۶) کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں (یعنی اللہ کے قانون اور زبان حال سے اپنی بندگی کا اعتراف کرتے ہیں) جو کچھ کہ آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں۔ اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے اور بہت سے آدمی بھی الخ (حج)

(۷) کیا ان لوگوں نے اللہ کی مخلوقات میں کسی چیز پر بھی غور نہیں کیا (انہوں نے نہیں دیکھا) کہ ہر چیز کا سایہ داہنی طرف سے اور بائیں طرف سے ڈھلتا رہتا ہے۔ اور اللہ کے آگے سجدہ کرتے ہوئے (خدائی قانون فطرت کا محض بندھیلا مجبور و لاچار) ڈھلتا رہتا ہے۔ اور یہ کہ سب اُس کے آگے عاجز و درماندہ ہیں۔ (نحل)

(۸) نیز ابراہیم اور اسرائیل (یعقوب) کی نسل سے اور ان گروہوں میں سے جنہیں ہم نے راہ راست دکھائی اور (کامرانیوں کے لئے منتخب کر لیا) یہ وہ لوگ ہیں کہ جب خدائے رحمن کی آیتیں انہیں سنائی جاتی تھیں تو بے اختیار سجدہ میں گر جاتے تھے (مسخر ہو جاتے تھے) اور اُن کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی تھیں (مریم)

(۹) پس ان کے واسطے کیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے اور جب پڑھا جاتا ہے قرآن ان پر تو نہیں سجدہ کرتے (دلوں پر اثر نہیں ہوتا۔ مسخر نہیں ہوتے) بلکہ وہ لوگ کافر ہوئے اور جھٹلاتے ہیں الخ (انشقاق)

(۱۰) اور بوٹی اور درخت سجدہ کرتے ہیں (قانون قدرت کے تحت پیدا ہوتے بڑھتے پھلتے پھولتے اور فنا ہو جاتے ہیں اور اپنے بس کی کوئی بات نہیں رکھتے) (رحمن)

(۱۱) اے میرے باپ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ گیارہ ستارے ہیں اور سورج اور چاند۔ اور میں نے دیکھا کہ یہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ (ایسا معلوم ہوتا ہے گویا میری برتری کا اعتراف کر رہے ہیں) (یوسف)

(۳) سجدہ عبادت الگ اور سجدہ تعظیم الگ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ عبادت میں مختلف احوال و اعمال و اقوال شامل ہیں۔ خدائے تعالیٰ کو جو سجدہ کیا جاتا ہے وہ تعظیمی بھی ہے۔ اور سجدہ کی تفریق صحیح نہیں۔

(۴) ایک پیغمبر (یعقوبؑ) کا دوسرے پیغمبر (یوسف) کو سجدہ کرنا بہیئت پیشانی کو زمین پر رکھ دینے کے نقیض ایمان ہونے کے باعث عقلاً و نقلاً ثابت نہیں ہو سکتا۔ درآنحالیکہ اگلی شریعتوں میں بھی غیر خدا کو سجدہ کرنا جائز نہیں تھا۔ جیسا کہ ذیل کی آیت سے معلوم ہوتا ہے۔

(سلیمان علیہ السلام کے قصہ میں ہے) میں نے اُس کو (بلقیس کو) اور اُس کی قوم کو دیکھا کہ وہ خدا کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے اُنکے اعمال کو ان کی نظر میں مرغوب کر رکھا ہے اور اُن کو راہ سے روک رکھا ہے۔ سو وہ راہ پر نہیں چلتے کہ اس خدا کو سجدہ کرے جو آسمان اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو باہر لاتا ہے۔ الخ (نمل)

نکتہ | فرشتوں کا آدم کو سجدہ کرنا یعنی آدم کی برتری کو ماننا بحکم خداوندی محض بوجہ خلافت انسانی تھا اور یہی انسانی بزرگی کفایت کرتی ہے ہر آدمی کو کہ رد کے اپنے تئیں کسی غیر اللہ کے آگے اپنی پیشانی کو رکھ کر ذلیل کرنے سے اور اس میں توحید کا بہت بڑا سبق ہے اگر غور کرے۔

(۵) معلوم ہووے کہ قدرتی طور پر ان لوگوں کے فہم و فراست کو ترجیح دی جائیگی جنہوں نے خود صاحب قرآن سے مطلب سمجھا ہو۔ صحابہ کرام رض قرآن کریم کو سنتے تھے اور جو کچھ پوچھنا تھا خود پیغمبر علیہ السلام سے پوچھتے تھے انہوں نے یہ کبھی نہیں پوچھا کہ یا رسول اللہ فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا۔ درباریوں نے یوسف علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ پھر ہم آپ کو کیوں نہ سجدہ کریں۔ بات یہی کہ وہ قرآن کی حقیقت اور سادگی کو سمجھتے تھے۔ لیکن ناخلفوں نے اپنے عہد کی فکری موثرات یا نفسانیات سے ایسی ایسی الجھنیں پیدا کر دیں کہ اصل دین و ایمان کا بچاؤ بھی مشکل ہو گیا۔

(باقی آیندہ)

تصدیق الحدیث

بیان الحق بجواب بلاغ الحق

(مجریہ از ۲۰ اگست ۳۶ء)

(۷)

گذشتہ پرچے میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ نزول قرآن مجید بذریعہ فرشتہ ہوا ہے۔ جو مکالمہ الہی کی تیسری قسم ہے۔ پہلی دو قسمیں قرآن کے سوا حدیث میں پائی جاتی ہیں آج ناظرین آگے پڑھیں:-

تتمہ | علم اصول اور معقول کا مسلمہ اصول ہے کہ اثبات دعوے کے لئے ایک دلیل ہو یا کئی ایک نتیجے کے لحاظ سے برابر ہیں۔ یہی طریق قرآن مجید کا ہے۔ چنانچہ نماز روزہ دونوں یکساں فرض ہیں حالانکہ نماز کی فرضیت کیلئے کئی ایک آیات ہیں اور فرضیت روزہ کے لئے صرف ایک آیت مگر ان دونوں حکموں کی فرضیت کی مساوات میں کسی مومن کو کلام نہیں۔ اس بنا پر اگر ہم صرف ایک ہی دلیل پر کفایت کریں تو کر سکتے ہیں مگر حافظ صاحب الحق اور دیگر منکرین کی خاطر علاوہ اُن دلائل کے جو اس خصوص پر ہماری تصنیفات (حدیث نبوی وغیرہ کتب) میں درج ہیں۔ آج ہم ایک جدید دلیل با انصاف ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

قرآنی شہادت | قرآن مجید میں ارشاد ہے:-

يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ○ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ○ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ○ (پ۱۹-ع۱)

(ترجمہ) قیامت کے روز ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹیگا کہیگا کاش میں نے رسول کے ساتھ ہو کر خدا کی راہ ہدایت کو اختیار کیا ہوتا۔ افسوس! میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا اس نے مجھے نصیحت پہنچنے کے بعد گمراہ کر دیا اور شیطان انسان کو ذلیل کرنے والا ہے اور رسول علیہ السلام کہیں گے اے میرے پروردگار تحقیق میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تھا۔

مطلب اس آیت کا یہ ہے۔ ظالم اپنی گمراہی میں دو باتوں کا اعتراف کریگا۔ (۱) خدا کی راہ چھوڑنا (۲) رسول کی معیت میں عمل نہ کرنا۔ اس آیت کا اشارہ اس طرف ہے کہ قرآن مجید پر عمل کرنا باتباع سنت رسول واجب ہے۔ اگر محض اپنی رائے سے قرآن پر عمل کرنا مقصود ہوتا تو مع الرسول کے لفظ کی ضرورت نہ ہوتی۔ اس میں شک نہیں کہ مع الرسول سے مراد معیت جسمانی یا زمانی نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو قرآن کا مفہوم زمانہ رسالت تک ہی محدود رہ جاتا۔ اس کے بعد آج تک اور آج سے قیامت تک اس کا شمول نہ ہوتا۔ اب فرمائیے قرآن مجید کے احکام کی تعمیل میں معیت رسول کس طرح داخل ہو سکتی ہے۔ ہم تو اس کا جواب یوں دیتے ہیں کہ مثلاً "اقیموا الصلوٰۃ" حکم قرآنی ہے اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے سامنے نماز پڑھی اور پڑھ کر فرمایا:-

صلوا کما رأیتمونی اصلی

یعنی تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے تاکہ تم پر ایسا وقت نہ آئے کہ تم بھی اسی ظالم کی طرح ہاتھ کاٹو اور کہنے لگو کاش ہم نے قرآن مجید کی ہدایت پر رسول کی معیت میں عمل کیا ہوتا۔

حافظ صاحب! | یہی معنے اسوۂ حسنہ رسول (پیروی رسول) کے ہیں۔ اس کے مقابلے میں آپ جو کہتے ہیں وہ بھی قابل غور ہے:-

"مسلمانو! قرآن مجید کی آیتوں سے جو بیان ہوئیں تم نے سمجھا ہوگا کہ اطاعت خدا و رسول دو اطاعتیں نہیں ایک ہی اطاعت ما ارسل کی یعنی قرآن مجید کی ہے جس کو خدا نے نازل فرمایا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس کی اطاعت اور اُس کی تبلیغ کے مامور تھے آپ نے اُس کی کما حقہ اطاعت اور تبلیغ فرمائی، تو یہی قرآن فرض، یہی سنت اور یہی آپ کا اسوۂ حسنہ ہوا"

(بلاغ الحق صفحہ ۔۔)

اہلحدیث | آپ کا یہ قول بے دلیل جو وقعت رکھتا ہے اہل علم اور اہل انصاف سے مخفی نہیں۔ ہم آپ سے پوچھتے ہیں اور آپ کے ذریعے جملہ منکرین حدیث تک یہ سوال پہنچاتے ہیں کہ کیا نجات کے لئے قرآن پر عمل کرنا حافظ صاحب الحق یا کسی اور منکر حدیث کے ساتھ ہو کر ضروری ہے؟ اس کا جواب یقیناً یہی ہوگا کہ نہیں بلکہ ہر شخص قرآن مجید پر براہ راست عمل کر سکتا ہے۔ یہ جواب جماعت منکرہ کے اصول سے بالکل صحیح ہے۔ لیکن آیت مذکورہ کے ماتحت رسول کے ساتھ معیت کیوں ضروری ہے؟ اس کا جواب دینا ہر منکر حدیث کا فرض ہے۔ ہم فرمان خداوندی سنئے!

فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ

حافظ صاحب کی سینہ زوری | ہم بہت دفعہ شکایت کر چکے ہیں کہ جماعت منکرہ قرآن کی تفسیر کرنے میں سینہ زوری سے کام لیتی ہے۔ مطلب کے لئے ہر جگہ نیا اصول گھڑ لیتی ہے پھر خود ہی دوسری جگہ اس اصول کو توڑ دیتی ہے۔ ایک موقع پر یہ کہتے ہیں کہ قرآن کے عام کو خاص کرنا تحریف ہے۔ حافظ صاحب کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:-

"قرآن مجید کے عام کو خاص اور خاص کو عام کرنے کا اگرچہ کوئی جواز نہیں مگر مسلمانوں کا یہ

شیعہ ہو گیا ہے اور تجاوز عن الحد قرآن مجید کی اصلاح ہے اور ایک طریقے کی تحریف ہے۔"
(بلاغ الحق ص۴۳)

دوسری جگہ خود توڑ دیتے ہیں۔ اس کی مثال اسوہ حسنہ رسول (علے صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ) ہے۔ ناظرین اس بارے میں حافظ صاحب کے الفاظ غور سے سنیں فرماتے ہیں:-

"سورہ احزاب میں نبی آخرالزماں کے اسوہ حسنہ کی ہدایت کی گئی، فرمان ہوا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (تمہارے لئے رسول کی پیروی بہتر تھی) یعنی جن لوگوں نے جہاد سے منہ موڑا، ان کو منہ موڑنا نہ تھا، بلکہ جہاد میں رسول کی پیروی اور جاں بازی دکھانی تھی۔"
(بلاغ الحق ص۱۴)

اہلحدیث | مطلب آپ کا یہ ہے کہ اسوہ حسنہ جو اس آیت میں مذکور ہے اس سے ہر شرعی فعل میں حضور کا اتباع کرنا مراد نہیں۔ جیسا کہ ہم نے آیت مع الرسول سبیلا سے ثابت کیا ہے۔ حالانکہ الفاظ قرآن مجید کے عام ہیں۔ ناظرین کے سامنے الفاظ قرآنیہ رکھ دیتے ہیں۔ خود غور فرمالیں۔ ارشاد ہے:-

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا۔ (پ۲۱۔ ع۱۹)

یعنی رسول اللہ کے افعال میں اچھا نمونہ ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کا ذکر بہت بہت کرتے ہیں۔

ناظرین کرام! | اس آیت کا پورا مضمون سمجھانے کے لئے ایک اور آیت بطور نظیر کے پیش کرتا ہوں۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے:-

طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (پ۱۔ ع۱۵)

یعنی طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں رکوع اور سجود کرنے والوں کے لئے بیت اللہ کو پاک رکھو۔

جس طرح اس آیت میں تطہیر بیت اللہ ان اوصاف کے لوگوں کے لئے ہے اسی طرح اسوہ حسنہ رسولیہ مومنین باللہ اور ذاکرین کے لئے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے جمیع افعال شرعیہ میں امت مومنہ کے واسطے اچھا نمونہ ہیں۔ شیخ سعدی رح نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

پندار سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز در پے مصطفےٰ

حافظ محب الحق صاحب | نے اسوہ حسنہ کی تشریح میں جو کرتب دکھائے ہیں وہ قابل داد ہیں۔ اول یہ کہ آپ نے اس اسوہ حسنہ رسولیہ کو جہاد کے ساتھ مخصوص کر دیا۔ دوسرا اس کے ترجمے میں "تھا" یا "تھی" کا لفظ بڑھایا۔ چنانچہ آپ کے الفاظ اس بارے میں مکرر درج کئے جاتے ہیں:-

"سورہ احزاب میں نبی آخرالزماں کے اسوہ حسنہ کی ہدایت کی گئی۔ فرمان ہوا لقد کان لکم فی رسول اللہ اُسوۃ حسنۃ (تمہارے لئے رسول کی پیروی بہتر تھی) یعنی جن لوگوں نے جہاد سے منہ موڑا، اُن کو منہ موڑنا نہ تھا بلکہ جہاد میں رسول کی پیروی اور جاں بازی دکھانی تھی۔"
(بلاغ الحق ص۱۴)

اہلحدیث | ان دونوں کرتبوں کا جواب اب ہم حافظ صاحب ہی کے کلام سے پیش کرتے ہیں کہ
قرآن کے عام کو خاص کرنا تحریف ہے۔
(بلاغ الحق ص۴۳)

کرتب دوم | کا جواب یہ ہے کہ یہاں کان بمعنے "ہست" ہے نہ بمعنے "بود"۔ اس کو نحوی اصطلاح میں کان ممتنع الانقطاع کہتے ہیں۔ ہمارے اس دعوے کا ثبوت کہ کان بمعنے ہست ہے حافظ صاحب کے کلام میں اسی جگہ موجود ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر میں یہ لفظ (اسوہ حسنہ) دو دفعہ آیا ہے اور اسی طرح "کان" وہاں بھی ہے۔ چنانچہ ان آیات کے الفاظ یہ ہیں:-

(۱) قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْ اِبْرَاهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ۔
(۲) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

پہلی آیت کا ترجمہ حافظ صاحب نے یوں کیا ہے:-
تمہارے لئے ابراہیم اور اُن کے صحابہ کے اتباع میں اسوہ حسنہ ہے۔ (ص۱۴)

دوسری آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے:-
البتہ تمہارے لئے ابراہیموں کے اس طریقے میں اسوہ حسنہ ہے۔ (ص۱۴)

حافظ صاحب! | یہ قسمت ضیزیٰ (کانی تقسیم) کیوں؟ پہلی دو آیتوں میں ترجمہ (ہے) کیا اور تیسری میں جو ہماری طرف سے دلیل ہے اس کا ترجمہ (تھی) سے کر دیا۔ حالانکہ قرین انصاف یہ تھا کہ سب جگہ ترجمہ ایک ہی قسم کا ہوتا۔ اور اگر فرق کرنا تھا تو قرین قیاس یہ تھا کہ ابراہیمی اسوہ کے ساتھ تھا کا لفظ لکھتے جو زمانہ صحابہ سے ماضی بعید تھا اور اسوۂ محمدیہ کے ساتھ ہے کا لفظ لکھتے جو زمانہ حال کا واقعہ تھا۔ مگر آپ نے جو کیا وہ اپنی غرض کے ماتحت کیا۔

عجیب مشابہت | پنڈت لیکھ رام آریہ نے کتاب "ثبوت تناسخ" میں قرآن شریف کی چند آیات سے تناسخ کا ثبوت دیا ہے۔ ان میں سے ایک آیت یہ ہے:-

وَلَا طَائِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّا اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ

مطلب آیت کا صاف ہے کہ "اڑنے والے جانور بھی تم انسانوں کی طرح مختلف انواع ہیں۔" اس ترجمے سے اُس کا مطلب پورا نہ ہوتا تھا اس لئے اس نے یوں ترجمہ کیا:-

کہ اڑنے والے جانور تمہاری طرح امتیں تھیں۔"

اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ بقاعدہ تناسخ وہ انسانوں سے جانور بن گئے ہیں۔ یہی طریقہ حافظ محب الحق صاحب نے برتا ہے۔

حافظ صاحب! | ہم اس مشابہت پر آپ کو مبارک باد کہیں یا کیا ؎
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی (باقی)

فتاویٰ

س ۲۵۳ } ایک شخص عشاء کے وقت وتر پڑھ لیتا ہے مگر گاہ بگاہ تہجد کے وقت پچھلی رات کو اٹھتا ہے۔ وتر پڑھ چکا ہے اور ایک رات میں ایک ہی وتر ہے دو پڑھ نہیں سکتا۔ اب اول رات وتر پڑھا ہوا شخص تہجد کی نماز کی طرح سے ادا کرے کیونکہ تہجد کی نماز طاق رکعتیں ہیں۔ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۰۳۴۵)

ج ۲۵۴ } وتروں کے بعد نماز نفل جائز ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دو نفل پڑھنا ثابت ہے۔ سفر السعادت میں اس کی تفصیل دیکھئے۔ اللہ اعلم!

س ۲۵۵ } ایک عورت بعمر ۲۵ سال کا نکاح ایک گیارہ سالہ لڑکے کے ساتھ ہوا تھا۔ لڑکے کے عزیز زمانہ کے بے اعتدالیوں اور حوادثات کو مدنظر رکھتے ہوئے عورت کے خرچ وغیرہ نان و شوہر کے حقوق ادائیگی وغیرہ سے بیزار تھے اس وجہ سے کہ لڑکا صغیر ہے اور اسکے بلوغت میں کم از کم پانچ سال ابھی باقی ہیں اور عورت جوان ہے اور حالت زمانہ کو دیکھتے ہوئے ہم اس عورت کی حفاظت سے عاجز ہیں۔ یہ لڑکے کے والد کا بیان ہے۔ اور عورت کا والد کہتا ہے کہ میری لڑکی بڑی عمر کی ہے اور زمانہ کی خراب حالت کو دیکھتے ہوئے میں اپنی لڑکی کو اپنے ہاں ٹھیرا نہیں سکتا (یعنی بغیر شوہر کے ٹھیرا نہیں سکتا)۔ اور منکوحہ عورت کا بیان ہے کہ میرا خاوند صغیر ہے اور نان و شوہری کے حقوق ادائیگی کے قابل نہیں ہے اور مجھے اپنے نفس پر قلبی یا اعتماد نہیں۔ اگر اس لڑکے کے نکاح سے مجھے آزاد نہ کرایا جائیگا تو مجھے اپنی عزت اور ننگ کا بہت اندیشہ ہے ——— مذکورۃ الصدر بیانات کو دیکھتے ہوئے ایک حنفی مولوی صاحب نے طرفین کی طرف سے امین بنکر فتویٰ صادر فرمایا کہ امام احمد حنبل رح کے مذہب پر یہ نکاح فسخ ہے دیا فسخ ہو گیا) اور عورت کا نکاح ایک دوسرے جوان مرد سے ہو گیا ہے۔

اور حنفی مذہب کے علماء کہتے ہیں کہ نکاح فسخ نہیں ہوا اور صغیر لڑکے کا نکاح بحال ہے اور دوسرا خاوند مرنے تک زنا ہو رہا ہے۔ یعنی زنا کر رہا ہے۔ حنفی مذہب کے مطابق پہلا نکاح فسخ اور دوسرا نافذ ہو نہیں سکتا، اور جس مولوی صاحب نے یہ نکاح فسخ کرا کر دوسرا نکاح کیا ہے اس کا نکاح بھی ٹوٹ گیا اور اسکے پیچھے نماز بھی جائز نہیں۔

بدلیل قرآن اور حدیث جواب تحریر فرمائیں۔

ج ۲۵۵ } اگر حنفی عالم نے حسب ضرورت امام احمد رحمہ اللہ کے مذہب پر فتویٰ دیکر نکاح فسخ کرا دیا ہے تو برا نہیں کیا۔ کیونکہ امام مذکور کے مذہب کی تائید قرآن پاک سے ہوتی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا خدا ایسے لوگوں کو ہدایت دے جو لڑکے لڑکیوں کا نکاح کرتے ہوئے اعتدال کا خیال نہیں کرتے اور اپنے لئے اسباب جہنم تیار کرتے ہیں۔ اللہ اعلم!

س ۲۵۶ } نماز وتر میں دعا قنوت تیسری رکعت میں فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھ کر رکوع میں جا کر اور پھر سیدھے ہو کر ہاتھ کھول کر یا ہاتھ باندھ کر پڑھنا چاہیئے یا اور جو کوئی صحیح صورت ہو تحریر فرماویں۔ یہاں اکثر تیسری رکعت میں رکوع کے بعد سیدھے ہو کر ہاتھ کھول کر دعا قنوت پڑھتے ہیں۔ اور پھر سجدہ میں سیدھے چلے جاتے ہیں۔ جواب باصواب سے ممنون و مشکور فرماویں۔

(ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۲۵۶ } فاتحہ اور سورہ ملانے کے بعد رکوع سے اٹھ کر دعا قنوت پڑھے۔ صحیح مسنون طریق یہی ہے۔ ہاتھ اٹھا کر قنوت پڑھنا مسنون ہے۔ (سبل السلام) اللہ اعلم!

نوٹ } باقی فتوے آئندہ ہفتہ جواب شائع کئے جائیں گے۔ مطمئن رہیں۔

سوالات قاسمیہ

س ۱ } اخبار اہلحدیث مضمون صفحہ ۵ عنوان جمعہ خلاصہ یہ کہ آیت اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ ہر اذان کو شامل ہے یہ صحیح نہیں۔ شان نزول آیت کا صاف ہے کہ جمعہ کے لئے بیع چھوڑ کر مسجد میں جلد آنے کا حکم تاکیدی ہے نہ کہ ہر اذان پنجگانہ کے لئے گو کہ دیگر نمازوں کے لئے بھی نماز با جماعت افضل ہے ہر نماز کے لئے مثل جمعہ حاضری ہر کسی کی بساط سے بڑھکر ہے۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا خود خیال رکھا ہے۔ کسی آیت کے صاف اور زود فہم ہونے پر مخالفت میں کسی قسم کی تاویل کی کیا ضرورت جو کہ تحریف فی المعانی ہے۔ میرے خیال میں ایسے جوابات اور تاویلات فاقت کو مفید نہیں ہو سکتے۔ اہلحدیث کے کسی پرچہ میں پہلے بھی چکڑالوی مخالفت میں بعض اعتراضات کے جواب تاویلی اور منطق سے غیر مفید للخصم۔ اللہ اعلم بالصواب۔ (شیخ قاسم علی اوورسیر نشتر لدھانوی)

ج ۱ } سائل کو پہلے فریق ثانی کا مذہب سمجھنا چاہئے۔ وہ قرآن کے معنے کے لئے شان نزول کو کچھ نہیں سمجھتا۔ وہ قرآن کو بذاتہ مفصل مبین سمجھتا ہے۔ ان کے اصول پر جواب دیا گیا ہے۔ ہمارے ہاں بھی شان نزول عموم قرآن کی تخصیص نہیں کر سکتا۔ اسلئے ہر دو فریق کے اصول کی بنا پر اعتراض بے جا اور عدم واقفیت کی بنا پر ہے۔

س ۲ } مرزا قادیانی کو کبھی دعویٰ مسیحیت کا حوصلہ نہ ہوتا اگر ضعیف حدیثوں سے مدد نہ ملتی۔ کتب حدیث میں اصلاح سے اختصار کی ضرورت ہے۔ اس کا ذمہ وار درجہ اول پر فرقہ اہل حدیث ہے۔

(سائل مذکور)

ج ۲ } سائل کا یہ قول بھی غلط ہے کہ عدم واقفیت پر مبنی ہے۔ مرزا کا دعویٰ دیکھنا ہو تو ازالہ اوہام پڑھئے وہ اپنے دعویٰ کی بنا قرآن پر رکھتا ہے۔ محدثین نے حدیث صحاح و ضعاف و موضوعات کو الگ الگ کر دیا ہے۔ آپ بار بار یہی کہے جاتے ہیں مگر دیکھتے نہیں۔ محدثین نے

متفرقات

بہی خواہان "اہلحدیث" بدستور اسکی توسیع اشاعت میں مصروف رہیں۔ یاد رہے کہ جس قدر زیادہ سے زیادہ "اہلحدیث" کی اشاعت ہوگی اسی قدر توحید و سنت کی تبلیغ زیادہ ہوگی۔

اصلاح تعاقب "اہلحدیث" کے کسی پرچہ میں نحن معاشر الانبیاء حدیث لکھی گئی۔ اس پر مولانا ابوالقاسم بنارسی نے تعاقب کیا کہ نحن معاشر الانبیا لا نورث الفاظ سے حدیث صحاح میں نہیں ہے۔ جواباً مرقوم ہے کہ اخبار میں بھی ان لفظوں سے روائت نہیں لکھی گئی۔ منقول لہ الفاظ نحن معاشر الانبیاء لا نورث ہیں (اہلحدیث ۴۔ رجب ۱۳۵۶ھ)

فتح الباری میں بحوالہ دارقطنی فی العلل و نسائی و طبرانی یہ روائت بدیں الفاظ مروی ہے:۔

انا معاشر الانبیاء لا نورث

مجمع البحار میں بحوالہ کرمانی نحن معاشر الانبیاء بھی لکھا ہے۔ اللہ اعلم!

نوٹ: تعاقب میری غیرحاضری میں لکھا گیا اس لئے اس وقت میں اپنی رائے نہیں لکھ سکا۔ اسکے علاوہ اور حضرات بھی اپنے اپنے معلومات سے ناظرین کو مستفید فرماویں۔ (ابوالوفاء)

اصول فقہ پر ریویو جناب مولانا محمد طیب صاحب مہتمم مدرسہ دیوبند لکھتے ہیں:۔

"کتاب مستطاب "اصول فقہ" وصول ہوئی۔ مبتدیوں کے لئے بہت اچھا ذخیرہ ہے اکثر تعریفات مصطلحات میں مبتدی غلط رہ جاتے ہیں۔ یہ ایک بہت اچھی مختصر اور جامع یادداشت ہوگی جو انہیں مدد دیگی انشاءاللہ ضرورت پڑنے پر حسب ضرورت نسخے طلب کئے جائیں گے" (احقر محمد طیب غفرلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند) ۱۵ شعبان ۱۳۵۶ھ

حساب دوستاں جن حضرات کی قیمت اخبار ماہ اکتوبر میں ختم ہے ان کے نمبر خریداری حسب ذیل ہیں۔ اطلاع پاتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بھی بہت جلد دفتر میں اطلاع بھیجدیں۔

۴۰ - ۱۹۰ - ۴۴۵ - ۱۵۵۲ - ۱۷۰۸ - ۱۷۷۵
۲۰۸۲ - ۲۱۱۳ - ۲۱۲۳ - ۲۳۴۵ - ۲۷۰۷ -
۲۹۸۷ - ۲۹۸۸ - ۳۰۰۴ - ۳۲۹۵ - ۳۳۴۵ -
۳۳۷۹ - ۳۷۷۲ - ۳۹۰۴ - ۴۱۲۰ - ۴۷۷۳ -
۴۸۴۴ - ۴۹۳۳ - ۵۰۳۲ - ۵۱۱۱ - ۵۶۵۸ -
۵۶۷۲ - ۶۵۵۱ - ۶۶۳۰ - ۶۶۴۸ - ۶۶۸۷ -
۶۷۱۴ - ۶۹۰۳ - ۷۰۵۸ - ۷۱۲۰ - ۷۴۱۴ -
۷۶۳۱ - ۷۶۴۶ - ۷۷۰۰ - ۸۰۷۵ - ۸۱۱۵ -
۸۱۶۶ - ۸۳۵۷ - ۸۳۷۲ - ۸۴۶۹ - ۸۵۳۱ -
۸۶۴۴ - ۸۶۵۶ - ۸۶۶۳ - ۸۷۳۵ - ۹۲۰۷ -
۹۲۲۹ - ۹۲۳۶ - ۹۲۵۴ - ۹۳۵۸ - ۹۶۴۰ -
۹۶۴۵ - ۹۶۵۰ - ۹۸۵۴ - ۱۰۰۴۲ - ۱۰۰۴۳ -
۱۰۰۴۶ - ۱۰۰۶۲ - ۱۰۰۸۲ - ۱۰۲۱۷ - ۱۰۳۷۹ -
۱۰۴۰۸ - ۱۰۴۲۵ - ۱۰۴۲۷ - ۱۰۴۴۲ - ۱۰۴۴۵ -
۱۰۴۵۳ - ۱۰۷۳۹ - ۱۰۷۴۹ - ۱۰۷۶۵ -
۱۰۷۷۲ - ۱۰۷۷۶ - ۱۰۷۷۸ - ۱۰۷۸۲ - ۱۰۷۸۴ -
۱۱۱۰۲ - ۱۱۲۵۶ - ۱۱۲۵۹ - ۱۱۳۶۱ - ۱۱۴۴۹ -
۱۱۴۶۹ - ۱۱۴۸۵ - ۱۱۵۰۵ - ۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۴۱ -
۱۱۶۳۸ - ۱۱۶۸۲ - ۱۱۷۱۱ - ۱۱۷۲۳ - ۱۱۷۵۱ -
۱۱۷۵۲ - ۱۱۷۵۳ - ۱۱۷۷۹ - ۱۱۸۶۶ - ۱۱۹۲۱ -
۱۱۹۲۵ - ۱۱۹۴۶ - ۱۱۹۴۹ - ۱۱۹۵۲ - ۱۱۹۵۴ -
۱۱۹۵۵ - ۱۲۰۰۲ - ۱۲۰۳۴ - ۱۲۰۳۶ - ۱۲۰۶۹ -
۱۲۰۶۲ - ۱۲۰۷۸ - ۱۲۰۹۱ - ۱۲۰۹۳ - ۱۲۰۹۵ -
۱۲۱۶۸ - ۱۲۱۷۹ - ۱۲۱۸۰ -

مہلت ختم مندرجہ ذیل خریداروں کی میعاد مہلت ماہ اکتوبر میں ختم ہوچکی ہے۔ اگر ۱۵۔ اکتوبر تک وصول نہ ہوئی تو آیندہ اخبار بند کردیا جائیگا۔ یہ آخری اطلاع ہے

۵۱۶ - ۲۲۵۴ - ۶۳۲۹ - ۸۱۸۶ - ۸۵۳۶
۸۵۶۳ - ۹۲۴۲ - ۹۹۹۱ - ۱۰۱۷۰ - ۱۰۱۸۵ -
۱۰۷۱۳ - ۱۱۲۳۳ - ۱۱۵۷۵ - ۱۱۶۱۲ - ۱۱۹۰۶ -
۱۱۹۳۴ - ۱۲۰۶۴ - ۱۲۰۶۸ - ۱۲۰۷۷ -

غریب فنڈ مندرجہ ذیل خریداروں کے نام غریب فنڈ سے جاری ہے۔ آیندہ اخبار جاری رکھنا منظور ہو۔ تو حسب قواعد غریب فنڈ داخلہ ارسال کردیں۔ ورنہ شروع سال سے پرچہ بند کیا جائیگا۔ مہلت وغیرہ مطلق نہیں دی جائے گی۔

۲۷۰۷ - ۵۳۰۷ - ۸۴۶۳ - ۱۰۴۵۶ - ۱۰۸۳۶ -
۱۱۸۰۶ - ۱۱۹۴۲ - ۱۱۹۵۳ -

درخواست دعا میں تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہوں۔ نزلہ وغیرہ کی وجہ سے ازحد تکلیف ہے۔ بزرگان دین سے صحت کے لئے خدائے پاک سے دعاء کا خواستگار ہوں (حافظ گوہر دین آف ورک۔ گورداسپور)

اطلاع ہمارے پاس ایک مولوی صاحب قرآن مجید کے حافظ، قاری، خوش خلق موجود ہیں۔ عقائد کے اہل حدیث ہیں۔ امامت کے متلاشی ہیں۔ اگر کسی جگہ احباب کو رمضان کے لئے یا امامت و تدریس کے لئے ضرورت ہو تو اس پتہ پر اطلاع دیکر قاری صاحب کو طلب کرلیں۔ (مولوی نور محمد خطیب مسجد جامع علیوال نہروالا۔ ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور)

اخبار اہلحدیث جاری کرادیجئے خاکسار کو عرصہ اخبار اہلحدیث جاری کروانے کی خواہش ہے مگر مفلسی اور تنگدستی کے باعث نہیں خرید سکا۔ لہذا جملہ ناظرین سے عموماً اور اصحاب خیر سے خصوصاً التماس ہے کہ خاکسار کے نام ایک سال کے لئے اخبار اہلحدیث جاری کرادیں۔ (عزیز الرحمٰن ہزاروی متعلم دارالعلوم دیوبند ضلع سہارنپور۔ احاطہ مسجد کمرہ ۱۱)

مدرسہ مدینہ منورہ کیلئے از جناب حاجی چراغ دین صاحب راولپنڈی دو سو روپیہ۔ منشی حشمت علی صاحب لوہیاں خاص ۸ر۔ ڈاکٹر محمد حسن صاحب لورالائی ۸ر۔

(بقیہ متفرقات صفحہ ۱۶ پر)

ملکی مطلع

شریعت بل اور شاردا ایکٹ

مسلمانوں نے لڑکیوں پر کفار عرب اور ہندوان ہند کی طرح بے حد مظالم توڑے۔ باوجود سمجھانے کے وہ اپنی اغراض کے ماتحت وہ باز نہ آئے۔ نابالغ بلکہ شیر خوار لڑکیوں کی شادیاں بے دھڑک کرتے رہے جس کا نتیجہ دونوں فریقوں کے حق میں برا نکلتا رہا۔ بلوغت کو پہنچتے ہی لڑکے آوارہ اور خستہ حال ہوجاتے ہیں۔ اُدھر لڑکی بالغہ ہوکر گھر میں بیٹھی ہوئی ماں باپ کو کوستی ہے جنہوں نے بے موقع اس کا نکاح کردیا ایسے ظالموں کی تنبیہ کے لئے شاردا ایکٹ کا کوڑا نمودار ہوا۔ جس میں متولیان کو کم سے کم لڑکیوں کی بلوغت تک انتظار کرنے کا حکم دیا گیا۔ یعنی چودہ سال کی عمر سے قبل نکاح کرنا جرم قرار دیا گیا یہ قانون دراصل مسلمانوں کی بے اعتدالیوں کی سزا ہے اور یہ اسی طرح کی سزا ہے جس طرح حضرت عمرؓ خلیفہ ثانی نے ایک وقت کی تین طلاقوں کو جو زمانہ رسالت وخلافت اولیٰ میں ایک سمجھی جاتی تھیں بطور تازیانہ کے "تین" ہی قرار دیا۔
خیر یہ تو گذشتہ واقعہ ہوا۔

دوسرا ظلم مسلمانوں کا لڑکیوں پر یہ تھا کہ لڑکیوں کو ترکہ سے حصہ نہیں دیتے تھے بلکہ عدالتوں میں صاف لکھوا دیتے تھے کہ ہم رواج کے پابند ہیں شرع کے نہیں، اس ظلم کی سزا خدا کے ہاں تو جو ہے سو ہے دنیا میں بھی بحکم خدا مرکزی اسمبلی میں شریعت بل پاس ہوگیا۔ جس کی رو سے مسلمانوں کی ہر لڑکی کو شرعی حصہ مل سکے گا۔

اس بل کو پاس کروانے کے لئے (حافظ محمد عبداللہ) سید غلام بھیک۔ مولوی ظفر علی وغیرہ) ممبران مرکزی اسمبلی نے خوب کوشش کی۔ خدا انکو جزائے خیر دے۔

عالمگیر جنگ کے آثار

آئندہ عالمگیر جنگ کے آثار سے موجودہ زمانہ کا مطلع کبھی خالی نہیں رہا۔ لیکن آجکل مشرق بعید کی جنگ نے ان آثار کو قوی بنا دیا ہے تو بحر روم کی پیچیدگیوں نے بھی ان کو یقینی بنانے میں بخل سے کام نہیں لیا۔ حقیقت یہ ہے کہ گذشتہ تین ہفتہ کے اندر بحیرہ روم کی پیچیدگیوں نے جو پہلو بدلے ہیں انہوں نے مشرق بعید کی جنگ کے خطرات کی وقعت گھٹادی ہے اور وہ دنیائے سیاسیات پر اس طرح چھاگئے ہیں کہ کسی دوسرے محاذ پر نظر ڈالنا غیر ممکن ہوگیا ہے۔ غالباً یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ ہسپانیہ کی خانہ جنگی (باہمی جنگ) درحقیقت دول یورپ کی بین الملی سیاسی جنگ کا دوسرا نام ہے۔ ایک طرف اطالیہ وجرمنی اور دوسری طرف روس اور فرانس جنگ اقتدار میں مصروف ہیں۔ جب قسطائی حکومتوں نے باغیوں کو اور اشتراکیت کے حامیوں نے حکومت کو امداد دینی شروع کی تو مدبرین یورپ نے ہسپانوی ساحلوں کی نگرانی کی اسکیم جاری کی۔ جس کے خلاف اطالیہ وجرمنی بغاوت کر گئے اور انہوں نے مطالبہ پیش کردیا کہ جنرل فرانکو کو جائز فریق متخاصم تسلیم کیا جائے مگر برطانیہ اور فرانس نے باغی جنرل کو جائز متخاصم تسلیم کرنے سے انکار کردیا۔ اب حالات خطرناک صورت اختیار کر گئے۔ اور بحیرہ روم میں کسی غیر معلوم طاقت کی آبدوز کشتیوں نے تجارتی جنگی جہازوں پر حملے شروع کردئیے۔ قدرتی بات تھی کہ شبہ اطالیہ پر کیا گیا۔ لیکن جوابی کاروائی کرنے سے مدبرین یورپ ہچکچائے۔ انہوں نے نیون میں ایک کانفرنس منعقد کی۔ جس میں اطالیہ وجرمنی نے شرکت سے پھر انکار کردیا۔ مختصر یہ ہے کہ باقی حکومتوں نے بحر روم کی بحری شاہراؤں کی نگرانی کی اسکیم منظور کی۔ چنانچہ مختلف حکومتوں کے بحری بیڑے بحر روم میں گشت کر رہے ہیں اور اعلان کردیا گیا ہے کہ ہر مشتبہ آبدوز کشتی کو تباہ کردیا جائیگا۔ نہیں کہا جاسکتا کہ اطالیہ وجرمنی کیا رویہ اختیار کریں گے۔ اور وہ مخفی طاقت جو جہازوں کی تباہی کی ذمہ دار ہے اپنی اسکیم پر عمل جاری رکھے گی یا اپنی شکست تسلیم کرے گی۔ بحالات موجودہ مجلس عدم مداخلت غیر معین مدت کے لئے اپنا اجلاس ملتوی کرچکی ہے اور ہسپانیہ میں ہر قسم کی امداد کے لئے دروازے کھل گئے ہیں غالباً اطالیہ وجرمنی یہ گوارا نہ کریں گے کہ اراگون اور قطلونیہ کو فرانس کی امداد پہنچ جائے۔ اطالیہ وجرمنی بحری نگرانی کے اختتام پر تو خوش ہو سکتے ہیں لیکن بری راہوں کی آزادی ان کے حق میں مفید نہیں ہوسکتی بہرحال اس وقت صورت حال یہ ہے کہ روس اور فرانس نے بحر روم میں جہازوں کی غرقابی کی ذمہ داری اطالیہ پر ڈال دی ہے۔ برطانیہ کے نزدیک جنرل فرانکو ذمہ دار ہے اور اس وقت صحیح معنے میں فرانس اور برطانیہ بحیرہ روم میں جنرل فرانکو اور اطالیہ کے خلاف ایک محدود جنگ لڑنے کے لئے آگئے ہیں۔ یہ صورت ہمیشہ قائم نہیں رہ سکتی۔ اگر اطالیہ نے آبدوز کشتیوں کی سرگرمیوں کو جاری رکھا تو محدود جنگ علانیہ جنگ میں تبدیل ہو جائے گی۔ جس کی تیاریاں شروع ہوگئی ہیں۔ متعدد حکومتوں نے اپنی افواج کو ہر وقت تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے۔ کہا جاسکتا ہے کہ جنگ حبش کے زمانہ میں ۵۰ حکومتوں نے اطالیہ کو حملہ آور قرار دیا تھا۔ لیکن نتیجہ کچھ نہ ہوا۔ یہ صحیح ہے مگر اس وقت غریب حبش کا معاملہ تھا اور اس وقت سابقہ ہے یورپ کی بڑی بڑی طاقتوں سے جو دوسروں کے مفاد تو نظر انداز کردیا کرتی ہیں لیکن اپنے مفاد کے سامنے ہر صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہتی ہیں۔ (مدینہ بجنور ۲۵ ستمبر ۳۷ء)

سرکاری اعلان

یہ امر واقفیت عامہ کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ حکومت پنجاب نے انگلستان یا کسی دیگر بیرونی ملک میں ٹیکنیکل تعلیم کے حصول کے متعلق کسی ایسے ملازم یا طالب علم کے واسطے مالی امداد دینا تجویز کیا ہے۔ جس کی سفارش پنجاب کے کسی صنعت کار نے کی ہو یہ مالی عطیہ ان شرائط و قیود کے مطابق دیا جائیگا جو ان قواعد میں درج ہیں جو غیر ملکوں میں ٹیکنیکل تعلیم کے لئے حکومت کی مالی امداد کے متعلق وضع کئے گئے ہیں۔ ان قواعد کی نقول صاحب ڈائرکٹر صنعت و حرفت پنجاب لاہور سے بذریعہ درخواست دستیاب ہو سکتی ہیں۔ سب سے موزوں امیدوار کو مندرجہ ذیل صنعتوں میں سے کسی ایک صنعت کیلئے امداد دی جائیگی۔

(۱) سیلولائڈ کی صنعت (۲) اشیائے خوردنی کی صنعت۔ بسکٹ۔ گندم کی بنی ہوئی اشیائے خوردنی اور مٹھائی وغیرہ تیار کرنا۔ (۳) انیمل کا کام چادروں پر اور کھلے سامان پر انیمل چڑھانا (۴) شیشہ کا سامان تیار کرنا۔ (۵) کوئلہ کی منبی پیداوار تیار کرنا (۶) برقی بھٹیوں میں فولاد اور دیگر دھاتوں کو پگھلانا اور خراد نا۔ (۷) تمبا کو چننے اور سگرٹ سازی وغیرہ کے لئے صاف اور تیار کرنا۔

درخواستیں صاحب ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت پنجاب لاہور کی خدمت میں ۱۵۔ اکتوبر سے پیشتر پہنچ جانی چاہئیں۔ اور ان میں وہ جملہ امور درج ہونے چاہئیں جن سے معلوم ہو کہ جس صنعت کو برائے تربیت منتخب کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق طالب علم یا ملازم کے تعلیمی اوصاف قابلیت فہم و درک سابقہ تربیت اور عملی دلچسپی کس حد تک ہے۔ نیز یہ بھی درج ہونا چاہئے کہ تکمیل تربیت پر حصول ملازمت کے معاملہ میں اسکے حالات کس حد تک ساز گار ہیں۔

فضل الٰہی ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب۔ لاہور ۸ ستمبر ۱۹۳۷ء

بقیہ متفرقات

البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین۔ مؤلفہ شیخ محی الدین مرحوم لاہوری مؤلف فقہ محمدیہ وغیرہ جس میں تمام اسلامی ارکان و مسائل کا مفصل بیان ہے۔ ہر مسئلہ قرآن و حدیث سے حل کیا گیا ہے۔ کتاب چونکہ مقبول عام ہے اور عرصہ سے نایاب تھی اس لئے اب مکرر طبع ہوئی ہے۔ سائز ۲۹×۲۲ ضخامت ۵۰۰ صفحات۔ قیمت صرف دو روپیہ

ملنے کا پتہ۔ شیخ عبد الرحمن حبیب الرحمن تاجران کتب بازار مائی سیواں امرتسر

طبی میگزین لاہور علم طب کی نشر و اشاعت میں اگرچہ پیشتر ازیں کئی رسالے جاری ہیں۔ تاہم جنوری ۱۹۳۷ء سے طبی میگزین لاہور سے ایک نیا ماہوار رسالہ جاری ہوا ہے۔ جس میں طبی معلومات پر کافی روشنی ڈالی جاتی ہے۔ بیکاروں کے لئے بہت سے ایسے نسخہ جات شائع کئے جاتے ہیں جن سے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف ۸ر

پتہ۔ منیجر رسالہ طبی میگزین لاہور

ضیاء اللہ لهداشت حزب اللہ۔ انجمن حزب اللہ بنارس نے جماعت اہل حدیث سے ۱۴ سوالات کئے تھے (جن کے جواب اخبار اہلحدیث میں بھی دیئے جا چکے ہیں) مولوی محمد یونس صاحب دہلوی نے بھی ان کے جواب دیئے ہیں جو بصورت رسالہ شائع کئے گئے ہیں۔ قیمت ار محصول ڈاک۔ ر

پتہ۔ حافظ نور محمد دربھنگوی مقیم اوڑی تالاب بنارس۔

خواص کوہی مصنفہ حکیم محمد عبد اللہ صاحب روڑوی مصنف "کنز المجربات" وغیرہ۔ حکیم صاحب ممدوح کی تصنیفات سے ناظرین اہلحدیث بخوبی آگاہ ہیں۔ حال ہی میں آپ نے "خواص دہی" تصنیف کی ہے جس میں دہی کی خصوصیات و فوائد کے علاوہ دہی جمانے کے کئی ایک طریقے بتائے گئے ہیں۔

قیمت ۲ر۔ پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

حضرت میاں صاحب دہلوی کے مکتوبات فراہم کر کے شائع کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بہت سے موصول ہو چکے ہیں۔ تاہم جن حضرات کے پاس موصوف کے قلمی مکتوبات موجود ہوں وہ میرے پاس بھیجدیں تاکہ وہ بھی اس مجموعہ میں شامل ہو جائیں

سید محمد عبد الرؤف ناظم پبلک نذیریہ لائبریری پھاٹک حبش خان دہلی

مضامین آمدہ عبد الرؤف ۲ عدد۔ اصغر صاحب بیدی۔ منظور احسن دہلوی۔ اکبر علی۔ مولوی نور محمد میانوی ۲ عدد مولوی حکیم محمد احمد صاحب ۲ عدد۔ محمد اسماعیل از کلکتہ حکیم غلام محمد۔ مولوی محمد گلزار صاحب۔ مولوی محمد مقبول شہیر۔ کے عبد اللہ وسیم۔

یاد رفتگاں مولوی محمد الدین صاحب معلم قرآن بہت عرصہ بیمار رہنے کے بعد آخر ۲۲- ستمبر کو فوت ہو گئے۔ انا للہ! مرحوم بڑے صالح دیندار پابند صوم صلوٰۃ تھے آپ مدت العمر قرآن مجید کے درس و تدریس میں مشغول رہے۔ خدا آپ کو جنت الفردوس مرحمت فرمائے۔ مرحوم کی بیوہ اصحاب خیر سے امداد کی متمنی ہے جس کا پتہ یہ ہے:- غلام فاطمہ بیوہ مولوی محمد الدین مرحوم محلہ نور پور ارائیاں شہر گجرات (پنجاب)

تلاش عزیز میرا ایک عزیز ماہ جون ۱۹۳۷ء سے لاپتہ ہے۔ جس کا حلیہ مندرجہ ذیل ہے:-

مسمی سراج احمد۔ عمر پندرہ سال۔ منہ پر چھپک کے داغ۔ رنگ سانولا۔ آٹھویں جماعت سکول نعیم خانہ بہاولپور سے پڑھتا ہوا کہیں چلا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو پتہ ذیل پر اطلاع بذریعہ بیرنگ خط ارسال فرماویں۔ (غلام قادر نمبردار چک ۱۲۲ نہرواد۔ ڈاک خانہ چشتیاں۔ ریاست بہاولپور)

درخواست دعا ناچیز نے روزگار کے لئے ایک جگہ درخواست بھیجی ہوئی ہے۔ جملہ ناظرین اہلحدیث میری درخواست کی قبولیت کیلئے بدرگاہ خداوندکریم دعا فرمائیں۔ (محمد عثمان وزیر آباد)

دعا کریں خاکسار کچھ دنوں سے بیمار ہے۔ ناظرین سے

ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۹۳۷ء

مومیائی ۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک ۲/۶۔ آدھ پاؤ ۳/۔ پاؤ بھر ۹/۶ مع محصولڈاک۔ ممالک غیر سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب سندر پوری
"میں نے دو مرتبہ قبل اس کے مومیائی منگایا تھا ماشاء اللہ پورا فائدہ ملا۔ براہ کرم میرے دوست قلبی کرامت اللہ صاحب کے نام ایک چھٹانک جلد روانہ فرمائیں" (۷۔ اگست ۱۹۳۶ء)

جناب لال محمد عبداللطیف صاحب بمبئی:-
"آپ کے یہاں سے قریب ایک سیر تک مومیائی منگا کر دوستوں میں استعمال کرائی۔ بہت فائدہ ہوا۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہے ایک پاؤ مومیائی بذریعہ پارسل روانہ فرمائیے۔" (۱۷۔ اگست ۱۹۳۶ء)

منگوانے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

بیت مجوزہ شہرہ نمونہ منگا کر پہلے تجربہ کر لیجئے آزمائش شرط ہے

قوت مردمی کا شرطیہ علاج ۱۴

اگرچہ اشتہاری دواؤں نے آپ کو بالکل بدظن کر دیا لیکن ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلامقوی نمبر ۱ و دوا مروارید ی ۳ صرف دس روز کے لئے بطور نمونہ طلب کیجئے۔ انشاء اللہ اس قلیل مدت میں آپ کو کافی طور پر فائدہ محسوس ہوگا اور اس کے حیرت انگیز اثر کے آپ خود قائل ہو جائیں گے۔ پھر اس وقت آپ پورا بکس یا نصف بکس منگا کر استعمال کریں۔ مگر فرمائش کے ساتھ یہ شرائط آنا ضروری ہے:-
شرط اوّل۔ دوا کو ناجائز کام کے لئے استعمال نہیں کرونگا۔ شرط دوم۔ حسب تحریر دوا باقاعدہ استعمال کروں گا۔ شرط سوم۔ تا اختتام دوا پرہیز قائم رکھونگا۔ قیمت نمونہ ایک روپیہ چودہ آنہ (۱۴/۱) نصف بکس تین روپیہ آٹھ آنہ (۸/۳) پورا بکس سات روپیہ مع محصول ڈاک۔ غیر ملکی احباب کل قیمت و محصول ڈاک پیشگی روانہ کریں۔ حوالہ اخبار کا ضرور دیجئے۔ فہرست دواخانہ مفت طلب کیجئے۔
جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ارسال فرمائیے۔

طلامقوی نمبر ۱

مجلوقوں اور کمزوروں کے لئے ایک بہترین چیز ہے عضو مخصوص کی جملہ خرابیاں کجی۔ لاغری سستی وغیرہ سب اس سے دور ہو جاتی ہیں۔ اسکے چند روزہ استعمال سے بالکل ناکارہ اور مایوس مریض شاد اور بامراد ہو جاتا ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔
قیمت فی شیشی تین روپے (۳/)

دوا مروارید ی نمبر ۳

قوت باہ کے مریضوں کیلئے آب حیات کا کام دینے والی ایک بے نظیر دوا ہے۔ بے حد مقوی باہ اور دافع سرعت انزال ہے۔ پوری خوراک ایک مرتبہ متقل پرہیز کے ساتھ استعمال کر کے قدرت خداوندی کا کرشمہ دیکھئے۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ کشتہ جات اور مضر اشیاء سے مبرا ہے
قیمت چالیس خوراک چار روپیہ (للعہ)

پتہ:- منیجر انصاری دواخانہ رجسٹرڈ مقام مئو ائمہ ضلع الہ آباد یوپی

سرمہ نور العین ۱۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)
کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوری کا بے نظر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ
پتہ:- منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

صحت و تندرستی کا راز

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضم کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں اور کھانا خوب ہضم ہو کر بدن میں تازہ خون پیدا ہونے لگ جاتا ہے
قیمت فی ڈبیہ عہ محصول ڈاک ۳ر کل چار آنہ (۴ر)
پتہ:- منیجر اکسیر ہاضم ایجنسی لوہگڑھ گیٹ امرتسر

مفت۔ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت ہر شخص منگوا سکتا ہے۔ (مہتمم کتب خانہ)

حیرت انگیز ایجاد ۱۹

آزمائش کو نمونہ مفت وبلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اسکا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائیں گے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی نازبرداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے قدر دانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔ اگر اسکا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے :۔

نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ رو ہے (گرنیوس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہوجاتی ہیں۔ اسکے استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ علاوہ محصول ڈاک۔ (منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

تقلید اور عمل بالحدیث

از تالیف نواب محسن الملک مولانا مہدی علی صاحب مرحوم۔ اس کتاب میں سات معرکۃ الآرا عنوانات قائم کر کے مسئلہ تقلید شخصی کی حقیقت واضح کی گئی ہے کتاب کی خوبی کیلئے مصنف کا نام نامی کافی ضمانت ہے۔ قیمت ۸ مع محصول ڈاک ۲

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سردار سیوا سنگھ صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم لائل پور

نمبر مقدمہ ۴۷۳ سال ۱۹۳۲ء

بنت سنگھ ولد مولا سنگھ چک ۴۳۲ گ.ب تحصیل سمندری۔ ضلع لائلپور بنام صورتی وغیرہ

دعوے ۱۲۷/-

بنام شنگارو ولد سندر ذات چوہڑہ۔ سکنہ رائپور تحصیل و ضلع امرت سر

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی شنگارو مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام شنگارو مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر شنگارو مذکور تاریخ ۱۵/۷ کو مقام لائل پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۳۰/۶ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

سیرت خاتم الانبیاء

حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مفصل حالات۔ آپ کی قابل قدر اور قابل تقلید عادات کا گنجینہ۔ یہ کتاب حضور سرور عالم کی ایسی تصویر ہے جسے آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔ مگر یہ کتاب پڑھنے کے بعد دل پر نقش ہو جاتی ہے۔ زبان عام فہم سلیس اور دلچسپ ہے۔ بالخصوص بچوں اور عورتوں کے قابل ہے۔ اور اس میں خصوصیت سے ایسے واقعات کا انتخاب کیا گیا ہے جو بجائے خود حقانیت اسلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل ہیں۔ نیز تعدد ازواج و مسئلہ جہاد وغیرہ پر جو مخالفین کے اوہام ہیں ان کی بھی قلعی کھولی گئی ہے۔ قیمت صرف ۱۰/

منیجر اہلحدیث امرتسر

آئینہ مذاہب امامیہ

ترجمہ اردو

تحفہ اثنا عشریہ

کتاب ہذا عالم بے بدل فاضل اجل حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔ اصل کتاب فارسی میں تھی اردو خواں ناظرین کے لئے اردو ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ کتاب کیا ہے شیعہ مذہب کا مکمل نقشہ ہے۔ ابتداء سے انتہا تک مکمل و مفصل حالات درج ہیں ان کے عقائد بدعات، رسومات کی عقلی و نقلی طور پر تردید کی گئی ہے اسلامی دنیا میں یہ کتاب کافی سے زیادہ شہرت حاصل کر چکی ہے۔ واعظین و مبلغین کو بہت فائدہ دے گی۔ سائز کلاں۔ ضخامت چھ سو صفحات۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت تین روپے۔ محصول ڈاک ۱۱/۔ قیمت پیشگی آنی چاہیئے۔

زواجر ہندی

یہ احادیث کے ترجمہ کا ایک رسالہ ہے۔ ضخامت ۲۴ صفحات۔ اس میں بارہ باب ہیں اور سب میں صرف احادیث ہی کا ترجمہ ہے اور ہر ایک کی مثال، حکایت میں بیان کی گئی ہے۔ ابواب حسب ذیل ہیں :۔

نماز میں سستی۔ ماں باپ کی نافرمانی۔ زنا و حرام مُردوں کا مُردوں سے اور عورتوں کا عورتوں سے مشغول ہونا۔ مرد کا حق بیوی پر اور بیوی کا حق خاوند پر۔ خودکشی۔ قتل مسلم۔ حمل ضائع کرنا۔ زکوٰۃ نہ دینا۔ سود لینا اور دینا۔ شراب پینا۔ مصیبت پر واویلا کرنا اور قسمت سے بیزار رہنا۔ ان سب کا توضیح سے بیان ہے اور اس کے متعلق جو جو عذاب ہیں ان کا بھی تفصیل سے ذکر ہے اسکے ساتھ ہی ابلیس نامہ بھی شامل ہے۔ قیمت صرف ۸/۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

پتہ :۔ **منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

دفتر اہلحدیث کے علمی تحفے

نوید جاوید

جس کو امام المناظرین مولانا سید نامور الدین محمد ابو المنصور نے ۱۲۹۶ھ میں تصنیف کیا اور اعلان فرمایا کہ ابتدا سے آج تک اور آج سے قیامت تک جس قدر اعتراضات عیسائیت وغیرہ کی طرف سے اسلام پر نقلاً یا عقلاً ہوئے ہیں یا ہونگے ان سب کا اس میں جواب دیا گیا ہے۔ طبع ثانی میں ان تمام حواشی اور نوٹوں کا اضافہ کیا گیا ہے جو مصنف مرحوم نے سلسلہ نظر ثانی میں طباعت اول کے بعد اضافہ فرمائے تھے۔ بے مثال کتاب ہے۔ قیمت ۳ روپے۔

کیمیائے سعادت

علامہ امام غزالی قدس سرہ کی مشہور تصنیف ہے۔ اگر آپ فلسفہ اسلامی کو اپنے عقلی دلائل اور موجودہ سائنس کے خیالی نکتہ نظر کے مطابق جانچنا چاہتے ہیں تو علامہ موصوف کی یہ کتاب مطالعہ فرماویں۔ جس کا اردو ترجمہ ہو کر ولایتی چکنے کاغذ پر نہایت عمدہ خوشخط لکھائی اور اعلےٰ چھپائی سے تیار ہوا ہے۔ قیمت [illegible]

تاریخ سلاطین آل عثمان

ترکوں کے بادشاہوں کے عہد کی مفصل تاریخ درج کر کے اخیر پر ترکان احرار کی کامیابی اور دشمنوں کی آخری تباہ کن کوشش کی نامرادی کا حال خاص طور پر پڑھنے کے قابل ہے۔ کاغذ۔ کتابت، طباعت اعلےٰ۔ قیمت ۱۲ آنے

ہندوستان کی شہزادیاں

اس کتاب میں ہندوستان کی بہادر شہزادیوں اور رانیوں کے دلچسپ حالات درج ہیں جن کو پڑھ کر جرأت، استقلال، بہادری، عفت عصمت کا سبق حاصل ہو سکتا ہے۔ قیمت ۱۲ آنے

بچہ کی تندرستی

جس میں بچے کی پیدائش سے لے کر ... تک جن خاص باتوں کی ضرورت ہے ان کا مفصل ذکر موجود ہے۔ قیمت ۴ آنے

اسرار العلوم

ترجمہ منظوم احیاء العلوم۔ حضرت امام غزالی رح کی مشہور و معروف کتاب احیاء العلوم کا مثنوی مولانا روم کے وزن پر قابلیت سے نظم میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ یہ واعظوں، لیکچراروں اور مبلغوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت صرف ۱ روپیہ

آداب الابناء والوالدین

یہ کتاب ... اور اطاعت والدین کی ... اور بچوں کے لئے نہایت مفید کتاب ہے۔ قیمت ۴ آنے

تاریخ شاہان اسلام ہند

یعنی ... کے عہد ... سال کے شاہان اسلام کی مختصر تاریخ جس میں ... تک ... درج ہیں۔ قیمت ۸ آنے

طبی چٹکلے

[illegible] ... قیمت [illegible]

وفتر ... سماعت دیوانی

باجلاس جناب مسٹر ... ایس مجسٹریٹ، سی۔ ایس صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر دہلی

مقدمہ دیوانی ... بابت ۱۹۳۶ء

دی موٹرز اینڈ جنرل فائنانس لمیٹڈ ساکن نہر سعادت خاں دہلی۔ سائل۔

بنام مستری محمد دین ولد مستری چراغ الدین ٹیکسی ڈرائیور نزد مسجد گوکل پورہ امرتسر (۲) محمد عبد اللہ ولد میاں نظام دین لوہار دائم گنج عیدگاہ بیرون لاہوری گیٹ۔ امرتسر۔ فریق ثانیاں

دعویٰ بابت ادخال ایوارڈ

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں سمن بنام فریق ثانیاں جاری کیا گیا تھا۔ تعمیل سمن نہیں ہوئی۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہم مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں یا کہ معمولی طریق سے اس کی تعمیل سمن نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکور بتاریخ ۸۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء اصالتاً یا مختاراً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ نہ کریں گے تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۶ء بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

[illegible]

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت چندہ

والیان ریاست سے سالانہ للعہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔ للعہ
عام خریداران سے ۔ للعہ
۔ ۔ ششماہی للعہ
ممالک غیر سے سالانہ اشلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۴ — نمبر ۴۸

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفے بر جاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

امرتسر ۲ شعبان المعظم ۱۳۵۶ھ مطابق ۸ اکتوبر ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

غذائے روح

(از جناب ڈاکٹر مولوی محمد داؤد صاحب [illegible])

[illegible] جو ہر وقت غفلت میں
گنوائے جو کمانا ہے یہ دنیا چند روزہ ہے
تماشا ہے کیا چونٹی ایسے اک بات سننے کی
ہے سرا جسم سے جیسا تعلق جسم جیوں میں
پریشان ہو گیا دل دیکھ کر آفات دنیا کو
نہ پایا کچھ مزہ دنیا کی لذت اور عیش میں
کتاب اللہ اور حکم نبی [illegible]

کہ ہونا ہے اچانک گامزن میدان رحلت میں
سدا رہنا نہیں تجھ کو سرائے بے ثبات میں
ہے بس دنیا کی سرسبزی فقط اک دشت میں
تعلق ہے یہی بالکل یہاں پر کشت میں
ہوئی تسکین حاصل روح [illegible]
مزہ جو ہم نے پایا [illegible] طاعت میں
[illegible]

[illegible] ہر طرف [illegible]
[illegible]

انتخاب الاخبار

زائرین حجاز کو روانہ ہونے سے پہلے جہاز نے حج
جس میں حج کے متعلق تمام معلومات درج ہیں صرف
پانچ پیسہ کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک بھیجکر دفتر
اہلحدیث امرتسر سے مفت حاصل کریں۔

——— معلوم ہوا ہے کہ حکومت ترکیہ نے
ملازمین مساجد کے نام احکام جاری کئے ہیں جن میں
یہ بھی ہے کہ جو امام مسجد کی صفائی سے لاپرواہی کریگا
یا مسافروں کو مسجد میں ٹھہرائیگا اُسے معزول کردیا
جائیگا۔

——— امریکہ میں موٹروں کے حادثات بہت
ہوئے ہیں۔ صرف واشنگٹن میں سات مہینوں میں
ان حادثات سے بیس ہزار افراد ہلاک ہوئے۔

——— لاہور مسٹر ایم۔ اے غنی بیرسٹر کے حملہ آور
کو تین سال قید کی سزا ہوئی۔

——— یروشلم۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ عرب
ہائی کمیٹی اور اس کی تمام شاخیں خلاف قانون
قرار دی گئی ہیں۔ بہت سی گرفتاریاں بھی کی گئی ہیں

——— معلوم ہوا ہے کہ ابے سینیا کے حبشیوں
کو جبری فوج میں بھرتی کیا جارہا ہے۔

——— ماسٹر تارا سنگھ مشہور اکالی لیڈر قانون
کے خلاف مظاہرے کرنے کے سلسلہ میں گرفتار کئے
گئے ہیں۔ چند دیگر سکھ بھی گرفتار کئے گئے تھے۔ جن کو
ضمانت پر رہا کردیا گیا۔

——— انڈیمان سے آٹھ پنجابی سیاسی قیدی
حکومت پنجاب نے واپس بلالئے ہیں اور ان کو
لاہور سنٹرل جیل میں رکھا ہے۔

——— مسٹر بی۔ کے۔ دت و بھگت سنگھ کا ساتھی
بھی انڈیمان سے دہلی منتقل کردیا گیا ہے۔

——— معلوم ہوا ہے کہ شمالی مغربی سرحد وزیرستان فوج
[illegible] کے قریب ایک فوجی دستہ پر حملہ کیا

آگ لگادی جو ہلاک ہوئے۔

——— معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ پنجاب فرقہ وارانہ
فسادات بند کرنے کے لئے ایک قانون نافذ
کرنے والی ہے۔

——— امرتسر میں ایک ہندو سادھو پانچ چھ سالہ
بچے کو کمبل میں چھپا کر لے جاتا ہوا گرفتار کیا گیا۔

——— امرتسر پولیس نے جعلی سکے بنانے والی ایک
ٹکسال پر چھاپہ مارا۔ ایک آدمی اسکی عورت اور لڑکے
گرفتار کرلئے گئے۔

ناظرین نوٹ کرلیں

جن خریداروں کی قیمت ماہ اکتوبر میں ختم ہے۔
ان کے نمبر خریداری گذشتہ پرچہ میں شائع کردیئے گئے
ہیں۔ ان میں سے جن کی قیمت اخبار یا میعاد مہلت
وغیرہ کی اطلاع ۴۔ نومبر تک وصول نہیں ہوگی
ان کے نام اہلحدیث ۵۔ نومبر وی پی کیا جائیگا۔
نوٹ { مہلت یافتگان کی قیمت وصول نہ ہوئی
تو اخبار بند کردیا جائیگا۔ (منیجر اہلحدیث)

تہنیت نامے سالِ نو

"اہلحدیث" کے سالِ نو کے لئے شاعران اہلحدیث
تمام تہنیت نامے ۳۱۔ اکتوبر ۳۷ء تک بھیجدیں۔

اہل برما اور دیگر بیرون ہند خریدار حضرات
خاص طور پر نوٹ کرلیں کہ چونکہ ڈاک خانہ کا محصول
ہندوستان کی نسبت زیادہ ہوتا ہے اور بعض مقامات پر
وی پی نہیں جاسکتا اس لئے قیمت اخبار کی ختم ہونے کی
اطلاع ملتے ہی قیمت بذریعہ منی آرڈر (اگر ہندوستان
آسکتا ہو تو) یا بذریعہ پوسٹل آرڈر ارسال کردیا کریں
بعد فرمائش کتب بھیجتے وقت بھی قیمت ساتھ ہی بھیج دیا
کریں۔ تاکہ تعمیل فرمائش میں تاخیر نہ ہو۔
نوٹ { اہل برما اس نوٹ کو خاص طور پر ملحوظ
خاطر فرمائیں۔

دفتر اخبار اہلحدیث و ثنائی برقی پریس امرتسر
کے متعلق

ضروری اطلاع

جملہ ناظرین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ خط و کتابت
کرتے وقت حسب ذیل امور کا خاص طور پر لحاظ رکھا
کریں ورنہ تعمیل ارشاد میں تاخیر ہونے پر ہم معذور
مجبور ہونگے۔

(۱) اخبار اہلحدیث کے متعلق تمام خط و کتابت۔ ارسال زر
و مضامین و فتاوی، فرمائشات متعلقہ کتب خانہ ثنائیہ
وغیرہ دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر کٹڑہ بھائی سنت سنگھ
امرتسر کے پتہ پر ہو۔

(۲) پریس کے متعلق تمام معلومات دریافت کرنے کے
لئے یا ارسال زر و مضامین و دیگر خط و کتابت
متعلقہ پریس "منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر"
ہونی چاہئے۔

زیارت حرمین کا ارادہ بہت دیر سے خاکسار کا
ہے مگر اب تک وہاں نہیں پہنچ سکا۔ اب وہاں جانے کا
پھر موقع آرہا ہے۔ کوئی صاحب حج بدل کے لئے بھیجنا
چاہیں تو بخوشی جانے کو تیار ہوں اور اگر کوئی قافلہ
بطور خادم کے ساتھ لے جانا چاہے تو بھی حاضر ہوں
راقم۔ ظہور محمد محمدی۔ معرفت مولوی عبدالاحد صاحب
امام اونچی مسجد اہل حدیث محلہ فتح گنج چھاؤنی کانپور

دعائے صحت میرے استاذ مکرم مولانا مقبول
شہیر صاحب بوڈیادی عرصہ سے علیل ہیں۔ احباب کرام
ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ اللھم اشفہ
بشفائک۔ (راقم ثناء اللہ سندیوی ضلع ملدھم)

مضامین آمدہ مولوی ابو محمد عبدالرزاق صاحب
پنڈت آغا شتہ صاحب۔ مولوی محمد عزیز صاحب۔
مولوی ابو القاسم صاحب بنارسی۔ محمد عبداللہ
صاحب۔ مولوی عبدالرحمن صاحب [illegible]

دعا کریں پنجاب میں [illegible]
ہے۔ ناظرین [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

یکم شعبان المعظم ۱۳۵۶ھ

دو حنفیوں کا باہمی مباحثہ

امکان کذب باری پر

اخبار الفقیہ مورخہ ۱۴۔ ستمبر میں مسئلہ امکان کذب باری پر دو حنفیوں کی باہمی گفتگو شائع ہوئی ہے۔ ان میں سے ایک فریق کو "وہابی" لکھا گیا ہے۔ حالانکہ وہ بھی حنفی ہے مگر دیوبندی۔ اس کی حنفیت کا ثبوت اسی مضمون میں ملتا ہے۔ ایک فریق کا نام یوں لکھا ہے :۔

"حضرت شمس العلماء غضنفر حنفیت مفتی اعظم مولانا مولوی ابو النصر محمد عابد شاہ صاحب مجددی صدر انجمن حزب[1] اللہ"

دوسرے فریق کا نام مولوی افضل خان صاحب بتایا ہے۔ اس گفتگو میں منطقی اصطلاحات کا استعمال بھی کیا گیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر دو فریق نے ان اصطلاحات کا غلط استعمال کیا ہے۔ اصل مسئلہ (امکان کذب باری) کو ہم سر دست ملتوی رکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ بحث "الفقیہ" میں مکمل شائع ہو کر آج[2] (۲۹۔ ستمبر) تک ہمارے پاس نہیں پہنچی۔ لہٰذا ہم صرف فریقین کے منطق استعمال کرنے پر تنقید کرتے ہیں (کیونکہ منطقی طرز کلام سے ہمیں خاص انس ہے) ناظرین کی تفریح کے لئے پہلے ہم فریقین کے کلام سے ضروری حصہ یہاں درج کرتے ہیں :۔

"**صدر صاحب** | آپ پہلے واجب۔ ممتنع۔ ممکن کی تعریف سن کر خیال میں رکھئے۔ تاکہ مسئلہ سمجھنے میں آسانی ہو۔ واجب اُسے کہتے ہیں جس کا وجود ضروری ہو۔ ممتنع اُسے کہتے ہیں جس کا عدم ضروری ہو۔ ممکن اسے کہتے ہیں جس کا نہ وجود ضروری ہو نہ عدم بلکہ اس میں عدم و وجود دونوں کی نسبت مساوی ہو۔ جب آپ کو تین اصطلاحی لفظوں کے معانی معلوم ہو گئے تو اب اس طرف آئیے کہ بحکم آیت کریمہ ومن اصدق من اللہ حدیثا کے صدق باریتعالیٰ کا ازلی ابدی واجبی ہے یعنی اسکا وجود ازلی ابدی ضروری ہے۔ جب صدق باری تعالیٰ واجب ہوا تو اس کی نقیض یعنی کذب باری محال و ممتنع بالذات ہوا۔ کیونکہ کذب باری بھی اگر واجب ہوگا۔ تو اجتماع النقیضین لازم آئے گا۔ جو بالاتفاق محال ہے۔ لہٰذا کذب باری صدق باری کی طرح واجب نہیں ہو سکتا۔ اور اگر کذب باری ممکن ہوگا تو صدق باری واجب نہ رہے گا۔ حالانکہ صدق باری بالاجماع واجب ہے۔ کذب باری کا امکان صدق باری کے عدم وجوب کو اس وجہ سے مستلزم ہے کہ ممکن میں وجود ضروری نہیں۔ اور واجب میں وجود ضروری ہے۔ پس صدق کی نقیض یعنی کذب باری جب ممتنع کی بجائے ممکن ہوگا تو صدق باری واجب نہ رہے گا۔ کیونکہ کذب باری کا امتناع صدق باری کے وجوب کو مستلزم ہے اور صدق باری کا وجوب کذب باری کے امتناع کو مستلزم ہے اور ان میں سے ہر ایک کا امکان دوسرے کے امکان کو مستلزم ہے۔ کما لا یخفی۔ لہٰذا جب کذب باری ممکن ہوگا تو صدق باری بھی ممکن ہو جائیگا واجب نہ رہے گا۔ حالانکہ امتناع کذب باری اور وجوب صدق باری اجماعی مسئلہ ہے۔ پس قول بالامکان انکار اجماع اور کفر ہوگا۔ معاذ اللہ من ذلک!

صوفی صاحب | اس تقریر کو سن کر بہت پریشان ہوئے۔ اور حسرت بھری نظروں سے اپنے دوست خان صاحب وہابی کی طرف دیکھنے لگے۔ بس پھر کیا تھا وہابی صاحب نہایت بے قراری سے بے تحاشا اس طرح گویا ہوئے۔

وہابی صاحب | ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خدا سچا ہے جھوٹا نہیں اور نہ کبھی جھوٹ بولے۔ مگر جھوٹ بول سکتا ہے کیونکہ جھوٹ تحت قدرت الٰہیہ داخل ہے خدا خود فرماتا ہے ان اللہ علی کل شیءٍ قدیر۔ تحقیق اللہ ہر شئے پر قدرت رکھنے والا ہے۔ جب خدا ہر شئے پر قادر ہے تو جھوٹ بھی شئے ہے لاشے نہیں لہٰذا اس پر بھی خدا کی قدرت ثابت ہوئی۔ پس امکان کذب باری تعالیٰ کا مسئلہ نص قرآنی سے ثابت ہو گیا اور امتناع کذب باری کا قول کرنا آیت مذکورہ کا گویا انکار کرنا ہے"

(الفقیہ امرتسر ۱۴۔ ستمبر ۳۷ء)

اہلحدیث | صدر صاحب نے ممکن کی جو تعریف کی ہے یہ ممکن خاص کی تعریف ہے۔ آپ کو چاہئے تھا کہ پہلے ممکن کی تقسیم کرتے۔ اگر تقسیم سے پہلے تعریف کرنے کی ضرورت تھی تو ایسی تعریف کرتے جو ممکن کی دونوں قسموں کو شامل ہوتی۔ جناب صدر صاحب کو معلوم ہونا چاہئے

[1] غالباً آپ بریلوی حنفی ہیں (اہلحدیث) [2] اس کے بعد کا پرچہ بھی دیکھا۔ کا یتمن وکلا یفتی دھم [3] فہم راوی ہے جو حجت نہیں (اہلحدیث)

کہ قضیہ ممکنہ عامہ کو عامہ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ سب قضایا بلکہ ضروریہ سے بھی عام ہوتا ہے یعنی امکان عام کے معنی "ما لیس احد الجانبین فیہ ضروری" اس میں پائے جاتے ہیں۔ ان معنی سے ممکنہ عامہ ضروریہ مطلقہ کو بھی شامل ہے۔ دوسرا تساہل جو صدر صاحب سے ہوا وہ یہ ہے کہ آپ فرماتے ہیں:۔

"کذب باری بھی اگر واجب ہوگا تو اجتماع نقیضین لازم آئے گا۔"

یہ فقرہ سراسر حشو وزائد اور داب محصلین کے خلاف ہے کیونکہ فریق ثانی نے وجوب کذب باری کا ادعا نہیں کیا۔ پھر اس کی تردید کی کیا ضرورت؟ آپ کا دوسرا فقرہ کہ

"اگر کذب باری ممکن ہوگا تو صدق باری واجب نہ رہے گا۔"

یہ اس بات پر متفرع ہو سکتا ہے اگر آپ صدق باری کو بصورت قضیہ ضروریہ مطلقہ پیش کر کے اسکو مبرہن کریں تو امکان کذب باری خود ہی باطل ہو جائیگا۔

ہم نے اس بحث کو بحیثیت منطقی غور سے پڑھا۔ ہماری رائے میں دونوں فریق داب محصلین سے کنارہ کش نظر آتے ہیں۔ ہم (جیسا کہ پہلے کہہ چکے ہیں) اصل مسئلہ پر بحث کو الگ رکھ کر ہر دو فریق کو مشورہ دیتے ہیں کہ بحکم خداوندی وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا باقاعدہ طور پر بحث کو یوں جاری کریں کہ "اللہ صادق" یہ قضیہ ضروریہ مطلقہ ہے یا دائمہ مطلقہ؟

قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب صدر صاحب اس قضیے کے "ضروریہ مطلقہ" ہونے کے قائل ہیں۔ اسکے برعکس جناب صوفی صاحب (دیوبندی حنفی) "دائمہ مطلقہ" ہونے کے قائل ہیں۔ پس دونوں صاحب نئے سرے سے اپنی بحث کو باقاعدہ جاری کریں تو ہم بھی استفادہ کر سکتے ہیں ورنہ منطق جیسے شریف علم کو غلط استعمال سے نقصان نہ پہنچائیں ؎

گرنہ عشقت مجرے مست بگو اے واعظ
ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

قادیانی مشن

خلیفہ قادیان کا پُرمعارف خطبہ

(۲)

ان نکات میں سے نکتہ نمبر اول پہلے درج ہو چکا ہے۔ آج دوسرا درج ہے۔

دوسرا نکتہ | خلیفہ قادیان فرماتے ہیں:۔

"یہودی کتب میں اور ہماری روایات کی کتب میں ایک شخص بلعم باعور کا حال لکھا ہے کہ اس نے بڑی عبادتیں کیں۔ بڑی عبادتیں کیں۔ بڑی عبادتیں کیں۔ یہاں تک کہ وہ خدا تعالیٰ کا مقرب ہوگیا اور اس کی دعائیں نہائت کثرت سے قبول ہونے لگیں۔ حتیٰ کہ لوگ جب اس کے پاس جاتے اور دعا کرنے کے لئے کہتے تو اس یقین سے واپس آتے کہ اب یہ دعا ضرور قبول ہو جائے گی۔ ایک دفعہ حضرت موسےٰ علیہ السلام اس کے ملک میں سے گزرے تو اس ملک کا جو بادشاہ تھا اس نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کا مقابلہ کیا اور آپ سے لڑائی شروع کر دی۔ مگر جب اس نے دیکھا کہ میرا پلہ کمزور ہے اور میں موسےٰ کے لشکر کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تو اس نے اپنے مشیر کاروں سے مشورہ لیا۔ انہوں نے اسے یہ مشورہ دیا کہ بلعم کو لاؤ اور اس سے دعا کراؤ۔ اگر وہ موسےٰ کے خلاف بددعا کریگا تو موسےٰ کے لشکر کو ضرور شکست ہو جائے گی۔ اس پر اس نے بلعم کی طرف اپنا آدمی بھیجا اور کہا کہ میرا موسےٰ سے مقابلہ ہے۔ تم میرے لئے دعا کرو کہ اس مقابلہ میں میں کامیاب ہو جاؤں۔ اور اگر میں جیت گیا تو میں تمہیں بہت کچھ انعام دونگا۔ مگر پیشتر اس کے کہ بادشاہ کا آدمی اس کے پاس پہنچتا۔ بلعم کو خدا نے خواب میں بتلا دیا کہ دیکھنا موسےٰ میرا پیارا بندہ ہے اس کے خلاف بددعا نہ کیجو۔ جب بادشاہ کا پیغامبر اس کے پاس پہنچا تو چونکہ بلعم یہ خواب دیکھ چکا تھا اس لئے اس نے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ موسےٰ کے خلاف میں بددعا نہیں کر سکتا۔ مگر اس کی بیوی نے جس کے دل میں انعام کا لالچ پیدا ہو گیا تھا۔ اُسے کہا دیکھو خوابوں کی مختلف تعبیریں ہوتی ہیں تم انکار مت کرو اور اس کے ساتھ جاؤ اور موسےٰ کے خلاف بددعا کرو، ممکن ہے ہمارے بھی دن پھریں اور ہماری تنگ دستی دور ہو جائے۔ چنانچہ وہ اپنی بیوی کی بات مان گیا۔ اور گھر سے موسےٰ کے خلاف بددعا کرنے کے لئے نکلا۔ لیکن جب وہ اس شخص کے ساتھ چلا تو تین دفعہ خدا تعالیٰ کے فرشتے نے سامنے کھڑے ہو کر اسے روکا اور کہا کہ موسےٰ کے خلاف بددعا مت کرو۔ مگر وہ پھر بھی اپنی بیوی کے کہنے کے مطابق چلتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ ایک الگ مقام میں اس نے بادشاہ کے حکم کے ماتحت حضرت موسےٰ علیہ السلام کے خلاف بددعا کرنی شروع کر دی۔ ابھی وہ دعا کر ہی رہا تھا کہ اس پر کشفی حالت طاری ہوئی اور اس نے دیکھا کہ ایک کبوتری اس کے مونہہ سے نکل کر اڑی جا رہی ہے۔ اس نے ایک فرشتے سے پوچھا یہ کیا ہے۔ خدا کے فرشتے نے جواب دیا یہ تیرا ایمان ہے جو اب تیرے اندر سے نکل کر اڑا جا رہا ہے۔ اب تو ساری عمر بیٹھا دریا ختیں کرتا رہ خدا نے تجھے جو انعام دیا تھا۔ وہ اب اس نے واپس لے لیا ہے اور تیری تمام ولائت اس نے چھین لی ہے۔" (الفضل ۱۱ ستمبر ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث | ہم قادیان کے اہل علم سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ قصہ جو خلیفہ قادیان نے خطبہ مندرجہ میں بیان کیا ہے۔ یہودیوں اور مسلمانوں کی کس کتاب میں ہے اگر ملے تو صحیح حوالہ دیجئے۔ اگر نہ ملے تو خلیفہ صاحب کو منبر رسولؐ پر خاص جمعہ کے روز غلط گوئی کرنے سے منع کیجئے۔ اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو فتویٰ دیجئے کہ

قادیان میں خلیفہ قادیان چونکہ مولود مبشرہ میں سے ہے اس لئے وہ جو چاہے کہے یہاں تک کہ وہ وہ نبیاؤ بھی کہہ دے تو حق ہے ؎

روا ہے انہیں سب کو جو ناروا ہے

قادیانی اہل علم کی آسانی کے لئے ہم بتائے دیتے ہیں کہ طعم یا مور کا قصہ بائیبل کی کتاب گنتی کے باب ۲۲ میں مذکور ہے جو خلیفہ قادیان کے بیان کی صاف تردید کرتا ہے۔ اگر آج تک اسے نہ دیکھا ہو تو اب دیکھ لیجئے۔

(باقی باقی)

قادیانی نبوت کا مدوجزر

(از ملک ہدایت اللہ صاحب سوہدروی۔ علاقہ مقیم بمبئی)

کس مصیبت سے کٹی ہے راہ دشت شوق کی
صورت نقش قدم میں ہر قدم پر رہ گیا

مندرجہ ذیل حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے نبوت کے مدارج کو کس طرح گرتے پڑتے طے کیا

"انبیاء اس لئے آتے ہیں کہ تا ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرادیں اور بعض احکام کو منسوخ کریں اور بعض نئے احکام للاویں"

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صلا۲)

(۲) "اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں یا بعض احکام کو منسوخ کرتے ہیں"

(مکتوب مرزا مندرجہ اخبار الحکم۔ اگست ۱۸۹۹ء)

(۳) "کیا تو نہیں جانتا کہ پروردگار رحیم و صاحب فضل نے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا بغیر کسی استثناء کے خاتم النبیین نام رکھا اور ہمارے نبی نے اہل طلب کے لئے اس کی تفسیر اپنے قول لا نبی بعدی میں واضح طور پر فرمادی" (حمامۃ البشریٰ صلا۳)

(۴) "یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہرگز نہیں آسکتا" (ازالہ اوہام صلاہ)

(۵) "میں سیدنا و مولنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کاذب و کافر جانتا ہوں میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی"٭

(تبلیغ رسالت جلد دوم صلا۲)

(۶) "غرض نبوت کا دعویٰ اس طرف بھی نہیں صرف ولایت اور مجددیت کا دعوےٰ ہے"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صلا۲۵۲)

(۷) "اور خدا کلام اور خطاب کرتا ہے اس امت کے ولیوں کے ساتھ اور ان کو انبیاء کا رنگ دیا جاتا ہے مگر وہ حقیقت میں نبی نہیں ہوتے"

(مواہب الرحمٰن صلا۶۶)

(۸) "یہ سچ ہے کہ وہ الہام جو خدا نے اس بندہ پر نازل فرمایا اس میں اس بندہ کی نسبت نبی اور رسول اور مرسل کے لفظ بکثرت موجود ہیں۔ سو یہ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں و لکل ان یصطلح۔ سو خدا کی یہ اصطلاح ہے۔ ...... خدا کا اختیار ہے کہ کسی ملہم کو نبی کے لفظ یا رسول کے لفظ سے یاد کرے" (سراج منیر صلا۲۵۳)

(۹) "میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث اور اللہ کا کلیم ہوں تاکہ دین مصطفےٰ کی تجدید کروں"

(آئینہ کمالات اسلام صلا۳)

(۱۰) "نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعوےٰ ہے جو خدا تعالےٰ کے حکم سے کیا گیا اور اس میں کیا شک ہے کہ محدثیت بھی ایک شعبہ قویہ نبوت کا اپنے اندر رکھتی ہے"

(ازالہ اوہام صلا۳۲)

(۱۱) "محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزوی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے ...... اور جیسے انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں بآواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنے بجز اس کے کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں" (توضیح مرام صلا۱)

(۱۲) "اس عاجز نے جو مثیل مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود (کا دعویٰ) خیال کر بیٹھے ہیں" (ازالہ اوہام صلا۱۰۹)

(۱۳) "میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارہ میں خدا تعالےٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیشگوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا"

(تحفہ گولڑویہ صلا۱۹۵)

(۱۴) "اس لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا۔ اگر خدا تعالےٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ اس کو کس نام سے پکارا جائے اگر اس کا نام محدث رکھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہیں مگر نبوت کے معنے اظہار غیب ہے" (۹۲۵)

(ایک غلطی کا ازالہ مصنفہ مرزا صاحب)

(۱۵) "احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسےٰ اور ابن مریم کہلائیگا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائیگا" (حقیقۃ الوحی صلا۳۹)

(۱۶) "اور وہ خاتم الانبیاء ہے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے روحانی فیض نہیں ملیگا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا ...... اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے"

(حقیقۃ الوحی صلا۲۸)

٭ تبلیغ رسالت میں مرزا صاحب کے اشتہارات جمع کئے گئے ہیں (منہ)

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید نواب رواۃ کی توثیق کی جو زیادہ تر ان کے شاگردوں دوستوں اور ہم خیال لوگوں نے کی ہے کیا حیثیت رہ جاتی ہے (اہلحدیث ۱۷۔ محرم)

تائید مولوی اسلم صاحب! رواۃ کی توثیق و تعدیل اور جرح و تضعیف کی آپ اور آپ کے ہم خیال و ہمنوال لوگوں کے نزدیک خواہ کچھ بھی قدر و قیمت نہ ہو تو نہی لیکن دنیا نے اسے قدر و منزلت عزت و عظمت کی نگاہ سے دیکھا اور تحسین و توصیف تصدیق و یقین کے ساتھ صحیح و راست تسلیم کیا ہے۔ پس آپ کا یہ اعتراض آفتاب پر خاک ڈال کر اپنی آنکھ کو اندھی کرنے کی مثل کے ہوبہو مطابق ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ اعتراض اتنا ہی بے اصل اور کمزور و حقیر ہے جتنا کہ ہندوؤں اور آریوں کا یہ اعتراض کہ "قرآن مجید الہامی کتاب اور کلام الٰہی نہیں ہے" ضعیف اور بے اصل ہے۔

مولانا اسلم صاحب! قرآن اور حدیث کو آپ خواہ جتنا بھی ضعیف و حقیر اور ہلکا سمجھیں مگر سلف صالحین ائمہ محدثین اور علماء مسلمین ان دونوں کو اللہ تعالیٰ کی امانت عظیم اور مواخذہ و محاسبہ کی بہت بڑی چیز سمجھتے تھے اور انہوں نے اس کو دیانت و امانتداری اور ذمہ داری کے ساتھ ہاتھ میں لیا تھا اور اسی دیانتداری و ذمہ شناسی کے ساتھ امت کے عادلین صادقین و صالحین کے سپرد کیا۔ پس آپ کے استخفاف اور تحقیر شان سے اس کی شان و عظمت میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آ سکتا بلکہ بمصداق ؎

ھوالمسك ماکررتہ یتضوع

جس قدر آپ اسکے مٹانے اور چھپانے کی کوشش کریگے اسی قدر وہ زیادہ چمکیگا اور اس کا نور دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل کر اجالا کریگا۔ مگر افسوس کہ ان بزرگوں کی محنت و مساعی کی قدر کرنے کی بجائے آپ ان کی ناشکری کرتے ہوئے ان کو بے اعتماد و بے اعتبار سمجھتے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

تنقید ہم دیکھتے ہیں کہ شیعہ رواۃ کو نہ سنی ثقہ مانتے ہیں نہ سنی رواۃ کو شیعہ۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی کی ثقاہت یقینی امر نہیں ہے بلکہ محض تاریخی ہے۔ (اہلحدیث ۱۷ محرم)

تائید مولوی صاحب کا شیعہ رُوات کا سنیوں کے نزدیک اور سنی رواۃ کا شیعوں کے نزدیک* ہرگز یہ اصول نہیں ہے کہ سنی رواۃ کی حدیث مطلقاً مردود اور متروک قرار دینا چاہئے۔ اور اہل سنت والجماعت اور محدثین کا تو مسئلہ مسلمہ ہے کہ راوی حدیث کسی عقیدہ اور کسی گروہ کا ہو اس سے بحث نہیں اگر وہ ایسی بدعت کا معتقد نہیں ہے جو درجہ کفر تک پہنچتی ہو تو اس کی روایت بوقت وجود شروط معتبرہ مان لی جائے گی۔ "ذھب الجمھور الی انہ لا تقبل روایۃ المکفر ببدعتہ وھو من یعتقد ما یستلزم الکفر" (قواعد التحدیث ص۱۷۶) جمہور علماء کا مذہب ہے کہ اس راوی کی روایت مقبول نہیں ہوگی جو اپنی بدعت کی وجہ سے کفر کی طرف منسوب ہو اور یہ وہ شخص ہے جو کسی ایسی بات کا معتقد ہو جس سے کفر لازم آتا ہو۔ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں:-

فالمعتمد ان الذی ترد روایتہ من انکر امرا متواترا من الشرع معلوما من الدین بالضرورۃ وکذا من اعتقد عکسہ فاما من لم یکن بھذہ الصفۃ وانضم الی ذلک ضبطہ لما یرویہ مع ورعہ وتقواہ فلا مانع من قبولہ۔

(قواعد التحدیث بشرح نخبہ)

پس قابل اعتماد قول یہ ہے کہ اسی شخص کی روایت مطلقاً مردود ہوگی جو کسی امر شرعی متواتر کا جس کا دین سے ہونا یقینیاً معلوم ہو انکار کرتا ہو۔ اور اسی طرح اس شخص کی روایت (بھی) مردود ہوگی جو اسکے برعکس ہو (یعنی ایسے امر کو دین سمجھتا ہو جس کا خارج از دین ہونا قطعاً معلوم ہو) لیکن جو شخص اس طرح پر نہ ہو اور اسکے ساتھ وہ روایت کا ضابط ہو اور ورع و تقویٰ بھی ساتھ ساتھ موجود ہو تو اس کی روایت قبول کرنے سے کوئی امر مانع نہیں ہے۔"

اور جمع الجوامع میں ہے:-

"یقبل مبتدع یحرم الکذب" (قواعد التحدیث ص۱۷۶) یعنی وہ اہل بدعت جو کہ جھوٹ بولنے کو حرام سمجھتا ہے مقبول الروایت ہے۔"

غرضکہ مطعون راوی کی حدیث کے قبول کرنے کے لئے چند قیود و شروط کا اعتبار کیا گیا ہے ان قیود و شروط کے ساتھ جو روایت پائی جائیگی مقبول ہوگی اور جس راوی میں وہ شرطیں عدماً و وجوداً پائی جائیں گی وہ مقبول یا مردود قرار پائیگا جیسا کہ کتب رجال کے مطالعہ کرنے والوں سے مخفی نہیں ہے۔ (تقریب التہذیب۔ تذکرۃ الحفاظ۔ خلاصہ۔ تہذیب التہذیب۔ میزان الاعتدال وغیرہ میں کتنے راوی ایسے ہیں کہ جن کے متعلق قدری ہے۔ رمی بالتشیع۔ رمی بالارجاء۔ ناصبی۔ شیعی وغیرہ لکھا ہے اور باوجود اسکے ان کی روایتیں محدثین نے قبول بھی کی ہیں کیونکہ وہ ان کی شرط کے مطابق تھے۔ پس مولوی صاحب کا یہ لکھنا کہ "شیعہ رواۃ کو نہ سنی ثقہ مانتے ہیں نہ سنی کو شیعہ" خلاف واقع اور صراحۃً غلط ہے۔ اسی لئے ہم کو کہنا پڑتا ہے کہ مولوی صاحب نے اگرچہ تمام دنیا کے علوم جمع کر لیا ہو دنیا بھر کی تالیفات کا مطالعہ کر لیا ہو درجنوں کتابیں تصنیف کی ہوں، سالہا سال تک درس و افتاء کا کام انجام دیا ہو مگر بحمد اللہ آپ کتب حدیث

*غیر مقبول اور متروک بتانا تما شیعہ اور سنی کے اصول سے عدم واقفیت و جہالت پر مبنی ہے۔ شیعوں کے نزدیک

تحریک القرآن والحدیث - قرآن اور حدیث کی ایک بات (۲۰۴۹) اور حدیث کی بابت میں - نمبر ۳۸ (زیر طبع)

اور اصول حدیث سے بے بہرہ اور ناواقف ہیں - آپ لکھتے ہیں کہ ہم دیکھتے ہیں" نہ معلوم کہاں دیکھتے ہیں اور کس طرح دیکھتے ہیں - شاید خواب میں دیکھتے ہونگے اسی وجہ سے کسی کتاب کا نام نہیں لیا گیا - ہمارے منقولہ بالا اقوال اور اصولی عبارات کو مولوی صاحب عینک لگا کر دیکھیں اور ٹھنڈے دل سے غور و انصاف کریں اور پھر اعتراف کریں کہ ائمہ اصول نے کس طرح کامل آزادی کے ساتھ ہر گروہ کے معتبر راوی کی حدیث کو نیچے لکھے اصول کے تحت قبول کیا ہے اور ان کے قابل توثیق و تحسین راوی کی توثیق و تحسین اور تعدیل کس فراخدلی کے ساتھ کی ہے - فللّٰہ درہم وعلیہ اجرہم - معلوم نہیں کہ مولوی صاحب کو خلاف واقعہ اور خلاف اصول اہل سنت . . . . . لکھنے کی کیونکر اور کیوں جرات ہوئی

(باقی آئندہ)

سجدہ تعظیمی

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

(۶) اس کے بعد ذیل کی حدیثوں پر کچھ غور کیجئے اور خود نتیجہ اخذ کیجئے - کسی پیر کے بھرّے میں نہ آئیے :-

(۱) صحیح ابن حبان اور ابن ماجہ میں ابن ابی اوفیٰ سے کہ جب معاذ بن جبل رض شام سے آئے تو انہوں نے سجدہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو - آپ نے فرمایا یہ کیا ہے ؟ (شرک فی العبادت کر رہا ہے) معاذ رض نے کہا یا رسول اللہ میں شام کے ملک میں گیا - وہاں میں نے لوگوں (مشرکوں کو دیکھا) سجدہ (تعظیمی) کرتے ہیں - اپنے سرداروں (حاکموں) اور پادریوں کو (پیروں کو) تو میں نے چاہا کہ میں آپ کے لئے یہ کام کروں (سجدہ تعظیمی کروں) آپ نے فرمایا تو (سجدہ تعظیمی) مت کر - کیونکہ میں اگر حکم کرتا کسی کو کہ وہ سجدہ (تعظیمی) کرے کسی کے لئے تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ سجدہ (تعظیمی) کرے اپنے خاوند کے لئے - اخیر تک - (ب) امام احمد نے قیس بن سعد رض سے انہوں نے کہا میں حیرہ کو آیا - وہاں کے لوگوں کو دیکھا وہ سجدہ (تعظیمی) کرتے تھے اپنے سردار کو - میں نے اپنے دل میں کہا رسول اللہ صلعم تو زیادہ لائق ہیں - سجدہ (تعظیم) کرنے کے لئے پھر میں آپ کے پاس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں حیرہ کو گیا تھا - میں نے وہاں کے لوگوں کو دیکھا وہ سجدہ (تعظیمی) کرتے ہیں اپنے سردار کو - تو آپ زیادہ لائق ہیں سجدہ (تعظیمی) کرنے کے لئے (بہ سبب رسول ہونے کے) آپ نے فرمایا (کیا) تو میری قبر پر گذریگا تو اسکو (بھی) سجدہ (تعظیمی) کریگا - (بلحاظ رسالت کے) ؟ میں نے کہا نہیں - آپ نے فرمایا تو (زندگی میں بھی سجدہ) مت کرو (کیونکہ جو فانی ہے وہ لائق سجدہ نہیں) اگر میں حکم کرتا کسی کو کہ سجدہ (تعظیمی) کرے - کسی کو تو عورتوں کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ (تعظیمی) کریں - کیونکہ مردوں کا حق (تعظیم) عورتوں پر رکھا ہے

(ج) روایت کیا امام احمد نے باسناد صحیح جسکے کل راوی ثقہ ہیں - انس بن مالک رض سے کہ ایک اونٹ بھڑک گیا اور صحابہ اس (اونٹ) سے ڈرے - جب اس اونٹ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ کی طرف آیا اور سجدہ میں گر پڑا (یعنی دوزانو ہو گیا یا اپنی گردن جھکا دی) آپ کے سامنے - آپ نے اس کی پیشانی تھامی اور وہ ایسا غریب (مطیع) ہو گیا جیسے پہلے تھا - پھر آپ نے اُس کو کام میں لگا دیا - اصحاب رض نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ جانور بے عقل نہیں رکھتا اور آپ کو سجدہ کرتا ہے اور ہم تو عقل رکھتے ہیں - ہم پر زیادہ حق ہے آپ کو سجدہ کرنے کا - آپ نے فرمایا (جانور مکلف نہیں) مگر کسی آدمی کو درست نہیں سجدہ کرنا کسی آدمی کو (کیونکہ انسان مکلف ہے) اور اگر آدمی کو سجدہ درست ہوتا آدمی کے لئے تو میں عورت کو حکم کرتا - وہ سجدہ کرتی اپنے خاوند کو - الخ

(ترجمان القرآن بلطائف البیان)

(۷) اس میں شک نہیں کہ قدیم زمانے سے چند اقوام میں (جیسے ملک شام - مصر - ایران اور ہندوغیرہ) سجدہ تعظیمی کا رواج تھا اور ہے - مشرک اپنے حکام علما وغیرہ کو سجدہ کیا کرتے تھے اور اس کا ذکر حدیثوں میں آیا ہے - لیکن یہ کسی طرح ثابت نہیں کہ کسی زمانے میں کسی شریعت کے اندر اس کی اجازت رہی ہو -

(۸) افسوس ہے کہ سجدہ جو اپنے مقصد کے لحاظ سے ایک نہائت اہم عظیم المنفعت - حیات پرور اور سعادت بخش عبادت ہے - کم فہموں نے اس کو نہیں سمجھا جیسا کہ حق ہے سمجھنے کا اور ٹھوکریں کھا رہے ہیں - دین و ایمان کو کھو رہے ہیں اور عاقبت کا اندیشہ نہیں کرتے - پھر بھی دوسروں کی رہبری کے ٹھیکہ دار بن بیٹھے ہیں - اسی مصیبت سے بچانے کے لئے خدائے مہربان نے ہمیں مقدس ترین اور دنیا سے نرالی ایک دعا بتلائی ہے اور حکم دیا ہے کہ ہر انسان مرد ہو یا عورت ہر روز نماز پنجگانہ میں ہر رکعت کے اندر بحیثیت امام ہو یا مقتدی - یا جماعت ہو یا اکیلا فرد پڑھی جائے اور اسی دعا (سورہ فاتحہ) کا نام دہرائی جانے والی آیتیں رکھا ہے - خدا ہر ایک کو نیک توفیق دے - آمین! ؎

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

(احقر حکیم ابو محمد عبد الصمد ... ضلع ...)

جمع بین الصلوٰتین

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب از جھنڈے نگر ضلع بستی)

جمع صوری اور جمع معنوی کے متعلق علماء اور اماماں دین میں سخت اختلاف واقع ہوا ہے۔ البتہ عرفہ اور مزدلفہ کے جمع معنوی پر جملہ اماماں دین اور علماء کا اتفاق ہے۔

جمع صوری دو نمازوں کو اس طرح اکٹھا کرکے پڑھنے کا نام ہے کہ پہلی نماز کے پڑھنے کے بعد ہی دوسری نماز کا اول وقت آجاوے مثلاً ظہر کو آخری وقت میں پڑھنے کے بعد ہی عصر کا اول وقت آجاوے تو چونکہ یہاں دونوں نمازیں دراصل اپنے اپنے وقت ہی پر پڑھی گئیں اس لئے اسکو صورةً وفعلاً جمع قرار دیا گیا

امام ابو حنیفہؒ اسی جمع صوری کے قائل ہیں (دیکھو مسوی شرح موطا صـ۱۴۷) امام الحرمین اور طحاوی وغیرہ اسی کے قائل ہیں (دیکھو تحفۃ الاحوذی صـ۱۶۶)

اسی طرح امام شوکانی رح اسی جمع کے قائل ہیں (دیکھو نیل الاوطار) مولانا مبارک پوری صاحب مرحوم اسی جمع کے قائل ہیں (دیکھو احوذی صـ۱۶۷)

لیکن اس جمع صوری پر علماء کو سخت اعتراض بھی ہے چنانچہ اعلام الموقعین میں علامہ ابن القیم رح فرماتے ہیں

ینتظر بالرخصة ان یبقیٰ من وقت الاولیٰ قدر فعلها فقط بحیث اذا سلم منها دخل وقت الثانیة وهٰذا امر فی غایة العسر والحرج والمشقة و هو مناف بمقصود الجمع (اعلام جلد ثانی صـ۱۱)

زرقانی شرح موطا امام مالک میں ہے:۔

وقال الخطابی وابن عبد البر وغیرهما ان الجمع رخصة فلو كان صوریا لكان اعظم ضیقاً من الاتیان بكل صلاة فی وقتها لان اوائل الاوقات واواخرها مما لا یدركه اكثر الخاصة فضلاً عن العامة (زرقانی جز اول مصری صـ۲۹۳)

امام نوویؒ شرح مسلم میں فرماتے ہیں:۔

قیل الجمع صوری وهو ضعیف او باطل لانه مخالف للظاهر (فتح الباری جز ثالث صـ۳۰۷)

امام محمد زرقانی لکھتے ہیں:۔

التعلیل بنفی الحرج ظاهر فی مطلق الجمع لان ارادة نفی الحرج تقدح فی حمله علی الجمع الصوری لان القصد الیه لا یخلوا عن حرج۔ (زرقانی صـ۲۹۳۔ ایضاً فتح الباری صـ۳۰۷)

شاہ ولی اللہ صاحبؒ دہلوی فرماتے ہیں:۔

حمل احادیث بر جمع صوری تاویل بعید است کہ تجنیط وتغلیط صحابہ مے کند (مصفیٰ صـ۱۴۷)

مطلب یہ کہ ائمہ کبار نے کہا کہ جمع صوری میں جب یہ ضروری ہے کہ پہلے نماز کو ایسے وقت میں شروع کرے کہ اس کے ختم ہونے اور سلام پھیرتے ہی دوسرے نماز کا وقت آجاوے تو اس طرح جمع کرنے والے کے لئے یہ دشواری ہے کہ اس کو انتظار کرنا اور یہ امتیاز کرلینا چاہئے کہ یہی وہ وقت ہے کہ پہلے نماز کے سلام پھیرتے ہی دوسرا وقت قطعی آجاویگا اب ظاہر ہے کہ عوام تو عوام بہتیرے خواص کو اس طرح اوّل وآخر وقت کا امتیاز کرسکنا سخت مشکل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام نووی رح امام خطابی ابن عبد البر وغیرہم علماء نے اس جمع کو ضعیف باطل مقصود شرع کے منافی قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے یہ لکھا کہ تمام حدیثوں سے جمع صوری مراد لینا صحابہ کرام کے فہم ودرایت وروایت کو یکسر غلط قرار دینا ہے۔

دوسری صورت جمع کی جمع معنوی ہے دو نمازوں کو کسی ایک ہی نماز کے وقت میں ادا کریں تو جمع معنوی ہوگا مثلاً ظہر اور عصر دونوں کو عصر کے وقت میں پڑھیں یا دونوں کو ظہر کے وقت میں پڑھیں علامہ ابن قیم رح نے زاد المعاد میں جمع صوری کی پوری تردید فرما کر جمع معنوی پر ایک مبسوط فصل لکھا (زاد المعاد صـ۱۳۶ اور صـ۱۳۷ مطبوعہ نظامی کانپور)

اسی طرح سبل السلام میں جمع تقدیم (جمع معنوی) کے نسبت لکھا ہے۔ فقد افادت روایة الحاکم ابی نعیم ثبوت جمع التقدیم ایضاً وهما روایتان صحیحتان (سبل السلام صـ۲۴۷)

اسی طرح امام نووی امام خطابی ابن عبد البر شاہ ولی اللہ وغیرہ سب کے سب جمع صوری کی تردید کررہے ہیں اور جمع معنوی کے قائل ہیں۔ لیکن خاکسار ہیچ مدان کے خیال میں یہ بات زیادہ صحیح ہے کہ نہ جمع صوری کے تعیین وتاویل پر اصرار کیا جاوے اور نہ صرف جمع معنوی کو ہی جائز سمجھا جاوے بلکہ بعض موقعہ پر جمع صوری آسان ہے جیسے مغرب وعشا اور بعض موقعوں پر جمع معنوی جیسے ظہر وعصر میں۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے اس بارہ میں کیا ہی عمدہ راہ انصاف پیدا کیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

تسہیل کہ سبب ترخیص است درچند صورت مے تواند بود وبملاحظہ آں رخصت متنوع مے شود پس ایں نیز رخصت است وآں نیز رخصت است (مصفیٰ شرح موطا صـ۱۴۷)

ایک شبہ کا ازالہ ایک بزرگ نے مجھے فرمایا کہ جمع کے متعلق یہ کھٹکتا ہے کہ اول وقت کا درجہ اور نماز کے اپنے وقت پر پڑھنے کا مرتبہ فوت ہوجاتا ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے افضل الاعمال الصلوٰة لوقتها۔ میں نے عرض کیا کہ جس شارع نے اوقات پر نماز پڑھنا بتایا ہے اس نے جمع کی بھی اجازت دی ہے پس ہم ہر حالت میں حکم شرع کے ماتحت عمل کررہے ہیں۔ چنانچہ اسکے بعد اعلام الموقعین دیکھنے کا موقع ہوا تو اس میں اس عذر کا مفصل جواب ملا فرماتے ہیں:۔

فالذی وقت هذه المواقیت وبینها

بقولہ وفعلہ ھو الذی شرع الجمع بقولہ وفعلہ فلا یوخذ ببعض السنۃ و یترک بعضھا۔

یعنی جس وقت پر نماز پڑھنا بتایا اسی نے اپنے قول و فعل سے جمع کو بھی مشروع قرار دیا ہے پس بعض سنت پر عمل کرنا بعض پر نہ کرنا ہی ناجائز ہے۔ چنانچہ عرفہ و مزدلفہ میں حضور کا جمع کرنا اور مستحاضہ عورت کو ایک وقت میں دو نمازوں کے جمع کرنے کا حکم دینا اسکے نظائر ہیں۔ (اعلام صفحہ ۱۴)

اس تحقیق سے ان علماء کرام کا بھی جواب حاصل ہوا جو محض اسی عذر مذکور سے جمع صوری کو راجح یا اسکو متعین قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ سبل السلام میں جمع فی الحضر کے سلسلہ میں یہی خیال ظاہر کیا گیا ہے یا جیسا کہ فتح الباری میں امام قرطبیؒ کی نسبت لکھا ہے کہ جمع صوری کو انہوں نے مستحسن سمجھا ہے امام الحرمین نے راجح قرار دیا ہے اور طحاوی نے اس کو متعین کیا ہے (سبل السلام صفحہ ۳۴۔ زرقانی صفحہ ۲۶۳۔ احوذی صفحہ ۱۶۶ نقلاً عن الفتح)

حافظ ابن حجرؒ نے بھی ان سب کی تائید میں یہی خیال ظاہر کیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

فاما ان یحمل علی مطلق الجمع فیستلزم اخراج الصلوۃ عن وقتھا المحدود بغیر عذر واما ان یحمل علی صفۃ لا تستلزم الاخراج انتہی (وکذا قول المعترض فی الاعلام وکذا قول القائل فی سبل السلام)

یعنی جمع کی وہ صورت اختیار کی جاوے جس میں نماز اپنے اپنے وقت پر ادا ہو تاکہ یہ جمع نماز کے اصل اوقات مقررہ کے خلاف نہ ہو۔ ظاہر ہے کہ علمائے متقدمین ابن عبد البر و خطابی و امام نووی وغیرہ کا جو اعتراض "وھو منافٍ بمقصود الجمع" نفس جمع صوری پر ہے وہی اعتراض جمع صوری کے راجح یا متعین و مستحسن ہونے پر بھی بحال ہے۔

اب رہا بصورت جمع صوری نمازوں کے اپنے اصل اوقات پر ادا نہ ہو سکنے کا عذر سو اسکے جواب میں علامہ ابن القیمؒ کی وہ تحقیق کافی ہے۔ جسے ہم نے بحوالہ اعلام ابھی نقل کیا ہے۔

علاوہ ازیں جمع صوری کو اولیٰ یا متعین قرار دینے کے لئے وقت کے عذر کا لحاظ کرنا اور جمع صوری کے متعلق اس زبردست اعتراض فلو کان صوریا لکان اعظم ضیقا کا کچھ لحاظ نہ کرنا ترجیح بلا مرجح ہے۔

پس دونوں کا لحاظ رکھ کر فیصلہ کرنا صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اپنے موقع کے لحاظ سے دونوں کو جائز سمجھا جاوے۔ جیسا کہ شاہ ولی اللہ دہلویؒ فرماتے ہیں:۔

ایں نیز رخصت است وآں نیز رخصت است (مصفیٰ صفحہ ۱۴۷)

عند الضرورت بلا اتخاذ عادت جمع فی الحضر جائز ہے

حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں لکھا ہے:۔

فجوزوا الجمع فی الحضر للحاجۃ مطلقاً لکن بشرط ان لا یتخذ ذالک عادۃً (فتح صفحہ ۳۰۷۔ زرقانی صفحہ ۲۶۳۔ احوذی صفحہ ۱۶۶)

امام نووی شرح مسلم میں لکھتے ہیں:۔

وذھب جماعۃ من الائمۃ الی جواز الجمع فی الحضر للحاجۃ لمن لا یتخذہ عادۃً

امام ابن سیرین ابن المنذر مالکیہ و شافعیہ کے بعض ائمہ جواز کے قائل ہیں۔ مولانا مبارکپوری مرحوم جواز کے قائل ہیں۔ فرماتے ہیں:۔ قلت الامر کما قال (صفحہ ۱۶۷ جلد اول) علامہ ابن القیمؒ زاد المعاد میں لکھتے ہیں:۔ فالجمع کذالک لاجل المشقۃ والحاجۃ اولیٰ (زاد جلد اول صفحہ ۱۳۸)

زرقانی میں تو باب ہی جواز الجمع فی السفر والحضر کا مقرر کیا ہے اور ان حدیثوں کو نقل کیا ہے جن سے جواز کا صریح ثبوت ملتا ہے۔ علی الاختصار اس قدر روائتیں جمع فی الحضر عند الضرورت کے ثبوت میں کافی ہیں۔ والعلم عند اللہ!

الجمع بین الصلوتین فی المطر بخاری شریف کے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:۔ فقال ایوب لعلہ فی لیلۃ مطیرۃ قال عسیٰ۔ یعنی ایوب سختیانی نے سوال کیا شاید حضور کا جمع کرنا بارش کی وجہ سے تھا انہوں نے کہا ہاں اس کا احتمال ہے۔

فتح الباری میں اس کے ماتحت ایک بحث کے ضمن میں لکھا ہے:۔ فقد تقدم کلامہ لایوب وتجویزہ لان یکون الجمع بعذر المطر۔ اسی طرح امام مالکؒ نے فرمایا اریٰ ذالک کان فی مطر۔ یعنی حضور کا یہ جمع بارش کے موقع پر تھا۔ امام مالک کے اس خیال کے موافق اہل مدینہ کی ایک جماعت اور امام شافعی وغیرہ بھی ہیں۔

بعض روائتوں میں اس جمع کے متعلق من غیر خوف ولا مطر وارد ہوا ہے۔ اس کا جواب امام بیہقیؒ نے یہ دیا ہے کہ جمع فی المطر والی روائت جمہور کی ہے اس لئے یہ اولیٰ و مقدم ہے اور بعض ائمہ نے یہ جواب دیا ہے کہ جمع دراصل مطر ہی کی وجہ سے تھا۔ مگر جس روائت میں بلا مطر آیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بلا مطر کثیر یعنی حضور کی یہ جمع مسلسل اور بہت زیادہ کثرت سے بارش ہوئے بغیر ہوئی تھی فھذا الوفاق اس سے یہ مسئلہ نکلا کہ کئی کئی روز تک مسلسل بارشوں میں بھی جمع بین الصلوتین جائز ہے اور بلا مطر کثیر ہوتے بھی جمع جائز ہے (دیکھو زرقانی جلد اول صفحہ ۲۶۳)

اسیطرح موطا میں عبد اللہ بن عمرؓ کا اثر موجود ہے کان اذا جمع الامراء بین المغرب والعشاء فی المطر جمع معھم۔ جس سے مطلق جمع فی المطر کا ثبوت نکلا۔ اسی لئے اس موقع کا باب ہی الجمع بین الصلوتین فی المطر مقرر ہے۔

آخر میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ نے لکھا ہے ولھذا جمع فی المطر وفی المرض مشروع شد (دیکھو مصفیٰ صفحہ ۱۴۵)

اسیطرح لفظ جمع کے ماتحت مجمع البحار میں لکھا ہے:۔ جوز الجمھور الجمع للسفر والمطر والشافعی واحمد واکثرھم للمرض ایضاً خلافاً لابی حنیفہؒ (مجمع البحار جلد اول صفحہ ۲۱۱) امام مسلم شافعی

جمہور امت کا مسلک بارش میں نماز کے جمع کرنے کا ہے علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں لکھا ہے۔

قال عیاض و اما الجمع فی المطر فالمشہور من مذھب مالک اثباتہ فی المغرب والعشاء و مذھب المخالف جوازہ الجمع بین الظھر والعصر والمغرب والعشاء فی المطر انتہی (بحوالہ احوذی ص۱۶۴)

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ جمع بین الصلوتین فی المطر و بہ یقول الشافعی و احمد و اسحاق۔

ان سب حوالوں سے امام مالک امام احمد امام شافعی امام اسحاق وغیرہم کا جواز جمع فی المطر کا ثبوت نکلا۔

اسی طرح امام ابن تیمیہ نے منتقی میں باب مقرر فرمایا ہے۔ باب جمع المقیم لمطر اولغیرہ باب کے ماتحت حدیث نقل فرماکر لکھتے ہیں۔ وھذا یدل بفحواہ علی الجمع للمطر والخوف والمرض۔ یعنی جب حضور نے مطابق حدیث ابن عباس بلا عذر وبلا مطر کئی دن تک جمع کیا تو عذر مطر وغیرہ سے بدرجہ اولیٰ جمع جائز ہوا اور ابو سلمہ کی یہ روائت نقل کی ہے انہ قال من السنۃ اذا کان یوم مطیر ان یجمع بین المغرب والعشاء۔ (بحوالہ احوذی)

ظاہر ہے کہ صحابی کا من السنۃ کذا کہنا مرفوع حدیث کے حکم میں ہے۔ (کذا فی شرح نخبہ)

کشف الغمہ عن جمیع الامۃ میں لکھا ہے:۔

و اما الجمع بالمطر فقد فعلہ الصحابۃ کثیرا و کان عمر و ابو سلمۃ بن عبد الرحمن و ابن عمر یفعلونہ و یقولون من السنۃ اذا کان یوم مطیر ان یجمع بین المغرب والعشاء و بین الظھر والعصر۔

امام بیہقی رح فرماتے ہیں:۔ فقد روینا ذلک عن ابن عباس و عن ابن عمر (بحوالہ زرقانی)

حضرت عمر۔ عبد اللہ بن عباس۔ عبد اللہ بن عمر۔ ابو سلمہ وغیرہم جلیل القدر صحابہ نے بکثرت بارش کے موقعہ پر جمع کیا ہے اور یہ سب کہتے تھے کہ یہ سنت نبوی ہے۔

اس کے بعد امام شعرانی رح فرماتے ہیں:۔

وقال ابن عمر رضی اللہ عنہ مطرنا مطرا لیلۃ فاصبحت الارض مبتلۃ فجعل الرجل یاتی بالحصا فی ثوبہ فیبسطہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما احسن ھذا وکان صلی اللہ علیہ وسلم یجمع باذان و اقامتین من غیر تطوع بینھما ولا قبلھما (دیکھو کشف الغمہ للامام الشعرانی ص۱۲۱ جز اول مصری)

یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ بارش کے موقعہ پر مسجد کا فرش بالکل بھیگ جاتا تو لوگ خشک سنگریزے کپڑے میں لیتے آتے اور اپنے اپنے سامنے بچھا دیتے۔ حضور فرماتے کیا خوب ترکیب ہے۔

اس کے بعد حضور دو نمازیں اکٹھی پڑھا دیتے صورت یہ ہوتی تھی کہ دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل وغیرہ نہیں پڑھے جاتے اور نہ شروع میں کچھ پڑھا جاتا اور ایک اذان ہوتی اور دو اقامت۔

پس صحابہ کرام کا عمل اور حدیث نبوی اور ائمہ کا اتفاق اس مسئلہ کو خوب واضح کر رہا ہے کہ بارش میں جمع کرنا نہ صرف جائز بلکہ سنت نبوی ہے۔

مسئلہ} مصفیٰ میں شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رح فرماتے ہیں۔ جمع بین الصلوتین فی المطر کی علت چونکہ بارش ہے اس لئے جمع کے موقعہ پر ضروری ہے کہ نماز اول کے اختتام کے بعد بارش کا قیام رہے۔ تب نماز ثانی کا جمع کرنا درست ہوگا۔ مسوی میں بھی اسیطرح لکھا ہے فقط۔ والسلام! (عبد الرؤف رحمانی ازبستی)

تاش کھیلنا ناجائز ہے

آج کل مسلمانوں میں اور خرافات کے ساتھ تاش کھیلنے کا رواج بھی مدت سے پھیل رہا ہے۔ افسوس کہ مسلمان اپنے فرصت کے موقعوں پر ذکر الٰہی۔ تسبیح تہلیل تلاوت قرآن شریف صلوۃ علی النبی وغیرہ مشروع امور کو تو نہیں کرتے اور جس کے مشروع ہونے کا کوئی ثبوت نہیں اسی کو مشغلہ بناتے ہیں۔

صحابہ کرام کا کام بوقت فرصت ذکر الٰہی ہوتا تھا بخاری شریف پارہ اول میں ہے۔ تعالوا نذکر اللہ نزداد ایمانا۔ آؤ بھائی ذکر الٰہی کریں کہ ایمان تازہ ہو۔ قرآن شریف میں حضور پر نور کو بھی یہی حکم ہے فاذا فرغت فانصب و الی ربک فارغب۔ یعنی ضروری امور سے فرصت پانے کے بعد ذکر الٰہی کی ڈیوٹی بجالاؤ۔ ظاہر ہے کہ تاش وغیرہ کھیلنے والے اپنے فرصت کے وقت میں تاش کو تفریح طبع کا ایک ذریعہ قرار دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ حضور کے لئے اُن مشکل اور صعوبت آمیز کاموں سے فراغت کے بعد جس کی شان میں الذی انقض ظھرک وارد ہے۔ ذکر الٰہی کو تفریح طبع و سکون خاطر کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ یعنی حضور کو ارشاد پہنچتا ہے کہ اپنے اُن ضروری کاموں سے فراغت کے بعد جس نے تم کو چور چور کر رکھا ہے ذکر الٰہی کیا کرو کہ یہ سکون وراحت کا ذریعہ ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔

عربی قاعدہ علم معانی کے لحاظ سے الی ربک کے تقدیم نے حصر و انحصار کا بھی فائدہ دیا یہی وجہ ہے کہ حدیثوں میں بکثرت وارد ہے یذکر اللہ علی کل احیانہ (بلوغ المرام وغیرہ) کہ حضور ہر گھڑی اللہ کو یاد کیا کرتے تھے۔ پس وقت فرصت میں رسول کریم کا اسوہ مبارکہ اپنے سامنے رکھیں پھر خیر القرون صحابہ کے مشغلہ فرصت پر نظر ڈالیں تو تاش کھیلنا کسی طرح اور کسی دلیل اور کسی عذر سے صحیح نہیں قرار پا سکتا۔

اتمام حجت کے لئے دو بزرگ اور جید عالموں کا فتویٰ بھی درج ہے:۔

فتویٰ مولانا احمد اللہ صاحب شیخ الحدیث مدرسہ حاجیہ دہلی

فرماتے ہیں جو لوگ تاش کھیلتے ہیں۔ نماز۔ جماعت ذکر اللہ سے غفلت میں رہتے ہیں۔ اسی لئے شطرنج وغیرہ کی ممانعت آئی ہے۔ اگر کوئی چیز بہتی تو سلف امت اس میں کیوں نہیں مشغول ہوتے۔ قال اللہ تعالیٰ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ و یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی و نصلہ

...ر طلب حرام کے اضافہ سے قطعی پرہیز کریں۔ راقم۔ عبد الرؤف رحمانی ازبستی مدرسہ جھنڈے نگر)

تصدیق الحدیث

بیان الحق بجواب بلاغ الحق

(مجریہ از ۲۰ اگست ۱۹۳۶ء)

(۸)

فیصلہ کی آسان صورت ناظرین یہ تو ہم نہیں کہتے کہ حافظ صاحب پر کبرسنی کی وجہ سے نسیان یا ذھول غالب آگیا ہے بلکہ ہمارا یقین ہے کہ آپ پر قدرت کا دستِ تصرف کام کرتا ہے۔ دیکھئے اسوۂ ابراہیمی والی آیت کا ترجمہ آپ یوں کرتے ہیں:۔

تمہارے لئے ابراہیم اور ان کے صحابہ کے اتباع میں اسوہ حسنہ ہے۔

اس میں آپ نے اتباع کا لفظ بڑھایا ہے جو بہت صحیح ہے۔ مگر اسوہ حسنہ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کے متعلق آپ یہ لکھتے ہیں:۔

"مسلمانو! قرآن مجید کی آیتوں سے جو بیان ہوئیں تم نے سمجھا ہوگا کہ اطاعت خدا و رسول دو اطاعت نہیں ایک ہی اطاعت ما ارسل کی یعنی قرآن مجید کی ہے۔ جس کو خدا نے نازل فرمایا۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس کی اطاعت اور اُس کی تبلیغ کے مامور ہوئے، آپ نے اُس کی کما حقہ اطاعت اور تبلیغ فرمائی تو یہی قرآن فرض، یہی سنت اور یہی آپ کا اسوہ حسنہ ہوا۔" (بلاغ الحق ص۱۴)

حافظ صاحب! ابراہیمی اسوہ میں آپ نے لفظ اتباع بڑھایا ہے مگر اسوہ محمدی میں یہ لفظ چھوڑ گئے۔

سنئے! اتباع اپنے مضاف الیہ کے اقوال افعال کا مظہر ہوتا ہے۔ قرآن حکم نامہ ہے افعال نامہ نہیں۔ ہمارا اور آپ کا اس امر پر اتفاق ہوگیا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت محمد رسول اللہ علیہم السلام کا اتباع ضروری ہے حضرت ابراہیم کا قول اور فعل تو قرآن مجید نے بتا دیا کہ انہوں نے مشرکوں کو کہا تھا اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ یہ ان کے فعل کی حکایت ہے مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل کی حکایت نہیں بتائی گئی۔ اس کی تلاش کہاں کریں۔ آپ بار بار کیوں یہ کہنے کی تکلیف فرماتے ہیں کہ یہی قرآن سنت یہی اسوہ حسنہ ہے۔ مگر اس امر پر غور کرنے کی زحمت گوارا نہیں فرماتے کہ قرآن تو ہدایت نامہ ہے، اعمال نامہ نہیں ہے۔ ہمیں ضرورت اعمال نامہ کی بھی ہے تاکہ ہم ہدایت نامہ کے مطابق اس پر عمل کریں۔ جس کی تفصیل ہم نے اتخذت مع الرسول سبیلا کے ماتحت کر دی ہے۔ کیا مزے کی بات ہے، جو آپ لکھتے ہیں کہ:۔

آمین بالجہر کرو یا بالخفا رفع یدین کرو نہ کرو۔ (بلاغ الحق ص۱۲۱)

ہم آپ کا عقیدہ نہیں پوچھتے۔ ہم تو یہ پوچھتے ہیں کہ اسوہ حسنہ کے اتباع کے لئے اس امر کی تلاش ضروری ہے یا نہیں ہے کہ آمین بالجہر ہو یا بالخفا رفع یدین ہو یا نہ ہو۔ کیونکہ مسلمانوں کے فرقوں میں ان دونوں فعلوں کی بابت اختلاف ہے۔ اس لئے ہر وہ شخص جو اتباع اسوہ حسنہ کرنا چاہے اس کا فرض ہے کہ معلوم کرے کہ صلوٰۃ نبوی کی کیا صورت تھی کیونکہ آپ سے ڈرے کہ روز جزا میں اُس بری جماعت میں داخل نہ ہو جاؤں جو کہیں گے یٰلَیْتَنِیْ اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا (الآیہ)

حافظ صاحب! آپ معاف فرمائیے۔ قرآن فہمی میں آپ کو بڑی ٹھوکریں لگتی ہیں۔ کیونکہ آپ یا تو علوم آلیہ سے واقف نہیں یا اخوان یوسف کی صحبت میں بھول گئے ہیں یا دانستہ تجاہل کرتے ہیں۔ اس کی مثال آپ کے وہ استدلالات ہیں جو اُوْحِیَ اِلَیَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ وغیرہ آیات سے آپ بارہا پیش کر چکے ہیں اس میں غلطی آپ کو یہ لگتی ہے کہ آپ بیان واقعہ اور بیان حصر میں فرق نہیں کرتے۔ قرآن مجید کی بابت جہاں جہاں اُوْحِیَ یا اَوْحَیْنَا وغیرہ الفاظ ارشاد ہوئے ہیں وہاں بیان واقعہ مقصود ہے بیان حصر نہیں کیونکہ حصر کے لئے الفاظ انما یا ما مع الا ہوتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ہم اور آپ دونوں متفق ہیں کہ قرآن مجید منزل من اللہ ہے اور اس کا نزول بواسطہ جبرئیل ہے۔ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اور حدیث شریف وحی خفی ہے۔ جس کا ثبوت ہم آیت اِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ سے دے چکے ہیں اور آپ اسی کتاب کے صفحہ ۱۱ پر ایسے

جواب استفسار "تصدیق الحدیث" (۵) مندرجہ اخبار اہلحدیث بابت ۲۰۔ اگست ۱۹۳۶ء کے ضمن میں استفسار کیا گیا ہے کہ

"کیا مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری رح دونوں حضرات کے حدیث نبوی کو داخل فی الدین نہیں سمجھتے تھے؟"

اسکے جواب میں حافظ صاحب ممدوح کے ایک طویل فتویٰ سے بقدر ضرورت اقتباس نقل کرتا ہوں۔ ملاحظہ ہو:۔

"اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ حدیثیں جو فی الواقع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے صادر ہوئی ہیں جو متعلق بہ تبلیغ رسالت ہیں وہ داخل وحی ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ" ——— (حافظ صاحب ممدوح کے فتاویٰ کی نقل شیخنا مولانا محمد عبد الرحمن صاحب مبارکپوری مرحوم کے کتب خانہ میں موجود ہے) ——— علاوہ اسکے حافظ عبد اللہ صاحبؒ کے اکثر فتاویٰ آیات کریمہ اور احادیث نبویہ سے مدلل و مبرہن ہیں۔

راقم:۔ (حکیم) ابو الصمصام عبد السلام عفی عنہ از بہادر گنج ضلع اعظم گڈھ ۔ ۱۰ رجب ۱۳۵۵ھ

عقیدے کو بدعتی عقیدہ قرار دیتے ہیں۔ پس ہمارا آپ کا اصلی اختلاف اس امر میں ہے کہ قرآن مجید کی وحی کے سوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی اور بھی ذریعہ علم الٰہی کا تھا یا نہیں۔ ہم بتا چکے ہیں کہ ضرور تھا۔ آپ ہمارے دلائل کو توڑ نہیں سکتے۔ (مزید ثبوت کے لئے ہمارا رسالہ "حدیث نبویؐ" ملاحظہ ہو)

حافظ صاحب! آپ کی یہ بات بھی کیسی کمزور اور بودی ہے کہ "حدیث سے فرقہ بندی ہوئی ہے۔"

(بلاغ الحق ص۳۰)

حضرت مسیحؑ کا قول انجیل میں مذکور ہے کہ ظالم کو دوسرے کی آنکھ کا تنکا نظر آتا ہے اور اپنی آنکھ کا شہتیر بھی نظر نہیں آتا۔ آپ نے جو "فرقہ بندی" کو حدیثوں پر مبنی بتایا ہے کیا اہل قرآن کے فرقے آپ مخفی ہیں۔ ذرا غور سے سنئے!

ایک گروہ اہلقرآن کا پانچ نمازوں کا قائل ہے اور قرآن ہی سے ثبوت دیتا ہے۔ غالباً آپ بھی انہی میں سے ہونگے۔ ایک گروہ (ساکنان گوجرانوالہ) تین نمازوں کا قائل ہے۔ آپ کے امرتسری دوست دو ہی نمازوں کو فرض جانتے ہیں۔ گجرات (پنجاب) کے اہلقرآن الگ ہیں، ڈیرہ اسماعیل خاں کے الگ، لاہور کے الگ۔ رکعتوں میں اختلاف، وظائف اور اوراد میں اختلاف۔ الغرض مثال مشہور "نو قنوجی گیارہ چولھے" ان پر صادق آتی ہے۔ حالانکہ ان کی پیدائش جمعہ جمعہ آٹھ روز کی ہے ؎

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔"

حافظ صاحب! میں یہ نہیں سمجھا کہ آپ نے قائلین حدیث کو طعنہ دیتے ہوئے یہ فقرہ کیوں لکھ دیا

"دین میں امامت کا قصہ کھڑا کیا گیا۔
بر بنائے قرآن نہیں بر بنائے حدیث۔
حالانکہ امامت کوئی منصب رسالت یا جزو رسالت نہیں نہ خدا و رسول کا قائم کردہ کوئی منصب۔ امام تو کتاب مبین ہے۔"
(بلاغ الحق ص۹)

اس عبارت کو دیکھ کر اور آپ کی بالغ نظری کے ادعا کو ملحوظ رکھ کر گمان ہوتا ہے کہ یہ عبارت کسی غیر مصنف کی طرف سے مدخل ہے کیونکہ امامت رسالت کا جھگڑا تو ہم نے کھڑا نہیں کیا ہاں امامت حکومت میں شیعہ سنی کی نزاع ضرور ہے۔ وہ مصداق میں ہے نہ اصل مفہوم میں۔ اس امامت کا ثبوت حدیث کے علاوہ قرآن میں بھی موجود ہے۔ بنی اسرائیل کا قصہ پڑھئے:-

اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یہ ملک جس کے ہمراہ ہو کر بنی اسرائیل جہاد کرنے کی خواہش کرتے ہیں امام خلافت ہی تھے جس کی بابت حدیث میں الفاظ وارد ہوئے ہیں الامام جنة یقاتل من ورائه۔ اسی امام کو خلیفہ کہا جاتا ہے۔ جس کی بابت ارشاد خداوندی لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ موجود ہے۔ یہی امیر المومنین ہے جس کی شان میں اولی الامر منکم وارد ہوا ہے۔ پھر ہم نہیں سمجھتے کہ آپ ایسے امام کے لئے قرآن سے زیادہ کیا ثبوت چاہتے ہیں؟

بھلا حافظ صاحب! آپ سے کوئی پوچھے کہ قرآن کے حق میں امام مبین کہاں وارد ہے تو آپ کیا ثبوت دیں گے۔ قیاس ہم نہیں سنیں گے۔ آپ سے الفاظ صریحہ طلب کریں گے۔ یہ خوب ہے کہ آپ جو چاہیں کہہ دیں وہ تو ہو نص قرآن اور ہم جو پیش کریں وہ ہو القاء شیطانی یا ہذیان۔ کیا ہی سچ ہے ؎

شیخ چپ ہو تو توکل ٹھہرے
ہم جو چپ ہوں تو مسٹری کہلائیں

ناظرین! حافظ صاحب نے محدثین کرام کے قواعد کا ذکر کرتے ہوئے اپنے خیالات اور اپنے اصول کو ان سے برتر بتایا ہے۔ اس لئے کتاب بلاغ الحق کے دو حصے ہیں۔ ایک حصے میں تو یہ بحث ہے کہ نبی علیہ السلام کی وحی سوائے قرآن کے بھی تھی یا نہیں اس سے تو ہم فارغ ہو گئے۔ دوسرا حصہ کتاب کا تنقید احادیث کے متعلق ہے۔ جس کی بابت حافظ صاحب نے یوں بحث شروع کی ہے :-

(۱) مصنفین احادیث نے حدیث کی جانچ کے جو شرائط مقرر کئے ہیں ہر چند وہ نیک نیتی پر مبنی ہیں مگر وہ ما یوحیٰ نہیں ہیں اور مبنی بر عقیدت ہیں راوی کے ظاہر کو اپنے وہم و گمان کے مطابق دیکھ سکتے ہو، باطن کو نہیں دیکھ سکتے۔ پھر ہزاروں راویوں کے حالات جو جانچے نہیں جا سکتے مبنی بر شہرت ہوں ان پر دین کی بنا قائم کرنا ہندوؤں کی تقلید ہے کہ اسی بنا پر ان کے لاکھوں دیوتا ہوئے، تم ان کے تذکروں سے فائدے اٹھا سکتے ہو مگر ان پر دین کی بنا قائم کرنا مزار پرستی سے کیا کم ہے۔ اس لئے ان شرائط سے جو قطعی نہیں شخصی ہیں اختلاف کا حق ہر مسلمان کو ہے، وہی مجھ کو بھی ہے مجھے ان شرائط سے اختلاف ہے

(بلاغ الحق ص۳۴/۳۵)

اہلحدیث ہم آپ کا حق نہیں چھینتے۔ مگر بحکم فسئل به خبیرا علم اور معرفت سے بات کیجئے رجماً بالغیب نہ کیجئے ورنہ ہم نہیں سنیں گے۔ محدثین نے جن راویوں کا ذکر اچھے الفاظ میں کیا ہے آپ کو ان کے خلاف کچھ علم ہو تو پیش کیجئے۔ اور جن راویوں کو کم درجہ بتایا ہے آپ اپنے علم سے ان کو اعلیٰ درجہ دیجئے۔ مگر علم سے دیجئے محض خیال اور قیاس کے طور پر نہ کیجئے۔ آپ ان راویوں کی بھی فہرست دیجئے۔ جن کے حالات جانچے نہیں جا سکے میں آپ کو بتا دوں کہ محدثین کرام ایسے راویوں کو مجہول الحال کہا کرتے ہیں ان کی روایت منفردہ صحیح نہیں سمجھتے۔ پھر آپ کیوں فرماتے ہیں کہ ان پر دین کی بنا قائم کرنا ہندوؤں کی تقلید ہے۔ ہندوؤں کی تقلید تو کوئی نہیں کہیگا کیونکہ ان کی روایت ہی معتبر نہیں البتہ خطرہ ہے آپ کے دعویٰ کو۔ اہل علم آیت مندرجہ ذیل کا مصداق سمجھیں گے :-

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ[1]

محدثین کرام آپ کے اس مقولے کو شن کر کہتے ہونگے ؎

[1] جو لوگ اللہ کی آیتوں کو نہیں مانتے وہی جھوٹ کا افترا کرتے ہیں۔

فتاوی

س ۲۵۷} قرآن پاک میں مذکور ہے کہ "وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ" جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں ان کو مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں تم نہیں سمجھتے ہو۔ حالانکہ قرآن پاک ہی میں یہ بھی مذکور ہے کہ کل نفس ذائقۃ الموت۔ ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے؛ جبکہ ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور یہ ایک کلی امر ہے تو پھر شہداء کو اس حکم سے کیوں خارج کیا جاتا ہے۔ مزید براں یہ امتناعی حکم بھی ہوتا ہے کہ شہداء کو مُردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں تم نہیں سمجھتے ہو" (عبدالبر موضع سندلی ضلع ملتان)

ج ۲۵۷} شہداء کا موت چکھنا تو قتل کا لفظ ہی بتا رہا ہے۔ جب تک کسی شخص پر قتل بقبض روح وارد نہ ہو وہ شہید ہی نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے شہداء کا ترکہ تقسیم ہوتا ہے۔ ان کی بیوگان نکاح ثانی کر سکتی ہیں۔ مگر چونکہ وہ اپنے مقصد کو پا چکے ہیں اس لئے ان کو اعزازی طور پر مردہ کہنے سے منع آیا ہے جیسے شیخ سعدیؒ نے کہا ہے ؎

نوشیرواں نہ مُرد کہ نام نکو گذاشت

حقیقت نفس الامری وہی ہے جو قتل کا لفظ بتا رہا ہے نہی بر طریق اعزاز ہے۔

س ۲۵۸} قرآن پاک میں مذکور ہے کہ "یحذرکم اللہ نفسہٗ۔ اور اللہ ڈراتا ہے تم کو اپنے نفس سے"۔ جبکہ خود قرآن پاک اللہ پاک کے "نفس" کا قائل ہے تو ایسی حالت میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے تو بمطابق ارشاد قرآن اور قاعدہ مذکورہ بالا میں جو کلی اور عمومی ہے خدا کے لئے بھی "ذائقۃ الموت" یعنی موت کا مزہ چکھنا لازم آیا۔

ج ۲۵۸} یہ احتمال ہو سکتا تھا مگر خدا تعالیٰ نے خود ہی "الاوجہہ" کہہ کر احتمال رفع کر دیا۔ اس لئے یہاں شبہ وارد نہیں ہو سکتا۔

س ۲۵۹} قرآن پاک میں مذکور ہے کہ "ختم اللہ علی قلوبهم وعلی سمعهم وعلی ابصارهم غشاوۃ ولهم عذاب عظیم" مہر کر دیا اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کی سماعت پر اور انکی بصارت پر حجاب ہے اور ان کے واسطے عذاب دردناک ہے"۔ جب اللہ پاک ہی نے مہر لگا دی تو انسان بے خطا تو پھر "عذاب عظیم" کیوں؟ (سائل مذکور)

ج ۲۵۹} اس آیت کے قبل کی آیت میں جواب موجود ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الآیہ اس میں کفر کی نسبت ان کی طرف کر کے یہ بتایا ہے کہ باختیار خود انہوں نے کفر کیا۔ اس کے بعد فرمایا ختم اللہ یعنی جب انہوں نے کفر کو پسند کیا تو خدا نے انکے دلوں پر مہر کر دی یعنی ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا۔ اسی مضمون کو دوسری جگہ یوں فرمایا:۔

بل طبع اللہ علیها بکفرهم

س ۲۶۰} قرآن پاک میں مذکور ہے کہ اذا قضی امرا فانما یقول لہ کن فیکون۔ جب کسی کام کے لئے کہا کہ ہو پس وہ ہو جاتا ہے؛ دوسری جگہ قرآن میں مذکور ہے کہ "وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ" اور البتہ تحقیق ہم نے پیدا کیا آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے چھ دن میں اور نہ چھوا ہم کو تھکاوٹ نے۔ جب "کن" کہا "فیکون" پس ہو گیا پھر چھ دن کیا معنی؟ اور رات کے بارہ میں کوئی گفتگو نہیں ہے۔ کیا اس تخلیق سے پہلے بھی ایسے ہی آسمان تھے اور زمین تھی؟ اور یہی طلوع اور غروب کا سلسلہ تھا یا کوئی اور؟ اگر کوئی اور سلسلہ تھا تو ارشاد فرمایا جائے اور اگر نہ تھا تو پھر یہ ارشاد فرمایا جائے "دن" کی واقفیت کیونکر حاصل ہوئی؟ مشاہدہ یہ بتلاتا ہے کہ "دن" اور "رات" آفتاب کے طلوع اور غروب پر منحصر ہے۔ قرآن پاک کا "ایام" سے کیا مطلب ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۶۰} آسمان و زمین کی پیدائش کے لئے جو چھ دن آئے ہیں یہ مجموعہ میعاد ہے۔ جیسے انسانی بچہ کے لئے عموماً نو مہینے۔ مگر بچہ رحم مادر میں ہر آن ترقی کرتا ہے اور ہر آن اس کو مکمل کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ تکمیل کو پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح زمین و آسمان کی پیدائش آہستہ آہستہ ہوئی۔ چنانچہ اس کی طرف اشارہ بھی ہے۔ ثم استوی الی السماء وهی دخان پس دونوں آیتوں میں تعارض نہیں۔ انسانی بچہ اور گائے کے بچہ کی مثال سامنے رکھ لو۔ اور آیت میں صورت انبار مراد نہیں بلکہ اس کا وقت جو علم الٰہی میں مقدر تھا اور ہے۔ وہ مراد ہے۔ ورنہ زمین آسمان کی پیدائش سے قبل محض خلا تھا۔

س ۲۶۱} قرآن پاک میں مذکور ہے کہ "کل من علیها فان ویبقی وجه ربک ذو الجلال والاکرام" سب چیز فنا ہونے والی ہے اور باقی رہنے والی ذات خدائے بزرگ و برتر کی ہے۔ اور پھر قرآن ہی میں یہ مذکور ہے کہ "فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ"۔ پس پاک ہے وہ جو کہ اس کے ہاتھ میں بادشاہت ہے ہر چیز کی اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے؛ جب ہر چیز فنا ہونے والی ہے تو کیا جہنم و جنت و ملائکہ بھی فنا ہو جاویں گے اور عرش مقدس بھی۔ اور جب کل چیز فنا ہو جاوے گی تو کیونکر واپس ہو سکتی ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۶۱} تمام دنیا اور اہل دنیا آسمان اور آسمانی مخلوق سب فنا ہو جاویں گے۔ جنت نار بھی نہ رہیں گے۔ جس طرح مخلوق کو پیدا کریگا اسی طرح جنت نار کو موجود بھی کریگا۔ وهو اهون علیه کو غور سے پڑھئے۔

س ۲۶۲} کیا عدم محض سے اشیاء کا وجود ممکن ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۶۲} بے شک قرآن پاک میں ہے اللہ خالق کل شئ اور فرمایا هو الاول۔ حدیث شریف

متفرقات

زیادہ توجہ کی ضرورت ناظرین اہلحدیث کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ ماہ ستمبر میں اخبار کی اشاعت میں بجائے ترقی کے کمی واقع ہوئی انا للہ واضح رہے کہ ابھی تک سابقہ کمی بھی پوری نہیں ہوسکی۔ اس لئے ہر بہی خواہ کو نہایت مستعدی و تندہی سے اس کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا چاہئے نہیں تو آیندہ مزید نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

علیگڈھ یونیورسٹی کی سلور جوبلی پر ملک امام خان صاحب نوشہروی نے ایک مقالہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی طرف سے پڑھا تھا۔ جس میں ہندوستان میں جو جو علمی خدمات جماعت اہل حدیث تقریراً یا تحریراً کرتی آئی وہ سب درج ہیں۔ علماء اہل حدیث کی تصنیفات، مشہور مدارس، اخبارات، رسالجات پر مفصل تبصرہ کیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت صرف ۴؍ دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کرنے میں جلدی کریں۔

رہنمائے حجاج جو حال ہی میں مکتب دعایتہ حج مکہ مکرمہ کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ جس میں حج کی فضیلت قرآن مجید و احادیث سے ثابت کر کے حج کرنے کے طریقے، تمام مشہور مقامات کے فوٹو، اخراجات حجاز کی تفصیل مفصل درج ہے۔ ہر عازم حجاز کو اس کا مطالعہ اشد ضروری ہے۔ دفتر اہلحدیث سے ٹکٹ بھیجکر مفت طلب کریں۔

ضرورت ملازمت خاکسار مدرسہ رحمانیہ کا فارغ التحصیل ہے۔ کئی جگہ درس تدریس کے سلسلے میں اپنی خدمات پیش کر چکا ہے۔ مگر ہنوز مستقل آسامی میسر نہیں ہوئی۔ لہٰذا کسی اسلامی مدرسہ میں مستقل طور پر مدرس کی ضرورت ہو تو حاضر خدمت ہوں۔

احقر عطاء اللہ المعروف حاکم علی سندیافتہ مدرسہ رحمانیہ دہلی حالوارد ہوشیارپور شہر پولیس لائن معرفت حافظ عبد اللطیف صاحب امام مسجد۔

انجمن اہل حدیث پٹیالہ کا تیسرا سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶-۱۷ اکتوبر کو گھاس منڈی متصل جوڑہ ٹوبہ پٹیالہ میں منعقد ہوگا جس میں مولانا محمد صاحب دہلوی۔ مولانا محمد داؤد غزنوی کے علاوہ دیگر علماء و واعظین اہل حدیث تشریف لائینگے۔ شائقین شریک جلسہ ہو کر ثواب حاصل کریں۔

(راقم:۔ سیکرٹری انجمن اہل حدیث پٹیالہ)

وی پی بھیجے گئے

مندرجہ ذیل خریداروں کے نام اہلحدیث ۲/۱-۱ وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا وی پی کسی وجہ سے واپس ہو جائے اور وہ اخبار کو جاری رکھنا چاہتے ہوں تو قیمت اخبار جلد ہی روانہ کر دیں ورنہ وی پی واپس وصول ہونے کے ایک ہفتہ بعد اخبار بند کر دیا جائے گا۔

۲۰۵۳ - ۵۶۲۳ - ۶۸۴۷ - ۷۴۷۸ - ۷۱۵۲ -
۷۱۶۱ - ۸۰۷۳ - ۹۳۲۳ - ۹۶۱۱ - ۹۶۱۲ -
۱۰۰۱۸ - ۱۰۶۲۶ - ۱۰۷۳۲ - ۱۱۶۰۹ - ۱۱۸۹۹ -
۱۱۹۳۷ - ۱۱۹۴۴ - ۱۲۰۱۴ - ۱۲۰۲۶ - ۱۲۰۷۵ -
۱۲۰۸۴ - ۱۲۰۸۷ - ۱۲۰۸۹

مہلت یافتگان بھی جلد از جلد قیمت اخبار بھیجدیں ورنہ بعد میعاد اخبار بند کر دیا جائے گا۔

تائید بر سوانح ثنائی حضرت مولانا صاحب کی سوانحعمری کا مضمون دیکھ کر از حد خوشی ہوئی۔ امید ہے کہ مولانا صاحب اپنی سوانح کا مواد اپنی حیات ہی میں شائع فرما دویں گے۔ بہتر تو یہ ہے کہ ضمیمہ کی صورت میں اخبار میں سوانح کو چھاپنا شروع کر دیا جس طرح نامہ نگار صاحب نے اظہار فرما کر مولانا ابو القاسم صاحب بنارسی کے سپرد یہ کام کیا ہے اسیطرح سے کتاب تیار ہو جائے تو قوم کے لئے بہت ہی ضروری و مفید ہے اور مولوی محمد شریف صاحب ٹاہلیانوالہ ضلع جہلم کے پاس سوانحعمری کا بہت بڑا حصہ لکھا ہوا موجود ہے۔ ان سے بھی وہ مواد منگایا جاوے جو سوانحعمری تیار دیکھنے کے بہت ہی شائق و منتظر ہیں۔ (نور محمد میانوی جہلمی۔ خادم اہل حدیث)

اہلحدیث جاری کرا دیجئے خاکسار "اہلحدیث" کا از حد شائق ہے۔ مگر قیمت نہ ہونے کے باعث خریدنے سے معذور ہے سو الد محترم بھی از حد شائق ہیں۔ کوئی صاحب خیر صدقہ جاریہ فرما کر ایک سال کیلئے میرے نام اہلحدیث جاری کرا دیں۔

حافظ عبد السلام برادر حافظ محمد یوسف صاحب مرحوم مصنف حقیقۃ الفقہ معرفت حافظ عبد الشکور جلد ساز بازار رام گنج۔ جے پور

پچاس روپیہ انعام مندرجہ اہلحدیث ۱۷ ستمبر ۳۷ء کے جواب میں حسب ذیل پتے موصول ہوئے ہیں۔ اور کوئی صاحب بھیجنے کی تکلیف نہ کریں۔

(۱) نیر دواخانہ انصاری مئو ناتھ ضلع الہ آباد (۲) حکیم محمد نعیم محلہ بڑا بازار شہر مونگیر (۳) شیخ فضل الٰہی عبد الرشید احمد پور شرقیہ (۴) حکیم عبد الحق موضع بوٹ مولویاں ڈاک خانہ ڈھلواں۔ ریاست کپورتھلہ۔

آیندہ ایسا نہ ہو ایسے گم نام اصحاب بذریعہ اخبار پتے دریافت نہ کیا کریں بلکہ اپنا پتہ صاف لکھا کریں اگر کسی وجہ سے اخفا منظور ہو تو کسی کی معرفت جواب طلب کیا کریں۔ ورنہ گمنام پتہ کا کوئی نوٹ درج اخبار نہیں کیا جائے گا۔

یاد رفتگان میری والدہ محترمہ ۲۰ ستمبر کو انتقال کر گئیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ و اسلامی پردہ کی پوری پابند تھیں۔ راقم ابو سعید محمد از ساکوا (۲) میرا نور نظر بعارضہ طاعون ۲۶ ستمبر کو داغ مفارقت دے گیا۔ انا للہ۔ محمد ایوب خطیب مسجد اہل حدیث ماستی ضلع گوالہ۔

ملکی مطلع

کانگرس اور مسلمان

ہندوستانیوں کی یہ پرانی عادت ہے جو مولانا حالی نے اس مصرعے میں بتائی ہے ؎

غرض کی تو افیع غرض کی مارا

خوش ہو جائیں تو دشمن سے بھی مل جائیں۔ بگڑ جائیں تو بھائی سے بھی لڑ پڑیں۔ کانگرس جن دنوں قائم ہوئی تھی سب سے پہلے سر سید احمد خان مرحوم نے اس کی مخالفت میں لیکچر دیا تھا۔ جس کے الفاظ آج تک ہمارے کانوں میں گویا گونج رہے ہیں۔ اس لیکچر کے اثر سے مسلمان کانگرس سے الگ تھلگ رہے۔ اس کے بعد مسلمانوں کو سیاسی ضروریات نے مجبور کیا تو کسی حقی ایسا پر نواب محسن الملک مرحوم ایک بہت بڑا وفد وائسرائے کی خدمت میں لیکر حاضر ہوئے۔ اس کے بعد اس وفد نے شملہ کی چوٹیوں پر "مسلم لیگ" کے نام سے ایک سیاسی مجلس قائم کی جس کے اول سیکرٹری نواب عزیز مرزا مرحوم مقرر ہوئے تھے۔ پھر یہ "مسلم لیگ" مثل آسمانی چاند کے کبھی ظاہر کبھی مخفی ہوتی رہی۔ اسی اثناء میں علی برادران (شوکت و محمد) کا طوطی بولنے لگا۔ تب انہوں نے سر سید مرحوم کا فتویٰ منسوخ کر کے مسلمانوں کو کانگرس کے ساتھ ملا دیا۔ مولانا ابوالکلام آزاد وغیرہ اسی زمانہ سے کانگرس میں ملے ہوئے ہیں۔

اس کے بعد پھر ایک دور آیا کہ یہ رہنما کانگرس سے خود بھی علیحدہ ہو گئے اور مسلمانوں کو بھی کانگرس سے الگ رہنے کی ترغیب دی۔ چنانچہ اب تک بہت سر کردہ اصحاب کانگرس سے جدا ہیں۔

ہم ہمیشہ سے دو اصحاب پر بالخصوص نظر رکھتے آئے ہیں جو ہندوستان کی پالٹیکس کے بڑے ماہر ہیں۔ مگر وہ کانگرس سے ہمیشہ علیحدہ رہے۔ حالانکہ اپنی تقریروں میں جو سیاسی مقاصد وہ ظاہر کرتے رہے ہیں وہ کانگرس کے نصب العین سے مخالف نہیں ہیں۔ مذکورہ دو اصحاب سے ہماری مراد وہ دو بزرگ ہیں جن کے نام نامی مسٹر محمد علی جناح اور سر سپرو ہیں۔ لیکن بعض مسلمان لیڈروں کی حرکات مختلفہ ان دو حضرات کی علیحدگی سے زیادہ حیران کن ہیں۔ کبھی تو کانگرس کو اپناتے ہیں کبھی اس سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ کانگرس جس مقصد کے لئے قائم ہوئی تھی وہ مقصد اس نے کبھی چھپایا نہیں۔ نہ گورنمنٹ سے چھپایا نہ اعیان ملک سے۔ ہاں اس کے اندر جو تبدیلیاں ہوئی ہیں وہ کھلے بندوں ہوئی ہیں۔ مثلاً اپنی زندگی کے ابتدائی دور میں وہ سالانہ جلسوں میں چند ریزولیوشن پاس کر کے گورنمنٹ کے حضور بھیج کر قبولیت کی استدعا کیا کرتی تھی۔ سالہا سال تک یہی رویہ جاری رہا۔ اس کے بعد اس کا طرز عمل یوں بدلا کہ اس نے گورنمنٹ کو خطاب کرنا چھوڑ دیا بلکہ یہ طریقہ اختیار کیا کہ رزولیوشن پاس کر کے پبلک میں شائع کر دیتی۔ آج تک قریباً یہی طرز عمل جاری ہے۔ ہاں کانگرس کی تاریخ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے (جیسا کہ سوسائٹیوں کا قاعدہ ہے) کہ جو پارٹی برسر اقتدار آتی وہ اپنے مخصوص طرز سے عمل کرتی کبھی گرم پارٹی آجاتی تو کبھی نرم۔ گاندھی جی سے پہلے مسٹر تلک وغیرہ کا اثر تھا جو گرم پارٹی کے لیڈر تھے۔ لیکن مقصد کی تبدیلی ہمیشہ حسب قواعد مشورہ سے ہوتی۔ آج کل کانگرس نے اپنا جو نصب العین (مقصد) قرار دیا ہے وہ سوراج قسم دوم (حکومت خود اختیاری ماتحت برطانیہ) ہے۔

بایں ہمہ کانگرس کے گرم ممبر اپنا مافی الضمیر کھلے لفظوں میں ظاہر کر دیتے ہیں کہ ہم پورن سوراجیہ (مکمل آزادی اندرونی اور بیرونی) حاصل کریں گے۔ گول میز کانفرنس لندن میں ایسی تقریریں بکثرت ہوتی رہیں۔ ہماری غرض اس نوٹ کے لکھنے سے یہ ہے کہ کانگرس نے اپنا مافی الضمیر بتانے میں کوئی بخل یا فریب سے کام نہیں لیا۔ اور نہ اس دعویٰ میں اس نے تبدیلی کی کہ میں کل ہندوستانیوں کی قائم مقام ہوں۔ کانگرس پر وہ موقع بڑا نازک تھا جبکہ ہندو قوم بالاتفاق علیحدہ انتخاب کو ناپسند کرتی تھی مگر کانگرس نے ہندوؤں کی اس متفقہ آواز کی پرواہ نہ کرتے ہوئے غیر مخلوط انتخاب کو رد نہیں کیا جس پر ہندوؤں کی طرف سے کانگرس پر بڑے حملے ہوئے مگر وہ کوہ وقار کی طرح اپنے عندیہ پر قائم رہی۔

یہ واقعات بتا کر ہم مسلمانوں کے حالات کی تبدیلی اور انقلاب پر افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے جو دن وقوع پذیر ہو رہے ہیں کبھی کانگرس سے مل جاتے ہیں کبھی علیحدگی کے فتوے دیتے ہیں۔ ایسی حرکات مدبر قوم کی شان سے بعید ہیں۔ کانگرس اگر بری ہے تو شروع ہی سے بری ہے اگر اچھی ہے تو ابتدا ہی سے اچھی ہے۔ کیا ایسی مختلف تبدیلیوں سے مسلمان لیڈر اپنے حق میں کچھ اچھی رائے پیدا کرا سکتے ہیں آج کل جبکہ کانگرس اپنے عروج کو پہنچ چکی اور اپنے مقصد میں قریباً کامیاب ہو چکی ہے۔ اب اس کی مخالفت کرنا ہمارے خیال میں چنداں مفید نہیں ہے ہاں ہم یہ جانتے ہیں اور علی الاعلان کہتے ہیں کہ آئندہ زمانہ مذہبی تحریکات کے لئے سخت مضر معلوم ہوتا ہے مگر نہ صرف اسلام کے لئے بلکہ مطلق مذہب کے نام و نشان کے لئے۔ نہ اس وجہ سے کہ کانگرس میں غیر مسلم زیادہ ہیں بلکہ اس لئے کہ بنی نوع انسان خود مذہب سے علیحدہ ہو رہے ہیں۔ اس واسطے اس بنا پر ہمارا گمان ہے کہ کانگرس میں اگر مسلمان بھی غلبہ پا جائیں گے تو بھی اسلام کو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے۔ جس کا ثبوت ہم کو مسلم لیگ سے ملتا ہے۔ پنجاب کے مسلم اخبارات کی روش ہم کو معلوم ہے۔ قبل انتخاب اسمبلی ان کے مسلسل قلم پر پچپن فیصدی چھپن فیصدی کا شمار جاری تھا اور اسی کی

زرٹ لگاتے تھے کہ ہماری پنجاب میں اکثریت ہے ہم حکومت کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اس آواز کو سن کر سکھ اور ہندو شور مچاتے تھے کہ ہم اسلامی اکثریت کبھی نہیں تسلیم کریں گے۔ لیکن جب اسمبلی اپنے مرکز پر بیٹھ گئی تو نہ چھپن فیصدی کا اثر رہا نہ اکثریت کا۔

ہم نے تو کوئی کام اسمبلی کا ایسا نہیں دیکھا جسکو خاص مسلم قوم کے ساتھ تعلق ہو۔ ہاں مجلس اتحاد قائم ہوئی جس میں ہندو سکھ مسلمان شریک ہیں۔ وہ اپنی اکثریت میں جو چاہتی ہے کرتی ہے۔ لاہور کے روزانہ مسلم اخبارات اگر ہماری آواز سن پائیں تو مہربانی کر کے ہمیں چھپن فیصدی کے نتیجے کا نتیجہ بتائیں کہ اسمبلی میں کیا ہوا اور مخلوق خدا کو اس قدر عقل سے خالی نہ سمجھیں کہ وہ ان کی باتوں کو سمجھتے نہیں۔

اس تمہید کے بعد اہل حدیث کانفرنس کی مجلس عاملہ کے رزولیوشن درج ذیل ہیں :-

نوٹ میں اس مجلس شوریٰ میں شریک نہ تھا۔ (ابوالوفاء)

(۱) کانگرس کی موجودہ صورت حال پیش ہو کر یہ رزولیوشن طے کیا گیا کہ اسے اخبارات میں دیدیا جائے۔

چونکہ اسمبلی میں جانے کے بعد کانگرس کا رویہ بدل گیا ہے اور وہ مسلم حقوق سے بے اعتنائی برتنے لگی ہے۔ جس سے مسلم حقوق کی پامالی کا پورا خطرہ ہو گیا ہے۔ اس لئے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس، کانگرس کے اس رویہ سے اپنی بیزاری اور برأت ظاہر کرتی ہے۔ مسلمان اس خطرہ سے ہوشیار رہیں۔"

(۲) مولوی امام خان صاحب نوشہروی کی درخواست درباره طباعت "تاریخ اہل حدیث" پیش ہو کر باتفاق قرار پایا کہ کانفرنس اہل حدیث کی طرف سے مبلغ چار سو روپے بغرض طباعت کتاب مذکور مولوی امام خان صاحب کو دیدیئے جاویں۔ فقط

حافظ حمید اللہ

نائب ناظم اہل حدیث کانفرنس از دہلی

نومسلم تبلیغی جماعت آگرہ

کا بارہواں عظیم الشان سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳-۲۴ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو آگرہ میں منعقد ہوگا۔ ہندوستان کے تمام مذہبی نمائندوں کو دعوت دی جائے گی۔

پروگرام مذاہب کانفرنس مورخہ ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو انجمن نومسلم تبلیغی جماعت آگرہ کی دعوت پر حسب ذیل نمائندگان تقریر فرمائینگے۔ تقریر کا موضوع مندرجہ ذیل ہے۔

"میرے مذہب کی تعلیم عالمگیر ہے"

سکھ۔ عیسائی۔ ہندو۔ جینی۔ آریہ سماجی۔ رادھا سوامی۔ برہمو سماجی۔ دیو سماجی۔ بدھ۔ مسلم وغیرہ اقوام کے افراد اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔

نومسلم کانفرنس۔ مورخہ ۲۳۔ اکتوبر کو ہندوستان کے ہر صوبہ کے نومسلم نمائندے اور غیر مسلم اصحاب کی تقریریں اور ریزولیوشن پیش ہونگے۔

اتحاد کانفرنس۔ مورخہ ۲۴۔ اکتوبر کو تمام مسلم جماعتوں کے علماء کے وعظ "مسلم اتحاد" پر ہونگے جس میں علمائے احناف، علمائے اثنا عشریہ، علمائے دیوبند، علمائے بریلی، علمائے اہل حدیث، علمائے اہل قرآن و اسماعیلیہ جماعت وغیرہ شرکت فرمائینگے ان ہی تاریخوں میں کشتیاں، نبوٹ اور لکڑی وغیرہ کے فن بھی دکھائے جائیں گے۔ ایک عظیم الشان قومی مشاعرے کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔

(المعلن :- اراکین نومسلم تبلیغی جماعت آگرہ)

سرکاری اعلان

حکومت ہند کے احکام کے ماتحت انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے حلقہ ہائے رائے دہندگی پنجاب کے لئے پرانے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۱۹ء کے مطابق صفات کی بنا پر رائے دہندگان کے لئے ایک نئے رجسٹر کی ترتیب کا کام صوبہ کے جملہ دیہاتی اور قصباتی رقبوں میں یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء سے شروع کیا جائیگا۔ دیہاتی رقبوں میں پٹواری اور قصباتی رقبوں میں خاص محرر ان اشخاص کے ناموں کو درج رجسٹر کریں گے جو ووٹ دینے کے اہل ہوں جو اشخاص ۲۱ سال سے کم عمر کے ہیں اور مندرجہ ذیل صفات رکھتے ہیں رجسٹر میں درج کئے جانے کے اہل ہیں۔

(الف) غیر منقولہ جائداد کے مالک ہوں اس میں وہ اراضی شامل نہیں جس پر مالیہ زمین تشخیص کیا گیا ہو۔ لیکن جس میں ایسی عمارات شامل ہیں جو اس زمین پر بنائی گئی ہوں اور اس جائداد کی مالیت ۱۵ ہزار روپیہ یا سالانہ کرایہ ۳۳۶ روپیہ سے کم نہ ہو

(ب) ایسی زمین کا مالک ہو جس پر مالیہ زمین ۲۰ روپیہ سالانہ سے کم تشخیص نہ کیا گیا ہو۔

(ج) ایسے مالیہ زمین کا معافیدار ہو جس کی مالیت ۱۰۰ روپیہ سالانہ سے کم نہ ہو۔

(د) جو ایسی سرکاری زمین کا ۳ سال کی میعاد کیلئے مزارعہ یا پٹہ دار ہو جس کا واجب الادا لگان ایک سو روپیہ سے کم نہ ہو۔ اور

(ہ) اتنی آمدنی رکھتا ہو جس پر ۵ ہزار سے کم انکم ٹیکس تشخیص نہ کیا گیا ہو۔

جو اشخاص متذکرہ بالا صفات رکھتے ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ دیکھ لیں کہ ان کے نام اور جملہ ضروری امور ابتدائی رجسٹروں میں باقاعدہ اور درست طور پر قلمبند کئے گئے ہیں اس سے نہ صرف ان اشخاص کے نام جو ووٹ کے حقدار ہیں شامل کئے جانے میں مدد ملے گی بلکہ انہیں فہرست ہائے انتخاب کی نظر ثانی کے وقت دعوے پیش کرنے کی ضرورت لاحق نہ ہوگی اور وہ بہت سی تکلیف سے بچ جائیں گے۔

لاہور
۲۸ ستمبر ۱۹۳۷ء } فضل الٰہی ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

دفتر اہلحدیث کے نایاب علمی تحفے

رحمۃ للعالمین

مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم

جس میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی، مدرسہ دیوبند کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت۔ طباعت، کاغذ نہایت اعلےٰ۔ قیمت جلد اول ؏۲ ۔ جلد دوم ؏۲ ۔ جلد سوم ؏۲ ۔

سیرت ابن ہشام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبد الملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی جس کا بامحاورہ سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے قابل دید تحفہ ہے۔ قیمت ؏۲ ؁

خاتم الانبیاء

مسمی بہ اوجز السیر لخیر البشر

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانحعمری ہے۔ اور ان مشہور اوہام کا بھی جواب دیا گیا ہے جو مخالفین اپنی کج باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ مصنفہ مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی۔ کاغذ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۰/

[illegible] ذکر النبی الحبیب

مؤلفہ مولانا [illegible] آنحضرت صلعم کے [illegible] ستم [illegible]

پیارے نبی کے پیارے حالات

مؤلفہ مولانا فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔

جو قرآن مجید اور تمام آسمانی کتابوں کا لب لباب ہے۔ زبور، توریت۔ انجیل میں جس قدر پیشگوئیاں پیغمبر اسلام کے متعلق موجود ہیں ان میں سے اکثر کتاب ہذا میں درج کی گئی ہیں جس کی وجہ سے یہ کتاب بھی بے حد مقبول ہے۔ اس کی تین جلدیں ہیں۔ قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ ۱۲/ ہے۔ اور ہر سہ جلد ؏۲ ۴/ (دو روپے چار آنے)

پیارے نبی کے پیارے اخلاق

حضرت محمد صلعم کے اخلاق و صفات۔

کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت ۶/

شمائل ترمذی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوہ حسنہ کا مفصل بیان ہے۔ حدیث کی عربی عبارات کا ترجمہ بین السطور دیا گیا ہے۔ ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۱۴/

صدیق اکبرؓ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حالات۔ قیمت ۱۴/

الفاروق

از مولانا شبلی مرحوم۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مفصل سوانحعمری اور ان کی سیاسی انتظامی تدابیر۔ فتوحات اسلامی کا سیلاب۔ مسلمانوں کی عظمت و شجاعت۔ [illegible] سے حسن سلوک کا بیان ہے۔ [illegible] ہے۔ قیمت [illegible]

ذو النورین

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی زندگی اور عثمانی عہد کے واقعات کا مفصل حال۔ قیمت صرف ۱۴/

اسد اللہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مفصل سوانحعمری اور آپ کے عہد کے واقعات کا مفصل حال درج کیا ہے۔ قیمت [illegible]

سیف اللہ

حضرت خالد بن ولید سپہ سالار اعظم (افواج اسلامیہ) کی سوانحعمری۔ جس کے مطالعہ سے خون جلد بدن میں کروٹیں لینے لگ جاتا ہے۔ مٹھی بھر بچے مسلمانوں کا لاکھوں کی [illegible] کو کئی دفعہ شکست دینا۔ اس قسم کے بہت حالات درج ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت [illegible]

فتوحات اسلام

اس کتاب میں [illegible] دین کے [illegible] حالات [illegible] فاقہ کے باوجود اسلام کے اصول [illegible] مستحکم کیا۔ اپنے اوپر تکالیف برداشت کر کے [illegible] اسلام کی [illegible] قیمت [illegible]

تاریخ الخلفاء

[illegible] جلال الدین سیوطی [illegible] کا اردو ترجمہ۔ جس میں خلفائے راشدین و دیگر خلفاء بنو امیہ و بنو عباس وغیرہ کے تمام حالات بیان ہے۔ قیمت [illegible]

ازواج النبی

حضور صلعم کی [illegible] کے حالات۔ قیمت [illegible]

اخبار اہلحدیث ہر جمعہ کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

نمبر ۴۹

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفے بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض

(۱) [illegible] کی اشاعت

(۲) مسلمانوں کی عموماً و جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی حفاظت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]

رؤسا و جاگیرداروں سے [illegible]

عام خریداروں سے [illegible] ششماہی [illegible]

ممالک غیر سے سالانہ [illegible]

فی پرچہ - - - - ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۹ شعبان المعظم ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

عظمت علم

(از مولوی محمد شفیع صاحب پرشین ٹیچر [illegible])

میں انسان کے ہر مرض کی دوا ہوں
میں رفعت میں چرخ بریں سے سوا ہوں

میں فطرت کے جوہر کو دیتا ہوں تابش
میں مشعل ہوں [illegible] کی ضیا ہوں

میں ہوں رونق کار دنیا و عقبےٰ
بشر کے لئے [illegible] ہوں

جہالت ہے بس اک ذلت کا مسکن
جہالت کی کشتی کا میں ناخدا ہوں

ہے کیا اس سے بڑھ کر مری اور عظمت
[illegible] قرب خدا ہوں

انتخاب الاخبار

مرتبہ ـــــ

—— حکومت سعودیہ عربیہ نے حال ہی میں دس نئے ہوائی جہاز خریدے ہیں جو ہوائی پرواز کے مدرسے میں طلبہ کو ہوا بازی میں ماہر بنانے کیلئے استعمال کئے جائیں گے۔

—— حکومت حجاز نے قومی شعبوں کی ترقی کیلئے روپے کی کمی کو پورا کرنے کے لئے تمام تفریحات اور پبلک تقاریب میں شامل ہونے والوں پر ایک آنہ فی کس محصول مقرر کیا ہے۔

—— امرتسر مقامی پولیس نے ایک مسلمان کو اس جرم میں گرفتار کیا کہ وہ مسجدوں اور غسل خانوں سے کپڑے چرالے جاتا تھا۔

—— لاہور۔ پنجاب یونیورسٹی کی کیمسٹری لیبارٹری کے ڈاکٹر کرٹر اور چند دیگر سائنسدان پروفیسروں نے سائنس کی مدد سے ایک مصنوعی انسان تیار کیا ہے جو ماہ دسمبر میں ہونے والی نمائش لاہور میں پبلک کے سامنے پیش کیا جائیگا۔ یہ مصنوعی انسان چلتا پھرتا اور خاص خاص سوالات کے جوابات بھی دیتا ہے مگر سب کام بجلی کی مدد سے کرتا ہے۔

—— کلکتہ کی اطلاع ہے کہ ہالینڈ کا ایک طیارہ یورپ جاتے ہوئے جنوبی سماٹرا میں گر کر پاش پاش ہوگیا۔ تین آدمی ہلاک ایک مجروح ہوا اور تین بالکل صحیح سالم رہے۔

—— جھریا میں کوئلے کی کان میں پھر بارود کے دھماکے سے ایک آدمی ہلاک اور ۱۳ مجروح ہوئے۔

—— دہلی ۱۸۔ اکتوبر پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس نے تقریر کی جس میں اعلان کیا کہ کانگرس فیڈریشن سکیم کی زبردست مخالفت کریگی اور جہاں تک ممکن ہوگا اسے تباہ کرنے کی کوشش کرے گی۔

—— ٹوکیو و رشیری ایک اخبار کی اطلاع ہے کہ ہنگ کنگ چین و جاپان نے کمیونزم کے خلاف

صرف اتحاد کریں تو انکی جاپان کی حمایت کریگا علاوہ بریں جرمن کے ڈکٹیٹر ہر ہٹلر نے بھی اس امر پر زور دیا ہے کہ وہ چین میں جرمن حقوق کو قربان کرکے بھی جاپان کی حمایت کریگا۔

—— معلوم ہوا ہے کہ تقریباً بیس ہزار اطالوی سپاہی بمبار ہوائی جہازوں کے ایک بیڑے کے ہمراہ چین کے جزیرہ ہنان پر حملہ کرنے کو تیار ہیں۔

—— ڈیرہ اسمٰعیل خان کی اطلاع ہے کہ ایک نقاب پوش نوجوان نے دو راہ گیر بھائیوں کو ڈرا دھمکا کر بلکہ جان کا خوف دلاکر اسّی ہزار روپیہ کی رقم اینٹھ لی۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

خریداران اہلحدیث

۴۔ نومبر کو یاد رکھیں

جن اصحاب کی قیمت اخبار ماہ اکتوبر میں ختم ہے ان کو اطلاع دیدی گئی ہے۔ ۴ نومبر تک اگر ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ وصول نہ ہوگی تو ان کے نام اہلحدیث ۵۔ نومبر وی پی بھیجا جائیگا۔

مہلت یافتگان کی طرف سے بہرحال قیمت ہی وصول ہونی چاہئے۔ ورنہ بغیر مزید مہلت دیئے اخبار بند کر دیا جائیگا۔ پھر شکوہ شکایت محض بیکار ہوگی۔

رہبر حجاج جس میں حج کے متعلق تمام معلومات و کرایہ جات مفصل درج ہیں ۱؎ کے ٹکٹ بھیجکر دفتر ہذا سے مفت طلب کریں۔ جلد منگوالیں۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

مضامین آمدہ ابو سعید محمد شفیع صاحب۔ مقصود احمد خاں صاحب۔ راجہ محمد امین صاحب۔ مولوی عبد الصمد صاحب

غیر مقبولہ دارقطنی اور جلسہ حزب الاحناف۔ دعاوی مرزا۔ برادری کی مذہبی حرکات۔

تہنیت نامے ۳۱۔ اکتوبر تک پہنچ جانے چاہئیں۔ دعا کریں یا بارش کیلئے دعا کریں۔ ضرورت ہے۔

(بقیہ صفحہ قبل)

تلاش گمشدہ بابت ــــ مولوی ــــ صاحب ــــ ۱۴ اکتوبر سے مکان کو گھر سے کہیں چلا گیا ہے۔ وائیں ــــ ہیں۔ کسی صاحب کو کہیں ملجائے تو پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔ لڑکے کی عمر ۱۴ سال ہے۔ رنگ سانولا۔ باتیں جلدی جلدی کرتا ہے۔ بمبئی جانے کا زیادہ احتمال ہے۔ والغیب عند اللہ!

(محمد عبد اللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب امرتسر)

اسوۂ حسنہ مفت منگوائیے جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا کہ جمعیت کی طرف سے بذریعہ تحریر تبلیغ کا سلسلہ شروع ہوگا۔ چنانچہ پہلا نمبر "اسوۂ حسنہ" تیار ہے۔ احباب فی نسخہ صرف ڈیڑھ پیسہ محصول ڈاک کے لئے بھیج کر طلب کریں۔ پانچ نسخے منگوائیں تو محصول ڈاک صرف تین پیسے لگیں گے۔

(ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب)

تراجم علمائے اہل حدیث ہند مولوی ابو یحیٰی امام خاں صاحب توجہ فرمائیں۔ ۲۷۔ جنوری ۳۷ء کے اہلحدیث میں جناب کا اعلان متعلقہ تراجم علمائے اہل حدیث ہند شائع ہوا تھا کہ کتاب مذکور مئی تک طباعت پذیر ہوجائے گی۔ مگر بعد ازاں کوئی اعلان وغیرہ کتاب کے متعلق شائع نہیں ہوا۔ لہٰذا گذارش ہے کہ بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرماکر ممنون فرمائیں۔ (بدر فیروزپوری)

مدرسہ مدینہ منورہ کی رقوم جو بطور امانت دفتر ہذا میں ہیں۔ آج ۱۱؍ کو ان میں سے مبلغ دو صد روپیہ معرفت مولوی عبد الرحمٰن صاحب آزاد سیکرٹری مدرسہ مذکور مدرسہ موصوف کو بھیجدیئے گئے۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

تحقیق تراویح رمضان المبارک قریب ہے۔ احناف حضرات کا جماعت اہل حدیث سے مکالمات تراویح پر ہمیشہ بحث مباحثہ رہتا ہے اس لئے اہل حدیث انجمنوں کو چاہئے کہ قبل از وقت رسالہ مذکورہ دفتر ہذا سے [illegible] منگاکر تقسیم کریں۔ اس رسالہ میں نماز تراویح اور اختلافات ــــ کی مفصل بحث ہے قیمت ــــ محصول ڈاک ــــ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۹ شعبان المعظم ۱۳۵۶ھ

شیعہ اور ام کلثوم

بجواب اصلاح کھجوا

جو لوگ مذہب کی اصل تعلیم کو اپنے خیالات کے ماتحت کرنا چاہتے ہیں وہ ہدایت سے دور ہو جاتے ہیں۔ کسی مذہب کے ماننے سے غرض یہ ہونی چاہئے کہ اپنے خیالات کو اس کے ماتحت کیا جائے نہ کہ مذہبی تصریحات کو اپنے خیالات کے تحت لانے کی کوشش کی جائے۔ یہی ایک اصولی غلطی ہے جس سے امم سابقہ (یہود و نصاریٰ) گمراہی میں پھنس کر رہ گئیں باوجود اس امر کے کہ انجیل میں صراحتہً مذکور ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نبی اللہ اور رسول اللہ تھے نہ کہ ولد اللہ ابن اللہ وغیرہ۔ ان تصریحات کے باوجود نصاریٰ آج تک اس حقیقت کے ماننے سے منکر ہیں۔

یہ تو ایک بیرونی مثال ہے جس سے کلمہ اسلام کے قائلین کو عبرت حاصل کرنی چاہئے تھی مگر افسوس ہے کہ مذہبی تعصب سے متاثر ہونے والے افراد بجائے عبرت حاصل کرنے کے الٹے اسی روش پر چلنے لگے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

کچھ مدت سے "اہلحدیث" اور شیعہ اخبارات میں یہ بحث چل رہی ہے کہ حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اپنی دختر نیک (ام کلثوم) کا نکاح حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ و اکرم کے ساتھ کر دیا تھا۔ چونکہ اس رشتہ سے شیعہ سنی کی نزاع ختم ہو جاتی ہے اس لئے کہ جب فریقین کے سردار ایسے پاک رشتے میں منسلک ہیں تو پھر ان دونوں فریقوں کا باہم جھگڑا کرنا عبث اور بیکار ہے۔ اس کی مثال بالکل وہی ہے کہ زید اور عمر پر دعویٰ کرے اور دونو کی طرف سے عدالت میں مقدمے کی پیروی کے لئے وکیل پیش ہوں۔ اسی اثنا میں مدعا علیہ اقبال دعوے کر لے۔ اب وکیلوں کی بحث کیونکر چل سکتی ہے۔

اسی لئے ہمارے خیال میں مسئلہ نکاح ام کلثوم امت مسلمہ کے حق میں چشمہ رحمت ہے جس میں ایک ہی شوب (غوطہ) دینے سے افتراق امت کا داغ زائل ہو جاتا ہے مگر وائے شومئ قسمت کہ مسلمان کہلانے والے مذہبی تصریحات کی موجودگی میں نصاریٰ کی طرح من مانی تاویلات کر کے جھگڑے کو نہ مٹاتے ہیں نہ مٹنے دیتے ہیں فالی اللہ المشتکیٰ۔

ام کلثوم کے نکاح کا ثبوت فریقین (شیعہ سنی) کی کتب حدیث میں موجود ہے۔ صحیح بخاری میں جو اہل سنت کی مستند کتاب ہے یوں مذکور ہے:-

"قال بعض من عندہ یا امیر المومنین اعط ھذا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی عندک یریدون ام کلثوم بنت علی (بخاری صفحہ ۴۰۳)

یعنی حضرت عمر جب چادریں تقسیم کر رہے تھے تو کسی نے کہا یہ چادر اپنی بیوی ام کلثوم بنت علی کو دیجئے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ام کلثوم بنت علی حضرت عمر کی بیوی تھیں۔

اسی طرح شیعہ کی مستند کتاب حدیث اصول کلینی میں خاص ایک باب متعلقہ نکاح ام کلثوم اسی غرض کیلئے مقرر ہے۔ اسکے علاوہ ہم نے ایک اصرح حوالہ نقل کیا تھا (ملاحظہ ہو اہلحدیث مورخہ ۱۰۔ ربیع الاول) جس میں صاف الفاظ میں بنت علی لکھا ہوا ہے۔ مگر شاباش ہے شیعہ حضرات کو کہ انہوں نے اصول مرقومہ بالا کی پوری پابندی کی یعنی نصوص صریحہ کے مقابلے میں اپنی رائے کو مقدم رکھا۔ چنانچہ شیعہ کا رسالہ "اصلاح" کھجوا ہمارے جواب میں یوں مترطراز ہے:-

"آپ دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت ام کلثوم دختر جناب سیدہ کا عقد معاذ اللہ حضرت عمر سے ہوا۔ اس کی دلیلیں دو قسم کی ہو سکتی ہیں۔ یا سنیوں کی حدیث و سیرت و تاریخ کی شہادتیں یا شیعہ کتابوں کے بیانات۔ چونکہ آپ حضرت عمر کے فضائل میں اس واقعہ کو ذکر کرتے ہیں اس وجہ سے آپ کا فرض ہے کہ اس کا ثبوت پہلے اپنی مذہبی کتب سے پیش کیجئے۔ جب اس میں آپ کامیاب ہو جائیں اور شیعوں پر ثابت کر دیں کہ کتب اہلسنت سے اس عقد کا ہونا صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اسوقت اگر شیعہ انکار کریں تب ان کی کتابوں سے آپ احتجاج کریں۔ ہمارا تو دعوے ہے کہ آپ نہ کتب اہلسنت سے اس کو ثابت کر سکتے ہیں نہ کتب شیعہ سے۔ آپ کس دلیری سے لکھتے ہیں کہ زوجیت ام کلثوم کا ثبوت ہم بحوالہ کتاب تہذیب الاحکام دے چکے ہیں۔ جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں

مات ام کلثوم بنت علی وابنها زید ابن عمر بن خطاب فی ساعة واحدة (حضرت علی کی بیٹی ام کلثوم اور اس کا بیٹا زید ابن عمر ایک ہی وقت میں فوت ہو گئے" (اہلحدیث ۱۰ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ) - اگر آپ انصاف سے دیکھیں تو یہی عبارت اس کی قطعی دلیل ہے کہ وہ ام کلثوم دختر جناب امیرؓ نہیں تھیں اس لئے کہ وہ اپنے فرزند زید کے ساتھ ایک ہی دن مرگئیں۔ اور کل مورخین کہتے ہیں کہ یہ دونوں عہد معویہ میں مرگئے اور حضرت امام حسنؓ نے دونوں کے جنازے کی نماز پڑھی"

(اصلاح کھجوا صفحہ ۱۳-۱۴ بابت ربیع الاول ۱۳۵۶ھ)

اہلحدیث ناظرین کرام! ہم نے حسب تقاضا "اصلاح" اپنی کتاب (اصح الکتب صحیح بخاری) سے ثبوت دینے کے علاوہ شیعہ کی کتب سے بھی ثبوت دیدیا۔ پس اب ہم اپنے ذمے سے سبکدوش ہوکر فاضل اڈیٹر "اصلاح" سے سوال کرتے ہیں کہ جن مورخوں کے قول کے ماتحت آپ اس واقعہ (نکاح ام کلثوم) سے انکار کرتے ہیں ان کے نام اور انکی اصل عبارات پیش کریں اور یہ بھی بتادیں کہ آپ کے نزدیک کتب حدیث (مسندات) مقدم ہیں یا کتب تاریخ و سیر؟ تاکہ گفتگو با قاعدہ چلے۔ ہاں یہ بھی بتادیں کہ کسی شخص کی صلبی اولاد بتانے کے لئے عربی زبان میں الفاظ ابن اور بنت موضوع ہیں یا نہیں؟ یعنی ابن اور بنت ولدیت ثابت کرنے کے لئے حقیقت اصلیہ ہیں یا نہیں؟ ہاں یہ بھی بتادیں کہ حقیقت اصلیہ بغیر استحالہ اور قرینہ قویہ کے متروک ہوسکتی ہے؟

اخیر میں یہ بھی یاد رکھیں ؎

انا عفرة الوادی اذما زوحمت
واذا نطقت فانی الجوزاء

خلافت محمدیہ۔ خلافت اصحابؓ ثلثہ کو قرآن مجید سے ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۳/ (منیجر اہلحدیث)

خلافت و رسالت۔ فرزند شیعہ کے مسئلہ خلافت (۴۴) سوالوں کے جواب میں۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب قیمت ۲/

قادیانی مشن

خلیفہ قادیان کا پُر معارف خطبہ

(۳)

خلیفہ قادیانی کے عارفانہ خطبہ کے دو نکات پہلے درج ہوئے ہیں۔ آج تیسرا نکتہ درج ذیل ہے:-

تیسرا نکتہ خلیفہ صاحب لفظ "مولوی" کی علمی تحقیق فرماتے ہیں۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"ہمیں تو کوئی مولوی کہہ دے تو چڑ آجاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ مولوی کا لفظ برا ہے۔ مولوی ایک عربی کا لفظ ہے۔ اور یہ مولائی سے بنا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ ہمارا مولا ہمارا سردار اور ہمارا استاد۔ مگر اب مولوی کے لفظ کا استعمال جن لوگوں پر شروع ہو گیا ہے۔ اُن کو دیکھتے ہوئے اس بات سے شرم آتی ہے کہ کوئی ہمیں مولوی کہہ دے تو ظاہری علوم بالکل اور چیز ہیں۔ اور یہ ضروری نہیں کہ ظاہری علوم والے روحانیت میں بھی کوئی درجہ رکھتے ہوں۔ قرآن کریم نے بیشک بعض لوگوں کو علماء قرار دیا ہے۔ مگر اُس نے انہی کو علماء قرار دیا ہے جو اپنے اندر خوف خدا رکھتے ہوں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے انّما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کہ اپنے دلوں میں اللہ تعالےٰ کی خشیت رکھنے والے علماء ہیں اور جو اُس کا خوف نہیں رکھتے وہ جاہل ہیں۔ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جس قدر علماء کہلانے والے تھے ان کو قرآن کریم نے جاہل قرار دیا۔ اور جس قدر لوگوں کی نگاہ میں جاہل سمجھے والے تھے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وہ ایمان لے آئے تھے انہیں عالم قرار دیا اور فرمایا عالم ابوبکرؓ ہے۔ عالم عمرؓ ہے۔ عالم عثمانؓ ہے۔ عالم علیؓ ہے۔ عالم طلحہؓ ہے۔ عالم زبیرؓ ہے۔ اور عالم اور صحابہؓ ہیں۔ مثلاً بلالؓ وغیرہ۔ مگر یہ جو عرب کے بڑے بڑے کاہن ہیں یہ سب جاہل ہیں عالم نہیں۔ تو ظاہری علوم کوئی چیز نہیں۔ اصل چیز باطنی علوم ہیں۔ اور جب وہ کسی کو حاصل ہو جائیں تو اسی کی عزت اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں قائم کی جاتی ہے۔ اور انہی علوم کی کوئی قیمت ہوتی ہے" (الفضل ۱۱- ستمبر ۱۹۳۷ء صفحہ ۵)

اہلحدیث ماشاء اللہ کیا ہی صحیح کلام ہے۔ "مولوی" کے لفظ سے چڑ آنا اسی لئے ہے کہ آپ مولوی نہیں ہیں۔ اگر آپ مولوی ہوتے تو مولائی کو اس کا ماخذ نہ بناتے۔ لطف یہ ہے کہ خلیفہ صاحب نے اپنی معمولی بے خبری میں اتنا بھی غور نہیں کیا کہ مولوی کی (ی) مشدد ہوتی ہے اور متکلم کی (ی) ساکن پھر یہ لفظ مرکب اضافی کیسے ہوا اور اس پر معرّف باللام داخل کرکے المولوی کہنا کیسے جائز ہوگا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیان کے اہل علم خلیفہ صاحب کے دلی خیر خواہ نہیں ہیں۔ دلی خیر خواہ کا کام اصلاح کرنا ہوتا ہے۔ باوجود بُراز اغلاط دعاوی سننے کے ان کی اصلاح نہ کرنا خیر خواہی کے خلاف ہے۔

چوتھا نکتہ مولوی عبداللہ صاحب غزنوی حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے زمانہ کے قریب زمانہ میں ایک مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ اُن کا ایک لطیفہ ہے جس سے ان کی عزت دل میں پیدا ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ امرتسر میں ایک دفعہ لوگوں نے مولوی عبداللہ صاحب غزنوی سے مقابلہ کرنے کے لئے ایک بڑا بھاری عالم تیار کیا جو علوم مروجہ میں خوب ماہر تھا۔ اس کے بعد وہ لوگ مولوی عبداللہ صاحب کے پاس گئے اور انہیں کہا کہ

آپ مجلس میں چلئے۔ آپ کی فلاں عالم سے بحث کرانی ہے۔ مولوی عبداللہ صاحب غزنوی بے شک عالم تھے مگر ایسے نہیں کہ انہوں نے صرف ونحو کی گردانیں رٹی ہوئی ہوں۔ وہ ایک صوفی منش بزرگ تھے۔ مگر لوگ چاہتے تھے کہ عربی کی ترکیبوں میں لاکر انہیں گرائیں اور ذلیل کریں۔ خیر وہ مجلس میں آگئے۔ لوگوں نے کہا۔ مولوی صاحب یہ فلاں عالم صاحب آئے ہیں۔ کیا یہ آپ سے کوئی سوال کریں تو مولوی عبداللہ صاحب غزنوی نے فرمایا "اگر نیت بخیر باشد"۔ یعنی اگر نیت نیک ہو تو بے شک سوال کریں۔ وہ آدمی بھی گو بظاہر دنیوی علماء میں شامل تھا۔ مگر اس کے دل میں تقویٰ کی آگ جلتی تھی۔ جب انہوں نے کہا اگر نیت بخیر باشد۔ تو اس نے سوال کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ اس وقت تو میں بحث کی نیت سے ہی آیا تھا۔ اور درحقیقت یہ جو اُس شخص میں تقویٰ پیدا ہُوا۔ مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کی بات کے نتیجہ میں پیدا ہوا۔"

(الفضل ۱۱۔ ستمبر ۳۶ء صفحہ ۵)

اہلحدیث یہ واقعہ محض بناوٹی اور مکذوبہ ہے۔ مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کے ساتھ امرتسر میں کبھی ایسی مجلس نہیں ہوئی۔ موصوف کے زمانے میں امرتسر کے علماء میں صرف مولوی غلام علی مرحوم کو مسئلہ بیعت میں ان سے اختلاف تھا مگر مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مولوی غلام علی صاحب کی اور مولوی غلام علی صاحب مولوی عبداللہ صاحب کی بڑی عزت کیا کرتے تھے نماز عید کے امام مولوی غلام علی صاحب تھے۔ مولوی عبداللہ صاحب غزنوی معہ اپنی اولاد اور اتباع کے ان کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے۔ ان ہر دو موصوفین کو دیکھنے اور ملنے والے ابھی تک امرتسر میں زندہ ہیں خلیفہ قادیاں چاہیں تو ہم ان سے شہادت دلوا سکتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

محدثین اور فقہ

اہل منطق کہا کرتے ہیں۔ بدیہی کسی علم کا مسئلہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ بدیہی میں نزاع نہیں ہو سکتی۔ بدیہی کے اقسام میں سے ایک قسم مشاہدہ بھی ہے بلکہ یہ اعلیٰ قسم ہے۔ صحیح بخاری وغیرہ سامنے رکھ لیں اور فقہ کی تعریف کتب اصول میں دیکھ کر یاد کر لیں اور انصاف سے کہیں کہ امام بخاریؒ وغیرہ حضرات فقیہ ہیں یا محض ناقل حدیث۔ ہم سے پوچھیں تو ہم صاف کہیں گے کہ فقیہ ہی نہیں بلکہ فقیہ گر ہیں ایک طالب علم جس نے علم اصول میں طرق استنباط پڑھے ہوں وہ بخاری شریف سمجھ کر پڑھے تو اسکے تمام طرق مقررہ کا اجرا کر سکتا ہے اور ایسا اجرا کر سکتا ہے کہ وہ مسائل کے استنباط کرنے پر قادر ہو جائے۔ افسوس کہ آج بدیہی میں بھی نزاع پیدا کی جاتی ہے۔ اناللہ!

اس کے بعد حسب ذیل مراسلہ پڑھئے۔ جس میں یہی بحث ہے :۔ (مدیر)

آج کل مخالفین حدیث نبوی و منکرین سنت مصطفوی میں یہ آواز بلند ہو رہی ہے کہ محدثین رحمہم (جو ماہر قرآن ہونے کے علاوہ لاکھوں احادیث کے حافظ اور راوی تھے) فقہا نہیں تھے وہ محض ناقل حدیث تھے نہ ان کو ناسخ منسوخ کا علم تھا نہ راجح مرجوح کا نہ فقہ اُن کا خاص موضوع تھا بلکہ وہ احادیث کو محض ازبر کر لیتے تھے۔ حالانکہ یہ بدیہی بات ہے کہ کتاب وسنت کی روشنی میں مسائل کا استنباط و استخراج وہی شخص کر سکتا ہے جسکو قرآن وحدیث کا زیادہ علم ہو۔ چنانچہ تاریخ ابن خلکان مطبوعہ ایران جلد ۲ صفحہ ۱۰ میں ہے کہ

قال الشافعی قال لی محمد بن الحسن ایھما اعلم صاحبنا ام صاحبکم قال قلت ناشدتک اللہ من اعلم بالقران صاحبنا ام صاحبکم قال اللھم صاحبکم قال قلت ناشدتک اللہ من اعلم بالسنۃ صاحبنا ام صاحبکم قال اللھم صاحبکم قال قلت ناشدتک اللہ من اعلم باقاویل اصحاب رسول اللہ صلعم المتقدمین صاحبنا ام صاحبکم قال اللھم صاحبکم قال الشافعی فلم یبق الا القیاس لا یکون الا علیٰ ھذہ الاشیاء فعلیٰ ای شیئٍ نقیس۔

امام شافعی نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن حسن (جو امام ابوحنیفہ کے معزز شاگرد تھے) کہنے لگے بھلا بتاؤ تو ہمارے استاد (ابوحنیفہؒ) بڑے عالم تھے یا تمہارے استاد (امام مالکؒ) زیادہ علم رکھتے تھے۔ میں نے کہا انصافاً۔ انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا میں تمہیں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بتاؤ قرآن کا علم زیادہ کون رکھتا تھا۔ ہمارے استاد (امام مالکؒ) یا تمہارے استاد (ابوحنیفہ) امام محمد نے کہا اللہ گواہ ہے بیشک تمہارے استاد (امام مالکؒ) قرآن کا زیادہ علم رکھتے تھے۔ پھر میں نے حدیث کی نسبت پوچھا اُس میں بھی امام محمد نے یوں ہی اقرار کیا۔ پھر میں نے اقوال صحابہ کے متعلق پوچھا تو امام محمد نے اُس میں یوں ہی اقرار کیا کہ امام مالک زیادہ جاننے والے تھے۔ اب رہ گیا قیاس اور قیاس تو ان ہی چیزوں (قرآن وحدیث) پر ہوتا ہے تو اب کس بات میں دونوں کا مقابلہ کرو گے۔

اس اعتبار سے یہاں یہ امر قریب الفہم ہے کہ رجال کی دیکھ بھال سند ومتن کی تحقیق کے علاوہ احادیث میں غور وخوض کرنا راجح مرجوح ناسخ منسوخ پر وقوف حاصل کرنا مضامین قرآنی اور احادیث صحیحہ میں توفیق وتطبیق دینا محدثین رحمہم اللہ کا خاص موضوع تھا جو صاحب علم وفہم پر پوشیدہ نہیں۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ محدثین اہل الرائے کی تقابت رکھتے تھے

کے بالکل خلاف تھے۔ ان کی فقاہت کا دائرہ قرآن و حدیث تک محدود تھا۔ اس سے زیادہ دائرہ فقاہت کو وسعت دینا وہ شریعت محمدیہ کے خلاف سمجھتے تھے۔

ہم اپنے اس دعوے کے ثبوت میں صرف چار معتبر مؤتمن موثق گواہ پیش کرتے ہیں امید کہ ناظرین کرام بغور ملاحظہ فرمائیں گے۔

(۱) پہلے گواہ علامہ ابن خلدون ہیں جو مقدمہ تاریخ میں تحریر کرتے ہیں:۔

"انقسم الفقہ فیھم الی طریقین طریقۃ اھل الرائے والقیاس وھم اھل العراق و طریقۃ اھل الحدیث وھم اھل الحجاز وکان الحدیث قلیلاً فی اھل العراق لما قدمنا ه فاستکثروا من القیاس ومھروا فیہ فلذلک اھل الرائے ومقدم جماعتھم الذی استقرا لمذھب فیہ اصحابہ ابوحنیفہ۔

یعنی ان (متقدمین) میں فقہ دو طریقے پر منقسم ہوگی۔ ایک طریقہ اہل الرائے والقیاس کا اور وہ عراق والے ہیں اور ایک طریقہ اہل حدیث کا اور وہ حجاز (مکہ مدینہ) والے ہیں۔ اہل عراق میں حدیث کم تھی جس کی وجہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں تو انہوں نے قیاس سے زیادہ کام لیا اور قیاس (ہی) میں وہ خوب ماہر ہوئے ان کو اہل الرائے کہا گیا۔ اہل الرائے کی جماعت کے سردار جن میں اور جن کے شاگردوں میں یہ (مذہب) قائم ہوا (امام) ابوحنیفہ رہ ہیں۔

(۲) دوسرے گواہ علامہ شہرستانی ہیں جو ملل والنحل جلد ۲ صفحہ ۳ میں لکھتے ہیں:۔

"ثم المجتہدون محصورون فی صنفین الخ

مجتہدین کے دو قسم ہیں (۱) اصحاب الحدیث (محدثین) وہ اہل حجاز ہیں جو امام مالک امام شافعی امام احمد بن حنبل اور امام داؤد اصفہانی کے شاگرد ہیں ان کا نام اصحاب الحدیث اس لئے رکھا گیا کہ ان کی ساری توجہ احادیث کے حاصل کرنے اور حدیثوں کے جمع کرنے اور احکام کو نصوص پر مبنی کرنے پر لگی رہتی تھی۔ یہ لوگ جب تک حدیث یا قول صحابی پاتے قیاس جلی یا خفی کی طرف متوجہ نہ ہوتے (یہاں یہ امر ناظرین کے پیش نظر رہے کہ ائمہ ثلاثہ مالک۔ شافعی۔ احمد رحمہم اللہ اصحاب الحدیث میں داخل ہیں۔ اب ان کے سوا باقی کا حال سنئے)

(۲) اصحاب الرائے وہ اصحاب ابوحنیفہ ہیں اُن کا نام اصحاب الرائے اس لئے رکھا گیا کہ ان کی ساری توجہ قیاس اور استنباط کی طرف تھی۔ کئی دفعہ قیاس جلی کو خبر احاد (حدیث) پر مقدم کر دیتے تھے:۔

(۳) تیسرے گواہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ہیں۔ جو حجۃ اللہ البالغہ کے صفحہ ۲۲۶ میں فرماتے ہیں:۔

جب محققین اہل حدیث نے فن روایت اور درجات حدیث خوب مکمل کر لئے تو اسکے بعد ان کی توجہ فقہ کی طرف مائل ہوئی.......

اس حالت کے بعد ایک دوسرے زمانہ کی پیدائش ہوئی انہوں نے اپنے اصحاب (محدثین) کو دیکھا کہ حدیث کی محنتوں سے انہوں نے اور لوگوں کو سبکدوش کر دیا ہے۔ فقاہت کا سامان کر چکے ہیں انہیں کے اصول کا فقہ میں انہوں نے لحاظ رکھا۔ اس واسطے ان پچھلے لوگوں نے اور فنوں کی جانب اپنا رخ کیا۔ مثلاً ان صحیح حدیثوں کو بالکل ممیز کر دیا جو کہ ائمہ حدیث کے نزدیک متفق علیہ صحیح تھیں......

اس منصب کے محدثین بخاری و مسلم۔ ابوداؤد۔ عبد بن حمید۔ دارمی۔ ابن ماجہ۔ ابویعلی۔ ترمذی۔ نسائی۔ دارقطنی۔ حاکم۔ بیہقی۔ خطیب۔ دیلمی۔ ابن عبدالبر اور اُن کے پایہ کے لوگ ہیں۔

(۴) چوتھے گواہ مولانا عبدالحی لکھنوی ہیں جو امام الکلام میں حسب ذیل تحریر کرتے ہیں:۔

"من نظر بنظر الانصاف وغاص فی بحار الفقہ والاصول متجنباً عن الاعتساف یعلم علماً یقیناً ان اکثر المسائل الفرعیۃ والاصلیۃ التی اختلف العلماء فیھا فمذھب المحدثین فیھا اقوی من مذاھب غیرھم وانی کلما اسیر فی شعب الاختلاف اجد قول المحدثین فیہ قریباً من الانصاف فللّٰہ درھم وعلیہ شکرھم کیف لا وھم ورثۃ النبی صلعم حقا ونواب شرعہ صدقا حشرنا اللّٰہ فی زمرتھم واماتنا علی حبھم وسیرتھم۔

یعنی جس نے انصاف کی نظر سے دیکھا ہے اور فقہ و اصول کے دریا میں غوطہ لگایا ہے۔ اگر اُس میں کجروی نہیں ہے تو وہ یقیناً جانتا ہے کہ اکثر ایسے مسائل فرعیہ اور اصلیہ جن میں علماء مختلف ہوئے ہیں محدثین ہی کا مذہب اُن میں اوروں کے مذہب سے قوی تر ہے اور جہاں تک میں اختلافی باتوں کو دیکھتا ہوں محدثین ہی کا قول اُن میں ٹھیک پاتا ہوں۔ اللہ ہی کے واسطے ہے خوبی اُن کی اور اسی کے ذمہ ہے جزا ان کی کیوں نہیں وہی لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے وارث اور شریعت محمدیہ کے سچے نواب ہیں۔ اللہ میرا حشر ان کے زمرے میں کرے اور مجھ کو ان کی محبت اور خصلت پر دنیا سے اٹھاوے۔"

پس ان چاروں شہادتوں سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو چکی کہ اصل فقہاء محدثین ہی کی جماعت تھی۔ لہذا کسی کا یہ کہنا کہ محدثین استنباط اور علم فقہ بلکہ ناسخ منسوخ اور راجح مرجوح سے بھی ناواقف تھے۔ واقعات تاریخیہ کے بالکل خلاف بلکہ تعصب پر مبنی ہے۔ اللھم اھدنا لما اختلف فیہ من الحق فانک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم

رقمہ:۔ محمد جانباز خان محمدی
از حیدرآباد دکن

تمام حیوانات ونباتات وجمادات

اللہ کے حکم کے تابع وفرمانبردار ہیں

(۱) أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ط

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی کی فرمانبرداری کرتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جاندار اور بہت سے لوگ۔

(۲) وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ وَكُنَّا فَاعِلِينَ ط

اور مسخر کر دیا ہم نے داؤد کے ساتھ پہاڑوں کو جو تسبیح کرتے تھے اور پرندوں کو اور ہم ہی کرنے والے تھے۔

(۳) وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ ط

اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے۔

(۴) إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ط

جب سورج لپیٹ لیا جائیگا اور جب ستارے جھڑ جائیں گے اور جب پہاڑ چلائے جائینگے۔

(۵) فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ مَنْضُودٍ ط

پس جب ہمارا حکم آگیا ہم نے اُسے تہ و بالا کر دیا اور ہم نے اُس پر سخت پتھر پے در پے برسائے

(۶) وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ط

اور آسمان کھول دیا جائیگا سو دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ چلائے جائیں گے سو وہ ریت ہو جائیں گے۔

(۷) يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ ط

جس دن آسمان جنبش میں ہوگا اور پہاڑ چلیں گے پس اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو عبث باتوں میں لگے ہوئے کھیل رہے ہیں۔

(۸) وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ط

اور بے شک بعض پتھروں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ کے خوف سے گر جاتے ہیں۔

(۹) إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ط

پھر جب کسی امر کا فیصلہ کر دیتا ہے تو اسے کہتا ہے ہوجا سو وہ ہو جاتا ہے۔

(۱۰) ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ط

پھر اُسے کہا ہوجا پس وہ ہوگیا۔

(۱۱) وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ط

اور داؤد کو ہم نے اپنی طرف سے بزرگی دی اے پہاڑو اور پرندو اسکے ساتھ تسبیح کرو۔

(۱۲) إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ط

اس کا حکم جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے صرف یہی ہوتا ہے کہ اسے کہتا ہے ہوجا سو وہ ہو جاتی ہے۔

(۱۳) إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ط

ہمارا فرمان کسی چیز کے لئے جب ہم اس کا ارادہ کریں صرف یہی ہوتا ہے کہ ہم اُسے کہدیں ہوجا تو وہ ہو جاتی ہے۔

آیات مذکورہ سے چند باتیں قابل غور ثابت ہوتی ہیں اول پہاڑوں اور پتھروں کا اللہ کا حکم ماننا۔ دوئم پہاڑوں کا تسبیح کرنا۔ سوئم پتھروں کا اللہ کے ڈر سے گرنا۔ چہارم پہاڑوں کا چلنا اور چلانا۔ پنجم اللہ تعالےٰ کا ہر چیز کو بلا علت و بلا سبب ظاہری محض اپنے حکم سے موجود کر دینا۔ بغیر علت ظاہری کے معلول کے وجود کی سائنس بھی قائل ہے۔ چنانچہ انگلینڈ کا ماہر سائنس ایڈنگٹن دوسرے ماہرین سائنس کو تائید میں لے کر کہتا ہے کہ سائنس کا یہ نظریہ کہ ہر معلول کے لئے علت ضروری ہے غلط ثابت ہو چکا ہے بغیر علت معلول کا وجود ممکن ہے جو حدود سائنس سے باہر ہے قرآنی آیات و نظریہ سائنس کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کو کہ پتھر کپڑے لیکر رڑھک گیا جھٹلانے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ بخاری شریف کی حدیث فرار حجر کو جھٹلانا شاید قرآنی آیات و نظریہ سائنس کے جھٹلانے کے مترادف ہو۔ مسلمانوں کے لئے آیات قرآنی و نظریہ سائنس قابل غور ہیں۔ اور ہم جابجا سائنس کے محدود قانون قدرت کے خلاف مشاہدات موجود ہیں۔ کرہ کا شق ہونا۔ مچھلی کے پیٹ سے آدمی کا چند دن کے بعد زندہ نکلنا۔ پرندوں کا بغیر نر کے انڈے دینا۔ ریشم کے کیڑے کا بغیر نر کے انڈے بچے دینا وغیرہ دیکھو۔ زیادہ قابل توجہ منکرین

وما علینا الا البلاغ

(مطیع الرسول ڈانگرول)

الفاروق۔ از مولانا شبلی مرحوم۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مفصل سوانحعمری۔ حضرت کی سیاسی انتظامی تدابیر۔ فتوحات اسلامی کا سیلاب۔ مسلمانوں کی عدیم شجاعت۔ غیر قوموں سے حسن سلوک کا بیان بے نظیر علمی تحفہ ہے۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبدالصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید اسی ظنی یا تاریخی ثقاہت پر حدیثوں کی بنیاد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ حدیثیں دین کی تاریخ ہیں۔ ان میں سے جو قرآن کریم اور عمل متواتر کے خلاف نہ ہوگی قبول کی جائے گی لیکن بذات خود حجت نہیں ہوسکتی اور کسی دینی علمی یا عقلی اصول سے انسان اسکو تسلیم کرنے پر مجبور نہیں ہے کیونکہ اس کا قول رسول ہونا غیر یقینی ہے۔" (اہلحدیث ۷ محرم)

تائید "ظنی" اور "غیر یقینی" تو آپ کی پرانی رٹ ہے جس کو آپ شروع سے رٹتے چلے آتے ہیں۔ یہ سبق آپ کو ایسا ازبر ہوگیا ہے کہ موقع بے موقع اس کو سناتے اور دہراتے رہتے ہیں۔ ظنی کی حقیقت ہم اچھی طرح آشکارا کرچکے ہیں اور "عمل متواتر" کی قلعی بھی کھولی جاچکی ہے۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حدیث کے ماننے کے لئے مطابقت و موافقت قرآن کی قیود شرط لگانا آیت کریمہ "من یطع الرسول فقد اطاع اللہ" کے حکم کے خلاف اور عقائد روافض سے ہے۔ اب بھی کہتا ہوں کہ آپ کا یہ قول کہ "جو حدیث قرآن کریم اور عمل متواتر کے خلاف نہ ہوگی قبول کی جائیگی" آپ کے قول سابق کے کہ "متواتر کوئی حدیث موجود نہیں ہے" اور "کوئی حدیث یقینی متواتر نہیں ہے" صریح معارض و مخالف ہے۔ آپ اپنے حافظہ کو درست کیجئے یا تعارض کو دفع کیجئے۔ پھر ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ عمل متواتر بلا سند قرآن و حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ قرآن کریم نے اس کی سخت تردید و مذمت فرمائی ہے۔ اس شرط کے ساتھ حدیث کو قبول کرنا کہاں کا اصول ہے۔ کہیں آپ کا خانہ ساز تو نہیں؟ ماشاءاللہ مولوی صاحب نے خوب اصولی حیثیت سے بحث کی کہ بڑے بڑے اصولیوں کو مات کردیا۔ مولوی صاحب کو ہم ایک نیک مشورہ دیتے ہیں جو ذیل کے شعر میں ہے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف

حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش ولے
دام تزویر مکن چوں دگراں قرآں را

ہاں ہم حافظ اسلم صاحب سے یہ پوچھتے ہیں کہ آپکا یہ قول کہ "حدیثیں دین کی تاریخ ہیں"۔ مہمل اور بے معنی تو نہیں؟ آپ اور آپ کے ہم خیال اسے بامعنی سمجھیں تو سمجھیں مگر ہم تو اسے مہمل و بے معنی ہی کہیں گے اور نہ صرف ہم تنہا بلکہ ہر عاقل اور ماہر شریعت احادیث کو محض دینی تاریخ تسلیم کرنا اختیار نہ کریگا اس لئے کہ احادیث سے بہت سے ایسے احکام و مسائل ثابت ہیں جو قرآن مجید میں موجود نہیں ہیں۔ پس احادیث کو صرف تاریخ کی حیثیت دینا بے انصافی اور ظلم ہے اور علمی و عقلی ہر ایک اصول سے ناقابل تسلیم بلکہ واجب الرد ہے۔

(نوٹ) اس سے اگلے اعتراض کا جواب طویل ہے جو آیندہ ہفتے سالم درج کیا جائیگا۔ انشاءاللہ! (اہلحدیث)

اتباع الرسول امرتسری منکر حدیث پارٹی کے سرگروہ مولوی احمدالدین صاحب اور مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب کے مابین "حجیت حدیث" اور "اتباع رسول" پر ایک تحریری مباحثہ ہؤا تھا۔ جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی اور اتباع الرسول راہ ہدایت ہے۔ برخلاف اسکے فریق ثانی نے اطاعت رسول کو شرک اور زنا سے بدتر ہونے کا فتویٰ دیا تھا۔ قیمت ۴ر (منیجر اہلحدیث)

تائید دردِ دل پر ایک نظر عمیق

برادران اہل اسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد گذارش احوال یہ ہے کہ مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب کا مضمون بعنوان "دردِ دل" مسلسل دیکھ کر دل پاش پاش ہوجاتا ہے کہ اعیان اہل حدیث کی عدم توجہی کی بنا پر آج دم توڑ رہا ہے اور آپ مزے سے غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔ کارکنان مبلغ چیختے ہیں چلاتے ہیں۔ اخباروں میں مضامین شائع کراتے ہیں اشتہارات و پوسٹر وغیرہ طبع کراتے ہیں مگر صد ہا افسوس کہ جماعت ٹس سے مس نہیں ہوتی ذرا بھر توجہ نہیں کرتی۔ جماعت کی طرف سے ہر آواز کا جواب نفی میں ہے۔ کیا یہ غلط ہے اگر آپ کی عدم توجہی ایسی ہی رہی تو وہ دن دور نہیں کہ جب انہی صفحات پر آپ کے مرکزی ادارے کے مرثیہ جات شائع ہوں اور آپ کے دشمنوں کے گھروں میں گھی کے چراغ جلیں۔ حامیان توحید! اٹھو اور غفلت کا پردہ چاک کرکے تمام اپنے بزرگوں کے قائم کردہ ادارے پر سب جمع ہوجاؤ۔ پھر دیکھو کہ تمہاری آواز کیا اثر دکھلاتی ہے اور تمہاری چیخ و پکار کیا رنگ لاتی ہے آخر میں ان بزرگوں کی خدمت بابرکت میں جو جماعت اہل حدیث کو منظم دیکھنے کے متمنی ہیں اتنی عرض اور کرونگا کہ اگر جماعت اہل حدیث کی تنظیم ممکن ہے تو وہ اسی صورت میں ظہور پذیر ہوسکتی ہے کہ جملہ برادران اہل حدیث وخصوصاً علمائے اہل حدیث "جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب" کی لڑی میں منسلک ہوجائیں اور حضرات موصوفین کے مفید و قیمتی مشورں کی قدر کریں۔ جماعت کے منظم ہونے کا یہی ایک طریقہ ہے اور جو کچھ بھی مسئلہ تنظیم کو حل کرنے کے لئے تدابیر پیش کی جارہی ہیں وہ سب کی سب بلبل شیراز کے اس مقولہ کی مصداق ہیں۔

تا تریاق از عراق آوردہ شود ؛ مارگزیدہ مردہ بود

(داعی :- مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا ستند پوری از مالدہ)

اہلحدیث افراد اہل حدیث کو مقامی افتراق کے علاوہ صنفی تفرق نے ایسا مشغول کر دیا ہے کہ الامان والحفیظ۔ جماعت کے افراد کو بھی اسی تفرق میں کچھ لذت آتی ہے۔ ذرا سا اختلاف ہوا بحکم خدا اصلحوا بین اخویکم پر عمل کر کے مٹانے کی بجائے بہت بڑی خلیج بنا دیا جاتا ہے۔ اس کا ثبوت ہر صوبے اور ہر شہر میں ہم کو ملتا ہے مگر ذکر کرنے سے اور تفرق بڑھنے کا احتمال ہے۔ اسلئے ہم اسکی تفصیل میں جانا نہیں چاہتے بلکہ اگر گویم زبان سوزد" پر عمل کرتے ہیں۔ خدا ہم کو توفیق دے ہم توحید و سنت کی اشاعت پر متفق ہو جائیں ورنہ زمانہ قریب آرہا ہے کہ یہ آوازیں بھی بجھنے میں نہ آئیں گی۔ اس وقت وہی نظارہ ہوگا جو استاد غالب نے ایک شعر میں بتایا ہے ؎

وحشت و شیفتہ اب مرثیہ کہویں شاید
مر گیا غالب آشفتہ نوا کہتے ہیں

ماہ شعبان المعظم اور شب برات

(از قلم مولوی عبداللہ ثانی امرتسری۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث)

شہر عظیم کی آمد ہے۔ رحمت الٰہی کی گھٹائیں امنڈے آرہی ہیں۔ مغفرت خداوندی کا اعلان ہونے والا ہے۔ اے خوابیدہ مسلم تو بھی اٹھ نشۂ غفلت سے بیدار ہو اور باران رحمت سے مستفیض ہو۔ اے بارگناہ سے شکستہ کمر اپنا بوجھ ہلکا کر خیر الخطائین[1] کے بابرکت گروہ کی رفاقت و معیت حاصل کر۔

شعبان المعظم کا چاند نظر آگیا۔ پیش خیمہ رحمت الٰہی کا ظہور ہوگیا۔ ضرورت ہے کہ حصول برکات رمضان کے لئے نفس کو مستعد کر۔ اور پہلے ہی سے اُسے ان امور کا عادی بنا دے جو باعث نزول رحمت ہیں۔ پس اے ہوشیار مسلم سُن اور گوش ہوش سے سُن!

رسول امت مرحومہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی عادت مبارکہ تھی کہ شعبان المعظم میں روزے بکثرت رکھا کرتے تھے[1] تو بھی بھوک پیاس کو قربان کر کے نفس کشی کے لئے ابھی سے تیار ہو جا بندوں کے اعمال بارگاہ الٰہی میں مرفوع ہونگے وہ بندے جو زیر سایہ رحمت الٰہی آنے والے ہیں۔ کوشش کر تو بھی ان میں شامل ہو جا یعنی روزہ رکھ، محض رضا الٰہی کے لئے بھوکا پیاسا رہکر اس دفتر میں اپنا نام لکھا دے۔ ہادیٔ دوجہاں سے منقول ہے :-

" یرفع فیہ (اے شعبان) اعمال العباد فاحب ان یرفع عملی و انا صائم ۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

کہ بندوں کے اعمال اس مہینے میں مرفوع ہوتے ہیں اس لئے مجھے پسند ہے کہ میرے اعمال مرفوع ہوتے وقت میں صائم لکھا جاؤں "

یہ مہینہ رحمت الٰہی کی بشارت ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام مہینوں سے زیادہ محبوب یہی مہینہ[2] تھا۔

شب برات نزول رحمت کا وقت قریب ہے۔ نصف شعبان گذر گیا۔ مغفرت الٰہی کا اعلان عام بھی اسی رات ہو جاتا ہے۔ رحمتوں کا مالک اپنی رحمت کو سات[3] بندوں سے قریب تر ہے۔ مگر اے مجرم بدکردار و بدعمل نابکار انسان تیرے لئے خاص کر قریب ہو کر خداوند تعالیٰ آسمان دنیا سے اعلان کرتا ہے کہ آج کی رات ہم نے تمام گنہگاروں کو معاف کر دیا۔ اسلئے اے غافل انسان اٹھ اور آج کی مبارک رات خود اٹھ اور اپنی روسیاہی کو لے کر بحکان ذی الملکوت کی بارگاہ میں کھڑا ہو جا۔ رات کا قیام کر اور دن کا روزہ رکھ۔ اس لئے کہ آج بے پرواہ خدا کی طرف سے اعلان ہو رہا ہے۔

الا من مستغفر فاغفر لہ کوئی ہے معافی مانگنے والا کہ اس کو معاف کیا جائے۔

الا من مسترزق فارزقہ۔ کوئی ہے مجھ سے رزق مانگنے والا کہ میں اسے دیدوں۔

الا من مبتلی فاعافیہ۔ کوئی ہے مبتلائے مصیبت جو عرض کرے اور میں اُسے عافیت دوں۔

یہی اعلان ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ فجر ہو جاتی ہے[4]

اے بدنصیب مشرک! مغفرت کا اعلان عام ہے گناہ بخشے جا رہے ہیں۔ دعائیں قبول ہو رہی ہیں مگر اے بدنصیب! تیری اور صرف تیری دعا رد کی جاتی ہے اس لئے کہ تو مشرک ہے۔

دو شخص اور اس صلائے عام میں دو مسلمان[5] دست بدعا ہیں مگر انہیں دھتکار دیا جاتا ہے کہ چلو تم آپس میں بغض رکھتے ہو اس لئے تمہاری دعا نہیں سنی جاوے گی۔[6]

اے قاطع رحم! خزانہ رحمت لٹ رہا ہے۔ رأفت الٰہی بندوں پر عام ہو رہی ہے مگر ہائے افسوس! تیری دعا صرف اس لئے مردود ہے کہ تو قاطع رحم (رشتوں کو توڑنے والا) ہے۔

اے ماں باپ کے عاق! آج کوئی فرد مسلم بھی رحمت عامہ سے بے بہرہ نہیں مگر تجھے اس سے حصہ نہیں ملیگا۔ اس لئے کہ تو ماں باپ کا عاق (نافرمان) ہے۔

اے شرابی! ناممکن تھا کہ اس جوش رحمت میں تیری دعا مستجاب نہ ہوتی۔ مگر تو اسلئے رد کیا گیا کہ تیرے

---

[1] مسلم۔ بخاری۔ ابوداؤد۔ نسائی وغیرہ کتب صحاح ملاحظہ ہوں۔ منہ

[2] ابوداؤد۔ [3] بیہقی۔

[4] میزان الاعتدال بحالہ عبد الرزاق۔ [5] ابن ماجہ بیہقی۔ [6] بیہقی۔ ابن ماجہ۔

عشرت شراب کی بو آرہی ہے جا اپنے منہ کو صاف کر اور معافی طلب کر۔

اے بدعتی! اے بدنصیب تونے اس قدر ہیچ رکعت سے حصہ نہیں پایا اس لئے اور صرف اس لئے کہ اسوۂ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو چھوڑ کر تو نے نئی راہ پیدا کی۔ جماعت المسلمین کو ترک کیا اور نیا فتنہ کھڑا کیا۔ اگر تو حصہ لینا چاہتا ہے تو بدعت کو ترک کر کے اسوۂ رسول پر فدا ہو کر رحمت الٰہی سے بہرہ یاب ہو۔ خدایا ہم کو بخش دے اور سب مسلم گنہگاروں کو بھی بخش دے زمین پر چلنے والوں اور قبروں میں سونے والوں کو بھی بخش دے۔ آمین!

آتشبازی اے مسلماں اب تجھے یہ بازیاں کرنی زیبا نہیں تو اپنے مال حلال کو نذر آتش نہ کر بچوں کو روک اور بوڑھوں سے سبق حاصل کر۔ بچوں کے فعل کا تو ذمہ دار ہے تو اپنے بچپن کے زمانہ کو بھول جا اور بچوں کو ہونہار بنا، اسراف نہ سکھا۔ ورنہ بار گناہ تیرے سر پر ہوگا۔ آیہ کریمہ وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ (الآیہ) پڑھ اور خدا سے ڈر۔ اللہ ہم سب کو سمجھ عطا کرے۔ آمین!

جواز اخصاء بہائم[1]

ناظرین کرام! السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ اما بعد معروض یہ ہے کہ اخبار اہلحدیث ۲۱۔ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ کی اشاعت میں بر صفحہ فتاوی ۱۹ اخصاء بہائم کے متعلق چھپا تھا اور اس میں جناب مفتی صاحب نے حدیث مرفوع کی اطلاع چاہی تھی۔ سو خاکسار نے ۹۔ اگست ۱۹۳۷ء (مطابق یکم جمادی الآخر ۱۳۵۶ھ) حدیث مرفوع جواز اخصاء بہائم ابو داؤد کی فتح الباری کے حوالہ سے مطلع کر دیا تھا نیز اس میں تصحیح تنقید بھی کر دی گئی تھی مگر معلوم نہیں کہ منیجر صاحب کی غفلت سے یا کسی اور وجہ سے وہ تعاقب ملتوی رکھ کر جناب حکیم عبدالسلام صاحب مبارکپوری کی تائید (عدم جواز اخصاء بہائم) ۲۴ رجب مطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۳۷ء شائع کر دی گئی۔ خیر اچھا ہوا جو بات اس کے متعلق چھیڑی گئی اس صورت میں شاید مسئلہ صاف ہو جائے۔ واضح رہے کہ یہ مسئلہ کسی زمانہ میں قدرے قبل اس کے بحث و تمحیص میں پڑ کھا جا چکا ہے اسی کے اثر سے ضلع راجشاہی (علاقہ بنگال) میں ایک جماعت جو کہ جھاؤ کے نام سے مشہور ہیں ان لوگوں کے بہت سے عقیدے ہیں جن میں دو عقیدے قابل ذکر ہیں۔ (۱) سر پر پورے بال رکھنا (۲) بہائم کی خصی نہ کرنا۔

ممکن ہے کہ اسی زمانہ میں حضرت شیخنا و مولانا محمد عبدالرحمان صاحب (مرحوم) "ارشاد البہائم الی حکم خصاء البہائم" لکھتے ہوں۔ اور تحفۃ الاحوذی (صفحہ ۱۶۹ ج ۲) کی عبارت نقل کرنا حکیم صاحب کو مفید نہیں۔ کیونکہ وہ ایک تحقیق کی بنا پر شرح کی گئی ہے۔ نیز حکیم صاحب کی نقل کردہ حدیث مرفوع (عدم جواز اخصاء بہائم) ابن عباس کی تاویل کی احتمال ہے۔ کیونکہ حدیث مرفوع منقولہ میں لفظ "ومن اخصاء البهائم" ہے۔ اس سے عام بہائم مراد نہیں ہے۔ ممکن ہو کہ ذبیحہ بہائم اس سے مستثنیٰ ہو یا نسل کی کمی کے ڈر سے منع کر دیا ہو۔ جیسا کہ حکیم صاحب کی منقولہ حدیث دوسرے ابن عمر رض سے واضح ہوتی ہے:۔

عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اخصاء الخيل الخ (یہ حدیث ضعیف ہے اور حدیث مذکورہ بالا جو حکیم صاحب نے ۱۰ ستمبر ۱۹۳۷ء کے پرچہ میں تائید کے ماتحت نقل کی ہے) قابل حجت نہیں کیونکہ وہ محتمل ہے اور حدیث محتمل کے لئے حدیث ضعیف تائید میں لانا صفحہ قرطاس کو طول دینا ہے۔ ہاں اخصاء الخیل کے ذکر کرنے سے ضمناً ہر بہائم کی اخصاء منع معلوم نہیں ہوتی۔ اگر حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم منع فرماتے (عام بہائم کو) تو حدیث ذیل کی کیا گت ہوگی۔

عن ابی هريرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان يضحی اشتری کبشين عظيمين سمينين اقرنين املحين موجوأين الخ

موجو وجاء سے ہے اور وجاء کے معنے منزوع الانثيين (جس کا دو خصیہ نکالا گیا ہو) اگر ہر بہائم کے منع فرماتے تو منزوع الانثیین دو جیندھا موٹا چربی دار سینگ دار۔ چت کبرا۔ کے لئے قربانی کا ارادہ نہ کرتے۔ اور بھی ملاحظہ ہو:۔

عن جابر ذبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم کبشين اقرنين موجوأين (ابو داؤد صفحہ ۳۰ مجتبائی)

فتح الباری انصاری صفحہ ۳۲۶ پ ۲۳)

علامہ ابن حجر عسقلانی رح لکھتے ہیں:۔

وفيه جواز الخصي۔ یعنی اضحیہ میں اخصا جائز ہے پھر آگے چلکر لکھتے ہیں:۔

وقد كره بعض اهل العلم النقص العضو لكن ليس هذا عيبا لان الخصا يفيد اللحم طيبا وينفي عنه الزهومة وسوء الرائحة ۔

اس تحریر سے عدم جواز اخصاء بہائم کے قائل کے لئے جواب ہو گیا۔ باقی رہی ایک حدیث جو ترمذی میں آئی ہے۔ نہی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بکبش فحل (اے کامل الخلقة لم تقطع انثياه) یہ حدیث رد کر دیتی ہے موجوأين کی روایت کو۔ سو حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں باحتمال ان يكون ذلك وقع فی وقتين یعنی احتمال ہے کہ وہ دو وقت میں ہوئی ہو۔ حاصل کلام اور خلاصہ مرام یہ ہے کہ بہائم کی اخصاء کلیۃً عدم جواز میں پیش کرنا یہ تحقیق صحیح نہیں بلکہ اخصاء جائز ہے۔ جیسا کہ حدیث مذکورہ میں معلوم ہوا۔ اس بارے میں اور بھی کلام ہے۔ انشاء اللہ کسی آئندہ موقع میں حسب ضرورت ہدیہ خدمت کر دی جائے گی۔ (مولوی محمد گلزار احمد مدرس مدرسہ شاہزاد پور ضلع مالدہ)

[1] مضمون ہذا کا نامہ نگار بنگالی ہے۔

تصدیق الحدیث

بیان الحق بجواب بلاغ الحق

(مجریہ از ۲۰-اگست ۱۹۳۸ء)

(۹)

گذشتہ نمبر میں "بلاغ الحق" کے صفحہ ۳۴ تک جواب ہو چکا ہے۔ آج ناظرین اس سے آگے پڑھیں:۔

آگے چلئے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہم کو دکھانا یہ ہے کہ حق و باطل کے جانچنے کی کونسی ترازو ہمارے پاس خدا کی دی ہوئی ہے۔ ایک تو عقل ہے کہ اسی کے بل بوتے پر ہماری ساری زندگی کے کاروبار جاری ہیں۔ اور اسی ترازو پر ہم ہر برے بھلے کو جانچا کرتے ہیں۔ مگر اس میں ایک عیب بھی ہے کہ عقل کی بیشی و کمی یا اس کی رفتار میں صحت اور غلطی سے ہم جانچ میں غلطی بھی کر جاتے ہیں اور دھوکے بھی کھاتے ہیں۔ چونکہ عقل اپنے ماحول سے متاثر رہتی ہے اور کبھی خاندان کے اثر سے کبھی صحبت کے اثر سے، کبھی فرقہ پرستی کے تعصب سے، کبھی نفسانیت کی دیوانگی سے ٹھوکریں کھاتی رہتی ہے۔ اس لئے یہ کامل بھروسہ کی چیز نہیں۔ پھر بھی یہ ناگزیر ہے کہ اس سے گریز بھی ناممکن ہے۔" (بلاغ الحق ص۳۵)

اہلحدیث | یہ اقتباس آپ کا من و عن ہمیں منظور ہے ع ناصح نا استاد کیوں کیسی کہی!

آگے آپ فرماتے ہیں:۔

"دوسری ترازو حق و باطل کی جانچ کی جو خدا نے دی ہے وہ قطعی اور وہ کلام اللہ ہے۔ ھو الذی انزل الکتاب بالحق والمیزان (وہ خدا ہی ہے جس نے قرآن نازل فرمایا جو حق ہے اور حق و باطل کی ترازو ہے) یہی خدا کی دی ہوئی ترازو ہے۔ اسی ترازو پر حدیثوں کو جانچنا تھا، جو تول میں پوری اتر جائیں اور قرآن کے احاطہ کے اندر آجائیں تو وہ ایسی قطعی ہونگی کہ اُن کا منکر قرآن کا منکر رسالت کا منکر اور کافر ہوگا۔" (بلاغ الحق ص۳۵)

اہلحدیث | یہ ترازو بھی منظور ہے۔ آمنا و صدقنا فاکتبنا مع الشاھدین۔

اس سے آگے آپ فرماتے ہیں:۔

"اس لئے ہماری حدیثوں کو بغیر اس کے کہ راوی کو جانچیں، روایت کو جانچیں، اسماء رجال کی کتابوں کو قرآن کے بدلے ترازو بنائیں اور ہزاروں راویوں کی نسبت اپنی تحقیقات کو عقیدۂ قطعی سمجھیں اور اس پر ایمان لانے اور منوانے کے لئے کوششیں کریں، قرآن پر کیوں نہ پرکھیں۔" (بلاغ الحق ص۳۵)

اہلحدیث | بس یہی بحث اصلی ہے اور یہی آپ کیلئے مزلۃ الاقدام ہے۔ معاف فرمائیے آپ نے اس میں اس امر پر غور نہیں فرمایا۔ آپ جس ترازو کو میزان حق و باطل قرار دے چکے ہیں خود اسی ترازو کو توڑ رہے ہیں۔ راویوں کے جانچنے کے بغیر حدیث کو جانچنا اس کی صورت کیا ہے؟

سنئے! قرآن مجید نے راویوں کے جانچنے کی خود تعلیم دی ہے۔ ارشاد ہے:۔

اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا[1]

اس ارشاد کا مفہوم یہ ہے کہ مرد صالح کی خبر کو صحیح سمجھو اور غیر صالح کی خبر کو جانچو۔ کیا یہ راویوں کی تنقید نہیں؟ اور سنئے! اَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ دو صالح گواہ کر لیا کرو۔ یہ مرد صالح جب گواہی دیں گے تو قاضی ان کی گواہی کو قبول کریگا۔ کیوں؟ اسی لئے کہ یہ مرد صالح ہیں۔ اور سنئے:۔

اِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى[2]

[1] کوئی بیدین آدمی تمہیں کوئی خبر بتلائے تو اسکی تحقیق کر لیا کرو بے تحقیق نہ مانا کرو۔

[2] اگر دو مرد گواہ نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں گواہ بنالو جن کو تم دینداری کی وجہ سے پسند کرو۔ دو عورتیں اس لئے

شہادت | اخبار اہلحدیث مورخہ ۶۔ اگست ۱۹۳۸ء نظر سے گزرا۔ بجواب استفسار ص۱۱ کالم ۳ گزارش ہے کہ حضرت العلامہ مولانا حافظ محمد عبد اللہ محدث غازیپوری نور اللہ مرقدہٗ حدیث نبوی کو داخل فی الدین سمجھتے تھے اور دم آخر تک وہ اسی خیال پر قائم رہے۔ جو لوگ اس عقیدے کو کہ "حدیث نبوی داخل فی الدین نہیں ہے" آپ کی جانب منسوب کرتے ہیں ان کے متعلق اسکے سوا اور کیا کہا جائے کہ وہ کذاب اور مفتری ہیں۔ اور محض اپنا مطلب نکالنے کے لئے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جانب اس عقیدے کا انتساب کرتے ہیں۔ میں اپنے پورے علم و یقین کی بنا پر کہتا ہوں کہ حافظ صاحبؒ کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں تھا۔ واللہ علیٰ ما اقول وکیل۔

میں چاہتا ہوں کہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدے کے متعلق خود آپ کی کتاب "ابراء اھل الحدیث والقرآن مما فی جامع الشواھد من التھمۃ والبھتان" سے وہ عبارت نقل کرتا ہوں جو اس بارہ میں حجت قاطع ہے۔ صفحہ ۱۵ میں اپنے اصول مذہب کے بیان میں لکھتے ہیں:۔

"ہمارے مذہب کا اصل الاصول صرف کتاب و سنت ہے۔ اور ہر ایک مسئلے میں کتاب و سنت ہی ہمارے مذہب کی کسوٹی ہے"

خادم العلماء ابو سعید محمد عبد الحفیظ فیضی (خاص بھتیجہ حافظ صاحبؒ)

محدثین کرام نے جو اصول تنقید روائت کے لئے بتائے ہیں وہ قرآن مجید کی ان آیات اور ان جیسی اور آیات سے مستنبط کئے ہیں۔ مگر حافظ صاحب مع اخوان یوسف ان سب اصولوں کو بے ضرورت قرار دیتے ہیں۔ اس پر ہمیں یہ کہنے کی اجازت دیں ؎

اے کہ آگاہ نۂ عالم درویشاں را
تو چہ دانی کہ چہ سودائے سرست ایشاں را

کس قدر دور از صداقت یہ مقولہ ہے کہ

اسماء الرجال کی کتابوں کو قرآن کے بدلے ترازو نہ بنائیں۔

ناظرین! ہم نے بتادیا کہ محدثین نے جو قواعد بنائے وہ قرآن مجید کی ہدایت کے ماتحت بنائے اور حافظ صاحب ان کو قرآن کے بدلے قرار دیتے ہیں ؎ ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

آگے چلئے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ ہم نے بیس ہزار عورت و مرد سے روایت کی ہے۔ اتنے راویوں کا جانچنا دشواری نہیں بلکہ محال ہے۔ میں بیس برس تک ایک شخص کو بہت ہی سچا سمجھتا رہا، اُس سے ہمیشہ صحبتیں رہیں، اُس کے بعد معلوم ہؤا کہ یہ اوّل درجہ کا جھوٹا ہے۔ آج ریل کی سہولت کے باوجود تم ایک آدمی کی نسبت بھی دعوے نہیں کرسکتے کہ اُس کی نسبت میری رائے قطعاً صحیح ہے۔ اس لئے حدیث کے جانچنے کے لئے قرآن کے سوا اور کوئی ترازو نہیں۔ یہی ترازو رسول نے بھی بتائی ہے جسکو میں آخر میں لکھونگا" (بلاغ الحق ص۳۵-۳۶)

اہلحدیث | حافظ صاحب! اپنے اس اقتباس کو سامنے رکھ کر ہماری پیش کردہ آیات اَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ اور مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ پر عمل کرنے کی صورت بتائیے۔ کیا جن دو شخصوں کو آپ ذوی عدل اور ترضون من الشھدا کے ماتحت گواہ بنائیں گے تھوڑے دنوں بعد ان کا غیر ذوی عدل ہونا محال ہے

پس جو جواب آپ کا ہوگا وہی ہمارا ؎
ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

مگر محدثین پر یہ اعتراض وارد نہیں ہوسکتا کیونکہ انہوں نے یہ لازم نہیں قرار دیا کہ جس کو مثلاً ۱۳۵۶ھ میں ثقہ قرار دیا جائے۔ اس کا انتہاء عمر تک ثقہ ہی رہنا لازمی ہو۔ بلکہ بہت سے راوی ایسے ہیں جن کی نسبت محدثین کی تصریحات ملتی ہیں کہ اخیر عمر میں ان پر نسیان غالب آگیا تھا۔ یا صحبت غیر صالحہ سے متاثر ہوگئے تھے وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے محدثین کا یہ اصول ہے کہ جرح مفصل توثیق پر مقدم ہے۔ اور اگر کوئی محدث کسی راوی کی نسبت عیوب کی نفی کرے اور متاخر یا اسی کا ہمعصر اسی کا عیب ثابت کرے جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے تو محدثین کا قاعدہ یہ ہے:۔

المثبت المقدم علی النافی (بخاری)

آگے چلئے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"آپ بشیر و نذیر تھے، تو انذار بھی آپ قرآن مجید ہی سے کرنے کے مامور تھے وانذر بہ الذین یخافون ان یحشروا الی ربھم (جو ایک دن خدا کے حضور میں حاضر ہونے سے ڈرتے ہیں اُن کو قرآن مجید سے انذار کرتے رہو) اس لئے قرآن سے فاضل انذار بھی رسول کا انذار نہیں۔ خدا کو ڈراؤنا نہ بنادو کہ اُس کی رحمت پر اُسکی تہاریت سبقت لے جائے۔ جزا و سزا تو اپنے اعمال کا نتیجہ ہے، اُس کو رحیم سمجھو اور اُس پر محبت کے پھول نچھاور کرو کہ وہ اسی کے لائق ہے خدا ہر قوم پر عذاب دینے کو کھڑا نہیں بلکہ ساری دنیا پر تو ہر حال میں اُس کی رحمت ہی برس رہی ہے" (بلاغ الحق ص۳۶)

ناظرین! | حافظ محب الحق صاحب کے معیار قرآنی کو ملاحظہ کرکے کوئی صاحب ہمیں بتائیں کہ اسکو معیار سے کیا تعلق۔ حافظ صاحب نے اتنا بھی غور نہیں فرمایا کہ معیار اور ذی معیار میں اثنینیت (دوئی) ہوتی ہے۔ اس اصول سے آپ کا فرض تھا کہ کوئی حدیث ایسی پیش کرتے جو انذار قرآنی سے تناقض یا تضاد رکھتی تاکہ معلوم ہوسکتا کہ یہ حدیث ترازوِ قرآن پر پوری نہیں۔ اس لئے صحیح نہیں۔

حافظ صاحب! | موافقت اور مخالفت باب مفاعلہ سے جو دو میں ہؤا کرتا ہے۔ آیندہ اس اصول کو ملحوظ رکھئے اور آگے چلئے:۔

"اسی طرح عقل کے خلاف اور آپ کی منزلت کے خلاف بھی حدیث صحیح نہیں ہوسکتی۔ جیسے کدو کا ذبح کرنا، یا عملیات وغیرہ کی حدیثیں چاہے جن ہو یا موکل کے تابع کرنے کو ہوں یا خدا کو مسخر کرنے کو، یا طبابت کا مطلب کھولنا کہ یہ سب آپ کے مقدس مسلک سے باہر ہے، یا مُردہ کی سننے کی حدیثیں یا مرنے کے بعد ایمان لانے کی حدیثیں جو قرآن کے خلاف ہیں، عقل کے بھی خلاف ہیں، رسول کی نہیں ہوسکتیں۔ آپ مجسم عقل اور سراپا قرآن مجید تھے" (بلاغ الحق ص۳۶)

اہلحدیث | اس اقتباس سے معلوم نہیں ہوتا کہ آپکا روئے سخن کس جماعت کی طرف ہے۔ کون کدو ذبح کرتا ہے، کون موکلوں کو تابع کرتا ہے، کون مردوں کے سننے کا قائل ہے۔ یہاں کسی شخص یا فرقے کی بحث نہیں بلکہ بحث ایک اصول کی ہے۔ آپ کو چاہئے تھا ایسی حدیثیں صحیح سند کے ساتھ پیش کرکے جواب طلب کرتے مگر آپ نے ایسا نہیں کیا اور اپنے منصب (اولاد) سے الگ ہوکر بھول بھلیاں میں پڑگئے ؎

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

ناظرین کرام! | حافظ صاحب کا نسیان ملاحظہ ہو۔ آپ نے اقتباس نمبر اول میں عقل کو ترازو بنانے سے انکار کیا اور اس اقتباس میں عقل ہی کو معیار اول بنایا۔ غالباً حافظ صاحب نے فطری طور پر ارشاد خداوندی کی تصدیق فرمائی ہے:۔ یَکَیْلَا یَعْلَمَ بَعْدَ

فتاویٰ

س ۲۶۳} کیا ثبوت ہے کہ قرآن پاک کلام الٰہی اور الہامی ہے؟ (عبد البر ضلع سارن)

ج ۲۶۳} اس پر مفصل بحث ہمارے رسالہ الہامی کتاب مناظرہ آریہ میں پڑھئے۔ اللہ اعلم!

س ۲۶۴} قرآن پاک میں مذکور ہے کہ "وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ" اور تم لوگ نہیں چاہو گے مگر یہ کہ چاہے اللہ جب کہ انسانوں کی خواہش خداوند پاک کی خواہش کے ماتحت ہے تو پھر انسانوں کو مجرم کیوں قرار دیا جاتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۶۴} مشیت کے معنی قانون قدرت ہے اور وہ دنیا کی ہر حرکت و سکون میں جاری اور ساری ہے تیز تلوار کے لئے قانون مشیت ہے جو اسکے سامنے آئے اسکو کاٹ دے چاہے مومن کا گلہ ہو یا کافر کا۔ انسانی مشیت بھی اسکے ماتحت ہے کوئی کام انسان نہیں چاہ سکتا جب تک وہ اس مخفی قانون قدرت کے ماتحت آکر اس کا مقدور نہ بن سکے۔ مثلاً بھوکا آدمی کھانے کی طرف خواہش کرتا ہے چاہے چوری سے ہو، اس کو حاصل کر لیتا ہے۔ لیکن مکمل سیر ہو چکا ہوا انسان کھانے کی رغبت نہیں کرتا۔ چاہے لذیذ سے لذیذ چیز اس کے سامنے ہو۔ کیونکہ اُس کے لئے قانون قدرت یہی ہے کہ وہ چاہے اور اسکے لئے ہے کہ نہ چاہے۔ پس آیت ما تشاؤن کے معنے یہ ہوئے کہ جس قانون قدرت کے ساتھ ایمان لانا وابستہ کیا گیا ہے جب تک انسانی ارادہ اسکے ساتھ مطابق نہ ہو ایمان نہیں لا سکتا۔ مثلاً تدبر، تفکر، بے تعصبی۔ چنانچہ اسی باریک راز کی طرف اشارہ کرنے کو قرآن مجید میں کئی جگہ تدبر، تفکر کا ذکر آیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا۔ تفصیل اسکی تفسیر ثنائی کی جلد دوم نیز آیت لو شاء اللہ ما اقتتلوا ملاحظہ کریں

س ۲۶۵} قرآن پاک میں مذکور ہے کہ "قل الروح من امر ربی" کہہ دو کہ روح میرے رب کا حکم ہے؛ جس طرح سے "کلام" اپنے "متکلم" کی صفت ہے "امر" بھی اپنے "آمر" کی صفت ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ روح بھی قدیم ہوئی۔ چونکہ یہ امر ہے جیسا کہ قرآن نے دعویٰ کیا ہے کہ "قل الروح من امر ربی" لازمی طور سے یہ بھی مان لینا پڑیگا کہ روح فنا اور حدوث کی سرحد سے بھی نکل گئی۔ (سائل مذکور)

ج ۲۶۵} آیت کا مطلب سمجھنے سے پہلے نحوی ترکیب پر غور فرمائیے۔ آیت کی نحوی ترکیب یوں ہے الروح مبتداء من جارہ متعلق مخلوق۔ پس معنی یہ ہوئے کہہ کہ روح میرے رب کے حکم سے پیدا ہے یہاں من تبعیضیہ نہیں ہے من ابتدائیہ ہے سوال من کے تبعیضیہ ہونے پر مبنی ہے جو حقیقت میں غلط ہے۔ مزید تفصیل ہمارے رسالہ اصول آریہ میں ملاحظہ ہو۔

س ۲۶۶} قرآن پاک میں مذکور ہے کہ "یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا"۔ گمراہ کرتا ہے اس سے بہتوں کو اور ہدایت کرتا ہے اس سے بہتوں کو؛ ہدایت بھی خدا کرتا ہے اور گمراہ بھی خدا ہی کرتا ہے تو انسان مجبور محض ہوا اور کوئی فعل انسان کا ذاتی اور اختیاری نہیں ہوا۔ تو ایسی حالت میں سزا اور جزا کیا معنی؟ (سائل مذکور)

ج ۲۶۶} آپ کے سوال کا جواب اس کے ساتھ ہی موجود ہے۔ وما یضل بہ الا الفاسقین اور اس کی مزید تفصیل دوسری آیت میں ملتی ہے۔ وما یزید الظالمین الا خسارا۔ (باقی)

تفسیر ثنائی اُردو۔ مؤلفہ حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب۔ سارے قرآن کی تفسیر ہے۔ جو آٹھ جلدوں میں ختم ہے۔ پورا سٹ ۱۶ روپے میں۔ فی جلد علیحدہ ۲ روپے میں۔ (دفتر اہلحدیث امرتسر)

سوالات قاسمیہ

س ۱} جمعہ بدل ظہر ہے۔ اس لئے اس کا وقت تبدیل نہیں ہو سکتا۔ اذان جمعہ سن کر بیع چھوڑ کر مسجد میں جلد آنے کا حکم مخصوص اذان جمعہ کے لئے ہے نہ کہ ہر دیگر اذان کے لئے بھی۔ اللہ اعلم!

(شیخ قاسم علی اوورسیر پنشنر لدھانوی)

ج ۱} جمعہ بدل ظہر کا ثبوت کسی آیت میں نہیں ہے یہ حدیث سے ثابت ہے جس سے فریق مخالف منکر ہے آپ کی کوشش سے اگر فریق مخالف حدیث کو حجت شرعی مان لے تو ہم آپ کا شکریہ ادا کرینگے۔

اذان یوم جمعہ کی ہے نہ اذان ظہر و جمعہ کا جس پیمانے سے آپ دیتے ہیں اسی سے لیجئے۔

س ۲} اگر فریقین غیر اسلام اپنا مقدمہ مسلمان قاضی سے فیصلہ کرانا چاہیں تو اسلامی شریعت سے فیصلہ ہوگا یا مطابق مذہب فریقین؟ (سائل مذکور)

ج ۲} اگر حکومت اسلامی ہے تو دیکھو لتکن کلمۃ اللہ ھی العلیا کے ماتحت قانون اسلامی کے موافق فیصلہ ہوگا ورنہ جو اقرار وہ لکھ کر دیں اسکے مطابق ہوگا۔

(باقی باقی)

شکایات متعلقہ دار الافتا

محمد عالم طالب جڑین ساکن تحصیل میرپور نے دو اشتہار مطبوعہ بھیجے ہیں۔ جو بذریعہ ڈاک ایک مولوی صاحب کی شکایت لکھ کر جواب طلب کیا ہے مگر وہ ابھی محصول ڈاک بھی ہمراہ نہیں۔ اس لئے دفتر کی طرف سے جواب نہ پہنچنے کی شکایت نہ کریں۔

(۲) اسی طرح مولوی شکر الدین کوئی صاحب قلمی سوال بغیر محصول ڈاک بھیجتے ہیں اور ابھی پتہ بھی مرقوم نہیں۔

نوٹ۔ مستفتی حضرات پتہ صاف صاف لکھا کریں اور محصول ڈاک اور قریب خط بھیجا کریں۔ ورنہ عدم جواب کی شکایت معاف۔

(نائب مفتی)

متفرقات

کمی کو جلد پورا کریں اہلحدیث کی کمی اشاعت کی بابت ناظرین کو اطلاع دیکر توسیع اشاعت کی طرف سابقہ پرچہ میں توجہ دلائی گئی ہے۔ چونکہ جلد رواں قریب الختم ہے اور آیندہ نومبر میں نئی جلد شروع ہونے والی ہے اسلئے ہم اپنے بہی خواہوں اور معاونین حضرات سے امید رکھتے ہیں کہ جس قدر کمی اشاعت اس جلد میں ہوئی ہے اس کی تلافی نئی جلد کے شروع میں ہی کردی جائے گی۔

کوئی بڑی بات نہیں اگر ہر بہی خواہ ایک ایک نیا خریدار بنانا شروع کرے تو چند دنوں میں سابقہ کمی پوری ہو سکتی ہے۔

اصول فقہ مولانا ابوالوفاء صاحب کی تازہ تصنیف ہے جو خاص مبتدیوں کے فائدہ کے لئے لکھی گئی ہے جناب مہتمم صاحب مدرسہ دیوبند کی رائے سابقہ پرچے میں درج ہوئی ہے۔ آج مولانا فضل اللہ صاحب ناظم مدرسہ دارالسلام عمر آباد مدراس کی تقریظ درج ہے،

"رسالۃ اصول الفقہ التی الفھا بحر العلوم مولانا ابو الوفاء نوجیز تھا بحر اذاخرا مفید للطلبۃ العلوم انی اقول لطلبۃ العلوم ان یقرء وھا قبل المنار و اصول الشاشی و نور الانوار جزی اللہ المتعال مؤلف ھذہ الرسالۃ عن الطلبۃ خیرا الجزاء فی ھذہ الدنیا و یوم البقاء آمین والسلام۔ وھو فضل اللہ"

یعنی رسالہ اصول فقہ طلبہ کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ گویا کوزہ میں دریا ہے۔

حالات تبلیغ از مولانا محمد اللہ صاحب رحیم آبادی ضلع دربھنگہ۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ میں اپنی تبلیغ کا حال سال بسال اخبار اہلحدیث میں شائع کیا کرتا ہوں۔ تیسرے سال اس قدر کم آمدنی ہوگئی تھی کہ چار مبلغین میں سے دو کو مجھے جواب دینا پڑا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امسال ذیقعدہ و محرم کے مہینے سے پھر دو کو بحال کیا اب چار کے چار ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ جس قدر توفیق دیتا ہے میں خود بھی تبلیغ کرتا ہوں اور چاروں مبلغین کی کارروائیوں کو خود جا جا کر دیکھا کرتا ہوں۔ فی الحال موضع بھوانی پور جو سراگنان اسٹیشن سے کوس بھر کے فاصلہ پر ہے چند لوگ اہل حدیث ہوئے ہیں اور پہلے جس قدر لوگ قسم قسم کے شرک و بدعات سے توبہ کرکے نمازی اور اہل حدیث ہوئے تھے ان کے حالات شائع کرچکا ہوں اور بفضلہ تعالیٰ اس وقت تک وہ لوگ ثابت قدم ہیں۔ (عہ داخل اشاعت فنڈ)

غریبوں کی بھی امداد کریں

قابل توجہ حضرات اہل خیر

سائلین غریب فنڈ کی تعداد آج ۱۰۔ اکتوبر تک ۹۶ ہے اور روز افزوں بڑھ رہی ہے مگر چونکہ فنڈ خالی ہے اس لئے نئے داخلے مبلغ دو روپیہ والے وصول نہیں کئے جاتے۔ عرصہ سے اس فنڈ میں کوئی امداد نہیں آئی۔ اس لئے سائلین کی تعداد بھی بڑھ گئی ہے۔

اہل کرم اصحاب صدقات جاریہ کرتے ہوئے اس فنڈ کا بھی خیال رکھیں۔

بہت بہتر ہو کہ شروع جلد سے ہی ان غرباء کے نام اخبار جاری ہو جائے۔ (نیاز مند منیجر)

دعائے صحت میرے دوست ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب آف ہردوئی کے آمدہ خط سے معلوم ہوا کہ ان پر ۲۸ ستمبر کو فالج گرا۔ جس سے بایاں حصہ مفلوج ہوگیا۔ کچھ افاقہ تو ہے تاہم موصوف کی کامل صحت کیلئے ناظرین دعا کریں۔ (ابو الوفاء)

ایضاً میرا لڑکا بابو غلام احمد عرصہ تین ماہ سے بیمار ہے۔ ناظرین اس کی صحت کے لئے بھی دعا کریں۔

(محمد و محمد ابراہیم حاجا جا) اللھم اشفھما بشفائک وداوھما بک وائک

انٹرنس پاس نوجوانوں کیلئے زریں موقع

جن انٹرنس پاس مسلمانوں کے دل میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا جذبہ موجزن ہو۔ انہیں خوشخبری دی جاتی ہے کہ انجمن حمائت اسلام نے ان کیلئے اشاعت اسلام کالج عرصہ سات سال سے قائم کیا ہوا ہے۔ جہاں مسلمانوں کو تبلیغ و اشاعت اسلام کیلئے تیار کیا جاتا ہے اور ۸ روپیہ سے لیکر ۱۲ روپیہ ماہوار تک وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ پراسپکٹس اور فارم داخلہ ۳/ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کر سکتے ہیں۔ درخواستیں ۲۵ نومبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔ (پرنسپل اشاعت اسلام کالج انجمن حمائت اسلام لاہور)

تائید مزید برسوانح ثنائی اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۷ ستمبر ۱۹۴۰ء کے صفحہ ۱ پر جو تجویز اعیان اہل حدیث کی خدمتمیں عموماً اور آنجناب کے حضور میں خصوصاً بغرض منظوری مولوی عبد الرؤف صاحب جھنڈا نگری نے پیش کی ہے بڑی مفید تجویز ہے کاش یہ تجویز منظور ہوتی اور ہم لوگ اسکو ملاحظہ کرکے لطف حاصل کرتے۔ مولانا! اس تجویز کی ہم لوگ تائید کرتے ہیں مولانا! ایک تو ان مولانا کی سوانحعمری اور خدمات دینی کی داستان۔ وہ بھی مولانا سیف بنارسی کے قلم سے۔ گویا سونے پر سہاگہ ہوگی۔ ہم لوگ عرض کرتے ہیں کہ اس تجویز کو ضرور منظور فرمایا جائے۔ (۱) مولوی محمد نصر اللہ و منشی محمود زمیندار کوٹھ ملانی ریاست بہاولپور) (۲) ابو نعیم محمد عبد الرحیم جامعہ محل حسن خان۔ بہاول پور) خریداران اہلحدیث۔

ہندوستانی زبان اور تفسیر قرآن کے موضوع پر ایک اہم کتاب کی ترتیب و تدوین ہو رہی ہے جسمیں ان تمام مصنفین و مؤلفین کا تذکرہ ہوگا جنہوں نے ہندوستانی (اردو) میں کوئی مستقل تفسیر یا کسی قرآنی موضوع پر کوئی کتاب لکھی ہو۔ اور جن حضرات نے ہندوستان میں قرآن عزیز کے متعلق کوئی خدمت کی ہو وہ اپنا مختصر تذکرہ اپنی کتاب کے ہمراہ دائرہ قرآنیہ میں ارسال فرماویں

ملکی مطلع

گورنمنٹ پنجاب اور گداگری

گداگری کرنا خاصکر اس کو پیشہ بنا لینا ہر مذہب ملت میں منع ہے۔ آج تمام مہذب اقوام (حتےٰ کہ وہ بھی جو مذہب سے منکر ہیں) گداگری کو اپنے ملک کے ماتھے پر سیاہ داغ سمجھ کر اُس کے مٹانے میں کوشش کر رہی ہیں۔ جو لوگ انگلستان اور جاپان وغیرہ ممالک میں ہو آئے ہیں ان کا بیان ہے کہ وہاں گداگری بطور پیشہ کے ممنوع ہے۔ لیکن ہندوستان ایسا بدنصیب ملک ہے کہ باوجود انگلستان جیسے مہذب ملک کے ماتحت ہونے کے ابھی تک اپنے ماتھے سے یہ سیاہ دھبہ نہیں مٹا سکا۔ یہاں کئی قومیں بوجہ پیشہ ور گداگر ہونے کے اپنا نام ہی فقیر یا درویش رکھتی ہیں۔

ہمارے حکام پہلے تو صرف انگریز ہوا کرتے تھے جو شہروں اور بستیوں سے دُور کوٹھیوں میں رہنے کے سبب ان گداگروں کے حال سے شاید واقف نہ ہوتے تھے۔ مگر اب تو آئین جدید کی رو سے بہت سا کام دیسی وزراء کے ہاتھ میں آگیا ہے۔ ملک کی خوش قسمتی ہے کہ ہمارے وزراء بھی انگریزوں کی طرح شہری آبادی سے دور رہتے ہیں۔ اسی لئے وہ بھی شہری باشندوں کی تکلیف سے کما حقہ باخبر نہیں ہو سکتے۔ یہ پیشہ ور سائل اہل شہر کو اتنا تنگ کرتے ہیں کہ اسکے اظہار کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ تمام دن بازاروں میں گشت کرتے ہیں، دوکانوں پر کھڑے ہو کر اتنا اصرار کرتے ہیں کہ گویا ستیہ گرہ کر رہے ہیں، نماز کے اوقات میں نمازیوں کو مسجدوں میں آگھیرتے ہیں۔ نماز مغرب کے بعد گلی کوچوں میں شور مچاتے ہیں۔ اگر ان کی شکلوں کو دیکھو تو اچھے خاصے تو مند نظر آتے ہیں، اگر ان کی کمر کو ٹٹولو تو نقدی کافی مقدار میں مل سکتی ہے۔ الغرض یہ حرام خور جماعت غریب لوگوں کو اتنا تنگ کرتی ہے کہ بسا اوقات اہل خانہ سختی کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ گذشتہ ایام میں اخبارات میں پڑھا تھا کہ گورنمنٹ پنجاب ان دریوزہ گروں کے لئے کوئی قانون بنانا چاہتی ہے؛ اس لئے ہم اپنے ذمہ دار وزراء کو توجہ دلاتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اس نیک کام کو جلدی سرانجام دے کر غریب رعایا کو مشکور فرمائیں۔ یعنی ان ہٹے کٹے مشنڈوں کو بھیک مانگنے سے باز رکھنے کا قانون بنوائیں مگر حقیقی مستحقین (مسکینوں، محتاجوں، اپاہجوں، لنگڑوں اور لُولوں) کے لئے غریب خانے بنوائیں۔ تاکہ ہمارا ملک بھی یہ کہہ سکے کہ میں بھی کسی مہذب حکومت کے ماتحت ہوں

وزرائے پنجاب دیکھ رہے ہیں کہ دور حکومت کدھر کو جا رہا ہے۔ کانگرس اپنے کام میں سرگرم ہے پنجاب کے گرد و نواح کے صوبے حتیٰ کہ مسلم اکثریت رکھنے والا صوبہ سرحد بھی کانگرس کے زیر اثر آگیا ہے۔ اس خطرے کو محسوس کرتے ہوئے اس کار خیر میں حتی الامکان جلدی کریں۔ اخیر میں ہم وزرائے پنجاب کو اس شعر پر توجہ دلاتے ہیں ؎

آمیر جمع ہیں احباب درد دل کہہ لے
پھر التفات دل دوستاں رہے نہ رہے

ملک کرناٹک کی واحد دینی درسگاہ

برادران اہل حدیث! مدرسہ محمدیہ رائیدرگ نے اپنی چار سالہ دینی تعلیمات اور کتاب و سنت کی اشاعت میں اپنی طاقت سے زائد حصہ لیا ہے۔ اس کی تاسیس مقامی غربا جماعت اہل حدیث نے ڈالی تھی۔ الحمدللہ کہ تعلیمی حیثیت سے ترقی و عروج پر ہے۔ مدرسہ کا طرز تعلیم پر اکثر بیرونی علماء فضلاء و حکام تعلیمات نے تعلیم پروری و دلدادگی ہے اور رائے نیک میں بہترین رائے گرامی کا اظہار کیا ہے۔ تاریخ اسلام سے پتہ چلتا ہے کہ کرناٹک میں قرآن و حدیث کی روشنی میں اسلام کی تبلیغ کسی زمانہ میں بھی نہ ہوئی۔ تمام ملک شرک و بدعات و رسومات و ملحدانہ تصوف میں مستغرق ہے۔ مسلمان بازاروں میں کہتے رہتے ہیں کہ اپنے بچوں کو قرآن و حدیث کی تعلیم مت دو جیسے حاصل کرنے سے بجز غربت و افلاس و ادبار کے کوئی فائدہ نہیں۔ اسی لئے ملک کرناٹک میں فیصدی دو آدمی قرآن شریف پڑھے لکھے ملنا دشوار و محال ہے حتےٰ کہ بہت سارے مسلمان مرد عورتیں سادہ کلمہ طیبہ پڑھ نہیں سکتے اور اس کے معانی سے کوسوں دور ہیں۔ ہاں البتہ اکثر لوگ کنڑی۔ تلگو اور انگریزی پڑھے لکھے ہیں۔

مدرسہ کے اہم اغراض و مقاصد سے اشاعت و تبلیغ بھی ہے لہذا اراکین مدرسہ نے بغرض اشاعت کتاب فقہ محمدیہ طریقہ احمدیہ حصہ اول کا ترجمہ تلگو زبان میں مسودہ تیار کر لیا ہے تاکہ مفت تقسیم کریں۔ افسوس کہ سرمایہ نہیں۔ اور تقویۃ الایمان مصنفہ مولانا اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی مفید کتاب کا ترجمہ بھی ہو رہا ہے۔ صد افسوس کہ سرمایہ نہیں پھر بھی مدرسہ وقتاً فوقتاً شرک و بدعات و رسومات و اختراعات کی تردید میں رسائل و اشتہارات اطراف و اکناف میں تقسیم کرتا رہتا ہے۔ فی الحال مدرسہ میں پچاس سے زائد طلباء تعلیم پا رہے ہیں۔ ان کے پڑھنے لکھنے کی کتب و جمیع لوازمات مدرسہ ہی مہیا کرتا ہے۔ دو قابل مدرس درس دے رہے ہیں اور دو مدرس کی اشد ضرورت ہے مقامی غرباء اسکے متحمل نہیں۔ چونکہ مدرسہ کی کوئی جائداد نہیں نہ عارضی کوئی مستقل آمدنی کا ذریعہ ہے نہ سرکاری امداد ہے نہ اہل ملک کو اس تعلیم اسلام پر توجہ و رغبت ہے۔ بس خدا کے فضل و توکل پر جاری ہے۔ خدا ہی جاری رکھے۔ آمین ثم آمین! لہذا آپ تمام احباب بھی اس کار خیر میں شریک ہو کر ہمارا ہاتھ بٹائیں اور مدرسہ کی اغراض کی تکمیل فرمائیں۔ سالانہ، ماہانہ چندہ یا عطیہ زکوٰۃ و صدقات وغیرات خصوصاً ماہ رمضان شریف میں نہ بھولیں کیونکہ کرناٹک کا واحد تبلیغی ادارہ صرف یہ ایک مدرسہ ہے۔ آپ اپنی

کسی تقریب میں مدرسہ کو نہ بھولیں۔ انشاء اللہ ضرور ملک کی اصلاح ہوگی۔ اہل دولت حضرات کو اس طرف زیادہ متعطف کراتا ہوں۔ مدرسہ بیرونی امداد کا سخت محتاج ہے۔ اس اصلاحی تبلیغی ادارہ کو نہ بھولیں۔ قدم درم امداد فرماکر ثواب دارین حاصل کریں۔

نوٹ:۔ مدرسہ ہذا کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۳۔ شوال ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۷۔ دسمبر ۱۹۳۷ء کو تقرر پایا ہے۔ توقع ہے کہ علماء دین حسب سابق تشریف لائیں گے۔ اطراف واکناف کے احباب سے عرض ہے کہ وہ جلسہ میں شرکت فرماکر جلسہ کو شاندار کامیاب بنائیں۔

پتہ جملہ زر ترسیل بنام:۔

(۱) متولی ہنگی محمد عمر صاحب خازن مدرسہ محمدیہ رائیدرگ ضلع بلہاری۔ (۲) وکیل محمد غوث صاحب معتمد مدرسہ محمدیہ رائیدرگ ضلع بلہاری۔

الداعی الی الخیر:۔ وکیل محمد غوث سکرٹری مدرسہ محمدیہ

(۸ر داخل اشاعت فنڈ)

مکتوب برلن (جرمنی)

(از نامہ نگار مقیم برلن)

جس طرح کہ ہندوستان میں نیشنل کانگرس کا سالانہ اجلاس ہوتا ہے اسی طرح جرمنی میں نازی پارٹی کا ہر سال اجلاس ہوتا ہے۔ اور یہ اجلاس اتنا زبردست ہوتا ہے کہ شاید دنیا میں اس کی مثال نہ ملے گی۔ چنانچہ اس سال بھی آج کل نہایت عظیم الشان اجلاس ہو رہا ہے۔ اس سال کے اجلاس کا نام بے روزگاری کا اجلاس رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس سال جرمنی میں بیکاری بالکل ختم ہوگئی۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ جرمنی میں سات ملین کے قریب بے کار تھے اب وہ زمانہ ہے کہ بیکاری کا نام تک نہیں۔ بہرحال اس سالانہ اجلاس کا افتتاح قائد اعظم ہٹلر نے ۳۔ ستمبر کو کیا اور اسکے بعد تمام کارروائی شروع ہوگئی۔ نورمبرگ کو اگر دیکھا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس شہر میں ایک زبردست تقریب ہو رہی ہے۔ تمام مکانات اور دوکانیں اتنے عمدہ طریقہ سے سجائی گئی ہیں کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک زبردست اجتماع ہے۔ جس کی قوم اتنی قدر کرتی ہے کہ ہر ممکن کوشش کرتی ہے کہ ان کو جہاں تک ہوسکے خوش کیا جائے۔ اگر انسان اس بات کی کوشش کرے کہ اجلاس کی کیفیت نہایت ہی مختصر تحریر کرے تو اسکے واسطے کم از کم دس مضامین کی ضرورت ہوگی۔ اگر اسپر بھی اکتفا کیا جائے تو بہتر ہوگا کہ اس وقت نورمبرگ میں جرمنی کی تمام طاقت جمع ہے۔ ہر شعبہ موجود ہے۔ نازی پارٹی کے تمام سربرآوردہ حضرات موجود ہیں، جرمن فوج بھی موجود ہے۔ یہ تمام شعبے قائد اعظم رہنما ہٹلر کے سامنے مظاہرہ کرینگے۔ اجلاس میں ہر شعبہ ہر موضوع پر تقریر کرینگے۔ اس کا لب لباب یہ ہوگا کہ اس سال میں کیا کیا گیا اور آئندہ کیواسطے اور کیا کیا جائیگا۔ یہی اصل مقصد ان اجلاس کا ہے کہ ہٹلر اپنی قوم کے سامنے تمام باتیں پیش کرے بالکل وہی ہوتا ہے جو کہ کانگرس ہندوستان میں کرتی ہے۔ الغرض کہ اس دفعہ کا اجلاس نورمبرگ میں وہ زبردست تھا کہ انسان ہمیشہ کے واسطے اسکو یاد رکھیگا۔ تمام دنیا کے نامہ نگار موجود تھے۔ علاوہ ازیں اس دفعہ کے اجلاس میں تمام سفراء ممالک غیر نے حصہ لیا۔ سوائے روس کے اور تمام موجود تھے اور خاص طور پر قائد اعظم ہٹلر کے مہمان تھے۔ صرف اسی بات سے پتہ چلتا ہے کہ نازی پارٹی گو کہ نجی پارٹی ہے اور حکومت سے کوئی تعلق ان اجلاس کو نہیں لیکن باوجود ان تمام باتوں کے تمام سفراء نے ان اجلاس میں حصہ لیا۔ حقیقت میں تمام قوم اور ملک وملت اس وقت ایک ہیں اور یہی وجہ ہے کہ جرمن قوم اتنی جلد آزاد ہوگئی۔ اگر یہ بات ہندوستان میں موجود ہو تو وہ دن دور نہیں کہ ہم پردیسی حکومت سے آزاد ہوجائیں۔

جرمنی اور ترکی میں تجارتی معاہدہ

برلن (بذریعہ ڈاک) برلن میں ایک عرصہ سے جرمنی اور ترکی کے درمیان تجارتی گفتگو ہو رہی تھی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ان دونوں اقوام میں ایک معاہدہ مرتب ہوا اور اس پر اب دستخط ہوگئے۔ اگر اس کا یہاں تذکرہ کردیا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ اس معاہدہ کو مرتب کرنا کوئی معمولی بات نہ تھا۔ کیونکہ بہت سی ایسی باتیں تھیں جن کا لحاظ رکھنا بہت اور اشد ضروری تھا۔ لیکن باوجود ان تمام باتوں کے اس معاہدہ کو اس طرح پایۂ تکمیل کو پہنچایا گیا ہے کہ دونوں اقوام کو اطمینان ہوگیا ہے۔ جرمنی تقریباً ہمیشہ اس بات کی کوشش میں رہتا ہے کہ جہاں تک ہوسکے دوسری اقوام سے معاہدہ کیا جائے کہ جس کے ذریعہ ہر ملک کی تجارت کو فروغ ہو۔ چنانچہ یہی باتیں یہاں بھی مدنظر رکھی گئی ہیں۔

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

محکمہ انہار کے حلقہ نہر حویلی اور ان ملحقہ جات میں جہاں نہریں جاری ہیں۔ بعض خاص سب آرڈینیٹ آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے مسلم اور سکھ امیدوار نہ ملنے کے متعلق دقت محسوس ہو رہی ہے۔ ان آسامیوں کے متعلق مندرجہ ذیل مطلوبہ صفات کا ذکر مجموعہ احکام شعبہ انہار میں کیا گیا ہے۔

(الف) رڑکی کا پرانا اپر لوئر سب آرڈینیٹ سارٹیفکیٹ

(ب) رسول کا اوورسیر کا سارٹیفکیٹ۔

(ج) پنجاب یونیورسٹی کا سول انجینئری کا پہلا امتحان۔

تاہم گورنمنٹ ایسے اشخاص کی درخواستوں پر غور کرے گی جن کے پاس ہندوستان اور برطانیہ عظمیٰ کی مسلمہ یونیورسٹیوں کی سول انجینئری کی ڈگریاں یا ڈپلومے ہوں۔ تقرری کے لئے صرف پنجابی اہل ہیں۔ ان آسامیوں کے متعلق جملہ درخواستیں

صاحب چیف انجینئر (شعبہ انہار پنجاب)

سکرٹریٹ شعبہ انہار لاہور

کے نام آنی چاہئیں۔

لاہور مورخہ ۳۰۔ ستمبر ۱۹۳۷ء

مومیائی ۱۵۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔

قیمت فی چھٹانک ۲/ ۔ آدہ پاؤ ۳/ ۔ پاؤ بھر ۸/ ۔ مع محصولڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب سندر پوری

"میں نے دو مرتبہ قبل اسکے مومیائی منگایا تھا۔ ماشاء اللہ پورا فائدہ ملا۔ براہ کرم میرے دوست قلی کرامت اللہ صاحب کے نام ایک چھٹانک جلد روانہ فرمائیں" (۷-اگست ۱۹۳۶ء)

جناب لال محمد عبداللطیف صاحب بمبئی:-

"آپکے یہاں سے قریب ایک سیر تک مومیائی منگاکر دوستوں میں استعمال کرائی۔ بہت فائدہ ہوا۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہے۔ ایک پاؤ مومیائی بذریعہ پارسل روانہ فرمائیے" (۱۷-اگست ۱۹۳۶ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:-

حکیم محمد سردار خان

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

بہت ضروری ہے ۱۶

نمونہ منگاکر پہلے تجربہ کرلیجئے

آزمائش شرط ہے

قوت مردمی کا شرطیہ علاج

اگرچہ اشتہاری دواؤں نے آپ کو بالکل بدظن کردیا ہے۔ لیکن ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلا مقوی نمبر ۱۰ و دوا مرواریدی نمبر ۳ صرف دس روز کے لئے بطور نمونہ طلب کیجئے۔ انشاءاللہ اس قلیل مدت میں آپ کو کافی طور پر فائدہ محسوس ہوگا اور اس کے حیرت انگیز اثر کے آپ خود قائل ہوجائینگے۔ پھر اس وقت آپ پورا بکس یا نصف بکس منگاکر استعمال کریں۔ مگر فرمائش کے ساتھ یہ شرائط آنا ضروری ہے:-

شرط اول۔ دوا کو ناجائز کام کے لئے استعمال نہیں کرونگا۔ شرط دوم۔ حسب تحریر دوا باقاعدہ استعمال کروں گا۔ شرط سوم۔ تا اختتام دوا پرہیز قائم رکھونگا۔ قیمت نمونہ ایک روپیہ چودہ آنہ (۱۴/ ۱؎) نصف بکس تین روپیہ آٹھ آنہ (۸/ ۳؎) پورا بکس سات روپیہ مع محصولڈاک۔ غیر ملکی احباب کل قیمت و محصول ڈاک پیشگی روانہ کریں۔ حوالہ اخبار کا ضرور دیجئے۔ فہرست دواخانہ مفت طلب کیجئے۔

جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ارسال فرمائیے

طلا مقوی نمبر ۱۰

مجلوقوں اور کمزوروں کے لئے ایک بہترین چیز ہے۔ عضو مخصوص کی جملہ خرابیاں کجی۔ لاغری سستی وغیرہ سب اس سے دور ہوجاتی ہیں۔ اسکے چند روزہ استعمال سے بالکل ناکارہ اور مایوس مریض شاد اور بامراد ہوجاتا ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

قیمت فی شیشی تین روپے (۳؎)

دوا مرواریدی نمبر ۳

قوت باہ کے مریضوں کیلئے آب حیات کا کام دینے والی ایک بے نظیر دوا ہے۔ بے حد مقوی باہ اور دافع سرعت انزال ہے۔ پوری خوراک ایک مرتبہ مستقل پرہیز کے ساتھ استعمال کرکے قدرت خداوندی کا کرشمہ دیکھئے۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ کشتہ جات اور مضر اشیاء سے مبرا ہے۔ قیمت چالیس خوراک چار روپیہ (۴؎)

ملنے کا پتہ:- منیجر انصاری دواخانہ رجسٹرڈ مقام مئو ناتھ بھنجن ضلع الہ آباد یو-پی

(۹۴۷)

سرمہ نور العین ۱۳/۵۱

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ:- **منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ**

صحت و تندرستی کا راز

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدہ کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر اعظم" کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہوجاتی ہیں۔ اور کھانا خوب ہضم ہوکر بدن میں تازہ خون پیدا ہونے لگ جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبہ ۱۲/ ۔ محصول ڈاک علاوہ نمونہ چار آنہ (۴/)

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اکسیر اعظم ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

بابل۔ شہر بابل کے حالات۔ قیمت ۲/ (منیجر اہلحدیث)

بعدالت جناب شیخ عبدالمجید صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم بھکر

نمبر مقدمہ ۱۲۲۴ بابت ۱۹۳۷ء

گل شیرخان ۔ عالم شیرخان پسران غیب خان ۔ عمرخان گل محمدخان ۔ نوازخان پسران نامعلوم ۔ محمدخان ۔ عطا محمدخان ۔ احمدخان ۔ سرفرازخان پسران مہرخان اقوام پٹھان سکنائے چاہ اشرف والا داخلی موضع غلاماں تحصیل بھکر ۔ مدعیان ۔

بنام ۔ منگو ولد کالو ذات جٹ گھانگلہ سکنہ چاہ نوروالہ ۔ مہرو ولد عمرو ذات کھوکر کوٹانہ سکنہ چاہ کوٹانیانوالہ ۔ بخشو ولد بشارت ذات جٹ سوہا سکنہ چاہ سوہانوالہ ۔ اشرف خان ولد سرفرازخان ذات پٹھان سکنہ چاہ اشرف والہ شمالی ۔ محمدحسین ولد غلام محمد ۔ جہرا ولد دولت اقوام جٹ سوہا سکنہ چاہ سوہانوالہ ۔ دادا ولد ہرا ۔ شیرا ولد ذمہ ۔ اقوام جٹ گھانگلہ ۔ سکنائے چاہ نوروالہ ۔ داخلی موضع غلاماں تحصیل بھکر ۔ مدعاعلیہم ۔ ۹۷۸

مدعاعلیہم ۱ تا ۴ بذاتہ ونیز بطور نمایندگان دیگر مالکان اراضی موضع غلاماں مندرجہ فہرست منسلکہ عرضی دعوےٰ ۔ مدعاعلیہم ۵ تا ۸ بطور خود دعوےٰ استقراریہ بدیں مضمون کہ مدعیان اراضی بنجری کھاتہ کھتونی $\frac{۳۲۰}{۵۷۸-۹۳۶-۹۳۷}$ نمبرخسرو ۲۱۸۷ ۔ ۲۱۹۳ ۔ ۲۱۹۸ ۔ ۲۱۹۹ ۔ ۲۲۵۴ ۔ ۲۲۵۵ ۔ ۲۱۰۰ ۔ ۲۱۹۰ ۔ ۲۱۵۱ ۔ تعدادی ۳۹ کنال ۱۶ مرلہ مندرجہ شرقیت بندوبست واقع موضع غلاماں تحصیل بھکر جوکہ جمعبندی حال میں اراضی کھاتہ نمبر ۵۹ کھتونی ہائے ۱۷۷۱ ۔ ۱۹۴۵ میں ۱۲۲ ۔ ۳ ۔ ۱۹۳۷ میں نمبرخسرہ ۹۱۸۹ ۔ ۸۸۷۵ ۔ ۸۸۷۶ ۔ ۸۴۷۱ ۔ ۸۹۶۳ تعدادی ۳۰۸ کنال ۹ مرلہ میں مخلوط واقع موضع غلاماں ہیں ۔ کے مالکان ادنےٰ سہ حصہ شاملات متعلق اراضی مندرجہ جمعبندی سال ۱۹۰۱ ۔ ۱۹۰۲ء بموجب پیمانہ ملکیت ہیں ۔ اور مالک ہونے کے حقدار ہیں ۔ بصورت تبادل دعویٰ دخلیابی برخلاف مدعاعلیہم ۵ تا ۸ ۔

اندریں مقدمہ مدعیان نے دعویٰ استقراریہ برخلاف مدعاعلیہم مندرجہ فہرست دائر کیا ہے اور درخواست زیر آرڈر ۱ رول ۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی بدیں مضمون دی ہے کہ مدعاعلیہم ۱ تا ۴ مذکورہ بالا کو بذاتہ ونیز بطور نمائندگان منجانب تمام دیگر مدعاعلیہم مندرجہ فہرست پیروی مقدمہ کرنے کی اجازت دی جاوے ۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار زیر آرڈر ۱ رول ۸ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر کسی مالک مندرجہ فہرست منسلکہ عرضی دعویٰ کو مدعاعلیہم کے نمایندہ بنائے جانے میں اعتراض ہے تو تاریخ $\frac{۱۰}{۳۷}$ ۲۸ کو عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہوکر پیش کرے ۔

آج بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا ۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

اطلاعنامہ بابت تاریخ مقررہ برائے تصفیہ اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ قاعدہ ۶۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

بعدالت چوہدری سلطان خاں صاحب سب جج بہادر امرتسر

کرپارام ولد ایسرداس قوم برہمن سکنہ جبیٹھوننگل تحصیل امرتسر ۔ ڈگری دار

بنام کاڑی ولد رتو ۔ قوم خاکروب ۔ سکنہ جبیٹھوننگل تحصیل امرتسر ۔ مدیون

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں ڈگریدار نے واسطے نیلام مکان کے درخواست گذرانی ہے ۔ لہٰذا تم کو بذریعہ تحریر ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ $\frac{۱۰}{۳۷}$ ۲۸ واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے ۔

آج بتاریخ $\frac{۱۰}{۳۷}$ ۲ بثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے جاری ہوا ۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

حیرت انگیز ایجاد ۱/۲

آزمائش کو نمونہ مفت وبلاصرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جواکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے ۔ اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائینگے ۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی نازبرداری سے بچاتی ہے زائد از پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے ۔ اگر اسکا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے ۔ بکثرت حضرات تحریری وتقریری اظہار فرماچکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی ۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرماکر دیکھئے ۔ نگاہ کی کمزوری ۔ پرانا آشوب چشم ۔ ناخونہ ۔ پڑبال ۔ دھند (گرنیولس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا ۔ نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہوجاتی ہیں اسکے استعمال سے دفعہ ہوجاتی ہیں اور آنکھیں صحتیاب ہوجاتی ہیں ۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ ۔ علاوہ محصول ڈاک ۔ (منگوانے کا پتہ)

مینیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

تاریخ الحرمین الشریفین

(مصنفہ مولوی عبدالسلام صاحب ندوی)

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے حالات لکھے گئے ہیں جو آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہ ملیں گے ۔ تمام راستوں اور حرم ہائے محترم کے قابل مشہور مناظر کے فوٹو، عرب شریف کا رنگین نقشہ بھی ہے ۔ عازمین حجاز کو بہت مفید ہے ۔ کاغذ، کتابت اعلیٰ ۔

پتہ :- **مینیجر اہلحدیث امرتسر**

ائمہ تلبیس

جس میں تمام مشہور مدعیان نبوت و مہدویت
دجالوں، کذابوں کے تمام حالات وکارنامے نمایاں
اور بیانات و تاویلات درج ہیں۔ جنہیں سے عہد رسالت سے
لے کر چودھویں صدی کے آغاز تک مختلف لباسوں
میں منکشف ہو کر مسلمانان عالم کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالا
ان کے زروحال کو لوٹا۔ جوں جوں آپ کتاب کو پڑھتے
جائیں گے توں توں حیران و ششدر رہ جائیں گے مصنف
کا دعوے بالکل صحیح ہے کہ آج تک اس موضوع پر
کوئی کتاب اس طرح مفصل و مکمل نہیں لکھی گئی۔ تقریباً
تمام اسلامی رسائل و اخبارات نے اس پر ریویو
لکھے ہیں اور عام ناظرین اس کو ہاتھوں ہاتھ خرید رہے
ہیں۔ ہمارے ہاں چند نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ شائقین
جلد طلب کریں ۲۰×۳۰ کے ۵۴۰ صفحات۔
قیمت صرف ۸/ محصول ڈاک ۹/۔ کتابت۔ طباعت
اعلیٰ۔ (منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

اشتہار زیر حکم ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری [illegible] صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم سرگودھا

دعویٰ دیوانی نمبر ۳۰۹

[illegible] ساکن چک [illegible] شمالی تحصیل سرگودھا

بنام احمد وغیرہ

دعوے ۳۰۰/-

بنام سروارا۔ غلام دوست محمد۔ جلال پسران صالون اقوام
تارڑمال سکنائے چک [illegible] ڈاکخانہ کسووال ضلع منٹگمری مدعاعلیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں سمیان سروارا۔ غلام۔ دوست محمد
جلال مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور
روپوش ہیں۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام سروارا۔ غلام۔ دوست محمد
جلال مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر سروارا۔ غلام۔ دوست محمد
جلال مذکوران تاریخ [illegible] ۲۲ کو مقام سرگودھا حاضر عدالت
ہذا میں بوقت دس بجے دن نہیں ہونگے تو ان کی نسبت
کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ [illegible] بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم : مہر عدالت :

اشتہار زیر حکم ضابطہ دیوانی

بعدالت لالہ [illegible] داس صاحب جین

بی اے۔ ایل ایل بی

سب جج بہادر درجہ چہارم [illegible]

دعویٰ دیوانی [illegible] تاریخ قیام [illegible]

چانن مل ولد [illegible] ذات کھتری سکنہ [illegible]

بنام غلام رسول و غلام احمد پسران کریم بخش
اقوام راجپوت سکنہ موضع [illegible] تھانہ [illegible] حال مقام
چک [illegible] نمبر سکونت ضلع بہاولنگر ریاست بہاولپور

دعوے مبلغ ۵۰۰/- روپیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مستی غلام رسول و غلام احمد
مدعاعلیہم مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں
اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام غلام رسول و
غلام احمد مدعاعلیہم مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر غلام رسول
و غلام احمد مذکور تاریخ ۲۷ نومبر ۱۹۳۵ء کو مقام
[illegible] حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو انکی نسبت
کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۲۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے
جاری ہوا۔

دستخط حاکم : مہر عدالت :

(۹۰۶)

سید البشر

مصنفہ مولانا [illegible] الرحمن [illegible]
اس کتاب میں مصنف موصوف نے
توریت، انجیل، زبور سے پچاس
پیشگوئیاں درج کی گئی ہیں [illegible]
پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر دی گئی
[illegible] کے لئے ایک
[illegible] کتاب ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]

بچوں اور بچیوں کا باتصویر ماہوار رسالہ

پیام تعلیم (دہلی)

فرصت کے وقت کا بہترین دوست۔ اچھے اچھے اور مزےدار قصے، کہانیاں، دلچسپ معلومات،
لطیفے، خوبصورت [illegible] کی تصویروں سے آپ کی خاطر تواضع کرے گا۔ پیام تعلیم کے
ذریعہ ہندوستان اور ہندوستان کے باہر آپ کے نئے نئے دوست پیدا کرے گا۔
[illegible] ایک سالنامہ ملے گا جو اس آپ [illegible] ہندوستان کی
[illegible] خالی نہیں کر سکتیں۔

[illegible] آپ کو سالنامہ [illegible] ۲/-

[illegible]

مکتبہ جامعہ ملیہ دہلی

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے تراجم

کتاب الوسیلہ

اس کتاب میں حقائق قرآن اور معارف حدیث کی رو سے وسیلہ کے مختلف پہلوؤں پر بحث کر کے شفاعت حضور [illegible] کا مطلب واضح کر کے بتلایا ہے کہ آپ کی شان کیا ہے [illegible] استمداد۔ اولیاء اللہ کی کرامات، صوفیاء کے حالات کی حقیقت کیا ہے۔ روضۂ اطہر کی حقیقت اور اس کی زیارت کے آداب کیا ہیں۔ علاوہ ازیں بے شمار مسائل پر بحث کرتے ہوئے قرآن و حدیث کے علاوہ صحابہ، تابعین اور ائمہ [illegible] کے اقوال و آراء سے بھی شرکاء و الحاد و ضلال کی بیخ کنی کا سامان بہم پہنچایا ہے۔ قیمت ۸/، علاوہ محصول ڈاک۔

الفرقان

بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان۔ ترجمہ اردو مع متن عربی۔ اس کتاب میں قرآن و حدیث کے حوالہ جات پیش کر کے صادق اور کاذب [illegible] اولیاء و مشائخ میں شناخت کر دی گئی ہے۔ جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں اور اہل اللہ کی کرامات میں فرق بتایا گیا ہے۔ قیمت ۸/

[illegible]

[illegible] ترجمہ اردو۔ اس کتاب میں قرآن و حدیث کے [illegible] ثابت کیا گیا ہے کہ [illegible] قبروں پر جا کر [illegible] کی طرح کی حاجات طلب کرنے، قبروں کی پرستش کرنے [illegible] شرک ہیں۔ [illegible] قیمت [illegible]

تفسیر آیت کریمہ

حضرت یونسؑ کی مشہور دعا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی مفصل تفسیر بیان فرما کر بتلایا ہے کہ اس دعا میں یہ خاصیت رکھی ہے کہ اگر کوئی مصیبت زدہ ان الفاظ سے مالک سے التجا کرے یقیناً اس کی مصیبت دور کر دی جاتی ہے [illegible] حضرت [illegible] کی [illegible]

علمی تحائف بہ عنوان نور الدعات

[illegible] امام [illegible] نے آج سے سات سو سال قبل تصنیف فرما کر اعلان فرمایا کہ ابتدائے اسلام سے آج تک جس قدر اعتراضات غیر مذاہب خصوصاً عیسائی مذہب سے جس قدر عقلاً یا نقلاً ہوئے ہیں یا ہوں گے ان تمام کا مفصل، مدلل، معقول پیرایہ میں جواب دیا گیا ہے۔ اصل قیمت ۸/، رعایتی ۶/، محصول ڈاک ۱۲/

خیر الکلام

جس میں فرضیت فاتحہ خلف الامام، نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا، عدد رکعت تراویح، آمین بالجہر اور مسئلہ رفع یدین پر عالمانہ انداز میں روشنی ڈال کر مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ اصل قیمت [illegible] رعایتی [illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

تفسیر سورۂ اخلاص

جس میں مادہ پرستی اور تثلیث کی دھجیاں اڑا دی گئی ہیں۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کے لیے بیش قیمت [illegible] کلام [illegible]

اصحاب صفہ

اس کتاب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فدائی جماعت شمع رسالت کے پروانے مہاجرین و انصار جو اپنا گھر بار چھوڑ کر مسجد نبوی کے ایک چبوترہ میں قیام پذیر رہے ان کے مستند حالات لکھے ہیں اور اس کے اصحاب صفہ کے [illegible] گئے تھے [illegible] کفار کے مقابلہ کی آواز پر جہاد کرتے تھے یا انہوں نے مشرکین کے ہمراہ ہو کر مومنین کے خلاف جنگ کی، ان روایات پر حقیقت کیا ہے۔ نیز اولیاء، قطب، ابدال، قلندر، نذر، منت، رقص و سرود جیسے اہم مباحث پر بالتفصیل روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۱۲/

ائمۂ اسلام

مجتہدین اور برزگان دین سے متعلق مسائل میں اگر غلطی سرزد ہو جائے تو اس پر قرآن و حدیث سے دلیل [illegible] کسی پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا بلکہ [illegible] غلطیوں کو قابل ثواب بتایا [illegible] بند ہو جاتا۔ قیمت ۱۲/

تفسیر سورۂ فلق والناس

(متن عربی، اردو [illegible]) تمام علماء متقدمین کے اقوال نقل کر کے ماخذ ترین تفسیر کی ہے [illegible] الناس کی [illegible] شیاطین الجن اور شیاطین الانس [illegible] پر مفصل بحث کی ہے۔ قیمت ۸/

ملنے کا پتہ: منیجر [illegible]

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

جلد [illegible] — نمبر

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت

والیان ریاست سے سالانہ —
رؤسا و جاگیرداران سے —
عام خریداران سے —
ششماہی —
ممالک غیر سے سالانہ — شلنگ
فی پرچہ —

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی صاحب) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۶ شعبان المعظم ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

قوم مسلم سے روئے سخن

(از جناب عبد المجید صاحب ... نظم)

تجھ کو مسلم جادۂ سنت پہ چلنا چاہیئے
اور شرک و کفر کے کاموں سے بچنا چاہیئے
جس سے ہو اللہ خوش وہ کام کرنا چاہیئے
جس سے ہو ناراض اس سے باز رہنا چاہیئے
طاعت ختم رسل ہو جب بجان و دل سے ہو
حکم رب پر تم کو تسلیم کرنا چاہیئے
راہ حق میں مال و زر اپنا لٹانا چاہیئے
صدق دل سے جان و دل قربان کرنا چاہیئے
سنت و قرآن دو ہی چیز ہیں بہر نجات
غیر کے اقوال پر ہرگز نہ چلنا چاہیئے
جاری غلق خدا جس وقت ہو خواب ہو
ذکر حق سے تم کو دل بیدار رکھنا چاہیئے
ملتی ہے راہ شہادت میں حقیقی زندگی
تم کو مرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے
چھوڑ کر لہو و لعب اور بدعت و رسم و رواج
[illegible]
چھوڑ کر ... [illegible]
جنت ... [illegible] رکھنا چاہیئے

انتخاب اخبار

[illegible]

——— امرتسر سنت سنگھ جی کی ارتھی کے جلوس پر سکھوں کی طرف سے مسلمانوں پر جو بلوے کئے گئے تھے۔ اس سلسلہ میں سکھوں پر مقدمات دائر تھے جن میں سے کئی ایک کے فیصلے ہی ہو چکے ہیں۔ ۱۹۔ اکتوبر کو دو مزید مقدمات کے فیصلے سنا دیئے گئے۔ ایک مقدمہ میں چھ سکھوں کو ۴-۴ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی اور تین بری ہوئے۔ دوسرے میں تینوں سکھ بری کردیئے گئے۔

——— امرتسر میں ۱۵۔ اکتوبر کو ہندوؤں نے دسہرہ کا تہوار منایا۔ حسب دستور سابق رام لیلا کے جلوس نکلتے رہے۔ آخری دن دسہرہ بھی بنا۔ ان ایام میں کوئی ناخوشگوار حادثہ پیش نہیں آیا۔

——— پنڈت جواہر لال نہرو اس ہفتہ پنجاب و سرحد کا دورہ کرکے یوپی واپس چلے گئے۔ آپ نے ایک دن لاہور میں بھی قیام کیا۔

——— لاہور کی ایک اطلاع ہے کہ وزیرستان میں پھر شورش نمودار ہو رہی ہے۔ اس لئے فوجی پلٹنیں وزیرستان کو بھیجی جا رہی ہیں۔

——— لکھنؤ میں آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس ہوا۔ سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب۔ مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال اور مولوی شوکت علی وغیرہ شریک ہوئے۔ آخری دن مولوی شوکت علی اور سیٹھ یعقوب حسن میں سرونیر حسن کے معاملہ پر ہاتھا پائی تک نوبت آگئی (ملاپ)

——— لاہور میں آگ لگ جانے سے ایک فلم سٹوڈیو جل گیا۔

——— بیت المقدس کی ایک اطلاع ہے کہ فلسطین کے مفتی اعظم خفیہ طور پر شام جا پہنچے ہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ تقریباً ڈیڑھ سو عرب گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

——— حکومت سی پی و برار کے چیف سیکرٹری نے

زمینداروں کے جلسے میں دو آنہ فی روپیہ تک تخفیف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

——— جبالپور صوبہ متوسط میں ایک دریا میں طغیانی آنے سے ایک لاکھ افراد خانماں برباد ہوگئے۔

——— سرکاری طور پر اعلان ہوگیا ہے کہ گورنر پنجاب کی میعاد عہدہ ۱۲۔ اپریل ۱۹۳۸ء کو ختم ہوتی تھی مگر ملک معظم نے مزید دو سال کی توسیع دیدی ہے۔ آپ ۱۲۔ اپریل ۱۹۳۸ء سے چھ ماہ کی رخصت پر جائینگے اور انکے قائم مقام سر ہنری کریک گورنر پنجاب ہونگے۔

اعلان تعطیل

ناظرین مطلع رہیں

آیندہ پرچہ ۲۹۔ اکتوبر بوجہ سالانہ تعطیل کے شائع نہیں ہوگا

بلکہ اس پرچہ کے بعد جلد ۳۵ کا نمبر اول ۵۔ نومبر کو شائع کیا جائیگا۔ (منیجر اہلحدیث)

آیندہ پرچہ وی پی ہوگا

جن خریداروں کی قیمت ماہ اکتوبر میں ختم ہے۔ باوجود اطلاع دیئے جانے کے ۴۔ نومبر تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع وصول نہ ہوگی۔ ان کے نام آیندہ پرچہ وی پی کیا جائیگا۔ (منیجر)

مسائل ماہ رمضان مع تحقیق تراویح | مصنفہ مولوی نور الٰہی صاحب گرجاکھی جس میں رمضان المبارک کے مسائل و فضائل۔ تراویح کی تعداد کی بابت پوری تفصیل۔ آٹھ تراویح کا مسنون ہونا ثابت کیا گیا ہے ۲ کے ٹکٹ بھیج کر مولوی نور الٰہی ساکن گرجاکھ ضلع گوجرانوالہ سے طلب کریں۔

مضامین آمدہ | سید عبد الغفار۔ مولوی ثناء اللہ صاحب مختار۔ مولوی ابو نعیم عبد الرحیم صاحب۔ شفا صاحب۔ مولوی حکیم محمد احمد صاحب۔ مولوی نور محمد صاحب۔ محمد ابراہیم

عظیم الشان تبلیغی جلسہ | بتاریخ ۱۰-۱۱ ستمبر

بمقام قصبہ جنڈیالہ ضلع امرتسر جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کے زیر اہتمام ایک تبلیغی جلسہ ہوا۔ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری اور حضرت مولانا سیالکوٹی نے بھی شرکت فرمائی۔ تمام اجلاس کامیابی سے ہوئے۔ خصوصاً حضرت مولانا امرتسری کی تقریر "اسلام اور ویدک دھرم" کو حاضرین نے بہت شوق سے سنا اور آپ نے اسلامی تعلیم اور ویدک دھرم تعلیم کا مقابلہ کرکے بتایا کہ اسلام ہی حقانی مذہب ہے جس میں انسانی ضروریات وجذبات کے پورا کرنے کیلئے احسن طریق پر ہدایات موجود ہیں۔ ۱۵-۱۰ کی درمیانی شب کو حسب ذیل تجویز پیش ہوکر بالاتفاق پاس ہوئی۔

تجویز) مسلمانوں کا یہ عظیم الشان اجتماع آریہ اخبار "آریہ ویر" لاہور کے اس مضمون کو نفرت سے دیکھتا ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ بعض مفسرین نے لفظ نبی سے حیوان (گائے بکری دنبہ وغیرہ) مراد لی ہے اور اسکو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی توہین خیال رکھتا ہے اور کہ یہ مفسرین اسلام پر صریح بہتان ہے اور کہ اس سے فرزندان اسلام کے جذبات کو بہت بڑا صدمہ ہوا ہے جسکے مضمون نگار اور ایڈیٹر اخبار کو معافی مانگنی چاہئے۔

محرک خاکسار ثانی ۔ موید ۱۔ مولوی علی محمد صاحب و مولوی خداداد صاحب تھے۔

اس جلسہ میں جمعیتہ کی طرف سے شائع شدہ رسالہ "اسوہ حسنہ" مفت تقسیم کیا گیا۔

چند دیہات کے ذمہ دار اصحاب نے جمعیتہ کی اعانت کا وعدہ کیا اور اپنے اپنے گاؤں میں ایک روز جلسہ تبلیغی کرنے کی درخواست جمعیتہ کے پاس درخواست کی۔ جو منظور ہوئی۔ (خاکسار عبد اللہ ثانی ناظم جمعیتہ ہذا)

انتقال پر ملال | حاجی محمد حسین خوشنویس [illegible] دو تین ماہ کی علالت کے بعد [illegible] انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم [illegible] اور مشہور پنجابی شاعر تھے۔ [illegible] کرتے تھے [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۶ شعبان المعظم ۱۳۵۷ھ

کیا یہ سوال بہت مشکل ہے؟

قابل توجہ صحیفہ دہلی

جماعت اہل حدیث خدا کے فضل وکرم سے ایسی تھی کہ جملہ حشو نواؤں سے پاک متبع قرآن و حدیث خاص کر اس حدیث کو ملحوظ رکھنے والی جس میں ارشاد ہے:

کرہ رسول اللہ قیل وقال ومنعا وھات

اس حدیث میں اخلاقی تعلیم کے علاوہ علم کلام کا ایک اصول بھی سکھایا گیا ہے۔ یعنی سوال کا جواب دینا ضروری ہے مگر ادھر اُدھر کی باتوں میں ٹالنا بری بات ہے۔ اسی لئے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں یہ باب تو تجویز فرمایا ہے کہ سوال کے جواب میں کچھ مزید کہہ دینا جائز ہے مگر یہ نہیں فرمایا کہ سوال کے جواب سے اعراض کر کے اصل بات کو ٹال جانا بھی جائز ہے۔ علم کلام اور علم مناظرہ میں صاف تصریح ہے کہ سوال کے سمجھنے کیلئے سوال کرنا جائز ہے مگر سوال کا صاف اور صریح جواب نہ دینا نہ صرف ناجائز ہے بلکہ اپنے عجز کا اعتراف کرنا ہے

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ہمارے اخوان دہلی میں مسند امامت عرصہ سے تنازعہ چلا آرہا ہے۔ باوجود تحریرات فریقین کے ختم ہونے کو نہیں آتا۔ ہم نے اس نزاع کو مرکز پر لانے کے لئے جماعت امامیہ صدر بازار سے کئی بار سوال کیا کہ آپ اپنی امامت کی تعیین کیجئے۔ کیونکہ قرآن و حدیث میں امام چار معنوں میں آیا ہے۔ (۱) امام رسالت۔ (۲) امام خلافت (۳) امام جماعت (۴) امام صلوٰۃ۔ کمال یہ ہے کہ ایسے صاف سوال کا جواب پیچ دار عبارتوں میں دیا جاتا ہے۔ کبھی اخبار اہلحدیث کا غلط حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ کبھی غیر متعلقہ عبارت کا نام لے دیا جاتا ہے۔ اس لئے ہم بحث کو مرکز پر لانے کے لئے جماعت امامیہ کے آرگن "صحیفہ" سے ایک دفعہ پھر سوال کرتے ہیں کہ اِدھر اُدھر کی باتیں چھوڑ کر ازراہ نصیحت مراتب اربعہ مذکورہ میں سے ایک مرتبہ صاف الفاظ میں تعیین کرے۔ ایسا کرنے میں رکاوٹ کیا ہے۔ امید ہے کہ مزید سوال کرنے کا موقعہ نہ رہنے دیجئے گا۔

مکرر سوال | اڈیٹر صحیفہ دہلی سے امید ہے کہ بحکم وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا سیدھی راہ سے آئیں گے۔ آخر اس میں حرج کیا ہے کہ آپ اپنی امامت کی تعیین کریں کہ امامت نبوت ہے یا امامت خلافت؟ امامت ہدایت ہے یا امامت صلوٰۃ؟ یا کوئی اور قسم۔ جو بھی آپ کی مراد ہو تعیین کیجئے۔ ثبت العرش ثم انقش

اطلاع

اگر اس دفعہ بھی آپ نے صاف لفظوں میں تعیین نہ کی تو ہم یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں۔

اِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا

خواجہ صاحب دہلوی

اور

اخبار الفقیہ امرتسری

ناظرین کو یاد ہوگا کہ خواجہ حسن نظامی صاحب نے اظہار کیا تھا کہ مجھے آمین بالجہر کہنا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اس پر اہلحدیث ۱۷ ستمبر میں تفریحاً ایک نوٹ لکھا گیا تھا کہ "خواجہ صاحب اہل حدیث کے قریب آرہے ہیں"۔ یہ ایک معمولی بات تھی کہ خواجہ صاحب ہمارے نزدیک آئیں یا ہم ان کے نزدیک جائیں۔ لیکن رقیبوں کو یہ ملاپ کیسے بھاتا۔ جن کا اصول ہے ؎

خواہم آئینہ بہ پیش تو رسیدن نہ دہم

رشک بنگر کہ ترا خود بتو دیدن نہ دہم

یہ لوگ خواجہ صاحب کی اس نزدیکی پر بہت سٹپٹائے اور گھبرائے۔ سب سے پہلے گھبرانے والے ایک ایسے بزرگ ہیں جو اہلحدیث سے اسی روز سے ناراض ہیں جس روز حضرت آدم سے ایک شخص ناراض ہوا تھا۔ اسی ناراضگی میں وہ مندرجہ ذیل خفگی کا اظہار فرماتے ہیں:-

"مولوی ثناء اللہ نے اس اپنے مضمون میں تسلیم کر لیا ہے کہ خواجہ صاحب کی خود روی و من مانی باتیں کرنا اور اپنی پسندیدگی پر کسی امر کو دین میں داخل کر لینا۔ یہی وجہ غیر مقلدیت ہے۔ ائمہ مجتہدین کے متعلق کسی چیز کی غلط نسبت کرنا۔ ایک غیر سنت عمل کو (مثلاً بھی ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا جسے مولوی ثناء اللہ بھی غیر سنت ظاہر کر رہے ہیں) سنت بنا لینا۔ اس کا باعث یہ ہے کہ خواجہ صاحب بقول مولوی ثناء اللہ اہل حدیث کے قریب آرہے ہیں۔ چشم بد دور خواجہ صاحب کی اس قربت غیر مقلدیت میں یہ حالت ہے۔ تو جب خواجہ صاحب یہ منزل طے کر کے اس گھر میں آ پہنچے

صحیفہ دہلی بابت شعبان ہمیں پہنچ گیا۔ باوجود طول کلامی کے صاف جواب نہیں دیا۔ جس سے ہمیں پختہ یقین ہوگیا کہ جواب دینا نہیں چاہتے۔ جواب لے کر آگے چلنا ہو تو غلط باتیں ...

تو خدا جانے پیر غیر مقلدیت کیا رنگ دکھائے گی۔ "میٹھا ہڑپ ہڑپ اور کڑوا تھو تھو"۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس پر عمل کر کے خواجہ صاحب کی آمین بالجہر کی پسندیدگی پر تو خوب خوشی منائی۔ اور خواجہ صاحب کے ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنے کی پسندیدگی پر تنقیدی قلم اٹھایا اور فرمایا۔ ایک عالم کی شان سے بعید ہے" مگر ہمارے نزدیک خواجہ صاحب کا آمین بالجہر کو پسند کرنا اور ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنے کو پسند کرنا دونوں امر مردود ہیں۔ ہر دو امر غیر مقلدیت کے بد نتائج میں سے دو نتیجے ہیں۔ نہ یہ ٹھیک نہ وہ ٹھیک"

(مولوی محمد بشیر کوٹلوی۔ سیالکوٹ)

(الفقیہ ۷۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث مولوی محمد بشیر صاحب کو خواجہ صاحب کے غیر مقلدیت کی طرف آنے سے جو صدمہ ہوا ہے۔ اس کا دفعیہ ہم خواجہ صاحب ہی کے الفاظ میں کئے دیتے ہیں۔

(نوٹ) خواجہ صاحب نے اپنے بچوں کی شادی خانہ آبادی کی نوید دفتر اہلحدیث میں بھی بھیجی تھی مگر دہلی میں پہنچنے سے منع کیا تھا تاکہ فضول خرچی نہ ہو۔ میں نے سمجھا کہ خواجہ صاحب کفایت شعاری کے ماتحت شاید ولیمہ نکاح بھی نہ کریں۔ اس لئے میں نے دولہا کو اپنا بھتیجا جان کر عین شادی کے وقت دفتر میں نیت ولیمہ بتاشے تقسیم کر دیئے اور اس ولیمہ کی اطلاع بذریعہ خط خواجہ صاحب کو کر دی۔ اسکے متعلق خواجہ صاحب لکھتے ہیں :۔

"میں اپنے دوست مولانا ثناء اللہ صاحب کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے میرے بچوں کی شادی کی تقریب میں اس طرح شرکت کی کہ اپنے دفتر والوں کو بتاشے تقسیم کئے۔ لیکن یہ "بتاشہ بازی" تو ہم "مرید باز" پیروں کے لئے زیبا ہے پیر شکن مولوی کو بتاشوں سے کیا تعلق؟ مولانا میری ذاتی محبت کی قدر کرنا چاہتے تھے تو اپنے متوسلین کو جمع کر کے دعا کرتے کہ خدا میرے بچوں کو آیندہ زندگی میں شادکام رکھے اور یہ بھی دعا کرتے کہ وہ سب بچے غیر مقلد ہو جائیں کیونکہ مولانا کو میری غیر مقلدی کی خبر سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ خود مولانا اور ان کی ساری جماعت اعلےٰ درجے کی مقلد ہے۔ کیونکہ وہ سب بخاری اور مسلم کی تقلید میں یکشنبہ ہیں وہ اس غیر مقلدی کی دولت کو جانتے ہی نہیں جو خدا نے ہم صوفیوں کو عطا فرمائی ہے"

(منادی۔ دہلی ص۱۰ ۸۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث مولوی محمد بشیر صاحب غور کریں کہ خواجہ صاحب غیر مقلدیت کے جس مرتبے پر فائز ہیں وہ اتنا بلند ہے کہ اہل حدیثوں کی غیر مقلدیت اُس کے مقابلے میں مقلدیت کے درجے پر ہے۔ گویا یہ شعر انہی کے حق میں ہے ؎

پہنچ سکتا ہے کب ہم سے ناتوانوں کا غبار
تیز جاتی ہے بہت اُن کی سواری ان دنوں

جس کا منشا یہ ہے کہ ہماری غیر مقلدیت تو اتنا اسلام کے مذاہب کے لحاظ سے لامذہبیت سمجھی جاتی ہے اور خواجہ صاحب کی غیر مقلدیت اس سے بھی بالاتر ہے۔

کیا مولوی محمد بشیر صاحب خواجہ صاحب سے پوچھ کر ہمیں بتا سکتے ہیں کہ وہ کس منشے سے غیر مقلد ہیں؟

خواجہ صاحب نے شکایت کی ہے کہ بجائے بتاشے بانٹنے کے دعا کرتے کہ خدا بچوں کو غیر مقلد بنائے۔ خواجہ صاحب نے میرے تہنیت نامے کو شائع تو کر دیا مگر اس پر غور نہیں کیا۔ ورنہ یہ شکایت نہ ہوتی۔ میں نے لکھا تھا کہ

بارك الله فيهم وهداهم للسنة

اس میں سب کچھ داخل ہے۔ آمین بالجہر بھی رفع یدین بھی۔ حتٰے کہ ترک سرود بھی (فافہم)

قادیانی مشن

خلیفہ قادیان کا پُر معارف خطبہ

(۴)

سلسلہ ہذا اہلحدیث ۲۴۔ ستمبر ۱۹۳۷ء سے شروع ہے۔ قبل ازیں چار نکات درج ہو چکے ہیں۔ آج پانچواں نکتہ درج ہے :۔

پانچواں نکتہ "شروع شروع میں مولوی محمد حسین صاحب جب مولوی ہو کر بٹالہ آئے۔ تو ان کے خیالات بٹالہ کے رہنے والوں کو سخت گراں گزرے۔ آپ (مرزا صاحب) فرماتے کہ ایک دفعہ جب میں بٹالہ میں گیا تو چونکہ لوگوں کو میرے مذہبی جوش اور مذہبی تحقیق کی تدقیق کا علم تھا۔ اور وہ جانتے تھے کہ عیسائیوں کے متعلق میں اکثر مضامین لکھتا رہتا ہوں اور صوفیاء کی میرے دل میں عزت ہے۔ اس لئے بعض لوگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے آپ سے ایک ضروری کام ہے۔ آپ ہمارے ساتھ فلاں مسجد میں چلیں۔ جب میں وہاں گیا تو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بیٹھے تھے اور لوگوں کا بہت بڑا مجمع تھا۔ لوگوں نے مجھے کہا کہ آپ حنفیوں کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے بحث کریں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم حنفیوں کی طرف ہیں۔ کیونکہ حنفیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اول قرآن ہے اور پھر حدیث۔ اور ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے۔ جب لوگوں نے آپ کو مولوی محمد حسین صاحب سے بحث کرنے کیلئے آمادہ کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا۔ مجھے ان کے مذہب کا پتہ نہیں۔ پہلے یہ اپنا عقیدہ بیان کریں۔ اسکے بعد میں ان پر کوئی اعتراض کر سکتا ہوں۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے بیان کیا کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جو قول ثابت ہو جائے وہ ہمیں تسلیم کر لینا چاہئے۔

اب حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا بھی یہی عقیدہ تھا اور ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے۔ بہرحال جب آپ نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی یہ بات سنی تو فرمایا۔ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ میں اعتراض کس بات پر کروں۔ یہ سنتے ہی لوگ سخت غضب میں آگئے اور انہوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ ہار گئے ہار گئے۔ بس یونہی عالم بنے پھرتے تھے ہیں اب پتہ لگا کہ یہ عالم نہیں جاہل ہیں "

(الفضل قادیان ص۵ ۱۱ ستمبر ۳۷ء)

اہلحدیث | اس قصے سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔

(۱) مرزا صاحب حنفی تھے۔ بالکل صحیح ہے[1]۔

(۲) مرزا صاحب اہل حدیث عالم سے تاب مقابلہ نہ رکھتے تھے۔ (بہت خوب!)

چھٹا نکتہ | خلیفہ قادیان اور عام طور پر اتباع مرزا کہا کرتے ہیں کہ مولوی محمد حسین مرحوم نے کہا تھا کہ میں مرزا کو ذلیل کروں گا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جو بات مولوی صاحب نے کہی تھی پوری نہ ہوئی بلکہ مرزا صاحب کی عزت پر عزت ہوئی۔ (ملخص از الفضل ۱۱ ستمبر ص۶)

اہلحدیث | ہم اس نمبر کو واقعات کی بنا پر ذرا تفصیل سے لکھنا چاہتے ہیں۔ سب سے پہلے مرزا صاحب قادیانی اور مولوی صاحب بٹالوی کی حیثیت پر نظر کرنی چاہئے۔ اس کے بعد ان کے دعاوی کی تنقید کرنی آسان ہوگی۔ مرزا صاحب کی حیثیت ان کے کلام میں یہ ہے۔

مسیح موعود۔ مہدی معہود۔ کرشن رودر گوپال۔ سارے دنیا کے مصلح اعظم۔ سارے انبیا کا مجموعہ بقول خود ؎

آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آن جام را مرا بتمام[2]

نیز بقول خود ؎

آدمم نیز احمد مختار ۔ در برم جامہ ہمہ ابرار

ان سب کے علاوہ بقول خود بروز محمدی کی شکل میں محمد ثانی کا مدعی ہو کر یہ شعر کہنے والا ؎

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبے باشد

(تریاق القلوب)

یہ ہے مرزا صاحب کی حیثیت اور پوزیشن۔ اسکے مقابلے میں مولانا محمد حسین صاحب کی حیثیت کیا تھی۔ دین کے ایک ماہر عالم۔ مصنف اور مبلغ۔ نہ الہامی نہ مسیح نہ مہدی نہ خدا کے مامور نہ مخاطب خاص "

یہ ان دونوں کی حیثیت کا مقابلہ ہے۔ اب دونو صاحبوں کے دعاوی سنئے۔

مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ مسیح کی مسیحیت کو ایسا توڑ دونگا کہ عیسائی اپنے جھوٹے معبود (مسیح) کو بھول جائینگے۔ (الحکم ۱۷۔ جولائی ۱۹۰۵ء)

(۲) کوئی پڑھا لکھا ہندو نظر نہیں آئیگا۔ (ازالہ اوہام)

(۳) دنیا کی ملل کفریہ کو توڑ کر ایک وحدت اسلامی بنادونگا (چشمہ معرفت)

اس کے مقابلے میں مولوی محمد حسین صاحب کا دعویٰ (بقول اتباع مرزا) یہ تھا کہ میں مرزا کو گراؤنگا۔

ان دعووں کے بعد دیکھنا ہے کہ مرزا صاحب کے دعووں کی بنا خدا کا الہام اور وحی تھی۔ مولوی صاحب کا دعویٰ ان کے خیالی زور صداقت پر مبنی تھا۔

اس کے بعد تحقیق آسان ہے۔ دیکھنا چاہئے کیا مرزا صاحب اپنے دعووں میں سچے ثابت ہوئے؟ مسیح کی الوہیت دنیا سے مٹ گئی؟ ہندوستان میں کوئی پڑھا لکھا ہندو نظر نہیں آتا؟ تمام ملل کفریہ مٹ کر مرکز اسلام پر جمع ہو گئے؟ (شاید خواب میں ہو گئے ہوں)

مسیح کی الوہیت معدوم ہونے کا بین ثبوت یہ ہے کہ مرزا صاحب کی براہین احمدیہ کے زمانہ تصنیف میں سارے ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد پانچ لاکھ تھی آج ۴۳ لاکھ تک پہنچ گئی ہے[3]۔

کیا اسی کا نام کامیابی ہے؟

آریہ سماجی مرزا صاحب کے زمانہ میں ایک لاکھ قریب تھے اور آج ان کی مردم شماری کی رپورٹ دس لاکھ سے زیادہ ہے۔ کیا کفر دنیا سے مٹ گیا؟ روس، جاپان، جرمنی، انگلستان وغیرہ جن کو مرزا صاحب نے کھلے لفظوں میں یاجوج ماجوج کہا تھا جو بحکم حدیث مسیح موعود کے دم سے فنا ہونے والے تھے۔ کیا یہ سب مر گئے؟

فیصلہ | ہمیں دور جانے یا مزید بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ بحکم شَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا۔ ہم مرزا صاحب کے لخت جگر اور سجادہ نشین میاں محمود احمد خلیفہ قادیانی مرزا صاحب کے فیل ہو جانے کی گواہی دیتے ہیں کہ مرزا صاحب کے موعودہ کاموں میں سے ایک ادنیٰ حصہ بھی پورا نہیں ہوا (الفضل ۱۶ ستمبر ۱۹۳۴ء ص۵)

احمدی ممبرو! | کیا اس کا نام کامیابی ہے؟ اور سنئے سب سے اخیر مرزا صاحب کو آخری فیصلے میں کامیابی ہوئی؟ جس کا اشتہار اس عنوان سے تھا۔ "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" کیا اس آخری فیصلے کے مطابق مرزا صاحب اور ان کے اتباع کو عزت حاصل ہوئی؟ اس فیصلے کا مضمون مختصر یہ تھا کہ ہم دونو (مرزا۔ ثناء اللہ) میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا۔ مرزا صاحب کو انتقال کئے آج ۲۸ سال سے زیادہ ہو گئے اور ان کا مقابل جسکی زندگی مرزا صاحب کے حق میں سم قاتل تھی آج یہ سطور لکھ رہا ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب کا دعویٰ تھا۔

اعطیت صفتہ الاحیاء والافناء (خطبہ الہامیہ)

مجھے مار دینے اور زندہ کرنے کی طاقت دی گئی ہے مگر اس سخت ترین دشمن (ثناء اللہ) پر ان کا یہ وار نہ چل سکا۔ بلکہ نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ یہ وار خود انہی پر چل گیا۔ جس پر یہ کہنا بجا ہوگا ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اس کے مقابلے میں مولوی صاحب بٹالوی کا دعویٰ کہ میں مرزا کو گراؤنگا

[1] ہمارے احناف برادران غور کریں کہ مرزا صاحب حنفی تھے

[2] مسیحی جنتری بابت ۱۹۳۰ء [3] حقیقۃ الوحی ص۳۰

(۹۸۵)

ہم دیکھتے ہیں کہ بالکل سچا ثابت ہوا۔ کون نہیں جانتا کہ براہین احمدیہ کے زمانے میں مرزا صاحب کی بڑی عزت تھی۔ سوائے دو تین علماء کے عموماً علمائے اسلام اور رؤسائے کرام ان کے ادعا کے ماتحت انکو مرد صالح سمجھتے تھے۔ لیکن مولوی محمد حسین صاحب کے فتوے کے بعد آہستہ آہستہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ آج مسلمانان ہندوستان اتباع مرزا کو اہل اسلام کی جماعت سے بھی الگ کرنے کی درخواستیں کر رہے ہیں یہاں تک کہ مرتد قرار دیکر ان سے مسلمان لڑکیوں کا نکاح فسخ کرانے کا فیصلہ اسلامی ریاست بہاولپور میں کر چکے ہیں۔ کیا یہ مولوی صاحب بٹالوی کے دعویٰ کی

تصدیق نہیں ہے یقیناً ہے۔ رہا یہ کہ اتباع مرزا اپنے افراد کی کثرت اور تبلیغ اشاعت کا ذکر کرکے اپنی قوت کا ثبوت دیں تو انکے مقابلے میں مسیحیوں اور آریوں کی بھی تعداد دیکھ لیں کہ وہ ان سے کم نہیں ہیں بلکہ بہت زیادہ ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ ان دونو مدعیوں (قادیانی اور بٹالوی) میں سے بٹالوی صاحب کامیاب ہیں اور قادیانی صاحب فیل۔

کوئی ہے جو ہمارے دعوے کی تردید واقعات کی روشنی میں کر سکے؟ ؎

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(ازقلم مولانا عبدالصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید دلیل چہارم۔ یہ تو ظاہر ہے کہ حدیث کا آغاز رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے ہوا۔ صحابہ کرام اپنے فرصت کے لمحات میں جب ملکر بیٹھتے ہونگے تو ان کے لئے اس سے زیادہ محبوب اور دلکش اور کون مشغلہ ہو سکتا تھا کہ عہد رسالت کے واقعات کا ذکر کرکے مسرت حاصل کریں۔ (اہلحدیث ۲۴ محرم ۱۳۵۴ھ)

تائید ؎ زاثر از گلکول اہل رائے نتواں لقمہ زد
بر در خوان رسول اللہ مہانیم ما

یہ کہنا کہ حدیث کا آغاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی وجہ سے ہوا اور صحابہ باہم مل کر جو زمانہ رسالت کے حالات و واقعات کا ذکر کرتے تھے یہی واقعات اور حالات حدیث قرار دیئے گئے۔ محض رائے و قیاس اور وہم و گمان ہے اور یہی سبب ہے کہ مولوی صاحب نے کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا۔ معلوم نہیں کہ اس کا ظہور مولوی صاحب پر کیونکر ہوا۔ قرآن کی کس آیت سے یا کس دلیل سے؟

کتب سیر و احادیث کے مطالعہ کرنے والے پر یہ امر پوشیدہ نہیں ہو سکتا کہ حدیث نبوی کا آغاز آنحضرت کی حیات طیبہ میں آپ کے ارشادات و ملفوظات اور اقوال و افعال اور اقرار سے ہوا یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ایوان شاہی میں معلم و مبلغ۔ قاضی و حاکم۔ منصف و جج، گورنر، وائسرائے، افسر اعلیٰ اور سلطان معظم کی حیثیت اور شان و شوکت کے ساتھ جلوس فرماتے تھے اور آپ کے اردگرد، پس و پیش، دائیں بائیں آپکے جانثاران اصحاب و پیروان کا مجمع رہتا تھا۔ جو بات اور جو قضیہ دربار نبوت میں پیش ہوتا تھا۔ اس کو سب لوگ جو وہاں موجود ہوتے غور سے دیکھتے اور جس مسئلہ کی ضرورت ہوتی اس کو پوچھتے اور جو فعل ہوتا اسکو دیکھتے اور جو حکم و ارشاد ہوتا اس کو غور سے سنتے اور ہمیشہ کے لئے تمام باتوں کو دل میں جگہ دیتے دماغ میں محفوظ کر لیتے اور خدمت نبوی سے جدا ہونے کے بعد وہ تمام امور دوسروں تک پہنچاتے تھے چنانچہ ذیل کے واقعات اس کے ثبوت کے لئے کافی ہیں۔

(۱) طلحہ بن عبید اللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نجد کا رہنے والا پراگندہ مو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ ہم لوگ اس کی گنگناہٹ کی آواز سنتے تھے۔ لیکن سمجھتے نہ تھے کہ وہ کیا کہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ قریب آگیا تو معلوم ہوا کہ وہ اسلام کی بات پوچھتا ہے الخ (بخاری)

(۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے یکایک آپ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے آپ سے پوچھا کہ ایمان کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور (آخرت میں) اللہ کے ملنے پر اور اللہ کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور (مرنے کے بعد قبر سے جی) اٹھنے پر یقین لاؤ۔ اس نے عرض کیا اسلام کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ شرک نہ کرو اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ فرض ادا کرو۔ اور روزہ رمضان رکھو الخ (بخاری)

اس حدیث کے آخر میں یہ ہے۔ ثم ادبر فقال ردوہ فلم یروا شیئاً فقال ھذا جبریل جاء یعلم الناس دینھم۔ یعنی اس دریافت کرنے کے بعد وہ شخص چلا گیا تو آپ نے (صحابہ سے) فرمایا کہ اسکو میرے پاس پھر لوٹا لاؤ (لوگ واپس بلانے گئے) تو کسی کو نہ دیکھا پس آپ نے فرمایا کہ یہ جبریل (علیہ السلام) تھے لوگوں کو ان کے دین کی تعلیم کرنے آئے تھے۔

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ عبد القیس کے لوگ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے ان سے دریافت کیا کہ تم کس قوم سے ہو یا پوچھا کہ تم کونسی جماعت کے وفد ہو۔ انہوں نے کہا ہم لوگ قبیلہ ربیعہ سے ہیں (الحدیث) اسی حدیث میں ہے کہ ان لوگوں نے آپ سے عرض کی کہ ہم کو کوئی نیک اور اچھی بات بتا دیجئے کہ ہم اپنے پیچھے والوں

کو اس کی خبر کریں اور ہم خود بھی اس پر عمل کریں) جس سے جنت میں داخل ہو جائیں۔ آپ نے ان کو جواب دیا اور آخر میں فرمایا۔ احفظوھن واخبروا بھن من ورائکم" ان باتوں کو یاد کر لو اور اپنے پیچھے والوں کو ان سے آگاہ کر دو۔

(۴) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مجلس یحدث القوم جاءہ اعرابی فقال متی الساعۃ فمضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدث فقال بعض القوم سمع ما قال فکرہ ما قال وقال بعضھم لم یسمع حتی اذا قضی حدیثہ قال این اراہ السائل عن الساعۃ (الحدیث)

(ترجمہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک روز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے حدیث بیان فرماتے تھے اسی اثنا میں ایک گنوار نے آپ سے آکر پوچھا کہ قیامت کب ہوگی؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے کچھ جواب نہ دیا اور اپنی بات بیان فرماتے رہے اس پر کچھ لوگوں نے کہا آپنے اس کی بات کو سن تو لیا مگر (چونکہ) آپ کو اسکی بات ناگوار معلوم ہوئی اس وجہ سے جواب نہیں دیا۔ اور بعض نے کہا کہ یہ بات نہیں ہے بلکہ آپ نے اس کی بات کو سنا ہی نہیں۔ یہاں تک کہ جب آپ اپنی حدیث پوری بیان کر چکے تو پوچھا کہ وہ سائل کہاں ہے جو پوچھ رہا تھا کہ قیامت کب ہوگی (بخاری)

یہ احادیث اور ان کی مثل ان گنت حدیثیں اکتب حدیث وسیر وتواریخ اسلام میں ثابت ہیں جن سے یہ بات نہایت اچھی طرح نکلتی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آپ کے اصحاب عظام ہر وقت اور ہمیشہ حاضر رہتے تھے اور ہر روز و ہر ساعت حریم نبوی میں شیدایان اسلام پروانہ وار شمع نبوت کے گرد جمع رہتے تھے اور آپ کے حکم وارشاد امر ونہی معلوم کرنے اور شریعت سیکھنے کے لئے دل وجان سے آمادہ جو کچھ حضور نبوی میں ہوتا تھا اسکو بہت مضبوطی اور وثوق کے ساتھ دل میں جگہ دیتے تھے اور ہمیشہ کے لئے اسکو یاد کر لیتے تھے۔ اسکے ثبوت کیلئے کسی دلیل کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے مگر مزید توت وتعین کے لئے چند واقعات ذکر کرتا ہوں۔ ایک صحابیہ حضرت ام ہشام بنت حارثہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے سورہ ق والقرآن المجید کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر یاد کی ہے آپ اسکو منبر پر ہر جمعہ کو خطبہ میں پڑھا کرتے تھے"! (صحیح مسلم مشکوٰۃ ص۱۲۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے آیت الیوم اکملت لکم دینکم الخ پڑھی اور ان کے پاس ایک یہودی تھا وہ بولا اگر یہ آیت ہم پر اتری ہوتی توہم لوگ اس کے نزول کے دن کو عید مقرر کر لیتے اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت دو عیدوں کے روز نازل ہوئی ہے۔ یعنی جمعہ اور عرفہ کے دن (مشکوٰۃ ص۹۹ ترمذی) اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بعینہ روایت ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ان رجلا من الیھود قال لہ یا امیر المومنین ایۃ فی کتابکم تقرؤنھا لو علینا معشر الیھود نزلت لاتخذنا ذلک الیوم عیدا فقال ایۃ ایۃ ھی قال الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فقال عمر قد عرفنا ذلک الیوم والمکان الذی نزلت فیہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو قائم بعرفۃ یوم جمعۃ (بخاری)

یعنی ایک یہودی نے حضرت عمر بن خطاب سے کہا کہ اے امیر المومنین آپ کی کتاب (قرآن مجید) میں ایک آیت ہے۔ جس کو تم لوگ پڑھتے ہو اگر ہم پر یعنی یہودیوں پر وہ آیت نازل ہوتی توہم اس دن کو (جس میں وہ نازل ہوئی) عید بنا لیتے۔ حضرت عمر نے پوچھا وہ کونسی آیت ہے۔ یہودی نے کہا الیوم اکملت الخ حضرت عمر نے جواب دیا کہ ہم نے اس دن کو اور اس جگہ کو خوب یاد کر لیا اور پہچان لیا ہے جس میں یہ آیت نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اتری تھی آپ اس دن شام عرفہ میں قیام کی حالت میں تھے اور جمعہ کا دن تھا"۔

ان روایات اور واقعات کے ذکر کرنے سے مقصد یہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار میں اور سفر وحضر کے تمام امور کو دیکھتے سنتے اور معلوم کرتے تھے اور ہر ہر نقطہ و شوشہ کو حتےٰ کہ تاریخ اور دن اور مقام ومحل اور وقت واقعہ بھی یاد رکھتے تھے اور یہی بارگاہ نبوی کے اقوال وافعال حدیث ہیں جن کو صحابہ آپ کی حیات طیبہ میں ہی دوسروں تک پہنچاتے رہے اور آپ کے بعد بھی اس کی تعلیم و تبلیغ برابر کرتے رہے۔ اور جہاں کہیں کسی حدیث کے متعلق کچھ شک ہو جاتا تو اسے ترک کر دیتے تھے اسکے بیان کرنے کو بہت گناہ سمجھتے تھے۔ یہ ہے ان کے حافظ اور بیان روایت کا مختصر حال اور ان کو اس قدر احتیاط تھی۔ ان کے حافظہ پر کچھ تعجب نہیں ہے اور نہ حدیثوں کا ازبر کر لینا کوئی تعجب خیز امر ہے۔ کیونکہ وہ زمانہ خیر وبرکت اور طاعت وعبادت کا زمانہ تھا۔ لوگ اسلام کے لئے سب کچھ قربان کر دیتے تھے اور قرآن وحدیث سیکھنے اور یاد کرنے کے لئے اپنے کو وقف کر دیا تھا۔ اہل صفہ کا خاص یہی شغل تھا ان کو دنیا کمانے سے کوئی سروکار ہی نہ تھا۔ اس گئے گزرے زمانہ میں بھی صدہا عالم حافظ حدیث ملیں گے گو کم اہتمام کی وجہ سے اسناد حدیث کو نہیں یاد کرتے صرف متن حدیث کے حفظ پر اکتفا کرتے ہیں تاہم احادیث کو حفظ کر لیتے ہیں۔ اسی زمانہ میں علماء اہل حدیث میں بحمد اللہ متعدد ایسے ہیں جن کو اگرچہ کل نہیں مگر اکثر حدیثیں زبانی یاد ہیں۔ اس سے اس بات کا کامل یقین ہوتا ہے کہ صحابہ کو حدیثیں یاد ہوتی تھیں پھر ان سے تابعین نے سیکھا اور یاد کیا اور عہد تابعین میں کتابت حدیث اور تحقیق اسانید کا نہایت بلیغ اہتمام والتزام کیا گیا اور محدثین نے تحقیق وتنقید کے بعد صحیح حدیث کو موضوع اور جعلی روایات سے متمیز اور جدا کر کے اپنی تصنیفات میں جمع کیا۔ پس مولوی اسلم صاحب کا

حدیث کا آغاز صحابہ کے باہمی مذاکرات کو بتانا ان کی علم حدیث سے ناواقفی و نا آشنائی پر مبنی ہے۔ اور جو کچھ انہوں نے لکھا ہے واقع اور نفس الامری کے بالکل برعکس ہے۔

کملا تجنی منظے محلہ صفی معارۃ بعلم الحدیث

(باقی باقی)

امرتسر میں اہلقرآن کا جلسہ

امرتسری منکرہ حدیث پارٹی نے اپنے تبلیغی جلسے کا اعلان کیا اور جلسے میں پورا ایک دن مذاہب کانفرنس کے لئے بھی رکھا۔ جس میں عیسائی۔ ہندو۔ آریہ اور سکھ وغیرہ کو اپنے اپنے مذہب کی خوبیوں پر تقریریں کرنے کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ وہ آکر اپنے اپنے مذہب کی صداقت بیان کر گئے۔ جنکے جواب دینے کے لئے وقت نہیں رکھا گیا۔ علمائے امرتسر کو نہ جلسے میں تقریر کے لئے بلایا گیا، نہ کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی کیوں؟ اس لئے کہ کہیں وہ حدیث کا ذکر نہ کر دیں۔ اس موقع پر انجمن اہل حدیث امرتسر نے بانیان جلسہ کو مناظرہ کرنے کے لئے چیلنج دیا جسے مع جواب کے چند سوالات کا اضافہ کر کے بصورت اشتہار شائع کیا گیا جو درج ذیل ہے:

"انجمن مسلمہ امرتسر کا جلسہ —— اور ہمارا تعاون

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ مولوی احمد دین از قوم خوجگان حتو نی کی تعلیم و تحریک سے چند لوگ حدیث نبوی سے منکر ہو گئے ہیں اور انہوں نے ایک انجمن مسلمہ تیار کی ہوئی ہے۔ اس انجمن کا جلسہ ۱۲-۱۳-۱۴ اکتوبر ۳۶ء کو منعقد ہونے کی خبر سُن کر ہم نے انکو مندرجہ ذیل خط لکھا۔

"سکرٹری صاحب انجمن مسلمہ معرفت محمد حسین صاحب وشتی زرگر

آپکے جلسہ کا اشتہار "بلاغ" وغیرہ میں دیکھا۔ انجمن اہل حدیث امرتسر آپ سے تعاون کرنا چاہتی ہے امید ہے کہ آپ اس تعاون کو منظور کر لیجئے۔ اور منظوری سے جلد اطلاع دیجئے۔ تعاون کی صورت یہ ہے کہ مسائل مختلفہ میں سے مندرجہ ذیل مسائل پر جلسہ میں تبادلہ خیالات ہو جائے تاکہ ہم دونوں فریق یکجا ہو کر اشاعت دین میں مشغول ہو جائیں

(۱) قرآن کے علاوہ حجیت حدیث نبوی۔

(۲) فرقہ بندی کی لعنت۔

ان دو مبحثوں پر یا جس کو آپ منظور کریں۔ کافی وقت گفتگو ہو۔ جواب باصواب سے بزودی اطلاع دیں تاکہ انتظام کیا جا سکے۔ (۵/۱۰/۳۶)

سکرٹری انجمن اہل حدیث امرتسر"

جس کا جواب موصول ہوا کہ پروگرام مرتب ہو چکا ہے گنجائش نہیں ہے اس جواب سے ہمیں امید ہو گئی ہے کہ اگر کوئی موقع نکلا تو اس میں ہمیں یاد کیا جائیگا۔ یہ ہمارے ساتھ ایک ضمنی وعدہ ہے۔

خاص درخواست | جواب میں یہ بھی تحریر ہے کہ کسی اور وقت آپ کو موقع دیا جائیگا اسلئے ہم درخواست کرتے ہیں کہ ۱۳۔ اکتوبر کو آپ کا جلسہ ختم ہے حسب وعدہ (مذکور) ۱۴۔ تاریخ کو صبح ہی اسی پنڈال میں وقت دیں تاکہ احقاق حق کا موقع مل سکے ہماری اس درخواست کی منظوری مطبوعہ یا غیر مطبوعہ ضرور دیجئے گا۔

ضروری گذارش | چونکہ یہ جماعت غسل چکڑالوی کے حدیث سے انکاری ہے۔ یعنی حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شرعی حجت نہیں جانتی اور دعویٰ کرتی ہے کہ ہم مسلمان بلکہ پکے مسلمان ہیں اور اس بات کی بھی مدعی ہے کہ کل دنیا کے مسلمان جو حدیثوں کو دلیل شرعی مانتے ہیں وہ سخت گمراہ ہیں بلکہ ایک قسم کے مشرک ہیں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ جملہ احکام حلال و حرام قرآن کریم میں موجود ہیں۔ اس لئے ہم ان سے مندرجہ ذیل سوالات کرتے ہیں بہتر یہ تھا کہ وہ اپنے جلسے میں صدیث نبوی پر تبادلہ خیالات کرنے کا موقع دیتے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ (افسوس!) یہ امر یقینی ہے کہ وہ ترک حدیث کی تعلیم پر تقریریں ضرور کرینگے۔ اسلئے ان کا فرض ہے کہ وہ ہمارے سوالات کے جوابات بذریعہ تحریر مطبوعہ پبلک میں شائع کریں۔

سوالات

(۱) اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں کوئی حکم ایسا فرماتے جو ہم کو قرآن میں نہ ملتا تو اس کی تعمیل کرنا ہم پر مذہبی فرض ہوتا یا نہ؟

(۲) قرآن شریف میں سب سے مقدم نماز کا حکم ہے اس کی ترتیب و تفصیل اور مقدار جس طرح تمام مسلمان بلکہ خود آپ لوگ بھی پڑھتے ہیں۔ کس پارے میں ہے؟

(۳) زکوٰۃ کا حکم قرآن میں مذکور ہے مگر اس کا طریق ادائیگی کیا ہے۔ یعنی نصاب زکوٰۃ وغیرہ۔ کیا زکوٰۃ ہر سال واجب ہے یا عمر میں صرف ایک مرتبہ؟

(۴) رمضان کے روزے فرض ہیں مگر دریافت طلب یہ امر ہے کہ کن کن چیزوں سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور عمداً روزہ توڑنے والے پر کیا کفارہ ہے؟

(۵) حج قرآن کی رو سے فرض ہے اس کی تفصیل کہ عمر میں کتنی دفعہ فرض ہے ایک دفعہ یا کئی مرتبہ اور حج کے افعال (ارکان) کیا ہیں؟

(۶) کُتّے بلّے چوہوں کی حرمت کے آپ قائل ہیں تو حرمت کا ثبوت قرآن سے دیجئے۔ اگر حلت کے قائل ہیں تو اعلان کر دیجئے۔

(۷) مُردے کو غسل دینا، دفنانا، جنازہ پڑھنا، قبر میں دفن کرنا آپ لوگوں کے نزدیک امر شرعی ہے یا محض رسمی؟ اگر شرعی امر ہے تو اس کا حکم قرآن میں کس جگہ ہے۔ اگر رسمی ہے تو قابل ترک ہے یا واجب العمل؟ اگر یہ فعل رسمی ہے تو کیا یہ عمل ہے کہ اپنے کسی عزیز کو بغیر گور و کفن جنگل میں پھینک آویں یا یہ جائز ہے کہ اہل ہنود کی طرح شمشان میں جلا دیں۔

جو آپ کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے کسی دوسرے موقع پر کوشش کی جائیگی۔

[illegible] حجیت حدیث اور اتباع رسول ص (۹۴۸) [illegible]

(۸) کیا یہ درست ہے کہ آپ نے اپنے مولوی ماسٹر احمد دین شوقی کا جنازہ پڑھا اور کفنایا۔ اگر یہ سچ ہے تو کیا اس کا ثبوت قرآن مجید سے دیں گے کہ مردہ کو اسی طرح دفن کفن کرنا چاہئے۔

(۹) نکاح جو ایک شرعی امر ہے قرآن میں اس کی تفصیل کس جگہ ہے۔ یہ طریق نکاح خوانی محض رسمی ہے یا شرعی۔ اگر رسمی ہے تو شرعی (قرآنی) صورت کیا ہے؟

(۱۰) نماز عیدین آپ کے نزدیک شرعی امر ہے یا رسمی۔ اگر شرعی ہے تو اس کا ثبوت قرآن سے دکھائیں۔

(نوٹ) ان کے علاوہ اور بھی کئی ایک سوالات ہیں جو اور کسی موقع پر کئے جائیں گے۔

امید ہے کہ انجمن مسلم کے اعیان جو اشاعت قرآن کا شوق ظاہر کیا کرتے ہیں۔ ان سوالات کے جوابات دینے کے علاوہ ہمیں ایام جلسہ میں تبادلہ خیالات کیلئے وقت دیں گے۔ اگر دوران جلسہ میں خالی وقت نکل سکے تو بہتر ہے ورنہ اگلے روز ۱۴ تاریخ کو کوئی وقت معین کرکے ہمیں اطلاع دیں۔ واضح رہے کہ حق کی اشاعت کرنے کے لئے انبیاء اور صلحاء بھی مناظرات اور مباحثات کرتے رہے ہیں۔ اس لئے ایسی گفتگو کوئی امر ممنوع یا بدعت نہیں ہے بلکہ عین راہ صواب ہے۔ اور تعلیم قرآن کے موافق ہے۔

اطلاع اسلامی پبلک حیران ہوگی کہ انجمن مسلم کے جلسے میں امرتسر کے علما یا کسی انجمن کے قائمقام کا نام نہیں ہے۔ حالانکہ مذہبی کانفرنس میں ہندو، عیسائی اور آریہ وغیرہ کو بھی موقع دیا گیا کہ وہ اپنے خاص مذہبی عقاید کا اظہار کریں خواہ وہ قرآن کے خلاف ہی ہوں لیکن علمائے اہل حدیث اور احناف کو نہ دعوت دی گئی نہ گفتگو کے لئے وقت دیا گیا۔ باوجود اسکے اپنا نام امت مسلمہ رکھتے ہیں۔ اس کا فیصلہ ناظرین خود کرلیں کہ یہ غیر نوازی ہے یا قطع رحمی؟ ؎

پے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

اعلان جلسہ انجمن اہل حدیث کی طرف سے توحید و سنت کی اشاعت کے لئے بتواریخ ۱۲-۱۳-اکتوبر ۱۹۳۶ء ہر دو روز جلسہ ہوگا۔ اور ان تقاریر کا جواب بھی دیا جائیگا جو انجمن مسلم کے جلسہ میں دینیائے اسلام کے خلاف ترک حدیث پر کی جاویگی۔ جلسہ ہر روز ۹ بجے شب کو ڈھاب کھٹیکاں کے باغ میں شروع ہوا کریگا۔ علمائے اہل حدیث و احناف شمولیت فرماوینگے۔

المشتہر۔ بابو عبد المجید سکرٹری انجمن اہل حدیث امرتسر

چنانچہ اس اعلان کے مطابق انجمن اہل حدیث کے جلسے ہوتے رہے۔ باوجود اجازت کے کسی منکر نے سوال نہیں کیا۔ جلسہ عام میں تجویز پاس ہوئی کہ پانچ اشخاص کا ایک وفد اہل القرآن کے پاس بغرض طلب کرنے وقت مناظرہ بھیجا جائے۔ چنانچہ وفد کو ۱۳- اکتوبر کو صبح سات آٹھ بجے کے درمیان ان کے پاس پہنچا۔ ان کے دو ذمہ دار ارکان نے وعدہ کیا کہ ہم مشورہ کرکے رات کے دس بجے تک جواب دینگے مگر ۱۰ بجے (جلسے کے خاتمہ) تک جواب نہیں آیا۔ آخر ۱۱ بجے انتظار کرتے ہوئے جلسہ برخواست ہوا۔

معلوم نہیں یہ لوگ کس جرأت سے تمام عالم اسلامی کے عقائد کے خلاف اپنے خاص عقائد کا اظہار کرتے ہیں اور ثبوت طلب کرنے پر پیش نہیں کرتے

رمضان شریف کے فضائل

(بقلم مولوی عبد العزیز اہل حدیث۔ کوٹلی لباراں غربی)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ میرے معزز اہل حدیث بھائیو! خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ جس نے سرور کائنات فخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم جیسے بیکسوں بے بسوں کو رشد و ہدایت کے رحمت اور برکت کے تمام وہ ذرائع بتادیئے جن پر بنی نوع انسان عمل کرکے دنیا اور آخرت کی بہبودی حاصل کرسکتے ہیں منجملہ ان تمام عنایتوں کے سب سے اعلےٰ مہربانی خاص مسلمانوں پر وہ تیس مبارک دن ہیں جن میں مسلمانوں کے لئے حکم ہوتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ

تم پر رمضان شریف مہینہ بھر کے روزے رکھنے فرض کئے گئے ہیں۔

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (پ ۲)

جس پر ماہ رمضان برکت والا مہینہ آجاوے اس پر لازم ہے کہ بلا عذر روزے رکھے۔

ماہ رمضان کی اس قدر برکت عظمت ہے کہ اس ماہ مبارک میں قرآن مجید پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونا شروع ہوتا ہے۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ۔ مہینہ رمضان کا جس میں نازل کیا گیا قرآن شریف۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:۔

اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب جہنم وسلسلت الشیاطین۔

جب رمضان شریف کا مہینہ آتا ہے در جنت کھول جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور شیطان لعین قید کیا جاتا ہے۔

نیز فرمایا:۔ من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔

جو شخص رمضان شریف کے روزے واسطے ثواب و ایمان کے رکھے اسکے سابقہ تمام گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔

مبارک ہیں وہ لوگ جو بخوشی ذوق و شوق سے خدا کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے روزے رکھتے ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ احباب جن کو اس عظیم

کی وہ شب جو ہزار مہینوں کی راتوں سے افضل ہے اس میں عبادت کرنا، نفل نوافل بکثرت پڑھنا، درود وظائف درود سلام کرنا زیادہ نصیب ہوتا ہے اس نیک گھڑی کو حاصل کر کے سعادت دارین مول لے لیتے ہیں۔ جو اس مہینہ میں نفلی نیکی کا کام کرے وہ ایسا ہوگا کہ اس نے اور دنوں میں گویا فرض ادا کئے۔ اور جو فریضہ ادا کرے اور دنوں میں گویا اس نے ستر فریضے ادا کئے۔ یہ صبر و استقلال و حوصلہ اور استقامت کا مہینہ ہے۔ باہمی سلوک مروت، محبت کا شہر (مہینہ) ہے۔ مومن کی روزی اس میں بڑھتی ہے قیامت کے دن خدا تعالےٰ روزہ دار کو باب الریان جو روزہ داروں کے لئے دروازہ جنت میں مقرر ہے اس میں سے جنت میں داخل فرما دیگا۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا:۔

من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ ان یدع طعامہ وشرابہ (مشکوٰۃ)

جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد منہیات الیہ افعال قبیحہ نہ چھوڑے خدا تعالےٰ اُس کے کھانے پینے کو چھوڑ رکھنے کی پرواہ نہیں کرتا۔ بے سود وہ دن بھر بھوکا مرتا رہا۔

سحور و افطار سحور میں برکت ہے۔ متفق علیہ۔

مسلم اور اہل کتاب کے روزے میں سحور کا فرق ہے (مسلم) یعنی اہل کتاب سحور نہیں کھاتے۔ بعد سحری کھانے نماز فجر تک ساٹھ آیتیں پڑھنے میں جتنا وقفہ ہونا چاہئے کم از کم آدھ گھنٹہ یا زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ۔

افطار بعد غروب آفتاب فوراً کرو۔ افطار میں جلدی کرنے والا خدا کا دوست ہے۔ (ترمذی)

فرمایا حضور علیہ السلام نے:۔

لا یزال الدین ظاھرا ما عجل الناس الفطر لان الیھود والنصاریٰ یؤخرون (ابوداؤد)

[illegible] غالب جب تک کہ جلدی کریگے [illegible] اس لئے کہ یہود و نصاریٰ [illegible]

ناظرین احباب! ظاہر ہے کہ دین کو غالب رکھنے کی کوشش کن لوگوں کی طرف سے ہوتی ہیں قرآن رسول کی اطاعت کرنے کی سعادت کن کو نصیب ہوتی ہے اور یہود و نصاریٰ کی مشابہت کر کے دیر سے روزہ افطار کرنے والے دین کو مغلوب کرنا چاہتے ہیں۔ وہ آج کل کون لوگ ہیں خود اندازہ لگالیویں۔ پھر آپکو حنفی اور اہل حدیث میں فرق معلوم ہوجائیگا کہ کون اطاعت میں سبقت لیتا ہے۔ آخری عشرہ میں اللّٰھم انک عفوا تحب العفو فاعف عنی بکثرت پڑھنا چاہئے۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ استغفر اللہ اسالک الجنۃ واعوذ بک من النار۔

افطار کے وقت اللّٰھم لک صمت وعلیٰ رزقک افطرت دعا پڑھے۔ خدا تعالےٰ نے بے روزوں کے عذر دور کرنے کے لئے گردش ایام سے اب سردیوں کے روزے کر دیئے کہ بھلا شدت گرمی کا بہانہ کرنے والے اب کونسا حیلہ تراشتے ہیں۔ حضور نے فرمایا بدبخت ہے وہ جس کو زندگی میں رمضان کا مہینہ آجائے تو بخشش حاصل نہ کرلیوے۔ خدا توفیق بخشے۔

اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین!

توحید باریتعالیٰ

(از مولوی عبد العزیز کوٹلی لہاراں غربی)

اللہ رب العزت نے جس قدر شدت سے انسانوں کو مسئلہ توحید ذہن نشین کرانے کی سعی فرمائی اسی قدر لوگوں نے ہاں ہاں مسلمانوں نے بلکہ نبی علیہ السلام کی زبانی محبت کا دعویٰ کرنے والوں نے توحید باریتعالیٰ میں خرابیاں پیدا کیں۔ اس شفاف و صاف چشمہ کو گندہ کر دیا۔ اس توحید کے چمکتے ماہتاب کو مکدر کرنے کیلئے ہر طرح کے حیلے اور بہانے سوچے۔

قرآن مجید نے ببانگ دہل ارشاد فرمایا:۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ (پ۔ بقرہ)

اے لوگو! عبادت کرو پروردگار اپنے کی جس نے پیدا کیا تم کو اور ان لوگوں کو جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم بچو۔ مسلمانو! اسلام تو تمام لوگوں کو تمام بنی آدم کو خواہ وہ ہندوستانی ہوں یا جاپانی، ایرانی ہوں یا تورانی، عربی ہوں یا سودی آغوش رحمت میں لینے کے لئے تیار رہے۔ سب کو توحید کی دعوت دیتا ہے۔ اسلام کا یہ ادعا اور مسلمان ہاں اس مسلمان کی بجے فخر ہے کہ ہیں جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی امت میں سے ہوں وہ اب خدائے واحد برتر کو چھوڑ کر اس کے بندوں سے لگا حاجتیں طلب کرنے۔ ابھی مسجد میں پنجگانہ نماز میں بارگاہ عالیہ میں یہ اعتراف کرنا اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اے اللہ ہم تیری ہی خاص عبادت قولی، بدنی، مالی کرتے ہیں اور ہر قسم کی امداد تجھ ہی سے مانگتے ہیں۔ نماز میں یہ اقرار اور بعد میں یہ قرار کہ بغداد کی طرف چند قدم چل کر امداد کن، امداد کن۔ از بند غم آزاد کن۔ در دین و دنیا شاد کن۔ یا شیخ عبد القادر! منگھڑت وظیفہ محرف و مبدل کر کے بنالیا اور لگے خدا تعالےٰ کے نیک بندوں کو الوہیت کے مرتبہ تک پہنچانے اچھی طرح یاد رکھیں خدا تعالیٰ ہرگز ہرگز شرک کو قطعاً معاف نہیں کرتا۔ زمین و آسمان میں جتنے گناہ ہوں تو ہوسکتا ہے کہ رب العزت نظر رحمت فرما کر انسان کو بخش دے لیکن وہ شخص جو اس حالت میں دنیا سے رخصت ہوجائے کہ خدا کے ساتھ شرک کرتا ہو۔ مزاروں، تبولں قبروں پر منتیں مانتا ہو، سجدے کرتا ہو، چراغاں کرتا ہو یقیناً خدا تعالیٰ ایسے شخص کو قطعاً آغوش رحمت میں لینے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوگا۔ چنانچہ صاف ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ (پ۔ نساء)

تحقیق اللہ تعالےٰ نہیں بخشتا یہ کہ شریک کیا جاوے ساتھ اس کے اور بخشتا ہے سوائے اسکے واسطے جس کو چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم کو توحید پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

تصدیق اہلحدیث

بیان الحق بجواب ـــــ بلاغ الحق

(مجریہ از ۲۰-اگست ۱۹۳۷ء)

ـــــ (۱۰) ـــــ

گزشتہ پرچہ میں کتاب بلاغ الحق کے صفحہ ۳۶ کے ایک حصہ کا جواب درج ہوا ہے۔ آج باقی کا جواب معروض ہے۔

آگے چل کر حافظ صاحب فرماتے ہیں:-

"ہاں جو حدیثیں قرآن کے مطابق ہیں اور ایسی بھی بہت ہیں مگر قوم کو فرقہ پرستی سے فرصت کہاں کہ ادھر توجہ کرے۔ ایسی حدیثوں کو چن لو کہ ایسی حدیثوں کی نسبت راوی و روایت سے بحث نہ رہے گی، قرآن کی شہادت کافی ہوگی اور وہ قطعی ہوگی گویا ظنی نہ رہے گی۔" (بلاغ الحق صفحہ ۳۶/۳۷)

اہلحدیث | اس ترازو کو سمجھنا ہر ایک اہل علم کا فرض ہے ہم اس قسم کے فقرات منکرہ حدیث پارٹی سے ہمیشہ سنتے ہیں اور سن کر ہنس دیتے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ ایسے قول کے قائل اگر علم حدیث کا انکار کریں تو تعجب نہیں بھلا اس میں کسی معیار کی تعریف یا حقیقت معلوم ہوسکتی ہے۔ ایک لفظ ہے جو ان لوگوں کی زبان پر بطور مشق کے چڑھا ہوا ہے کہ "جو حدیث قرآن کے مطابق ہو" حافظ صاحب! مطابق کے معنی دو ہیں۔ ایک یہ کہ جو حکم قرآن بتائے وہی حدیث بتائے۔ اسکو تو آپ حدیث رسول سمجھنے میں تامل نہیں کرینگے۔ یہ تعریف گلستان بوستان وغیرہ اخلاقی کتابوں پر بھی صادق آئے گی۔ مثلاً شیخ سعدیؒ کہتے ہیں ؎

چو بیدے نگردد خدنگ قضا
سپر نیست مر بندہ را جز رضا

کیا اسکو بھی آپ حدیث رسول سمجھیں گے؟ اس قسم کے مقولات اخلاقیہ کو احادیث رسول بتانا حقیقت میں ان لوگوں کا کام ہے جن کی شان میں یہ ارشاد خداوندی وارد ہے:-

اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ[1]

دوسرے معنی مطابق کے "غیر مخالف" ہیں یعنی ایسی حدیثیں آپ کے نزدیک صحیح ہیں جو قرآن مجید کی تعلیم سے تناقض یا تضاد نہ رکھتی ہوں۔ ہم اس کو مانتے ہیں مگر یہ نہیں کہ محض عدم تناقض یا عدم تضاد اس قول کو حدیث رسول بتانے کے لئے کافی ہو۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ ہر حدیث کے لئے اسناد کا ہونا ضروری ہے۔ یہ اسناد (معرفت راویان حدیث) ہی ایک چیز ہے جس کی وجہ سے آپ نے علم حدیث کو علم تاریخ سے برتر تسلیم کیا ہے اس کے سوا مطابق یا غیر مطابق کے معنے کچھ اور ہوں تو آپ کے بیان اور ایسی حدیثوں کی فہرست کا انتظار ہے۔ آپ اپنے اعوان و انصار کو جمع کرکے ایسی حدیثوں کی مکمل فہرست ہمیں پہنچا دیں۔ ہم آپ کے شکر گذار ہونگے۔ سردست ہم اتنا عرض کرتے ہیں۔

فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ

؎ ہاں تامل دم تلک نکلی خوب نہیں
میری چھاتی ابھی تیروں سے چھنی خوب نہیں

ہاں آپ کی یہ شکایت بھی بے معنی ہے کہ قوم کو فرقہ پرستی سے فرصت کہاں کہ ایسی حدیثوں کو چن لے۔

صاحب من! محدثین نے ایسی حدیثوں کی فہرست پیش کردی ہے۔ صحاح۔ حسان۔ ضعاف۔ موضوعات۔ مبہمات۔ مجملات وغیرہ وغیرہ اقسام جمع کر رکھی ہیں۔ مگر آپ اور آپ کی پارٹی ان کی صحبت سے دور اور کتب سے ناواقف ہونے کی وجہ سے جو چاہیں سو کہیں۔ ہم اسکے جواب میں یہی عرض کرینگے۔ ؎

بیا در بزم رنداں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیسے دیگر آدمے دیگر

آگے چلکر قرآن و حدیث کا موازنہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"حدیثیں چونکہ قرآن مجید کی قطعی معیار پر نہیں جانچی گئیں جو خدا کی دی ہوئی ترازو ہے۔ اس لئے ان کو تاریخ اسلام کہو۔ مگر بلحاظ تحقیقات تاریخ سے اعلیٰ و ارفع۔ تاریخ میں چھان بین کا وہ حق بھی نہیں ادا کیا گیا ہے جس کو ایک حد تک محدث نے ادا کیا ہے۔ اس لئے حدیث کی کتابیں اگرچہ تاریخ ہیں مگر ان کی حیثیت تاریخ سے بلند ہے اس پر بھی بلحاظ تواتر و قطعیت قرآن کے مقابلہ میں نہیں آسکتیں۔ اس لئے حدیث کو قرآن سے نہ ٹکراؤ۔ بہ ایں نگہداشت حدیث سے جو فوائد تم حاصل کرسکتے ہو کرو۔ کون منع کرسکتا ہے۔" (بلاغ الحق صفحہ ۳۶)

اہلحدیث | اس اقتباس کو ہم مجمل جواب میں نقل کرکے مفصل بحث کرچکے ہیں۔ یہاں پر صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ ہم اس فقرے کو تشنۂ تشریح سمجھتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ "حدیثیں قرآن مجید کی قطعی معیار پر نہیں جانچی گئیں۔" ہمارا تو یقین ہے کہ معیار قرآنی پر جانچی گئیں۔ وہ معیار ہم پہلے بھی بتا چکے ہیں۔ اب دوبارہ عرض کرتے ہیں۔ ایک معیار یہ ہے:-

اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا

فاسق، بے دین، کاذب اور بدعمل شخص کی روایت معتبر

[1] کیا انہوں نے رسول کو پہچانا نہیں ہے کہ اوس کے منکر ہو رہے ہیں۔

نہ سمجھی جائے۔ چنانچہ محدثین کی تصریحات اس بارہ میں موجود ہیں۔　　دوسرا معیار یہ ہے۔

جَاءَ بِیْ اَقْصَی الْمَدِیْنَۃِ رَجُلٌ یَسْعٰی[1]

اس معیار کے ماتحت مرد صالح کی خبر معتبر سمجھی جائے۔ اس کو خبر واحد کہتے ہیں۔ اس کے سوا کوئی اور معیار قرآنی آپ کے ذہن میں ہو تو کھلے لفظوں میں اُسے بیان کیجئے۔ دل میں رکھنے سے کیا فائدہ!

اے منکران حدیث! ہم نے آپ لوگوں کی بہت سی باتیں سنیں اور غالباً آیندہ بھی سنیں گے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس بحث کو ایک مرکز پر لے آئیں جو یہ ہے:-

اول۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ذریعہ علم الٰہی قرآن مجید کے سوا کوئی اور بھی تھا۔

دوم۔ اگر تھا تو ہم تک پہنچنے کا ذریعہ حسب روایت کیا ہونا چاہئے۔

لہٰذا بس انہی دو باتوں پر ہم سر جوڑ کر بیٹھیں اور سوچیں اور درمیان میں قرآن مجید رکھ لیں۔ کہ جس بات کی قرآن مجید ہدایت کرے وہ اختیار کریں۔ مگر قرآن کے ساتھ برادران یوسف کا سا برتاؤ نہ کریں کہ کسی اہل دل ثالث کو یہ کہنے کا موقع ملے ؎

گر تو قرآں بریں نمط خوانی
ببری رونقِ مسلمانی

حافظ صاحب! ہم نے آپ کا یہ فقرہ بھی نہیں سمجھا جو مذکورہ اقتباس میں ہے کہ

"حدیثیں بلحاظ تواتر و قطعیت قرآن کے مقابلے میں نہیں آسکتیں۔"

ہم نے کب کہا کہ حدیثیں متواتر یا قطعیت کے درجے تک پہنچی ہیں۔ یہ آپ نے کیوں لکھا یا یونہی ایک لفظ زبان پر جاری ہے جو موقعہ بے موقعہ نکلتا رہتا ہے۔ ایسا ہی آپ کا دوسرا فقرہ بھی ہم جیسوں کی سمجھ سے باہر ہے کہ

"حدیث کو قرآن سے نہ ٹکراؤ۔"

کون ٹکراتا ہے؟ حافظ صاحب! آپ نے اس فقرہ کے معنی کچھ سمجھے بھی؟ آخر اردو فقرہ ہے "حدیث کو قرآن سے ٹکرانا"۔ ہم تو اس ٹکرانے کے معنی یہی سمجھتے ہیں کہ قرآن کے مقابلہ میں مخالف حدیث کو پیش کرنا۔ مقام مسرت ہے کہ ہم ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ کسی حدیث کو جو بظاہر قرآن کے مخالف معلوم ہوتی ہو تطبیق دیکر قرآن کے موافق کرتے ہیں جیسے کہ آیات متخالفہ کو متوافق بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ غالباً آپ چونک پڑے ہونگے کہ آیات بھی متخالفہ ہیں۔ اس لئے میں آپ کو ایک دو مثالیں سنا دوں۔

(۱) یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ

یہ آیت خدا تعالےٰ کے عالم کل ہونے کا ثبوت دیتی ہے

(۲) لِیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّھِمْ

اس آیت سے علم باری کے حدوث کا ثبوت ملتا ہے

(وغیرہ ذالک من الآیات الکثیرۃ)

جس طرح آپ اور ہم ایسے تخالف کو رفع کر کے توافق پیدا کرتے ہیں اسیطرح حدیثوں کے تخالف کو ہم رفع کیا کرتے ہیں۔

شکریہ! ہم حافظ صاحب کے شکر گذار ہیں کہ آپ نے ہم کو اجازت دی ہے کہ

"بایں نگہداشت حدیث سے جو فوائد تم حاصل کرسکتے ہو کرو کون منع کرتا ہے۔"

حافظ صاحب! ہم آپ کی اجازت کے بڑے شکر گذار ہیں۔ لیجئے ہم ان فوائد میں سے ایک فائدہ یہ حاصل کرتے ہیں۔ جو آنحضرت صلعم کا ارشاد ہے:-

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنتی[2]

حافظ صاحب! میں اس وقت آپ کی پیرانہ سالی اور مومنی صورت سامنے رکھ کر بھرے دل سے عرض کرتا ہوں کہ آئیے ہم دونوں مل کر اس حدیث پر عمل کریں اور دنیا کو بتادیں کہ ؎

ما قصۂ سکندر و دارا نہ خواندہ ایم
از ما جز حکایت مہر و وفا مپرس

حافظ صاحب! آپ کے اقتباس مندرجہ ذیل نے آپ کی نسبت بہت سا حسن ظن پیدا کر دیا۔ ناظرین کی خاطر ہم اسے پورا نقل کرتے ہیں۔ حدیثوں سے جن فوائد کے حاصل کرنے کی آپ نے اجازت دی ہے۔ ان کی تمثیلات آپنے بیان فرمائی ہیں۔

"مثلاً تاریخی حیثیت سے بہت سے مصطلحات قرآنی حدیث سے معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے لغات و مصطلحات سے۔ تو یہ ہم جاہلوں کے لئے جو عرب نہیں عربی زبان کے محتاج ہیں نعمت عظمیٰ ہیں۔ دوسرے اُس زمانہ کے تمدن پر روشنی پڑتی ہے۔ تیسرے واقعات تاریخی حیثیت سے بہ نسبت عام تاریخوں کے بہ ظن غالب زیادہ قریب بہ صحت ہیں۔ چوتھے بہت سے معقولات فلسفہ ہیں، ممکن ہے راوی نے نفع رسانی خلق کے خیال سے آپ کی طرف نیک نیتی سے منسوب کر دیا ہو۔ یا بلحاظ تکمیل بشریت آپ نے فرمایا بھی ہو، بالخصوص وہ واقعات اور وہ صفات جو تعمیل ہدایت ربانی میں آپ سے ظہور میں آئے وہ تو قرآن سے باہر نہیں۔ اگر وہ قرآن مجید کے بالکل مطابق ہیں تو بلاشبہ وہ موجب فیوض و برکات ہیں۔ بہرحال خدا و رسول کی عظمت و جلالت اور فرق مراتب کی نگہداشت کرتے ہوئے تم فائدہ اٹھا سکتے ہو تو اٹھاؤ۔" (بلاغ الحق ص۳)

اہلحدیث | نمبر اول۔ مصطلحات قرآنی سے مراد آپ کی نماز۔ روزہ۔ حج وغیرہ ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ سب مصطلحات اصل معنی کے لحاظ سے خاص ہیں اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عموم قرآنی کی تخصیص حدیث کے ساتھ کرنا آپ کے نزدیک جائز ہے۔ ورنہ ایسی مصطلحات جو بے تخصیص مستعمل ہوں ہمیں بتائیے۔

دوم۔ اس زمانے کے تمدن کا ثبوت خود قرآن مجید میں ملتا ہے۔ اسکی تفصیل حدیثوں میں آتی ہے۔

سوم۔ واقعات تاریخی حیثیت سے قریب بصحت ہیں مثلاً واقعہ رجم ماعز اسلمی۔ واقعہ انعقاد خلافت۔ عدم توریث نبی وغیرہ۔　　　　(باقی آیندہ)

[1] شہر کی انتہا سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا

[2] ارشاد ہے۔ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں جب تک تم ان سے تمسک کرتے رہو گے گمراہ نہ ہوگے۔ اللہ کی کتاب اور اپنی سنت (طریق عمل)

(۹۹۲)

فتاویٰ

س ۲۶۷ } قرآن میں مذکور ہے کہ الرحمٰن الرحیم یعنی خدا رحمٰن اور رحیم ہے۔ تو قربانی کرنے کا حکم کیوں دیا جاتا ہے۔ ایک قربانی میں لاکھوں جانوروں کی جان مار ڈالی جاتی ہے۔ جان مارنا تو رحم کے خلاف ہے۔ (عبدالبر سندلی۔ ضلع سارن)

ج ۲۶۷ } سائل اپنے سابقہ سوال میں کہہ چکا ہے کہ کل نفس ذائقۃ الموت۔ یعنی ہر نفس کو خدا موت کا مزہ چکھائیگا۔ تو اس کی رو سے خدا کسی نفس پر رحم نہیں کرتا۔ کیونکہ بقول سائل جان سے مارنا رحم کے خلاف ہے۔ حالانکہ روزانہ ہزاروں جانیں خدا مارتا ہے۔ رہا یہ کہ تم کیوں مارتے ہو تو یہ خدا کے حکم کے ماتحت ہے۔ اس لئے جن جانوروں کے مارنے کا حکم نہیں ہم ان کو نہیں مارتے۔ مزید تفصیل آریہ و ہندو دھرم کی معتبر کتاب منوسمرتی میں ملاحظہ کیجئے اور ہماری کتاب "حق پرکاش" کا جواب ۲۶ بھی ملاحظہ کریں۔

س ۲۶۸ } قرآن پاک کے مطالعہ سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ جہاں تک انعام کا وعدہ ہے وہ مردوں ہی کے لئے ہے حور شراب وغیرہ۔ غریب عورتوں کے لئے کیا ہے۔ کچھ نہیں معلوم۔ اگر مردوں کے لئے حور ہے تو عورتوں کے لئے کیا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۶۸ } قرآن مجید میں عورتوں کے لئے بھی وعدہ ہے۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً۔ اس آیت میں صریح الفاظ میں عورتوں کو وعدہ دیا گیا ہے۔ مگر چونکہ عورت ہر بات میں مرد کے تابع ہوتی ہے۔ اس لئے بصورت تغلیب عموماً صیغہ مذکر کا آتا ہے۔ مگر اس سے یہ مطلب نہیں کہ عورتیں ان احکام سے خارج ہیں۔ وہ صرف زبان کی پابندی ہے جیسا کہ حضرت مریم کے متعلق فرمایا کانت من القانتین۔ حالانکہ قانتات چاہئے تھا۔

سوال بخدمت سائل | ہر سوال کے جواب کے لئے کچھ فرمانا کافی حق ہے۔ آپ نے ۱۰ سوالوں کے عوض صرف ایک آنہ کو بھیجا ہے۔ باقی حق کب ادا ہوگا؟

س ۲۶۹ } عورت بغرض فسخ کرانے نکاح کے عیسائن ہو جاتی ہے۔ تھوڑی مدت کے بعد درخواست فسخ نکاح اول اور اجازت نکاح ثانی کی حاکم وقت سے لے کر دیگر کسی مسلمان کے ساتھ نکاح پڑھاتی ہے۔ کیا ازروئے شرع شریف پہلا نکاح فسخ ہو جاتا ہے؟ اور دوسرا نکاح جائز ہے یا نہ؟ بینوا و توجروا۔

(ایک سائل)

ج ۲۶۹ } جمہور علماء کے نزدیک مرتدہ کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ خواہ عورت حقیقۃً مرتدہ ہو یا حیلۃً۔

س ۲۷۰ } بکر ہاجرہ کا لڑکا ہے۔ اب ایک لڑکی مسمات عائشہ کی ماں مر گئی۔ جس کی وجہ سے ہاجرہ نے عائشہ کو دودھ پلایا لیکن عائشہ نے ہاجرہ کا دودھ ایک ہی مرتبہ ایک طرف کا منہ لگا کر پیا۔ معلوم نہیں کتنے گھونٹ دودھ پیا مگر چار پانچ منٹ دودھ پیا دوسری مرتبہ منہ کو چھوڑ کر دودھ نہیں پیا اور دوسری طرف کا دودھ بھی نہیں پیا۔ اب سوال ہے کہ ایسی حالت میں بکر کا نکاح عائشہ سے جائز ہے یا نہیں

(محمد زین العابدین سعیدی)

ج ۲۷۰ } چار پانچ منٹ میں بچہ سیر ہو کر دودھ پی سکتا ہے۔ اس لئے بحکم الرضاعة من المجاعة رضاعت ثابت ہے اور عائشہ ہاجرہ کی دودھ بیٹی اور اس کے لڑکے کی دودھ بہن ہے۔ ان دونوں کا نکاح صحیح نہیں۔

س ۲۷۱ } عبداللہ کا نکاح اسماء سے نابالغی کے زمانہ میں ہوا تھا۔ چند برس آمدورفت رہی اور بلوغت کے زمانہ میں عبداللہ کے گھر آئی۔ اور دنیاوی رہن کے کاروبار عبداللہ سے کرتی رہی۔ اب اسماء عبداللہ کو ناپسند کرتی ہے اور عبداللہ کے گھر بھی نہیں جاتی۔ عبداللہ اسماء کو طلاق بھی نہیں دیتا۔ چنانچہ اسماء بذریعہ سے نکاح فسخ کرا کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۲۷۱ } فسخ نکاح کے لئے معقول وجوہات کی ضرورت ہے۔ بلاوجہ فسخ نہیں ہو سکتا۔ کچھ عرصہ خاوند کے گھر آباد رہ کر عورت کا انکار کر دینا فسخ کا باعث نہیں۔ اگر واقعی خاوند قصوروار ہے تو عورت اپنے ضلع کے سب جج کے پاس درخواست کر کے اپنے وجوہات معقولہ پیش کرے۔ بغیر وجوہات معقولہ کے فتویٰ نہیں دے سکتے۔

س ۲۷۲ } اوپر کی حالت ہے مگر فرق اتنا ہی ہے کہ عبداللہ طلاق دینے میں تیار ہے مگر اسماء بیچاری ایسی حالت میں خلع طلاق لے نہیں سکتی ہے۔ ایسی حالت میں اسماء دوسرے شخص سے نکاح کی بنا پر روپیہ لے کر خلع طلاق لے سکتی ہے یا نہیں؟

ج ۲۷۲ } عورت خلع کے لئے کسی شخص سے قرض لے مگر وعدہ نکاح نہ کرے۔ قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ (الآیہ)

س ۲۷۳ } آمنہ خاتون کی شادی عبدالوہاب سے ہوئی تھی۔ چار پانچ برس گزر جانے کے بعد عبدالوہاب نامرد ہو گیا۔ جس کی وجہ سے عبدالوہاب نے آمنہ خاتون کو تین طلاق دیدی۔ اب سوال یہ ہے کہ آمنہ خاتون صرف ایک ہی روز کے بعد نکاح دوسرے شخص سے کر سکتی ہے یا نہیں۔ اور اپنے اختیار سے نکاح فسخ کرانے کی مستحق ہے یا نہیں؟

ج ۲۷۳ } آمنہ طلاق کی عدت گزارے۔ بعد طلاق عدت ضروری ہے۔ لقولہ تعالیٰ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ (الآیہ)

س ۲۷۴ } جمعہ کی نماز ہے مگر بارش ہے تو مسجد میں نماز پڑھنی جائز ہے۔ لوگ زیادہ ہونے کی وجہ سے سجدہ کرنا مشکل ہے۔ ایسی حالت میں پیٹھ پر سجدہ کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

ج ۲۷۴ } [illegible]

متفرقات

چوبیسویں جلد ختم | ناظرین اہلحدیث عموماً اور بہی خواہان خصوصاً یہ سن کر بے حد مسرور ہونگے کہ اخبار اہلحدیث اپنی عمر کی چونتیس ۳۴ منزلیں طے کرچکا ہے۔ اور پرچہ ہذا اس جلد کا آخری پرچہ ہے۔ اب آیندہ پرچہ پینتیسویں ۳۵ جلد کا اول نمبر ہوگا۔ للہ الحمد!

سال رواں کی کیفیت | شروع سال میں ناظرین پر یہ امر ظاہر کردیا گیا تھا کہ اہلحدیث کی رفتار بجائے ترقی کے رو بہ تنزل ہے۔ اگر اس کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ نہ کی گئی تو خطرہ ہے کہ اخبار اپنا خرچ برداشت نہ کرسکے۔ اس اپیل کا اثر خاطرخواہ ہونا چاہئے تھا۔ مگر بہت کم احباب نے اس طرف توجہ فرمائی۔ (جزاہم اللہ!) اگرچہ کاغذ کی گرانی اور دیگر مالی نقصانات سے دوچار ہونا پڑا مگر بفضلہ تعالیٰ "اہلحدیث" کے پایۂ ثبات کو ذرا بھر جنبش نہیں آئی۔ جس طرح ہوسکا ادائیگی فرائض کرتا رہا۔ ذالك فضل الله! ہمدردوں سے بھی امید ہے کہ اپنا فرض (اشاعت) اچھی طرح ادا کرینگے۔

اہلحدیث ایک روز لیٹ کیوں پہنچا؟ | اخبار اہلحدیث اس دفعہ ہندوستان میں ایک روز لیٹ پہنچا جو اس کے مشتاقوں کے لئے ناگوار ہوا ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ جمعرات کو امرتسر میں دسہرہ کی تعطیل تھی اس لئے بجائے جمعرات کے جمعہ کو روانہ ہوا۔ دفتر ہر مشکل کا مقابلہ کرتا ہے مگر حکومت کے حکم کا کیا جواب۔

اصلاح تعاقب پر نظر | اخبار اہلحدیث ۴ رجب ۵۶ھ میں شائع ہوا تھا کہ:۔

"صحیح بخاری میں حدیث مشہور ہے نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکنا صدقة" (کالم ۳)

اس پر میرا تعاقب یہ تھا کہ ان لفظوں سے حدیث مذکور نہ صحیح بخاری میں ہے نہ پوری صحاح ستہ میں۔ اخبار اہلحدیث ۱۷ رجب میں صفحہ ۱۳ میں میرا تعاقب جو شائع ہوا ہے کہ "نحن معاشر الانبیاء اصل روایت بخاری میں نہیں ہے" اس تعاقب کی اصلاح اخبار اہلحدیث ۲۴ رجب صفحہ ۱۱ میں کی گئی ہے۔ لیکن نہ تو صحیح بخاری سے نحن معاشر الانبیاء کا ثبوت دیا گیا نہ صحاح ستہ سے بلکہ مجمع البحار سے کرمانی کا حوالہ دیا گیا۔ کرمانی بخاری نہیں ہے شرح بخاری ہے۔ اور آپ نے حدیث بخاری کے حوالہ سے لکھی تھی۔ کرمانی شرح بخاری میں نحن معاشر الانبیاء کا ذکر اسی طور سے آیا ہے جس طور پر فتح الباری میں یعنی انکرہ جماعة من الائمة۔ اور یہی میں کہتا ہوں۔ رہ گیا انا معاشر الانبیاء کے ثبوت میں تین نام جو آپ نے لکھے ہیں ان میں ملل دار قطنی میں بھی یہ لفظ

ناظرین نوٹ کرلیں

چونکہ پرچہ ہذا سال رواں کا آخری پرچہ ہے۔ اس لئے حسب دستور سابق سالانہ تعطیل کی وجہ سے

آیندہ پرچہ ۲۹۔ اکتوبر شائع نہیں ہوگا

ناظرین کرام و ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

نہیں ہیں۔ بلکہ ان الانبیاء لا یورثون ہے۔ نسائی کا حوالہ جو لکھا ہے اس سے مراد سنن مجتبیٰ نہیں ہے کیونکہ اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں بلکہ سنن کبیر للنسائی مراد ہے جو صحاح ستہ سے خارج ہے۔ یہی میں نے لکھا تھا کہ پوری صحاح ستہ میں اس طرح حدیث وارد نہیں ہوئی۔ میں نے یہ نہیں لکھا تھا کہ حدیث کی کسی کتاب میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ میرے تعاقب کی اصلاح نسائی و طبرانی سے کی جاتی۔ بلکہ میں نے لکھا تھا کہ صحیح بخاری اور صحاح ستہ میں نہیں ہے۔ میرا مدعا اب تک ثابت ہے آپ نے میرے تعاقب کی اصلاح کیا کی؟ ہاں اگر سنن مجتبیٰ للنسائی میں یہ الفاظ نکل آئیں تو بھی میرا تعاقب باقی رہے گا کہ صحیح بخاری میں ان لفظوں سے حدیث نہیں آئی ہے۔ امید ہے کہ ان سطور کو بھی درج اخبار کردیں گے۔ (ابوالقاسم سیف بنارسی)

اہلحدیث | آپ کی یاد کا شکریہ ہے۔ مطلب میں فرق نہیں۔ آیندہ بخاری کے حوالے سے لانورث ہی لکھا جائیگا۔

مباحثہ جبل پور مفت | جو مسلمانوں اور آریوں میں بماہ مئی ۱۹۳۷ء بمقام جبل پور ہزارہا آدمیوں کی حاضری میں حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ مناظر اسلام اور پنڈت دھرم بیر صاحب آریہ مناظر کے مابین کامل تین یوم تک ہوتا رہا۔ جس میں اسلام کی آریہ سماج پر نمایاں فتح ہوئی۔ جن احباب کو دیکھنا ہو پتہ ذیل پر صرف چھ پیسے کے ٹکٹ بغرض محصول ڈاک روانہ فرما کر بالکل مفت طلب فرمائیں۔ پتہ یہ ہے:۔

عزیز محمد مالگذار و ٹھیکیدار محلہ پیشکاری جبلپور (سی پی)

مولوی محمد یوسف صاحب فیض آبادی | نے شرک و بدعت کی بیخ کنی۔ توحید و سنت کی تائید میں بہت سی نظمیں لکھی ہوئی ہیں۔ اگر ان کو شائع کرادیا جائے تو تبلیغ کے لئے بہت مفید ہوں۔ کوئی انجمن اہل حدیث اس کام کو اپنے ذمہ لے کر اسکو شائع کرادے۔

راقم محمد ابوالخیر مدرس مدرسہ ضیاء العلوم مئو ائمہ ضلع الہ آباد

جلسہ تعزیت | جماعت اہل حدیث فیروزپور شہر کا یہ جلسۂ عام جناب حاجی عبدالرحمن صاحب مرحوم صدر جماعت ہذا کی ناگہانی وفات کو علاوہ خاندانی نقصان عظیم کے جماعتی نقصان تصور کرتا ہے۔ اور اس پر دلی رنج و قلق کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ خداوند تعالے ان کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔

(عبدالغنی سیکرٹری جماعت اہل حدیث فیروزپور شہر)

اہلحدیث | اللهم اغفر له وارحمه۔

پتہ درکار ہے | جناب استاذ المکرم مولانا فضل الرحمن عبداللہ پوری جہاں کہیں ہوں بندہ کو اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ تاکید ہے۔

(محمد ثناء اللہ ثنا سندپوری انگلش ہائی اسکول جالندھر)

(۹۹۴)

ملکی مطلع

کیا تحریک آریہ سماج زندہ ہے؟

آریہ تحریک بھی قادیانی تحریک کی طرح مذہب و اخلاق کی اصلاح کے لئے وجود میں آئی تھی۔ سوامی دیانند کی تصنیفات اور ان کے دوسرے لیکچر مندرجہ اپدیش منجری دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا اصل مقصد ہندو قوم کو بت پرستی اور دیگر توہم پرستیوں سے آزاد کرانا تھا۔ ہم جب کبھی بنارس وغیرہ شہروں میں گئے تو وہاں ہندوؤں کے مندروں کی آبادی اور مورتی پوجا کی کثرت برابر دیکھنے میں آتی رہی۔ کوئی شہر کوئی قصبہ بلکہ کوئی گاؤں بھی ہم نے ایسا نہیں پایا جو سوامی دیانند کے حسب منشا پاک صاف ہو گیا ہو۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ ہندو قوم کے بہت سے افراد نے بت پرستی ترک کر دی ہے مگر سوامی جی کی تحریک کے اثر سے نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ ان کے نزدیک دھرم یا مذہب کوئی چیز ہی نہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے بت پرستی چھوڑ کر ایشور بھگتی (خدا پرستی) بھی اختیار نہیں کی بلکہ ان کے منہ سے یہ آواز نکلتی ہے۔ ریلیجن از نتھنگ (Religion is Nothing) یعنی مذہب کوئی چیز نہیں۔ بلکہ بعض افراد کو گاڈ از نتھنگ (God is Nothing) کہتے بھی سنا جاتا ہے۔ یعنی خدا بھی کوئی چیز نہیں۔

ہندو قوم کا بڑا حصہ بت پرستی اور اوہام پرستی میں مبتلا ہے۔ چنانچہ اس دفعہ ہم نے رام لیلا کے موقع پر غور سے دیکھا تو اس رسم میں کوئی کمی نہیں پائی۔ ہم حیران ہیں کہ سوامی دیانند جیسی شخصیت (جن کی نسبت کہا جاتا ہے کہ پانچ ہزار سال کے طویل زمانہ ماضی میں ان جیسا کوئی پیدا نہیں ہوا) کی تحریک بھی ہندوستان میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ ہمارا خیال (جو درامل آریہ مصنفین کی تحریرات پر مبنی ہے) یہ ہے کہ شاید ہی لاکھ میں ایک شخص سوامی دیانند کی تعلیم کے اثر سے متاثر ہوا ہوگا۔

جہتری تاریخ آریہ سماج میں لکھتے ہیں کہ آریہ کی دھارمک (مذہبی) سطح بالکل تاریک ہے۔ یوں تو ہندوؤں کا ہر ایک تہوار قابل اصلاح ہے مگر دو تہوار (دسہرہ اور ہولیاں) ایسے ہیں کہ ہندو لیڈر عموماً اور آریہ لیڈر خصوصاً جتنی جلدی ان پر توجہ کریں اتنا ہی اچھا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ان تہواروں کے ایام میں آریہ سماج کی طرف سے کوئی اصلاحی قدم نہیں اٹھایا جاتا۔ آگرہ کے رادھا سوامی جب امرتسر آئے تھے تو آریوں نے ہندوؤں کا رجوع ان کی طرف دیکھ کر خاص کوشش کی تھی۔ مثلاً بڑے بڑے پوسٹر بازاروں میں چسپاں کئے۔ جن میں ان کے عقائد پر اعتراضات کئے گئے۔ اس کے علاوہ ان کی جائے نزول (کوٹھی) کے قریب ہی ان کے خلاف جلسہ کر کے اپنا مذہبی فرض ادا کیا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ان تہواروں پر آریہ سماج کی طرف سے کوئی آواز نہیں اٹھتی۔ بلکہ ممبران سماج بطور تفریح خود شریک ہو جاتے ہیں۔ کیا اس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ آریہ تحریک ناکام رہ کر مٹ گئی۔ اس کا جواب دینا آریہ پریس کا فرض ہے مگر واقعات کی روشنی میں۔

تحریک اسلام | آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے بھی ایک تحریک عرب سے اٹھی تھی جو آریہ تحریک سے ملتی جلتی تھی۔ ہاں ان دونو تحریکوں میں بہت بڑا فرق یہ تھا کہ تحریک اسلام کی مخاطب قوم بڑی جنگجو اور حکومت کی گرفت سے آزاد تھی۔ جن کی حالت کا نقشہ مولانا حالی مرحوم نے یوں کھینچا ہے ؎

چلن اُن کے جتنے تھے سب وحشیانہ
ہر ایک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بیباک جیسے

اس کے برخلاف ہندوستان کے لگ جہائی جی کے مخاطب تھے وہ بالکل نہتے، مہذب، شائستہ اور ہر ایک کی بات سننے والے تھے۔ مگر ان دونو تحریکوں کا جو انجام ہوا وہ کسی سے مخفی نہیں۔ آریہ تحریک نہ سوامی جی کی زندگی میں ہی کامیاب ہوئی نہ اُن کے بعد آج تک اس کو کامیابی نصیب ہوئی۔ اس کے برعکس تحریک اسلام باوجود سخت مخالفت کے اپنے بانی کی زندگی ہی میں ایسی کامیاب ہوئی کہ تمام دنیا نے اس کا اعتراف کیا۔ خواجہ حالی مرحوم نے اس کی تصویر یوں دکھائی ہے

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلادی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے سوتی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

(نوٹ) یہی حال قادیانی تحریک کا ہوا جس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ یہ دونو تحریکیں اپنے اصل موضوع کے لحاظ سے فنا ہو گئیں یا ہونے کو ہیں۔ ہندوستان کی آئندہ تاریخ میں ان تحریکوں کا قصہ بڑے افسوسناک الفاظ میں لکھا جائیگا۔ استاد غالب شاید انہی کے حق میں فرما گئے ہیں ؎

وحشت و شیفتہ اب مرثیہ کہویں شاید
مر گیا غالب آشفتہ نوا کہتے ہیں

مساجد اور باجہ

ہمارا ملک بھی اخلاق سے کتنا بیگانہ واقع ہوا ہے۔ جس میں نہ مذہبی ہدایات کا اثر ہے نہ اخلاقی تعلیم کا۔ ہاں اگر کچھ اثر ہے تو قانون کے ڈنڈے کا ہے۔ [illegible] مگر [illegible] جن [illegible] باز نہ آئیں [illegible]

[illegible]

ایک اوتار ہے) تھی۔ اس نے سگریٹ نوش سے کہا کہ اب اگر تو نے پیا تو یہ تیرے ہونٹوں پر لگیں۔ اس کا اتنا کہنا ہی تھا کہ وہ نوجوان رُک گیا۔ ہم لوگوں نے یہ رائے قائم کی کہ اس طرح اس کا باعث جاننا شرافت نہیں بلکہ طاقت سے مرعوب ہونا ہے۔

یہی حال آج کل ہندو مسلم قوموں کا ہے۔ اخلاقی طور پر ایک دوسرے کا لحاظ نہیں کرتے۔ کوئی فضول سی رسم بھی ہو فوراً اسکو مذہبی جامہ پہنا کر دوسروں کو تکلیف دیتے ہیں۔

بحالت نماز مسجدوں کے آگے باجہ بجانا بھی اسی قسم میں داخل ہے۔ بھلا کیا مشکل ہے اگر چند قدم خاموش رہ کر گزر جائیں۔ ہمارے ملک کی بدقسمتی ہے کہ باوجود سالہا سال گزر جانے کے ایسے فضول جھگڑے ابھی تک طے نہیں ہو سکے۔ اسکے متعلق معاصر "انقلاب" لاہور میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا ضروری اقتباس درج ذیل ہے:۔

مسجدوں کے آگے باجا

مساجد کے سامنے باجا بجانے اور شور کرنے کے مسئلہ کا حل بہت آسان ہے۔ دیکھنا صرف یہ ہے کہ آیا جس وقت نماز ہو رہی ہو اور مسجد کے آگے شور مچایا جائے اور باجا بجایا جائے تو نماز میں خلل پڑتا ہے یا نہیں۔ سوال یہ نہیں کہ ہندو اور سکھ مسلمانوں کی نماز کا احترام کریں۔ مسلمان ایسے غیر معقول نہیں کہ کسی غیر قوم سے اپنی نماز کا احترام کرانے پر اصرار کریں سوال صرف یہی ہے کہ آیا شور میں جو جلوسوں کے موقع پر ہوتا ہے۔ نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ قریباً ہر شخص کو اس بات کا تجربہ ہوا ہوگا کہ وہ اپنے مکان میں بیٹھا اخبار یا ناول پڑھ رہا ہے یا کسی دوست وغیرہ سے گفتگو کر رہا ہے۔ اتفاقاً مکان کے سامنے سے باجا گزرتا ہے تو اسے اخبار وغیرہ کو چھوڑ دینا پڑا ہے اور گفتگو بند کر دینی پڑی ہے۔ اس لئے کہ باجے کے شور میں ان کاموں میں سے کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

پس جب شور میں اخبار تک نہیں پڑھا جا سکتا اور گفتگو تک نہیں ہو سکتی تو بھلا نماز جس میں حضور قلب ایک لازم شرط ہے کس طرح ہو سکتی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میں جب مدرسہ میں کام کیا کرتا تھا تو کئی دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ مدرسہ کے پاس سے باجا گزرتا تو مجبوراً کام چھوڑ دینا پڑتا۔ اور جب تک باجے والے دور نہ نکل جاتے پڑھائی شروع نہ کی جاتی۔ اب انصاف پسند ہندو اور سکھ غور کریں کہ مسلمانوں کی نماز میں خلل ڈالنا کہاں کی انسانیت اور شرافت ہے۔ میں ہندو اور سکھ صاحبان سے بادب التماس کرتا ہوں کہ وہ ٹھنڈے دل سے اس معاملہ پر غور کریں۔ اور اگر یہ لوگ اس معاملہ میں شرافت اور انسانیت نہیں برت سکتے تو پھر دوسرا سوال حکام سے ہے۔ جو امن کے ذمہ دار اور امن پسند شہریوں کے حقوق کے محافظ ہیں کہ سرکاری شاہراہ پر سے گزرتے ہوئے کسی کو کیا حق ہے کہ وہ دوسروں کی عبادت میں خلل انداز ہو۔ اپنے گھر میں بھی آدمی جو چاہے بلا روک ٹوک نہیں کر سکتا۔ مثلاً اپنے کوٹھے پر ننگا نہیں ہو سکتا جہاں لوگوں کی نگاہ اس پر پڑے۔ اپنے مکان میں ایسا شور نہیں کر سکتا جس سے ہمسایوں کے آرام میں خلل پڑے تو بھلا سڑک پر جو اسکی ملکیت نہیں اور جو گورنمنٹ کی ہے اسے کیا حق ہے کہ وہ ایسی حرکات کرے۔ جن سے لوگوں کی عبادت میں خلل پڑے۔ کیا حکام نے سوال کے اس پہلو پر غور کیا۔

جن لوگوں نے ریل میں سفر کیا ہے انہوں نے دیکھا ہوگا کہ تیسرے درجہ کی گاڑیوں کی دیواروں پر لکھا ہوتا ہے کہ جو شخص گاڑی کے اندر دوسرے مسافروں کی مرضی کے خلاف تمباکو نوشی کریگا اسکو ۲۰ روپیہ جرمانہ تک کی سزا ہو سکتی ہے۔ یعنی اگر ایک گاڑی میں ایک سو مسافر سفر کر رہے ہوں اور ان میں صرف ایک سکھ ہو تو قانون اس ایک سکھ کی خاطر باقی ۹۹ مسافروں کو تمباکو پینے کے حق سے محروم کر دیتا ہے۔ یہ کیوں؟ اسلئے کہ گاڑی سرکار کی ہے یا دوسرے لفظوں میں ہندو مسلمانوں کی مشترکہ ملکیت ہے۔ اس وقت تک جب تک وہ کرایہ دے کر اس میں سفر کرتے ہوں۔ اور مشترک چیز کو کوئی شخص دوسرے شریکوں کی مرضی کے خلاف جس طرح چاہے استعمال نہیں کر سکتا۔ بعینہٖ اسی طرح سڑک ہندو و مسلمانوں کی مشترک ہے اور ایک قوم کے لوگ اسے ہرگز اس طرح استعمال نہیں کر سکتے کہ دوسروں کو کسی طرح تکلیف پہنچے۔

اور جس طرح سرکار نے گاڑی میں تمباکو پینا جرم قرار دیا ہے اسی طرح ضروری ہے کہ مساجد کے سامنے باجا بجانے کو بھی جرم قرار دے۔ اور اگر ہندو اور سکھ ہمسائیگی کے حقوق کو نگاہ رکھ کر مساجد کے سامنے باجا بجانے سے باز نہ رہیں تو انہیں گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دے × × × ہندوؤں کی خیالی تکلیف کی تو یہاں تک رعایت روا رکھی گئی ہے کہ ذبح ایسی جگہ بنایا جاتا ہے جہاں ہندو کا گزر نہ ہو۔ اور گائے کے گوشت کو بغیر ڈھانپے بازاروں میں سے لے جانے کی اجازت نہیں اور یہ مسلمانوں کی شرافت کی دلیل ہے کہ انہوں نے اس بارے میں قانون کی مزاحمت نہیں کی۔ مگر باجے کے شور سے نماز میں خلل پڑنا ایک یقینی امر ہے۔ جسے ہر شخص اپنے تجربہ سے ثابت کر سکتا ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ اس معاملہ میں حکومت کیوں مداخلت نہیں کرتی اور کیوں قانوناً مساجد کے سامنے باجا بجانا بند نہیں کرتی۔

میری تجویز ہے کہ حکومت بلا توقف ایک ایسا قانون نافذ کرے جس وقت نماز ہو رہی ہو تو جلوس وغیرہ مسجد کے دو فرلانگ ایک طرف اور مسجد کے دو فرلانگ دوسری طرف باجا بجانا بند کر دیں۔ اور کسی قسم کا شور نہ کریں۔ یہی طریق عمل ہندوؤں اور سکھوں کے مندروں اور عیسائیوں کے گرجوں کے متعلق بھی اختیار کیا جائے۔ بلکہ میں تو کہوں گا کہ مدرسوں اور ہسپتالوں کے سامنے بھی باجا وغیرہ بند کر دیا جائے۔

(انقلاب لاہور ۳۰ ستمبر ۳۷ء)

حیرت انگیز ایجاد ۱۲

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

ے بجائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائیں گے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ نامذاز پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرماکر دیکھئے۔ نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ روہے ڈگر نیولس، ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہوجاتی ہیں اسکے استعمال سے دفعہ ہوجاتی ہیں اور آنکھیں صحتیاب ہوجاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔ (منگوانے کا پتہ)

مینجر اودھ فارمیسی ہردوئی

تاریخ الحرمین الشریفین

(مصنفہ مولوی عبدالسلام صاحب ندوی)

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے حالات لکھے گئے ہیں جو آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہ ملیں گے۔ تمام راستوں اور حرم ہائے محترم کے خاکے۔ مشہور مناظر کے فوٹو ہوب شریف کا رنگین نقشہ بھی ہے۔ عازمین حجاز کو بہت مفید ہے۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت اعلیٰ۔

پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

مومیائی ۱۶

مصدقہ علمائے اہلحدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے …… کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھانے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔

قیمت فی چھٹانک ۴؍ ۔ آدھ پاؤ ۸؍ ۔ پاؤ بھر ۱۶؍ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب سندر پوری

"میں نے دو مرتبہ قبل اسکے مومیائی منگایا تھا۔ ماشاء اللہ پورا فائدہ ملا۔ براہ کرم میرے دوست قلبی کرامت اللہ صاحب کے نام ایک چھٹانک جلد روانہ فرمائیں۔" (۷۔ اگست ۳۲ء)

جناب لال محمد عبداللطیف صاحب بمبئی

"آپکے یہاں سے قریب ایک سیر تک مومیائی منگا کر دوستوں میں استعمال کرائی۔ بہت فائدہ ہوا قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہے۔ ایک پاؤ مومیائی بذریعہ پارسل روانہ فرمائیے۔" (۱۶۔ اگست ۳۲ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔

حکیم محمد سرواز خان

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ضروری اعلان

شرک و بدعت کی تردید۔ توحید و سنت کی تائید نظم و نثر میں نہایت دلچسپ ۱۴۰ صفحے کی مقبول عام کتاب "اصلاح المسلمین" نامی کے کچھ نسخے مفت تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ "اہلحدیث" و "مدینہ" و دیگر اخبارات نے اس کتاب پر شاندار ریویو لکھے ہیں۔ تیجہ۔ فاتحہ۔ چہلم۔ عرس۔ مولود۔ تعزیہ وغیرہ رسوم شادی و غمی کی تردید میں ایک کامیاب واعظ کا کام دیتی ہے۔ فوراً ۱؍ کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک و خرچ اشتہار وغیرہ بھیجکر منگالیں۔

ملنے کا پتہ:۔ شعبہ اشاعت دار العلوم شکراوہ
ڈاکخانہ پنگواں۔ ضلع گوڑگانوہ

سرمہ نور العین ۱۲

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ (۹۹۷)

قیمت ایک تولہ ۱؍

پتہ:۔ مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

صحت و تندرستی کا راز

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر اعظم" کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہوجاتی ہیں۔ اور کھانا خوب ہضم ہوکر بدن میں تازہ خون پیدا ہونے لگ جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱؍ ۔ محصول ڈاک ۷؍ ۔ نمونہ چار آنہ (۴؍)

پتہ:۔ مینجر اکسیر اعظم ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

شداد اور اس کا بہشت

اور اس کے متعلق مفید معلومات۔ قابل مطالعہ ہے۔

قیمت ۲؍ پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

[redacted]

کتب متعلقہ عام اہل اسلام

تصنیفات مولوی رحیم بخش صاحب لاہوری

اسلام کی پہلی کتاب (مع فرہنگ) ذات و صفات باری تعالےٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان ہے۔ قیمت ا ر

اسلام کی دوسری کتاب (مع فرہنگ) نماز۔ روزہ کے احکام کے متعلق ہے۔ قیمت ۲ ر

اسلام کی تیسری کتاب (مع فرہنگ) حج۔ زکوٰۃ۔ نکاح۔ طلاق۔ عدت وغیرہ کے متعلق ہے۔ قیمت ۲ ر

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ) خرید و فروخت۔ تجارت و زراعت شراکت وقف نذر۔ قصاص۔ دیت فرائض وغیرہ کے متعلق بیان ہیں۔ قیمت صرف ۳ ر (۹۹)

اسلام کی پانچویں کتاب اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین صحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ و جدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۸ ر

اسلام کی چھٹی کتاب قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بتائے شب و روز کے وظائف اور اذکار درج ہیں ۸ ر

اسلام کی ساتویں کتاب اس کتاب میں اخلاص۔ اتباع سنت تعلیم دین۔ تعظیم۔ علما کی بے ادبی کا بیان ہے۔ قیمت صرف ۶ ر

اسلام کی آٹھویں کتاب۔ جہاد۔ طعام۔ لباس۔ حسن معاشرت علم اطاعت والدین۔ قیمت ۶ ر

اسلام کی نویں کتاب۔ نیک صحبت۔ زہد۔ وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی۔ دوزخ۔ عذاب قبر۔ شکر۔ توکل اور صبر اور تقویٰ کا بیان۔ قیمت ۶ ر

اسلام کی دسویں کتاب حضرت آدم سے لیکر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج ہیں۔ خلفائے اربعہ اور حضرت امیر و امام حسن و امام حسین رضی وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات۔ قیمت ۸ ر

اسلام کی گیارھویں کتاب عقائد اسلام۔ توحید۔ ثبوت نبوت و حدوث عالم اور صفات باری تعالےٰ اور نبوت و عظمت انبیا علیہم السلام۔ ثبوت قیامت۔ رد تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ درج ہیں ۳ ر

اسلام کی بارھویں کتاب اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث۔ پانی کے پاک ہونے۔ اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کرکے استعمال کرنے میں، بول، منی، مذی وغیرہ احکام۔ چمڑے کی پاکیزگی کا، استنجا۔ وضو۔ جنبی اور حائضہ۔ تیمم۔ میت اور استحاضہ کے احکام۔ قیمت ۸ ر

اسلام کی تیرھویں کتاب کشتی پہاڑ یہود و نصاریٰ کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنے کے طریق۔ مسجد کے آداب۔ قبلہ کے احکام۔ صفوں کی درستی۔ قرأت فاتحہ خلف الامام۔ بسم اللہ کے جہر و خفا کے مسائل۔ رفع یدین فی الصلوٰۃ کے اختلافات کے بقیہ مسائل۔ قیمت ۸ ر

اسلام کی چودھویں کتاب مسافر۔ سوار کی نماز اور سفر و حضر کی حد تعین ایام ابر اور بارش کے دن میں نماز کا حکم اور غسل وغیرہ کے احکام و خطبہ چاند کے احکام۔ سوگ و ماتم۔ کفن دفن۔ تکبیرات۔ جنازہ علی الغائب۔ قبر کے حالات زیارت قبور اور میت کے ایصال ثواب۔ زکوٰۃ کے احکام اور زکوٰۃ کے مصارف وغیرہ درج ہیں۔ ۸ ر

پتہ { **دفتر اہلحدیث امرتسر**

کتاب الروح ترجمہ مصنفہ امام ابن قیم رح۔ ذات روح اور روح کی حقیقت کو ایسے طریق سے بدلائل عقل و نقل ثابت کیا ہے کہ مجال انکار کی نہیں رہتی۔ قیمت ۱۲ ر

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی؟ مصنفہ امام غزالی رح۔ اس میں وہ مسائل تحریر ہیں۔ جن سے معمولی آدمی بھی ترقی کرکے معراج کمال تک پہنچ سکتا ہے علم کیمیا۔ سحر۔ طلسم و کرامت وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت صرف ۱۲ ر۔

الترغیب والترہیب مصنفہ امام عبد العظیم صاحب منذری۔ ہر مشروع فعل کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر مرفوع احادیث لاکر ان کے ثواب و عذاب کی تشریح کی گئی ہے۔ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ قیمت ۸ ر۔

ستینی امام رازی رح کی مشہور کتاب "ستینی" کا اردو ترجمہ۔ ساٹھ علوم کے بعض مشہور مسائل پر بحث کی ہے۔ قیمت صرف ۹ ر

العقل والنقل مؤلفہ مولانا شبیر احمد صاحب دیوبندی جس میں مستند حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ قیمت ۱۰ ر

کائنات روحانی قرآن حکیم کا انسان کی روحانی ضروریات کو پورا کرنے کا ثبوت۔ کاغذ۔ کتابت اعلےٰ۔ قیمت ۵ ر

حیات المسلمین رسالہ ہذا میں مسلمانوں کی دینی و دنیوی بہبودی کا حال قیمت ۴ ر

وحی اور اسکی عظمت۔ وحی کی تعریف اور تقسیم کا بیان ہے۔ قیمت صرف ۲ ر

تعلیمات اسلام مؤلفہ مولانا حبیب الرحمن صاحب دیوبندی۔ جس میں اسلام کی تعلیمات کی اہمیت پر ایک فاضلانہ مضمون ہے۔ کتابت، طباعت، عمدہ۔ قیمت ۱۲ ر

نوٹ :۔ ایک روپیہ سے کم وی پی نہیں کیا جائیگا۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

رمضان شریف کے بابرکت تحفے

معجزنما متوسط ۵۳ خوبیوں والا قرآن شریف مترجم

بدو ترجمہ مع کامل تفسیر اُردو

ترجمہ اوّل حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کا ہے۔ جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے۔ ترجمہ دوم مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ جو تقریباً تحت لفظ ہونے کے بامحاورہ اور نہایت سلیس ہے۔ مزید خوبی یہ ہے کہ اس کے حاشیہ پر تمام تفاسیر اور تمام کتب احادیث کے خلاصے و مطالب سے ایک جامع تفسیر عام فہم اردو میں چڑھائی گئی ہے جو آج تک کسی قرآن میں نہیں دیکھی گئی۔ نیز اس کے شروع میں ایک مقدمہ ہے۔ جس میں حضرت آدمؑ سے لیکر تمام پیغمبروں کی سوانحعمریاں اور اُن کی امتوں کے حالات ہیں۔ اسلام سے قبل عرب کی قدیم قوموں کی تاریخ اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر وفات تک مفصل سوانحعمری اور اُن تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی تھیں اور آپ کے وہ تمام خطوط مع ترجمہ درج ہیں جو آپؐ نے اُس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام برائے دعوت اسلام روانہ فرمائے تھے۔ بعد میں خلفائے راشدین کے کامل حالات درج ہیں۔ فضائل قرآن اور مضامین قرآن کی ایسی فہرست ہے جس سے ہر مضمون کی آیت اشارہ میں نکل سکتی ہے۔ نیز قواعد قرأت قرآن کا بیان بھی ہے۔ قیمت فی جلد چرمی للعہ۔ محصولڈاک علیحدہ۔

اکیس خوبیوں والی حمائل شریف مترجم } اس کی تقطیع نہایت موزوں ہے کہ سفر اور حضر دونوں میں پاس رہ سکتی ہے۔ زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحبؒ کا ہے۔ حاشیہ پر مختصر مگر جامع المطالب تفسیر ہے۔ جو کہ تفسیر کبیر۔ ابن جریر۔ درمنثور۔ خازن۔ ابن کثیر۔ مدارک۔ ابن ابی حاتم۔ مسند بزاز۔ مسند امام احمد۔ موضح القرآن۔ فتح العزیز و صحاح ستہ۔ مثل بخاری۔ مسلم اور ترمذی وغیرہ سے ملخص کر کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے۔ مجلد چرمی منقش۔ نہایت پختہ۔ ہدیہ للعہ (چار روپے) محصول ڈاک علیحدہ۔

حمائل شریف مترجم - از شاہ عبدالقادر صاحب دہلویؒ۔ مجلد پارچہ ؏

قرآن شریف مترجم } ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم۔ قابل دید تحفہ ہے۔ حاشیہ۔ مجلد چرمی۔ ہدیہ صرف - - - - - - ؏

قرآن مجید مصری۔ ۱۵ سطری مجلد پارچہ۔ ہدیہ عمر (ایک روپیہ) مجلد چرمی۔ ہدیہ ؏

[illegible] مترجم } از مولانا وحید الزماں صاحب حیدرآبادی مرحوم۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ سائز کلاں۔ نہایت جلی حروف۔ لکھائی۔ چھپائی بہت عمدہ۔ [illegible] بے نظیر ہے۔ ہدیہ عٹ روپے

قرآن مجید مصری۔ [illegible] سطری۔ مجلد پارچہ ؏۔ مجلد چرمی ؏ (ایک روپیہ)

حمائل شریف مترجم } ترجمہ بامحاورہ۔ مولوی ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم۔ اس حمائل کی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ جلد چرمی۔ ہدیہ عہ روپے

حمائل شریف مترجم } ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب بر حاشیہ فوائد موضح القرآن۔ از شاہ عبدالقادر صاحبؒ۔ جلد عمدہ پختہ چرمی۔ ہدیہ للعہ

معجزنما حمائل شریف مترجم } زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ حاشیہ پر کامل تفسیر اردو۔ شروع میں مقدمہ سوانحعمری۔ حاشیہ۔ جلد للعہ

جیبی حمائل شریف (مصری) خوبصورت اور صحیح ترین جلد پارچہ۔ ہدیہ صرف ۱۲؍ (بارہ آنے)

تفسیر واضح البیان اُردو } مصنفہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر ناصحانہ تنقید کی گئی ہے۔ کاغذ کتابت۔ طباعت نہایت عمدہ سائز ۲۰×۳۰ [illegible] صفحات۔ قیمت بے جلد عہ۔ جلد [illegible] (علاوہ محصول ڈاک)

حیات طیبہ } [illegible] حضرت [illegible] شاہ محمد اسماعیل شہید دہلوی [illegible] کی مفصل سوانح عمری [illegible] مصنفہ مرزا حیرت دہلوی [illegible]

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر [illegible]

تفسیر ثنائی

قرآن [illegible] کی بہت [illegible] تفسیریں [illegible] ہیں مگر
[illegible]
[illegible] ثابت [illegible] ہوتی ہے۔ اس تفسیر
[illegible] کی تفسیر اردو یا عربی میں
[illegible] ہے [illegible] مضمون مسلسل معلوم
[illegible] آیات قرآنی ہیں۔ [illegible]
[illegible] میں تفسیر [illegible]
[illegible] واضح و مدلل درج ہے۔ مخالفین
اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کے خیالات کی
[illegible] بھی [illegible] کی گئی ہے۔
[illegible] جلدوں میں ہے۔ قیمت فی جلد [illegible] (دو روپیہ)
[illegible] محصول ڈاک علیحدہ۔

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

(بزبان عربی)

تفسیر [illegible] زبان میں [illegible] کے [illegible]
القرآن [illegible] پر لکھی گئی ہے جسے
ظاہری و باطنی [illegible]
پسند فرمایا ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں
بھی بے حد مقبول ہو چکی ہے۔ بعض مدارس میں [illegible]
[illegible]
تفسیر میں قرآن مجید کی دوسری آیت سے استشہاد کیا
گیا ہے۔ مصری سائز اور رنگ کے کاغذ پر اعلیٰ کتابت
و طباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے۔ سارے قرآن
کی تفسیر ہے۔ قیمت صرف چار روپے (للعہ)
محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

بیان الفرقان علیٰ علم البیان

(بزبان عربی)

[illegible]
و بیان کی روشنی میں عربی میں لکھی گئی ہے۔ شروع
میں علم [illegible] و بیان کی [illegible] درج کر کے
ان پر [illegible] گئے ہیں۔ [illegible] تفسیر میں
[illegible] کا ذکر آیا ہے اس پر [illegible]
[illegible]
[illegible] صرف سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر
چھپی ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ ہے۔
سر ورق رنگین آرٹ پیپر پر چھاپا گیا ہے۔ قیمت
صرف دس آنے (۱۰/)
محصول ڈاک علیحدہ ہوگا

محمدیہ پاکٹ بک

[illegible]
مصنفہ [illegible] صاحب [illegible] اس
کتاب میں مرزائی [illegible] مفصل و مدلل
[illegible] ہے۔ اس کتاب کو پاس رکھنے والا بڑے
[illegible] مناظر [illegible] سکتا ہے۔ اس کی
[illegible] اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے
[illegible] میں [illegible] ہو گیا ہے۔
[illegible] ترمیم و اضافہ بھی کیا گیا ہے
[illegible] قیمت [illegible]

[illegible] مرزا

[illegible] امرت سری
[illegible] صاحب کی مشہور [illegible] کتاب
[illegible]
[illegible] گیا ہے۔ قابل دید ہے
[illegible]

علمی تحائف میں سے دستِ رغائب

نوید جاوید — مصنفہ مولانا ناصر الدین محمد ابو المنصور مرحوم جس میں مصنف ممدوح نے
آج سے ساٹھ سال قبل تصنیف فرما کر اعلان فرمایا کہ
ابتدائے اسلام سے آج تک جس قدر اعتراضات
غیر مذاہب خصوصاً عیسائی مذہب سے جس قدر عقلاً یا
نقلاً ہوئے ہیں یا ہوں گے ان تمام کا مفصل، مدلل،
معقول پیرایہ میں جواب دیا گیا ہے۔ اصل قیمت
[illegible] محصول ڈاک [illegible]

خیر الکلام — جس میں فاتحہ خلف الامام، نماز میں
سینہ پر ہاتھ باندھنا، تعداد رکعت
تراویح، آمین بالجہر اور مسئلہ رفع یدین پر عالمانہ انداز
میں روشنی ڈال کر مخالفین کے اعتراضات [illegible]
دیا گیا ہے۔ اصل قیمت [illegible]

الہامی بوتل

مصنفہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار فاضل مرزائیات
جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب اپنے
الہامات کی تاویلات مختلف اوقات میں کس طرح
کر لیا کرتے تھے۔ قیمت صرف ۲/

جامع النحو

از مولانا حکیم محمد [illegible] صاحب مدرسۃ الاصلاح سرائے میر۔
علم نحو کے متعلق بہت سے رسالے مکتا [illegible] شائع ہوتے ہیں
مگر حکیم صاحب ممدوح نے علم صرف و نحو کی [illegible]
[illegible]
ہوئے اس کتاب میں ایسا [illegible] فرمایا ہے [illegible]
بالکل آسان ہو گیا ہے۔ تمام کتاب اردو میں ہے [illegible]
مثالیں وغیرہ عربی میں ہیں۔ قیمت [illegible]

[illegible]

تحقیق تراویح [illegible]
[illegible]